المستدرك

على الصحيحين

للإمام الحافظ أبي عبد الله محمد بن عبد الله الحاكم النيسابوري

ترجمہ

الشيخ الحافظ أبي الفضل محمد شفيق الرحمن القادري الرضوي

جلد 5

تصنیف

للإمام الحافظ أبي عبد الله محمد بن عبد الله الحاكم النيسابوري

ترجمہ

الشيخ الحافظ أبي الفضل محمد شفيق الرحمن القادري الرضوي

شبیر برادرز
زبیدہ سنٹر ۴۰ اردو بازار لاہور
فون: 042-37246006

لاالٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

نام کتاب ——— المستدرك (جلد پنجم)

تصنیف ——— للإمام الحافظ أبي عبد الله محمد بن عبد الله الحاكم النيسابوري

مترجم ——— الشيخ الحافظ أبي الفضيل محمد شفيق الرحمٰن القادري الرضوي

پروف ریڈنگ ——— مزمل ریاض انصاری

کمپوزنگ ——— ورڈ زمیکر

باہتمام ——— ملک شبیر حسین

سن اشاعت ——— مئی 2013ء

سرورق ——— باقو گرافکس

طباعت ——— اشتیاق اے مشتاق پرنٹرز لاہور

ہدیہ ——— ‎-/650 روپے

شبیر برادرز®
زبیدہ سنٹر ۴۰ اردو بازار لاہور
فون: 042-37246006
E-mail:shabbirbrother786@gmail.com

ضروری التماس

قارئین کرام! ہم نے اپنی بساط کے مطابق اس کتاب کے متن کی تصحیح میں پوری کوشش کی ہے، تاہم پھر بھی آپ اس میں کوئی غلطی پائیں تو ادارہ کو آگاہ ضرور کریں تاکہ وہ درست کر دی جائے۔ ادارہ آپ کا بے حد شکر گزار ہوگا۔

انتساب

اپنے اساتذہ کرام کے نام جن کے جوڑے سیدھے کرنے کی برکت سے اور جن کی مخلصانہ محنتوں کے نتیجے میں، اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے ایک گنہ گار اور عاجز شخص کو رسول اللہ ﷺ کے اقوال اپنی قومی زبان میں منتقل کرنے کی سعادت بخشی۔

میرے اساتذہ کرام کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں:

- حضرت علامہ مولانا مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی صاحب رحمۃ اللہ علیہ (شیخ الحدیث وناظم اعلیٰ جامعہ نظامیہ لاہور)
- حضرت علامہ مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری رحمۃ اللہ علیہ (شیخ الحدیث جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور)
- حضرت علامہ مولانا مفتی محمد رشید نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ (چیف جسٹس شریعت کورٹ آزاد کشمیر)
- حضرت علامہ مولانا گل احمد عتیقی صاحب دامت برکاتہم العالیہ (شیخ الحدیث جامعہ رسولیہ شیرازیہ لاہور)
- حضرت علامہ مولانا مفتی محمد یار صاحب دامت برکاتہم العالیہ (امریکہ)
- حضرت علامہ مولانا حافظ عبدالستار سعیدی دامت برکاتہم العالیہ (ناظم تعلیمات وشیخ الحدیث جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور)
- حضرت علامہ مولانا محمد صدیق ہزاروی دامت برکاتہم العالیہ (شیخ الحدیث جامعہ ہجویریہ داتا دربار لاہور)
- جانشین سعدی شیرازی حضرت علامہ مولانا محمد منشاء تابش قصوری دامت برکاتہم العالیہ
- حضرت علامہ مولانا غلام نصیر الدین گولڑوی دامت برکاتہم العالیہ (شیخ الحدیث جامعہ نعیمہ لاہور)
- حضرت مولانا ڈاکٹر فضل حنان سعیدی صاحب دامت برکاتہم العالیہ (شیخ الحدیث جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور)
- حضرت علامہ مولانا خادم حسین رضوی صاحب دامت برکاتہم العالیہ (شیخ الحدیث جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور)
- حضرت علامہ مولانا فاروق احمد بندیالوی صاحب
- حضرت علامہ مولانا غلام محمد چشتی صاحب

طالب دعا

محمد شفیق الرحمٰن قادری رضوی

پیش لفظ

المستدرک علی الصحیحین کی چوتھی جلد مارکیٹ میں آنے کے بعد بہت سارے دوستوں نے اس کی فہرست کے کام کو بہت سراہا، اس کے ہمراہ کئی دوستوں نے اس بات پر بہت اصرار کیا کہ علامہ ذہبی کی تحقیق کو بھی اگر اس میں شامل کیا جائے تو یہ کتاب ہر لحاظ سے کامل ہو جائے گی، کئی مرتبہ سوچا کہ سابقہ چار جلدوں میں علامہ ذہبی کی تحقیق شامل نہیں کی، اب پانچویں جلد میں اس کو شامل کرنے کا کیا فائدہ؟ لیکن احباب کی رائے غالب آ گئی اور علامہ ذہبی کی تلخیص کو اس پانچویں جلد میں شامل کر دیا گیا ہے، ہر حدیث کی عربی عبارت کے بعد علامہ ذہبی کی تحقیق شامل کی ہے، اور اس کو عربی زبان میں ہی رکھا ہے، اس کا ترجمہ کرنے کی ضرورت محسوس نہیں کی، کیونکہ اس میں اکثر اصطلاحی الفاظ استعمال ہوئے ہیں، اور اصطلاحی الفاظ کا ترجمہ نہیں کیا جاتا بلکہ ان کو اسی طرح نقل کیا جاتا ہے، مزید برآں یہ کہ جس شخص کو اس تحقیق کی حاجت ہوگی وہ کم از کم اتنا علم تو رکھتا ہوگا کہ وہ ان اصطلاحی الفاظ کو سمجھ سکے۔

چوتھی جلد کی تخریج کے دوران غلطی سے حدیث نمبر ۴۵۸۴ رہ گئی تھی، کچھ احباب کے توجہ دلانے سے اس پر آگاہی ہوئی اب اُس کو پانچویں جلد کے آخر میں شامل کر لیا گیا ہے۔

چوتھی جلد کے پیش لفظ میں قارئین کی خدمت میں دعا کی درخواست کی گئی تھی، لگتا ہے کسی صاحبِ دل نے بہت ہی دل سے دعا کر دی ہے، الحمد للہ طبیعت میں کافی افاقہ محسوس ہوا ہے، مزید دعاؤں کی درخواست ہے۔

چھٹی جلد پر کام شروع کر دیا ہے، خواہش ہے کہ بہت جلد وہ بھی ارباب ذوق کی خدمت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کروں، آپ احباب کی مخلصانہ دعائیں شامل حال رہیں تو ان شاء اللہ تعالیٰ بہت جلد چھٹی جلد بھی آپ کے ہاتھوں میں ہوگی۔ اللہ تعالیٰ اپنے دین کی خدمت کے لئے توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین ﷺ

انسان خطا و نسیان کا مجموعہ ہے، اور اس بات سے انکار نہیں ہے کہ بہت مقامات پر غلطی واقع ہوئی ہوگی، قارئین سے التماس ہے کہ المستدرک کے کام میں کہیں بھی کوئی غلطی پائیں تو مہربانی کر کے ضرور آگاہ فرمائیں، تاکہ اپنے جیتے جی اس کو درست کر سکوں۔ اللہ تعالیٰ پڑھنے والوں اور درستگی کروانے والوں کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

آخر میں ادارہ شبیر برادرز کے مالک جناب ملک محمد شبیر صاحب کا شکریہ ادا کرنا ضروری سمجھتا ہوں، جو راقم کی سست روی پر بہت صبر کرتے ہیں اور کام جلدی کرنے کا تقاضا بہت احسن انداز میں کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ دین متین کی خدمت کے لئے ان کی سعی جمیلہ کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے، اور اس کتاب کے لکھنے والوں، چھاپنے والوں، اور پڑھنے والوں کے لئے ذریعہ نجات بنائے۔ آمین۔

طالب دعا: محمد شفیق الرحمٰن قادری رضوی ابوالعلائی جہانگیری
جامعہ کنز الایمان، گلی نمبر ۲، نواب کالونی، میاں چنوں، ضلع خانیوال۔

فہرست مضامین

ذِكْرُ مَنَاقِبِ اُوَيْسِ بْنِ عَامِرٍ الْقَرَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اُوَيْسٌ رَاهِبُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ وَلَمْ يَصْحَبْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اِنَّمَا ذَكَرَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدَلَّ عَلٰى فَضْلِهِ، فَذَكَرْتُهُ فِي جُمْلَةِ مَنِ اسْتُشْهِدَ بِصِفِّيْنَ بَيْنَ يَدَیْ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

امت محمدیہ کے راہب حضرت اویس بن عامر قرنی رضی اللہ عنہ کے فضائل

ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت حاصل نہیں ہے، لیکن کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زبان مبارک سے ان کا تذکرہ کیا ہے جو کہ آپ کے فضل وکمال پر دلالت کرتا ہے، اس لئے میں نے جنگ صفین میں حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی معیت میں شہید ہونے والوں کے ضمن میں ان کا بھی ذکر کیا ہے۔

5716 – سَمِعْتُ اَبَا الْعَبَّاسِ مُحَمَّدَ بْنَ يَعْقُوْبَ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ الْعَبَّاسَ بْنَ مُحَمَّدٍ الدُّوْرِيَّ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ مَعِيْنٍ يَقُوْلُ: "قُتِلَ اُوَيْسٌ الْقَرَنِيُّ بَيْنَ يَدَیْ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ يَوْمَ صِفِّيْنَ

✧✧ یحییٰ بن معین فرماتے ہیں: حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ امیر المومنین حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی معیت میں جنگ صفین میں شہید ہوئے۔

5717 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثنا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّوْرِيُّ، ثنا اَبُوْ نُعَيْمٍ، ثنا شَرِيْكٌ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِیْ زِيَادٍ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ لَيْلٰى قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ صِفِّيْنَ نَادٰی مُنَادٍ مِنْ اَصْحَابِ مُعَاوِيَةَ اَصْحَابَ عَلِيٍّ: اَفِيكُمْ اُوَيْسٌ الْقَرَنِيُّ؟ قَالُوا: نَعَمْ، فَضَرَبَ دَابَّتَهُ حَتّٰى دَخَلَ مَعَهُمْ، ثُمَّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: خَيْرُ التَّابِعِيْنَ اُوَيْسٌ الْقَرَنِيُّ

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 5717 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ فرماتے ہیں: جنگ صفین کے دن حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے کسی ساتھی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھیوں کو پکار کر پوچھا: کیا تمہارے اندر اویس قرنی رضی اللہ عنہ کوموجود ہے؟ لوگوں نے جواب دیا: جی ہاں۔ پھر اس شخص نے اپنا گھوڑا دوڑایا اور یہ کہتے ہوئے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لشکر میں شامل ہو گیا کہ "اویس قرنی رضی اللہ عنہ تابعین میں سب سے افضل ہیں"۔

5718 – اَخْبَرَنِیْ اَحْمَدُ بْنُ كَامِلٍ الْقَاضِیْ، بِبَغْدَادَ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوْحٍ الْمَدَائِنِیُّ، ثنا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَيْشِیُّ، حَدَّثَنِیْ اِسْمَاعِيلُ بْنُ عَمْرٍو الْبَجَلِیُّ، عَنْ حَبَّانَ بْنِ عَلِيٍّ الْعَنَزِيِّ، عَنْ سَعْدِ بْنِ طَرِيفٍ، عَنِ

5717: دلائل النبوة للبيهقی - جماع ابواب إخبار النبی صلی الله عليه وسلم بالكوائن بعده

الْاَصْبَغِ بْنِ نُبَاتَةَ قَالَ: شَهِدْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَوْمَ صِفِّيْنَ وَهُوَ يَقُوْلُ: مَنْ يُبَايِعُنِي عَلَى الْمَوْتِ؟ اَوْ قَالَ: عَلَى الْقِتَالِ؟ فَبَايَعَهُ تِسْعٌ وَتِسْعُونَ، قَالَ: فَقَالَ: اَيْنَ التَّمَامُ؟ اَيْنَ الَّذِي وُعِدْتُ بِهِ؟ قَالَ: فَجَاءَ رَجُلٌ عَلَيْهِ اَطْمَارُ صُوفٍ مَحْلُوْقُ الرَّاْسِ، فَبَايَعَهُ عَلَى الْمَوْتِ وَالْقَتْلِ، قَالَ: فَقِيْلَ: هٰذَا اُوَيْسٌ الْقَرَنِيُّ، فَمَا زَالَ يُحَارِبُ بَيْنَ يَدَيْهِ حَتّٰى قُتِلَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ الْحَاكِمُ: "وَقَدْ صَحَّتِ الرِّوَايَةُ بِذٰلِكَ عَنْ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 5718 – سنده ضعيف

✧✧ اصبغ بن نباتہ فرماتے ہیں: میں جنگ صفین کے موقع پر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس گیا، وہ کہہ رہے تھے: کون کون شخص موت پر میری بیعت کرے گا؟ (راوی کو شک ہے کہ یہاں پر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے موت کا لفظ بولا یا قتال کا)۔ ۹۹ آدمیوں نے ان کی بیعت کی۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پوچھا: تمام کہاں ہے؟ وہ شخص کہاں ہے جس کے بارے میں مجھ سے وعدہ کیا گیا تھا، اس کے بعد منڈے ہوئے سر والا، بوسیدہ کپڑوں میں ملبوس ایک آدمی ان کے پاس آیا، اس نے موت اور قتل پر ان کی بیعت کی۔ راوی کہتے ہیں۔ وہ حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ تھے۔ اس دن حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ مسلسل جنگ کرتے رہے حتیٰ کہ شہید ہو گئے۔

❁❁ امام حاکم کہتے ہیں: اس بارے میں امیر المؤمنین حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحیح احادیث موجود ہیں۔

5719 – اَخْبَرَنَاهُ اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الشَّيْبَانِيُّ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيٰى، ثَنَا مُسَدَّدٌ، ثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، حَدَّثَنِي اَبِي، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَوْفٰى، عَنْ اُسَيْرِ بْنِ جَابِرٍ، قَالَ: كَانَ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اِذَا اَتَتْ عَلَيْهِ اَمْدَادُ الْيَمَنِ سَاَلَهُمْ، اَفِيكُمْ اُوَيْسُ بْنُ عَامِرٍ؟ حَتّٰى اَتٰى عَلَيْهِ اُوَيْسٌ، فَقَالَ: اَنْتَ اُوَيْسُ بْنُ عَامِرٍ، قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: مِنْ مُرَادٍ ثُمَّ قَرَنٍ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: كَانَ بِكَ بَرَصٌ، فَبَرَاْتَ مِنْهُ اِلَّا مَوْضِعَ دِرْهَمٍ، قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: اَلَكَ وَالِدَةٌ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ عُمَرُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: يَاْتِي عَلَيْكُمْ اُوَيْسُ بْنُ عَامِرٍ مَعَ اَمْدَادِ الْيَمَنِ مِنْ مُرَادٍ ثُمَّ مِنْ قَرَنٍ كَانَ بِهِ بَرَصٌ فَبَرَاَ مِنْهُ، اِلَّا مَوْضِعَ دِرْهَمٍ، لَهُ وَالِدَةٌ هُوَ بِهَا بَرٌّ، لَوْ اَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهُ، فَاِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ يَسْتَغْفِرَ لَكَ فَافْعَلْ قَالَ: فَاسْتَغْفِرْ لِي، فَاسْتَغْفَرَ لَهُ، ثُمَّ قَالَ عُمَرُ: اَيْنَ تُرِيدُ؟ قَالَ: الْكُوْفَةَ، قَالَ: اَلَا اَكْتُبُ لَكَ اِلٰى عُمَّالِهَا فَيَسْتَوْصُوا بِكَ خَيْرًا؟ فَقَالَ: لَا، لَاَنْ اَكُونَ فِي غَبْرَاءِ النَّاسِ اَحَبُّ اِلَيَّ، فَلَمَّا كَانَ فِي الْعَامِ الْمُقْبِلِ حَجَّ رَجُلٌ مِنْ

5719: صحيح مسلم - كتاب فضائل الصحابة رضى الله تعالىٰ عنهم' باب من فضائل اويس القرنی رضی الله عنه - حديث: 4719 البحر الزخار مسند البزار - ومما روى اسير بن جابر ' حديث: 334 دلائل النبوة للبيهقي -' جماع ابواب إخبار النبی صلى الله عليه وسلم بالكوائن بعده - باب ما جاء في إخبار النبی صلى الله عليه وسلم بان' حديث: 2653 الطبقات الكبرى لابن سعد - بقية طبقة من روى عن عمر بن الخطاب رضی الله عنه - اويس القرنی حديث: 7398

اَشْرَافِهِمْ، فَسَالَ عُمَرُ عَنْ اُوَيْسٍ كَيْفَ تَرَكْتَهُ؟ فَقَالَ: تَرَكْتُهُ رَثَّ الْبَيْتِ، قَلِيلَ الْمَتَاعِ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: يَاْتِي عَلَيْكُمْ اُوَيْسُ بْنُ عَامِرٍ مَعَ اَمْدَادِ اَهْلِ الْيَمَنِ مِنْ مُرَادٍ، ثُمَّ مِنْ قَرَنٍ كَانَ بِهِ بَرَصٌ فَبَرَاَ مِنْهُ اِلَّا مَوْضِعَ دِرْهَمٍ، لَهُ وَالِدَةٌ هُوَ بِهَا بَرٌّ، لَوْ اَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهُ، فَاِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ يَسْتَغْفِرَ لَكَ فَافْعَلْ فَلَمَّا قَدِمَ الرَّجُلُ اَتَى اُوَيْسًا، فَقَالَ: اسْتَغْفِرْ لِي، فَقَالَ: اَنْتَ اَحْدَثُ النَّاسِ بِسَفَرٍ صَالِحٍ، فَاسْتَغْفِرْ لِي، فَقَالَ: لَقِيتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ؟ فَقَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَاسْتَغْفَرَ لَهُ، قَالَ: فَفَطِنَ لَهُ النَّاسُ فَانْطَلَقَ عَلَى وَجْهِهِ، قَالَ اَسِيرٌ: فَكَسَوْتُهُ بُرْدًا، فَكَانَ اِذَا رَآهُ عَلَيْهِ اِنْسَانٌ، قَالَ: مِنْ اَيْنَ لِاُوَيْسٍ هٰذَا؟ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذِهِ السِّيَاقَةِ

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 5719 – علی شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت اسیر بن جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب یمن کے امدادی مجاہدین آئے تو امیرالمومنین حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ان سے دریافت کرنے لگے کہ کیا تمہارے درمیان کوئی اویس بن عامر نامی شخص موجود ہے؟ (یہ سلسلہ چلتا رہا حتیٰ کہ آخرکار حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ کی باری آ گئی) جب حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ان کے پاس آئے تو ان کا حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ کے ساتھ درج ذیل مکالمہ ہوا

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ:	آپ اویس بن عامر ہیں؟
حضرت اویس رضی اللہ عنہ:	جی ہاں۔
حضرت عمر رحمۃ اللہ علیہ رضی اللہ عنہ	کیا آپ مراد قبیلے اور قرن سے تعلق رکھتے ہیں؟
حضرت اویس رضی اللہ عنہ:	جی ہاں۔
حضرت عمر رضی اللہ عنہ:	کیا آپ برص کی بیماری میں مبتلا ہوئے تھے، پھر تندرست بھی ہو گئے تھے؟
حضرت اویس رضی اللہ عنہ:	جی ہاں۔
حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ:	کیا آپ نے اپنی والدہ کو پایا؟
حضرت اویس رضی اللہ عنہ:	جی ہاں۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ یمن کی ایک جماعت کے ہمراہ ایک اویس بن عامر نامی شخص تمہارے پاس آئے گا، جس کا تعلق قبیلہ مراد سے ہوگا اور وہ قرن کا باشندہ ہوگا، وہ برص کی بیماری میں مبتلا ہو کر صحت یاب ہو چکا ہوگا، البتہ ایک درہم جتنا، اس کے جسم پر سفید نشان باقی ہوگا، اس کو (اپنی) والدہ کی صحبت میسر آئی ہوگی اور وہ اپنی ماں کا فرمانبردار ہوگا۔ (اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس کا مقام یہ ہوگا کہ) اگر وہ (کسی کام کے لئے) اللہ تعالیٰ کے نام کی قسم اٹھا لے تو اللہ تعالیٰ اس کی قسم کو ضرور پورا کرے گا۔ اگر ہو سکے تو تم اس سے اپنے لئے دعائے مغفرت کروانا، (پھر حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ان سے) مغفرت کی دعا مانگنے کی درخواست کی، انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے لئے دعائے

مغفرت کی۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: آپ کہاں جانا چاہتے ہیں؟انہوں نے جواباً کہا: کوفہ۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا میں وہاں کے گورنر کے نام آپ کے لئے ایک خط نہ لکھ دوں جس کی وجہ سے وہ آپ کے ساتھ اچھا سلوک کریں۔ حضرت اویس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رہنے دیجئے، کیونکہ مجھے غبار آلود اور مٹی میں اٹے ہوئے لوگوں میں رہنا اچھا لگتا ہے۔ (راوی کہتے ہیں) اگلے سال سرکاری عمائدین میں سے ایک صاحب حج کرنے کے لئے آیا، تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اس سے حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ کے بارے میں دریافت کیا، تو اس نے بتایا کہ میں ان کو اس حالت میں چھوڑ کر آیا ہوں کہ وہ ایک چھوٹے سے شکستہ گھر میں رہتے ہیں۔ اس کے پاس سامان بہت کم ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ تمہارے پاس یمنی لوگوں کی کسی جماعت کے ہمراہ اویس بن عامر رضی اللہ عنہ آئے گا، اس کا تعلق قبیلہ مراد سے ہوگا اور وہ قرن کا رہنے والا ہوگا۔ وہ برص کی بیماری میں مبتلا ہو کر صحت یاب ہو چکا ہوگا، جبکہ ایک درہم جتنی جگہ پر نشان باقی ہوگا، وہ اپنی والدہ کا فرمانبردار اور خدمت گزار ہوگا، (اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ایسے مقام کا حامل ہوگا کہ) اگر اللہ تعالیٰ کا نام لے کر قسم اٹھا لے تو اللہ تعالیٰ اس کی قسم کو پورا کردے گا۔ اگر ہو سکے تو اس سے اپنے لئے دعائے مغفرت کروالینا، (راوی کہتے ہیں) وہ صاحب (حج سے واپس لوٹا تو) کوفہ میں حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا، اور ان سے دعائے مغفرت کرنے کی درخواست کی، حضرت اویس رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ تو خود ابھی ابھی ایک مبارک سفر سے تشریف لائے ہیں، آپ میرے لئے دعا کریں۔ حضرت اویس رضی اللہ عنہ نے اس سے پوچھا: کیا تمہاری ملاقات حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہوئی تھی؟ اس نے کہا: جی ہاں۔ تب کوفہ کے لوگوں کو آپ کے مقام اور مرتبہ کا پتا چلا، تو حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ (کوفہ چھوڑ کر کہیں اور) چلے گئے۔

حضرت اسیر فرماتے ہیں: میں نے ان کی خدمت میں ایک چادر پیش کی تھی (وہ اتنی عمدہ تھی کہ) جو بھی وہ چادر حضرت اویس کے پاس دیکھتا تو وہ یہی دریافت کرتا کہ اویس کے پاس یہ چادر کہاں سے آئی؟

۞۞ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو اس اسناد کے ہمراہ نقل نہیں کیا۔

5720 – حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَضْلِ الْبَجَلِيُّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ الضَّبِّيُّ، قَالَا: ثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ، ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ سَعِيدِ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ اَبِي نَضْرَةَ، عَنْ اُسَيْرِ بْنِ جَابِرٍ قَالَ: لَمَّا اَقْبَلَ اَهْلُ الْيَمَنِ جَعَلَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَسْتَقْرِي الرِّفَاقَ فَيَقُوْلُ: هَلْ فِيكُمْ اَحَدٌ مِنْ قَرَنٍ؟ حَتّٰى اَتٰى عَلَيْهِ قَرَنٌ فَقَالَ: مَنْ اَنْتُمْ؟ قَالُوا: قَرَنٌ، فَرَفَعَ عُمَرُ بِزِمَامٍ اَوْ زِمَامِ اُوَيْسٍ فَنَاوَلَهُ عُمَرُ فَعَرَفَهُ بِالنَّعْتِ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: مَا اسْمُكَ؟ قَالَ: اَنَا اُوَيْسٌ، قَالَ: هَلْ كَانَ لَكَ وَالِدَةٌ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: هَلْ بِكَ مِنَ الْبَيَاضِ؟ قَالَ: نَعَمْ، دَعَوْتُ

5720: مسند احمد بن حنبل - مسند العشرة المبشرين بالجنة' مسند الخلفاء الراشدين - اول مسند عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ حدیث: 269

اللّٰهَ تَعَالَى، فَاَذْهَبَهُ عَنِّي اِلَّا مَوْضِعَ الدِّرْهَمِ مِنْ سُرَّتِي لِاَذْكُرَ بِهِ رَبِّي، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: اسْتَغْفِرْ لِي، قَالَ: اَنْتَ اَحَقُّ اَنْ تَسْتَغْفِرَ لِي، اَنْتَ صَاحِبُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ عُمَرُ: اِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اِنَّ خَيْرَ التَّابِعِيْنَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ اُوَيْسٌ الْقَرَنِيُّ، وَلَهُ وَالِدَةٌ، وَكَانَ بِهِ بَيَاضٌ فَدَعَا رَبَّهُ فَاَذْهَبَهُ عَنْهُ، اِلَّا مَوْضِعَ الدِّرْهَمِ فِي سُرَّتِهِ قَالَ: فَاسْتَغْفَرَ لَهُ، قَالَ: ثُمَّ دَخَلَ فِي اَغْمَارِ النَّاسِ، فَلَمْ يَدْرِ اَيْنَ وَقَعَ؟ قَالَ: ثُمَّ قَدِمَ الْكُوْفَةَ، فَكُنَّا نَجْتَمِعُ فِي حَلْقَةٍ فَنَذْكُرُ اللّٰهَ، وَكَانَ يَجْلِسُ مَعَنَا فَكَانَ اِذْ ذَكَّرَهُمْ وَقَعَ حَدِيْثُهُ مِنْ قُلُوْبِنَا مَوْقِعًا لَا يَقَعُ حَدِيْثُ غَيْرِهِ، فَفَقَدْتُهُ يَوْمًا، فَقُلْتُ لِجَلِيْسٍ لَنَا: مَا فَعَلَ الرَّجُلُ الَّذِي كَانَ يَقْعُدُ اِلَيْنَا؟ لَعَلَّهُ اشْتَكَى، فَقَالَ رَجُلٌ: مَنْ هُوَ؟ فَقُلْتُ: مَنْ هُوَ؟ قَالَ: ذَاكَ اُوَيْسٌ الْقَرَنِيُّ، فَدُلِلْتُ عَلَى مَنْزِلِهِ، فَاَتَيْتُهُ فَقُلْتُ: يَرْحَمُكَ اللّٰهُ، اَيْنَ كُنْتَ؟ وَلِمَ تَرَكْتَنَا؟ فَقَالَ: لَمْ يَكُنْ لِي رِدَاءٌ فَهُوَ الَّذِي مَنَعَنِي مِنْ اِتْيَانِكُمْ، قَالَ: فَاَلْقَيْتُ اِلَيْهِ رِدَائِي، فَقَذَفَهُ اِلَيَّ، قَالَ: فَتَخَالَيْتُهُ سَاعَةً، ثُمَّ قَالَ: لَوْ اَنِّي اَخَذْتُ رِدَاءَكَ هٰذَا فَلَبِسْتُهُ فَرَآهُ عَلَيَّ قَوْمِي، قَالُوا: انْظُرُوا اِلَى هٰذَا الْمُرَائِي لَمْ يَزَلْ فِي الرَّجُلِ حَتّٰى خَدَعَهُ وَاَخَذَ رِدَاءَهُ، فَلَمْ اَزَلْ بِهِ حَتّٰى اَخَذَهُ، فَقُلْتُ: انْطَلِقْ حَتّٰى اَسْمَعَ مَا يَقُوْلُوْنَ، فَلَبِسَهُ فَخَرَجْنَا، فَمَرَّ بِمَجْلِسِ قَوْمِهِ، فَقَالُوا: انْظُرُوا اِلَى هٰذَا الْمُرَائِيِّ لَمْ يَزَلْ بِالرَّجُلِ حَتّٰى خَدَعَهُ وَاَخَذَ رِدَاءَهُ، فَاَقْبَلْتُ عَلَيْهِمْ، فَقُلْتُ: اَلَا تَسْتَحْيُوْنَ لِمَ تُؤْذُوْنَهُ؟ وَاللّٰهِ لَقَدْ عَرَضْتُهُ عَلَيْهِ فَاَبَى اَنْ يَقْبَلَهُ، قَالَ: فَوَفَدَتْ وُفُوْدٌ مِنْ قَبَائِلِ الْعَرَبِ اِلَى عُمَرَ فَوَفَدَ فِيْهِمْ سَيِّدُ قَوْمِهِ، فَقَالَ لَهُمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: اَفِيْكُمْ اَحَدٌ مِنْ قَرَنٍ؟ فَقَالَ لَهُ سَيِّدُهُمْ: نَعَمْ، اَنَا فَقَالَ لَهُ: هَلْ تَعْرِفُ رَجُلًا مِنْ اَهْلِ قَرَنٍ يُقَالُ لَهُ اُوَيْسٌ مِنْ اَمْرِهِ كَذَا وَمِنْ اَمْرِهِ كَذَا؟ فَقَالَ: يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ مَا تَذْكُرُ مِنْ شَاْنِ ذَاكَ وَمَنْ ذَاكَ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: ثَكِلَتْكَ اُمُّكَ، اَدْرِكْهُ مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا، ثُمَّ قَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَنَا: اِنَّ رَجُلًا يُقَالُ لَهُ اُوَيْسٌ مِنْ قَرَنٍ مِنْ اَمْرِهِ كَذَا وَمِنْ اَمْرِهِ كَذَا فَلَمَّا قَدِمَ الرَّجُلُ لَمْ يَبْدَاْ بِاَحَدٍ قَبْلَهُ فَدَخَلَ عَلَيْهِ، فَقَالَ: اسْتَغْفِرْ لِي، فَقَالَ: مَا بَدَا لَكَ؟ قَالَ: اِنَّ عُمَرَ، قَالَ لِي: كَذَا وَكَذَا، قَالَ: مَا اَنَا بِمُسْتَغْفِرٍ لَكَ حَتّٰى تَجْعَلَ لِي ثَلَاثًا، قَالَ: وَمَا هُنَّ؟ قَالَ: لَا تُؤْذِيْنِي فِيْمَا بَقِيَ، وَلَا تُخْبِرْ بِمَا قَالَ لَكَ عُمَرُ اَحَدًا مِنَ النَّاسِ، وَنَسِيَ الثَّالِثَةَ

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 5720 – علی شرط مسلم

✧✧ حضرت اسیر بن جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب یمن کے لوگ آئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان جماعتوں کی مہمان نوازی کی۔ (جب بھی کوئی جماعت آپ کے پاس آتی تو) آپ ان سے پوچھتے: کیا تمہارے اندر قرن کا رہنے والا کوئی شخص موجود ہے؟ پھر قرن کے رہنے والے کچھ لوگ آپ کے پاس آئے، آپ نے ان سے پوچھا: تم کہاں کے رہنے والے ہو؟ انہوں نے کہا: ہم قرن کے رہنے والے ہیں۔ پھر حضرت اویس رضی اللہ عنہ کے جانور کی لگام ان کی جانب بڑھائی گئی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے وہ لگام تھام لی اور ان کے اوصاف کی بناء پر ان کو پہچان لیا۔ اور ان کے درمیان درج ذیل مکالمہ ہوا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ: آپ کا نام کیا ہے؟

حضرت اویس رضی اللہ عنہ: میرا نام ''اویس'' ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ: کیا تم نے اپنی والدہ کی صحبت پائی؟

حضرت اویس رضی اللہ عنہ: جی ہاں۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ: کیا آپ کے جسم پر کوئی سفید نشان موجود ہے؟

حضرت اویس رضی اللہ عنہ: جی ہاں۔ میں نے دعا مانگی تھی، تو اللہ تعالیٰ نے مجھے شفا دے دی، مگر ناف کے قریب ایک درہم جتنی جگہ پر سفید نشان اب بھی موجود ہے۔ یہ اس لئے تا کہ میں اللہ تعالیٰ کو یاد رکھوں۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ: آپ میرے لئے دعائے مغفرت فرمائیں۔

حضرت اویس رضی اللہ عنہ: آپ کو چاہئے کہ آپ میرے لئے بخشش کی دعا کریں، کیونکہ آپ تو خود صحابی رسول ہیں۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ تابعین میں سب سے افضل ایک اویس نامی شخص ہوگا، وہ قرن کا رہنے والا ہوگا، وہ اپنی والدہ کو پائے گا، (اور اس کا فرمانبردار ہوگا) وہ برص کی بیماری میں مبتلا ہوگا، پھر وہ اپنے رب کی بارگاہ میں دعا مانگے گا اور اللہ تعالیٰ اس کو شفا دے گا مگر اس کی ناف پر ایک سفید نشان باقی رہ جائے گا۔

پھر حضرت اویس رضی اللہ عنہ نے ان کے لئے دعائے مغفرت فرمائی۔ اس کے بعد وہ لوگوں کی جماعت میں شامل ہو گئے، پھر یہ پتا نہ چلا کہ انہوں نے کہاں پر قیام کیا ہے۔ راوی کہتے ہیں: پھر آپ کوفہ میں آ گئے، ہم لوگ ایک حلقہ ذکر میں شریک ہوا کرتے تھے وہاں پر حضرت اویس رضی اللہ عنہ بھی آتے تھے، جب آپ لوگوں کو وعظ کہتے تو آپ کی بات دل میں ایسے اثر کرتی کہ کسی دوسرے کی بات اس طرح اثر نہیں کرتی تھی۔ ایک دن حضرت اویس رضی اللہ عنہ اس حلقہ ذکر میں نہ آئے، میں نے اپنے ساتھی سے ان کے بارے میں پوچھا: اُس آدمی کو کیا ہوا، جو ہمارے ساتھ بیٹھا کرتا تھا، وہ کہیں بیمار تو نہیں ہو گیا؟ اُس آدمی نے پوچھا: وہ کون ہے؟ میں نے کہا: وہ اویس قرنی ہے۔ میں نے ان کے گھر کا پتا معلوم کیا اور ان کے گھر آ گیا، میں نے ان سے کہا: اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے، آپ کہاں تھے؟ اور آپ نے ہمیں کیوں چھوڑ دیا؟ انہوں نے کہا: میرے پاس اوڑھنے کے لئے کوئی چادر نہ تھی، بس اسی وجہ سے میں تمہارے حلقہ میں نہیں آ سکا۔ میں اپنی چادر ان کو پیش کی، لیکن انہوں نے وہ چادر مجھے لوٹا دی، میں کچھ دیر تو کھڑا سوچتا رہا، پھر انہوں نے کہا: اگر میں نے تمہاری چادر قبول کر لی اور اس کو اوڑھ کر باہر نکلا اور لوگوں نے اس کو دیکھ لیا تو لوگ کہیں گے: اس ریاکار کو دیکھو یہ ایک آدمی کے پیچھے پڑا رہا حتیٰ کہ اس کو دھوکہ دے کر یہ چادر اس سے ہتھیا لی، لیکن میں بھی اصرار کرتا رہا، بالآخر وہ میری چادر لینے پر راضی ہو گئے، میں نے ان سے کہا: آپ چلئے، میں دیکھتا ہوں کون شخص آپ کو باتیں کرتا ہے۔ انہوں نے چادر اوڑھ لی اور ہم لوگ وہاں سے نکل آئے، انہی کی قوم کی ایک مجلس کے پاس سے ہمارا گزر ہوا تو انہوں نے کہا: اس ریاکار کو دیکھو، یہ ایک آدمی کے پیچھے پڑا رہا حتیٰ کہ دھوکے سے اس کی چادر حاصل کر لی ہے۔ میں ان کے پاس گیا اور ان سے کہا: تمہیں حیاء نہیں آتی، تم اس شخص کو کیوں ستا رہے ہو؟ خدا کی قسم! میں نے یہ چادر خود اپنے طور پر ان کو پیش کی ہے، پھر بھی انہوں نے انکار کر دیا تھا، میں نے زبردستی ان کو اوڑھائی ہے۔ راوی کہتے ہیں: عرب کے قبائل

کے وفود (میں سے ایک وفد) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں آیا، ایک وفد میں ان کی قوم کا سردار بھی موجود تھا، حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا: کیا تمہارے اندر کوئی شخص قرن کا رہنے والا بھی موجود ہے؟ ان کے سردار نے کہا: جی ہاں۔ میں قرن کا ہی رہنے والا ہوں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو مخصوص نشانیاں بتا کر پوچھا: کیا آپ ان نشانیوں کے حامل کسی اویس نامی شخص کو جانتے ہیں؟ اس نے کہا: اے امیر المومنین! آپ کس شخص کی بات کر رہے ہیں؟ اور یہ شخص کون ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تیری ماں تجھے روئے دو تین مرتبہ ان سے ملاقات کرلو، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (ہمیں مخصوص نشانیاں بتا کر) فرمایا: قرن کا رہنے والا ایک اویس نامی شخص ہے جو کہ فلاں فلاں صفات کا حامل ہے۔ جب وہ شخص واپس گیا تو سب سے پہلے حضرت اویس رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور ان سے کہا: آپ میرے لئے بخشش کی دعا کر دیں۔ حضرت اویس رضی اللہ عنہ نے پوچھا: تمہیں کیسے پتا چلا (مجھ سے دعا کروانے میں کوئی فضیلت ہے) اس نے بتا دیا کہ مجھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ کے بارے میں یہ یہ باتیں بتائی ہیں۔ حضرت اویس رضی اللہ عنہ نے کہا: میں اس وقت تمہارے لئے دعائے مغفرت نہیں کروں گا جب تک تم مجھے تین چیزوں کی گارنٹی نہ دو۔ اس نے پوچھا: وہ تین چیزیں کیا ہیں؟ آپ نے فرمایا:

(۱) آج کے بعد تم مجھے تکلیف نہیں دو گے۔

(۲) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جو کچھ تمہیں میرے بارے میں بتایا ہے وہ تم کسی سے نہیں کہو گے۔

(۱) تیسری بات راوی کو بھول گئی ہے۔

5721 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ اَحْمَدُ بْنُ زِيَادٍ، الْفَقِيهُ بِالدَّامِغَانِ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَيُّوبَ، اَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ يُونُسَ، ثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَدْخُلُ الْجَنَّةَ بِشَفَاعَةِ رَجُلٍ مِنْ اُمَّتِي اَكْثَرُ مِنْ رَبِيعَةَ، وَمُضَرَ قَالَ هِشَامٌ: فَاَخْبَرَنِي حَوْشَبٌ عَنِ الْحَسَنِ، اَنَّهُ اُوَيْسٌ الْقَرَنِيُّ قَالَ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ: فَقُلْتُ لِرَجُلٍ مِنْ قَوْمِهِ اُوَيْسٌ: بِاَيِّ شَيْءٍ بَلَغَ هٰذَا؟ قَالَ: فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 5721 – سكت عنه الذهبي في التلخيص

✧✧ حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرا ایک امتی ہے، اس کی شفاعت کی برکت سے قبیلہ ربیعہ اور قبیلہ مضر کی تعداد کے برابر گنہ گاروں کی بخشش کرے گا۔

حضرت حسن سے مروی ہے کہ وہ شخص ''حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ'' ہیں۔

ابوبکر بن عیاش فرماتے ہیں: میں نے ان کی قوم کے ایک آدمی سے پوچھا: حضرت اویس رضی اللہ عنہ، اس مقام تک کس بناء پر پہنچے، تو اس نے کہا:

5721: مصنف ابن ابی شيبة - كتاب الفضائل' ما ذكر في اويس القرني رضي الله عنه - حديث: 31703 دلائل النبوة للبيهقي جماع ابواب إخبار النبي صلى الله عليه وسلم بالكوائن بعده - حديث: 2656

فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ

''یہ اللہ کا فضل ہے وہ جسے چاہتا ہے، عطا کرتا ہے''

5722 - اَخْبَرَنِي اَبُو الْعَبَّاسِ قَاسِمُ بْنُ الْقَاسِمِ السَّيَّارِيُّ، بِمَرْوَ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَلِيٍّ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، اَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ قَالَ: " كَانَ لِاُوَيْسٍ الْقَرَنِيِّ رِدَاءٌ إِذَا جَلَسَ مَسَّ الْاَرْضَ، وَكَانَ يَقُولُ: اللّٰهُمَّ اِنِّي اَعْتَذِرُ اِلَيْكَ مِنْ كُلِّ كَبِدٍ جَائِعَةٍ، وَجَسَدٍ عَارٍ، وَلَيْسَ لِي اِلَّا مَا عَلَى ظَهْرِي وَفِي بَطْنِي

(التعليق – من تلخيص الذهبى) 5722 – سكت عنه الذهبى فى التلخيص

✧✧ حضرت سفیان ثوری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ کے پاس ایک چادر ہوتی تھی، جب وہ بیٹھتے تو وہ زمین پر لگتی تھی، اور وہ یوں دعا مانگا کرتے تھے ''اے اللہ میں ہر بھوکے جگر سے اور ننگے بدن سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔

5723 - اَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ السَّيَّارِيُّ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَلِيٍّ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، اَنَا يَزِيدُ بْنُ يَزِيدَ الْبَكْرِيُّ، قَالَ اُوَيْسٌ الْقَرَنِيُّ: كُنْ فِي اَمْرِ اللّٰهِ كَاَنَّكَ قَتَلْتَ النَّاسَ كُلَّهُمْ

(التعليق – من تلخيص الذهبى) 5723 – سكت عنه الذهبى فى التلخيص

✧✧ یزید بن یزید بکری کہتے ہیں کہ حضرت اویس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ کے معاملے میں ایسے ہو جاؤ، گویا کہ تو نے تمام لوگوں کا قتل کیا ہوا ہے۔

5724 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ زِيَادٍ، الْفَقِيهُ الدَّامِغَانِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَيُّوبَ، اَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، ثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ، حَدَّثَنِي صَاحِبٌ لَنَا قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ مِنْ مُرَادٍ اِلَى اُوَيْسٍ الْقَرَنِيِّ، فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ، قَالَ: وَعَلَيْكُمْ، قَالَ: كَيْفَ اَنْتُمْ يَا اُوَيْسُ؟ قَالَ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ، قَالَ: كَيْفَ الزَّمَانُ عَلَيْكُمْ؟ قَالَ: لَا تَسَالِ الرَّجُلَ اِذَا اَمْسَى لَمْ يَرَ اَنَّهُ يُصْبِحُ، وَاِذَا اَصْبَحَ لَمْ يَرَ اَنَّهُ يُمْسِي يَا اَخَا مُرَادٍ، اِنَّ الْمَوْتَ لَمْ يُبْقِ لِمُؤْمِنٍ فَرَحًا، يَا اَخَا مُرَادٍ، اِنَّ عِرْفَانَ الْمُؤْمِنِ بِحُقُوقِ اللّٰهِ لَمْ تُبْقِ لَهُ فِضَّةً وَلَا ذَهَبًا، يَا اَخَا مُرَادٍ، اِنَّ قِيَامَ الْمُؤْمِنِ بِاَمْرِ اللّٰهِ لَمْ يُبْقِ لَهُ صَدِيقًا، وَاللّٰهِ اِنَّا لَنَامُرُهُمْ بِالْمَعْرُوفِ، وَنَنْهَاهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ، فَيَتَّخِذُونَنَا اَعْدَاءً، وَيَجِدُونَ عَلَى ذَلِكَ مِنَ الْفَاسِقِينَ اَعْوَانًا حَتّٰى وَاللّٰهِ لَقَدْ يَقْذِفُونَنَا بِالْعَظَائِمِ، وَوَاللّٰهِ لَا يَمْنَعُنِي ذَلِكَ اَنْ اَقُولَ بِالْحَقِّ

(التعليق – من تلخيص الذهبى) 5724 – سكت عنه الذهبى فى التلخيص

✧✧ ابوالاحوص کہتے ہیں: مجھے میرے ایک ساتھی نے یہ بات بتائی ہے کہ قبیلہ مراد سے ایک آدمی حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا، دعا سلام اور حال احوال دریافت کرنے بعد اس نے پوچھا: تمہارا زمانہ کیسا تھا؟ انہوں نے کہا: تم لوگوں کے بارے میں سوال مت کرو، انسان شام کرے تو صبح کی کوئی امید نہیں ہوتی اور صبح کرے تو شام کی کوئی امید نہیں، اے مراد کے رہنے والے! موت نے مومن کے لئے کوئی خوشی نہیں چھوڑی، اے مراد قبیلے کے رہنے والے! مومن جو حقوق اللہ کی پہچان رکھتا ہے اس کے لئے سونا اور چاندی کچھ نہیں ہے۔ اے مراد کے رہنے والے! مومن جو اللہ کے احکام کی پاسداری کرتا ہے اس

کی نگاہ میں کسی دوست کی کوئی اہمیت نہیں ہے۔ خدا کی قسم! ہم بھلائی کا حکم دیتے ہیں۔ اور برائی سے منع کرتے ہیں۔ لیکن لوگ ہمیں اپنا دشمن سمجھتے ہیں۔ اور اس سلسلے میں فاسقوں کو اپنا ساتھی بنا لیتے ہیں۔ خدا کی قسم وہ ہم پر بڑے بڑے الزامات لگاتے ہیں لیکن بایں ہمہ میں کلمہ حق بلند کرنے سے باز نہیں آؤں گا۔

5725 – اَخْبَرَنِی اِسْمَاعِیلُ بْنُ اَحْمَدَ الْجُرْجَانِیُّ، اَنَا اَبُوْ یَعْلَی، ثَنَا زُهَیْرُ بْنُ حَرْبٍ، ثَنَا الْوَلِیدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنِ ابْنِ جَابِرٍ، حَدَّثَنِی عَطَاءٌ الْخُرَاسَانِیُّ قَالَ: ذَکَرُوا الْحَجَّ، فَقَالُوا لِاُوَیْسٍ الْقَرَنِیِّ: اَمَا حَجَجْتَ؟ قَالَ: لَا، قَالُوا: وَلِمَ؟ قَالَ: فَسَکَتَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْهُمْ: عِنْدِی رَاحِلَةٌ، وَقَالَ آخَرُ: عِنْدِی نَفَقَةٌ، وَقَالَ آخَرُ: عِنْدِی جِهَازٌ، فَقَبِلَهُ مِنْهُمْ وَحَجَّ بِهِ

(التعلیق – من تلخیص الذهبی) 5725 – سکت عنه الذهبی فی التلخیص

✧✧ حضرت عطاء خراسانی کہتے ہیں: لوگوں کے درمیان حج کے بارے میں گفتگو چل رہی تھی، اسی دوران انہوں نے حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا آپ نے حج کیا ہے؟ انہوں نے کہا: نہیں۔ اس آدمی نے وجہ پوچھی تو حضرت اویس رضی اللہ عنہ خاموش ہو گئے۔ ان میں سے ایک آدمی نے کہا: میرے پاس سواری موجود ہے، ایک دوسرے شخص نے کہا: میرے پاس نفقہ موجود ہے۔ تیسرے نے کہا: باقی خرچہ میں دے سکتا ہوں۔ حضرت اویس رضی اللہ عنہ نے اس کو قبول کیا اور حج کر لیا۔

5726 – اَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ الْقَاسِمُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُعَاوِیَةَ السَّیَّارِیُّ شَیْخُ اَهْلِ الْحَقَائِقِ بِخُرَاسَانَ رَحِمَهُ اللّٰهُ، قَالَ: اَنَا اَبُو الْمُوَجِّهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْمُوَجِّهِ الْفَزَارِیُّ، اَنَا عَبْدَانُ بْنُ عُثْمَانَ، اَنَا عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ الشُّمَیْطِ بْنِ عَجْلَانَ، عَنْ اَبِیهِ اَنَّهُ سَمِعَ اَسْلَمَ الْعِجْلِیَّ یَقُوْلُ: حَدَّثَنِی اَبُو الضَّحَّاكِ الْجَرْمِیُّ، عَنْ هَرِمِ بْنِ حَیَّانَ الْعَبْدِیِّ قَالَ: "قَدِمْتُ الْکُوْفَةَ فَلَمْ یَکُنْ لِی بِهَا هَمٌّ اِلَّا اُوَیْسٌ الْقَرَنِیُّ اَطْلُبُهُ وَاَسْاَلُ عَنْهُ، حَتّٰی سَقَطْتُ عَلَیْهِ جَالِسًا وَحْدَهُ عَلَی شَاطِئِ الْفُرَاتِ نِصْفَ النَّهَارِ، یَتَوَضَّاُ وَیَغْسِلُ ثَوْبَهُ، فَعَرَفْتُهُ بِالنَّعْتِ، فَاِذَا رَجُلٌ لَحِمٌ، اٰدَمُ، شَدِیدُ الْاُدْمَةِ، اَشْعَرُ، مَحْلُوْقُ الرَّاْسِ – یَعْنِی لَیْسَ لَهُ جُمَّةٌ – کَثُّ اللِّحْیَةِ، عَلَیْهِ اِزَارٌ مِنْ صُوفٍ، وَرِدَاءٌ مِنْ صُوفٍ، بِغَیْرِ حِذَاءٍ، کَبِیْرُ الْوَجْهِ، مَهِیبُ الْمَنْظَرِ جِدًّا، فَسَلَّمْتُ عَلَیْهِ، فَرَدَّ عَلَیَّ وَنَظَرَ اِلَیَّ، فَقَالَ: حَیَّاكَ اللّٰهُ مِنْ رَجُلٍ؟ فَمَدَدْتُ یَدِی اِلَیْهِ لِاُصَافِحَهُ، فَاَبَی اَنْ یُصَافِحَنِی، وَقَالَ: وَاَنْتَ فَحَیَّاكَ اللّٰهُ، فَقُلْتُ: رَحِمَكَ اللّٰهُ یَا اُوَیْسُ وَغَفَرَ لَكَ، کَیْفَ اَنْتَ رَحِمَكَ اللّٰهُ؟ ثُمَّ خَنَقَتْنِی الْعَبْرَةُ مِنْ حُبِّی اِیَّاهُ، وَرِقَّتِی لَهُ لِمَا رَاَیْتُ مِنْ حَالِهِ، مَا رَاَیْتُ حَتّٰی بَکَیْتُ وَبَکَی، ثُمَّ قَالَ: وَاَنْتَ فَرَحِمَكَ اللّٰهُ یَا هَرِمُ بْنَ حَیَّانَ کَیْفَ اَنْتَ یَا اَخِی؟ مَنْ دَلَّكَ عَلَیَّ؟ قُلْتُ: اللّٰهُ، قَالَ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ رَبِّنَا اِنْ کَانَ وَعْدُ رَبِّنَا لَمَفْعُولًا حِینَ سَمَّانِی وَاللّٰهِ مَا کُنْتُ رَاَیْتُهُ قَطُّ، وَلَا رَآنِی، ثُمَّ قُلْتُ: مِنْ اَیْنَ عَرَفْتَنِی، وَعَرَفْتَ اسْمِی، وَاسْمَ اَبِی، فَوَاللّٰهِ مَا کُنْتُ رَاَیْتُكَ قَطُّ قَبْلَ هٰذَا الْیَوْمِ، قَالَ: نَبَّاَنِی الْعَلِیمُ الْخَبِیْرُ، عَرَفَتْ رُوحِی رُوحَكَ حَیْثُ کَلَّمَتْ نَفْسِی نَفْسَكَ، اَنَّ الْاَرْوَاحَ لَهَا اَنْفُسٌ کَاَنْفُسِ الْاَحْیَاءِ، اِنَّ الْمُؤْمِنِینَ یَعْرِفُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا، وَیَتَحَدَّثُونَ بِرُوحِ اللّٰهِ، وَاِنْ لَمْ یَلْتَقُوا، وَاِنْ لَمْ

يَتَكَلَّمُوا وَيَتَعَارَفُوا، وَإِنْ نَأَتْ بِهِمُ الدِّيَارُ، وَتَفَرَّقَتْ بِهِمُ الْمَنَازِلُ، قَالَ: قُلْتُ، حَدِّثْنِي عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَدِيْثٍ اَحْفَظُهُ عَنْكَ، قَالَ: اِنِّي لَمْ اُدْرِكْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَمْ تَكُنْ لِي مَعَهُ صُحْبَةٌ، وَلَقَدْ رَاَيْتُ رِجَالًا قَدْ رَاَوْهُ، وَقَدْ بَلَغَنِيْ مِنْ حَدِيْثِهِ كَمَا بَلَغَكُمْ، وَلَسْتُ اُحِبُّ اَنْ اَفْتَحَ هٰذَا الْبَابَ عَلَى نَفْسِي اَنْ اَكُونَ مُحَدِّثًا اَوْ قَاضِيًا وَمُفْتِيًا، فِي النَّفْسِ شُغْلٌ يَا هَرِمُ بْنُ حَيَّانَ، قَالَ: فَقُلْتُ: يَا اَخِي، اقْرَاْ عَلَيَّ آيَاتٍ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ اَسْمَعْهُنَّ مِنْكَ، فَاِنِّي اُحِبُّكَ فِي اللّٰهِ حُبًّا شَدِيدًا، وَادْعُ بِدَعَوَاتٍ، وَاَوْصِ بِوَصِيَّةٍ اَحْفَظُهَا عَنْكَ، قَالَ: فَاَخَذَ بِيَدِي عَلَى شَاطِئِ الْفُرَاتِ وَقَالَ: اَعُوذُ بِاللّٰهِ السَّمِيعِ الْعَلِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ، بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ، قَالَ: فَشَهِقَ شَهْقَةً، ثُمَّ بَكَى مَكَانَهُ، ثُمَّ قَالَ: قَالَ رَبِّي تَعَالَى ذِكْرُهُ، وَاَحَقُّ الْقَوْلِ قَوْلُهُ، وَاَصْدَقُ الْحَدِيثِ حَدِيثُهُ، وَاَحْسَنُ الْكَلَامِ كَلَامُهُ: (وَمَا خَلَقْنَا السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا لَاعِبِينَ مَا خَلَقْنَاهُمَا اِلَّا بِالْحَقِّ) (الدخان: 39) حَتَّى بَلَغَ (اِلَّا مَنْ رَحِمَ اللّٰهُ اِنَّهُ هُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ) (الدخان: 42)، ثُمَّ شَهِقَ شَهْقَةً، ثُمَّ سَكَتَ فَنَظَرْتُ اِلَيْهِ، وَاَنَا اَحْسِبُهُ قَدْ غُشِيَ عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: يَا هَرِمُ بْنَ حَيَّانَ مَاتَ اَبُوكَ، وَاَوْشَكَ اَنْ تَمُوتَ، وَمَاتَ اَبُو حَيَّانَ، فَاِمَّا اِلَى الْجَنَّةِ وَاِمَّا اِلَى النَّارِ، وَمَاتَ آدَمُ، وَمَاتَتْ حَوَّاءُ يَا ابْنَ حَيَّانَ، وَمَاتَ نُوحٌ وَاِبْرَاهِيمُ خَلِيلُ الرَّحْمَنِ، يَا ابْنَ حَيَّانَ، وَمَاتَ مُوسَى نَجِيُّ الرَّحْمَنِ، يَا ابْنَ حَيَّانَ، وَمَاتَ دَاوُدُ خَلِيفَةُ الرَّحْمَنِ، يَا ابْنَ حَيَّانَ، وَمَاتَ مُحَمَّدٌ رَسُولُ الرَّحْمَنِ، وَمَاتَ اَبُو بَكْرٍ خَلِيفَةُ الْمُسْلِمِينَ، يَا ابْنَ حَيَّانَ، وَمَاتَ اَخِي وَصَفِيِّي وَصَدِيقِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، ثُمَّ قَالَ: وَاعُمَرَاهُ رَحِمَ اللّٰهُ عُمَرَ، وَعُمَرُ يَوْمَئِذٍ حَيٌّ، وَذٰلِكَ فِي آخِرِ خِلَافَتِهِ، قَالَ: فَقُلْتُ لَهُ: رَحِمَكَ اللّٰهُ، اِنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ بَعْدُ حَيٌّ، قَالَ: بَلَى، اِنْ تَفْهَمْ فَقَدْ عَلِمْتَ مَا قُلْتُ اَنَا، وَاَنْتَ فِي الْمَوْتَى، وَكَانَ قَدْ كَانَ، ثُمَّ صَلَّى عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَدَعَا بِدَعَوَاتٍ خِفَافٍ، ثُمَّ قَالَ: هٰذِهِ وَصِيَّتِي اِلَيْكَ يَا هَرِمُ بْنَ حَيَّانَ، كِتَابُ اللّٰهِ، وَاللِّقَاءُ بِالصَّالِحِينَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ، وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَقَدْ نَعَيْتُ عَلَى نَفْسِي، وَنَعَيْتُكَ فَعَلَيْكَ بِذِكْرِ الْمَوْتِ، فَلَا يُفَارِقَنَّ عَلَيْكَ طَرْفَةً وَاَنْذِرْ قَوْمَكَ اِذَا رَجَعْتَ اِلَيْهِمْ، وَانْصَحْ اَهْلَ مِلَّتِكَ جَمِيعًا، وَاكْدَحْ لِنَفْسِكَ وَاِيَّاكَ اِيَّاكَ اَنْ تُفَارِقَ الْجَمَاعَةَ فَتُفَارِقَ دِيْنَكَ، وَاَنْتَ لَا تَعْلَمُ فَتَدْخُلَ النَّارَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، قَالَ: ثُمَّ قَالَ: اللّٰهُمَّ اِنَّ هٰذَا يَزْعُمُ اَنَّهُ يُحِبُّنِيْ فِيكَ، وَزَارَنِي مِنْ اَجْلِكَ، اللّٰهُمَّ عَرِّفْنِيْ وَجْهَهُ فِي الْجَنَّةِ، وَاَدْخِلْهُ عَلَيَّ زَائِرًا فِي دَارِكَ دَارِ السَّلَامِ، وَاحْفَظْهُ مَا دَامَ فِي الدُّنْيَا حَيْثُ مَا كَانَ، وَضُمَّ عَلَيْهِ ضَيْعَتَهُ وَرَضِّهِ مِنَ الدُّنْيَا بِالْيَسِيرِ، وَمَا اَعْطَيْتَهُ مِنَ الدُّنْيَا فَيَسِّرْهُ لَهُ، وَاجْعَلْهُ لِمَا تُعْطِيهِ مِنْ نِعْمَتِكَ مِنَ الشَّاكِرِينَ، وَاجْزِهِ خَيْرَ الْجَزَاءِ، اَسْتَوْدِعُكَ اللّٰهَ يَا هَرِمُ بْنَ حَيَّانَ، وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ، ثُمَّ قَالَ لِي: لَا اَرَاكَ بَعْدَ الْيَوْمِ رَحِمَكَ اللّٰهُ، فَاِنِّي اَكْرَهُ الشُّهْرَةَ، وَالْوَحْدَةُ اَحَبُّ اِلَيَّ لِاَنِّي شَدِيدُ الْغَمِّ، كَثِيرُ الْهَمِّ، مَا دُمْتُ مَعَ هٰؤُلَاءِ النَّاسِ حَيًّا فِي الدُّنْيَا، وَلَا تَسْاَلْ عَنِّي، وَلَا تَطْلُبْنِي، وَاعْلَمْ اَنَّكَ مِنِّي عَلَى بَالٍ، وَلَمْ اَرَكَ، وَلَمْ تَرَنِي، فَاذْكُرْنِيْ وَادْعُ لِي، فَاِنِّي سَاَذْكُرُكَ وَاَدْعُو لَكَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ

تَعَالَى، انْطَلِقْ هَا هُنَا حَتَّى اَخَذَ هَا هُنَا، قَالَ: فَحَرَصْتُ عَلَى اَنْ اَسِيرَ مَعَهُ سَاعَةً فَاَبَى عَلَيَّ، فَفَارَقْتُهُ يَبْكِي وَاَبْكِي، قَالَ: فَجَعَلْتُ اَنْظُرُ فِي قَفَاهُ حَتَّى دَخَلَ فِي بَعْضِ السِّكَكِ، فَكَمْ طَلَبْتُهُ بَعْدَ ذٰلِكَ، وَسَاَلْتُ عَنْهُ، فَمَا وَجَدْتُ اَحَدًا يُخْبِرُنِي عَنْهُ بِشَيْءٍ، فَرَحِمَهُ اللّٰهُ، وَغَفَرَ لَهُ، وَمَا اَتَتْ عَلَيَّ جُمُعَةٌ اِلَّا وَاَنَا اَرَاهُ فِي مَنَامِي مَرَّةً اَوْ مَرَّتَيْنِ اَوْ كَمَا قَالَ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 5726 – سكت عنه الذهبي في التلخيص

✧✧ ہرم بن حیان عبدی کہتے ہیں: میں کوفہ میں گیا، اور وہاں جانے کا میرا واحد یہی مقصد تھا کہ میں حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ سے ملاقات کروں اور ان سے کچھ باتیں پوچھوں۔ (ان کو ڈھونڈ تا رہا) حتیٰ کہ نہر فرات کے کنارے پر دوپہر کے وقت وہ اکیلے بیٹھے اپنے کپڑے دھو رہے تھے اور وضو کر رہے تھے، میں نے ان کی نشانیوں کی وجہ سے ان کو پہچان لیا۔ میں ان کو دیکھا، وہ بھرے ہوئے جسم والے گندم گوں شخص تھے۔ ان کے سر پر کثیر بال تھے لیکن وہ سر منڈوا کر رکھتے تھے، یعنی وہ چٹیا نہیں رکھتے تھے، داڑھی گھنی تھی، اون کا بنا ہوا لباس پہنتے تھے اور اون کی بنی ہوئی ایک چادر بھی ہوتی تھی، موزے نہیں پہنتے تھے، چہرہ بھاری اور رعب دار تھا، میں نے اس کو سلام کیا، انہوں نے میرے سلام کا جواب دیتے ہوئے میری جانب دیکھا، اور مجھے خوش آمدید کہتے ہوئے بولے: تم کون ہو؟ میں نے ان مصافحہ کرنے کے لئے اپنا ہاتھ آگے بڑھایا، لیکن انہوں نے میرے ساتھ مصافحہ کرنے سے انکار کر دیا۔ اور مجھے دعا دیتے ہوئے اپنی جگہ پر کھڑے رہنے کا کہا۔ میں نے کہا: اے اویس! اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے، اور اللہ تعالیٰ آپ کی مغفرت فرمائے، آپ کا کیا حال ہے؟ اس کے بعد اس محبت نے مجھ پر شدید غلبہ کر لیا جو میرے دل میں حضرت اویس رضی اللہ عنہ کے بارے میں موجود تھی، اور جب میں نے ان کی حالت زار دیکھی تو مجھ پر ایک رقت طاری ہو گئی۔ ان کی حالت پر مجھے رونا آ گیا، اور میرے ساتھ ساتھ وہ بھی رو دیئے۔ پھر حضرت اویس رضی اللہ عنہ نے مجھے کہا: اے ہرم بن حیان تمہارا کیا حال ہے؟ اور تمہیں میرے بارے میں کس نے بتایا؟ میں نے کہا: اللہ تعالیٰ نے، اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے، ہمارا رب پاک ہے، ہمارے رب کا وعدہ پورا ہو کر رہتا ہے، اس دن سے پہلے نہ تو انہوں نے مجھے دیکھا تھا اور نہ میں نے ان کو دیکھا تو لیکن انہوں نے جب مجھے نام لے کر مخاطب کیا تو میں نے ان سے پوچھا: آپ مجھے کیسے جانتے ہیں اور میرے والد کے نام کا آپ کو کس نے بتایا؟ حالانکہ آج سے پہلے میری آپ کے ساتھ کبھی ملاقات نہیں ہوئی۔ انہوں نے کہا: مجھے علم اور خبر رکھنے والے اللہ تعالیٰ نے خبر دی ہے۔ جب تم نے میرے ساتھ بات کی تو میری روح نے تمہاری روح کو پہچان لیا۔ زندہ انسانوں کی طرح روح میں بھی عقل ہوتی ہے اور یہ بھی ایک دوسرے کو دیکھ کر پہچان لیتی ہیں، آپس میں گفتگو کرتی ہیں، اگرچہ ہمارے جسم ایک دوسرے سے ملاقات اور بات چیت نہ کریں اگرچہ بظاہر ایک دوسرے کو نہ پہچانتے ہوں۔ اگرچہ یہ الگ الگ شہروں میں الگ الگ مقامات پر رہتے ہوں، (پھر بھی جب ملتے ہیں تو ایک دوسرے کو پہچان لیتے ہیں) میں نے کہا: مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی حدیث سنایئے جو میں آپ کے حوالے سے یاد رکھوں۔ انہوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ میری ملاقات نہیں ہوئی اور نہ ہی مجھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت کی سعادت ملی، ہاں البتہ میں نے ایسے بہت

سارے لوگوں کی زیارت کی ہے جنہوں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے۔ اور جیسے تم لوگوں نے ان سے احادیث سن رکھی ہیں اسی طرح میرے پاس بھی کسی صحابی سے سنی ہوئی احادیث موجود ہیں، لیکن میں اپنے آپ کو محدث، قاضی یا مفتی نہیں کہلوانا چاہتا۔ اے حرم بن حیان! دل تو اس طرح کے معاملات کی خواہش کرتا رہتا ہے۔ (ہرم بن حیان) کہتے ہیں: میں نے کہا: آپ میرے بھائی! آپ قرآن کریم کی کوئی آیت ہی پڑھ دیجئے، میں تم سے وہی سن لیتا ہوں۔ کیونکہ میں آپ سے اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے بہت زیادہ محبت کرتا ہوں، اور آپ میرے لیے دعا بھی فرمائیں اور مجھے کوئی وصیت بھی فرمائیں۔ وہ میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے نہر فرات کے کنارے لے گئے اور **اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم** پڑھا، یہ پڑھتے ہوئے آپ سسکیاں لینے لگے اور پھر رو پڑے، پھر فرمایا: اللہ تعالیٰ کا قول سب سے برحق قول ہے، اس کی بات سب سے سچی بات ہے اور اس کا کلام سب سے اچھا کلام ہے، اس نے ارشاد فرمایا ہے:

وَمَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا لٰعِبِيْنَ مَا خَلَقْنٰهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ اِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ مِيْقَاتُهُمْ اَجْمَعِيْنَ يَوْمَ لَا يُغْنِيْ مَوْلًى عَنْ مَّوْلًى شَيْئًا وَّ لَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ اِلَّا مَنْ رَّحِمَ اللّٰهُ اِنَّهٗ هُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ (سورۃ الدخان، آیت 39.40,41,42)

اور ہم نے نہ بنائے آسمان اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے کھیل کے طور پر ہم نے انہیں نہ بنایا مگر حق کے ساتھ لیکن ان میں اکثر جانتے نہیں بیشک فیصلہ کا دن ان سب کی میعاد ہے جس دن کوئی دوست کسی دوست کے کچھ کام نہ آئے گا اور نہ ان کی مدد ہوگی مگر جس پر اللہ رحم کرے بیشک وہی عزت والا مہربان ہے

(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

یہ آیات پڑھنے کے بعد آپ پھر سسکیاں لینے لگے، کچھ دیر بعد خاموش ہو گئے، میں نے ان کو دیکھا تو مجھے لگا کہ شاید آپ بے ہوش ہو چکے ہیں، پھر انہوں نے فرمایا: اے ہرم بن حیان، تیرا والد فوت ہو گیا ہے اور عنقریب تم بھی فوت ہونے والے ہو، ابو حیان فوت ہو گئے ہیں، وہ یا تو جنتی ہیں یا دوزخی ہیں۔ اور اے ابن حیان! حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت حوا رضی اللہ عنہا وفات پا گئے اے ابن حیان! اور حضرت نوح علیہ السلام، حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام وفات پا گئے، اے ابن حیان! حضرت موسیٰ نجی الرحمٰن علیہ السلام اور حضرت داؤد خلیفۃ الرحمٰن علیہ السلام بھی وفات پا گئے، اور محمد رسول اللہ ﷺ بھی وفات پا گئے، اے ابن حیان! خلیفۃ المسلمین حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ بھی وفات پا گئے، اس کے بعد وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر افسوس کرتے ہوئے کہنے لگے میرے بھائی اور دوست حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بھی وفات پا گئے، ہائے عمر رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ تم پر رحمتیں نازل کرے، یہ ان دنوں کی بات ہے جبکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ابھی زندہ تھے اور یہ ان کی خلافت کے آخری ایام کا واقعہ ہے۔ میں نے حضرت اویس رضی اللہ عنہ سے کہا: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ تو ابھی زندہ ہیں۔ اگر تجھ میں ذرا بھی سمجھ ہوئی تو تم جان لوگے کہ میرے کہنے کا کیا مطلب تھا، حقیقت تو یہ ہے کہ تو اور میں بھی مردوں میں شمار ہیں۔ اور یہ سب ہو کر رہے گا۔ پھر انہوں نے رسول اللہ ﷺ کی ذات پر درود پاک پڑھا، اور اس کے بعد کافی ساری مختصر دعائیں مانگیں۔ پھر فرمایا: اے ابن حیان! میری طرف سے یہ تمہیں وصیت ہے کہ کتاب اللہ

کو مضبوطی سے تھامو، اور صالحین سے ملاقات کرتے رہو، اور نبی اکرم ﷺ پر درود و سلام پڑھتے رہو، میں تمہیں اپنی اور تمہاری موت کی خبر دیتا ہوں، اس لئے تم پر لازم ہے کہ موت کو یاد رکھا کر، ایک لمحہ بھر کو بھی اس کو اپنے سے جدا نہ کر اور جب تو لوٹ کر اپنے قبیلے میں جائے تو ان کو ڈرسنا اور اپنی پوری ملت کے لئے نصیحت کر، اور اپنی ذات کے لئے محنت کر، اور جماعت سے الگ ہونے سے اپنے آپ کو بچا (اگر تو جماعت سے الگ ہو گیا تو) دین سے دور ہو جائے گا، اور اس دوری کا تجھے پتہ بھی نہیں چلے گا اور تو قیامت کے دن دوزخ میں داخل ہو جائے گا۔ پھر انہوں نے کہا: اے اللہ! یہ شخص سمجھتا ہے کہ یہ تیری رضا کی خاطر مجھ سے محبت کرتا ہے، اور یہ صرف تیری رضا کی خاطر میری ملاقات کے لئے آیا ہے یا اللہ جنت مجھے اس کے چہرے کی پہچان کرانا، اور وہاں پر اس کی میرے ساتھ ملاقات کروانا، جب تک اس کی زندگی ہے، اس کی حفاظت فرما، اور اس کو اس کی جائیداد عطا فرما، اور اس کو دنیا کی تھوڑی نعمت پر راضی ہونے والا بنا، اے اللہ! تو اس کو دنیا کا جتنا حصہ عطا فرمائے وہ اس کے لئے آسان فرما، اور جب تو اس کو نعمتیں عطا کر چکے تو اس کو اپنی نعمت کا شکر گزار بنا، اور اس کو جزائے خیر عطا فرما، یا اللہ! میں نے ہرم بن حیان کو تیرے سپرد کیا، والسلام علیک ورحمۃ اللہ۔ پھر انہوں نے مجھے کہا: میں آج کے بعد تمہیں نہ دیکھوں۔ اللہ تعالیٰ تجھ پر رحم فرمائے۔ دراصل میں شہرت کو ناپسند کرتا ہوں اور میں خلوت و تنہائی کو پسند کرتا ہوں۔ کیونکہ جب تک میں لوگوں کے ساتھ دنیا میں زندہ ہوں، تب تک میں غمگین اور پریشان ہی رہوں گا۔ (آج کے بعد) تم میرے بارے میں کبھی کسی سے مت پوچھنا اور نہ ہی مجھے ڈھونڈنے کی کوشش کرنا۔ میری طرف سے تمہاری یہ ذمہ داری ہے۔ نہ تم مجھے دیکھنا اور نہ میں تمہیں دیکھوں۔ بس تم مجھے یاد کر کے میرے لئے دعا کیا کرنا اور ان شاء اللہ تعالیٰ میں تمہیں یاد کر کے تمہارے لئے دعا کیا کروں گا۔ تم یہاں سے چلے جاؤ، وہ فرماتے ہیں: میں نے خواہش کی کہ کچھ دور تک میں ان کے ہمراہ چلوں لیکن انہوں نے مجھے ساتھ چلنے سے منع کر دیا اور مجھے خود سے جدا کر دیا، جدا ہوتے ہوئے وہ بھی رو دیئے اور میری بھی آنکھیں چھلک پڑیں۔ (ہرم بن حیان) کہتے ہیں: میں ان کو جاتے ہوئے پیچھے سے دیکھتا رہا حتیٰ کہ وہ ایک گلی میں مڑ گئے، اس کے بعد میں نے ان کو بہت ڈھونڈا اور بہت لوگوں سے ان کے بارے میں پوچھا، لیکن مجھے کوئی شخص ایسا نہ ملا جو ان کے بارے میں کچھ بتاتا، اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے اور ان پر رحم فرمائے۔ اس کے بعد ہر جمعہ کو ایک یا دو مرتبہ خواب میں مجھے آپ کی زیارت ہوتی تھی۔

5727 - حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَكِيمٍ، ثَنَا شَرِيكٌ قَالَ: ذَكَرُوا فِي مَجْلِسِهِ اُوَيْسًا الْقَرَنِيَّ، فَقَالَ: قُتِلَ مَعَ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي الرَّجَّالَةِ

(التعليق - من تلخيص الذهبي) 5727 - سكت عنه الذهبي في التلخيص

✧✧ شریک کہتے ہیں: ان کی مجلس میں حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ کا تذکرہ ہوا تو انہوں نے کہا: حضرت اویس رضی اللہ عنہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی ہمراہی میں لڑتے ہوئے شہید ہوئے۔

5728 - حَدَّثَنِي اَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ اَبِي شَيْبَةَ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ، حَدَّثَنِي اَبُو عُبَيْدَةَ الْحَدَّادُ، ثَنَا اَبُو مَكِينٍ قَالَ: "رَاَيْتُ امْرَاَةً فِي مَسْجِدِ اُوَيْسٍ الْقَرَنِيِّ قَالَتْ: كَانَ

يَجْتَمِعُ هُوَ وَاَصْحَابٌ لَهُ فِي مَسْجِدِهِمْ هٰذَا، يُصَلُّونَ وَيَقْرَءُ وْنَ فِي مَصَاحِفِهِمْ، فَآتِي غَدَاءَ هُمْ وَعَشَاءَ هُمْ هَا هُنَا، حَتّٰى يُصَلُّوا الصَّلَوَاتِ "، قَالَتْ: وَكَانَ ذٰلِكَ دَابُهُمْ مَا شَهِدُوا، حَتّٰى غَزَوَا فَاسْتُشْهِدَ اُوَيْسٌ وَجَمَاعَةٌ مِنْ اَصْحَابِهِ فِي الرَّجَالَةِ بَيْنَ يَدَىْ عَلِيِّ بْنِ اَبِىْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَجْمَعِيْنَ

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 5728 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ ابومکین کہتے ہیں: میں نے ایک خاتون کو حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ کی مسجد میں دیکھا وہ کہہ رہی تھی: حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ اوران کے ساتھی اس مسجد میں جمع ہوکر نماز ادا کرتے، قرآن کریم کی تلاوت کیا کرتے تھے اور میں ان کے لئے صبح اور شام کا کھانا لاکر یہاں رکھا کرتی تھی، وہ کہتی ہیں: یہ ان کا طریقہ تھا، یہ لوگ حضرت اویس رضی اللہ عنہ کے ہمراہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی حمایت میں لڑتے ہوئے شہید ہوگئے۔

5729 – حَدَّثَنَا اَبُوْ زَكَرِيَّا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنْبَرِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالسَّلَامِ، ثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ، ثَنَا خَالِدُ الْحَذَّاءُ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِى الْجَدْعَاءِ، اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: يَدْخُلُ الْجَنَّةَ بِشَفَاعَةِ رَجُلٍ مِنْ اُمَّتِي اَكْثَرُ مِنْ بَنِىْ تَمِيْمٍ قَالَ الثَّقَفِيُّ: قَالَ هِشَامٌ: سَمِعْتُ الْحَسَنَ، يَقُوْلُ: اِنَّهُ اُوَيْسٌ الْقَرَنِيُّ، صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 5729 – قال الذهبی فی التلخيص صحيح

✧✧ حضرت عبداللہ بن ابی جدعاء فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے ایک امتی کی شفاعت کے ساتھ بنی تمیم کی تعداد سے زیادہ لوگ جنت میں جائیں گے۔

حضرت حسن فرماتے ہیں: رسول اللہ کے وہ امتی حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ ہیں۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

ذِكْرُ مَنَاقِبِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ الْاَنْصَارِيِّ، وَكُنْيَتُهُ اَبُوْ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت سہل بن حنیف انصاری رضی اللہ عنہ کے فضائل

5730 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِالْجَبَّارِ، ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ، " فِي تَسْمِيَةِ مَنْ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَنِىْ ضُبَيْعَةَ سَهْلُ بْنُ حُنَيْفِ بْنِ وَاهِبِ بْنِ غَانِمِ بْنِ ثَعْلَبَةَ بْنِ مُجَدَّعَةَ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَمْرٍو، وَعَمْرٌو الَّذِى يُقَالُ لَهُ: بَخْرَجٌ "

✧✧ ابن اسحاق نے بنی ضبیعہ قبیلہ کی جانب سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جنگ بدر میں شریک ہونے والوں میں "حضرت سہل بن حنیف بن واہب بن غانم بن ثعلبہ بن مجدعہ بن حارث بن عمرو" کا نام ذکر کیا ہے۔ یہ عمرو وہی ہیں جن کو "بَخْرَجٌ" کہا جاتا ہے۔

5731 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَغْدَادِيُّ، ثَنَا اَبُوْ عُلَاثَةَ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ خَالِدٍ

الْمِصْرِيُّ، ثَنَا اَبِي، ثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ، عَنْ اَبِي الْاَسْوَدِ، عَنْ عُرْوَةَ، "فِي تَسْمِيَةِ مَنْ شَهِدَ بَدْرًا مِنَ الْاَنْصَارِ سَهْلُ بْنُ حُنَيْفِ بْنِ وَاهِبِ بْنِ عُكَيْمِ بْنِ ثَعْلَبَةَ بْنِ مُجَدَّعَةَ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَمْرٍو، وَزَعَمُوا اَنَّهُ يُقَالُ لَهُ: بَجْدَعٌ"

✧✧ عروہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ جنگ بدر میں انصار کی جانب سے ''حضرت سہل بن حنیف بن واہب بن عکیم بن ثعلبہ بن مجدعہ بن حارث بن عمرو'' (بھی) شریک ہوئے۔ مؤرخین کا خیال ہے کہ انہی کو ''بجدع'' کے نام سے پکارا جاتا تھا۔

5732 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ الْاِمَامُ، اَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ قُتَيْبَةَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ: سَهْلُ بْنُ حُنَيْفِ بْنِ وَاهِبِ بْنِ عُكَيْمِ بْنِ ثَعْلَبَةَ اَبُوْ ثَابِتٍ مَاتَ بِالْكُوْفَةِ سَنَةَ ثَمَانٍ وَثَلَاثِينَ، وَصَلَّى عَلَيْهِ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

✧✧ محمد بن عبداللہ بن نمیر نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے ''سہل بن حنیف بن واہب بن عکیم بن ثعلبہ'' ان کی کنیت ''ابوثعلبہ'' ہے، ۳۸ ہجری کو، کوفہ میں ان کا انتقال ہوا۔ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔

5733 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الْمُنَادِي، ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُؤَدِّبُ، ثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ، ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيمٍ، حَدَّثَتْنَا الرَّبَابُ، جَدَّتِي، عَنْ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ قَالَ: مَرَرْتُ بِسَيْلٍ فَدَخَلْتُ فَاغْتَسَلْتُ فِيهِ، فَخَرَجْتُ مِنْهُ مَحْمُومًا، فَنَمَى ذٰلِكَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: مُرُوا اَبَا ثَابِتٍ فَلْيَتَصَدَّقْ

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 5733 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میرا گزر ایک نہر کے قریب سے ہوا، میں نے اس میں نہالیا، جب میں نہا کر نکلا تو مجھے بخار ہو چکا تھا (ان کا جسم بہت خوبصورت تھا کسی نے ان کو دیکھ لیا تو نظر لگ گئی تھی)، اس بات کی خبر رسول اللہ ﷺ کو دی گئی تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: ابوثابت کو کہو کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں صدقہ دے۔

5734 – حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَطَّةَ الْاَصْبَهَانِيُّ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْجَهْمِ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ، ثَنَا مُوسَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيُّ، عَنْ اَبِيْهِ، وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ، وَمُحَمَّدِ بْنِ عَوْنٍ، وَسَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ صَالِحٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ، فِي مُؤَاخَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْاَنْصَارِ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ، وَسَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ ابْنُ عُمَرَ: وَشَهِدَ سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ بَدْرًا، وَاُحُدًا، وَثَبَتَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ اُحُدٍ حِينَ

5733 (بلفظ: مروا ابا ثابت يتعوذ) سنن ابی داود - كتاب الطب' باب ما جاء فی الرقی - حديث: 3408 السنن الكبری للنسائی - كتاب عمل اليوم والليلة' ذكر اختلاف الاخبار فی قول القائل : سيدنا وسيدی - حديث: 9733 شرح معانی الآثار للطحاوی - كتاب الكراهة' باب الكی هل هو مكروه ام لا ؟ - حديث: 4769' مسند احمد بن حنبل - مسند المكيين' حديث سهل بن حنيف - حديث: 15697 المعجم الكبير للطبرانی - من اسمه سهل' ما اسند سهل بن حنيف - الرباب عن سهل بن حنيف حديث: 5478

انْكَشَفَ النَّاسُ عَنْهُ، وَبَايَعَهُ عَلَى الْمَوْتِ، وَجَعَلَ يَنْضَحُ يَوْمَئِذٍ بِالنَّبْلِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَبِّلُوا سَهْلًا فَإِنَّهُ سَهْلٌ . قَالَ: وَشَهِدَ أَيْضًا الْخَنْدَقَ، وَالْمَشَاهِدَ كُلَّهَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَشَهِدَ مَعَ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ صِفِّيْنَ

قَالَ ابْنُ عُمَرَ: حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِالْعَزِيزِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ اُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: مَاتَ سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ بِالْكُوْفَةِ بَعْدَ انْصِرَافِهِمْ مِنْ صِفِّيْنَ سَنَةَ ثَمَانٍ وَثَلَاثِينَ، وَصَلَّى عَلَيْهِ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

✧✧ عاصم بن عمر کہتے ہیں: جب رسول اللہ ﷺ نے مہاجرین اور انصار کو ایک دوسرے کا بھائی بھائی بنایا تو بنی ہاشم میں سے حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ تھے۔

○ ابن عمر کہتے ہیں: حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ نے جنگ بدر اور جنگ احد میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ شرکت کی ہے، اور جنگ احد کے دن جب دوسرے لوگ بھاگ کھڑے ہوئے تھے اس وقت یہ حضور ﷺ کے ہمراہ ثابت قدم رہے تھے۔ انہوں موت پر رسول اللہ ﷺ کی بیعت کی تھی، اور جنگ احد کے دن تیروں کے ساتھ حضور ﷺ کا دفاع کیا تھا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سہل کو تیر دو کہ یہ احسن انداز میں تیراندازی کرتا ہے، انہوں نے غزوہ خندق اور دیگر تمام غزوات میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ شراکت کی۔ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہمراہ جنگ صفین میں بھی شرکت کی۔

○ ابن عمر اپنی سند کے ہمراہ بیان کرتے ہیں: حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ جنگ صفین سے واپس آنے کے بعد ۳۸ ہجری کو کوفہ میں فوت ہوئے، اور امیر المومنین حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔

5735 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الصَّنْعَانِيُّ، بِمَكَّةَ، ثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، اَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِيْ خَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَعْقِلٍ، اَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ صَلَّى عَلَى سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ، فَكَبَّرَ عَلَيْهِ سِتًّا، ثُمَّ الْتَفَتَ اِلَيْنَا، فَقَالَ: اِنَّهُ مِنْ اَهْلِ بَدْرٍ

(التعليق - من تلخيص الذهبي) 5735 - سكت عنه الذهبي في التلخيص

✧✧ عبداللہ بن معقل فرماتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ پڑھائی اور اس میں ۶ تکبیریں پڑھیں، پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ہماری جانب متوجہ ہو کر فرمایا: یہ بدری صحابہ میں سے ہیں۔

5736 - حَدَّثَنَا اَبُوْ زَكَرِيَّا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنْبَرِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْعَبْدِيُّ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ زَكَرِيَّا الْحُمَيْدِيُّ، ثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ كَثِيْرٍ، حَدَّثَنِيْ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ

5736: المعجم الكبير للطبراني - من اسمه سهل' ما اسند سهل بن حنيف - ابو امامة بن سهل بن حنيف عن ابيه' حديث: 5421 دلائل النبوة للبيهقي - باب ما جاء في دعاء النبي صلى الله عليه وسلم على' حديث: 907 معرفة الصحابة لابي نعيم الاصبهاني - باب السين' من اسمه سعيد - سهل بن حنيف بن واهب بن العكيم' حديث: 2905

عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ، حَدَّثَنِي اَبُوْ اُمَامَةَ بْنُ سَهْلٍ قَالَ: "قَالَ لِي اَبِي: يَا بُنَيَّ، لَقَدْ رَاَيْتُنَا يَوْمَ بَدْرٍ، وَاِنَّ اَحَدَنَا يُشِيرُ بِسَيْفِهِ اِلَى رَاْسِ الْمُشْرِكِ فَيَقَعُ رَاْسُهُ عَنْ جَسَدِهِ قَبْلَ اَنْ يَصِلَ اِلَيْهِ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)5736صحيح على شرط البخاري

✧✧ ابوامامہ بن سہل فرماتے ہیں: میرے والد صاحب نے مجھے بتایا کہ جنگ بدر کے دن ہم نے عجیب واقعات دیکھے، ہم مشرک کوقتل کرنے کے لئے اس کی جانب تلوار بڑھاتے تھے، ابھی تلوار اس تک پہنچتی نہ تھی کہ اس کا سر پہلے ہی کٹ جاتا تھا۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

5737 – حَدَّثَنَا اَبُوْ عَلِيٍّ الْحَافِظُ، اَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْمِصْرِيُّ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ، ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: دَخَلَ عَلِيٌّ بِسَيْفِهِ عَلَى فَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَهِيَ تَغْسِلُ الدَّمَ عَنْ وَجْهِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: خُذِيهِ فَلَقَدْ اَحْسَنْتُ بِهِ الْقِتَالَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنْ كُنْتَ قَدْ اَحْسَنْتَ الْقِتَالَ الْيَوْمَ، فَلَقَدْ اَحْسَنَ سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ، وَعَاصِمُ بْنُ ثَابِتٍ، وَالْحَارِثُ بْنُ الصِّمَّةِ، وَاَبُوْ دُجَانَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ وَفِيْهِ تَاْدِيبٌ لِمَنْ يَرَى هُوَ اَفْضَلَ مِنْهُ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ اپنی تلوار لئے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے، اُس وقت حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ انور سے خون دھو رہی تھیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ اپنی تلوار حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو تھماتے ہوئے فرمایا: اس کو پکڑو میں نے آج اس کے ساتھ بہت خوب جنگ کی ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم بہت خوب جنگ کی ہے تو (پھر کیا ہوا) آج سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ، عاصم بن ثابت رضی اللہ عنہ، حارث بن صمہ رضی اللہ عنہ اور ابودجانہ رضی اللہ عنہ نے بھی جنگ کے زبردست جوہر دکھائے ہیں۔

۞۞ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔ اوراس میں ان لوگوں کے لئے راہنمائی موجود ہے جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حضرت سہل سے افضل قرار دیتے ہیں۔

(نوٹ: حضرت علی رضی اللہ عنہ کی جزوی فضیلت سے ہرگز انکار نہیں ہے۔ لیکن اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ کسی دوسرے صحابی کو جزوی فضیلت حاصل نہیں ہوسکتی۔)

5738 – حَدَّثَنَا اَبُوْ عَلِيٍّ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحَافِظُ، اَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْمِصْرِيُّ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ، ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: دَخَلَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلَى فَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا وَهِيَ تَغْسِلُ الدَّمَ، عَنْ وَجْهِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ كَمَا

اَمْلَيْتُهُ سَمِعْتُ اَبَا عَلِيِّ الْحَافِظَ يَقُوْلُ: لَمْ نَكْتُبْهُ مَوْصُوْلًا اِلَّا عَنْ اَبِيْ يَعْقُوْبَ بِاِسْنَادِهِ، وَالْمَشْهُوْرُ مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ مُرْسَلًا، وَاِنَّمَا يُعْرَفُ هٰذَا الْمَتْنُ مِنْ حَدِيْثِ اَبِيْ مَعْشَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ بْنِ اَبِيْ اُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ اپنی تلوار لئے، حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے، اس وقت حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک دھورہی تھیں۔ اس کے بعد سابقہ حدیث کی طرح پوری حدیث بیان کی۔

امام حاکم کہتے ہیں: میں نے اس حدیث کو ابویعقوب کی اسناد کے ہمراہ موصولاً روایت کیا ہے جبکہ یہ حدیث ابن عیینہ کی عمرو بن دینا پھر عکرمہ کی اسناد کے ہمراہ مرسلاً مشہور ہے۔ اور یہ متن ابومعشر سے پھر ایوب بن ابی امامہ بن سہل سے، پھر ان کے والد سے پھر ان کے دادا کی روایت کے حوالے سے پہچانا جاتا ہے۔

5739 – حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الثَّقَفِيُّ، ثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ السَّدُوْسِيُّ، ثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ، ثَنَا اَبُوْ مَعْشَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ بْنِ اَبِيْ اُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ قَالَ: جَاءَ عَلِيٌّ اِلٰى فَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَوْمَ اُحُدٍ، فَقَالَ: اَمْسِكِيْ سَيْفِيْ هٰذَا فَلَقَدْ اَحْسَنْتُ بِهِ الضَّرْبَ الْيَوْمَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنْ كُنْتَ اَحْسَنْتَ بِهِ الْقِتَالَ فَقَدْ اَحْسَنَهُ عَاصِمُ بْنُ ثَابِتٍ وَسَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ وَالْحَارِثُ بْنُ الصِّمَّةِ

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 5739 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جنگ احد کے دن حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس اور فرمایا: میری یہ تلوار پکڑو، میں نے آج اس تلوار کے ساتھ بہت خوب لڑائی کی ہے۔ تم ایسا کرو کہ اس کو اچھی طرح دھوڈالو، آج میں نے اس کے ساتھ بہت خوب لڑائی کی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم نے اس کے ساتھ بہت اچھی لڑائی کی ہے تو عاصم بن ثابت، سہل بن حنیف اور حارث بن صمہ رضی اللہ عنہم نے بھی بہت خوب لڑائی کی ہے۔

5740 – حَدَّثَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ اَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْحَافِظُ، بِهَمْدَانَ، ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحُسَيْنِ، ثَنَا اَبُو الْيَمَانِ، اَخْبَرَنِيْ شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ اُمَامَةَ بْنُ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ، وَكَانَ مِنْ كِبَارِ الْاَنْصَارِ الَّذِيْنَ شَهِدُوْا بَدْرًا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ ابوامامہ بن سہل بن حنیف فرماتے ہیں: حضرت سہل بن حنیف، ان کبار صحابہ کرام میں سے تھے جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جنگ بدر میں شرکت کی تھی۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

5741 – اَخْبَرَنِيْ اَبُو الْحَسَنِ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَمَةَ الْعَنَزِيُّ، حَدَّثَنِيْ عُثْمَانُ بْنُ سَعِيْدٍ الدَّارِمِيُّ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ الْوُحَاظِيُّ، ثَنَا الْجَرَّاحُ بْنُ الْمِنْهَالِ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ، اَنَّ عَامِرَ

بْنَ رَبِيعَةَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي عَدِيِّ بْنِ كَعْبٍ رَأَى سَهْلَ بْنَ حُنَيْفٍ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْتَسِلُ بِالْخَرَّارِ، فَقَالَ: وَاللّٰهِ مَا رَأَيْتُ كَالْيَوْمِ قَطُّ، وَلَا جِلْدَ مُخَبَّأَةٍ، فَلُبِطَ سَهْلٌ وَسَقَطَ فَقِيلَ: يَارَسُولَ اللّٰهِ، هَلْ لَكَ فِي سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ؟ فَدَعَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامِرَ بْنَ رَبِيعَةَ فَتَغَيَّظَ عَلَيْهِ، وَقَالَ: لِمَ يَقْتُلُ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ أَوْ صَاحِبَهُ أَلَا يَدْعُو بِالْبَرَكَةِ، اغْتَسِلْ لَهُ فَاغْتَسَلَ لَهُ عَامِرٌ فَرَاحَ سَهْلٌ، وَلَيْسَ بِهِ بَأْسٌ، وَالْغُسْلُ أَنْ يُؤْتَى بِقَدَحٍ فِيهِ مَاءٌ فَيُدْخِلُ يَدَيْهِ فِي الْقَدَحِ جَمِيعًا، وَيُهَرِيقُ عَلَى وَجْهِهِ مِنَ الْقَدَحِ، ثُمَّ يَغْسِلُ فِيهِ يَدَهُ الْيُمْنَى وَيَغْتَسِلُ مِنْ فِيهِ فِي الْقَدَحِ، وَيُدْخِلُ يَدَهُ فَيَغْسِلُ ظَهْرَهُ، ثُمَّ يَأْخُذُ بِيَدِهِ الْيَسَارِ فَيَفْعَلُ مِثْلَ ذٰلِكَ، ثُمَّ يَغْسِلُ صَدْرَهُ فِي الْقَدَحِ، ثُمَّ يَغْسِلُ رُكْبَتَهُ الْيُمْنَى فِي الْقَدَحِ، وَأَطْرَافَ أَصَابِعِهِ، وَيَفْعَلُ ذٰلِكَ بِالرِّجْلِ الْيُسْرَى، وَيُدْخِلُ دَاخِلَ إِزَارِهِ، ثُمَّ يُغَطِّي الْقَدَحَ قَبْلَ أَنْ يَضَعَهُ عَلَى الْأَرْضِ فَيَحْثُو مِنْهُ، وَيَتَمَضْمَضُ وَيُهَرِيقُ عَلَى وَجْهِهِ، ثُمَّ يَصُبُّ عَلَى رَأْسِهِ، ثُمَّ يُلْقِي الْقَدَحَ مِنْ وَرَائِهِ

قَدِ اتَّفَقَ الشَّيْخَانِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَلَى إِخْرَاجِ هٰذَا الْحَدِيثِ مُخْتَصَرًا كَمَا حَدَّثَنَاهُ أَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو أُمَامَةَ بْنُ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ، أَنَّ عَامِرَ بْنَ رَبِيعَةَ مَرَّ عَلَى سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ الْأَنْصَارِيِّ، وَهُوَ يَغْتَسِلُ فِي الْخَرَّارِ، فَقَالَ: وَاللّٰهِ مَا رَأَيْتُ كَالْيَوْمِ قَطُّ وَلَا جِلْدَ مُخَبَّأَةٍ فَلُبِطَ سَهْلٌ، فَأُتِيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقِيلَ لَهُ: يَارَسُولَ اللّٰهِ، هَلْ لَكَ فِي سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَلْ تَتَّهِمُونَ بِهِ مِنْ أَحَدٍ؟ فَقَالُوا: نَعَمْ، مَرَّ بِهِ عَامِرُ بْنُ رَبِيعَةَ فَتَغَيَّظَ عَلَيْهِ وَقَالَ: أَلَا بَرَّكْتَ اغْتَسِلْ لَهُ فَاغْتَسَلَ لَهُ عَامِرٌ فَرَاحَ سَهْلٌ مَعَ الرَّكْبِ قَالَ الْحَاكِمُ: فَأَمَّا الْجَرَّاحُ بْنُ الْمِنْهَالِ فَإِنَّهُ أَبُو الْعَطُوفِ الْجَزَرِيُّ، وَلَيْسَ مِنْ شَرْطِ الصَّحِيحِ، وَإِنَّمَا أَخْرَجْتُ هٰذَا الْحَدِيثَ لِشَرْحِ الْغُسْلِ كَيْفَ هُوَ وَهُوَ غَرِيبٌ جِدًّا مُسْنَدًا عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَدْ أَتَى عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ عَلَى أَثَرِ حَدِيثِهِ هٰذَا بِإِسْنَادٍ آخَرَ بِزِيَادَاتٍ فِيهِ

✧✧ ابوامامہ بن سہل بن حنیف فرماتے ہیں: بنی عدی بن کعب سے تعلق رکھنے والے ایک شخص عامر بن ربیعہ نے حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ مدینے میں ایک مقام پر (کسی نہروغیرہ میں) نہاتے ہوئے دیکھ کر کہنے لگے: میں نے آج تک اس جیسا خوبصورت نوجوان کبھی نہیں دیکھا، حضرت سہل وہیں پر لڑکھڑاتے ہوئے زمین پر گر گئے، رسول اللہ ﷺ کو اس بات کی خبر دی گئی تو رسول اللہ ﷺ نے عامر بن ربیعہ کو بلا کر ان پر اظہار ناراضگی فرمایا، پھر ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی یا ساتھی کو قتل کیوں کرتا ہے؟ وہ اس کے لئے برکت کی دعا کیوں نہیں کرتا۔ اس کے لئے غسل

5741: موطا مالک - کتاب العین' باب الوضوء من العین - حدیث 1694' سنن ابن ماجه - کتاب الطب' باب العین - حدیث: 3507' صحیح ابن حبان - کتاب الحظر والإباحة' کتاب الطب - ذکر الامر لمن رای باخیه شیئا حسنا ان یبرك له فیه' حدیث: 6197' السنن الکبری للنسائی کتاب الطب' العین - حدیث: 7365' المعجم الکبیر للطبرانی - من اسمه سهل' ما اسند سهل بن حنیف - ابو امامة بن سهل بن حنیف عن ابیه' حدیث: 5438

کروعامر بن ربیعہ نے ان کے لئے غسل کیا تو حضرت سہل بن حنیف شام کے وقت بالکل ٹھیک ہو چکے تھے۔(نظرا تارنے کے لئے)غسل کا طریقہ یہ ہے کہ ایک ٹب میں پانی لیں اور جس کی نظر لگی ہے وہ اپنے دونوں ہاتھ اس ٹب میں ڈالے اور ٹب کے اندر اپنا چہرہ دھوئے ، پھر اس ٹب میں اپنا دایاں ہاتھ دھوئے ، پھر اپنا منہ دھوئے ،اور اپنے ہاتھ کی پشت کو دھوئے ، پھر بایاں ہاتھ پانی میں ڈالے ،اس کو دھوئے ، پھر اپنا دایاں گھٹنا اور پاؤں کی انگلیوں کے پورے اسی ٹب میں دھوئے ،اسی طرح بایاں گھٹنا اور بائیں پاؤں کی انگلیوں کے پورے دھوئے ، پھر اپنا سینہ دھوئے ، پھر اپنے تہہ بند (یا شلوار یا جو بھی ستر کے لئے پہن رکھا ہے اس) کی اندرونی جانب پانی میں ڈبوئے ، پھر وہ ٹب زمین پر رکھنے سے پہلے اس ٹب کو ڈھانپ دے (اکثر روایت میں ہے کہ پھر وہ ٹب متاثر شخص کو تھما دے)وہ اس میں سے ایک دوگھونٹ پانی پیئے اور کلی بھی کرے، پھر غسل کرنے والا وہ پانی اپنے چہرے پر متاثرہ آدمی کے چہرے پر ڈالے، پھر اس کو اپنے سر پر انڈیل لے اور وہ ٹب سر کے اوپر سے اپنی پچھلی جانب پھینک دے۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے یہی حدیث مختصراً بیان کی ہے۔(ان کی روایت کردہ حدیث درج ذیل ہے)

ابوامامہ بن سہل بن حنیف فرماتے ہیں: عامر بن ربیعہ، کا حضرت سہل بن حنیف انصاری رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزر ہوا، اس وقت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ ایک نہر میں نہا رہے تھے،ان کو دیکھ کر کہا: خدا کی قسم! میں نے آج تک اس جیسا خوبصورت نوجوان نہیں دیکھا، (ان کے یہ بات کہتے ہی)حضرت سہل زمین پر گر گئے ،ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں لایا گیا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی گئی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس پر نگاہ کرم کیجئے !رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تمہیں کسی آدمی پر شک ہے؟ (جس نے ان کو نظر لگائی ہے) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی: جی ہاں یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس سے عامر بن ربیعہ کا گزر ہوا تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر ناراضگی کا اظہار کیا اور فرمایا: تو نے اس کے لئے برکت کی دعا کیوں نہ کی؟ تو اس کے لئے غسل کر۔ چنانچہ عامر بن ربیعہ نے حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ کے لئے غسل کیا۔(اس غسل کی برکت سے)حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ تندرست ہو کر قافلہ کے ہمراہ روانہ ہو گئے۔

امام حاکم کہتے ہیں: جراح بن منہال ''ابوعطوف جزری'' ہیں۔ یہ بخاری شریف کے معیار کے راوی نہیں ہیں۔ میں نے یہ حدیث صرف اس لئے نقل کر دی ہے کہ اس میں غسل کی مفصل کیفیت کا ذکر موجود ہے۔ یہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مسند ہونے کے حوالے سے بہت غریب ہے۔ حضرت عبداللہ بن وہب ایک دوسری اسناد کے ہمراہ اس حدیث جیسی ایک اور حدیث بیان کی ہے،اس میں کچھ الفاظ کا اضافہ بھی ہے۔(وہ حدیث درج ذیل ہے)

5742 حَدَّثَنَاهُ اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ، ثنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِيْ يُوْسُفُ بْنُ طَهْمَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ اُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَاهُ يَقُوْلُ: اغْتَسَلَ اَبِيْ سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ فَنَزَعَ جُبَّةً كَانَتْ عَلَيْهِ يَوْمَ حُنَيْنٍ حِيْنَ هَزَمَ اللّٰهُ الْعَدُوَّ، وَعَامِرُ بْنُ رَبِيعَةَ يَنْظُرُ، قَالَ: وَكَانَ سَهْلٌ رَجُلًا اَبْيَضَ حَسَنَ

الْخَلْقِ، فَقَالَ لَهُ عَامِرُ بْنُ رَبِيعَةَ: مَا رَأَيْتُ كَالْيَوْمِ قَطُّ، وَنَظَرَ إِلَيْهِ فَأَعْجَبَهُ حُسْنُهُ حِينَ طَرَحَ جُبَّتَهُ، فَقَالَ: وَلَا جَارِيَةٌ فِي سِتْرِهَا بِأَحْسَنَ جَسَدًا مِنْ جَسَدِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ، فَوُعِكَ سَهْلٌ مَكَانَهُ، وَاشْتَدَّ وَعْكُهُ، فَأَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَخْبَرَهُ أَنَّ سَهْلَ بْنَ حُنَيْفٍ وُعِكَ، وَأَنَّهُ غَيْرُ رَائِحٍ مَعَكَ، فَأَتَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَخْبَرُوهُ بِالَّذِي كَانَ مِنْ شَأْنِ عَامِرٍ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَلَامَ يَقْتُلُ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ، أَلَا بَرَّكْتَ، إِنَّ الْعَيْنَ حَقٌّ، تَوَضَّأْ لَهُ، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ شَيْئًا يُعْجِبُهُ فَلْيُبَرِّكْ فَإِنَّ الْعَيْنَ حَقٌّ هٰذِهِ الزِّيَادَاتِ فِي الْحَدِيثَيْنِ جَمِيعًا مِمَّا لَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 5742 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ محمد بن ابی امامہ بن سہل بن حنیف اپنے والد ابوامامہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں (وہ کہتے ہیں کہ) میرے والد حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ جنگ حنین کے دن جب اللہ تعالیٰ نے دشمن کو بھگا دیا، اس موقع پر حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ نے نہانے کے لئے اپنا جبہ اتار دیا، عامر بن ربیعہ ان کو دیکھ رہا تھا۔ حضرت سہل بن حنیف بہت خوبصورت نوجوان تھے، عامر بن ربیعہ ان کو دیکھ کر کہنے لگا: میں نے آج تک ان جیسا حسین نوجوان نہیں دیکھا، بلکہ کسی لڑکی میں بھی میں نے ایسا حسن نہیں دیکھا۔ (ان کے یہ کہتے ہی) حضرت سہل بن حنیف کو شدید بخار ہوگیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کی خبر دی گئی، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لائے، یہاں پر صحابہ کرام نے ربیعہ بن عامر کے ان کو دیکھنے والی بات سنائی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی ایک اپنے بھائی کو کیوں قتل کرتا ہے؟ ان کو دیکھ کر برکت کی دعا کیوں نہ مانگی؟ بے شک نظر برحق ہے۔ اس کے لئے وضو کرو، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص ایسی چیز دیکھے جو اس کو بہت اچھی لگے، اس کو چاہئے کہ وہ برکت کی دعا مانگے، کیونکہ نظر برحق ہے۔

✿✿ مذکورہ دونوں حدیثوں میں جو اضافہ ہے، وہ امام بخاری اور امام مسلم نے نقل نہیں کیا۔

5743 – حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِئٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَنَسٍ الْقُرَشِيُّ، ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، أَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ أَبِي الْمُخَارِقِ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ أَبِي مَالِكٍ، رَجُلٍ مِنْ عَبْدِ الْقَيْسِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ، مَوْلَى سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهُ قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " أَنْتَ رَسُولِي إِلَى مَكَّةَ فَأَقْرِئْهُمْ مِنِّي السَّلَامَ، وَقُلْ لَهُمْ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُكُمْ بِثَلَاثٍ: لَا تَحْلِفُوا بِآبَائِكُمْ، وَإِذَا خَلَوْتُمْ فَلَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ، وَلَا تَسْتَدْبِرُوهَا، وَلَا تَسْتَنْجُوا بِعَظْمٍ وَلَا بِبَعْرٍ "

5743: سنن الدارمی - كتاب الطهارة، باب النهی عن استقبال القبلة لغائط او بول - حديث: 701، مسند احمد بن حنبل - مسند المكيين، حديث سهل بن حنيف - حديث: 15701، مصنف عبد الرزاق الصنعانی - كتاب : الايمان والنذور، باب : الايمان - حديث: 15393، مسند الحارث - كتاب الطهارة، باب النهی عن استقبال القبلة - حديث: 64

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 5743 – سكت عنه الذهبي في التلخيص

✧✧ حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: تم مکہ کی جانب میرے قاصد ہو، تم ان کو میری جانب سے سلام کہنا اور ان کو کہنا کہ اللہ کے رسول تمہیں باتوں کا حکم دیتے ہیں

- اپنے آباؤ اجداد کے نام کی قسمیں مت کھایا کرو۔
- جب قضائے حاجت کے لئے بیٹھو تو قبلہ کی جانب رُخ یا پشت مت کرو۔
- ہڈی یا مینگنی کے ساتھ استنجاء نہ کرو۔

ذِكْرُ مَنَاقِبِ خَوَّاتِ بْنِ جُبَيْرٍ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت خوات بن جبیر انصاری رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

5744 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ الْبَغْدَادِيُّ، ثَنَا اَبُوْ عُلَاثَةَ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ خَالِدٍ، ثَنَا اَبِي، ثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ، عَنْ اَبِي الْاَسْوَدِ، عَنْ عُرْوَةَ قَالَ: خَوَّاتُ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ النُّعْمَانِ بْنِ امْرِءِ الْقَيْسِ وَهُوَ الْبُرَكُ بْنُ ثَعْلَبَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ ضَرَبَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ سَهْمَهُ وَاَجْرَهُ

✧✧ عروہ کہتے ہیں: خوات بن جبیر بن نعمان بن امرئ القیس رضی اللہ عنہ، برک بن ثعلبہ بن عمرو بن عوف ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لئے جنگ بدر کے مال غنیمت سے حصہ بھی دیا اور جنگ بدر میں شرکت کا اجر و ثواب بھی عطا فرمایا۔

5745 – حَدَّثَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِئٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ رَجَاءٍ، ثَنَا الْجَرَّاحُ بْنُ مَخْلَدٍ، ثَنَا وُهَيْبُ بْنُ جَرِيرٍ، ثَنَا اَبِي قَالَ: سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ اَسْلَمَ، يُحَدِّثُ عَنْ خَوَّاتِ بْنِ جُبَيْرٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ: يَا اَبَا عَبْدِاللّٰهِ

✧✧ حضرت خوات بن جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ''ابو عبداللہ'' کہہ کر پکارا تھا۔

5746 – اَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الثَّقَفِيُّ، اَخْبَرَنِي اَبُوْ يُوْنُسَ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ: خَوَّاتُ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ النُّعْمَانِ بْنِ اُمَيَّةَ بْنِ الْبُرَكِ بْنِ امْرِءِ الْقَيْسِ بْنِ ثَعْلَبَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ مَاتَ بِالْمَدِيْنَةِ سَنَةَ اَرْبَعِيْنَ، وَهُوَ ابْنُ اَرْبَعٍ وَسَبْعِيْنَ سَنَةً

✧✧ ابراہیم بن منذر نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے ''خوات بن جبیر بن نعمان بن امیہ بن برک بن امرئ القیس بن ثعلبہ بن عمرو بن عوف بن مالک'' آپ ۷۴ برس کی عمر میں سن ۴۹ ہجری کو مدینہ منورہ میں فوت ہوئے۔

5747 – اَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْعَتَكِيُّ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَضْلِ، ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ يَحْيٰى، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "بَعَثَ خَوَّاتَ بْنَ جُبَيْرٍ اِلٰى بَنِي قُرَيْظَةَ عَلٰى فَرَسٍ لَهُ، يُقَالُ لَهُ: الْجَنَاحُ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 5747 – عبد العزيز بن يحيى ضعيف

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خوات بن جبیر رضی اللہ عنہ کو بنی قریظہ کی جانب اپنے ''جناح'' نامی گھوڑے پر بھیجا۔

❁❁ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

5748 – حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيدٍ اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوبَ الثَّقَفِيُّ، ثَنَا مُوسَى بْنُ زَكَرِيَّا، ثَنَا خَلِيفَةُ بْنُ خَيَّاطٍ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحِ بْنِ اِسْحَاقَ بْنِ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتِ بْنِ جُبَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي اَبِي، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ خَوَّاتِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا اَسْكَرَ كَثِيْرُهُ فَقَلِيلُهُ حَرَامٌ، قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحِ بْنِ اِسْحَاقَ، عَنْ آبَائِهِ، اَنَّ خَوَّاتَ بْنَ جُبَيْرٍ مَاتَ سَنَةَ اَرْبَعِيْنَ

✧✧ حضرت خوات بن جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو چیز زیادہ مقدار میں استعمال کرنے سے نشہ آتا ہو وہ تھوڑی استعمال کرنا بھی حرام ہے۔

❁❁ عبداللہ بن صالح بن اسحاق اپنے آباء کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ حضرت خوات بن جبیر رضی اللہ عنہ سن ۴۰ ہجری میں فوت ہوئے۔

5749 – حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ الْاَصْبَهَانِيُّ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْجَهْمِ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ، اَخْبَرَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ اَبِي سُلَيْمَانَ، عَنْ خَوَّاتِ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: وَاَنْبَاَ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِي سَبْرَةَ، عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ رِفَاعَةَ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مِكْنَفٍ، اَنَّ خَوَّاتَ بْنَ جُبَيْرٍ، مِمَّنْ خَرَجَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى بَدْرٍ، فَلَمَّا كَانَ بِالرَّوْحَاءِ اَصَابَهُ نَصِيلُ حَجَرٍ فَكَسَرَ سَاقَهُ، فَرَدَّهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ وَضَرَبَ لَهُ بِسَهْمِهِ وَاَجْرِهِ، فَكَانَ كَمَنْ شَهِدَهَا، قَالُوا: وَشَهِدَ خَوَّاتُ اُحُدًا، وَالْخَنْدَقَ، وَالْمَشَاهِدَ كُلَّهَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✧✧ عبداللہ بن مکنف فرماتے ہیں کہ حضرت خوات بن جبیر رضی اللہ عنہ ان صحابہ کرام میں سے ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جنگ بدر کے لئے روانہ ہوئے تھے جب یہ لشکر مقام روحاء تک پہنچا تو ان کو ایک پتھر لگا جس کی وجہ سے ان کی ٹانگ ٹوٹ گئی، اس وجہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو مدینہ منورہ کی جانب واپس بھیج دیا۔ لیکن ان کو جنگ بدر کے مال غنیمت کا حصہ بھی دیا اور بدری صحابہ کرام کو ملنے والے اجر و ثواب کا بھی مستحق قرار دیا۔ چنانچہ یہ جنگ بدر کے شرکاء کی مثل قرار پائے۔

قَالَ ابْنُ عُمَرَ: وَحَدَّثَنِي صَالِحُ بْنُ خَوَّاتِ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ اَهْلِهِ، قَالُوا: مَاتَ خَوَّاتُ بْنُ جُبَيْرٍ بِالْمَدِيْنَةِ فِي

5748: سنن الدارقطني - كتاب الاشربة وغيرها' حديث: 4082' المعجم الاوسط للطبراني - باب الالف' من اسمه احمد - حديث: 1632' المعجم الكبير للطبراني - باب الخاء' باب من اسمه خزيمة - خوات بن جبير الانصاري بلدي يكنى ابا عبد الله ويقال ابو' حديث: 4039' معرفة الصحابة لابي نعيم الاصبهاني - باب الخاء' باب من اسمه خارجة - ومما اسند' حديث: 2260

سَنَةَ اَرْبَعِينَ، وَهُوَ ابْنُ اَرْبَعٍ وَسَبْعِينَ سَنَةً، وَكَانَ رَبْعَةً مِنَ الرِّجَالِ

ابن عمر کہتے ہیں: صالح بن خوات بن جبیر اپنے گھر والوں کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ حضرت خوات بن جبیر رضی اللہ عنہ سن ۴۰ ہجری کو ۷۴ برس کی عمر مدینہ شریف میں فوت ہوئے۔ ان کا قد درمیانہ تھا۔

5750 – حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوبَ الثَّقَفِيُّ، ثَنَا مُوسَى بْنُ زَكَرِيَّا التُّسْتَرِيُّ، ثَنَا شَبَابُ بْنُ خَيَّاطٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: قَالَ اَبِي خَوَّاتُ بْنُ جُبَيْرٍ مَرِضْتُ فَعَادَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا بَرَاْتُ قَالَ: صَحَّ جِسْمُكَ يَا خَوَّاتُ، فَلِلّٰهِ تَعَالَى بِمَا وَعَدْتَهُ قُلْتُ: وَمَا وَعَدْتُ اللّٰهَ شَيْئًا، قَالَ: اِنَّهُ لَيْسَ مِنْ مَرِيضٍ يَمْرَضُ اِلَّا نَذَرَ شَيْئًا اَوْ نَوَى فَفِ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ بِمَا وَعَدْتَهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 5750 – سكت عنه الذهبي في التلخيص

صالح بن خوات بن جبیر فرماتے ہیں: میرے والد خوات بن جبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں ایک مرتبہ بیمار ہو گیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری عیادت کے لئے تشریف لائے، پھر جب میں تندرست ہو گیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: اے خوات! تمہارا جسم ٹھیک ہو گیا ہے اب تم اللہ تعالیٰ کے لئے اپنا کیا ہوا وعدہ پورا کرو، میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے تو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کسی قسم کا کوئی وعدہ نہیں کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی بھی مریض حالت مرض میں کوئی منت مانے یا اس کی نیت کرے تو اس کو چاہئے کہ تندرست ہونے کے بعد اپنا کیا ہوا وعدہ پورا کرے۔

ذِكْرُ مَنَاقِبِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَلَّامٍ الْإِسْرَائِيلِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کے مناقب

5751 – سَمِعْتُ اَبَا الْعَبَّاسِ مُحَمَّدَ بْنَ يَعْقُوبَ، يَقُولُ: سَمِعْتُ الْعَبَّاسَ بْنَ مُحَمَّدٍ الدُّورِيَّ، يَقُولُ: سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ مَعِينٍ، يَقُولُ: كَانَ اسْمُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَلَّامٍ الْحُصَيْنَ فَسَمَّاهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدَ اللّٰهِ

یحییٰ بن معین فرماتے ہیں: حضرت عبداللہ بن سلام کا نام "حصین" تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا نام "عبداللہ" رکھ دیا۔

5752 – حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَطَّةَ، ثَنَا اَبُو جَعْفَرِ بْنِ رُسْتَةَ، ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الشَّاذَكُونِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَّامٍ يُكَنَّى اَبَا يُوسُفَ، وَكَانَ اسْمُهُ قَبْلَ الْإِسْلَامِ الْحُصَيْنَ، فَلَمَّا اَسْلَمَ سَمَّاهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدَ اللّٰهِ وَهُوَ مِنْ بَنِي اِسْرَائِيلَ مِنْ وَلَدِ يُوسُفَ بْنِ يَعْقُوبَ عَلَيْهِمَا الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ، وَحَلِيفُ لِلْقَوَاقِلَةِ مِنْ بَنِي عَوْفِ بْنِ الْخَزْرَجِ، وَتُوُفِّيَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَّامٍ بِالْمَدِينَةِ فِي اَقَاوِيلَ

5750: المعجم الكبير للطبراني - باب الخاء - خوات بن جبير الانصاري بدري يكنى ابا عبد الله ويقال ابو' حديث: 4038

جَمِيعِهِمْ سَنَةَ ثَلَاثٍ وَاَرْبَعِينَ فِي خِلَافَةِ مُعَاوِيَةَ "

✧✧ محمد بن عمر کہتے ہیں: حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کی کنیت ''ابو یوسف'' تھی، اسلام لانے سے پہلے ان کا نام ''حصین'' تھا، جب آپ مسلمان ہوگئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا نام ''عبداللہ'' رکھ دیا۔ یہ بنی اسرائیل میں سے ہیں، حضرت یوسف بن یعقوب علیہما السلام کی اولاد امجاد میں سے ہیں۔ بنی عوف بن خزرج کے ایک قبیلہ قواقلہ کے حلیف تھے۔ تمام مورخین کا اس بات پر اتفاق ہے کہ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کا انتقال ۴۳ ہجری میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی خلافت میں ہوا۔

5753 – اَخْبَرَنِي خَلَفُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْكَرَابِيسِيُّ بِبُخَارَى، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ حُرَيْثٍ، ثنا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، قَالَ: كَانَ وَلَاءُ عَبْدِاللهِ بْنِ سَلَامٍ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَمَاتَ سَنَةَ ثَلَاثٍ وَاَرْبَعِينَ

قَدِ اتَّفَقَ الشَّيْخَانِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَلَى حَدِيثِ سَعْدِ بْنِ اَبِي وَقَّاصٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَقُلْ لِاَحَدٍ يَمْشِي عَلَى وَجْهِ الْاَرْضِ اِنَّهُ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ غَيْرَ عَبْدِاللهِ بْنِ سَلَّامٍ

✧✧ یحییٰ بن سعید فرماتے ہیں: عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کے تمام حقوق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے تھے، ۴۳ ہجری میں ان کا انتقال ہوا۔

✿✿ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کے علاوہ کبھی کسی انسان کے لئے یہ نہیں کہا کہ یہ جنتی ہے

5754 – اَخْبَرَنَا اَبُو اَحْمَدَ بَكْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّيْرَفِيُّ بِمَرْوَ، ثنا اَبُو الْمُوَجِّهِ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ شَقِيقٍ، ثنا الْفَضْلُ بْنُ خَالِدٍ، ثنا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنِ الضَّحَّاكِ، فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: (وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِنْ بَنِي اِسْرَائِيلَ عَلَى مِثْلِهِ) (الأحقاف: 10) قَالَ: الشَّاهِدُ عَبْدُ اللهِ بْنُ سَلَّامٍ، وَكَانَ مِنَ الْاَخْيَارِ مِنْ عُلَمَاءِ بَنِي اِسْرَائِيلَ

✧✧ ضحاک' اللہ تعالیٰ کے درج ذیل ارشاد

وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِنْ بَنِي اِسْرَائِيلَ عَلَى مِثْلِهِ (الاحقاف:10)

''اور بنی اسرائیل سے تعلق رکھنے والے ایک گواہ نے اس کی مانند گواہی دی''۔

5753 (حديث سعد بن ابى وقاص) صحيح البخارى - كتاب المناقب باب مناقب عبد الله بن سلام رضى الله عنه - حديث: 3624 صحيح مسلم - كتاب فضائل الصحابة رضى الله تعالىٰ عنهم' باب من فضائل عبد الله بن سلام رضى الله عنه - حديث: 4640 السنن الكبرى للنسائى - كتاب المناقب' مناقب اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم من المهاجرين والانصار - عبد الله بن سلام رضى الله عنه' حديث: 7983 صحيح ابن حبان - كتاب إخباره صلى الله عليه وسلم عن مناقب الصحابة' ذكر إثبات الجنة لعبد الله بن سلام - حديث: 7270 مشكل الآثار للطحاوى - باب بيان مشكل ما روى عن رسول الله صلى الله عليه' حديث: 281 مسند احمد بن حنبل - مسند العشرة المبشرين بالجنة' مسند ابى إسحاق سعد بن ابى وقاص رضى الله عنه' حديث: 1414

کے بارے میں فرماتے ہیں: اس آیت میں شاہد سے مراد ''حضرت عبداللہ بن سلام'' ہیں۔ یہ بنی اسرائیل کے معتبرترین علماء میں سے تھے۔

5755 – اَخْبَرَنَا الْإِمَامُ اَبُو الْوَلِيدِ حَسَّانُ بْنُ مُحَمَّدٍ، وَاَبُوْ بَكْرِ بْنُ قُرَيْشٍ قَالَا: ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، ثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ، وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا: ثَنَا جَرِيرٌ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُسْهِرٍ، عَنْ خَرَشَةَ بْنِ الْحُرِّ، قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا فِي حَلْقَةٍ فِي مَسْجِدِ الْمَدِينَةِ، فِيهَا شَيْخٌ حَسَنُ الْهَيْئَةِ، وَهُوَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَّامٍ، قَالَ: فَجَعَلَ يُحَدِّثُهُمْ حَدِيثًا حَسَنًا، فَلَمَّا قَامَ، قَالَ الْقَوْمُ: مَنْ سَرَّهُ اَنْ يَنْظُرَ اِلٰى رَجُلٍ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَلْيَنْظُرْ اِلٰى هٰذَا، قُلْتُ: وَاللّٰهِ لَاَتَّبِعَنَّهُ فَلَاَعْلَمَنَّ مَكَانَ بَيْتِهِ فَتَبِعْتُهُ، فَانْطَلَقَ حَتّٰى كَادَ اَنْ يَخْرُجَ مِنَ الْمَدِينَةِ، ثُمَّ دَخَلَ مَنْزِلَهُ، فَاسْتَاْذَنْتُ عَلَيْهِ، فَاَذِنَ لِي، فَقَالَ: مَا حَاجَتُكَ يَا ابْنَ اَخِي؟ قُلْتُ لَهُ: سَمِعْتُ الْقَوْمَ يَقُولُونَ: كَذَا وَكَذَا فَاَعْجَبَنِي اَنْ اَكُونَ مَعَكَ، قَالَ: اللّٰهُ اَعْلَمُ بِاَهْلِ الْجَنَّةِ وَسَاُحَدِّثُكَ مِمَّا قَالُوا: قَالُوا ذٰلِكَ اِنِّي بَيْنَمَا اَنَا نَائِمٌ اِذْ اَتَانِي رَجُلٌ، فَقَالَ لِي: قُمْ فَاَخَذَ بِيَدِي فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ، فَاِذَا اَنَا بِجَوَادٍ عَنْ شِمَالِي فَاَخَذْتُ لِآخُذَ فِيهَا، فَقَالَ لِي: لَا تَاْخُذْ فِيهَا، فَاِنَّهَا طَرِيقُ اَهْلِ الشِّمَالِ، فَاِذَا جَوَادٌ مُنْهَجٌ عَنْ يَمِينِي، فَقَالَ لِي: خُذْ هَا هُنَا فَاِذَا اَنَا بِجَبَلٍ، فَقَالَ لِي: اصْعَدْ، قَالَ: فَجَعَلْتُ اِذَا اَرَدْتُ اَنْ اَصْعَدَ خَرَرْتُ عَلَى اِسْتِي، قَالَ: حَتّٰى فَعَلْتُ ذٰلِكَ مِرَارًا، قَالَ: ثُمَّ انْطَلَقَ حَتّٰى اَتٰى بِي عَمُودًا رَاْسُهُ فِي السَّمَاءِ وَاَسْفَلُهُ فِي الْاَرْضِ فِي اَعْلَاهُ حَلْقَةٌ، فَقَالَ لِي: اصْعَدْ فَوْقَ هٰذَا، قَالَ: قُلْتُ: كَيْفَ اَصْعَدُ وَرَاْسُهُ فِي السَّمَاءِ، قَالَ: فَاَخَذَ بِيَدِي فَزَجَلَ بِي، فَاِذَا اَنَا مُتَعَلِّقٌ بِالْحَلْقَةِ حَتّٰى اَصْبَحْتُ، فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَصَصْتُهَا عَلَيْهِ، فَقَالَ: اَمَا الطَّرِيقُ الَّتِي رَاَيْتَ عَنْ يَسَارِكَ فَهِيَ طَرِيقُ اَهْلِ الشِّمَالِ، وَاَمَّا الطَّرِيقُ الَّتِي عَنْ يَمِينِكَ فَهِيَ طَرِيقُ اَهْلِ الْيَمَنِ، وَاَمَّا الْعُرْوَةُ فَهِيَ عُرْوَةُ الْاِسْلَامِ، فَلَنْ تَزَالَ مُتَمَسِّكًا بِهَا حَتّٰى تَمُوتَ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 5755 – على شرط البخاري ومسلم

✧✧ خرشہ بن حر فرماتے ہیں: میں مسجد نبوی کے اندر ایک حلقۂ درس میں موجود تھا، اس حلقہ میں ایک حسین وجمیل بزرگ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے۔ اور لوگوں کو بہت خوبصورت انداز میں حدیث سنا رہے تھے۔ جب وہ وہاں سے اٹھ کر گئے، تو لوگ کہنے لگے: جس نے کسی جنتی شخص کو دیکھنا ہو، وہ ان کو دیکھ لے۔ میں نے دل میں سوچا کہ میں ان کے

5755: صحيح البخاری - كتاب المناقب، باب مناقب عبد الله بن سلام رضی الله عنه - حديث: 3625 صحيح مسلم - كتاب فضائل الصحابة رضی الله تعالى عنهم، باب من فضائل عبد الله بن سلام رضی الله عنه - حديث: 4641 صحيح ابن حبان - كتاب إخباره صلى الله عليه وسلم عن مناقب الصحابة، ذكر شهادة المصطفى صلى الله عليه وسلم بالاستمساك بالعروة الوثقى لعبد - حديث: 7273 سنن ابن ماجه - كتاب تعبير الرؤيا، باب تعبير الرؤيا - حديث: 3918 مصنف ابن ابی شيبة - كتاب الإيمان والرؤيا، ما قالوا فيه يخبره النبی صلى الله عليه وسلم من الرؤيا - حديث: 29874 مسند احمد بن حنبل - مسند الانصار، حديث عبد الله بن سلام - حديث: 23179 مسند عبد بن حميد - عبد الله بن سلام، حديث: 498

پیچھے پیچھے جاؤں گا اوران کے گھر کے بارے میں معلوم کر کے آؤں گا۔ یہ سوچ کر میں نے پیچھے چل دیا، وہ چلتے چلتے مدینے کی انتہائی آخر کی آبادی تک پہنچ گئے، پھر وہ اپنے گھر میں داخل ہو گئے، ان کے اندر جانے کے بعد میں نے (ان کا دروازہ کھٹکھٹایا اوراندر جانے کی) اجازت مانگی، انہوں نے مجھے اجازت دے دی، انہوں نے مجھ سے پوچھا: اے میرے بھتیجے! تمہیں میرے ساتھ کیا کام ہے؟ میں نے کہا: میں نے لوگوں کو آپ کے بارے میں باتیں کرتے ہوئے سنا ہے (کہ آپ جنتی ہیں)، اس وجہ سے میرے دل میں آپ سے ملاقات کا شوق پیدا ہوا۔ انہوں نے کہا: جنتیوں کو تو اللہ ہی بہتر جانتا ہے، اور میں آپ کو اس کی وجہ بھی بتاؤں گا کہ وہ لوگ ایسی باتیں کیوں کررہے تھے۔ (واقعہ کچھ یوں ہے کہ) ایک مرتبہ میں سو رہا تھا۔ میں نے دیکھا کہ ایک آنے والا آیا، اس نے آکر میرا ہاتھ پکڑ کر کہا: اٹھئے، پھر وہ میرا ہاتھ پکڑ کر اپنے ہمراہ لے گیا، میں نے دیکھا کہ میری بائیں جانب ایک راستہ ہے، میں اُس طرف چلنے لگا تو اس نے مجھے روک دیا اور کہا ادھر مت جائیے، کیونکہ یہ اہل شمال کا راستہ ہے۔ پھر میں نے دیکھا کہ میری دائیں جانب ایک راستہ ہے، اُس آدمی نے مجھے کہا: آپ اِس راستے پر چلئے، میں اُس راستے پر چل پڑا، میں نے دیکھا کہ سامنے ایک پہاڑ ہے،، اُس آدمی نے مجھے کہا: اس پر چڑھ جائیے، میں نے اُس پر چڑھنا چاہا تو گر گیا، میں نے کئی مرتبہ کوشش کی، لیکن ہر بار میں گر جاتا، پھر وہ آدمی گیا اور ایک ستون لے کر آیا جس کا اوپر والا سرا آسمانوں میں تھا اور نیچے والا زمین میں، اُس کے اوپر والے حصے میں ایک کڑی نصب تھی، اُس نے کہا: اِس پر چڑھ جائیے، میں نے کہا: میں اس پر کیسے چڑھوں؟ اس کا سرا تو آسمان پر ہے۔ اُس آدمی مجھے پکڑ کر اوپر کی جانب اچھالا، میں اُس کڑی میں جا کر پھنس گیا۔ پھر میری آنکھ کھل گئی، میں صبح کے وقت رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور رات والی خواب سنائی، آپ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: جو راستہ تم نے اپنے بائیں جانب دیکھا وہ اہل شمال (یعنی دوزخیوں) کا راستہ تھا، اور جو راستہ تم نے اپنی بائیں جانب دیکھا وہ اہل یمن (جنتیوں) کا راستہ ہے، اور جو رسی تم نے دیکھی وہ اسلام کی رسی ہے، تم اپنے آخری وقت تک اس کو تھام کر رکھنا۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

5756 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفِ بْنِ سُفْيَانَ، ثنا اَبُو الْمُغِيرَةِ عَبْدُ الْقُدُّوسِ بْنُ الْحَجَّاجِ، ثنا صَفْوَانُ بْنُ عَمْرٍو، حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّ، قَالَ: انْطَلَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا مَعَهُ حَتّٰى دَخَلْنَا كَنِيسَةَ الْيَهُودِ، فَقَالَ: يَا مَعْشَرَ الْيَهُودِ، اَرُونِي اثْنَيْ عَشَرَ رَجُلًا يَشْهَدُونَ اَنَّ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ يَحُطُّ اللّٰهُ عَنْ كُلِّ يَهُودِيٍّ تَحْتَ اَدِيمِ السَّمَاءِ الْغَضَبَ الَّذِي غَضِبَ عَلَيْهِمْ قَالَ: فَاَسْكَتُوا مَا اَجَابَهُ مِنْهُمْ اَحَدٌ، ثُمَّ رَدَّ عَلَيْهِمْ فَلَمْ

5756: صحيح ابن حبان - كتاب إخباره صلى الله عليه وسلم عن مناقب الصحابة ' ذكر عبد الله بن سلام رضى الله عنه - ' حديث: 7269 مسند احمد بن حنبل - مسند الانصار' حديث عوف بن مالك الاشجعى الانصارى - حديث: 23374 المعجم الكبير للطبرانى -' من اسمه عابس - جبير بن نفير الحضرمى ' حديث: 14923

يُجِبْهُ مِنْهُمْ اَحَدٌ، فَقَالَ: اَبَيْتُمْ فَوَاللّٰهِ لَاَنَا الْحَاشِرُ، وَاَنَا الْعَاقِبُ، وَاَنَا النَّبِيُّ الْمُصْطَفَى، آمَنْتُمْ اَوْ كَذَّبْتُمْ، ثُمَّ انْصَرَفَ وَاَنَا مَعَهُ حَتّٰى كِدْنَا اَنْ نَخْرُجَ، فَاِذَا رَجُلٌ مِنْ خَلْفِنَا يَقُوْلُ: كَمَا اَنْتَ يَا مُحَمَّدُ، فَقَالَ ذٰلِكَ الرَّجُلُ: اَيُّ رَجُلٍ تَعْلَمُونِيْ فِيكُمْ يَا مَعْشَرَ الْيَهُوْدِ؟ قَالُوا: وَاللّٰهِ مَا نَعْلَمُ اَنَّهُ كَانَ فِينَا رَجُلٌ اَعْلَمُ بِكِتَابِ اللّٰهِ مِنْكَ، وَلَا اَفْقَهُ مِنْكَ، وَلَا مِنْ اَبِيكَ قَبْلَكَ، وَلَا مِنْ جَدِّكَ قَبْلَ اَبِيكَ، قَالَ: فَاِنِّي اَشْهَدُ لَهُ بِاللّٰهِ اَنَّهُ نَبِيُّ اللّٰهِ الَّذِي تَجِدُوْنَهُ فِي التَّوْرَاةِ، فَقَالُوا: كَذَبْتَ، ثُمَّ رَدُّوا عَلَيْهِ قَوْلَهُ، وَقَالُوا فِيهِ شَرًّا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَذَبْتُمْ لَنْ يُقْبَلَ قَوْلُكُمْ اَمَّا آنِفًا فَتُثْنُوْنَ عَلَيْهِ مِنَ الْخَيْرِ مَا اَثْنَيْتُمْ، وَاَمَّا اِذَا آمَنَ فَكَذَّبْتُمُوهُ، وَقُلْتُمْ فِيهِ مَا قُلْتُمْ فَلَنْ يُقْبَلَ قَوْلُكُمْ قَالَ: فَخَرَجْنَا وَنَحْنُ ثَلَاثَةٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاَنَا وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ وَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى فِيهِ: (قُلْ اَرَاَيْتُمْ اِنْ كَانَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَكَفَرْتُمْ بِهِ) (الأحقاف: 10) الْآيَةَ

صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، اِنَّمَا اتَّفَقَا عَلٰى حَدِيْثِ حُمَيْدٍ، عَنْ اَنَسٍ اَيُّ رَجُلٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ فِيكُمْ مُخْتَصَرًا

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 5756 – على شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جا رہا تھا، چلتے چلتے ہم دونوں یہودیوں کی عبادت گاہ میں جا پہنچے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے یہودیو! تم مجھے دس آدمی ایسے پیش کردو جو اس بات کی گواہی دیں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر یہودی سے اپنی ناراضگی ختم فرمادے گا۔ راوی کہتے ہیں، یہ سن کر تمام یہودی خاموش ہوگئے اور کسی نے کوئی جواب نہ دیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوبارہ یہی بات دہرائی لیکن دوسری مرتبہ بھی کسی نے کوئی جواب نہ دیا۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا: تم انکار کرتے ہو، تم میری بات مانو یا نہ مانو، خدا کی قسم! میں ''حاشر'' ہوں، میں ''عاقب'' ہوں اور میں اللہ تعالیٰ کا چنا ہوا نبی ہوں۔ پھر ہم دونوں وہاں سے واپس لوٹے، ہم وہاں سے نکلا ہی چاہتے تھے کہ ایک آدمی نے پیچھے آواز دی اور کہا: اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم، کچھ دیر رکئے، پھر اس نے یہودیوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا: اے یہودیو! کیا تم اپنے اندر میرا مقام جانتے ہو؟ انہوں نے کہا: جی ہاں، خدا کی قسم! ہم جانتے ہیں کہ ہمارے اندر تجھ سے زیادہ کتاب اللہ کو جاننے والا کوئی نہیں ہے اور تجھ سے پہلے تمہارا والد اسی مقام پر تھا اور اس سے پہلے تیرا دادا سب سے بڑا عالم تھا، اس آدمی نے کہا: تو سن لو میں گواہی دیتا ہوں کہ یہ شخص اللہ تعالیٰ کا وہی نبی ہے جس کا تورات میں تم سے وعدہ لیا گیا تھا۔ یہ سن کر وہ لوگ بولے: تم جھوٹ بول رہے ہو، یہ کہہ کر انہوں نے اس کی بات کو رد کر دیا، اور کہنے لگے: اس میں برائی اور فتنہ ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ جھوٹے ہو، تمہاری بات نہیں مانی جائے گی، کیونکہ ابھی تو تم لوگ اس کی شان کے قصیدے گا رہے تھے اور جب یہ ایمان لے آیا تو تم نے اس کو جھٹلا دیا ہے، اور اس کے بارے میں نازیبا باتیں کرنا شروع کر دی ہیں۔ حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم (جب اس عبادت گاہ میں گئے تو ''۲'' تھے، اور جب) واپس آئے تو تین تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، میں اور حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ (جنہوں نے وہاں پر اسلام قبول کیا تھا) ان کے

بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی:

قُلْ اَرَاَیْتُمْ اِنْ کَانَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَ کَفَرْتُمْ بِهٖ (الأحقاف:10)

''تم فرماؤ بھلا دیکھوتو اگر وہ قرآن اللہ کے پاس سے ہواور تم نے اس کا انکار کیا اور بنی سرائیل کا ایک گواہ''

(ترجمہ کنزالایمان امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔ البتہ ان دونوں نے حمید کی انس سے روایت کردہ حدیث نقل کی ہے جس کے الفاظ یوں ہیں:

اَیُّ رَجُلٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَّامٍ فِیکُمْ

تم میں ''عبداللہ بن سلام'' کون ہے؟

5757 – حَدَّثَنِی مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِیءٍ، ثَنَا الْحُسَیْنُ بْنُ الْفَضْلِ، حَدَّثَنِی سَالِمُ بْنُ اِبْرَاهِیمَ، صَاحِبُ الْمَصَاحِفِ، ثَنَا عِکْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ حَنْظَلَةَ، اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ سَلَّامٍ، مَرَّ فِی السُّوقِ وَعَلَی رَاْسِهِ حُزْمَةُ حَطَبٍ، فَقَالَ: اَدْفَعُ بِهِ الْکِبْرَ، اِنِّی سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ: لَا یَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ کَانَ فِی قَلْبِهٖ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ کِبْرٍ صَحِیْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ فِی ذِکْرِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَلَّامٍ "

(التعلیق – من تلخیص الذهبی) 5757 – سالم بن إبراهیم واه

حضرت عبداللہ بن حنظلہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ اپنے سر پر لکڑیوں کا گٹھا اٹھائے ہوئے ایک بازار سے گزر رہے تھے (کسی کے پوچھنے پر) فرمایا: میں اس عمل کے ذریعے اپنے آپ سے تکبر اور غرور کو دور رکھتا ہوں، کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ وہ شخص جنت میں نہیں جائے گا جس کے دل میں ذرہ برابر بھی تکبر ہوگا۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کے تذکرہ میں نقل نہیں کیا۔

5758 – حَدَّثَنَا الشَّیْخُ الْاِمَامُ اَبُوْ بَکْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنَا عُبَیْدُ بْنُ شَرِیكٍ، ثَنَا یَحْیَی بْنُ بُکَیْرٍ، حَدَّثَنِی اللَّیْثُ، عَنْ مُعَاوِیَةَ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ رَبِیعَةَ بْنِ یَزِیدَ، عَنْ اَبِی اِدْرِیسَ الْخَوْلَانِیِّ، عَنْ یَزِیدَ بْنِ عَمِیْرَةَ قَالَ: لَمَّا حَضَرَ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ الْمَوْتُ قِیلَ لَهٗ: یَا اَبَا عَبْدِالرَّحْمَنِ اَوْصِنَا، قَالَ: اَجْلِسُونِی، ثُمَّ قَالَ: اِنَّ الْعِلْمَ وَالْاِیمَانَ

5758: الجامع للترمذی ابواب المناقب عن رسول الله صلی الله علیه وسلم - باب مناقب عبد الله بن سلام رضی الله عنه حدیث: 3820، مسند احمد بن حنبل - مسند الانصار، حدیث معاذ بن جبل - حدیث: 21555، صحیح ابن حبان - کتاب إخباره صلی الله علیه وسلم عن مناقب الصحابة، ذکر البیان بان عبد الله بن سلام عاشر من یدخل الجنة - حدیث: 7272، المعجم الکبیر للطبرانی - بقیة المیم، من اسمه معاذ - یزید بن عمیرة، حدیث: 17057

مَكَانَهُمَا، مَنِ ابْتَغَاهُمَا وَجَدَهُمَا يَقُولُهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، وَالْتَمِسُوا الْعِلْمَ عِنْدَ اَرْبَعَةِ رَهْطٍ: عُوَيْمِرٍ اَبِي الدَّرْدَاءِ، وَعِنْدَ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ، وَعِنْدَ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ، وَعِنْدَ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَلَّامٍ الَّذِي كَانَ يَهُودِيًّا، ثُمَّ اَسْلَمَ، فَاِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: اِنَّهُ عَاشِرُ عَشْرَةٍ فِي الْجَنَّةِ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 5758 – صحيح

✧✧ یزید بن عمیرہ فرماتے ہیں: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت قریب آیا توان سے کہا گیا: اے ابوعبد الرحمٰن! آپ ہمیں کوئی وصیت فرمادیجئے، انہوں نے فرمایا: مجھے اٹھا کر بٹھاؤ، (لوگوں نے ان کو بٹھا دیا تو) انہوں نے فرمایا: بے شک علم اور ایمان اکٹھے ایک ہی جگہ رہتے ہیں، جو ان کو ڈھونڈتا ہے، پالیتا ہے۔حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے یہ بات تین مرتبہ کہی۔پھر فرمایا: چار آدمیوں کے پاس علم تلاش کرو،

- حضرت عویمر الدرداء رضی اللہ عنہ کے پاس۔
- حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے پاس۔
- حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس۔
- حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کے پاس۔ (یہ عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ) یہودی تھے، بعد میں مسلمان ہو گئے تھے، میں نے ان کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جنت میں جانے والے دسویں آدمی حضرت عبداللہ بن سلام ہیں۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

5759 – حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَنْصُورٍ الْقَاضِي، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِالْعَزِيزِ، ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ، ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، ثَنَا عَاصِمُ بْنُ بَهْدَلَةَ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِيَ بِقَصْعَةٍ، فَاَكَلَ مِنْهَا فَفَضَلَ مِنْهَا فَضْلَةٌ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَجِيءُ رَجُلٌ مِنْ هٰذَا الْفَجِّ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَاْكُلُ هٰذِهِ قَالَ سَعْدٌ: وَكُنْتُ تَرَكْتُ عُمَيْرًا اَخِي يَتَوَضَّاُ، فَقُلْتُ: هُوَ عُمَيْرٌ، فَجَاءَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَّامٍ فَاَكَلَهَا صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 5759 – صحيح

✧✧ حضرت سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ایک پیالہ پیش کیا گیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں سے کچھ کھایا اور کچھ باقی چھوڑ دیا، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس راستے میں سے ایک جنتی آدمی آکر اس کو کھائے گا،

5759:مسند احمد بن حنبل - مسند العشرة المبشرين بالجنة' مسند باقی العشرة المبشرين بالجنة - مسند ابی إسحاق سعد بن ابی وقاص رضی الله عنه' حديث: 1419مسند ابی يعلى الموصلی - مسند سعد بن ابی وقاص' حديث: 725مسند عبد بن حميد - مسند سعد بن ابی وقاص رضی الله عنه' حديث: 153

حضرت سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں اپنی بھائی عمیر کو وضو کرتے ہوئے چھوڑ کر آیا تھا، میرا خیال تھا کہ وہی آئیں گے، لیکن حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور اس کو کھالیا۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

ذِكْرُ مَنَاقِبِ سَلَمَةَ بْنِ سَلَامَةَ بْنِ وَقْشٍ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت سلمہ بن سلامہ بن وقش انصاری رضی اللہ عنہ کے فضائل

5760 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِالْجَبَّارِ، ثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ، قَالَ: سَلَمَةُ بْنُ سَلَامَةَ بْنِ وَقْشِ بْنِ زُغْبَةَ بْنِ زَعُورَاءَ بْنِ عَبْدِالْاَشْهَلِ بْنِ جُمَحِ بْنِ جُشَمِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ بْنِ عَمْرِو بْنِ مَالِكِ بْنِ اَوْسٍ

✦✦ ابن اسحاق نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے ''سلمہ بن سلامہ بن وقش بن زغبہ بن زعوراء بن عبدالاشہل بن جمح بن جشم بن حارث بن خزرج بن عمرو بن مالک بن اوس''۔

5761 – اَخْبَرَنَا اَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَغْدَادِيُّ، ثَنَا اَبُو عُلَاثَةَ، ثَنَا اَبِي، ثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ، عَنْ اَبِي الْاَسْوَدِ، عَنْ عُرْوَةَ فِي تَسْمِيَةِ مَنْ شَهِدَ الْعَقَبَةَ مِنَ الْاَنْصَارِ، ثُمَّ مِنَ الْاَوْسِ، ثُمَّ مِنْ بَنِي عَبْدِالْاَشْهَلِ: سَلَمَةُ بْنُ وَقْشٍ شَهِدَ بَدْرًا

✦✦ حضرت عروہ فرماتے ہیں: انصار کے قبیلہ اوس کے بنی عبدالاشہل خاندان میں سے بیعت عقبہ میں شریک ہونے والوں میں ''حضرت سلمہ بن وقش'' رضی اللہ عنہ ہیں، آپ جنگ بدر میں بھی شریک ہوئے تھے۔

5762 – حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِاللّٰهِ الْاَصْبَهَانِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ رُسْتَةَ، ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ قَالَ: " وَسَلَمَةُ بْنُ سَلَامَةَ بْنِ وَقْشٍ وَيُكَنَّى اَبَا عَوْفٍ شَهِدَ الْعَقَبَةَ الْاُولَى وَالْعَقَبَةَ الْاٰخِرَةَ مَعَ السَّبْعِينَ فِي قَوْلِ جَمِيعِهِمْ، وَقَالَ بِاَجْمَعِهِمْ: شَهِدَ سَلَمَةُ بَدْرًا وَاُحُدًا وَالْخَنْدَقَ، وَالْمَشَاهِدَ كُلَّهَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَمَاتَ سَنَةَ خَمْسٍ وَاَرْبَعِينَ وَهُوَ ابْنُ سَبْعِينَ سَنَةً وَدُفِنَ بِالْمَدِينَةِ "

✦✦ محمد بن عمر نے فرماتے ہیں: (ان کا نام) ''سلمہ بن سلامہ بن وقش'' ہے، ان کی کنیت ''ابوعوف'' ہے، تمام مورخین کا اس بات پر اتفاق ہے کہ آپ دونوں مرتبہ بیعت عقبہ میں ستر صحابہ کے ہمراہ شریک ہوئے۔ اور سب کا متفقہ قول ہے کہ آپ غزوہ بدر، احد، خندق اور تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شرکت کی ہے، ستر برس کی عمر میں، آپ سن ۴۵ ہجری میں فوت ہوئے، ان کو مدینہ شریف میں دفن کیا گیا۔

5763 – اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوبَ الثَّقَفِيُّ، ثَنَا مُوسَى بْنُ زَكَرِيَّا التُّسْتَرِيُّ، ثَنَا شَبَابُ بْنُ خَيَّاطٍ، قَالَ: مَاتَ اَبُو عَوْفٍ سَلَمَةُ بْنُ سَلَامَةَ بْنِ وَقْشٍ سَنَةَ خَمْسٍ وَاَرْبَعِينَ، وَدُفِنَ بِالْمَدِينَةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

✦✦ شباب بن خیاط فرماتے ہیں: ابوعوف سلمہ بن سلامہ بن وقش رضی اللہ عنہ کا انتقال ۴۵ ہجری کو ہوا، ان کو مدنہ منورہ میں

دفن کیا گیا۔

5764 – اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ التَّمِيمِيُّ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، ثَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ، ثَنَا زِيَادُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ، عَنْ صَالِحِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ، عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ سَلَامَةَ بْنِ وَقْشٍ، قَالَ: كَانَ لَنَا جَارٌ مِنْ يَهُودٍ فِي بَنِي عَبْدِالْاَشْهَلِ قَالَ: فَخَرَجَ عَلَيْنَا يَوْمًا مِنْ بَيْتِهِ حَتّٰى وَقَفَ عَلَى بَنِي عَبْدِالْاَشْهَلِ، قَالَ سَلَمَةُ: وَاَنَا يَوْمَئِذٍ حَدَثٌ عَلَيَّ بُرْدَةٌ لِي مُضْطَجِعٌ فِيهَا بِفِنَاءِ اَهْلِي، فَذَكَرَ الْقِيَامَةَ وَالْبَعْثَ وَالْحِسَابَ وَالْمِيزَانَ وَالْجَنَّةَ وَالنَّارَ . قَالَ: فَقَالَ ذٰلِكَ فِي اَهْلِ يَثْرِبَ، وَالْقَوْمُ اَصْحَابُ اَوْثَانٍ لَا يَرَوْنَ بَعْثًا كَائِنًا عِنْدَ الْمَوْتِ، فَقَالُوا لَهُ: وَيْحَكَ، اَتَرَى هٰذَا كَائِنًا يَا فُلَانُ؟ اِنَّ النَّاسَ يُبْعَثُونَ بَعْدَ مَوْتِهِمْ اِلٰى جَنَّةٍ وَنَارٍ وَيُجْزَوْنَ فِيهَا بِاَعْمَالِهِمْ، قَالَ: نَعَمْ، وَالَّذِي يَحْلِفُ بِهِ . قَالُوا: يَا فُلَانُ، وَيْحَكَ مَا آيَةُ ذٰلِكَ؟ قَالَ: نَبِيٌّ مَبْعُوثٌ مِنْ نَحْوِ هٰذِهِ الْبِلَادِ وَاَشَارَ بِيَدِهِ اِلٰى مَكَّةَ، قَالُوا: وَمَتَى نَرَاهُ؟ قَالَ: فَنَظَرَ اِلَيَّ وَاَنَا اَصْغَرُهُمْ سِنًّا فَقَالَ: اَنْ يَسْتَنْفِدَ هٰذَا الْغُلَامُ عُمْرَهُ يُدْرِكْهُ، قَالَ سَلَمَةُ: فَوَاللّٰهِ مَا ذَهَبَ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ حَتّٰى بَعَثَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ حَيٌّ بَيْنَ اَظْهُرِنَا، فَآمَنَّا بِهِ، وَكَفَرَ بَغْيًا وَحَسَدًا، فَقُلْنَا لَهُ: وَيْحَكَ يَا فُلَانُ، اَلَسْتَ الَّذِي قُلْتَ لَنَا فِيهِ مَا قُلْتَ؟ قَالَ: بَلٰى، وَلٰكِنَّهُ لَيْسَ بِهِ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 5764 – علی شرط مسلم

✧✧ حضرت سلمہ بن سلامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: بنی عبدالاشہل میں ایک یہودی ہمارا پڑوسی ہوتا تھا، ایک دن وہ اپنے گھر سے نکلا اور بنی عبدالاشہل کے پاس آ کر کھڑا ہوگیا، حضرت سلمہ فرماتے ہیں، میں ان دنوں نوجوان تھا، میں چادر اوڑھ کر اپنے صحن میں لیٹا ہوا تھا، اس نے قیامت، قیامت کے بعد اٹھنے، حساب کتاب، میزان جنت اور دوزخ کا ذکر کیا، وہ یہ تمام باتیں اہل یثرب کے ساتھ کر رہا تھا جبکہ وہ قوم بتوں کے پجاری تھے، وہ مرنے کے بعد اٹھائے جانے پر یقین ہی نہیں رکھتے تھے۔ لوگ اس کی باتیں سن کر کہنے لگے: تو اے فلاں شخص تو ہلاک ہو جائے کیا لوگ مرنے کے بعد جنت یا دوزخ کی طرف بھیجے جائیں گے اور وہاں پر ان کو ان کے اعمال کا بدلہ دیا جائے گا؟ اس نے کہا: جی ہاں، مجھے اس ذات کی قسم! جس کے نام کی قسمیں کھائی جاتی ہیں۔ لوگوں نے کہا: تو ہلاک ہو جائے، اس کی کوئی نشانی بتاؤ، اس نے کہا: اُس فلاں علاقے میں ایک نبی مبعوث ہوگا، یہ کہتے ہوئے اس نے مکہ کی جانب اشارہ کیا۔ لوگوں نے پوچھا: ہم اس کو کب دیکھیں گے؟ (حضرت سلمہ بن سلامہ رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں: اس نے میری جانب دیکھا میں ان تمام لوگوں میں سب سے چھوٹا تھا، اس نے میری جانب دیکھ کر کہا: اگر یہ لڑکا اپنی پوری زندگی جئے تو یہ ان کی زیارت کر سکتا ہے، حضرت سلمہ فرماتے ہیں: ابھی ایک دن اور رات نہیں گزرے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرما دیا۔ آج اللہ تعالیٰ کے وہ رسول ہم میں زندہ و جاوید موجود ہیں، ہم تو آپ علیہ السلام پر ایمان لے آئے ہیں لیکن وہ خود بغض اور حسد کی وجہ سے کفر میں مبتلا ہوگیا۔ ہم نے اس کو کہا: اے فلاں! تو ہلاک

ہوجائے، کیا تو وہی نہیں ہے جس نے رسول اللہ ﷺ کے بارے میں ہمیں ہدایات کی تھیں؟ اس نے کہا: ہاں! میں نے ہدایات تو کی تھیں، لیکن یہ وہ رسول نہیں ہے، جس کے بارے میں، میں نے تمہیں بتایا تھا۔

ﷺ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

5765 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الزَّاهِدُ الْاَصْبَهَانِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ السُّلَمِيُّ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ جَبِيْرَةَ بْنِ مَحْمُوْدِ بْنِ اَبِي جَبِيْرَةَ الْاَنْصَارِيّ مِنْ بَنِي عَبْدِالْاَشْهَلِ، عَنْ اَبِيْهِ جَبِيْرَةَ بْنِ مَحْمُوْدٍ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ سَلَامَةَ بْنِ وَقْشٍ، صَاحِبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَنَّهُ دَخَلَ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى وُضُوءٍ فَاَكَلُوا، ثُمَّ خَرَجُوا فَتَوَضَّاَ سَلَمَةُ، فَقَالَ لَهُ جَبِيْرَةُ: اَلَمْ تَكُنْ عَلَى وُضُوءٍ؟ قَالَ: بَلَى، وَلَكِنْ " رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَخَرَجْنَا مِنْ دَعْوَةٍ دُعِيْنَا لَهَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى وُضُوءٍ، فَاَكَلَ، ثُمَّ تَوَضَّاَ فَقُلْتُ لَهُ: اَلَمْ تَكُنْ عَلَى وُضُوءٍ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: بَلَى، وَلَكِنَّ الْاَمْرَ يَحْدُثُ، وَهٰذَا مِمَّا قَدْ حَدَثَ " قَالَ اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ: فَحَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ جَبِيْرَةَ، عَنْ اَبِيْهِ جَبِيْرَةَ بْنِ مَحْمُوْدٍ، اَنَّ جَدَّهُ سَلَمَةَ كَانَ اٰخِرَ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفَاةً اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ فَاِنَّهُ بَقِيَ بَعْدَهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 5765 – على شرط مسلم

✧ جبیرہ بن محمود فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ کے پیارے صحابی حضرت سلمہ بن سلامہ رضی اللہ عنہ باوضو حالت میں رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے، وہاں انہوں نے کھانا کھایا، پھر جب وہاں سے نکلے تو حضرت سلمہ نے دوبارہ وضو کیا، حضرت جبیرہ نے ان سے کہا: کیا تمہارا وضو پہلے سے نہیں تھا؟ لیکن اصل وجہ یہ ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا، ہم ایک دعوت میں گئے، رسول اللہ ﷺ باوضو وہاں پر گئے تھے، جب کھانا وغیرہ کھا کر فارغ ہوئے تو آپ علیہ السلام نے دوبارہ وضو کیا۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ کیا آپ کا وضو نہیں تھا؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں وضو تو تھا، لیکن کچھ چیزیں ایسی ہوتی ہیں جو وضو کو توڑ دیتی ہیں اور یہ معاملہ بھی انہیں میں سے ہے۔

جبیرہ بن محمود فرماتے ہیں ان کے دادا حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ کی وفات نبی اکرم ﷺ کے تمام صحابہ میں سب سے آخر میں ہوئی۔ ہاں البتہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ ان کے بعد زندہ رہے۔

5766 – اَخْبَرَنِي الْاِمَامُ اَبُو الْوَلِيْدِ، وَاَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِي فُدَيْكٍ، حَدَّثَنِي ابْنُ اَبِي حَبِيْبَةَ، عَنْ عَوْفِ بْنِ سَلَمَةَ بْنِ عَوْفِ بْنِ سَلَمَةَ بْنِ سَلَامَةَ بْنِ وَقْشٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اَللّٰهُمَّ

5765:الآحاد والمثاني لابن ابي عاصم - وسلمة بن سلامة بن وقش بن زغبة بن زعوراء بن عبد' حديث: 1722المعجم الكبير للطبراني - من اسمه سهل' سلمة بن سلامة بن وقش الانصاري - حديث: 6200السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الطهارة' جماع ابواب الحدث - باب ترك الوضوء مما مست النار' حديث:683معرفة الصحابة لابي نعيم الاصبهاني - باب السين' من اسمه سلمة - سلمة بن سلامة بن وقش الانصاري` حديث:2986

اغْفِرْ لِلْاَنْصَارِ، وَلِاَبْنَاءِ الْاَنْصَارِ، وَلِمَوَالِي الْاَنْصَارِ

✧✧ عون بن سلمہ بن عون بن سلمہ بن سلامہ بن وقش اپنے والد سے، وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں دعا مانگی

''اے اللہ! انصار کی، ان کی اولادوں کی اور ان کے غلاموں کی مغفرت فرما''۔

5767 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِالْجَبَّارِ، ثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ رُومَانَ، وَعَاصِمُ بْنُ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، وَاَخْبَرَنَا اَبُو جَعْفَرٍ الْبَغْدَادِيُّ، وَاللَّفْظُ لَهُ، ثَنَا اَبُو عُلَاثَةَ، ثَنَا اَبِي، ثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ، عَنْ اَبِي الْاَسْوَدِ، عَنْ عُرْوَةَ، قَالَ: لَقِيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِنْ اَهْلِ الْبَادِيَةِ، وَهُوَ يَتَوَجَّهُ اِلٰى بَدْرٍ لَقِيَهُ بِالرَّوْحَاءِ، فَسَاَلَهُ الْقَوْمُ عَنْ خَبَرِ النَّاسِ فَلَمْ يَجِدُوا عِنْدَهُ خَبَرًا، فَقَالُوا لَهُ: سَلِّمْ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اَوَ فِيكُمْ رَسُولُ اللّٰهِ؟ قَالُوا: نَعَمْ، قَالَ: الْاَعْرَابِيُّ: فَاِنْ كُنْتَ رَسُولَ اللّٰهِ، فَاَخْبِرْنِي مَا فِي بَطْنِ نَاقَتِي هٰذِهِ؟ فَقَالَ لَهُ سَلَمَةُ بْنُ سَلَامَةَ بْنِ وَقْشٍ، وَكَانَ غُلَامًا حَدَثًا: لَا تَسْاَلْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَنَا اُخْبِرُكَ نَزَوْتَ عَلَيْهَا فَفِي بَطْنِهَا سَخْلَةٌ مِنْكَ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَحُشْتَ عَلَى الرَّجُلِ يَا سَلَمَةُ، ثُمَّ اَعْرَضَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرَّجُلِ، فَلَمْ يُكَلِّمْهُ كَلِمَةً حَتّٰى قَفَلُوا، وَاسْتَقْبَلَهُمُ الْمُسْلِمُونَ بِالرَّوْحَاءِ يُهَنِّئُونَهُمْ، فَقَالَ سَلَمَةُ بْنُ سَلَامَةَ: يَارَسُولَ اللّٰهِ، مَا الَّذِي يُهَنِّئُونَكَ؟ وَاللّٰهِ اِنْ رَاَيْنَا عَجَائِزَ صُلْعًا كَالْبُدْنِ الْمُعَلَّقَةِ فَنَحَرْنَاهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ لِكُلِّ قَوْمٍ فِرَاسَةً، وَاِنَّمَا يَعْرِفُهَا الْاَشْرَافُ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَاِنْ كَانَ مُرْسَلًا وَفِيهِ مَنْقَبَةٌ شَرِيفَةٌ لِسَلَمَةَ بْنِ سَلَامَةَ"

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 5767 – صحيح مرسل

✧✧ عروہ کہتے ہیں: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنگ بدر کے لئے سفر میں تھے، اس سفر کے دوران مقامِ روحاء میں آپ علیہ السلام کی ملاقات ایک دیہاتی کے ساتھ ہوئی، صحابہ کرام نے اس سے اہل مکہ کے حالات پوچھے، لیکن اس کو کچھ خبر نہ تھی، صحابہ کرام نے اس کو مشورہ دیا کہ تم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں سلام عرض کرلو، اس نے پوچھا: کیا تمہارے اندر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم موجود ہیں؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا: جی ہاں۔ اس نے (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے) کہا: اگر آپ نبی ہیں تو بتایئے کہ میری اونٹنی کے

5766: صحيح البخاري - كتاب تفسير القرآن' سورة البقرة - باب قوله : هم الذين يقولون : لا تنفقوا على من' حديث: 4626 صحيح مسلم - كتاب فضائل الصحابة رضى الله تعالىٰ عنهم' باب من فضائل الانصار رضى الله تعالىٰ عنهم - حديث: 4666 صحيح ابن حبان - كتاب إخباره صلى الله عليه وسلم عن مناقب الصحابة' ذكر دعاء المصطفى صلى الله عليه وسلم بالمغفرة لنساء الانصار - حديث: 7388 الجامع للترمذى ابواب المناقب عن رسول الله صلى الله عليه وسلم - باب فى فضل الانصار وقريش' حديث: 3926 مصنف ابن ابى شيبة - كتاب الفضائل' فى فضل الانصار - حديث: 31722 السنن الكبرى للنسائى - كتاب المناقب' مناقب اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم من المهاجرين والانصار - ابناء ابناء الانصار رضى الله عنهم' حديث: 8079

پیٹ میں کیا (نر ہے یا مادہ) ہے؟ حضرت سلمہ بن سلامہ رضی اللہ عنہ نوجوان صحابہ تھے انہوں نے اس دیہاتی سے کہا: تو (میرے نبی کا امتحان لینا چاہتا ہے؟) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مت پوچھ، (ادھر آ) اس بات کا جواب میں تجھے دیتا ہوں۔ اس کو تو نے گابھن کیا اور اس کے پیٹ میں تیرا بچہ ہے۔ (یہ بات سن کر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے سلمہ! تو نے اس آدمی کے ساتھ فحش کلامی کی ہے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آدمی سے منہ پھیر لیا اور اس سے کوئی بات چیت نہ کی۔ قافلہ وہاں سے روانہ ہوا تو مقام روحاء میں مسلمانوں نے ان کا والہانہ استقبال کیا اور ان کو مبارک باد پیش کی۔ حضرت سلمہ بن سلامہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ لوگ کس بات کی مبارک بادیاں دے رہے ہیں؟ خدا کی قسم ہم نے تو صرف ان کے بوڑھے لاچار و کمزور لوگوں کو قتل کیا ہے جیسا کہ باندھے ہوئے اونٹوں کو نحر کیا ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر قوم میں سمجھداری پائی جاتی ہے، اور اس کو صرف اس کے قوم کے شرفاء ہی جانتے ہیں۔

✿✿ یہ حدیث اگرچہ مرسل ہے لیکن صحیح الاسناد ہے، اس حدیث میں حضرت سلمہ بن سلامہ رضی اللہ عنہ کے فضائل موجود ہیں۔

ذِكْرُ مَنَاقِبِ عَاصِمِ بْنِ عَدِيِّ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت عاصم بن عدی انصاری رضی اللہ عنہ

5768 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْبُغْدَادِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ خَالِدٍ الْحَرَّانِيُّ، ثَنَا اَبِي، ثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ، ثَنَا اَبُو الْاَسْوَدِ، عَنْ عُرْوَةَ، قَالَ: خَرَجَ عَاصِمُ بْنُ عَدِيِّ بْنِ الْجَدِّ بْنِ عَجْلَانَ يَوْمَ بَدْرٍ فَرَدَّهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَضَرَبَ لَهُ بِسَهْمٍ مَعَ اَصْحَابِ بَدْرٍ

✧✧ حضرت عروہ کہتے ہیں: حضرت عاصم بن عدی بن جد بن عجلان جنگ بدر کے لئے روانہ ہوئے تھے، لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو واپس بھیج دیا تھا البتہ بدری صحابہ کے برابر ان کا حصہ رکھا تھا۔

5769 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ، ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ، قَالَ: وَخَرَجَ عَاصِمُ بْنُ عَدِيِّ بْنِ الْجَدِّ بْنِ عَجْلَانَ بْنِ ضُبَيْعَةَ وَهُوَ مِنْ بَلِيٍّ حَلِيفٌ لِبَنِي عَبْدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ مَالِكِ بْنِ عَوْفِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَوْفِ بْنِ مَالِكِ بْنِ الْاَوْسِ اِلٰى بَدْرٍ فَرَدَّهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضَرَبَ لَهُ بِسَهْمِهِ

✧✧ ابن اسحاق کہتے ہیں: عاصم بن عدی بن جد بن عجلان بن حارثہ بن ضبیعہ کا تعلق قبیلہ "بلی" سے ہے۔ یہ "بنی عبد بن زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس" کے حلیف ہیں۔ یہ جنگ بدر کے لئے روانہ ہوئے تھے لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو واپس بھیج دیا تھا جبکہ ان کے لئے بدر کا حصہ رکھا تھا۔[1]

5770 – وَحَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَطَّةَ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْجَهْمِ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: وَعَاصِمُ بْنُ عَدِيِّ بْنِ الْجَدِّ بْنِ عَجْلَانَ بْنِ حَارِثَةَ بْنِ ضُبَيْعَةَ بْنِ حَرَامِ بْنِ جُعَلِ بْنِ عَمْرِو بْنِ

[1] (یہ لفظ بِلّی جو ایک جانور کا نام ہے وہ نہیں ہے بلکہ اس میں لام کے نیچے زیر اور یاء مشدد ہے "بَلِيّ"۔ یہ بنی قضاعہ کے ایک قبیلہ کا نام ہے۔ شفیق)

خُثَيْمِ بْنِ وَدْمِ بْنِ ذِبْيَانَ بْنِ هُمَيمِ بْنِ هَتَمِ بْنِ بَلِيِّ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْحَافِ بْنِ قُضَاعَةَ، وَكَانَ يُكَنَّى اَبَا عَمْرٍو وَيُقَالَ اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ

قَالَ ابْنُ عُمَرَ: وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِىْ سَبْرَةَ، عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ رِفَاعَةَ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مِكْنَفٍ، وَثَنَا اَفْلَحُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ اَبِى الْبَدَّاحِ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عَدِيٍّ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا اَرَادَ الْخُرُوجَ اِلٰى بَدْرٍ خَلَّفَ عَاصِمَ بْنَ عَدِيٍّ عَلٰى قُبَاءَ ، وَاَهْلِ الْعَالِيَةِ لِشَىْءٍ بَلَغَهُ عَنْهُمْ، فَضَرَبَ لَهٗ بِسَهْمٍ، وَاَجْرِهِ فَكَانَ مِمَّنْ شَهِدَهَا قَالَ ابْنُ عُمَرَ: وَشَهِدَ عَاصِمُ بْنُ عَدِيٍّ اُحُدًا وَالْخَنْدَقَ وَالْمَشَاهِدَ كُلَّهَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ عَاصِمُ اِلَى الْقِصَرِ مَا هُوَ، وَمَاتَ سَنَةَ خَمْسٍ وَاَرْبَعِينَ فِي خِلَافَةِ مُعَاوِيَةَ وَهُوَ ابْنُ خَمْسَ عَشْرَةَ وَمِائَةٌ "

✧✧ محمد بن عمر نے ان کا نصب یوں بیان کیا ہے ''عاصم بن عدی بن جد بن عجلان بن حارثہ بن ضبیعہ بن حرام بن جعل بن عمرو بن خثیم بن ودم بن ذبیان بن ہمیم بن ہتم بن علی بن عمرو بن حاف بن قضاعہ''۔ ان کی کنیت ''ابوعمرو'' تھی، اور بعض مورخین نے ان کی کنیت ''ابوعبداللہ'' بیان کی ہے۔

عاصم بن عدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بدر کی جانب روانہ ہوئے تو بعض مشتبہ خبریں موصول ہونے کی وجہ سے احتیاطا عاصم بن عدی کو اہل قباء اور اہل عالیہ پر اپنا نائب مقرر فرمایا۔ ان کے لئے بدر کا حصہ بھی اور ثواب بھی رکھا، اس لئے حضرت عاصم بن عدی رضی اللہ عنہ بدری صحابہ میں سے ہیں۔

ابن عمر کہتے ہیں: حضرت عاصم بن عدی رضی اللہ عنہ جنگ احد، جنگ خندق اور تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک ہوئے۔ حضرت عاصم کا قد درمیانہ تھا، ۱۱۵ سال کی عمر میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے دور حکومت میں سن ۴۵ ہجری کو فوت ہوئے۔

5771 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ خَبَّابٍ، ثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عُثْمَانَ السَّلُولِيِّ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ اَبِى الْبَدَّاحِ بْنِ عَاصِمِ بْنِ عَدِيٍّ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: اشْتَرَيْتُ اَنَا وَاَخِى مِائَةَ سَهْمٍ مِنْ سِهَامِ حُنَيْنٍ، فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا عَاصِمُ، مَا ذِئْبَانِ عَادِيَانِ اَصَابَا فَرِيسَةَ غَنَمٍ اَضَاعَهَا رَبُّهَا بِاَفْسَدَ فِيهَا مِنْ حُبِّ الْمَالِ، وَالشَّرَفِ لَدَيْهِ الْحَدِيثُ مَشْهُوْرٌ لِعَاصِمٍ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " هُوَ الَّذِى:

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 5771 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ عاصم بن ابی بداح بن عاصم بن عدی اپنے والد سے، وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے

5771: الآحاد والمثانی لابن ابی عاصم - وعاصم بن عدی بن الجد بن عجلان بن ضبيعة حليف لهم' حديث: 1716' المعجم الاوسط للطبرانی - باب العين' من بقية من اول اسمه ميم من اسمه موسی - حديث: 8328' المعجم الكبير للطبرانی - من اسمه عاصم - عاصم بن عدی الانصاری بدری' حديث: 14312' معرفة الصحابة لابی نعيم الاصبهانی - باب العين' من اسمه عاصم - عاصم بن عدی الانصاری' حديث: 4809

اور میرے بھائی نے جنگ حنین کے حصص میں سے ایک سو حصص خریدے، یہ بات رسول اللہ ﷺ تک پہنچ گئی، آپ ﷺ نے فرمایا: اے عاصم! دو بھوکے بھیڑیے بکریوں کے ریوڑ میں گھس کر اتنا فساد نہیں کرتے جتنا فساد مال اور منصب کی محبت کروا دیتی ہے۔

حضرت عاصم بن عدی رضی اللہ عنہ کی رسول اللہ ﷺ سے روایت کردہ مشہور حدیث یہ ہے:

5772 – حَدَّثَنَاهُ اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالْحَكَمِ، اَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّ اَبَا الْبَدَّاحِ بْنَ عَاصِمِ بْنِ عَدِيٍّ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ لِرِعَاءِ الْاِبِلِ فِي الْبَيْتُوتَةِ يَرْمُونَ يَوْمَ النَّحْرِ، ثُمَّ يَرْمُونَ مِنَ الْغَدِ، ثُمَّ يَرْمُونَ يَوْمَ النَّفْرِ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ جَوَّدَهُ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ وَزَلَّقَ غَيْرُهُ فِيهِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ"

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 5772 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ ابو بداح بن عاصم بن عدی اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اونٹوں کے چرواہوں کے لئے یہ رخصت عنایت فرمائی ہے کہ وہ نحر کے دن، پھر اگلے دن، پھر اس سے اگلے دن رمی کر سکتے ہیں۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے، مالک بن انس نے اس اسناد کو عمدہ قرار دیا ہے جبکہ دیگر محدثین نے اس کو پسند نہیں کیا۔ اور امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

5773 – فَسَمِعْتُ اَبَا الْعَبَّاسِ مُحَمَّدَ بْنَ يَعْقُوبَ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ الْعَبَّاسَ بْنَ مُحَمَّدٍ الدُّورِيَّ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ مَعِينٍ يَقُوْلُ: فِي حَدِيْثِ اَبِي الْبَدَّاحِ بْنِ عَاصِمِ بْنِ عَدِيٍّ، يَرْوِيهِ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي الْبَدَّاحِ بْنِ عَاصِمِ بْنِ عَدِيٍّ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، رَخَّصَ لِلرِّعَاءِ اَنْ يَرْمُوا يَوْمًا وَيَرْعَوْا يَوْمًا قَالَ يَحْيَى: وَهٰذَا خَطَأٌ اِنَّمَا هُوَ كَمَا قَالَ مَالِكٌ، قَالَ يَحْيَى: وَكَانَ سُفْيَانُ اِذَا حَدَّثَنَا بِهٰذَا الْحَدِيْثِ قَالَ: ذَهَبَ عَلَيَّ فِي هٰذَا الْحَدِيْثِ شَيْءٌ قَالَ الْحَاكِمُ: وَقَدْ اَسْنَدَ اَبُو الْبَدَّاحِ بْنُ عَاصِمِ بْنِ عَدِيٍّ، عَنْ اَبِيهِ

✧✧ ابو بداح بن عاصم بن عدی اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے غلہ بانوں کے لئے اس بات کی رخصت عنایت فرمائی ہے کہ وہ ایک دن رمی کریں اور ایک دن ناغہ کریں۔

۞۞ یحییٰ کہتے ہیں: یہ غلط ہے، جیسا کہ مالک نے کہا: یحییٰ فرماتے ہیں: سفیان جب ہمیں یہ حدیث بیان کیا کرتے

5772: صحيح ابن خزيمة - كتاب المناسك' جماع ابواب ذكر افعال اختلف الناس فی إباحته للمحرم - باب الرخصة للرعاة ان يرموا يوما ويدعوا يوما' حديث: 2775 صحيح ابن حبان - كتاب الحج' باب - ذكر الإباحة للرعاء بمكة' حديث: 3951 الجامع للترمذی ابواب الحج عن رسول الله صلى الله عليه وسلم - باب ما جاء فی الرخصة للرعاء ان يرموا يوما ويدعوا يوما' حديث: 914 مصنف ابن ابی شيبة - كتاب الحج' فی الرعاء كيف يرمون ؟ - حديث: 17160 مسند الحميدی - حديث ابی البداح عن ابيه رضی الله عنه' حديث: 825 مسند ابی يعلى الموصلی - حديث عاصم بن عدی حديث: 6684

تھے تو کہا کرتے تھے: اس حدیث میں سے کچھ کچھ مجھے بھول گیا ہے۔

امام حاکم کہتے ہیں: ابوبداح بن عاصم بن عدی نے اپنے والد کے حوالے سے اس حدیث کو مسند بھی کیا ہے، جیسا ہے کہ درج ذیل ہے۔

5774 – حَدَّثَنَاهُ اَبُوْ بَكْرٍ اِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفَقِيهُ بِالرِّيِّ، ثنا اَبُوْ حَاتِمٍ الرَّازِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَائِذٍ الدِّمَشْقِيُّ، ثنا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ اَبِي الْبَدَّاحِ بْنِ عَاصِمِ بْنِ عَدِيٍّ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ يَوْمَ الِاثْنَيْنِ لِاثْنَتَيْ عَشْرَةَ لَيْلَةً خَلَتْ مِنْ شَهْرِ رَبِيعِ الْاَوَّلِ، فَاَقَامَ بِالْمَدِيْنَةِ عَشْرَ سِنِيْنَ

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 5774 – سكت عنه الذهبی فی التلخیص

✧✧ ابوبداح بن عاصم بن عدی اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ بارہ ربیع الاول کو سوموار کے مدینہ منورہ تشریف لائے، اور دس سال مدینہ شریف میں رہے۔

ذِكْرُ مَنَاقِبِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ كَاتِبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی اکرم ﷺ کے کاتب حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے فضائل

5775 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثنا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِالْجَبَّارِ، ثنا يُوْنُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ، فِيْمَنْ شَهِدَ الْخَنْدَقَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ بْنِ لَوْذَانَ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَبْدِعَوْفِ بْنِ غَنْمِ بْنِ مَالِكِ بْنِ النَّجَّارِ، وَكَانَ فِيْمَنْ يَنْقُلُ التُّرَابَ يَوْمَئِذٍ مَعَ الْمُسْلِمِينَ

✧✧ ابن اسحاق کہتے ہیں: جنگ خندق میں شریک ہونے والوں میں حضرت زید بن ثابت بن ضحاک بن زید بن لوذان بن عمرو بن عبدعوف بن غنم بن مالک بن نجار انصاری رضی اللہ عنہ بھی ہیں۔ جنگ خندق کے دن آپ مسلمانوں کے ہمراہ مٹی اٹھاتے رہے۔

5776 – حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ بَالَوَيْهِ، ثنا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَرْبِيُّ، ثنا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الزُّبَيْرِيُّ، قَالَ: اَبُوْ سَعِيدٍ وَيُقَالُ اَبُوْ خَارِجَةَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ بْنِ زَيْدِ بْنِ لَوْذَانَ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَبْدِعَوْفِ بْنِ غَنْمِ بْنِ مَالِكِ بْنِ النَّجَّارِ الْاَنْصَارِيِّ، تُوُفِّيَ سَنَةَ خَمْسٍ وَاَرْبَعِيْنَ

✧✧ مصعب بن عبداللہ زبیری کہتے ہیں: ابوسعید زید بن ثابت بن ضحاک بن زید بن لوذان بن عمرو بن عبدعوف بن مالک بن نجار انصاری رضی اللہ عنہ کا انتقال ۴۵ ہجری کو ہوا۔ بعض مورخین نے ان کی کنیت ''ابوخارجہ'' بیان کی ہے۔

5777 – اَخْبَرَنَا الشَّيْخُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، ثنا اِسْمَاعِيلُ بْنُ قُتَيْبَةَ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ، قَالَ: وَمَاتَ اَبُوْ سَعِيدٍ زَيْدُ بْنُ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ سَنَةَ خَمْسٍ وَاَرْبَعِيْنَ

✧✧ محمد بن عبداللہ بن نمیر فرماتے ہیں: ابوسعید زید بن ثابت بن ضحاک ۴۵ ہجری کو فوت ہوئے۔

5778 – حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ الْاَصْبَهَانِيُّ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْجَهْمِ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ سَعْدِ بْنِ زُرَارَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ سَعْدِ بْنِ زُرَارَةَ، قَالَ: قَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ: كَانَتْ وَقْعَةُ بُعَاثَ وَاَنَا ابْنُ سِتِّ سِنِيْنَ، وَكَانَتْ قَبْلَ هِجْرَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخَمْسِ سِنِيْنَ "فَقَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ، وَاَنَا ابْنُ اِحْدَى عَشْرَةَ سَنَةً، وَاُتِيَ بِيْ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا: غُلَامٌ مِنَ الْخَزْرَجِ قَدْ قَرَاَ سِتَّ عَشْرَةَ سُوْرَةً، فَلَمْ اُجَزْ فِي بَدْرٍ، وَلَا اُحُدٍ، وَاُجَزْتُ فِي الْخَنْدَقِ"

قَالَ ابْنُ عُمَرَ: وَكَانَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ يَكْتُبُ الْكِتَابَيْنِ جَمِيعًا كِتَابَ الْعَرَبِيَّةِ، وَكِتَابَ الْعِبْرَانِيَّةِ، وَاَوَّلُ مَشْهَدٍ شَهِدَهُ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَنْدَقُ وَهُوَ ابْنُ خَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً، وَكَانَ فِيْمَنْ يَنْقُلُ التُّرَابَ يَوْمَئِذٍ مَعَ الْمُسْلِمِينَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَمَا اِنَّهُ نِعْمَ الْغُلَامُ وَغَلَبَتْهُ عَيْنَاهُ يَوْمَئِذٍ، فَرَقَدَ، فَجَاءَ عُمَارَةُ بْنُ حَزْمٍ، فَاَخَذَ سِلَاحَهُ وَهُوَ لَا يَشْعُرُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا اَبَا رُقَادٍ نِمْتَ حَتّٰى ذَهَبَ سِلَاحُكَ، ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ لَهُ عِلْمٌ بِسِلَاحِ هٰذَا الْغُلَامِ؟، فَقَالَ عُمَارَةُ بْنُ حَزْمٍ: اَنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَخَذْتُهُ فَرَدَّهُ، فَنَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُرَوَّعَ الْمُؤْمِنُ، وَاَنْ يُؤْخَذَ مَتَاعُهُ لَاعِبًا وَجَدًّا، وَكَانَتْ رَايَةُ بَنِيْ مَالِكِ بْنِ النَّجَّارِ فِي تَبُوْكَ مَعَ عُمَارَةَ بْنِ حَزْمٍ فَاَدْرَكَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخَذَهَا مِنْهُ فَدَفَعَهَا اِلَى زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، فَقَالَ عُمَارَةُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، بَلَغَكَ عَنِّي شَيْءٌ؟ قَالَ: لَا، وَلٰكِنَّ الْقُرْآنَ يُقَدَّمُ، وَكَانَ زَيْدٌ اَكْثَرَ اَخْذًا مِنْكَ لِلْقُرْآنِ قَالَ ابْنُ عُمَرَ: وَمَاتَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ، وَابْنُهُ اِسْمَاعِيلُ صَغِيْرٌ لَمْ يَسْمَعْ مِنْهُ شَيْئًا وَاخْتُلِفَ فِي وَقْتِ وَفَاتِهِ قَالَ ابْنُ عُمَرَ: وَالَّذِي عِنْدَنَا اَنَّهُ مَاتَ بِالْمَدِيْنَةِ سَنَةَ خَمْسٍ وَاَرْبَعِيْنَ، وَهُوَ ابْنُ سِتٍّ وَخَمْسِينَ سَنَةً وَصَلّٰى عَلَيْهِ مَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ

✧✧ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب بعاث کا واقعہ رونما ہوا، اس وقت میری عمر ۶ سال تھی، یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت سے پانچ برس پہلے کی ہے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے، اس وقت میری عمر ۱۱ سال تھی۔ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پیش کیا گیا، لوگوں نے کہا: یہ خزرج سے تعلق رکھنے والا بچہ ہے، اس نے ۱۶ سورتیں یاد کر رکھی ہیں۔ (حضرت زید) کہتے ہیں: مجھے نہ تو جنگ بدر میں شریک ہونے کی اجازت ملی اور نہ ہی جنگ احد میں، البتہ جنگ خندق میں جانے کی اجازت مل گئی۔

حضرت ابن عمر فرماتے ہیں: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیک وقت دو زبانوں میں لکھا کرتے تھے، عربی اور عبرانی میں۔ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سب سے پہلے غزوہ خندق میں شرکت کی، اس وقت ان کی عمر ۱۵ سال تھی۔ جنگ خندق کے موقع پر مٹی اٹھانے والوں میں یہ بھی شامل تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے بارے میں فرمایا: یہ بچہ بہت اچھا ہے، اُس دن ان پر نیند کا غلبہ ہوگیا تو وہ سوگئے، حضرت عمارہ بن حزم آ کر ان کے ہتھیار لے گئے، لیکن کو کچھ پتا نہ

چلا۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:اے ابورقاد!تم سوگئے تھے اورتمہارے ہتھیار ہتھیا لئے گئے۔پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:اس بچے ہتھیاروں کا کسی کو پتا ہے؟حضرت عمارہ بن حزم رضی اللہ عنہ نے کہا: یارسول اللہ ﷺ میرے پاس ہیں۔رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا:کوئی مومن کسی مومن کوگھبراہٹ میں ڈالے اور یہ کہ اس کا مال ومتاع ہنسی مذاق میں ہتھیالے۔

حضرت عمارہ رضی اللہ عنہ نے ان کا سامان حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے سپرد کردیا،غزوہ تبوک میں بنی مالک بن نجار کا علم حضرت عمارہ بن حزم رضی اللہ عنہ کے پاس تھا،رسول اللہ ﷺ کو پتا چلا تو آپ علیہ السلام نے علم ان سے لے کر حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے سپرد کردیا،حضرت عمارہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ کیا میری کوئی شکایت آپ تک پہنچی ہے ؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا:نہیں،ایسی بات نہیں ہے۔ بلکہ قرآن کومقدم کیا جاتا ہے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ تم سے زیادہ اچھے طریقے سے قرآن کومحفوظ کرتا ہے۔

ابن عمر کہتے ہیں:زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کا جب انتقال ہوا تواس وقت ان کے صاحبزادے حضرت اسماعیل بہت چھوٹے تھے،انہوں نے ان سے کسی حدیث کا سماع نہیں کیا،اوران کی وفات کے بارے میں روایات مختلف ہیں۔

ابن عمر کہتے ہیں:ہماری معلومات کے مطابق ان کی وفات ۵۶ سال کی عمرمیں سن ۴۵ ہجری میں ہوئی۔مروان بن حکم نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔

5779 – اَخْبَرَنَا بِصِحَّتِهِ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ الْبَرَاءِ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيُّ، قَالَ: زَيْدُ بْنُ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ بْنِ زَيْدِ بْنِ لَوْذَانَ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَبْدِعَوْفِ بْنِ غَنْمِ بْنِ مَالِكِ بْنِ النَّجَّارِ مَاتَ سَنَةَ اَرْبَعٍ اَوْ خَمْسٍ وَاَرْبَعِيْنَ

✧✧ علی بن مدینی کہتے ہیں: زید بن ثابت بن ضحاک بن زید بن لوذان بن عمرو بن عبدعوف بن غنم بن مالک بن نجار ۴۴ یا ۴۵ ہجری کوفوت ہوئے۔

5780 – فَحَدَّثَنَاهُ اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ الْاَصْبَهَانِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ رُسْتَةَ، ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنِي اِسْمَاعِيلُ بْنُ مُصْعَبٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ يَحْيَى بْنِ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: تُوُفِّيَ اَبِيْ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ قَبْلَ اَنْ تَصْفَرَّ الشَّمْسُ، وَكَانَ مِنْ رَاْيِي دَفْنُهُ قَبْلَ اَنْ اُصْبِحَ فَجَاءَتِ الْاَنْصَارُ فَقَالَتْ: لَا يُدْفَنُ اِلَّا نَهَارًا لِيَجْتَمِعَ لَهُ النَّاسُ، فَسَمِعَ مَرْوَانُ الْاَصْوَاتَ فَاَقْبَلَ يَمْشِي حَتّٰى دَخَلَ عَلَيَّ، فَقَالَ: عَزِيمَةٌ مِنِّي اَنْ لَّا يُدْفَنَ حَتّٰى يُصْبِحَ، فَلَمَّا اَصْبَحْنَا غَسَّلْنَاهُ ثَلَاثًا: الْاُوْلٰى بِالْمَاءِ، وَالثَّانِيَةُ بِالْمَاءِ وَالسِّدْرِ، وَالثَّالِثَةُ بِالْمَاءِ وَالْكَافُورِ، وَكَفَّنَّاهُ فِي ثَلَاثَةِ اَثْوَابٍ: اَحَدُهَا بُرْدٌ كَانَ كَسَاهُ اِيَّاهُ مُعَاوِيَةُ، وَصَلَّيْنَا عَلَيْهِ بَعْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ، وَصَلّٰى عَلَيْهِ مَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ، وَاَرْسَلَ اِلَيْهِ مَرْوَانُ بِجَزُورٍ، فَنُحِرَتْ وَاَطْعَمَ النَّاسَ وَالنِّسَاءُ بَكَيْنَ ثَلَاثًا

✧✧ ابراہیم بن یحییٰ بن خارجہ بن زید اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتی ہیں،حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی وفات غروب

آفتاب سے کچھ دیر پہلے ہوئی تھی اور میری یہ رائے تھی کہ ان کو صبح ہونے سے پہلے پہلے دفن کر دیا جائے، لیکن کچھ انصاری لوگ آگئے اور کہنے لگے کہ ان کی تدفین دن کے وقت ہونی چاہئے تاکہ زیادہ سے زیادہ لوگ جنازہ میں شریک ہو سکیں۔ اس سلسلہ میں آوازیں بلند ہوئیں تو مروان نے ان آوازوں کو سن لیا اور وہ میرے پاس آ گیا اور کہنے لگا: میرا حکم ہے کہ صبح ہونے سے پہلے ان کی تدفین نہ کی جائے۔ جب صبح ہوئی تو ہم نے تین مرتبہ ان کو غسل دیا، ایک دفعہ پانی کے ساتھ، دوسری مرتبہ پانی اور بیری کے پتوں کے ساتھ اور تیسری مرتبہ کافور کے ساتھ۔ ہم نے ان کو تین کپڑوں میں کفن دیا، ان میں ایک کپڑا وہ بھی تھا جو حضرت معاویہ نے ان کو دیا تھا۔ سورج طلوع ہونے کے بعد ان کی نماز جنازہ پڑھائی گئی اور مروان نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ مروان نے ان کے لئے کئی اونٹ بھیجے، وہ ذبح کر کے لوگوں کو کھلائے گئے، تین دن تک عورتیں ان پر روتی رہیں۔

5781 – حَدَّثَنَا الْإِمَامُ اَبُو الْوَلِيدِ، وَاَبُو بَكْرِ بْنُ قُرَيْشٍ قَالَا: ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، ثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، ثَنَا جَرِيرٌ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَتُحْسِنُ السُّرْيَانِيَّةَ؟ فَقُلْتُ: لَا. قَالَ: فَتَعَلَّمْهَا، فَإِنَّهُ يَأْتِينَا كُتُبٌ فَتَعَلَّمْتُهَا فِي سَبْعَةَ عَشَرَ يَوْمًا قَالَ الْاَعْمَشُ: كَانَتْ تَأْتِيهِ كُتُبٌ لَا يَشْتَهِي اَنْ يَطَّلِعَ عَلَيْهَا اِلَّا مَنْ يَثِقُ بِهِ صَحِيحٌ، اِنْ كَانَ ثَابِتُ بْنُ عُبَيْدٍ سَمِعَهُ مِنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 5781 – صحيح إن كان ثابت سمعه من زيد

✧✧ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: کیا تم اچھے طریقے سے سریانی زبان جانتے ہو؟ میں نے کہا: نہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ زبان سیکھ لو، کیونکہ اس زبان میں ہمارے پاس خطوط آتے ہیں، (حضرت زید) فرماتے ہیں: میں نے صرف ۱۷ دن میں سریانی زبان سیکھ لی۔

❀❀ اعمش کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس عموماً خطوط آتے تھے اور آپ کی خواہش ہوتی کہ اس کی اطلاع قابل اعتماد لوگوں کے علاوہ کسی کو نہ ہو۔

❀❀ اگر ثابت بن عبید کا سماع زید بن ثابت ہو جائے تو یہ حدیث صحیح ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

5782 – اَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الْحَافِظُ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الثَّقَفِيُّ، ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ اَبِي جَعْفَرٍ الْخَطْمِيِّ، حَدَّثَنِي خَالِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ، عَنْ جَدِّي عُتْبَةَ بْنِ الْفَاكِهِ، قَالَ: قُلْتُ لِزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ يَا اَبَا خَارِجَةَ

✧✧ عتبہ بن فاکہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو "ابوخارجہ" کہہ کر پکارا۔

5781: صحيح ابن حبان - كتاب إخباره صلى الله عليه وسلم عن مناقب الصحابة ' ذكر زيد بن ثابت الانصارى رضى الله عنه - حديث: 7243 مشكل الآثار للطحاوى - باب بيان مشكل ما روى عن رسول الله صلى الله عليه' حديث: 1719

5783 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الْقَاضِيُّ، ثَنَا الْحَارِثُ بْنُ اَبِيْ اُسَامَةَ، ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْخَزَّازُ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، قَالَ: شَهِدْتُ جِنَازَةَ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، فَلَمَّا دُفِنَ فِي قَبْرِهِ وَذَكَرَ الْحَدِيْثَ

✧✧ حضرت سعید بن مسیّب فرماتے ہیں: میں حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے جنازے میں شریک ہوا تھا۔ جب ان کو ان کی قبر میں دفن کیا گیا۔ (اس کے بعد انہوں نے پوری حدیث بیان کی)

5784 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، ثَنَا اَبُو الْمُثَنّٰى، وَمُحَمَّدُ بْنُ اَيُّوبَ، قَالَا: ثَنَا مُسَدَّدٌ، ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ، ثَنَا خَالِدُ الْحَذَّاءُ، عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَرْحَمُ اُمَّتِي بِاُمَّتِي اَبُوْ بَكْرٍ، وَاَشَدُّهُمْ فِي اَمْرِ اللّٰهِ عُمَرُ، وَاَصْدَقُهُمْ حَيَاءً عُثْمَانُ، وَاَقْرَؤُهُمْ لِكِتَابِ اللّٰهِ اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ، وَاَفْرَضُهُمْ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ، وَاَعْلَمُهُمْ بِالْحَلَالِ وَالْحَرَامِ مُعَاذٌ، اِلَّا اَنَّ لِكُلِّ اُمَّةٍ اَمِيناً، وَاِنَّ اَمِينَ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ هٰذَا اِسْنَادٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذِهِ السِّيَاقَةِ وَاِنَّمَا اتَّفَقَا بِاِسْنَادِهِ هٰذَا عَلٰى ذِكْرِ اَبِيْ عُبَيْدَةَ فَقَطْ، وَقَدْ ذَكَرْتُ عِلَّتَهُ فِي كِتَابِ التَّلْخِيصِ "

(التعليق - من تلخيص الذهبي) 5784 - على شرط البخاري ومسلم

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت میں، میری امت پر سب سے زیادہ رحم کرنے والے ''ابوبکر'' ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے معاملہ میں سب سے زیادہ سخت گیر ''عمر'' ہے۔ اور سب سے زیادہ سچ بولنے والے اور سب سے زیادہ حیاء والے ''عثمان''۔ سب سے زیادہ قرآن کریم کی قراءتوں کو جاننے والے ''ابی بن کعب'' ہیں۔ وراثت کے بارے میں سب سے زیادہ علم رکھنے والے ''زید بن ثابت'' ہیں۔ اور سب سے زیادہ حلال وحرام کے بارے میں جاننے والے ''معاذ'' ہیں۔ خبردار! ہر امت کا ایک امین ہوتا ہے اور اس امت کا امین ''ابوعبیدہ بن جراح''۔

❁❁ یہ اسناد امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح الاسناد ہے، لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو اس اسناد کے ہمراہ نقل نہیں کیا۔ اس اسناد کے ہمراہ شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے فقط ابوعبیدہ بن جراح کا ذکر کیا ہے۔ میں نے اس کی علت کتاب التلخیص میں ذکر کردی ہے۔

5785 - اَخْبَرَنِي اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ التَّاجِرُ، ثَنَا اَبُوْ حَاتِمٍ الرَّازِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْمُثَنّٰى الْاَنْصَارِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّهُ اَخَذَ بِرِكَابِ زَيْدِ بْنِ

5784: الجامع للترمذی - ابواب المناقب عن رسول الله صلى الله عليه وسلم - باب مناقب معاذ بن جبل ' حديث: 3806 سنن ابن ماجه - المقدمة ' باب فى فضائل اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم - فضائل زيد بن ثابت ' حديث: 153 مسند احمد بن حنبل - ومن مسند بنى هاشم ' مسند انس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه - حديث: 13733 مسند الطيالسى - احاديث النساء ' وما اسند انس بن مالك الانصارى - ابو قلابة عن انس ' حديث: 2196 صحيح ابن حبان - كتاب إخباره صلى الله عليه وسلم عن مناقب الصحابة ' ذكر البيان بان معاذ بن جبل كان من اعلم الصحابة بالحلال - حديث: 7238

ثَابِتٍ، فَقَالَ لَهُ: تَنَحَّ يَا ابْنَ عَمِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "، فَقَالَ: اِنَّا هٰكَذَا نَفْعَلُ بِكُبَرَائِنَا وَعُلَمَائِنَا
صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ . كَانَ مِنْ حُكْمِ مَنَاقِبِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنْ اَبْدَاَ فِيْهِ بِحَدِيْثِ
جَمْعِ الْقُرْآنِ، فَاِنَّهُ لَهُ مَنَاقِبُ كَثِيْرَةٌ لٰكِنَّ الشَّيْخَيْنِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَدِ اتَّفَقَا عَلٰى اِخْرَاجِهٖ فَلِذٰلِكَ تَرَكْتُهُ "
(التعليق – من تلخيص الذهبي) 5785 – سكت عنه الذهبي في التلخيص

✦✦ ابوسلمہ فرماتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی رکاب تھامی، حضرت زید بن ثابت نے کہا: اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا کے بیٹے آپ ہٹ جائیے، لیکن ابن عباس نے کہا: ہم اپنے بڑوں اور اپنے علماء کا ایسے ہی احترام کیا کرتے ہیں۔

❁❁ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح الاسناد ہے، لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

نوٹ: حضرت زید بن ثابت کے مناقب کا حق تو یہ تھا کہ ان کے مناقب کا آغاز قرآن جمع کرنے کے بارے میں احادیث سے کیا جائے، کیونکہ ان کے اس سلسلہ میں بہت سارے فضائل ہیں۔ لیکن کیونکہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے وہ روایات نقل کردی ہیں، اس لئے میں نے ان کو چھوڑ دیا۔

ذِكْرُ مَنَاقِبِ يَعْلَى بْنِ مُنْيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت یعلی بن منیہ رضی اللہ عنہ کے فضائل

5786 – حَدَّثَنِيْ اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَرْبِيُّ، ثَنَا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الزُّبَيْرِيُّ، قَالَ: وَمِنْ حُلَفَاءِ بَنِيْ نَوْفَلِ بْنِ عَبْدِمَنَافٍ يَعْلَى ابْنُ مُنْيَةَ، وَمُنْيَةُ اُمُّهُ وَهِيَ مُنْيَةُ بِنْتُ غَزْوَانَ بْنِ جَابِرٍ مِنْ بَنِيْ مَازِنٍ، وَاَبُوْهُ اُمَيَّةُ بْنُ اَبِيْ عُبَيْدِ بْنِ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ بَكْرٍ

✦✦ مصعب بن عبیداللہ زبیری فرماتے ہیں: بنی نوفل بن عبدمناف کے حلفاء میں سے ''یعلیٰ بن منیہ'' بھی ہیں۔ اور ''منیہ'' ان کی والدہ ہیں، ان کا نسب یوں ہے ''منیہ بنت غزوان بن جابر'' ان کا تعلق بنی مازن سے تھا، ان کے والد ''امیہ ابن ابی عبید بن ہمام بن حارث بن بکر'' ہیں۔

5787 – سَمِعْتُ اَبَا الْعَبَّاسِ مُحَمَّدَ بْنَ يَعْقُوْبَ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ الْعَبَّاسَ بْنَ مُحَمَّدٍ الدُّوْرِيَّ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ مَعِيْنٍ، يَقُوْلُ: يَعْلَى بْنُ اُمَيَّةَ اُمَيَّةُ اَبُوْهُ، وَمُنْيَةُ اُمُّهُ

✦✦ یحییٰ بن معین نے ان کا نام یوں بیان کیا ہے ''یعلیٰ بن امیہ''۔

''امیہ'' ان کے والد ہیں اور ''منیہ'' ان کی والدہ ہیں۔

5788 – حَدَّثَنِيْ اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الشَّيْبَانِيُّ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ اَبَا حَاتِمٍ السُّلَمِيَّ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ مُسْلِمَ بْنَ الْحَجَّاجِ، يَقُوْلُ: اَبُو الْمَرَازِمِ يَعْلَى بْنُ اُمَيَّةَ الثَّقَفِيُّ، لَهُ صُحْبَةٌ – خَالَفَ مُسْلِمٌ رَحِمَهُ اللّٰهُ

يَحْيَى بْنَ مَعِينٍ فِي هٰذَا - فَإِنِّي سَمِعْتُ اَبَا الْعَبَّاسِ مُحَمَّدَ بْنَ يَعْقُوبَ، يَقُولُ: سَمِعْتُ الْعَبَّاسَ يَقُولُ: سَمِعْتُ يَحْيَى يَقُولُ: كُنْيَةُ يَعْلَى بْنِ اُمَيَّةَ الثَّقَفِيِّ اَبُو الْمَرَازِمِ وَقَدْ رَوَى عَنْ يَعْلَى بْنِ اُمَيَّةَ ثَلَاثَةٌ مِنْ وَلَدِهِ: صَفْوَانُ، وَعُثْمَانُ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ "

✧✧ مسلم بن حجاج فرماتے ہیں: ابوالمرازم یعلیٰ بن امیہ ثقفی کو رسول اللہ ﷺ کی صحبت حاصل ہے۔

امام مسلم نے اس سلسلہ میں یحییٰ بن معین کی مخالفت کی ہے اور کہتے ہیں: حضرت یعلیٰ بن امیہ ثقفی رضی اللہ عنہ کی کنیت ''ابوالمرازم'' ہے۔

✿✿ حضرت یعلی بن امیہ رضی اللہ عنہ کے تینوں صاحبزادوں صفوان، عثمان اور عبدالرحمٰن نے ان سے حدیث روایت کی ہے۔

5789 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، ثَنَا عُبَيْدُ بْنُ شَرِيكٍ، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ اَبِي مَرْيَمَ، اَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوبَ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنُ اُمَيَّةَ، اَنَّ اَبَاهُ اَخْبَرَهُ، اَنَّ يَعْلَى، قَالَ: كَلَّمْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي اَبِي اُمَيَّةَ يَوْمَ الْفَتْحِ فَقُلْتُ: يَارَسُولَ اللّٰهِ، بَايِعْ اَبِي عَلَى الْهِجْرَةِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اُبَايِعُهُ عَلَى الْجِهَادِ فَقَدِ انْقَطَعَتِ الْهِجْرَةُ

(التعليق - من تلخيص الذهبي) 5789 - سكت عنه الذهبي في التلخيص

✧✧ عمرو بن عبدالرحمٰن بن امیہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ حضرت یعلیٰ فرماتے ہیں کہ میں نے فتح مکہ کے موقع پر رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اپنے والد امیہ کے بارے میں بات چیت کی، میں نے کہا: یارسول اللہ ﷺ میرے باپ کی ہجرت پر بیعت لیجئے، تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں جہاد پر ان کی بیعت لے لیتا ہوں کیونکہ اب ہجرت کا سلسلہ تو ختم ہو چکا ہے۔

5790 - اَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُؤَمَّلِ بْنِ الْحَسَنِ، ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الشَّعْرَانِيُّ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، ثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ اِسْحَاقَ، ثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، قَالَ: اَوَّلُ مَنْ اَرَّخَ الْكُتُبَ يَعْلَى بْنُ اُمَيَّةَ وَهُوَ بِالْيَمَنِ، فَاِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَ الْمَدِينَةَ فِي شَهْرِ رَبِيعِ الْاَوَّلِ، وَاَنَّ النَّاسَ اَرَّخُوا لِاَوَّلِ السَّنَةِ، وَاِنَّمَا اَرَّخَ النَّاسُ لِمَقْدَمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✧✧ عمرو بن دینار کہتے ہیں: سب سے پہلے جس نے تاریخ ڈالی وہ حضرت یعلیٰ بن امیہ رضی اللہ عنہ ہیں، آپ یمن میں ہوتے تھے۔

کیونکہ نبی اکرم ﷺ ماہ ربیع الاول میں مدینہ منورہ میں تشریف لائے، اس وقت تک لوگ سال کے آغاز کی تاریخ لکھا

5789: مسند احمد بن حنبل - مسند الشاميين' حديث يعلى بن امية - حديث: 17652 مشكل الآثار للطحاوي - باب بيان مشكل ما روى عن رسول الله صلى الله عليه' حديث: 2187 السنن الكبرى للنسائي - كتاب البيعة' البيعة على الجهاد - حديث: 7527 السنن للنسائي - كتاب البيعة' البيعة على الجهاد - حديث: 4111 صحيح ابن حبان - كتاب السير' باب الهجرة - ذكر الإخبار عن نفى انقطاع الهجرة بعد الفتح' حديث: 4941

کرتے تھے، اور نبی اکرم ﷺ کی مدینہ آمد پر لوگوں نے سن ہجری کا آغاز کیا۔

ذِكْرُ مَنَاقِبِ سَلَمَةَ بْنِ أُمَيَّةَ أَخِي يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

حضرت یعلیٰ بن امیہ رضی اللہ عنہ کے بھائی، حضرت سلمہ بن امیہ رضی اللہ عنہ کے حالات

5791 - حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِالْجَبَّارِ، ثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ، حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ أَبِي رَبَاحٍ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ صَفْوَانَ، عَنْ عَمَّيْهِ: يَعْلَى، وَسَلَمَةَ ابْنَيْ أُمَيَّةَ قَالَا: خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ وَمَعَنَا صَاحِبٌ لَنَا فَقَاتَلَهُ رَجُلٌ فَعَضَّ ذِرَاعَهُ فَاجْتَذَبَهَا مِنْ فِيهِ فَسَقَطَتْ ثَنِيَّتَاهُ، فَذَهَبَ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْتَمِسُ الْعَقْلَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَنْطَلِقُ أَحَدُكُمْ إِلَى أَخِيهِ فَيَعَضُّهُ كَعَضِيضِ الْفَحْلِ، ثُمَّ يَأْتِي بَعْدَ ذَلِكَ يَلْتَمِسُ الْعَقْلَ، انْطَلِقْ فَلَا عَقْلَ لَكَ فَأَبْطَلَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 5791 – سكت عنه الذهبي في التلخيص

✧✧ امیہ کے بیٹے یعلیٰ اور سلمہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ غزوہ تبوک کے لئے روانہ ہوئے، ہمارے ساتھ ہمارا ساتھی بھی تھا۔ ایک آدمی کے ساتھ اس کی مڈبھیڑ ہوگئی، اُس نے دوسرے آدمی کی زرہ کو دانتوں کے ساتھ پکڑ لیا، اُس نے زرہ کھینچی تو اِس کے سامنے کے دانت ٹوٹ گئے، یہ شخص دیت کا مطالبہ لے کر رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی ایک آدمی اپنے بھائی کے پاس جاتا ہے جانوروں کی طرح اس کو کاٹتا ہے، پھر ہمارے پاس دیت لینے کے لئے چلا آتا ہے، تو یہاں سے چلا جا، تیرے لئے دیت نہیں ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کو کالعدم قرار دے دیا۔

5791: فيعضه كعضيض الفحلصحيح البخاری - كتاب الجهاد والسير، باب الاجير - حديث: 2832صحيح مسلم - كتاب القسامة والمحاربين والقصاص والديات، باب الصائل على نفس الإنسان او عضوه - حديث: 3259سنن ابی داود - كتاب الديات، باب في الرجل يقاتل الرجل فيدفعه عن نفسه - حديث: 3991سنن ابن ماجه - كتاب الديات، باب من عض رجلا فنزع يده فندر ثناياه - حديث: 2652السنن للنسائی - كتاب البيوع، ذكر الاختلاف على عطاء في هذا الحديث - حديث: 4709صحيح ابن حبان - كتاب الحظر والإباحة، كتاب الرهن - ذكر الخبر المدحض قول من زعم ان هذا الخبر تفرد به، حديث: 6091مصنف عبد الرزاق الصنعانی - كتاب العقول، باب السن تنزع فيعيدها صاحبها - حديث: 16930السنن الكبرى للنسائی - كتاب القسامة، ذكر الاختلاف على عطاء في هذا الحديث - حديث: 6758شرح معانی الآثار للطحاوی - كتاب الـ ير، باب ما ينهى عن قتله من النساء والولدان في دار الحرب - حديث: 3328سنن الدارقطنی - كتاب في الاقضية والاحكام وغير ذلك، في المراة تقتل إذا ارتدت - حديث: 3960مسند احمد بن حنبل - مسند الشاميين، حديث يعلى بن امية - حديث: 17648مسند الطيالسی - يعلى بن منية، حديث: 1406مسند الحميدی - احاديث يعلى بن امية رضي الله عنه، حديث: 762مسند الحارث - كتاب الحدود والديات، باب فيمن عض يد إنسان - حديث: 519

ذِكْرُ مَنَاقِبِ مُعَاذِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوحِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت معاذ بن عمرو بن جموح رضی اللہ عنہ کے فضائل

5792 – حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَرْبِيُّ، ثَنَا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الزُّبَيْرِيُّ، قَالَ: وَمِنْ بَنِي جُشَمِ بْنِ الْخَزْرَجِ، ثُمَّ مِنْ بَنِي سَلِمَةَ بْنِ سَعْدِ بْنِ سَارِدَةَ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جُشَمٍ مُعَاذٌ، وَمُعَوِّذٌ، وَخَلَّادٌ بَنُو عَمْرِو بْنِ الْجَمُوحِ بْنِ زَيْدِ بْنِ حَرَامِ بْنِ كَعْبٍ شَهِدُوا بَدْرًا، وَمُعَاذٌ قَتَلَ اَبَا جَهْلٍ، وَقَطَعَ عِكْرِمَةُ بْنُ اَبِي جَهْلٍ يَدَهُ، فَعَاشَ اِلٰى زَمَنِ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَاُمُّهُ هِنْدُ بِنْتُ عَمْرِو بْنِ ثَعْلَبَةَ بْنِ حَرَامٍ، وَعَمُّهُ جَابِرُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الْاَنْصَارِيُّ عَقِبِيٌّ بَدْرِيٌّ

✧✧ مصعب بن عبداللہ زبیری کہتے ہیں: بنی جشم بن خزرج میں سے پھر بنی سلمہ بن سعد بن ساردہ بن یزید بن جشم میں سے عمرو بن جموح بن زید بن حرام بن کعب کے بیٹے معاذ، معوذ اور خلاد تھے، یہ لوگ جنگ بدر میں شریک ہوئے۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے ابوجہل کو قتل کیا، اور حضرت عکرمہ بن ابی جہل نے ان کا ہاتھ کاٹ دیا تھا، یہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے دور خلافت تک زندہ رہے۔ ان کی والدہ ہند بنت عمر بن ثعلبہ بن حرام ہیں، ان کے چچا حضرت جابر بن عبداللہ انصاری عقبی، بدری صحابی ہیں۔

5793 – اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوبَ الثَّقَفِيُّ، ثَنَا مُوسَى بْنُ زَكَرِيَّا، ثَنَا خَلِيفَةُ بْنُ خَيَّاطٍ، قَالَ: وَمُعَاذُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوحِ اَصَابَتْهُ نَكْبَةٌ يَوْمَ بَدْرٍ فَبَقِيَ عَلِيلًا اِلٰى عَهْدِ عُثْمَانَ، ثُمَّ تُوُفِّيَ بِالْمَدِينَةِ سَنَةَ اَرْبَعَ عَشْرَةَ، وَصَلّٰى عَلَيْهِ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ وَدُفِنَ بِالْبَقِيعِ

✧✧ خلیفہ بن خیاط بیان کرتے ہیں کہ حضرت معاذ بن عمرو بن جموح رضی اللہ عنہ کو جنگ بدر میں ایک زخم لگا تھا، اس کی وجہ سے آپ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے زمانے تک مسلسل علیل رہے، ۱۴ ہجری کو آپ کا وصال ہوا، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ ان کو جنت البقیع میں دفن کیا گیا۔

5794 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ الْبَغْدَادِيُّ، ثَنَا اَبُوْ عُلَاثَةَ، ثَنَا اَبِي، ثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ، حَدَّثَنِي اَبُو الْاَسْوَدِ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، فِي تَسْمِيَةِ الَّذِينَ بَايَعُوا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعَقَبَةِ مِنْ بَنِي حَرَامِ بْنِ كَعْبٍ مُعَاذُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوحِ

✧✧ حضرت عروہ بن زبیر فرماتے ہیں: بنی حرام بن کعب کی جانب سے بیعت عقبہ میں شریک ہونے والوں میں حضرت معاذ بن عمرو بن جموح رضی اللہ عنہ بھی شامل ہیں۔

5795 – حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِئٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شَاذَانَ، وَاَحْمَدُ بْنُ سَلَمَةَ، قَالَا: ثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نِعْمَ الرَّجُلُ مُعَاذُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوحِ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي)5795 – على شرط مسلم

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: معاذ بن عمرو بن جموح کتنا اچھا شخص ہے۔

۞۞ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کونقل نہیں کیا۔

5796 – حَدَّثَنَا اَبُوْ زَكَرِيَّا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنْبَرِيُّ، ثَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْعَبْدِيُّ، وَثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، وَاللَّفْظُ لَهُ، ثَنَا اَبُو الْمُثَنَّى الْعَبْدِيُّ، قَالَا: ثَنَا مُسَدَّدٌ، ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ الْمَاجِشُونِ، عَنْ صَالِحِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: بَيْنَمَا اَنَا وَاقِفٌ فِي الصَّفِّ يَوْمَ بَدْرٍ، فَنَظَرْتُ عَنْ يَمِينِي، وَشِمَالِي، فَاِذَا اَنَا بَيْنَ غُلَامَيْنِ مِنَ الْاَنْصَارِ حَدِيْثَةٌ اَسْنَانُهُمَا تَمَنَّيْتُ اَنْ اَكُونَ بَيْنَ اَضْلَعٍ مِنْهُمَا، فَغَمَزَنِيْ اَحَدُهُمَا فَقَالَ: يَا عَمَّاهُ، هَلْ تَعْرِفُ اَبَا جَهْلٍ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، وَمَا حَاجَتُكَ اِلَيْهِ يَا ابْنَ اَخِي؟ قَالَ: اُخْبِرْتُ اَنَّهُ يَسُبُّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَئِنْ رَاَيْتُهُ لَا يُفَارِقُ سِوَادِي سَوَادَهُ حَتّٰى يَمُوتَ الْاَعْجَلُ مِنَّا فَتَعَجَّبْتُ لِذَلِكَ، فَغَمَزَنِي الْآخَرُ، فَقَالَ لِي مِثْلَهَا، فَلَمْ اَنْشَبْ اَنْ نَظَرْتُ اِلٰى اَبِيْ جَهْلٍ يَدُورُ فِي النَّاسِ، فَقُلْتُ لَهُمَا: اَلَا اِنَّ هٰذَا صَاحِبُكُمَا الَّذِي تَسْاَلَانِ عَنْهُ، فَابْتَدَرَاهُ بِسَيْفَيْهِمَا فَضَرَبَاهُ حَتّٰى قَتَلَاهُ، ثُمَّ انْصَرَفَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَاهُ، فَقَالَ: اَيُّكُمَا قَتَلَهُ؟ فَقَالَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا: اَنَا قَتَلْتُهُ. فَقَالَ: هَلْ مَسَحْتُمَا سَيْفَيْكُمَا؟ قَالَا: لَا، فَنَظَرَ فِي السَّيْفَيْنِ فَقَالَ: كِلَاكُمَا قَتَلَهُ وَقَضَى بِسَلَبِهِ لِمُعَاذِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوحِ وَكَانَ الْآخَرُ مُعَاذَ بْنَ عَفْرَاءَ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)5796 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ صالح بن ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن عوف اپنے والد سے، وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ جنگ بدر کے

5795: الجامع للترمذی - ابواب المناقب عن رسول الله صلى الله عليه وسلم - باب مناقب معاذ بن جبل ' حديث: 3810السنن الكبرى للنسائی - كتاب المناقب' مناقب اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم من المهاجرين والانصار - معاذ بن عمرو بن الجموح رضی الله عنه' حديث: 7961صحيح ابن حبان - كتاب إخباره صلى الله عليه وسلم عن مناقب الصحابة' ذكر ابی عبيدة بن الجراح رضی الله عنه وقد فعل - حديث: 7107مسند احمد بن حنبل - ومن مسند بنی هاشم' مسند ابی هريرة رضی الله عنه - حديث: 9248الادب المفرد للبخاری - باب من اثنى على صاحبه إن كان آمنا به' حديث: 347

5796: صحيح البخاری - كتاب فرض الخمس' باب من لم يخمس الاسلاب - حديث: 2989صحيح مسلم - كتاب الجهاد والسير' باب استحقاق القاتل سلب القتيل - حديث: 3383 صحيح ابن حبان - كتاب السير' باب الغنائم وقسمتها - ذكر خبر اوهم عالما من الناس ان المسلمين إذا اشتركا فی' حديث: 4917 مصنف ابن ابی شيبة - كتاب المغازی' غزوة بدر الكبرى ومتى كانت وامرها - حديث: 35992 مسند احمد بن حنبل - مسند العشرة المبشرين بالجنة - مسند عبد الرحمن بن عوف الزهری رضی الله عنه' حديث: 1627 البحر الزخار مسند البزار - باب ما روى سعد بن إبراهيم عن ابيه ' حديث: 905مسند ابی يعلى الموصلی - من مسند عبد الرحمن بن عوف' حديث: 832 المعجم الكبير للطبرانی - بقية الميم' رواية اهل الكوفة - معاذ بن عمرو بن الجموح الانصاری ثم الخزرجی بدری' حديث: 17198

دن میں مجاہدین کی صف میں موجود تھا، میں نے اپنے دائیں بائیں دیکھا، تو میری نظر دو کمسن انصاری لڑکوں پر پڑی، میرا دل چاہا کہ میں ان کو گود میں اٹھا کر پیار کروں، اتنے میں ان میں سے ایک نے آنکھ کا اشارہ کر کے مجھ سے پوچھا: چچا جی، کیا آپ ابوجہل کو جانتے ہیں؟ میں نے کہا: جی ہاں۔ میں جانتا ہوں، لیکن بیٹا تمہیں اس سے کیا کام ہے؟ اس نے کہا: مجھے پتا چلا ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کو گالیاں دیتا ہے، میں جب تک اس کو مار نہ ڈالوں تب تک اس کا پیچھا نہیں چھوڑوں گا، پھر دوسرے نے بھی مجھ سے اسی طرح ابوجہل کے بارے میں پوچھا، میں نے فوراً اِدھر اُدھر دیکھا تو مجھے ابوجہل لوگوں میں گھومتا ہوا دکھائی دیا، میں نے ان سے کہا: بچو! وہ دیکھو، جس شخص کے بارے میں تم پوچھ رہے تھے، وہ تمہارا مطلوبہ شخص وہ رہا۔ ان دونوں لڑکوں نے اپنی تلواریں نیام سے نکالیں اور بجلی کی سی تیزی سے اس پر جھپٹ پڑے، اور دیکھتے ہی دیکھتے اس کو واصل جہنم کر دیا۔ اور آ کر رسول اللہ ﷺ کو ابوجہل کے قتل کی خوشخبری سنائی۔ حضور ﷺ نے پوچھا: تم میں سے کس نے اس کو قتل کیا؟ دونوں نے کہا: اس کو میں نے قتل کیا ہے۔ حضور ﷺ نے پوچھا: تم نے ابھی تک اپنی تلواریں دھوئی تو نہیں ہیں؟ انہوں نے کہا: جی نہیں۔ آپ ﷺ نے ان کی تلواروں کا معاینہ کرنے کے بعد فرمایا: تم دونوں نے ہی اس کو قتل کیا ہے۔ پھر آپ ﷺ نے ابوجہل کا ساز و سامان معاذ بن عمرو بن جموح رضی اللہ عنہ کو عطا فرمایا۔ دوسرے کا نام ''حضرت معاذ بن عفراء رضی اللہ عنہ'' ہے۔

فَاَمَّا اَخُوهُ خَلَّادُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوحِ

ان کے بھائی حضرت خلاد بن عمرو بن جموح رضی اللہ عنہ کے فضائل

5796 - فَاَخْبَرَنَاهُ اَبُوْ جَعْفَرٍ الْبَغْدَادِيُّ، ثَنَا اَبُوْ عُلَاثَةَ، حَدَّثَنِيْ اَبِیْ، ثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ، حَدَّثَنِيْ اَبُو الْاَسْوَدِ، عَنْ عُرْوَةَ، اَنَّ خَلَّادَ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوحِ، قُتِلَ بِاُحُدٍ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✧✧ حضرت عروہ فرماتے ہیں: خلاد بن عمرو بن جموح رضی اللہ عنہ جنگ احد میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ لڑتے ہوئے شہید ہوئے۔

ذِكْرُ مَنَاقِبِ عُمَيْرِ بْنِ الْحَمَّامِ بْنِ الْجَمُوحِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت عمیر بن حمام بن جموح رضی اللہ عنہ کے فضائل

5797 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ، ثَنَا اَبُوْ عُلَاثَةَ، ثَنَا اَبِی، ثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ، حَدَّثَنِيْ اَبُو الْاَسْوَدِ، عَنْ عُرْوَةَ، اَنَّ عُمَيْرَ بْنَ الْحَمَّامِ، مِنْ بَنِيْ سَلِمَةَ، ثُمَّ مِنْ بَنِيْ حَرَامِ بْنِ كَعْبِ بْنِ غَنْمِ بْنِ سَلَمَةَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✧✧ عروہ کہتے ہیں: بنی سلمہ سے پھر بنی حرام بن کعب بن غنم بن سلمہ میں سے عمیر بن حمام رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ جنگ بدر میں شریک ہوئے۔

5798 - حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّوْرِيُّ، ثَنَا اَبُو النَّضْرِ، ثَنَا

5798: مسند احمد بن حنبل ' مسند انس بن مالك رضى الله تعالى عنه - حديث: 12180 مسند عبد بن حميد - مسند انس بن مالك ' حديث: 1276 السنن الكبرى للبيهقي - كتاب السير ' باب من تبرع بالتعرض للقتل رجاء إحدى الحسنيين - حديث: 16658

سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ: قُومُوا اِلٰى جَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضِ، قَالَ عُمَيْرُ بْنُ الْحَمَّامِ الْاَنْصَارِيُّ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، عَرْضُهَا السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضِ، بَخٍ بَخٍ، لَا وَاللّٰهِ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ لَا بُدَّ اَنْ اَكُونَ مِنْ اَهْلِهَا . قَالَ: فَاِنَّكَ مِنْ اَهْلِهَا، فَاَخْرَجَ تُمَيْرَاتٍ فَجَعَلَ يَاْكُلُ، ثُمَّ قَالَ: لَئِنْ حَيِيتُ حَتّٰى آكُلَ تَمَرَاتِي اِنَّهَا لَحَيَاةٌ طَوِيلَةٌ قَالَ: فَرَمَى بِمَا كَانَ مَعَهُ مِنَ التَّمْرِ، ثُمَّ قَاتَلَهُمْ حَتّٰى قُتِلَ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦✦ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ بدر کے دن فرمایا: اس جنت کی طرف بڑھو، جس کی چوڑائی زمین وآسمان کے برابر ہے۔ حضرت عمیر بن حمام رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (کیا واقعی) اس کی چوڑائی زمین اورآسمان کے برابر ہے، یہ کہہ کر اپنی سواری کو بٹھا کر (اس سے نیچے اترے اور) عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں تو لازمی جنتی ہونگا۔

ذِكْرُ مَنَاقِبِ خِرَاشِ بْنِ الصِّمَّةِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوحِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت خراش بن صمہ بن عمرو بن جموح رضی اللہ عنہ کے فضائل

5799 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِالْجَبَّارِ، ثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ، فِي تَسْمِيَةِ مَنْ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَنِي جُشَمَ بْنَ الْخَزْرَجَ خِرَاشَ بْنَ الصِّمَّةِ بْنَ عَمْرِو بْنَ الْجَمُوحَ "

✦✦ ابن اسحاق کہتے ہیں: بنی جشم بن خزرج کی جانب سے حضرت خراش بن صمہ بن عمرو بن جموح رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جنگ بدر میں شریک ہوئے۔

ذِكْرُ مَنَاقِبِ الْحُبَابِ بْنِ الْمُنْذِرِ بْنِ الْجَمُوحِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت حباب بن منذر بن جموح رضی اللہ عنہ کے فضائل

5800 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ الْبَغْدَادِيُّ، ثَنَا اَبُوْ عُلَاثَةَ، ثَنَا اَبِي، ثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ، عَنْ اَبِي الْاَسْوَدِ، عَنْ عُرْوَةَ، فِيمَنْ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَنِي حَرَامِ بْنِ كَعْبِ الْحُبَابُ بْنِ الْمُنْذِرِ بْنِ الْجَمُوحِ بْنِ زَيْدِ بْنِ حَرَامٍ"

✦✦ عروہ کہتے ہیں: بنی حرام بن کعب کی جانب سے حباب بن منذر بن جموح بن زید بن حرام، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جنگ بدر میں شریک ہوئے۔

5801 – حَدَّثَنِي اَبُوْ اِسْحَاقَ اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى الْمُزَكِّي، ثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ بْنُ سَعِيدٍ الْحَافِظُ، ثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ يُوسُفَ بْنِ زِيَادٍ، ثَنَا اَبُوْ حَفْصٍ الْاَعْشَى، اَخْبَرَنِي بَسَّامٌ الصَّيْرَفِيُّ، عَنْ اَبِي الطُّفَيْلِ الْكِنَانِيِّ،

اَخْبَرَنِي حُبَابُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْاَنْصَارِيُّ، قَالَ: اَشَرْتُ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ بِخَصْلَتَيْنِ، فَقَبِلَهُمَا مِنِّي خَرَجْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزَاةِ بَدْرٍ فَعَسْكَرَ خَلْفَ الْمَاءِ فَقُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، اَبِوَحْيٍ فَعَلْتَ اَوْ بِرَاْيٍ؟ قَالَ: بِرَاْيٍ يَا حُبَابُ قُلْتُ: فَاِنَّ الرَّاْيَ اَنْ تَجْعَلَ الْمَاءَ خَلْفَكَ، فَاِنْ لَّجَاْتَ لَجَاْتَ اِلَيْهِ، فَقَبِلَ ذٰلِكَ مِنِّي "

✧✧ حضرت حباب بن منذر انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جنگ بدر کے موقع پر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دو مشورے دیئے تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کو ہی شرف قبولیت عطا فرمایا، ان میں سے ایک یہ ہے کہ میں جنگ بدر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک ہوا تھا، آپ علیہ السلام نے پانی کے کنوئیں سے پیچھے ہی لشکر کا پڑاؤ ڈال دیا، میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہاں پر پڑاؤ ڈالنے کے بارے میں وحی نازل ہوئی ہے یا آپ نے خود اپنی رائے سے یہ فیصلہ کیا ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: اپنی رائے سے میں نے یہ فیصلہ کیا ہے، میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں سمجھتا ہوں کہ اگر ہم کنویں سے اگلی جانب پڑاؤ ڈالیں تو بہتر رہے، کہ کچھ پسپائی اختیار کرنا پڑی تو پھر بھی کنواں ہمارے ہاتھ میں رہے گا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے اس مشورے کو قبول فرمایا۔

5802 – فَحَدَّثَنِي اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ الْاَصْبَهَانِيُّ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْجَهْمِ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي حَبِيْبَةَ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: نَزَلَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: الرَّاْيُ مَا اَشَارَ اِلَيْهِ الْحُبَابُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا حُبَابُ اَشَرْتَ بِالرَّاْيِ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: حضرت جبریل امین علیہ السلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئے اور کہا: بہتر تدبیر وہی ہے جو آپ کو حباب نے مشورہ دیا ہے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے حباب! تو نے اچھا مشورہ دیا ہے۔

5803 – حَدَّثَنِي اَبُوْ اِسْحَاقَ الْمُزَكِّي، ثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ بْنُ سَعِيدٍ الْحَافِظُ، ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ يُوسُفَ بْنِ زِيَادٍ الضَّبِّيُّ، ثَنَا اَبُوْ حَفْصٍ الْاَعْشَى، ثَنَا بَسَّامٌ الصَّيْرَفِيُّ، عَنْ اَبِي الطُّفَيْلِ الْكِنَانِيِّ، عَنْ حُبَابِ بْنِ الْمُنْذِرِ، قَالَ: " وَنَزَلَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اَيُّ الْاَمْرَيْنِ اَحَبُّ اِلَيْكَ: تَكُونَ فِي دُنْيَاكَ مَعَ اَصْحَابِكَ، اَوْ تُرَدُّ عَلَى رَبِّكَ فِيمَا وَعَدَكَ مِنْ جَنَّاتِ النَّعِيمِ مِنَ الْحُورِ الْعِيْنِ وَالنَّعِيمِ الْمُقِيمِ، وَمَا اشْتَهَتْ نَفْسُكَ، وَمَا قَرَّتْ بِهِ عَيْنُكَ، فَاسْتَشَارَ اَصْحَابَهُ " فَقَالُوا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، تَكُونُ مَعَنَا اَحَبُّ اِلَيْنَا، وَتُخْبِرُنَا بِعَوْرَاتِ عَدُوِّنَا، وَتَدْعُو اللّٰهَ لِيَنْصُرَنَا عَلَيْهِمْ، وَتُخْبِرُنَا مِنْ خَبَرِ السَّمَاءِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا لَكَ لَا تَتَكَلَّمُ يَا حُبَابُ؟ فَقُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَرْ حَيْثُ اخْتَارَ لَكَ رَبُّكَ، فَقَبِلَ ذٰلِكَ مِنِّي

✧✧ حباب بن منذر فرماتے ہیں: حضرت جبریل امین علیہ السلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور عرض

کی: آپ ان دو امور میں سے کس کو زیادہ پسند کرتے ہیں

- اپنے ساتھیوں کے ہمراہ دنیا میں رہیں۔
- اپنے رب کی بارگاہ میں آ جائیں جہاں آپ کو وہ تمام نعمتیں میسر ہونگیں جن کا آپ سے وعدہ کیا گیا ہے، یعنی جنت اور اس کی نعمتیں، حور عین، ہمیشہ کی نعمتیں، اور ہر وہ چیز جس کو دل چاہے، اور وہ چیزیں جن سے تمہاری آنکھیں ٹھنڈی ہوں۔

رسول اللہ ﷺ نے اس بارے میں اپنے اصحاب سے مشورہ کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ ہمیں تو یہی زیادہ پسند ہے کہ آپ ہمارے درمیان رہیں، آپ دشمنوں کی خفیہ سازشوں کے بارے میں ہمیں بتا دیتے ہیں، فتح کے لئے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ہمارے لئے دعا کرتے ہیں، اور آپ ہمیں آسمان کی خبریں دیتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے (حضرت حباب رضی اللہ عنہ کی جانب دیکھ کر فرمایا) اے حباب! تمہیں کیا بات ہے، تم نے کوئی مشورہ نہیں دیا؟ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ، آپ وہی اختیار کریں جو آپ کے رب نے آپ کے لئے اختیار کیا ہے، تو رسول اللہ ﷺ نے میرے مشورے کو قبول کر لیا۔

5804 – حَدَّثَنَا الشَّيْخُ الْإِمَامُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنَا اَبُو الْمُثَنّٰى، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَسْمَاءَ، ثَنَا جُوَيْرِيَةُ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيِّبِ يَزْعُمُ، اَنَّ الَّذِي قَالَ يَوْمَ السَّقِيفَةِ: اَنَا جُذَيْلُهَا الْمُحَكَّكُ رَجُلٌ مِنْ بَنِي سَلِمَةَ يُقَالُ لَهُ الْحُبَابُ بْنُ الْمُنْذِرِ "

✧✧ حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: سقیفہ کے دن جس آدمی نے "انا جزیلها المحكك" (یعنی میں وہ شخص ہوں جس کی رائے کا بہت احترام کیا جاتا ہے) کہا تھا، وہ بنی سلمہ سے تعلق رکھنے والے "حباب بن منذر رضی اللہ عنہ" ہیں۔

يَلْحَقُ بِفَضَائِلِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ

5805 – اَنْبَاَنَا الشَّيْخُ الْإِمَامُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اِسْحَاقَ الْقَاضِي، ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، قَالَ: لَمَّا مَاتَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ: مَاتَ الْيَوْمَ حَبْرُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ، وَلَعَلَّ اللّٰهَ يَجْعَلُ فِي ابْنِ عَبَّاسٍ مِنْهُ خَلَفًا

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے فضائل کا تتمہ

✧✧ یحییٰ بن سعید فرماتے ہیں: جب حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس امت کا متبحر عالم فوت ہو گیا، اور ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ ابن عباس رضی اللہ عنہما کو اس کا جانشین بنا دے۔

5806 – اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْجَوْهَرِيُّ، اَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الْإِمَامُ، ثَنَا اَبُوْ هَاشِمٍ زِيَادُ بْنُ اَيُّوبَ، ثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ، ثَنَا الشَّيْبَانِيُّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: "يُؤْخَذُ الْعِلْمُ عَنْ سِتَّةٍ مِنْ اَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَكَانَ عُمَرُ، وَعَبْدُ اللّٰهِ، وَزَيْدٌ يُشْبِهُ عِلْمُهُمْ بَعْضُهُ بَعْضًا، فَكَانَ يَقْتَبِسُ بَعْضُهُمْ مِنْ بَعْضٍ." قَالَ: فَقُلْتُ لِلشَّعْبِيِّ: وَكَانَ الْاَشْعَرِيُّ اِلٰى هٰؤُلَاءِ؟ قَالَ: كَانَ اَحَدُ الْفُقَهَاءِ

✧✧ شعبی کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے چھ افراد سے علم لیا جاتا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ، اور زید رضی اللہ عنہ کا علم ایک دوسرے کے علم کے ساتھ مشابہت رکھتا تھا، یہ علم کے معاملے میں ایک دوسرے سے معاونت کیا کرتے تھے، (شیبانی کہتے ہیں) میں نے شعبی سے کہا: اور اشعری کی علمی حیثیت کیا تھی؟ انہوں نے فرمایا: وہ ایک عظیم فقیہ تھے۔

5807 – حَدَّثَنَا اَبُو الْفَضْلِ مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، ثَنَا اَبُوْ هَمَّامٍ، ثَنَا ضَمْرَةُ، قَالَ: قَالَ ابْنُ شَوْذَبٍ: وَسَمِعْتُهُ يَذْكُرُ قَالَ: سَمِعْتُ الصَّلْتَ بْنَ بَهْرَامَ، وَنَحْنُ فِي جِنَازَةٍ، فَقَالَ: حَدَّثَنِي صَاحِبُ السَّرِيرِ اَنَّهُ، شَهِدَ جِنَازَةَ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، فَلَمَّا دُفِنَ دَمَّعَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَلَى قَبْرِهِ وَقَالَ: هٰكَذَا ذَهَابُ الْعِلْمِ

✧✧ ابن شوذب کا کہنا ہے کہ ایک جنازے کے دوران میں نے صلت بن بہرام کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ اس چار پائی والے (صاحب جنازہ) نے بتایا ہے کہ وہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے جنازے میں شریک تھے، جب ان کو دفن کر دیا گیا تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی قبر کے پاس بیٹھ کر بہت روئے اور فرمایا: (زمانے سے) اس طرح علم جائے گا''

5808 – حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْحَافِظُ، ثَنَا اَبُوْ سَعِيدٍ مُحَمَّدُ بْنُ شَاذَانَ، ثَنَا اَبُوْ هَمَّامٍ، ثَنَا خَالِدُ بْنُ حَيَّانَ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ عُرْوَةَ الدِّمَشْقِيُّ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ، وَزَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ شَهِدَا جِنَازَةً، فَلَمَّا اَرَادَ زَيْدٌ اَنْ يَرْكَبَ اَخَذَ ابْنُ عَبَّاسٍ بِرِكَابِهِ فَقَالَ: تَنَحَّ يَا ابْنَ اَخِي، فَقَالَ: هٰكَذَا يُصْنَعُ بِالْعُلَمَاءِ

✧✧ حضرت عمر بن دینار فرماتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ ایک جنازے میں شریک تھے، جب حضرت زید سواری پر سوار ہونے لگے تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے خود اپنے ہاتھ سے رکاب پکڑ کر ان کا پاؤں رکاب میں ڈالا، اور فرمایا: اے میرے بھتیجے! اب سوار ہو جاؤ، پھر فرمایا: علماء کرام کا یوں احترام کرنا چاہئے۔

5809 – اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُؤَمَّلِ بْنِ الْحَسَنِ، ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ، اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ، لَمَّا دُفِنَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ حَثَا عَلَيْهِ التُّرَابَ، ثُمَّ قَالَ: هٰكَذَا يُدْفَنُ الْعِلْمُ

✧✧ علی بن زید بن جدعان فرماتے ہیں: جب حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو دفن کیا اور ان کی قبر پر مٹی ڈال دی تو فرمایا: یوں علم دفن ہو جائے گا۔

5810 – حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، اَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِالْعَزِيزِ، وَاَبُوْ مُسْلِمٍ، اَنَّ حَجَّاجَ بْنَ مِنْهَالٍ حَدَّثَهُمْ، ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ اَبِي عَمَّارٍ، قَالَ: لَمَّا مَاتَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ جَلَسْنَا مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي ظِلِّ قَصْرٍ فَقَالَ: هٰكَذَا ذَهَابُ الْعِلْمِ لَقَدْ دُفِنَ الْيَوْمَ عِلْمٌ كَثِيرٌ

✦✦ حضرت عمار بن ابی عمار فرماتے ہیں: جب حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی تو ہم حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے ہمراہ ایک دیوار کے سائے میں بیٹھے ہوئے تھے، اس وقت انہوں نے فرمایا: علم یوں جاتا ہے، آج ہم نے بہت سارا علم دفن کر دیا۔

ذِكْرُ مَنَاقِبِ صَفْوَانَ بْنِ أُمَيَّةَ الْجُمَحِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت صفوان بن امیہ جمحی رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

5811 – اَخْبَرَنَا الشَّيْخُ الْإِمَامُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ قُتَيْبَةَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ، قَالَ: وَمَاتَ اَبُوْ اَهْيَبَ صَفْوَانُ بْنُ اُمَيَّةَ بْنِ خَلَفِ بْنِ وَهْبِ بْنِ حُذَافَةَ بْنِ جُمَحٍ، وَكَانَ اِسْلَامُهُ عِنْدَ الْفَتْحِ مَاتَ سَنَةَ ثَلَاثٍ وَاَرْبَعِينَ

✦✦ محمد بن عبداللہ بن نمیر فرماتے ہیں: ابواہیب صفوان بن امیہ بن خلف بن وہب بن حذافہ بن جمح فتح مکہ کے موقع پر اسلام لائے، اور ۴۳ ہجری کو ان کا وصال ہوا۔

ذِكْرُ مَنَاقِبِ عُثْمَانَ بْنِ طَلْحَةَ بْنِ اَبِى طَلْحَةَ

حضرت عثمان بن طلحہ بن ابی طلحہ رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

5812 – حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيدٍ اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوبَ الثَّقَفِيُّ، ثَنَا مُوسَى بْنُ زَكَرِيَّا التُّسْتَرِيُّ، ثَنَا خَلِيفَةُ بْنُ خَيَّاطٍ، قَالَ: عُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ بْنِ اَبِى طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِالْعُزَّى بْنِ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِالدَّارِ، وَاُمُّهُ بِنْتُ سَعِيدِ بْنِ سُمَيَّةَ، مِنْ بَنِى عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ مِنْ اَهْلِ قُبَاءَ، وَكَانَ اِسْلَامُهُ وَاِسْلَامُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، وَخَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ فِى وَقْتٍ وَاحِدٍ، وَتُوُفِّىَ بِمَكَّةَ سَنَةَ ثَلَاثٍ وَاَرْبَعِينَ

✦✦ خلیفہ بن خیاط نے آپ کا نسب یوں بیان کیا ہے "عثمان بن طلحہ بن ابی طلحہ بن عبدالعزیٰ بن عثمان بن عبدالدار"۔ ان کی والدہ سعید بن سمیہ کی بیٹی ہیں، اہل قباء میں سے بنی عمرو بن عوف سے تعلق رکھتی تھیں۔ حضرت عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہ، حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ اور حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ اکٹھے مسلمان ہوئے تھے۔ آپ کا انتقال ۴۳ ہجری کو مکہ مکرمہ میں ہوا۔

5813 – حَدَّثَنِى اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَرْبِيُّ، ثَنَا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الزُّبَيْرِيُّ، قَالَ: وَمِنْ بَنِى عَبْدِالدَّارِ بْنِ قُصَيٍّ فَذَكَرَ هٰذَا النَّسَبَ، وَاُمُّهُ سَلَامَةُ بِنْتُ سَعِيدٍ مِنْ بَنِى عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ مِنْ اَهْلِ قُبَاءَ، وَكَانَ اِسْلَامُهُ قَبْلَ الْفَتْحِ مَعَ اِسْلَامِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، وَخَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ، وَقَدِمَ الْمَدِينَةَ فِى صَفَرٍ سَنَةَ ثَمَانٍ مِنَ الْهِجْرَةِ، وَمَاتَ بِمَكَّةَ سَنَةَ اثْنَتَيْنِ وَاَرْبَعِينَ حِينَ قَامَ مُعَاوِيَةُ

✦✦ مصعب بن عبداللہ زبیری نے بنی عبدالدار بن قصی (میں سے حضرت عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہ بھی تھے) اس کے بعد سابقہ حدیث کے مطابق ان کا نسب بیان کیا اور فرمایا: ان کی والدہ "سلامہ بنت سعید" ہیں۔ اہل قباء میں سے بنی عمرو بن

عوف کے ساتھ ان کا تعلق تھا، یہ فتح مکہ سے پہلے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ، اور حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے ہمراہ اسلام لائے تھے، ہجرت کے دوسرے سال ماہ صفرالمظفر میں مدینہ منورہ آئے، حضرت معاویہ کے دور میں ۴۲ ہجری کو مکہ مکرمہ میں وفات پائی۔

5814 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، اَنَا يُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: رَاَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْكَعْبَةَ هُوَ وَاُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ، وَبِلَالٌ، وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ لَمْ يَدْخُلْهَا مَعَهُمْ اَحَدٌ، فَاَخْبَرَنِي بِلَالٌ اَنَّهُ سَاَلَ عُثْمَانَ بْنَ طَلْحَةَ: اَيْنَ صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: بَيْنَ الْعَمُودَيْنِ الْيَمَانِيَيْنِ وَقَدْ رَوَى شَيْبَةُ بْنُ عُثْمَانَ، عَنْ عَمِّهِ عُثْمَانَ بْنِ طَلْحَةَ

✧✧ سالم اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ میں داخل ہوئے، اس وقت آپ علیہ السلام کے ہمراہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ، رضی اللہ عنہما اور حضرت عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہ تھے، ان کے علاوہ اور کوئی شخص ان کے ساتھ نہ تھا، مجھے حضرت بلال نے یہ بات بتائی کہ انہوں نے حضرت عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (کعبہ کے اندر) کس جگہ پر نماز پڑھی تھی؟ انہوں نے بتایا کہ دو یمانی ستونوں کے درمیان۔

❀❀ شیبہ بن عثمان نے اپنے چچا عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہ سے حدیث روایت کی ہے۔

5815 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ مِنْ اَصْلِ كِتَابِهِ، ثَنَا بَكَّارُ بْنُ قُتَيْبَةَ الْقَاضِي، ثَنَا اَبُو الْمُطَرِّفِ بْنُ اَبِي الْوَزِيرِ، ثَنَا مُوسَى بْنُ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ شَيْبَةَ بْنِ عُثْمَانَ الْحَجَبِيِّ، حَدَّثَنِي عَمِّي عُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ، اَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: " ثَلَاثٌ يُصْفِينَ لَكَ: وُدُّ اَخِيكَ تُسَلِّمُ عَلَيْهِ اِذَا لَقِيتَهُ، وَتُوَسِّعُ لَهُ فِي الْمَجْلِسِ، وَتَدْعُوهُ بِاَحَبِّ اَسْمَائِهِ اِلَيْهِ اَبُو الْمُطَرِّفِ مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي الْوَزِيرِ مِنْ ثِقَاتِ الْبَصْرِيِّينَ وَقُدَمَائِهِمْ، لَا اَعْلَمُ اَنِّي عَلَوْتُ لَهُ فِي حَدِيثٍ غَيْرِ هٰذَا

✧✧ شیبہ بن عثمان حجبی اپنے چچا حضرت عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: تین عادتیں بہت اچھی ہیں۔

- جب تو کسی مسلمان بھائی سے ملے تو اس کو سلام کیا کر، اس سے محبت بڑھے گی۔
- مجلس میں اس کے لئے گنجائش بنایا کر۔
- اُس کو اس نام کے ساتھ پکارا کر جو نام اس کو سب سے زیادہ اچھا لگتا ہے۔

❀❀ ابوالمطرف محمد بن ابی الوزیر پرانے ثقہ بصری راویوں میں سے ہیں۔ میری معلومات کے مطابق ان کے ذریعے میری یہ سند سب سے ''عالی'' ہے۔

ذِكْرُ مَنَاقِبِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَالِكِ بْنِ بُحَيْنَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت عبداللہ بن مالک بن بحینہ رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

5816 – سَمِعْتُ اَبَا الْعَبَّاسِ مُحَمَّدَ بْنَ يَعْقُوبَ، يَقُولُ: سَمِعْتُ الْعَبَّاسَ بْنَ مُحَمَّدٍ الدُّورِيَّ، يَقُولُ: يَرْوِي عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَالِكِ بْنِ بُحَيْنَةَ، عَنْ اَبِيهِ، هٰكَذَا يَرْوِيهِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ، وَهُوَ خَطَاٌ، لَيْسَ يَرْوِي اَبُوهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا عَبْدُ اللّٰهِ الَّذِي رَاَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَبُحَيْنَةُ اُمُّهُ

✧✧ عباس بن محمد دوری کہتے ہیں ''عبداللہ بن مالک بن بحینہ'' اپنے والد کے واسطے سے ان کے والد سے روایت کی جاتی ہے، اوراسی طرح ابراہیم بن سعد سے بھی روایت کی جاتی ہے، یہ غلط ہے کیونکہ ان کے والد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے حدیث بیان نہیں کرتے ہیں۔ صرف عبداللہ ہی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی ہے اور بحینہ ان کی والدہ ہیں۔

5817 – حَدَّثَنِي اَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَرْبِيُّ، ثَنَا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ، قَالَ: " وَمِنْ حُلَفَائِهِمْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَالِكِ بْنِ بُحَيْنَةَ، وَبُحَيْنَةُ اُمُّهُ، وَهِيَ بُحَيْنَةُ بِنْتُ الْحَارِثِ بْنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِمَنَافٍ تَزَوَّجَهَا مَالِكٌ وَهُوَ رَجُلٌ مِنْ اَزْدِ شَنُوءَةَ حَلِيفٌ لِبَنِي عَبْدِالْمُطَّلِبِ، فَوَلَدَتْ لَهُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَالِكٍ، فَكَانَ يُقَالُ لَهُ: ابْنُ بُحَيْنَةَ " لَا نَعْرِفُ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَالِكٍ مِنَ التَّابِعِينَ رَاوِيًا غَيْرَ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ الْاَعْرَجِ اَبُو مُحَمَّدٍ: اَوَّلُهَا حَدِيثُ السَّهْوِ، وَلَهُ طُرُقٌ كَثِيرَةٌ، وَكَانَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَجَدَ جَافَى عَضُدَيْهِ، عَنْ جَنْبَيْهِ وَاحْتَجَمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَحْيِ جَمَلٍ، وَقَدْ رَوَى اَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ الْبَاقِرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ، وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ ثَوْبَانَ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَالِكِ بْنِ بُحَيْنَةَ "

✧✧ مصعب بن عبداللہ کہتے ہیں: ان کے حلفاء میں سے عبداللہ بن مالک بن بحینہ رضی اللہ عنہ ہیں۔ بحینہ ان کی والدہ ہیں۔ یہ بحینہ بنت حارث بن مطلب بن عبدمناف ہے، مالک نے ان کے ساتھ نکاح کیا، مالک ازدشنوۃ قبیلے سے تعلق رکھنے والا شخص تھا اور بنی عبدالمطلب کا حلیف تھا، بحینہ کے پیٹ سے ان کا بیٹا عبداللہ بن مالک پیدا ہوا، اس لئے ان کو ابن بحینہ کہا جاتا تھا، ہم نہیں جانتے کہ تابعین میں سے عبدالرحمٰن بن ہرمز اعرج ابومحمد کے علاوہ دوسرے کسی شخص نے ان سے روایت کی ہو، ان کی سب سے پہلی حدیث ''سہو'' کے بارے میں ہے۔ اس کے بہت سارے طرق ہیں۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے ہوئے سجدہ تو اپنے پہلوؤں اور رانوں کے درمیاں فاصلہ رکھتے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقام لحی جمل میں پچھنے لگوائے۔ (لحی جمل، مکہ کے راستے میں واقع ایک جگہ کا نام ہے)

✿✿ ابوجعفر محمد بن علی بن حسین الباقر اور محمد بن عبدالرحمٰن بن ثوبان نے عبداللہ بن مالک بحینہ سے حدیث روایت کی ہے۔

حضرت باقر سے روایت کردہ حدیث درج ذیل ہے۔

اَمَا حَدِيْثُ الْبَاقِرِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ

امام محمد الباقر کی نقل کردہ روایت

5818 – فَحَدَّثَنَاهُ اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْحَافِظُ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْوَهَّابِ، ثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدِ الْقَطَوَانِيُّ، ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَالِكِ بْنِ بُحَيْنَةَ، قَالَ: " خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى صَلَاةِ الصُّبْحِ وَمَعَهُ بِلَالٌ، فَاَقَامَ الصَّلَاةَ فَمَرَّ بِىْ وَقَالَ: تُصَلِّى الصُّبْحَ اَرْبَعًا " اَنْبَاَ الشَّيْخُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ. اَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ زِيَادٍ، ثَنَا اَبُوْ حُمَةَ، ثَنَا اَبُوْ قُرَّةَ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، وَسُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِنَحْوِهٖ

✧✧ امام محمد الباقر، حضرت عبداللہ بن مالک بن بحینہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نماز فجر کے لئے نکلے اس وقت آپ علیہ السلام کے ہمراہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ تھے، نماز کے لئے اقامت ہوچکی تھی، آپ ﷺ میرے پاس سے گزرے، آپ نے مجھے فرمایا: تم فجر کی چار رکعتیں پڑھ رہے ہو؟ (وہ جماعت کی صف میں کھڑے سنتیں پڑھ رہے تھے)

ایک دوسری سند کے ہمراہ بھی جعفر بن محمد سے مذکورہ حدیث جیسی حدیث مروی ہے۔

محمد بن عبدالرحمٰن بن ثوبان سے روایت کردہ حدیث درج ذیل ہے۔

وَاَمَّا حَدِيْثُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ ثَوْبَانَ

محمد بن عبدالرحمٰن کی نقل کردہ روایت

5819 – فَاَخْبَرَنَاهُ اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْمَحْبُوبِيُّ، اَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَسْعُوْدٍ، ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ، اَنْبَاَ هِشَامٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِىْ كَثِيْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ ثَوْبَانَ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَالِكِ بْنِ بُحَيْنَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِهٖ وَهُوَ مُنْتَصِبٌ يُصَلِّى بَيْنَ يَدَىَّ صَلَاةَ الصُّبْحِ، فَقَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَجْعَلُوا هٰذِهِ الصَّلَاةَ قَبْلَ الظُّهْرِ وَبَعْدَهَا، وَاجْعَلُوا بَيْنَهُمَا فَصْلًا

✧✧ محمد بن عبدالرحمٰن بن ثوبان حضرت عبداللہ بن مالک بن بحینہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس سے گزرے، اس وقت وہ نماز فجر کی قبلیہ سنتیں پڑھ رہے تھے، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: نماز ظہر سے پہلے اور اس کے بعد کی سنتیں (اس طرح فرضوں کی جگہ پر) مت پڑھو بلکہ ان کے درمیان کچھ فاصلہ رکھو۔[1]

---

[1] (یعنی فجر کے فرائض سے پہلے دو رکعتیں اور ظہر کی نماز میں پہلے اور بعد کی سنتیں اُس جگہ پر مت پڑھو جہاں پر فرض پڑھتے ہو، بلکہ یوں کرو کہ پچھلی صفوں میں سنتیں پڑھیں پھر اگلی صفوں میں آکر فرائض ادا کریں، ایک ہی جگہ پر سنتیں اور فرض نہ پڑھیں۔ یا سنتوں اور فرضوں کے درمیان کوئی کلام وغیرہ کر کے فاصلہ کرلیا کرو۔ یاد رہے کہ یہ حکم بھی مستحب کی حد تک ہے ورنہ ایک ہی مقام پر نوافل اور فرائض ادا کرنا، ناجائز نہیں ہے۔ شفیق)

ذِكْرُ مَنَاقِبِ نَافِعِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت نافع بن عتبہ بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

5820 – حَدَّثَنِیْ اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَرْبِیُّ، ثَنَا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الزُّبَيْرِیُّ، قَالَ: نَافِعُ بْنُ عُتْبَةَ بْنِ مَالِكِ بْنِ اَهْيَبَ بْنِ عَبْدِمَنَافِ بْنِ زُهْرَةَ، وَاُمُّهُ مِنْ كِنَانَةَ، وَاسْمُهَا زَيْنَبُ بِنْتُ جَابِرٍ

✧✧مصعب بن عبداللہ زبیری نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے'' نافع بن عتبہ بن مالک بن اہیب بن عبدمناف بن زہرہ'' ان کی والدہ کا نام'' زینب بنت جابر'' ہے ان کا تعلق قبیلہ'' کنانہ'' کے ساتھ ہے۔

5821 – حَدَّثَنَاهُ اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا مُوسَى بْنُ زَكَرِيَّا، ثَنَا خَلِيفَةُ بْنُ خَيَّاطٍ، قَالَ: نَافِعُ بْنُ عُتْبَةَ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ، اُمُّهُ زَيْنَبُ بِنْتُ خَالِدِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ سُوَيْدِ بْنِ جَابِرِ بْنِ تَيْمِ بْنِ عَامِرِ بْنِ عَوْفِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِمَنَاةِ بْنِ عَدِیِّ بْنِ كِنَانَةَ، وَيُقَالُ اُمُّهُ عَاتِكَةُ بِنْتُ عَوْفٍ اُخْتُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ

✧✧خلیفہ بن خیاط نے ان کا نام'' نافع بن عتبہ بن ابی وقاص'' بتایا ہے، اوران کی والدہ کا نام'' زینب بنت خالد بن عبید بن سوید بن جابر بن تیم بن عامر بن عوف بن حارث بن عبدمناۃ بن عدی کنانہ'' ہے۔ ایک موقف یہ بھی ہے کہ ان کی والدہ کا نام'' عاتکہ بنت عوف'' ہے جوکہ عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کی بہن ہیں۔

5822 – حَدَّثَنَا الشَّيْخُ الْاِمَامُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ، ثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَلِیٍّ، ثَنَا مُوسَى بْنُ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، عَنْ نَافِعِ بْنِ عُتْبَةَ، قَالَ: قَدِمَ نَاسٌ مِنَ الْعَرَبِ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَلِّمُونَ عَلَيْهِ عَلَيْهِمُ الصُّوفُ، فَقُمْتُ فَقُلْتُ: لَاَحُولَنَّ بَيْنَ هَؤُلَاءِ وَبَيْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ قُلْتُ فِی نَفْسِی: هُوَ نَجِیُّ الْقَوْمِ، ثُمَّ اَبَتْ نَفْسِی اِلَّا اَنْ اَقُومَ اِلَيْهِ قَالَ: فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: يَغْزُونَ جَزِيرَةَ الْعَرَبِ فَيَفْتَحُهَا اللّٰهُ، ثُمَّ يَغْزُونَ فَارِسَ فَيَفْتَحُهَا اللّٰهُ، ثُمَّ يَغْزُونَ الدَّجَّالَ فَيَفْتَحُهُ اللّٰهُ

(التعليق: من تلخيص الذهبی) 5822 – موسى بن عبد الملك واه

✧✧حضرت نافع بن عتبہ فرماتے ہیں: عرب کے کچھ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں اسلام قبول کرنے کے لئے آئے، انہوں نے اون کے کپڑے پہنے ہوئے تھے، میں یہ سوچ کر کہ ان کے اوررسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان حائل ہوجاؤں، اٹھ کر کھڑا ہوا، پھر میرے دل میں خیال آیا کہ آپ تو قوم کے نجات دہندہ ہیں۔ (اس لئے آپ کو کوئی کچھ نہیں کہہ سکتا) لیکن

5822:صحيح مسلم - كتاب الفتن واشراط الساعة' باب ما يكون من فتوحات المسلمين قبل الدجال - حديث: 5270'سنن ابن ماجه - كتاب الفتن' باب الملاحم - حديث: 4089'مصنف ابن ابی شيبة - كتاب الفتن' ما ذكر فی فتنة الدجال - حديث: 36818'صحيح ابن حبان - كتاب التاريخ' ذكر البيان بان اول فتح يكون للمسلمين بعده فتح جزيرة العرب - حديث: 6781'مسند احمد بن حنبل - اول مسند الكوفيين' حديث نافع بن عتبة بن ابی وقاص - حديث: 18604'مشكل الآثار للطحاوی - باب بيان مشكل ما روی عن رسول الله صلى الله عليه' حديث: 433

پھر میرے دل نے مجبور کیا اور میں آپ ﷺ کے قریب آ کر کھڑا ہو گیا۔ میں نے اس وقت سنا، رسول اللہ ﷺ فرما رہے تھے: جزیرہ عرب کے ساتھ جنگ ہوگی اور اللہ تعالیٰ ہمیں فتح و نصرت سے ہمکنار کرے گا، پھر ایران سے جنگ ہوگی، اس میں بھی اللہ پاک ہمیں فتح دے گا، پھر دجال کے ساتھ جنگ ہوگی، اللہ پاک اس پر بھی فتح دے گا۔

ذِكْرُ مَنَاقِبِ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ اَزْهَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت عبدالرحمٰن بن ازہر رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

5823 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ الْاَصْبَهَانِيُّ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْجَهْمِ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ اَزْهَرَ بْنِ عَوْفِ بْنِ عَبْدِالْحَارِثِ بْنِ زُهْرَةَ بْنِ كِلَابٍ وَيُكَنَّى اَبَا زُبَيْرٍ، وَاُمُّهُ بُكَيْرَةُ بِنْتُ عَبْدِيَزِيدَ بْنِ هَاشِمِ بْنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِمَنَافٍ، شَهِدَ حُنَيْنًا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✧✧ محمد بن عمر نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے "عبدالرحمٰن بن ازہر بن عوف بن عبدالحارث بن زہرہ بن کلاب"۔ ان کی کنیت "ابوزبیر" ہے، ان کی والدہ کا نام "بکیرہ بنت عبدیزید بن ہاشم بن مطلب بن عبدمناف" ہے، آپ جنگ حنین میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ شریک ہوئے۔

5824 – اَخْبَرَنِيْ اَبُو الْحُسَيْنِ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَلْخِيُّ بِبَغْدَادَ، ثَنَا اَبُوْ اِسْمَاعِيلَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ، ثَنَا نَافِعُ بْنُ يَزِيدَ، حَدَّثَنِيْ جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ السَّائِبِ، اَنَّ عَبْدَ الْحَمِيدِ بْنَ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ اَزْهَرَ حَدَّثَهُ، عَنْ اَبِيهِ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ اَزْهَرَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّمَا مَثَلُ الْعَبْدِ حِينَ يُصِيبُهُ الْوَعْكُ اَوِ الْحُمَّى كَمَثَلِ حَدِيدَةٍ اُدْخِلَتِ النَّارَ فَيَذْهَبُ خَبَثُهَا وَيَبْقَى طِيبُهَا

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 5824 – سكت عنه الذهبي في التلخيص

✧✧ حضرت عبدالرحمٰن بن ازہر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کسی درد میں مبتلا شخص یا بخار والے آدمی کی مثال لوہے کی سی ہے، جس کو آگ کی بھٹی میں ڈال دیا گیا ہو اور وہ اس کے زنگ اور میل کچیل کو دور کر کے اس کو پاک صاف کر دے۔

ذِكْرُ مَنَاقِبِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ الْحَمْرَاءِ الثَّقَفِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت عبداللہ بن عدی بن حمراء ثقفی رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

5825 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِالْجَبَّارِ، ثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنِ ابْنِ

5824: البحر الزخار مسند البزار - مسند عبد الرحمن بن ازهر عن النبي صلى الله عليه وسلم، حديث: 2920، السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الجنائز، باب ما ينبغي لكل مسلم ان يستشعره من الصبر على جميع - حديث: 6162، البحر الزخار مسند البزار - مسند عبد الرحمن بن ازهر عن النبي صلى الله عليه وسلم، حديث: 2920، مسند الروياني - عبد الرحمن بن ازهر، حديث: 1526

اِسْحَاقَ، قَالَ: وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَدِيِّ بْنِ الْحَمْرَاءِ بْنِ رَبِيعَةَ بْنِ اَبِي عَمْرِو بْنِ اَهَيْبَ بْنِ عِلَاجِ بْنِ عَبْدِالْعُزَّى، وَاُمُّهُ بِنْتُ شَرِيْقِ بْنِ عَمْرِو بْنِ اَهَيْبَ، اُخْتُ الْاَخْنَسِ بْنِ شَرِيْقٍ

✧✧ ابن اسحاق نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے ''عبداللہ بن عدی بن حمراء بن ربیعہ بن ابی عمرو بن اہیب بن علاج بن عبدالعزیٰ''۔ اوران کی والدہ ''شریق بن عمرو بن اہیب کی بیٹی اوراخنس بن شریق کی بہن ہیں۔

5826 – حَدَّثَنِي اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوبَ الثَّقَفِيُّ، ثَنَا مُوسَى بْنُ زَكَرِيَّا، ثَنَا خَلِيفَةُ بْنُ خَيَّاطٍ، قَالَ: وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَدِيِّ بْنِ الْحَمْرَاءِ الثَّقَفِيُّ يُكَنَّى اَبَا عَمْرٍو

✧✧ خلیفہ بن خیاط کہتے ہیں: عبداللہ بن عدی بن حمراء ثقفی رضی اللہ عنہ کی کنیت ''ابوعمرو'' تھی۔

5827 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ خَلِيٍّ، ثَنَا بِشْرُ بْنُ شُعَيْبٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، اَخْبَرَنِي اَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ، اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَدِيِّ بْنِ الْحَمْرَاءِ اَخْبَرَهُ، اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ وَاقِفٌ بِالْحَزْوَرَةِ بِمَكَّةَ، وَاللّٰهِ اِنَّكَ لَخَيْرُ اَرْضِ اللّٰهِ، وَاَحَبُّ اَرْضٍ اِلَى اللّٰهِ، وَلَوْلَا اَنِّي اُخْرِجْتُ مِنْكِ مَا خَرَجْتُ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عدی بن حمراء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ میں مقام حزورہ پر کھڑے ہوکر (مکہ مکرمہ کومخاطب کرکے) ارشاد فرمایا: (اے سرزمین مکہ) تو پوری روئے زمین سے افضل ہے، اوراللہ پاک کوسب سے زیادہ محبوب ہے، اگرمجھے یہاں سے نکلنے پرمجبورنہ کیا جاتا تومیں کبھی یہاں سے نہ جاتا۔

ذِكْرُ مَنَاقِبِ حَبِيبِ بْنِ مَسْلَمَةَ الْفِهْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت حبیب بن مسلمہ فہری رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

5828 – حَدَّثَنِي اَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَرْبِيُّ، ثَنَا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الزُّبَيْرِيُّ، قَالَ: وَاَبُو عَبْدِالرَّحْمٰنِ حَبِيبُ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ مَالِكِ بْنِ وَهْبِ بْنِ ثَعْلَبَةَ بْنِ وَاثِلَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ سِنَانٍ الْفِهْرِيُّ

وَرُوِيَ اَنَّ اَبَا ذَرٍّ، وَغَيْرَهُ كَانُوا يُسَمُّونَهُ حَبِيبَ الرُّومِ لِمُجَاهَدَتِهِ لَهُمْ اَنَافَ عَلَى اَرْبَعِينَ سَنَةً، وَلَمْ يَبْلُغِ الْخَمْسِينَ قَدْ كَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ، تُوُفِّيَ سَنَةَ ثَلَاثٍ وَاَرْبَعِينَ

✧✧ مصعب بن عبداللہ زبیری نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے ''ابوعبدالرحمٰن حبیب بن مسلمہ بن مالک بن وہب بن

5827: الجامع للترمذی - ' ابواب المناقب عن رسول الله صلی الله علیه وسلم - باب فی فضل مکة' حدیث: 3943' سنن الدارمی - ومن کتاب السیر' باب : فی إخراج النبی صلی الله علیه وسلم من مکة - حدیث: 2467' سنن ابن ماجه - کتاب المناسك' باب فضل مکة - حدیث: 3106' صحیح ابن حبان - کتاب الحج' باب - ذکر البیان بان مکة خیر ارض الله ' حدیث: 3768' مسند احمد بن حنبل - اول مسند الکوفیین' حدیث عبد الله بن عدی بن الحمراء الزهری - حدیث: 18362' السنن الکبری للنسائی - کتاب المناسك' إشعار الهدی - فضل مکة' حدیث: 4123' المعجم الاوسط للطبرانی - باب الالف' من اسمه احمد - حدیث: 456

ثعلبہ بن واثلہ بن عمرو بن سنان فہری''۔ یہ بھی روایت ہے کہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ اور دیگر کئی صحابہ کرام ان کو ''حبیب الروم'' کہا کرتے تھے، کیونکہ انہوں نے اہل روم کے ساتھ بہت زیادہ جہاد کیا ہے۔ان کی عمر چالیس سال سے زیادہ اور پچاس سے کم تھی، ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت حاصل ہے، ۴۲ ہجری میں ان کا انتقال ہوا۔

5829 - حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، اَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ مَزِيدٍ الْبَيْرُوتِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبٍ، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِالْعَزِيزِ، قَالَ: سَمِعْتُ مَكْحُولًا، يَقُولُ: سَمِعْتُ زِيَادَ بْنَ جَارِيَةَ التَّمِيمِيَّ، يَقُولُ: سَمِعْتُ حَبِيبَ بْنَ مَسْلَمَةَ، يَقُولُ: شَهِدْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفَّلَ الثُّلُثَ

✧✧ زیادہ بن جاریہ تمیمی فرماتے ہیں کہ حضرت حبیب بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (ابتداء میں پانچواں اور بعد میں) غنیمت کا تیسرا حصہ تقسیم فرمایا۔

ذِكْرُ مَنَاقِبِ اَبِيْ رِفَاعَةَ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ الْعَدَوِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت ابورفاعہ عبداللہ بن حارث عدوی رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

5830 - حَدَّثَنِي اَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَرْبِيُّ، ثَنَا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الزُّبَيْرِيُّ، قَالَ: لَمَّا افْتَتَحَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَمُرَةَ بْنَ حَبِيبٍ سِجِسْتَانَ، وَكَانَ مَعَهُ اَبُو رِفَاعَةَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ اَسَدِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ مَالِكِ بْنِ تَمِيمِ بْنِ الدَّوْلِ بْنِ جَبَلِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ عَبْدِمَنَاةَ بْنِ اُدِّ بْنِ طَابِخَةَ، وَلَهُ صُحْبَةٌ فَسَارَ فِي الْجَيْشِ، فَلَمَّا كَانَ فِي اللَّيْلِ قَامَ يُصَلِّي، ثُمَّ رَقَدَ فِي اٰخِرِ اللَّيْلِ، وَنَسِيَهُ اَصْحَابُهُ، فَاَتَاهُ نَفَرٌ مِنَ الْعَدُوِّ فَذَبَحُوهُ

✧✧ مصعب بن عبداللہ زبیری فرماتے ہیں: جب عبدالرحمن بن سمرہ بن حبیب نے بحستان کو فتح کیا، اس وقت ان کے ہمراہ حضرت ابورفاعہ عبداللہ بن حارث بن اسد بن عدی بن مالک بن تمیم بن دوَل بن جبل بن عدی بن عبدمناۃ بن اد بن طابخہ'' بھی تھے، ان کو بارگاہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت حاصل ہے، یہ ایک لشکر میں شریک تھے، رات کے وقت لشکر نے ایک مقام پر پڑاؤ ڈالا، سارا لشکر رات کے وقت سو گیا جبکہ یہ رات کا اکثر حصہ عبادت کرتے رہے، اور رات کے آخری حصے میں سو گئے، ان کے ساتھی، بیدار ہو کر چلے گئے اور ان کو ساتھ لے جانا بھول گئے، دشمن کی ایک جماعت نے ان کو شہید کر دیا۔

ذِكْرُ مَنَاقِبِ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ الْقُرَشِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت عقبہ بن حارث قرشی رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

5831 - سَمِعْتُ اَبَا الْعَبَّاسِ مُحَمَّدَ بْنَ يَعْقُوبَ، يَقُولُ: سَمِعْتُ الْعَبَّاسَ بْنَ مُحَمَّدٍ الدُّورِيَّ، يَقُولُ: سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ مَعِينٍ، يَقُولُ: عُقْبَةُ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ عَامِرِ بْنِ نَوْفَلِ بْنِ عَبْدِمَنَافٍ اَبُو سِرْوَعَةَ سَمِعَ مِنْهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي مُلَيْكَةَ

✧✧ یحییٰ بن معین نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے ''عقبہ بن حارث بن عامر بن نوفل بن عبد مناف'' ان کی کنیت ''ابوسروعہ'' ہے، عبداللہ بن عبید اللہ ابن ابی ملیکہ نے ان سے حدیث پاک کا سماع کیا ہے۔

5832 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِي طَالِبٍ، ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ، اَنْبَاَ ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ اَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَامِرٍ، اَنَّهُ "تَزَوَّجَ اُمَّ يَحْيَى بِنْتَ اَبِي اِهَابٍ، فَجَاءَتْ اُمَّهُ ثُوَيْبَةُ، فَقَالَتْ: اِنِّي قَدْ اَرْضَعْتُكُمَا، فَاَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ"، وَذَكَرَ بَاقِيَ الْحَدِيثِ

✧✧ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کے بارے میں مروی ہے کہ انہوں نے اُمّ یحییٰ بن ابی اہاب کے ساتھ نکاح کر لیا تھا، یحییٰ کی والدہ ثوبیہ نے آ کر ان کو بتایا کہ میں نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے، میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور اس بات کا تذکرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں کیا، اس کے بعد پوری حدیث بیان کی۔

ذِكْرُ مَنَاقِبِ مُحَمَّدِ بْنِ مَسْلَمَةَ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

حضرت محمد بن مسلمہ انصاری رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

5833 – اَخْبَرَنَا اَبُو جَعْفَرٍ الْبَغْدَادِيُّ، ثَنَا اَبُو عُلَاثَةَ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، ثَنَا اَبِي، ثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ، ثَنَا اَبُو الْاَسْوَدِ، عَنْ عُرْوَةَ، فِي تَسْمِيَةِ مَنْ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَنِي زَعُورَاءَ بْنِ عَبْدِالْاَشْهَلِ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ خَالِدِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ مُجَدَّعَةَ بْنِ حَارِثَةَ بْنِ الْحَارِثِ "

✧✧ عروہ کہتے ہیں: بنی زعوراء بن عبدالاشہل کی جانب سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جنگ بدر میں شریک ہونے والوں میں ''حضرت محمد بن مسلمہ بن خالد بن عدی بن مجدعہ بن حارثہ بن حارث'' تھے۔

5834 – اَخْبَرَنِي الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، ثَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ، ثَنَا زِيَادُ بْنُ عَبْدِاللهِ الْبَكَّائِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ، فِي ذِكْرِ مَنْ شَهِدَ بَدْرًا، قَالَ: "وَمِنَ الْاَوْسِ، ثُمَّ مِنْ حُلَفَائِهِمْ مِنْ بَنِي عَبْدِالْاَشْهَلِ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ خَالِدِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ مُجَدَّعَةَ بْنِ حَارِثَةَ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَمْرِو بْنِ مَالِكِ بْنِ الْاَوْسِ، كَانَ حَلِيفًا لِبَنِي عَبْدِالْاَشْهَلِ تُوُفِّيَ سَنَةَ ثَلَاثٍ وَقِيلَ: سَنَةَ سِتٍّ وَاَرْبَعِينَ، وَهُوَ يَوْمَئِذٍ ابْنُ سَبْعٍ وَسَبْعِينَ سَنَةً، وَكَانَ يُكَنَّى اَبَا عَبْدِالرَّحْمَنِ، وَصَلَّى عَلَيْهِ مَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ "

5834 – سكت عنه الذهبي في التلخيص

✧✧ محمد بن اسحاق جنگ بدر کے شرکاء کا تذکرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں: قبیلہ اوس، پھر ان کے حلفاء بنی عبدالاشہل کی جانب سے ''محمد بن مسلمہ بن خالد بن عدی بن مجدعہ بن حارثہ بن حارث بن عمرو بن مالک بن اوس'' تھے۔ یہ بنی عبدالاشہل کے حلیف تھے، ۴۰ ہجری کو اور بعض مؤرخین کے مطابق ۴۶ ہجری کو ان کا انتقال ہوا۔ وفات کے وقت ان کی عمر ۷۷ برس تھی، ان کی کنیت ''ابوعبدالرحمٰن'' تھی، مروان بن حکم نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔

5835 - اَخْبَرَنَا الشَّيْخُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَ اِسْمَاعِيلُ بْنُ قُتَيْبَةَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ، قَالَ: مَاتَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ الْاَنْصَارِيُّ سَنَةَ ثَلَاثٍ وَاَرْبَعِيْنَ

✧✧ محمد بن عبداللہ بن نمیر کہتے ہیں: محمد بن مسلمہ انصاری رضی اللہ عنہ کی وفات ۴۳ ہجری کو ہوئی۔

5836 - فَحَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ الْاَصْبَهَانِيُّ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْجَهْمِ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: مَاتَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ بِالْمَدِيْنَةِ سَنَةَ سِتٍّ وَاَرْبَعِيْنَ، وَهُوَ يَوْمَئِذٍ ابْنُ سَبْعٍ وَسَبْعِيْنَ سَنَةً وَكَانَ طَوِيْلًا اَصْلَعَ

✧✧ ابراہیم بن جعفر اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ کا انتقال ۴۶ ہجری کو مدینہ منورہ میں ہوا، وفات کے وقت ان کی عمر ۷۷ برس تھی۔ آپ دراز قد تھے، اور ان کے سر کے اگلے حصے کے بال جھڑے ہوئے تھے۔

قَالَ ابْنُ عُمَرَ: كَانَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ يُكَنَّى اَبَا عَبْدِالرَّحْمَنِ اَسْلَمَ بِالْمَدِيْنَةِ عَلَى يَدِ مُصْعَبِ بْنِ عُمَيْرٍ قَبْلَ اِسْلَامِ اُسَيْدِ بْنِ الْحُضَيْرِ، وَسَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ، وَآخَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُ، وَبَيْنَ اَبِيْ عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ، وَشَهِدَ بَدْرًا وَاُحُدًا، وَكَانَ فِيْمَنْ ثَبَتَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ اُحُدٍ حِيْنَ وَلَّى النَّاسُ، وَشَهِدَ الْخَنْدَقَ وَالْمَشَاهِدَ كُلَّهَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا خَلَا تَبُوْكَ، فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلَّفَهُ بِالْمَدِيْنَةِ حِيْنَ خَرَجَ اِلَيْهَا، وَكَانَ فِيْمَنْ قُتِلَ كَعْبُ بْنُ الْاَشْرَفِ

ابن عمر فرماتے ہیں: محمد بن مسلمہ کی کنیت "ابوعبدالرحمٰن" تھی، آپ حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ، اور حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے قبول اسلام سے پہلے مدینہ منورہ میں حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر مشرف باسلام ہوئے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اور حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کو ایک دوسرے کا بھائی بھائی بنایا۔ آپ نے جنگ بدر، جنگ خندق اور جنگ احد میں شرکت کی۔ اور جنگ احد کے دن جب دوسرے لوگ تتر بتر ہو گئے تھے، عین اس حالت میں محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ثابت قدم رہے۔ غزوہ تبوک کے علاوہ تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شرکت کی۔ غزوہ تبوک کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو مدینہ کی ذمہ داری عطا فرمائی تھی۔ کعب بن اشرف کو واصل جہنم کرنے والوں میں یہ بھی شامل تھے۔

5837 - حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ الْبَصْرِيُّ، بِمِصْرَ، ثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ، ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ اَشْعَثَ بْنِ اَبِي الشَّعْثَاءِ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا بُرْدَةَ يُحَدِّثُ، عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ ضُبَيْعَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ حُذَيْفَةَ، يَقُوْلُ: اِنِّي لَاَعْرِفُ رَجُلًا لَا تَضُرُّهُ الْفِتْنَةُ مُحَمَّدَ بْنَ مَسْلَمَةَ، فَاَتَيْنَا الْمَدِيْنَةَ، فَاِذَا فُسْطَاطٌ مَضْرُوْبٌ، وَاِذَا فِيْهِ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ الْاَنْصَارِيُّ فَسَاَلْتُهُ، فَقَالَ: لَا اَسْتَقِرُّ بِمِصْرَ مِنْ اَمْصَارِهِمْ حَتّٰى تَنْجَلِيَ هٰذِهِ الْفِتْنَةُ، عَنْ جَمَاعَةِ الْمُسْلِمِيْنَ

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 5837 – صحيح

✧✧ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں اس شخص کو جانتا ہوں جس کو کوئی فتنہ نقصان نہیں دے سکتا۔ وہ "حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ" ہیں۔ ہم مدینہ شریف آئے تو وہاں ان کا خیمہ (ایک الگ جگہ پر) نصب تھا اور ان میں محمد بن مسلمہ انصاری رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے۔ میں نے ان سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا: میں ان کے شہروں میں سے کسی شہر میں نہیں ٹھہروں گا حتیٰ کہ مسلمانوں کی جماعت سے یہ فتنہ ختم ہو جائے۔

5838 – حَدَّثَنِيْ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ بَالَوَيْهِ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِيْ اَبِي، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ، ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ اَشْعَثَ بْنِ اَبِي الشَّعْثَاءِ، عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ، قَالَ: قَالَ حُذَيْفَةُ: اِنِّي لَاَعْرِفُ رَجُلًا لَا تَضُرُّهُ الْفِتْنَةُ فَاَتَيْنَا الْمَدِيْنَةَ، فَاِذَا فُسْطَاطٌ مَضْرُوبٌ، وَاِذَا مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ الْاَنْصَارِيُّ فَسَاَلْنَاهُ فَقَالَ: لَا نَشْتَمِلُ عَلَى شَيْءٍ مِنْ اَمْصَارِهِمْ حَتّٰى يَنْجَلِيَ الْاَمْرُ عَنْ مَا انْجَلَى هٰذِهِ فَضِيلَةٌ كَبِيْرَةٌ بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ

✧✧ حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میں ایسے شخص کو جانتا ہوں جس کو فتنہ کوئی نقصان نہیں دے گا۔ ہم مدینہ منورہ آئے، ہم نے خیمے نصب دیکھے، اور ان خیموں میں حضرت محمد بن مسلمہ انصاری رضی اللہ عنہ سے ہماری ملاقات ہوگئی۔ ہم نے ان سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا: ہم ان شہروں میں سے کسی بھی فتنہ میں شامل نہیں ہیں۔ یہاں تک کہ تمام معاملہ اچھی طرح واضح ہو جائے۔

✿✿ سند صحیح کے ہمراہ یہ بہت بڑی فضیلت ہے۔

5839 – حَدَّثَنِيْ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ بَالَوَيْهِ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِيْ اَبِي، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى بْنِ شَيْبَةَ الْاَنْصَارِيُّ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ صِرْمَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْاَنْصَارِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ اَبِي حَثْمَةَ، عَنْ عَمِّهِ سَهْلِ بْنِ اَبِي حَثْمَةَ، قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا مَعَ مُحَمَّدِ بْنِ مَسْلَمَةَ، فَمَرَّتِ ابْنَةُ الضَّحَّاكِ بْنِ خَلِيفَةَ فَجَعَلَ يُطَارِدُهَا بِبَصَرِهِ فَقُلْتُ: سُبْحَانَ اللّٰهِ تَفْعَلُ هٰذَا، وَاَنْتَ صَاحِبُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اِذَا اَلْقَى اللّٰهُ خِطْبَةَ امْرَاَةٍ فِي قَلْبِ رَجُلٍ فَلَا بَاْسَ اَنْ يَنْظُرَ اِلَيْهَا هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيبٌ، وَاِبْرَاهِيمُ بْنُ صِرْمَةَ لَيْسَ مِنْ شَرْطِ هٰذَا الْكِتَابِ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)5839 – غريب

✧✧ سہل بن ابی حثمہ فرماتے ہیں: میں حضرت محمد بن مسلمہ انصاری رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا، حضرت ضحاک بن خلیفہ

5839:سنن ابن ماجه - كتاب النكاح' باب النظر إلى المراة إذا اراد ان يتزوجها - حديث: 1860'مصنف ابن ابی شيبة - كتاب النكاح' من اراد ان يتزوج المراة من قال : لا باس ان - حديث: 13387'مصنف عبد الرزاق الصنعانی - كتاب النكاح' باب إبراز الجواری والنظر عند النكاح - حديث: 10036'مسند احمد بن حنبل - مسند المكيين' باقی حديث محمد بن مسلمة - حديث: 15740'مسند الطيالسی - ومحمد بن مسلمة' حديث: 1267'صحيح ابن حبان - كتاب الحج - باب الهدی - ذكر الإباحة للخاطب المراة ان ينظر إليها قبل العقد' حديث: 4105'المعجم الكبير للطبرانی - باب الميم' ما اسند محمد بن مسلمة - سهل بن ابی حثمة ' حديث: 16251

کی صاحبزادی وہاں سے گزری، تو وہ بڑی دلچسپی کے ساتھ ان کو دیکھنے لگے، میں نے ان سے کہا: سبحان اللہ! آپ صحابیٔ رسول ہو کر ایسی حرکت کر رہے ہو؟ انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کسی خاتون سے شادی کی بات کسی کے دل میں ڈال دے تو اس کی طرف دیکھنے میں حرج نہیں ہے۔

❀❀ یہ حدیث غریب ہے اور ابراہیم بن صرمہ ہماری اس کتاب کے معیار کے راوی نہیں ہیں۔

5840 – حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، ثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْفَضْلِ الْاَسْفَاطِيُّ، ثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اَبِي اُوَيْسٍ، حَدَّثَنِي اِبْرَاهِيمُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ مَحْمُودِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ مَسْلَمَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ، اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ مَسْلَمَةَ، وَاَبَا عَبْسِ بْنَ جَبْرٍ، وَعَبَّادَ بْنَ بِشْرٍ قَتَلُوا كَعْبَ بْنَ الْاَشْرَفِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ نَظَرَ اِلَيْهِمْ: اَفْلَحَتِ الْوُجُوهُ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

قَدِ اتَّفَقَ الشَّيْخَانِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَلَى حَدِيثِ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ: مَنْ لِكَعْبِ بْنِ الْاَشْرَفِ؟ فَاِنَّهُ قَدْ آذَى اللّٰهَ وَرَسُولَهُ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ. بِالسِّيَاقَةِ التَّامَّةِ الَّتِي

(التعليق – من تلخيص الذهبي)5840 – صحيح

✧✧ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ، ابوعبس بن جبر رضی اللہ عنہ اور عباد بن بشر رضی اللہ عنہ نے کعب بن اشرف کو قتل کیا تھا، جب نبی اکرم ﷺ نے ان کی جانب دیکھا تو فرمایا: یہ چہرے کامیاب ہو گئے۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن انہوں نے اس کو نقل نہیں کیا، البتہ شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے عمرو بن دینار کی وہ حدیث نقل کی ہے جس میں حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے "کعب بن اشرف کو کون واصل جہنم کرے گا؟ اس نے اللہ اور اس کے رسول کو اذیت دی ہے۔ لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس مکمل سیاق کے ساتھ حدیث نقل نہیں کی جیسے درج ذیل ہے۔

5841 – حَدَّثَنَاهُ اَبُو الْفَضْلِ مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْمُزَكِّي، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقَبَّانِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ الْمَكِّيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ التَّيْمِيُّ، عَنْ عَبْدِالْمَجِيدِ بْنِ اَبِي عَبْسِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي عَبْسٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: كَانَ كَعْبُ بْنُ الْاَشْرَفِ، يَقُولُ: الشِّعْرَ وَيَخْذُلُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَخْرُجُ فِي غَطَفَانَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ لِي بِابْنِ الْاَشْرَفِ؟ فَقَدْ آذَى اللّٰهَ وَرَسُولَهُ؟ فَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ الْحَارِثِيُّ: اَنَا يَارَسُولَ اللّٰهِ، اَتُحِبُّ اَنْ اَقْتُلَهُ؟ فَصَمَتَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ قَالَ: ائْتِ سَعْدَ بْنَ مُعَاذٍ فَاسْتَشِرْهُ . قَالَ: فَجِئْتُ سَعْدَ بْنَ مُعَاذٍ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ، فَقَالَ: امْضِ عَلَى بَرَكَةِ اللّٰهِ، وَاذْهَبْ مَعَكَ بِابْنِ اَخِي الْحَارِثِ بْنِ اَوْسِ بْنِ مُعَاذٍ، وَبِعَبَّادِ بْنِ بِشْرٍ الْاَشْهَلِيِّ، وَبِاَبِي عَبْسِ بْنِ جَبْرٍ الْحَارِثِيِّ، وَبِاَبِي نَائِلٍ سِلْكَانَ بْنِ قَيْسٍ الْاَشْهَلِيِّ، قَالَ: فَلَقِيتُهُمْ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُمْ فَجَاءُونِي كُلُّهُمْ اِلَّا سِلْكَانَ، فَقَالَ: يَا ابْنَ اَخِي اَنْتَ عِنْدِي مُصَدَّقٌ، وَلٰكِنْ لَا اُحِبُّ اَنْ اَفْعَلَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا حَتّٰى اُشَافِهَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ، فَذَكَرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: امْضِ مَعَ اَصْحَابِكَ، قَالَ: فَخَرَجْنَا اِلَيْهِ لَيْلًا حَتَّى جِئْنَاهُ فِي حِصْنٍ، فَقَالَ عَبَّادُ بْنُ بِشْرٍ فِي ذَلِكَ شِعْرًا شَرَحَ فِي شِعْرٍ قَتْلَهُمْ وَمَذْهَبِهِمْ، فَقَالَ:

(البحر الوافر)

صَرَخْتُ بِهِ فَلَمْ يَعْرِضْ لِصَوْتِي ... وَوَافَى طَالِعًا مِنْ فَوْقِ جِذْرِ
فَعُدْتُ لَهُ فَقَالَ: مَنِ الْمُنَادِي ... فَقُلْتُ: اَخُوكَ عَبَّادُ بْنُ بِشْرٍ
وَهٰذِي دِرْعُنَا رَهْنًا فَخُذْهَا ... لِشَهْرَيْنِ وَفَى اَوْ نِصْفِ شَهْرِ
فَقَالَ: مَعَاشِرٌ سَغِبُوا وَجَاعُوا ... وَمَا عُدِمُوا الْغِنَى مِنْ غَيْرِ فَقْرِ
فَاَقْبَلَ نَحْوَنَا يَهْوِي سَرِيعًا ... وَقَالَ لَنَا: لَقَدْ جِئْتُمْ لِاَمْرِ
وَفِي اَيْمَانِنَا بِيضٌ حِدَادٌ ... مُجَرَّبَةٌ بِهَا نَكْوِي وَنَفْرِي
فَقُلْتُ لِصَاحِبِي لَمَّا بَدَانِي ... تُبَادِرُهُ السُّيُوفُ كَذَبْحِ عَيْرِ
وَعَانَقَهُ ابْنُ مَسْلَمَةَ الْمُرَادِيُّ ... يَصِيحُ عَلَيْهِ كَاللَّيْثِ الْهِزَبْرِ
وَشَدَّ بِسَيْفِهِ صَلْتًا عَلَيْهِ ... فَقَطَّرَهُ اَبُو عَبْسِ بْنُ جَبْرِ
وَكَانَ اللّٰهُ سَادِسَنَا وَلِيًّا ... بِاَنْعَمِ نِعْمَةٍ وَاَعَزِّ نَصْرِ
وَجَاءَ بِرَاْسِهِ نَفَرٌ كِرَامٌ ... اَتَاهُمْ هُودُ مِنْ صِدْقٍ وَبِرِّ

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 5841 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ عبدالحمید بن ابوعبس بن محمد بن ابی عبس اپنے والد سے، وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ کعب بن اشرف نبی اکرم ﷺ کی شان میں گستاخانہ اشعار پڑھا کرتا تھا، وہ غطفان میں نکل جاتا تھا، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ابن اشرف سے میرا دفاع کون کرے گا؟ اس نے اللہ اور اس کے رسول کو اذیت دی ہے۔ محمد بن مسلمہ حارثی رضی اللہ عنہ نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ میں حاضر ہوں، اگر آپ چاہیں تو میں اس کو قتل کردوں؟ رسول اللہ ﷺ اس پر خاموش ہو گئے، پھر فرمایا: تم سعد بن معاذ کے پاس چلے جاؤ، اور ان سے مشورہ کرلو، (محمد بن مسلمہ) فرماتے ہیں: میں حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے پاس آیا، اور ان سے ساری بات کی، انہوں نے میری خوب حوصلہ افزائی کی اور کہا: تم اپنے ارادے پر قائم رہو، اور اپنے ساتھ حارث بن اوس بن معاذ رضی اللہ عنہ، عباد بن بشر اشہلی رضی اللہ عنہ، ابوعبس بن جبر حارثی رضی اللہ عنہ اور ابونائل سلکان بن قیس اشہلی رضی اللہ عنہ کو بھی شامل کرلو۔ میں ان کے پاس گیا اور ان سے بات چیت کی۔ سلکان کے علاوہ تمام لوگ میرے ساتھ تیار ہو گئے، سلکان نے کہا: میں تمہیں جھوٹا تو نہیں سمجھتا، لیکن میں اس وقت تک اس معاملہ میں تمہارے ساتھ شریک نہیں ہوسکتا جب تک کہ میں خود رسول اللہ ﷺ سے ملاقات کرکے اس بات کی تصدیق نہ کرلوں۔ پھر انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا تو آپ علیہ السلام نے ان کو ان کے ساتھیوں کے ہمراہ جانے کی اجازت دے دی۔

ہم رات کے وقت اس کی جانب نکلے اور اس کے قلعے کے قریب پہنچ گئے، حضرت عباد بن بشر رضی اللہ عنہ نے اس موقع پر کچھ اشعار کہے ہیں جن میں ابن اشرف کے قتل کی تفصیل موجود ہے۔

○ میں نے چیخ کر اس کو آواز دی لیکن اس نے میری آواز پر کوئی توجہ نہ دی۔

○ میں نے اس کو دوبارہ پکارا تو وہ دیوار کے اوپر چڑھ کر پوچھنے لگا کہ تم کون ہو؟ می نے کہا: تمہارا بھائی ''عباد بن بشر''۔

○ میں نے کہا: تم میری یہ زرہ آدھے مہینے یا دو مہینے کیلئے گروی رکھ لو۔

○ اس نے کہا: لوگ بھوکے اور پیاسے ہیں اور فقر کے بغیر دولت ختم نہیں ہوتی۔ وہ ہماری جانب تیزی سے چلتا ہوا آیا اور کہنے لگا: تم بڑے اہم معاملے میں آئے ہو۔

○ ہمارے ہاتھوں میں تیز تلواریں تھیں، جو کہ آزمائی ہوئی تھیں، ہم اس کے ساتھ زخم لگاتے اور (سر سے پاؤں تک) چیر کر رکھ دیتے ہیں۔

○ جب وہ ہماری طرف آرہا تھا تب میں نے اپنے ساتھی سے کہا: اس پر بہت پھرتی سے حملہ کرنا، جیسے اونٹوں کو ذبح کیا جاتا ہے۔

○ ابن مسلمہ مرادی اس سے بغلگیر ہوا اور طاقتور شیر کی مانند اس پر جھپٹ پڑا۔

○ اس نے اپنی تلوار سونت کر اس پر حملہ کیا اور ابو عبس بن جبر نے اس کو چیر ڈالا۔

○ نعمت عطا کرنے اور عزت عطا کرنے میں ہم (صرف پانچ افراد تھے) چھٹی اللہ تعالیٰ ذات کریمہ تھی۔

○ باعزت لوگ اس کا سر لے کر آئے اور نیکی اور صداقت کی تخفیف ان کے پاس آ گئی۔

5842 - حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ عِيسَى الْحِيرِيُّ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي طَالِبٍ ابْنِ أَبِي عُمَرَ، ثنا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ الْأَنْصَارِيَّ، يَقُولُ: بَعَثَنِي عُثْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي خَمْسِينَ فَارِسًا إِلَى ذِي خَشَبٍ، وَأَمِيرُنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ الْأَنْصَارِيُّ، فَجَاءَ رَجُلٌ فِي عُنُقِهِ مُصْحَفٌ وَفِي يَدِهِ سَيْفٌ وَعَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ، فَقَالَ: إِنَّ هٰذَا يَأْمُرُنَا أَنْ نَضْرِبَ بِهٰذَا عَلَى مَا فِي هٰذَا، فَقَالَ لَهُ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ: اجْلِسْ فَقَدْ ضَرَبْنَا بِهٰذَا عَلَى مَا فِي هٰذَا قَبْلَ أَنْ تُولَدَ فَلَمْ يَزَلْ يُكَلِّمُهُ حَتّٰى رَجَعَ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 5842 – على شرط البخاري ومسلم

✧✧ حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے مجھے پچاس شہسواروں کے ہمراہ ذی خشب کی جانب بھیجا، اس موقع پر محمد بن مسلمہ انصاری رضی اللہ عنہ ہمارے امیر تھے۔ ایک آدمی آیا، اس کے گلے میں قرآن کریم تھا اور اس کے ہاتھ میں تلوار تھی، اور آنکھوں سے آنسو رواں تھے۔ وہ کہنے لگا: بے شک یہ (قرآن کریم) ہمیں حکم دیتا ہے کہ ہم اس کے احکام پر عمل کریں۔ محمد بن مسلمہ نے اس سے کہا: بیٹھ جا، ہم تیرے پیدا ہونے سے بھی پہلے سے اس پر عمل کر رہے ہیں۔

آپ یہ بات مسلسل دہراتے رہے حتیٰ کہ وہ شخص واپس چلا گیا۔

٭٭ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح الاسناد ہے لیکن انہوں نے اس کو نقل نہیں کیا۔

5843 - حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثنا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِالْجَبَّارِ، ثنا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنِي اَبُو لَيْلَى عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَهْلٍ اَحَدُ بَنِي حَارِثَةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ لِهٰذَا الْخَبِيثِ مَرْحَبٍ؟ فَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ: اَنَا يَارَسُولَ اللّٰهِ، فَقَالَ: قُمْ اِلَيْهِ، اللّٰهُمَّ اَعِنْهُ . فَقَامَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ، قَالَ جَابِرٌ: فَوَاللّٰهِ مَا رَاَيْتُ حَرْبًا بَيْنَ رَجُلَيْنِ شَهِدْتُهُ مِثْلَهُمَا لَمَّا دَنَا اَحَدُهُمَا مِنْ صَاحِبِهِ وَقَعَتْ بَيْنَهُمَا شَجَرَةٌ، فَجَعَلَ اَحَدُهُمَا يَلُوذُ بِهِ مِنْ صَاحِبِهِ، فَاِذَا اسْتَتَرَ مِنْهَا بِشَيْءٍ وَجَدَ صَاحِبُهُ مَا يَلِيهِ مِنْهَا حَتّٰى يَخْلُصَ اِلَيْهِ، فَمَا زَالَا يَتَحَرَّفَانِهِ بِاَسْيَافِهِمَا، فَضَرَبَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ سَيْفَهُ بِالدَّرَقَةِ، فَوَقَعَ فِيهَا سَيْفُهُ، وَلَمْ يَقْدِرْ مَرْحَبٌ اَنْ يَنْزِعَ سَيْفَهُ فَضَرَبَهُ مُحَمَّدٌ فَقَتَلَهُ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، عَلَى اَنَّ الْاَخْبَارَ مُتَوَاتِرَةٌ بِاَسَانِيدَ كَثِيرَةٍ اَنَّ قَاتِلَ مَرْحَبٍ اَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَمِنْهَا:

✧✧ حضرت جابر بن عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس مرحب خبیث کا قصہ کون تمام کرے گا؟ حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کی طرف پیش قدمی کرو، یہ کہتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا دی ''اے اللہ! اس کی مدد فرما''۔ محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ اس کی جانب بڑھے، حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: خدا کی قسم! میں نے ان دونوں جیسی لڑائی کبھی نہیں دیکھی، ان دونوں میں سے کوئی بھی جب دوسرے کے قریب آتا تو ان کے درمیان جھڑپ ہو جاتی، ایک، دوسرے پر حملہ کرتا اور دوسرا اس کے حملے سے اپنا بچاؤ کرتا، کافی دیر تک ان دونوں کی تلواریں آپس میں ٹکراتی رہیں اور چھنچھناہٹ کی آوازیں آتی رہیں، پھر محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے اس کی ڈھال پر ایک زوردار ضرب لگائی جو زرہ کو چیرتی ہوئی اس کے سر کو کاٹ گئی، مرحب اس سے اپنا بچاؤ نہ کر سکا اور محمد بن مسلمہ کے ہاتھوں واصل جہنم ہو گیا۔

٭٭ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔ اور کثیر اسناد کے ہمراہ ایسی احادیث حدتواتر تک پہنچی ہوئی ہیں جن میں یہ تصریح ہے کہ مرحب کو امیر المومنین حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے قتل کیا تھا۔

ان میں سے ایک حدیث درج ذیل ہے۔

5844 - مَا حَدَّثَنَاهُ اَحْمَدُ بْنُ كَامِلٍ الْقَاضِي، ثنا اَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ النَّرْسِيُّ، وَعَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مُحَمَّدٍ الرَّقَاشِيُّ، قَالَا: ثنا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ الْقَيْسِيُّ، ثنا عَوْفُ بْنُ اَبِي جَمِيلَةَ، عَنْ مَيْمُونٍ اَبِي عَبْدِاللّٰهِ، عَنْ بُرَيْدَةَ

الْاَسْلَمِيِّ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا نَزَلَ بِحَضْرَةِ خَيْبَرَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَاُعْطِيَنَّ اللِّوَاءَ غَدًا رَجُلًا يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ، وَيُحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ، فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ تَطَاوَلَ لَهُ جَمَاعَةٌ مِنْ اَصْحَابِهِ، فَدَعَا عَلِيًّا وَهُوَ اَرْمَدُ، فَتَفَلَ فِي عَيْنَيْهِ، وَاَعْطَاهُ اللِّوَاءَ، وَنَهَضَ مَعَهُ النَّاسُ، فَلَقُوا اَهْلَ خَيْبَرَ فَاِذَا مَرْحَبٌ بَيْنَ اَيْدِيهِمْ يَرْتَجِزُ وَاِذَا هُوَ يَقُوْلُ:

قَدْ عَلِمَتْ خَيْبَرُ اَنِّي مَرْحَبٌ شَاكِي السِّلَاحِ بَطَلٌ مُجَرَّبٌ

اِذَا السُّيُوْفُ اَقْبَلَتْ تَلَهَّبُ اَطْعَنُ اَحْيَانًا، وَحِينًا اَضْرِبُ

فَاخْتَلَفَ هُوَ وَعَلِيٌّ بِضَرْبَتَيْنِ، فَضَرَبَهُ عَلِيٌّ عَلَى رَاْسِهِ حَتّٰى عَضَّ السَّيْفُ بِاَضْرَاسِهِ، وَسَمِعَ اَهْلُ الْعَسْكَرِ صَوْتَ ضَرْبَتِهِ، فَقَتَلَهُ فَمَا اَتَى اٰخِرُ النَّاسِ حَتّٰى فُتِحَ لِاَوَّلِهِمْ هٰذَا بَابٌ كَبِيرٌ قَدْ خَرَّجْتُهُ فِي الْاَبْوَابِ

✧✧ حضرت میمون ابوعبداللہ بن بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر میں اپنے پڑاؤ کے دوران فرمایا تھا کہ میں کل ایسے شخص کو جھنڈا دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے اور اللہ اور اس کا رسول اس سے محبت کرتے ہیں، اگلے دن بہت سارے صحابہ کرام اس امتیاز کو حاصل کرنے کے طلبگار تھے لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو طلب فرمایا، اس وقت حضرت علی رضی اللہ عنہ کی آنکھیں آئی ہوئی تھیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی آنکھوں میں اپنا لعاب دہن مبارک لگایا، ان کو جھنڈا عطا فرمایا، اور لوگوں کو ان کے ہمراہ روانہ فرمایا۔ ان لوگوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی ہمراہی میں خیبر پر حملہ کیا، ان کی مڈبھیڑ مرحب سے ہوگئی، وہ یہ رجزیہ اشعار پڑھتا ہوا آگے بڑھ رہا تھا

○ خیبر جانتا ہے کہ میں مرحب ہوں، میں جنگی ہتھیاروں سے لیس، جنگ کے داؤ پیچ کو جاننے والا سپہ سالار ہوں۔

○ جب تلواروں سے تلواریں ٹکرانا شروع ہوجاتی ہے تو میں کبھی نیزے سے حملہ کرتا ہوں اور کبھی تلوار کا وار کرتا ہوں۔

اس کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ اور مرحب کے درمیان گھمسان کا رن پڑا، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کے سر پر ایک کاری ضرب لگائی، جو اس کی زرہ، خود اور سر کو چیرتی ہوئی اس کی داڑھوں کو کاٹ کر اس کے جبڑے تک پہنچ گئی، پورے لشکر نے اس حملے کی آواز سنی، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کو واصل جہنم کر دیا۔ ابھی پورا لشکر خیبر میں نہیں پہنچا تھا کہ خیبر فتح ہوگیا۔

✿✿ اس موضوع پر بہت ساری احادیث ہیں، ان کو میں نے ان کے متعلقہ ابواب میں درج کر دیا ہے۔

ذِكْرُ مَنَاقِبِ سَعِيدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ عَاشِرِ الْعَشَرَةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت سعید بن زید عمرو بن نفیل دسویں رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

(جو عشرہ مبشرہ کے دسویں فرد ہیں)

5845 - اَخْبَرَنِي اِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ بْنِ مُحَمَّدٍ الشَّعْرَانِيُّ، ثَنَا جَدِّي، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ

5844: مسند احمد بن حنبل - ومن مسند بنى هاشم' مسند جابر بن عبد الله رضى الله عنه - حديث: 14869' مسند الحارث - كتاب المغازى' باب ما جاء فى شان خيبر - حديث: 681' مسند ابى يعلى الموصلى - مسند جابر' حديث: 1819

الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ الْوَاقِدِيُّ، حَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ زَيْدِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلِ بْنِ عَبْدِ الْعُزَّى بْنِ رَبَاحِ بْنِ رَزَاحِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ كَعْبِ بْنِ لُؤَيٍّ، اَنَّ عَمْرَو بْنَ نُفَيْلٍ، وَالْخَطَّابَ بْنَ نُفَيْلٍ وَالِدُ عُمَرَ اَخَوَانِ لِاَبٍ

✧✧ محمد بن عمر واقدی نے (ان کے صاحبزادے حضرت عبدالملک کے واسطے سے ایک) روایت بیان کی ہے (اس روایت سے حضرت سعید کا نسب یوں سامنے آتا ہے) ''سعید بن زید بن عمرو بن نفیل بن عبدالعزیٰ بن رباح بن رزاخ بن عدی بن کعب بن لؤی بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمرو بن نفیل اور عمر کے والد حضرت خطاب بن نفیل دونوں باپ کی طرف سے بھائی ہیں۔(یعنی ان دونوں کے والد ایک ہیں اور مائیں الگ الگ ہیں)

5846 – اَخْبَرَنِي اَبُو جَعْفَرٍ الْبَغْدَادِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ خَالِدٍ الْحَرَّانِيُّ، ثَنَا اَبِي، ثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ، عَنْ اَبِي الْاَسْوَدِ، عَنْ عُرْوَةَ، قَالَ: سَعِيدُ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ قَدِمَ مِنَ الشَّامِ بَعْدَمَا "رَجَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَدْرٍ، فَكَلَّمَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَرَبَ لَهُ بِسَهْمِهِ، قَالَ: وَاَجْرِي يَارَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: وَاَجْرُكَ"

✧✧ حضرت عروہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ کے غزوہ بدر سے واپس آنے کے بعد حضرت سعید بن زید بن عمرو بن نفیل شام سے آئے، اور رسول اللہ ﷺ سے عرض کی، تو آپ ﷺ نے ان کے لئے بدر کے مال غنیمت سے حصہ عطا فرمایا۔ انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ اور میرا ''ثواب''؟ تو رسول اللہ ﷺ نے ان کو ثواب بھی عطا فرمایا۔

5847 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ، ثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ فِي تَسْمِيَةِ مَنْ شَهِدَ بَدْرًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَنِي عَدِيِّ بْنِ كَعْبِ بْنِ فِهْرِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: وَسَعِيدُ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلِ بْنِ عَبْدِ الْعُزَّى بْنِ رَبَاحِ بْنِ قُرْطِ بْنِ رَزَاحِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ كَعْبِ بْنِ لُؤَيِّ بْنِ غَالِبِ بْنِ فِهْرِ بْنِ مَالِكٍ، وَاُمُّهُ فَاطِمَةُ بِنْتُ بَعْجَةَ مِنْ خُزَاعَةَ

قَدِمَ مِنَ الشَّامِ بَعْدَ قُدُومِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَدْرٍ، فَضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَهْمِهِ، قَالَ: وَاَجْرِي يَارَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: وَاَجْرُكَ

✧✧ ابن اسحاق فرماتے ہیں کہ بنی عدی بن کعب بن فہر بن مالک کی جانب سے رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ جنگ بدر میں شریک ہونے والوں میں ''حضرت سعید بن زید بن عمرو بن نفیل بن عبدالعزیٰ بن رباح بر قرط بن رزاح بن عدی بن کعب بن لؤی بن غالب بن فہر بن مالک'' بھی تھے۔ ان کی والدہ کا نام ''فاطمہ بنت بعجہ'' ہیں ان کا تعلق قبیلہ خزاعہ کے ساتھ ہے، رسول اللہ ﷺ جنگ بدر سے واپس آئے تو یہ ملک شام سے آئے ہے، رسول اللہ ﷺ نے ان کے لئے غزوہ بدر کے مال غنیمت سے حصہ عطا کیا تھا، انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ میرے حصہ کا ثواب؟ آپ ﷺ نے ان کو ثواب بھی عطا فرمایا۔

5848 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الزَّاهِدُ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ السَّلِيمِيُّ، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ اَبِيْ كَثِيرٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، اَنَّ سَعِيدَ بْنَ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ يُكَنّٰى اَبَا الْاَعْوَرِ

✧✧ حضرت زید بن اسلم فرماتے ہیں کہ ''حضرت سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہ'' کی کنیت ''ابوالاعور'' تھی۔

5849 – اَخْبَرَنِيْ خَلَفُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبُخَارِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُرَيْثٍ، ثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ: كَانَ سَعِيدُ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ اٰدَمَ طُوَالًا اَشْعَرَ، وَكَانَ يُكَنّٰى اَبَا الْاَعْوَرِ

✧✧ حضرت عمرو بن علی فرماتے ہیں: حضرت سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہ گندم گوں، دراز قد اور گھنے بالوں والے تھے، اور ان کی کنیت ''ابوالاعور'' تھی۔

5850 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْحَافِظُ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَهْلٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ، ثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ، اسْتُصْرِخَ فِي جِنَازَةِ سَعِيدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ وَهُوَ خَارِجٌ مِنَ الْمَدِينَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَخَرَجَ اِلَيْهِ وَلَمْ يَشْهَدِ الْجُمُعَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَلِيٍّ الْحَافِظُ، اَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نَاجِيَةَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ، ثَنَا هُشَيْمٌ فَذَكَرَهُ بِنَحْوِهِ

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 5850 – سكت عنه الذهبي في التلخيص

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جمعہ کے دن حضرت سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہ کے جنازے کا اعلان ہوا، اس وقت وہ (حضرت ابن عمر) مدینے سے باہر تھے، اس دن آپ نے جمعہ چھوڑ دیا اور حضرت سعید کے جنازہ میں شریک ہوئے۔

ایک دوسری اسناد کے ہمراہ بھی مذکورہ حدیث مروی ہے۔

5851 – حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ الْاَصْبَهَانِيُّ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْجَهْمِ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: "وَسَعِيدُ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ كَانَ اَبُوهُ زَيْدَ بْنَ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ قَدْ فَارَقَ دِيْنَ قَوْمِهِ مِنْ قُرَيْشٍ، وَتُوُفِّيَ وَقُرَيْشٌ تَبْنِي الْكَعْبَةَ، وَذٰلِكَ قَبْلَ اَنْ يُوحَى اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخَمْسِ سِنِيْنَ، فَرُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ: يُبْعَثُ اُمَّةً وَاحِدَةً، وَاَسْلَمَ سَعِيدُ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَمْرٍو قَبْلَ، اَنْ يَدْخُلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَارَ الْاَرْقَمِ، وَقَبْلَ اَنْ يَدْعُوَ فِيهَا النَّاسَ اِلَى الْاِسْلَامِ. وَشَهِدَ سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ اُحُدًا وَالْخَنْدَقَ وَالْمَشَاهِدَ كُلَّهَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَشْهَدْ بَدْرًا "

قَالَ ابْنُ عُمَرَ: فَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ زَيْدٍ مِنْ وَلَدِ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: تُوُفِّيَ سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ بِالْعَقِيقِ، فَحُمِلَ عَلٰى رِقَابِ الرِّجَالِ، وَدُفِنَ بِالْمَدِينَةِ، وَنَزَلَ فِي حُفْرَتِهِ سَعْدُ بْنُ اَبِي وَقَّاصٍ، وَابْنُ عُمَرَ، وَذٰلِكَ سَنَةَ خَمْسِينَ اَوْ اِحْدَى وَخَمْسِينَ، وَكَانَ يَوْمَ مَاتَ لَهُ بِضْعٌ وَسَبْعُونَ سَنَةً قَالَ ابْنُ عُمَرَ: وَاُمُّهُ فَاطِمَةُ

بِنْتُ بَعْجَةَ بْنِ اُمَيَّةَ بْنِ خُوَيْلِدِ بْنِ الْمُعَوِّذِ بْنِ حَيَّانَ بْنِ غُنَيْمٍ

✧✧ محمد بن عمر فرماتے ہیں: سعید بن زید بن عمرو بن نفیل کے والد زید بن عمرو بن نفیل اپنی قوم کا دین چھوڑ چکے تھے۔ جب ان کا انتقال ہوا، اس وقت قریش کعبۃ اللہ کی تعمیر کر رہے تھے، یہ رسول اللہ ﷺ پر وحی نازل ہونے سے تقریباً پانچ سال پہلے کا واقعہ ہے، یہ بات بھی مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کے بارے میں فرمایا: وہ بھی اسی امت میں سے اٹھائے جائیں گے۔ رسول اللہ ﷺ کے دار ارقم میں داخل ہونے اور وہاں پر دعوت وتبلیغ کا کام شروع کرنے سے پہلے حضرت سعید بن زید بن عمرو رضی اللہ عنہ اسلام لائے تھے۔ حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ نے غزوہ احد، خندق اور تمام غزوات میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ شرکت کی۔ البتہ جنگ بدر میں آپ شریک نہ ہو سکے تھے۔

ابن عمر کہتے ہیں: سعید بن زید کی اولاد امجاد میں سے ہیں، آپ اپنے والد کے بارے میں فرماتے ہیں کہ ''حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ کا انتقال مقام ''عقیق'' میں ہوا تھا، لوگ ان کو اپنے کندھوں پر اٹھا کر مدینہ میں لے کر آئے، اور یہیں دفن کیا۔ حضرت سعد ابن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے آپ کو لحد میں اتارا۔ یہ سن ۵۰ یا ۵۱ ہجری کا واقعہ ہے۔ وفات کے وقت ان کی عمر ستر برس سے زیادہ تھی۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ان کی والدہ کا نام ''فاطمہ بنت بعجہ بن امیہ بن خویلد بن معوذ بن حیان بن غنیم'' تھا۔

5852 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ الصَّفَّارُ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ السُّلَمِيُّ، ثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ، ثنا ابْنُ الْمُبَارَكِ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّ سَعْدَ بْنَ اَبِيْ وَقَّاصٍ غَسَّلَ سَعِيدَ بْنَ زَيْدٍ بِالشَّجَرَةِ

✧✧ حضرت زید بن عبدالرحمٰن بن سعید بن زید اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے حضرت سعید بن زید کو بیری کے پتوں (کو پانی میں ڈال کر اس) کے ساتھ غسل دیا۔

5853 - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ مُصْلِحٍ الْفَقِيهُ بِالرِّيِّ، ثَنَا مَحْمُودُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَاسِطِيُّ، ثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ، ثَنَا خَالِدٌ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ، حَدَّثَنِيْ ابْنُ سَعِيدِ بْنُ زَيْدٍ، قَالَ: بَعَثَ مُعَاوِيَةُ اِلَى مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ بِالْمَدِينَةِ لِيُبَايِعَ لِابْنِهِ يَزِيدَ، وَسَعِيدُ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ غَائِبٌ فَجَعَلَ يَنْتَظِرُهُ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الشَّامِ لِمَرْوَانَ: مَا يَحْبِسُكَ؟ قَالَ: حَتّٰى يَجِيءَ سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ، فَاِنَّهُ كَبِيرُ اَهْلِ الْمَدِينَةِ، فَاِذَا بَايَعَ بَايَعَ النَّاسُ، قَالَ: فَاَبْطَاَ سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ حَتّٰى اَخَذَ مَرْوَانُ الْبَيْعَةَ، وَاَمْسَكَ سَعِيدٌ عَنِ الْبَيْعَةِ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)5853 – سكت عنه الذهبي في التلخيص

✧✧ حضرت سعید بن زید کے صاحبزادے فرماتے ہیں: حضرت معاویہ نے مروان بن حکم کو مدینہ میں بھیجا تاکہ ان کے بیٹے یزید کے لئے لوگوں سے بیعت لیں۔ سعید بن زید بن عمرو بن نفیل وہاں موجود نہیں تھے۔ مروان بن حکم ان کا انتظار کرنے لگا، ملک شام کے ایک باشندے نے مروان سے پوچھا: آپ بیعت لینے سے کیوں رکے ہوئے ہیں؟ اس نے کہا: میں

سعید بن زید کے آنے کا انتظار کر رہا ہوں، وہ اہل مدینہ میں سب سے بزرگ شخصیت ہیں، جب وہ بیعت کرلیں گے تو باقی لوگ بھی آسانی سے بیعت کرلیں گے۔ حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ نے بہت دیر کردی، انتظار بسیار کے بعد مروان نے لوگوں سے بیعت لے لی اور سعید بن زید نے اپنے آپ کو اس بیعت سے بچالیا۔

5854 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الْحَافِظُ، آنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ كَرَامَةَ، ثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الْغَفَّارِ، عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، قَالَتْ: غَسَّلَ سَعْدٌ سَعِيدَ بْنَ زَيْدٍ وَحَنَّطَهُ، ثُمَّ أَتَى الْبَيْتَ فَاغْتَسَلَ، ثُمَّ قَالَ: أَمَا إِنِّي لَمْ أَغْتَسِلْ مِنْ غُسْلِي إِيَّاهُ، وَلَكِنِّي اغْتَسَلْتُ مِنَ الْحَرِّ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)5854 – سكت عنه الذهبي في التلخيص

✧✧ عائشہ بنت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ کو غسل دے کر اور خوشبو وغیرہ لگائی پھر گھر آئے اور غسل کیا پھر فرمایا: میں نے یہ غسل اس لئے نہیں کیا کہ میں میت کو غسل دے کر آیا ہوں، بلکہ مجھے گرمی محسوس ہو رہی تھی، میں نے ٹھنڈک حاصل کرنے کے لئے غسل کیا۔

5855 - حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ، ثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنِ الْمَسْعُودِيِّ، عَنْ نُفَيْلِ بْنِ هِشَامِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ جَدَّهُ سَعِيدَ بْنَ زَيْدٍ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَنْ أَبِيهِ زَيْدٍ، فَقَالَ: يَارَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ أَبِي زَيْدَ بْنَ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ كَانَ كَمَا رَأَيْتَ وَكَمَا بَلَغَكَ، وَلَوْ أَدْرَكَكَ لَآمَنَ بِكَ فَاسْتَغْفِرْ لَهُ، قَالَ: نَعَمْ . فَاسْتَغْفَرَ لَهُ وَقَالَ: فَإِنَّهُ يَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أُمَّةً وَاحِدَةً فَكَانَ فِيمَا ذَكَرُوا يَطْلُبُ الدِّينَ، وَمَاتَ وَهُوَ فِي طَلَبِهِ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي)5855 – سكت عنه الذهبي في التلخيص

✧✧ نفیل بن ہشام بن سعد بن زید بن عمرو بن نفیل اپنے والد کا، وہ ان کے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ ان کے دادا حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے والد زید کے بارے میں پوچھا، عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ میرے والد کے بارے میں اچھی طرح جانتے ہیں، اگر وہ آپ کا زمانہ پاتے تو آپ پر ایمان لاتے، آپ ان کے لئے دعائے مغفرت فرما دیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لئے دعائے مغفرت کی اور فرمایا: وہ قیامت کے دن اسی امت میں اٹھایا جائے گا۔ یہ ان لوگوں میں شمار ہوگا جو دین کی طلب کرتا رہا اور اسی طلب میں اس کو وفات آئی۔

5856 - حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ، ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ، أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحُصَيْنِ حَدَّثَهُ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، وَسَعِيدَ بْنَ زَيْدٍ، قَالَا: يَارَسُولَ اللَّهِ، تَسْتَغْفِرُ لِزَيْدٍ، قَالَ: نَعَمْ فَاسْتَغْفِرَا لَهُ، وَقَالَ: إِنَّهُ يُبْعَثُ أُمَّةً وَاحِدَةً

✧✧ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اور حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ زید کے لئے دعائے

مغفرت فرمائیں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جی ہاں! تم دونوں بھی اس کے لیے دعائے مغفرت کرو پھر فرمایا: کیونکہ اسے ایک اُمت کی شکل میں اٹھایا جائے گا۔

5857 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَفَّانَ، ثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِیْ خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِیْ حَازِمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ، قَالَ: لَقَدْ رَاَيْتُنِی، وَاَنَّ عُمَرَ لَمُوثِقِی، وَاُمِّی يَعْنِیْ اُمَّ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ يُرِيدُنِیْ عَلَى الْاِسْلَامِ، وَلَوْ اَنَّ اَحَدًا انْفَضَّ، اَوِ ارْفَضَّ لَكَانَ حَقِيقًا بِمَا فَعَلْتُمْ بِعُثْمَانَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 5857 – علی شرط البخاری ومسلم

✧✧ سعید بن زید بن عمرو بن نفیل فرماتے ہیں: میں نے اپنے آپ کو اس حال میں دیکھا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور میری والدہ (یعنی سعید بن زید رضی اللہ عنہ کی والدہ) مجھے اسلام قبول کرنے کی طرف راغب کررہے تھے، اور جو کچھ تم نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ کیا ہے اس پر اگر احد پہاڑ ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا تو اسے ٹکڑے ٹکڑے ہونے کا حق تھا۔

❁❁ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

5858 – حَدَّثَنَا اَبُوْ عَلِیِّ الْحَافِظُ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ دُحَيْمٍ الدِّمَشْقِیُّ، حَدَّثَنِیْ اَبِی، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِیْ فُدَيْكٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ يَعْقُوبَ الزَّمْعِیِّ، عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدِ بْنِ شُرَيْحٍ، اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَهُ اَظُنُّهُ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّ سَعِيدَ بْنَ زَيْدٍ حَدَّثَهُ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: عَشَرَةٌ فِی الْجَنَّةِ اَبُوْ بَكْرٍ، وَعُمَرُ، وَعُثْمَانُ، وَعَلِیٌّ، وَالزُّبَيْرُ، وَطَلْحَةُ، وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ، وَسَعْدٌ، وَاَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ وَهٰؤُلَاءِ تِسْعَةٌ، ثُمَّ سَكَتَ فَقَالُوا: نَنْشُدُكَ اللّٰهَ اَلَا اَخْبَرْتَنَا مَنِ الْعَاشِرُ، فَقَالَ: نَشَدْتُمُونِیْ بِاللّٰهِ اَبُو الْاَعْوَرِ فِی الْجَنَّةِ

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 5858 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دس آدمی جنتی ہیں۔

(۱)............ابوبکر رضی اللہ عنہ (۲)............عمر رضی اللہ عنہ (۳)............عثمان رضی اللہ عنہ

5858: الجامع للترمذی ' ابواب المناقب عن رسول الله صلی الله عليه وسلم - باب مناقب عبد الرحمن بن عوف بن عبد عوف الزهری ' حديث: 3765 ' السنن الكبرى للنسائی - كتاب المناقب ' مناقب اصحاب رسول الله صلی الله عليه وسلم من المهاجرين والانصار - ابو عبيدة بن الجراح رضی الله عنه ' حديث: 7927 ' مسند الحميدی - احاديث سعيد بن زيد بن عمرو بن نفيل العدوی رضی الله ' حديث: 82 ' مصنف ابن ابی شيبة - كتاب الفضائل ' ما ذكر فی ابی بكر الصديق رضی الله عنه - حديث: 31312 ' مسند ابی يعلى الموصلی - مسند سعيد بن زيد بن عمرو بن نفيل ' حديث: 935 ' البحر الزخار مسند البزار - ومما روى عبد الرحمن بن الاخنس ' حديث: 1130 ' المعجم الاوسط للطبرانی - باب الالف ' من اسمه احمد - حديث: 876 ' صحيح ابن حبان - كتاب إخباره صلى الله عليه وسلم عن مناقب الصحابة ' ذكر سعيد بن زيد بن عمرو بن نفيل رضوان الله عليه - حديث: 7103

(۴)..........علی رضی اللہ عنہ　(۵)..........زبیر رضی اللہ عنہ　(۶)..........طلحہ رضی اللہ عنہ

(۷).........عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ　(۸)..........سعد رضی اللہ عنہ　(۹)..........ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ

یہ ۹ ہوئے ہیں، اس کے بعد حضرت سعید بن زید خاموش ہو گئے، لوگوں نے قسم دے کر دریافت کیا: دسویں خوش نصیب کا نام بھی بتا دیجئے۔ حضرت سعید بن زید نے فرمایا: تم نے مجھے قسم دے کر پوچھا ہے تو سن لو "ابوالاعور" جنتی ہے۔

5859 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَفَّانَ، ثَنَا اَبُو اُسَامَةَ، ثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِي بَكْرٍ، قَالَتْ: لَقَدْ رَاَيْتُ زَيْدَ بْنَ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ قَائِمًا مُسْنِدًا ظَهْرَهُ اِلَى الْكَعْبَةِ، يَقُولُ: يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ مَا مِنْكُمُ الْيَوْمَ اَحَدٌ عَلَى دِيْنِ اِبْرَاهِيمَ غَيْرِي، وَكَانَ يُحْيِي الْمَوْءُودَةَ، يَقُولُ لِلرَّجُلِ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَقْتُلَ ابْنَتَهُ: مَهْلًا لَا تَقْتُلْهَا اَنَا اَكْفِيكَ مَئُونَتَهَا، فَيَاْخُذُهَا فَاِذَا تَرَعْرَعَتْ قَالَ لِاَبِيهَا: اِنْ شِئْتَ دَفَعْتُهَا اِلَيْكَ، وَاِنْ شِئْتَ كَفَيْتُكَ مَئُونَتَهَا صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

✦✦ حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے حضرت زید بن عمرو بن نفیل کو دیکھا کہ وہ کعبۃ اللہ کے ساتھ ٹیک لگائے بیٹھے کہہ رہے تھے "اے گروہ قریش! آج تمہارے اندر میرے سوا کوئی بھی دین ابراہیمی پر قائم نہیں ہے، آپ زندہ درگور کی گئی بچیوں کو بچانے کی کوشش کیا کرتے تھے، جب کوئی شخص اپنی نومولود بچی کو زندہ دفن کرنے کا ارادہ کرتا تو آپ فرماتے: تو اس کو قتل مت کر، اس لڑکی کے معاملہ میں، میں تیری معاونت کروں گا۔ پھر وہ اس لڑکی کو اپنی کفالت میں لے لیتے، جب وہ ۷، ۸ برس کی ہو جاتی تو آپ اس کے باپ کو کہتے: اگر تم چاہو تو میں اس کو تمہارے سپرد کر دیتا ہوں، نہیں تو میں اس کی ذمہ داری جاری رکھتا ہوں"

❁❁ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن انہوں نے اس کو نقل نہیں کیا۔

ذِكْرُ مَنَاقِبِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کے فضائل

5860 – اَخْبَرَنَا اَبُو جَعْفَرٍ الْبَغْدَادِيُّ، ثَنَا اَبُو عُلَاثَةَ، ثَنَا اَبِي، ثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ، حَدَّثَنِي اَبُو الْاَسْوَدِ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، فِي ذِكْرِ مَنْ تَخَلَّفَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي تَبُوكَ كَعْبُ بْنُ مَالِكِ بْنِ الْقَيْنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ سَوَّادِ بْنِ غَنْمِ بْنِ سَعْدٍ، حَدَّثَنَا عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✦✦ عروہ بن زبیر فرماتے ہیں: جو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین غزوہ تبوک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک نہ ہو سکے تھے ان میں "حضرت کعب بن مالک بن قین بن کعب بن سواد بن غنم بن سعد" تھے۔

5861 – حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِاللّٰهِ الْاَصْبَهَانِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ رُسْتَةَ، ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: " وَكَعْبُ بْنُ مَالِكِ بْنِ اَبِي كَعْبِ بْنِ الْقَيْنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ سَوَّادِ بْنِ غَنْمِ بْنِ كَعْبِ بْنِ

سَلَمَةَ، وَهُوَ شَاعِرُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ فِيمَا قِيلَ: يُكَنَّى اَبَا عَبْدِاللّٰهِ، وَشَهِدَ كَعْبٌ اُحُدًا، فَجُرِحَ بِهَا بِضْعَةَ عَشَرَ جُرْحًا وَارْتُثَّ، وَلَمْ يَشْهَدْ بَدْرًا، وَشَهِدَ الْخَنْدَقَ وَالْمَشَاهِدَ كُلَّهَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا خَلَا تَبُوكَ، فَإِنَّهُ تَخَلَّفَ عَنْهَا وَهُوَ اَحَدُ الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ تَخَلَّفُوا فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ، ثُمَّ تِيبَ عَلَيْهِمْ، وَمَاتَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ سَنَةَ خَمْسِينَ فِي إِمَارَةِ مُعَاوِيَةَ بْنِ اَبِي سُفْيَانَ، وَهُوَ يَوْمَئِذٍ ابْنُ سَبْعٍ وَسَبْعِينَ سَنَةً "

✧✧ محمد بن عمر فرماتے ہیں: ''کعب بن مالک بن ابی کعب بن قین بن کعب بن سواد بن غنم بن کعب بن سلمہ''۔ رسول اللہ ﷺ کے شاعر تھے، ان کی کنیت ''ابوعبداللہ'' تھی، حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ جنگ احد میں شریک ہوئے تھے اور اس جنگ میں ان کو دس سے زیادہ زخم لگے تھے، لیکن یہ اس میدان سے زندہ واپس آ گئے تھے، آپ غزوہ بدر میں شریک نہیں ہوئے تھے، غزوہ تبوک کے علاوہ باقی تمام غزوات میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ شریک ہوئے، غزوہ تبوک میں آپ شریک نہیں ہوئے تھے اور آپ ان تین صحابہ کرام میں شامل ہیں جو غزوہ تبوک میں شامل نہیں ہوئے تھے، پھر ان کی توبہ قبول کر لی گئی تھی، حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ ۷۷ برس کی عمر میں حضرت امیر معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہما کے دور حکومت میں سن ۵۰ ہجری کو فوت ہوئے۔

5862 - اَخْبَرَنِي اَبُو نُعَيْمٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْغِفَارِيُّ بِمَرْوَ، ثنا عَبْدَانُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى الْحَافِظُ، ثنا زَكَرِيَّا بْنُ اَبِي كِنَانَةَ، ثنا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَمْرٍو، ثنا يَحْيَى بْنُ الْمُثَنَّى الْمَدَنِيُّ، اَخْبَرَنِي سَعْدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ حِينَ تِيبَ عَلَيْهِ، وَعَلَى اَصْحَابِهِ اَنْ يُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ اَوْ سَجْدَتَيْنِ

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 5862 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ سعد بن اسحاق بن کعب بن عجرہ اپنے والد سے، وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ جب حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ اور ان کے باقی ساتھیوں کی توبہ قبول ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے ان کو حکم دیا کہ ۲ رکعت نماز یا دو سجدے (بطور شکرانہ) ادا کریں۔

5863 - حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثنا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِالْجَبَّارِ، ثنا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ، حَدَّثَنِي مَعْبَدُ بْنُ كَعْبِ بْنِ مَالِكِ بْنِ اَبِي كَعْبِ بْنِ الْقَيْنِ، اَخُو بَنِي سَلَمَةَ، اَنَّ اَخَاهُ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ كَعْبٍ، وَكَانَ مِنْ اَعْلَمِ الْاَنْصَارِ حَدَّثَهُ، اَنَّ اَبَاهُ كَعْبًا حَدَّثَهُ – وَكَانَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ شَهِدَ الْعَقَبَةَ، وَبَايَعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَا – قَالَ: " خَرَجْنَا فِي حُجَّاجٍ مِنَ الْمَدِينَةِ، فَقَالَ لَنَا الْبَرَاءُ بْنُ مَعْرُورٍ: يَا هَؤُلَاءِ، إِنِّي قَدْ رَاَيْتُ رُؤْيَا، وَاللّٰهِ مَا اَدْرِي اَتُوَافِقُونِي عَلَيْهَا اَمْ لَا؟ قَالَ: قُلْنَا: وَمَا ذَاكَ؟ قَالَ: قَدْ رَاَيْتُ اَنْ لَا اَدَعَ هٰذِهِ الْبُنْيَةَ مِنِّي بِظَهْرٍ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِطُولِهِ وَاَظُنُّنِي اَنِّي قَدْ اَخْرَجْتُهُ فِي ذِكْرِ الْبَرَاءِ بْنِ مَعْرُورٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

✧✧ ابن اسحاق کہتے ہیں: بنی سلمہ کے بھائی، معبد بن کعب بن مالک بن ابی کعب بن قین نے بتایا ہے کہ ان کے بھائی ''عبید اللہ بن کعب'' ہیں۔ یہ انصار میں سب سے زیادہ علم رکھنے والے تھے، یہ بیان کرتے ہیں کہ ان کے والد حضرت کعب نے (خود اپنے بارے میں) روایت کی ہے کہ کعب بن مالک بیعت عقبہ میں شریک ہوئے تھے اور وہاں پر رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ پر بیعت بھی کی تھی، آپ فرماتے ہیں: ہم لوگ مدینہ منورہ سے حاجیوں کے ہمراہ روانہ ہوئے، حضرت براء بن معرور رضی اللہ عنہ نے کہا: اے لوگو! میں نے ایک خواب دیکھا ہے خدا کی قسم میں نہیں جانتا کہ تم لوگ اس معاملہ میں میری موافقت کرو گے یا نہیں، ہم نے پوچھا: وہ خواب کیا ہے؟ انہوں نے کہا: میں نے دیکھا کہ میں اس عمارت (یعنی کعبہ معظمہ) کی جانب پشت نہ کروں۔ (اس کے بعد پوری حدیث بیان کی)

✿✿ امام حاکم کہتے ہیں: میں نے یہ حدیث حضرت براء بن معرور رضی اللہ عنہ کے مناقب میں ذکر کر دی ہے۔

ذِكْرُ مَنَاقِبِ الْحَكَمِ بْنِ عَمْرٍو الْغِفَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت حکم بن عمرو غفاری رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

5864 – اَخْبَرَنِي اَبُوْ مُحَمَّدٍ اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الْمُزَنِيُّ بِبُخَارَى، اَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَّامٍ الْجُمَحِيُّ، حَدَّثَنِي اَبُوْ عُبَيْدَةَ مَعْمَرُ بْنُ الْمُثَنّٰى، قَالَ: الْحَكَمُ بْنُ عَمْرِو بْنِ مُجَدَّعِ بْنِ حِذْيَمِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نُعَيْلَةَ بْنِ مُلَيْكِ بْنِ ضَمْرَةَ بْنِ بَكْرِ بْنِ عَبْدِمَنَاةَ بْنِ كِنَانَةَ

✧✧ ابوعبیدہ معمر بن مثنی نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے ''حکم بن عمرو بن مجدع بن حذیم بن حارث بن نعیلہ بن ملیک بن ضمرہ بن بکر بن عبدمناۃ بن کنانہ''۔

5865 – اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا مُوسَى بْنُ زَكَرِيَّا، ثَنَا خَلِيفَةُ بْنُ خَيَّاطٍ، قَالَ: الْحَكَمُ بْنُ عَمْرِو بْنِ مُجَدَّعِ بْنِ حِذْيَمِ بْنِ حُلْوَانَ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نُعَيْلَةَ بْنِ مُلَيْكِ بْنِ ضَمْرَةَ، وَاُمُّهُ اُمَامَةُ بِنْتُ مَالِكِ بْنِ الْاَشْهَلِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ غِفَارٍ مَاتَ بِخُرَاسَانَ وَهُوَ وَالٍ عَلَيْهَا سَنَةَ اِحْدَى وَخَمْسِينَ

✧✧ خلیفہ بن خیاط نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے ''حکم بن عمرو بن مجدع بن حزیم بن حلوان بن حارث بن نعیلہ بن ملیک ضمرہ''۔ ان کی والدہ ''امامہ بنت مالک بن اشہل بن عبداللہ بن غفار'' تھیں، یہ خراسان کے والی مقرر ہوئے تھے، اور ۵۱ ہجری کو وہیں پر ان کا انتقال ہوا۔

5866 – حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ الْاَصْبَهَانِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ رُسْتَةَ، ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: وَالْحَكَمُ بْنُ عَمْرِو بْنِ مُجَدَّعِ بْنِ حِذْيَمِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نُعَيْلَةَ بْنِ مُلَيْكِ بْنِ ضَمْرَةَ بْنِ بَكْرِ بْنِ عَبْدِمَنَاةَ بْنِ كِنَانَةَ، وَنُعَيْلَةُ اَخُو غِفَارِ بْنِ مُلَيْكٍ صَحِبَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى قُبِضَ، ثُمَّ تَحَوَّلَ اِلَى الْبَصْرَةِ، فَنَزَلَهَا فَوَلَّاهُ زِيَادُ بْنُ اَبِي سُفْيَانَ عَلَى خُرَاسَانَ حَتّٰى مَاتَ بِهَا سَنَةَ خَمْسِينَ

✧✧ محمد بن عمرو نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے ''حکم بن عمرو بن مجدع بن جذیم بن حارث بن نعیلہ بن ملیک بن ضمرہ بن بکر بن عبد مناۃ بن کنانہ'' اور نعیلہ جو ہیں یہ غفار بن ملیک کے بھائی ہیں، یہ رسول اللہ ﷺ کی حیات میں آپ ﷺ کی صحبت میں رہے، بعد میں یہ بصرہ میں منتقل ہو گئے، اور وہیں قیام پذیر رہے، زیاد بن ابی سفیان نے ان کو خراسان کا عامل مقرر کیا، ۵۰ ہجری کو وہیں پر ان کا انتقال ہوا۔

5867 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ التَّاجِرُ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ بْنِ صَالِحٍ السَّهْمِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي السَّرِيِّ الْعَسْقَلَانِيُّ، ثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنِي اَبِي، عَنْ اَبِي حَاجِبٍ، قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ الْحَكَمِ بْنِ عَمْرٍو الْغِفَارِيِّ اِذْ جَاءَهُ رَسُوْلُ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَقَالَ: اِنَّ اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ، يَقُوْلُ لَكَ: اِنَّكَ اَحَقُّ مَنْ اَعَانَنَا عَلَى هٰذَا الْاَمْرِ، فَقَالَ: اِنِّي سَمِعْتُ خَلِيْلِي ابْنَ عَمِّكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اِذَا كَانَ الْاَمْرُ هٰكَذَا اَوْ مِثْلَ هٰذَا اَنِ اتَّخِذْ سَيْفًا مِنْ خَشَبٍ

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 5867 – سكت عنه الذهبي في التلخيص

✧✧ ابوحاجب بیان کرتے ہیں کہ میں حکم بن عمرو غفاری کے پاس موجود تھا، اس کے پاس حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ کا سفیر آیا، اس نے کہا: امیر المومنین حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ آپ کے لئے فرماتے ہیں: جن لوگوں نے اس (بیعت والے معاملے میں) ہماری معاونت کی ہے ان میں سے آپ سب سے زیادہ مستحق ہیں۔ انہوں نے کہا: میں نے تمہارے چچازاد بھائی، اپنے خلیل رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے ''جب معاملہ اس نوعیت کا ہو تو تم لکڑی (میسر آئے تو اس) کی تلوار بنالینا''۔

5868 – اَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْغِفَارِيُّ، بِمَرْوَ، ثَنَا عَبْدَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْحَافِظُ، سَمِعْتُ اَحْمَدَ بْنَ شَيْبَانَ يَقُوْلُ: الْحَكَمُ بْنُ عَمْرٍو، وَرَافِعُ بْنُ عَمْرٍو، وَعُلَيَّةُ بْنُ عَمْرٍو صَحِبُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ اِنَّ زِيَادًا وَلِيَ الْحُكْمَ عَلَى خُرَاسَانَ، وَكَانَ سَبَبُ وَفَاتِهِ اَنَّهُ دَعَا عَلَى نَفْسِهِ وَهُوَ بِمَرْوَ فِي كِتَابٍ قُرِءَ عَلَيْهِ وَرَدَ عَلَيْهِ مِنْ زِيَادٍ، وَآخَرَ مِنْ مُعَاوِيَةَ فَاسْتُجِيبَتْ دَعْوَتُهُ، وَمَاتَ بِمَرْوَ، وَكَانَ مَاتَ قَبْلَهُ بُرَيْدَةُ الْاَسْلَمِيُّ فَدُفِنَا جَمِيعًا فِي مَقْبَرَةِ حُصَيْنٍ بِمَرْوَ مُقَابِلَ حَمَّامِ اَبِي حَمْزَةَ السُّكَّرِيِّ قَدْ زُرْتُ قَبْرَيْهِمَا

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 5868 – سكت عنه الذهبي في التلخيص

✧✧ احمد بن شیبان کہتے ہیں: حکم بن عمرو، رافع بن عمرو اور علیہ بن عمرو رضی اللہ عنہم کو رسول اللہ ﷺ کی صحبت کی سعادت حاصل ہے، پھر زیاد نے حکم کو خراسان کا والی بنا دیا، ان کی وفات کا سبب یہ تھا کہ مقام ''مرو'' میں زیاد کی جانب سے ان کو ایک خط موصول ہوا تھا اور ایک خط حضرت معاویہ کی جانب سے ان کو موصول ہوا، ان کو پڑھ کر انہوں نے اپنی وفات کی خود دعا مانگی تھی، ان کی دعا قبول ہوگئی اور مقام ''مرو'' میں ہی ان کا انتقال ہوگیا۔ ان سے پہلے اسی دن حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ کا انتقال

5867: المعجم الكبير للطبراني - باب من اسمه حمزة' ما اسند الحكم بن عمرو - حديث: 3088

ہوا تھا۔ ان دونوں کو حمزہ سکری کے حمام کے بالمقابل حصین قبرستان میں دفن کیا گیا۔ (احمد بن شیبان) کہتے ہیں: میں نے ان دونوں کی قبر کی زیارت کی ہے۔

5869 – فَحَدَّثَنِي اَبُوْ بَكْرِ بْنُ بَالَوَيْهِ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ النَّضْرِ، ثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ الْفَزَارِيِّ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: بَعَثَ زِيَادٌ الْحَكَمَ بْنَ عَمْرٍو الْغِفَارِيَّ عَلَى خُرَاسَانَ فَاَصَابُوا غَنَائِمَ كَثِيْرَةً، فَكَتَبَ اِلَيْهِ: اَمَا بَعْدُ، فَاِنَّ اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ كَتَبَ اَنْ يَصْطَفِيَ لَهُ الْبَيْضَاءَ، وَالصَّفْرَاءَ، وَلَا تَقْسِمُ بَيْنَ الْمُسْلِمِيْنَ ذَهَبًا وَلَا فِضَّةً، فَكَتَبَ اِلَيْهِ الْحَكَمُ: اَمَّا بَعْدُ، فَاِنَّكَ كَتَبْتَ تَذْكُرُ كِتَابَ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ، وَاِنِّي وَجَدْتُ كِتَابَ اللّٰهِ قَبْلَ كِتَابِ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ، وَاِنِّي اُقْسِمُ بِاللّٰهِ لَوْ كَانَتِ السَّمَاوَاتُ وَالْاَرْضُ رَتْقًا عَلَى عَبْدٍ فَاتَّقَى اللّٰهَ لَجَعَلَ لَهُ مِنْ بَيْنِهِمْ مَخْرَجًا، وَالسَّلَامُ، اَمَرَ الْحَكَمُ مُنَادِيًا فَنَادَى اَنِ اغْدُوا عَلَى فَيْئِكُمْ فَقَسَمَهُ بَيْنَهُمْ، وَاَنَّ مُعَاوِيَةَ لَمَّا فَعَلَ الْحَكَمُ فِي قِسْمَةِ الْفَيْءِ مَا فَعَلَ وَجَّهَ اِلَيْهِ مَنْ قَيَّدَهُ وَحَبَسَهُ، فَمَاتَ فِي قُيُوْدِهِ وَدُفِنَ فِيْهَا، وَقَالَ: اِنِّي مُخَاصِمٌ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)5869 – سكت عنه الذهبي في التلخيص

✦✦ حسن روایت کرتے ہیں کہ زیاد نے حضرت حکم بن عمرو غفاری کو خراسان کا والی مقرر کیا۔ ان لوگوں کے ہاتھ بہت سارا مال غنیمت لگا۔ حضرت معاویہ نے ان کی جانب پیغام بھجوایا کہ پورا مال امیر المومنین کے لئے رکھ لیا جائے اور اس میں سے سونا، چاندی اور کچھ بھی مسلمانوں میں تقسیم نہ کیا جائے۔ اس خط کے جواب میں حضرت حکم رضی اللہ عنہ نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو لکھا "اما بعد تم نے خط لکھا ہے اور اس میں امیر المومنین کے خط کا تذکرہ کیا ہے، جبکہ میرے پاس امیر المومنین کے خط سے پہلے اللہ تعالیٰ کی کتاب موجود ہے، میں اللہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اگر کسی انسان پر زمین اور آسمان ڈال دیئے جائیں، لیکن وہ آدمی اللہ تعالیٰ سے تقویٰ اختیار کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے کوئی نہ کوئی راہِ نجات بنا دیتا ہے، والسلام۔ اس کے بعد حکم بن عمرو نے منادی کو حکم دیا کہ پورے شہر میں اعلان کر دو کہ کل صبح تمام لوگ اپنے مال غنیمت لینے میرے پاس آئیں۔ اگلے دن حکم بن عمرو نے پورا مال لوگوں میں تقسیم کر دیا۔ حکم بن عمرو کے اس عمل پر ناراض ہو کر معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان کو معزول کر کے گرفتار کروایا اور قید کر دیا۔ ان کا انتقال قید میں ہی ہوا۔ وہ کہا کرتے تھے "میرا اختلاف فی سبیل اللہ ہے۔

5870 – حَدَّثَنَا الشَّيْخُ اَبُوْ بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِالْعَزِيْزِ، ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ، اَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، ثَنَا حُمَيْدٌ، وَيُوْنُسُ، عَنْ حَبِيْبِ بْنِ الشَّهِيْدِ، عَنِ الْحَسَنِ، اَنَّ زِيَادًا اسْتَعْمَلَ الْحَكَمَ بْنَ عَمْرٍو الْغِفَارِيَّ عَلَى جَيْشٍ فَلَقِيَهُ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ فِي دَارِ الْاِمَارَةِ فِيْمَا بَيْنَ النَّاسِ، فَقَالَ لَهُ: اَتَدْرِي فِيْمَ جِئْتُكَ؟ اَمَا تَذْكُرُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا بَلَغَهُ الَّذِي قَالَ لَهُ اَمِيْرُهُ: قُمْ فَقَعْ فِي النَّارِ، فَقَامَ الرَّجُلُ لِيَقَعَ فِيْهَا فَاَدْرَكَهُ فَاَمْسَكَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ وَقَعَ فِيْهَا لَدَخَلَ النَّارَ، لَا طَاعَةَ فِي مَعْصِيَةِ اللّٰهِ قَالَ الْحَكَمُ: بَلَى، قَالَ عِمْرَانُ: اِنَّمَا اَرَدْتُ اَنْ اُذَكِّرَكَ هٰذَا الْحَدِيْثَ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ

يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 5870 – صحيح

✧✧ حسن بیان کرتے ہیں کہ زیاد نے حضرت حکم بن عمرو غفاری رضی اللہ عنہ کو ایک لشکر کا سپہ سالار بنا کر بھیجا، دارالامارۃ میں لوگوں میں ان کی ملاقات عمران بن حصین کے ساتھ ہو گئی، عمران بن حصین نے ان سے کہا: تمہیں پتا ہے کہ میں کیوں آیا ہوں؟ کیا تمہیں یاد نہیں ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک آدمی نے یہ واقعہ بیان کیا تھا کہ ایک آدمی کو اس کے امیر نے آگ میں کودنے کو کہا تو وہ آگ میں چھلانگ لگانے لگا تو امیر نے اس کو دبوچ لیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر وہ آگ میں کود جاتا تو دوزخ میں جاتا، امیر کی ایسی بات نہیں ماننی چاہئے جس میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی ہوتی ہو۔ حکم نے کہا: جی ہاں مجھے یاد ہے۔ تو عمران بن حصین نے کہا: میں تمہیں یہی حدیث یاد دلانے آیا ہوں۔

5871 – اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ الْمِهْرَجَانِيُّ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْحَاقَ التُّسْتَرِيُّ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْجُمَحِيُّ، ثَنَا جَمِيلُ بْنُ عُبَيْدٍ الطَّائِيُّ، ثَنَا اَبُو الْمُعَلَّى، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: قَالَ الْحَكَمُ بْنُ عَمْرٍو الْغِفَارِيُّ: يَا طَاعُونُ خُذْنِيْ اِلَيْكَ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: لِمَ تَقُوْلُ هٰذَا؟ وَقَدْ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: لَا يَتَمَنَّيَنَّ اَحَدُكُمُ الْمَوْتَ لِضُرٍّ نَزَلَ بِهِ ؟ قَالَ: قَدْ سَمِعْتُ مَا سَمِعْتُمْ، وَلٰكِنِّي اُبَادِرُ سِتًّا: بَيْعَ الْحَكَمِ، وَكَثْرَةَ الشُّرَطِ، وَاِمَارَةَ الصِّبْيَانِ، وَسَفْكَ الدِّمَاءِ، وَقَطِيعَةَ الرَّحِمِ، وَنَشْوًا يَكُوْنُوْنَ فِي اٰخِرِ الزَّمَانِ يَتَّخِذُوْنَ الْقُرْاٰنَ مَزَامِيْرَ

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 5871 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حسن فرماتے ہیں: حکم بن عمرو غفاری نے کہا: اے طاعون! تم میری جان لے لو، ایک آدمی نے ان سے کہا: آپ ایسی باتیں کیوں کر رہے ہیں؟ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ "کسی مصیبت سے گھبرا کر موت کی آرزو نہیں کرنی چاہئے، حکم بن عمرو غفاری رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے بھی وہ فرمان سن رکھا ہے جو تم نے سنا ہے۔ لیکن میں چھ وجوہات کی بناء پر جلد بازی کر رہا ہوں۔

۱)......ثالث بک رہے ہیں۔

۲)......شرطیں بڑھ رہی ہیں۔

۳)......بچے حکومتیں کر رہے ہیں۔

۴)......خونریزیوں کی بہتات ہے۔

۵)......رشتہ داریوں کا پاس نہیں رکھا جاتا۔

۶)......اور آخری زمانہ میں کچھ لوگ ہوں گے جو قرآن کو گانا باجا بنا لیں گے۔ (اس فرمان مصطفیٰ کے مطابق وہ زمانہ

5871: المعجم الكبير للطبرانی - باب من اسمه حمزة' ما اسند الحكم بن عمرو - حديث: 3092

آچکا ہے)

ذِكْرُ مَنَاقِبِ رَافِعِ بْنِ عَمْرٍو الْغِفَارِيِّ اَخُو الْحَكَمِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

حضرت حکم رضی اللہ عنہ کے بھائی، حضرت رافع بن عمرو غفاری رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

5872 – اَخْبَرَنِي اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا مُوسَى بْنُ زَكَرِيَّا، ثَنَا خَلِيفَةُ بْنُ خَيَّاطٍ، قَالَ: وَرَافِعُ بْنُ عَمْرِو بْنِ مُجَدَّعِ بْنِ حِذْيَمِ بْنِ الْحَارِثِ الْغِفَارِيِّ، وَمَاتَ بِالْبَصْرَةِ سَنَةَ خَمْسِينَ

✧✧ خلیفہ بن خیاط نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے ''رافع بن عمرو بن مجدع بن جذیم بن حارث غفاری'' ۵۰ ہجری کو بصرہ میں آپ کا انتقال ہوا۔

5873 – اَخْبَرَنَا الشَّيْخُ اَبُو بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ السَّدُوسِيُّ، ثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ، ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ، عَنْ اَبِي ذَرٍّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَيَكُونُ بَعْدِي قَوْمٌ مِنْ اُمَّتِي يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ يَخْرُجُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَخْرُجُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ، ثُمَّ لَا يَعُودُونَ فِيهِ سِيمَاهُمُ التَّحْلِيقُ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الصَّامِتِ: فَلَقِيتُ رَافِعَ بْنَ عَمْرٍو اَخَا الْحَكَمِ بْنَ عَمْرٍو الْغِفَارِيَّ، فَقُلْتُ لَهُ: مَا حَدِيثٌ سَمِعْتُهُ مِنْ اَبِي ذَرٍّ كَذَا وَكَذَا فَذَكَرْتُ لَهُ الْحَدِيثَ، فَقَالَ: وَمَا اَعْجَبَكَ مِنْ هٰذَا وَاَنَا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)5873 – على شرط مسلم

✧✧ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عنقریب میرے کچھ لوگ ایسے ہوں گے جو قرآن کی تلاوت کریں گے لیکن قرآن ان کے گلے سے نیچے نہیں اترے گا، وہ دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر چلّے سے نکل جاتا ہے، پھر یہ لوگ کبھی دین میں لوٹ کر نہیں آئیں گے، ان کی نشانی ''سر منڈانا'' ہوگی۔

عبداللہ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں حکم بن عمرو غفاری کے بھائی رافع بن عمرو سے ملا اور میں نے ان سے دریافت کیا کہ وہ کون سی حدیث ہے جو تم نے ابوذر غفاری سے سنی ہے؟ پھر میں نے یہ حدیث ان کو سنائی، وہ کہنے لگے: تمہیں اس حدیث سے کیا تعجب ہو رہا ہے، میں نے خود یہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے۔

✿✿ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

5874 – اَخْبَرَنَا اَبُو عَبْدِاللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الشَّيْبَانِيُّ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى، ثَنَا مُسَدَّدٌ، ثَنَا

5873:صحيح مسلم - كتاب الزكاة' باب الخوارج شر الخلق والخليقة - حديث:1840'سنن ابن ماجه - المقدمة' باب في فضائل اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم - باب في ذكر الخوارج' حديث: 168'مسند احمد بن حنبل - اول مسند البصريين' حديث رافع بن عمرو المزني - حديث:19875'المعجم الكبير للطبراني - باب الالف' رافع بن عمرو الغفاري - حديث:4332

مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنِي ابْنُ الْحَكَمِ بْنِ عَمْرٍو الْغِفَارِيُّ، عَنْ عَمِّهِ رَافِعِ بْنِ عَمْرٍو الْغِفَارِيِّ، قَالَ: كُنْتُ أَرْمِي نَخْلًا لِلْأَنْصَارِ، وَأَنَا غُلَامٌ، فَرَآنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا غُلَامُ، لِمَ تَرْمِي النَّخْلَ؟ فَقُلْتُ: آكُلُ. قَالَ: فَلَا تَرْمِ النَّخْلَ، وَكُلْ مِمَّا يَسْقُطُ فِي أَسْفَلِهَا، ثُمَّ مَسَحَ رَأْسِي، وَقَالَ: اللَّهُمَّ أَشْبِعْ بَطْنَهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)5874 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حکم بن عمرو غفاری رضی اللہ عنہ کے بیٹے نے اپنے چچا رافع بن عمرو کا یہ بیان نقل کیا ہے (فرماتے ہیں) بچپن میں، میں انصار کے درختوں پر پتھر مار مار کر پھل گرا کر کھایا کرتا تھا، (ایک دفعہ) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دیکھ لیا، آپ نے فرمایا: اے بچے! درختوں پر پتھر کیوں مارتے ہو؟ میں نے کہا: پھل کھانے کے لئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: درخت پر پتھر مت پھینک۔ بلکہ جو پھل خود بخود نیچے گر جائے وہ اٹھا کر کھا لیا کر، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیار سے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور یوں دعا دی "یا اللہ! اس کا پیٹ بھر دے"۔ (یہ حکم اُس زمانے کے لئے تھا، جب گرے ہوئے پھل کھانے سے مالک کو اعتراض نہیں تھا، آج کل جب کہ مالک گرے ہوئے پھل بھی بیچتا ہے، اس لئے آج کے زمانے میں گرے ہوئے پھل کھانے کے لئے بھی اجازت درکار ہوگی۔)

5875 – وَأَخْبَرَنَاهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِسْحَاقَ الْخُزَاعِيُّ، بِمَكَّةَ، ثنا أَبُو يَحْيَى بْنُ أَبِي مَسَرَّةَ، ثنا مُعَاذُ بْنُ أَسَدٍ الْمَرْوَزِيُّ، ثنا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى، ثنا صَالِحُ بْنُ أَبِي جَعْفَرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ رَافِعِ بْنِ عَمْرٍو الْغِفَارِيِّ، قَالَ: كُنْتُ أَرْمِي نَخْلًا لِلْأَنْصَارِ فَأَخَذُونِي فَذَهَبُوا بِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالُوا: هَذَا يَرْمِي نَخْلَنَا. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا رَافِعُ، لِمَ تَرْمِي نَخْلَهُمْ؟ قُلْتُ: يَارَسُولَ اللَّهِ، الْجُوعُ. قَالَ: فَكُلْ مَا وَقَعَ أَشْبَعَكَ اللَّهُ وَأَرْوَاكَ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)5875 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت رافع بن عمر غفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں انصار کے باغات میں ان کے کھجوروں کے درختوں پر پتھر مار مار کر کھجوریں اتار کر کھایا کرتا تھا (ایک دفعہ) انہوں نے مجھے پکڑ لیا اور مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پیش کر دیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے پوچھا: اے رافع تم ان کی کھجوروں پر پتھر کیوں مارتے ہو؟ میں نے عرض کی: یارسوال اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھوک کی وجہ سے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو ٹوٹ کر خود بخود نیچے گر جائیں وہ کھا لیا کرو۔

5874:الجامع للترمذی -' ابواب البيوع عن رسول الله صلى الله عليه وسلم - باب ما جاء فی الرخصة فی اكل الثمرة للمار بها' حديث:1246' سنن ابی داود - كتاب الجهاد' باب من قال إنه ياكل مما سقط - حديث:2267'مصنف ابن ابی شيبة - كتاب البيوع والاقضية' من رخص فی اكل الثمرة إذا مر بها - حديث:19879'مسند احمد بن حنبل - اول مسند البصريين' حديث رافع بن عمرو المزنی - حديث:19872'مسند ابی يعلى الموصلی - مسند حارثة بن وهب' حديث: 1450'المعجم الكبير للطبرانی - باب الذال' رافع بن عمرو الغفاری - حديث:4330'السنن الكبرى للبيهقی - كتاب الضحايا' جماع ابواب ما لا يحل اكله وما يجوز للمضطر من الميتة - باب ما يحل للمضطر من مال الغير' حديث:18286

(یہ اجازت صرف اس علاقے یا اس زمانے کے لئے ہیں جہاں یہ عرف جاری ہو اور لوگ گری ہوئی کھجوروں یا پھلوں کا اٹھا کر کھانے کی اجازت دیتے ہوں۔ آج جب کہ گرے ہوئے پھل بھی کوئی شخص مفت میں دینے کے لئے تیار نہیں ہے تو اب گرے ہوئے پھل بھی اٹھا کر کھانا جائز نہیں ہے۔)

ذِكْرُ مَنَاقِبِ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ الْقُرَشِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ قرشی رضی اللہ عنہ کے فضائل

5876 – حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَرْبِيُّ، ثَنَا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الزُّبَيْرِيُّ، قَالَ: اَبُوْ سَعِيدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَمُرَةَ بْنِ حَبِيبِ بْنِ عَبْدِشَمْسٍ، وَاُمُّهُ اَرْوَى بِنْتُ اَبِي الْفَرَعَةِ بْنِ كَعْبِ بْنِ عَمْرِو بْنِ طَرِيفِ بْنِ خُزَيْمَةَ بْنِ عَلْقَمَةَ بْنِ خِدَاشِ بْنِ غَنْمِ بْنِ مَالِكِ بْنِ كِنَانَةَ تُوُفِّيَ بِالْبَصْرَةِ سَنَةَ خَمْسِينَ، وَصَلَّى عَلَيْهِ زِيَادٌ وَمَشَى فِي جِنَازَتِهِ

✧✧ مصعب بن عبداللہ زبیری نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے "ابوسعید عبدالرحمٰن بن سمرہ بن حبیب بن عبدشمس" ان کی والدہ "اروی بنت ابوالفرعہ بن کعب بن عمرو بن طریف بن خزیمہ بن علقمہ بن خداش بن غنم بن مالک بن کنانہ" ہیں۔ حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ قرشی رضی اللہ عنہ کا انتقال سن پچاس ہجری کو بصرہ میں ہوا۔ زیاد نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی، اور ان کے جنازے کے ساتھ بھی چلا تھا۔

5877 – حَدَّثَنَا الشَّيْخُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنَا بِشْرُ بْنُ مُوسَى، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيدَ الْمُقْرِءُ، ثَنَا عُيَيْنَةُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ جَوْشَنٍ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: خَرَجْتُ فِي جِنَازَةِ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ وَزِيَادٌ يَمْشِي اَمَامَ الْجِنَازَةِ، فَجَعَلَ رِجَالٌ مِنْ مَوَالِيهِ يَمْشُونَ عَلَى اَعْقَابِهِمْ اَمَامَ الْجِنَازَةِ، وَيَقُوْلُوْنَ: رُوَيْدًا رُوَيْدًا بَارَكَ اللّٰهُ فِيكُمْ، قَالَ: فَلَحِقَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ فِي بَعْضِ طَرِيقِ الْمِرْبَدِ، فَلَمَّا رَاَى اُولَئِكَ، وَمَا يَصْنَعُونَ حَمَلَ عَلَيْهِمْ بِالْغَلَبَةِ وَاَهْوَى اِلَيْهِمْ بِالسَّوْطِ، فَقَالَ: خَلُّوا فَوَالَّذِي كَرَّمَ وَجْهَ اَبِي الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ رَاَيْتُنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاِنَّا لَنَكَادُ اَنْ نَرْمُلَ بِهَا رَمَلًا

✧✧ عیینہ بن عبدالرحمٰن بن جوشن اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں (وہ فرماتے ہیں) میں حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ کے جنازے میں شرکت کے لئے نکلا، میں نے دیکھا کہ زیاد جنازے کے آگے آگے چل رہا تھا اور اس کے کچھ حاشیہ بردار بھی زیاد کی اتباع میں جنازے کے آگے چل رہے تھے اور لوگوں کو آہستہ چلنے کی تلقین کر رہے تھے، راوی کہتے ہیں، راستے میں ایک مقام پر ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بھی ہمارے ساتھ شریک ہو گئے، جب انہوں نے ان لوگوں کی اس حرکت کو دیکھا تو کوڑا لے کر ان لوگوں پر پل پڑے، ان کو مارتے ہوئے کہنے لگے: پیچھے ہٹو، اس ذات کی قسم جس نے ابوالقاسم کے چہرے کو رونق بخشی ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جنازہ میں شرکت کیا کرتے تھے، ہم بہت تیز چلا کرتے تھے۔

5878 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذٍ، وَاَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ قَالَا، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُوسَى، ثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ اَبِيْ مُوسَى، سَمِعَ الْحَسَنَ، يَقُوْلُ: ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَمُرَةَ بْنِ حَبِيْبِ بْنِ عَبْدِشَمْسٍ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)5877 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت حسن کہتے ہیں: ہمیں عبدالرحمٰن بن سمرہ بن حبیب بن عبدشمس نے حدیث بیان کی۔ (اس میں انہوں نے ان کا نسب ''عبدالرحمٰن بن سمرہ بن حبیب بن عبدشمس'' ذکر کیا ہے)

ذِكْرُ مَنَاقِبِ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ عُثْمَانَ التَّيْمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت عبدالرحمٰن بن عثمان تیمی رضی اللہ عنہ کے فضائل

5879 - حَدَّثَنِيْ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ بَالَوَيْهِ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَرْبِيُّ، ثَنَا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ، قَالَ: عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ عَمْرِو بْنِ كَعْبِ بْنِ سَعْدِ بْنِ تَيْمِ بْنِ مُرَّةَ، وَهُوَ ابْنُ اَخِي طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، وَاُمُّهُ عَمِيْرَةُ بِنْتُ جُدْعَانَ بْنِ عَمْرِو بْنِ كَعْبِ بْنِ سَعْدِ بْنِ تَيْمِ بْنِ مُرَّةَ، وَهُوَ ابْنُ اُخْتِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ جُدْعَانَ الْقُرَشِيِّ

✧✧ مصعب بن عبداللہ نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے'' عبدالرحمٰن بن عثمان بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ''۔ یہ طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ کے بھائی ہیں۔ ان کی والدہ عمیرہ بنت جدعان بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ'' ہیں، یہ عبداللہ بن جدعان قرشی کے بھانجے ہیں۔

5880 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِئٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ رَجَاءٍ، ثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ وَهْبٍ الْعَلَّافُ، ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزُّهْرِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ التَّيْمِيُّ، ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ عُثْمَانَ التَّيْمِيُّ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: اَسْلَمْتُ يَوْمَ الْفَتْحِ، فَبَايَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✧✧ حضرت عثمان بن عبدالرحمٰن بن عثمان تیمی اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں (وہ فرماتے ہیں کہ) میں فتح مکہ کے موقع پر ایمان لایا، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر بیعت کی۔

5881 - اَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُؤَمَّلِ، ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الشَّعْرَانِيُّ، ثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ التَّيْمِيُّ، ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ عُثْمَانَ، اَخْبَرَنِيْ اَخِي، قَالَ: اُصِيبَ اَبِيْ عَبْدُ الرَّحْمَنِ مَعَ ابْنِ الزُّبَيْرِ، فَاَمَرَ بِهِ ابْنُ الزُّبَيْرِ فَدُفِنَ فِي مَسْجِدِ الْكَعْبَةِ، ثُمَّ اَمَرَ الْخَيْلَ عَلَى قَبْرِهِ لِئَلَّا يُخْفِيَ اَثَرَهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)5881 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ عثمان بن عبدالرحمٰن بن عثمان اپنے بھائی کا یہ بیان نقل کرتے ہیں (وہ فرماتے ہیں کہ) میرے والد محترم حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے ہمراہ لڑتے لڑتے شہید ہو گئے، عبداللہ بن زبیر کے حکم پر ان کو مسجد حرام میں دفن کیا گیا، اور پھر اوپر سے گھوڑے دوڑائے گئے تاکہ اس کی قبر کے نشانات کو ختم کر دیا جائے۔

5882 - حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، ثَنَا اَسَدُ بْنُ مُوسَى، ثَنَا ابْنُ اَبِي ذِئْبٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ خَالِدٍ الْقَارِظِيِّ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ عُثْمَانَ التَّيْمِيِّ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذُكِرَ عِنْدَهُ طِيبُ الدَّوَاءِ، وَذَكَرُ الضِّفْدَعِ يَكُونُ الدَّوَاءَ، فَنَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَتْلِهِ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)5882 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ عبدالرحمٰن بن عثمان تیمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک طبیب نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ذکر کیا کہ ایک دوا ایسی ہے جس میں مینڈک استعمال کیا جاتا ہے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مینڈک کو مارنے سے منع فرمادیا۔

ذِكْرُ مَنَاقِبِ عُثْمَانَ بْنِ اَبِي الْعَاصِ الثَّقَفِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت عثمان بن ابی العاص ثقفی رضی اللہ عنہ کے فضائل

5883 - حَدَّثَنِي اَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَرْبِيُّ، ثَنَا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ، قَالَ: عُثْمَانُ بْنُ اَبِي الْعَاصِ بْنِ عَبْدِرَهْمَانَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ هَمَّامٍ الثَّقَفِيِّ يُكَنَّى اَبَا عَبْدِاللّٰهِ، تُوُفِّيَ سَنَةَ خَمْسِينَ

✧✧ مصعب بن عبداللہ فرماتے ہیں: عثمان بن ابی العاص بن عبدرہمان بن عبداللہ بن ہمام ثقفی کی کنیت ''ابوعبداللہ'' ہے، ان کی وفات پچاس ہجری کو ہوئی۔

5884 - اَخْبَرَنَا اَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الشَّافِعِيُّ، ثَنَا حَامِدُ بْنُ سَهْلٍ الثَّغْرِيُّ، ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عُيَيْنَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ، عَنْ اَبِيهِ، كَانَ فِي جِنَازَةِ عُثْمَانَ بْنِ اَبِي الْعَاصِ، قَالَ: فَكُنَّا نَمْشِي مَشْيًا خَفِيفًا، قَالَ: فَرَفَعَ اَبُو بَكْرَةَ سَوْطَهُ، وَقَالَ: لَقَدْ رَاَيْتُنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَرْمُلُ رَمَلًا

(التعليق – من تلخيص الذهبی)5884 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ عیینہ بن عبدالرحمٰن اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ وہ حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ کے جنازے میں شریک تھے۔ ہم آہستہ آہستہ چل رہے تھے، تو حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ نے کوڑا اٹھایا اور فرمایا: ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ (جنازے میں) تیز چلا کرتے تھے۔

ذِكْرُ مَنَاقِبِ سُفْيَانَ بْنِ عَوْفٍ الْغَامِدِيِّ

حضرت سفیان بن عوف غامدی رضی اللہ عنہ کے فضائل

5882: سنن ابی داود - كتاب الطب، باب فی الادوية المكروهة - حديث: 3391، السنن للنسائی - كتاب الصيد والذبائح، الضفدع - حديث: 4304، السنن الكبرى للنسائی - باب ما قذفه البحر، الضفدع - حديث: 4730، مصنف ابن ابی شيبة - كتاب الطب، فی الضفدع يتداوى بلحمه - حديث: 23202، مشكل الآثار للطحاوی - باب بيان مشكل ما روی عن رسول الله صلى الله عليه، حديث: 1532، السنن الكبرى للبيهقی - كتاب الصيد والذبائح، باب ما جاء فی الضفدع - حديث: 17675

5885 - حَدَّثَنِي اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثنا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَرْبِيُّ، ثنا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ، قَالَ: " وَسُفْيَانُ بْنُ عَوْفٍ الْغَامِدِيُّ مِنْ اَهْلِ حِمْصٍ صَحِبَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَانَ لَهُ بَاْسٌ وَنَجْدَةٌ، وَسَخَاءٌ، وَهُوَ الَّذِي اَغَارَ عَلَى هَيْتَ، وَالْاَنْبَارِ فِي اَيَّامِ عَلِيٍّ فَقَتَلَ، وَسَبَى وَكَانَ مِمَّنْ قَتَلَ حَسَّانَ بْنَ حَسَّانَ الْبَكْرِيَّ اَخَا الْحَارِثِ بْنِ حَسَّانَ الْوَافِدَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ قَيْلَةَ بِنْتِ مَخْرَمَةَ، فَخَطَبَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَقَالَ فِي خُطْبَتِهِ: اِنَّ اَخَا غَامِدٍ قَدْ اَغَارَ عَلَى هَيْتَ، وَالْاَنْبَارِ، وَكَانَ عَلَى الصَّوَائِفِ فِي اَيَّامِ مُعَاوِيَةَ، وَكَانَ مُعَاوِيَةُ يُعَظِّمُ اَمْرَهُ، وَيَقُوْلُ اِنَّهُ كَانَ يَحْمِلُ فِي الْمَجْلِسِ الْوَاحِدِ عَلَى اَلْفِ قَارِحٍ، وَاسْتَعْمَلَ مُعَاوِيَةُ بَعْدَهُ عَلَى الصَّوَائِفِ ابْنَ مَسْعُوْدٍ الْفَزَارِيَّ فَقِيْلَ:

(البحر الطويل)

اَقِمْ يَا ابْنَ مَسْعُوْدٍ قَنَاةً صَلِيبَةً ... كَمَا كَانَ سُفْيَانُ بْنُ عَوْفٍ يُقِيمُهَا

وَسُمْ يَا ابْنَ مَسْعُوْدٍ مَدَايِنَ قَيْصَرٍ ... كَمَا كَانَ سُفْيَانُ بْنُ عَوْفٍ يَسُوْمُهَا

وَسُفْيَانُ قَرْمٌ مِنْ قُرُوْمِ قَبِيْلَةٍ ... بِهِ تَيْمٌ، وَمَا فِي النَّاسِ حَيٌّ يَضِيمُهَا

✧✧مصعب بن عبداللہ فرماتے ہیں: سفیان بن عوف غامدی اہل حمص میں سے ہیں، ان کو رسول اللہ ﷺ کی صحبت کی سعادت حاصل ہے، آپ بہت طاقتور، بلند قامت اور سخی شخص تھے۔ انہوں نے ہی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے زمانے میں ہیت اور انبار پر حملہ کیا تھا۔ ان کو قیدی بنالیا گیا تھا، حارث بن حسان کے بھائی، حسان بن حسان بکری کے قتل میں یہ بھی شریک تھے، جو کہ قیلہ بنت مخرمہ کے ہمراہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا تھا، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیا اور اپنے خطبہ میں فرمایا: بے شک غامدی نے ہیت اور انبار پر حملہ کیا ہے، حضرت امیر معاویہ کے دور حکومت میں وہ صوائف کے عامل تھے، حضرت معاویہ ان کی بہت عزت اور احترام کیا کرتے تھے۔ وہ ان کے بارے میں فرمایا کرتے تھے" (سفیان بن عوف غامدی) ایک ہی مجلس میں ہزار شیروں پر حملہ کر سکتے ہیں۔ ان کے بعد حضرت معاویہ نے حضرت عبداللہ بن مسعود فزاری رضی اللہ عنہ کو صوائف کا عامل بنایا تھا۔ انہی کے بارے میں کہا گیا ہے۔

- اے ابن مسعود جنگ کی بنیاد کو مضبوط کر جیسا کہ سفیان بن عوف اس کو مضبوط کیا کرتا تھا۔
- اور اے ابن مسعود تم قیصر کی بستیوں کو نشان زدہ کرو جیسے سفیان بن عوف انہیں نشان لگاتا تھا۔
- اور سفیان اپنے قبیلے کے سرداروں کا سردار ہے وہ ایسا صاحب فضیلت ہے کہ کوئی شخص اس کا ہم پلہ نہیں ہے

ذِكْرُ مَنَاقِبِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے فضائل

5886 - اَخْبَرَنِي اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الثَّقَفِيُّ، ثنا مُوسَى بْنُ زَكَرِيَّا التُّسْتَرِيُّ، ثنا خَلِيفَةُ بْنُ خَيَّاطٍ، قَالَ:

الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ يُكَنَّى اَبَا عَبْدِاللّٰهِ، وَلِيَ الْكُوفَةَ، وَمَاتَ بِهَا سَنَةَ خَمْسِينَ

✧✧ خلیفہ بن خیاط فرماتے ہیں: مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کی کنیت ''ابوعبداللہ'' تھی، کوفہ کے گورنر بنے تھے، پچاس ہجری میں کوفہ میں ہی ان کا انتقال ہوا۔

5887 – اَخْبَرَنِي اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوبَ الثَّقَفِيُّ، اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْهَرِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ الْبَرَاءِ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ، قَالَ: الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ بْنِ اَبِي عَامِرِ بْنِ مَسْعُودِ بْنِ مُعَتِّبِ بْنِ مَالِكِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَعْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ قَيْسِ بْنِ شَيْبَةَ بْنِ بَكْرِ بْنِ هَوَازِنَ بْنِ مَنْصُورِ بْنِ عِكْرِمَةَ بْنِ خَصَفَةَ بْنِ قَيْسٍ

✧✧ علی بن مدینی نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے ''مغیرہ بن شعبہ بن ابی عامر بن مسعود بن معتب بن مالک بن عمرو بن سعد بن عمرو بن قیس بن شیبہ بن بکر بن ہوازن بن منصور بن عکرمہ بن خصفہ بن قیس''۔

5888 – اَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ شُجَاعٍ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي رَافِعٍ، ثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ يَزِيدَ الْجَرْمِيُّ – وَكَانَ مِنْ اَخْيَرِ اَهْلِ زَمَانِهِ – عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، قَالَ: كَنَّانِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَبِي عِيسَى

✧✧ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری کنیت ''ابوعیسیٰ'' رکھی۔

5889 – حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِاللّٰهِ الْاَصْبَهَانِيُّ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْجَهْمِ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: " الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ بْنِ اَبِي عَامِرِ بْنِ مَسْعُودِ بْنِ مُعَتِّبِ بْنِ مَالِكِ بْنِ كَعْبِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَعْدِ بْنِ عَوْفِ بْنِ ثَقِيفٍ وَاسْمُهُ قُصَيُّ بْنِ مُنَبِّهِ بْنِ بَكْرِ بْنِ هَوَازِنَ بْنِ مَنْصُورِ بْنِ عِكْرِمَةَ بْنِ خَصَفَةَ بْنِ قَيْسِ بْنِ غَيْلَانَ بْنِ مُضَرَ بْنِ نِزَارٍ، وَكَانَ يُكَنَّى اَبَا عَبْدِاللّٰهِ، وَكَانَ يُقَالُ لَهُ مُغِيرَةُ الرَّاْيِ، وَكَانَ دَاهِيَةً لَا يَجِدُ فِي صَدْرِهِ اَمْرَيْنِ اِلَّا وَجَدَ فِي اَحَدِهِمَا مَخْرَجًا، قَدِمَ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاَقَامَ مَعَهُ حَتّٰى اعْتَمَرَ عُمْرَةَ الْحُدَيْبِيَةِ فِي ذِي الْقَعْدَةِ سَنَةَ سِتٍّ مِنَ الْهِجْرَةِ، قَالَ الْمُغِيرَةُ: فَكَانَتْ اَوَّلَ سَفْرَةٍ خَرَجْتُ مَعَهُ فِيهَا، وَكُنْتُ اَكُونُ مَعَ اَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَاَلْزَمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فِيمَنْ يَلْزَمُهُ، وَشَهِدَ الْمُغِيرَةُ بَعْدَ ذٰلِكَ الْمَشَاهِدَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَدِمَ وَفْدُ ثَقِيفٍ فَاَنْزَلَهُمْ عَلَيْهِمْ وَاَكْرَمَهُمْ، وَبَعَثَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبَا سُفْيَانَ بْنَ حَرْبٍ اِلَى الطَّائِفِ فَهَدَمُوا الْوِيَةَ "

✧✧ محمد بن عمر نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے ''مغیرہ بن شعبہ بن ابی عامر بن مسعود بن معتب بن مالک بن کعب بن عمرو بن سعد بن عوف بن ثقیف (ان کا نام قصی ہے) بن منبہ بن بکر بن ہوازن بن منصور بن عکرمہ بن خصفہ بن قیس بن غیلان بن مضر بن نزار''۔ ان کی کنیت ''ابوعبداللہ'' تھی۔ ان کو مغیرۃ الرائ بھی کہا جاتا تھا۔ آپ بہت سمجھدار اور زیرک تھے۔ ان کو کبھی بھی دو امور میں سے ایک چننا پڑتا تو آپ بہت جلد کسی جانب نکلنے کا فیصلہ کر لیتے تھے۔ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں قیام کیا اور ۶ ہجری کو ذی القعدہ میں عمرہ حدیبیہ کیا۔ حضرت مغیرہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کے ہمراہ میرا یہ پہلا سفر تھا، میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ہمراہ تھا، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مستقل رہنے والوں میں یہ بھی شامل تھے، عمرہ حدیبیہ کے بعد تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شرکت کی، قبیلہ ثقیف کا ایک وفد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا بہت اکرام فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اور حضرت ابوسفیان بن حرب کو طائف کی جانب بھیجا تھا تو انہوں نے بہت سارے لشکروں کو شکست دی۔

5890 - حَدَّثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ اِسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَاشِمِيُّ بِالْكُوْفَةِ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَكَمِ الْحِيرِيُّ، ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ، ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ الْحَارِثِ الطَّائِفِيُّ، حَدَّثَنِيْ اَبُوْ عَوْنٍ الثَّقَفِيُّ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، قَالَ: " لَمَّا تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَنِيْ اَبُوْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اِلٰى اَهْلِ الْبُحَيْرَةِ، ثُمَّ شَهِدْتُ الْيَمَامَةَ ثُمَّ شَهِدْتُ فُتُوحَ الشَّامِ مَعَ الْمُسْلِمِينَ، ثُمَّ شَهِدْتُ الْيَرْمُوكَ فَاُصِيبَتْ عَيْنِي يَوْمَ الْيَرْمُوكِ ثُمَّ شَهِدْتُ الْقَادِسِيَّةَ وَكُنْتُ رَسُوْلَ سَعْدٍ اِلٰى رُسْتُمَ وَوُلِّيتُ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فُتُوحًا، وَفَتَحْتُ هَمَذَانَ، وَكُنْتُ عَلٰى مَيْسَرَةِ النُّعْمَانِ بْنِ مُقَرِّنٍ يَوْمَ نَهَاوَنْدَ، وَكَانَ عُمَرُ قَدْ كَتَبَ: اِنْ هَلَكَ النُّعْمَانُ، فَالْاَمِيرُ حُذَيْفَةُ، وَاِنْ هَلَكَ حُذَيْفَةُ فَالْاَمِيرُ الْمُغِيْرَةُ، وَكُنْتُ اَوَّلَ مَنْ وَضَعَ دِيوَانَ الْبَصْرَةِ، وَجَمَعْتُ النَّاسَ لِيُعْطَوْا، وَوُلِّيتُ الْكُوْفَةَ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، وَقُتِلَ عُمَرُ، وَاَنَا عَلَيْهَا، ثُمَّ وُلِّيتُهَا لِمُعَاوِيَةَ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي)5890 – سكت عنه الذهبي في التلخيص

✧✧ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہوا تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مجھے اہل بحیرہ کی جانب بھیجا، پھر میں جنگ یمامہ میں شریک ہوا، پھر میں شام کی فتوحات میں مسلمانوں کے ہمراہ شریک رہا، پھر میں جنگ یرموک میں شریک ہوا، اس جنگ میں میری آنکھ ضائع ہوگئی، اس کے بعد میں جنگ قادسیہ میں بھی شریک ہوا، میں حضرت سعد کی جانب سے رستم کی طرف سفیر تھا، میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے لئے بہت ساری فتوحات کیں۔ ہمدان میں نے ہی فتح کیا۔ جنگ نہاوند میں نعمان بن مقرن کے میسرہ دستے میں شریک تھا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ تحریر لکھی تھی کہ اگر نعمان شہید ہو گیا تو حذیفہ کو امیر بنایا جائے، اور اگر حذیفہ بھی شہید ہو جائے تو مغیرہ بن شعبہ کو امیر بنایا جائے، بصرہ میں سب سے پہلے وزارتیں میں نے مقرر کیں۔ میں نے اس معاملے میں لوگوں کا فنڈ جمع کرانے کا ذہن بنایا۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی طرف سے مجھے کوفہ کا گورنر بھی بنایا گیا، جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی شہادت ہوئی تو اس وقت میں کوفہ کا گورنر تھا، پھر حضرت معاویہ نے بھی مجھے وہاں کا گورنر مقرر کیا تھا۔

5891 - حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ الْاَصْبَهَانِيُّ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْجَهْمِ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ " لَمَّا اَلْقَى الْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ خَاتَمَهُ فِي قَبْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَتَحَدَّثُ النَّاسُ اَنَّكَ نَزَلْتَ فِي قَبْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَا تُحَدِّثُ اَنْتَ النَّاسَ اَنَّ خَاتَمَكَ فِي قَبْرِهِ " فَنَزَلَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَقَدْ رَاَى

مَوْقِعَهُ فَتَنَاوَلَهُ فَدَفَعَهُ اِلَيْهِ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)5891 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

قَالَ ابْنُ عُمَرَ: وَحَدَّثَنَا مُوسَى الثَّقَفِيُّ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: مَاتَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ بِالْكُوفَةِ فِي شَعْبَانَ سَنَةَ خَمْسِينَ، وَهُوَ ابْنُ سَبْعِينَ سَنَةً فِي خِلَافَةِ مُعَاوِيَةَ

✧✧ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تدفین کے موقع پر حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کی انگوٹھی قبر میں گرگئی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت مغیرہ سے فرمایا: لوگ ایسی باتیں نہ کریں کہ تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر میں اترے ہو اور نہ ہی تو لوگوں کو بتانا کہ تمہاری انگوٹھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر میں رہ گئی ہے۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ خود قبر میں اترے، انہوں نے انگوٹھی گرنے کی جگہ کو دیکھ لیا اور نکال کر مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے سپرد کر دی۔

ابن عمر، حضرت موسیٰ ثقفی کے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کوفہ میں پچاس ہجری کو ماہ شعبان المعظم میں ستر برس کی عمر میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی خلافت میں فوت ہوئے۔

5892 – حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ سُلَيْمَانَ الزَّاهِدُ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ قَحْطَبَةَ بْنِ مَرْزُوقٍ الطَّلْحِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نَافِعٍ الْكَرَابِيسِيُّ الْبَصْرِيُّ، ثَنَا اَبُوْ عَتَّابٍ سَهْلُ بْنُ حَمَّادٍ، ثَنَا اَبُوْ كَعْبٍ صَاحِبُ الْحَرِيرِ، عَنْ عَبْدِالْعَزِيزِ بْنِ اَبِي بَكْرَةَ، قَالَ: " كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ بَابِ الصَّغِيرِ الَّذِي فِي الْمَسْجِدِ – يَعْنِي بَابَ غَيْلَانَ: اَبُوْ بَكْرَةَ – وَاَخُوهُ نَافِعٌ وَشِبْلُ بْنُ مَعْبَدٍ، فَجَاءَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ يَمْشِي فِي ظِلَالِ الْمَسْجِدِ، وَالْمَسْجِدُ يَوْمَئِذٍ مِنْ قَصَبٍ فَانْتَهَى اِلَى اَبِي بَكْرَةَ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ، فَقَالَ لَهُ اَبُوْ بَكْرَةَ: اَيُّهَا الْاَمِيرُ مَا اَخْرَجَكَ مِنْ دَارِ الْاِمَارَةِ؟ قَالَ: اَتَحَدَّثُ اِلَيْكُمْ، فَقَالَ لَهُ اَبُوْ بَكْرَةَ: لَيْسَ لَكَ ذٰلِكَ، الْاَمِيرُ يَجْلِسُ فِي دَارِهِ، وَيَبْعَثُ اِلَى مَنْ يَشَاءُ فَتَحَدَّثَ مَعَهُمْ، قَالَ: يَا اَبَا بَكْرَةَ: لَا بَاْسَ بِمَا اَصْنَعُ فَدَخَلَ مِنْ بَابِ الْاَصْغَرِ حَتّٰى تَقَدَّمَ اِلَى بَابِ اُمِّ جَمِيلٍ امْرَاَةٍ مِنْ قَيْسٍ، قَالَ: وَبَيْنَ دَارِ اَبِي عَبْدِاللّٰهِ، وَبَيْنَ دَارِ الْمَرْاَةِ طَرِيقٌ فَدَخَلَ عَلَيْهَا، قَالَ اَبُوْ بَكْرَةَ: لَيْسَ لِي عَلَى هٰذَا صَبْرٌ، فَبَعَثَ اِلَى غُلَامٍ لَهُ فَقَالَ لَهُ: ارْتَقِ مِنْ غُرْفَتِي فَانْظُرْ مِنَ الْكُوَّةِ، فَانْطَلَقَ فَنَظَرَ فَلَمْ يَلْبَثْ اَنْ رَجَعَ فَقَالَ: وَجَدْتُهُمَا فِي لِحَافٍ، فَقَالَ لِلْقَوْمِ: قُومُوا مَعِي، فَقَامُوا فَبَدَاَ اَبُوْ بَكْرَةَ فَنَظَرَ فَاسْتَرْجَعَ، ثُمَّ قَالَ لِاَخِيهِ: انْظُرْ، فَنَظَرَ قَالَ: مَا رَاَيْتَ؟ قَالَ: رَاَيْتُ الزِّنَا، ثُمَّ قَالَ: مَا رَابَكَ؟ انْظُرْ، فَنَظَرَ قَالَ: مَا رَاَيْتَ؟ قَالَ: رَاَيْتُ الزِّنَا مُحْصَنًا. قَالَ: اُشْهِدُ اللّٰهَ عَلَيْكُمْ. قَالُوا: نَعَمْ. قَالَ: فَانْصَرَفَ اِلَى اَهْلِهِ، وَكَتَبَ اِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ بِمَا رَاَى، فَاَتَاهُ اَمْرٌ فَظِيعٌ صَاحِبُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمْ يَلْبَثْ اَنْ بَعَثَ اَبَا مُوسَى الْاَشْعَرِيَّ اَمِيرًا عَلَى الْبَصْرَةِ، فَاَرْسَلَ اَبُوْ مُوسَى اِلَى الْمُغِيرَةِ اَنْ اَقِمْ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ اَنْتَ فِيهَا اَمِيرُ نَفْسِكَ، فَاِذَا كَانَ الْيَوْمُ الرَّابِعُ، فَارْتَحِلْ اَنْتَ وَاَبُوْ بَكْرَةَ وَشُهُودُهُ، فَيَا طُوبَى لَكَ اِنْ كَانَ مَكْذُوبًا عَلَيْكَ، وَوَيْلٌ لَكَ اِنْ كَانَ مَصْدُوقًا عَلَيْكَ، فَارْتَحَلَ الْقَوْمُ اَبُوْ بَكْرَةَ وَشُهُودُهُ وَالْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ حَتّٰى قَدِمُوا الْمَدِينَةَ عَلَى اَمِيرِ

الْمُؤْمِنِيْنَ، فَقَالَ: هَاتِ مَا عِنْدَكَ يَا اَبَا بَكْرَةَ، قَالَ: اَشْهَدُ اَنِّي رَاَيْتُ الزِّنَا مُحْصَنًا، ثُمَّ قَدَّمُوا اَبَا عَبْدِاللّٰهِ اَخَاهُ فَشَهِدَ، فَقَالَ: اَشْهَدُ اَنِّي رَاَيْتُ الزِّنَا مُحْصَنًا، ثُمَّ قَدَّمُوا شِبْلَ بْنَ مَعْبَدٍ الْبَجَلِيَّ، فَسَاَلَهُ فَشَهِدَ كَذٰلِكَ، ثُمَّ قَدَّمُوا زِيَادًا، فَقَالَ: مَا رَاَيْتَ؟ فَقَالَ: رَاَيْتُهُمَا فِي لِحَافٍ، وَسَمِعْتُ نَفَسًا عَالِيًا، وَلَا اَدْرِي مَا وَرَاءَ ذٰلِكَ، فَكَبَّرَ عُمَرُ وَفَرِحَ اِذْ نَجَا الْمُغِيْرَةُ وَضَرَبَ الْقَوْمَ اِلَّا زِيَادًا، قَالَ: كَانَ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَلَّى عُتْبَةَ بْنَ غَزْوَانَ الْبَصْرَةَ فَقَدِمَهَا سَنَةَ سِتَّ عَشْرَةَ وَكَانَتْ وَفَاتُهُ فِي سَنَةِ تِسْعَ عَشْرَةَ، وَكَانَ عُتْبَةُ يَكْرَهُ ذٰلِكَ، وَيَدْعُو اللّٰهَ اَنْ يُخَلِّصَهُ مِنْهَا، فَسَقَطَ عَنْ رَاحِلَتِهِ فِي الطَّرِيْقِ، فَمَاتَ رَحِمَهُ اللّٰهُ، ثُمَّ كَانَ مِنْ اَمْرِ الْمُغِيْرَةِ مَا كَانَ "

✧✧ عبدالعزیز بن ابی بکرہ فرماتے ہیں: ہم لوگ مسجد میں باب عیلان کے قریب بیٹھے ہوئے تھے، ابوبکرہ، ان کے بھائی نافع، اورشبل بن معبد بھی وہاں موجود تھے، حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ مسجد کے سائے میں چلتے ہوئے آئے، ان دنوں مسجد کی چھت گھاس پھوس کی تھی، وہ ابوبکرہ کے پاس پہنچے، ان کو سلام کیا،

ابوبکرہ نے جواب دینے کے بعد پوچھا: اے امیر المومنین! آپ دارالامارۃ سے باہر کیوں آئے؟

انہوں نے کہا: میں تم لوگوں سے کچھ بات چیت کرنا چاہتا تھا۔

ابوبکرہ نے کہا: ایسا کرنا آپ کی شان کے لائق نہیں ہے، بلکہ ہونا یوں چاہئے کہ امیر المومنین اپنے دارالامارۃ میں موجود رہیں اور جس کو چاہیں، اس کو اپنے پاس بلائیں اور اپنے دارالامارۃ میں اس سے بات چیت کریں۔ مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں جو کررہا ہوں اس میں بھی کوئی حرج نہیں ہے۔ یہ کہتے ہوئے وہ چھوٹے دروازے سے داخل ہوگئے، اور قبیلہ قیس سے تعلق رکھنے والی خاتون اُمّ جمیل کے دروازے پر پہنچ گئے، ابوعبداللہ اور اس خاتون کے مکان کے درمیان ایک چھوٹی گلی تھی۔ مغیرہ بن شعبہ اس خاتون کے گھر چلے گئے، ابوبکرہ کہنے لگے: مجھ سے اس بات پر صبر نہیں ہورہا۔ انہوں نے اپنے لڑکے کو بھیجا اور کہا کہ میرے گھر کی کھڑکی میں چڑھ جاؤ اور روشن دان سے دیکھو، وہ لڑکا گیا اور دیکھ کر بہت جلد واپس آگیا اور آکر کہنے لگا: میں نے دونوں کو ایک لحاف میں دیکھا ہے، ابوبکرہ نے دوسرے لوگوں سے کہا کہ تم بھی میرے ساتھ چلو، یہ سب لوگ دیکھنے چلے گئے، سب سے پہلے ابوبکرہ نے دیکھا، دیکھ کر انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا، پھر اپنے بھائی سے کہا: تم بھی دیکھو، انہوں نے دیکھا تو ابوبکرہ نے پوچھا: تم نے کیا دیکھا؟ انہوں نے کہا: میں تو زنا دیکھ رہا ہوں، انہوں نے پھر کہا: شاید تمہیں کوئی شک ہو رہا ہے، دوبارہ دیکھو، انہوں نے دوبارہ دیکھا، ابوبکرہ نے پھر پوچھا: کیا دیکھا؟ انہوں نے کہا: میں زنا دیکھ رہا ہوں۔ ابوبکرہ نے کہا: میں تم سب کو اس پر گواہ بناتا ہوں، انہوں نے کہا: جی ہاں ہم گواہ بنتے ہیں۔ اس کے بعد ابوبکرہ اپنے گھر واپس آگئے اور پورے واقعہ کے بارے میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی طرف ایک خط لکھا۔ صحابی رسول حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اس پر بہت پریشان ہوئے اور آپ نے بہت جلد حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو بصرہ کا گورنر بنا کر بھیج دیا۔ ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے حضرت مغیرہ کی جانب پیغام بھیجا کہ تم تین دن تک معطل رہو گے اور چوتھے دن تم، ابوبکرہ اور تمام گواہ یہاں سے امیر المومنین کے پاس

چلے جاؤ، کتنا ہی اچھا ہو کہ ان لوگوں کی باتیں تمہارے بارے میں سب جھوٹ ثابت ہوں، اور کتنا ہی برا ہوگا اگر آپ پر لگا ہوا الزام سچا ثابت ہو، وہ لوگ، ابوبکرہ اور تمام گواہ اور حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ وہاں سے چل پڑے اور مدینہ منورہ میں امیر المومنین کے پاس آ پہنچے، امیر المومنین رضی اللہ عنہ نے کہا: اے ابوبکرہ! تمہارے پاس جو معلومات ہیں وہ بیان کرو، ابوبکرہ نے کہا: میں نے شادی شدہ لوگوں کو زنا میں مبتلا دیکھا، پھر انہوں نے ان کے بھائی ابوعبداللہ کو پیش کیا، انہوں نے کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے شادی شدہ کو زنا کرتے ہوئے دیکھا ہے، پھر انہوں نے شبل بن معبد کو پیش کیا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے بھی پوچھا تو انہوں نے بھی اسی طرح گواہی دی، پھر انہوں نے زیاد کو پیش کیا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا: تم نے کیا دیکھا ہے؟ انہوں نے کہا: میں نے ان دونوں کو ایک ہی لحاف میں دیکھا ہے اور ان کو اونچے اونچے سانس لیتے ہوئے سنا ہے، لیکن لحاف کے اندر کیا ہو رہا تھا مجھے اس کا پتا نہیں ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اللہ اکبر کہا اور خوش ہو گئے کیونکہ حضرت مغیرہ پر الزام ثابت نہیں ہو سکا تھا اور قوم نے زیاد کو ہی برا بھلا کہا۔

امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عتبہ بن غزوان کو بصرہ کا گورنر بنایا تھا۔ ۱۶ ہجری کو انہوں نے یہ ذمہ داری سنبھالی لیکن اگلے ہی سال ۱۷ ہجری کو ان کی وفات ہو گئی۔ حضرت عتبہ گورنری کو برا سمجھتے تھے اور اس سے چھٹکارے کی دعا مانگا کرتے تھے، وہ ایک دفعہ کہیں جاتے ہوئے راستے میں سواری سے گر گئے اور فوت ہو گئے، اس کے بعد حضرت مغیرہ کا واقعہ پیش آیا۔

5893 – حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوبَ الثَّقَفِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَيُّوبَ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ، قَالَ: "فُتِحَتْ مِصْرُ سَنَةَ عِشْرِينَ وَفِيهَا كَانَ فَتْحُ الْفُرَاتِ عَنْوَةً، وَقِيلَ: افْتَتَحَهَا الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ، وَكَانَ اسْتَخْلَفَهُ عُتْبَةُ بْنُ غَزْوَانَ، وَتَوَجَّهَ اِلَى عُمَرَ، وَاَمَّرَ عُمَرُ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ عَلَى الْبَصْرَةِ، وَكَتَبَ اِلَيْهِ بَعْدَهُ، فَكَانَ مِنْ اَمْرِهِ وَاَمْرِ اُمِّ جَمِيلٍ الْقَيْسِيَّةِ مَا كَانَ"

✧✧ محمد بن اسحاق کہتے ہیں: مصر سن ۲۰ ہجری کو فتح ہوا، اسی سال فرات جہاد کے ساتھ فتح ہوا۔ بعض مؤرخین کا کہنا ہے کہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے اس کو فتح کیا تھا، عتبہ بن غزوان نے ان کو وہاں اپنا نائب بنایا تھا، وہ بعد میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آ گئے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو بصرہ کا گورنر بنایا۔ اس کے بعد ان کے ساتھ خط و کتابت بھی ہوتی رہی، اس کے بعد ان کا اور ام جمیل کا معاملہ پیش آیا۔

5894 – فَحَدَّثَنِي الزُّبَيْرُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الْبَغْدَادِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَمَّادٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي السَّرِيِّ، ثَنَا هِشَامُ بْنُ الْكَلْبِيِّ، حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَعِيدٍ الْكِنْدِيُّ، قَالَ: "شَهِدْنَا جِنَازَةَ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، فَلَمَّا دُلِّيَ فِي حُفْرَتِهِ وَقَفَ عَلَيْهَا رَجُلٌ، فَقَالَ: مَنْ هٰذَا الْمَرْمُوسُ؟ فَقُلْنَا: اَمِيرُ الْكُوفَةِ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ فَوَاللّٰهِ مَا لَبِثَ اَنْ قَالَ:

اَرَسْمُ دِيَارٍ بِالْمُغِيرَةِ تُعْرَفُ ... عَلَيْهِ رَوَابِي الْجِنِّ وَالْاِنْسِ تَعْرِفُ

فَاِنْ كُنْتَ قَدْ اَبْقَيْتَ هَامَانَ بَعْدَنَا ... وَفِرْعَوْنَ فَاعْلَمْ اَنَّ ذَا الْعَرْشِ يُنْصِفُ

قَالَ: فَاَقْبَلُوا عَلَيْهِ يَشْتِمُونَهُ فَوَاللّٰهِ مَا اَدْرِي اَيَّ طَرِيْقٍ اَخَذَ، وَكَانَتْ وِلَايَةُ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ الْكُوْفَةَ سَبْعَ سِنِيْنَ"

✧✧ عبدالرحمٰن بن سعید الکندی فرماتے ہیں: ہم حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے جنازے میں شریک تھے، جب ان کو لحد میں اتارا جانے لگا تو ایک آدمی پکار کر بولا: یہ کفن میں لپٹا ہوا شخص کون ہے؟ ہم نے کہا: کوفہ کے امیر حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ ہیں۔ اس نے فوراً یہ اشعار کہے۔

○ کیا شہر مغیرہ بن شعبہ کے نام سے پہچانا جاتا ہے، اس کو تو انسان اور جنات سب جانتے ہیں۔

○ اگر تو نے ہمارے بعد ہامان اور فرعون کو زندہ رکھا تو جان لے کہ عرش کا مالک انصاف ضرور کرے گا۔

راوی کہتے ہیں: لوگ اس کو برا بھلا کہنے لگے، خدا کی قسم مجھے نہیں معلوم کہ وہ کس گلی میں بھاگ گیا۔ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سات سال کوفہ کے گورنر رہے۔

5895 – حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدٍ الْمُزَنِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ اَبِي شَيْبَةَ، اَخْبَرَنِي عَبْدُ الْحَمِيدِ، ثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ، سَمِعْتُ جَرِيرًا يَقُوْلُ فِي جِنَازَةِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ: اسْتَغْفِرُوا لِاَمِيرِكُمْ، فَاِنَّهُ كَانَ يُحِبُّ الْعَافِيَةَ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)5895 – سكت عنه الذهبي في التلخيص

✧✧ زیاد بن علاقہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت مغیرہ بن شعبہ کے جنازے میں جریر نے کہا: اپنے امیر کے لئے بخشش کی دعا کرو کیونکہ وہ عافیت کو بہت پسند کیا کرتے تھے۔

5896 – حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا اَبُوْ مُسْلِمٍ، ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ، ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، اَنَّ رَجُلًا جَاءَ، فَنَادَى يَسْتَاْذِنُ اَبُوْ عِيسَى عَلَى اَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عُمَرَ، فَقَالَ عُمَرُ: وَمَنْ اَبُو عِيسَى؟ قَالَ الْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ: اَنَا، فَقَالَ عُمَرُ: وَهَلْ لِعِيسَى مِنْ اَبٍ اَمَا فِي كُنَى الْعَرَبِ مَا تَكْتَنُوْنَ بِهَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ، وَاَبُوْ عَبْدِالرَّحْمَنِ، فَقَالَ رَجُلٌ: اَشْهَدُ لَقَدْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَنِّي بِهَا الْمُغِيْرَةَ، فَقَالَ عُمَرُ: اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَاَخَّرَ، وَاِنَّا فِي خَلَجٍ مَا نَدْرِي مَا يُفْعَلُ بِنَا، فَكَنَّاهُ بِاَبِي عَبْدِاللّٰهِ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)5896 – سكت عنه الذهبي في التلخيص

✧✧ حضرت زید بن اسلم فرماتے ہیں: ایک آدمی آیا اور اونچی آواز میں کہنے لگا: ابوعیسیٰ، امیر المومنین کے پاس آنے کی اجازت مانگ رہا ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا کہ ابوعیسیٰ کون ہے؟ حضرت مغیرہ بن شعبہ نے کہا: میں ہوں جی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: کیا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے کوئی والد تھے؟ اہل عرب جو کنیتیں ابوعبداللہ، ابوعبدالرحمٰن وغیرہ رکھتے ہیں تم ان میں سے کوئی کنیت نہیں رکھ سکتے تھے؟ ایک آدمی نے کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ مغیرہ کی یہ کنیت خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے رکھی تھی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے تو اللہ تعالیٰ نے اگلے پچھلے تمام گناہ معاف فرما دیئے ہیں، مجھے اس سلسلے میں بہت الجھن ہو رہی ہے، ہمیں معلوم نہیں ہے کہ ہمارے ساتھ کیا ہوگا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کی کنیت ''ابوعبداللہ'' رکھ دی۔

5897 – اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْهَرِيُّ، ثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ رَجَاءٍ، ثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ، ثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ عَدِيٍّ، عَنْ مُجَالِدِ بْنِ سَعِيدٍ، وَابْنِ عَيَّاشٍ وَاِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِيْ خَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: اَقَامَ الْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ عَلَى الْكُوْفَةِ عَشَرَ سِنِيْنَ، وَمَاتَ فِي سَنَةِ خَمْسِيْنَ، فَضَمَّ الْكُوْفَةَ مُعَاوِيَةُ اِلٰى زِيَادٍ وَقَدْ صَحَّتِ الرِّوَايَاتُ، اَنَّ الْمُغِيْرَةَ وَلِيَ الْكُوْفَةَ سَنَةَ اِحْدٰى وَاَرْبَعِيْنَ، وَهَلَكَ سَنَةَ خَمْسِيْنَ "

✧✧ شعبی کہتے ہیں: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے کوفہ پر دس سال حکومت کی، پچاس ہجری کو ان کا انتقال ہوا، ان کے بعد حضرت معاویہ نے کوفہ کی ذمہ داری زیاد کو سونپ دی۔

نوٹ: روایات اس سلسلہ میں صحیح ہیں کہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ ۴۱ ہجری کو کوفہ کے گورنر بنے، اور پچاس ہجری میں ان کا انتقال ہوا۔

5898 – فَحَدَّثَنَا الشَّيْخُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنَا مُوسَى بْنُ اِسْحَاقَ الْاَنْصَارِيُّ الْقَاضِيْ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، ثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ ظَالِمٍ، قَالَ: كَانَ الْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ يَنَالُ فِي خُطْبَتِهِ مِنْ عَلِيٍّ، وَاَقَامَ خُطَبَاءَ يَنَالُوْنَ مِنْهُ، فَبَيْنَا هُوَ يَخْطُبُ، وَنَالَ مِنْ عَلِيٍّ، وَاِلٰى جَنْبِيْ سَعِيدُ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ الْعَدَوِيِّ، قَالَ: فَضَرَبَنِيْ بِيَدِهِ وَقَالَ: اَلَا تَرَى مَا يَقُوْلُ هٰذَا؟ – اَوْ قَالَ هٰؤُلَاءِ – اَشْهَدُ عَلَى التِّسْعَةِ اَنَّهُمْ فِي الْجَنَّةِ، وَلَوْ حَلَفْتُ عَلَى الْعَاشِرِ لَصَدَقْتُ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحِرَاءٍ اَنَا وَاَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ وَطَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ وَسَعْدٌ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ، فَتَزَلْزَلَ الْجَبَلُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اثْبُتْ حِرَاءُ فَلَيْسَ عَلَيْكَ اِلَّا نَبِيٌّ، اَوْ صِدِّيْقٌ، اَوْ شَهِيدٌ

✧✧ عبداللہ بن ظالم فرماتے ہیں کہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ اپنے خطبے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ پر سب وشتم کیا کرتے تھے اور ایسے ہی خطیب مقرر کئے تھے جو حضرت علی رضی اللہ عنہ پر سب وشتم کرتے تھے، ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ وہ خطبے میں حسب معمول حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شان میں نازیبا الفاظ بول رہے تھے، اس وقت میرے پہلو میں حضرت سعید بن زید بن عمرو بن نفیل

5898: الجامع للترمذی ابواب المناقب عن رسول الله صلی الله علیه وسلم - باب مناقب ابی الاعور ' حدیث: 3774 'سنن ابی داود - کتاب السنة' باب فی الخلفاء - حدیث: 4052 'سنن ابن ماجه - المقدمة' باب فی فضائل اصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم - فضائل العشرة رضی الله عنهم' حدیث: 133 'صحیح ابن حبان - کتاب إخباره صلی الله علیه وسلم عن مناقب الصحابة' ذکر إثبات الجنة لعبد الرحمن بن عوف رضی الله عنه - حدیث: 7106 'مصنف ابن ابی شیبة - کتاب الفضائل' ما ذکر فی ابی بکر الصدیق رضی الله عنه - حدیث: 31308 'السنن الکبری للنسائی - کتاب المناقب' مناقب اصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم من المهاجرین والانصار - ابو بکر وعمر وعثمان وعلی رضی الله عنهم اجمعین' حدیث: 7890

عدوی رضی اللہ عنہ بیٹھے ہوئے تھے۔ راوی کہتے ہیں: انہوں نے اپنا ہاتھ مجھے مارا اور کہا: کیا تم دیکھ نہیں رہے ہو کہ یہ کیا کہہ رہا ہے؟ اس نے ۹ صحابہ کرام کے بارے میں تو جنتی ہونے کا اقرار کرلیا ہے۔ اگر میں دسویں کے بارے میں قسم کھالوں تو میں اس قسم کھانے میں سچا ہونگا۔ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حراء میں تھا، وہاں میں تھا، حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت علی، حضرت طلحہ، حضرت زبیر، حضرت سعد، حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہم موجود تھے، پہاڑ ہلنے لگ گیا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: رک جا، کیونکہ تیرے اوپر ایک نبی ہے، ایک صدیق ہے اور شہید ہے۔

5899 – حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ فِرَاسٍ الْفَقِيهُ بِمَكَّةَ، ثَنَا بَكْرُ بْنُ سَهْلٍ الدِّمْيَاطِيُّ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ التِّنِّيسِيُّ، ثَنَا الْحَكَمُ بْنُ هِشَامٍ الثَّقَفِيُّ، حَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ، عَنْ وَارِدٍ، مَوْلَى الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، قَالَ: سِرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً، فَضَرَبَ بِيَدِهِ عَلَى عُنُقِ رَاحِلَتِي، ثُمَّ قَالَ: مَعَكَ مَاءٌ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، هٰذِهِ سَطِيحَةٌ مِنْ مَاءٍ مَعِي . قَالَ: فَنَزَلَ فَقَضَى الْحَاجَةَ، ثُمَّ اَتَانِي فَقَالَ: اَتُرِيدُ الْحَاجَةَ؟ قُلْتُ: لَا . فَغَسَلَ يَدَيْهِ ثَلَاثًا، وَتَمَضْمَضَ ثَلَاثًا، وَاسْتَنْشَقَ ثَلَاثًا، وَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا، ثُمَّ اَرَادَ اَنْ يُخْرِجَ ذِرَاعَيْهِ، وَكَانَتْ عَلَيْهِ جُبَّةٌ مِنْ صُوفٍ ضَيِّقَةٍ، فَلَمْ يَقْدِرْ اَنْ يُخْرِجَ ذِرَاعَيْهِ مِنْهَا، فَاَخْرَجَ يَدَيْهِ مِنْ تَحْتِ الْجُبَّةِ، ثُمَّ غَسَلَ ذِرَاعَيْهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا، ثُمَّ مَسَحَ بِرَاْسِهِ وَمَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ، ثُمَّ سِرْنَا فَلَحِقْنَا الْقَوْمَ فَصَلَّى بِهِمْ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ، فَاَرَدْتُ اَنْ اُوْذِنَهُ بِمَكَانِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنَعَنِي فَصَلَّيْنَا، ثُمَّ قَضَيْنَا الثَّانِيَةَ غَرِيبٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذِهِ السِّيَاقَةِ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)5899 – حذفه الذهبي من التلخيص لضعفه

✧✧ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سفر میں تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری سواری کی گردن پر اپنا ہاتھ پھیرا اور پوچھا: کیا تمہارے پاس پانی ہے؟ میں نے کہا: جی ہاں۔ پانی کا یہ ایک مشکیزہ میرے پاس ہے، راوی کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سواری سے نیچے اترے، قضائے حاجت فرمائی، پھر میرے پاس تشریف لائے، اور پوچھا: کیا تم نے بھی قضائے حاجت کرنی ہے؟ میں نے کہا: نہیں۔ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ ہاتھ دھوئے، تین مرتبہ کلی

5899:صحيح البخاری - كتاب اللباس' باب لبس جبة الصرف في الغزو - حديث: 5470'صحيح مسلم - كتاب الطهارة' باب المسح على الخفين - حديث: 434'صحيح ابن حبان - كتاب الطهارة' باب المسح على الخفين وغيرهما - ذكر البيان بان هذه اللفظة " ومسح ناصيته " في هذا' حديث:1363'موطا مالك - كتاب الطهارة' باب ما جاء في المسح على الخفين - حديث:70'سنن ابی داود - كتاب الطهارة' باب المسح على الخفين - حديث: 130'سنن الدارمی - كتاب الطهارة' باب في المسح على الخفين - حديث: 747'سنن ابن ماجه - كتاب الطهارة وسننها' باب الرجل يستعين على وضوئه فيصب عليه - حديث: 386'السنن الكبرى للنسائی - كتاب الطهارة' صب الخادم على الرجل الماء للوضوء - حديث: 80'السنن للنسائی - سؤر الهرة' صفة الوضوء - غسل الكفين' حديث: 81'مصنف ابن ابی شيبة - كتاب الطهارات' في المسح على الخفين - حديث:1839'مصنف عبد الرزاق الصنعانی - باب المسح على الخفين' حديث: 720

کی، تین مرتبہ ناک میں پانی چڑھایا، تین مرتبہ اپنا چہرہ دھویا، اس وقت آپ ﷺ نے تنگ آستینوں والا جبہ زیب تن کیا ہوا تھا، آپ علیہ السلام نے اس کی آستینیں اوپر چڑھانا چاہیں، لیکن آستینیں تنگ ہونے کی وجہ سے وہ اوپر نہ چڑھ سکیں تو آپ ﷺ نے جبے کے نیچے ہاتھ نکال لئے، پھر آپ ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ کہنیوں سمیت تین مرتبہ دھوئے، پھر آپ ﷺ نے سر کا مسح کیا اور موزوں پر بھی مسح کیا، اس کے بعد ہم نے اپنا سفر شروع کر دیا اور اور قافلے کے ساتھ جا ملے، حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ جماعت شروع کروا چکے تھے، میں حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ ﷺ کے آنے کی اطلاع دینا چاہتا تھا مگر رسول اللہ ﷺ نے مجھے ایسا کرنے سے منع کر دیا، چنانچہ ہم لوگ بھی جماعت میں شریک ہو گئے، دوسری رکعت جماعت کے ساتھ پڑھی اور پہلی رکعت جو رہ گئی تھی وہ ہم نے بعد میں پڑھی۔

✿✿ یہ حدیث غریب ہے صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو اس اسناد کے ہمراہ نقل نہیں کیا۔

5900 – حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ بَالَوَيْهِ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ شَبِيْبٍ الْمَعْمَرِيُّ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حَمَّادِ بْنِ نُمَيْرٍ، حَدَّثَنِيْ حُصَيْنُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ، قَالَ: شَهِدْتُ الْقَادِسِيَّةَ فَانْطَلَقَ الْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ، فَلَمَّا اَتٰى ابْنَ رُسْتُمَ عَلَى السَّرِيْرِ وَثَبَ، فَجَلَسَ مَعَهُ عَلٰى سَرِيْرِهٖ فَتَحَيَّرُوْا، فَقَالَ لَهُمُ الْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ: مَا الَّذِيْ تَفْزَعُوْنَ مِنْ هٰذَا؟ اَنَا اَنَا الْاٰنَ اَقُوْمُ، فَاَرْجِعُ اِلٰى مَا كُنْتُ عَلَيْهِ وَيَرْجِعُ صَاحِبُكُمْ اِلٰى مَا كَانَ عَلَيْهِ . قَالُوْا: اَخْبَرَنَا مَا جَاءَ بِكُمْ؟ فَقَالَ الْمُغِيْرَةُ: كُنَّا ضُلَّالًا فَبَعَثَ اللّٰهُ فِيْنَا نَبِيًّا فَهَدَانَا اِلٰى دِيْنِهٖ وَرَزَقَنَا، فَكَانَ فِيْمَا رَزَقَنَا حَبَّةٌ يَكُوْنُ فِيْ بِلَادِكُمْ هٰذَا، فَلَمَّا اَكَلْنَا مِنْهَا وَاَطْعَمْنَاهَا اَهْلَنَا . قَالُوْا: لَا صَبْرَ لَنَا حَتّٰى تُنْزِلُوْنَا هٰذِهِ الْبِلَادَ، قَالُوْا: اِذًا نَقْتُلُكُمْ، قَالُوْا: اِنَّ قَتَلْتُمُوْنَا دَخَلْنَا الْجَنَّةَ، وَاِنْ قَتَلْنَاكُمْ دَخَلْتُمُ النَّارَ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)5900 – حذفه الذهبي من التلخيص لضعفه

✧✧ ابووائل بیان کرتے ہیں کہ ہم جنگ قادسیہ میں شریک ہوئے، اس میں حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ ابن رستم کے پاس پہنچے، تو وہ تخت شاہی پر بیٹھا ہوا تھا، حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے ایک جست لگائی اور ابن رستم کے برابر تخت پر براجمان ہو گئے، لوگ یہ صورت حال دیکھ کر بہت خوف زدہ ہو گئے، حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے کہا: تم کس آدمی سے ڈر رہے ہو، یہ دیکھو، یہ میں ہوں، ہاں ہاں، میں ابھی کچھ ہی دیر میں یہاں سے اٹھ جاؤں گا اور اپنے مقام پر پہنچ جاؤں گا اور تمہارا ساتھی اپنے مقام پر۔ لوگوں نے دریافت کیا کہ تم کس مقصد کی خاطر یہاں آئے ہو؟ آپ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا۔ ہم لوگ گمراہی کی دلدل میں پھنسے ہوئے تھے، اللہ تعالیٰ نے ہماری طرف اپنا رسول بھیجا، اس نے ہمیں اللہ تعالیٰ کے دین کی تبلیغ فرمائی، اللہ پاک نے ہمیں رزق کے نوازا، اس کے عطا کردہ رزق میں سے وہ دانہ گندم بھی ہے جو تمہارے علاقے میں ہوتا ہے، جب ہم نے وہ دانہ کھایا اور اپنے گھر والوں کو کھلایا تو ہمارے گھر والوں نے کہا: ہمیں کھانے کے لئے یہی دانا چاہئے، اس کے بغیر ہم صبر نہیں کر سکتے، آپ ہمیں اُس علاقے میں لے جائیں جہاں پر یہ دانا پایا جاتا ہے، لوگ کہنے لگے: اگر ہم تمہیں قتل کر دیں؟ ان لوگوں نے کہا: اگر تم ہمیں قتل کر دو گے تو ہم جنت میں جائیں گے اور اگر ہم تمہیں قتل کر دیں گے تو تم دوزخ میں جاؤ گے۔

5901 – حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذٍ، وَيَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنْبَرِيُّ، قَالَا: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْعَبْدِيُّ، ثَنَا أُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامٍ، ثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، ثَنَا حَجَّاجُ الصَّوَّافُ، حَدَّثَنِي إِيَاسُ بْنُ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ الْقَادِسِيَّةِ بُعِثَ بِالْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ إِلَى صَاحِبِ فَارِسَ، فَقَالَ: ابْعَثُوا مَعِي عَشَرَةً فَبَعَثُوا فَشَدَّ عَلَيْهِ ثِيَابَهُ، ثُمَّ أَخَذَ حَجَفَةً، ثُمَّ انْطَلَقَ حَتَّى أَتَوْهُ، فَقَالَ: أَلْقُوا لِي تُرْسًا، فَجَلَسَ عَلَيْهِ فَقَالَ الْعِلْجُ: إِنَّكُمْ مَعَاشِرَ الْعَرَبِ قَدْ عَرَفْتُمُ الَّذِي حَمَلَكُمْ عَلَى الْمَجِيءِ إِلَيْنَا أَنْتُمْ قَوْمٌ لَا تَجِدُونَ فِي بِلَادِكُمْ مِنَ الطَّعَامِ مَا تَشْبَعُونَ مِنْهُ، فَخُذُوا نُعْطِيكُمْ مِنَ الطَّعَامِ حَاجَتَكُمْ، فَإِنَّا قَوْمٌ مَجُوسٌ، وَإِنَّا نَكْرَهُ قَتْلَكُمْ إِنَّكُمْ تُنَجِّسُونَ عَلَيْنَا أَرْضَنَا، فَقَالَ الْمُغِيرَةُ: وَاللَّهِ مَا ذَاكَ جَاءَ بِنَا، وَلَكِنَّا كُنَّا قَوْمًا نَعْبُدُ الْحِجَارَةَ وَالْأَوْثَانَ، فَإِذَا رَأَيْنَا حَجَرًا أَحْسَنَ مِنْ حَجَرٍ أَلْقَيْنَاهُ وَأَخَذْنَا غَيْرَهُ، وَلَا نَعْرِفُ رَبًّا حَتَّى بَعَثَ اللَّهُ إِلَيْنَا رَسُولًا مِنْ أَنْفُسِنَا، فَدَعَانَا إِلَى الْإِسْلَامِ فَاتَّبَعْنَاهُ، وَلَمْ نَجِئْ لِلطَّعَامِ إِنَّا أُمِرْنَا بِقِتَالِ عَدُوِّنَا مِمَّنْ تَرَكَ الْإِسْلَامَ، وَلَمْ نَجِئْ لِلطَّعَامِ وَلَكِنَّا جِئْنَا لِنَقْتُلَ مُقَاتِلَتَكُمْ، وَنَسْبِيَ ذَرَارِيَّكُمْ، وَأَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنَ الطَّعَامِ، فَإِنَّا لَعَمْرِي مَا نَجِدُ مِنَ الطَّعَامِ مَا نَشْبَعُ مِنْهُ، وَرُبَّمَا لَمْ نَجِدْ رِيًّا مِنَ الْمَاءِ أَحْيَانًا، فَجِئْنَا إِلَى أَرْضِكُمْ هَذِهِ فَوَجَدْنَا فِيهَا طَعَامًا كَثِيرًا وَمَاءً كَثِيرًا، فَوَاللَّهِ لَا نَبْرَحُهَا حَتَّى تَكُونَ لَنَا أَوْ لَكُمْ، فَقَالَ الْعِلْجُ بِالْفَارِسِيَّةِ: صَدَقَ. قَالَ: وَأَنْتَ تُفْقَأُ عَيْنُكَ، فَفُقِئَتْ عَيْنُهُ مِنَ الْغَدِ أَصَابَتْهُ نُشَّابَةٌ غَرِيبٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 5901 – صحيح

✧✧ ایاس بن معاویہ بن قرہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جنگ قادسیہ کے موقع پر حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کو فارس کے والی کی جانب بھیجا، انہوں نے کہا: انہوں نے میرے ساتھ ۱۰ آدمی روانہ کئے، انہوں نے تمام رخت سفر باندھ لیا، پھر انہوں نے اپنی ڈھال پکڑی اور چل دیئے، جب یہ لوگ فارس کے والی کے دربار میں پہنچے تو حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میری ڈھال نیچے رکھو، پھر وہ اس کے اوپر بیٹھ گئے، فارس کے فرمانروا نے کہا: ''علج'' بے شک تم عرب کے رہنے والے ہو، میں اچھی طرح سمجھتا ہوں کہ تم لوگ یہاں کس لئے آئے ہو، (وہ وجہ یہ ہے کہ) تمہیں اپنے علاقے میں پیٹ بھرنے کو کھانا نہیں ملتا، کوئی بات نہیں، ہم تمہاری یہ ضروریات پوری کریں گے۔ ہم مجوسی قوم ہیں، ہم تمہیں قتل کرنا مناسب نہیں سمجھتے، تم تو مجبور ہو کر ہمارے شہر میں آئے ہو، حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: خدا کی قسم، ہم اس وجہ سے تمہارے پاس نہیں آئے ہیں۔ بلکہ (اصل وجہ یہ ہے کہ) ہم وہ لوگ ہیں جو پتھروں اور بتوں کی پوجا کیا کرتے تھے، جب ہمیں کوئی دوسرا پتھر زیادہ اچھا لگتا تو ہم پہلا پتھر پھینک دیتے اور دوسرے کی پوجا شروع کر دیتے تھے، رب کی ہمیں کوئی پہچان نہ تھی، اللہ تعالیٰ نے ہمیں میں سے ایک رسول ہماری جانب بھیجا، اس نے ہمیں اسلام کی دعوت دی، ہم نے ان کی پیروی کی۔ ہم تم سے بھیک مانگنے نہیں آئے ہیں۔ بلکہ ہم تو یہ پیغام لے کر آئے ہیں کہ جو ہمارا دشمن ہماری اسلام کی دعوت کو قبول نہ کرے ہم اس کے ساتھ قتال کریں۔ ہم بھیک مانگنے نہیں آئے ہیں بلکہ اس لئے آئے ہیں کہ تمہارے فوجیوں کے ساتھ جہاد کریں، تمہاری اولادوں کو قیدی

بنائیں۔ اورتم نے یہ جو بات کی ہے کہ ہم بھیک مانگنے آئے ہیں، تو سن! خدا کی قسم، ہمیں اتنا کھانا میسر نہیں ہے کہ ہم اس سے سیر ہو جائیں، بلکہ کئی مرتبہ تو ہم پانی کے ایک گھونٹ کے لئے بھی ترس جاتے ہیں۔ ہم تمہاری سرزمین پر آئے، ہم نے یہاں طعام بھی بہت اور پانی بہت پایا، خدا کی قسم ہم یہ سب کچھ اپنا کئے بغیر یہاں سے نہیں لوٹیں گے۔ اس نے فارسی زبان میں کہا: علج۔ اس کا معنیٰ ہے 'صدق' تو نے سچ کہا۔ اور تیری آنکھ ضائع ہو جائے۔ تو اگلے دن ان کی آنکھ میں ایک تیر لگا جس کی وجہ سے وہ ضائع ہو گئی۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

ذِكْرُ مَنَاقِبِ رُكَانَةَ بْنِ عَبْدِيَزِيدَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت رکانہ بن عبد یزید رضی اللہ عنہ کے فضائل

5902 – حَدَّثَنِي اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَرْبِيُّ، ثَنَا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ، قَالَ: مَاتَ رُكَانَةُ بْنُ عَبْدِيَزِيدَ بْنِ هَاشِمِ بْنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِمَنَافٍ بِالْمَدِينَةِ فِي اَوَّلِ اِمَارَةِ مُعَاوِيَةَ سَنَةَ اَرْبَعِينَ

✧✧ حضرت مصعب بن عبداللہ فرماتے ہیں: رکانہ بن عبد یزید بن ہاشم بن مطلب بن عبد مناف کا انتقال مدینہ منورہ میں ۴۰ ہجری کو حضرت معاویہ کی امارت کے اوائل میں ہوا۔

5903 – حَدَّثَنَا الشَّيْخُ اَبُو الْوَلِيدِ الْفَقِيهُ، وَاَبُوْ بَكْرِ بْنُ قَيْسٍ قَالَا: ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمَّارٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَبِيعَةَ، ثَنَا اَبُو الْحَسَنِ الْعَسْقَلَانِيُّ، ثَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ رُكَانَةَ بْنِ عَبْدِيَزِيدَ، عَنْ اَبِيهِ اَنَّهُ، صَارَعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَرَعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . وَقَالَ رُكَانَةُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: فَرْقُ مَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْمُشْرِكِينَ الْعَمَائِمُ عَلَى الْقَلَانِسِ

✧✧ ابوجعفر محمد بن رکانہ بن عبد یزید اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کشتی کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو پچھاڑ دیا۔ حضرت رکانہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہمارے اور مشرکین کے عماموں میں فرق یہ ہے کہ ہم ٹوپی پر عمامہ باندھتے ہیں۔

ذِكْرُ مَنَاقِبِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ

حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کے فضائل

5903: الجامع للترمذی ' ابواب اللباس - باب العمائم على القلانس' حديث: 1752' سنن ابی داود - كتاب اللباس' باب فی العمائم - حديث: 3574' مسند ابی يعلى الموصلی - مسند ركانة' حديث: 1382' المعجم الكبير للطبرانی - من اسمه ربيعة' ركانة بن عبد يزيد بن هاشم بن المطلب بن عبد مناف - حديث: 4477' شعب الإيمان للبيهقی - التاسع والثلاثون من شعب الإيمان' فصل فی العمائم " - حديث: 5974

5904 - حَدَّثَنَا الشَّيْخُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ قُتَيْبَةَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ، قَالَ: "مَاتَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ بْنِ وَائِلِ بْنِ هَاشِمِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ سَهْمِ بْنِ عَمْرِو بْنِ هُصَيْصِ بْنِ كَعْبِ بْنِ لُؤَيِّ بْنِ غَالِبٍ، وَاُمُّهُ النَّابِغَةُ بِنْتُ حَرْمَلَةَ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ كُلْثُومِ بْنِ جَوْشَنِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ خُزَيْمَةَ بْنِ عَنَزَةَ بْنِ اَسَدِ بْنِ رَبِيعَةَ بْنِ نِزَارٍ، وَكَانَ قَصِيرًا يَخْضِبُ بِالسَّوَادِ، وَقَدْ قِيلَ: النَّابِغَةُ بِنْتُ حَرْمَلَةَ بْنِ سَبِيَّةَ مِنْ عَنَزَةَ، وَاَخُوهُ مِنْ اُمِّهِ عُرْوَةُ بْنُ اُمَامَةَ الْعَدَوِيُّ، وَكَانَ مِنْ مُهَاجِرَةِ الْحَبَشَةِ، وَاَخُوهُ هِشَامُ بْنُ الْعَاصِ، قُتِلَ يَوْمَ اَجْنَادِينَ شَهِيدًا، وَقَدْ قِيلَ اَنَّ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ تُوُفِّيَ سَنَةَ اِحْدَى وَخَمْسِينَ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ"

✧✧ محمد بن عبداللہ بن نمیر نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے ''حضرت عمرو بن العاص بن وائل بن ہاشم بن سعید بن سہم بن عمرو بن ہصیص بن کعب بن لوی بن غالب'' ان کی والدہ ''نابغہ بنت حرملہ بن حارث بن کلثوم بن جوشن بن عمرو بن عبداللہ بن خزیمہ بن عنزہ بن اسد بن ربیعہ بن نزار'' ہیں۔ آپ کوتاہ قد تھے، کالا خضاب لگایا کرتے تھے۔ بعض مورخین کا کہنا ہے کہ نابغہ بنت حرملہ، سبیہ کی بیٹی ہیں، جو کہ عنزہ کی اولاد میں سے ہیں۔ اور حضرت عمرو بن العاص کا ایک ماں شریکی بھائی جو کہ عروہ بن امامہ عدوی کا بیٹا تھا، آپ حبشہ کی جانب ہجرت کرنے والوں میں سے تھے، ان کے بھائی ہشام بن العاص جنگ اجنادین کے موقع پر شہید ہوئے، اور یہ بھی قول ہے کہ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کا انتقال ۵۱ ہجری کو ہوا۔ واللہ اعلم

5905 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِالْعَزِيزِ، وَمُوسَى بْنُ الْحَسَنِ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مِهْرَانَ الضَّرِيرُ، قَالُوا: ثَنَا عَفَّانُ، ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "ابْنَا الْعَاصِ مُؤْمِنَانِ: هِشَامٌ، وَعَمْرٌو"

(التعليق – من تلخيص الذهبی)5905 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عاص کے دو بیٹے ہشام اور عمرو مومن ہیں۔

5906 - حَدَّثَنِي الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ اَيُّوبَ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِي مَسَرَّةَ الْمَكِّيُّ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيدَ الْمُقْرِءُ، ثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ عِمْرَانَ، حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ اَبِي حَبِيبٍ، عَنْ اَبِي فِرَاسٍ مَوْلَى عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، اَنَّ عَمْرًا، لَمَّا حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ، قَالَ لِابْنِهِ عَبْدِاللّٰهِ: اِذَا اَنَا مُتُّ فَاغْسِلْنِي وَكَفِّنِّي وَشُدَّ عَلَيَّ اِزَارِي – اَوْ اَزْرِي – فَاِنِّي مُخَاصِمٌ، فَاِذَا اَنْتَ غَسَّلْتَنِي فَاَسْرِعْ بِيَ الْمَشْيَ، فَاِذَا اَنْتَ وَضَعْتَنِي فِي الْمُصَلَّى، وَذٰلِكَ يَوْمَ عِيدٍ اِمَّا فِطْرٍ اَوْ اَضْحَى فَانْظُرْ فِي اَفْوَاهِ الطُّرُقِ، فَاِذَا لَمْ يَبْقَ اَحَدٌ، وَاجْتَمَعَ النَّاسُ فَابْدَاْ فَصَلِّ عَلَيَّ، ثُمَّ صَلِّ الْعِيدَ، فَاِذَا وَضَعْتَنِي فِي لَحْدِي فَاَهِيلُوا عَلَيَّ التُّرَابَ، فَاِنَّ شِقِّيَ الْاَيْمَنَ لَيْسَ اَحَقَّ بِالتُّرَابِ مِنْ شِقِّيَ الْاَيْسَرِ، فَاِذَا سَوَّيْتُمْ عَلَيَّ التُّرَابَ، فَاجْلِسُوا عِنْدَ قَبْرِي نَحْوَ نَحْرِ جَزُورٍ وَتَقْطِيعِهَا اَسْتَاْنِسُ بِكُمْ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)5906 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام ابوفراس بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کی

وفات کا وقت قریب آیا تو انہوں نے اپنے بیٹے عبداللہ سے کہا: جب میری روح پرواز کر جائے تو مجھے غسل دینا، کفن پہنانا، کفن کے بند کی گرہ زور سے لگانا کیونکہ عنقریب مجھ سوالات کئے جائیں گے۔ اور جب مجھے غسل دے چکو تو مجھے جنازہ گاہ میں لے جانے کی جلدی کرنا، جب جنازہ گاہ میں میری میت رکھو تو یہ عید کا دن ہوگا، عید الفطر ہوگی یا عیدالاضحیٰ ہوگی، تم تمام گلیوں اور بازروں اور عیدگاہ کے تمام راستوں کو اچھی طرح دیکھ لینا جب تمہیں یقین ہو جائے کہ سب لوگ پہنچ چکے ہیں اور کوئی شخص پیچھے نہیں رہا، تب عید کی نماز پڑھانا (اس کے بعد میرا جنازہ پڑھانا، اس کے بعد) جب تم مجھے لحد میں اتارو تو مجھ پر مٹی ڈال دینا اور میری دائیں جانب، بائیں جانب سے زیادہ مٹی کی مستحق نہیں ہے۔ جب تم مٹی برابر کر چکو تو اتنی دیر تک میری قبر کے پاس بیٹھے رہنا جتنی دیر اونٹ کو ذبح کر کے اس کا گوشت بنایا جاتا ہے، تمہارے اس عمل سے میرا دل لگا رہے گا۔

5907 – اَخْبَرَنِیْ اِبْرَاهِيمُ بْنُ عِصْمَةَ الْعَدْلِ، ثَنَا السَّرِيُّ بْنُ خُزَيْمَةَ، ثَنَا مُوسَى بْنُ اِسْمَاعِيلَ، ثَنَا اَبُوْ هِلَالٍ الرَّاسِبِيُّ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: لَمَّا حَضَرَتْ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ الْوَفَاةُ، قَالَ: كِيلُوا مَالِي فَكَالُوهُ فَوَجَدُوهُ اثْنَيْنِ وَخَمْسِينَ مُدًّا، فَقَالَ: مَنْ يَأْخُذُهُ بِمَا فِيهِ؟ يَا لَيْتَهُ كَانَ بَعْرًا . قَالَ: وَكَانَ الْمُدُّ سِتَّةَ عَشَرَ اُوقِيَّةً، الْاُوقِيَّةُ مِنْهُ مَكُّوكَانِ وَمَاتَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ يَوْمَ الْفِطْرِ، وَقَدْ بَلَغَ اَرْبَعًا وَتِسْعِينَ سَنَةً، وَصَلَّى عَلَيْهِ ابْنُهُ عَبْدُ اللّٰهِ، وَدُفِنَ بِالْمُقَطَّمِ فِي سَنَةِ ثَلَاثٍ وَاَرْبَعِينَ، ثُمَّ اسْتَعْمَلَ مُعَاوِيَةُ عَلَى مِصْرَ وَاَعْمَالِهَا اَخَاهُ عُتْبَةَ بْنَ اَبِي سُفْيَانَ

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 5907 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ محمد بن عمر فرماتے ہیں: حضرت عمرو بن العاص بن وائل بن ہاشم بن سعید بن سہم کی کنیت "ابوعبداللہ" تھی، ان کی والدہ "نابغہ بنت حرملہ سبیہ عنزہ کی اولاد میں سے تھی۔ ان کے دو ماں شریکی بھائی تھے، عمرو بن اثاثہ بن عباد بن عبدالمطلب بن عبدمناف بن قصی اور عنیف بن ابی العاص بن امیہ بن عبدشمس۔ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کی وفات کے وقت میں اختلاف ہے۔

5909 – فَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِي يَحْيٰى، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، قَالَ: تُوُفِّيَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ يَوْمَ الْفِطْرِ بِمِصْرَ سَنَةَ اثْنَتَيْنِ وَاَرْبَعِينَ، وَهُوَ وَالٍ عَلَيْهَا، وَسَمِعْتُ مَنْ يَذْكُرُ اَنَّهُ تُوُفِّيَ سَنَةَ ثَلَاثٍ وَاَرْبَعِينَ، وَسَمِعْتُ بَعْضَ اَهْلِ الْعِلْمِ يَذْكُرُ اَنَّهُ تُوُفِّيَ سَنَةَ اِحْدَى وَخَمْسِينَ وَاَصَحُّ مَا سَمِعْتُ فِي وَقْتِ وَفَاةِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ:

✧✧ عمرو بن شعیب کہتے ہیں: حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کا انتقال ۴۲ ہجری کو مصر میں عید الفطر کے دن ہوا۔ اس وقت آپ وہاں کے گورنر تھے۔ اور بعض مؤرخین کا یہ بھی کہنا ہے کہ ان کا انتقال ۴۳ ہجری کو ہوا۔ بعض اہل علم یہ بھی کہتے ہیں ۵۱ ہجری کو آپ کا انتقال ہوا۔

5910 – اِنِّي سَمِعْتُ اَبَا الْعَبَّاسِ مُحَمَّدَ بْنَ يَعْقُوبَ، يَقُولُ: سَمِعْتُ الْعَبَّاسَ بْنَ مُحَمَّدٍ الدُّورِيَّ، يَقُولُ: سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ مَعِينٍ، يَقُولُ: مَاتَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ سَنَةَ ثَلَاثٍ وَاَرْبَعِينَ، وَدُفِنَ بِمِصْرَ

✧✧ یحییٰ بن معین فرماتے ہیں: حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کا انتقال ۴۳ ہجری کو ہوا اور ان کو مصر میں دفن کیا گیا۔

5911 – فَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الْحَافِظُ، اَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ الثَّقَفِيُّ، اَخْبَرَنِي اَبُو يَحْيٰى، اَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ، قَالَ: عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ بْنُ وَائِلٍ قَدِمَ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَنَةَ ثَمَانٍ، يُكَنّٰى اَبَا عَبْدِاللّٰهِ، وَتُوُفِّيَ بِمِصْرَ يَوْمَ الْفِطْرِ سَنَةَ اثْنَتَيْنِ وَاَرْبَعِينَ وَهُوَ وَالٍ عَلَيْهَا

✧✧ ابراہیم بن منذر فرماتے ہیں: عمرو بن العاص بن وائل ۸ ہجری کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں آئے اور ۴۲ ہجری کو مصر میں عید کے دن ان کا انتقال ہوا۔ اُس وقت آپ وہاں کے گورنر تھے۔

5912 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِالْجَبَّارِ، ثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ، حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ اَبِي حَبِيبٍ، عَنْ رَاشِدٍ، مَوْلٰى حَبِيبِ بْنِ اَوْسٍ، حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ، مِنْ فِيهِ، قَالَ: خَرَجْتُ عَامِدًا اِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاُسْلِمَ، فَلَقِيتُ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ، وَذٰلِكَ قَبْلَ الْفَتْحِ، وَهُوَ مُقْبِلٌ مِنْ مَكَّةَ فَقُلْتُ: اَيْنَ تُرِيدُ يَا اَبَا سُلَيْمَانَ؟ فَقَالَ: وَاللّٰهِ لَقَدِ اسْتَقَامَ الْمِيسَمُ، وَاِنَّ الرَّجُلَ لَنَبِيٌّ، اَذْهَبُ وَاللّٰهِ اُسْلِمُ فَحَتّٰى مَتٰى فَقُلْتُ: وَاَنَا وَاللّٰهِ مَا جِئْتُ اِلَّا لِاُسْلِمَ، فَقَدِمْنَا عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَتَقَدَّمَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ فَاَسْلَمَ وَبَايَعَ، ثُمَّ دَنَوْتُ فَبَايَعْتُهُ، ثُمَّ انْصَرَفْتُ

✧✧ حبیب بن اوس کے آزاد کردہ غلام راشد بیان کرتے ہیں کہ مجھے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے خود اپنے منہ سے یہ بات بتائی ہے کہ میں قبول اسلام کے ارادے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہونے کے لئے روانہ ہوا، میری ملاقات حضرت خالد بن ولید سے ہوئی یہ فتح مکہ سے پہلے کا واقعہ ہے، حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ بھی مکہ کی طرف جا رہے تھے، میں نے ان سے پوچھا: اے ابوسلیمان! کہاں جا رہے ہو؟ انہوں نے کہا: حج کے ایام آ گئے ہیں، اور اللہ پاک نے اپنا نبی بھی بھیج دیا ہے، قسم بخدا، اس کا راستہ، امن کا راستہ ہے، میں کب تک اس سے انکار کروں گا۔ میں نے کہا: خدا کی قسم! میرے جانے کا مقصد بھی صرف یہی ہے کہ میں بھی اسلام قبول کرنا چاہتا ہوں۔ چنانچہ ہم دونوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو گئے۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے پہلے ملاقات کی اور اسلام قبول کر لیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر بیعت کی۔ ان کے بعد میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب ہوا، اسلام قبول کیا، بیعت کی اور واپس آ گئے۔

5913 – حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مُكْرَمٍ، بِبَغْدَادَ، ثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ مُحَمَّدُ بْنُ الْهَيْثَمِ الْقَاضِي، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ، عَنِ ابْنِ لَهِيعَةَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِي حَبِيبٍ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ شِمَاسَةَ، قَالَ: كَانَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ قَصِيرًا دَحْدَاحًا

✧✧ عبدالرحمٰن بن شماسہ فرماتے ہیں: حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کوتاہ قد تھے۔

5914 – حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَلِيٍّ، ثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ الْقَاضِي، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ اَبِي مَرْيَمَ، قَالَ: اَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِي الزِّنَادِ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، اَنَّ عُمَرَ

بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ رَاى عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ وَقَدْ سَوَّدَ شَيْبَهُ، فَهُوَ مِثْلُ جَنَاحِ الْغُرَابِ، فَقَالَ: مَا هٰذَا يَا اَبَا عَبْدِاللّٰهِ؟ فَقَالَ: اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ اُحِبُّ اَنْ تَرَى فِيَّ بَقِيَّةً، فَلَمْ يَنْهَهُ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ ذٰلِكَ، وَلَمْ يَعِبْهُ عَلَيْهِ، وَتُوُفِّيَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ وَسِنُّهُ نَحْوٌ مِنْ مِائَةِ سَنَةٍ

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 5914 – سکت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ عمرو بن شعیب اپنے والد سے، وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے اپنے سفید بالوں پر سیاہ خضاب لگایا ہوا ہے (اس خضاب کی وجہ سے ان کے بال اتنے سیاہ تھے یوں لگتا تھا) گویا کہ کوے کا پر ہے۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے پوچھا: اے ابوعبداللہ! یہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا: امیر المومنین! مجھے یہ پسند ہے کہ تم مجھے نوجوان سمجھو۔ حضرت بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ان کو منع نہیں کیا اور نہ اس وجہ سے ان پر کوئی عیب لگایا۔ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ تقریباً سو سال کی عمر میں فوت ہوئے۔

5915 – حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ الْاَصْبَهَانِيُّ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْجَهْمِ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ الْكَلْبِيِّ، عَنْ عَوَانَةَ بْنِ الْحَكَمِ، قَالَ: كَانَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ يَقُوْلُ: عَجَبًا لِمَنْ نَزَلَ بِهِ الْمَوْتُ، وَعَقْلُهُ مَعَهُ كَيْفَ لَا يَصِفُهُ، فَلَمَّا نَزَلَ بِهِ الْمَوْتُ، قَالَ لَهُ ابْنُهُ عَبْدُ اللّٰهِ: فَصِفْ لَنَا الْمَوْتَ وَعَقْلُكَ مَعَكَ. فَقَالَ: يَا بُنَيَّ، الْمَوْتُ اَجَلُّ مِنْ اَنْ يُوصَفَ، وَلٰكِنِّي سَاَصِفُ لَكَ مِنْهُ شَيْئًا اَجِدُنِيْ كَاَنَّ عَلَى عُنُقِي جِبَالُ رَضْوَى، وَاَجِدُنِيْ كَاَنَّ فِي جَوْفِي شَوْكُ السِّلَاحِ، وَاَجِدُنِيْ كَاَنَّ نَفْسِي تَخْرُجُ مِنْ ثَقْبِ اِبْرَةٍ

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 5915 – سکت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ عوانہ بن حکم فرماتے ہیں: حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے: تعجب ہے اس شخص پر جس پر موت کا عالم طاری ہو، اس کی عقل بھی سلامت ہو اور وہ موت کی کیفیات بیان نہ کر سکے۔ جب ان کی وفات کا وقت قریب آیا تو ان کے بیٹے عبداللہ نے ان سے کہا: ابا جان، آپ کی عقل سلامت ہے، آپ ہمیں موت کی کیفیات سے آگاہ کیجئے۔ آپ نے فرمایا: اے بیٹے! موت کی کیفیت بیان نہیں ہو سکتی، البتہ میں اس وقت جو محسوس کر رہا ہوں وہ تمہیں بیان کر دیتا ہوں۔ مجھے یوں لگ رہا ہے رَضْوٰی پہاڑ میری گردن پر رکھ دیا گیا ہے، اور میرے جسم میں لوہے کی خاردار تار داخل کر دی گئی ہے، اور یوں لگ رہا ہے جیسے میری جان سوئی کے ناکے میں سے نکالی جائے گی۔

5916 – حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِئٍ، ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الشَّعْرَانِيُّ، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ اَبِي مَرْيَمَ، ثَنَا اللَّيْثُ، وَابْنُ لَهِيعَةَ قَالَا: اَنْبَاَ ابْنُ اَبِي حَبِيبٍ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ قَيْسٍ التُّجِيبِيِّ، عَنْ زُهَيْرِ بْنِ قَيْسٍ الْبَلَوِيِّ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ رِمْثَةَ الْبَلَوِيِّ، اَنَّهُ قَالَ: بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ اِلَى الْبَحْرَيْنِ، ثُمَّ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَرِيَّةٍ، وَخَرَجْنَا مَعَهُ فَنَعَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ، فَقَالَ: رَحِمَ اللّٰهُ عَمْرًا قَالَ: فَتَذَاكَرْنَا كُلَّ اِنْسَانٍ اسْمُهُ عَمْرٌو، فَنَعَسَ ثَانِيًا فَاسْتَيْقَظَ، فَقَالَ: رَحِمَ

اللّٰهُ عَمْرًا، ثُمَّ نَعَسَ الثَّالِثَةَ، ثُمَّ اسْتَيْقَظَ، فَقَالَ: رَحِمَ اللّٰهُ عَمْرًا فَقُلْنَا: مَنْ عَمْرٌو يَارَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ . قَالُوا: مَا بَالُهُ؟ قَالَ: " ذَكَرْتُهُ اِنِّي كُنْتُ اِذَا نَدَبْتُ النَّاسَ اِلَى الصَّدَقَةِ، فَجَاءَ بِالصَّدَقَةِ فَاَجْزَلَ فَاَقُوْلُ لَهُ: مِنْ اَيْنَ لَكَ هٰذَا؟ فَيَقُوْلُ: مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ، وَصَدَقَ عَمْرٌو اِنَّ لِعَمْرٍو خَيْرًا كَثِيْرًا " قَالَ زُهَيْرٌ: " فَلَمَّا كَانَتِ الْفِتْنَةُ قُلْتُ: اَتَّبِعُ هٰذَا الَّذِي قَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهِ مَا قَالَ فَلَمْ اُفَارِقْهُ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي)5916 – صحيح

✧✧ علقمہ بن رمثہ بلوی فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کو بحرین کی جانب بھیجا۔ پھر رسول اللہ ﷺ ایک جنگی مہم میں روانہ ہوئے ہم بھی آپ ﷺ کے ہمراہ تھے، اس دوران رسول اللہ ﷺ کو اونگھ آئی، پھر آپ اونگھ سے بیدار ہو گئے پھر فرمایا: اللہ تعالیٰ عمرو پر رحم فرمائے، راوی کہتے ہیں: ہم نے ہر اس شخص کو یاد کیا جس کا نام عمرو تھا، رسول اللہ ﷺ دوبارہ پھر اونگھ آئی، جب آپ ﷺ اونگھ سے بیدار ہوئے تو پھر فرمایا: اللہ تعالیٰ عمرو پر رحم فرمائے۔ تیسری مرتبہ پھر آپ ﷺ کو اونگھ آئی، اور جب بیدار ہوئے یہی فرمایا: اللہ تعالیٰ عمرو پر رحم فرمائے۔ ہم نے پوچھا: یارسول اللہ ﷺ کون عمرو؟ آپ ﷺ نے فرمایا: عمرو بن العاص۔ صحابہ کرام نے پوچھا: یارسول اللہ ﷺ ان کو کیا ہوا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے یاد آرہا ہے کہ میں جب بھی لوگوں کو صدقہ کرنے کی ترغیب دلایا کرتا تھا تو عمرو بن العاص بہت دل کھول کر صدقہ کیا کرتا تھا، میں اس سے پوچھتا کہ عمرو یہ سب تمہارے پاس کہاں سے آیا تو وہ کہتا: اللہ تعالیٰ کی طرف سے۔ واقعی عمرو سچ کہتا تھا، بے شک عمرو کے لئے "خیر کثیر" ہے۔ حضرت زہیر فرماتے ہیں: جب فتنہ کا وقت آیا تو میں نے کہا: میں اس شخص کی پیروی کروں گا کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے اس کے عمل کو پسند کیا ہے، میں اس سے جدا نہیں ہونگا۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

5917 – اَخْبَرَنِي اَحْمَدُ بْنُ سَهْلٍ الْفَقِيهُ بِبُخَارَى، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مَعْقِلٍ النَّسَفِيُّ، ثَنَا صَفْوَانُ بْنُ صَالِحٍ، ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ، عَنْ حَبَّانَ بْنِ اَبِي جَبَلَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، قَالَ: مَا عَدَلَ بِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِخَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ اَحَدًا مِنْ اَصْحَابِهِ فِي حَرْبِهِ مُنْذُ اَسْلَمْنَا

(التعليق – من تلخيص الذهبي)5917 – سكت عنه الذهبي في التلخيص

✧✧ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب سے میں اور خالد بن ولید مسلمان ہوئے ہیں، اس وقت سے رسول اللہ ﷺ نے جنگی معاملات میں کبھی بھی کسی صحابی کو ہمارے برابر قرار نہیں دیا۔

ذِكْرُ مَنَاقِبِ قَيْسِ بْنِ مَخْرَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت قیس بن مخرمہ رضی اللہ عنہ کے فضائل

5918 – حَدَّثَنِي اَبُوْ بَكْرِ بْنُ بَالَوَيْهِ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَرْبِيُّ، ثَنَا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ، قَالَ: ابْنُ

بَنِي الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِمَنَافٍ قَيْسُ بْنُ مَخْرَمَةَ بْنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِمَنَافٍ، وَاُمُّهُ اَسْمَاءُ بِنْتُ عَامِرٍ امْرَاَةٌ مِنَ الْاَنْصَارِ

✧✧ مصعب بن عبداللہ فرماتے ہیں: بنی عبدالمطلب بن عبدمناف کا ایک بیٹا قیس بن مخرمہ بن مطلب بن عبدمناف ہے۔ ان کی والدہ ''اسماء بنت عامر انصاریہ ہیں۔

5919 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِالْجَبَّارِ، ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنِي الْمُطَّلِبُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ قَيْسِ بْنِ مَخْرَمَةَ بْنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِمَنَافٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: وُلِدْتُ اَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفِيلِ فَنَحْنُ لِدَانِ

✧✧ ابن اسحاق کہتے ہیں: مطلب بن عبداللہ بن قیس بن مخرمہ بن مطلب بن عبدمناف اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ ان کے دادا نے فرمایا: میں اور رسول اللہ ﷺ دونوں عام الفیل میں پیدا ہوئے، لہٰذا ہم دونوں ''ہم عمر'' ہے۔

ذِكْرُ مَنَاقِبِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ هِشَامِ بْنِ زُهْرَةَ الْقُرَشِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت عبداللہ بن ہشام بن زہر قرشی رضی اللہ عنہ کے فضائل

5920 – اَخْبَرَنِيْ اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا مُوْسَى بْنُ زَكَرِيَّا، ثَنَا خَلِيفَةُ بْنُ خَيَّاطٍ، قَالَ: عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هِشَامِ بْنِ زُهْرَةَ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ عَمْرِو بْنِ كَعْبِ بْنِ سَعْدِ بْنِ تَيْمِ بْنِ مُرَّةَ، وَاُمُّهُ امْرَاَةٌ مِنْ بَنِي اَسَدِ بْنِ خُزَيْمَةَ بْنِ سَعْدِ بْنِ لَيْثِ بْنِ بَكْرِ بْنِ عَبْدِمَنَاةَ، ذَهَبَتْ بِهِ اُمُّهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ صَغِيْرٌ فَمَسَحَ رَاْسَهُ، وَلَمْ يُبَايِعْهُ

✧✧ خلیفہ بن خیاط نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے'' عبداللہ بن ہشام بن زہرہ بن عثمان بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ''۔ ان کی والدہ ''بنی اسد بن خزیمہ بن سعد بن لیث بن بکر بن عبدمناۃ'' سے تعلق رکھنے والی خاتون تھیں۔ بچپن میں ان کی والدہ ان کو نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں لے گئی تھیں، نبی اکرم ﷺ نے ان کے سر پر ہاتھ پھیرا تھا۔ ان کی بیعت نہیں لی تھی۔

5921 – حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ اَيُّوْبَ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ زَكَرِيَّا بْنِ اَبِيْ مَسَرَّةَ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ الْمُقْرِءُ، ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ اَيُّوْبَ، عَنْ اَبِيْ عَقِيْلٍ زُهْرَةَ بْنِ مَعْبَدٍ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ هِشَامٍ، وَقَدْ اَدْرَكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَنَّ اُمَّهُ اَتَتْ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَسَحَ رَاْسَهُ، وَدَعَا لَهُ، فَكَانَ يُضَحِّي بِالشَّاةِ الْوَاحِدَةِ عَنْ جَمِيعِ اَهْلِهِ

✧✧ ابوعقیل زہرہ بن معبد، حضرت عبداللہ بن ہشام کے بارے میں فرماتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کی صحبت پائی ہے، ان کی والدہ ان کو رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں لائی تھیں، نبی اکرم ﷺ نے ان کے سر پر ہاتھ پھیرا تھا اور ان کے لئے دعا بھی فرمائی تھی۔ یہ صحابی پورے گھر کی طرف سے صرف ایک بکری قربانی کیا کرتے تھے۔

5922 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْبَغْدَادِيُّ، ثنا اَبُو الزِّنْبَاعِ رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ، ثنا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، ثنا رِشْدِيْنُ بْنُ سَعْدٍ، وَابْنُ لَهِيعَةَ، عَنْ زُهْرَةَ بْنِ مَعْبَدٍ، عَنْ جَدِّهِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ هِشَامٍ، قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ آخِذٌ بِيَدِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، فَقَالَ عُمَرُ: وَاللّٰهِ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّكَ لَاَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ اِلَّا نَفْسِي، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلْآنَ يَا عُمَرُ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)5922 – حذفه الذهبي من التلخيص لضعفه

✧✧ زہرہ بن معبد اپنے دادا عبداللہ بن ہشام کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ (وہ فرماتے ہیں کہ) ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے، وہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا ہاتھ تھامے ہوئے تھے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خدا کی قسم! آپ مجھے کائنات کی ہر چیز سے زیادہ عزیز ہیں، سوائے میری جان کے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عمر اب ٹھیک ہے۔[1]

ذِكْرُ مَنَاقِبِ الْمُنْكَدِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ اَبِيْ مُحَمَّدٍ الْقُرَشِيِّ

حضرت منکدر بن عبداللہ ابومحمد قرشی کے فضائل

5923 - حَدَّثَنِي اَبُوْ بَكْرِ بْنُ بَالَوَيْهِ، ثنا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَرْبِيُّ، ثنا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ، قَالَ: الْمُنْكَدِرُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْهُدَيْرِ بْنِ مُحْرِزِ بْنِ عَبْدِالْعُزَّى بْنِ عَامِرِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ حَارِثَةَ بْنِ سَعْدِ بْنِ تَيْمِ بْنِ مُرَّةَ اَدْرَكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَمِعَ مِنْهُ

✧✧ مصعب بن عبداللہ ان کا نسب یوں بیان کرتے ہیں "منکدر بن عبداللہ بن ہدیر بن محرز بن عبدالعزیٰ بن عامر بن

5922: صحيح البخاري - كتاب الايمان والنذور' باب: كيف كانت يمين النبي صلى الله عليه وسلم - حديث: 6269' مسند احمد بن حنبل - مسند الشاميين' حديث عبد الله بن هشام جد زهرة بن معبد - حديث: 17732' المعجم الاوسط للطبراني - باب الالف' من اسمه احمد - حديث: 317' البحر الزخار مسند البزار - مسند عبد الله بن هشام عن النبي صلى الله عليه وسلم' حديث: 2923' شعب الإيمان للبيهقي - الرابع عشر من شعب الإيمان وهو باب في حب النبي صلى' حديث: 1368

[1] (اس حدیث میں سے کچھ الفاظ محذوف ہیں، پوری حدیث بخاری شریف کے حوالے سے درج ذیل ہے، شفیق)

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي حَيْوَةُ، قَالَ: حَدَّثَنِي اَبُوْ عَقِيلٍ زُهْرَةُ بْنُ مَعْبَدٍ، اَنَّهُ سَمِعَ جَدَّهُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ هِشَامٍ، قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ آخِذٌ بِيَدِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، لَاَنْتَ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ اِلَّا مِنْ نَفْسِي، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، حَتّٰى اَكُونَ اَحَبَّ اِلَيْكَ مِنْ نَفْسِكَ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: فَاِنَّهُ الْآنَ، وَاللّٰهِ، لَاَنْتَ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ نَفْسِي، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْآنَ يَا عُمَرُ

زہرہ بن معبد اپنے دادا عبداللہ بن ہشام کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ (وہ فرماتے ہیں کہ) ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے، وہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا ہاتھ تھامے ہوئے تھے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خدا کی قسم! آپ مجھے کائنات کی ہر چیز سے زیادہ عزیز ہیں، سوائے میری جان کے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں، اے عمر خدا کی قسم (تم اس وقت تک کامل مومن نہیں ہوسکتے) جب تک کہ اپنی جان سے بھی زیادہ مجھ سے محبت نہ کرو۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اب آپ مجھے اپنی جان سے بھی زیادہ عزیز ہیں، تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عمر، اب (تمہارا ایمان کامل ہوگیا ہے۔)

حارث بن حارثہ بن سعد بن تیم بن مرہ'' انہوں نے نبی اکرم ﷺ کی صحبت بھی پائی ہے اور آپ علیہ السلام سے سماع بھی کیا ہے۔

5924 - اَخْبَرَنِي اَبُوْ زَكَرِيَّا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنْبَرِيُّ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ، ثَنَا الزُّبَيْرُ بْنُ بَكَّارٍ، قَالَ: كَانَ الْمُنْكَدِرُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ جَاءَ اِلٰى عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، فَشَكَا اِلَيْهَا الْحَاجَةَ، فَقَالَتْ: اَوَّلُ شَيْءٍ يَاْتِيْنِي اَبْعَثُ بِهِ اِلَيْكَ فَجَاءَهَا عَشَرَةُ اٰلَفِ دِرْهَمٍ، فَبَعَثَتْ بِهَا اِلَيْهِ، فَاَخَذَ مِنْهَا جَارِيَةً فَوَلَدَتْ لَهُ بَنِيْهِ: مُحَمَّدًا، وَاَبَا بَكْرٍ، وَعُمَرَ، وَذُكِرُوا كُلُّهُمْ بِالصَّلَاحِ، وَحُمِلَ عَنْهُمُ الْحَدِيْثُ

✧✧ زبیر بن بکار فرماتے ہیں: منکدر بن عبداللہ، ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے اور اپنی حاجت کی شکایت کی۔ ام المومنین رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میرے پاس سب سے پہلے جو چیز بھی آئے گی وہ میں تمہاری طرف بھیج دوں گی۔ اُمّ المومنین کے پاس دس ہزار درہم آئے، آپ نے حسبِ وعدہ وہ تمام منکدر بن عبداللہ کی جانب بھیج دیئے، انہوں نے ان دراہم سے ایک لونڈی خریدی، اس لونڈی سے ان کے بیٹے محمد، ابوبکر، اور عمرو پیدا ہوئے سب کے سب نیک متقی ہوئے اور ان سے احادیث بھی مروی ہیں۔

5925 - حَدَّثَنَا الشَّيْخُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِالْعَزِيْزِ، ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ، ثَنَا حُرَيْثُ بْنُ السَّائِبِ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ طَافَ حَوْلَ الْبَيْتِ اُسْبُوْعًا لَا يَلْغُوْ فِيْهِ كَانَ كَعَدْلِ رَقَبَةٍ يَعْتِقُهَا

(التعليق - من تلخيص الذهبي)5925 - سكت عنه الذهبي في التلخيص

✧✧ محمد بن منکدر اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص ہفتے میں ایک مرتبہ کعبۃ اللہ شریف کا طواف کر لے، اس میں دنیاوی گفتگو نہ کرے، اس کا ثواب ایک غلام آزاد کرنے کے برابر ہے۔

5926 - حَدَّثَنَا اَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْحَسَنِ الْقَاضِي بِهَمْدَانَ مِنْ اَصْلِ كِتَابِهِ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُغِيْرَةِ الْيَشْكُرِيُّ، ثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ الْحَكَمِ الْعُرَنِيُّ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سُوقَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَنَّهُ خَرَجَ ذَاتَ لَيْلَةٍ، وَقَدْ اَخَّرَ صَلَاةَ الْعِشَاءِ حَتّٰى ذَهَبَ مِنَ اللَّيْلِ هُنَيْهَةٌ - اَوْ سَاعَةٌ - وَالنَّاسُ يَنْتَظِرُوْنَ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ: مَا تَنْتَظِرُوْنَ؟ فَقَالُوْا: نَنْتَظِرُ الصَّلَاةَ. فَقَالَ: اِنَّكُمْ لَنْ تَزَالُوْا فِي صَلَاةٍ مَا انْتَظَرْتُمُوْهَا، ثُمَّ قَالَ: اَمَا اِنَّهَا صَلَاةٌ لَمْ يُصَلِّهَا اَحَدٌ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ مِنَ الْاُمَمِ، ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهُ اِلَى السَّمَاءِ، فَقَالَ: النُّجُوْمُ اَمَانٌ لِاَهْلِ السَّمَاءِ، فَاِنْ طُمِسَتِ النُّجُوْمُ اَتَى السَّمَاءَ مَا يُوْعَدُوْنَ، وَاَنَا اَمَانٌ لِاَصْحَابِي، فَاِذَا قُبِضْتُ اَتَى اَصْحَابِيْ مَا يُوْعَدُوْنَ، وَاَهْلُ بَيْتِي اَمَانٌ لِاُمَّتِي، فَاِذَا ذَهَبَ اَهْلُ بَيْتِي اَتَى اُمَّتِي مَا يُوْعَدُوْنَ

5925: المعجم الكبير للطبراني - بقية الميم' من اسمه منكدر - منكدر ابو محمد التيمي ' حديث: 17637 'شعب الإيمان للبيهقي - فضيلة الحجر الاسود ' حديث: 3877

✧✧ محمد بن منکدر اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ عشاء کی نماز کے لئے اتنی تاخیر سے تشریف لائے کہ رات کا ایک حصہ گزر چکا تھا اور لوگ مسجد میں آپ کی آمد کا انتظار کر رہے تھے، آپ ﷺ نے پوچھا: تم کس چیز کا انتظار کر رہے ہو؟ لوگوں نے کہا: نماز کا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم جب تک نماز کے انتظار میں ہو، گویا کہ نماز میں ہی ہو، پھر فرمایا: یہ نماز (عشاء) ایسی نماز ہے جو تم سے پہلے کسی بھی امت نے نہیں پڑھی، پھر آپ ﷺ نے اپنا سر مبارک آسمان کی جانب اٹھایا اور فرمایا: ستارے اہل آسمان کے لئے امان ہیں، اگر ستارے ٹوٹ گئے تو آسمان پر قیامت آئے گی، اور میں اپنے صحابہ کے لئے امان ہوں، جب میری روح قبض ہوگئی تو میرے صحابہ کے ساتھ وہ معاملات پیش آئیں گے جن کا ان سے وعدہ کیا گیا ہے۔ اور میرے اہل بیت میری امت کے لئے امان ہیں، جب میرے اہل بیت اٹھ جائیں گے تو میری امت پر وہ حالات آئیں گے جن کا ان سے وعدہ کیا گیا ہے۔

ذِكْرُ مَنَاقِبِ اَبِىْ اَيُّوبَ الْاَنْصَارِيِّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے فضائل

5927 – اَخْبَرَنِىْ اَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَغْدَادِيُّ بِنَيْسَابُورَ، ثَنَا عُلَاثَةُ، ثَنَا اَبِى، ثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ، ثَنَا الْاَسْوَدُ، عَنْ عُرْوَةَ، اَنَّ مِنْ تَسْمِيَةِ اَصْحَابِ الْعَقَبَةِ الَّذِينَ بَايَعُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَنِىْ غَنْمِ بْنِ مَالِكِ بْنِ النَّجَّارِ اَبُوْ اَيُّوبَ وَهُوَ خَالِدُ بْنُ زَيْدِ بْنِ كُلَيْبِ بْنِ ثَعْلَبَةَ

✧✧ عروہ فرماتے ہیں: جن لوگوں نے لیلۃ العقبہ میں نبی اکرم ﷺ کی بیعت کی تھی ان میں بنی غنم بن مالک بن نجار کی جانب سے حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ تھے۔ ان کا نام "خالد بن زید بن کلیب بن ثعلبہ" ہے۔

5928 – اَخْبَرَنِىْ اَبُوْ سَهْلِ بْنُ زِيَادٍ الْقَطَّانُ، بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنِىْ عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ الْاَزْرَقِ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْوَلِيدِ، ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ لَهِيعَةَ، وَاللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، قَالَا: ثَنَا يَزِيدُ بْنُ اَبِىْ حَبِيبٍ، عَنْ اَبِىْ عِمْرَانَ التُّجِيبِيِّ، قَالَ: غَزَوْنَا الْقُسْطَنْطِينِيَّةَ، وَمَعَنَا اَبُوْ اَيُّوبَ الْاَنْصَارِيُّ، فَصَفَفْنَا صَفَّيْنِ مَا رَاَيْتُ صَفَّيْنِ قَطُّ اَطْوَلَ مِنْهُمَا، وَمَاتَ اَبُوْ اَيُّوبَ الْاَنْصَارِيُّ فِى هٰذِهِ الْغَزَاةِ، وَكَانَ اَوْصَى اَنْ يُدْفَنَ فِى اَصْلِ سُوَرِ الْقُسْطَنْطِينِيَّةِ، وَاَنْ يُقْضَى دَيْنٌ عَلَيْهِ فَفَعَلَ

✧✧ ابوعمران تجیبی بیان کرتے ہیں: ہم قسطنطنیہ کی جنگ میں شریک ہوئے، ہمارے ہمراہ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بھی تھے، ہم نے دو صفیں بنائیں، ہم نے اس سے پہلے اتنی لمبی صفیں کبھی نہیں دیکھی تھیں۔ اسی غزوہ میں حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ شہید ہوئے۔ آپ نے وصیت کی تھی کہ مجھے قسطنطنیہ کی دیوار کے ساتھ دفن کیا جائے اور ان کے ذمہ جو قرضہ جات ہیں وہ ادا کر دیئے جائیں۔ ان کی وصیت پر عمل کرتے ہوئے ایسے ہی کیا گیا۔

5929 – حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَصْبَهَانِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رُسْتَةَ، ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ، ثَنَا

مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: آخَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ اَبِىْ اَيُّوبَ، وَبَيْنَ مُصْعَبِ بْنِ عُمَيْرٍ، وَشَهِدَ اَبُوْ اَيُّوبَ بَدْرًا، واُحُدًا، وَالْخَنْدَقَ وَالْمَشَاهِدَ كُلَّهَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَتُوُفِّيَ عَامَ غَزَا يَزِيدُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْقُسْطَنْطِينِيَّةَ فِي خِلَافَةِ اَبِيْهِ مُعَاوِيَةَ سَنَةَ اثْنَتَيْنِ وَخَمْسِينَ، وَقَبْرُهُ بِاَصْلِ حِصْنِ الْقُسْطَنْطِينِيَّةِ بِاَرْضِ الرُّومِ فِيْمَا ذُكِرَ يَتَعَاهَدُونَ قَبْرَهُ، وَيَزُوْرُونَهُ وَيَسْتَسْقُونَ بِهِ اِذَا قَحَطُوا

✧✧ محمد بن عمر فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ کو اور حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کو ایک دوسرے کا بھائی بھائی بنایا۔ حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ نے غزوہ بدر، احد، خندق اور تمام غزوات میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ شرکت کی۔ حضرت معاویہ کی خلافت میں ان کے بیٹے نے ۵۲ ہجری کو قسطنطنیہ پر حملہ کیا، اس جنگ کے دوران آپ شہید ہوئے، آپ کا مزار شریف روم میں قسطنطنیہ کے قلعے کی دیوار کے ساتھ ہے۔ آپ کا مزار شریف مرجع خلائق ہے، لوگ دوردراز سے آپ کی قبر کی زیارت کے لئے آتے ہیں، اور جب بارشیں رک جائیں تو آپ کے مزار اقدس پر حاضر ہو کر دعائیں مانگتے ہیں۔

5930 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ الصَّفَّارُ، ثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اِسْحَاقَ الْقَاضِيُّ، ثَنَا مُسَدَّدٌ، ثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، ثَنَا اَيُّوبُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِينَ، قَالَ: شَهِدَ اَبُوْ اَيُّوبَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَدْرًا، ثُمَّ لَمْ يَتَخَلَّفْ عَنْ غَزَاةِ الْمُسْلِمِينَ اِلَّا هُوَ فِيْهَا اِلَّا عَامًا وَاحِدًا، فَاِنَّهُ اسْتُعْمِلَ عَلَى الْجَيْشِ رَجُلٌ شَابٌّ فَقَعَدَ ذٰلِكَ الْعَامَ، فَجَعَلَ بَعْدَ ذٰلِكَ يَتَلَهَّفُ وَيَقُوْلُ: مَا عَلَيَّ مَنِ اسْتُعْمِلَ فَمَرِضَ وَعَلَى الْجَيْشِ يَزِيدُ بْنُ مُعَاوِيَةَ فَدَخَلَ عَلَيْهِ يَعُودُهُ فَقَالَ: مَا حَاجَتُكَ؟ فَقَالَ: حَاجَتِي اِذَا اَنَا مُتُّ فَارْكَبْ، ثُمَّ اسْعَ فِي اَرْضِ الْعَدُوِّ مَا وَجَدْتَ مَسَاغًا، فَاِذَا لَمْ تَجِدْ مَسَاغًا، فَادْفِنِّي ثُمَّ ارْجِعْ. قَالَ: وَكَانَ اَبُوْ اَيُّوبَ يَقُوْلُ: قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: (انْفِرُوا خِفَافًا وَثِقَالًا) (التوبة: 41)، فَلَا اَجِدُنِيْ اِلَّا خَفِيفًا اَوْ ثَقِيلًا

(التعليق – من تلخيص الذهبى)5930 – سكت عنه الذهبى فى التلخيص

✧✧ محمد بن سیرین کہتے ہیں: حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ جنگ بدر میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ شریک ہوئے تھے، اور اس کے بعد بھی مسلمانوں کے کسی غزوے میں پیچھے نہیں رہے، البتہ ایک مرتبہ ایک جنگ میں ایک نوجوان کو امیر مقرر کر دیا گیا تھا، اس جنگ میں آپ شریک نہیں ہوئے تھے لیکن اس کے بعد آپ اس میں شرکت نہ کرنے پر بہت افسوس کیا کرتے تھے اور کہا کرتے تھے کہ جس کو امیر لشکر بنایا گیا تھا مجھے اُس کی امارت قبول کرنی چاہئے تھی۔ اس کے بعد آپ بیمار ہو گئے، اور لشکر کی ذمہ داری یزید بن معاویہ پر تھی، وہ ان کی زیارت کرنے کے لئے آیا، اُس نے ان سے پوچھا کہ تمہاری کیا خواہش ہے؟ انہوں نے کہا: جب میں مر جاؤں تو میری لاش کو سواری پر لاد کر دشمن کے علاقے میں جہاں تک لے جا سکو، لے جانا، اور اگر ایسا ممکن نہ ہو تو مجھے دفن کر دینا۔ حضرت ابوایوب فرمایا کرتے تھے: اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

انفروا خفافا وثقالا

اور میں اپنے آپ کو خفیف یا ثقیل دونوں میں سے ایک پاتا ہوں۔

5931 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُؤَمَّلِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عِيسَى، ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الشَّعْرَانِيُّ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، ثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ، ثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: قُلْتُ لِلْحَكَمِ: مَا شَهِدَ اَبُوْ اَيُّوبَ مِنْ حَرْبِ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا؟ قَالَ: شَهِدَ مَعَهُ يَوْمَ حَرُورَاءَ

✧✧ حضرت شعبہ فرماتے ہیں: میں نے حکم سے کہا: حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی جنگ میں شریک ہوئے؟ انہوں نے کہا: جی ہاں، جنگ حروراء میں انہوں نے شرکت کی تھی۔

5932 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ بَكْرٍ الْمُؤَذِّنُ بِبَيْتِ الْمَقْدِسِ، ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُوسَى اللَّاحُونِيُّ، ثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُحَمَّدٍ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَازِلًا عَلَى اَبِي اَيُّوبَ الْاَنْصَارِيِّ فِي غُرْفَةٍ وَكَانَ طَعَامُهُ فِي سَلَّةٍ مِنَ الْمَخْدَعِ، فَكَانَتْ تَجِيءُ مِنَ الْكُوَّةِ السِّنَّوْرُ حَتّٰى تَاْخُذَ الطَّعَامَ مِنَ السَّلَّةِ، فَشَكَا ذٰلِكَ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تِلْكَ الْغُولُ، فَاِذَا جَاءَتْ فَقُلْ لَهَا عَزَمَ عَلَيْكِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ لَا تَرْجِعِي . قَالَ: فَجَاءَتْ، فَقَالَ لَهَا اَبُوْ اَيُّوبَ: عَزَمَ عَلَيْكِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ لَا تَرْجِعِي فَقَالَتْ: يَا اَبَا اَيُّوبَ، دَعْنِي هٰذِهِ الْمَرَّةَ، فَوَاللّٰهِ لَا اَعُودُ فَتَرَكَهَا، فَاَتَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهُ قَالَتْ: ذٰلِكَ مَرَّتَيْنِ، ثُمَّ قَالَتْ: هَلْ لَكَ اَنْ اُعَلِّمَكَ كَلِمَاتٍ اِذَا قُلْتَهُنَّ لَا يَقْرَبُ بَيْتَكَ شَيْطَانٌ تِلْكَ اللَّيْلَةَ، وَذٰلِكَ الْيَوْمَ وَمِنْ غَدٍ، قَالَ: نَعَمْ. قَالَتْ: اقْرَاْ آيَةَ الْكُرْسِيِّ: (اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ) (البقرة: 255)، قَالَ: فَاَتَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهُ، فَقَالَ: صَدَقَتْ وَهِيَ كَذُوبٌ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)5932 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ کے گھر ایک کمرے میں ٹھہرے ہوئے تھے، آپ کا کھانا کوٹھڑی کے اندر ایک ٹوکری میں رکھا جاتا تھا، کھڑکی سے بلی اندر آتی اور ٹوکری میں سے کھانا کھا جاتی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات بتائی گئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ بلی نہیں ہے، بلکہ وہ ایک چڑیل ہے، اب اگر آئے تو اس کو کہنا تجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ہے کہ آئندہ ادھر نہیں آنا، راوی کہتے ہیں: وہ بلی دوبارہ آئی، حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا: تجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم ہے کہ دوبارہ ادھر نہ آنا، اُس نے کہا: اے ابوایوب! اب کی مرتبہ مجھے چھوڑ دو، میں دوبارہ نہیں آؤں گی۔ حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ نے اس کو چھوڑ دیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہو کر وہ واقعہ سنایا۔ وہ بلی دومرتبہ آئی تھی اور دونوں مرتبہ اس نے حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ کو اسی طرح کہا تھا اور تیسری مرتبہ اُس نے کہا: کیا آپ چاہتے

5932: "مختصرا" الجامع للترمذی - الذبائح' ابواب فضائل القرآن عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم - باب' حدیث: 2880' مسند احمد بن حنبل - مسند الانصار' حدیث ابی ایوب الانصاری - حدیث: 22993' مصنف ابن ابی شیبۃ - کتاب الدعاء' الغیلان اذا رئیت ما یقول الرجل - حدیث: 29139' المعجم الکبیر للطبرانی - باب الخاء' باب من اسمہ خزیمۃ - عبد الرحمن بن ابی لیلی حدیث: 3910

ہیں کہ میں تمہیں ایسی چیز بتادوں کہ اگر تم وہ پڑھ لو تو اُس دن اور رات کوئی سرکش جن اور شیطان تمہارے گھر کے قریب نہیں آئے گا، انہوں نے کہا: جی ہاں، اُس نے کہا: آیۃ الکرسی یعنی

اللہ لا الہ الا ھو الحی القیوم

پڑھ لیا کرو، راوی کہتے ہیں، حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ نے آ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات بتائی، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ تھی تو جھوٹی، لیکن بات سچی بتا گئی ہے۔

5933 – وَحَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، اَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ اَبِيْ عَمْرَةَ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّ اَبَا اَيُّوبَ الْاَنْصَارِيَّ، كَانَ لَهُ مِرْبَدٌ لِلتَّمْرِ فِي حَدِيقَةٍ فِي بَيْتِهِ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِنَحْوٍ مِنْهُ (ص:520).

(التعليق – من تلخيص الذهبی)5933 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ عبدالرحمٰن بن ابی عمرہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کی حویلی میں ایک باغیچہ تھا جس میں کھجوریں جمع ہوتی تھیں، اس کے بعد سابقہ پوری حدیث بیان کی۔

5934 – حَدَّثَنَاهُ اَبُوْ عَلِيٍّ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحَافِظُ، اَنَا عَبْدَانُ الْاَهْوَازِيُّ، ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، ثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ، ثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلَى، عَنْ اَخِيهِ عِيسَى، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلَى، عَنْ اَبِيْ اَيُّوبَ، اَنَّهُ كَانَتْ لَهُ سَهْوَةٌ، فَكَانَتِ الْغُولُ تَجِيءُ، فَتَاْخُذُ مِنْهُ، فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِنَحْوٍ مِنْهُ هٰذِهِ الْاَسَانِيدَ اِذَا جَمَعَ بَيْنَهُمَا صَارَتْ حَدِيْثًا مَشْهُورًا، وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)5934 – هذا أجود طرق الحديث

✧✧ حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ان کا ایک طاقچہ ہوتا تھا، چڑیل آ کر اس میں سے کھجوریں کھا جایا کرتی تھی۔ اس کے بعد سابقہ حدیث کی طرح پوری حدیث بیان کی۔

5935 – اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ اَيُّوبَ، ثَنَا اَبُوْ حَاتِمٍ الرَّازِيُّ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَنَسٍ، ثَنَا الْاَعْمَشُ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ مِقْسَمٍ، اَنَّ اَبَا اَيُّوبَ، اَتَى مُعَاوِيَةَ فَذَكَرَ لَهُ حَاجَةً، قَالَ: اَلَسْتَ صَاحِبَ عُثْمَانَ؟ قَالَ: اَمَا اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَخْبَرَنَا اَنَّهُ سَيُصِيبُنَا بَعْدَهُ اَثَرَةٌ قَالَ: وَمَا اَمَرَكُمْ؟ قَالَ: اَمَرَنَا اَنْ نَصْبِرَ حَتّٰى نَرِدَ عَلَيْهِ الْحَوْضَ . قَالَ: فَاصْبِرُوا قَالَ: فَغَضِبَ اَبُوْ اَيُّوبَ، وَحَلَفَ اَنْ لَّا يُكَلِّمَهُ اَبَدًا، ثُمَّ اِنَّ اَبَا اَيُّوبَ اَتَى عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ فَذَكَرَ لَهُ فَخَرَجَ لَهُ عَنْ بَيْتِهِ كَمَا خَرَجَ اَبُوْ اَيُّوبَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْتِهِ، وَقَالَ: اِيشْ تُرِيدُ؟ قَالَ: اَرْبَعَةُ غِلْمَةٍ يَكُونُوْنَ فِي مَحِلِّي،

5935:مسند الحارث - كتاب المناقب' فضل ابی ايوب الانصاری رضی الله عنه - حديث: 1013 المعجم الكبير للطبرانی - باب الخاء ' باب من اسمه خزيمة - ابن عباس ' حديث: 3778

قَالَ: لَكَ عِنْدِي عِشْرُونَ غُلَامًا هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)5935 – صحيح

✧✧ حضرت مقسم بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور اپنی حاجت کا ذکر کیا، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: کیا آپ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھی نہیں ہیں؟ انہوں نے کہا: کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ پیش آنے والے معاملات ہمیں پہلے ہی نہیں بتادیئے تھے؟، انہوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہیں کیا حکم دیا تھا؟ حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ کہ ہم صبر کریں گے حتیٰ کہ ہم حوض کوثر پر اکٹھے ہوں۔ حضرت معاویہ نے کہا: ٹھیک ہے پھر صبر ہی کرو، اس پر حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ سخت ناراض ہوئے اور فرمایا: اور قسم کھالی کہ ان سے کبھی بھی بات نہیں کریں گے۔ پھر اس کے بعد حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس گئے اور سارا معاملہ ان کو بتایا، تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ان کے لئے گھر سے باہر تشریف لائے جس طرح حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ رسول اللہ کے لئے اپنے گھر سے باہر آئے تھے۔ گھر سے باہر آکر انہوں نے پوچھا: آپ کیا چاہتے ہیں؟ انہوں نے کہا: مجھے قرض خواہوں سے چھٹکارا حاصل کرنے لئے چار غلام درکار ہیں۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: میں آپ کو بیس غلام پیش کرتا ہوں۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

5936 – وَقَدْ حَدَّثَنَاهُ اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الشَّيْبَانِيُّ، ثَنَا حَامِدُ بْنُ اَبِيْ حَامِدٍ الْمُقْرِءُ، ثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنِ ابْنِ سِنَانٍ، عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِيْ ثَابِتٍ، اَنَّ اَبَا اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيَّ، قَدِمَ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ الْبَصْرَةَ فَفَرَّغَ لَهُ بَيْتَهُ، وَقَالَ: لَاَصْنَعَنَّ بِكَ كَمَا صَنَعْتُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ: كَمْ عَلَيْكَ مِنَ الدَّيْنِ؟ قَالَ: عِشْرُوْنَ اَلْفًا، قَالَ: فَاَعْطَاهُ اَرْبَعِيْنَ اَلْفًا وَعِشْرِيْنَ مَمْلُوْكًا، وَقَالَ: لَكَ مَا فِي الْبَيْتِ

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 5936 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حبیب ابن ابی ثابت فرماتے ہیں کہ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بصرہ میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس گئے، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے ان کے لئے اپنا مکان خالی کروادیا اور کہا: میں آپ کے لئے وہی طرز عمل اپناؤں گا جو آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اپنایا تھا۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے دریافت کیا کہ آپ کے ذمہ کتنا قرضہ ہے؟ حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ۲۰ ہزار۔ راوی کہتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے ان کو چالیس ہزار اور بیس غلام پیش کئے۔ اور کہا: اس گھر میں جو کچھ بھی ہے سب آپ کا ہے۔

5937 – اَخْبَرَنَا الشَّيْخُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مِلْحَانَ، ثَنَا ابْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ لَهِيعَةَ، عَنْ حُيَيٍّ، عَنْ اَبِيْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، اَنَّ اَبَا اَيُّوْبَ كَانَ فِيْ مَجْلِسٍ، وَهُوَ يَقُوْلُ: اَلَا يَسْتَطِيْعُ اَحَدُكُمْ اَنْ يَقْرَاَ ثُلُثَ الْقُرْآنِ؟ قَالَ: فَجَاءَ اِلَيْهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعَ اَبَا

5937: مسند احمد بن حنبل - ومن مسند بنی هاشم، مسند عبد الله بن عمرو بن العاص رضی الله عنهما - حديث: 6441

اَيُّوبَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صَدَقَ اَبُوْ اَيُّوبَ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ ایک مجلس میں موجود تھے، آپ فرما رہے تھے: کیا تم میں کوئی شخص ایک تہائی قرآن نہیں پڑھ سکتا، راوی کہتے ہیں: اسی اثناء میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ کی باتیں سن کر فرمایا: ابوایوب سچ کہہ رہا ہے[1]

5938 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ، ثنَا اَبُوْ دَاوُدَ، ثنا شُعْبَةُ، وَحَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ سِمَاكٍ، قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ يَقُولُ: " نَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى اَبِىْ اَيُّوبَ، وَكَانَ اِذَا اَكَلَ طَعَامًا بَعَثَ اِلَيْهِ بِفَضْلِهِ، فَيَنْظُرُ اِلَى مَوْضِعِ يَدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَيَاْكُلُ مِنْ حَيْثُ مَوْضِعِ يَدِهِ، فَصَنَعَ ذَاتَ يَوْمٍ طَعَامًا فِيهِ ثُومٌ، فَاَرْسَلَ بِهِ اِلَيْهِ، فَرَدَّهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ لَمْ اَرَ اَثَرَ اَصَابِعِكَ، فَقَالَ: اِنَّهُ كَانَ فِيهِ ثُومٌ قَالَ شُعْبَةُ فِي حَدِيثِهِ: " اَحَرَامٌ هُوَ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا وَقَالَ حَمَّادٌ فِي حَدِيثِهِ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ بَعَثْتَ اِلَيَّ بِمَا لَمْ تَاْكُلْ، فَقَالَ: اِنَّكَ لَسْتَ مِثْلِي اِنَّهُ يَاْتِينِي الْمَلَكُ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 5938 – علی شرط مسلم

✧✧ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ کے گھر ٹھہرے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کھانا کھاتے تو بچا ہوا، اُن کی جانب بھیج دیتے، حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ اس چیز کو نوٹ کیا کرتے تھے کہ برتن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہاں کہاں سے کھایا اور کہاں کہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ مبارک لگا، تو وہ اسی مقام سے کھاتے جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دست مبارک مس ہوا ہوتا تھا۔ ایک دن انہوں نے کھانا پکایا اور اس میں لہسن بھی ڈال دیا، کھانا پکا کر بارگاہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں پیش کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ کھانا واپس بھجوا دیا، حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آج کھانے میں آپ کی مبارک انگلیوں کے نشانات نظر نہیں آ رہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (آج میں

[1] اس روایت میں کچھ الفاظ نقل نہیں ہوئے ہیں۔ امام احمد بن حنبلؒ نے اپنی مسند میں یہی روایت مکمل طور پر نقل کی ہے جس میں یہ مذکور ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوایوب انصاریؓ کو یہ کہتے ہوئے سنا: سورۃ اخلاص ایک تہائی قرآن کے برابر ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا: ابوایوب نے سچ کہا ہے۔ (شفیق عفی عنہ)

5938: الجامع للترمذی - ابواب الاطعمة - باب ما جاء فی كراهية اكل الثوم والبصل' حديث: 1776'مسند احمد بن حنبل - اول مسند البصريين' حديث جابر بن سمرة السوائی - حديث: 20403'صحيح ابن حبان - كتاب الهبة' ذكر البيان بان المرء وإن كان خيرا فاضلا إذا اهدی إليه - حديث: 5187'مسند الطيالسی - احاديث ابی ايوب الانصاری رحمه الله' حديث: 584'المعجم الكبير للطبرانی - باب الجيم' باب من اسمه جابر - شعبة بن الحجاج ' حديث: 1858'شعب الإيمان للبيهقی - التاسع والثلاثون من شعب الإيمان' اكل اللحم - حديث: 5690

نے کھانا نہیں کھایا بلکہ اسی طرح واپس بھیج دیا کیونکہ) اس میں لہسن تھا۔

حضرت شعبہ سے بھی یہ حدیث مروی ہے، اس میں یہ بھی ہے کہ حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا یہ حرام ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں۔ اور حماد نے اپنی حدیث میں یہ الفاظ ذکر کئے ہیں "حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ نے پوچھا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے کھانا کھائے بغیر واپس کیوں بھیج دیا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میرے جیسے نہیں ہو، میرے پاس تو فرشتہ آتا ہے۔

یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

5939 - حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيدِ الْإِمَامُ، رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالَى، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نُعَيْمٍ، ثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ، ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ، حَدَّثَنِي اَبِي، قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْحَاقَ، يَقُولُ: حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ اَبِي حَبِيبٍ، عَنْ مَرْثَدِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ الْيَزَنِيِّ، عَنْ اَبِي اُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ، عَنْ اَبِي اَيُّوبَ، قَالَ: لَمَّا نَزَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ: بِاَبِي اَنْتَ وَاُمِّي اِنِّي اَكْرَهُ اَنْ اَكُونَ فَوْقَكَ، وَتَكُونَ اَسْفَلَ مِنِّي، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنِّي اَرْفَقُ بِي اَنْ اَكُونَ فِي السُّفْلَى لِمَا يَغْشَانَا مِنَ النَّاسِ قَالَ: فَلَقَدْ رَاَيْتُ جَرَّةً لَنَا انْكَسَرَتْ فَاهْرِيقَ مَاؤُهَا، فَقُمْتُ اَنَا وَاُمُّ اَيُّوبَ بِقَطِيفَةٍ لَنَا مَا لَنَا لِحَافٌ غَيْرَهَا نُنَشِّفُ بِهَا الْمَاءَ فَرَقًا اَنْ يَصِلَ اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْءٌ يُؤْذِيهِ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)5939 – على شرط مسلم

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر میں جلوہ فرما ہوئے، میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ماں باپ آپ پر قربان ہو جائیں، مجھے یہ بات اچھی نہیں لگتی کہ آپ نیچے والے مکان میں ہوں اور میں آپ کے اوپر والے مکان میں رہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لیکن میرے لئے آسانی اسی میں ہے کہ میں نیچے والے مکان میں رہوں کیونکہ میرے پاس لوگوں کا ہجوم رہتا ہے۔ (اور اوپر آنے جانے میں گھر والوں کو پریشانی ہوگی) حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، ہمارا ایک مٹکا تھا، وہ ٹوٹ گیا اور اس کا پانی بہنے لگا، ہمارے پاس ایک ہی چادر تھی، میں نے اور میری بیوی نے اس کے ساتھ پانی کو خشک کیا، اس کے علاوہ ہمارے پاس کوئی اور لحاف نہیں تھا، بس خیال یہ تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی تکلیف نہ پہنچے۔

یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

5940 – حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِئٍ، ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الشَّعْرَانِيُّ، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ اَبِي مَرْيَمَ، قَالَ: اَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوبَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ زَحْرٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ، عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِي اُمَامَةَ، عَنْ اَبِي اَيُّوبَ

5939: المعجم الكبير للطبراني - باب الخاء ' باب من اسمه خزيمة - ابو امامة الباهلي ' حديث: 3759' الآحاد والمثاني لابن ابي عاصم - ابو ايوب خالد بن زيد' حديث: 1669

الْاَنْصَارِيِّ، قَالَ: نَزَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا فَنَقَبْتُ فِي عَمَلِهِ كُلِّهِ، فَرَاَيْتُهُ اِذَا زَالَتْ - اَوْ زَاغَتِ - الشَّمْسُ - اَوْ كَمَا قَالَ - اِنْ كَانَ فِي يَدِهِ عَمَلُ الدُّنْيَا رَفَضَهُ، وَاِنْ كَانَ نَائِمًا فَكَاَنَّمَا يُوقَظُ لَهُ، فَيَقُومُ فَيَغْسِلُ اَوْ يَتَوَضَّأُ فَيُصَلِّي، ثُمَّ يَرْكَعُ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ يُتِمُّهُنَّ وَيُحْسِنُهُنَّ، وَيَتَمَكَّنُ فِيهِنَّ، فَلَمَّا اَرَادَ اَنْ يَنْطَلِقَ قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، مَكَثْتَ عِنْدِي شَهْرًا، وَوَدِدْتُ اَنَّكَ مَكَثْتَ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَنَقَبْتُ فِي عَمَلِكَ كُلِّهِ، فَرَاَيْتُكَ اِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ اَوْ زَاغَتْ، فَاِنْ كَانَ فِي يَدِكَ عَمَلُ الدُّنْيَا رَفَضْتَهُ، وَاَخَذْتَ فِي الصَّلَاةِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اَبْوَابَ السَّمَاءِ يُفَتَّحْنَ فِي تِلْكَ السَّاعَةِ، فَلَا تُرْتَجَنَّ اَبْوَابُ السَّمَاءِ وَاَبْوَابُ الْجَنَّةِ حَتّٰى تُصَلّٰى هٰذِهِ الصَّلَاةُ، فَاَحْبَبْتُ اَنْ يَصْعَدَ اِلٰى رَبِّي فِي تِلْكَ السَّاعَاتِ خَيْرٌ، وَاَنْ يُرْفَعَ عَمَلِي فِي اَوَّلِ عَمَلِ الْعَابِدِيْنَ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)5940 – حذفه الذهبی من التلخيص لضعفه

✧✧ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہینہ میرے گھر کو اپنے قیام سے رونق بخشی، اس دوران میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے افعال کو بغور دیکھتا رہا، میں نے دیکھا کہ جب سورج ڈھل جاتا تو اس وقت اگر آپ کسی دنیاوی کام میں مشغول بھی ہوتے تو اس کو چھوڑ دیتے، اور اگر آپ سوئے ہوئے ہوتے تو یوں اٹھ جاتے جیسے کسی نے آپ کو اٹھا دیا ہے، آپ غسل کرتے یا وضو کرتے اور ظہر کی نماز ادا کرتے، اس کے بعد بہت خشوع وخضوع کے ساتھ احسن طریقے سے چار رکعتیں ادا کرتے، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے گھر سے جانے کا ارادہ فرمایا: تو میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ میرے گھر میں صرف ایک مہینہ ہی رہے ہیں، کچھ دیر مزید ٹھہر جایئے نا! یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے آپ کے افعال پر بہت غور کیا ہے، میں نے دیکھا ہے کہ جب سورج ڈھل جاتا تو آپ اگر کسی دنیاوی معاملہ میں مصروف بھی ہوتے تب بھی آپ اُس کو چھوڑ دیتے اور نماز میں مشغول ہو جاتے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواباً فرمایا: بے شک آسمان کے دروازے انہی اوقات میں کھلتے ہیں، اور نماز کی ادائیگی تک کھلے رہتے ہیں، میں یہ چاہتا ہوں کہ ان اوقات میں نیکیاں اللہ پاک کی بارگاہ میں پہنچیں، اور یہ کہ میرا عمل، عبادت گزاروں کے اعمال میں سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پہنچے۔

5941 – حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدٍ اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الْمُزَنِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الْمُخَرِّمِيُّ، ثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ، ثَنَا فِرْدَوْسٌ الْاَشْعَرِيُّ، ثَنَا مَسْعُودُ بْنُ سُلَيْمٍ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ اَبِي ثَابِتٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّ اَبَا اَيُّوبَ خَالِدَ بْنَ زَيْدٍ الَّذِي كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ فِي دَارِهِ غَزَا اَرْضَ الرُّومِ، فَمَرَّ عَلٰى مُعَاوِيَةَ فَجَفَاهُ مُعَاوِيَةُ، ثُمَّ رَجَعَ مِنْ غَزْوَتِهِ فَجَفَاهُ، وَلَمْ يَرْفَعْ بِهِ رَاْسًا، قَالَ اَبُوْ اَيُّوبَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْبَاَنَا اَنَّا سَنَرٰى بَعْدَهُ اَثَرَةً، قَالَ مُعَاوِيَةُ فَبِمَ اَمَرَكُمْ؟ قَالَ: اَمَرَنَا اَنْ نَصْبِرَ، قَالَ: فَاصْبِرُوا اِذًا، فَاَتٰى عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا بِالْبَصْرَةِ، وَقَدْ اَمَّرَهُ عَلِيٌّ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهَا عَلَيْهَا، فَقَالَ: يَا اَبَا اَيُّوبَ، اِنِّي اُرِيدُ اَنْ اَخْرُجَ لَكَ مِنْ مَسْكَنِي كَمَا خَرَجْتَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ، فَامَرَ اَهْلَهُ فَخَرَجُوا، وَاَعْطَاهُ كُلَّ شَيْءٍ كَانَ فِي الدَّارِ، فَلَمَّا كَانَ وَقْتُ انْطِلَاقِهِ قَالَ: حَاجَتُكَ؟ قَالَ: حَاجَتِي عَطَائِي وَثَمَانِيَةُ اَعْبُدٍ يَعْمَلُونَ فِي اَرْضِي، وَكَانَ عَطَاؤُهُ اَرْبَعَةَ اَلْفٍ فَاَضْعَفَهَا لَهُ خَمْسَ مِرَارًا، وَاَعْطَاهُ عِشْرِينَ اَلْفًا وَاَرْبَعِينَ عَبْدًا قَدْ تَقَدَّمَ هٰذَا الْحَدِيثُ بِاِسْنَادٍ مُتَّصِلٍ صَحِيحٍ، وَاَعَدْتُهُ لِلزِّيَادَاتِ فِيهِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)5941 – قد تقدم بإسناد صحيح

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت ابوایوب خالد بن زید رضی اللہ عنہ جن کے گھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قیام کیا تھا، یہ روم کی جنگ میں شریک ہوئے، اس دوران ان کا گزر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس سے ہوا، معاویہ نے ان کے ساتھ زیادتی کی، پھر جب یہ واپس آئے تب بھی انہوں نے ان کے ساتھ زیادتی کی، حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے ہی بتادیا تھا کہ تم بعد میں کون کون سی آزمائشوں میں مبتلا ہوگے، حضرت معاویہ نے کہا: تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہیں ایسے حالات میں کیا طرز عمل اپنانے کا حکم دیا تھا؟ حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں صبر کرنے کا حکم دیا تھا۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا: تو پھر صبر کرو۔ حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ بصرہ میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس آئے، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کو بصرہ کا عامل مقرر کیا تھا۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: اے ابوایوب رضی اللہ عنہ جیسے تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے گھر خالی کروادیا تھا، میں بھی آپ کے لئے اپنا گھر خالی کروادینا چاہتا ہوں، پھر انہوں نے اپنے گھر والوں کو حکم دیا تو وہ لوگ گھر سے نکل گئے، اور ساز و سامان سمیت پورا گھر ان کے سپرد کردیا۔ پھر جب حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ کے روانہ ہونے کا وقت آیا تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے پوچھا کہ آپ کی کوئی حاجت؟ انہوں نے کہا: میری حاجت میرا قرضہ ہے، اور ۸ غلام میری ضرورت ہیں جو میری زمین میں کام کاج کرتے ہیں۔ ان کا قرضہ ۴ ہزار تھا۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے ان کو بیس ہزار عطا فرمائے اور چالیس خُدّام بھی دیئے۔

❁❁ یہ حدیث متصل صحیح اسناد کے ہمراہ پہلے گزر چکی ہے۔ میں نے اس کو دوبارہ اس لئے ذکر کیا ہے کیونکہ اس اسناد کے ہمراہ اس میں کچھ الفاظ کا اضافہ ہے۔

5942 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ الْقَزَّازُ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّلْتِ، ثنا عُمَرُ بْنُ مِسْكِينٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ اَبِي اَيُّوبَ الْاَنْصَارِيِّ، قَالَ: مَا صَلَّيْتُ وَرَاءَ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا سَمِعْتُهُ حِينَ يَنْصَرِفُ مِنْ صَلَاتِهِ يَقُولُ: اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي اَخْطَائِي وَذُنُوبِي كُلَّهَا اَنْعِمْنِي وَاَحْيِنِي وَارْزُقْنِي، وَاهْدِنِي لِصَالِحِ الْاَعْمَالِ وَالْاَخْلَاقِ، فَاِنَّهُ لَا يَهْدِي لِصَالِحِهَا اِلَّا اَنْتَ، وَلَا يَصْرِفُ عَنْ سَيِّئِهَا اِلَّا اَنْتَ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)5942 – حذفه الذهبي من التلخيص

5942: المعجم الصغير للطبراني - من اسمه عبد الله' حديث: 611' المعجم الاوسط للطبراني - باب العين' من اسمه عبد الله - حديث: 4542' المعجم الكبير للطبراني - باب الخاء ' باب من اسمه خزيمة - عبد الله بن عمر ' حديث: 3777

✧✧ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے جب بھی رسول اللہ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی ہے، نماز کے بعد آپ ﷺ کو یہ دعا مانگتے سنا ہے

اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي أَخْطَائِي وَذُنُوبِي كُلَّهَا انْعِمْنِي وَاَحْيِنِي وَارْزُقْنِي، وَاهْدِنِي لِصَالِحِ الْاَعْمَالِ وَالْاَخْلَاقِ، فَإِنَّهُ لَا يَهْدِي لِصَالِحِهَا إِلَّا أَنْتَ، وَلَا يَصْرِفُ عَنْ سَيِّئِهَا إِلَّا أَنْتَ

''اے اللہ! تو میری تمام خطاؤں اور گناہوں کو بخش دے، تو مجھے نعمت عطا فرما، مجھے زندگی عطا فرما، مجھے رزق عطا فرما، اور مجھے نیک اعمال اور اخلاقِ حسنہ کی توفیق عطا فرما۔ کیونکہ بے شک نیک اعمال اور اچھے اخلاق کی توفیق تو ہی عطا فرمانے والا ہے۔ اور گناہوں سے بچانے والا بھی تو ہی ہے''۔

5943 - اَخْبَرَنِي اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَمَةَ الْعَنَزِيُّ، ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ، ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ الْعَلَاءِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ اَبِي اَيُّوبَ، اَنَّهُ اَخَذَ مِنْ لِحْيَةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا، فَقَالَ: لَا يَكُنْ بِكَ السُّوءُ يَا اَبَا اَيُّوبَ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کی ریش مبارک کے کچھ موئے مبارک لے لئے، حضور ﷺ نے فرمایا: اے ابوایوب! جب تک یہ تمہارے پاس ہیں تجھے کوئی نقصان نہیں ہوسکتا۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

5944 - حَدَّثَنَا الشَّيْخُ اَبُو بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ الْاِمَامُ، اَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْفَضْلِ الْاَسْفَاطِيُّ، ثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اُوَيْسٍ، حَدَّثَنِي اَخِي، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ، عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ حُنَيْنٍ، اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ وَالْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ، اخْتَلَفَا فِي الْمُحْرِمِ يَغْسِلُ رَاْسَهُ بِالْمَاءِ مِنْ غَيْرِ جَنَابَةٍ، فَاَرْسَلَانِي اِلَى اَبِي اَيُّوبَ الْاَنْصَارِيِّ وَهُوَ فِي بَعْضِ مِيَاهِ مَكَّةَ اَسْاَلُهُ عَنْ ذَلِكَ . فَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِطُولِهِ هٰذِهِ فَضِيلَةٌ لِاَبِي اَيُّوبَ، اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ وَالْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ رَجَعَا اِلَيْهِ فِي السُّؤَالِ، وَاَظُنُّ اَنَّ الشَّيْخَيْنِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَدْ خَرَّجَاهُ اَوْ اَحَدُهُمَا فِي كِتَابِ الطَّهَارَةِ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 5943 – صحيح

5944: صحيح البخاری - كتاب الحج' ابواب المحصر وجزاء الصيد - باب الاغتسال للمحرم' حديث: 1752 'صحيح مسلم - كتاب الحج' باب جواز غسل المحرم بدنه وراسه - حديث: 2166 'سنن ابی داود - كتاب المناسك' باب المحرم يغتسل - حديث: 1581 'السنن للنسائی - كتاب مناسك الحج' غسل المحرم - حديث: 2630 'السنن الكبرى للنسائی - كتاب المناسك' المواقيت - غسل المحرم' حديث: 3521 'موطا مالك - كتاب الحج' باب غسل المحرم - حديث: 705 'سنن الدارمی - من كتاب المناسك' باب فی الاغتسال فی الإحرام - حديث: 1789 'سنن ابن ماجه - كتاب المناسك' باب المحرم - حديث: 2932 'سنن الدارقطنی - كتاب الحج' باب المواقيت - حديث: 2339 'مصنف ابن ابی شيبة - كتاب الحج' فی المحرم يغتسل او يغسل راسه - حديث: 15936

✧✧ ابراہیم بن عبداللہ بن حنین فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا اور حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ کا آپس میں اس بات پر اختلاف ہو گیا کہ محرم اگر جنبی نہ ہو تو وہ اپنا سر پانی کے ساتھ دھو سکتا ہے یا نہیں؟ ان دونوں نے حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کی جانب ایک آدمی بھیجا تا کہ وہ آپ سے اس مسئلہ کا جواب پوچھ کر آئے، ان دنوں حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ مکہ کے کسی کنویں پر موجود تھے۔ اس کے بعد پوری حدیث بیان کی۔

(امام حاکم کہتے ہیں) اس حدیث حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کی فضیلت نظر آتی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اور حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ نے سوال کے معاملہ میں ان سے رجوع کیا۔ اور میرا خیال ہے کہ شیخین علیہما الرحمۃ دونوں نے یا ان میں سے کسی ایک نے یہ حدیث کتاب الطہارت میں ذکر کی ہے۔[1]

ذِكْرُ مَنَاقِبِ الطُّفَيْلِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَخْبَرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت طفیل بن عبداللہ بن سخبرہ رضی اللہ عنہ کے فضائل

5945 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ سَلْمَانَ الْفَقِيهُ بِبَغْدَادَ، ثَنَا هِلَالُ بْنُ الْعَلَاءِ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَعِيدٍ، ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، قَالَ: قَالَ الطُّفَيْلُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ اَخِي

[1] (جی ہاں، امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے یہ حدیث بخاری شریف میں ذکر کی ہے۔ بخاری شریف کی پوری حدیث درج ذیل ہے:

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ، اَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ حُنَيْنٍ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الْعَبَّاسِ، وَالْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ، اخْتَلَفَا بِالْاَبْوَاءِ فَقَالَ: عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ يَغْسِلُ الْمُحْرِمُ رَاْسَهُ، وَقَالَ الْمِسْوَرُ: لَا يَغْسِلُ الْمُحْرِمُ رَاْسَهُ، فَاَرْسَلَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْعَبَّاسِ اِلَى اَبِي اَيُّوبَ الْاَنْصَارِيِّ، فَوَجَدْتُهُ يَغْتَسِلُ بَيْنَ الْقَرْنَيْنِ، وَهُوَ يُسْتَرُ بِثَوْبٍ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَقَالَ: مَنْ هٰذَا؟ فَقُلْتُ: اَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حُنَيْنٍ، اَرْسَلَنِي اِلَيْكَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْعَبَّاسِ، اَسْاَلُكَ كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْسِلُ رَاْسَهُ وَهُوَ مُحْرِمٌ؟ فَوَضَعَ اَبُو اَيُّوبَ يَدَهُ عَلَى الثَّوْبِ، فَطَاْطَاَهُ حَتّٰى بَدَا لِي رَاْسُهُ، ثُمَّ قَالَ: لِاِنْسَانٍ يَصُبُّ عَلَيْهِ: اصْبُبْ، فَصَبَّ عَلَى رَاْسِهِ، ثُمَّ حَرَّكَ رَاْسَهُ بِيَدَيْهِ فَاَقْبَلَ بِهِمَا وَاَدْبَرَ، وَقَالَ: هٰكَذَا رَاَيْتُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ (بخاری شریف کتاب جزاء الصید، باب الاغتسال للمحرم حدیث نمبر 1840 شفیق)

اور امام مسلم نے اس حدیث کو باب جواز غسل المحرم بدنہ وراسہ کے تحت ذکر کیا ہے۔ امام مسلم کی روایت کردہ حدیث درج ذیل ہے۔

وحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، وَعَمْرٌو النَّاقِدُ، وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالُوا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، ح وحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، وَهٰذَا حَدِيثُهُ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ، فِيمَا قُرِئَ عَلَيْهِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ حُنَيْنٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ، وَالْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ، اَنَّهُمَا اخْتَلَفَا بِالْاَبْوَاءِ، فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ: يَغْسِلُ الْمُحْرِمُ رَاْسَهُ، وَقَالَ الْمِسْوَرُ: لَا يَغْسِلُ الْمُحْرِمُ رَاْسَهُ، فَاَرْسَلَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ اِلَى اَبِي اَيُّوبَ الْاَنْصَارِيِّ اَسْاَلُهُ عَنْ ذٰلِكَ، فَوَجَدْتُهُ يَغْتَسِلُ بَيْنَ الْقَرْنَيْنِ وَهُوَ يَسْتَتِرُ بِثَوْبٍ، قَالَ: فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَقَالَ: مَنْ هٰذَا؟ فَقُلْتُ: اَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حُنَيْنٍ، اَرْسَلَنِي اِلَيْكَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ، اَسْاَلُكَ كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْسِلُ رَاْسَهُ وَهُوَ مُحْرِمٌ؟ فَوَضَعَ اَبُو اَيُّوبَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَدَهُ عَلَى الثَّوْبِ فَطَاْطَاَهُ، حَتّٰى بَدَا لِي رَاْسُهُ، ثُمَّ قَالَ: لِاِنْسَانٍ يَصُبُّ: اصْبُبْ فَصَبَّ عَلَى رَاْسِهِ، ثُمَّ حَرَّكَ رَاْسَهُ بِيَدَيْهِ، فَاَقْبَلَ بِهِمَا وَاَدْبَرَ ثُمَّ قَالَ: هٰكَذَا رَاَيْتُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ

(مسلم شریف باب جواز غسل المحرم بدنہ وراسہ حدیث نمبر ١٢٠٥)

عَائِشَةَ لِأُمِّهَا أَنَّهُ رَأَى فِي الْمَنَامِ أَنَّهُ لَقِيَ رَهْطًا مِنَ النَّصَارَى، فَقَالَ: إِنَّكُمُ الْقَوْمُ لَوْلَا أَنَّكُمْ تَزْعُمُونَ أَنَّ الْمَسِيحَ ابْنَ اللّٰهِ، فَقَالَ: وَأَنْتُمُ الْقَوْمُ لَوْلَا أَنَّكُمْ تَقُولُونَ: مَا شَاءَ اللّٰهُ وَمَا شَاءَ مُحَمَّدٌ. قَالَ: ثُمَّ لَقِيَ نَاسًا مِنَ الْيَهُودِ، فَقَالَ: إِنَّكُمُ الْقَوْمُ لَوْلَا أَنَّكُمْ تَزْعُمُونَ أَنَّ الْعُزَيْرَ ابْنَ اللّٰهِ، فَقَالَ: وَأَنْتُمُ الْقَوْمُ لَوْلَا أَنَّكُمْ تَقُولُونَ مَا شَاءَ اللّٰهُ، وَمَا شَاءَ مُحَمَّدٌ، فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَدَّثَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: حَدَّثْتَ بِهٰذَا الْحَدِيثِ أَحَدًا؟ فَقَالَ: نَعَمْ. فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: "إِنَّ أَخَاكُمْ قَدْ رَأَى مَا بَلَغَكُمْ، فَلَا تَقُولُوا مَا شَاءَ اللّٰهُ وَمَا شَاءَ مُحَمَّدٌ، وَلٰكِنْ قُولُوا: مَا شَاءَ اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ خَالَفَهُ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ

✧✧ ربعی بن حراش کہتے ہیں: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ماں شریک بھائی کے بیٹے طفیل بن عبداللہ نے کہا: میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ میری ملاقات ایک عیسائیوں کی ایک جماعت کے ساتھ ہوئی، میں نے ان سے کہا: تم کتنے اچھے لوگ ہو، اگر تم مسیح عیسیٰ ابن مریم کو خدا کا بیٹا نہ سمجھو، انہوں نے آگے سے جواب دیا: اور تم بھی بہت اچھی قوم ہو اگر تم ''ماشاء اللہ اور ماشاء محمد'' نہ کہو۔ طفیل بن عبداللہ فرماتے ہیں: پھر ان کی ملاقات یہودیوں کی ایک جماعت کے ساتھ ہوئی، میں نے ان سے کہا: تم کتنے اچھے لوگ ہو، اگر تم حضرت عزیر علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کا بیٹا نہ کہو۔ انہوں نے جواباً کہا: تم کتنے اچھے لوگ ہو اگر تم ''ماشاء اللہ اور ماشاء محمد'' نہ کہو۔ حضرت طفیل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور اپنا خواب بیان کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: کیا تم نے یہ بات کسی کو بتائی ہے؟ میں نے کہا: جی ہاں۔ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کے بعد فرمایا: جیسا کہ تمہیں معلوم ہے کہ تمہارے بھائی نے ایک خواب دیکھا ہے، اس لئے تم ''ماشاء اللہ وماشاء محمد'' نہ کہا کرو، بلکہ صرف ''ماشاء اللہ وحدہ لاشریک'' کہا کرو۔[1]

5946 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِالْعَزِيزِ، وَأَبُو مُسْلِمٍ قَالَا: حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ، ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، عَنِ الطُّفَيْلِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَخْبَرَةَ، أَخِي عَائِشَةَ لِأُمِّهَا، فَقَالَ: رَأَيْتُ فِيمَا يَرَى النَّائِمُ، فَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِهِ سَوَاءً. هٰذَا أَوْلَى بِالْمَحْفُوظِ

حماد بن سلمہ نے عبدالملک بن عمیر سے روایت کرتے ہوئے اس میں مخالفت کی ہے، ان کی حدیث درج ذیل ہے۔

---

[1] (یہ جملہ درست نہیں تھا کہ صحابہ کرام ماشاء اللہ اور ماشاء محمد کے درمیان حرف عطف واؤ استعمال کرتے تھے، اس سے کسی انجان کو یہ خدشہ ہوسکتا ہے کہ بولنے والے نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کے برابر قرار دیا ہے، اس لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ ان دونوں لفظوں کے درمیان حرف عطف ''ثم'' استعمال کرو۔ جیسا کہ دارمی شریف میں موجود ہے

أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، أَنْبَأَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، عَنِ الطُّفَيْلِ - أَخِي عَائِشَةَ - قَالَ: قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ لِرَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ: نِعْمَ الْقَوْمُ أَنْتُمْ لَوْلَا أَنَّكُمْ تَقُولُونَ: مَا شَاءَ اللّٰهُ، وَشَاءَ مُحَمَّدٌ. فَسَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: "لَا تَقُولُوا: مَا شَاءَ اللّٰهُ وَشَاءَ مُحَمَّدٌ، وَلٰكِنْ، قُولُوا: مَا شَاءَ اللّٰهُ، ثُمَّ شَاءَ مُحَمَّدٌ"

(سنن دارمی، حدیث، من کتاب الاستیذان، باب النہی عن ان یقول ماشاء اللہ وشاء محمد۔ حدیث نمبر ۲۷۴۱)

اس حدیث میں بالکل واضح حکم موجود ہے کہ ''ماشاء اللہ ثم شاء محمد'' کہا کرو۔ (شفیق)

مِنَ الْاَوَّلِ

✧✧ حماد بن سلمہ عبدالملک بن عمیر کے واسطے سے ربعی بن حراش کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ماں شریک بھائی طفیل بن عبداللہ بن سخبرہ فرماتے ہیں کہ میں نے خواب میں دیکھا۔۔۔۔

پھر اس کے بعد سابقہ حدیث کی مثل حدیث بیان کی ہے، یہ حدیث پہلی کی بہ نسبت زیادہ محفوظ ہے۔

ذِكْرُ مَنَاقِبِ نُبَيْشَةَ الْخَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت نبیشہ خیر رضی اللہ عنہ کے فضائل

5947 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ مُحَمَّدٍ اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الْمُزَنِيُّ بِبُخَارَى، ثَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَّامٍ الْجُمَحِيُّ، عَنْ اَبِيْ عُبَيْدَةَ مَعْمَرِ بْنِ الْمُثَنَّى، قَالَ: نُبَيْشَةُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ شَيْبَانَ بْنِ عَتَّابِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ حُصَيْنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِالْعُزَّى وَهُوَ نُبَيْشَةُ الْخَيْرِ يُكَنَّى اَبَا طَرِيفٍ نَزَلَ الْبَصْرَةَ

✧✧ ابوعبیدہ معمر بن المثنی نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے ''نبیشہ بن عبداللہ بن شیبان بن عتاب بن حارث بن حصین بن حارث بن عبدالعزیٰ'' یہ نبیشۃ الخیر ہیں، ان کی کنیت ''ابوطریف'' ہے، آپ بصرہ میں قیام پذیر رہے۔

5948 – اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُوسَى الْعَدْلُ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَيُّوبَ، ثَنَا عِيسَى بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْمُزَكِّيُّ، ثَنَا الْمُعَلَّى بْنُ رَاشِدٍ النَّبَّالُ اَبُو الْيَمَانِ، حَدَّثَتْنِيْ اُمُّ عَاصِمٍ، وَكَانَتْ اُمَّ وَلَدِ سِنَانِ بْنِ سَلَمَةَ بْنِ الْمُحَبِّقِ الْهُذَلِيِّ، قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيْنَا نُبَيْشَةُ، وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمَّاهُ نُبَيْشَةَ الْخَيْرِ دَخَلَ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ اَسَارَى، فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، اِمَّا اَنْ تَمُنَّ عَلَيْهِمْ، وَاِمَّا اَنْ تُفَادِيَهُمْ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَمَرْتَ بِخَيْرٍ اَنْتَ نُبَيْشَةُ الْخَيْرِ بَعْدَ ذٰلِكَ

✧✧ سنان بن سلمہ بن محبق ہذلی کی اُمّ ولد حضرت اُمّ عاصم فرماتی ہیں: میرے پاس نبیشہ آئے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا نام نبیشۃ الخیر رکھا تھا۔ (اس کا واقعہ یوں ہے کہ آپ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس قیدی تھے، انہوں نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان لوگوں پر احسان کرتے ہوئے ان کو چھوڑ دیا جائے، یا ان سے فدیہ لیا جائے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے بہت اچھا مشورہ دیا ہے، آج کے بعد تم ''نبیشۃ الخیر'' (بھلائی افشاء کرنے والے) ہو۔

ذِكْرُ مَنَاقِبِ اَبِيْ اَيُّوبَ الْاَزْدِيِّ صَحَابِيٍّ مِنَ الزُّهَّادِ

حضرت ابوایوب ازدی رضی اللہ عنہ کے فضائل، آپ صحابی رسول ہیں اور عبادت گزار ہیں۔

5949 – حَدَّثَنِيْ اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَرْبِيُّ، ثَنَا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الزُّبَيْرِيُّ، قَالَ: وَاَبُوْ اَيُّوبَ خَالِدُ بْنُ زَيْدِ بْنِ كُلَيْبِ بْنِ ثَعْلَبَةَ بْنِ عَبْدِعَوْفٍ مِنْ بَنِيْ تَمِيمِ بْنِ مَالِكِ بْنِ

النَّجَّارِ شَهِدَ الْعَقَبَةَ، وَبَدْرًا، وَالْمَشَاهِدَ كُلَّهَا، وَفُتُوحَ الْعِرَاقِ، وَشَهِدَ مَعَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ صِفِّيْنَ ثُمَّ صَارَ اِلَى الشَّامِ، فَدَخَلَ اَرْضَ الرُّوْمِ غَازِيًا، وَنَزَلَ الْقُسْطَنْطِيْنِيَّةَ

✧✧ مصعب بن عبداللہ زبیری نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے" ابوایوب خالد بن زید بن کلیب بن ثعلبہ بن عبدعوف" ان کا تعلق بنی تمیم بن مالک بن نجار سے ہے۔ آپ بیعت عقبہ میں، جنگ بدر میں اور تمام غزوات میں شریک ہوئے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہمراہ جنگ صفین میں بھی شریک ہوئے۔ اس کے بعد ملک شام کی طرف کوچ کر گئے اور سرزمین روم میں مجاہد بن کر داخل ہوئے اور پھر قسطنطنیہ میں قیام فرمایا۔

5950 – حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ النَّضْرِ، ثَنَا عُمَارَةُ بْنُ غَزِيَّةَ، اَنَّ اَبَا اَيُّوبَ الْاَزْدِيَّ مَرَّ عَلَى مُعَاوِيَةَ، فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ الَّذِي تَقَدَّمَ لِاَبِي اَيُّوبَ الْاَنْصَارِيِّ بِطُوْلِهِ هٰذَا حَدِيْثٌ مُرْسَلٌ، فَاِنَّ بَيْنَ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ وَبَيْنَ اَبِي اَيُّوبَ وَمُعَاوِيَةَ مَفَازَةً، وَحَدِيْثُ اَبِي اَيُّوبَ الْاَنْصَارِيِّ مُتَّصِلٌ مُسْنَدٌ

✧✧ عمارہ بن غزیہ فرماتے ہیں: حضرت ابوایوب ازدی رضی اللہ عنہ حضرت معاویہؓ کے پاس گئے، اس کے بعد اسی طرح کی مفصل حدیث بیان کی جو حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے بارے میں گزر چکی ہے۔

❀❀ یہ حدیث مرسل ہے کیونکہ عمارہ بن غزیہ اور ابوایوب ومعاویہ کے درمیان کافی وقفہ ہے۔ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کی حدیث متصل ہے، مسند ہے۔

ذِكْرُ مَنَاقِبِ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ الْبَجَلِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت جریر بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ کے فضائل

5951 – حَدَّثَنِي اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَرْبِيُّ، ثَنَا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الزُّبَيْرِيُّ، قَالَ: وَجَرِيرُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَالِكِ بْنِ نَصْرِ بْنِ ثَعْلَبَةَ بْنِ جُشَمِ بْنِ عَوْفِ بْنِ شُلَيْلِ بْنِ خُزَيْمَةَ بْنِ سَكَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ مَالِكِ بْنِ زَيْدِ بْنِ قَيْسِ بْنِ عَبْقَرِ بْنِ اَنْمَارٍ، كَانَ قَدْ اَقَامَ فِي الْفِتْنَةِ بِقَرْقِيسَاءَ، ثُمَّ انْتَقَلَ مِنْهَا اِلَى الْكُوْفَةِ، وَبِهَا تُوُفِّيَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ سَنَةَ اِحْدَى وَخَمْسِيْنَ

✧✧ مصعب بن عبداللہ زبیری نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے" جریر بن عبداللہ بن مالک بن نصر بن ثعلبہ بن جشم بن عوف بن شلیل بن خزیمہ بن سکن بن علی بن مالک بن زید بن قیس بن عبقر بن انمار" فتنے کے زمانے میں انہوں نے قرقیساء میں قیام کیا، پھر وہاں سے کوفہ میں منتقل ہو گئے اور ۵۰ ہجری کو وہیں پر ان کا انتقال ہوا۔

ذِكْرُ مَنَاقِبِ اَبِي مُوسَى عَبْدِاللّٰهِ بْنِ قَيْسٍ الْاَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت ابوموسیٰ عبداللہ بن قیس اشعری رضی اللہ عنہ کے فضائل

5952 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِالْجَبَّارِ، ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنِ ابْنِ

اِسْحَاقَ، قَالَ: اَبُوْ مُوسَى الْاَشْعَرِيُّ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ قَيْسٍ حَلِيفُ آلِ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ بْنِ عَبْدِشَمْسٍ

✧✧ ابن اسحاق کہتے ہیں: ابوموسیٰ اشعری عبداللہ بن قیس رضی اللہ عنہ، آل عتبہ بن ربیعہ بن عبدشمس کے حلیف تھے۔

5953 - حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْاَصْبَهَانِيُّ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْجَهْمِ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: اَبُوْ مُوسَى الْاَشْعَرِيُّ اسْمُهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ قَيْسِ بْنِ سُلَيْمِ بْنِ حَضَّارِ بْنِ حُرَيْثِ بْنِ عَامِرِ بْنِ بَكْرِ بْنِ عَامِرِ بْنِ عُذْرِ بْنِ وَائِلِ بْنِ نَاجِيَةَ بْنِ الْمُهَاجِرِ بْنِ الْاَشْعَرِيِّ وَهُوَ نَبْتُ بْنُ اُدَدَ بْنِ يَشْجُبَ بْنِ يَعْرُبَ بْنِ قَحْطَانَ، وَاُمُّ اَبِي مُوسَى طَيْبَةُ بِنْتُ وَهْبِ بْنِ عَتِيكٍ، وَقَدْ كَانَتْ اَسْلَمَتْ، وَمَاتَتْ بِالْمَدِينَةِ، وَكَانَ اَبُوْ مُوسَى قَدِمَ مَكَّةَ فَحَالَفَ اَبَا اُحَيْحَةَ سَعِيدَ بْنَ الْعَاصِ، وَاَسْلَمَ بِمَكَّةَ، وَهَاجَرَ اِلَى اَرْضِ الْحَبَشَةِ، ثُمَّ قَدِمَ مَعَ اَهْلِ السَّفِينَتَيْنِ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخَيْبَرَ

✧✧ محمد بن عمر فرماتے ہیں: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کا نام ''عبداللہ بن الیس بن سلیم بن حضار بن حریث بن عامر بن بکر بن عامر بن عذر بن وائل بن ناجیہ بن مہاجر بن اشعری اور وہ نبت بن ادد بن یشجب بن یعرب بن قحطان'' تھا۔ ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی والدہ طیبہ بنت وہب بن عتیک تھیں۔ انہوں نے بھی اسلام قبول کرلیا تھا اور مدینہ منورہ میں ان کا انتقال ہوا۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ مکہ آئے تھے اور ابواحیحہ سعید بن العاص کے حلیف بنے تھے۔ مکہ شریف میں ہی ایمان لائے اور حبشہ کی جانب ہجرت کی۔ پھر دوکشتیوں والوں کے ہمراہ واپس آگئے، اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیبر میں تھے۔

5954 - حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِالْجَبَّارِ، ثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ، قَالَ: كَانَ اَبُوْ مُوسَى الْاَشْعَرِيُّ مِمَّنْ هَاجَرَ اِلَى اَرْضِ الْحَبَشَةِ، وَاَقَامَ بِهَا حَتّٰى بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى النَّجَاشِيِّ عَمْرَو بْنَ اُمَيَّةَ الضَّمْرِيَّ فَحَمَلَهُمْ فِي سَفِينَتَيْنِ، فَقَدِمَ بِهِمْ عَلَيْهِ بِخَيْبَرَ بَعْدَ الْحُدَيْبِيَةِ

✧✧ ابن اسحاق کہتے ہیں: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ ان لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے حبشہ کی جانب ہجرت کی، اور وہیں پر ٹھہرے رہے، حتیٰ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرو بن امیہ ضمری کو نجاشی کی جانب بھیجا، انہوں نے ان کو دوکشتیوں میں سوار کیا اور ان کو لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پہنچے جس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حدیبیہ کے بعد خیبر میں تھے۔

5955 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ، ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، ثَنَا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ، عَنْ اَبِي بُرْدَةَ، اَنَّهُ وَصَفَ الْاَشْعَرِيَّ اَبَا مُوسَى، فَقَالَ: رَجُلٌ خَفِيفُ الْجِسْمِ قَصِيرٌ قَطُّ

✧✧ حضرت ابوبردہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے اوصاف بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں: وہ بہت دبلے پتلے اور کوتاہ قد تھے۔

5956 - اَخْبَرَنَا الشَّيْخُ الْاِمَامُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ قُتَيْبَةَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ، قَالَ: مَاتَ اَبُوْ مُوسَى الْاَشْعَرِيُّ سَنَةَ اثْنَتَيْنِ وَخَمْسِينَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ سَنَةً

✧✧ محمد بن عبداللہ بن نمیر فرماتے ہیں: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ ۶۳ برس کی عمر سن ۵۲ ہجری کو فوت ہوئے۔

5957 - وَسَمِعْتُ اَبَا الْعَبَّاسِ مُحَمَّدَ بْنَ يَعْقُوبَ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ الْعَبَّاسَ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ مَعِيْنٍ، يَقُوْلُ: اسْمُ اَبِيْ مُوسَى الْاَشْعَرِيِّ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ قَيْسٍ

✧✧ یحییٰ بن معین فرماتے ہیں: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کا نام ''عبداللہ بن قیس'' تھا۔

5958 - حَدَّثَنِيْ اَبُوْ زُرْعَةَ الرَّازِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَيْرٍ، ثَنَا ابْنُ الْبَرْقِيِّ، ثَنَا عَمْرُو بْنُ اَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ التَّنُوْخِيِّ، قَالَ: قَدِمَ اَبُوْ مُوسَى الْاَشْعَرِيُّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَكْبَرِ اَهْلِ السَّفِيْنَةِ وَاَصْغَرِهِمْ قَالَ اَبُوْ عَامِرٍ الْاَشْعَرِيُّ: اَنَا اَكْبَرُ اَهْلِ السَّفِيْنَةِ، وَابْنِيْ اَصْغَرُهُمْ قَالَ سَعِيْدٌ: وَكَانَ فِيْهِمْ اَبُوْ عَامِرٍ، وَاَبُوْ مَالِكٍ وَاَبُوْ مُوسَى، وَكَعْبُ بْنُ عَاصِمٍ اَظُنُّهُمْ خَرَجُوا بِالْاَبْوَاءِ

✧✧ سعید بن عبدالعزیز تنوخی فرماتے ہیں: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کشتی کے سواروں میں سے سب سے بڑے اور سب سے چھوٹے آدمی کے لئے دعا فرمائی۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ان میں سب سے بڑا میں تھا اور سب سے چھوٹا میرا بیٹا تھا۔ حضرت سعید بن عبدالعزیز فرماتے ہیں: ان میں ابوعامر، ابومالک، ابوموسیٰ اور کعب بن عاصم بھی تھے، میرا خیال ہے کہ وہ مقام ابواء کی طرف چلے گئے تھے۔

5959 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَحْمَسِيُّ، اَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ، اَنَا اَبُوْ غَسَّانَ، ثَنَا عَبَّادٌ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ، يَقُوْلُ: " الْقَضَاءُ فِيْ سِتَّةِ نَفَرٍ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ بِالْمَدِيْنَةِ، وَثَلَاثَةٌ بِالْكُوْفَةِ فَبِالْمَدِيْنَةِ: عُمَرُ، وَاُبَيٌّ، وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ، وَبِالْكُوْفَةِ: عَلِيٌّ، وَعَبْدُ اللّٰهِ، وَاَبُوْ مُوسَى " قَالَ الشَّيْبَانِيُّ: فَقُلْتُ لِلشَّعْبِيِّ: اَبُوْ مُوسَى يُضَافُ اِلَيْهِمْ قَالَ: كَانَ اَحَدَ الْفُقَهَاءِ فَحَدَّثَنِيْهِ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَبَّاسِ بْنِ اَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَاصِمٍ الشَّهِيْدُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

✧✧ امام شعبی کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے چھ افراد میں فیصلہ کرنے کی صلاحیت سب سے زیادہ تھی، ان میں سے تین مدینہ میں ہیں اور تین کوفہ میں۔ جو مدینہ میں ہیں ان کے نام یہ ہے۔

○ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ○ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ

○ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ

اور جو کوفہ میں ہیں ان کے نام یہ ہیں۔

○ حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ ○ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ

○ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ

شیبانی کہتے ہیں: میں نے شعبی سے کہا: ابوموسیٰ کی ان میں کیا خصوصیت ہے؟ انہوں نے کہا: وہ فقیہ بھی ہیں۔

5960 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ بُدَيْنٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرَوَيْهِ الْهَرَوِيُّ، ثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ عَدِيٍّ، ثَنَا مُجَالِدُ بْنُ سَعِيْدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ مَسْرُوْقٍ، قَالَ: انْتَهَى عِلْمُ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اِلٰى هٰؤُلَاءِ النَّفَرِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، وَعَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ، وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ، وَاُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ، وَزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، وَاَبِي الدَّرْدَاءِ، وَاَبِي مُوسَى الْاَشْعَرِيِّ

قَالَ مَسْرُوْقٌ: " اَلْقُضَاةُ اَرْبَعَةٌ: عُمَرُ، وَعَلِيٌّ، وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ، وَاَبُوْ مُوسَى الْاَشْعَرِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 5960 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ مسروق کہتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا علم کی انتہاء ان افراد تک ہوتی تھی۔ (یعنی یہ لوگ چوٹی کے علماء تھے)

○ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ۔
○ حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام رضی اللہ عنہ
○ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ۔
○ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ۔
○ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ۔
○ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ۔
○ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ۔
○ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ۔

مسروق کہتے ہیں: ان میں قاضی چار افراد تھے۔

○ حضرت عمر رضی اللہ عنہ۔
○ حضرت علی رضی اللہ عنہ۔
○ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ۔
○ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ۔

5961 – حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عِيسَى، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ نَجْدَةَ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِالْحَمِيدِ، ثَنَا قَيْسُ بْنُ الرَّبِيعِ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ شَقِيقِ بْنِ سَلَمَةَ، قَالَ: خَطَبَنَا اَبُوْ مُوسَى الْاَشْعَرِيُّ، فَقَالَ: وَاللّٰهِ لَئِنْ اَطَعْتُمُ اللّٰهَ بَادِيًا وَعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ قَيْسٍ ثَانِيًا لَاَحْمِلَنَّكُمْ عَلَى الطَّرِيْقَةِ

✧✧ شقیق بن سلمہ کہتے ہیں: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے ہمیں خطبہ دیا اور فرمایا: خدا کی قسم اگر تم ظاہر طور پر اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرو، اور اس کے بعد عبداللہ بن قیس رضی اللہ عنہ کی اطاعت کرو تو میں تمہیں راہ راست پر سمجھوں گا۔

5962 – اَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُؤَمَّلِ بْنِ الْحَسَنِ، ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الشَّعْرَانِيُّ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، ثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ، اَنَا شُعْبَةُ، عَنْ اَبِي التَّيَّاحِ، قَالَ: سَمِعْتُ الْحَسَنَ، يَقُوْلُ: مَا قَدِمَ الْبَصْرَةَ رَاكِبٌ خَيْرٌ لِاَهْلِهَا مِنْ اَبِي مُوسَى الْاَشْعَرِيِّ

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 5962 – على شرط مسلم

✧✧ حسن بصری فرماتے ہیں: بصرہ میں حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے بہتر کوئی سوار نہیں آیا۔

5963 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَفَّانَ الْعَامِرِيُّ، ثَنَا حَسَنُ بْنُ عَطِيَّةَ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ اَبُوْ مُوسَى الْاَشْعَرِيُّ: اِنَّ عَلِيًّا اَوَّلُ مَنْ اَسْلَمَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ

يُخَرِّجَاهُ، وَالْغَرَضُ مِنْ اِخْرَاجِهِ بَرَاءَةُ سَاحَةِ اَبِیْ مُوسَی مِنْ نَقْصِ عَلِيٍّ، ثُمَّ رِوَايَةُ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنْهُ "

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حضرت علی رضی اللہ عنہ سب سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔ اس حدیث کو درج کرنے کا مقصد یہ ثابت کرنا تھا کہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے کبھی بھی حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شان میں کمی نہیں کی۔ اور یہ بھی کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے ان سے حدیث روایت کی ہے۔

5964 - فَحَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا بَكَّارُ بْنُ قُتَيْبَةَ الْقَاضِيُّ، ثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ، ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ اَبِی التَّيَّاحِ، قَالَ: سَمِعْتُ رَجُلًا اَسْوَدَ كَانَ مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ بِالْبَصْرَةِ حَدَّثَ بِاَحَادِيْثَ، عَنْ اَبِیْ مُوسَى الْاَشْعَرِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَكَتَبَ اِلَيْهِ ابْنُ عَبَّاسٍ يَسْاَلُهُ عَنْهَا فَكَتَبَ اِلَيْهِ الْاَشْعَرِيُّ اِنَّكَ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ زَمَانِكَ، وَاِنِّی لَمْ اُحَدِّثْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهَا بِشَیْءٍ اِلَّا اَنِّی كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَرَادَ اَنْ يَبُولَ، فَقَامَ اِلٰی دَمِثٍ حَائِطٍ هُنَاكَ، وَقَالَ: اِنَّ بَنِیْ اِسْرَائِيلَ كَانَ اِذَا اَصَابَ اَحَدَهُمُ الْبَوْلُ قَرَضَهُ بِالْمِقْرَاضِ، فَاِذَا اَرَادَ اَحَدُكُمْ اَنْ يَبُولَ فَلْيَرْتَدْ لِبَوْلِهِ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)5964 – صحيح

✧✧ ابوالتیاح فرماتے ہیں: بصرہ میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے ہمراہ ایک سیاہ فام شخص ہوتا تھا، وہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث بیان کیا کرتا تھا۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی جانب ایک خط لکھا جس میں اس شخص کے بارے میں اُن سے وضاحت طلب کی (کہ یہ شخص آپ کے حوالے سے بہت احادیث بیان کرتا ہے آپ اس کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے جوابی مکتوب میں لکھا: بے شک آپ اپنے زمانے کے لوگوں کو بہتر جانتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے صرف یہی ایک حدیث (اس کو) بیان کی ہے کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشاب کرنے کا ارادہ فرمایا تو آپ وہاں قریب ایک دیوار کے ساتھ نرم ریتلی زمین پر گئے، (اور وہاں پیشاب کیا اور بعد میں) فرمایا: بنی اسرائیل کے کسی فرد کے جسم پر نجاست لگ جاتی تو ان کو اپنا جسم قینچیوں کے ساتھ کاٹنا پڑتا، اس لئے جب تم پیشاب کرنا چاہو تو پیشاب کے لئے (کوئی نرم زمین والی جگہ) تلاش کرو۔

5965 - اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ اَيُّوبَ، ثَنَا اَبُوْ يَحْيَى بْنُ اَبِیْ مَسَرَّةَ، ثَنَا بَدَلُ بْنُ الْمُحَبَّرِ، ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، سَمِعَ اَبَا وَائِلٍ، يَقُوْلُ: شَهِدْتُ اَبَا مُوسَى الْاَشْعَرِيَّ، وَعَمَّارَ بْنَ يَاسِرٍ، وَاَبَا مَسْعُوْدٍ

5964: صحيح البخاری - كتاب الوضوء ' باب البول عند سباطة قوم - حديث: 222 "مختصرا" سنن ابی داود - كتاب الطهارة ' باب الرجل يتبوأ لبوله - حديث: 3 ' مسند احمد بن حنبل - اول مسند الكوفيين ' حديث ابی موسى الاشعری - حديث: 19127 ' مسند الطيالسی - ابو مجلز وغيره عن ابی موسى ' حديث: 515

الْبَدْرِيِّ، فَسَمِعْتُ اَبَا مُوسَى، وَاَبَا مَسْعُودٍ يَقُوْلَانِ لِعَمَّارٍ: مَا رَاَيْنَا مِنْكَ فِي الْإِسْلَامِ اَمْرًا اَكْرَهُ اِلَيْنَا مِنْ تَسَارُعِكَ فِي هٰذَا الْاَمْرِ، قَالَ عَمَّارٌ: وَاَنَا مَا رَاَيْتُ مِنْكُمَا مُنْذُ اَسْلَمْتُمَا اَمْرًا اَكْرَهُ اِلَيَّ مِنْ اِبْطَائِكُمَا عَنْهُ، ثُمَّ خَرَجُوا اِلَى الْمَسْجِدِ جَمِيعًا

✧✧ حضرت ابووائل فرماتے ہیں: میں حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ، حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ، اور حضرت ابومسعود بدری رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر تھا۔ میں نے سنا، حضرت ابوموسیٰ اور حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہما حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے کہہ رہے تھے، تم نے اس معاملہ میں جو جلد بازی کی ہے، ہم نے تمہاری شخصیت میں اس سے زیادہ ناپسندیدہ بات کوئی نہیں دیکھی۔ جواباً حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اور جب سے تم مسلمان ہوئے ہو میں نے تم دونوں میں اِس معاملہ میں سُستی سے زیادہ ناپسندیدہ بات کوئی نہیں دیکھی۔ اس کے بعد وہ تمام اصحاب مسجد کی جانب روانہ ہوگئے۔

5966 – حَدَّثَنَا اَبُو النَّضْرِ مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ الْفَقِيهُ، ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ، ثَنَا مُحْرِزُ بْنُ هِشَامٍ الْكُوفِيُّ، ثَنَا خَالِدُ بْنُ نَافِعٍ الْاَشْعَرِيُّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي بُرْدَةَ، عَنْ اَبِي بُرْدَةَ بْنِ اَبِي مُوسَى، قَالَ: مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَبِي مُوسَى ذَاتَ لَيْلَةٍ وَمَعَهُ عَائِشَةُ، وَاَبُو مُوسَى يَقْرَاُ فَقَامَا فَاسْتَمَعَا لِقِرَاءَ تِهِ، ثُمَّ مَضَيَا، فَلَمَّا اَصْبَحَ اَبُو مُوسَى، وَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَرَرْتُ بِكَ يَا اَبَا مُوسَى الْبَارِحَةَ، وَاَنْتَ تَقْرَاُ فَاسْتَمَعْنَا لِقِرَاءَ تِكَ، فَقَالَ اَبُو مُوسَى: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ، لَوْ عَلِمْتُ بِمَكَانِكَ لَحَبَّرْتُ لَكَ تَحْبِيرًا هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)5966 – صحيح

✧✧ حضرت ابوبردہ بن ابی موسیٰ فرماتے ہیں: ایک رات کا واقعہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے، اس وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ اُمّ المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بھی تھیں۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ قرآن کریم کی تلاوت میں مصروف تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور ام المومنین رضی اللہ عنہا ٹھہر کر ان کی تلاوت سننے لگ گئے، اور کچھ دیر کے بعد چلے گئے۔ جب صبح ہوئی اور حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں آئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا کہ اے ابوموسیٰ! گزشتہ رات میں تمہارے قریب سے گزرا تھا تم اس وقت تلاوت کر رہے تھے، ہم نے بہت غور سے تمہاری تلاوت سنی، حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر مجھے پتا چل جاتا کہ آپ میری تلاوت کو سن رہے ہیں تو میں اس سے بھی زیادہ خوبصورت لہجے میں تلاوت کرتا۔

5967 – اَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْمَحْبُوبِيُّ بِمَرْوَ، ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ، ثَنَا النَّضْرُ بْنُ

5965:صحيح البخاری - كتاب الفتن' باب الفتنة التی تموج كموج البحر - حديث: 6707'مصنف ابن ابی شيبة - كتاب الجمل وصفين والخوارج' فی مسير عائشة وعلی وطلحة والزبير - حديث: 37147

5966:مسند ابی يعلی الموصلی - حديث ابی موسی الاشعری' حديث: 7115'صحيح ابن حبان - كتاب إخباره صلی الله عليه وسلم عن مناقب الصحابة' ذكر قول ابی موسی للمصطفی صلی الله عليه وسلم ان لو - حديث: 7304

شُمَيْلٍ، اَنَا عَوْفٌ، عَنْ اَبِىْ جَمِيلَةَ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ، عَنْ اَبِىْ بُرْدَةَ، قَالَ: قَالَ لِى ابْنُ عُمَرَ: اَتَدْرِى مَا قَالَ اَبِىْ لِاَبِيكَ؟ قُلْتُ: لَا . قَالَ: " قَالَ اَبِىْ لِاَبِيكَ: هَلْ يَسُرُّكَ اَنَّ اِسْلَامَنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهِجْرَتَنَا مَعَهُ، وَجِهَادَنَا مَعَهُ، وَعَمَلَنَا مَعَهُ يرد لنا ؟، وَاَنَّ كُلَّ عَمَلٍ عَمِلْنَاهُ بَعْدَهُ نَجَوْنَا مِنْهُ كَفَافًا رَاْسًا بِرَاْسٍ . قَالَ: اَبُوكَ لِاَبِى: لَا؟ وَاللّٰهِ لَقَدْ جَاهَدْنَا بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَلَّيْنَا وَصُمْنَا وَعَمِلْنَا خَيْرًا كَثِيْرًا، وَاِنَّا لَنَرْجُو ذٰلِكَ . قَالَ: فَقَالَ اَبِى لِاَبِيكَ: وَالَّذِى نَفْسِى بِيَدِهِ لَوَدِدْتُ انه يرد لى ، وَاَنَّ كُلَّ شَىْءٍ بَعْدَ ذٰلِكَ نَجَوْنَا مِنْهُ رَاْسًا بِرَاْسٍ قَالَ: قُلْتُ: اِنَّ اَبَاكَ خَيْرٌ مِنْ اَبِى هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبى) 5967 – صحيح

✧✧ حضرت ابو بردہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے کہا: تمہیں معلوم ہے کہ میرے والد نے تمہارے والد کو کیا کہا؟ میں نے کہا: جی نہیں۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرے والد نے تمہارے والد سے کہا ہے کہ کیا تمہیں اس بات سے خوشی ہوتی ہے کہ ہمارا اسلام بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ہے، ہماری ہجرت ان کے ساتھ ہے، ہمارا جہاد ان کے ہمراہ ہے، ہمارے تمام اعمال ان کے ہمراہ ہیں، ہم نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جہاد میں حصہ لیا ہے، کیا ہمارے وہ اعمال (ہمارے نامہ اعمال میں) پکے ہو چکے ہیں اور اب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ہم جو بھی عمل کرتے ہیں (اگر ان میں کوئی کمی کوتاہی رہ جاتی ہے تو)، ہمارے پہلے اعمال کی بناء پر یہ معاف ہو جائیں گے؟ تمہارے والد نے میرے والد سے کہا: نہیں۔ خدا کی قسم! ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بھی تو جہاد کیا، نمازیں پڑھیں، روزے رکھے اور بہت نیکیاں کیں۔ اور ہم اس کی امید رکھتے ہیں کہ وہ مقبول ہوں گے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: پھر میرے والد نے تمہارے والد سے کہا: اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے میری رائے یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد والے اعمال کی کمی کوتاہی ہمارے پہلے اعمال کی وجہ سے معاف کر دی جائے گی۔ حضرت ابو بردہ فرماتے ہیں: میں نے کہا: تمہارے والد میرے والد سے بہتر ہیں۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

5968 – اَخْبَرَنِىْ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَسْلَمَةَ الْعَنَزِىُّ، ثَنَا مُعَاذُ بْنُ نَجْدَةَ الْقُرَشِىُّ، ثَنَا حَمَّادُ بْنُ يَحْيٰى، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُؤَمَّلِ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعْمَلَ اَبَا مُوسٰى عَلٰى سَرِيَّةِ الْبَحْرِ، فَبَيْنَا هِىَ تَجْرِى بِهِمْ فِى الْبَحْرِ فِى اللَّيْلِ اِذْ نَادَاهُمْ مُنَادٍ مِنْ فَوْقِهِمْ: اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِقَضَاءٍ قَضَاهُ اللّٰهُ عَلٰى نَفْسِهِ اَنَّهُ مَنْ يَعْطَشْ لِلّٰهِ فِى يَوْمٍ صَائِفٍ، فَاِنَّ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ اَنْ يَسْقِيَهُ يَوْمَ الْعَطَشِ الْاَكْبَرِ

5967: صحيح البخارى - كتاب المناقب باب هجرة النبى صلى الله عليه وسلم واصحابه إلى المدينة - حديث: 3722

ا (اس حدیث پاک میں خط کشیدہ الفاظ صرف امام حاکم کے روایت کردہ ہیں، جبکہ بخاری شریف میں اس حدیث میں یرد نہیں ہے بلکہ "برد" ہے، اور فتح الباری میں بیان ہے کہ سعید بن ابی بردہ کی روایت میں "برد" کی بجائے "خلص" کے الفاظ ہیں۔ جس کا معنیٰ ہے ثابت ہونا، ہمیشہ ہونا۔ اس لئے یہاں یہ گمان ہے کہ شاید المستدرک کی کتابت میں کوئی غلطی ہوئی ہے۔ شفیق)

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق - من تلخيص الذهبی)5968 - ابن المؤمل ضعيف

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سمندر کی جہادی مہم میں حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو سپہ سالار بنا دیا، یہ لوگ کشتی میں تھے اور کشتی سمندر میں سفر کر رہی تھی کہ رات کے وقت کسی نے ندا دی "خبردار! کیا میں تمہیں اس فیصلے کی خبر نہ دوں جو اللہ تعالیٰ نے خود اپنے بارے میں کر رکھا ہے، خبردار! وہ فیصلہ یہ ہے کہ جو شخص گرمی کے ایام میں ایک دن اللہ کی رضا کے لئے پیاس برداشت کرے گا (یعنی روزہ رکھے گا)، اللہ تعالیٰ پر یہ حق ہے کہ اس کو سب سے زیادہ پیاس والے دن پانی پلائے گا۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

ذِكْرُ مَنَاقِبِ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ اَبِيْ عَمْرٍو الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت عقبہ بن عامر ابوعمرو جہنی رضی اللہ عنہ کے فضائل

5969 - اَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ تَمِيْمٍ الْحَنْظَلِيُّ، بِبَغْدَادَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَبَّاسِ الْكَامِلِيُّ، ثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنِيْ زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ لَهِيعَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ اَبُو الْاَسْوَدِ، عَنْ عُرْوَةَ، اَنَّ مُعَاوِيَةَ اسْتَعْمَلَ عَلٰى مِصْرَ بَعْدَ وَفَاةِ اَخِيْهِ عُتْبَةَ بْنِ اَبِيْ سُفْيَانَ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ الْجُهَنِيَّ، وَذٰلِكَ سَنَةَ اَرْبَعٍ وَّاَرْبَعِيْنَ، فَاَقَامَ الْحَجَّ فِيْهَا مُعَاوِيَةُ "

قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: فَحَدَّثَنِيْ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، ثَنَا مَعْرُوْفُ بْنُ خَرَّبُوْذٍ الْمَكِّيُّ، قَالَ: بَيْنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ، وَنَحْنُ بَيْنَ يَدَيْهِ اِذْ اَقْبَلَ مُعَاوِيَةُ فَجَلَسَ اِلَيْهِ، فَاَعْرَضَ عَنْهُ ابْنُ عَبَّاسٍ، فَقَالَ لَهُ مُعَاوِيَةُ: " مَا لِيْ اَرَاكَ مُعْرِضًا؟ اَلَسْتَ تَعْلَمُ اَنِّيْ اَحَقُّ بِهٰذَا الْاَمْرِ مِنِ ابْنِ عَمِّكَ؟ قَالَ: لِمَ؟ لِاَنَّهُ كَانَ مُسْلِمًا، وَكُنْتُ كَافِرًا، لَا، وَلٰكِنِّي ابْنُ عَمِّ عُثْمَانَ ." قَالَ: فَاِنَّ عَمِّيْ خَيْرٌ مِنِ ابْنِ عَمِّكَ . قَالَ: اِنَّ عُثْمَانَ قُتِلَ مَظْلُوْمًا . قَالَ: - وَعِنْدَهُمَا ابْنُ عُمَرَ - فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَاِنَّ هٰذَا وَاللّٰهِ اَحَقُّ بِالْاَمْرِ مِنْكَ، فَقَالَ مُعَاوِيَةُ: اِنَّ عُمَرَ قَتَلَهُ كَافِرٌ وَعُثْمَانُ قَتَلَهُ مُسْلِمٌ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: ذَاكَ وَاللّٰهِ اَدْحَضُ لِحُجَّتِكَ

✧✧ حضرت عروہ فرماتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے اپنے بھائی عتبہ بن ابی سفیان کی وفات کے بعد حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ کو مصر کا گورنر بنایا تھا۔ یہ بات ۴۴ ہجری کی ہے۔ اسی سال حضرت معاویہ نے حج قائم فرمایا۔

معروف بن خربوذ مکی فرماتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے اور ہم لوگ ان کے اردگرد موجود تھے، حضرت معاویہ آئے اور ان کے پاس بیٹھ گئے، لیکن حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے ان سے منہ پھیر لیا، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے منہ پھیرنے کی وجہ پوچھتے ہوئے کہا: کیا تم نہیں جانتے کہ تمہارے چچازاد بھائی سے زیادہ اس منصب کا میں مستحق ہوں؟ حضرت عبداللہ نے پوچھا: وہ کیسے؟ حضرت معاویہ نے کہا: اس لئے نہیں کہ وہ مسلمان تھے اور میں کافر تھا

بلکہ اس لئے کہ میں حضرت عثمان کے چچا کا بیٹا ہوں۔ حضرت عبداللہ نے فرمایا: پھر بھی میرا چچا تمہارے چچا کے بیٹے سے بہتر ہے۔ انہوں نے کہا: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو ظلما شہید کیا گیا حالانکہ اس وقت ان کے پاس حضرت عمر کے دو بیٹے موجود تھے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: خدا کی قسم! وہ تم سے زیادہ اس منصب کا حقدار ہے۔ حضرت معاویہ نے کہا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ایک کافر نے شہید کیا جبکہ حضرت عثمان کو مسلمان نے شہید کیا۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: خدا کی قسم ! یہی بات تو تمہاری دلیل کو باطل کر دیتی ہے۔

5970 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الْحَافِظُ، اَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الثَّقَفِيُّ، اَخْبَرَنِي اَبُو يُونُسَ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ، قَالَ: عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ الْجُهَنِيُّ يُكَنَّى اَبَا عَمْرٍو، تُوُفِّيَ سَنَةَ اثْنَتَيْنِ وَخَمْسِينَ

✧✧ ابراہیم بن منذر حزامی فرماتے ہیں حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ کی کنیت ''ابوعمرو'' تھی۔ ۵۲ ہجری میں ان کا انتقال ہوا۔

5971 - حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ الدِّمَشْقِيُّ، ثَنَا اَبُو النَّضْرِ اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ يَزِيدَ الْقُرَشِيُّ، ثَنَا خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ، حَدَّثَنِي هِشَامٌ الْعَابِدُ، حَدَّثَنِي عُبَادَةُ بْنُ نُسَيٍّ، وَكَانَ عَامِلًا لِعَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَرْوَانَ عَلَى الْاُرْدُنِّ، قَالَ: مَرَرْتُ بِنَاسٍ قَدِ اجْتَمَعُوا عَلَى شَيْخٍ وَهُوَ يُحَدِّثُ، فَفَرَّجُوا عَنِّي، فَاِذَا شَيْخٌ يُحَدِّثُ، يَقُولُ: "يَا اَيُّهَا النَّاسُ، اِنَّ ثَلَاثًا عِنْدَكُمْ اَمَانَةٌ مَنْ حَافَظَ عَلَيْهِنَّ فَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَمَنْ لَمْ يُحَافِظْ عَلَيْهِنَّ فَلَيْسَ بِمُؤْمِنٍ اِنْ قَالَ: صَلَّيْتُ وَلَمْ يُصَلِّ، وَصُمْتُ وَلَمْ يَصُمْ، وَاغْتَسَلْتُ مِنَ الْجَنَابَةِ وَلَمْ يَغْتَسِلْ ." قَالَ: فَقَالَ مَنْ يَمِينِي: مَنْ هٰذَا؟ قَالَ: عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ الْجُهَنِيُّ صَاحِبُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✧✧ حضرت عبادہ بن نسی عبدالملک بن مروان کی جانب سے اردن کے گورنر تھے، آپ فرماتے ہیں کہ میں کچھ لوگوں کے پاس سے گزرا، وہ لوگ ایک بزرگ کے قریب جمع تھے اور وہ بزرگ ان کو احادیث سنا رہے تھے۔ جب میں ان کے قریب پہنچا تو لوگوں نے میرے لئے جگہ بنا دی، میں نے سنا وہ شیخ کہہ رہے تھے: تین چیزیں تمہارے پاس امانت ہیں، جو ان کی حفاظت کرے گا، وہ مومن ہے اور جو ان کی حفاظت نہیں کرے گا، وہ مومن نہیں ہے۔

- وہ شخص جس نے نماز نہ پڑھی ہو اور وہ کہے کہ میں نے نماز پڑھ لی۔
- وہ شخص جس نے روزہ نہ رکھا ہو اور کہے کہ میں نے روزہ رکھا ہے۔
- وہ شخص جس نے جنابت کا غسل نہ کیا ہو اور کہے کہ میں نے غسل کرلیا ہے۔

عبادہ کہتے ہیں: میرے دائیں جانب سے کسی نے پوچھا: یہ کون بزرگ ہیں؟ تو دوسرے شخص نے جواب دیا کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ ہیں۔

ذِكْرُ مَنَاقِبِ حُجْرِ بْنِ عَدِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَهُوَ رَاهِبُ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَذِكْرُ مَقْتَلِهِ

حضرت حجر بن عدی رضی اللہ عنہ کے فضائل اوران کی شہادت کا تذکرہ، آپ عبادت گزار صحابی ہیں

5972 – حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِسْحَاقَ الْقَاضِي، ثنا عَارِمٌ أَبُو النُّعْمَانِ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ، ثنا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الزُّبَيْرِ الْحَنْظَلِيِّ، حَدَّثَنِي مَوْلَى زِيَادٍ قَالَ: أَرْسَلَنِي زِيَادٌ إِلَى حُجْرِ بْنِ عَدِيٍّ وَيُقَالُ فِيهِ: ابْنُ الْأَدْبَرِ فَأَبَى أَنْ يَأْتِيَهُ، ثُمَّ أَعَادَنِي الثَّانِيَةَ فَأَبَى أَنْ يَأْتِيَهُ قَالَ: فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ، إِنِّي أُحَذِّرُكَ أَنْ تَرْكَبَ أَعْجَازَ أُمُورٍ هَلَكَ مَنْ رَكِبَ صُدُورَهَا

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 5972 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ زیاد کے آزاد کردہ غلام بیان کرتے ہیں کہ مجھے زیاد نے حضرت حجر بن عدی کی جانب ان کو بلانے کے لئے بھیجا، ان کو ''ابن ادبر'' کہا جاتا تھا۔ حضرت حجر نے آنے سے انکار کردیا۔ زیاد نے دوسری مرتبہ بھیجا لیکن انہوں نے اس بار بھی آنے سے منع کردیا۔ اس نے تیسری مرتبہ یہ کہہ کر بھیجا کہ تم ایسے امور کی دم کے پیچھے پڑنے سے باز آجاؤ جن امور کے سینوں پر سوار ہونے والے بھی ہلاک ہوگئے۔

5973 – حَدَّثَنَا أَبُو عَلِيٍّ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحَافِظُ، ثنا الْهَيْثَمُ بْنُ خَلَفٍ الدُّورِيُّ، ثنا أَبُو كُرَيْبٍ، ثنا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ زِيَادِ بْنِ عُلَاثَةَ، قَالَ: رَأَيْتُ حُجْرَ بْنَ الْأَدْبَرِ حِينَ أَخْرَجَ بِهِ زِيَادٌ إِلَى مُعَاوِيَةَ، وَرِجْلَاهُ مِنْ جَانِبٍ وَهُوَ عَلَى بَعِيرٍ

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 5973 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ زیاد بن علاثہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت حجر بن ادبر کو دیکھا جب زیاد نے ان کو حضرت معاویہ کی جانب بھیجا۔ (ان کی کیفیت یہ تھی کہ) ان کو اونٹ کے ساتھ ایک جانب باندھا گیا تھا اوران کے پاؤں ایک جانب لٹک رہے تھے۔

5974 – حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثنا إِبْرَاهِيمُ الْحَرْبِيُّ، ثنا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِاللهِ الزُّبَيْرِيُّ، قَالَ: " حُجْرُ بْنُ عَدِيٍّ الْكِنْدِيُّ يُكَنَّى أَبَا عَبْدِالرَّحْمَنِ، كَانَ قَدْ وَفَدَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَشَهِدَ الْقَادِسِيَّةَ، وَشَهِدَ الْجَمَلَ، وَصِفِّينَ مَعَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَتَلَهُ مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ بِمَرْجِ عَذْرَاءَ، وَكَانَ لَهُ ابْنَانِ: عَبْدُ اللهِ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ قَتَلَهُمَا مُصْعَبُ بْنُ الزُّبَيْرِ صَبْرًا، وَقُتِلَ حُجْرٌ سَنَةَ ثَلَاثٍ وَخَمْسِينَ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 5974 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ مصعب بن عبداللہ زبیری فرماتے ہیں حجر بن عدی کندی رضی اللہ عنہ کی کنیت ''ابوعبدالرحمٰن'' تھی۔ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں آئے تھے، جنگ قادسیہ، جنگ جمل اور صفین میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہمراہ شریک ہوئے تھے۔ معاویہ بن ابوسفیان نے ان کو مقام ''مرج عذراء'' پر شہید کیا، ان کے دو بیٹے تھے، عبداللہ اور عبدالرحمٰن۔ ان دونوں کو مصعب بن عمیر نے باندھ کر شہید کیا تھا۔ حضرت حجر بن عدی رضی اللہ عنہ ۵۳ ہجری میں شہید ہوئے۔

5975 – حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، ثنا مُعَاذُ بْنُ الْمُثَنَّى بْنِ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ، حَدَّثَنِي أَبِي، ثنا أَبِي، عَنِ

ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ نَافِعٍ، قَالَ: "لَمَّا كَانَ لَيَالِي بَعْثِ حُجْرٍ اِلٰى مُعَاوِيَةَ جَعَلَ النَّاسُ يَتَحَيَّرُونَ وَيَقُولُونَ: مَا فَعَلَ حُجْرٌ؟ فَاَتٰى خَبَرُهُ ابْنَ عُمَرَ وَهُوَ مُخْتَبِئٌ فِي السُّوقِ، فَاَطْلَقَ حَبْوَتَهُ وَوَثَبَ، وَانْطَلَقَ فَجَعَلْتُ اَسْمَعُ نَحِيبَهُ، وَهُوَ مُوَلٍّ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)5975 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت نافع فرماتے ہیں: جب حضرت حجر بن عدی رضی اللہ عنہ کو حضرت معاویہؓ کی جانب بھیجا جارہا تھا، لوگ بہت حیران تھے اور پوچھتے تھے کہ حجر کا قصور کیا ہے؟ یہ خبر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما تک پہنچی، وہ اس وقت بازار میں کسی جگہ روپوش تھے، آپ نے روپوشی ختم کی اور لوگوں کے درمیان آگئے۔ جب وہ واپس جارہے تھے تو میں ان کی پھوٹ پھوٹ کر رونے کی آوازیں سن رہا تھا۔

5976 – حَدَّثَنَا اَبُو عَلِيٍّ الْحَافِظُ، ثنا الْهَيْثَمُ بْنُ خَلَفٍ، ثنا اَبُو كُرَيْبٍ، ثنا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، قَالَ: رَاَيْتُ حُجْرَ بْنَ عَدِيٍّ وَهُوَ يَقُولُ: اَلَا اِنِّي عَلٰى بَيْعَتِي لَا اَقِيلُهَا، وَلَا اَسْتَقِيلُهَا سَمَاعَ اللّٰهِ وَالنَّاسِ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)5976 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ ابواسحاق کہتے ہیں: میں نے حضرت حجر بن عدی رضی اللہ عنہ کو دیکھا ہے وہ اللہ تعالیٰ اور لوگوں کو گواہ بناتے ہوئے کہہ رہے تھے خبردار! میں اپنی بیعت پر قائم ہوں، نہ میں نے اس کو توڑا ہے اور نہ توڑنے کی خواہش رکھتا ہوں۔

5977 – حَدَّثَنَا اَبُو اِسْحَاقَ اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيٰى، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الثَّقَفِيُّ، ثنا الْمُفَضَّلُ بْنُ غَسَّانَ الْغَلَابِيُّ، ثنا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ، وَهِشَامٌ، ثنا دَاوُدُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ بِشْرِ بْنِ عَبْدِ الْحَضْرَمِيِّ، قَالَ: لَمَّا بَعَثَ زِيَادٌ بِحُجْرِ بْنِ عَدِيٍّ اِلٰى مُعَاوِيَةَ اَمَرَ مُعَاوِيَةُ بِحَبْسِهِ بِمَكَانٍ يُقَالُ لَهُ: مَرْجُ عَذْرَاءَ، ثُمَّ اسْتَشَارَ النَّاسَ فِيهِ قَالَ: فَجَعَلُوا يَقُولُونَ: اَلْقَتْلُ الْقَتْلُ. قَالَ: فَقَامَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدِ بْنِ اَسَدٍ الْبَجَلِيُّ فَقَالَ: "يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، اَنْتَ رَاعِينَا وَنَحْنُ رَعِيَّتُكَ، وَاَنْتَ رُكْنُنَا وَنَحْنُ عِمَادُكَ، اِنْ عَاقَبْتَ قُلْنَا: اَصَبْتَ، وَاِنْ عَفَوْتَ قُلْنَا: اَحْسَنْتَ وَالْعَفْوُ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى، وَكُلُّ رَاعٍ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ " قَالَ: فَتَفَرَّقَ النَّاسُ عَنْ قَوْلِهِ

✧✧ بشر بن عبدالحضرمی کہتے ہیں: جب زیاد نے حضرت حجر بن عدی کو حضرت معاویہ کی جانب بھیجا تو معاویہ نے ان کو ایک جگہ پر قید کرنے کا حکم دیا، اس جگہ کو "مرج عذراء" کہا جاتا ہے۔ اس کے بعد لوگوں سے ان کے بارے میں مشورہ کیا تو لوگ کہنے لگے کہ ان کو قتل کریں، ان کو قتل کریں۔ راوی کہتے ہیں: حضرت عبداللہ بن زید بن اسد بجلی اٹھ کر کھڑے ہوئے، اور بولے: اے امیر المومنین! آپ ہمارے حکمران ہیں اور ہم آپ کی رعایا ہیں، آپ ہماری بنیاد ہیں اور ہم آپ کے ستون ہیں۔ اگر آپ سزا دیں گے تو ہم کہیں گے کہ آپ نے صحیح کیا اور اگر آپ معاف کردیں گے تو ہم کہیں گے کہ آپ نے بہت بڑی نیکی کی ہے اور معاف کرنا ہی تقویٰ کے قریب تر ہے۔ اور ہر ذمہ دار سے اس کی ذمہ داری کے بارے میں سوال ہوگا۔ راوی کہتے

ہیں: حضرت عبداللہ بن زید بن اسد کے یہ کہتے ہی سب لوگ وہاں سے چلے گئے۔

5978 - اَخْبَرَنِي اَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ يَحْيَى الْمُقْرِءُ، بِبَغْدَادَ، ثنا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَرِيدِيُّ، ثنا سُلَيْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْخٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الشَّيْبَانِيُّ، ثنا اَبُو مِخْنَفٍ، اَنَّ هَدِيَّةَ بْنَ فَيَّاضٍ الْاَعْوَرَ، اَمَرَ بِقَتْلِ حُجْرِ بْنِ عَدِيٍّ، فَمَشَى اِلَيْهِ بِالسَّيْفِ، فَارْتَعَدَتْ فَرَائِصُهُ فَقَالَ: يَا حُجْرُ، اَلَيْسَ زَعَمْتَ اَنَّكَ لَا تَجْزَعُ مِنَ الْمَوْتِ، فَاِنَّا نَدَعُكَ فَقَالَ: وَمَا لِي لَا اَجْزَعُ، وَاَنَا اَرَى قَبْرًا مَحْفُورًا، وَكَفَنًا مَنْشُورًا، وَسَيْفًا مَشْهُورًا، وَاِنِّي وَاللّٰهِ لَنْ اَقُولَ مَا يُسْخِطُ الرَّبَّ قَالَ: فَقَتَلَهُ وَذٰلِكَ فِي شَعْبَانَ سَنَةَ اِحْدَى وَخَمْسِينَ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)5978 – سكت عنه الذهبي في التلخيص

✧✧ ابومخنف فرماتے ہیں: ہدیہ بن فیاض اعور کو حکم دیا گیا کہ حجر بن عدی کو قتل کردو، وہ اپنی تلوار لے کر ان کی جانب بڑھا، تو حضرت حجر پر کپکپی طاری ہوگئی، ہدیہ بن فیاض نے کہا: کیا تم یہ دعویٰ نہیں کیا کرتے تھے کہ تم موت سے نہیں گھبراتے ہو؟ تاکہ ہم تجھے چھوڑ دیں۔ حضرت حجر نے کہا: میں کیوں نہ گھبراؤں کہ مجھے کھودی ہوئی قبر نظر آرہی ہے، مجھے بکھرا ہوا کفن دکھائی دے رہا ہے، اور تلوار سونتی ہوئی نظر آرہی ہے۔ اور خدا کی قسم! میں وہ بات ہرگز نہیں کہہ سکتا جو اللہ تبارک وتعالیٰ کو ناراض کردے۔ راوی کہتے ہیں: اس کے بعد ہدیہ بن فیاض نے ان کو شہید کردیا۔ یہ واقعہ شعبان کے مہینے میں ۵۱ ہجری کا ہے۔

5979 - حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّيْرَفِيُّ بِمَرْوَ، ثنا اَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ النَّرْسِيُّ، ثنا مُوسَى بْنُ دَاوُدَ الضَّبِّيُّ، ثنا قَيْسُ بْنُ الرَّبِيعِ، عَنْ اَشْعَثَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، قَالَ حُجْرُ بْنُ عَدِيٍّ: لَا تَغْسِلُوا عَنِّي دَمًا، وَلَا تُطْلِقُوا عَنِّي قَيْدًا، وَادْفِنُونِي فِي ثِيَابِي فَاِنَّا نَلْتَقِي غَدًا بِالْجَادَّةِ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)5979 – سكت عنه الذهبي في التلخيص

✧✧ محمد بن سیرین فرماتے ہیں: حضرت حجر بن عدی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم میرا خون نہ دھونا، اور نہ ہی میری بیڑیاں اتارنا اور مجھے میرے انہی کپڑوں میں دفن کرنا، کیونکہ کل ہماری ملاقات اپنے نظریئے پر قائم رہتے ہوئے ہوگی۔

5980 - حَدَّثَنَا اَبُو عَلِيٍّ مَخْلَدُ بْنُ جَعْفَرٍ، ثنا اَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْكَارِزِيُّ، ثنا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِالْعَزِيزِ، ثنا اَبُو نُعَيْمٍ، ثنا حَرْمَلَةُ بْنُ قَيْسٍ النَّخَعِيُّ، حَدَّثَنِي اَبُو زُرْعَةَ بْنُ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ، قَالَ: مَا وَفَدَ جَرِيرٌ قَطُّ اِلَّا وَفَدْتُ مَعَهُ، وَمَا دَخَلَ عَلَى مُعَاوِيَةَ اِلَّا دَخَلْتُ مَعَهُ، وَمَا دَخَلْنَا مَعَهُ عَلَيْهِ اِلَّا ذَكَرَ قَتْلَ حُجْرِ بْنِ عَدِيٍّ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)5980 – سكت عنه الذهبي في التلخيص

✧✧ ابوزرعہ بن عمرو بن جریر فرماتے ہیں: جریر جب بھی سفر پر گئے، میں ہمیشہ ان کے ساتھ رہا ہوں۔ اور وہ جب بھی معاویہ کے پاس گئے، میں ہمیشہ ان کے ہمراہ رہا ہوں۔ اور ہم جب بھی حضرت معاویہ کے پاس گئے، حضرت حجر بن عدی رضی اللہ عنہ کے قتل کا تذکرہ ضرور ہوا۔

5981 - حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ عِيسَى الْحِيرِيُّ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقَبَّانِيُّ، ثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ

الْبَغَوِيُّ، ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، أَنَّ زِيَادًا، أَطَالَ الْخُطْبَةَ، فَقَالَ حُجْرُ بْنُ عَدِيٍّ: الصَّلَاةُ فَمَضَى فِي خُطْبَتِهِ، فَقَالَ لَهُ: الصَّلَاةُ، وَضَرَبَ بِيَدِهِ إِلَى الْحَصَى، وَضَرَبَ النَّاسُ بِأَيْدِيهِمْ إِلَى الْحَصَى، فَنَزَلَ فَصَلَّى، ثُمَّ كَتَبَ فِيهِ إِلَى مُعَاوِيَةَ فَكَتَبَ مُعَاوِيَةُ: أَنْ سَرِّحْ بِهِ إِلَيَّ فَسَرَّحَهُ إِلَيْهِ، فَلَمَّا قَدِمَ عَلَيْهِ قَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ. قَالَ: وَأَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ أَنَا؟ إِنِّي لَا أُقِيلُكَ، وَلَا أَسْتَقِيلُكَ، فَأَمَرَ بِقَتْلِهِ، فَلَمَّا انْطَلَقُوا بِهِ طَلَبَ مِنْهُمْ أَنْ يَأْذَنُوا لَهُ، فَيُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ، فَأَذِنُوا لَهُ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ قَالَ: لَا تُطْلِقُوا عَنِّي حَدِيدًا، وَلَا تَغْسِلُوا عَنِّي دَمًا، وَادْفِنُونِي فِي ثِيَابِي فَإِنِّي مُخَاصِمٌ قَالَ: فَقُتِلَ قَالَ هِشَامٌ كَانَ مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ إِذَا سُئِلَ عَنِ الشَّهِيدِ ذَكَرَ حَدِيثَ حُجْرَ

✧✧ محمد بن سیرین فرماتے ہیں: زیاد نے خطبہ لمبا کر دیا تو حضرت حجر بن عدی نے کہا: نماز کا وقت ہو چکا ہے۔ لیکن زیاد نے اپنا خطبہ جاری رکھا، حضرت حجر نے دوبارہ کہا کہ نماز کا وقت ہو چکا ہے اور ساتھ اپنا ہاتھ زمین پر مارا، ساتھ ہی دوسرے لوگوں نے بھی ہاتھ زمین پر مارے۔ زیاد منبر سے نیچے اترا اور نماز پڑھا دی، اور حضرت حجر کے بارے حضرت معاویہ کی جانب خط لکھا، حضرت معاویہ نے جوابی مکتوب میں لکھا کہ ان کو میرے پاس بھیج دو، زیاد نے ان کو حضرت معاویہ کے پاس بھیج دیا، جب حضرت حجر بن عدی رضی اللہ عنہ، حضرت معاویہ کے پاس پہنچے، تو کہا: السلام علیک یا امیر المومنین۔ ساتھ ہی فرمایا: اور امیر المومنین تو میں خود ہوں۔ میں نہ تجھ سے کوئی بات کروں گا اور نہ تیری سنوں گا۔ حضرت معاویہ نے ان کے قتل کا حکم دے دیا۔ جب ان کو قتل کے لئے لے کر جا رہے تھے تو انہوں نے نماز پڑھنے کے لیے کچھ دیر مہلت کا مطالبہ کیا، ان کو مہلت دی گئی، آپ نے دو رکعت نماز پڑھی پھر فرمایا: میری بیڑیاں مجھ سے نہ اتارنا اور نہ ہی میرے جسم سے میرا خون دھونا، مجھے میرے انہی کپڑوں میں کفن دینا، کیونکہ (کل قیامت کے دن میرا تمہارے ساتھ) جھگڑا ہوگا۔ راوی کہتے ہیں: اس کے بعد ان کو قتل کر دیا گیا۔

ہشام کہتے ہیں: محمد بن سیرین سے جب بھی شہید کے بارے میں پوچھا جاتا تو آپ حضرت حجر رضی اللہ عنہ والا واقعہ سنایا کرتے تھے۔

5982 - حَدَّثَنَا أَبُو عَلِيٍّ الْحَافِظُ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ الْعَسْقَلَانِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِسْكِينٍ الْيَمَامِيُّ، ثَنَا عَبَّادُ بْنُ عُمَرَ، ثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ، ثَنَا مَخْشِيُّ بْنُ حُجْرِ بْنِ عَدِيٍّ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَهُمْ، فَقَالَ: أَيُّ يَوْمٍ هَذَا؟ قَالُوا: يَوْمٌ حَرَامٌ، قَالَ: فَأَيُّ بَلَدٍ هَذَا؟ قَالُوا: الْبَلَدُ الْحَرَامُ، قَالَ: فَأَيُّ شَهْرٍ؟ قَالُوا: شَهْرٌ حَرَامٌ، قَالَ: فَإِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ وَأَعْرَاضَكُمْ حَرَامٌ عَلَيْكُمْ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا كَحُرْمَةِ شَهْرِكُمْ هَذَا كَحُرْمَةِ بَلَدِكُمْ هَذَا لِيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ، لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ

5982: مسند الحارث - كتاب الحج، باب الخطبة في الحج - حديث: 381، المعجم الكبير للطبراني - من اسمه الحارث، حريث بن زيد بن ثعلبة الانصاري - حجير ابو مخشي، حديث: 3488

✧✧ مخشی بن حجر بن عدی اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: یہ کون سا دن ہے؟ لوگوں نے کہا: حرمت والا دن ہے۔آپ نے پوچھا: یہ شہر کون سا شہر ہے؟ لوگوں نے کہا: حرمت والا شہر ہے۔آپ ﷺ نے پوچھا: یہ کون سا مہینہ ہے؟ لوگوں نے کہا: حرمت والا مہینہ ہے۔تو آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارے خون اور تمہارے مال اور تمہاری عزتیں تم پر اسی طرح حرام ہیں، جیسے آج کے دن کی حرمت ہے، جیسے اس مہینے کی حرمت ہے، جیسے اس شہر کی حرمت ہے۔تم میں سے جو لوگ اس وقت یہاں موجود ہیں ان کو چاہئے کہ یہ باتیں ان لوگوں تک بھی پہنچادیں جو اس وقت یہاں موجود نہیں ہیں۔تم میرے بعد کفر میں مت لوٹ جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں مارتے پھرو۔

5983 – سَمِعْتُ اَبَا عَلِيٍّ الْحَافِظَ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ ابْنَ قُتَيْبَةَ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ اِبْرَاهِيمَ بْنَ يَعْقُوْبَ، يَقُوْلُ: قَدْ اَدْرَكَ حُجْرُ بْنُ عَدِيِّ الْجَاهِلِيَّةَ، وَاَكَلَ الدَّمَ فِيهَا، ثُمَّ صَحِبَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَمِعَ مِنْهُ، وَشَهِدَ مَعَ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ الْجَمَلَ، وَصِفِّيْنَ، وَقُتِلَ فِي مُوَالَاةِ عَلِيٍّ

✧✧ ابراہیم بن یعقوب فرماتے ہیں کہ حضرت حجر بن عدی رضی اللہ عنہ نے زمانہ جاہلیت بھی پایا، اس زمانے میں خون بھی کھایا، پھر رسول اللہ ﷺ کی صحبت بھی پائی، آپ ﷺ سے دین کے احکام بھی سنے۔حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہمراہ جنگ جمل اور صفین میں شریک بھی ہوئے، اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے وفاداروں میں شہید ہوئے۔

5984 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَتَّابٍ الْعَبْدِيُّ بِبَغْدَادَ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ النَّرْسِيُّ، ثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ الْكِلَابِيُّ، ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ، قَالَ: دَخَلْتُ مَعَ مُعَاوِيَةَ عَلَى اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَقَالَتْ: يَا مُعَاوِيَةُ، قَتَلْتَ حُجْرًا وَاَصْحَابَهُ، وَفَعَلْتَ الَّذِي فَعَلْتَ وَذَكَرَ الْحِكَايَةَ بِطُوْلِهَا "

✧✧ حضرت سعید بن مسیب، مروان کا یہ بیان نقل کرتے ہیں (مروان کہتا ہے کہ) میں حضرت معاویہ کے ہمراہ اُمّ المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا، اُمّ المومنین نے کہا: تو نے حجر بن عدی اور ان کے ساتھیوں کو قتل کیا ہے اور ان کے ساتھ تم نے بہت زیادتی کی ہے، اس کے بعد راوی نے پورا قصہ بیان کیا ہے۔

ذِكْرُ مَنَاقِبِ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ الْخُزَاعِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت عمران بن حصین خزاعی رضی اللہ عنہ کے فضائل

5985 – حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى بْنِ السَّكَنِ الْوَاسِطِيُّ، ثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ الْوَاسِطِيُّ، ثَنَا هُشَيْمٌ، ثَنَا اَبُوْ بِشْرٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ، قَالَ: قَالَ زِيَادٌ لِعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ: يَا اَبَا نُجَيْدٍ

✧✧ معاویہ بن قرہ فرماتے ہیں کہ زیاد نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کو "ابونجید" کہہ کر پکارا۔

5986 – حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ بَطَّةَ الْاَصْبَهَانِيُّ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْجَهْمِ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: وَعِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ خَلَفِ بْنِ عَبْدِنَهْمِ بْنِ حُزْمَةَ بْنِ جَهْمَةَ بْنِ غَاضِرَةَ

وَيُكَنَّى اَبَا نُجَيْدٍ، اَسْلَمَ قَدِيمًا هُوَ وَاَبُوهُ وَاُخْتُهُ، وَغَزَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزَوَاتٍ، وَلَمْ يَزَلْ فِي بِلَادِ قَوْمِهِ، ثُمَّ تَحَوَّلَ اِلَى الْبَصْرَةِ، فَنَزَلَ بِهَا اِلٰى اَنْ مَاتَ بِهَا، وَوَلَدُهُ بِهَا، وَتُوُفِّيَ عِمْرَانُ بْنُ الْحُصَيْنِ بِالْبَصْرَةِ قَبْلَ زِيَادٍ بِسَنَةٍ، وَتُوُفِّيَ زِيَادٌ سَنَةَ خَمْسٍ وَخَمْسِينَ

✧✧ محمد بن عمر نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے'' عمران بن حصین بن عبید بن خلف بن عبدنہم بن حزمہ بن جہمہ بن غاضرہ'' ان کی کنیت ''ابونجید'' تھی۔ آپ کے والد اور آپ کی بہن بہت پہلے پہل اسلام لائے تھے، اور رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تمام غزوات میں شرکت بھی کی۔ آپ مسلسل اپنی قوم کے علاقے میں ہی رہے، پھر بصرہ میں منتقل ہو گئے اور اپنے اہل وعیال سمیت وفات تک وہیں رہے۔ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بصرہ پر زیاد کی حکومت آنے سے ایک سال پہلے ۵۰ ہجری میں فوت ہوئے۔

5987 – حَدَّثَنِي اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَرْبِيُّ، ثَنَا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الزُّبَيْرِيُّ، قَالَ: مَاتَ اَبُوْ نُجَيْدٍ عِمْرَانُ بْنُ الْحُصَيْنِ بْنِ خَلَفِ بْنِ عَبْدِنَهِمٍ الْخُزَاعِيُّ بِالْبَصْرَةِ سَنَةَ اثْنَتَيْنِ وَخَمْسِينَ

✧✧ مصعب بن عبداللہ زبیری فرماتے ہیں کہ ابونجید عمران بن حصین بن خلف بن عبدنہم خزاعی کا انتقال ۵۲ ہجری کو بصرہ میں ہوا۔

5988 – حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْحَافِظُ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْوَهَّابِ، ثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ، ثَنَا الْاَعْمَشُ، عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ، قَالَ: انْطَلَقْتُ اِلَى الْبَصْرَةِ فَدَخَلْتُ الْمَسْجِدَ، فَاِذَا شَيْخٌ مُسْتَنِدٌ اِلٰى اُسْطُوَانَةٍ يُحَدِّثُ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِي، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُوْنَهُمْ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُوْنَهُمْ، ثُمَّ يَاْتِي اَقْوَامٌ يُعْطُونَ الشَّهَادَةَ قَبْلَ اَنْ يُسْاَلُوهَا فَقُلْتُ: مَنْ هٰذَا الشَّيْخُ؟ قَالُوا: عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ هٰذَا حَدِيْثٌ عَالٍ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)5988 – على شرط البخاري ومسلم

✧✧ ہلال بن یساف فرماتے ہیں کہ میں بصرہ گیا اور وہاں کی مسجد میں داخل ہوا تو ایک بزرگ ستون کے ساتھ ٹیک لگائے حدیث شریف بیان کر رہے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سب سے بہترین زمانہ میرا ہے، اس کے بعد وہ جو میرے زمانے سے متصل ہے، اس کے بعد وہ جو اس زمانے سے متصل ہے، پھر اس کے بعد ایسے لوگ آئیں گے جو بن مانگے گواہی دیں گے۔ میں نے پوچھا کہ یہ بزرگ کون ہیں؟ تو لوگوں نے بتایا کہ یہ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ ہیں۔

۞۞ یہ حدیث عالی ہے، امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

5989 – اَخْبَرَنِي اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْحَافِظُ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ، ثَنَا الْفَضْلُ

بْنُ اِسْحَاقَ الدُّورِيُّ، ثَنَا اَبُوْ قُتَيْبَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّ زِيَادًا، اَوِ ابْنَ زِيَادٍ بَعَثَ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ سَاعِيًا، فَجَاءَ وَلَمْ يَرْجِعْ مَعَهُ دِرْهَمٌ، فَقَالَ لَهُ اَيْنَ الْمَالُ؟ قَالَ: وَلِلْمَالِ اَرْسَلْتَنِي؟ اَخَذْنَاهَا كَمَا كُنَّا نَاْخُذُهَا عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَوَضَعْنَاهَا فِي الْمَوْضِعِ الَّذِي كُنَّا نَضَعُهَا عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)5989 – صحيح

✧✧ ابراہیم بن عطاء اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ زیاد یا ابن زیاد نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کو ٹیکس وصول کرنے کے لئے بھیجا، وہ جب لوٹ کر آئے تو ان کے پاس ایک درہم تک نہ تھا، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: مال کہاں ہے؟ انہوں نے کہا: کیا تم نے مجھے مال کے لئے بھیجا تھا؟ ہم نے اسی حساب سے لیا ہے جس حساب سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں لیا کرتے تھے اور انہی مقامات پر خرچ بھی کر دیا ہے جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ہم خرچ کیا کرتے تھے۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

5990 – حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَيُّوبَ، اَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ، ثَنَا هُشَيْمٌ، اَنَا اَبُوْ بِشْرٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ، قَالَ: كَانَ عِمْرَانُ بْنُ الْحُصَيْنِ مِنْ اَشَدِّ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْتِهَادًا فِي الْعِبَادَةِ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)5990 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ معاویہ بن قرہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کا شمار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ان صحابہ کرام میں ہوتا ہے جو عبادت میں بہت مگن رہا کرتے تھے۔

5991 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الصَّفَّارُ، ثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اِسْحَاقَ الْقَاضِي، ثَنَا عَارِمُ بْنُ الْفَضْلِ، ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، ثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، قَالَ: مَا قَدِمَ اَحَدُ الْبَصْرَةَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْضُلُ عَلَى عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)5991 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ محمد بن منکدر فرماتے ہیں: بصرہ میں جتنے لوگ آئے ہیں ان میں حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے زیادہ صاحب فضل کوئی نہیں ہے۔

5992 – حَدَّثَنَا اَبُوْ زَكَرِيَّا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنْبَرِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْعَبْدِيُّ، ثَنَا مُسَدَّدٌ، ثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ مُطَرِّفٍ، قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ مِنَ الْبَصْرَةِ اِلَى الْكُوفَةِ، فَمَا اَتَى عَلَيْهِ يَوْمٌ اِلَّا يُنَاشِدُ الشِّعْرَ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)5992 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ مطرف بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کے ہمراہ بصرہ سے کوفہ کی جانب نکلے، آپ ہر دن شعر گنگنایا کرتے تھے۔

5993 – اَخْبَرَنِیْ اَبُو الْعَبَّاسِ الْمَحْبُوبِیُّ، بِمَرْوَ، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَسْعُودٍ، ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، اَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ عَطَاءِ بْنِ اَبِی مَيْمُونَةَ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّ نَاقَةً لِنُجَيْدِ بْنِ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَمَيْتُ، وَعِمْرَانُ مَرِيضٌ، فَتَاَذَّى بِهَا، فَلَعَنَهَا عِمْرَانُ فَخَرَجَ نُجَيْدٌ وَهُوَ يَسْتَرْجِعُ، وَكَانَتْ نَاقَتُهُ تُعْجِبُهُ فَقِيلَ لَهُ: مَا لَكَ؟ فَقَالَ: لَعَنَ اَبُو نُجَيْدٍ نَاقَتِی، فَمَا لَبِثَ اِلَّا قَلِيلًا حَتّٰی انْدَقَّ عُنُقُهَا

(التعليق – من تلخيص الذهبی)5993 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ ابراہیم بن عطاء بن ابی میمونہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ نجید بن عمران بن حصین کی اونٹنی گر پڑی، اس وقت عمران بن حصین مریض تھے، ان کو اس اونٹنی سے تکلیف پہنچی، تو حضرت عمران نے اونٹنی پر لعنت کی۔ پھر حضرت عمران انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھتے ہوئے وہاں سے نکلے، یہ اونٹنی نجید کو بہت پسند تھی۔ ان سے کسی نے پوچھا کہ آپ کیوں پریشان ہیں؟ تو انہوں نے کہا: کہ (والد صاحب) ابونجید نے میری اونٹنی پر لعنت کی ہے۔ ابھی زیادہ دیر نہیں گزری تھی کہ اس اونٹنی کی گردن ٹوٹ گئی۔

5994 – اَخْبَرَنِیْ اَبُو الْفَضْلِ مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ الْفَضْلِ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقَبَّانِیُّ، ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ شُجَاعٍ السَّكُونِیُّ، ثَنَا رَوْحُ بْنُ اَسْلَمَ، ثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ اَبِی التَّيَّاحِ، عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، اَنَّهُ قَالَ: " اعْلَمْ يَا مُطَرِّفُ، اَنَّهُ كَانَتْ تُسَلِّمُ الْمَلَائِكَةُ عَلَیَّ عِنْدَ رَاْسِی، وَعِنْدَ الْبَيْتِ، وَعِنْدَ بَابِ الْحِجْرِ، فَلَمَّا اكْتَوَيْتُ ذَهَبَ ذٰلِكَ، فَلَمَّا بَرِءَ كَلَّمَهُ، قَالَ: اعْلَمْ يَا مُطَرِّفُ اَنَّهُ عَادَ اِلَیَّ الَّذِی كُنْتُ اَفْقِدُ، اكْتُمْ عَلَیَّ يَا مُطَرِّفُ حَتّٰی اَمُوتَ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)5994 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ مطرف بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے مطرف! جان لو کہ فرشتے میرے سر کے پاس مجھ پر سلام بھیجتے تھے، بیت اللہ کے پاس بھی اور باب الحجر کے پاس بھی۔ جب مجھے داغ لگا تو یہ معاملہ ختم ہو گیا پھر جب میرا زخم درست ہو گیا تو اے مطرف جان لو کہ وہ سارا معاملہ دوبارہ لوٹ آیا جو ختم ہو گیا تھا۔ اے مطرف میری زندگی میں میرا یہ راز کبھی کسی سے نہ کہنا۔

5995 – اَخْبَرَنِی اَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِیِّ بْنِ بُكَيْرٍ الْعَدْلُ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَضْلِ الْبَجَلِیُّ، ثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ، ثَنَا حَاجِبُ بْنُ عُمَرَ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، قَالَ: مَا مَسِسْتُ فَرْجِی بِيَمِينِی مُنْذُ بَايَعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰی شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)5995 – على شرط البخاري ومسلم

✧✧ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے جب سے رسول اللہ ﷺ کی بیعت کی ہے، اس وقت سے آج تک اپنے دائیں ہاتھ سے کبھی اپنی شرمگاہ کو نہیں چھوا (کیونکہ یہ ہاتھ رسول اللہ ﷺ کے ہاتھوں سے مس ہو چکا تھا)

5996 – حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ الْفَضْلِ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقَبَّانِيُّ، ثَنَا سَوَّارُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الْعَنْبَرِيُّ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنِي حُمَيْدٌ، ثَنَا رَافِعُ بْنُ سَحْبَانَ، اَنَّ رَجُلًا اَتَى عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ، فَقَالَ: رَجُلٌ طَلَّقَ امْرَاَتَهُ وَهُوَ فِي مَجْلِسٍ ثَلَاثًا، فَقَالَ: اِثْمٌ لَزِمَهُ وَحُرِّمَتْ عَلَيْهِ امْرَاَتُهُ، فَانْطَلَقَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لِاَبِي مُوسَى يُرِيدُ عَيْبَهُ، فَقَالَ اَبُو مُوسَى: اَكْثَرَ اللّٰهُ فِينَا مِثْلَ اَبِي نُجَيْدٍ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)5996 – سكت عنه الذهبي في التلخيص

✧✧ رافع بن سحبان فرماتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کے پاس آیا، اس وقت حضرت عمران رضی اللہ عنہ مسجد میں تھے، اس نے کہا: ایک آدمی نے اپنی بیوی کو ایک ہی مجلس میں تین طلاقیں دے دی ہیں۔ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ شخص سخت گنہ گار ہوا ہے، اور اس کی بیوی اس پر حرام ہو چکی ہے۔ وہ شخص چلا گیا اور حضرت ابوموسیٰ کے سامنے ان کی عیب جوئی کرنے لگا تو حضرت ابوموسیٰ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ابونجید جیسے لوگوں کی ہم میں کثرت فرمائے۔

ذِكْرُ مَنَاقِبِ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ الْاَنْصَارِيِّ وَاَخِيهِ زِيَادِ بْنِ عُبَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، وَلَهُ اَيْضًا صُحْبَةٌ

حضرت فضالہ بن عبید انصاری اور ان کے بھائی زید بن عبید رضی اللہ عنہما کے فضائل یہ بھی صحابی رسول ہیں۔

5997 – اَخْبَرَنَا الشَّيْخُ اَبُو بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ قُتَيْبَةَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ، قَالَ اَبُو مُحَمَّدٍ: فَضَالَةُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ النَّاقِدِ بْنِ صُهَيْبِ بْنِ جَحْجَبَا بْنِ كُلْفَةَ بْنِ عَوْفٍ الْاَنْصَارِيُّ، وَاُمُّهُ ابْنَةُ مُحَمَّدِ بْنِ عُقْبَةَ بْنِ اُحَيْحَةَ بْنِ الْجُلَاحِ، مَاتَ بِدِمَشْقَ سَنَةَ ثَلَاثٍ وَخَمْسِينَ، وَفِيهَا مَاتَ اَخُوهُ زِيَادُ بْنُ عُبَيْدٍ، وَيُقَالُ بَعْدَهُ بِسَنَةٍ

✧✧ محمد بن عبداللہ بن نمیر نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے ''ابومحمد فضالہ بن عبید بن ناقد بن صہیب بن جحجبا بن کلفہ بن عوف انصاری''۔ ان کی والدہ محمد بن عقبہ بن احیحہ بن جلاح کی بیٹی ہیں۔ آپ کا انتقال ۵۳ ہجری کو دمشق میں ہوا۔ وہیں پر ان کے بھائی زیاد بن عبید کا بھی انتقال ہوا۔ بعض مؤرخین کا کہنا ہے کہ ان کے بھائی کا انتقال ان سے ایک سال بعد ہوا۔

5998 – فَحَدَّثَنِي اَبُو الْحُسَيْنِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الْحَافِظُ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الْبَيْرُوتِيُّ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ الْجَوْزَجَانِيُّ، قَالَ: " مَاتَ زِيَادُ بْنُ عُبَيْدٍ اَخُو فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ بِالْكُوفَةِ، وَدُفِنَ بِالثَّوِيِّ، وَكَانَ يُكَنَّى اَبَا الْمُغِيرَةِ، فَرَثَاهُ حَارِثَةُ بْنُ بَدْرٍ فَقَالَ:

صَلَّى الْاِلَهُ عَلَى قَبْرٍ وَطَهَّرَهُ ... عِنْدَ الثَّوِيَّةِ يُسْقَى فَوْقَهُ الْمَوْرُ

زَفَّتْ اِلَيْهِ قُرَيْشٌ نَعْشَ سَيِّدِهَا فَالْجُودُ وَالْحَزْمُ فِيهِ الْيَوْمَ مَقْبُورُ

اَبَا الْمُغِيْرَةِ وَالدُّنْيَا مُفَجَّعَةٌ وَاِنَّ مِنْ غُرَّةِ الدُّنْيَا الْمَغْرُورُ

قَدْ كَانَ عِنْدَكَ لِلْمَعْرُوفِ مَعْرِفَةٌ وَكَانَ عِنْدَكَ لِلنَّكْرَاءِ تَنْكِيرُ

وَكُنْتَ تَغْشَى وَتُعْطِي الْمَالَ مِنْ سَعَةٍ اِنْ كَانَ بَابُكَ اَضْحَى وَهُوَ مَحْجُورُ

وَالنَّاسُ بَعْدَكَ قَدْ خَفَّتْ حُلُومُهُم كَاَنَّهَا نُسِجَتْ فِيهَا الْعَصَافِيرُ

✧✧ ابراہیم بن یعقوب جوزجانی فرماتے ہیں: فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ کے بھائی حضرت زیاد بن عبید رضی اللہ عنہ کا کوفہ میں انتقال ہوا، مقام ثوی میں ان کو دفن کیا گیا۔ ان کی کنیت ابومغیرہ تھی۔ حارثہ بن بدر نے ان کا مرثیہ کہتے ہوئے اشعار کہے جن کا مفہوم یہ ہے۔

- اللہ تعالیٰ مقام ثوی میں اس کی قبر بادنسیم کے ساتھ رحمتوں کی برکھا برسائے اور ان کو خوب پاک کر دے
- قریش اپنے سردار کی میت سنوار کر اس مقام میں لے گئے ہیں، آج جود و کرم کا منبع اُس شہر میں دفن کر دیا گیا۔
- میری مراد ''ابومغیرہ'' ہے۔ اس کی اچانک موت کی خبر دنیا کو ملی، اور یہ بھی دنیا کے دھوکوں میں سے ایک دھوکا ہے۔
- اے ابومغیرہ! تیرے پاس نیکیوں کی پہچان تھی اور تیرے پاس برائی کو کوئی جانتا ہی نہیں تھا۔
- تیرا دروازہ بند بھی ہو، تب بھی تو سب کو جھولیاں بھر بھر کے دیتا ہے۔
- اے ابومغیرہ! تیرے بعد لوگوں کے حوصلے پست ہو گئے ہیں، یوں لگتا ہے جیسے چڑیوں نے گھونسلے بنا لیئے ہوں۔

ذِكْرُ مَنَاقِبِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہما کے فضائل

5999 – حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدٍ اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الْمُزَنِيُّ، ثَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَّامٍ الْجُمَحِيُّ، ثَنَا اَبُوْ عُبَيْدَةَ مَعْمَرُ بْنُ الْمُثَنَّى، قَالَ: قَالَ: كَانَ اسْمُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ عَبْدَ الْعُزّٰى، فَسَمَّاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ

✧✧ ابوعبیدہ معمر بن مثنی فرماتے ہیں: حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما کا نام زمانہ جاہلیت میں ''عبدالعزیٰ'' تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا نام ''عبدالرحمٰن'' رکھا۔

6000 – حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَرْبِيُّ، حَدَّثَنِي مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الزُّبَيْرِيُّ، قَالَ: "كَانَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِي بَكْرٍ يُكَنَّى اَبَا عَبْدِاللّٰهِ، وَقِيلَ: اَبَا مُحَمَّدٍ، وَاُمُّهُ اُمُّ عَائِشَةَ اُمُّ رُومَانَ بِنْتُ عَامِرِ بْنِ عُوَيْمِرِ بْنِ عَبْدِشَمْسِ بْنِ عَبْدِ مَنَافٍ اَسْلَمَتْ، اُمُّ رُومَانَ وَحَسُنَ اِسْلَامُهَا "وَقَالَ فِيهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ اَحَبَّ اَنْ يَنْظُرَ اِلَى امْرَاَةٍ مِنَ الْحُورِ الْعِينِ فَلْيَنْظُرْ اِلَى اُمِّ

رُومَانَ تُوُفِّيَتْ اُمُّ رُومَانَ فِي ذِي الْحِجَّةِ سَنَةَ سِتٍّ مِنَ الْهِجْرَةِ "

✧✧ مصعب بن عبداللہ زبیری فرماتے ہیں: حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما کی کنیت "ابوعبداللہ" تھی۔ بعض مورخین کا کہنا ہے کہ ان کی کنیت "ابومحمد" تھی۔ ان کی اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی والدہ "ام رومان بنت عامر بن عویمر بن عبد شمس بن عبد مناف ہیں، آپ مسلمان ہو گئی تھیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے بارے میں فرمایا تھا کہ جو شخص حور عین کو دیکھنا چاہتا ہو وہ اُمّ رومان کو دیکھ لے۔ اُمّ رومان ٦ ہجری کو ماہ ذی الحج میں فوت ہوئیں۔

6001 - اَخْبَرَنِي اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوبَ الثَّقَفِيُّ، اَنَا الْمَعْمَرِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا بَكْرِ بْنَ اَبِي شَيْبَةَ، يَقُولُ: كَانَ اسْمُ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ اَبِي بَكْرٍ عَبْدَ الْعُزَّى، فَسَمَّاهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ وَيُكَنَّى اَبَا مُحَمَّدٍ، وَكَانَ شَهِدَ فَتْحَ دِمَشْقَ فَنَفَّلَهُ عُمَرُ لَيْلَى بِنْتَ الْجُودِيِّ حِينَ فَتَحَ دِمَشْقَ، وَكَانَ لَهَا عَاشِقًا

✧✧ معمری کہتے ہیں: ابوبکر ابن ابی شیبہ فرمایا کرتے تھے کہ حضرت عبدالرحمٰن ابن ابی بکر رضی اللہ عنہما کا اصل نام "عبدالعزیٰ" تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا نام "عبدالرحمٰن" رکھا۔ اور ان کی کنیت "ابومحمد" تھی۔ آپ فتح دمشق میں شریک تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لیلیٰ بنت جودی غنیمت کے طور پر ان کو عطا فرمائی۔ آپ اُس سے پیار کرتے تھے۔

6002 - حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ الْاِمَامُ، وَعَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، قَالَا: ثَنَا بِشْرُ بْنُ مُوسَى، ثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، ثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنِي عُمَيْرُ بْنُ يَحْيَى الْغَسَّانِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ، يَقُولُ: اَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ اَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ، اَنَّهُمْ خَرَجُوا اِلَى الشَّامِ فِي رَكْبٍ مِنْ اَهْلِ مَكَّةَ يَمْتَارُونَ، فَاَتَوُا امْرَاَةً يُقَالُ لَهَا: لَيْلَى فَرَاَوْا مِنْ هَيْئَتِهَا وَجَمَالِهَا، فَرَجَعَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ اَبِي بَكْرٍ وَهُوَ يُشَبِّبُ بِهَا:

تَذَكَّرْتُ لَيْلَى وَالسَّمَاوَةَ دُونَهَا ... فَمَا لِابْنَةِ الْجُودِيِّ لَيْلَى وَمَالِيَا

وَاَنِّي اُعَاطِي قُبْلَةً حَارِثِيَّةً ... تَحِلُّ بِبُصْرَى اَوْ تَحِلُّ الْجَوَابِيَا

فَلَمَّا كَانَ زَمَنُ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ، وَافْتَتَحَ الشَّامَ اَصَابُوهَا فِيمَا اَصَابُوا مِنَ السَّبْيِ، فَكَلَّمَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ اَبِي بَكْرٍ فِيهَا خَالِدًا، فَكَتَبَ فِي ذَلِكَ اِلَى اَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَكَتَبَ اَبُو بَكْرٍ يُعْطِهَا اِيَّاهُ.

(التعليق - من تلخيص الذهبي) 6002 - سكت عنه الذهبي في التلخيص

✧✧ عروہ بن زبیر فرماتے ہیں: کہ حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما اہل مکہ کے ایک قافلہ کے ہمراہ ملک شام کی طرف جہاد کے لئے گئے، یہ لوگ ایک عورت کے پاس پہنچے جس کو لیلیٰ کے نام سے پکارا جاتا تھا، ان لوگوں نے اس کے حسن و جمال کو دیکھا، حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکر واپس آئے تو ان کو اُس کی بہت یاد آیا کرتی تھی۔

○ میں نے ساری رات اس کو یاد کیا، جودی کی بیٹی لیلیٰ کے ساتھ یہ میرا کیسا رشتہ قائم ہو گیا ہے۔

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے زمانے میں شام فتح ہوا اور قیدیوں میں لیلیٰ بھی آئی، حضرت عبدالرحمٰن ابن ابی بکر رضی اللہ عنہما نے حضرت خالد بن ولید سے اس سلسلہ میں بات چیت کی تو حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے اس بارے میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی

جانب خط لکھا (اوراجازت مانگی) حضرت ابوبکرصدیق رضی اللہ عنہ نے جوابی مکتوب میں فرمایا: کہ عبدالرحمٰن کولیلیٰ عطا کردو۔

6003 - اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْهَرِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ الْبَرَاءِ، اَنْبَاَ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الْمَدِينِيُّ، ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ، اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ اَبِي بَكْرٍ، فِي فِتْيَةٍ مِنْ قُرَيْشٍ هَاجَرُوا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ الْفَتْحِ

(التعليق - من تلخيص الذهبی)6003 - سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✦✦ علی بن زید بن جدعان فرماتے ہیں: حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکر قریشی جوانوں کی اس جماعت میں تھے جو فتح مکہ سے پہلے ہجرت کر کے مدینہ شریف آ گئے تھے۔

6004 - حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ الْاَصْبَهَانِيُّ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْجَهْمِ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ اَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ لَمْ يَزَلْ عَلَى دِيْنِ قَوْمِهِ فِي الشِّرْكِ حَتّٰى شَهِدَ بَدْرًا مَعَ الْمُشْرِكِينَ، وَدَعَا اِلَى الْبِرَازِ، فَقَامَ اِلَيْهِ اَبُوْهُ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لِيُبَارِزَهُ، فَذَكَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ لِاَبِي بَكْرٍ: مَتِّعْنَا بِنَفْسِكَ

✦✦ محمد بن عمر فرماتے ہیں: اور عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما اپنی قوم کے مشرکانہ دین پر قائم تھے، آپ مشرکین کے ہمراہ جنگ بدر میں شریک ہوئے تھے، آپ نے جنگ کے لئے مدمقابل کو پکارا، تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ان کے ساتھ لڑنے کے لئے اٹھے، پھر ان کو یاد آیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر کو فرمایا تھا کہ تم اپنی جان کے ساتھ ہمیں فائدہ دو۔

ثُمَّ اِنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ اَسْلَمَ فِي هُدْنَةِ الْحُدَيْبِيَةِ، وَكَانَ يُكَنّٰى اَبَا عَبْدِاللّٰهِ، وَمَاتَ سَنَةَ ثَلَاثٍ وَخَمْسِينَ فِي اِمَارَةِ مُعَاوِيَةَ بْنِ اَبِي سُفْيَانَ، وَكَانَ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ وَلَدٌ يُقَالُ لَهُ اَبُوْ عَتِيقٍ، وَيُقَالُ لِوَلَدِهِ بَنُو اَبِي عَتِيقٍ

پھر حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ حدیبیہ کے موقع پر مسلمان ہو گئے۔ ان کی کنیت ''ابوعبداللہ'' تھی۔ حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہما کی امارت میں ۵۳ ہجری کو ان کا انتقال ہوا۔ حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ کا ایک بیٹا تھا جس کو ''ابوعتیق'' کہا جاتا تھا۔ اور اس کی اولادوں کو ''بنوابی عتیق'' (ابوعتیق کی اولادیں) کہا جاتا تھا۔

6005 - اَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ الْقَاسِمُ بْنُ الْقَاسِمِ السَّيَّارِيُّ بِمَرْوَ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَلِيٍّ الْغَزَّالُ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيقٍ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ اَبِي بَكْرٍ لِاَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: قَدْ رَاَيْتُكَ يَوْمَ اُحُدٍ فَصَفَحْتُ عَنْكَ، فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: لَكِنِّي لَوْ رَاَيْتُكَ لَمْ اَصْفَحْ عَنْكَ

(التعليق - من تلخيص الذهبی)6005 - سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✦✦ ایوب فرماتے ہیں: حضرت عبدالرحمٰن ابن ابی بکر رضی اللہ عنہما نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کہا: ابا جان جنگ احد میں میں نے کئی مرتبہ آپ سے چشم پوشی کی۔ (اور آپ کو اپنے وار سے بچایا) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لیکن اگر میں تجھے دیکھ لیتا تو میں تیرے ساتھ کوئی رعایت نہ کرتا۔

6006 - اَخْبَرَنِي اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوبَ الثَّقَفِيُّ، ثَنَا مُوسَى بْنُ زَكَرِيَّا التُّسْتَرِيُّ، ثَنَا خَلِيفَةُ بْنُ خَيَّاطٍ، قَالَ: مَاتَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ اَبِي بَكْرٍ فُجَاءَةً، وَكُنْيَتُهُ اَبُو عَبْدِاللّٰهِ، مَاتَ سَنَةَ ثَلَاثٍ وَخَمْسِينَ

✧✧ خلیفہ بن خیاط کہتے ہیں: عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما کا انتقال اچانک ہوا تھا۔ان کی کنیت ''ابوعبداللہ'' تھی، آپ کا انتقال ۵۳ ہجری کو ہوا۔

6007 - اَخْبَرَنِي اَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ النَّضْرِ، ثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ الْفَزَارِيِّ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ، عَنْ اُمِّهِ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ، قَالَتْ: قَدِمَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، فَاَتَيْتُهَا اُعَزِّيهَا بِاَخِيهَا عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ اَبِي بَكْرٍ فَقَالَتْ: رَحِمَ اللّٰهُ اَخِي اِنَّ اَكْثَرَ مَا اَجِدُ فِي نَفْسِي اَنَّهُ لَمْ يُدْفَنْ حَيْثُ مَاتَ، قَالَتْ: وَكَانَ اَخُوهَا قَدْ تُوُفِّيَ بِالْحَبَشَةِ، فَخَرَجَتْ اِلَيْهِ فِئَةُ قُرَيْشٍ، فَحَمَلُوهُ اِلَى اَعْلَى مَكَّةَ

(التعليق - من تلخيص الذهبی) 6007 - سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت صفیہ بنت شیبہ فرماتی ہیں: اُمّ المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا آئیں تو میں ان کے پاس ان کے بھائی عبدالرحمٰن ابن ابی بکر رضی اللہ عنہما کی تعزیت کے لئے گئی۔انہوں نے فرمایا: اللہ تعالیٰ میرے بھائی پر رحم کرے مجھے اکثر یہ پریشانی لاحق رہتی ہے کہ میرے بھائی کو وہاں دفن نہیں کیا گیا جہاں ان کی وفات ہوئی۔صفیہ بنت شیبہ فرماتی ہیں: ان کے بھائی کا انتقال حبشہ میں ہوا تھا، لیکن قریشی جوانوں کی ایک جماعت ان کو اٹھا کر مکہ کے بالائی علاقے میں لے آئی۔

6008 - اَخْبَرَنِي اَبُو اِسْحَاقَ اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ فَارِسٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ شَيْبَةَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، قَالَ: " مَا نَعْلَمُ فِي الْاِسْلَامِ اَرْبَعَةً اَدْرَكُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْآبَاءَ مَعَ الْاَبْنَاءِ اِلَّا: اَبُو قُحَافَةَ، وَاَبُو بَكْرٍ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، وَابْنُهُ اَبُو عَتِيقٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنُ اَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ "

(التعليق - من تلخيص الذهبی) 6008 - سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت موسیٰ بن عقبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم ایسے کسی شخص کو نہیں جانتے جس کی چار پشتوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت ملی ہو، سوائے ان اشخاص کے۔

حضرت ابوقحافہ، حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عبدالرحمٰن ابن ابی بکر اور ان کا بیٹا ابوعتیق محمد بن عبدالرحمٰن ابن ابی بکر رضی اللہ عنہم

6009 - اَخْبَرَنِي اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوبَ الثَّقَفِيُّ، ثَنَا مُوسَى بْنُ زَكَرِيَّا التُّسْتَرِيُّ، ثَنَا خَلِيفَةُ بْنُ خَيَّاطٍ، قَالَ: مَاتَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ اَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فُجَاءَةً

✧✧ خلیفہ بن خیاط فرماتے ہیں: حضرت عبدالرحمٰن ابن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما کی وفات اچانک ہوئی تھی۔

6010 – اَخْبَرَنِیْ اِسْمَاعِیلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ الشَّعْرَانِیُّ، ثنا جَدِّی، ثَنَا نُعَیْمُ بْنُ حَمَّادٍ، ثَنَا مُوسَی بْنُ ثَوْرٍ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِیِّ، عَنْ سَعِیدِ بْنِ الْمُسَیِّبِ، قَالَ: مَا تَعَلَّقَ عَلَی عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ اَبِی بَکْرٍ بِکَذْبَةٍ فِی الْاِسْلَامِ

✧✧ حضرت سعید بن میّب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت عبدالرحمٰن ابن ابی بکر رضی اللہ عنہما نے اسلام میں کبھی بھی جھوٹ نہیں بولا۔

6011 – حَدَّثَنَا اَبُو جَعْفَرٍ اَحْمَدُ بْنُ عُبَیْدِ بْنِ اِبْرَاهِیمَ الْاَسَدِیُّ الْحَافِظُ بِهَمْدَانَ، ثنا اِبْرَاهِیمُ بْنُ الْحُسَیْنِ، ثَنَا اِسْمَاعِیلُ بْنُ اَبِی اُوَیْسٍ، حَدَّثَنِی سُلَیْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ اَبِی عَلْقَمَةَ، عَنْ اُمِّهِ، اَنَّ امْرَاَةً دَخَلَتْ بَیْتَ عَائِشَةَ فَصَلَّتْ عِنْدَ بَیْتِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، وَهِیَ صَحِیحَةٌ فَسَجَدَتْ، فَلَمْ تَرْفَعْ رَاْسَهَا حَتّٰی مَاتَتْ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِی یُحْیِی وَیُمِیتُ، اِنَّ فِی هٰذِهٖ لَعِبْرَةً لِی فِی عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ اَبِی بَکْرٍ، رَقَدَ فِی مَقِیلٍ لَهٗ قَالَهٗ، فَذَهَبُوا یُوقِظُونَهٗ فَوَجَدُوهُ قَدْ مَاتَ، فَدَخَلَ نَفْسَ عَائِشَةَ تُهْمَةٌ اَنْ یَکُونَ صُنِعَ بِهٖ شَرٌّ، وَعَجَّلَ عَلَیْهِ فَدُفِنَ وَهُوَ حَیٌّ فَرَاَتْ اَنَّهٗ عِبْرَةٌ لَهَا، وَذَهَبَ مَا کَانَ فِی نَفْسِهَا مِنْ ذٰلِكَ

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 6011 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ علقمہ بن ابی علقمہ اپنی والدہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ ایک عورت اُمّ المومنین حضرت عائشہ کے گھر میں آئی، اور اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کمرے کے سامنے نماز پڑھی، جب اس نے نماز شروع کی تو بالکل تندرست وتوانا تھی، جب وہ سجدے میں گئی تو پھر سر نہیں اٹھایا، (دیکھا تو) وہ فوت ہو چکی تھی۔ اُمّ المومنین نے کہا: تمام تعریفیں اس ذات کے لئے ہیں جو زندہ رکھتی ہے اور مارتی ہے۔ اس عورت کی موت میں میرے لئے حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے بہت عبرت ہے، کیونکہ وہ قیلولہ کے لئے لیٹے تھے، جب لوگ ان کو بیدار کرنے کے لئے گئے تو دیکھا کہ وہ فوت ہو چکے تھے، اُمّ المومنین کے دل میں یہ خدشہ رہتا تھا کہ ان کے بھائی کے ساتھ شاید زیادتی ہوئی ہے اور لوگوں نے ان کو دفن کرنے میں عجلت سے کام لیا ہے اور ان کو زندہ ہی دفن کر دیا ہے۔ لیکن جب اُمّ المومنین نے اس عورت کی اتنی اچانک موت دیکھی تو ان کے دل سے وہ خدشہ ختم ہو گیا۔ (اور ان کو یقین آ گیا کہ اتنی جلدی بھی موت آ سکتی ہے۔)

6012 – اَخْبَرَنِی اَحْمَدُ بْنُ یَعْقُوبَ الثَّقَفِیُّ، ثَنَا مُوسَی بْنُ زَکَرِیَّا التُّسْتَرِیُّ، ثنا خَلِیفَةُ بْنُ خَیَّاطٍ، قَالَ: مَاتَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ اَبِی بَکْرٍ سَنَةَ ثَلَاثٍ وَخَمْسِینَ، وَشَهِدَ الْجَمَلَ مَعَ اُخْتِهٖ عَائِشَةَ، وَقَدِمَ عَلَی ابْنِ عَامِرٍ الْبَصْرَةَ

✧✧ خلیفہ بن خیاط کہتے ہیں: حضرت عبدالرحمٰن ابن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما ۵۳ ہجری کو فوت ہوئے، آپ اپنی بہن حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہمراہ جنگ جمل میں شریک ہوئے تھے اور بصرہ میں ابن عامر کے پاس آئے تھے۔

6013 – اَخْبَرَنَا اَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَغْدَادِیُّ بِنَیْسَابُورَ، ثَنَا اَبُو عُلَاثَةَ، ثنا اَبِی، ثنا عِیسَی بْنُ

يُونُسَ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ، قَالَ: تُوُفِّيَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ بِالْحُبْشِيِّ عَلٰى بَرِيدٍ مِنْ مَكَّةَ، فَلَمَّا حَجَّتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَتَتْ قَبْرَهُ فَبَكَتْ وَقَالَتْ: "

وَكُنَّا كَنَدْمَانِيْ جَذِيمَةَ حِقْبَةً مِنَ الدَّهْرِ حَتّٰى قِيلَ لَنْ يَتَصَدَّعَا

فَلَمَّا تَفَرَّقْنَا كَاَنِّي وَمَالِكًا لِطُولِ اجْتِمَاعٍ لَمْ نَبِتْ لَيْلَةً مَعَا

ثُمَّ رَدَّتْ اِلٰى مَكَّةَ وَقَالَتْ اَمَا وَاللّٰهِ لَوْ شَهِدْتُكَ لَدَفَنْتُكَ حَيْثُ مِتَّ

✧✧ ابن ابی ملیکہ فرماتے ہیں: حضرت عبدالرحمٰن ابن ابی بکرصدیق رضی اللہ عنہ حبشی میں فوت ہوئے، یہ مکہ سے ایک ایک برید کے فاصلے پر ہے۔ اُمّ المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا حج کے لئے آئیں تو اُن کی قبرانور پر بھی گئیں، قبرانور کی زیارت کر کے آپ روپڑیں اور وہاں یہ اشعار کہے:

ہم دونوں آپس میں ایسے دوست کی طرح تھے جو ایک طویل عرصہ ایک دوسرے کے ساتھ رہے ہوں۔ حتیٰ کہ لوگ کہتے تھے کہ یہ کبھی ایک دوسرے سے جدا نہیں ہوں گے۔

○ اور جب ہم جدا ہوئے تو ایسی دوری ہوئی، اتنا عرصہ ساتھ گزارنے کے باوجود لگتا تھا کہ ہم ایک دن بھی ساتھ نہیں رہے۔

○ پھر وہ یہ کہتے ہوئے مکہ کی جانب لوٹ آئی کہ اللہ کی قسم! اگر میں وہاں موجود ہوتی تو جہاں تیری وفات ہوئی ہے، میں تجھے وہیں دفن کرواتی۔

6014 – اَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ الْقَاسِمُ بْنُ الْقَاسِمِ السَّيَّارِيُّ بِمَرْوَ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَلِيٍّ الْغَزَّالُ، ثنا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيقٍ، اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، قَالَ: مَا تَعَلَّقَ عَلٰى عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ بِكَذْبَةٍ فِي الْاِسْلَامِ

✧✧ حضرت سعید بن میّب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما نے اسلام میں کبھی جھوٹ نہیں بولا۔

6015 – حَدَّثَنَا اَبُوْ زَكَرِيَّا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنْبَرِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ النَّضْرِ بْنِ سَلَمَةَ الْجَارُودِيُّ، ثَنَا الزُّبَيْرُ بْنُ بَكَّارٍ، حَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالْعَزِيزِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: بَعَثَ مُعَاوِيَةُ اِلٰى عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا بِمِائَةِ اَلْفِ دِرْهَمٍ بَعْدَ اَنْ اَبَى الْبَيْعَةَ لِيَزِيدَ بْنِ مُعَاوِيَةَ، فَرَدَّهَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ وَاَبَى اَنْ يَاْخُذَهَا وَقَالَ: اَبِيعُ دِيْنِيْ بِدُنْيَايَ، وَخَرَجَ اِلٰى مَكَّةَ حَتّٰى مَاتَ بِهَا

(التعليق – من تلخيص الذهبى)6015 – سكت عنه الذهبى فى التلخيص

✧✧ ابراہیم بن محمد بن عبدالعزیز بن عمر بن عبدالرحمٰن بن عوف اپنے والد سے، وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما نے حضرت معاویہ کی بیعت سے انکار کردیا تھا، تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت

عبدالرحمٰن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما کی جانب ایک لاکھ درہم ہدیہ بھیجا۔ حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما نے وہ دراہم قبول کرنے سے انکار کردیا اور واپس بھیج دیئے۔ اور فرمایا: میں دنیا کے بدلے دین کو نہیں بیچ سکتا۔ پھر آپ مکہ کی جانب نکل گئے اور راستے میں فوت ہوگئے۔

6016 – اَخْبَرَنِی اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الْمُزَنِیُّ بِنَیْسَابُورَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَدْلِ، ثَنَا اِبْرَاهِیمُ بْنُ شَرِیكٍ الْاَسَدِیُّ، بِالْكُوفَةِ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ یُونُسَ، ثَنَا اَبُوْ شِهَابٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ قَیْسٍ، عَنِ ابْنِ اَبِی مُلَیْكَةَ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ اَبِی بَكْرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: ائْتِنِی بِدَوَاةٍ وَكَتِفٍ اَكْتُبُ لَكُمْ كِتَابًا لَنْ تَضِلُّوا بَعْدَهُ اَبَدًا، ثُمَّ وَلَّانَا قَفَاهُ، ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَیْنَا، فَقَالَ: یَاْبَی اللّٰهُ وَالْمُؤْمِنُوْنَ اِلَّا اَبَا بَكْرٍ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6016 – إسناده صحيح

✧✧ حضرت عبدالرحمٰن ابن ابی بکر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے پاس قلم دوات لاؤ، میں تمہیں تحریر لکھ دوں تاکہ تم کبھی بھی گمراہ نہ ہو، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری جانب پشت کرلی، کچھ دیر بعد آپ نے اپنا چہرہ ہماری طرف کیا اور فرمایا: اللہ تعالیٰ اور مومنین انکار کررہے ہیں سوائے ابوبکر کے۔

6017 – اَخْبَرَنِی عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِیمَ الْخُزَاعِیُّ، بِمَكَّةَ، ثَنَا اَبُوْ یَحْیَی بْنُ اَبِی مَسَرَّةَ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْوَلِیدِ الْاَزْرَقِیُّ، ثَنَا دَاوُدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ الْعَطَّارُ، حَدَّثَنِی عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ خُثَیْمٍ، عَنْ یُوسُفَ بْنِ مَاهَكَ، عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ اَبِی بَكْرٍ، عَنْ اَبِیهَا، اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ لَهُ: اَرْدِفْ اُخْتَكَ عَائِشَةَ، فَاَعْمِرْهَا مِنَ التَّنْعِیمِ، فَاِذَا هَبَطْتَ الْاَكَمَةَ فَمُرْهَا فَلْتُحْرِمْ، فَاِنَّهَا عَمْرَةٌ مُتَقَبَّلَةٌ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6017 – إسناده قوی

✧✧ حفصہ بنت عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو فرمایا: اپنی بہن عائشہ کو اپنے ساتھ بٹھا لو اور تنعیم سے اس کو عمرہ کراؤ، اور جب پہاڑی سے نیچے اترو تو اس کو کہو کہ احرام باندھ لیں کیونکہ یہ استقبالیہ عمرہ ہے۔

ذِكْرُ مَنَاقِبِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِی بَكْرٍ الصِّدِّیْقِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

حضرت عبداللہ بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما کے فضائل

6018 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ الْبَغْدَادِیُّ، ثَنَا اَبُوْ عُلَاثَةَ، ثَنَا اَبِی، ثَنَا ابْنُ لَهِیعَةَ، ثَنَا اَبُو الْاَسْوَدِ، عَنْ عُرْوَةَ، قَالَ: وَقُتِلَ یَوْمَ الطَّائِفِ مِنَ الْمُسْلِمِینَ مِنْ بَنِی تَیْمِ بْنِ مُرَّةَ عَبْدُاللّٰهِ بْنِ اَبِی بَكْرٍ رُمِیَ بِسَهْمٍ، فَمَاتَ بَعْدَ ذَلِكَ بِخَمْسِینَ یَوْمًا

✧✧ حضرت عروہ فرماتے ہیں: جنگ طائف میں مسلمانوں میں بنی تمیم بن مرہ کی جانب سے عبداللہ بن ابی بکر رضی اللہ عنہما شہید ہوئے، ان کو ایک تیر لگا تھا، اس کے پچاس دن بعد آپ شہید ہوگئے۔

6019 - حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَفَّانَ الْعَامِرِيُّ، ثَنَا اَبُو اُسَامَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: كَانَ الَّذِي يَخْتَلِفُ بِالطَّعَامِ اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِي بَكْرٍ فِي الْغَارِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِي بَكْرٍ

✧✧ ہشام بن عروہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ غار میں تھے تو حضرت عبداللہ بن ابی بکر رضی اللہ عنہ ان تک اشیائے خورد ونوش پہنچاتے تھے۔

6020 - اَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الشَّيْبَانِيُّ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَمَّادِ بْنِ زُغْبَةَ، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُقْبَةَ، قَالَ: مَاتَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِي بَكْرٍ فِي السَّنَةِ الَّتِي مَاتَتْ فِيهَا فَاطِمَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا بَعْدَ وَفَاةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✧✧ سعید بن عقبہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد جس سال سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا انتقال ہوا، اسی سال حضرت عبداللہ بن ابی بکر رضی اللہ عنہما کا انتقال ہوا۔

6021 - اَخْبَرَنِي اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَبَّاسِ الشَّهِيدُ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالَى، ثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ الدَّغُولِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْكَرِيمِ، ثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ عَدِيٍّ، ثَنَا اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، قَالَ: رُمِيَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِي بَكْرٍ بِسَهْمٍ يَوْمَ الطَّائِفِ، فَانْتُقِضَتْ بِهِ بَعْدَ وَفَاةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَرْبَعِينَ لَيْلَةً، فَمَاتَ فَدَخَلَ اَبُو بَكْرٍ عَلَى عَائِشَةَ، فَقَالَ: اَيْ بُنَيَّةُ، وَاللّٰهِ لَكَاَنَّمَا اُخِذَ بِاُذُنِ شَاةٍ، فَاُخْرِجَتْ مِنْ دَارِنَا، فَقَالَتِ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي رَبَطَ عَلَى قَلْبِكَ، وَعَزَمَ لَكَ عَلَى رُشْدِكَ، فَخَرَجَ ثُمَّ دَخَلَ، فَقَالَ: اَيْ بُنَيَّةُ، اَتَخَافُونَ اَنْ تَكُونُوا دَفَنْتُمْ عَبْدَ اللّٰهِ وَهُوَ حَيٌّ؟ فَقَالَتْ: اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُونَ يَا اَبَتِ، فَقَالَ: " اَسْتَعِيذُ بِاللّٰهِ السَّمِيعِ الْعَلِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ، اَيْ بُنَيَّةُ اِنَّهُ لَيْسَ اَحَدٌ اِلَّا وَلَهُ لِمَّتَانِ: لِمَّةٌ مِنَ الْمَلَكِ وَلِمَّةٌ مِنَ الشَّيْطَانِ ." قَالَ: فَقَدِمَ عَلَيْهِ وَفْدُ ثَقِيفٍ، وَلَمْ يَزَلْ ذٰلِكَ السَّهْمُ عِنَاهُ فَاَخْرَجَ اِلَيْهِمْ، فَقَالَ: هَلْ يَعْرِفُ هٰذَا السَّهْمَ مِنْكُمْ اَحَدٌ؟ فَقَالَ: سَعْدُ بْنُ عُبَيْدٍ اَخُو بَنِي الْعَجْلَانِ هٰذَا سَهْمٌ اَنَا بَرَيْتُهُ وَرِشْتُهُ وَعَقَّبْتُهُ، وَاَنَا رَمَيْتُ بِهِ، فَقَالَ اَبُو بَكْرٍ: فَاِنَّ هٰذَا السَّهْمَ الَّذِي قَتَلَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اَبِي بَكْرٍ، فَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي اَكْرَمَهُ بِيَدِكَ، وَلَمْ يُهِنْكَ بِيَدِهِ، فَاِنَّهُ وَاسِعُ الْحِمَى

✧✧ قاسم بن محمد فرماتے ہیں کہ طائف کے محاصرے کے موقع پر حضرت عبداللہ بن ابی بکر رضی اللہ عنہما کو تیر لگا تھا، اس کے چالیس دن بعد اس تیر کی وجہ سے ان کا انتقال ہوگا اور یہ واقعہ رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد کا ہے۔ عبداللہ کی وفات کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے اور فرمایا: اے میری پیاری بیٹی! خدا کی قسم، یوں لگتا ہے جیسے کسی بکری کو کان سے پکڑ کر ہمارے گھر سے نکال دیا گیا ہو، ام المومنین نے کہا: تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے آپ کے دل کو مضبوطی عطا فرمائی ہے اور آپ کو ہدایت پر ثابت قدم رکھا ہے، یہ کہہ کر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ گھر سے باہر چلے گئے، تھوڑی دیر بعد واپس آئے اور فرمایا: کیا تمہیں یہ خدشہ ہے کہ عبداللہ کو زندہ دفن کر دیا گیا ہے؟ اُمّ المؤمنین نے کہا: ابا

جی! انا للہ وانا الیہ راجعون۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: استعیذ باللہ السمیع العلیم من الشیطٰن الرجیم (میں سننے والے اور علم رکھنے والے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں مردود شیطان سے) اے میری پیاری بیٹی ہر شخص کو دو طرح کے خیالات آتے ہیں۔ کچھ خیالات فرشتے کی طرف سے ہوتے ہیں اور کچھ شیطان کی طرف سے۔

راوی کہتے ہیں: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس ثقیف کا وفد آیا، ابھی تک وہ تیر ہمارے پاس سنبھال کر رکھا ہوا تھا، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے وہ تیر نکالا اور فرمایا: کیا تم میں سے کوئی شخص اس تیر کو پہچانتا ہے؟ بنی عجلان کے بھائی حضرت سعد بن عبید نے کہا: یہ تیر تو میرے ہاتھ کا تیار کیا ہوا ہے، اور یہ پھینکا بھی میں نے ہی تھا۔ تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ وہ تیر ہے جس نے عبداللہ بن ابی بکر رضی اللہ عنہما کو شہید کر دیا ہے۔ شکر ہے اس ذات کا جس نے تمہارے ہاتھ سے اُس کو عزت بخشی اور اُس کے ہاتھ سے تمہیں رسوا نہیں کیا۔ بے شک اللہ رب العزت بہت برکت والا ہے۔

6022 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِالْجَبَّارِ، ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كُفِّنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بُرْدَيْ حِبَرَةٍ، كَانَا لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ، وَلُفَّ فِيْهِمَا، ثُمَّ نُزِعَا عَنْهُ، فَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ قَدْ اَمْسَكَ تِلْكَ الْحُلَّةَ لِنَفْسِهِ حَتّٰى يُكَفَّنَ فِيْهَا اِذَا مَاتَ، ثُمَّ قَالَ بَعْدَ اَنْ اَمْسَكَهَا: مَا كُنْتُ لِاُمْسِكَ لِنَفْسِي شَيْئًا مَنَعَ اللّٰهُ رَسُوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُكَفَّنَ فِيْهِ، فَتَصَدَّقَ بِهَا عَبْدُ اللّٰهِ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6022 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو، حضرت عبداللہ بن ابی بکر رضی اللہ عنہما کی دو یمنی چادروں میں کفن دیا گیا، اُس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو لپیٹا گیا تھا پھر یہ چادریں اتار لی گئی تھیں۔ حضرت عبداللہ بن ابی بکر رضی اللہ عنہما نے یہ چادریں اپنے کفن کے لئے بہت سنبھال سنبھال کر رکھی تھیں۔ پھر ایک مرتبہ فرمانے لگے: جس کپڑے میں کفن لینے سے اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو روک دیا تھا، میں اس کو اپنے کفن کے لئے کیوں سنبھال کر رکھوں۔ پھر حضرت عبداللہ نے یہ چادریں صدقہ کر دی تھیں۔

6023 – حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِسْحَاقَ الْخُرَاسَانِيُّ الْعَدْلُ بِبَغْدَادَ، ثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شَاكِرٍ، ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ الْهَيْثَمِ، ثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ الْاَشْعَثِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَارَةَ الْاَنْصَارِيِّ، عَنْ جَهْمِ بْنِ عُثْمَانَ السُّلَمِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اِذَا بَلَغَ الْمَرْءُ الْمُسْلِمُ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً صَرَفَ اللّٰهُ عَنْهُ ثَلَاثَةَ اَنْوَاعٍ مِنَ الْبَلَاءِ: الْجُنُوْنَ وَالْجُذَامَ وَالْبَرَصَ، وَاِذَا بَلَغَ خَمْسِيْنَ سَنَةً غَفَرَ لَهُ ذَنْبَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْهُ وَمَا تَاَخَّرَ، وَكَانَ اَسِيْرَ اللّٰهِ فِي الْاَرْضِ، وَالشَّفِيْعَ فِي اَهْلِ بَيْتِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ"

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6023 – حذفه الذهبی من التلخيص لضعفه

✧✧ حضرت عبداللہ بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب مسلمان چالیس سال کی عمر کو پہنچتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُس سے تین قسم کی آزمائش ختم فرمادیتا ہے۔ جنون، جذام اور برص۔ اور جب مسلمان کی عمر پچاس سال ہوجاتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے اگلے پچھلے تمام گناہ معاف فرمادیتا ہے اور وہ زمین میں اللہ تعالیٰ کا قیدی ہوتا ہے اور قیامت کے دن اپنے گھر والوں کے لئے سفارشی بھی ہوگا۔

ذِكْرُ مَنَاقِبِ اَبِىْ عَتِيقٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِىْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمْ

ابوعتیق محمد بن عبدالرحمٰن بن ابی بکر صدیق رضوان اللہ علیہم اجمعین کے فضائل

6024 - حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيٰى، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ فَارِسٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ الْبُخَارِيُّ، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ شَيْبَةَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِىْ بَكْرٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، قَالَ: مَا نَعْلَمُ فِى الْاِسْلَامِ اَرْبَعَةً اَدْرَكُوا النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْآبَاءُ مَعَ الْاَبْنَاءِ اِلَّا اَبُوْ قُحَافَةَ، وَاَبُوْ بَكْرٍ، وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِىْ بَكْرٍ، وَاَبُوْ عَتِيقٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ

✧✧ موسیٰ بن عقبہ فرماتے ہیں: ہم ایسے کسی شخص کو نہیں جانتے جس کی چار پشتیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت سے فیضیاب ہوئی ہوں سوائے ان لوگوں کے۔ حضرت ابوقحافہ۔ حضرت ابوبکر صدیق۔ حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکر اور ابوعتیق محمد بن عبدالرحمٰن رضوان اللہ علیہم اجمعین۔

ذِكْرُ مَنَاقِبِ الْمُهَاجِرِ بْنِ قُنْفُذٍ الْقُرَشِىِّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ

مہاجر بن قنفذ قرشی رضی اللہ عنہ کے فضائل

6025 - حَدَّثَنِىْ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ بَالَوَيْهِ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَرْبِىُّ، ثَنَا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ، قَالَ: " الْمُهَاجِرُ بْنُ قُنْفُذِ بْنِ عُمَيْرِ بْنِ جُدْعَانَ بْنِ كَعْبِ بْنِ سَعْدِ بْنِ تَيْمِ بْنِ مُرَّةَ، وَكَانَ قُنْفُذُ بْنُ عُمَيْرٍ مِنْ اَشْرَافِ قُرَيْشٍ، وَكَانَ يُقَالُ لَهُ: شَارِبُ الذَّهَبِ، اُمُّهُ هِنْدُ بِنْتُ الْحَارِثِ مِنْ بَنِىْ غَنْمِ بْنِ مَالِكِ بْنِ عَبْدِمَنَاةَ بْنِ عَلِيِّ بْنِ لُبَانَةَ اَتَى الْمُهَاجِرَ اِلَى الْبَصْرَةِ، وَمَاتَ بِهَا "

✧✧ مصعب بن عبداللہ نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے "مہاجر بن قنفذ بن عمیر بن جدعان بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ"۔ حضرت قنفذ کا شمار قریش کے بااعتماد لوگوں میں ہوتا ہے، ان کو "شارب الذہب" کے نام سے بھی پکارا جاتا ہے۔ ان کی والدہ ہند بنت حارث ہے جن کا تعلق بنی غنم بن مالک بن عبدمناۃ بن علی بن لبانہ ہیں۔ آپ مہاجر ہوکر بصرہ کی طرف آگئے تھے اور یہیں بصرہ میں ان کا انتقال ہوا۔

6026 - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْبَاقِى بْنُ قَانِعٍ الْحَافِظُ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْقَزَّازُ، ثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ طَالِبٍ، ثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِىْ عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ حُصَيْنِ بْنِ الْمُنْذِرِ، عَنِ الْمُهَاجِرِ بْنِ قُنْفُذٍ،

قَالَ: مَرَرْتُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَتَوَضَّأُ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ، فَلَمَّا فَرَغَ رَدَّهُ عَلَيَّ وَاعْتَذَرَ اِلَيَّ، وَقَالَ: اِنَّهُ لَمْ يَمْنَعْنِي اَنْ اَرُدَّ عَلَيْكَ اِلَّا اَنِّي كَرِهْتُ اَنْ اَذْكُرَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَاَنَا عَلَى غَيْرِ طَهَارَةٍ

✧✧ مہاجر بن قنفذ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس سے گزرا، اس وقت رسول اللہ وضو کررہے تھے، میں نے آپ علیہ السلام کو سلام کیا، لیکن آپ ﷺ نے اس کا جواب نہیں دیا، پھر آپ جب فارغ ہوئے تو مجھے سلام کا جواب دیا اور تاخیر سے جواب دینے کی وجہ بیان کی اور فرمایا: میں نے جواب دینے میں صرف اس لئے تاخیر کی کہ اللہ تعالیٰ کا نام بغیر طہارت کے لینا مجھے اچھا نہیں لگا۔

ذِكْرُ مَنَاقِبِ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت کعب بن عجرہ انصاری رضی اللہ عنہ کے فضائل

6027 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْغِفَارِيُّ بِمَرْوَ، ثَنَا عَبْدَانُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى الْحَافِظُ، قَالَ: سَمِعْتُ اَحْمَدَ بْنَ زُهَيْرٍ، يَقُوْلُ: كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ بْنِ عَدِيِّ بْنِ عَبْدِالْحَارِثِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَوْفِ بْنِ غَنْمِ بْنِ سَوَادَةَ، وَيُقَالُ لِآبَائِهِ الْقَوَاقِلُ، وَكَانَ اَحْرَمَ مِنَ الشَّامِ حِينَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ اِلَى الْحُدَيْبِيَةِ يُرِيدُ الْعُمْرَةَ، فَوَافَقَ قُدُومُهُ خُرُوجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ مَعَهُ، وَكَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ حَلِيفُ بَنِي عَوْفِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ

✧✧ احمد بن زہیر نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے ''کعب بن عجرہ بن عدی بن عبدالحارث بن عمرو بن عوف بن غنم بن سوادۃ'' ان کے آباء کو قواقل کہا جاتا تھا جب نبی اکرم ﷺ عمرہ حدیبیہ کے لئے نکلے تو یہ شام سے احرام باندھ کر نکلے، رسول اللہ ﷺ کے نکلتے نکلتے یہ آپ ﷺ سے آملے، حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ بنی عوف بن حارث بن خزرج کے حلیف تھے۔

6028 - حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالْحَكَمِ، ثَنَا اَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ، حَدَّثَنِي سَعْدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ، عَنْ اَبِيهِ، فَقُلْتُ: يَا اَبَا مُحَمَّدٍ مَا الَّذِي اَمَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَمَنَ الْحُدَيْبِيَةِ فِي اِحْرَامِكَ؟ فَقَالَ: قَالَ لِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: احْلِقْ، احْلِقْ

✧✧ سعد بن اسحاق بن کعب بن عجرہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ میں نے کہا: اے محمد! احرام سے متعلق وہ

6026: سنن ابی داود - کتاب الطهارة' باب ایرد السلام وهو یبول - حدیث: 16' سنن ابن ماجه - کتاب الطهارة وسننها' باب الرجل یسلم علیه وهو یبول - حدیث: 347' صحیح ابن حبان - کتاب الرقائق' باب قراءة القرآن - ذکر خبر قد یوهم غیر طلبة العلم من مظانه انه مضاد' حدیث: 803' صحیح ابن خزیمة - کتاب الوضوء' جماع ابواب فضول التطهیر والاستحباب من غیر إیجاب - باب استحباب الوضوء لذکر الله' حدیث: 206' السنن للنسائی - کتاب الطهارة' ذکر الفطرة - رد السلام بعد الوضوء' حدیث: 38' شرح معانی الآثار للطحاوی - باب التسمیة علی الوضوء' حدیث: 73' مسند احمد بن حنبل - اول مسند الکوفیین' حدیث المهاجر بن قنفذ - حدیث: 18661' الآحاد والمثانی لابن ابی عاصم - ومن ذکر المهاجر بن قنفذ بن عمیر بن جدعان التیمی' حدیث: 626

کیا بات تھی جس کا حکم تمہیں رسول اللہ ﷺ نے حدیبیہ کے موقع پر دیا تھا؟ انہوں نے کہا: مجھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا۔ حلق کراؤ، حلق کراؤ۔

6029 – حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ الْاَصْبَهَانِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ رَبِيعَةَ، ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: مَاتَ كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ بِالْمَدِيْنَةِ سَنَةَ اثْنَتَيْنِ وَخَمْسِينَ، وَهُوَ يَوْمَئِذٍ ابْنُ خَمْسٍ وَسَبْعِينَ سَنَةً

✧✧ محمد بن عمر فرماتے ہیں: حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ میں ۵۲ ہجری کو فوت ہوئے، اور وفات کے وقت ان کی عمر ۷۵ برس ہو چکی تھی۔

6030 – حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْحَافِظُ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ الْهِلَالِيُّ، ثَنَا مُعَلَّى بْنُ اَسَدٍ، ثَنَا وُهَيْبٌ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ سَابِطٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ: يَا كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ، اِنِّي اُعِيذُكَ بِاللّٰهِ مِنْ اِمَارَةِ السُّفَهَاءِ . قَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، وَمَا اِمَارَةُ السُّفَهَاءِ ؟ قَالَ: اُمَرَاءُ يَكُوْنُوْنَ مِنْ بَعْدِي مَنْ دَخَلَ عَلَيْهِمْ فَصَدَّقَهُمْ بِكَذِبِهِمْ، وَاَعَانَهُمْ عَلَى ظُلْمِهِمْ، فَلَيْسَ مِنِّي وَلَسْتُ مِنْهُ، وَلَنْ يَرِدَ عَلَيَّ الْحَوْضَ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)6030 – سكت عنه الذهبي في التلخيص

✧✧ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: میں تمہیں اللہ کی پناہ میں دیتا ہوں بے وقوفوں کی حکومت سے۔ انہوں نے پوچھا: یارسول اللہ بے وقوفوں کی کیا علامت ہے؟ حضرت کعب نے فرمایا: کچھ امراء میرے بعد ہوں گے، جو ان کے پاس جائے گا وہ ان کے جھوٹ کی تصدیق کرے گا، اور ظلم پر ان کی مدد کرے گا، نہ اس کا تعلق مجھ سے ہے اور نہ میرا اس سے کوئی تعلق۔ اور نہ ہی وہ میرے پاس حوض کوثر پر آسکے گا۔

ذِكْرُ مَنَاقِبِ اَبِي قَتَادَةَ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت ابوقتادہ انصاری رضی اللہ عنہ کے فضائل

6031 – حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْاَصْبَهَانِيُّ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْجَهْمِ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: " اَبُوْ قَتَادَةَ الْحَارِثُ بْنُ رِبْعِيِّ بْنِ بُلْدُمَةَ بْنِ خُنَاسِ بْنِ سِنَانِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ غَنْمِ بْنِ كَعْبِ بْنِ سَلَمَةَ بْنِ سَعْدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ اَسَدِ بْنِ سَارِدَةَ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جُشَمِ بْنِ الْجَرَّاحِ، وَاخْتُلِفَ فِي

6030:صحيح ابن حبان - كتاب الصلاة' باب فضل الصلوات الخمس - ذكر البيان بان الصلاة قربان للعبيد يتقربون بها إلى بارئهم جل' حديث:1743'مسند احمد بن حنبل - ومن مسند بني هاشم' مسند جابر بن عبد الله رضي الله عنه - حديث:15019'مسند عبد بن حميد - من مسند جابر بن عبد الله' حديث:1139'مسند الحارث - كتاب الإمارة' باب في الامراء السفهاء ومن يعينهم على ظلمهم - حديث:608

اسْمِهِ فَكَانَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، يَقُوْلُ: اسْمُهُ النُّعْمَانُ بْنُ رِبْعِيٍّ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: عَمْرُو بْنُ رِبْعِيٍّ شَهِدَ أُحُدًا وَالْخَنْدَقَ، وَمَا بَعْدَ ذٰلِكَ مِنَ الْمَشَاهِدِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "

✧✧ محمد بن عمر نے ان کانسب یوں بیان کیا ہے''ابوقتادہ حارث بن ربعی بن بلدمہ بن خناس بن سنان بن عبید بن عدی بن غنم بن کعب بن سلمہ بن سعد بن علی بن اسد بن ساردہ بن یزید بن جشم بن جراح'' ان کے نام کے بارے میں مؤرخین کا اختلاف ہے۔محمد بن اسحاق کا کہنا ہے کہ ان کا نام''نعمان بن ربعی'' ہے۔بعض دیگر مؤرخین کا موقف ہے کہ ان کا نام عمرو بن ربعی ہے۔آپ جنگ احد، خندق اور اس کے بعد کے تمام غزوات میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ شریک ہوئے۔

6032 – قَالَ ابْنُ عُمَرَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنُ أَبِي قَتَادَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ، قَالَ: أَدْرَكَنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ ذِي قَرَدٍ فَنَظَرَ إِلَيَّ، فَقَالَ: اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُ فِي شِعْرِهِ وَبَشَرِهِ وَقَالَ: أَفْلَحَ وَجْهُكَ. قُلْتُ: وَوَجْهُكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ. قَالَ: قُتِلَتْ مَسْعَدَةُ؟ قُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ: فَمَا هٰذَا الَّذِي بِوَجْهِكَ؟ قُلْتُ: سَهْمٌ رُمِيتُ بِهِ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ. قَالَ: فَادْنُ فَدَنَوْتُ مِنْهُ، فَبَصَقَ عَلَيْهِ فَمَا ضَرَبَ عَلَيَّ قَطُّ، وَلَا قَاحَ

✧✧ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ذی قرد کے دن رسول اللہ ﷺ نے مجھے دیکھ کر یوں دعا دی''اے اللہ اس کے بالوں میں اور اس کے چہرے میں برکت عطا فرما، اور کہا، اللہ تعالیٰ تیرے چہرے کو کامیاب کرے، میں نے کہا: یارسول اللہ ﷺ اور اللہ تعالیٰ آپ کے چہرے کو بھی کامیاب فرمائے، آپ ﷺ نے پوچھا: کیا مسعدہ شہید ہو گئے؟ میں نے کہا: جی ہاں یارسول اللہ ﷺ۔آپ ﷺ نے پوچھا: یہ تمہارے چہرے پر کیا ہوا ہے؟ میں نے کہا: یارسول اللہ ﷺ یہ تیر کا زخم ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میرے قریب آؤ، میں آپ ﷺ کے قریب ہوا، تو حضور ﷺ نے میرے چہرے پر اپنا لعاب دہن مبارک لگایا، اس کے بعد نہ تو زخم بہا، اور نہ اس میں درد باقی رہا۔

قَالَ ابْنُ عُمَرَ: وَحَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بِنِ أَبِي قَتَادَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: تُوُفِّيَ أَبُوْ قَتَادَةَ بِالْمَدِيْنَةِ سَنَةَ أَرْبَعٍ وَخَمْسِينَ وَهُوَ ابْنُ سَبْعِينَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ: وَلَمْ أَرَ بَيْنَ أَبِي قَتَادَةَ وَأَهْلِ الْبَلَدِ عِنْدَنَا اخْتِلَافًا، إِنَّ أَبَا قَتَادَةَ تُوُفِّيَ بِالْمَدِيْنَةِ وَقَدْ رَوَى أَهْلُ الْكُوْفَةِ، أَنَّ أَبَا قَتَادَةَ مَاتَ بِالْكُوْفَةِ

✧✧ یحییٰ بن عبداللہ بن ابی قتادہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ ستر برس کی عمر میں سن ۵۴ ہجری میں مدینہ منورہ میں فوت ہوئے۔

محمد بن عمر فرماتے ہیں: کہ ہمارے علماء میں اس بارے میں کوئی اختلاف نہیں ہے کہ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کا انتقال مدینہ منورہ میں ہوا۔اور اہل کوفہ کا کہنا ہے کہ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کا انتقال کوفہ میں ہوا۔

6033 – أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْحَافِظُ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ الثَّقَفِيُّ، أَخْبَرَنِي أَبُوْ يُوْنُسَ، أَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ، قَالَ: أَبُوْ قَتَادَةَ بْنُ رِبْعِيٍّ أَحَدُ بَنِي سَلَمَةَ، تُوُفِّيَ بِالْمَدِيْنَةِ أَرْبَعٍ وَخَمْسِينَ وَهُوَ ابْنُ سَبْعِينَ

✧✧ ابراہیم بن منذر فرماتے ہیں کہ حضرت ابوقتادہ بن ربعی بنی سلمہ کے فرد ہیں، ان کا انتقال ۵۴ ہجری کو مدینہ میں

ہوا۔ وفات کے وقت ان کی عمر ستر برس تھی۔

ذِكْرُ مَنَاقِبِ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کے فضائل

6034 - سَمِعْتُ اَبَا الْعَبَّاسِ مُحَمَّدَ بْنَ يَعْقُوْبَ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ الْعَبَّاسَ بْنَ مُحَمَّدٍ الدُّوْرِيَّ، سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ مَعِيْنٍ، يَقُوْلُ: ثَوْبَانُ مَوْلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، هُوَ اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ

✧✧ حضرت یحییٰ بن معین فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام حضرت ثوبان کی کنیت ''ابوعبداللہ'' تھی۔

6035 - اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الثَّقَفِيُّ، ثَنَا مُوْسَى بْنُ زَكَرِيَّا، ثَنَا خَلِيفَةُ بْنُ خَيَّاطٍ، قَالَ: ثَوْبَانُ مَوْلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَصْلُهُ مِنَ الْيَمَنِ، اَصَابَهُ سَبْيٌ، فَمَنَّ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يُكَنَّى اَبَا عَبْدِاللّٰهِ، مَاتَ بِحِمْصَ سَنَةَ اَرْبَعٍ وَخَمْسِيْنَ

✧✧ خلیفہ بن خیاط فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کی پیدائش یمن میں ہوئی، پھر یہ قیدی ہوکر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر احسان کرتے ہوئے ان کو آزاد کر دیا تھا، ان کی کنیت ''ابوعبد اللہ'' تھے۔ اور ۵۴ ہجری کو حمس میں ان کا انتقال ہوا۔

6036 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُظَفَّرِ الْحَافِظُ، ثَنَا بَكْرُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَفْصٍ الْوَصَّابِيُّ، بِحِمْصَ، ثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى صَاحِبُ التَّارِيخِ، قَالَ: وَمِمَّا انْتَهَى اِلَيْنَا مِنْ خَبَرِ حِمْصَ، وَمَنْ نَزَلَهَا مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَمِنْ مَوَالِي قُرَيْشٍ ثَوْبَانُ بْنُ بُجْدُدٍ يُكَنَّى اَبَا عَبْدِاللّٰهِ رَجُلٌ مِنَ الْاَلْهَانِ اَصَابَهُ السَّبْيُ فَاَعْتَقَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ لَهُ: يَا ثَوْبَانُ اِنْ شِئْتَ اَنْ تَلْحَقَ مَنْ اَنْتَ مِنْهُ فَاَنْتَ مِنْهُمْ، وَاِنْ شِئْتَ اَنْ تَثْبُتَ، وَاَنْتَ مِنَّا اَهْلَ الْبَيْتِ عَلَى وَلَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ قَالَ: بَلْ اَثْبُتُ عَلَى وَلَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَمَاتَ بِحِمْصَ فِي اِمَارَةِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ قُرْطٍ عَلَيْهَا سَنَةَ اَرْبَعٍ وَخَمْسِيْنَ

✧✧ ابوبکر احمد بن محمد بن عیسیٰ مؤرخ لکھتے ہیں: ہمارے پاس حمص کی جو آخری اطلاعات موصول ہوئی ہیں، کہ وہاں پر اصحاب رسول میں سے اور قریش کے موالی میں سے سب سے آخر میں حضرت ثوبان بن بجدد رضی اللہ عنہ ہیں۔ ان کی کنیت ''ابوعبداللہ'' تھی، ان کا تعلق الہان قبیلے سے تھا، یہ قیدی ہوکر آئے تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو آزاد کر دیا تھا اور حضرت ثوبان سے فرمایا تھا کہ اے ثوبان! اگر تم اپنے قبیلے میں واپس جانا چاہو تو جاسکتے ہو اور اگر اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی سرپرستی میں یہیں رہنا چاہتے ہو تو یہاں رہ لو، حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سرپرستی میں رہنا قبول کیا۔ حضرت عبداللہ بن قرط رضی اللہ عنہ کی امارت میں ۵۴ ہجری کو حمص میں انتقال کیا۔

6037 - اَخْبَرَنِي الشَّيْخُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالَى، اَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِالْعَزِيزِ، اَنَا اِسْحَاقُ بْنُ

إِسْمَاعِيلَ الطَّالْقَانِيُّ، ثَنَا مَسْعَدَةُ بْنُ الْيَسَعِ، عَنِ الْخَصِيبِ بْنِ جَحْدَبٍ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ شُفَيٍّ، عَنْ اَبِي اَسْمَاءَ، عَنْ ثَوْبَانَ، قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا حَلَفْتَ عَلَى مَعْصِيَةٍ فَدَعْهَا، وَاقْذِفْ ضَغَائِنَ الْجَاهِلِيَّةِ تَحْتَ قَدَمِكَ، وَإِيَّاكَ وَشُرْبَ الْخَمْرِ، فَإِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَمْ يُقَدِّسْ شَارِبَهَا

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6037 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت ثوبان فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: جب تو کسی گناہ پر قسم کھالے تو اس کو چھوڑ دے اور زمانہ جاہلیت کے آپس کے بغض اپنے قدموں کے نیچے پھینک دو، اور شراب نوشی سے بچو کیونکہ اللہ تعالیٰ شراب نوش کو پسند نہیں کرتا۔

6038 – حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الصَّفَّارُ، ثَنَا عِمْرَانُ بْنُ عَبْدِالرَّحِيمِ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ قَرِينٍ الْبَاهِلِيُّ، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ رَاشِدٍ، عَنِ الْخَلِيلِ بْنِ مُرَّةَ، عَنْ حُمَيْدٍ الْاَعْرَجِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ ثَوْبَانَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ الدُّعَاءَ يَرُدُّ الْقَضَاءَ، وَإِنَّ الْبِرَّ يَزِيدُ فِي الرِّزْقِ، وَإِنَّ الْعَبْدَ لَيُحْرَمُ الرِّزْقَ بِالذَّنْبِ يُصِيبُهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6038 – ابن قرين كذاب

✧✧ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک دعا قضا کو ٹال دیتی ہے، اور بے شک نیک عمل کرنے سے رزق میں اضافہ ہوتا ہے اور بے شک گناہ کی وجہ سے رزق تنگ ہو جاتا ہے۔

6039 – اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ اَيُّوبَ، ثَنَا اَبُوْ حَاتِمٍ الرَّازِيُّ، وَحَدَّثَنَا مُكْرَمُ بْنُ اَحْمَدَ الْقَاضِي، ثَنَا اَبُوْ إِسْمَاعِيلَ السُّلَمِيُّ، قَالَا: ثَنَا اَبُوْ تَوْبَةَ الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ الْحَلَبِيُّ، ثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَّامٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ سَلَّامٍ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ، سَمِعَ اَبَا سَلَّامٍ، حَدَّثَنِي اَبُوْ اَسْمَاءَ الرَّحَبِيُّ، اَنَّ ثَوْبَانَ، مَوْلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهُ، قَالَ: كُنْتُ وَاقِفًا بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجَاءَهُ حَبْرٌ مِنْ اَحْبَارِ الْيَهُودِ، فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ، فَدَفَعْتُهُ دَفْعَةً كَادَ يُصْرَعُ مِنْهَا، فَقَالَ: لِمَ تَدْفَعُنِي؟ فَقُلْتُ: اَلَا تَقُولُ يَارَسُولَ اللّٰهِ،

6038:سنن ابن ماجه - المقدمة باب فی القدر - حديث: 89مصنف ابن ابی شيبة - كتاب الدعاء ' من قال : الدعاء يرد القدر - حديث: 29262' مسند احمد بن حنبل - مسند الانصار' ومن حديث ثوبان - حديث: 21848'المعجم الكبير للطبرانی - باب الثاء ' باب من اسمه ثعلبة - ثوبان مولی رسول الله صلی الله عليه وسلم' حديث: 1427

6039:صحيح مسلم - كتاب الحيض' باب بيان صفة منی الرجل - حديث: 499'صحيح ابن خزيمة - كتاب الوضوء ' جماع ابواب غسل الجنابة - باب صفة ماء الرجل الذی يوجب الغسل ' حديث: 232'صحيح ابن حبان - كتاب إخباره صلی الله عليه وسلم عن مناقب الصحابة ' ذكر الإخبار عن وصف اول ما ياكل اهل الجنة عند دخولهم - حديث: 7529'السنن الكبری للنسائی - كتاب عشرة النساء ' كيف تؤنث المراة - حديث: 8796'مشكل الآثار للطحاوی - باب بيان مشكل ما روی عن رسول الله صلی الله عليه' حديث: 2232'المعجم الاوسط للطبرانی - باب الالف' من اسمه احمد - حديث: 469'المعجم الكبير للطبرانی - باب الثاء ' باب من اسمه ثعلبة - ثوبان مولی رسول الله صلی الله عليه وسلم' حديث: 1400

فَقَالَ الْيَهُودِيُّ: اَمَا اِنَّا نَدْعُوهُ بِاسْمِهِ الَّذِي سَمَّاهُ بِهِ اَهْلُهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اسْمِي الَّذِي سَمَّانِيْ بِهِ اَهْلِي مُحَمَّدٌ . قَالَ الْيَهُودِيُّ: جِئْتُ اَسْاَلُكَ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَيَنْفَعُكَ اِنْ حَدَّثْتُكَ؟ قَالَ: اَسْمَعُ بِاُذُنِي، فَنَكَتَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعُودٍ مَعَهُ، فَقَالَ: سَلْ . فَقَالَ الْيَهُودِيُّ: اَيْنَ يَكُونُ النَّاسُ يَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ غَيْرَ الْاَرْضِ وَالسَّمَاوَاتُ؟ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فِي الظُّلْمَةِ دُونَ الْحَشْرِ . قَالَ: فَمَنْ اَوَّلُ النَّاسِ اِجَازَةً؟ قَالَ: فُقَرَاءُ الْمُهَاجِرِينَ . قَالَ: فَمَا تُحْفَتُهُمْ يَوْمَ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ؟ قَالَ: زِيَادَةُ كَبِدِ النُّونِ . قَالَ: فَمَا غِذَاؤُهُمْ فِي اَثَرِهِ؟ قَالَ: يُنْحَرُ لَهُمْ ثَوْرُ الْجَنَّةِ الَّذِي كَانَ يَاْكُلُ مِنْ اَطْرَافِهَا . قَالَ: فَمَا شَرَابُهُمْ عَلَيْهِ؟ قَالَ: نَهْرٌ يُسَمَّى سَلْسَبِيلًا . قَالَ: صَدَقْتَ وَجِئْتُ اَسْاَلُكَ عَنْ شَيْءٍ لَا يَعْلَمُهُ اَحَدٌ مِنْ اَهْلِ الْاَرْضِ اِلَّا نَبِيٌّ اَوْ رَجُلٌ اَوْ رَجُلَانِ قَالَ: اَيَنْفَعُكَ اِنْ حَدَّثْتُكَ؟ قَالَ: اَسْمَعُ بِاُذُنِي، قَالَ: جِئْتُ اَسْاَلُكَ عَنِ الْوَلَدِ، قَالَ: مَاءُ الرَّجُلِ اَبْيَضُ، وَمَاءُ الْمَرْاَةِ اَصْفَرُ، فَاِذَا اجْتَمَعَا فَعَلَا مَنِيُّ الرَّجُلِ مَنِيَّ الْمَرْاَةِ اَذْكَرَ بِاِذْنِ اللّٰهِ، وَاِذَا عَلَا مَنِيُّ الْمَرْاَةِ مَنِيَّ الرَّجُلِ اَنَّثَ بِاِذْنِ اللّٰهِ . قَالَ الْيَهُودِيُّ: صَدَقْتَ وَاِنَّكَ لَنَبِيٌّ ثُمَّ انْصَرَفَ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَقَدْ سَاَلَنِيْ هٰذَا عَنِ الَّذِي سَاَلَنِيْ عَنْهُ، وَلَا عِلْمَ لِي بِشَيْءٍ مِنْهُ حَتّٰى اَتَانِي اللّٰهُ تَعَالٰى بِهٖ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6039 – علی شرط البخاری ومسلم

✧✧ رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے سامنے کھڑا ہوا تھا ایک یہودی عالم حضور ﷺ کے پاس آیا اور کہا ''السلام علیک یا محمد''۔ میں نے اس کو اچانک زوردار دھکا دیا،

اس نے پوچھا: تم نے مجھے دھکا کیوں دیا؟

میں نے کہا: تم ''یارسول اللہ ﷺ'' نہیں کہہ سکتے؟

یہودی نے کہا: ہم تو ان کو اُسی نام سے پکاریں گے جو نام ان کے گھر والوں نے رکھا ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے گھر والوں نے میرا نام ''محمد'' رکھا ہے۔

یہودی نے کہا: میں آپ سے کچھ پوچھنے کے لئے آیا ہوں،

رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: اگر میں تمہیں کچھ بتاؤں تو تمہیں اس کا کوئی فائدہ ہوگا؟

اُس نے کہا: میں اپنے کانوں سے آپ کی بات سنوں گا۔

رسول اللہ ﷺ نے ایک لکڑی کے ساتھ اس کو چوبھ ماری اور فرمایا: پوچھو!

یہودی نے کہا: جس دن زمین آسمان ریزہ ریزہ ہو جائیں گے تو اس دن لوگ کہاں ہوں گے؟

حضور ﷺ نے فرمایا: اندھیرے میں ہوں گے لیکن ابھی حشر قائم نہیں ہوا ہوگا۔

اُس نے پوچھا: سب سے پہلے کس کو اجازت ملے گی؟

حضور ﷺ نے فرمایا: فقراء مہاجرین کو۔

اُس نے پوچھا: جس دن وہ جنت میں داخل ہوں گے تو ان کو سب سے پہلے کیا تحفہ دیا جائے گا؟

آپ نے فرمایا: مچھلی۔

اُس نے کہا: اس کے بعد ان کو کھانے کو کیا دیا جائے گا؟

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ان کے لئے جنتی بیل ذبح کیا جائے گا جس کے سری پائے وغیرہ دنیا میں کھایا کرتا تھا۔

اُس نے پوچھا: ان کو پینے کیلئے کیا دیا جائے گا؟

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک نہر ہے جس کا نام ''سلسبیل'' ہے۔

اُس یہودی نے کہا: آپ نے سچ فرمایا۔ اور میں آپ سے ایک ایسی بات پوچھنے کے لئے آیا ہوں جو نبی کے علاوہ صرف ایک دو آدمی ہی جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر میں تمہیں اس کا جواب دے دوں تو کیا تمہیں اس کا کوئی فائدہ ہوگا؟ اس نے کہا: میں اپنے کانوں سے اس کو سنوں گا۔

اس نے کہا: میں بیٹے کے بارے میں پوچھنا چاہتا ہوں (کہ ایک ہی میاں بیوی سے کبھی بیٹا پیدا ہوتا ہے اور کبھی بیٹی، اس کی وجہ کیا ہے؟)

آپ ﷺ نے فرمایا: مرد کا مادہ سفید رنگ کا ہوتا ہے اور عورت کا مادہ زرد رنگ کا ہوتا ہے تو جب یہ دونوں مادے جمع ہوتے ہیں تو اگر مرد کی منی عورت کی منی پر غالب آ جائے تو اللہ کے حکم سے لڑکا پیدا ہوتا ہے اور اگر عورت کی منی مرد کی منی پر غالب آ جائے تو اللہ کے حکم سے لڑکی پیدا ہوتی ہے۔

یہودی نے کہا: آپ نے بالکل سچ فرمایا: بے شک آپ واقعی نبی ہیں، پھر وہ شخص چلا گیا۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس شخص نے جتنی بھی باتیں پوچھی ہیں، ان سب کے جواب مجھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے بتائے جاتے ہیں۔

۞۞ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق ہے۔

ذِكْرُ مَنَاقِبِ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ الْقُرَشِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ کے فضائل

6040 - حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، قَالَ: سَمِعْتُ اِبْرَاهِيمَ بْنَ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيَّ، يَقُولُ: حَكِيمُ بْنُ حِزَامِ بْنِ خُوَيْلِدِ بْنِ اَسَدِ بْنِ عَبْدِالْعُزّٰى بْنِ قُصَيٍّ / 63 يُكَنّٰى اَبَا خَالِدٍ، مَاتَ سَنَةَ اَرْبَعٍ وَخَمْسِينَ، وَهُوَ ابْنُ مِائَةٍ وَعِشْرِينَ سَنَةً، وُلِدَ قَبْلَ الْفِيلِ بِثَلَاثَ عَشْرَةَ سَنَةً، وَمَاتَ بِالْمَدِينَةِ

✧✧ ابراہیم بن منذر حزامی نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے ''حکیم بن حزام بن خویلد بن اسد بن عبدالعزیٰ بن قصی'' ان کی کنیت ''ابوخالد'' تھی۔ ان کا انتقال ۵۴ ہجری کو مدینہ منورہ میں ہوا۔ ان کی عمر ۱۲۰ برس تھی۔ عام الفیل سے ۱۳ سال پہلے

پیدا ہوئے۔

6041 - سَمِعْتُ اَبَا الْفَضْلِ الْحَسَنَ بْنَ يَعْقُوبَ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ اَبَا اَحْمَدَ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِالْوَهَّابِ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ غَنَّامٍ الْعَامِرِيَّ، يَقُوْلُ: وُلِدَ حَكِيمُ بْنُ حِزَامٍ فِي جَوْفِ الْكَعْبَةِ، دَخَلَتْ اُمُّهُ الْكَعْبَةَ فَمَخَضَتْ فِيْهَا فَوَلَدَتْ فِي الْبَيْتِ

✧✧ علی بن غنام عامری فرماتے ہیں: حکیم بن حزام کعبہ کے اندر پیدا ہوئے، ان کی والدہ کعبہ کے اندر داخل ہوئیں، وہیں ان کو دردِ زہ ہوئی اور حکیم بن حزام پیدا ہو گئے۔

6042 - اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ التَّمِيمِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ فَارِسٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنِي اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ، قَالَ: مَاتَ اَبُوْ خَالِدٍ حَكِيمُ بْنُ حِزَامٍ سَنَةَ سِتِّينَ، وَهُوَ ابْنُ عِشْرِينَ وَمِائَةِ سَنَةً

✧✧ ابراہیم بن منذر حزامی فرماتے ہیں: ابوخالد حکیم بن حزام کا انتقال ۶۰ ہجری کو ہوا، ان کی عمر ۱۲۰ سال تھی۔

6043 - حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الْاَصْبَهَانِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ رُسْتَةَ، ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنِي الْمُنْذِرُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ اَبِي حَبِيْبَةَ مَوْلَى الزُّبَيْرِ، قَالَ: سَمِعْتُ حَكِيمَ بْنَ حِزَامٍ، يَقُوْلُ: وُلِدْتُ قَبْلَ قُدُومِ اَصْحَابِ الْفِيلِ بِثَلَاثَ عَشْرَةَ سَنَةً، وَاَنَا اَعْقِلُ حِينَ اَرَادَ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ اَنْ يَذْبَحَ ابْنَهُ عَبْدَ اللّٰهِ، وَذٰلِكَ قَبْلَ مولدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخَمْسِ سِنِيْنَ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)6043 – سكت عنه الذهبي فى التلخيص

قَالَ ابْنُ عُمَرَ: "وَشَهِدَ حَكِيمُ بْنُ حِزَامٍ مَعَ اَبِيْهِ الْفِجَارَ، وَقُتِلَ اَبُوْهُ حِزَامُ بْنُ خُوَيْلِدٍ فِي الْفِجَارِ الْاٰخِيرِ، وَكَانَ حَكِيمٌ يُكَنَّى اَبَا خَالِدٍ، وَكَانَ لَهُ مِنَ الْوَلَدِ عَبْدُ اللّٰهِ، وَخَالِدٌ، وَيَحْيٰى، وَهِشَامٌ، وَاُمُّهُمْ زَيْنَبُ بِنْتُ الْعَوَّامِ بْنِ خُوَيْلِدِ بْنِ عَبْدِالْعُزَّى بْنِ قُصَيٍّ وَيُقَالُ بَلْ اُمُّ هِشَامِ بْنِ حَكِيمٍ مُلَيْكَةُ بِنْتُ مَالِكِ بْنِ سَعْدٍ مِنْ بَنِي الْحَارِثِ بْنِ فِهْرٍ، وَقَدْ اَدْرَكَ وَلَدُ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ كُلُّهُمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاَسْلَمُوا يَوْمَ الْفَتْحِ، وَصَحِبُوا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَانَ حَكِيمُ بْنُ حِزَامٍ، فِيمَا ذُكِرَ قَدْ بَلَغَ عِشْرِينَ وَمِائَةَ سَنَةٍ، وَمَرَّ بِهِ مُعَاوِيَةُ عَامَ حَجَّ، فَاَرْسَلَ اِلَيْهِ بِلَقُوحٍ يَشْرَبُ مِنْ لَبَنِهَا، وَذٰلِكَ بَعْدَ اَنْ سَاَلَهُ اَيُّ الطَّعَامِ تَاْكُلُ؟ فَقَالَ: اَمَّا مَضْغٌ فَلَا مَضْغَ فِيَّ، فَاَرْسَلَ اِلَيْهِ بِاللَّقُوحِ، وَاَرْسَلَ اِلَيْهِ بِصِلَةٍ فَاَبَى اَنْ يَقْبَلَهَا، وَقَالَ: لَمْ آخُذْ مِنْ اَحَدٍ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا، وَدَعَانِي اَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ اِلٰى حَقِّي فَاَبَيْتُ عَلَيْهِمَا اَنْ آخُذَهُ"

قَالَ ابْنُ عُمَرَ: ثَنَا ابْنُ اَبِي الزِّنَادِ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: قِيلَ لِحَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ مَا الْمَالُ يَا اَبَا خَالِدٍ؟ فَقَالَ: قِلَّةُ الْعِيَالِ

قَالَ: وَقَدِمَ حَكِيمُ بْنُ حِزَامٍ الْمَدِيْنَةَ فَنَزَلَهَا، وَبَنَى بِهَا دَارًا، وَمَاتَ بِالْمَدِيْنَةِ سَنَةَ اَرْبَعٍ وَخَمْسِينَ وَهُوَ ابْنُ

مِائَةٍ وَعِشْرِينَ سَنَةً

✧✧ حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اصحاب الفیل کے آنے سے ۱۳ برس پہلے میری پیدائش ہوئی۔ میں ان دنوں سمجھدار تھا جب حضرت عبدالمطلب نے اپنے بیٹے حضرت عبداللہ کو ذبح کرنے کا ارادہ کیا تھا۔ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت سے پانچ سال پہلے کا واقعہ ہے۔

محمد بن عمر فرماتے ہیں: حکیم بن حزام اپنے والد کے ہمراہ ''فجار'' میں شریک ہوئے تھے، ان کے والد حزام بن خویلد دوسری جنگ فجار میں مارے گئے تھے۔ حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ کی کیفیت ''ابوخالد'' تھی۔ ان کی اولاد امجاد یہ ہیں ''عبداللہ، خالد، یحییٰ، ہشام۔ ان کی والدہ زینب بنت عوام بن خویلد بن عبدالعزیٰ بن قصی'' ہیں۔ بعض مؤرخین کا کہنا ہے کہ ''ہشام بن حکیم کی والدہ ''ملیکہ بنت مالک بن سعد ہیں، ان کا تعلق بنی حارث بن فہر کے ساتھ تھا، حکیم بن حزام کے تمام بیٹوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت پائی ہے، فتح مکہ کے موقع پر مسلمان ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں نام پایا۔ کہا جاتا ہے کہ حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ کی عمر ۱۲۰ برس ہوئی تھی۔ ایک مرتبہ حج کے موقع پر حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ ان کے پاس سے گزرے تو ان سے پوچھا کہ آپ کھاتے کیا ہیں؟ حضرت حکیم نے فرمایا: مجھ سے کوئی چیز چبائی نہیں جاتی، تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ایک دودھ والی اونٹنی ان کو تحفہ بھیجی تاکہ وہ اس کا دودھ پئیں۔ اور (مال کی بھری ہوئی) ایک ٹوکری بھی بھیجی، لیکن حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ نے ان کا یہ تحفہ قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ اور فرمایا: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی سے کوئی چیز بھی قبول نہیں کروں گا۔ مجھے تو ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ نے میرا حق دینے کے لئے بلوایا تھا، میں نے ان سے اپنا حق لینے سے انکار کر دیا تھا۔

✧✧ ابن عمر کہتے ہیں: حضرت حکیم بن حزام سے پوچھا گیا: اے ابوخالد مال کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: کم بچے ہونا۔

اور محمد بن عمر فرماتے ہیں: حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ آئے، وہاں قیام کیا۔ ایک مکان بھی بنایا۔ اور ۱۲۰ سال کی عمر میں مدینہ منورہ میں ۵۴ ہجری کو انتقال ہوا۔

6044 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثنا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَرْبِيُّ، ثنا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ، فَذَكَرَ نَسَبَ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ وَزَادَ فِيهِ، وَاُمُّهُ فَاخِتَةُ بِنْتُ زُهَيْرِ بْنِ اَسَدِ بْنِ عَبْدِالْعُزَّى، وَكَانَتْ وَلَدَتْ حَكِيمًا فِي الْكَعْبَةِ وَهِيَ حَامِلٌ، فَضَرَبَهَا الْمَخَاضُ، وَهِيَ فِي جَوْفِ الْكَعْبَةِ، فَوَلَدَتْ فِيهَا فَحُمِلَتْ فِي نِطَعٍ، وَغُسِلَ مَا كَانَ تَحْتَهَا مِنَ الثِّيَابِ عِنْدَ حَوْضِ زَمْزَمَ، وَلَمْ يُولَدْ قَبْلَهُ، وَلَا بَعْدَهُ فِي الْكَعْبَةِ اَحَدٌ قَالَ الْحَاكِمُ: وَهَمُّ مُصْعَبٍ فِي الْحَرْفِ الْاَخِيرِ، فَقَدْ تَوَاتَرَتِ الْاَخْبَارُ اَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ اَسَدٍ وَلَدَتْ اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيَّ بْنَ اَبِي طَالِبٍ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهُ فِي جَوْفِ الْكَعْبَةِ

✧✧ مصعب بن عبداللہ نے حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ کا نسب بیان کرنے کے بعد فرمایا ''ان کی والدہ فاختہ بنت زہیر بن اسد بن عبدالعزیٰ'' ہیں۔ انہوں نے حکیم کو کعبہ میں جنم دیا۔ یہ حاملہ تھیں، کعبہ میں گئیں اور وہیں ان کو درد زہ شروع ہوگئی، اور حکیم کی پیدائش ہوگئی، چمڑے کے ایک قالین پر پیدائش کا عمل ہوا، اور ان کے نیچے جو کپڑے تھے وہ زمزم کے کنویں پر

لا کر دھوئے گئے، نہ ان سے پہلے کوئی کعبہ میں پیدا ہوا نہ ان کے بعد۔

امام حاکم کہتے ہیں: مصعب کو اس حدیث کے آخر میں وہم ہوا ہے۔ کیونکہ اس بارے میں روایات حدتواتر تک پہنچی ہوئی ہیں کہ حضرت فاطمہ بنت اسد نے امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کعبہ کے اندر جنم دیا۔

6045 - اَخْبَرَنَا الشَّيْخُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ الْاِمَامُ، رَحِمَهُ اللّٰهُ، اَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ قُتَيْبَةَ، ثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّ حَكِيمَ بْنَ حِزَامٍ، لَمْ يَقْبَلْ مِنْ اَبِي بَكْرٍ شَيْئًا حَتّٰى قُبِضَ، وَلَا مِنْ عُمَرَ حَتّٰى قُبِضَ، وَلَا مِنْ عُثْمَانَ، وَلَا مِنْ مُعَاوِيَةَ حَتّٰى مَاتَ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)6045 – سكت عنه الذهبي في التلخيص

ہشام بن عروہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے اور نہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے کسی سے کبھی کچھ قبول نہیں کیا۔

6046 - حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَفَّانَ، ثنا اَبُوْ اُسَامَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ، قَالَ: اَعْتَقْتُ اَرْبَعِينَ مُحَرَّرًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ، فَسَاَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ لِي فِيهِمْ مِنْ اَجْرٍ؟ فَقَالَ: اَسْلَمْتَ عَلَى مَا سَبَقَ لَكَ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ"

(التعليق – من تلخيص الذهبي)6046 – على شرط البخاري ومسلم

حضرت حکیم بن حزام فرماتے ہیں: میں نے زمانہ جاہلیت میں ۴۰ غلام آزاد کئے، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا مجھے ان کا ثواب ملے گا؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو ان اعمال پر ایمان لایا ہے جو گزر چکے ہیں۔ (یعنی تجھے ان کا بھی ثواب ملے گا)

یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے۔

6047 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ اَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْاَسَدِيُّ الْحَافِظُ بِهَمْدَانَ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحُسَيْنِ، ثنا مِنْجَابُ بْنُ الْحَارِثِ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: كَانَ حَكِيمُ بْنُ حِزَامٍ اَعْتَقَ مِائَةَ رَقَبَةٍ، وَحَمَلَ عَلَى مِائَةِ بَعِيرٍ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، فَلَمَّا اَسْلَمَ قَالَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَرَاَيْتَ شَيْئًا

6046صحيح البخاري - كتاب الزكاة' باب من تصدق في الشرك ثم اسلم - حديث: 1380'صحيح مسلم - كتاب الإيمان' باب بيان حكم عمل الكافر إذا اسلم بعده - حديث: 200'صحيح ابن حبان - كتاب البر والإحسان' باب ما جاء في الطاعات وثوابها - ذكر إطلاق اسم الخير على الافعال الصالحة إذا كانت من غير' حديث: 330'مشكل الآثار للطحاوي - باب بيان مشكل ما روي عن رسول الله صلى الله عليه' حديث: 3705'السنن الكبرى للبيهقي - كتاب السير' جماع ابواب السير - باب ترك اخذ المشركين بما اصابوا' حديث: 17016'مسند احمد بن حنبل - مسند المكيين' حديث حكيم بن حزام - حديث: 15300'مسند الحميدي - احاديث حكيم بن حزام رضي الله عنه' حديث: 537' المعجم الكبير للطبراني - باب من اسمه حمزة' وما اسند حكيم بن حزام - عروة بن الزبير عن حكيم بن حزام' حديث: 3015'الادب المفرد للبخاري - باب من وصل رحمه في الجاهلية ثم اسلم' حديث: 71

كُنْتُ اَصْنَعُهُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ اَتَحَنَّثُ بِهِ هَلْ لِي فِيهِ مِنْ اَجْرٍ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَسْلَمْتَ عَلَى مَا سَلَفَ لَكَ مِنْ اَجْرٍ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6047 – سكت عنه الذهبی فی التلخیص

✧✧ ہشام بن عروہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ نے زمانہ جاہلیت میں ایک سو غلام آزاد کئے، اور ایک سو اونٹ خیرات کئے، جب اسلام لائے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے جو نیک کام زمانہ جاہلیت میں کئے ہیں، کیا ان کے بدلے میں مجھے ثواب ملے گا؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اسلام لائے اور تمہارے لئے ان کا ثواب ہے۔

6048 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي ابْنُ اَبِي ذِئْبٍ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ جُنْدُبٍ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ، قَالَ: سَاَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَعْطَانِي وَاَلْحَفْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ: مَا اَنْكَرَ مَسْاَلَتَكَ يَا حَكِيمُ، اِنَّمَا هٰذَا الْمَالُ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ، وَاِنَّمَا هُوَ ذٰلِكَ اَوْسَاخُ اَيْدِي النَّاسِ، وَيَدُ اللّٰهِ فَوْقَ يَدِ الْمُعْطِي، وَيَدُ الْمُعْطِي فَوْقَ يَدِ السَّائِلِ، وَيَدُ السَّائِلِ اَسْفَلُ الْاَيْدِي هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6048 – صحيح

✧✧ حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ مانگا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے عطا فرمایا، میں نے مزید اصرار کے ساتھ مانگا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (دوبارہ عطا کرنے کے بعد) فرمایا: اے حکیم! بے شک یہ مال میٹھا اور سرسبز ہے، یہ لوگوں کے ہاتھوں کی میل ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ہاتھ عطا کرنے والے کے ہاتھ کے اوپر ہوتا ہے اور عطا کرنے والے کا ہاتھ مانگنے والے کے ہاتھ کے اوپر ہوتا ہے اور مانگنے والے کا ہاتھ ان سب کے نیچے ہوتا ہے۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

6049 – حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِاللّٰهِ الْاَصْبَهَانِيُّ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْجَهْمِ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

6048:صحيح البخاری - كتاب الزكاة' باب الاستعفاف عن المسالة - حديث: 1414'صحيح مسلم - كتاب الزكاة' باب بيان ان اليد العليا خير من اليد السفلى - حديث: 1779'سنن الدارمی - كتاب الصلاة' باب النهی عن المسالة - حديث: 1653'الجامع للترمذی ' ابواب صفة القيامة والرقائق والورع عن رسول الله صلى الله عليه - باب' حديث: 2446'السنن للنسائی - كتاب الزكاة' اليد العليا - حديث: 2496'السنن الكبرى للنسائی - كتاب الزكاة' باب اليد العليا - حديث: 2282'مصنف ابن ابی شيبة - كتاب الزهد' ما ذكر فی زهد الانبياء وكلامهم عليهم السلام - ما ذكر عن نبينا صلى الله عليه وسلم فی الزهد' حديث: 33715'مصنف عبد الرزاق الصنعانی - كتاب الوصايا' الرجل يعطی ماله كله - حديث: 15852'المعجم الكبير للطبرانی - باب من اسمه حمزة' وما اسند حكيم بن حزام - سعيد بن المسيب عن حكيم بن حزام' حديث: 3011'مسند الحميدی - احاديث حكيم بن حزام رضی الله عنه' حديث: 536'مسند الطيالسی - حكيم بن حزام' حديث: 1399'مسند احمد بن حنبل - مسند المكيين' مسند حكيم بن حزام - حديث: 15056

عُمَرَ، حَدَّثَنِي عَابِدُ بْنُ بَحِيرٍ، عَنْ اَبِي الْحُوَيْرِثِ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ اُكَيْمَةَ اللَّيْثِيِّ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ، قَالَ: لَقَدْ رَاَيْتُنِي يَوْمَ بَدْرٍ، وَقَدْ وَقَعَ بِالْوَادِي بُخَارٌ مِنَ السَّمَاءِ قَدْ سَدَّ الْاُفُقَ، فَاِذَا الْوَادِي يَسِيلُ مَاءً فَوَقَعَ فِي نَفْسِي اَنَّ هٰذَا شَيْءٌ مِنَ السَّمَاءِ اُيِّدَ بِهٖ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَمَا كَانَتْ اِلَّا الْهَزِيمَةُ، وَكَانَتِ الْمَلَائِكَةُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6049 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے جنگ بدر میں دیکھا وادی کے اندر آسمان سے ایک دھواں سا آیا ہے جس نے پورے آسمان کو گھیر لیا ہوا ہے، اور وادی میں پانی بہنے لگ گیا، میرے دل میں یہ بات آئی کہ یہ کوئی چیز آسمان سے نازل ہوئی ہے جس کے ذریعے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد کی جارہی ہے۔ اس کے بعد تو شکست مشرکین کا مقدر بن گئی۔ وہ فرشتے تھے۔

6050 – اَخْبَرَنَا اَبُو النَّضْرِ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفَقِيهُ، ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ، ثَنَا اَبُو صَالِحٍ، حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُغِيرَةِ، عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ، اَنَّ حَكِيمَ بْنَ حِزَامٍ، قَالَ: كَانَ مُحَمَّدٌ النَّبِيُّ اَحَبَّ النَّاسِ اِلَيَّ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، فَلَمَّا تَنَبَّاَ، وَخَرَجَ اِلَى الْمَدِينَةِ خَرَجَ حَكِيمُ بْنُ حِزَامٍ الْمَوْسِمَ فَوَجَدَ حُلَّةً لِذِي يَزَنَ تُبَاعُ بِخَمْسِينَ دِرْهَمًا، فَاشْتَرَاهَا لِيُهْدِيَهَا اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَدِمَ بِهَا عَلَيْهِ، وَاَرَادَهُ عَلَى قَبْضِهَا فَاَبَى عَلَيْهِ – قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ: حَسِبْتُ اَنَّهُ قَالَ: اِنَّا لَا نَقْبَلُ مِنَ الْمُشْرِكِينَ شَيْئًا، وَلٰكِنْ اَخَذْنَاهَا بِالثَّمَنِ، فَاَعْطَيْتُهَا اِيَّاهُ حَتّٰى اَتَى الْمَدِينَةَ، فَلَبِسَهَا فَرَاَيْتُهَا عَلَيْهِ عَلَى الْمِنْبَرِ، فَلَمْ اَرَ شَيْئًا قَطُّ اَحْسَنَ مِنْهُ فِيهَا يَوْمَئِذٍ، ثُمَّ اَعْطَاهَا اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ، فَرَآهَا حَكِيمٌ عَلَى اُسَامَةَ، فَقَالَ: يَا اُسَامَةُ، اَنْتَ تَلْبَسُ حُلَّةَ ذِي يَزَنَ، قَالَ: نَعَمْ، لَاَنَا خَيْرٌ مِنْ ذِي يَزَنَ، وَلَاَبِي خَيْرٌ مِنْ اَبِيهِ وَلَاُمِّي خَيْرٌ مِنْ اُمِّهِ، قَالَ حَكِيمٌ: فَانْطَلَقْتُ اِلَى مَكَّةَ اُعْجِبُهُمْ بِقَوْلِ اُسَامَةَ وَهٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6050 – صحيح

✧✧ حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ زمانہ جاہلیت میں، سب لوگوں سے زیادہ مجھے محمد نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت تھی۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نبوت کا اعلان کیا اور مدینہ منورہ کی جانب ہجرت کر گئے۔ حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ حج کے لئے آئے، انہوں نے ذی یزن کا ایک بہت خوبصورت جبہ دیکھا جو کہ پچاس درہم کا فروخت ہو رہا تھا، انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تحفہ دینے کے لئے وہ جبہ خرید لیا۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تحفہ کے طور پر پیش کیا، لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ جبہ قبول کرنے سے انکار کر دیا اور (عبید اللہ فرماتے ہیں میرا خیال ہے کہ اس موقع حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے) فرمایا: ہم مشرکین کا کوئی تحفہ قبول نہیں کرتے، البتہ ہم یہ خرید لیتے ہیں۔ (حضرت حکیم) فرماتے ہیں: میں نے وہ جبہ قیمتاً پیش کر دیا (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ جبہ خرید لیا، حضرت حکیم

6050:مسند احمد بن حنبل - مسند المكيين' مسند حكيم بن حزام - حديث: 15058' المعجم الكبير للطبرانی - باب من اسمه حمزة' وما اسند حكيم بن حزام - عراك بن مالك عن حكيم بن حزام' حديث: 3055

فرماتے ہیں) پھر جب میں ہجرت کر کے مدینہ منورہ آیا تو میں نے حضور ﷺ کو وہ جبہ پہنے ہوئے منبر پر جلوہ فرما دیکھا، اُس دن حضور ﷺ جتنے خوبصورت لگ رہے تھے میں نے ان سے زیادہ خوبصورت کوئی چیز نہیں دیکھی۔ حضور ﷺ نے یہ جبہ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کو عطا فرما دیا تھا۔ حضرت حکیم نے حضرت اسامہ پر یہ جبہ دیکھا تو فرمایا: اے اسامہ! تم ذی یزن کا جبہ پہنے ہوئے ہو؟ انہوں نے کہا: جی ہاں، اس لئے کہ میں ذی یزن سے بہتر ہوں اور میرا والد اُس کے والد سے بہتر ہے اور میری والدہ اُس کی والدہ سے بہتر ہے۔ حضرت حکیم فرماتے ہیں: پھر میں مکہ کی جانب آیا اور لوگوں کو حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کی یہ بات بہت خوشی کے ساتھ سنایا کرتا تھا۔

6051 – اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْحَسَنِ الْفَقِيهُ بِبَغْدَادَ، ثَنَا جَعْفَرُ بْنُ اَبِي عُثْمَانَ الطَّيَالِسِيُّ، ثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبِي يُحَدِّثُ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ اَبِي حَاتِمٍ، صَاحِبِ الطَّعَامِ، ثَنَا مَطَرٌ الْوَرَّاقُ، عَنْ حَسَّانَ بْنِ بِلَالٍ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا بَعَثَهُ وَالِيًا اِلَى الْيَمَنِ قَالَ: لَا تَمَسَّ الْقُرْآنَ اِلَّا وَاَنْتَ طَاهِرٌ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 6051 – صحيح

✦✦ حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ان کو یمن کا والی بنا کر بھیجا تو اور یہ ارشاد فرمایا: قرآن کو بغیر طہارت کے مت چھونا۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

ذِكْرُ مَنَاقِبِ خَالِدِ بْنِ حِزَامٍ

حضرت خالد بن حزام رضی اللہ عنہ کے فضائل

6052 – حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِاللّٰهِ الْاَصْبَهَانِيُّ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْجَهْمِ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ، قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ: وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ اَخِي الزُّهْرِيِّ، عَنِ الزُّبَيْرِ، وَحَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيُّ، عَنْ اَبِيهِ، وَحَدَّثَنِي ابْنُ اَبِي حَبِيبَةَ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ، فِيمَنْ هَاجَرَ اِلَى اَرْضِ الْحَبَشَةِ الْهِجْرَةَ الثَّانِيَةَ خَالِدُ بْنُ حِزَامٍ فَنَهَشَتْهُ حَيَّةٌ فِي الطَّرِيقِ فَمَاتَ

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ: فَحَدَّثَنِي الْمُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْاَسَدِيُّ، اَخْبَرَنِي اَبِي، قَالَ: " فِيهِ نَزَلَتْ (وَمَنْ يَخْرُجْ مِنْ بَيْتِهِ مُهَاجِرًا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُولِهِ ثُمَّ يُدْرِكْهُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ اَجْرُهُ عَلَى اللّٰهِ) (النساء: 100) "

6051: سنن الدارقطني - كتاب الطهارة' باب في نهي المحدث عن مس القرآن - حديث: 381' المعجم الاوسط للطبراني - باب الباء' من اسمه بكر - حديث: 3379' المعجم الكبير للطبراني - باب من اسمه حمزة' وما اسند حكيم بن حزام - حسان بن بلال المزني عن حكيم بن حزام' حديث: 3065

✧✧ داؤد بن محصن فرماتے ہیں کہ حبشہ کی جانب دوسری ہجرت کرنے والوں میں حضرت خالد بن حزام رضی اللہ عنہ بھی تھے، راستے میں ان کو سانپ نے ڈس لیا تھا تو یہ فوت ہو گئے۔

محمد بن عمر، حضرت مغیرہ بن عبدالرحمٰن اسدی کے حوالے سے ان کے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ سورۃ النساء کی یہ آیت نمبر ۱۰۰ حضرت خالد بن حزام رضی اللہ عنہ کے بارے میں نازل ہوئی۔

وَمَنْ يَخْرُجْ مِنْ بَيْتِهِ مُهَاجِرًا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ يُدْرِكْهُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ اَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ

''اور جو اپنے گھر سے نکلا اللہ و رسول کی طرف ہجرت کرتا پھر اسے موت نے آلیا تو اس کا ثواب اللہ کے ذمہ پر ہو گیا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے''

ذِكْرُ مَنَاقِبِ هِشَامِ بْنِ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت ہشام بن حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ کے فضائل

6053 – قَدِ اتَّفَقَ الشَّيْخَانِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَلَى اِخْرَاجِ حَدِيْثِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ الْقَارِيِّ اَنَّهُمَا، سَمِعَا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ: مَرَرْتُ بِهِشَامِ بْنِ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ، وَهُوَ يَقْرَاُ سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ فِى حَيَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " الْحَدِيْثِ بِطُوْلِهٖ، قَالَ: وَمِنْ رَسْمِ تَرْتِيبِ هٰذَا الْكِتَابِ اَنْ يَكُونَ ذِكْرُ خَالِدِ بْنِ حِزَامٍ قَبْلَ حَكِيمٍ، وَاَنْ يَكُونَ ذِكْرُ هِشَامِ بْنِ حَكِيمٍ بَعْدَهُمَا لٰكِنِّى جَمَعْتُ بَيْنَهُمْ فِى هٰذَا الْمَوْضِعِ عِنْدَ ذِكْرِ حَكِيمٍ لِيَكُوْنَ اَقْرَبَ اِلٰى فَهْمِ الْمُسْتَفِيدِ

✧✧ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت ہشام بن حکیم بن حزام کے پاس سے گزرا، اس وقت وہ سورۂ بقرہ کی تلاوت کر رہے تھے، یہ واقعہ رسول اللہ ﷺ کی ظاہری حیاۃ مبارکہ کا ہے۔ اس کے بعد مفصل حدیث بیان کی۔

اس کتاب کی ترتیب کا تقاضا تو یہ تھا کہ خالد بن حزام رضی اللہ عنہ کا تذکرہ حکیم بن حزام سے پہلے ہوتا۔ اور ہشام بن حکیم رضی اللہ عنہ کا تذکرہ ان دونوں کے بعد ہوتا لیکن میں نے اس مقام پر حکیم کے ذکر کے ہمراہ باقیوں کا ذکر بھی جمع کر دیا تا کہ سمجھنے کے قریب تر ہو جائے۔

ذِكْرُ مَنَاقِبِ حَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ الْاَنْصَارِيِّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ الذَّابِّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَمَاعَةِ الْمُسْلِمِينَ فِى هِجَاءِ الشِّرْكِ وَالْمُشْرِكِينَ

حضرت حسان بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ کے فضائل

جو کہ مشرکین کی شرکیہ تبرا بازیوں سے رسول اللہ ﷺ کا دفاع کیا کرتے تھے۔

6054 – حَدَّثَنِى اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَرْبِيُّ، ثَنَا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الزُّبَيْرِيُّ، قَالَ: عَاشَ حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ فِى الْجَاهِلِيَّةِ سِتِّينَ سَنَةً، وَكُنْيَتُهُ اَبُو الْوَلِيدِ وَفِى الْاِسْلَامِ سِتِّينَ

سَنَةً، وَهُوَ حَسَّانُ بْنُ ثَابِتِ بْنِ الْمُنْذِرِ بْنِ حَرَامِ بْنِ عَمْرِو بْنِ زَيْدِ مَنَاةَ بْنِ عَدِيِّ بْنِ عَمْرِو بْنِ مَالِكِ بْنِ النَّجَّارِ شَاعِرُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأُمُّ حَسَّانَ الْفُرَيْعَةُ بِنْتُ خَالِدِ بْنِ خُنَيْسِ بْنِ لَوْذَانَ بْنِ عَبْدِوَدٍّ قِيلَ إِنَّهُ تُوُفِّيَ قَبْلَ الْأَرْبَعِينَ، وَقِيلَ تُوُفِّيَ سَنَةَ خَمْسٍ وَخَمْسِينَ

✧✧ مصعب بن عبداللہ زبیری فرماتے ہیں کہ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے زمانہ جاہلیت میں ۶۰ سال گزارے ہیں، اور ۶۰ سال اسلام میں گزارے ہیں۔ ان کی کنیت ''ابوالولید'' ہے۔ ان کا نسب یوں ہے'' حسان بن ثابت بن منذر بن حرام بن عمرو بن زید مناۃ بن عدی بن عمرو بن مالک بن نجار'' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے شاعر ہیں۔ حضرت حسان رضی اللہ عنہ کی والدہ'' فریعہ بنت خالد بن خنیس بن لوذان بن عبدود'' ہیں۔ بعض مورخین کا کہنا ہے کہ ۴۰ ہجری سے پہلے ان کا انتقال ہو گیا تھا اور کچھ مورخین کہتے ہیں کہ ۵۵ ہجری میں فوت ہوئے ہیں۔

6055 – أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الْحَافِظُ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، ثنا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ سَعْدٍ الزُّهْرِيُّ، ثنا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ، ثنا أَبِي، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ، عَنْ حَرْمَلَةَ رَاوِيَةَ حَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ، قَالَ: أَتَيْتُ حَسَّانَ فَقُلْتُ: يَا أَبَا الْحُسَامِ "

✧✧ حضرت حسان بن ثابت کے راوی حرملہ کہتے ہیں: میں حضرت حسان کے پاس آیا اور ان کو''اے ابوحسام'' کہہ کر آواز دی۔

6056 حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِالْجَبَّارِ، ثنا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، حَدَّثَنِي صَالِحُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ أَسْعَدَ بْنِ زُرَارَةَ، حَدَّثَنِي الثَّبْتُ مِنْ رِجَالِ قَوْمِي، عَنْ حَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ، قَالَ: " وَاللّٰهِ إِنِّي لَغُلَامٌ يَفَعَةٌ ابْنُ سَبْعٍ أَوْ ثَمَانِ سِنِينَ أَعْقِلُ مَا سَمِعْتُ إِذْ سَمِعْتُ يَهُودِيًّا، وَهُوَ عَلَى أُطُمَةٍ يَثْرِبَ يَصْرُخُ: يَا مَعْشَرَ الْيَهُودِ، فَلَمَّا اجْتَمَعُوا قَالُوا: وَيْلَكَ مَا لَكَ؟ فَقَالَ: قَدْ طَلَعَ نَجْمُ الَّذِي يُبْعَثُ اللَّيْلَةَ "

✧✧ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ خدا کی قسم! میں ۷ یا ۸ سال کا قریب البلوغ لڑکا تھا، جو کچھ میں سنتا تھا اس کی سمجھ رکھتا تھا۔ ایک یہودی نے یثرب کے ٹیلوں پر چڑھ کر پکار پکار کر یہودیوں کو جمع کیا، جب سب یہودی جمع ہو گئے تو انہوں نے پوچھا: ہمیں یہاں کیوں بلایا ہے تو اس نے کہا: وہ ستارہ طلوع ہو گیا ہے جو صرف نبی کی بعثت پر طلوع ہوتا ہے۔

6057 – حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى إِمْلَاءً، ثنا أَبُو الْعَبَّاسِ السَّرَّاجُ، حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ خَلَفٍ الْحَدَّادِيُّ، حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الرَّازِيُّ، حَدَّثَنِي سَلَمَةُ، ثنا سَلَمَةُ بْنُ الْفَضْلِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ حَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ، قَالَ: " عَاشَ جَدُّنَا حَرَامٌ أَبُو الْمُنْذِرِ عِشْرِينَ وَمِائَةَ سَنَةٍ، وَعَاشَ ابْنُهُ الْمُنْذِرُ عِشْرِينَ وَمِائَةَ سَنَةٍ، وَعَاشَ ابْنُهُ ثَابِتٌ عِشْرِينَ وَمِائَةَ سَنَةٍ، وَعَاشَ ابْنُهُ حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ عِشْرِينَ وَمِائَةَ سَنَةٍ، وَلَمَّا احْتُضِرَ حَسَّانُ أَجَّجَ نَارًا، وَجَمَعَ عَشِيرَتَهُ، ثُمَّ أَنْشَأَ

يَقُوْلُ:

وَإِنِ امْرُؤٌ اَمْسَى وَاَصْبَحَ سَالِمًا مِنَ النَّاسِ اِلَّا مَا جَنَى لَسَعِيدُ

قَالَ: ثُمَّ عَاشَ بَعْدَ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ حَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ نَيِّفًا وَثَمَانِيْنَ سَنَةً، فَلَمَّا حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ اَجَّجَ نَارًا، وَجَمَعَ عَشِيرَتَهُ، ثُمَّ اَنْشَا يَقُوْلُ:

وَإِنِ امْرُؤٌ نَالَ الْغِنَى، ثُمَّ لَمْ يَنَلْ صَدِيقًا لَهُ مِنْ فَضْلِهِ لَكَفُورُ

ثُمَّ عَاشَ بَعْدَهُ سَعِيدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ حَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ نَيِّفًا وَثَمَانِيْنَ سَنَةً، فَلَمَّا حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ قَالَ:

وَإِنِ امْرُؤٌ دُنْيَاهُ يَطْلُبُ رَاغِبًا لِمُسْتَمْسِكٍ مِنْهَا بِحَبْلِ غُرُورِ"

✧✧ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے پوتے سعید بن عبدالرحمٰن فرماتے ہیں: ہمارے دادا حرام ابوالمنذر کی عمر ۱۲۰ سال تھی، ان کے بیٹے منذر کی عمر بھی ۱۲۰ سال تھی، ان کے بیٹے ثابت بھی ۱۲۰ سال کے ہوئے ہیں اور ان کے بیٹے حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کی عمر بھی ۱۲۰ سال ہوئی۔ جب حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت قریب آیا تو انہوں نے آگ بھڑکائی اور اپنے خاندان کو جمع کر کے یہ اشعار پڑھے۔

○ اگر کسی آدمی کو صبح، شام لوگوں کی جانب سے اس کے جرم سے زیادہ تکلیف نہ پہنچے تو وہ بہت نیک بخت ہے۔

پھر ان کے بعد عبدالرحمٰن بن حسان بن ثابت ۸۰ سے کچھ زیادہ سال زندہ رہے۔ جب ان کی وفات کا وقت قریب آیا تو انہوں نے بھی آگ بھڑکائی اور اپنے خاندان کو جمع کر کے یہ اشعار کہے

○ اور اگر کوئی آدمی دولت پائے، لیکن وہ اپنے دوستوں کو اپنی دولت کا فائدہ نہ پہنچائے تو وہ ناشکرا ہے۔

پھر ان کے بعد سعید بن عبدالرحمٰن بن حسان بن ثابت ۸۰ سے کچھ زیادہ سال زندہ رہے اور جب ان کی وفات کا وقت قریب آیا تو انہوں نے یہ اشعار کہے۔

○ اور اگر کوئی شخص دنیا کو بہت دلچسپی کے ساتھ طلب کرتا ہے تو دھوکے کی رسی کو تھامے ہوئے ہے۔

6058 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ اَبِي الزِّنَادِ، عَنْ اَبِيْهِ، وَهِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضَعُ لِحَسَّانَ مِنْبَرًا فِي الْمَسْجِدِ يَقُومُ عَلَيْهِ قَائِمًا يُفَاخِرُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَيَقُوْلُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اللّٰهَ يُؤَيِّدُ حَسَّانَ بِرُوحِ الْقُدُسِ مَا نَافَحَ اَوْ فَاخَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

6058: الجامع للترمذی ' ابواب الادب عن رسول الله صلى الله عليه وسلم - باب ما جاء فی إنشاد الشعر ' حديث: 2847 'سنن ابی داود - كتاب الادب' باب ما جاء فی الشعر - حديث: 4382 'مسند احمد بن حنبل - مسند الانصار' الملحق المستدرك من مسند الانصار - حديث السيدة عائشة رضى الله عنها' حديث: 23910 'مسند ابی يعلى الموصلی - مسند عائشة' حديث: 4470 'المعجم الكبير للطبرانی - من اسمه الحارث' حريث بن زيد بن ثعلبة الانصاری - حسان بن ثابت الانصاری' حديث: 3498

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حسان کے لئے منبر لگوایا کرتے تھے جس پر کھڑے ہو کر حضرت حسان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی توصیف وثناء بیان کیا کرتے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو یوں دعائیں دیا کرتے تھے "اے اللہ حسان جو تیرے رسول کی تائید کرتا ہے تو اس روح القدس کے ساتھ اس کی مدد فرما۔

6059 - حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ، ثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِیْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِی الزِّنَادِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6058 – صحيح

✧✧ ایک دوسری سند کے ہمراہ بھی اُمّ المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایسا ہی فرمان منقول ہے

6060 - حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ اَيُّوبَ، ثَنَا اَبُوْ يَحْيَى بْنُ اَبِی سَبْرَةَ، ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الْاَوْسِیُّ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، قَالَ: كَانَتْ عَائِشَةُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا تَكْرَهُ اَنْ يُسَبَّ حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ عِنْدَهَا وَتَقُوْلُ: " اَلَيْسَ الَّذِی قَالَ:

فَاِنَّ اَبِیْ وَوَالِدَتِی وَعِرْضِی لِعِرْضِ مُحَمَّدٍ مِنكُمْ وِقَاءُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6060 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت عروہ فرماتے ہیں: اُمّ المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو یہ بات اچھی نہیں لگتی تھی کہ ان کے سامنے حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کو برا بھلا کہا جائے۔ وہ کہا کرتی تھیں کیا یہ وہی نہیں ہیں جو کہا کرتے تھے

○ بے شک میرے ماں باپ اور میری عزت سب کچھ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دفاع کے لئے ہے۔

6061 - اَخْبَرَنَا الشَّيْخُ اَبُوْ بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اِسْحَاقَ الْقَاضِیُّ، ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ حَازِمٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، قَالَ: رَاَيْتُ لِحَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ، وَلَهُ نَاصِيَةٌ قَدْ شَدَّهَا بَيْنَ عَيْنَيْهِ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6061 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ سلیمان بن یسار فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کو دیکھا ان کی پیشانی پر بالوں کی لٹ ہوتی تھی جس کو وہ دونوں آنکھوں کے درمیان باندھ لیا کرتے تھے۔

6062 - اَخْبَرَنَا عَلِیُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُقْبَةَ الشَّيْبَانِیُّ بِالْكُوفَةِ، ثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ خَالِدٍ، ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ، ثَنَا عِيسَى بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ، حَدَّثَنِی عَدِیُّ بْنُ ثَابِتٍ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

6062:صحيح ابن حبان - كتاب إخباره صلى الله عليه وسلم عن مناقب الصحابة ' ذكر البيان بان جبريل عليه السلام كان مع حسان بن ثابت - حديث:7253'المعجم الكبير للطبرانی - من اسمه الحارث' حريث بن زيد بن ثعلبة الانصاری - ما اسند حسان بن ثابت رضی الله عنه' حديث:3507'مسند الرويانی - عدی بن ثابت عن البراء' حديث:381

لِحَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ: اِنَّ رَوْحَ الْقُدُسِ مَعَكَ مَا هَاجَيْتَهُمْ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6062 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ سے فرمایا: جب تک تم مشرکین کو جواب دیتے رہتے ہو، یہ روح القدس تمہارے ساتھ ہوتے ہیں۔

6063 – اَخْبَرَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بِنِ الْفَضْلِ الْمُزَكِّیْ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَلَمَةَ، ثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، اَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: اسْتَاْذَنَ حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ هِجَاءِ الْمُشْرِكِيْنَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَكَيْفَ بِنَسَبِیْ فِيْهِمْ؟ فَقَالَ حَسَّانُ: لَاَسُلَّنَّكَ مِنْهُمْ كَمَا تُسَلُّ الشَّعْرَةُ مِنَ الْعَجِيْنِ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6063 – علی شرط البخاری ومسلم

قَالَ هِشَامٌ: قَالَ اَبِی: وَذَهَبْتُ اَسُبُّ حَسَّانَ عِنْدَ عَائِشَةَ فَقَالَتْ: لَا تَسُبَّ حَسَّانَ اِنَّهُ كَانَ يُنَافِحُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰی شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ هٰكَذَا" اِنَّمَا اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ بِطُوْلِهِ مِنْ حَدِيْثِ اللَّيْثِ، عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيْدَ، وَذَكَرَ فِيْهِ الْقَصِيْدَةَ بِطُوْلِهَا:

(البحر الطويل)

هَجَوْتَ مُحَمَّدًا فَاَجَبْتُ عَنْهُ وَعِنْدَ اللّٰهِ فِیْ ذَاكَ الْجَزَاءُ"

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرکین کی ہجو کرنے کی اجازت مانگی، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ان کی ہجو کیسے کرو گے؟ کیونکہ خود میرا نسب بھی تو انہیں میں ملتا ہے؟ تو حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے عرض کی: حضور صلی اللہ علیہ وسلم میں آپ کو اس ہجو سے یوں نکال لوں گا جیسے مکھن سے بال نکالا جاتا ہے۔

ہشام کہتے ہیں: میں اُمّ المومنین کے پاس حسان کی برائی کرنے لگا تو ام المومنین نے مجھے ان کی برائی کرنے سے منع کر دیا اور فرمایا: وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دفاع کیا کرتا تھا۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن انہوں نے اس حدیث کو اس طرح نقل نہیں کیا۔ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے لیث کی خالد بن یزید کی سند کے ہمراہ مفصل حدیث بیان کی ہے اور اس میں مفصل قصیدہ بھی

6063:صحيح البخاری - كتاب المناقب' باب من احب ان لا يسب نسبه - حديث: 3359'مسند ابی يعلی الموصلی - مسند عائشة' حديث: 4261'شرح معانی الآثار للطحاوی - كتاب الكراهة' باب رواية الشعر , هل هی مكروهة ام لا ؟ - حديث: 4638'صحيح ابن حبان - كتاب الحظر و الإباحة' باب التفاخر - ذكر الإخبار عن إباحة هجاء المسلم المشركين إذا لم يطمع فی' حديث: 5866

6064:مصنف ابن ابی شيبة - كتاب الادب' الرخصة فی الشعر - حديث: 25517

موجود ہے۔جس قصیدے کا ایک شعر یہ بھی ہے۔

تو نے محمد ﷺ کی برائی کی ہے، میں نے اس کا جواب دیا ہے اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس کا بہترین اجر ہے۔

6064 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَفَّانَ، ثَنَا اَبُو اُسَامَةَ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ قُسَيْطٍ، عَنْ اَبِي الْحَسَنِ، مَوْلَى بَنِي نَوْفَلٍ، اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ رَوَاحَةَ، وَحَسَّانَ بْنَ ثَابِتٍ اَتَيَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ نَزَلَتْ (طسم) (الشعراء: 1) الشُّعَرَاءِ يَبْكِيَانِ وَهُوَ يَقْرَاُ عَلَيْهِمْ: (وَالشُّعَرَاءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوُونَ) (الشعراء: 224) حَتّٰى بَلَغَ (وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ) (الشعراء: 227) قَالَ: اَنْتُمْ (وَذَكَرُوا اللّٰهَ كَثِيرًا) (الشعراء: 227) قَالَ: اَنْتُمْ (وَانْتَصَرُوا مِنْ بَعْدِ مَا ظُلِمُوا) (الشعراء: 227) قَالَ: اَنْتُمْ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)6064 – سكت عنه الذهبي في التلخيص

❖❖ بنی نوفل کے آزادکردہ غلام ابوالحسن فرماتے ہیں کہ جب سورۃ شعراء نازل ہوئی تو حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ اور حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں روتے ہوئے حاضر ہوئے، اس وقت رسول اللہ ﷺ یہ آیات تلاوت کررہے تھے:

وَالشُّعَرَاءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوُونَ اَلَمْ تَرَ اَنَّهُمْ فِي كُلِّ وَادٍ يَهِيمُونَ وَاَنَّهُمْ يَقُولُونَ مَا لَا يَفْعَلُونَ اِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَذَكَرُوا اللّٰهَ كَثِيرًا وَانْتَصَرُوا مِنْ بَعْدِ مَا ظُلِمُوا وَسَيَعْلَمُ الَّذِينَ ظَلَمُوا اَيَّ مُنْقَلَبٍ يَنْقَلِبُونَ

جب رسول اللہ ﷺ آیت میں وعملوا الصالحات کے الفاظ پر پہنچے تو فرمایا: (اس سے مراد) تم لوگ (ہو)۔ اور جب وذکروا اللہ کثیرا کے الفاظ پر پہنچے تو پھر فرمایا (اس سے مراد) تم لوگ (ہو) پھر جب وانتصروا من بعدماظلموا پر پہنچے تو پھر فرمایا: (اس سے مراد) تم لوگ (ہو)

6065 – حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِئٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَنَسٍ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَكْرٍ السَّهْمِيُّ، ثَنَا حَاتِمُ بْنُ اَبِي صَغِيرَةَ اَبُو يُونُسَ الْقُشَيْرِيُّ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ رَفَعَ الْحَدِيثَ. وَعَنْ جَابِرٍ، عَنِ السُّدِّيِّ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِيَ فَقِيلَ يَارَسُولَ اللّٰهِ، اِنَّ اَبَا سُفْيَانَ بْنَ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ يَهْجُوكَ فَقَامَ ابْنُ رَوَاحَةَ، فَقَالَ: يَارَسُولَ اللّٰهِ، ائْذَنْ لِي فِيهِ، فَقَالَ: اَنْتَ الَّذِي تَقُولُ ثَبَّتَ اللّٰهُ؟ قَالَ: نَعَمْ. قُلْتُ: يَارَسُولَ اللّٰهِ:

فَثَبَّتَ اللّٰهُ مَا اَعْطَاكَ مِنْ حَسَنٍ ... تَثْبِيتَ مُوسَى وَنَصْرًا مِثْلَ مَا نُصِرُوا

قَالَ: وَاَنْتَ يَفْعَلُ اللّٰهُ بِكَ خَيْرًا مِثْلَ ذٰلِكَ

قَالَ: ثُمَّ وَثَبَ كَعْبٌ فَقَالَ: يَارَسُولَ اللّٰهِ، ائْذَنْ لِي فِيهِ قَالَ: اَنْتَ الَّذِي تَقُولُ هَمَّتْ. قَالَ: نَعَمْ. قُلْتُ يَارَسُولَ اللّٰهِ:

هَمَّتْ سَخِينَةُ اَنْ تُغَالِبَ رَبَّهَا فَلَيُغْلَبَنَّ مُغَالِبُ الْغَلَّابِ

قَالَ: اَمَا اِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَنْسَ ذٰلِكَ لَكَ

قَالَ: ثُمَّ قَامَ حَسَّانُ، فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، ائْذَنْ لِي فِيْهِ وَاَخْرَجَ لِسَانًا لَهُ اَسْوَدَ فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، ائْذَنْ لِي اِنْ شِئْتَ اَفْرَيْتُ بِهِ الْمَزَادَ فَقَالَ: اذْهَبْ اِلٰى اَبِيْ بَكْرٍ لِيُحَدِّثَكَ حَدِيْثَ الْقَوْمِ وَاَيَّامَهُمْ وَاَحْسَابَهُمْ، ثُمَّ اهْجُهُمْ وَجِبْرِيلُ مَعَكَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذِهِ السِّيَاقَةِ اِنَّمَا اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ بِطُوْلِهِ، وَمِنْ حَدِيْثِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيْدَ"

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6065 – صحيح

✧✧ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا گیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابوسفیان بن حارث بن عبدالمطلب آپ کی برائیاں بیان کرتا ہے۔تو حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ اٹھ کر کھڑے ہوئے اور عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کا جواب دینے کی مجھے اجازت عطا فرمائیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم وہی ہو جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ''ثبت اللہ'' آپ فرماتے ہیں میں نے کہا: جی ہاں یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

○ اللہ تعالیٰ نے جو بھلائی آپ کو عطا فرمائی ہے، وہ قائم رکھے جیسے موسیٰ علیہ السلام کی بھلائیوں کو قائم رکھا اور اللہ تعالیٰ آپ کی بھی اسی طرح مدد فرمائے جیسے اُن لوگوں کی مدد کی گئی۔

ان کے بعد حضرت کعب کھڑے ہوئے اور عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے بھی جواب دینے کی اجازت عنایت فرمائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اجازت عطا فرمائی، توانہوں نے یہ شعر کہا۔

○ سخینہ اپنے شوہر پر غالب آنا چاہتی ہے، تو مغلوب لوگ، غالبوں پر غالب آجائیں گے۔

پھر حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ اٹھ کر کھڑے ہوئے اور عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے بھی اس کا جواب دینے کی اجازت دیجیے، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر آپ اجازت دیں تو میں ان کی بہت زیادہ مذمت بیان کرسکتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ابوبکر کے پاس چلے جاؤ اور اس سے ان کے حالات وواقعات، ان کے حسب نسب اور خاندانی معاملات کے بارے میں معلومات لے کر آؤ پھر ان کی مذمت بیان کرو، جبریل امین علیہ السلام تمہارے ساتھ ہیں۔ تاہم امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو لیث بن سعد کے واسطے سے خالد بن یزید کی اسناد کے ہمراہ مفصل بیان کیا ہے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو اس اسناد کے ہمراہ بیان نہیں کیا۔

ذِكْرُ مَنَاقِبِ مَخْرَمَةَ بْنِ نَوْفَلٍ الْقُرَشِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت مخرمہ بن نوفل قرشی رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

6066 – حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَرْبِيُّ، ثَنَا مُصْعَبُ بْنُ

عَبْدِاللّٰهِ الزُّبَيْرِيُّ، قَالَ: مَخْرَمَةُ بْنُ نَوْفَلِ بْنِ اَهْيَبَ بْنِ عَبْدِمَنَافٍ، وَكَانَ مِنَ الْمُؤَلَّفَةِ قُلُوبُهُمْ

✧✧ مصعب بن عبداللہ زبیری نے آپ کا نسب یوں بیان کیا "مخرمہ بن نوفل بن اہیب بن عبدمناف"۔ ان کا شمار "مولفۃ القلوب" میں سے ہیں۔

6067 – فَحَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ الْاَصْبَهَانِيُّ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْجَهْمِ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: اَسْلَمَ مَخْرَمَةُ بْنُ نَوْفَلٍ عِنْدَ فَتْحِ مَكَّةَ، وَكَانَ عَالِمًا بِنَسَبِ قُرَيْشٍ وَاَحَادِيْثِهَا وَكَانَتْ لَهُ مَعْرِفَةٌ بِاَنْصَابِ الْحَرَمِ، فَوَلَدُ مَخْرَمَةَ صَفْوَانُ، وَبِهِ كَانَ يُكَنَّى، وَهُوَ الْاَكْبَرُ مِنْ وَلَدِهِ

✧✧ محمد بن عمر فرماتے ہیں: حضرت مخرمہ بن نوفل رضی اللہ عنہ فتح مکہ کے موقع اسلام لائے، آپ قریش کے خاندانوں، ان کے نسب اوران کے واقعات کو بہت اچھی طرح جانتے ہیں۔ حرم کے بتوں کے بارے میں آپ بہت جانتے ہیں۔ مخرمہ کے بیٹے کا نام صفوان ہے اورانہی کے نام سے ان کی کنیت ہے، صفوان ان کے سب سے بڑے بیٹے ہیں۔

6068 – فَسَمِعْتُ اَبَا زَكَرِيَّا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنْبَرِيُّ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ اَبَا عَبْدِاللّٰهِ مُحَمَّدَ بْنَ اِبْرَاهِيمَ الْعَبْدِيَّ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُكَيْرٍ، يَقُوْلُ: مَخْرَمَةُ بْنُ نَوْفَلٍ يُكَنَّى اَبَا الْمِسْوَرِ

✧✧ یحییٰ بن عبداللہ بن بکیر فرماتے ہیں: مخرمہ بن نوفل کی کنیت "ابوالمسور" تھی۔

6069 – حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَلْمَانَ الْفَقِيهُ بِبَغْدَادَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ التِّرْمِذِيُّ، ثَنَا مَخْلَدُ بْنُ مَالِكٍ، ثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، وَعَطَّافُ بْنُ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ اَبِي مُلَيْكَةَ، قَالَ: اَخْبَرَنِي الْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَبِي: يَا اَبَا صَفْوَانَ

✧✧ حضرت مسور بن مخرمہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے والد کو "ابوصفوان" کہہ کر پکارا۔

6070 – وَحَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ الْاَصْبَهَانِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ رُسْتَةَ، ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: شَهِدَ مَخْرَمَةُ بْنُ نَوْفَلٍ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ، فَاَعْطَاهُ مِنْ غَنَائِمِ حُنَيْنٍ خَمْسِينَ بَعِيرًا، وَمَاتَ مَخْرَمَةُ بِالْمَدِيْنَةِ سَنَةَ اَرْبَعٍ وَخَمْسِينَ، وَكَانَ يَوْمَ مَاتَ ابْنَ مِائَةٍ وَخَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً

✧✧ محمد بن عمر فرماتے ہیں کہ حضرت مخرمہ بن نوفل رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جنگ حنین میں شریک ہوئے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو جنگ حنین کی غنیمت میں سے پچاس اونٹ عطا فرمائے۔ حضرت مخرمہ ۱۱۵ برس کی عمر میں ۵۴ ہجری کو مدینہ منورہ میں فوت ہوئے۔

6071 – فَحَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الزَّاهِدُ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ بْنِ خَالِدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ عُقْبَةَ، يَقُوْلُ: تُوُفِّيَ مَخْرَمَةُ بْنُ نَوْفَلٍ الْقُرَشِيُّ وَهُوَ ابْنُ خَمْسَ عَشْرَةَ وَمِائَةٍ، وَكَانَ اَسْلَمَ يَوْمَ الْفَتْحِ وَهُوَ مِنَ الْمُؤَلَّفَةِ قُلُوبُهُمْ

✧✧ حضرت سعید بن عقبہ فرماتے ہیں کہ حضرت مخرمہ بن نوفل قرشی رضی اللہ عنہ ۱۱۵ برس کی عمر میں فوت ہوئے۔ آپ فتح مکہ کے موقع پر اسلام لائے تھے۔ آپ مؤلفۃ القلوب میں سے بھی تھے۔

6072 – حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ الْفَضْلِ الْمُزَكِّي، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، ثَنَا الزُّبَيْرُ بْنُ بَكَّارٍ، حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الزُّهْرِيُّ، قَالَ: قَالَ مُعَاوِيَةُ بْنُ اَبِي سُفْيَانَ، وَعِنْدَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ اَزْهَرَ: مَنْ لِي لِمَخْرَمَةَ بْنِ نَوْفَلٍ يَنْصِفُنِي مِنْ لِسَانِهِ تَنَقُّصًا؟ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ اَزْهَرَ: اَنَا اَكْفِيكَهُ، فَبَلَغَ ذَلِكَ مَخْرَمَةَ، فَقَالَ: "جَعَلَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ يَتِيمًا فِي حِجْرِهِ يَزْعُمُ بِقُوتِهِ اَنَّهُ يَكْفِيهِ اِيَّايَ، فَقَالَ لَهُ ابْنُ الْبَرْصَاءِ اللَّيْثِيُّ: اِنَّهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ اَزْهَرَ، فَرَفَعَ عَصًا فِي يَدِهِ وَضَرَبَهُ فَشَجَّهُ، وَقَالَ: اَعَدُوُّنَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ، وَتَحْسِدُنَا فِي الْاِسْلَامِ، وَتَدْخُلُ بَيْنِي وَبَيْنَ ابْنِ الْاَزْهَرِ

✧✧ حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ کے پاس عبدالرحمٰن بن ازہر موجود تھے، حضرت معاویہ نے کہا: مخرمہ بن نوفل میری بہت برائیاں بیان کرتا ہے، کون شخص اس سے میرا دفاع کرے گا۔ عبدالرحمٰن بن ازہر نے کہا: میں تمہارا دفاع کروں گا۔ اس بات کی اطلاع حضرت مخرمہ تک پہنچی تو انہوں نے کہا: عبدالرحمٰن نے مجھے اپنی گود میں یتیم بنایا ہے اور وہ سمجھتا ہے کہ اپنی روزی کے ساتھ میری کفایت کرے گا۔ ابن البرصاء لیثی نے ان سے کہا: وہ عبدالرحمٰن بن ازہر ہے، اُس نے اپنا عصا اٹھا کر اس کے سر پر مارا اور اس کا سر پھوڑ دیا اور کہا: وہ جاہلیت میں ہمارا دشمن تھا اور تم اسلام میں ہم سے حسد کرتے ہو۔ اور میرے اور ابن ازہر کے درمیان پھوٹ ڈالتے ہو۔

6073 – حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ الْفَضْلِ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، ثَنَا الزُّبَيْرُ بْنُ بَكَّارٍ، قَالَ: لَمَّا حَضَرَتْ مَخْرَمَةَ بْنَ نَوْفَلٍ الْوَفَاةُ بَكَتْهُ ابْنَتُهُ فَقَالَتْ: وَااَبَتَاهُ كَانَ هَيِّنًا لَيِّنًا فَاَفَاقَ، فَقَالَ: مَنِ النَّادِبَةُ؟ فَقَالُوا: ابْنَتُكَ، فَقَالَ: تَعَالَيْ، فَجَاءَتْ فَقَالَ: "لَيْسَ هَكَذَا يُنْدَبُ مِثْلِي: قُولِي وَااَبَتَاهُ كَانَ سَهْمًا مُصِيبًا كَانَ اَبًا حَصِينًا"

✧✧ زبیر بن بکار فرماتے ہیں: جب حضرت مخرمہ بن نوفل رضی اللہ عنہ کی موت کا وقت آیا تو ان کی بیٹی روتے ہوئے پکارنے لگی، ہائے میرے ابا جان نرم مزاج تھے، انہوں نے پوچھا: یہ کون رو رہا ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ آپ کی بیٹی ہے۔ انہوں نے بیٹی کو اپنے پاس بلایا، وہ ان کے قریب آئیں، تو انہوں نے کہا: میرے جیسے شخص کی وفات پر ایسی باتیں کر کے نہیں رویا کرتے بلکہ تم یوں کہو 'ہائے میرے والد، وہ نشانے پر لگنے والے تیر تھے وہ ایک مضبوط قلعہ تھے۔

6074 – حَدَّثَنَا الشَّيْخُ الْاِمَامُ اَبُو بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِالْعَزِيزِ، ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، ثَنَا حَاتِمُ بْنُ وَرْدَانَ، ثَنَا اَيُّوبُ، عَنِ ابْنِ اَبِي مُلَيْكَةَ، عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ، قَالَ: قَدِمَتْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقْبِيَةٌ فَقَسَمَهَا بَيْنَ اَصْحَابِهِ، فَقَالَ لِي اَبِي: انْطَلِقْ بِنَا اِلَيْهِ، فَاِنَّهُ اَتَتْهُ اَقْبِيَةٌ فَتَكَلَّمَ اَبِي عَلَى الْبَابِ، فَعَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَوْتَهُ، فَخَرَجَ وَمَعَهُ قَبَاءٌ فَجَعَلَ يَقُولُ: خَبَّاْتُ لَكَ هٰذَا، خَبَّاْتُ لَكَ هٰذَا

✧✧ مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ چادریں آئیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ چادریں اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں تقسیم فرمادیں۔ میرے والد نے مجھے کہا: تم ہمارے ساتھ چلو، کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چادریں آئی ہیں۔ ہم وہاں چلے گئے، میرے والد ابھی دروازے پر بات کررہے تھے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی آواز پہچان لی، اور خود باہر تشریف لے آئے، آپ باہر آئے تو آپ کے پاس چادر تھی، آپ (میرے والد سے ملتے ہی) فرمانے لگے کہ میں نے یہ چادر تمہارے لئے سنبھال کر رکھی تھی، میں نے یہ چادر تمہارے لئے سنبھال کر رکھی تھی۔

6075 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ دُرُسْتَوَيْهِ الْفَارِسِيُّ، ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ سُفْيَانَ الْفَارِسِيُّ، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ، وَسَعِيدُ بْنُ اَبِیْ مَرْيَمَ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ، وَيَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ الْمِصْرِيُّوْنَ بِمِصْرَ، ثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ، عَنْ اَبِي الْاَسْوَدِ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: " لَمَّا اَظْهَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاِسْلَامَ اَسْلَمَ اَهْلُ مَكَّةَ كُلُّهُمْ، وَذٰلِكَ قَبْلَ اَنْ يَفْرِضَ الصَّلَاةَ حَتّٰى اِذَا كَانَ يَقْرَاُ السَّجْدَةَ مَا يَسْتَطِيعُ اَنْ يَسْجُدَ حَتّٰى قَدِمَ رُؤَسَاءُ قُرَيْشٍ الْوَلِيدُ بْنُ الْمُغِيرَةِ، وَاَبُوْ جَهْلِ بْنُ هِشَامٍ، وَغَيْرُهُمَا وَكَانُوا بِالطَّائِفِ فِي اَرَاضِيهِمْ فَقَالُوا: تَدَعُونَ دِيْنَ آبَائِكُمْ فَكَفَرُوا " قَالَ يَعْقُوْبُ بْنُ سُفْيَانَ: وَلَا نَعْلَمُ لِمَخْرَمَةَ بْنِ نَوْفَلٍ حَدِيْثًا مُسْنَدًا غَيْرَ هٰذَا

✧✧ مسور بن مخرمہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلام کا اعلان کیا تو تمام اہل مکہ نے اسلام کو قبول کرلیا، یہ نماز فرض ہونے سے پہلے کی بات ہے، حالت یہ تھی کہ جب کوئی آیت سجدہ پڑھی جاتی تو (لوگوں کی بھیڑ ہونے کی وجہ سے) سجدہ نہیں ہو پاتا تھا۔ قریش کے سرداران ولید بن مغیرہ، ابوجہل اور دیگر لوگ طائف میں اپنی زمینوں میں تھے جب یہ لوگ واپس آئے (انہوں نے دیکھا کہ سب لوگ مسلمان ہو چکے ہیں) تو انہوں نے لوگوں کا ذہن بنایا کہ "تم لوگوں نے اپنے آباء واجداد کے دین کو کیوں چھوڑ دیا ہے؟ (ان کی بہت کوششوں کے بعد) وہ لوگ دوبارہ کافر ہو گئے۔

یعقوب بن سفیان کہتے ہیں: مخرمہ بن نوفل کی اس حدیث کے علاوہ کوئی اور مسند حدیث ہمارے علم میں نہیں ہے۔

6074: صحيح البخاری - كتاب الشهادات' باب شهادة الاعمى وامره ونكاحه وإنكاحه ومبايعته وقبوله في التاذين وغيره - حديث: 2535' صحيح مسلم - كتاب الزكاة' باب إعطاء من سال بفحش وغلظة - حديث: 1814' الجامع للترمذی' ابواب الادب عن رسول الله صلى الله عليه وسلم - باب' حديث: 2815' سنن ابی داود - كتاب اللباس' باب ما جاء في الاقبية - حديث: 3528' صحيح ابن حبان - كتاب السير' باب الغنائم وقسمتها - ذكر ما يستحب للإمام استمالة قلوب رعيته عند القسمة بينهم غنائمهم' حديث: 4893' السنن للنسائی - كتاب الزينة' لبس الاقبية - حديث: 5253' السنن الكبرى للنسائی - كتاب الزينة' لبس الاقبية - حديث: 9341' شرح معانی الآثار للطحاوی - كتاب الكراهة' باب لبس الحرير - حديث: 4402' مشكل الآثار للطحاوی - باب بيان مشكل ما روی عن رسول الله صلى الله عليه' حديث: 2583' مسند احمد بن حنبل - اول مسند الكوفيين حديث المسور بن مخرمة الزهری - حديث: 18564' السنن الكبرى للبيهقی - كتاب صلاة الخوف' باب ما ورد في الاقبية المزررة بالذهب - حديث: 5701' المعجم الاوسط للطبرانی - باب العين' باب الميم من اسمه : محمد - حديث: 5831

ذِكْرُ مَنَاقِبِ سَعِيدِ بْنِ يَرْبُوعٍ الْمَخْزُومِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت سعید بن یربوع مخزومی رضی اللہ عنہ کے فضائل

6076 - حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ الْاَصْبَهَانِيُّ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْجَهْمِ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: سَعِيدُ بْنُ يَرْبُوعِ بْنِ عَنْكَثَةَ بْنِ عَامِرِ بْنِ مَخْزُومٍ وَيُكَنَّى اَبَا هُودٍ اَسْلَمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ، وَشَهِدَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُنَيْنًا، وَاَعْطَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَنَائِمِ حُنَيْنٍ خَمْسِينَ بَعِيرًا

✧✧ محمد بن عمر نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے ''سعید بن یربوع بن عنکثہ بن عامر بن مخزوم'' ان کی کنیت ''ابو ہود'' ہے، آپ فتح مکہ کے موقع پر اسلام لائے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جنگ حنین میں شرکت فرمائی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو حنین کے مال غنیمت سے پچاس اونٹ عطا فرمائے تھے۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ جَعْفَرٍ، يَقُوْلُ: جَاءَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَوْمًا اِلٰى مَنْزِلِ سَعِيدِ بْنِ يَرْبُوعٍ، فَعَزَّاهُ بِذَهَابِ بَصَرِهِ وَقَالَ: لَا تَدَعِ الْجُمُعَةَ، وَلَا الصَّلَاةَ فِي مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَيْسَ لِي قَائِدٌ، قَالَ: نَحْنُ نَبْعَثُ اِلَيْكَ بِقَائِدٍ، قَالَ: فَبَعَثَ اِلَيْهِ بِغُلَامٍ مِنَ السَّبْيِ قَالَ: وَتُوُفِّيَ سَعِيدُ بْنُ يَرْبُوعٍ بِالْمَدِيْنَةِ سَنَةَ اَرْبَعٍ وَخَمْسِينَ، وَكَانَ يَوْمَ تُوُفِّيَ ابْنَ مِائَةٍ وَعِشْرِينَ سَنَةً

✧✧ محمد بن عمر فرماتے ہیں: میں نے عبداللہ بن جعفر کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ایک دن حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ حضرت سعید بن یربوع کے گھر تشریف لائے، اوران کی بینائی زائل ہوجانے پر ان کی تعزیت فرمائی۔ اوران کو ہدایت کی کہ جمعہ کی نماز نہیں چھوڑنی۔ انہوں نے کہا: مجھے ساتھ لے جانے والا کوئی نہیں ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم آپ کے لئے آدمی بھیج دیا کریں گے۔ راوی کہتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے غلاموں میں سے ایک لڑکا ان کی جانب بھیج دیا۔ حضرت سعید بن یربوع رضی اللہ عنہ ۱۲۰ برس کی عمر میں ۵۴ ہجری کو مدینہ میں فوت ہوئے۔

6077 - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَرْبِيُّ، ثَنَا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الزُّبَيْرِيُّ، قَالَ: مَاتَ سَعِيدُ بْنُ يَرْبُوعِ بْنِ عَنْكَثَةَ بْنِ عَامِرٍ الْمَخْزُومِيُّ سَنَةَ خَمْسٍ وَخَمْسِينَ، وَهُوَ ابْنُ مِائَةٍ وَثَمَانَ عَشْرَةَ سَنَةً

✧✧ مصعب بن عبداللہ زبیری فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن یربوع بن عنکثہ بن عامر مخزومی رضی اللہ عنہ ۱۱۸ برس کی عمر میں ۵۵ ہجری کو فوت ہوئے۔

قَالَ مُصْعَبٌ: وَكَانَ اسْمُهُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ صِرْمًا، فَسَمَّاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَعِيدًا وَاسْمُ اُمِّهِ هِنْدٌ

✧✧ حضرت مصعب فرماتے ہیں: جاہلیت میں ان کا نام "صرم" ہوتا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کا نام "سعید" رکھا۔ ان کی والدہ کا نام "ہند" تھا۔

ذِكْرُ مَنَاقِبِ اَبِى الْيَسَرِ كَعْبِ بْنِ عَمْرٍو الْاَنْصَارِيِّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ

ابو یسر کعب بن عمرو انصاری رضی اللہ عنہ کے فضائل

6078 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَغْدَادِيُّ، ثَنَا اَبُوْ عُلَاثَةَ، ثَنَا اَبِى، ثَنَا الْهَيْثَمُ، ثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ، ثَنَا اَبُو الْاَسْوَدِ، عَنْ عُرْوَةَ، فِيمَنْ بَايَعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعَقَبَةِ مِنْ بَنِى عَمْرِو بْنِ سَوَادَةَ اَبُو الْيَسَرِ كَعْبُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَبَّادِ بْنِ عَمْرِو بْنِ تَمِيمِ بْنِ سَوَّادِ بْنِ غَانِمِ بْنِ كَعْبِ بْنِ سَلَمَةَ مِنْ اَهْلِ بَدْرٍ شَهِدَ الْعَقَبَةَ، وَهُوَ الَّذِى اَسَرَ الْعَبَّاسَ بْنَ عَبْدِالْمُطَّلِبِ

✧✧ عروہ فرماتے ہیں: بنی عمرو بن سوادہ کی جانب سے رسول اللہ ﷺ کی بیعت عقبہ کرنے والوں میں ابو یسر کعب بن عمرو بن عباد بن عمرو بن تمیم بن سواد بن غانم بن کعب بن سلمہ" ہے۔ آپ بدری صحابی ہیں۔ بیعت عقبہ میں شریک ہوئے۔ یہ وہی صحابی ہیں جنہوں نے حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کو گرفتار کیا تھا۔

6079 – سَمِعْتُ اَبَا الْعَبَّاسِ مُحَمَّدَ بْنَ يَعْقُوبَ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ الْعَبَّاسَ بْنَ مُحَمَّدٍ الدُّورِيَّ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ مَعِينٍ، يَقُوْلُ: اَبُو الْيَسَرِ كَعْبُ بْنُ عَمْرٍو تُوُفِّىَ سَنَةَ خَمْسٍ وَخَمْسِينَ بِالْمَدِينَةِ، وَهُوَ اٰخِرُ اَهْلِ بَدْرٍ وَفَاةً

✧✧ یحییٰ بن معین فرماتے ہیں کہ ابوالیسر کعب بن عمرو رضی اللہ عنہ ۵۵ ہجری کو مدینہ میں فوت ہوئے۔ آپ بدری صحابہ میں سب سے آخر میں فوت ہوئے۔

6080 – اَخْبَرَنَا الشَّيْخُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ قُتَيْبَةَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ، قَالَ: مَاتَ اَبُو الْيَسَرِ كَعْبُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَبَّادِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَوَّادِ بْنِ غَانِمِ بْنِ كَعْبِ بْنِ سَلَمَةَ بْنِ سَعْدِ بْنِ غَانِمِ بْنِ اَسَدِ بْنِ جُشَمِ بْنِ الْخَزْرَجِ سَنَةَ خَمْسٍ وَخَمْسِينَ بِالْمَدِينَةِ

✧✧ محمد بن عبداللہ بن نمیر نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے "ابوالیسر کعب بن عمرو بن عباد بن عمرو بن سواد بن غانم بن کعب بن سلمہ بن سعد بن غانم بن اس دن جشم بن خزرج"۔ آپ ۵۵ ہجری کو مدینہ میں فوت ہوئے۔

6081 – حَدَّثَنِى اَبُوْ بَكْرِ بْنُ بَالَوَيْهِ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَرْبِيُّ، ثَنَا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الزُّبَيْرِيُّ، قَالَ: اَبُو الْيَسَرِ كَعْبُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَبَّادِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَوَّادِ بْنِ غَانِمِ بْنِ كَعْبِ بْنِ سَلَمَةَ بْنِ غَانِمِ بْنِ اَسَدِ بْنِ جُشَمِ بْنِ الْخَزْرَجِ

✧✧ مصعب بن عبداللہ زبیری نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے "ابوالیسر کعب بن عمرو بن عباد بن عمرو بن سواد بن غانم بن کعب بن سلمہ بن غانم بن اسد بن جشم بن خزرج"۔

ذِكْرُ مَنَاقِبِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ حَوَالَةَ الْاَزْدِيِّ

حضرت عبداللہ بن حوالہ ازدی رضی اللہ عنہ کے فضائل

قَالَ الْوَاقِدِيُّ: مَاتَ سَنَةَ ثَمَانٍ وَخَمْسِينَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَتِسْعِيْنَ سَنَةً

✧✧ واقدی کہتے ہیں کہ آپ ۹۳ برس کی عمر میں ۵۸ ہجری میں فوت ہوئے۔

ذِكْرُ مَنَاقِبِ حُوَيْطِبِ بْنِ عَبْدِالْعُزّٰى الْعَامِرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت حویطب بن عبدالعزیٰ عامری رضی اللہ عنہ کے فضائل

6082 – حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثنا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَرْبِيُّ، ثنا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الزُّبَيْرِيُّ، قَالَ: "حُوَيْطِبُ بْنُ عَبْدِالْعُزّٰى الْعَامِرِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، ابْنِ اَبِىْ قَيْسِ بْنِ عَبْدِوَدِّ بْنِ نَصْرِ بْنِ مَالِكِ بْنِ حِسْلٍ مِنْ مَسْلَمَةِ الْفَتْحِ، مَاتَ فِى اٰخِرِ اِمَارَةِ مُعَاوِيَةَ، وَهُوَ ابْنُ عِشْرِينَ وَمِائَةِ سَنَةٍ، اُمُّهُ وَاُمُّ حَبِيْبَةَ، وَاُمُّ اَخِيهِ رُهْمُ بْنُ عَبْدِالْعُزّٰى زَيْنَبُ بِنْتُ عَلْقَمَةَ بْنِ غَزْوَانَ بْنِ يَرْبُوعِ بْنِ مُنْقِذِ بْنِ عَمْرِو بْنِ مَحِيصٍ، وَكَانَ حُوَيْطِبُ بَاعَ مِنْ مُعَاوِيَةَ دَارًا بِالْمَدِيْنَةِ بِاَرْبَعِيْنَ اَلْفَ دِيْنَارٍ فَاسْتَشْرَفَ النَّاسُ لِذٰلِكَ، فَقَالَ: وَمَا اَرْبَعُوْنَ اَلْفَ دِيْنَارٍ لِرَجُلٍ لَهُ اَرْبَعَةٌ مِنَ الْعِيَالِ "

✧✧ مصعب بن عبداللہ زبیری نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے ''حویطب بن عبدالعزیٰ عامری بن ابی قیس بن عبدود بن نصر بن مالک بن حسل''۔ فتح مکہ کے موقع پر اسلام لائے۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی امارت کے اواخر میں فوت ہوئے۔ ان کی عمر ۱۲۰ سال تھی۔ ان کی والدہ، حبیبہ کی والدہ اور ان کے بھائی رہم بن عبدالعزیٰ کی والدہ ''زینب بنت علقمہ بن غزوان بن یربوع بن منقذ بن عمرو بن محیص'' ہیں۔ حضرت حویطب نے حضرت معاویہ سے مدینہ منورہ میں چالیس ہزار دینار میں ایک مکان خریدا تھا، لوگوں نے اس بات پر اعتراض کیا تو انہوں نے جواب دیا: جس آدمی کے چار بچے ہوں، اس کے لئے چالیس ہزار دینار کی کیا اہمیت ہے۔

6083 – حَدَّثَنَا الشَّيْخُ الْاِمَامُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، ثنا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَزَّازُ، ثنا دَاوُدُ بْنُ مِهْرَانَ الدَّبَّاغُ، ثنا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ الزَّنْجِيُّ، عَنِ ابْنِ اَبِىْ نَجِيحٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ حُوَيْطِبِ بْنِ عَبْدِالْعُزّٰى، قَالَ: كُنَّا قُعُوْدًا يَوْمًا بِفِنَاءِ الْكَعْبَةِ فِى الْجَاهِلِيَّةِ اِذْ جَاءَتِ امْرَاَةٌ تَعَوَّذُ بِالْكَعْبَةِ مِنْ زَوْجِهَا، فَجَاءَ زَوْجُهَا فَمَدَّ يَدَهُ اِلَيْهَا، فَيَبِسَتْ يَدُهُ فَلَقَدْ رَاَيْتُهُ فِى الْاِسْلَامِ وَاِنَّهُ لَاَشَلُّ

(التعليق – من تلخيص الذهبى)6083 – سكت عنه الذهبى فى التلخيص

✧✧ حویطب بن عبدالعزیٰ فرماتے کہ زمانہ جاہلیت میں ایک مرتبہ ہم کعبہ کے صحن میں بیٹھے ہوئے تھے۔ ایک خاتون نے آ کر اپنے شوہر سے کعبہ کی پناہ مانگی، اسی اثناء میں اس کا شوہر آ گیا، اور اس پر دست درازی کرنا چاہی، تو اس کا ہاتھ خشک

ہو گیا۔ میں نے اس کا خشک ہاتھ اسلام کے زمانے میں بھی دیکھا ہے۔

6084 – حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِاللهِ الاَصْبَهَانِيُّ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْجَهْمِ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيمُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ مَحْمُودِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَمَةَ الاَشْهَلِيُّ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: كَانَ حُوَيْطِبُ بْنُ عَبْدِالْعُزَّى قَدْ عَاشَ عِشْرِينَ وَمِائَةَ سَنَةٍ، سِتِّينَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، وَسِتِّينَ فِي الاِسْلاَمِ، فَلَمَّا وَلِيَ مَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ الْمَدِينَةَ فِي عَامِهِ الاَوَّلِ، دَخَلَ عَلَيْهِ حُوَيْطِبٌ مَعَ مَشَايِخِ جُلَّةٍ حَكِيمُ بْنُ حِزَامٍ وَمَخْرَمَةُ بْنُ نَوْفَلٍ، فَتَحَدَّثُوا عِنْدَهُ وَتَفَرَّقُوا، فَدَخَلَ عَلَيْهِ حُوَيْطِبٌ يَوْمًا بَعْدَ ذَلِكَ، فَتَحَدَّثَ عِنْدَهُ، فَقَالَ لَهُ مَرْوَانُ: مَا شَأْنُكَ؟ فَاَخْبَرَهُ، فَقَالَ لَهُ مَرْوَانُ: تَاَخَّرَ اِسْلاَمُكَ اَيُّهَا الشَّيْخُ، حَتّٰى سَبَقَكَ الاَحْدَاثُ، فَقَالَ حُوَيْطِبٌ: وَاللّٰهِ لَقَدْ هَمَمْتُ بِالاِسْلاَمِ غَيْرَ مَرَّةٍ، كُلُّ ذَلِكَ يَعُوقُنِي اَبُوكَ عَنْهُ وَيَنْهَانِي، وَيَقُوْلُ: تَضَعُ شَرَفَ قَوْمِكَ، وَدِيْنَ آبَائِكَ، لِدِيْنٍ مُحْدَثٍ، وَتَصِيرُ تَابِعَهُ؟ ! قَالَ: فَاَسْكَتَ مَرْوَانَ وَنَدِمَ عَلَى مَا كَانَ قَالَ لَهُ، ثُمَّ قَالَ حُوَيْطِبٌ: اَمَا كَانَ اَخْبَرَكَ عُثْمَانُ مَا لَقِيَ مِنْ اَبِيكَ، حِينَ اَسْلَمَ، فَازْدَادَ مَرْوَانُ غَمًّا، ثُمَّ قَالَ حُوَيْطِبٌ: مَا كَانَ فِي قُرَيْشٍ اَحَدٌ مِنْ كُبَرَائِهَا، الَّذِينَ بَقُوا عَلَى دِيْنِ قَوْمِهِمْ، اِلٰى اَنْ فُتِحَتْ مَكَّةُ، اَكْرَهَ لِمَا فُتِحَتْ عَلَيْهِ مِنِّي، وَلَكِنِ الْمَقَادِيرُ، وَلَقَدْ شَهِدْتُ بَدْرًا مَعَ الْمُشْرِكِينَ، فَرَاَيْتُ عِبَرًا، فَرَاَيْتُ الْمَلاَئِكَةَ تَقْتُلُ وَتَاْسِرُ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالاَرْضِ، فَقُلْتُ: هٰذَا رَجُلٌ مَمْنُوعٌ، وَلَمَّا ذُكِرَ مَا رَاَيْتُ اُحُدًا، فَانْهَزَمْنَا رَاجِعِينَ اِلٰى مَكَّةَ، فَاَقَمْنَا بِمَكَّةَ، وَقُرَيْشٌ تُسْلِمُ رَجُلاً رَجُلاً، فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ الْحُدَيْبِيَةِ، حَضَرْتُ وَشَهِدْتُ الصُّلْحَ، وَمَشَيْتُ فِيهِ، حَتّٰى تَمَّ، وَكُلُّ ذَلِكَ يَزِيدُ الاِسْلاَمُ، وَيَاْبَى اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اِلاَّ مَا يُرِيدُ، فَلَمَّا كَتَبْنَا صُلْحَ الْحُدَيْبِيَةِ، كُنْتُ آخِرَ شُهُودِهِ، وَقُلْتُ: لاَ تَرَى قُرَيْشٌ مِنْ مُحَمَّدٍ اِلاَّ مَا يَسُوءُهَا، قَدْ رَضِيتُ اِنْ دَافَعْتُهُ بِالرِّمَاحِ، وَلَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُمْرَةِ الْقَضَاءِ، وَخَرَجَتْ قُرَيْشٌ مِنْ مَكَّةَ، كُنْتُ فِيمَنْ تَخَلَّفَ بِمَكَّةَ، اَنَا وَسُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو، لاَنْ نُخْرِجَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا مَضَى الْوَقْتُ فَلَمَّا انْقَضَتِ الثَّلاَثُ، اَقْبَلْتُ اَنَا وَسُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو فَقُلْنَا: قَدْ مَضَى شَرْطُكَ، فَاخْرُجْ مِنْ بَلَدِنَا، فَصَاحَ: يَا بِلاَلُ، لاَ تَغِبِ الشَّمْسُ وَاَحَدٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ بِمَكَّةَ، مِمَّنْ قَدِمَ مَعَنَا.

قَالَ ابْنُ عُمَرَ: وَاَخْبَرَنِيْ اِبْرَاهِيمُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ مَحْمُودٍ، عَنْ اَبِيهِ، وَحَدَّثَنِيْ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِي سَبْرَةَ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنِ الْمُنْذِرِ بْنِ جَهْمٍ، قَالَ: قَالَ حُوَيْطِبُ بْنُ عَبْدِالْعُزَّى: لَمَّا دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ عَامَ الْفَتْحِ خِفْتُ خَوْفًا شَدِيدًا فَخَرَجْتُ مِنْ بَيْتِي، وَفَرَّقْتُ عِيَالِي فِي مَوَاضِعَ يَاْمَنُوْنَ فِيهَا، فَانْتَهَيْتُ اِلٰى حَائِطِ عَوْفٍ، فَكُنْتُ فِيهِ فَاِذَا اَنَا بِاَبِي ذَرٍّ الْغِفَارِيِّ، وَكَانَتْ بَيْنِي وَبَيْنَهُ خُلَّةٌ، وَالْخُلَّةُ اَبَدًا مَانِعَةٌ، فَلَمَّا رَاَيْتُهُ هَرَبْتُ مِنْهُ، فَقَالَ: اَبَا مُحَمَّدٍ فَقُلْتُ: لَبَّيْكَ. قَالَ: مَا لَكَ؟ قُلْتُ: الْخَوْفُ. قَالَ: لاَ خَوْفَ عَلَيْكَ اَنْتَ آمِنٌ بِاَمَانِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ، فَرَجَعْتُ اِلَيْهِ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَقَالَ: اذْهَبْ اِلٰى مَنْزِلِكَ قُلْتُ: هَلْ لِي سَبِيلٌ اِلٰى مَنْزِلِي، وَاللّٰهِ مَا اُرَانِيْ اَصِلُ اِلٰى بَيْتِي حَيًّا حَتّٰى اُلْفَى فَاُقْتَلَ اَوْ يَدْخُلَ عَلَيَّ مَنْزِلِي فَاُقْتَلُ، وَاِنَّ عِيَالِي

لَفِي مَوَاضِعَ شَتَّى. قَالَ: فَاجْمَعْ عِيَالَكَ فِي مَوْضِعٍ، وَأَنَا أَبْلَغُ مَعَكَ إِلَى مَنْزِلِكَ، فَبَلَغَ مَعِي، وَجَعَلَ يُنَادِي عَلَى أَنَّ حُوَيْطِبًا آمِنٌ فَلَا يُهَجُ، ثُمَّ انْصَرَفَ أَبُو ذَرٍّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ: أَوَلَيْسَ قَدْ أَمِنَ النَّاسُ كُلُّهُمْ إِلَّا مَنْ أَمَرْتَ بِقَتْلِهِمْ؟ قَالَ: فَاطْمَأْنَنْتُ وَرَدَدْتُ عِيَالِي إِلَى مَنَازِلِهِمْ، وَعَادَ إِلَيَّ أَبُو ذَرٍّ، فَقَالَ لِي: يَا أَبَا مُحَمَّدٍ حَتَّى مَتَى؟ وَإِلَى مَتَى؟ قَدْ سُبِقْتَ فِي الْمَوَاطِنِ كُلِّهَا، وَفَاتَكَ خَيْرٌ كَثِيرٌ، وَبَقِيَ خَيْرٌ كَثِيرٌ فَأْتِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَسْلِمْ تَسْلَمْ، وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَرُّ النَّاسِ، وَأَوْصَلُ النَّاسِ، وَأَحْلَمُ النَّاسِ شَرَفُهُ شَرَفُكَ، وَعِزُّهُ عِزُّكَ قَالَ: قُلْتُ: فَأَنَا أَخْرُجُ مَعَكَ، فَآتِيهِ فَخَرَجْتُ مَعَهُ حَتَّى أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَطْحَاءِ وَعِنْدَهُ أَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَوَقَفْتُ عَلَى رَأْسِهِ، وَسَأَلْتُ أَبَا ذَرٍّ كَيْفَ يُقَالُ إِذَا سُلِّمَ عَلَيْهِ؟ قَالَ: قُلِ: السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ، فَقُلْتُهَا، فَقَالَ: وَعَلَيْكَ السَّلَامُ حُوَيْطِبُ. فَقُلْتُ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَاكَ. قَالَ: وَسُرَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِإِسْلَامِي، وَاسْتَقْرَضَنِي مَالًا فَأَقْرَضْتُهُ أَرْبَعِينَ أَلْفَ دِرْهَمٍ، وَشَهِدْتُ مَعَهُ حُنَيْنًا وَالطَّائِفَ، وَأَعْطَانِي مِنْ غَنَائِمِ حُنَيْنٍ مِائَةَ بَعِيرٍ

قَالَ ابْنُ عُمَرَ: وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: بَاعَ حُوَيْطِبُ بْنُ عَبْدِ الْعُزَّى دَارَهُ بِمَكَّةَ مِنْ مُعَاوِيَةَ بِأَرْبَعِينَ أَلْفِ دِينَارٍ فَقِيلَ لَهُ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ بِأَرْبَعِينَ أَلْفَ دِينَارٍ قَالَ: وَمَا أَرْبَعُونَ أَلْفَ دِينَارٍ لِرَجُلٍ عِنْدَهُ خَمْسَةٌ مِنَ الْعِيَالِ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الزِّنَادِ: وَهُوَ يَوْمَئِذٍ يُوفِرُ عَلَيْهِ الْقُوتَ كُلَّ شَهْرٍ قَالَ: ثُمَّ قَدِمَ حُوَيْطِبٌ بَعْدَ ذَلِكَ الْمَدِينَةَ فَنَزَلَهَا، وَلَهُ بِهَا دَارٌ بِالْبَلَاطِ عِنْدَ أَصْحَابِ الْمَصَاحِفِ. قَالَ: وَمَاتَ حُوَيْطِبُ بْنُ عَبْدِ الْعُزَّى بِالْمَدِينَةِ سَنَةَ أَرْبَعٍ وَخَمْسِينَ، وَكَانَ لَهُ يَوْمَ مَاتَ مِائَةٌ وَعِشْرُونَ سَنَةً

✧✧ ابراہیم بن جعفر بن محمود بن محمد بن سلمہ اشہلی اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ حویطب بن عبدالعزیٰ رضی اللہ عنہ نے زمانہ جاہلیت میں ۱۲۰ سال گزارے اور ۶۰ سال اسلام میں۔ جب مروان بن حکم کو پہلی مرتبہ مدینہ کا والی بنایا گیا تو حضرت حویطب رضی اللہ عنہ چند جلیل القدر مشائخ ''حکیم بن حزام، اور مخرمہ بن نوفل رضی اللہ عنہ کے ہمراہ ان کے پاس آئے۔ اور کچھ گفتگو کی۔ اور چلے گئے۔ اس کے بعد ایک دن حویطب ان کے پاس گئے اور ان سے ہم کلام ہوئے۔ مروان نے ان سے کہا: تمہارا کیا حال ہے؟ انہوں نے ان کو بتایا۔ مروان نے کہا: اے شیخ تم نے بہت تاخیر سے اسلام قبول کیا، بعد والے لوگ آپ سے آگے نکل گئے۔ حویطب نے کہا: خدا کی قسم! میں نے کئی مرتبہ اسلام لانے کا ارادہ کیا، ہر مرتبہ تیرے والد نے مجھے ڈانٹ کر منع کر دیا۔ اور وہ یہ کہتے رہے کہ تم اپنی قوم اور اپنے آباء کے دین کو ایک نئے دین کی وجہ سے چھوڑ دو گے اور اس کے تابع ہو جاؤ گے؟ راوی کہتے ہیں: انہوں نے مروان کو خاموش کرا دیا اور وہ اپنی کہی ہوئی بات پر شرمندہ ہوا۔ پھر حویطب نے کہا: کیا تمہیں حضرت عثمان نے وہ حالات نہیں سنائے کہ جب حضرت عثمان نے اسلام قبول کیا تھا اس وقت تمہارے والد نے ان کے ساتھ کیا

سلوک کیا تھا۔ یہ سن کر مروان اور بھی آزردہ ہوگیا۔ پھر حویطب نے کہا: قریش مکہ کے بڑے بڑے لوگ جو ابھی تک مسلمان نہیں ہوئے تھے، فتح مکہ کے موقع پر ان میں سے کوئی بھی مجھ سے زیادہ پریشان نہیں تھا۔ میں جنگ بدر میں مشرکین کے ہمراہ شریک ہوا تھا۔ میں نے ایک بادل سا دیکھا، پھر میں نے ملائکہ کو جنگ کرتے ہوئے دیکھا۔ اور وہ زمین سے آسمان تک حائل تھے۔ میں نے کہا: اس آدمی کا دفاع بہت مضبوط ہے۔ پھر جب وہ معاملات ذکر کئے جن کا جنگ احد میں مشاہدہ کیا تھا، پھر ہم وہاں سے مکہ کی جانب بھاگ نکلے، اور وہیں قیام کیا، قریشی لوگ ایک ایک کر کے حلقہ بگوش اسلام ہونے لگ گئے۔ اور حدیبیہ کے موقع پر بھی حاضر ہوا، میں صلح میں بھی موجود تھا اور صلح مکمل ہونے تک میں بھی شامل تھا، لیکن اسلام دن بدن بڑھتا گیا اور اللہ تعالیٰ نے کفر کو کمزور کر دیا۔ جب صلح حدیبیہ کا معاہدہ لکھی گئی تو ان کے گواہوں میں آخری گواہ میں تھا۔ میں نے کہا: قریش، محمد سے وہی معاملات دیکھیں گے جو ان کے لئے نقصان دہ ہوں گے، وہ لوگ اپنے نیزوں کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کا دفاع کرنے پر راضی ہو چکے ہیں۔ جب رسول اللہ ﷺ عمرہ قضاء کے لئے تشریف لائے اور قریش مکہ ان کے مقابلے کے لئے نکلے تو اس وقت میں اور سہل بن عمرو مکہ میں رہ جانے والوں میں شریک تھے، تاکہ جب وقت گزر جائے تو ہم رسول اللہ ﷺ کو مکہ سے باہر نکال دیں گے۔ جب تین دن پورے ہو گئے تو میں اور سہل بن عمرو رسول اللہ ﷺ کے پاس گئے اور کہا: آپ کا وقت پورا ہو چکا ہے، اب آپ ہمارے شہر سے چلے جائیے، تو حضور ﷺ نے حضرت بلال کو زور سے آواز دے کر کہا: اے بلال! جتنے لوگ ہمارے ساتھ عمرہ کے لئے آئے ہیں وہ سب شام ہونے سے پہلے پہلے مکہ سے نکل جائیں۔

محمد بن عمر ایک دوسری سند کے ہمراہ منذر بن جہم کا یہ بیان نقل کرتے ہیں (وہ فرماتے ہیں کہ) فتح مکہ کے موقع پر جب رسول اللہ ﷺ مکہ میں داخل ہوئے تو میں بہت گھبرایا تھا، میں خود مدینہ شریف سے باہر چلا گیا اور اپنے بیوی بچوں کو مختلف محفوظ مقامات پر چھپا دیا، میں چلتے چلتے عوف کے باغ میں پہنچا، وہاں پر حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کا اور میرا آمنا سامنا ہو گیا۔ ان کے ساتھ میری پہلے سے بہت اچھی دوستی تھی۔ اور دوستی ہمیشہ رکاوٹ بنتی ہے، میں نے جب ان کو دیکھا تو بھاگ نکلا، انہوں نے ''اے ابو محمد'' کہہ کر مجھے آواز دی، میں نے ''لبیک'' کہہ کر جواب دیا۔ انہوں نے کہا: تمہیں کیا ہوا ہے؟ میں نے کہا: مجھے خوف طاری ہے۔ انہوں نے کہا: تمہیں کوئی خوف نہیں ہے، تو اللہ کے حکم سے امان میں ہے۔ یہ سن کر میں ان کی جانب لوٹ کر آ گیا، آ کر سلام کیا۔ انہوں نے کہا: تم اپنے گھر چلے جاؤ، میں نے کہا: کیا میرے لئے اپنے گھر جانے کی کوئی صورت ہے؟ خدا کی قسم! میں نہیں سمجھتا کہ میں زندہ گھر پہنچ سکتا ہوں یا اگر زندہ وسلامت گھر پہنچنے میں کامیاب ہو بھی گیا تو مجھے گھر میں مار دیا جائے گا۔ اور میرے بیوی بچے مختلف مقامات پر بکھرے ہوئے ہیں۔ انہوں نے کہا: تم اپنے بیوی بچوں سب کو ایک جگہ پر اکٹھے کرو، میں تجھے تیرے گھر تک پہنچاؤں گا۔ حویطب کہتے ہیں: حضرت ابوذر میرے ساتھ ساتھ چلتے گئے اور راستے میں یہ اعلان کرتے گئے کہ حویطب کو امان دے دی گئی ہے، اس کو کچھ نہ کہا جائے۔ (مجھے میرے گھر پہنچا کر) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ خود رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو گئے اور حضور ﷺ کو (میرے بارے میں) بتا دیا، آپ ﷺ نے فرمایا: تمام لوگوں کو امان ہے سوائے ان لوگوں کے جن کے قتل کرنے کا ہم نے حکم صادر فرما دیا ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ میں مطمئن

ہوگیا اور اپنے اہل وعیال کو واپس لا کر گھر چھوڑا، اور حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کے پاس چلا آیا، حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے مجھے کہا: اے ابو محمد! تم کب تک (اسی طرح چھپتے چھپاتے زندگی گزاروگے؟) تم نے ہر موقع ضائع کر دیا ہے، اور بہت ساری بھلائیاں کھو بیٹھے ہو، تم رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوکر اسلام قبول کرلو، رسول اللہ ﷺ سب سے زیادہ بھلائی کرنے والے ہیں، سب سے زیادہ صلہ رحمی کرنے والے ہیں، سب سے زیادہ بردبار اور حوصلے کے پیکر ہیں۔ ان کی شرافت، تیری شرافت ہے اور ان کی عزت، تیری عزت ہے۔ میں نے کہا: ٹھیک ہے میں آپ کے ہمراہ چلوں گا۔ تم مجھے حضور ﷺ کی بارگاہ میں لے جانا۔ پھر میں ان کے ہمراہ بطحاء میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس وقت نبی اکرم ﷺ کے پاس حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے، میں ان کے پاس جا کر کھڑا ہوگیا اور حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے پوچھا: جب اسلام قبول کرتے ہیں تو کیا کہتے ہیں؟ انہوں نے کہا: تم کہو: السلام علیك ایها النبی ورحمة الله وبركاته، میں نے ایسے ہی کہا۔ رسول اللہ ﷺ نے جواب میں کہا: وعلیك السلام حویطب۔ میں نے کلمہ شہادت پڑھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شکر ہے اس اللہ تبارک وتعالیٰ کا جس نے تمہیں ہدایت دی۔ رسول اللہ ﷺ نے میرے قبول اسلام کو صیغہ راز میں رکھا، حضور ﷺ نے مجھ سے کچھ مال قرضہ مانگا، میں نے چالیس ہزار دینار حضور ﷺ کو پیش کیے۔ جنگ حنین اور غزوہ طائف میں، رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ شرکت کی۔ نبی اکرم ﷺ نے جنگ حنین کے مال غنیمت سے ایک سو اونٹ مجھے عطا فرمائے تھے۔

محمد بن عمر ایک اور سند کے ہمراہ فرماتے ہیں کہ حویطب بن عبدالعزیٰ رضی اللہ عنہ نے اپنا مکہ شریف والا مکان حضرت معاویہ سے چالیس ہزار دینار کے عوض خریدا تھا۔ ان سے لوگوں نے کہا: اے ابو محمد! کیا تم نے یہ گھر واقعی چالیس ہزار دینار میں خریدا ہے؟ انہوں نے کہا: جس آدمی کے پانچ بچے ہوں، اس کے پاس چالیس ہزار دینار کا ہونا کوئی معنیٰ نہیں رکھتا۔ عبدالرحمٰن بن ابی الزناد کہتے ہیں: ان دنوں ہر ماہ ان کے رزق میں اضافہ ہو رہا تھا۔ پھر اس کے بعد حضرت حویطب رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ آ گئے، وہیں قیام کیا، اصحاب مصاحف کے نزدیک بلاط میں ان کا ایک گھر تھا۔ راوی کہتے ہیں: حضرت حویطب بن عبدالعزیٰ رضی اللہ عنہ ۵۴ ہجری کو مدینہ میں فوت ہوئے۔ وفات کے وقت ان کی عمر ۱۲۰ سال تھی۔

ذِكْرُ مَنَاقِبِ يَزِيدَ بْنِ شَجَرَةَ الرَّهَاوِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت یزید بن شجرہ رہاوی رضی اللہ عنہ کے فضائل

6085 – حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْحَاقَ الْحَرْبِيُّ، ثَنَا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الزُّبَيْرِيُّ، قَالَ: مَاتَ أَبُو شَجَرَةَ يَزِيدُ بْنُ شَجَرَةَ الرَّهَاوِيُّ صَاحِبُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالرُّومِ فِي سَنَةِ ثَمَانٍ وَخَمْسِينَ

✧✧ مصعب بن عبداللہ زبیری فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ کے صحابی حضرت ابوشجرہ یزید بن شجرہ رہاوی رضی اللہ عنہ ۵۸ ہجری کو روم میں فوت ہوئے۔

6086 – حَدَّثَنَا اَبُو الظَّفَرِ اَحْمَدُ بْنُ الْفَضْلِ الْكَاتِبُ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ، ثنا اَبُو الْيَمَانِ، ثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ عَبْدِالْعَزِيزِ بْنِ حَمْزَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ يَزِيدَ بْنَ شَجَرَةَ، بِاَرْضِ الرُّومِ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلسُّيُوفُ مَفَاتِيحُ الْجَنَّةِ

(التعليق – من تلخيص الذهبى)6036 – سكت عنه الذهبى فى التلخيص

✧✧ حضرت یزید بن شجرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تلواریں جنت کی چابیاں ہیں۔

6087 – حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِئٍ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اَبِي طَالِبٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، ثنا شُعْبَةُ، عَنْ مَنْصُورٍ، سَمِعَ مُجَاهِدًا، يُحَدِّثُ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ شَجَرَةَ الرَّهَاوِيِّ، وَكَانَ مِنْ اُمَرَاءِ الشَّامِ، وَكَانَ مُعَاوِيَةُ يَسْتَعْمِلُهُ عَلَى الْجُيُوشِ، فَخَطَبَنَا ذَاتَ يَوْمٍ فَقَالَ: " اَيُّهَا النَّاسُ، اذْكُرُوا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ لَوْ تَرَوْنَ مَا اَرَى مِنْ اَسْوَدَ وَاَحْمَرَ وَاَخْضَرَ وَاَبْيَضَ، وَفِي الرِّحَالِ مَا فِيهَا اِنَّهَا اِذَا اُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فُتِحَتْ اَبْوَابُ السَّمَاءِ، وَاَبْوَابُ الْجَنَّةِ، وَاَبْوَابُ النَّارِ، وَزُيِّنَ الْحُورُ وَيَطَّلَعْنَ، فَاِذَا اَقْبَلَ اَحَدُهُمْ بِوَجْهِهِ اِلَى الْقِتَالِ قُلْنَ: اللّٰهُمَّ ثَبِّتْهُ، اللّٰهم انْصُرْهُ، وَاِذَا وَلَّى احْتَجَبْنَ مِنْهُ، وَقُلْنَ: اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ، اللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ، فَانْهكُوا وُجُوهَ الْقَوْمِ فِدَاكُمْ اَبِي وَاُمِّي، فَاِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا اَقْبَلَ كَانَتْ اَوَّلُ نَفْحَةٍ مِنْ دَمِهِ تَحُطُّ عَنْهُ خَطَايَاهُ كَمَا تَحُطُّ وَرَقَ الشَّجَرَةِ، وَتَنْزِلُ اِلَيْهِ اثْنَتَانِ مِنَ الْحُورِ الْعِينِ فتَمْسَحَانِ الْغُبَارَ عَنْ وَجْهِهِ فَيَقُولُ لَهُمَا: اَنَا لَكُمَا، وَتَقُولَانِ: اِنَّا لَكَ، وَيُكْسَى مِائَةَ حُلَّةٍ لَوْ حُلِّقَتْ بَيْنَ اِصْبَعَيَّ هَاتَيْنِ – يَعْنِي السَّبَّابَةَ وَالْوُسْطَى – لَوَسِعَتَاهُ لَيْسَ مِنْ نَسْجِ بَنِي آدَمَ، وَلَكِنْ مِنْ ثِيَابِ الْجَنَّةِ اِنَّكُمْ مَكْتُوبُونَ عِنْدَ اللّٰهِ بِاَسْمَائِكُمْ وَسِيمَائِكُمْ وَحِلَاكُمْ وَنَجْوَاكُمْ وَمَجَالِسِكُمْ، فَاِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ قِيلَ: يَا فُلَانُ هٰذَا نُورُكَ، وَيَا فُلَانُ لَا نُورَ لَكَ، وَاِنَّ لِجَهَنَّمَ سَاحِلًا كَسَاحِلِ الْبَحْرِ، فِيهِ هَوَامٌّ وَحَيَّاتٌ كَالنَّخْلِ وَعَقَارِبُ كَالْبِغَالِ، فَاِذَا اسْتَغَاثَ اَهْلُ جَهَنَّمَ اَنْ يُخَفَّفَ عَنْهُمْ قِيلَ: اخْرُجُوا اِلَى السَّاحِلِ فَيَخْرُجُونَ، فَيَاْخُذُ الْهَوَامُّ بِشِفَاهِهِمْ وَوُجُوهِهِمْ، وَمَا شَاءَ اللّٰهُ فَيَكْشِفُهُمْ فَيَسْتَغِيثُونَ فِرَارًا مِنْهَا اِلَى النَّارِ، وَيُسَلِّطُ عَلَيْهِمُ الْجَرَبَ فَيَحُكُّ وَاحِدٌ جِلْدَهُ حَتَّى يَبْدُوَ الْعَظْمُ فَيَقُولُ اَحَدُهُمْ: يَا فُلَانُ، هَلْ يُؤْذِيكَ هٰذَا؟ فَيَقُولُ: نَعَمْ فَيَقُولُ: ذَلِكَ بِمَا كُنْتَ تُؤْذِي الْمُؤْمِنِينَ "

(التعليق – من تلخيص الذهبى)6087 – سكت عنه الذهبى فى التلخيص

✧✧ مجاہد، حضرت یزید بن شجرہ رہاوی رضی اللہ عنہ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ وہ شام کے امراء میں سے تھے، حضرت معاویہ انہیں لشکر کا سپہ سالار بنایا کرتے تھے، ایک دن انہوں نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: اے لوگو! اللہ تعالیٰ نے تم پر جو نعمتیں کی ہیں ان کو یاد کرو، کاش کہ تم بھی وہ کالے، سرخ، سبز اور سفید سب کچھ دیکھ پاؤ جو میں دیکھتا ہوں۔ اور خیموں میں جو کچھ ہے وہ بھی دیکھ پاؤ کہ جب نماز کے لئے جماعت کھڑی ہوتی ہے تو آسمان کے، جنت کے اور دوزخ کے دروازے کھول دیئے

6086 مصنف ابن ابی شيبة - كتاب فضل الجهاد' ما ذكر فى فضل الجهاد والحث عليه - حديث: 18934

جاتے ہیں، اور حوریں بن سنور کر ظاہر ہوتی ہیں۔ جب کوئی شخص جہاد کے لئے نکلتا ہے تو وہ حوریں کہتی ہیں ''یا اللہ! اس کو ثابت قدمی عطا فرما، یا اللہ! اس کی مدد فرما''۔ جب وہ بندہ لوٹ کر آتا ہے تو وہ چھپ جاتی ہیں اور کہتی ہیں ''یا اللہ! اس کی مغفرت فرما، یا اللہ اس پر رحم فرما'' (پھر حضرت یزید بن شجرہ نے فرمایا: اے لوگو) میرے ماں باپ تم پر قربان ہو جائیں، تم قوم پر حملہ کرو، کیونکہ تمہارے خون کا پہلا قطرہ زمین پر گرتے ہی تمہارے گناہ اس طرح جھڑ جاتے ہیں جیسے خشک درخت کے پتے جھڑتے ہیں۔ دو حوریں اس کے پاس اس کے چہرے سے غبار صاف کرتی ہیں۔ وہ ان کو کہتا ہے: میں تمہارے لئے ہوں، وہ آگے سے کہتی ہیں: اور ہم تیرے لئے ہیں۔ اس کو ایک سو قیمتی جوڑے پہنائے جاتے ہیں (وہ جوڑے اس قدر نرم و نازک ہوتے ہیں کہ) ان سب کو اگر میں دو انگلیوں کے درمیان رکھنا چاہوں تو وہ ان میں سما جائیں گے۔ وہ انسانوں کے بنائے ہوئے کپڑے نہیں ہوں گے بلکہ وہ جنت سے لائے ہوئے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ کے ہاں تمہارے نام، تمہاری نشانیاں، تمہاری زیبائش، تمہاری سرگوشیاں اور تمہاری مجالس لکھی ہوئی ہیں۔ جب قیامت کا دن ہوگا، تو تمہیں یوں آواز دی جائے گی ''اے فلاں شخص! یہ تیرا نور ہے، اور اے فلاں! تیرا کوئی نور نہیں ہے، اور بے شک جہنم کا ایک ساحل ہے جیسے سمندر کا ساحل ہوتا ہے، اس کے اندر درختوں جتنے بڑے کیڑے اور سانپ ہوں گے اور خچر جتنے بڑے سانپ ہوں گے، جب جہنمی لوگ عذاب میں تخفیف کے لئے مدد مانگیں گے تو ان کو کہا جائے گا کہ ساحل کی جانب نکل جاؤ، وہ لوگ ساحل پر آئیں گے، لیکن وہ زہریلے جانور اس کو چہروں اور ہونٹوں سے نوچ لیں گے، پھر وہ اس کو چھوڑیں گے تو وہ ان سے چھوٹ کی آگ کی جانب بھاگنا چاہیں گے، پھر ان پر خارش مسلط کر دی جائے گی، جس سے ان کی جلد جھڑ جائے گی، حتیٰ کہ ان کی ہڈیاں ننگی ہو جائیں گی۔ پھر وہ لوگ ایک دوسرے سے پوچھیں گے: اے فلاں! کیا تمہیں بھی اسی طرح کی تکلیف ہو رہی ہے؟ وہ کہے گا: ہاں۔ وہ کہے گا: یہ اس لئے ہے کہ تو مسلمانوں کو تکلیف دیا کرتا تھا۔

ذِكْرُ مَنَاقِبِ مَسْلَمَةَ بْنِ مَخْلَدٍ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت مسلمہ بن مخلد انصاری رضی اللہ عنہ کے فضائل

6088 – حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ بَالَوَيْهِ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَرْبِيُّ، ثَنَا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الزُّبَيْرِيُّ، قَالَ: " وَمَسْلَمَةُ بْنُ مَخْلَدِ بْنِ الصَّامِتِ بْنِ نِيَارِ بْنِ لَوْذَانَ بْنِ خَزْرَجٍ يُكَنَّى اَبَا مَعْنٍ، قِيلَ مَاتَ بِمِصْرَ، وَقِيلَ بِالْمَدِيْنَةِ سَنَةَ سِتِّينَ، شَهِدَ اُحُدًا وَالْمَشَاهِدَ كُلَّهَا، وَفِيْهِ يَقُوْلُ حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ:

هَا اِنَّ ذَا خَالِي اُبَاهِي بِهِ فَلْيُرِنِيْ كُلُّ امْرِءٍ خَالَهُ"

✦✦ مصعب بن عبداللہ زبیری کہتے ہیں: ''مسلمہ بن مخلد بن صامت بن نیار بن لوذان بن خزرج'' کی کنیت ''ابو معن'' تھی۔ کچھ مؤرخین کا کہنا ہے کہ ان کی وفات مصر میں ہوئی اور کچھ کا کہنا ہے کہ ۶۰ ہجری کو مدینہ میں فوت ہوئے۔ آپ غزوہ احد اور دیگر تمام غزوات میں شریک ہوئے، انہی کے بارے میں حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے یہ اشعار کہے ہیں۔

○ یہ میرے ماموں ہیں، میں ان پر فخر کرتا ہوں، کسی کا ایسا ماموں ہو تو مجھے دکھائے۔

6089 – حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذٍ، ثَنَا بِشْرُ بْنُ مُوسَى، ثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، ثَنَا سُفْيَانُ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مَيْسَرَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ مُجَاهِدًا، يَقُوْلُ: صَلَّيْتُ خَلْفَ مَسْلَمَةَ بْنِ مَخْلَدٍ بِمِصْرَ فَقَرَاَ الْبَقَرَةَ، فَمَا اَسْقَطَ مِنْهَا وَاوًا وَلَا اَلِفًا "

✧✧ مجاہد کہتے ہیں: میں مصر میں حضرت مسلمہ بن مخلد رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی، انہوں نے سورہ بقرہ پڑھی، اس میں کوئی واؤ اور کوئی الف (یعنی کوئی مدوغیرہ) نہیں چھوڑا۔

6090 – اَخْبَرَنِیْ اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الثَّقَفِيُّ، ثَنَا مُوسَى بْنُ زَكَرِيَّا، ثَنَا خَلِيفَةُ بْنُ خَيَّاطٍ، قَالَ: وَفِيهَا مَاتَ يَعْنِيْ سَنَةَ اثْنَتَيْنِ وَسِتِّينَ اَبُوْ سَعِيدٍ مَسْلَمَةُ بْنُ مَخْلَدٍ الْاَنْصَارِيُّ بِمِصْرَ، وَكَانَ اَمِيْرَهَا هُوَ اَوَّلُ مَنْ جُمِعَتْ لَهُ مِصْرُ وَالْمَغْرِبُ مِنَ الْاُمَرَاءِ وَلَهُ رِوَايَةٌ: ذَكَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وُلِدَ وَهُوَ ابْنُ عَشَرِ سِنِيْنَ

✧✧ خلیفہ بن خیاط کہتے ہیں: ۶۲ ہجری کو مصر میں حضرت ابوسعید مسلمہ بن مخلد انصاری رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی۔ آپ مصر کے امیر تھے، آپ پہلے شخص ہیں جن کے لئے مصر اور مغربی (ممالک کے) امراء جمع ہوئے تھے، ان کی مرویات بھی موجود ہیں۔ کہتے ہیں کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت ہوئی اس وقت ان کی عمر ۱۰ سال تھی۔

ذِكْرُ مَنَاقِبِ اَبِى اِسْحَاقَ سَعْدُ بْنُ اَبِى وَقَّاصٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ

ابواسحاق حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے فضائل

6091 – حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمَوْصِلِيُّ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ الْمَوْصِلِيُّ، ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِىْ وَقَّاصٍ، اَنَّهُ جَاءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، مَنْ اَنَا؟ فَقَالَ: اَنْتَ سَعْدُ بْنُ مَالِكِ بْنِ اَهْيَبَ بْنِ عَبْدِمَنَافِ بْنِ زُهْرَةَ فَمَنْ قَالَ: غَيْرُ ذٰلِكَ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ

✧✧ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے بارے میں مروی ہے کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں آئے، اور عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں کون ہوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم سعد بن مالک بن اہیب بن عبدمناف بن زہرہ ہو۔ جو اس کے علاوہ کچھ کہے اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو۔

6092 – حَدَّثَنِیْ اَبُوْ سَعِيدٍ اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الثَّقَفِيُّ، ثَنَا مُوسَى بْنُ زَكَرِيَّا، ثَنَا خَلِيفَةُ بْنُ خَيَّاطٍ، قَالَ: سَعْدُ بْنُ اَبِىْ وَقَّاصٍ وَلَّاهُ عُمَرُ وَعُثْمَانُ الْكُوْفَةَ، اُمُّهُ حَمْنَةُ بِنْتُ اَبِىْ سُفْيَانَ بْنِ اُمَيَّةَ بْنِ عَبْدِشَمْسِ بْنِ عَبْدِمَنَافٍ

✧✧ خلیفہ بن خیاط فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو کوفہ کا والی مقرر فرمایا۔ ان کی والدہ "حمنہ بنت ابی سفیان بن امیہ بن عبدشمس بن عبدمناف" ہیں۔

6093 – حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُؤَمَّلِ، ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، ثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، قَالَ: قَالَ عُمَرُ لِسَعْدٍ: يَا اَبَا اِسْحَاقَ

✧✧ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو ''ابواسحاق'' کہہ کر پکارا۔

6094 – حَدَّثَنِي اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ، ثَنَا مَطَرٌ، ثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اَبِي كَامِلٍ، ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ سَعْدُ بْنُ اَبِي وَقَّاصٍ، وَعُمَيْرٌ، وَعَامِرٌ، وَعُقْبَةُ، اِخْوَةٌ، وَاَبُوْ وَقَّاصٍ مَالِكُ بْنُ اُهَيْبَ بْنِ عَبْدِمَنَافِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ زُهْرَةَ

✧✧ یعقوب بن ابراہیم بن سعد فرماتے ہیں: میں نے سنا ہے کہ سعد بن ابی وقاص، عمیر، عامر اور عقبہ سب بھائی ہیں۔ اور وقاص کے والد ''مالک بن اہیب بن عبدمناف بن حارث بن زہرہ'' ہیں۔

6095 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُؤَمَّلِ، ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، ثَنَا نُوحُ بْنُ يَزِيدَ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، قَالَ: تُوُفِّيَ سَعْدُ بْنُ اَبِي وَقَّاصٍ فِي زَمَنِ مُعَاوِيَةَ بَعْدَ حَجَّتِهِ الْاُولَى، وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَثَمَانِينَ

✧✧ ابراہیم بن سعد فرماتے ہیں کہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اپنے پہلے حج کے بعد حضرت معاویہ کے دور حکومت میں فوت ہوئے، ان کی عمر ۸۳ برس تھی۔

6096 – اَخْبَرَنَا الشَّيْخُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ قُتَيْبَةَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ، قَالَ: مَاتَ اَبُوْ اِسْحَاقَ سَعْدُ بْنُ اَبِي وَقَّاصٍ وَهُوَ ابْنُ خَمْسٍ وَسَبْعِينَ سَنَةً بِالْمَدِيْنَةِ، وَصَلَّى عَلَيْهِ مَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ وَهُوَ وَالِيهَا

✧✧ محمد بن عبداللہ بن نمیر فرماتے ہیں کہ ابواسحاق حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ ۷۵ برس کی عمر میں مدینہ میں فوت ہوئے، مروان بن حکم نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی، وہ اس وقت وہاں کے والی تھے۔

6097 – اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ كَامِلٍ الْقَاضِي، ثَنَا اَبُوْ اِسْمَاعِيلَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ، ثَنَا اَيُّوبُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ، حَدَّثَنِي اَبُوْ بَكْرٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ، قَالَ: قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْاَنْصَارِيُّ، اَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: كَانَ اَبِي اٰخِرَ الْمُهَاجِرِينَ وَفَاةً

✧✧ عامر بن یحییٰ فرماتے ہیں: میرے والد (سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ) مہاجرین میں سب سے آخر میں فوت ہوئے۔

6098 – حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ الْاَصْبَهَانِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ رُسْتَةَ، ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ، ثَنَا بَكْرُ بْنُ مِسْمَارٍ، عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ سَعْدٍ، قَالَتْ: كَانَ اَبِي رَجُلًا قَصِيرًا دَحْدَاحًا غَلِيظًا ذَا هَامَةٍ شَثْنَ الْاَصَابِعِ، وَكَانَ يُكَنَّى اَبَا اِسْحَاقَ، مَاتَ فِي قَصْرِهِ بِالْعَقِيقِ عَلَى عَشْرَةِ اَمْيَالٍ مِنَ الْمَدِيْنَةِ، فَحُمِلَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ عَلَى رِقَابِ الرِّجَالِ

قَالَ ابْنُ عُمَرَ: وَحَدَّثَتْنَا عُبَيْدَةُ بِنْتُ نَائِلٍ، عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ سَعْدٍ، قَالَتْ: مَاتَ اَبِیْ سَنَةَ خَمْسٍ وَخَمْسِينَ، وَصَلَّى عَلَيْهِ مَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ وَهُوَ وَالِی الْمَدِينَةِ

✧✧ عائشہ بنت سعد فرماتی ہیں: میرے والد (حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ) کوتاہ قد تھے، گندھے ہوئے جسم کے مالک تھے، سر پر چوٹی رکھتے تھے، انگلیاں موٹی تھیں۔ ان کی کنیت ''ابواسحاق'' تھی، مدینہ منورہ سے دس میل کے فاصلے پر مقام عقیق میں اپنے محل میں ان کا انتقال ہوا۔ وہاں سے لوگ اپنی گردنوں پر ان کو اٹھا کر مدینہ شہر میں لائے تھے۔

حضرت سعد کی صاحبزادہ عائشہ بیان کرتی ہیں: میرے والد کا انتقال 55 ہجری میں ہوا۔ مروان بن حکم نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی وہ (اس وقت) مدینہ منورہ کا گورنر تھا۔

6099 - اَخْبَرَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُؤَمَّلِ، ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الشَّعْرَانِیُّ، ثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ، ثَنَا رِشْدِيْنُ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ كَانَ سَعْدُ يَخْضِبُ بِالسَّوَادِ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6099 – سنده واه

✧✧ ابن شہاب حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سیاہ رنگ کا خضاب لگایا کرتے تھے۔

6100 - اَخْبَرَنِیْ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَمَةَ الْعَنَزِیُّ، ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِیُّ، ثَنَا اَبُوْ صَالِحٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ، ثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ الزُّهْرِیِّ، اَنَّ سَعْدَ بْنَ اَبِیْ وَقَّاصٍ، لَمَّا حَضَرَهُ الْمَوْتُ دَعَا بِخَلَقِ جُبَّةٍ لَهُ مِنْ صُوفٍ فَقَالَ: كَفِّنُونِیْ فِيهَا، فَاِنِّی لَقِيتُ الْمُشْرِكِينَ فِيهَا يَوْمَ بَدْرٍ، وَاِنَّمَا كُنْتُ اُخَبِّئُهَا لِهٰذَا الْيَوْمِ

✧✧ ابن شہاب زہری فرماتے ہیں: جب حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت قریب آیا تو انہوں نے اپنا پرانا اونی جبہ منگوایا اور فرمایا: مجھے اسی میں کفن دینا، کیونکہ جنگ بدر میں، یہی پہن کر میں نے مشرکین سے جنگ کی تھی، میں نے یہ جبہ آج کے دن کے لئے ہی سنبھال کر رکھا تھا۔

6101 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ الصَّفَّارُ، ثَنَا اَبُوْ اِسْمَاعِيلَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ، ثَنَا اَيُّوبُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ، قَالَ: قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْاَنْصَارِیُّ، وَاَخْبَرَنِیْ ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ، قَالَ: كَانَ سَعْدُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ اٰخِرَ الْمُهَاجِرِينَ وَفَاةً

✧✧ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے بیٹے حضرت عامر فرماتے ہیں: مہاجرین میں سب سے آخر میں حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی۔

6102 - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، ثَنَا اَبِی، ثَنَا نُوحُ بْنُ يَزِيدَ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، قَالَ: كَانَ سَعْدُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ اٰخِرَ الْمُهَاجِرِينَ وَفَاةً

✧✧ ابراہیم بن سعد فرماتے ہیں کہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی وفات تمام مہاجرین کے بعد ہوئی۔

6103 - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، ثَنَا اَبِى، ثَنَا نُوحُ بْنُ يَزِيدَ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، قَالَ: تُوُفِّيَ سَعْدُ بْنُ اَبِىْ وَقَّاصٍ فِى زَمَنِ مُعَاوِيَةَ بَعْدَ حَجَّتِهِ الْاُولَى، وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَثَمَانِيْنَ سَنَةً قَالَ اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ: وَاَسْلَمَ سَعْدٌ وَهُوَ ابْنُ تِسْعَ عَشْرَةَ سَنَةً

✧✧ ابراہیم بن سعد فرماتے ہیں: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی انتقال ان کے پہلے حج کے بعد حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے دور حکومت میں ہوا۔ ان کی عمر ۸۳ برس تھی، ابوعبداللہ کہتے ہیں: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے ۱۹ سال کی عمر میں اسلام قبول کیا تھا۔

6104 - حَدَّثَنِىْ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ بَالَوَيْهِ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَرْبِىُّ، ثَنَا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الزُّبَيْرِىُّ، قَالَ: اُمُّ سَعْدٍ وَاُمُّ اَخَوَيْهِ عُمَيْرٍ، وَعَامِرٍ حَمْنَةُ بِنْتُ اَبِىْ سُفْيَانَ بْنِ اُمَيَّةَ بْنِ عَبْدِشَمْسٍ، وَاسْتُشْهِدَ عُمَيْرٌ بِبَدْرٍ، وَكَانَ عَامِرٌ مِنْ مُهَاجِرِى الْحَبَشَةِ، وَكَانَ يَخْضِبُ بِالسَّوَادِ يَعْنِىْ سَعْدًا

✧✧ مصعب بن عبداللہ زبیری فرماتے ہیں: حضرت سعد، ان کے بھائی عمیر اور عامر کی والدہ "حمنہ بنت ابوسفیان بن امیہ بن عبدشمس" ہیں۔ حضرت عمیر جنگ بدر میں شہید ہوئے، حضرت عامر رضی اللہ عنہ حبشہ کی جانب ہجرت کرنے والوں میں شامل ہیں۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ سیاہ خضاب لگایا کرتے تھے۔

6105 - حَدَّثَنِىْ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ بَالَوَيْهِ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِىْ اَبِى، ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ رَاشِدٍ يُحَدِّثُ، عَنِ الزُّهْرِىِّ، قَالَ: كَانَ سَعْدٌ اٰخِرَ الْمُهَاجِرِينَ وَفَاةً قَالَ اَبِى: وَتُوُفِّيَ سَعْدٌ عَلَى عَشَرَةِ اَمْيَالٍ مِنَ الْمَدِيْنَةِ، فَحُمِلَ عَلَى رِقَابِ الرِّجَالِ اِلَى الْمَدِيْنَةِ، وَكَانَ مَرْوَانُ يَوْمَئِذٍ وَالِيًا عَلَيْهَا

✧✧ زہری کہتے ہیں کہ مہاجرین میں سب سے آخر میں حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی۔ میرے والد کا کہنا ہے کہ حضرت سعد مدینہ منورہ سے دس میل کے فاصلے پر ایک مقام پر فوت ہوئے، لوگ اپنے کندھوں پر اٹھا کر ان کو مدینہ میں لائے، ان دنوں مروان بن حکم مدینہ منورہ کا والی تھا۔

6106 - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ بَالَوَيْهِ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَرْبِىُّ، ثَنَا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الزُّبَيْرِىُّ، قَالَ: " وَلَدُ سَعْدِ بْنِ اَبِىْ وَقَّاصٍ: عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ قَتَلَهُ الْمُخْتَارُ بْنُ اَبِىْ عُبَيْدٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ سَعْدٍ قَتَلَهُ الْحَجَّاجُ بْنُ يُوسُفَ، وَكَانَ مِمَّنْ اُسِرَ مِنْ اَصْحَابِ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْاَشْعَثِ، وَاُمُّهُمَا مَارِيَةُ بِنْتُ قَيْسِ بْنِ مَعْدِى كَرِبَ مِنْ كِنْدَةَ، وَعَامِرُ بْنُ سَعْدٍ، وَاُمُّهُ بَهْرَاءُ، وَصَالِحُ بْنُ سَعْدٍ، وَكَانَ نَزَلَ بِالْحِيرَةِ لِشَىْءٍ وَقَعَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ اَخِيهِ عُمَرَ بْنِ سَعْدٍ، وَاُمُّهُ خَوْلَةُ بِنْتُ عُمَيْرِ بْنِ تَغْلِبَ بْنِ وَائِلٍ، وَاِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، وَاِسْحَاقُ بْنُ سَعْدٍ، وَيَحْيَى بْنُ سَعْدٍ وَعَائِشَةُ بِنْتُ سَعْدٍ "

✦✦ مصعب بن عبداللہ زبیری حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے بیٹوں کا تذکرہ کرتے ہوئے ان کی تفصیل یوں بیان کی

(۱) عمر بن سعد۔

ان کو مختار ابن ابی عبید نے شہید کیا تھا۔

(۲) محمد بن سعد۔

ان کو حجاج بن یوسف نے شہید کروایا، آپ عبدالرحمٰن بن محمد بن اشعث کے ان ساتھیوں میں سے ہیں جن کو قید کر لیا گیا تھا۔ ان دونوں کی والدہ ''ماریہ بنت قیس بن معدی کرب'' ہیں، قبیلہ کندہ سے ان کا تعلق ہے۔

(۳) عامر بن سعد۔ ان کی والدہ بہراء ہیں۔

(۴) صالح بن سعد۔

صالح اور عامر کے درمیان کچھ اختلاف ہو جانے کی وجہ سے صالح بن سعد ''مقامِ حیرۃ'' کی طرف ہجرت کر گئے تھے۔ ان کی والدہ ''خولہ بنت عمیر بن تغلب بن وائل'' ہیں۔

(۵) ابراہیم بن سعد۔

(۶) اسحاق بن سعد۔

(۷) عائشہ بنت سعد۔

6107 - حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفَقِيهُ بِالرِّيِّ، ثَنَا أَبُو حَاتِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ التَّيْمِيُّ، حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ طَلْحَةَ التَّيْمِيُّ، حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ يَحْيَى بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ عَمِّهِ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ، قَالَ: كَانَ عَلِيٌّ وَطَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ وَسَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ يُقَالُ لِدَاتُ عَامٍ وَاحِدٍ قَالَ إِبْرَاهِيمُ: وُلِدُوا فِي عَامٍ وَاحِدٍ

✦✦ موسیٰ بن طلحہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ، حضرت زبیر رضی اللہ عنہ اور حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سب ایک ہی سال میں پیدا ہوئے۔ ابراہیم کہتے ہیں: یہ سب لوگ ایک ہی سال میں پیدا ہوئے۔

6108 - حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، أَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، أَنَّ بُكَيْرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَشَجِّ حَدَّثَهُ، عَنْ بِشْرِ بْنِ سَعِيدٍ، أَنَّهُ قَالَ: كُنَّا نُجَالِسُ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ، وَكُنَّا نَتَحَدَّثُ حَدِيثَ النَّاسِ وَالْجِهَادِ، وَكَانَ يَتَسَاقَطُ فِي ذَلِكَ الْحَدِيثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(التعليق - من تلخيص الذهبي)6108 - سكت عنه الذهبي في التلخيص

✦✦ بشیر بن سعید فرماتے ہیں: ہم حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا کرتے تھے اور ہم دنیاوی باتیں

اور جہاد کی باتیں کیا کرتے تھے۔ آپ بھی رسول اللہ ﷺ کے حوالے سے احادیث بیان کیا کرتے تھے۔

6109 – حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَبَّاسِ الشَّهِيدُ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ رَزِينٍ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِدْرِيسَ، ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنِيْ اَبِی، اَوْ حَدَّثَنِي خَالِي، اَنَّ سَعْدًا سُئِلَ عَنْ شَيْءٍ اَوْ حَدِيثٍ فَاسْتَعْجَمَ، ثُمَّ قَالَ: اِنِّي لَاَكْرَهُ اَنْ اُحَدِّثَكُمْ حَدِيْثًا تَزِيدُونَ فِيهِ مِائَةً

✧✧ سعد بن ابراہیم فرماتے ہیں کہ مجھے میرے والد نے یا چچا نے بتایا کہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے کسی چیز یا حدیث کے بارے میں پوچھا گیا تو وہ عاجزی کی بناپر (کچھ دیر) خاموش رہے، پھر بولے: مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ میں تمہیں ایک حدیث بیان کروں اور تم اس میں سو کا اضافہ کرلو۔

6110 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، اَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالْحَكَمِ، اَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ، قَالَ: صَحِبْتُ سَعْدَ بْنَ اَبِيْ وَقَّاصٍ كَذَا وَكَذَا سَنَةً، فَلَمْ اَسْمَعْهُ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا حَدِيْثًا وَاحِدًا "

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 6110 – سكت عنه الذهبي في التلخيص

✧✧ سائب بن یزید فرماتے ہیں: میں نے بہت سال حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی صحبت اختیار کی ہے، میں نے ان کو کبھی بھی رسول اللہ ﷺ کے حوالے سے حدیث بیان کرتے نہیں سنا، سوائے ایک حدیث کے۔

6111 – حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ الْاَصْبَهَانِيُّ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْفَرَجِ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنِي اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْمَاعِيلَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ، حَدَّثَهُ، عَنِ الْمُهَاجِرِ بْنِ مِسْمَارٍ، عَنْ سَعْدٍ، قَالَ: اَسْلَمْتُ يَوْمَ اَسْلَمْتُ وَمَا فَرَضَ اللّٰهُ الصَّلَاةَ

قَالَ ابْنُ عُمَرَ: وَشَهِدَ مَعَهُ بَدْرًا، وَاُحُدًا، وَثَبَتَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ وَلَّى النَّاسُ، وَشَهِدَ الْخَنْدَقَ، وَالْحُدَيْبِيَةَ، وَخَيْبَرَ، وَفَتْحَ مَكَّةَ، وَكَانَتْ مَعَهُ يَوْمَئِذٍ اِحْدَى رَايَاتِ الْمُهَاجِرِينَ الثَّلَاثَ، وَشَهِدَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَشَاهِدَ كُلَّهَا، وَكَانَ مِنَ الرُّمَاةِ الْمَذْكُورِينَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✧✧ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ فرضیتِ نماز سے پہلے میں نے اسلام قبول کرلیا تھا۔

محمد بن عمر کہتے ہیں: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ جنگ بدر میں شریک ہوئے اور احد میں جب لوگوں میں بھگدڑ مچ گئی تھی اس وقت یہ رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ ثابت قدم رہے تھے، آپ نے جنگ خندق، غزوہ خیبر، فتح مکہ اور تمام غزوات میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ شرکت کی ہے۔ فتح مکہ کے موقع پر مسلمانوں کے تین جھنڈوں میں سے ایک ان کے ہاتھ میں تھا۔ اور آپ رسول اللہ ﷺ کے تیر اندازوں میں بھی تھے۔

6112 – فَحَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ نَجَادٍ، عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ سَعْدٍ، عَنْ اَبِيهَا سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ اَنَّهُ قَالَ:

اَلَا اَنْبِءُ رَسُوْلُ اللّٰهِ اَنِّی حَمَيْتُ صَحَابَتِی بِصُدُوْرِ نَبْلِی

اَذُوْدُ بِهَا عَدُوَّهُمْ ذِيَادًا بِكُلِّ حُزُوْنَةٍ وَبِكُلِّ سَهْلِ

فَمَا يَعْتَدُّ رَامٍ مِنْ مَعَدٍ بِسَهْمٍ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ قَبْلِی

✧✧ عائشہ بنت سعد اپنے والد حضرت سعد ابن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے اشعار بیان کرتی ہیں جن کا ترجمہ یہ ہے۔

○ خبردار، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات بتائی ہے کہ میں نے اپنے تیروں کے بھالوں کے ساتھ حق صحابیت ادا کیا ہے۔

○ میں نے تیروں کے ساتھ دشمنوں سے ہر سخت اور نرم زمین میں دفاع کیا ہے۔

○ مجھ سے پہلے کسی تیرانداز نے اتنی خوداعتمادی کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دفاع میں تیراندازی نہیں کی۔

6113 – حَدَّثَنَا اَبُوْ عَلِيٍّ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحَافِظُ، اَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نَاجِيَةَ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَعِيدٍ الْكِنْدِيُّ، ثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِیْ خَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَقْبَلَ سَعْدُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هٰذَا خَالِي، فَلْيُرِنِيْ امْرُؤٌ خَالَهُ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ"

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6113 – على شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں بیٹھے ہوئے تھے، حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ وہاں آگئے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ میرا ماموں ہے۔ کوئی شخص مجھے اپنا ماموں دکھائے (جوان جیسا ہو)

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔

6114 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، اَنْبَاَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْحَكَمِ، اَنْبَاَ ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِیْ حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، اَنَّ سَعْدَ بْنَ اَبِیْ وَقَّاصٍ اَوَّلُ مَنْ اَهْرَاقَ دَمًا فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ"

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6114 – صحيح

✧✧ حضرت سعید بن میبّب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ وہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے اللہ کی راہ میں خون بہایا۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

6115 – حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ الْعَقِصِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ اَبِیْ شَيْبَةَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِیْ عُبَيْدَةَ بْنِ مَعْنٍ، ثَنَا اَبِی، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِیْ خَالِدٍ الْوَالِبِيِّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، قَالَ: اَوَّلُ مَنْ رَمٰى بِسَهْمٍ فِی سَبِيْلِ اللّٰهِ سَعْدُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ"

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6115 – صحيح

✧✧حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں سب سے پہلے جس نے تیراندازی کی وہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ ہیں۔

۞۞یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

6116 – اَخْبَرَنَا بَكْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّيْرَفِيُّ بِمَرْوَ، ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ الْفَضْلِ، ثَنَا مَكِّيُّ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، اَخْبَرَنِي هَاشِمُ بْنُ هَاشِمٍ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: لَقَدْ رَاَيْتُنِي وَاَنَا لَثُلُثُ الْاِسْلَامِ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6116 – صحيح

✧✧عامر بن سعد اپنے والد حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں (وہ فرماتے ہیں کہ) میرا خیال ہے کہ میں اسلام کا تیسرا حصہ ہوں (یعنی تیسرے نمبر پر اسلام لائے)

قَالَ: وَحَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ هَاشِمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِي وَقَّاصٍ، قَالَ: مَا اَسْلَمَ اَحَدٌ فِي الْيَوْمِ الَّذِي اَسْلَمْتُ فِيهِ، وَلَقَدْ مَكَثْتُ سَبْعَ لَيَالٍ ثَالِثَ الْاِسْلَامِ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

✧✧حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس دن میں نے اسلام قبول کیا اس دن اور کسی نے اسلام قبول نہیں کیا۔ (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اعلان نبوت کے صرف) سات دن بعد میں نے اسلام قبول کرلیا تھا اور تیسرے نمبر پر اسلام قبول کیا۔

6117 – اَخْبَرَنَا اَبُو الْفَضْلِ الْحَسَنُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، ثَنَا الْخَصِيبُ بْنُ نَاصِحٍ، ثَنَا عَبْدَةُ بْنُ نَائِلٍ، عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ سَعْدٍ، عَنْ اَبِيهَا، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَسَ فِي الْمَسْجِدِ ثَلَاثَ لَيَالٍ، يَقُولُ: اللّٰهُمَّ اَدْخِلْ مِنْ هٰذَا الْبَابِ عَبْدًا يُحِبُّكَ وَتُحِبُّهُ فَدَخَلَ مِنْهُ سَعْدٌ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6117 – صحيح

✧✧عائشہ بنت سعد اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تین دن تک مسجد میں تشریف فرما رہے اور یہ دعا مانگتے رہے " اے اللہ! اس دروازے سے اس کو داخل فرما جو تجھ سے محبت کرتا ہے، تو حضرت سعد ابن ابی وقاص رضی اللہ عنہ دروازے سے داخل ہوئے۔

6118 – اَخْبَرَنَا اَبُو الْفَضْلِ الْحَسَنُ بْنُ يَعْقُوبَ الْعَدْلُ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْوَهَّابِ الْعَبْدِيُّ، ثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ، ثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اَبِي خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِي حَازِمٍ، قَالَ: سَمِعْتُ سَعْدًا، يَقُولُ: قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ

6118:صحيح ابن حبان - كتاب إخباره صلى الله عليه وسلم عن مناقب الصحابة ' ذكر دعاء المصطفى صلى الله عليه وسلم لسعد باستجابة دعائه اى - حديث:7100'البحر الزخار مسند البزار - إسماعيل ' حديث:1084

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللّٰهُمَّ اسْتَجِبْ لَهُ إِذَا دَعَاكَ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي)6118 – صحيح

✦✦ حضرت سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے لئے یوں دعا مانگی "اے اللہ! یہ جب بھی تیری دعا مانگے، تو اس کی دعا کو قبول فرما۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

6119 – اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ التَّمِيمِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الْإِمَامُ، اَنْبَاَ يُونُسُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلَى، اَنْبَاَ ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِي بَكْرُ بْنُ مُضَرَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ، قَالَ: قَالَ سَعْدُ بْنُ اَبِي وَقَّاصٍ:

اَنَا ابْنُ مُسْتَجَابِ الدُّعَاءِ وَالسَّاد لِلثُّلْمَةِ لِلْمُصْطَفَى مِنَ الْعَرَبِ

يَكْلَاُهَا لِلنَّبِيِّ مُحْتَسِبًا خُصَّ بِهَا دُونَ كُلِّ مُحْتَسِبِ

وَاخْتَلَفَ النَّاسُ بَيْنَهُمْ فَاَبَى قِتَالَ اَهْلِ التَّوْحِيدِ وَالْكُتُبِ

سَلَّمَهُ اللّٰهُ لَمْ يُصَبْ اَحَد مِنْهُمْ بِسَهْمٍ اِذًا وَلَمْ يُصَبْ

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

○ میں مستجاب الدعوات شخص کا بیٹا ہوں اور اہل عرب میں سے اس شخص کا بیٹا ہوں جو مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے تمام رخنے بند کرنے والا تھا۔

○ وہ ثواب کی نیت سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کرتے تھے، اور ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خاص طور پر اس عمل پر مامور کیا تھا

○ اور لوگوں کا آپس میں اختلاف ہوا، آپ نے اہل توحید اور اہل کتاب سے جہاد کرنے سے منع کیا۔

○ اللہ تعالیٰ ان کو سلامت رکھے، ان میں سے کسی کا تیر ان تک نہیں پہنچا اور نہ آپ نے ان کو تیر مارا

6120 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ، ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ اَبِي بَلْجٍ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ سَعْدٍ، اَنَّ رَجُلًا نَالَ مِنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَدَعَا عَلَيْهِ سَعْدُ بْنُ مَالِكٍ فَجَاءَتْهُ نَاقَةٌ اَوْ جَمَلٌ فَقَتَلَهُ، فَاَعْتَقَ سَعْدٌ نَسَمَةً، وَحَلَفَ اَنْ لَّا يَدْعُوَ عَلَى اَحَدٍ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)6120 – سكت عنه الذهبي في التلخيص

✦✦ حضرت سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شکایت کی، حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ نے اس کے لئے بددعا کردی، ایک اونٹنی یا اونٹ آیا اور اس کو کچل گیا، اس پر پریشان ہو کر حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے ایک غلام آزاد کیا اور قسم کھائی کہ آئندہ کبھی بھی کسی کو بددعا نہیں دیں گے۔

6121 - فَحَدَّثَنَا بِشْرٌ، هٰذَا الْحَدِيْثِ الشَّيْخُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ زِيَادٍ السَّرِيُّ، ثَنَا حَامِدُ بْنُ يَحْيَى الْبَلْخِيُّ بِمَكَّةَ، ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِيْ خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِيْ حَازِمٍ، قَالَ: كُنْتُ بِالْمَدِيْنَةِ فَبَيْنَا اَنَا اَطُوفُ فِي السُّوقِ اِذْ بَلَغْتُ اَحْجَارَ الزَّيْتِ، فَرَاَيْتُ قَوْمًا مُجْتَمِعِيْنَ عَلَى فَارِسٍ قَدْ رَكِبَ دَابَّةً، وَهُوَ يَشْتِمُ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ، وَالنَّاسُ وُقُوفٌ حَوَالَيْهِ اِذْ اَقْبَلَ سَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ فَوَقَفَ عَلَيْهِمْ، فَقَالَ: مَا هٰذَا؟ فَقَالُوا: رَجُلٌ يَشْتِمُ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ، فَتَقَدَّمَ سَعْدٌ فَاَفْرَجُوا لَهُ حَتّٰى وَقَفَ عَلَيْهِ فَقَالَ: يَا هٰذَا، عَلَامَ تَشْتُمُ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ؟ اَلَمْ يَكُنْ اَوَّلَ مَنْ اَسْلَمَ؟ اَلَمْ يَكُنْ اَوَّلَ مَنْ صَلّٰى مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ اَلَمْ يَكُنْ اَزْهَدَ النَّاسِ؟ اَلَمْ يَكُنْ اَعْلَمَ النَّاسِ؟ وَذَكَرَ حَتّٰى قَالَ: اَلَمْ يَكُنْ خَتَنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى ابْنَتِهِ؟ اَلَمْ يَكُنْ صَاحِبَ رَايَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزَوَاتِهِ؟ ثُمَّ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ، وَقَالَ: اللّٰهُمَّ اِنَّ هٰذَا يَشْتِمُ وَلِيًّا مِنْ اَوْلِيَائِكَ، فَلَا تُفَرِّقْ هٰذَا الْجَمْعَ حَتّٰى تُرِيَهُمْ قُدْرَتَكَ . قَالَ قَيْسٌ: فَوَاللّٰهِ مَا تَفَرَّقْنَا حَتّٰى سَاخَتْ بِهِ دَابَّتُهُ فَرَمَتْهُ عَلٰى هَامَتِهِ فِي تِلْكَ الْاَحْجَارِ، فَانْفَلَقَ دِمَاغُهُ وَمَاتَ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 6121 – على شرط البخاری ومسلم

✧✧ قیس بن ابی حازم بیان کرتے ہیں کہ میں مدینہ میں تھا، ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ میں بازار میں جا رہا تھا، میں مقام احجار الزیت پر پہنچا، میں نے دیکھا کہ ایک شخص سواری پر سوار تھا، کافی سارے لوگ اس کے اردگرد جمع تھے، وہ شخص حضرت علی رضی اللہ عنہ کو گالیاں دے رہا تھا، اسی اثناء میں حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ وہاں تشریف لائے اور وہ بھی وہیں کھڑے ہو گئے، لوگوں سے پوچھا: کیا ہوا؟ لوگوں نے بتایا کہ ایک آدمی حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو گالیاں دے رہا ہے، حضرت سعد آگے بڑھے، لوگوں نے ان کو راستہ دے دیا، حضرت سعد اس آدمی کے قریب آ گئے، اور فرمایا: ارے، تم علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو گالیاں کیوں دے رہو؟ کیا وہ سب سے پہلے مسلمان نہیں ہوئے تھے؟ کیا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھنے والے سب سے پہلے شخص نہیں تھے؟، کیا وہ سب سے زیادہ دنیا سے بے رغبت نہیں تھے؟ کیا وہ سب سے زیادہ علم رکھنے والے نہیں تھے؟ اس کے علاوہ بھی حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے کافی فضائل گنوائے، حتیٰ کہ یہ بھی کہا: کیا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے داماد نہیں تھے؟ کیا وہ غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علمبردار نہیں تھے۔ اس کے بعد حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے قبلہ رو ہو کر ہاتھ بلند کر کے یوں دعا مانگی "اے اللہ! یہ شخص تیرے ایک ولی کو گالی دے رہا ہے، یا اللہ! یہ مجمع ختم ہونے سے پہلے تو اپنی قدرت کا کرشمہ دکھا دے (اور لوگ تیرے ولی کو گالی دینے والے کا انجام اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں) حضرت قیس کہتے ہیں: خدا کی قسم! ہم ابھی وہاں سے ہٹے نہیں تھے کہ اس کی سواری بدک گئی، اس سواری نے اس آدمی کو سر کے بل پتھروں میں گرا دیا جس کی وجہ سے اس کی کھوپڑی کھل گئی اور اس کا بھیجا باہر آ گیا اور وہ وہیں پر عبرتناک موت مر گیا۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

6122 - وَحَدَّثَنَا الشَّيْخُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، ثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْفَضْلِ الْاَسْفَاطِيُّ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ يَحْيَى الشَّجَرِيُّ، عَنْ اَبِيهِ، حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، حَدَّثَنِي اِسْمَاعِيلُ بْنُ اَبِي خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِي وَقَّاصٍ، قَالَ: قَالَ لِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللّٰهُمَّ سَدِّدْ رَمْيَتَهُ، وَاَجِبْ دَعْوَتَهُ هٰذَا حَدِيْثٌ تَفَرَّدَ بِهِ يَحْيَى بْنُ هَانِءِ بْنِ خَالِدٍ الشَّجَرِيُّ وَهُوَ شَيْخٌ ثِقَةٌ مِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي)6122 – تفرد به الشجرى وهو ثقة

✦✦ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے بارے میں یہ دعا مانگی ''اے اللہ، اس کا نشانہ درست فرما اور اس کی دعا کو قبول فرما۔

6123 - حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا بَكَّارُ بْنُ قُتَيْبَةَ الْقَاضِيْ، ثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عِيسَى، ثَنَا هَاشِمُ بْنُ هَاشِمٍ الزُّهْرِيُّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا مَعَ سَعْدٍ فَجَاءَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ الْحَارِثُ بْنُ بَرْصَاءَ وَهُوَ فِي السُّوقِ، فَقَالَ لَهُ: يَا اَبَا اِسْحَاقَ، اِنِّي كُنْتُ آنِفًا عِنْدَ مَرْوَانَ فَسَمِعْتُهُ وَهُوَ يَقُوْلُ: اِنَّ هٰذَا الْمَالَ مَالُنَا نُعْطِيهُ مِنْ شِئْنَا . قَالَ: فَرَفَعَ سَعْدٌ يَدَهُ وَقَالَ: اَفَاَدْعُو فَوَثَبَ مَرْوَانُ وَهُوَ عَلَى سَرِيرِهِ فَاعْتَنَقَهُ، وَقَالَ: اَنْشُدُكَ يَا اَبَا اِسْحَاقَ اَنْ تَدْعُوَ، فَاِنَّمَا هُوَ مَالُ اللّٰهِ

✦✦ حضرت سعید بن میسب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، حارث بن برصاء نامی ایک شخص بازار سے آیا اور آ کر کہنے لگا: اے ابواسحاق! میں ابھی ابھی مروان کے پاس تھا، میں نے اس کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ یہ مال ہمارا ہے، ہم جس کو چاہیں دے سکتے ہیں۔ حضرت سعید بن میسب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے اپنے ہاتھ بلند کر کے کہا: کیا میں دعا مانگوں؟ تو مروان اپنے تخت سے اچھل کر اٹھا اور ان کو زور سے پکڑ کر بولا: اے ابواسحاق! میں آپ کو اللہ کا واسطہ دیتا ہوں آپ میرے لئے کوئی بددعا نہ کیجئے، وہ مال اللہ کا ہے۔

6124 - حَدَّثَنَاهُ اَبُوْ اَحْمَدَ بَكْرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ الصَّيْرَفِيُّ بِمَرْوَ، ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ الْفَضْلِ الْبَلْخِيُّ، ثَنَا مَكِّيُّ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، ثَنَا هَاشِمُ بْنُ هَاشِمٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ سَعْدٍ، قَالَ: جَاءَ الْحَارِثُ بْنُ الْبَرْصَاءِ وَهُوَ فِي السُّوقِ، فَقَالَ لَهُ: يَا اَبَا اِسْحَاقَ، اِنِّي سَمِعْتُ مَرْوَانَ يَزْعُمُ اَنَّ مَالَ اللّٰهِ مَالُهُ مَنْ شَاءَ اَعْطَاهُ، وَمَنْ شَاءَ مَنَعَهُ، فَقَالَ لَهُ: اَنْتَ سَمِعْتَهُ يَقُوْلُ ذٰلِكَ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ سَعِيدٌ: فَاَخَذَ بِيَدِي سَعْدٌ وَبِيَدِ الْحَارِثِ حَتّٰى دَخَلَ عَلَى مَرْوَانَ، فَقَالَ: يَا مَرْوَانُ، اَنْتَ تَزْعُمُ اَنَّ مَالَ اللّٰهِ مَالُكَ، مَا شِئْتَ اَعْطَيْتَهُ وَمَنْ شِئْتَ مَنَعْتَهُ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَاَدْعُو وَرَفَعَ سَعْدٌ يَدَيْهِ، فَوَثَبَ اِلَيْهِ مَرْوَانُ وَقَالَ: اَنْشُدُكَ اللّٰهَ اَنْ تَدْعُوَ هُوَ مَالُ اللّٰهِ مَنْ شَاءَ اَعْطَاهُ وَمَنْ شَاءَ مَنَعَهُ

✦✦ حضرت سعید بن میسب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حارث بن برصاء بازار سے آئے، اور حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے کہنے لگے: اے ابواسحاق! میں نے سنا ہے، مروان کہتا ہے: اللہ کا مال اُس کا مال ہے، وہ جس کو چاہے دے سکتا ہے، اور جس

سے چاہے روک سکتا ہے، حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے پوچھا: کیا تم نے خود اس کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے؟ اس نے کہا: جی ہاں۔ حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت سعد نے میرا اور حارث کا ہاتھ پکڑا اور مروان کے پاس چلے گئے، اس کے پاس جا کر فرمایا: اے مروان! کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ اللہ کا مال، تیرا مال ہے؟ اور تو جسے چاہے دے دے اور جس سے چاہے روک لے؟ اُس نے کہا: جی ہاں، میں نے یہ کہا ہے۔ حضرت سعد نے ہاتھ اٹھا کر کہا: کیا میں تیرے لئے بددعا کروں؟ تو مروان اچھل کر آپ کی جانب بڑھا اور کہنے لگا: میں آپ کو اللہ کا واسطہ دیتا ہوں، آپ میرے لئے بددعا نہ کریں۔ وہ مال اللہ کا ہے، وہ جس کو چاہے عطا کرے اور جس سے چاہے روک لے۔

6125 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْحَافِظُ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ السَّعْدِيُّ، اَنْبَاَ يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، اَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَامِرٍ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: اَرِقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَقَالَ: لَيْتَ رَجُلًا يَحْرُسُنِيْ مِنْ اَصْحَابِيْ اللَّيْلَةَ .قَالَتْ: فَسَمِعْنَا صَوْتَ السِّلَاحِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ هٰذَا؟ فَقَالَ سَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ: اَنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ جِئْتُ اَحْرُسُكَ، قَالَتْ عَائِشَةُ: فَنَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى سَمِعْتُ غَطِيطَهُ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبى)6125 – صحيح

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نیند نہیں آ رہی تھی، آپ نے فرمایا: کاش کہ اس رات میرے صحابہ میں سے کوئی چوکیداری کرے، ام المومنین فرماتی ہیں: ہم نے ہتھیاروں کی آوازیں سنیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا: یہ کون ہے؟ تو آگے سے جواب آیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، میں سعد ابن ابی وقاص رضی اللہ عنہ ہوں۔ میں آپ کی پہرے داری کرنے کے لئے آیا ہوں، اُمّ المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: (سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے آجانے کے بعد) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتنی سکون کی نیند سوئے کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خراٹوں کی آواز سنی۔

6125:صحيح البخارى - كتاب الجهاد والسير' باب الحراسة فى الغزو فى سبيل الله - حديث: 2750'صحيح مسلم - كتاب فضائل الصحابة رضى الله تعالى عنهم' باب فى فضل سعد بن ابى وقاص رضى الله عنه - حديث: 4532'الجامع للترمذى' ابواب المناقب عن رسول الله صلى الله عليه وسلم - باب' حديث: 3773'صحيح ابن حبان - كتاب إخباره صلى الله عليه وسلم عن مناقب الصحابة' ذكر سعد بن ابى وقاص الزهرى رضوان الله عليه وقد فعل - حديث: 7096'السنن الكبرى للنسائى - كتاب المناقب' مناقب اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم من المهاجرين والانصار - سعد بن مالك رضى الله عنه' حديث: 7948'مصنف ابن ابى شيبة - كتاب الفضائل' ما جاء فى سعد بن ابى وقاص رضى الله عنه - حديث: 31513'مسند احمد بن حنبل - مسند الانصار' الملحق المستدرك من مسند الانصار - حديث السيدة عائشة رضى الله عنها' حديث: 24564'سند إسحاق بن راهويه - ما يروى عن عبد الله بن عامر ويحيى بن عبد الرحمن' حديث: 979'مسند ابى يعلى الموصلى - مسند عائشة' حديث: 4729'المعجم الاوسط للطبرانى - باب الالف' من اسمه احمد - حديث:863'الادب المفرد للبخارى - باب التمنى' حديث:909

6126 - حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ عِيسَى، ثنا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقَبَّانِيُّ، وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي طَالِبٍ، قَالَا: ثنا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى الْقَزَّازُ، ثنا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ جُحَادَةَ، عَنْ نُعَيْمِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ خَارِجَةَ، قَالَ: لَمَّا جَاءَتِ الْفِتْنَةُ الْأُولَى أَشْكَلَتْ عَلَيَّ فَقُلْتُ: " اللَّهُمَّ أَرِنِي مِنَ الْحَقِّ أَمْرًا أَتَمَسَّكُ بِهِ، فَأُرِيتُ فِيمَا يَرَى النَّائِمُ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةَ، وَكَانَ بَيْنَهُمَا حَائِطٌ غَيْرُ طَوِيلٍ، وَإِذَا أَنَا تَحْتَهُ فَقُلْتُ: لَوْ تَسَلَّقْتُ هَذَا الْحَائِطَ حَتَّى أَنْظُرَ إِلَى قَتْلَى أَشْجَعَ فَيُخْبِرُونِي "، قَالَ: " فَأُهْبِطْتُ بِأَرْضٍ ذَاتِ شَجَرٍ، فَإِذَا نَفَرٌ جُلُوسٌ فَقُلْتُ: أَنْتُمُ الشُّهَدَاءُ، قَالُوا: نَحْنُ الْمَلَائِكَةُ، قُلْتُ: فَأَيْنَ الشُّهَدَاءُ؟ قَالُوا: تَقَدَّمْ إِلَى الدَّرَجَاتِ، فَارْتَفَعْتُ دَرَجَةً اللَّهُ أَعْلَمُ بِهَا مِنَ الْحُسْنِ وَالسَّعَةِ، فَإِذَا أَنَا بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَإِذَا إِبْرَاهِيمُ شَيْخٌ وَهُوَ يَقُولُ لِإِبْرَاهِيمَ: اسْتَغْفِرْ لِأُمَّتِي وَإِبْرَاهِيمُ يَقُولُ: إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَحْدَثُوا بَعْدَكَ أَهْرَاقُوا دِمَاءَهُمْ، وَقَتَلُوا إِمَامَهُمْ، فَهَلَّا فَعَلُوا كَمَا فَعَلَ سَعْدٌ خَلِيلِي "، فَقُلْتُ: وَاللَّهِ لَقَدْ رَأَيْتُ رُؤْيَا لَعَلَّ اللَّهَ يَنْفَعُنِي بِهَا أَذْهَبُ، فَأَنْظُرُ مَكَانَ سَعْدٍ، فَأَكُونُ مَعَهُ، فَأَتَيْتُ سَعْدًا فَقَصَصْتُ عَلَيْهِ الْقِصَّةَ، قَالَ: فَمَا أَكْثَرَ بِهَا فَرَحًا، وَقَالَ: لَقَدْ خَابَ مَنْ لَمْ يَكُنْ إِبْرَاهِيمُ خَلِيلَهُ قُلْتُ: مَعَ أَيِّ الطَّائِفَتَيْنِ أَنْتَ؟ قَالَ: مَا أَنَا مَعَ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا، قَالَ: قُلْتُ: فَمَا تَأْمُرُنِي؟: أَلَكَ غَنَمٌ؟ قُلْتُ: لَا. قَالَ: فَاشْتَرِ شَاءً، فَكُنْ فِيهَا حَتَّى تَنْجَلِيَ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6126 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حسین بن خارجہ فرماتے ہیں کہ جب پہلا فتنہ آیا تو میں (نظریاتی طور پر) بہت مشکل میں مبتلا ہوگیا، میں نے دعا مانگی کہ یا اللہ! مجھے حق کا وہ راستہ دکھا جس پر میں مضبوطی سے گامزن ہوجاؤں۔ مجھے خواب میں دنیا اور آخرت دکھائی گئی، دونوں کے درمیان ایک چھوٹی سی دیوار ہوتی ہے، اور میں اس کے نیچے ہوتا ہوں، میں سوچتا ہوں کہ کاش کسی طریقے سے میں اس کے اوپر چڑھ جاؤں، اور اشجع کے مقتولوں کو دیکھوں (کہ وہ کس حالت میں ہیں) اور وہ مجھے اپنے حالات بتائیں۔ آپ فرماتے ہیں: پھر مجھے ایک ایسی جگہ اتارا گیا جہاں کافی درخت تھے، وہاں میں نے کچھ لوگوں کو بیٹھے دیکھا، میں نے پوچھا: کیا تم شہداء ہو؟ انہوں نے کہا: ہم فرشتے ہیں۔ میں نے کہا: تو شہداء کہاں ہیں؟ انہوں نے کہا: اگلے درجات میں جایئے، میں ایک درجہ اوپر چڑھ گیا، اس کے حسن اور وسعت کو اللہ ہی بہتر جانتا ہے، وہاں میں نے حضرت محمد ﷺ اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی زیارت کی۔ حضرت محمد ﷺ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے کہا: آپ میری امت کے لئے بخشش کی دعا فرمایئے، ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا: آپ نہیں جانتے کہ انہوں نے آپ کے بعد کیا کیا فسادات کئے، انہوں نے خون بہائے، انہوں نے اپنے اماموں کو شہید کیا، انہوں نے ایسا کیوں نہیں کیا؟ جیسا میرے دوست سعد نے کیا۔ (اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی) میں نے سوچا کہ میں نے جو خواب دیکھی ہے اللہ تعالیٰ مجھے اس سے فائدہ دے گا۔ میں جاؤں گا اور حضرت سعد کا مکان دیکھوں گا، اور انہی کے پاس رہوں گا۔ چنانچہ میں (صبح اٹھ کر) حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اور ان کو رات والا خواب سنایا۔ خواب سن کر وہ بہت خوش ہوئے، اور بولے: وہ شخص خسارے میں ہے جس کے دوست ابراہیم علیہ السلام نہیں ہیں۔ میں نے پوچھا: آپ کس جماعت کے

ساتھ ہیں؟ انہوں نے کہا: میں دونوں جماعتوں میں سے کسی کے ساتھ بھی نہیں ہوں۔ میں نے کہا: آپ مجھے کیا حکم دیتے ہیں؟ انہوں نے کہا: انہوں نے کہا: کیا تیرے پاس کوئی بکری ہے؟ میں نے کہا: نہیں۔ انہوں نے کہا: ایک بکری خریدلواور اس میں مصروف ہو جاؤ۔

ذِكْرُ الْاَرْقَمِ بْنِ اَبِي الْاَرْقَمِ الْمَخْزُومِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت ارقم بن ابی ارقم مخزومی رضی اللہ عنہ کے فضائل

6127 – اَخْبَرَنَا الشَّيْخُ اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْعَزِيزِ بْنِ اَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ شَاذَانَ الْجَوْهَرِيُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالَى بِقِرَاءَتِي عَلَيْهِ سَنَةَ تِسْعٍ وَاَرْبَعِينَ وَاَرْبَعِمِائَةٍ، قَالَ: اَنْبَانِي الْحَاكِمُ الْإِمَامُ اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ حَمْدَوَيْهِ الْحَافِظُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: اَخْبَرَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَغْدَادِيُّ، ثَنَا اَبُوْ عُلَاثَةَ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ خَالِدٍ، ثَنَا اَبِي، ثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ، ثَنَا اَبُو الْاَسْوَدِ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، فِي تَسْمِيَةِ مَنْ شَهِدَ بَدْرًا مِنْ قُرَيْشٍ، ثُمَّ مِنْ بَنِي مَخْزُومٍ الْاَرْقَمِ بْنِ اَبِي الْاَرْقَمِ "وَاسْمُ اَبِي الْاَرْقَمِ عَبْدُ مَنَافِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ مَخْزُومٍ، وَهُوَ مِنْ اَهْلِ بَدْرٍ، اَسْلَمَ هُوَ وَاَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ، وَعُثْمَانُ بْنُ مَظْعُونٍ فِي وَقْتٍ وَاحِدٍ، وَكَانَ الْاَرْقَمُ مِنْ اٰخِرِ اَهْلِ بَدْرٍ وَفَاةً

✧✧ عروہ بن زبیر فرماتے ہیں کہ قریش سے تعلق رکھنے والے قبیلہ بنی مخزوم کی جانب سے غزوہ بدر میں شریک ہونے والوں میں حضرت ارقم بن ابی ارقم مخزومی رضی اللہ عنہ شامل ہیں۔ ابوالارقم کے والد کا نام "عبدمناف بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم" ہے۔ آپ بدری صحابی ہیں، آپ، حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ اکٹھے مسلمان ہوئے تھے۔ اور حضرت ارقم رضی اللہ عنہ بدری صحابہ کرام میں سب سے آخر میں فوت ہوئے۔

6128 – اَخْبَرَنِي اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوبَ الثَّقَفِيُّ، ثَنَا مُوسَى بْنُ زَكَرِيَّا، ثَنَا خَلِيفَةُ بْنُ خَيَّاطٍ، قَالَ: وَقَالَ الْمَخْزُومِيُّونَ: اُمُّ الْاَرْقَمِ بْنِ اَبِي الْاَرْقَمِ تُمَاضِرُ بِنْتُ حِذْيَمٍ مِنْ بَنِي سَهْمِ بْنِ عَمْرِو بْنِ هُصَيْصٍ

✧✧ خلیفہ بن خیاط فرماتے ہیں: مخزومیوں کا کہنا ہے کہ ارقم بن ابی ارقم رضی اللہ عنہ کی والدہ "تماضر بنت حذیم" ہیں جو کہ بنی سہم بن عمرو بن ہصیص سے تعلق رکھتی ہیں۔

6129 – حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ الْاَصْبَهَانِيُّ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْجَهْمِ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنِي عُثْمَانُ بْنُ هِنْدِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ الْاَرْقَمِ بْنِ اَبِي الْاَرْقَمِ الْمَخْزُومِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنِي اَبِي، عَنْ يَحْيَى بْنِ عُثْمَانَ بْنِ الْاَرْقَمِ، حَدَّثَنِي جَدِّي عُثْمَانُ بْنُ الْاَرْقَمِ اَنَّهُ كَانَ، يَقُولُ: اَنَا ابْنُ سُبْعِ الْإِسْلَامِ، اَسْلَمَ اَبِي سَابِعَ سَبْعَةٍ، وَكَانَتْ دَارُهُ عَلَى الصَّفَا وَهِيَ الدَّارُ الَّتِي كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُونُ فِيهَا فِي الْإِسْلَامِ، وَفِيهَا دَعَا النَّاسَ اِلَى الْإِسْلَامِ، فَاَسْلَمَ فِيهَا قَوْمٌ كَثِيرٌ وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الِاثْنَيْنِ فِيهَا: اللّٰهُمَّ اَعِزَّ الْإِسْلَامَ بِاَحَبِّ الرَّجُلَيْنِ اِلَيْكَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَوْ عَمْرِو بْنِ هِشَامٍ، فَجَاءَ عُمَرُ بْنُ

الْخَطَّابِ مِنَ الْغَدِ بُكْرَةً، فَأَسْلَمَ فِي دَارِ الْأَرْقَمِ، وَخَرَجُوا مِنْهَا وَكَبَّرُوا وَطَافُوا بِالْبَيْتِ ظَاهِرِينَ، وَدُعِيَتْ دَارُ الْأَرْقَمِ دَارُ الْإِسْلَامِ، وَتَصَدَّقَ بِهَا الْأَرْقَمُ عَلَى وَلَدِهِ، فَقَرَأْتُ نُسْخَةَ صَدَقَةِ الْأَرْقَمِ بِدَارِهِ: بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ هَذَا مَا قَضَى الْأَرْقَمُ فِي رَبْعِهِ مَا حَازَ الصَّفَا، أَنَّهَا صَدَقَةٌ بِمَكَانِهَا مِنَ الْحَرَمِ لَا تُبَاعُ، وَلَا تُورَثُ شَهِدَ هِشَامُ بْنُ الْعَاصِ، وَفُلَانٌ مَوْلَى هِشَامِ بْنِ الْعَاصِ، قَالَ: فَلَمْ تَزَلْ هَذِهِ الدَّارُ صَدَقَةً قَائِمَةً فِيهَا وَلَدُهُ يَسْكُنُونَ وَيُؤَاجِرُونَ وَيَأْخُذُونَ عَلَيْهَا حَتَّى كَانَ زَمَنُ أَبِي جَعْفَرٍ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6129 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ: فَأَخْبَرَنِي أَبِي، عَنْ يَحْيَى بْنِ عِمْرَانَ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ الْأَرْقَمِ، قَالَ: "إِنِّي لَأَعْلَمُ الْيَوْمَ الَّذِي وَقَعَ فِي نَفْسِ أَبِي جَعْفَرٍ أَنَّهُ يَسْعَى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فِي حَجَّةٍ حَجَّهَا وَنَحْنُ عَلَى ظَهْرِ الدَّارِ، فَيَمُرُّ تَحْتَنَا لَوْ أَشَاءُ أَنْ آخُذَ قَلَنْسُوَتَهُ لَأَخَذْتُهَا، وَأَنَّهُ لَيَنْظُرُ إِلَيْنَا مِنْ حِينِ يَهْبِطُ الْوَادِيَ حَتَّى يَصْعَدَ إِلَى الصَّفَا، فَلَمَّا خَرَجَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللَّهِ بْنِ حَسَنٍ بِالْمَدِينَةِ، كَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ الْأَرْقَمِ مِمَّنْ بَايَعَهُ، وَلَمْ يَخْرُجْ مَعَهُ فَتَعَلَّقَ عَلَيْهِ أَبُو جَعْفَرٍ بِذَلِكَ فَكَتَبَ إِلَى عَامِلِهِ بِالْمَدِينَةِ أَنْ يَحْبِسَهُ وَيَطْرَحَهُ فِي الْحَدِيدِ، ثُمَّ بَعَثَ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ يُقَالُ لَهُ شِهَابُ بْنُ عَبْدِرَبٍّ، وَكَتَبَ مَعَهُ إِلَى عَامِلِهِ بِالْمَدِينَةِ أَنْ يَفْعَلَ مَا يَأْمُرُهُ، فَدَخَلَ شِهَابٌ عَلَى عَبْدِاللَّهِ بْنِ عُثْمَانَ الْحَبْسَ وَهُوَ شَيْخٌ كَبِيرٌ ابْنُ بِضْعٍ وَثَمَانِينَ سَنَةً، وَقَدْ ضَجِرَ فِي الْحَدِيدِ وَالْحَبْسِ، فَقَالَ: هَلْ لَكَ أَنْ أُخَلِّصَكَ مِمَّا أَنْتَ فِيهِ وَتَبِيعُنِي دَارَ الْأَرْقَمِ؟ فَإِنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ يُرِيدُهَا، وَعَسَى إِنْ بِعْتَهُ إِيَّاهَا أَنْ أُكَلِّمَهُ فِيكَ فَيَعْفُوَ عَنْكَ، قَالَ: إِنَّهَا صَدَقَةٌ وَلَكِنَّ حَقِّي مِنْهَا لَهُ وَمَعِي فِيهَا شُرَكَاءُ إِخْوَتِي وَغَيْرُهُمْ، فَقَالَ: إِنَّمَا عَلَيْكَ نَفْسَكَ أَعْطِنَا حَقَّكَ وَبَرِئْتَ فَأَشْهَدَ لَهُ، وَكَتَبَ عَلَيْهِ كِتَابَ شِرَاءٍ عَلَى سَبْعَةَ عَشَرَ أَلْفَ دِينَارٍ، ثُمَّ تَتَبَّعَ إِخْوَتَهُ فَفَتَنَهُمْ كَثْرَةُ الْمَالِ فَبَاعُوهُ، فَصَارَتْ لِأَبِي جَعْفَرٍ وَلِمَنْ أَقْطَعَهَا، ثُمَّ صَيَّرَهَا الْمَهْدِيُّ لِلْخَيْزُرَانِ أُمِّ مُوسَى وَهَارُونَ فَبَنَتْهَا وَعُرِفَتْ بِهَا، ثُمَّ صَارَتْ لِجَعْفَرِ بْنِ مُوسَى الْهَادِي، ثُمَّ سَكَنَهَا أَصْحَابُ السَّطَوِيِّ وَالْعَدَنِيِّ، ثُمَّ اشْتَرَى عَامَّتَهَا أَوْ أَكْثَرَهَا غَسَّانُ بْنُ عَبَّادٍ وَلَدُ جَعْفَرِ بْنِ مُوسَى، وَأَمَّا دَارُ الْأَرْقَمِ بِالْمَدِينَةِ فِي بَنِي زُرَيْقٍ فَقَطِيعَةٌ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ"

قَالَ ابْنُ عُمَرَ: وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عِمْرَانَ بْنِ هِنْدٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: حَضَرَتِ الْأَرْقَمَ بْنَ أَبِي الْأَرْقَمِ الْوَفَاةُ، فَأَوْصَى أَنْ يُصَلِّيَ عَلَيْهِ سَعْدٌ، فَقَالَ مَرْوَانُ: أَتَحْبِسُ صَاحِبَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ غَائِبٍ أَرَادَ الصَّلَاةَ عَلَيْهِ؟، فَأَبَى عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْأَرْقَمِ ذَلِكَ عَلَى مَرْوَانَ، وَقَامَتْ مَعَهُ بَنُو مَخْزُومٍ وَوَقَعَ بَيْنَهُمْ كَلَامٌ، ثُمَّ جَاءَ سَعْدٌ فَصَلَّى عَلَيْهِ وَذَلِكَ سَنَةَ خَمْسٍ وَخَمْسِينَ بِالْمَدِينَةِ وَهَلَكَ الْأَرْقَمُ وَهُوَ ابْنُ بِضْعٍ وَثَمَانِينَ سَنَةً

✧✧ عثمان بن ارقم فرمایا کرتے تھے کہ میں سبع الاسلام (ساتویں نمبر پر اسلام لانے والے شخص) کا بیٹا ہوں، میرے والد ساتویں نمبر پر اسلام لائے تھے، ان کا گھر صفا پر تھا، یہ وہی گھر ہے جس میں رسول اللہ ﷺ نے اسلام کی تبلیغ کا آغاز فرمایا،

اوراس گھر میں بہت سارے لوگ مسلمان ہوئے تھے، رسول اللہ ﷺ نے اس گھر میں پیر کی شب کو یہ دعا فرمائی ''اے اللہ! دوآدمیوں عمر بن خطاب اور عمرو بن ہشام میں سے جو تجھے پسند ہے تو اس کے سبب دین اسلام کو عزت بخش'' اگلے ہی دن صبح سویرے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ حاضر خدمت ہوئے اور دار ارقم میں اسلام قبول کیا، (آپ رضی اللہ عنہ کے قبول اسلام کے بعد) تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نعرہ تکبیر بلند کرتے ہوئے دار ارقم سے باہر آئے اور کھلے عام بیت اللہ شریف کا طواف کیا۔ دار ارقم کو دارالاسلام کا نام دیا گیا۔ حضرت ارقم نے اپنے بیٹے کے نام پر وہ مکان صدقہ کر دیا، میں نے خود دار ارقم میں صدقہ کرنے کی دستاویز پڑھی، اس کی تحریر یوں تھی ''بسم اللہ الرحمٰن الرحیم یہ دستاویز اس بات کا ثبوت ہیں کہ ارقم نے اپنا یہ مکان جو کہ صفا کے بالمقابل ہے یہ حرم کے لئے صدقہ ہے، اس کو نہ وراثت کے طور پر تقسیم کیا جا سکتا ہے اور نہ اس کو بیچا جا سکتا ہے، ہشام بن عاص اور ہشام بن عاص کے فلاں آزاد کردہ غلام اس بات کے گواہ ہیں۔ اس کے بعد ابوجعفر کے زمانے تک یہ گھر صدقہ کے طور پر رہا، اس گھر میں حضرت ارقم رضی اللہ عنہ کی اولادیں کرایہ دے کر رہتی رہیں۔

محمد بن عمر کہتے ہیں: یحییٰ بن عمران بن عثمان بن ارقم فرماتے ہیں: مجھے آج بھی وہ بات یاد ہے جس کی بناء پر ابوجعفر کے دل میں اس مکان کے بارے میں خیال پیدا ہوا۔ (واقعہ کچھ اس طرح ہے کہ) جب ابوجعفر حج کے لئے آیا، وہ صفا مروہ کی سعی کر رہا تھا، ہم اپنے مکان کی چھت پر تھے، وہ ہمارے نیچے سے گزرا، (وہ اتنے قریب سے گزرا) کہ اگر ہم اس کی ٹوپی اتارنا چاہتے تو اتار سکتے تھے، وہ جب وادی سے نیچے اترتا تو ہمیں دیکھتا تھا، پھر وہ صفا پر چڑھ جاتا۔ جب محمد بن عبداللہ بن حسن نے مدینہ میں بغاوت کی تو اس موقع پر عبداللہ بن عثمان بن ارقم نے ان کی بیعت کر لی تھی اور محمد بن عبداللہ بن حسن کے ساتھ بغاوت میں ان کا ساتھ نہیں دیا تھا، ابوجعفر نے اس بات کا سخت نوٹس لیا، اس نے مدینہ میں اپنے عامل کی جانب خط لکھا کہ اس کو گرفتار کر کے زنجیروں میں جکڑ دیا جائے، پھر کوفہ کے رہنے والے ایک شہاب بن عبدرب نامی شخص کو بھیجا اور اس کے ساتھ مدینہ کے عامل کے نام ایک مکتوب بھی بھیجا جس میں یہ ہدایت دی گئی تھی کہ شہاب بن عبدرب جو کہے اس پر عمل کیا جائے، چنانچہ شہاب بن عبدرب نے جا کر عبداللہ بن عثمان کو گرفتار کر لیا، عبداللہ بن عثمان اس وقت اسی سال سے زائد عمر کے بزرگ انسان تھے، قید اور زنجیروں کی وجہ سے بہت گھبرا گئے تھے، شہاب نے کہا: اگر تم یہ مکان مجھے بیچ دو تو میں تمہیں اس تکلیف سے نجات دلا سکتا ہوں۔ امیر المومنین یہ مکان لینے کی خواہش رکھتے ہیں۔ اگر آپ یہ بیچ دیں تو میں ان سے درخواست کروں گا کہ وہ تمہیں رہا کر دیں۔ حضرت عبداللہ بن عثمان نے فرمایا: یہ مکان تو صدقہ کا ہے، ہاں البتہ میں اپنا حق ان کو دے سکتا ہوں، لیکن اس مکان میں صرف میں ہی نہیں ہوں بلکہ میرے ہمراہ میرے دیگر بھائی بھی (شریک) ہیں۔ اس نے کہا: آپ اپنے حق کے ذمہ دار ہیں، آپ اپنا حق ہمیں دے دیں، تو تم اس سے بری ہو، شہاب نے اس بات پر گواہ قائم کئے، اور ابوجعفر کی طرف خط لکھ دیا کہ میں نے وہ مکان ۱۷ ہزار دینار کے بدلے میں خرید لیا ہے، اس کے بعد ان کے بھائیوں کو ڈھونڈا، ان کو بہت زیادہ مال و دولت کی لالچ دی، انہوں نے اپنا حصہ بیچ دیا۔ اس طرح وہ مکان ابوجعفر اور اس کے حصہ داروں کا ہو گیا۔ اس کے بعد یہ مکان مہدی نے موسیٰ وہارون کی والدہ خیزران کو دیا، اس نے اس کی تعمیر نو کی، وہی اس کی پہچان بن گئی، پھر یہ مکان جعفر بن

موسیٰ ہادی کا ہوگیا، اس کے بعد سطوی اور عدنی لوگ اس کے مالک رہے، پھر پھر اس کے اکثر حصص کو جعفر بن موسیٰ کے بیٹے غسان بن عباد نے خریدا۔ اور دار ارقم مدینہ بنی زریق میں ہے۔

محمد بن عمر کہتے ہیں: مجھے محمد بن عمران بن ہند اپنے والد کے حوالے سے بتایا ہے کہ ارقم بن ابی ارقم کی وفات کا وقت قریب آیا تو انہوں نے وصیت کی کہ ان کی نماز جنازہ حضرت سعد پڑھائیں، مروان نے کہا: کیا تم ایک ایسے آدمی کے انتظار میں جو یہاں سے غائب ہے ایک صحابی رسول کو روک رہے ہو؟ وہ جنازہ پڑھانا چاہتا تھا۔ لیکن عبداللہ بن ارقم نے مروان کو اپنے والد کا جنازہ پڑھانے سے منع کر دیا۔ اور بنو مخزوم ان کی حمایت میں اٹھ کھڑے ہوئے، ان میں بات بڑھ گئی، اتنی دیر میں حضرت سعد تشریف لے آئے اور ان کی نماز جنازہ پڑھا دی۔ یہ ۵۵ ہجری کا واقعہ ہے۔ حضرت ارقم کی عمر اسی سال سے کچھ اوپر تھی۔

6130 - حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، ثَنَا أَسَدُ بْنُ مُوسَى، ثَنَا الْعَطَّافُ بْنُ خَالِدٍ الْمَخْزُومِيُّ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْأَرْقَمِ، عَنْ جَدِّهِ الْأَرْقَمِ، وَكَانَ بَدْرِيًّا، وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آوَى فِي دَارِهِ عِنْدَ الصَّفَا حَتَّى تَكَامَلُوا أَرْبَعِينَ رَجُلًا مُسْلِمِينَ، وَكَانَ آخِرَهُمْ إِسْلَامًا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ، فَلَمَّا كَانُوا أَرْبَعِينَ خَرَجُوا إِلَى الْمُشْرِكِينَ، قَالَ الْأَرْقَمُ: فَجِئْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأُوَدِّعَهُ، وَأَرَدْتُ الْخُرُوجَ إِلَى بَيْتِ الْمَقْدِسِ، فَقَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيْنَ تُرِيدُ؟ قُلْتُ: بَيْتَ الْمَقْدِسِ، قَالَ: وَمَا يُخْرِجُكَ إِلَيْهِ؟ أَفِي تِجَارَةٍ؟ قُلْتُ: لَا، وَلَكِنْ أُصَلِّي فِيهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صَلَاةٌ هَا هُنَا خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ صَلَاةٍ ثَمَّ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ"

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6130 – صحيح

✧✧ عثمان بن عبداللہ بن ارقم مخزومی اپنے دادا ارقم کے بارے میں کہتے ہیں کہ وہ بدری صحابی تھے، اور کوہ صفا کے قریب انہی کے گھر میں رسول اللہ ﷺ ٹھہرے تھے اور اسی گھر میں پورے چالیس لوگ مسلمان ہوئے تھے، اور اس گھر میں سب سے آخر میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اسلام لائے تھے۔ جب چالیس آدمی پورے ہوگئے تو یہ لوگ مشرکین کی جانب نکلے، حضرت ارقم فرماتے ہیں: میں رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں آپ سے الوداع ہونے کے لئے آیا، کیونکہ میں بیت المقدس کی جانب روانگی کا ارادہ کر چکا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے پوچھا کہ تم کدھر کا ارادہ رکھتے ہو؟ میں نے کہا: بیت المقدس جانا چاہتا ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: تم وہاں کیوں جانا چاہتے ہو؟ کیا تجارت کے لئے جا رہے ہو؟ میں نے کہا: نہیں یا رسول اللہ ﷺ میں تجارت کے لئے نہیں جا رہا بلکہ میں وہاں نماز پڑھنے کے لئے جا رہا ہوں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہاں پر نماز پڑھنا، وہاں کی ہزار نمازوں سے زیادہ ثواب رکھتی ہے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

6131 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عِيسَى الْحِيرِيُّ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ اِبْرَاهِيمَ النَّسَوِيّ، ثَنَا اَبُوْ مُصْعَبٍ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ عِمْرَانَ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ جَدِّهِ عُثْمَانَ بْنِ الْاَرْقَمِ بْنِ اَبِيْ الْاَرْقَمِ، عَنْ اَبِيهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ: ضَعُوا مَا كَانَ مَعَكُمْ مِنَ الْاَثْقَالِ . فَرَفَعَ اَبُوْ اُسَيْدٍ السَّاعِدِيُّ سَيْفَ ابْنِ عَائِذٍ الْمَرْزُبَانِ فَعَرَفَهُ الْاَرْقَمُ بْنُ اَبِي الْاَرْقَمِ فَقَالَ: هَبْهُ لِي يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، فَاَعْطَاهُ اِيَّاهُ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6131 – صحیح

✧✧ عثمان بن ارقم بن ابی ارقم اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جنگ بدر کے موقع پر ارشاد فرمایا: تمہارے پاس جو بوجھ ہے سب اتاردو۔ تو حضرت ابواسید ساعدی نے ابن عائذ مرزبان کی تلوار اتاردی۔ حضرت ارقم بن ابی ارقم رضی اللہ عنہ نے وہ تلوار پہچان لی اور کہنے لگے؟ یارسول اللہ ﷺ یہ تلوار مجھے عطا فرمادیجئے، تو رسول اللہ ﷺ نے وہ تلوار انہی کو عطا فرمادی۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اورامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

6132 - حَدَّثَنَا الشَّيْخُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ بَكَّارٍ، ثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْمُهَلَّبِيِّ، عَنْ هِشَامِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْاَرْقَمِ بْنِ اَبِي الْاَرْقَمِ الْمَخْزُوْمِيِّ، عَنْ اَبِيهِ الْاَرْقَمِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ الَّذِي يَتَخَطَّى رِقَابَ النَّاسِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَيُفَرِّقُ بَيْنَهُمْ كَالْجَارِّ قَصَبَهُ فِي النَّارِ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6132 – هشام بن زياد واه

✧✧ حضرت عثمان بن ارقم ابن ابی ارقم اپنے والد ارقم کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک وہ شخص جو جمعہ کے دن لوگوں کی گردنیں پھلانگتا ہے اور لوگوں کو جدا جدا کرتا ہے، اُس شخص کی طرح ہے جو دوزخ میں اپنا دامن گھسیٹتا ہے۔

كَعْبُ بْنُ عَمْرٍو اَبُو الْيُسَرِ الْاَنْصَارِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت کعب بن عمرو ابوالیسر انصاری رضی اللہ عنہ کے فضائل

6133 - حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْحَافِظُ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ، قَالَ: سَمِعْتُ اِسْحَاقَ بْنَ اِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيَّ، يَقُوْلُ: اَبُو الْيُسَرِ الْاَنْصَارِيُّ اسْمُهُ كَعْبُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَبَّادِ بْنِ عَمْرِو بْنِ تَمِيمِ بْنِ شَدَّادِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ كَعْبِ بْنِ سَلَمَةَ مِنْ اَهْلِ بَدْرٍ، وَشَهِدَ الْعَقَبَةَ، وَهُوَ الَّذِي اَسَرَ الْعَبَّاسَ بْنَ عَبْدِالْمُطَّلِبِ

✧✧ اسحاق بن ابراہیم حنظلی فرماتے ہیں: ابوالیسر انصاری رضی اللہ عنہ کا نام ''کعب بن عمرو بن عباد بن عمرو بن تمیم بن شداد

6132: المعجم الكبير للطبرانی - باب من اسمه افرم واحد' الارقم بن ابی الارقم المخزومی بدری - حديث: 904

بن عثمان بن کعب بن سلمہ ہے، آپ بدری صحابی ہیں، اور بیعت عقبہ میں شریک ہوئے، یہی وہ شخص ہیں جنہوں نے حضرت عباس بن عبدالمطلب کو گرفتا کیا تھا۔

6134 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ الْبَغْدَادِيُّ، ثنا اَبُوْ عُلَاثَةَ، ثنا اَبِي، ثنا ابْنُ لَهِيعَةَ، ثنا اَبُو الْاَسْوَدِ، عَنْ عُرْوَةَ، فِي تَسْمِيَةِ مَنْ شَهِدَ بَدْرًا مِنَ الْاَنْصَارِ اَبُو الْيَسَرِ كَعْبُ بْنُ عَمْرٍو "

✧✧ عروہ کہتے ہیں: انصار میں سے جنگ بدر میں شریک ہونے والوں میں ''ابوالیسر کعب بن عمرو'' بھی تھے۔

6135 - حَدَّثَنِي اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثنا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَرْبِيُّ، ثنا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الزُّبَيْرِيُّ، قَالَ: اَبُو الْيَسَرِ اسْمُهُ كَعْبُ بْنُ عَمْرٍو اَخُو بَنِي سَلِمَةَ، مَاتَ سَنَةَ خَمْسٍ وَخَمْسِينَ بِالْمَدِينَةِ، وَكَانَ رَجُلًا قَصِيرًا دَحْدَاحًا ذَا بَطْنٍ

✧✧ مصعب بن عبداللہ زبیری فرماتے ہیں ''ابوالیسر کا نام ''کعب بن عمرو'' ہے، آپ بنی سلمہ کے بھائی ہیں۔ ۵۵ ہجری کو مدینہ منورہ میں ان کا انتقال ہوا، آپ کوتاہ قد، گٹھے ہوئے جسم کے مالک تھے، آپ کا پیٹ کچھ بڑا تھا۔

6136 - حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ الْاَصْبَهَانِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ رُسْتَةَ، ثنا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: اَبُو الْيَسَرِ اسْمُهُ كَعْبُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَبَّادِ بْنِ عَمْرِو بْنِ غَزِيَّةَ بْنِ سَوَّادٍ، وَشَهِدَ اَبُو الْيَسَرِ الْعَقَبَةَ فِي جَمِيعِ الرِّوَايَاتِ، وَشَهِدَ بَدْرًا وَهُوَ ابْنُ عِشْرِينَ سَنَةً، وَشَهِدَ اُحُدًا، وَالْخَنْدَقَ وَالْمَشَاهِدَ كُلَّهَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَانَ رَجُلًا قَصِيرًا دَحْدَاحًا ذَا بَطْنٍ، وَتُوُفِّيَ بِالْمَدِينَةِ سَنَةَ خَمْسٍ وَخَمْسِينَ

✧✧ محمد بن عمر کہتے ہیں: ابوالیسر کا نام ''کعب بن عمرو بن عباد بن عمرو بن غزیہ بن سواد'' ہے۔ تمام مورخین کا اس بات پر اتفاق ہے کہ حضرت ابوالیسر بیعت عقبہ میں شریک ہوئے تھے۔ آپ جنگ بدر میں بھی شریک ہوئے، اُس وقت ان کی عمر ۲۰ سال تھی۔ آپ جنگ احد، خندق اور تمام غزوات میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ شریک ہوئے، آپ کوتاہ قد، گٹھے ہوئے جسم والے اور بڑے پیٹ والے تھے، ۵۵ ہجری کو مدینہ منورہ میں ان کا انتقال ہوا۔

6137 - حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثنا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِالْجَبَّارِ، ثنا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنِي بُرَيْدَةُ بْنُ سُفْيَانَ الْاَسْلَمِيُّ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي الْيَسَرِ كَعْبِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُبَايِعُ النَّاسَ فَقُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، ابْسُطْ يَدَكَ حَتَّى اُبَايِعَكَ، وَاشْتَرِطْ عَلَيَّ، فَاَنْتَ اَعْلَمُ بِالشَّرْطِ قَالَ: اُبَايِعُكَ عَلَى اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ، وَتُقِيمَ الصَّلَاةَ، وَتُؤْتِيَ الزَّكَاةَ، وَتُنَاصِحَ الْمُسْلِمَ، وَتُفَارِقَ الْمُشْرِكَ

(التعليق - من تلخيص الذهبي) 6137 - سكت عنه الذهبي في التلخيص

✧✧ بریدہ بن سفیان اسلمی اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ حضرت ابوالیسر فرماتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کی

بارگاہ میں آیا، آپ ﷺ اس وقت لوگوں سے بیعت لے رہے تھے، میں نے کہا: یارسول اللہ ﷺ آپ اپنا ہاتھ بڑھائیے میں آپ کی بیعت کرنا چاہتا ہوں، اور آپ اس بیعت کے لئے مجھ پر کوئی شرط رکھیں، کیونکہ آپ ہی شرائط کے بارے میں بہتر جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں اس شرط پر تیری بیعت لوں گا کہ تو اللہ تعالیٰ کی عبادت کرے گا، اور نماز قائم کرے گا، اور زکوٰۃ دے گا اور مسلمانوں کی خیر خواہی کرے گا، اور مشرکوں سے جدا رہے گا۔

ذِكْرُ مُعَتِّبِ بْنِ الْحَمْرَاءِ الْمَخْزُومِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت معتب بن حمراء مخزومی رضی اللہ عنہ کے فضائل

6138 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ الْبَغْدَادِيُّ، ثَنَا اَبُوْ عُلَاثَةَ، ثَنَا اَبِي، ثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ، ثَنَا اَبُو الْاَسْوَدِ، عَنْ عُرْوَةَ، فِي تَسْمِيَةِ مَنْ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُعَتِّبُ بْنُ عَوْفِ بْنِ عَامِرِ بْنِ الْفَضْلِ بْنِ عَفِيفٍ "" وَهُوَ الَّذِي يُقَالُ لَهُ مُعَتِّبُ بْنُ الْحَمْرَاءَ وَيُكَنَّى اَبَا عَوْفٍ حَلِيفٌ لِبَنِيْ مَخْزُومٍ، وَكَانَ مِنْ مُهَاجِرَةِ الْحَبَشَةِ الْهِجْرَةَ الثَّانِيَةَ، وَقَالُوا: آخَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ مُعَتِّبِ بْنِ الْحَمْرَاءِ، وَثَعْلَبَةَ بْنِ حَاطِبٍ، وَشَهِدَ مُعَتِّبٌ بَدْرًا، وَاُحُدًا، وَالْخَنْدَقَ، وَالْمَشَاهِدَ كُلَّهَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَمَاتَ سَنَةَ سَبْعٍ وَخَمْسِينَ، وَهُوَ يَوْمَئِذٍ ابْنُ ثَمَانٍ وَسَبْعِينَ سَنَةً"

✧✧ حضرت عروہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ جنگ بدر میں شریک ہونے والوں میں ''حضرت معتب بن عوف بن عامر بن فضل بن عفیف'' بھی ہیں۔

یہی صحابی ہیں جنہیں ''معتب بن حمراء'' کہا جاتا ہے، ان کی کنیت ابوعوف ہے، آپ بنی مخزوم کے حلیف ہیں، حبشہ کی جانب دوسری ہجرت کرنے والوں میں شامل ہیں۔ مؤرخین کا کہنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کو حضرت ثعلبہ بن حاطب رضی اللہ عنہ کا بھائی بنایا تھا۔ ۷۸ برس کی عمر سن ۵۷ ہجری کو ان کا انتقال ہوا۔

ذِكْرُ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت شداد بن اوس انصاری رضی اللہ عنہ کے فضائل

6139 - اَخْبَرَنِي اَحْمَدُ بْنُ سَهْلٍ الْفَقِيهُ بِبُخَارَى، ثنا صَالِحُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَبِيبٍ الْحَافِظُ، ثنا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ، قَالَ: شَدَّادُ بْنُ اَوْسِ بْنِ ثَابِتِ بْنِ الْمُنْذِرِ بْنِ حَرَامٍ يُكَنَّى اَبَا يَعْلَى، وَكَانَ نَزَلَ بِفِلَسْطِينَ، وَمَاتَ سَنَةَ ثَمَانٍ وَخَمْسِينَ وَهُوَ ابْنُ خَمْسٍ وَسَبْعِينَ

✧✧ ابراہیم بن منذر حزامی کہتے ہیں: ''حضرت شداد بن اوس بن ثابت بن منذر بن حرام'' کی کنیت ''ابویعلیٰ'' ہے۔ فلسطین میں اقامت پذیر رہے ہیں۔ ۷۵ برس کی عمر میں سن ۵۸ ہجری کو انتقال ہوا۔

6140 - حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ، ثَنَا

حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَعْوَرُ، قَالَ: قَالَ أَبُوْ مَعْشَرٍ: وَهَلَكَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ وَشَدَّادُ بْنُ أَوْسٍ سَنَةَ ثَمَانٍ وَخَمْسِينَ

✧✧ ابومعشر کہتے ہیں: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، اور حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ کا ایک سال میں انتقال ہوا۔

ذِكْرُ أَبِي هُرَيْرَةَ الدَّوْسِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَقَدْ كَثُرَ الْخِلَافُ فِي اسْمِهِ، وَاسْمِ أَبِيهِ

حضرت ابو ہریرہ دوسی رضی اللہ عنہ کے فضائل

آپ کے نام اور آپ کے والد کے نام میں مؤرخین کا اختلاف ہے

6141 - فَحَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِالْجَبَّارِ، ثنا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنِي بَعْضُ أَصْحَابِي، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: " كَانَ اسْمِي فِي الْجَاهِلِيَّةِ عَبْدَ شَمْسِ بْنِ صَخْرٍ، فَسُمِّيتُ فِي الْإِسْلَامِ عَبْدَ الرَّحْمَنِ، وَإِنَّمَا كَنَّوْنِي بِأَبِي هُرَيْرَةَ لِأَنِّي كُنْتُ أَرْعَى غَنَمًا لِأَهْلِي، فَوَجَدْتُ أَوْلَادَ هِرَّةٍ وَحْشِيَّةٍ فَجَعَلْتُهَا فِي كُمِّي، فَلَمَّا رَجَعْتُ عَنْهُمْ سَمِعُوا أَصْوَاتَ الْهِرِّ مِنْ حِجْرِي، فَقَالُوا: مَا هَذَا يَا عَبْدَ شَمْسٍ؟ فَقُلْتُ: أَوْلَادُ هِرٍّ وَجَدْتُهَا، قَالُوا: فَأَنْتَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَلَزِمَتْنِي بَعْدُ " قَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ: وَكَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ وَسِيطًا فِي دَوْسٍ حَيْثُ يُحِبُّ أَنْ يَكُونَ مِنْهُمْ

✧✧ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: زمانہ جاہلیت میں میرا نام ''عبدشمس بن صخر'' تھا۔ اسلام میں میرا نام ''عبدالرحمٰن'' رکھا گیا۔لوگ مجھے ''ابو ہریرہ'' کی کنیت سے پکارتے ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ میں اپنے گھر والوں کی بکریاں چرایا کرتا تھا، میں نے ایک دفعہ جنگلی بلی کے بچے دیکھے، میں ان کو اٹھا کر اپنی آستین میں ڈال لیا، جب میں لوٹ کر گھر آیا تو لوگوں نے میری گود میں سے بلی کے بچوں کی آوازیں سنیں، تو پوچھنے لگے: اے ''عبدشمس'' یہ کیا ہے؟ میں نے کہا: یہ بلی کے بچے ہیں، لوگوں نے کہا: تو ''ابو ہریرہ'' (بلیوں والا) ہے۔اس کے بعد یہی کنیت میرے نام کے ساتھ پکی ہوگئی۔

ابن اسحاق کہتے ہیں: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ قبیلہ دوس کے ثالث تھے کیونکہ وہ انہیں میں رہنا چاہتے تھے۔

6142 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِئٍ، ثنا الْفَضْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ، ثنا سُفْيَانُ بْنُ حَمْزَةَ الْأَسْلَمِيُّ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ زَيْدٍ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ رَبَاحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُونِي أَبَا هِرٍّ، وَيَدْعُونِي النَّاسُ أَبَا هُرَيْرَةَ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)6142 – سكت عنه الذهبي في التلخيص

✧✧ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے ''ابو ہر'' کہہ کر پکارا کرتے تھے۔اور باقی لوگ ''ابو ہریرہ'' کہتے تھے۔

6143 - حَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَنْصُورٍ الْعَدْلُ، ثنا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ السَّدُوسِيُّ، ثنا عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ، ثنا أَبُو مَعْشَرٍ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُونِیْ اَبَا هِرٍّ، وَيَدْعُونِی النَّاسُ اَبَا هُرَيْرَةَ

✧✧ایک دوسری سند کے ہمراہ منقول ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے ''ابو ہر'' کہہ کر پکارا کرتے تھے۔ اور باقی لوگ ''ابو ہریرہ'' کہتے تھے۔

6144 - حَدَّثَنِیْ اَبُوْ سَعِيدٍ عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَنْصُورٍ الْعَدْلُ، ثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ السَّدُوسِیُّ، ثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ، ثَنَا اَبُوْ مَعْشَرٍ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: لَاَنْ تُكَنُّونِیْ بِالذَّكَرِ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ اَنْ تُكَنُّونِیْ بِالْاُنْثٰى

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 6144 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مونث الفاظ سے پکارے جانے کی بجائے، مذکر الفاظ کے ساتھ پکارا جانا مجھے زیادہ اچھا لگتا ہے

6145 - حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْدَهِ الْاَصْبَهَانِیُّ، ثَنَا بَكْرُ بْنُ بَكَّارٍ، ثنا عُمَرُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مُقَدَّمٍ، ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ الْمُحَرَّرِ بْنِ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: كَانَ اسْمُ اَبِیْ عَبْدَ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ غَنْمٍ

✧✧محرر بن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میرے والد کا نام ''عبد عمرو بن عبد غنم'' تھا۔

6146 - حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ، ثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنِیْ بَعْضُ اَصْحَابِیْ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ اسْمِیْ فِی الْجَاهِلِيَّةِ عَبْدَ شَمْسِ بْنَ صَخْرٍ، فَسَمَّانِیْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ

✧✧حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جاہلیت میں میرا نام ''عبد شمس بن صخر'' تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا نام ''عبدالرحمٰن'' رکھ دیا۔

6147 - وَحَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عِيسَى التِّنِّيسِیُّ، ثَنَا عَمْرُو بْنُ اَبِیْ سَلَمَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، قَالَ: كَانَ اسْمُ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَبْدَ غَانِمٍ

✧سعید بن عبدالعزیز فرماتے ہیں: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا نام ''عبد غانم'' تھا۔

6148 - سَمِعْتُ اَبَا عَلِيٍّ الْحَافِظَ، يَقُولُ: سَمِعْتُ اَبَا بَكْرٍ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْحَاقَ، يَقُولُ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ يَحْيٰى، يَقُولُ: سَمِعْتُ اَبَا مُسْهِرٍ، يَقُولُ: اَبُوْ هُرَيْرَةَ اسْمُهُ عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ شَمْسٍ

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى: وَسَمِعْتُ اَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ، يَقُولُ: ثَنَا اَبُوْ عُبَيْدَةَ الْحَدَّادُ، قَالَ: اسْمُ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَبْدُ اللّٰهِ

✧✧ابو مسہر کہتے ہیں: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا نام ''علی بن عبد شمس'' تھا۔ ابوعبیدہ حداد کہتے ہیں: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا

نام ''عبداللہ'' ہے۔

6149 - اَخْبَرَنِي الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ اَيُّوبَ، ثَنَا اَبُوْ حَاتِمٍ الرَّازِيُّ، ثنا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الْاُوَيْسِيُّ، ثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِي حَبِيبٍ، قَالَ: اسْمُ اَبِي هُرَيْرَةَ عَبْدُ نَهْمِ بْنُ عَامِرٍ

✧✧ یزید بن ابی حبیب کہتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا نام ''عبدنہم بن عامر'' تھا۔

6150 - اَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ غَانِمٍ الصَّيْدَلَانِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْعَبْدِيُّ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، قَالَ: " مَاتَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ بِالْعَقِيقِ، وَاسْمُهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو، وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَقُوْلُ: ابْنُ عَبْدِالْعُزَّى "

✧ یحییٰ بن بکیر فرماتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا انتقال مقام ''عقیق'' میں ہوا۔ ان کا نام ''عبداللہ بن عمرو'' تھا۔ کچھ لوگ کہتے ہیں کہ وہ عبدالعزیٰ کے بیٹے تھے۔

6151 - اَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُؤَمَّلِ، ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، قَالَ: " وَاَبُوْ هُرَيْرَةَ يُقَالُ: عَبْدُ شَمْسٍ، وَيُقَالُ: عَبْدُ نَهْمٍ، وَيُقَالُ: عَبْدُ غَانِمٍ وَيُقَالُ: سِكِّينٌ "

✧✧ امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا نام ''عبدشمس'' تھا، کچھ لوگ کہتے ہیں کہ ''عبدغانم'' تھا اور کچھ کا کہنا ہے کہ ان کا نام ''سکین'' تھا۔

6152 - فَاَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الْحَافِظُ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الثَّقَفِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ زَنْجُوَيْهِ، ثَنَا ابْنُ عَائِشَةَ، قَالَ: اسْمُ اَبِي هُرَيْرَةَ سِكِّينٌ، فَقَدِ اسْتَقَرَّ هٰذَا الْخِلَافُ فِي اسْمِ اَبِي هُرَيْرَةَ عَلَى تِسْعَةِ اَوْجُهٍ اَصَحُّهَا عِنْدِي فِي الْجَاهِلِيَّةِ عَبْدُ شَمْسٍ، وَفِي الْاِسْلَامِ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ، وَكَذٰلِكَ سَنَةَ وَفَاتِهِ مُخْتَلَفٌ فِيْهَا

✧✧ ابن عائشہ فرماتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا نام ''سکین'' تھا۔ یہاں تک حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے نام کے بارے میں ۱۹ اقوال بیان ہوئے ہیں۔ (امام حاکم کہتے ہیں) ان سب میں میرے نزدیک معتبر یہ ہے کہ جاہلیت میں آپ کا نام ''عبدشمس'' تھا اور اسلام میں ''عبدالرحمٰن'' تھا۔ اسی طرح آپ کے سن وفات میں بھی اختلاف ہے۔

6153 - حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ، ثنا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ، ثنا حَجَّاجُ الْاَعْوَرُ، ثَنَا اَبُوْ مَعْشَرٍ، قَالَ: هَلَكَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ فِي اِمَارَةِ مُعَاوِيَةَ سَنَةَ ثَمَانٍ وَخَمْسِينَ، وَمَاتَ فِي تِلْكَ السَّنَةِ سَعِيدُ بْنُ الْعَاصِ، وَعَائِشَةُ، وَسَعْدُ بْنُ مَالِكٍ

✧✧ ابومعشر کہتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے دورحکومت میں ۵۸ ہجری کو فوت ہوئے، اسی سال حضرت سعید بن عاص رضی اللہ عنہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا۔

6154 - اَخْبَرَنِي اَبُوْ اِسْحَاقَ اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيٰى، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ فَارِسٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ وَاقِعٍ، ثنا ضَمْرَةُ بْنُ رَبِيعَةَ، قَالَ: " مَاتَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ سَنَةَ ثَمَانٍ وَخَمْسِينَ، وَيُقَالُ:

مَاتَ سَنَةَ تِسْعٍ وَخَمْسِينَ وَهُوَ ابْنُ ثَمَانٍ وَسَبْعِينَ سَنَةً "

✧✧ضمرہ بن ربیعہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا انتقال ۵۸ ہجری کو ہوا۔اور ایک قول یہ ہے کہ ۷۸ برس کی عمر میں سن ۵۹ ہجری کو آپ کا انتقال ہوا۔

6155 – اَخْبَرَنِیْ قَاضِی الْقُضَاةِ اَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحٍ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُسْتَعِيْنِيُّ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمَدِيْنِيِّ، ثَنَا اَبِی، ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، قَالَ: مَاتَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ سَنَةَ سَبْعٍ وَخَمْسِينَ

✧✧ہشام بن عروہ کہتے ہیں: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ۵۷ ہجری کو فوت ہوئے۔

6156 – حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَبَّاسِ الشَّهِيدُ، ثَنَا هَاشِمُ بْنُ مَحْبُوبٍ الشَّامِيُّ، ثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، قَالَ: مَاتَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ سَنَةَ خَمْسٍ وَخَمْسِينَ

✧✧ایک دوسری سند کے ہمراہ ہشام بن عروہ کا یہ بیان منقول ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا انتقال ۵۵ ہجری کو ہوا۔

6157 – حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ الْاَصْبَهَانِيُّ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْجَهْمِ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: تُوُفِّيَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ سَنَةَ تِسْعٍ وَخَمْسِينَ فِي اٰخِرِ اِمَارَةِ مُعَاوِيَةَ، وَكَانَ لَهُ يَوْمَ تُوُفِّيَ ثَمَانٌ وَسَبْعُونَ سَنَةً، وَصَلَّى عَلَيْهِ الْوَلِيدُ بْنُ عُتْبَةَ وَهُوَ اَمِيرُ الْمَدِيْنَةِ، وَمَرْوَانُ يَوْمَئِذٍ مَعْزُولٌ عَنْ عَمَلِ الْمَدِيْنَةِفَحَدَّثَنِیْ ثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ مِسْحَلٍ، قَالَ: كَتَبَ الْوَلِيدُ اِلٰى مُعَاوِيَةَ يُخْبِرُهُ بِمَوْتِ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، فَكَتَبَ اِلَيْهِ انْظُرْ مَنْ تَرَكَ، فَادْفَعْ اِلٰى وَرَثَتِهِ عَشَرَةَ آلَافِ دِرْهَمٍ، وَاَحْسِنْ جِوَارَهُمْ، وَافْعَلْ اِلَيْهِمْ مَعْرُوفًا، فَاِنَّهُ كَانَ مِمَّنْ نَصَرَ عُثْمَانَ، وَكَانَ مَعَهُ فِي الدَّارِ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى

✧✧محمد بن عمر کہتے ہیں: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا انتقال ۵۹ ہجری کو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی حکومت کے اواخر میں ہوا۔ جب حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی شہادت ہوئی اس وقت ان کی عمر ۷۸ برس تھی، ولید بن عتبہ ان دنوں مدینہ کا امیر تھا اسی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ پڑھائی تھی، ان دنوں مروان مدینہ سے معزول تھا۔ولید نے بن عتبہ نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی جانب خط لکھا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوگیا ہے۔اس کے جواب میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے خط میں لکھا کہ ان کے وارثوں کو دیکھو (کہ کتنے ہیں؟) ان کے ہر وارث کو دس ہزار درہم دے دو، ان کے ساتھ اچھا سلوک کرو، ان کی خوب خدمت کرو، کیونکہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ان لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی مدد کی تھی۔اور ان کے ساتھ ان کے گھر میں موجود رہے۔

6158 – حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الْاَصْبَهَانِيُّ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حَفْصٍ، ثَنَا حَمَّادُ بْنُ شُعَيْبٍ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اُمَيَّةَ، اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ قَيْسِ بْنِ مَخْرَمَةَ، حَدَّثَهُ، اَنَّ رَجُلًا جَاءَ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ فَسَاَلَهُ عَنْ شَيْءٍ، فَقَالَ لَهُ زَيْدٌ: عَلَيْكَ بِاَبِیْ هُرَيْرَةَ، فَاِنَّهُ بَيْنَا اَنَا وَاَبُوْ هُرَيْرَةَ وَفُلَانٌ فِي الْمَسْجِدِ ذَاتَ يَوْمٍ نَدْعُو اللّٰهَ

تَعَالَى، وَنَذْكُرُ رَبَّنَا خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى جَلَسَ اِلَيْنَا، قَالَ: فَجَلَسَ وَسَكَتْنَا، فَقَالَ: عُودُوا لِلَّذِي كُنْتُمْ فِيْهِ . قَالَ زَيْدٌ: فَدَعَوْتُ اَنَا وَصَاحِبِيْ قَبْلَ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، وَجَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤَمِّنُ عَلَى دُعَائِنَا، قَالَ: ثُمَّ دَعَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ فَقَالَ: اللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْاَلُكَ مِثْلَ الَّذِي سَاَلَكَ صَاحِبَایَ هٰذَانِ، وَاَسْاَلُكَ عِلْمًا لَا يُنْسَى، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: آمِينَ، فَقُلْنَا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، وَنَحْنُ نَسْاَلُ اللّٰهَ عِلْمًا لَا يُنْسَى فَقَالَ: سَبَقَكُمَا بِهَا الدَّوْسِيُّ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6158 – حماد بن شعيب ضعيف

✧✧ محمد بن قیس بن مخرمہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اوران سے کوئی مسئلہ پوچھا۔حضرت زید رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا: تمہیں ابوہریرہ سے مسائل پوچھنے چاہئیں، کیونکہ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ میں،ابوہریرہ اورفلاں شخص مسجد میں بیٹھے ہوئے ذکرالٰہی اوردعامیں مشغول تھے، اسی اثناء میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے اورآکرہمارے پاس بیٹھ گئے، آپ جونہی ہمارے پاس بیٹھے،ہم خاموش ہوگئے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنا عمل جاری رکھو،حضرت زید فرماتے ہیں: میں نے اورمیرے دوسرے ساتھی نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے پہلے دعامانگی،رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری دعاپرآمین کہتے رہے۔ ہماری دعاکے بعدحضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے یوں دعامانگی ''اے اللہ!میں تجھ سے وہی مانگتاہوں جو میرے ساتھیوں نے مانگا،اورمیں تجھ سے ایساعلم مانگتاہوں جوبھولے نہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آمین کہا۔ہم نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم بھی اللہ تعالیٰ سے ایساعلم مانگتے ہیں جونہ بھولے۔تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ دعامانگنے میں دوسی (یعنی ابوہریرہ) تم سے آگے نکل گیا ہے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہےلیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اورامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کونقل نہیں کیا۔

6159 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ، ثَنَا اَبُو النَّضْرِ، ثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ، عَنْ زَيْدٍ الْعَمِّيِّ، عَنْ اَبِي الصِّدِّيقِ النَّاجِيِّ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَبُوْ هُرَيْرَةَ وِعَاءُ الْعِلْمِ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6159 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: ابوہریرہ علم کومحفوظ کرنے والا ہے۔

6160 – حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ شَبِيبٍ الْمَعْمَرِيُّ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ الْاَزْدِيُّ، ثَنَا خَالِدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا دَعَتْ اَبَا هُرَيْرَةَ، فَقَالَتْ لَهُ: يَا اَبَا هُرَيْرَةَ، مَا هٰذِهِ الْاَحَادِيثُ الَّتِي تَبْلُغُنَا اَنَّكَ تُحَدِّثُ بِهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، هَلْ سَمِعْتَ اِلَّا مَا سَمِعْنَا؟ وَهَلْ رَاَيْتَ اِلَّا مَا رَاَيْنَا؟ قَالَ: يَا اُمَّاهُ، اِنَّهُ كَانَ يَشْغَلُكِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمِرْآةُ وَالْمُكْحُلَةُ، وَالتَّصَنُّعُ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاِنِّي وَاللّٰهِ مَا كَانَ يَشْغَلُنِي عَنْهُ شَيْءٌ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبى)6160 – صحيح

✧✧ خالد بن سعد بن عمرو بن سعید بن العاص اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ اُمّ المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو بلایا اور کہا: اے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ! بہت ساری احادیث ہیں جن کے بارے میں ہمیں پتا چلا ہے کہ تم وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے بیان کرتے ہو؟ کیا تم نے ہم سے زیادہ سنا ہے؟ کیا تم نے ہم سے زیادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے افعال دیکھے ہیں؟ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اُمّ المومنین! آپ کو تو (کنگا) شیشہ، (تیل) سرمہ اور بناؤ سنگھار کی بھی مصروفیت ہوتی تھی (جس کی وجہ سے ہوسکتا ہے کہ بہت سارے اقوال اور افعال کا آپ کو پتا نہ چلتا ہو لیکن) خدا کی قسم! مجھے کسی قسم کوئی کوئی بھی مصروفیت نہیں ہوتی تھی۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

6161 – حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثَنَا مُعَاذُ بْنُ الْمُثَنَّى الْعَنْبَرِيُّ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِيْنٍ، ثَنَا وَكِيعٌ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ، قَالَ: كَانَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ مِنْ اَحْفَظِ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✧✧ ابوصالح فرماتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ تمام صحابہ کرام میں سب سے زیادہ حافظہ رکھتے تھے۔

6162 – اَخْبَرَنِىْ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّيْرَفِىُّ، بِمَرْوَ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَعِيْدٍ الْجَمَّالُ، ثَنَا اَبُوْ رَبِيعَةَ فَهْدُ بْنُ عَوْفٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ الْمُخْتَارِ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ فَيْرُوْزَ الدَّانَاجُ، قَالَ: اَنْبَانِىْ اَبُوْ رَافِعٍ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، يَقُوْلُ: حَفِظْتُ مِنْ حَدِيْثِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَادِيْثَ مَا حَدَّثْتُكُمْ بِهَا، وَلَوْ حَدَّثْتُكُمْ بِحَدِيْثٍ مِنْهَا لَرَجَمْتُمُوْنِىْ بِالْاَحْجَارِ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبى)6162 – صحيح

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث میں بہت ساری چیزیں یاد کی ہیں، ان میں سے کچھ تو وہ ہیں جو میں تمہیں بیان کر دیتا ہوں اور کچھ ایسی بھی ہیں کہ اگر وہ میں تمہارے سامنے بیان کر دوں تو تم مجھے رجم کر دو گے۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

6163 – حَدَّثَنِىْ مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِىءٍ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَضْلِ الْبَجَلِىُّ، ثَنَا هَوْذَةُ بْنُ خَلِيفَةَ، ثَنَا عَوْفٌ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِى الْحَسَنِ، قَالَ: لَمْ يَكُنْ اَحَدٌ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكْثَرَ حَدِيْثًا عَنْهُ مِنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَاَنَّ مَرْوَانَ بَعَثَهُ عَلَى الْمَدِيْنَةِ وَاَرَادَ حَدِيْثَهُ، فَقَالَ: ارْوِ كَمَا رَوَيْنَا، فَلَمَّا اَبَى عَلَيْهِ تَغَفَّلَهُ، فَاَقْعَدَ لَهُ كَاتِبًا فَجَعَلَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ وَيَكْتُبُ الْكَاتِبُ حَتّٰى اسْتَفْرَغَ حَدِيْثَهُ اَجْمَعَ، فَقَالَ

مَرْوَانُ: تَعْلَمُ اَنَّا قَدْ كَتَبْنَا حَدِيْثَكَ اَجْمَعَ؟ قَالَ: اَوَ قَدْ فَعَلْتُمْ، وَاِنْ تُطِيعُنِي تَمْحُهُ؟ قَالَ: فَمَحَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6163 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت سعید بن ابی الحسن فرماتے ہیں: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے زیادہ کسی بھی صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو احادیث یاد نہیں تھیں۔ مروان نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث کی روایت لینا چاہی اور ان سے کہا: جیسے ہم احادیث بیان کرتے ہیں آپ بھی اسی طرح بیان کریں۔ لیکن حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے انکار کر دیا، اس کے بعد مروان نے ان کو بتائے بغیر ان کی حدیث نوٹ کروالیں، اس نے یوں کیا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ احادیث بیان کیا کرتے تھے اور ایک کاتب (چھپ کر) ان کی احادیث نوٹ کیا کرتا تھا۔ جب حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے تمام احادیث بیان کر دیں تو مروان نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا: کیا آپ کو پتا ہے؟ ہم نے آپ کی تمام احادیث نوٹ کر لی ہیں۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے حیران ہو کر پوچھا: کیا واقعی تم نے یہ کام کیا ہے؟ اگر تم میری بات مانو تو اس کو مٹا دو۔ چنانچہ مروان نے وہ احادیث مٹا دیں۔

6164 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ سُلَيْمَانَ النَّرْسِيُّ، ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، ثَنَا عَمْرُو بْنُ عُبَيْدٍ، ثَنَا اَبُو الزُّعَيْزِعَةَ كَاتِبَ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ، اَنَّ مَرْوَانَ دَعَا اَبَا هُرَيْرَةَ فَاَقْعَدَنِي خَلْفَ السَّرِيرِ، وَجَعَلَ يَسْاَلُهُ، وَجَعَلْتُ اَكْتُبُ حَتّٰى اِذَا كَانَ عِنْدَ رَاْسِ الْحَوْلِ دَعَا بِهِ، فَاَقْعَدَهُ وَرَاءَ الْحِجَابِ، فَجَعَلَ يَسْاَلُهُ عَنْ ذٰلِكَ، فَمَا زَادَ وَلَا نَقَصَ وَلَا قَدَّمَ وَلَا اَخَّرَ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6164 – صحيح

✧✧ مروان کے کاتب ابوالزعیزعہ کہتا ہے کہ مروان نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو بلایا، مجھے چار پائی کے پیچھے بٹھا دیا او خود ان سے سوالات کرنے لگ گیا، میں سن سن کر سب کچھ لکھتا رہا، تقریباً ایک سال کے بعد اس نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو دوبارہ بلوایا، اور اسی طرح مجھے پردے کے پیچھے بٹھا دیا اور خود ان سے سوالات کئے، کسی ایک حدیث میں کوئی کمی زیادتی نہیں تھی، اور کسی قسم کی کوئی تقدیم و تاخیر نہیں تھی۔

6165 – اَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُوسَى، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَيُّوبَ، اَنَا يَحْيَى بْنُ الْمُغِيرَةِ السَّعْدِيُّ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِي وَائِلٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَجُلٌ لِابْنِ عُمَرَ: اِنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ يُكْثِرُ الْحَدِيثَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: اُعِيذُكَ بِاللّٰهِ اَنْ تَكُونَ فِي شَكٍّ مِمَّا يَجِيءُ بِهِ، وَلٰكِنَّهُ اجْتَرَاَ وَجَبُنَّا

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6165 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک آدمی نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے بہت زیادہ احادیث بیان کرتے ہیں۔ تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اس سے کہا: میں اللہ کی پناہ میں دیتا ہوں،

اس بات سے کہ تو ابوہریرہ کی بیان کردہ کسی چیز کے بارے میں شک کرے۔ وہ ہمت کر کے احادیث بیان کر لیتے ہیں اور ہم خوف خدا کے مارے خاموش رہتے ہیں۔(اس لئے ان کی مرویات زیادہ ہیں اور ہماری کم ہیں)

6166 - اَخْبَرَنِی عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُوسَی، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَيُّوبَ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ الْجَوْهَرِيُّ، ثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُعَاذِ بْنِ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، قَالَ: كَانَ اَبُو هُرَيْرَةَ جَرِيئًا عَلَی النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْاَلُهُ عَنْ اَشْيَاءَ لَا نَسْاَلُهُ عَنْهَا

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6166 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت ابی ابن کعب فرماتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے باتیں پوچھنے میں بہت حریص ہوتے تھے، جبکہ ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ سوالات نہیں کیا کرتے تھے۔

6167 - اَخْبَرَنَا الشَّيْخُ اَبُو بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَ مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَی بْنِ السَّكَنِ، ثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ، ثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ يَعْلَی بْنِ عَطَاءٍ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْجُرَشِيِّ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّهُ مَرَّ بِاَبِی هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَهُوَ يُحَدِّثُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ تَبِعَ جَنَازَةً فَلَهُ قِيرَاطٌ، فَاِنْ شَهِدَ دَفْنَهَا فَلَهُ قِيرَاطَانِ اَعْظَمُ مِنْ اُحُدٍ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: يَا اَبَا هُرَيْرَةَ، انْظُرْ مَا تُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَامَ اِلَيْهِ اَبُو هُرَيْرَةَ حَتّٰی انْطَلَقَ اِلٰی عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، فَقَالَ لَهَا: يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِينَ، اَنْشُدُكِ اللّٰهَ اَسَمِعْتِ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ تَبِعَ جَنَازَةً فَصَلّٰی عَلَيْهَا فَلَهُ قِيرَاطٌ، وَاِنْ شَهِدَ دَفْنَهَا فَلَهُ قِيرَاطَانِ ؟ فَقَالَتِ: اللّٰهُمَّ نَعَمْ، فَقَالَ اَبُو هُرَيْرَةَ: اِنَّهُ لَمْ يَكُنْ يَشْغَلُنَا عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُرْسٌ، وَلَا صَفْقٌ بِالْاَسْوَاقِ، اِنَّمَا كُنْتُ اَطْلُبُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلِمَةً يُعَلِّمُنِيهَا اَوْ اُكْلَةً يُطْعِمُنِيهَا. فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: يَا اَبَا هُرَيْرَةَ كُنْتَ اَلْزَمَنَا لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَعْلَمَنَا بِحَدِيثِهِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6167 – صحيح

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں مروی ہے کہ وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے، اُس وقت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث بیان کر رہے تھے ''جو جنازے کے ساتھ چلا، اس کے لئے ایک قیراط (ثواب) ہے، اور اگر وہ اس کی تدفین میں بھی شریک ہوا تو اس کے لئے دو قیراط (ثواب) ہے۔ جو کہ احد پہاڑ سے بھی بڑا ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: اے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ غور تو کرو تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے کیا بیان کر رہے ہو؟ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اٹھے اور ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس چلے آئے، اور عرض کی: اے اُمّ المومنین! میں تمہیں اللہ کی

6167:مصنف عبد الرزاق الصنعانی - كتاب الجنائز' باب فضل اتباع الجنائز - حديث: 6068'مسند احمد بن حنبل - ومن مسند بنی هاشم' مسند عبد الله بن عمر رضی الله عنهما - حديث: 4307

قسم دے کر پوچھتا ہوں کیا تم نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے ''جو شخص جنازہ کے ساتھ چلا اس کے لئے ایک قیراط ہے، اور اگر وہ اس کی تدفین میں بھی شریک ہوا تو اس کے لئے دو قیراط ہے۔ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: جی ہاں۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: کسی شادی یا بازار کے کام کی وجہ سے میں رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ سے کبھی غیر حاضر نہیں ہوا۔ میں تو رسول اللہ ﷺ سے ایک ایک کلمہ سیکھنے اور ایک ایک لقمہ کھانے کا طلبگار ہوا کرتا تھا۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: اے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہم سب سے زیادہ تم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رہتے تھے، اور تم رسول اللہ ﷺ کی احادیث کو ہم سے زیادہ جانتے ہو۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

6168 – حَدَّثَنِي اَبُوْ زُرْعَةَ الرَّازِيُّ، ثَنَا بَكْرُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَفْصٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَبَّاسِ الصَّيْدَلَانِيُّ، ثَنَا اَبُوْ مَرْوَانَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ صَالِحٍ الْقُرَشِيُّ، ثَنَا صَالِحُ بْنُ قُدَامَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: الْمِدَادُ فِي ثَوْبِ طَالِبِ الْعِلْمِ مِثْلُ الْخَلُوْقِ فِي ثَوْبِ الْجَارِيَةِ الْبِكْرِ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)6168 – سنده واه

✧✧ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: طالب علم کے کپڑے پر سیاہی کا دھبہ ایسے ہی ہے جیسے کنواری لڑکی کے کپڑوں پر خوشبو لگی ہو۔

6169 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، اَنْبَاَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالْحَكَمِ، اَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِي ابْنُ لَهِيعَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي جَعْفَرٍ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَمْرِو بْنِ اُمَيَّةَ الضَّمْرِيِّ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: حَدَّثْتُ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ بِحَدِيْثٍ فَاَنْكَرَهُ، فَقُلْتُ: اِنِّي قَدْ سَمِعْتُهُ مِنْكَ، قَالَ: اِنْ كُنْتَ سَمِعْتَهُ مِنِّي، فَاِنَّهُ مَكْتُوبٌ عِنْدِي، فَاَخَذَ بِيَدِي اِلَى بَيْتِهِ، فَاَرَانِي كِتَابًا مِنْ كُتُبِهِ مِنْ حَدِيْثِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَوَجَدَ ذٰلِكَ الْحَدِيْثَ فَقَالَ: قَدْ اَخْبَرْتُكَ اِنِّي اِنْ كُنْتُ حَدَّثْتُكَ بِهِ فَهُوَ مَكْتُوبٌ عِنْدِي

(التعليق – من تلخيص الذهبي)6169 – هذا منكر لم يصح

✧✧ فضل بن حسن بن عمرو بن امیہ ضمری اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں (وہ فرماتے ہیں) میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ایک حدیث بیان کی، لیکن انہوں نے اس کا انکار کر دیا، میں نے کہا: میں نے یہ حدیث آپ ہی سے تو سنی ہے۔ انہوں نے کہا: اگر تم نے یہ حدیث مجھ سے سنی ہے تو یقیناً یہ میرے پاس لکھی ہوئی ہوگی، وہ میرا ہاتھ پکڑ کر اپنے گھر لے گئے اور رسول اللہ ﷺ کی احادیث والی کتاب مجھے دکھائی، اس میں ان کو وہ حدیث مل گئی۔ پھر انہوں نے کہا: میں نے تمہیں کہا تھا نا کہ اگر تم نے یہ حدیث مجھ سے سنی ہے تو یہ میرے پاس لکھی ہوئی ہوگی۔

6170 – اَخْبَرَنِي اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ، ثَنَا اَبِي، ثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ، ثَنَا بَقِيَّةُ، عَنْ سُلَيْمَانَ الْاَنْصَارِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: "اِذَا سَمِعْتُ فِي الْحَدِيْثِ:

كَانَ يَقُولُ فَهُوَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب تم کسی حدیث میں "کان یقول" کے الفاظ سنو تو اس سے مراد "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم" کی ذات ہوتی ہے۔

6171 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِسْحَاقَ الْقَاضِي، ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ، حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، أَنَّهُ قَعَدَ فِي مَجْلِسٍ فِيهِ أَبُو هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُهُمْ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنْكِرُهُ بَعْضُهُمْ، وَيَعْرِفُهُ الْبَعْضُ حَتَّى فَعَلَ ذَلِكَ مِرَارًا، فَعَرَفْتُ يَوْمَئِذٍ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ أَحْفَظُ النَّاسِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✧✧ محمد بن عمرو بن حزم کے بارے میں مروی ہے کہ وہ ایک مجلس میں بیٹھے تھے اس مجلس میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ لوگوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث بیان کر رہے تھے، ان لوگوں میں سے کچھ لوگ اس حدیث کو پہچانتے تھے اور کچھ لوگ نہیں پہچانتے تھے، حتیٰ کہ انہوں نے اسی مجلس میں وہ حدیث کئی مرتبہ سنائی۔ میں نے اس دن یقین ہو گیا کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو سب سے زیادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث یاد تھیں۔

6172 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ الْفَقِيهُ، أَنْبَأَ أَبُو حَامِدٍ الشَّرْقِيُّ، وَمَكِّيُّ بْنُ عَبْدَانَ، قَالَا: ثَنَا أَبُو الْأَزْهَرِ، ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ، ثَنَا أَبِي، قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْحَاقَ يُحَدِّثُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِي أَنَسٍ مَالِكِ بْنِ أَبِي عَامِرٍ، قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ فَدَخَلَ عَلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا أَبَا مُحَمَّدٍ، وَاللّٰهِ مَا نَدْرِي، هَذَا الْيَمَانِيُّ أَعْلَمُ بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْ أَنْتُمْ؟ تَقَوَّلَ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَمْ يَقُلْ - يَعْنِي أَبَا هُرَيْرَةَ - فَقَالَ طَلْحَةُ: وَاللّٰهِ مَا يُشَكُّ أَنَّهُ سَمِعَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَمْ نَسْمَعْ وَعَلِمَ مَا لَمْ نَعْلَمْ إِنَّا كُنَّا قَوْمًا أَغْنِيَاءَ لَنَا بُيُوتٌ وَأَهْلُونَ، كُنَّا نَأْتِي نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَرَفَيِ النَّهَارِ، ثُمَّ نَرْجِعُ، وَكَانَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِسْكِينًا لَا مَالَ لَهُ وَلَا أَهْلَ وَلَا وَلَدَ، إِنَّمَا كَانَتْ يَدُهُ مَعَ يَدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَانَ يَدُورُ مَعَهُ حَيْثُمَا دَارَ، وَلَا يُشَكُّ أَنَّهُ قَدْ عَلِمَ مَا لَمْ نَعْلَمْ وَسَمِعَ مَا لَمْ نَسْمَعْ، وَلَمْ يَتَّهِمْهُ أَحَدٌ مِنَّا أَنَّهُ تَقَوَّلَ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَمْ يَقُلْ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 6172 – على شرط مسلم

✧✧ ابوانس مالک بن ابی عامر فرماتے ہیں: میں طلحہ بن عبداللہ کے پاس موجود تھا، ان کے پاس ایک آدمی آیا، اس نے کہا: اے ابومحمد! خدا کی قسم! میں نہیں جانتا کہ یہ یمانی شخص (یعنی حضرت ابوہریرہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو زیادہ جانتا ہے یا تم لوگ زیادہ جانتے ہو؟ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے ایسی ایسی باتیں کرتا ہے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کی ہی نہیں۔ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا: خدا کی قسم ہمیں اس بارے میں کوئی شک نہیں ہے کہ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ باتیں سنی ہیں جو ہم نے نہیں سنی اور یہ

وہ کچھ جانتے ہیں جو ہم نہیں جانتے، ہم لوگ مالدار تھے، ہمارے اپنے گھربار اور اہل وعیال ہوتے تھے ہم دن میں دو چار مرتبہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضری دے کر واپس چلے جاتے تھے، جبکہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ مسکین تھے، ان کے پاس کوئی مال و دولت نہیں تھا، نہ ان کے اہل وعیال تھے ان کا ہاتھ رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ میں ہوتا تھا، حضور ﷺ جہاں جاتے، یہ آپ ﷺ کے ہمراہ ہوتے، اور اس بارے میں کوئی شک نہیں ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ وہ کچھ جانتے ہیں جو ہم نہیں جانتے اور انہوں نے وہ کچھ سنا ہے جو ہم نے نہیں سنا۔ اور ہم میں سے کوئی شخص بھی ان پر یہ الزام نہیں لگا سکتا کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے حوالے کوئی بات ایسی کہی ہو جو درحقیقت نبی اکرم ﷺ نے نہیں کی۔

❁❁ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔

6173 – حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ كَامِلِ بْنِ خَلَفٍ الْقَاضِیُ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوْحٍ الْمَدَايِنِیُّ، ثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ، ثَنَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: رَاَيْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ يَخْرُجُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَيَقْبِضُ عَلٰی رُمَّانَتَیِ الْمِنْبَرِ قَائِمًا وَيَقُوْلُ: حَدَّثَنَا اَبُو الْقَاسِمِ رَسُوْلُ اللّٰهِ الصَّادِقُ الْمَصْدُوقُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا يَزَالُ يُحَدِّثُ حَتّٰی اِذَا سَمِعَ فَتْحَ بَابِ الْمَقْصُورَةِ لِخُرُوجِ الْاِمَامِ لِلصَّلَاةِ جَلَسَ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، قَدْ تَحَرَّيْتُ الْاِبْتِدَاءَ مِنْ فَضَائِلِ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ لِحِفْظِهٖ لِحَدِيْثِ الْمُصْطَفٰی صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَشَهَادَةِ الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِيْنَ لَهٗ بِذٰلِكَ، فَاِنَّ كُلَّ مَنْ طَلَبَ حِفْظَ الْحَدِيْثِ مِنْ اَوَّلِ الْاِسْلَامِ وَاِلٰی عَصْرِنَا هٰذَا فَاِنَّهُمْ مَنْ اَتْبَاعِهٖ وَشِيعَتِهٖ اِنَّ هُوَ اَوَّلُهُمْ وَاَحَقُّهُمْ بِاسْمِ الْحِفْظِ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 6173 – صحيح

✧✧ عاصم بن محمد اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں (وہ فرماتے ہیں کہ) میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ جمعہ کے دن نکلتے اور منبر کے دوستونوں کو پکڑے ہوئے لوگوں کو رسول اللہ ﷺ کی حدیثیں سناتے رہتے حتیٰ کہ جب امام کے نکلنے کے لئے دروازہ کھلنے کی آواز سنتے تو بیٹھ جاتے۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

(امام حاکم کہتے ہیں) میرا تو یہ خیال تھا آغاز حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے فضائل سے ہونا چاہئے کیونکہ آپ کو رسول اللہ ﷺ کی بہت ساری حدیثیں یاد تھیں۔ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعین نے ان کے بارے میں اس بات کی گواہی بھی دی ہے، کیونکہ اول اسلام سے لے کر آج تک جس نے حدیث شریف کا علم حاصل کیا ہے، وہ حضرت ابوہریرہ کی جماعت میں سے ہے اور انہی کے مذہب پر ہے۔ کیونکہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سب سے پہلے حافظ الحدیث ہیں اور یہی اس نام کے سب سے زیادہ حقدار ہیں۔

6174 – وَقَدْ اَخْبَرَنِیْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ الْعَدْلُ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا بَكْرٍ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْحَاقَ الْاِمَامَ، يَقُوْلُ: وَذَكَرَ اَبَا هُرَيْرَةَ فَقَالَ: كَانَ مِنْ اَكْثَرِ اَصْحَابِهٖ عَنْهُ رِوَايَةً، فِيْمَا انْتَشَرَ مِنْ رِوَايَتِهٖ وَرِوَايَةِ غَيْرِهٖ

مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ مَخَارِجِ صِحَاحٍ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: وَقَدْ رَوَى عَنْهُ اَبُوْ اَيُّوبَ الْاَنْصَارِيُّ مَعَ جَلَالَةِ قَدْرِهِ، وَنُزُوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَهُ

✧✧ ابوبکر محمد بن اسحاق نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا تذکرہ کیا اور فرمایا: اکثر صحابہ کرام نے ان سے حدیث پاک کی روایت لی ہے، ان کی جو روایات مشہور ہوئی ہیں۔ اور دیگر صحابہ کرام نے جو روایت بیان کی ہیں۔ جو صحیح احادیث کی بنیاد ہیں۔ ابوبکر کہتے ہیں: حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے ان سے حدیث کی روایت لی ہے حالانکہ وہ خود عظیم المرتبت صحابی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں ان کے گھر ٹھہرے تھے۔

6175 – حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ بِسْطَامٍ الزَّعْفَرَانِيُّ، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُفْيَانَ الْجَحْدَرِيُّ، ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ اَشْعَثَ بْنِ اَبِيْ الشَّعْثَاءِ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبِيْ يُحَدِّثُ، قَالَ: قَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ، فَاِذَا اَبُوْ اَيُّوبَ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَقُلْتُ: تُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، وَاَنْتَ صَاحِبُ مَنْزِلَةٍ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: لَاَنْ اُحَدِّثَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اُحَدِّثَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْاِمَامُ اَبُوْ بَكْرٍ: فَمِنْ حِرْصِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَلَى الْعِلْمِ رِوَايَتُهُ عَنْ مَنْ كَانَ اَقَلَّ رِوَايَةً عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُ حِرْصًا عَلَى الْعِلْمِ، فَقَدْ رَوَى عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ

✧✧ اشعث بن ابی شعثاء اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں (وہ فرماتے ہیں کہ) میں مدینہ منورہ میں گیا، وہاں پر حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے حدیث پاک بیان کر رہے تھے، میں نے کہا: آپ ابو ہریرہ کے حوالے سے حدیث بیان کر رہے ہیں؟ حالانکہ آپ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے میزبان ہیں۔ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے حدیث بیان کرنا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے بیان کرنے سے بھی زیادہ پسند ہے۔ امام ابوبکر فرماتے ہیں: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی علم پر حریص ہونے کی یہ بین دلیل ہے کہ آپ نے ایسے صحابہ کرام سے بھی حدیث روایت کی ہے جن کی اپنی روایات کی تعداد بہت کم ہے۔ مثلاً حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

6176 – حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُسْتَمِرِّ الْبَصْرِيُّ، ثَنَا عُبَيْسُ بْنُ مَرْحُومٍ الْعَطَّارُ، ثَنَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ، عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ يَحْيٰى، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يُشْهِرَنَّ اَحَدُكُمْ عَلَى اَخِيهِ السَّيْفَ لَعَلَّ الشَّيْطَانَ يَنْزِعُ فِي يَدِهِ فَيَقَعُ فِي حُفْرَةٍ مِنْ حُفَرِ النَّارِ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ:

6176: صحيح البخاري - كتاب الفتن، باب قول النبي صلى الله عليه وسلم : " من حمل - حديث: 6679، صحيح مسلم - كتاب البر والصلة والآداب، باب النهي عن الإشارة بالسلاح إلى مسلم - حديث: 4849، مصنف عبد الرزاق الصنعاني - كتاب اللقطة، باب ذكر رفع السلاح - حديث: 18009، مسند احمد بن حنبل - ومن مسند بني هاشم، مسند ابي هريرة رضي الله عنه - حديث: 8029، صحيح ابن حبان - كتاب الحظر والإباحة، كتاب الرهن - ذكر البعض الآخر من العلة التي من اجلها زجر عن هذا، حديث: 6033

سَمِعْتُهُ مِنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيّ سَمِعَهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "

قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: فَحِرْصُهُ عَلَى الْعِلْمِ يَبْعَثُهُ عَلَى سَمَاعِ خَبَرٍ لَمْ يَسْمَعْهُ مِنَ النَّبِيّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُ، وَاِنَّمَا يَتَكَلَّمُ فِي اَبِي هُرَيْرَةَ لِدَفْعِ اَخْبَارِهِ مَنْ قَدْ اَعْمَى اللّٰهُ قُلُوبَهُمْ فَلَا يَفْهَمُونَ مَعَانِيَ الْاَخْبَارِ، اِمَّا مُعَطِّلٌ جَهْمِيٌّ يَسْمَعُ اَخْبَارَهُ الَّتِي يَرَوْنَهَا خِلَافَ مَذْهَبِهِمُ الَّذِي هُوَ كُفْرٌ، فَيَشْتُمُونَ اَبَا هُرَيْرَةَ، وَيَرْمُونَهُ بِمَا اللّٰهُ تَعَالَى قَدْ نَزَّهَهُ عَنْهُ تَمْوِيهًا عَلَى الرِّعَاءِ وَالسَّفِلِ، اَنَّ اَخْبَارَهُ لَا تَثْبُتُ بِهَا الْحُجَّةُ، وَاِمَّا خَارِجِيٌّ يَرَى السَّيْفَ عَلَى اُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَا يَرَى طَاعَةَ خَلِيفَةٍ، وَلَا اِمَامٍ اِذَا سَمِعَ اَخْبَارَ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِلَافَ مَذْهَبِهِمُ الَّذِي هُوَ ضَلَالٌ، لَمْ يَجِدْ حِيلَةً فِي دَفْعِ اَخْبَارِهِ بِحُجَّةٍ وَبُرْهَانٍ كَانَ مَفْزَعُهُ الْوَقِيعَةَ فِي اَبِي هُرَيْرَةَ،

اَوْ قَدَرِيٌّ اعْتَزَلَ الْاِسْلَامَ وَاَهْلَهُ وَكَفَّرَ اَهْلَ الْاِسْلَامِ الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ الْاَقْدَارَ الْمَاضِيَةَ الَّتِي قَدَّرَهَا اللّٰهُ تَعَالَى، وَقَضَاهَا قَبْلَ كَسْبِ الْعِبَادِ لَهَا اِذَا نَظَرَ اِلَى اَخْبَارِ اَبِي هُرَيْرَةَ الَّتِي قَدْ رَوَاهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي اِثْبَاتِ الْقَدَرِ لَمْ يَجِدْ بِحُجَّةٍ يُرِيدُ صِحَّةَ مَقَالَتِهِ الَّتِي هِيَ كُفْرٌ وَشِرْكٌ، كَانَتْ حُجَّتُهُ عِنْدَ نَفْسِهِ اَنَّ اَخْبَارَ اَبِي هُرَيْرَةَ لَا يَجُوزُ الِاحْتِجَاجُ بِهَا،

اَوْ جَاهِلٌ يَتَعَاطَى الْفِقْهَ وَيَطْلُبُهُ مِنْ غَيْرِ مَظَانِّهِ اِذَا سَمِعَ اَخْبَارَ اَبِي هُرَيْرَةَ فِيمَا يُخَالِفُ مَذْهَبَ مَنْ قَدِ اجْتَبَى مَذْهَبَهُ، وَاَخْبَارَهُ تَقْلِيدًا بِلَا حُجَّةٍ وَلَا بُرْهَانٍ كَلَّمَ فِي اَبِي هُرَيْرَةَ، وَدَفَعَ اَخْبَارَهُ الَّتِي تُخَالِفُ مَذْهَبَهُ، وَيَحْتَجُّ بِاَخْبَارِهِ عَلَى مُخَالَفَتِهِ اِذَا كَانَتْ اَخْبَارُهُ مُوَافِقَةً لِمَذْهَبِهِ، وَقَدْ اَنْكَرَ بَعْضُ هٰذِهِ الْفِرَقِ عَلَى اَبِي هُرَيْرَةَ اَخْبَارًا لَمْ يَفْهَمُوا مَعْنَاهَا اَنَا ذَاكِرٌ بَعْضَهَا بِمَشِيئَةِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ذَكَرَ الْاِمَامُ اَبُوْ بَكْرٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالَى: فِي هٰذَا الْمَوْضِعِ حَدِيثَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا الَّذِي تَقَدَّمَ ذِكْرِي لَهُ، وَحَدِيثُ اَبِي هُرَيْرَةَ عُذِّبَتِ امْرَاَةٌ فِي هِرَّةٍ، وَمَنْ كَانَ مُصَلِّيًا بَعْدَ الْجُمُعَةِ، وَمَا يُعَارِضُهُ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ عُمَرَ وَبِالْوُضُوءِ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ ذَكَرَهَا، وَالْكَلَامُ عَلَيْهَا يَطُولُ قَالَ الْحَاكِمُ رَحِمَهُ اللّٰهُ: وَاَنَا ذَاكِرٌ بِمَشِيئَةِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي هٰذَا رِوَايَةَ اَكَابِرِ الصَّحَابَةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَجْمَعِينَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ فَقَدْ رَوَى عَنْهُ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ، وَاَبُوْ اَيُّوبَ الْاَنْصَارِيُّ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ، وَاُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ، وَجَابِرُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ، وَعَائِشَةُ، وَالْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ، وَعُقْبَةُ بْنُ الْحَارِثِ، وَاَبُوْ مُوسَى الْاَشْعَرِيُّ، وَاَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، وَالسَّائِبُ بْنُ يَزِيدَ، وَاَبُوْ رَافِعٍ مَوْلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاَبُوْ اُمَامَةَ بْنُ سَهْلٍ، وَاَبُو الطُّفَيْلِ، وَاَبُوْ نَضْرَةَ الْغِفَارِيُّ، وَاَبُوْ رُهْمٍ الْغِفَارِيُّ، وَشَدَّادُ بْنُ الْهَادِ، وَاَبُوْ حَدْرَدٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حَدْرَدٍ الْاَسْلَمِيُّ، وَاَبُوْ رَزِينٍ الْعُقَيْلِيُّ، وَوَاثِلَةُ بْنُ الْاَسْقَعِ، وَقَبِيصَةُ بْنُ ذُؤَيْبٍ، وَعَمْرُو بْنُ الْحَمِقِ، وَالْحَجَّاجُ الْاَسْلَمِيُّ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُكَيْمٍ، وَالْاَغَرُّ الْجُهَنِيُّ، وَالشَّرِيدُ بْنُ سُوَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَجْمَعِينَ، فَقَدْ بَلَغَ عَدَدُ مَنْ رَوَى عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ مِنَ الصَّحَابَةِ ثَمَانِيَةً وَعِشْرِينَ رَجُلًا، فَاَمَّا

التَّابِعُونَ فَلَيْسَ فِيهِمْ اَجَلُّ وَلَا اَشْهُرُ وَاَشْرَفُ وَاَعْلَمُ مِنْ اَصْحَابِ اَبِی هُرَیْرَةَ، وَذِکْرُهُمْ فِی هٰذَا الْمَوْضِعِ یَطُولُ لِکَثْرَتِهِمْ وَاللّٰهُ یَعْصِمُنَا مِنْ مُخَالَفَةِ رَسُولِ رَبِّ الْعَالَمِینَ وَالصَّحَابَةِ الْمُنْتَخَبِینَ وَاَئِمَّةِ الدِّینِ مِنَ التَّابِعِینَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ مِنْ اَئِمَّةِ الْمُسْلِمِینَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَجْمَعِینَ فِی اَمْرِ الْحَافِظِ عَلَیْنَا شَرَائِعَ الدِّینِ اَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی پر تلوار نہ سونتے، کہیں ایسا نہ ہو کہ شیطان اس کے ہاتھ سے تلوار چلادے اور وہ دوزخ میں جانے کا سبب بن جائے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے سہل بن سعد ساعدی کو یہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے بیان کرتے ہوئے سنا ہے۔

ابوبکر کہتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی طلب حدیث پر حرص ہی ہے کہ جو حدیث انہوں نے خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں سنی وہ اُس صحابی سے لیتے ہیں جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی ذات پر ان کی روایت نہ لینے کے لئے وہی شخص اعتراض کرتا ہے جس کا دل اللہ تعالیٰ نے اندھا کردیا ہے اور وہ حدیث کے مفہوم اور معانی کو نہیں سمجھتا۔ کچھ لوگ معطّلی جہمی ہیں، یہ لوگ جب اپنے کفر مذہب کے خلاف کوئی روایت سنتے ہیں تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو برا بھلا کہنا شروع کردیتے ہیں۔ اور ان پر ایسے ایسے الزامات لگاتے ہیں جن سے اللہ تعالیٰ نے ان کو پاک رکھا ہے، یہ کہتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی احادیث قابل حجت نہیں ہیں۔

کچھ خارجی لوگ ہیں جو کہ امت محمدیہ پر تلوار چلانے کو جائز سمجھتے ہیں، خلیفہ کی اطاعت لازم نہیں سمجھتے اور نہ ہی کسی امام کی اطاعت کو ضروری سمجھتے ہیں۔ یہ لوگ جب حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی کوئی بھی حدیث اپنے گمراہ مذہب کے خلاف سنتے ہیں تو ان کی حدیث کا دفاع کرنے کے کسی حیلے پر کوئی دلیل اور برہان نہیں پاتے تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں زبان درازی کرتے ہیں۔

کچھ قدری لوگ ہیں، جنہوں نے اسلام اور مسلمانوں کو الگ کردیا، اور یہ لوگ ان مسلمانوں کو کافر کہتے ہیں جو گزشتہ تقدیر کی اسی طرح اتباع کرتے ہیں جیسے اللہ تعالیٰ نے وہ تقدیر بندوں کے کسب سے پہلے بنائی ہے اور ان کا فیصلہ کیا ہے۔ جب وہ لوگ حضرت ابوہریرہ کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے روایت کردہ احادیث کو دیکھتے ہیں تو ان کو کوئی ایک بھی ایسی دلیل نہیں ملتی جس کی بنیاد پر وہ اپنے کفریہ اور شرکیہ موقف کی تائید کرسکیں۔ وہ اپنے دل میں سوچ لیتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت کردہ احادیث قابل حجت نہیں ہے۔

یا کوئی فقہ دانی کا دعویدار جاہل شخص جو فقہ کو اس کے بنیادی اصولوں سے ہٹ کر حاصل کرتا ہے، جب وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی کوئی حدیث اس امام کے مذہب کے خلاف پاتا ہے جس کا مذہب اور احادیث بغیر کسی دلیل و حجت کے صرف تقلیدی بنیادوں پر اس نے قبول کیا ہوا ہے، تو وہ شخص حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں ہرزہ سرائی کرتا ہے۔ اور ان کا مخالف ہونے کے باوجود اگر ان کی مروی کوئی حدیث کے اس کے مذہب کے موافق ہو تو اس سے حجت پکڑتا ہے۔ اور اس گروہ

کے بعض لوگوں نے تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی ان مرویات کا انکار ہی کر دیا ہے جس کا معنیٰ انہیں سمجھ نہیں آیا۔

اگر اللہ نے چاہا تو میں اس کے فضل و کرم ان میں سے بعض احادیث ذکر کروں گا۔ امام ابو بکر رحمۃ اللہ علیہ نے اس مقام پر اُمّ المومنین سے مروی وہ حدیث نقل کی ہے جس کا ابھی میں ذکر کر آیا ہوں، یوں ہی حضرت ابو ہریرہ سے مروی وہ حدیث جس میں ایک بلی کی وجہ سے عورت کے دوزخ میں جانے کا ذکر ہے۔ اور وہ حدیث جس میں جمعہ کے بعد نماز پڑھنے والے آدمی کا ذکر ہے۔ یونہی اس کے معارض حضرت عبداللہ بن عمر سے مروی حدیث۔ اور وہ حدیث کہ جس نے آگ پر پکی ہوئی چیز کھائی اس کا وضو ٹوٹ گیا۔ ان کے بارے میں اگر کلام کیا جائے تو بہت طوالت ہو جائے گی۔

امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: میں اس باب میں ان اکابر صحابہ کرام کا تذکرہ کروں گا جنہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث روایت کی ہے۔ **(حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرنے والے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں)**

زید بن ثابت، ابوایوب انصاری، عبداللہ بن عباس، عبداللہ بن عمر، عبداللہ بن زبیر، ابی بن کعب، جابر بن عبداللہ، عائشہ، مسور بن مخرمہ، عقبہ بن حارث، ابوموسیٰ اشعری، انس بن مالک، سائب بن یزید، ابورافع (رسول اللہ کے آزاد کردہ غلام) ابوامامہ بن سہل، ابوالطفیل، ابونضرہ غفاری، ابورہم غفاری، شداد بن ہاد، ابوحدرد عبداللہ بن حدرد اسلمی، ابورزین عقیلی، واثلہ بن اسقع، قبیصہ بن ذویب، عمرو بن حمق، حجاج اسلمی، عبداللہ بن عکیم، الاغر جہنی، شرید بن سوید

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرنے والوں کی تعداد ۲۸ ہے، اور تابعین میں اگر دیکھا جائے تو حضرت ابو ہریرہ کے شاگردوں سے زیادہ کوئی بزرگ نہیں ہے، ان سے زیادہ کوئی باعزت نہیں ہے اور ان سے زیادہ کوئی علم والا نہیں ہے، ان تمام کا ذکر اس مقام پر طوالت کا باعث بن جائے گا کیونکہ ان کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے صحابہ کرام، تابعین اور ان کے بعد والے ائمہ مجتہدین کی مخالفت سے محفوظ فرمائے، اور اللہ پاک ہمیں اس بات سے بچائے کہ ہم اس شخصیت (حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) کی مخالفت کریں جنہوں نے دین اور شریعت کو محفوظ کر کے ہم تک پہنچایا ہے۔

6177 – حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، ثَنَا اَبِی، ثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ سَيَّارٍ، عَنْ جَبْرِ بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: وَعَدَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةَ الْهِنْدِ، فَاِنِ اسْتُشْهِدْتُ كُنْتُ مِنْ خَيْرِ الشُّهَدَاءِ، وَاِنْ رَجَعْتُ فَاَنَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ الْمُحَرَّرُ

✧✧ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے غزوہ ہند کا وعدہ لیا۔ اگر میں اس میں شہید ہو گیا تو میں بہترین شہید ہونگا اور اگر میں زندہ و سلامت لوٹ کر واپس آ گیا تو میں آزاد شدہ ابو ہریرہ ہونگا۔

6177:السنن للنسائی - كتاب الجهاد' غزوة الهند - حديث: 3139'السنن الكبرى للنسائی - كتاب الجهاد' غزوة الهند - حديث: 4251' مسند احمد بن حنبل - ومن مسند بنی هاشم' مسند ابی هريرة رضی الله عنه - حديث: 6969'سنن سعيد بن منصور - كتاب الجهاد' باب من قال الجهاد ماض - حديث: 2197

ذِكْرُ اَبِیْ مَحْذُورَةَ الْجُمَحِيِّ وَهُوَ اَحَدُ مُؤَذِّنِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاخْتُلِفَ فِی اسْمِهِ

ابومحذورہ جمحی رضی اللہ عنہ کے فضائل

آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے موذن ہیں، ان کے نام کے بارے میں اختلاف ہے۔

6178 – فَحَدَّثَنِیْ اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَرْبِيُّ، ثَنَا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الزُّبَيْرِيُّ، قَالَ: اَبُوْ مَحْذُورَةَ اَوْسُ بْنُ مِعْيَرِ بْنِ وَهْبِ بْنِ دَعْمُوصِ بْنِ سَعْدِ بْنِ جُمَحٍ، وَاُمُّهُ خُزَاعِيَّةٌ، قَالَ اِبْرَاهِيمُ الْحَرْبِيُّ: "هٰكَذَا قَالَ مُصْعَبٌ الزُّبَيْرِيُّ، وَقَدْ قِيلَ: اسْمُهُ سَمُرَةُ بْنُ مِعْيَرٍ"

✧✧ مصعب بن عبداللہ زبیری فرماتے ہیں: ''ابومحذورہ اوس بن معیر بن وہب بن دعموص بن سعد بن جمح'' ان کی والدہ ''خزاعیہ'' ہیں۔ ابراہیم حربی کا کہنا ہے کہ مصعب زبیری نے اسی طرح کہا ہے۔ بعض مؤرخین کا کہنا ہے کہ ان کا نام'' سمرہ بن معیر'' ہے۔

6179 – فَحَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيدٍ اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوبَ الثَّقَفِيُّ، ثَنَا مُوسَى بْنُ زَكَرِيَّا التُّسْتَرِيُّ، ثَنَا خَلِيفَةُ بْنُ خَيَّاطٍ، قَالَ: اَبُوْ مَحْذُورَةَ اَوْسُ بْنُ مِعْيَرِ بْنِ لَوْذَانَ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ شَبَّابٌ، وَقَالَ اَبُو الْيَقْظَانِ: اَوْسُ بْنُ مِعْيَرٍ قُتِلَ يَوْمَ بَدْرٍ كَافِرًا، وَاسْمُ اَبِیْ مَحْذُورَةَ سَلْمَانُ بْنُ سَمُرَةَ قَالَ شَبَّابٌ: وَيُقَالُ اسْمُهُ سَمُرَةُ بْنُ مِعْيَرٍ

✧✧ خلیفہ بن خیاط کہتے ہیں: ''ابومحذورہ اوس بن معیر بن لوذان بن ربیعہ''۔ شباب کہتے ہیں: اور ابوالیقظان نے کہا: اوس بن معیر جنگ بدر میں حالت کفر میں مارا گیا تھا، ابومحذورہ کا نام ''سلمان بن سمرہ'' ہے۔ شباب کہتے ہیں: یہ بھی کہا گیا ہے کہ ان کا نام ''سمرہ بن معیر'' ہے۔

6179 – وَحَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ الْاَصْبَهَانِيُّ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْجَهْمِ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: اَبُوْ مَحْذُورَةَ اسْمُهُ اَوْسُ بْنُ مِعْيَرِ بْنِ لَوْذَانَ بْنِ رَبِيعَةَ بْنِ عُوَيْجِ بْنِ سَعْدِ بْنِ جُمَحٍ، وَكَانَ لَهُ اَخٌ مِنْ اَبِيهِ وَاُمِّهِ يُقَالُ لَهُ اُنَيْسٌ قُتِلَ يَوْمَ بَدْرٍ كَافِرًا، وَتُوُفِّيَ اَبُوْ مَحْذُورَةَ بِمَكَّةَ حَرَسَهَا اللّٰهُ تَعَالَى سَنَةَ تِسْعٍ وَخَمْسِينَ، وَلَمْ يُهَاجِرْ وَلَمْ يَزَلْ مُقِيمًا بِمَكَّةَ

✧✧ محمد بن عمران کا نسب فرماتے ہیں: ابومحذورہ کا نام ''اوس بن معیر بن لوذان بن ربیعہ بن عویج بن سعد بن جمح'' ہے۔ ان کا ایک سگا بھائی تھا۔ اس کا نام ''انیس'' تھا۔ جنگ بدر میں حالت کفر میں مارا گیا تھا۔ حضرت ابومحذورہ کا انتقال مکہ میں ۵۹ ہجری کو ہوا۔ انہوں نے ہجرت نہیں کی تھی بلکہ مسلسل مکہ شریف میں ہی قیام پذیر رہے۔

6180 – اَخْبَرَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الْحَافِظُ، اَنْبَاَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الثَّقَفِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ الْقُشَيْرِيُّ، قَالَ: سَاَلْتُ اَبَا سَعِيدِ بْنَ اَبِیْ مَحْذُورَةَ الْمُؤَذِّنَ فِی الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ عَنِ اسْمِ جَدِّهِ فَقَالَ: مِعْيَرُ بْنُ مُحَيْرِيزٍ

✧✧ محمد بن رافع قشیری فرماتے ہیں: میں نے مسجد حرام کے موذن ابوسعید بن ابی محذورہ سے ان کے دادا کا نام پوچھا تو انہوں نے کہا: ''معیر بن محیریز'' ہے۔

6181 – اَخْبَرَنَا الشَّيْخُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِالْعَزِيزِ، ثَنَا اَبُوْ حُذَيْفَةَ، ثَنَا اَيُّوبُ بْنُ ثَابِتٍ، عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ مَجْزَاَةَ، اَنَّ اَبَا مَحْذُورَةَ، كَانَتْ لَهُ قُصَّةٌ فِي مُقَدَّمِ رَاْسِهِ اِذَا قَعَدَ اَرْسَلَهَا فَتَبْلُغُ الْاَرْضَ فَقَالُوا لَهُ: اَلَا تَحْلِقُهَا؟ فَقَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ عَلَيْهَا بِيَدِهِ، فَلَمْ اَكُنْ لِاَحْلِقَهَا حَتّٰى اَمُوتَ فَلَمْ يَحْلِقْهَا حَتّٰى مَاتَ

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 6181 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ صفیہ بنت مجزاۃ سے مروی ہے کہ ابومحذورہ کے سر کی اگلی جانب بالوں کی ایک چٹیا تھی جب بیٹھتے تو اس کو لٹکا لیتے تو وہ زمین کے ساتھ جا لگتی، لوگوں نے ان سے کہا: آپ اس کو کٹوا کیوں نہیں دیتے؟ انہوں نے جواب دیا: ان بالوں پر رسول اللہ ﷺ نے اپنا دست مبارک لگایا تھا، میں پوری زندگی اس کو نہیں کٹواؤں گا۔ پھر انہوں نے کیا بھی ایسا ہی کہ موت تک اس کو نہیں کٹوایا تھا۔

6182 – اَخْبَرَنِي جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نُصَيْرٍ الْخُلْدِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ الْمَكِّيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، ثَنَا الْهُذَيْلُ بْنُ بِلَالٍ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ اَبِي مَحْذُورَةَ يُحَدِّثُ، عَنْ اَبِيهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: جَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِبَنِي عَبْدِالْمُطَّلِبِ السِّقَايَةَ، وَلِبَنِي عَبْدِالدَّارِ الْحِجَابَةَ، وَجَعَلَ الْاَذَانَ لَنَا وَلِمَوَالِينَا

✧✧ ابن ابی محذورہ اپنے والد کا یہ ارشاد نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بنی عبدالمطلب کو آب زم زم کی ذمہ داری دی، بنی عبدالدار کو دربانی کی ذمہ داری دی، اور اذان کی ذمہ داری ہمیں اور ہمارے موالی کو دی۔

6183 – حَدَّثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ بَكْرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَمْدَانَ الصَّيْرَفِيُّ بِمَرْوَ، ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ الْفَضْلِ الْبَلْخِيُّ، ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ، ثَنَا كَامِلُ بْنُ الْعَلَاءِ، عَنْ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبَا مَحْذُورَةَ اَنْ يَشْفَعَ الْاَذَانَ، وَيُوتِرَ الْاِقَامَةَ

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 6183 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابومحذورہ کو حکم دیا کہ اذان کے الفاظ دو دو مرتبہ

6181: المعجم الكبير للطبرانی - من اسمه سمرة' سمرة بن معير ابو محذورة الجمحی - حديث: 6590

6182: مسند احمد بن حنبل - مسند الانصار' من مسند القبائل - حديث ابی محذورة' حديث: 26659' المعجم الاوسط للطبرانی - باب الالف' من اسمه احمد - حديث: 763' المعجم الكبير للطبرانی - من اسمه سمرة' سمرة بن معير ابو محذورة الجمحی - حديث: 6581

6183: سنن الدارقطنی - كتاب الصلاة' باب ذكر الإقامة واختلاف الروايات فيها - حديث: 786

کہواور اقامت کے الفاظ ایک ایک مرتبہ کہو۔

(''اشھد ان لا الہ الا اللہ، اشھد ان لا الہ الا اللہ'' یہ دونوں شہادتیں مل کر ایک ہے، تو اذان میں اس کو دو مرتبہ کہو اور اقامت میں ایک مرتبہ)

6184 - اَخْبَرَنِى اَبُو الْحُسَيْنِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ تَمِيمٍ الْحَنْظَلِيُّ، ثَنَا اَبُو قِلَابَةَ، ثَنَا اَبُو عَاصِمٍ، اَنْبَاَ ابْنُ جُرَيْجٍ، اَخْبَرَنِى عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ اَبِى مَحْذُورَةَ، اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مُحَيْرِيزٍ اَخْبَرَهُ: وَكَانَ يَتِيمًا فِى حِجْرِ اَبِى مَحْذُورَةَ بْنِ مِعْيَرٍ حَتّٰى جَهَّزَهُ اِلَى الشَّامِ

✧✧ عبداللہ بن محیریز یتیم تھے اور حضرت ابومحذورہ بن معیر نے ان کو اپنی پرورش میں لیا تھا۔ پھر ان کو شام کی جانب بھیج دیا۔

6185 - اَخْبَرَنِى مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ الْمُقْرِءُ، ثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ الثَّقَفِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَنْبَاَ ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ: سَمِعْتُ اَصْحَابَنَا يَقُولُونَ: عَنِ ابْنِ اَبِى مُلَيْكَةَ، قَالَ: اَذَّنَ مُؤَذِّنُ مُعَاوِيَةَ فَاحْتَمَلَهُ اَبُو مَحْذُورَةَ فَاَلْقَاهُ فِى زَمْزَمَ

(التعليق – من تلخيص الذهبى)6185 – سكت عنه الذهبى فى التلخيص

✧✧ ابن ابی ملیکہ فرماتے ہیں: حضرت معاویہ کے موذن نے اذان دے دی، تو حضرت ابومحذورہ نے ان کو اٹھا کر زم زم کے کنویں میں پھینک دیا۔

ذِكْرُ اَبِى اُسَيْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت ابواسید ساعدی رضی اللہ عنہ کے فضائل

6186 - اَخْبَرَنَا اَبُو جَعْفَرٍ الْبَغْدَادِيُّ، ثَنَا اَبُو عُلَاثَةَ، ثَنَا اَبِى، ثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ، ثَنَا اَبُو الْاَسْوَدِ، عَنْ عُرْوَةَ، قَالَ: اسْمُ اَبِى اُسَيْدٍ السَّاعِدِيِّ مَالِكُ بْنُ رَبِيعَةَ

✧✧ حضرت عروہ کہتے ہیں: حضرت ابواسید ساعدی کا نام ''مالک بن ربیعہ'' ہے۔

6187 - حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِالْجَبَّارِ، ثَنَا يُونُسُ بْنُ الْحُسَيْنِ، عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ، قَالَ: اَبُو اُسَيْدٍ مَالِكُ بْنُ رَبِيعَةَ بْنِ الْبَدَنِ بْنِ عَامِرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَوْفِ بْنِ حَارِثَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْخَزْرَجِ بْنِ سَاعِدَةَ

✧✧ ابن اسحاق نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے'' ابواسید مالک بن ربیعہ بن بدن بن عامر بن عمرو بن عوف بن حارثہ بن عمرو بن خزرج بن ساعدہ''۔

6188 - حَدَّثَنِى اَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَرْبِيُّ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ

عَلِيّ بْنِ يَزِيدَ الصُّدَائِيُّ، ثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ، ثَنَا اَبِي، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ بَعْضِ بَنِي سَاعِدَةَ، عَنْ اَبِي اُسَيْدٍ مَالِكِ بْنِ رَبِيعَةَ، وَكَانَ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا، ثُمَّ ذَهَبَ بَصَرُهُ بَعْدُ

✧✧ محمد بن اسحاق کہتے ہیں: حضرت ابواسید ساعدی رضی اللہ عنہ جنگ بدر میں شریک ہوئے تھے،اس کے بعدان کی بینائی زائل ہوگئی تھی۔

6189 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِالْعَزِيزِ، ثَنَا عَارِمٌ اَبُو النُّعْمَانِ، ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ حَازِمٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، اَنَّ اَبَا اُسَيْدٍ السَّاعِدِيَّ اُصِيبَ بِبَصَرِهِ قَبْلَ قَتْلِ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَقَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي مَتَّعَنِي بِبَصَرِي فِي حَيَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا اَرَادَ اللّٰهُ الْفِتْنَةَ فِي عِبَادِهِ كَفَّ بَصَرِي عَنْهَا

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6189 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ سلیمان بن یسار سے مروی ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت سے پہلے،حضرت ابواسید ساعدی رضی اللہ عنہ کی بینائی زائل ہوگئی تھی۔آپ کہا کرتے تھے''اس اللہ کا شکر ہے جس نے مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مبارکہ میں بینائی سے نوازا،پھر جب اللہ تعالیٰ نے لوگوں کوآ ز مائش میں ڈالنا چاہا تو میری بصارت ختم کردی۔

6190 - حَدَّثَنَا الشَّيْخُ اَبُو بَكْرِ بْنُ بَالَوَيْهِ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَرْبِيُّ، ثَنَا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ، قَالَ: فِي السَّنَةِ الْجَمَاعَةِ سَنَةَ اَرْبَعِينَ مَاتَ اَبُو اُسَيْدٍ مَالِكُ بْنُ رَبِيعَةَ بْنِ عَامِرِ بْنِ عَوْفِ بْنِ الْخَزْرَجِ بْنِ سَاعِدَةَ، وَهُوَ اٰخِرُ مَنْ مَاتَ مِنْ اَهْلِ بَدْرٍ، وَكَانَ مِمَّنْ اَبْصَرَ الْمَلَائِكَةَ يَوْمَ بَدْرٍ، فَكُفَّ بَصَرُهُ، فَكَانَ اَمِينَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى نِسَائِهِ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6190 – هذا خطأ

✧✧ مصعب بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: جماعت کا سال ۴۰ ہجری ہے۔حضرت ابواسید مالک بن ربیعہ بن عامر بن عوف بن خزرج بن ساعدہ'' ہیں۔بدری صحابہ میں سب سے آخر میں یہی فوت ہوئے۔یہ وہی صحابی ہیں جنہوں نے جنگ بدر کے دن ملائکہ کو دیکھا تھا۔ان کی بینائی زائل ہوگئی تھی۔آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کے امین ہوا کرتے تھے۔

6191 - اَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ غَانِمٍ الصَّيْدَلَانِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْعَبْدِيُّ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، قَالَ: تُوُفِّيَ اَبُو اُسَيْدٍ السَّاعِدِيُّ سَنَةَ سِتِّينَ، وَهُوَ ابْنُ اثْنَتَيْنِ وَتِسْعِينَ سَنَةً

✧✧ یحییٰ بن بکیر فرماتے ہیں: ابواسید ساعدی رضی اللہ عنہ ۶۰ ہجری کو فوت ہوئے،وفات کے وقت ان کی عمر ۹۲ سال تھی۔

6192 - حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِالْاَصْبَهَانِيُّ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْجَهْمِ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنِي اَبِي، عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ، قَالَ: رَاَيْتُ اَبَا اُسَيْدٍ السَّاعِدِيَّ بَعْدَ اَنْ ذَهَبَ بَصَرُهُ قَصِيرًا دَحْدَاحًا اَبْيَضَ الرَّاْسِ وَاللِّحْيَةِ، وَرَاَيْتُ رَاْسَهُ كَثِيرَ الشَّعْرِ، وَمَاتَ اَبُو اُسَيْدٍ بِالْمَدِينَةِ سَنَةَ سِتِّينَ وَهُوَ

ابْنُ ثَمَانٍ وَتِسْعِيْنَ سَنَةً، وَهُوَ اٰخِرُ مَنْ مَاتَ مِنْ اَهْلِ بَدْرٍ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6192 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ عباس بن سہل بن سعد ساعدی فرماتے ہیں: میں نے ابواسید ساعدی رضی اللہ عنہ کوان کی بینائی زائل ہوجانے کے بعد دیکھا ہے، آپ کوتاہ قد، گٹھے ہوئے جسم والے تھے، آپ کے سراورداڑھی شریف کے بال سفید تھے۔ میں نے ان کا سر دیکھا ہے، آپ کے سرپر بہت زیادہ بال تھے۔حضرت ابواسید رضی اللہ عنہ سن۶۰ ہجری میں مدینہ منورہ میں فوت ہوئے، وفات کے وقت ان کی عمر۹۸ برس تھی۔ بدری صحابہ کرام میں سب سے آخر میں انہی کا انتقال ہوا۔

6193 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، اَنْبَاَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالْحَكَمِ، اَنْبَاَ ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِیْ ابْنُ اَبِیْ ذِئْبٍ، وَاَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ اَبَا اُسَيْدٍ الْاَنْصَارِیَّ، قَدِمَ بِسَبْیٍ مِنَ الْبَحْرَيْنِ فَصَفُّوا، فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَنَظَرَ اِلَيْهِمْ فَاِذَا امْرَاَةٌ تَبْكِی فَقَالَ: مَا يُبْكِيكِ؟ فَقَالَتْ: بِيعَ ابْنِیْ فِی بَنِیْ عَبْسٍ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَبِیْ اُسَيْدٍ: لَتَرْكَبَنَّ فَلَتَجِيئَنَّ بِهِ فَرَكِبَ اَبُوْ اُسَيْدٍ فَجَاءَ بِهِ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6193 – مرسل

✧✧ جعفر بن محمد اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ حضرت ابواسید انصاری رضی اللہ عنہ بحرین کے قیدیوں کے ہمراہ آئے تھے، ان کوایک قطار میں کھڑا کیا گیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا معائنہ کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عورت کوروتے ہوئے دیکھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے رونے کی وجہ پوچھی تو اس نے کہا: میرے بیٹے کو بنی عبس میں بیچ دیا گیا ہے۔تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابواسید سے فرمایا: تم جاؤ اوراس کے بیٹے کو لے کرآؤ، حضرت ابواسید رضی اللہ عنہ گئے اوراس عورت کے بیٹے کو لے کرآئے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اورامام مسلم نے اس کو نقل نہیں کیا۔

6194 – حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَنْصُوْرٍ الْقَاضِی اِمْلَاءً، ثَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ الْبُوْشَنْجِیُّ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، ثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّهُ حَدَّثَ، اَنَّ فِتْيَةً سَاَلُوا اَبَا اُسَيْدٍ السَّاعِدِیَّ، عَنْ تَخْيِيرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاَنْصَارَ، فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: " خَيْرُ قَبَائِلِ الْاَنْصَارِ: دُوْرُ بَنِی النَّجَّارِ، ثُمَّ بَنِیْ عَبْدِالْاَشْهَلِ، ثُمَّ بَنِی الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ، ثُمَّ بَنِیْ سَاعِدَةَ، وَفِی كُلِّ دُوْرِ

6194:صحيح البخاری - كتاب المناقب' باب فضل دور الانصار - حديث: 3601'صحيح مسلم - كتاب فضائل الصحابة رضی الله تعالٰی عنهم' باب فی خير دور الانصار رضی الله عنهم - حديث: 4671'الجامع للترمذی - ابواب المناقب عن رسول الله صلی الله عليه وسلم - باب ما جاء فی ای دور الانصار خير' حديث: 3928'مسند احمد بن حنبل - مسند المكيين' حديث ابی اسيد الساعدی - حديث: 15759'مسند الطيالسی - ابو اسيد الساعدی' حديث: 1437'المعجم الكبير للطبرانی - باب الميم' ما اسند ابو اسيد - انس بن مالك' حديث: 16331'السنن الكبری للنسائی - كتاب المناقب' مناقب اصحاب رسول الله صلی الله عليه وسلم من المهاجرين والانصار - ذكر خير دور الانصار رضی الله عنهم' حديث:8069

الْاَنْصَارِ خَيْرٌ " قَالَ اَبُوْ اُسَيْدٍ: لَوْ كُنْتُ قَابِلًا غَيْرَ الْحَقِّ لَبَدَاْتُ بِفَخِذِي بَنُو سَاعِدَةَ

✦✦ عمارہ بن غزیہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ کچھ جوانوں نے حضرت ابواسید رضی اللہ عنہ سے انصار کے فضائل کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ انصار کے تمام قبائل میں سب سے اچھے "بنی نجار" کے گھرانے ہیں، پھر بنی عبدالاشہل، پھر بنی حارث بن خزرج، پھر بنی ساعدہ۔ اور انصار کے تمام گھرانوں میں خیر ہی خیر ہے۔ حضرت ابواسید فرماتے ہیں: اگر میں حق کے سوا کسی چیز کو قبول کرنے والا ہوتا تو میں بنی ساعدہ کے کسی خاندان سے (انصار کے خاندان شمار کرنا) شروع کرتا۔

ذِكْرُ بِلَالِ بْنِ الْحَارِثِ الْمُزَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت بلال بن حارث المزنی رضی اللہ عنہ کے فضائل

6195 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ مُحَمَّدٌ الْمُزَنِيُّ، اَنَّ بِلَالًا الْمُزَنِيَّ صَاحِبَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ بِلَالُ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ مَازِنِ بْنِ صُبَيْحِ بْنِ خَلَاوَةَ بْنِ ثَعْلَبَةَ بْنِ ثَوْرِ بْنِ هَدْمِهِ بْنِ لَاطِمِ بْنِ عَمْرِو بْنِ مُزَيْنَةَ

✦✦ ابوعبداللہ محمد المزنی فرماتے ہیں کہ حضرت بلال مزنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں، ان کا نسب یوں ہے "بلال بن حارث بن مازن بن صبیح بن خلاوہ بن ثعلبہ بن ثور بن ہدمہ بن لاطم بن عمرو بن مزینہ"

6196 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِئٍ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْاَنْمَاطِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ هَارُوْنَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ، يَقُوْلُ: بِلَالُ بْنُ الْحَارِثِ الْمُزَنِيُّ يُكَنَّى اَبَا عَبْدِالرَّحْمٰنِ

✦✦ ہارون بن عبداللہ فرماتے ہیں: بلال بن حارث مزنی کی کنیت "ابوعبدالرحمٰن" تھی۔

6197 - اَخْبَرَنَا الشَّيْخُ اَبُوْ بَكْرٍ، ثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ قُتَيْبَةَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ، قَالَ: مَاتَ بِلَالُ بْنُ الْحَارِثِ الْمُزَنِيُّ سَنَةَ سِتِّيْنَ

✦✦ محمد بن عبداللہ بن نمیر فرماتے ہیں: حضرت بلال بن حارث مزنی رضی اللہ عنہ ۶۰ ہجری میں فوت ہوئے۔

6198 - حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ الْاَصْبَهَانِيُّ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْجَهْمِ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: " كَانَ بِلَالُ بْنُ الْحَارِثِ الْمُزَنِيُّ اَحَدَ مَنْ يَحْمِلُ لِوَاءً مِنَ الْاَلْوِيَةِ الثَّلَاثَةِ الَّتِي عَقَدَهَا لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ، وَكَانَ بِلَالٌ يُكَنَّى اَبَا عَبْدِالرَّحْمٰنِ، وَكَانَ يَسْكُنُ جَبَلَيْ مُزَيْنَةَ: الْاَشْعَرِ، وَالْاَجْرَدِ، وَيَاْتِي الْمَدِيْنَةَ كَثِيْرًا، وَتُوُفِّيَ سَنَةَ سِتِّيْنَ وَهُوَ يَوْمَئِذٍ ابْنُ ثَمَانِيْنَ سَنَةً "

✦✦ محمد بن عمر فرماتے ہیں: حضرت بلال بن حارث رضی اللہ عنہ ان لوگوں میں سے تھے جن کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے موقع پر تین جھنڈے دیئے تھے (قبیلہ مزینہ کا جھنڈا انہی کے ہاتھ میں تھا)۔ حضرت بلال کی کنیت "ابوعبدالرحمٰن" تھی۔ آپ

مزینہ کے اشعر اور اجرد نامی دو پہاڑوں میں رہتے تھے، مدینہ منورہ میں اکثر آ جایا کرتے تھے، ۸۰ سال کی عمر میں سن ۶۰ ہجری کو ان کا انتقال ہوا۔

6199 – اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ دُرُسْتَوَيْهِ الْفَارِسِيُّ، ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ سُفْيَانَ الْفَارِسِيُّ، ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الْاُوَيْسِيُّ، ثَنَا حُمَيْدُ بْنُ صَالِحٍ، عَنِ الْحَارِثِ، وَبِلَالٍ ابْنَيْ يَحْيَى بْنِ بِلَالِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ اَبِيهِمَا، عَنْ جَدِّهِمَا بِلَالِ بْنِ الْحَارِثِ الْمُزَنِيِّ، قَالَ: "اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقْطَعَهُ الْقَطِيعَةَ، وَكَتَبَ لَهُ: هٰذَا مَا اَعْطَى مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَالَ بْنَ الْحَارِثِ، اَعْطَاهُ مَعَادِنَ الْقَبَلِيَّةِ غَوْرِيَّهَا وَجَلْسِيَّهَا، وَالْجَشِيمَةِ، وَذَاتَ النُّصُبِ، وَحَيْثُ يَصْلُحُ الذَّرْعِ مِنْ قُدْسٍ اِنْ كَانَ صَادِقًا "، وَكَتَبَ مُعَاوِيَةُ

✧✧ حضرت بلال بن حارث مزنی فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے حضرت بلال بن حارث کو کچھ زمینیں عطا فرمائیں۔ اور ان کو یہ بات لکھ کر دی کہ یہ وہ زمینیں ہیں جو محمد رسول اللہ ﷺ نے بلال بن حارث کو عطا کی ہیں۔ آپ ﷺ نے ان کو مدینہ کے قرب میں، پہاڑی علاقے کی اور نجد کی زمینیں دیں[1]

6200 – حَدَّثَنَا الشَّيْخُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِالْعَزِيزِ، ثَنَا الْقَعْنَبِيُّ، ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ بِلَالِ بْنِ الْحَارِثِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: الْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ

✧✧ حضرت بلال بن حارث فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: (کامل) مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ ہوں۔

6201 – اَخْبَرَنِي اِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَطْبِيُّ، بِبَغْدَادَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَبَّاسِ الْمُؤَدِّبُ، ثَنَا سُرَيْجُ بْنُ النُّعْمَانِ الْجَوْهَرِيُّ، اَنْبَاَ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيُّ، حَدَّثَنِي رَبِيعَةُ بْنُ اَبِي عَبْدِالرَّحْمَنِ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ بِلَالِ بْنِ الْحَارِثِ الْمُزَنِيِّ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، فَسْخُ الْحَجِّ لَنَا خَاصَّةً، اَمْ لِلنَّاسِ عَامَّةً؟

---

[1] (نجد کو "جلس" کہا جاتا ہے) (القبلیہ سے مراد مدینہ کے قریب ایک آبادی ہے) (القدس، بیت المقدس)

6201: سنن ابی داود - کتاب المناسک، باب الرجل یهل بالحج ثم یجعلها عمرة - حدیث: 1556، السنن للنسائی - کتاب مناسک الحج، إباحة فسخ الحج بعمرة لمن لم یسق الهدی - حدیث: 2771، السنن الکبری للنسائی - کتاب المناسک، إشعار الهدی - إباحة فسخ الحج بعمرة لمن لم یسق الهدی، حدیث: 3662، سنن ابن ماجه - کتاب المناسک، باب من قال کان - حدیث: 2982، سنن الدارمی - من کتاب المناسک، باب فی فسخ الحج - حدیث: 1845، شرح معانی الآثار للطحاوی - کتاب مناسک الحج، باب من احرم بحجة فطاف لها قبل ان یقف بعرفة - حدیث: 2496، سنن الدارقطنی - کتاب الحج، باب المواقیت - حدیث: 2209، السنن الکبری للبیهقی - جماع ابواب وقت الحج والعمرة، جماع ابواب الإحرام والتلبیة - باب من احرم بنسك فاراد ان یفسخه لم ینفسخ ولم ینصرف، حدیث: 8460

قَالَ: بَلْ لَنَا خَاصَّةً وَبِإِسْنَادِهِ، عَنْ بِلَالِ بْنِ الْحَارِثِ الْمُزَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى بِالْيَمِينِ مَعَ الشَّاهِدِ

✧✧ حارث بن بلال بن حارث مزنی اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں (وہ فرماتے ہیں کہ) میں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ حج صرف ہمارے لئے فسخ ہوا ہے یا یہ حکم تمام لوگوں کے لئے ہے؟ تو حضور ﷺ نے فرمایا: یہ صرف ہمارے لئے ہے۔ اسی اسناد کے ہمراہ حضرت بلال بن حارث مزنی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے گواہ کے ساتھ قسم لے کر فیصلہ فرمایا۔

ذِكْرُ صَفْوَانَ بْنِ الْمُعَطَّلِ السُّلَمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت صفوان بن معطل سلمی رضی اللہ عنہ کے فضائل

6202 - اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ سَعِيدٍ اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوبَ الثَّقَفِيُّ الزَّاهِدُ، ثَنَا مُوسَى بْنُ زَكَرِيَّا التُّسْتَرِيُّ، ثنا خَلِيفَةُ بْنُ خَيَّاطٍ، قَالَ: صَفْوَانُ بْنُ الْمُعَطَّلِ بْنِ رَحَضَةَ بْنِ خُزَاعِيِّ بْنِ مُحَارِبِ بْنِ مُرَّةَ بْنِ هِلَالِ بْنِ فَالِجِ بْنِ ذَكْوَانَ بْنِ ثَعْلَبَةَ بْنِ بَهْثَةَ بْنِ سُلَيْمٍ، وَلَهُ دَارٌ بِالْبَصْرَةِ فِي سِكَّةِ الْمِرْبَدِ، تُوُفِّيَ بِالْجَزِيرَةِ بِنَاحِيَةِ شِمْشَاطٍ وَقَبْرُهُ هُنَاكَ

✧✧ خلیفہ بن خیاط نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے ''صفوان بن معطل بن رحضہ بن خزاعی بن محارب بن مرہ بن ہلال بن فالج بن ذکوان بن ثعلبہ بن بہثہ بن سلیم'' بصرہ میں اونٹوں کے گلے والی گلی میں ان کا مکان تھا۔ آپ شمشاط کے ایک نواحی جزیرہ میں فوت ہوئے، ان کا مزار پرانوار بھی وہیں پر ہے۔

6203 - حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ الْاَصْبَهَانِيُّ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْجَهْمِ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: وَكَانَ صَفْوَانُ بْنُ الْمُعَطَّلِ يُكَنَّى اَبَا عَمْرٍو، وَاَسْلَمَ قَبْلَ غَزْوَةِ الْمُرَيْسِيعِ وَشَهِدَهَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَشَهِدَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَهَا الْخَنْدَقَ وَالْمَشَاهِدَ كُلَّهَا، وَكَانَ مَعَ كُرْزِ بْنِ جَابِرٍ الْفِهْرِيِّ فِي طَلَبِ الْعُرَنِيِّينَ الَّذِينَ اَغَارُوا عَلَى لِقَاحِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذِي الْجَدْرِ، وَمَاتَ صَفْوَانُ بْنُ الْمُعَطَّلِ بِشَمْشَاطٍ سَنَةَ سِتِّينَ

✧✧ محمد بن عمر فرماتے ہیں: صفوان بن معطل کی کنیت ''ابوعمرو'' تھی۔ آپ غزوہ مریسیع سے پہلے اسلام لائے اور رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ اس غزوہ میں شریک ہوئے، آپ جابر فہری کے ہمراہ ان عرنیوں کو پکڑنے کے لئے گئے تھے جنہوں نے ذی الجدر میں رسول اللہ ﷺ کے صدقے کے اونٹ اغوا کر لئے تھے۔ صفوان بن معطل شمشاط میں ۶۰ ہجری کو فوت ہوئے۔

6204 - حَدَّثَنَا الشَّيْخُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَ يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ الْقَاضِي، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ، ثَنَا حُمَيْدُ بْنُ الْاَسْوَدِ، ثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ الْمُعَطَّلِ السُّلَمِيِّ، اَنَّهُ سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ، اِنِّي سَائِلُكَ عَنْ اَمْرٍ اَنْتَ بِهِ عَالِمٌ وَاَنَا بِهِ جَاهِلٌ . قَالَ: مَا هُوَ؟ قَالَ: هَلْ مِنْ سَاعَاتِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ مِنْ سَاعَةٍ تُكْرَهُ فِيهَا الصَّلَاةُ؟ قَالَ: فَإِذَا صَلَّيْتَ

الصُّبْحَ فَدَعِ الصَّلَاةَ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ، فَإِنَّهَا تَطْلُعُ لِقَرْنَيْ شَيْطَانٍ، ثُمَّ صَلِّ فَالصَّلَاةُ مُتَقَبَّلَةٌ حَتّٰى تَسْتَوِيَ الشَّمْسُ عَلٰى رَأْسِكَ كَالرُّمْحِ، فَإِذَا كَانَتْ عَلٰى رَأْسِكَ كَالرُّمْحِ فَدَعِ الصَّلَاةَ فَإِنَّهَا السَّاعَةُ الَّتِي تُسْجَرُ فِيهَا جَهَنَّمُ، وَتُفْتَحُ فِيهَا اَبْوَابُهَا حَتّٰى تَزِيغَ الشَّمْسُ، فَإِذَا زَاغَتْ، فَالصَّلَاةُ مَحْضُورَةٌ مُتَقَبَّلَةٌ حَتّٰى تُصَلِّيَ الْعَصْرَ، ثُمَّ دَعِ الصَّلَاةَ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ"

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6204 – صحيح

✧✧ حضرت صفوان بن معطل سلمی کے بارے میں مروی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے کوئی مسئلہ پوچھا اور کہا: اے اللہ کے نبی ﷺ میں آپ سے ایسی بات پوچھ رہا ہوں جس کے بارے میں آپ جانتے ہیں اور میں اس سے جاہل ہوں۔ نبی اکرم ﷺ نے پوچھا: وہ کیا ہے؟ اس نے کہا: یارسول اللہ ﷺ کیا دن اور رات میں کوئی ساعت ایسی ہے جس میں نماز مکروہ ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم فجر کی نماز پڑھ لو تو سورج طلوع ہونے تک (نفلی) نماز چھوڑ دو، کیونکہ سورج شیطان کے سینگوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے، (جب سورج خوب بلند ہو جائے تو) پھر نماز پڑھ سکتے ہو، یہاں تک کہ سورج سر پر نیزے کی طرح برابر ہو جائے، جب سورج نیزے کی طرح سر پر آجائے تب نماز نہ پڑھو کیونکہ اس وقت دوزخ کو بھڑکایا جاتا ہے، اور اسی وقت جہنم کے دروازے کھولے جاتے ہیں، سورج ڈھلنے تک نماز سے رکے رہو، پھر جب سورج ڈھل جائے تو نماز عصر پڑھنے تک نماز پڑھ سکتے ہو، (پھر جب عصر پڑھ لو تو) غروب آفتاب تک (نفلی) نماز سے رکے رہو۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

6205 – حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَنْصُورٍ الْعَدْلُ، ثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ السَّدُوسِيُّ، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْوَاسِطِيُّ، ثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، ثَنَا اَبُو وَهْبٍ، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ الْمُعَطَّلِ، قَالَ: بَعَثَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُنَادِي اَنْ لَّا تَنْتَبِذُوا فِي الْجَرَّةِ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6205 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت صفوان بن معطل فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے مجھے یہ اعلان کرنے کے لئے بھیجا کہ مٹی کے گھڑے میں نبیذ نہ بنائیں۔

6206 – اَخْبَرَنَا اَبُو بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ سَلْمَانَ الْفَقِيهُ بِبَغْدَادَ، ثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اِسْحَاقَ الْقَاضِي، ثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اَبِي اُوَيْسٍ، حَدَّثَنِي اَبِي، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: وَقَعَدَ

6204:سنن ابن ماجه - كتاب إقامة الصلاة ' باب ما جاء في الساعات التي تكره فيها الصلاة - حديث:1248 'مسند احمد بن حنبل - مسند الانصار' حديث صفوان بن المعطل السلمي - حديث: 22079 'السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الصلاة' جماع ابواب الساعات التي تكره فيها صلاة التطوع - باب ذكر الخبر الذي يجمع النهي عن الصلاة في جميع هذه' حديث: 4077 'صحيح ابن حبان - كتاب الصلاة' فصل في الاوقات المنهي عنها - ذكر الإخبار عما يجب على المرء من ترك إنشاء الصلاة النافلة' حديث:1561

صَفْوَانُ بْنُ الْمُعَطَّلِ لِحَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ فَضَرَبَهُ، وَقَالَ صَفْوَانُ حِينَ ضَرَبَهُ:

(البحر الطويل)

تَلَقَّ ذُبَابَ السَّيْفِ مِنِّي فَإِنَّنِي غُلَامٌ إِذَا هُوجِيتُ لَسْتُ بِشَاعِرِ

وَلَكِنَّنِي أَحْمِي حِمَايَ وَأَشْتَفِي مِنَ الْبَاهِتِ الرَّامِي الْبِرَاءَ الطَّوَاهِرِ

قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: وَفَرَّ صَفْوَانُ، وَجَاءَ حَسَّانُ يَسْتَعْدِي عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَسَأَلَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَهَبَ مِنْهُ ضَرْبَةَ صَفْوَانَ إِيَّاهُ، فَوَهَبَهَا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَوَّضَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَائِطًا مِنْ نَخْلٍ عَظِيمٍ وَجَارِيَةً رُومِيَّةً تُدْعَى سِيرِينَ فَبَاعَ حَسَّانُ الْحَائِطَ مِنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ فِي وِلَايَتِهِ بِمَالٍ عَظِيمٍ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6206 – سكت عنه الذهبی فی التلخیص

✦✦ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت صفوان بن معطل رضی اللہ عنہ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے، حضرت حسان نے ان کو مارا، جب حضرت حسان نے ان کو مارا تو حضرت صفوان نے کچھ اشعار کہے جن کا ترجمہ یہ ہے۔

○ تلوار کی دھار مجھے لگی ہے، بے شک میں بچہ تھا، جب میں ان کے پاس جاتا تھا، اور میں شاعر نہیں ہوں۔

○ لیکن میں نے اپنی حمیٰ کی حفاظت کی ہے اور پاکدامن، باعزت خواتین پر جھوٹی تہمت لگانے والے سے میں نے شفا حاصل کی ہے۔

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: صفوان چلا گیا، اور حضرت حسن بن ثابت رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں مدد طلب کرنے کے لئے آئے (یعنی ان کی شکایت لے کر آئے تا کہ ان کو سزا دی جائے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسان سے کہا کہ وہ صفوان نے جو کچھ بھی ان کو کہا ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رضا کے لئے ان کو معاف کر دیں۔ حضرت حسان نے معاف کر دیا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے عوض میں حضرت حسان رضی اللہ عنہ کو کھجوروں کا ایک بہت بڑا باغ دیا اور ایک رومی لونڈی دی جس کا نام ''سیرین'' تھا۔ حضرت حسان رضی اللہ عنہ نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی حکومت میں، یہ باغ ان کو بہت بھاری رقم کے عوض بیچ دیا تھا۔

❁❁ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

6207 – حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرِ بْنِ مَطَرٍ، ثنا أَبُو هُرَيْرَةَ مُحَمَّدُ بْنُ فِرَاسٍ الصَّيْرَفِيُّ، ثنا سَلْمُ بْنُ قُتَيْبَةَ، ثنا عُمَرُ بْنُ نَبْهَانَ، حَدَّثَنِي سَلَّامٌ أَبُو عِيسَى، ثنا صَفْوَانُ بْنُ الْمُعَطَّلِ السُّلَمِيُّ، قَالَ: " خَرَجْنَا حُجَّاجًا، فَلَمَّا كُنَّا بِالْعَرْجِ إِذَا نَحْنُ بِحَيَّةٍ تَضْطَرِبُ، فَلَمْ تَلْبَثْ أَنْ مَاتَتْ فَأَخْرَجَ لَهَا رَجُلٌ مِنَّا

خِرْقَةً مِنْ عَيْبَتِهِ لَهُ، فَلَفَّهَا فِيهَا وَغَيَّبَهَا فِي الْاَرْضِ فَدَفَنَهَا، ثُمَّ قَدِمْنَا مَكَّةَ، فَإِنَّا لَبِالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ إِذْ وَقَفَ عَلَيْنَا شَخْصٌ فَقَالَ: أَيُّكُمْ صَاحِبُ عَمْرِو بْنِ جَابِرٍ؟ فَقُلْنَا: مَا نَعْرِفُ عَمْرَو بْنَ جَابِرٍ. قَالَ: أَيُّكُمْ صَاحِبُ الْجَانِّ؟ قَالُوا: هٰذَا، قَالَ: أَمَا أَنَّهُ جَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا أَمَا أَنَّهُ قَدْ كَانَ آخِرَ التِّسْعَةِ مَوْتًا الَّذِينَ أَتَوْا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَمِعُونَ الْقُرْآنَ "

(التعليق – من تلخيص الذهبى)6207 – سكت عنه الذهبى فى التلخيص

✧✧ حضرت صفوان بن معطل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم حج کرنے کے لئے روانہ ہوئے، جب ہم مقام عرج میں پہنچے، تو ہم نے اپنے سامنے ایک بہت بڑا سانپ دیکھا جو تڑپ رہا تھا، کچھ ہی دیر میں وہ مرگیا۔ ہم میں سے ایک آدمی نے اپنی زنبیل سے کپڑے کا ایک ٹکڑا نکالا، اُس سانپ کو اس کپڑے میں لپیٹ کر زمین میں دفن کردیا، پھر ہم مکہ شریف پہنچے، ہم مسجد حرام کے دروازے پر تھے کہ ایک آدمی ہم سے ملا، اس نے پوچھا: تم میں عمرو بن جابر کا ساتھی کون ہے؟ ہم نے کہا: ہم عمرو بن جابر کو نہیں جانتے، اس نے کہا: سانپ کا ساتھی کون ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ یہ آدمی ہے۔ اس نے کہا: اللہ تعالیٰ اس کو جزائے خیر عطا فرمائے، وہ سانپ ان ۹ جنات میں سے آخری تھا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر قرآن سنا کرتے تھے۔

ذِكْرُ حَمْزَةَ بْنِ عَمْرٍو الْاَسْلَمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت حمزہ بن عمرو اسلمی رضی اللہ عنہ کے فضائل

6208 – أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِئٍ، ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الشَّعْرَانِيُّ، ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ الزُّبَيْرِيُّ، ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ حَمْزَةَ الْاَسْلَمِيُّ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَمْزَةَ بْنِ عَمْرٍو الْاَسْلَمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ حَمْزَةَ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: " كَانَ بَدْءُ طَعَامِ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى يَدَيْ أَصْحَابِهِ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ وَهٰذِهِ اللَّيْلَةَ، قَالَ: فَدَارَ عَلَيَّ، فَصَنَعْتُ طَعَامَ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَهَبْتُ بِهِ إِلَيْهِ " قَالَ سُفْيَانُ بْنُ حَمْزَةَ: وَكَانَ حَمْزَةُ بْنُ عَمْرٍو الْاَسْلَمِيُّ يُكَنَّى أَبَا مُحَمَّدٍ، مَاتَ سَنَةَ إِحْدَى وَسِتِّينَ وَهُوَ ابْنُ إِحْدَى وَسَبْعِينَ سَنَةً

✧✧ حضرت حمزہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: شروع شروع میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں کو کھانا مہیا کرنے کے لئے صحابہ کرام نے آپس میں باریاں مقرر کر رکھی تھیں، میری باری آئی تو میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں کا کھانا تیار کروا کر لے گیا، حضرت سفیان بن حمزہ فرماتے ہیں: حمزہ بن عمرو اسلمی کی کنیت ''ابومحمد'' تھی۔ آپ ۷۱ برس کی عمر میں ۶۱ ہجری کو فوت ہوئے۔

6209 – حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ الْاَصْبَهَانِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رُسْتَةَ، ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ دَاوُدَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَمْزَةَ الْاَسْلَمِيِّ، أَنَّ حَمْزَةَ كَانَ يُكَنَّى أَبَا مُحَمَّدٍ، وَمَاتَ سَنَةَ إِحْدَى وَسِتِّينَ

✧✧ محمد بن حمزہ اسلمی فرماتے ہیں: حضرت حمزہ کی کنیت ''ابومحمد'' تھی۔ اور ان کا انتقال ۶۱ ہجری کو ہوا۔

ذِكْرُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت عبداللہ بن زید بن عاصم انصاری رضی اللہ عنہ کے فضائل

6210 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الْاَصْبَهَانِيُّ الزَّاهِدُ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ السُّلَمِيُّ، ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الْاُوَيْسِيُّ، ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيُّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيٰى، عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ، اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ قُتِلَ يَوْمَ الْحَرَّةِ

✧✧ عباد بن تمیم کہتے ہیں: حضرت عبداللہ بن زید بن عاصم ''یوم الحرہ'' میں شہید ہوئے۔

6211 - حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ الْاَصْبَهَانِيُّ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْجَهْمِ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: **عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَاصِمِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَوْفِ بْنِ مَبْذُولِ بْنِ عَمْرِو بْنِ غُنَيْمِ بْنِ مَازِنِ بْنِ النَّجَّارِ**، وَاُمُّهُ عُمَارَةُ وَاسْمُهَا نُسَيْبَةُ بِنْتُ كَعْبِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَوْفِ بْنِ مَبْذُولٍ، شَهِدَ اُحُدًا، وَالْخَنْدَقَ، وَالْمَشَاهِدَ كُلَّهَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ عَمُّ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ، وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ فِيْمَنْ قَتَلَ مُسَيْلَمَةَ الْكَذَّابَ يَوْمَ الْيَمَامَةِ، وَقُتِلَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ يَوْمَ الْحَرَّةِ، وَكَانَ اٰخِرَ ذِي الْحِجَّةِ مِنْ سَنَةِ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ فِي اِمَارَةِ يَزِيدَ بْنِ مُعَاوِيَةَ

✧✧ محمد بن عمر نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے ''عبداللہ بن زید بن عاصم بن عمرو بن عوف بن مبذول بن عمرو بن غنیم بن مازن بن نجار''۔ ان کی والدہ ''ام عمارہ'' کا نام ''نسیبہ بنت کعب بن عمرو بن عوف بن مبذول'' ہیں۔ آپ جنگ احد، خندق اور تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک ہوئے ہیں۔ عباد بن تمیم کے چچا ہیں۔ عبداللہ بن زید ان لوگوں میں شامل ہیں جنہوں نے جنگ یمامہ کے دن مسیلمہ کذاب کو قتل کیا تھا۔ حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ جنگ حرہ میں شہید ہوئے۔ یہ واقعہ ۶۳ ہجری کو یزید بن معاویہ کی حکومت میں ذی الحجہ کے آخری ایام میں پیش آیا۔

6212 - حَدَّثَنِي اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شَاذَانَ الْجَوْهَرِيُّ، ثَنَا مُعَلَّى بْنُ مَنْصُورٍ، ثَنَا اَبُوْ اُوَيْسٍ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ، عَنْ عَمِّهِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ، اَنَّهُ كَانَ شَهِدَ بَدْرًا "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6212 – هذا خطأ

✧✧ عباد بن تمیم اپنے چچا ''عبداللہ بن زید'' کے بارے میں فرماتے ہیں کہ وہ جنگ بدر میں شہید ہوئے تھے۔

6213 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِئٍ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَلَمَةَ، حَدَّثَنِي اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ، قَالَ: عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ هُوَ خَزْرَجِيٌّ مِنْ بَنِي مَازِنِ بْنِ النَّجَّارِ، وَهُوَ قَاتِلُ مُسَيْلَمَةَ

✧✧ اسحاق بن ابراہیم حنظلی فرماتے ہیں: عبداللہ بن زید بن عاصم خزرجی ہے بنی مازن بن نجار سے ان کا تعلق ہے، مسیلمہ کو واصل جہنم کرنے والوں میں سے ہیں۔

6214 - اَخْبَرَنِىْ مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ الْمُؤَذِّنُ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِمْرَانَ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ زُهَيْرِ بْنِ حَرْبٍ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبِىْ يَقُوْلُ: عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ يُكَنّٰى اَبَا مُحَمَّدٍ

✧✧ احمد بن زہیر بن حرب اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ "عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ" کی کنیت "ابومحمد" تھی۔

6215 - حَدَّثَنَا عَلِىُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَضْرَمِىُّ، ثَنَا وُهَيْبٌ، ثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيٰى، عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ، قَالَ: لَمَّا كَانَ زَمَنُ الْحَرَّةِ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى عَبْدِاللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ فَقَالَ: هٰذَا ابْنُ حَنْظَلَةَ يُبَايِعُ النَّاسَ عَلَى الْمَوْتِ، فَقَالَ: لَا اُبَايِعُ عَلٰى هٰذَا اَحَدًا بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ"

(التعليق – من تلخيص الذهبى)6215 – على شرط البخارى ومسلم

✧✧ عباد بن تمیم فرماتے ہیں: حرہ کے زمانے میں ایک آدمی حضرت عبداللہ بن زید کے پاس آیا اور کہنے لگا: یہ ابن حنظلہ ہے، یہ موت پر لوگوں کی بیعت لیتا ہے۔ حضرت عبداللہ بن زید نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کے بعد اس (موت) پر کسی کی بیعت نہیں کروں گا۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔

ذِكْرُ رَبِيعَةَ بْنِ كَعْبٍ الْاَسْلَمِىِّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت ربیعہ بن کعب اسلمی رضی اللہ عنہ کے فضائل

6216 - حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ الْاَصْبَهَانِىُّ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْجَهْمِ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: رَبِيعَةُ بْنُ كَعْبٍ الْاَسْلَمِىُّ اَسْلَمَ، وَصَحِبَ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِيمًا مِنْ اَهْلِ الصُّفَّةِ، وَكَانَ يَخْدُمُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَمْ يَزَلْ رَبِيعَةُ بْنُ كَعْبٍ يَلْزَمُ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِيْنَةِ وَيَغْزُوْ مَعَهُ حَتّٰى قُبِضَ فَخَرَجَ رَبِيعَةُ مِنَ الْمَدِيْنَةِ، فَنَزَلَ بِئْرَ بِلَادِ اَسْلَمَ، وَهِىَ عَلٰى بَرِيدٍ مِنَ الْمَدِيْنَةِ، وَبَقِىَ رَبِيعَةُ اِلٰى اَيَّامِ الْحَرَّةِ فَمَاتَ فِيهَا وَكَانَتِ الْحَرَّةُ فِى ذِى الْحِجَّةِ سَنَةَ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ

✧✧ محمد بن عمر کہتے ہیں: ربیعہ بن کعب اسلمی رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے پرانے صحابی ہیں، اصحاب صفہ میں سے ہیں۔ آپ رسول اللہ ﷺ کی خدمت کیا کرتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ کی ظاہری حیات تک حضرت ربیعہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں رہے، جب حضور ﷺ کا انتقال ہوگیا تو آپ اسلم قبیلے کی جانب چلے گئے، یہ علاقہ مدینہ منورہ سے ایک برید کی مسافت پر ہے۔ جنگ حرہ تک حضرت ربیعہ رضی اللہ عنہ زندہ رہے اور حرہ میں شہید ہوئے۔ حرہ کا واقعہ ذی الحجہ ۶۳ ہجری کو پیش آیا۔

6217 - حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الصَّغَانِىُّ، ثَنَا عَفَّانُ، ثَنَا الْمُبَارَكُ بْنُ فَضَالَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِىْ اَبُوْ عِمْرَانَ الْجَوْنِىُّ، حَدَّثَنِىْ رَبِيعَةُ بْنُ كَعْبٍ الْاَسْلَمِىُّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنْتُ اَخْدُمُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ لِىْ: يَا رَبِيعَةُ اَلَا تَزَوَّجُ؟ فَقُلْتُ: لَا وَاللّٰهِ مَا اُرِيدُ اَنْ اَتَزَوَّجَ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)6217 – سكت عنه الذهبي في التلخيص

✧✧ حضرت ربیعہ اسلمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کیا کرتا تھا۔ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: اے ربیعہ! کیا تم شادی نہیں کرو گے؟ میں نے کہا: نہیں یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! خدا کی قسم، میرا شادی کرنے کا کوئی ارادہ نہیں ہے۔

ذِكْرُ مُعَاذِ بْنِ الْحَارِثِ الْقَارِيِّ

حضرت معاذ بن حارث القاری رضی اللہ عنہ کے فضائل

6218 – اَخْبَرَنِيْ إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ الشَّعْرَانِيُّ، ثَنَا جَدِّي، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ، قَالَ: مُعَاذُ بْنُ الْحَارِثِ الْقَارِيُّ مِنْ بَنِي النَّجَّارِ، يُكَنَّى اَبَا الْحَارِثِ بْنِ الْحُبَابِ بْنِ الْاَرْقَمِ بْنِ عَوْفِ بْنِ مَالِكِ بْنِ النَّجَّارِ، وَهُوَ مُعَاذٌ الْقَارِيُّ يُكَنَّى اَبَا الْحَارِثِ، قُتِلَ يَوْمَ الْحَرَّةِ فِي ذِي الْحِجَّةِ سَنَةَ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

✧✧ ابراہیم بن منذر حزامی ان کا نسب یوں بیان کیا ہے ''ابوالحارث بن حباب بن ارقم بن عوف بن مالک بن نجار'' ہے۔ان کا تعلق بنی نجار سے ہے۔ان کی کنیت ''ابوالحارث'' ہے۔ذی الحجہ سن ۶۳ ہجری کو حرہ کے واقعہ میں شہید ہوئے۔

ذِكْرُ مَعْقِلِ بْنِ سِنَانٍ الْاَشْجَعِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت معقل بن سنان اشجعی رضی اللہ عنہ کے فضائل

6219 – سَمِعْتُ اَبَا الْعَبَّاسِ مُحَمَّدَ بْنَ يَعْقُوبَ، يَقُولُ: سَمِعْتُ الْعَبَّاسَ بْنَ مُحَمَّدٍ الدُّورِيَّ، يَقُولُ: سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ مَعِينٍ، يَقُولُ: مَعْقِلُ بْنُ سِنَانٍ الْاَشْجَعِيُّ شَهِدَ الْفَتْحَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقُتِلَ يَوْمَ الْحَرَّةِ سَنَةَ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ

یحییٰ بن معین فرماتے ہیں کہ حضرت معقل بن سنان اشجعی رحمۃ اللہ علیہ فتح مکہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک ہوئے تھے۔اور واقعہ حرہ میں سن ۶۳ ہجری کو فوت ہوئے۔

6220 – حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ الْاَصْبَهَانِيُّ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْجَهْمِ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: كَانَ مَعْقِلُ بْنُ سِنَانِ بْنِ مُظَهِّرِ بْنِ عَرَكِيِّ بْنِ فَتْيَانَ بْنِ سُبَيْعِ بْنِ بَكْرِ بْنِ اَشْجَعَ شَهِدَ الْفَتْحَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✧✧ محمد بن عمر کہتے ہیں: ''حضرت معقل بن سنان بن مظہر بن عرکی بن فتیان بن سبیع بن بکر بن اشجع رضی اللہ عنہ'' فتح مکہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک ہوئے تھے۔

فَحَدَّثَنِي اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ زِيَادٍ الْاَشْجَعِيُّ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: كَانَ مَعْقِلُ بْنُ سِنَانٍ الْاَشْجَعِيُّ قَدْ

صَحِبَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَحَمَلَ لِوَاءَ قَوْمِهِ يَوْمَ الْفَتْحِ، وَكَانَ شَابًّا طَرِيًّا، وَبَقِيَ بَعْدَ ذٰلِكَ حَتّٰى بَعَثَهُ الْوَلِيدُ بْنُ عُتْبَةَ بْنِ اَبِي سُفْيَانَ، وَكَانَ عَلَى الْمَدِينَةِ، فَاجْتَمَعَ مَعْقِلُ بْنُ سِنَانٍ، وَمُسْلِمُ بْنُ عُقْبَةَ الَّذِي يُعْرَفُ بِمُسْرِفٍ - فَقَالَ مَعْقِلٌ لِمُسْرِفٍ - وَقَدْ كَانَ آنَسَهُ وَحَادَثَهُ اِلٰى اَنْ ذَكَرَ مَعْقِلٌ يَزِيدَ بْنَ مُعَاوِيَةَ - فَقَالَ مَعْقِلٌ: اِنِّي خَرَجْتُ كَرْهًا لِبَيْعَةِ هٰذَا الرَّجُلِ، وَقَدْ كَانَ مِنَ الْقَضَاءِ وَالْقَدَرِ خُرُوجِي اِلَيْهِ هُوَ رَجُلٌ يَشْرَبُ الْخَمْرَ، وَيَزْنِي بِالْحَرَمِ، ثُمَّ نَالَ مِنْهُ، وَذَكَرَ خِصَالًا كَانَتْ فِيهِ، ثُمَّ قَالَ لِمُسْرِفٍ: اَحْبَبْتُ اَنْ اَضَعَ ذٰلِكَ عِنْدَكَ . فَقَالَ مُسْرِفٌ: اَمَّا اَنْ اَذْكُرَ ذٰلِكَ لِاَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ يَوْمِي هٰذَا فَلَا وَاللّٰهِ لَا اَفْعَلُ، وَلٰكِنْ لِلّٰهِ عَلَيَّ عَهْدٌ وَمِيثَاقٌ لَا تُمَكِّنُنِي يَدَايَ مِنْكَ وَلِي عَلَيْكَ مَقْدِرَةٌ اِلَّا ضَرَبْتُ الَّذِي فِيهِ عَيْنَاكَ، فَلَمَّا قَدِمَ مُسْرِفٌ الْمَدِينَةَ، وَاَوْقَعَ بِهِمْ اَيَّامَ الْحَرَّةِ، وَكَانَ مَعْقِلُ بْنُ سِنَانٍ يَوْمَئِذٍ صَاحِبَ الْمُهَاجِرِينَ، فَاُتِيَ بِهِ مُسْرِفٌ مَاْسُورًا، فَقَالَ لَهُ: يَا مَعْقِلُ بْنَ سِنَانٍ اَعَطِشْتَ؟ قَالَ: نَعَمْ، اَصْلَحَ اللّٰهُ الْاَمِيرَ . قَالَ: خُوضُوا لَهُ مَشْرُبَةً بِلَّوْرٍ. قَالَ: فَخَاضُوهَا لَهُ فَقَالَ: اَشَرِبْتَ وَرَوِيتَ؟ قَالَ: نَعَمْ . قَالَ: اَمَا وَاللّٰهِ لَا تَشْتَهِي بَعْدَهَا بِمَا يَفْرَحُ يَا نَوْفَلُ بْنُ مُسَاحِقٍ قُمْ فَاضْرِبْ عُنُقَهُ، فَقَامَ اِلَيْهِ فَقَتَلَهُ صَبْرًا، وَكَانَتِ الْحَرَّةُ فِي ذِي الْحِجَّةِ سَنَةَ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ، فَقَالَ شَاعِرُ الْاَنْصَارِ:

اَلَا تِلْكُمُ الْاَنْصَارُ تَنْعِي سُرَاتَهَا وَاَشْجَعُ تَنْعِي مَعْقِلَ بْنَ سِنَانٍ

ابوعبدالرحمٰن بن عثمان بن زیاد اشجعی اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ حضرت معقل بن سنان اشجعی رضی اللہ عنہ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت حاصل ہے، فتح مکہ کے موقع پر اپنی قوم کے علمبردار ہی تھے۔ اور بہت چست وچوبند نوجوان تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد زندہ رہے، پھر جب ولید بن عتبہ بن ابی سفیان مدینہ کے عامل تھے، ان دنوں ولید بن عتبہ نے ان کو بھیجا، معقل بن سنان رضی اللہ عنہ اور اور مسلم بن عقبہ المعروف ''مسرف'' کی ایک دوسرے سے ملاقات ہوئی، ان دونوں کی آپس میں بات چیت شروع ہوئی، دوران گفتگو یزید بن معاویہ کا ذکر چل نکلا، حضرت معقل بن سنان رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے تو اس آدمی کی بیعت سے نفرت کرتے ہوئے بغاوت کی ہے، اور یہ قدرت کا ہی فیصلہ تھا جو میں نے اس کے خلاف بغاوت کی ہے۔ وہ شخص شرابی ہے، زانی ہے، اس کے بعد یزید کی بہت برائیاں کیں۔ پھر مسرف سے کہا: میں تمہیں سب کچھ کھول کھول کر بیان کر دینا چاہتا ہوں۔ مسرف نے کہا: میں آج کی تمام باتیں امیرالمومنین کے سامنے ذکر کروں گا۔ خدا کی قسم! اللہ کے لئے میرے ذمے یہ عہد ہے کہ جب کبھی مجھے تجھ پر غلبہ حاصل ہوا، اور تم میرے قابو میں آگئے، تو میں تمہارا سر قلم کروادوں گا۔ جب مسرف مدینہ میں آیا اور حرہ کا واقعہ شروع ہوا، ان دونوں حضرت معقل بن سنان رضی اللہ عنہ مہاجرین کے ہمراہ تھے۔ مسرف ان کو گرفتار کروایا، اور کہنے لگا: اے معقل بن سنان! کیا تجھے پیاس لگی ہے؟ انہوں نے کہا: جی ہاں۔ اللہ تعالیٰ امیر کو نیکی کی ہدایت دے۔ مسرف نے حکم دیا کہ اس کو بلور کا پانی پلایا جائے، ان کو بلور کا پانی پلایا گیا، مسرف نے پوچھا: تم نے پانی پی لیا ہے؟ اور پیٹ بھر گیا ہے؟ انہوں نے کہا: جی ہاں۔ مسرف نے کہا: خدا کی قسم، اب تجھے جو خوشی حاصل ہوگی اس کے بعد تجھے کبھی پیاس نہیں لگے گی۔ (پھر اس نے کہا) اے نوفل بن مساحق اٹھو اور اس کی گردن ماردو، نوفل بن مساحق نے ان کو شہید کر دیا۔

حرہ کا واقعہ ذی الحجہ سن ۶۳ ہجری کو پیش آیا۔

اے انصاریو! تم اپنے قیدیوں کی موت کی خبریں دے رہے ہو اور قبیلہ اشجع حضرت معقل بن سنان کی وفات کی خبر سنا رہا ہے۔

ذِكْرُ الْاَشْعَثِ بْنِ قَيْسٍ الْكِنْدِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت اشعث بن قیس الکندی رضی اللہ عنہ کے فضائل

6221 - اَخْبَرَنَا الشَّيْخُ اَبُوْ بَكْرٍ، اَنْبَاَ اِسْمَاعِيلُ بْنُ قُتَيْبَةَ، ثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ، قَالَا: مَاتَ اَبُوْ مُحَمَّدٍ الْاَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ الْكِنْدِيُّ مِنْ بَنِي الْحَارِثِ بْنِ مُعَاوِيَةَ بِالْكُوْفَةِ، وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ بِهَا بَعْدَ صُلْحِ مُعَاوِيَةَ اِيَّاهُ، فَصَلَّى عَلَيْهِ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

✧✧ محمد بن عبداللہ بن نمیر فرماتے ہیں: ابومحمد اشعث بن قیس کندی جن کا تعلق بنی حارث سے تھا، کوفہ میں فوت ہوئے، ان دنوں حضرت حسن بن علی کوفہ میں ہی قیام پذیر تھے اور حضرت معاویہ کے ساتھ ان کی صلح ہو چکی تھی۔ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما نے حضرت اشعث بن قیس الکندی رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ پڑھائی۔

6222 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عِيسَى، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، ثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ خِدَاشٍ، ثَنَا عَبْدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ، حَدَّثَنِي اِسْمَاعِيلُ بْنُ اَبِي خَالِدٍ، عَنْ حَفْصِ بْنِ جَابِرٍ، قَالَ: لَمَّا مَاتَ الْاَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ، قَالَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ: اِذَا غَسَّلْتُمُوْهُ فَلَا تُهَيِّجُوْهُ حَتّٰى تَاْتُوْنِي بِهِ، قَالَ: فَاُتِيَ بِهِ فَدَعَا بِحَنُوْطٍ فَوَضَّاَ بِهِ يَدَيْهِ وَوَجْهَهُ وَرِجْلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: اَدْرِجُوا

✧✧ حضرت حفص بن جابر فرماتے ہیں: جب حضرت اشعث بن قیس رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا، تو حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جب تم ان کو غسل دے لو تو کفن دینے سے پہلے اس کو میرے پاس لانا، چنانچہ ان کو حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ کے پاس لایا گیا، حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے خوشبو منگوا کر ان کے ہاتھ، پاؤں اور چہرے پر ملی۔ پھر فرمایا: اس کو کفن پہنا دو۔

ذِكْرُ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ الزُّهْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت مسور بن مخرمہ زہری رضی اللہ عنہ کے فضائل

6223 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الثَّقَفِيُّ، ثَنَا مُوْسَى بْنُ زَكَرِيَّا التُّسْتَرِيُّ، ثَنَا خَلِيفَةُ بْنُ خَيَّاطٍ، قَالَ: الْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ بْنِ نَوْفَلِ بْنِ اَهَيْبَ بْنِ عَبْدِمَنَافِ بْنِ زُهْرَةَ، اُمُّهُ عَاتِكَةُ بِنْتُ عَوْفٍ اُخْتُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ

✧✧ خلیفہ بن خیاط نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے ''مسور بن مخرمہ بن نوفل بن اہیب بن عبدمناف بن زہرہ''۔ ان کی والدہ ''عاتکہ بنت عوف'' ہیں جو کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کی بہن ہیں۔

6224 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ، ثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ، ثَنَا اَبِي، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ الدِّيلِيُّ، اَنَّ ابْنَ شِهَابٍ حَدَّثَهُ، اَنَّ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ، حَدَّثَهُ، اَنَّهُمْ حِينَ قَدِمُوا الْمَدِينَةَ مِنْ عِنْدِ يَزِيدَ بْنِ مُعَاوِيَةَ بَعْدَ مَقْتَلِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ رِضْوَانُ اللّٰهِ وَسَلَامُهُ عَلَيْهِمَا، لَقِيَهُ الْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ فَقَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ عَلَى مِنْبَرِهِ، وَاَنَا يَوْمَئِذٍ مُحْتَلِمٌ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6224 – روياه بالمعنی

✧✧ امام زین العابدین فرماتے ہیں: حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہما کی شہادت کے بعد جب ہم لوگ یزید بن معاویہ کے پاس سے مدینہ منورہ آئے تو حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ نے ان سے ملاقات کی اورانہوں نے بتایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر شریف پر خطبہ دیتے ہوئے سنا ہے میں اس وقت بالغ تھا۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اورامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔

6225 – حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوبَ الثَّقَفِيُّ، ثَنَا مُوسَى بْنُ زَكَرِيَّا، ثَنَا خَلِيفَةُ بْنُ خَيَّاطٍ، قَالَ: " مَاتَ الْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ بِمَكَّةَ سَنَةَ اَرْبَعٍ وَسِتِّينَ، وَيُقَالُ: اِنَّهُ مَاتَ بِالْحَجُونِ، اَصَابَهُ حَجَرُ الْمَنْجَنِيقِ، وَهُوَ فِي الْحَجَرِ بِمَكَّةَ فَمَكَثَ خَمْسًا، ثُمَّ مَاتَ، وَصَلَّى عَلَيْهِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ وَهُوَ ابْنُ ثَمَانٍ وَسِتِّينَ سَنَةً "

✧✧ خلیفہ بن خیاط کہتے ہیں: حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ ۶۴ ہجری کو مکہ میں فوت ہوئے۔ بعض مورخین کا کہنا ہے کہ آپ مقام حجون میں فوت ہوئے، منجنیق کا ایک پتھر ان کو لگا تھا، آپ مکہ میں مقام حجر میں تھے، پانچ دن کے بعد ان کا انتقال ہوگیا تھا۔ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ وفات کے وقت ان کی عمر ۶۸ برس تھی۔

6226 – اَخْبَرَنِي مَخْلَدُ بْنُ جَعْفَرٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَرِيرٍ، قَالَ: وَلِدَ الْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ بِمَكَّةَ بَعْدَ الْهِجْرَةِ بِسَنَتَيْنِ، وَتُوُفِّيَ لِهِلَالِ شَهْرِ رَبِيعٍ الْآخِرِ سَنَةَ اَرْبَعٍ وَسِتِّينَ وَكَانَ يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ فِيمَا حَدَّثْتُ عَنْهُ يَقُولُ: مَاتَ الْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ سَنَةَ ثَلَاثٍ وَسَبْعِينَ وَهٰذَا غَلَطٌ مِنَ الْقَوْلِ "

✧✧ محمد بن جریر کہتے ہیں: مسور بن مخرمہ ہجرت کے دوسال بعد مکہ میں پیدا ہوئے، اور ۶۴ ہجری کو ماہ ربیع الاول میں فوت ہوئے۔ یحییٰ بن معین کہا کرتے تھے: مسور بن مخرمہ ۷۳ ہجری کو فوت ہوئے۔ (امام حاکم کہتے ہیں) یہ قول غلط ہے۔

6227 – حَدَّثَنَا اَبُو الْحُسَيْنِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ زَكَرِيَّا الْفَقِيهُ، ثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى السَّاجِيُّ، ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ زُبَالَةَ الْمَخْزُومِيُّ، حَدَّثَنِي اَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ الْمَخْزُومِيُّ، حَدَّثَنِي اَخِي الْمِسْوَرُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: حَدَّثَتْنِي اُمُّ بَكْرٍ بِنْتُ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ، عَنْ اَبِيهَا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: اَطْعَمَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَمْرًا فِي طَبَقٍ لَيْسَ بِي مِنْ بَرْنِيِّكُمْ هٰذَا، وَتُوُفِّيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاَنَا ابْنُ اِحْدَى عَشْرَةَ سَنَةً

✧✧ ام بکر بنت مسور بن مخرمہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتی ہیں: رسول اللہ ﷺ نے مجھے ایک تھال میں کھجوریں عطا فرمائیں۔ میرے پاس تمہارے اس مٹی کے برتن جیسا بھی کوئی برتن نہ تھا۔ رسول اللہ ﷺ کا جب انتقال ہوا، اس وقت میری عمر ۱۱ سال تھی۔

6228 - اَخْبَرَنَا الشَّيْخُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِالْعَزِيزِ، ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، ثَنَا حَاتِمُ بْنُ وَرْدَانَ، ثَنَا اَيُّوبُ، عَنِ ابْنِ اَبِي مُلَيْكَةَ، عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَدِمَتْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقْبِيَةٌ فَقَسَمَهَا بَيْنَ اَصْحَابِهِ، فَقَالَ لِي اَبِي: انْطَلِقْ بِنَا اِلَيْهِ، فَاِنَّهُ اَتَتْهُ اَقْبِيَةٌ، فَتَكَلَّمَ اَبِي عَلَى الْبَابِ، فَعَرَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَوْتَهُ فَخَرَجَ وَمَعَهُ قَبَاءٌ فَجَعَلَ يَقُوْلُ: خَبَّاْتُ هٰذَا لَكَ، خَبَّاْتُ هٰذَا لَكَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مُخَرَّجٌ فِي كِتَابِ مُسْلِمٍ وَاِنَّمَا اَعَدْتُهُ لِيُعْلَمَ اَنَّهُ كَانَ يَاْتِي مَعَ اَبِيهِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَدْ حَفِظَ الْمِسْوَرُ خُطَبَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✧✧ حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ کے پاس کچھ قبائیں آئیں، آپ ﷺ نے وہ چادریں اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں تقسیم فرمادیں۔ میرے والد نے مجھے کہا: تو ہمارے ساتھ چل، رسول اللہ ﷺ کے پاس چادریں آئی ہیں، حضور ﷺ کے دروازے پر پہنچ کر میرے والد صاحب میرے ساتھ گفتگو کر رہے تھے، رسول اللہ ﷺ نے ان کی آواز پہچان لی، آپ ﷺ چادر لے کر باہر تشریف لائے، اور فرمایا: میں نے یہ چادر آپ کے لئے بچا کر رکھی ہوئی تھی، آپ کے لئے بچا کر رکھی تھی۔

✿✿ یہ حدیث مسلم شریف میں درج ہے۔ میں نے یہ حدیث دوبارہ اس لئے لکھی ہے تاکہ پڑھنے والے کو معلوم ہو جائے کہ حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ اپنے والد کے ہمراہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے۔ حضرت مسور رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ ﷺ کے خطبے یاد تھے۔

6229 - كَمَا حَدَّثَنَاهُ عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، ثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْفَضْلِ الْاَسْفَاطِيُّ، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْمُبَارَكِ، ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ، عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ، قَالَ: خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَاتٍ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنَى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: اَمَّا بَعْدُ، فَاِنَّ اَهْلَ الشِّرْكِ وَالْاَوْثَانِ كَانُوا يَدْفَعُونَ مِنْ هٰذَا الْمَوْضِعِ اِذَا كَانَتِ الشَّمْسُ عَلَى رُءُوسِ الْجِبَالِ كَاَنَّهَا عَمَائِمُ الرِّجَالِ فِي وُجُوهِهَا، وَاِنَّا نَدْفَعُ بَعْدَ اَنْ تَغِيبَ، وَكَانُوا يَدْفَعُونَ مِنَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ اِذَا كَانَتِ الشَّمْسُ مُنْبَسِطَةً

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ قَدْ صَحَّ وَثَبَتَ بِمَا ذَكَرْتُهُ سَمَاعَ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ

6229: المعجم الكبير للطبراني - باب الميم' من اسمه مسور - محمد بن قيس ' حديث: 16862 'مصنف ابن ابي شيبة - كتاب الحج' في وقت الإفاضة من عرفة - حديث: 18209 'السنن الكبرى للبيهقي - جماع ابواب وقت الحج والعمرة' جماع ابواب دخول مكة - باب الدفع من المزدلفة قبل طلوع الشمس' حديث: 8944

مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا كَمَا يَتَوَهَّمُهُ رَعَاعُ اَصْحَابِنَا اَنَّهُ مِمَّنْ لَهُ رِوَايَةٌ بِلَا سَمَاعٍ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6229 – علی شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں عرفات میں خطبہ دیا، اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کے بعد فرمایا: امابعد، بے شک مشرکین اور بتوں کے پجاری لوگ یہاں سے اس وقت روانہ ہوجاتے تھے جب کہ سورج پہاڑوں کے اوپر ایسے ہوتا تھا جیسے آدمی کے سر پر عمامہ ہو۔ جبکہ ہم سورج غروب ہونے کے بعد یہاں سے نکلیں گے۔ اور وہ لوگ مشعرالحرام سے (یعنی مزدلفہ سے) اس وقت روانہ ہوتے تھے جب کہ سورج طلوع ہو چکا ہوتا۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔ اور میرے بیان سے یہ بات واضح ہوگئی ہے کہ حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سماع ثابت ہے۔ اور حقیقت حال ویسی نہیں ہے جو ہمارے ساتھیوں نے سمجھ رکھی ہے کہ مسور بن مخرمہ ان لوگوں میں شامل ہیں جو بغیر سماع کے روایت کرتے ہیں۔

ذِكْرُ الضَّحَّاكِ بْنِ قَيْسٍ الْاَكْبَرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

ضحاک بن قیس اکبر رضی اللہ عنہ کے فضائل

6230 – حَدَّثَنِي اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَرْبِيُّ، ثَنَا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الزُّبَيْرِيُّ، قَالَ: الضَّحَّاكُ بْنُ قَيْسِ بْنِ خَالِدِ بْنِ وَهْبِ بْنِ ثَعْلَبَةَ بْنِ وَاثِلَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ سِنَانِ بْنِ مُحَارِبِ بْنِ فِهْرٍ، وَاُمُّهُ اُمَيْمَةُ بِنْتُ رَبِيعَةَ مِنْ كِنَانَةَ، وَهِيَ اَيْضًا اُمُّ اُخْتِهِ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ اُخْتِ الضَّحَّاكِ بْنِ قَيْسٍ هُمَا لِاَبٍ وَاُمٍّ

✧✧ مصعب بن عبداللہ زبیری نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے ''ضحاک بن قیس بن خالد بن وہب بن ثعلبہ بن عمرو بن سنان بن محارب بن فہر''۔ ان کی والدہ ''امیمہ بنت ربیعہ'' ہیں، ان کا تعلق بنی کنانہ کے ساتھ ہے۔ اور یہی امیمہ، ضحاک کی بہن فاطمہ بنت قیس کی بھی والدہ ہیں۔ یہ ضحاک بن قیس کی سگی بہن ہیں۔

6231 – اَخْبَرَنِي اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوبَ الثَّقَفِيُّ، ثَنَا مُوسَى بْنُ زَكَرِيَّا التُّسْتَرِيُّ، ثَنَا شَبَابٌ الْعُصْفُرِيُّ، ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ هِشَامٍ الْقَحْذَمِيُّ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، وَاَبِي الْيَقْظَانِ وَغَيْرِهِمَا قَالُوا: " قَدِمَ ابْنُ زِيَادٍ الشَّامَ، وَقَدْ بَايَعَ اَهْلَ الشَّامِ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ مَا خَلَا اَهْلِ الْجَابِيَةِ، فَبَايَعَ ابْنَ زِيَادٍ، وَمَنْ هُنَاكَ كَانَ مِنْ بَنِي اُمَيَّةَ وَمَوَالِيهِمْ: مَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ، وَمِنْ بَعْدِهِ لِخَالِدِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ مُعَاوِيَةَ، وَذٰلِكَ لِلنِّصْفِ مِنْ ذِي الْقَعْدَةِ سَنَةَ اَرْبَعٍ وَسِتِّينَ، ثُمَّ سَارَ اِلَى الضَّحَّاكِ بْنِ قَيْسٍ فَالْتَقَوْا بِمَرْجِ رَاهِطٍ، فَاقْتَتَلُوا عِشْرِينَ يَوْمًا، ثُمَّ كَانَتِ الْهَزِيمَةُ عَلَى الضَّحَّاكِ بْنِ قَيْسٍ وَاَصْحَابِهِ وَذٰلِكَ فِي ذِي الْحِجَّةِ مِنْ سَنَةِ اَرْبَعٍ وَسِتِّينَ فَقُتِلَ الضَّحَّاكُ بْنُ قَيْسٍ وَنَاسٌ كَثِيرٌ مِنْ قَيْسٍ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6231 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ ولید بن ہشام قحذمی اپنے والد سے، وہ ان کے دادا سے اور ابوالیقظان اور دیگر راوی روایت کرتے ہیں کہ ابن زیاد شام میں آیا، جب اہل شام حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کی بیعت کر چکے تھے، صرف اہل جابیہ نے ان کی بیعت نہیں کی تھی۔ان لوگوں نے ابن زیاد کی بیعت کی۔ وہاں پر بنوامیہ اوران کے موالی کی جانب سے مروان بن حکم موجود تھا۔(جابیہ کے لوگوں نے مروان کی بیعت کی اور)اس کے بعد خالد بن یزید بن معاویہ کی۔ یہ واقعہ ۶۴ ہجری، ذی القعدہ کے درمیان پیش آیا۔ پھران لوگوں نے ضحاک بن قیس کی جانب پیش قدمی کی۔اورمرج راہط میں دونوں لشکروں کی مڈبھیڑ ہوگئی۔ بیس دن تک ان کے درمیان سخت جنگ ہوتی رہی،اس کے بعد ضحاک بن قیس اوراس کے ساتھیوں کو شکست ہوئی۔ یہ واقعہ ۶۴ ہجری ذی الحجہ میں پیش آیا۔اس جنگ میں ضحاک بن قیس رضی اللہ عنہ اوران کے بہت سارے ساتھی شہید ہوئے۔

6232 – فَحَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ الْاَصْبَهَانِيُّ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْجَهْمِ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: كَانَ الضَّحَّاكُ بْنُ قَيْسٍ الْاَكْبَرُ يُكَنَّى اَبَا اُنَيْسٍ، قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالضَّحَّاكُ غُلَامٌ لَمْ يَبْلُغْ

فَاَخْبَرَنِیْ مَخْلَدُ بْنُ جَعْفَرٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَرِيرٍ، قَالَ: زَعَمَ الْوَاقِدِيُّ: اَنَّ الضَّحَّاكَ بْنَ قَيْسٍ لَمْ يَسْمَعْ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَقُوْلُ وَبِاللّٰهِ التَّوْفِيقُ: اِنَّ الصَّوَابَ قَوْلُ اَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ جَرِيرٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ، فَقَدْ صَحَّتْ لَهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رِوَايَاتٌ ذُكِرَ فِيهَا سَمَاعُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "

✧✧ محمد بن عمر فرماتے ہیں: حضرت ضحاک بن قیس اکبر رضی اللہ عنہ کی کنیت''ابوانیس''تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے وقت حضرت قیس ابھی نابالغ تھے۔

واقدی کہتے ہیں: ضحاک بن قیس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سماع نہیں کیا۔ (امام حاکم کہتے ہیں) ہم اللہ تعالیٰ کی توفیق سے کہتے ہیں کہ اس سلسلے میں ابوجعفر محمد بن جریر رحمۃ اللہ علیہ کا قول درست ہے۔انہوں نے متعدد صحیح روایات نقل کی ہیں جن میں ان کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سماع کا ذکر کیا گیا ہے۔(ان میں سے ایک حدیث درج ذیل ہے)

6233 – مَا حَدَّثَنَاهُ اَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِئٍ مِنْ اَصْلِ كِتَابِهِ، ثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدٍ الْفَضْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَيْهَقِيُّ، ثَنَا سُنَيْدُ بْنُ دَاوُدَ الْمِصِّيصِيُّ، ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ اَبِي سُفْيَانَ، حَدَّثَنِي الضَّحَّاكُ بْنُ قَيْسٍ، وَهُوَ عَدْلٌ مَرْضِيٌّ، اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: لَا يَزَالُ وَالٍ مِنْ قُرَيْشٍ وَمِنْهَا:

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6233 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ ابوجعفر محمد بن صالح بن ہانی اپنی سند کے ہمراہ حضرت معاویہ بن سفیان رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ ضحاک بن قیس نے مجھے بتایا ہے (ضحاک بن قیس عادل اور معتبر شخصیت ہیں) کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے

سنا ہے کہ ''والی ہمیشہ قریش میں سے ہوگا''۔ (ان میں سے ایک اور حدیث درج ذیل ہے)

6234 - مَا حَدَّثَنَاهُ الشَّيْخُ اَبُوْ مُحَمَّدٍ الْمُزَنِيُّ اِمْلَاءً، ثَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ الْقَاضِيُ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ حُمَيْدٍ الطَّوِيلُ، ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنِ الْحَسَنِ، اَنَّ الضَّحَّاكَ بْنَ قَيْسٍ، كَتَبَ اِلَى قَيْسِ بْنِ الْهَيْثَمِ حَيْثُ مَاتَ يَزِيدُ بْنُ مُعَاوِيَةَ: سَلَامٌ عَلَيْكَ اَمَّا بَعْدُ، فَاِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ فِتَنًا كَقِطَعِ الدُّخَانِ، يَمُوْتُ مِنْهَا قَلْبُ الرَّجُلِ كَمَا يَمُوْتُ بَدَنُهُ، يُصْبِحُ الرَّجُلُ فِيهَا مُؤْمِنًا، وَيُمْسِي كَافِرًا، وَيُمْسِي مُؤْمِنًا وَيُصْبِحُ كَافِرًا يَبِيعُ فِيهَا اَقْوَامٌ دِينَهُمْ بِعَرَضٍ مِنَ الدُّنْيَا قَلِيلٍ وَاَنَّ يَزِيدَ قَدْ مَاتَ، وَاَنْتُمْ اِخْوَانُنَا وَاَشِقَّاؤُنَا " وَمِنْهَا:

✧✧ حضرت حسن کہتے ہیں: جب یزید بن معاویہ فوت ہوا، تو حضرت ضحاک بن قیس رضی اللہ عنہ نے قیس بن ہیثم کی جانب ایک مکتوب لکھا، (جس کی تحریر کچھ اس طرح تھی)

سلام علیک امابعد۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ قیامت کے قریب دھوئیں کی مثل فتنے اٹھیں گے، لوگوں کے دل مردہ ہوجائیں گے جیسے انسان مرجاتا ہے۔ ان حالات میں آدمی صبح کے وقت مومن ہوگا تو شام کو کافر ہو چکا ہوگا، اور ایک آدمی شام کے وقت مومن ہوگا اور صبح کو کافر ہوجائے گا۔ دنیا کے چند سکوں کی خاطر لوگ اپنا دین بیچ دیں گے۔ یزید مر گیا ہے، جبکہ تم لوگ ہمارے سگے بھائیوں کی طرح ہو۔ (ان میں سے ایک اور حدیث بھی درج ذیل ہے)

6235 - مَا اَخْبَرَنَاهُ عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، ثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْفَضْلِ الْاَسْفَاطِيُّ، ثَنَا اَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ، ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، اَنْبَاَ سَعِيدُ بْنُ اِيَاسٍ الْجُرَيْرِيُّ، عَنْ اَبِي الْعَلَاءِ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيرِ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا سَعِيدٍ الضَّحَّاكَ بْنَ قَيْسٍ الْفِهْرِيَّ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: " اِذَا اَتَى الرَّجُلُ الْقَوْمَ فَقَالُوا: مَرْحَبًا فَمَرْحَبًا بِهِ يَوْمَ يَلْقَى رَبَّهُ، وَاِذَا اَتَى الرَّجُلُ الْقَوْمَ فَقَالُوا لَهُ: قَحْطًا فَقَحْطًا لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ " وَمِنْهَا:

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6235 – علی شرط مسلم

✧✧ حضرت ابوسعید ضحاک بن قیس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جب کوئی شخص اپنی قوم میں آتا ہے اور لوگ اس کو خوش آمدید کہتے ہیں تو جس دن وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں جائے گا، اس دن وہاں بھی اس کو خوش آمدید کہا جائے گا۔ اور جو شخص اپنی قوم میں آئے اور اس کی قوم اس کی برائی کرے، قیامت کے دن بھی اس کا حشر برا ہی ہوگا۔

(ان میں سے ایک اور حدیث درج ذیل ہے)

6235: المعجم الاوسط للطبرانی - باب الالف' باب من اسمه إبراهيم - حديث: 2564' المعجم الكبير للطبرانی - باب الصاد' باب الضاد - ما اسند الضحاك بن قيس' حديث: 8019

6236 – مَا حَدَّثَنَاهُ اَحْمَدُ بْنُ سَلْمَانَ الْفَقِيهُ بِبَغْدَادَ، ثَنَا هِلَالُ بْنُ الْعَلَاءِ الرَّقِّيُّ، ثَنَا اَبِي، ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِي اُنَيْسَةَ، عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ قَيْسٍ، قَالَ: كَانَتْ بِالْمَدِينَةِ امْرَاَةٌ تَخْفِضُ النِّسَاءَ يُقَالُ لَهَا اُمُّ عَطِيَّةَ، فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اخْفِضِي وَلَا تَنْهَكِي، فَاِنَّهُ اَنْضَرُ لِلْوَجْهِ وَاَحْظَى عِنْدَ الزَّوْجِ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6236 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت ضحاک بن قیس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مدینہ منورہ میں ''ام عطیہ'' نامی ایک عورت رہتی تھی، یہ عورت کا ختنہ کیا کرتی تھی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو ہدایت دی کہ ختنہ کیا کرو لیکن زیادہ گہرا نہیں کیا کرو، کیونکہ وہ بظاہر اچھا بھی لگتا ہے اور شوہر کو اس میں لذت بھی زیادہ ملتی ہے۔ (عرب میں عورتوں ختنے کا رواج ہوتا تھا، اس سلسلہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہدایت جاری فرمائی تھی)

ذِكْرُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ بْنِ وَائِلٍ السَّهْمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص بن وائل سہمی رضی اللہ عنہ کے فضائل

6237 – حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ الْاَصْبَهَانِيُّ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْجَهْمِ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ بْنِ وَائِلِ بْنِ هَاشِمِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ سَهْمِ بْنِ عَمْرِو بْنِ هُصَيْصِ بْنِ كَعْبٍ، اَسْلَمَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو قَبْلَ اَبِيهِ، وَكَانَ مِمَّا ذُكِرَ رَجُلًا طُوَالًا اَحْمَرَ عَظِيمَ السَّاقَيْنِ اَبْيَضَ الرَّاْسِ وَاللِّحْيَةِ، وَكَانَ قَدْ عَمِيَ فِي اٰخِرِ عُمُرِهِ تُوُفِّيَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو بِالشَّامِ سَنَةَ خَمْسٍ وَسِتِّينَ، وَهُوَ يَوْمَئِذٍ ابْنُ اثْنَتَيْنِ وَسَبْعِينَ سَنَةً وَكَانَ يُكَنَّى اَبَا مُحَمَّدٍ

✧✧ محمد بن عمر نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے ''عبداللہ بن عمرو بن عاص بن وائل بن ہاشم بن سعید بن سہم بن عمرو بن ہصیص بن کعب''۔ حضرت عبداللہ بن عمر اپنے والے سے پہلے اسلام لائے تھے، آپ دراز قد تھے، رنگ سرخ تھا، پنڈلیاں بڑی بڑی تھیں، سر اور داڑھی کے بال سفید تھے۔ آخری عمر میں نابینا ہو گئے تھے۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ ۶۵ ہجری کو شام میں فوت ہوئے، وفات کے وقت ان کی عمر ۷۲ برس تھی، ان کی کنیت ''ابو محمد'' تھی۔

6238 – فَحَدَّثَنِي اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوبَ الثَّقَفِيُّ، ثَنَا مُوسَى بْنُ زَكَرِيَّا، ثَنَا خَلِيفَةُ بْنُ خَيَّاطٍ، قَالَ: وَكَانَتْ وَفَاةُ اَبِي مُحَمَّدٍ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، وَاُمُّهُ رَيْطَةُ بِنْتُ مُنَبِّهِ بْنِ الْحَجَّاجِ بْنِ عَامِرِ بْنِ حُذَيْفَةَ بْنِ سَعْدِ بْنِ سَهْمٍ سَنَةَ خَمْسٍ وَسِتِّينَ، وَكَانَ يَخْضِبُ بِالسَّوَادِ، وَكَانَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ اَكْبَرَ مِنَ ابْنِهِ بِاثْنَتَيْ عَشْرَةَ سَنَةً

✧✧ خلیفہ بن خیاط فرماتے ہیں: ابو محمد عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ اور ان کی والدہ ''ریطہ بنت منبہ بن حجاج بن عمر بن حذیفہ بن سعد بن سہم'' کا انتقال ۶۵ ہجری کو ہوا۔ آپ کالے رنگ کا خضاب لگاتے تھے۔ حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ اپنے بیٹے سے صرف ۱۲ برس بڑے تھے،

6239 - حَدَّثَنِي أَبُو عَلِيٍّ الْحَافِظُ، ثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ خَلَفٍ الدُّورِيُّ، ثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ، ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْكَلَاعِيُّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْقُرَشِيِّ، قَالَ: دَخَلَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، وَقَدْ سَوَّدَ لِحْيَتَهُ، فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ: السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الشُّوَيْبُ، فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَمْرٍو: أَمَا تَعْرِفُنِي يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ؟ قَالَ: بَلَى أَعْرِفُكَ شَيْخًا، فَأَنْتَ الْيَوْمَ شَابٌّ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: الصُّفْرَةُ خِضَابُ الْمُؤْمِنِ، وَالْحُمْرَةُ خِضَابُ الْمُسْلِمِ، وَالسَّوَادُ خِضَابُ الْكَافِرِ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6239 – حديث منكر

✧✧ ابوعبداللہ قرشی فرماتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر، عبداللہ بن عمرو کے پاس گئے، عبداللہ بن عمرو نے اپنی داڑھی شریف کو سیاہ خضاب لگا رکھا تھا، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ان کو یوں سلام کیا: السلام علیک ایھا الشویب۔ اے پیارے بوڑھے، تم پر سلامتی ہو۔ حضرت عبداللہ بن عمرو نے کہا: اے ابوعبدالرحمٰن! کیا تم نے مجھے پہچانا نہیں ہے؟ انہوں نے کہا: کیوں نہیں۔ میں آپ کو بوڑھے کو پہچانتا ہوں لیکن آج تو آپ جوان ہیں۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ زردی مومن کا خضاب ہے اور سرخی مسلمان کا خضاب ہے اور سیاہی کافر کا خضاب ہے۔

6240 - حَدَّثَنَا أَبُو عَلِيٍّ الْحَافِظُ، أَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ الْحَسَنِ الْعَلَّافِ، بِمِصْرَ، ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ، ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي حُمَيْدُ بْنُ هَانِئٍ أَبُو هَانِئٍ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُبُلِيَّ، يَقُولُ: " جَاءَ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، فَقَالُوا: يَا أَبَا مُحَمَّدٍ "

✧✧ ابوعبدالرحمٰن حبلی فرماتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے پاس تین آدمی آئے اور انہوں نے آپ کو ''ابومحمد'' کہہ کر پکارا۔

6241 - حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْحَاقَ الْحَرْبِيُّ، ثَنَا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الزُّبَيْرِيُّ، قَالَ: عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، أُمُّهُ رَيْطَةُ بِنْتُ مُنَبِّهِ بْنِ الْحَجَّاجِ بْنِ عَامِرِ بْنِ حُذَيْفَةَ بْنِ سَعْدِ بْنِ سَهْمِ بْنِ عَمْرِو بْنِ هُصَيْصِ بْنِ كَعْبِ بْنِ لُؤَيٍّ

✧✧ مصعب بن عبداللہ زبیری فرماتے ہیں: عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ، آپ کی والدہ کا نام ''ریطہ بنت منبہ بن حجاج بن عامر بن حذیفہ بن سعد بن سہم بن عمرو بن ہصیص بن کعب بن لوئ'' ہے۔

6242 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، ثَنَا بِشْرُ بْنُ مُوسَى، ثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ شَابُورٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: " خُذُوا الْقُرْآنَ مِنْ أَرْبَعَةٍ: رَجُلَيْنِ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ، وَرَجُلَيْنِ مِنَ الْأَنْصَارِ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ، وَسَالِمٍ مَوْلَى أَبِي حُذَيْفَةَ، وَأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ " وَقَالَ: وَخَصَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ بِكَلِمَةٍ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6242 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا'' چار آدمیوں سے قرآن سیکھو، دو آدمی مہاجرین میں سے ہیں اور دو آدمی انصار میں سے ہیں۔

① عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ

② ابوحذیفہ کے آزاد کردہ غلام ''سالم'' رضی اللہ عنہ

③ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ

④ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ

راوی کہتے ہیں: اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے لئے کوئی خاص بات بھی کہی تھی۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

6243 – اَخْبَرَنِیْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحُسَيْنِ الْقَاضِی، بِمَرْوَ، ثَنَا الْحَارِثُ بْنُ اَبِی اُسَامَةَ، ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، اَنْبَاَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ قُدَامَةَ الْجُمَحِیُّ، حَدَّثَنِیْ عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ بِالشَّامِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: كَانَتْ اُمُّ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَيْطَةَ بِنْتَ مُنَبِّهِ بْنِ الْحَجَّاجِ تُلْطِفُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَتَاهَا ذَاتَ يَوْمٍ فَقَالَ: كَيْفَ اَنْتِ يَا اُمَّ عَبْدِاللّٰهِ؟ قَالَتْ: بِخَيْرٍ، وَعَبْدُ اللّٰهِ رَجُلٌ قَدْ تَرَكَ الدُّنْيَا، قَالَ لَهُ اَبُوهُ يَوْمَ صِفِّينَ: اخْرُجْ فَقَاتِلْ، قَالَ: يَا اَبَتَاهُ اَتَاْمُرُنِی اَنْ اَخْرُجَ فَاُقَاتِلَ، وَقَدْ كَانَ مِنْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَدْ سَمِعْتَ. قَالَ: اَنْشُدُكَ بِاللّٰهِ، اَتَعْلَمُ اَنَّ مَا كَانَ مِنْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَيْكَ اَنَّهُ اَخَذَ بِيَدِكَ

6242:صحيح البخاری - كتاب المناقب' باب مناقب عبد الله بن مسعود رضی الله عنه - حديث: 3572'صحيح البخاری - كتاب المناقب' باب مناقب معاذ بن جبل رضی الله عنه - حديث: 3618'صحيح البخاری - كتاب المناقب' باب مناقب ابی بن كعب رضی الله عنه - حديث: 3620'صحيح البخاری - كتاب فضائل القرآن' باب القراء من اصحاب النبی صلی الله عليه وسلم - حديث: 4718'صحيح مسلم - كتاب فضائل الصحابة رضی الله تعالی عنهم' باب من فضائل عبد الله بن مسعود وامه رضی الله تعالی - حديث: 4609'صحيح مسلم - كتاب فضائل الصحابة رضی الله تعالی عنهم' باب من فضائل عبد الله بن مسعود وامه رضی الله تعالی - حديث: 4610' صحيح مسلم - كتاب فضائل الصحابة رضی الله تعالی عنهم' باب من فضائل عبد الله بن مسعود وامه رضی الله تعالی - حديث: 4611'الجامع للترمذی - ابواب المناقب عن رسول الله صلی الله عليه وسلم - باب مناقب عبد الله بن مسعود رضی الله عنه' حديث: 3826'صحيح ابن حبان - كتاب الرقائق' باب قراءة القرآن - ذكر الامر باخذ القرآن عن رجلين من المهاجرين ورجلين من الانصار' حديث: 736'السنن الكبری للنسائی - كتاب فضائل القرآن' ذكر الاربعة الذين جمعوا القرآن علی عهد رسول الله صلی الله - حديث: 7737'مسند احمد بن حنبل - ومن مسند بنی هاشم' مسند عبد الله بن عمرو بن العاص رضی الله عنهما - حديث: 6353'مسند الطيالسی - احاديث النساء' احاديث عبد الله بن عمرو بن العاص - ما روی مسروق' حديث: 2347'المعجم الاوسط للطبرانی - باب الالف' باب من اسمه إبراهيم - حديث: 2445'مشكل الآثار للطحاوی - باب بيان مشكل ما روی عن رسول الله صلی الله عليه' حديث: 4863

فَوَضَعَهَا فِي يَدِي فَقَالَ: اَطِعْ اَبَاكَ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ . قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: فَاِنِّي آمُرُكَ اَنْ تُقَاتِلَ، فَاَقْبَلَ: فَخَرَجَ يُقَاتِلُ، فَلَمَّا وَضَعَتِ الْحَرْبُ، قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ:

لَوْ شَهِدَتْ جَمَلَ مَقَامِي وَمَشْهَدِي　　بِصِفِّيْنَ يَوْمًا شَابَ مِنْهَا الذَّوَائِبُ

عَشِيَّةَ جَاءَ اَهْلُ الْعِرَاقِ كَاَنَّهُمْ　　كَتَائِبُ مِنْهُمْ، وَارْجَحَنَّتْ كَتَائِبُ

اِذَا قُلْتُ قَدْ وَلَّوْا سِرَاعًا ثَبَتَتْ لَنَا　　كَتَائِبُ مِنْهُمْ، وَارْجَحَنَّتْ كَتَائِبُ

فَقَالُوا لَنَا: اِنَّا نَرَى اَنْ تُبَايِعُوا　　عَلِيًّا فَقُلْنَا: بَلْ نَرَى اَنْ تُضَارِبُوا

✧✧ عمرو بن شعیب اپنے والد سے، وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کی والدہ ریطہ بنت منبہ بن حجاج، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بہت خیال رکھا کرتی تھیں۔ ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لائے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا حال پوچھا تو وہ بولیں۔ میں ٹھیک ہوں۔ حضرت عبداللہ تارک الدنیا تھے۔ جنگ صفین میں ان کے والد نے ان سے کہا: نکلو اور جنگ کرو، انہوں نے کہا: اے میرے پیارے والد محترم آپ مجھے حکم دے رہے ہیں کہ میں باہر نکلوں اور جنگ کروں۔ جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا عہد آپ نے سن رکھا ہے، انہوں (حضرت عمرو بن عاص) نے کہا: میں تمہیں اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں "کیا تم جانتے ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا آپ کی جانب کیا عہد تھا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تیرا ہاتھ پکڑ کر میرے ہاتھ کے نیچے رکھا اور فرمایا: اپنے والد عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کی اطاعت کرنا۔ عبداللہ نے کہا: جی ہاں۔ ان کے والد نے کہا: پھر میں تمہیں حکم دیتا ہوں کہ تم جنگ میں شریک ہو جاؤ، چنانچہ حضرت عبداللہ نکلے اور جنگ میں شریک ہو گئے، جب جنگ ختم ہو گئی تو حضرت عبداللہ نے مذکورہ بالا اشعار کہے (جن کا ترجمہ درج ذیل ہے)

○ اگر میں جنگ صفین میں اپنے مقام اور قتل گاہ میں حاضر ہوتا جس دن پیشانی کے بالوں میں بڑھاپے کے آثار نظر آ رہے تھے۔

○ جس رات عراق کی فوجیں بہار کے بادلوں کی طرح آئیں، جن کی ہیبت سے لشکر لرزا اٹھے۔

○ جب وہ کم ہوئے تو بھاگ کھڑے ہوئے، جب ان کی ایک جماعت ہمارے سامنے ثابت قدم رہی، اور کچھ لشکر آہستہ آہستہ چل کر روانہ ہو گئے۔

○ وہ ہم سے کہنے لگے: ہم سمجھ رہے ہیں کہ تم لوگ علی کی بیعت کر لو گے، ہم نے کہا: جبکہ ہم تو سمجھ رہے ہیں کہ تم جنگ کرو گے۔

6244 - حَدَّثَنِي الشَّيْخُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَ اَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مِلْحَانَ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنِي اللَّيْثُ عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِيْ هِلَالٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَحْيٰى، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةٍ لَهُ، فَفَزِعَ النَّاسُ فَخَرَجْتُ وَعَلَيَّ سِلَاحِي، فَنَظَرْتُ اِلٰى سَالِمٍ مَوْلٰى اَبِيْ حُذَيْفَةَ عَلَيْهِ سِلَاحُهُ يَمْشِي وَعَلَيْهِ السَّكِينَةُ،

فَقُلْتُ: لَأَقْتَدِيَنَّ بِهٰذَا الرَّجُلِ الصَّالِحِ حَتّٰى اَتَى، فَجَلَسَ عِنْدَ بَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَجَلَسْتُ مَعَهُ، فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُغْضَبًا، فَقَالَ: اَيُّهَا النَّاسُ، مَا هٰذِهِ الْخِفَّةُ مَا هٰذَا التَّرَفُ اَعَجَزْتُمْ اَنْ تَصْنَعُوا كَمَا صَنَعَ هٰذَانِ الرَّجُلَانِ الْمُؤْمِنَانِ؟ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6244 – صحيح

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ہم ایک غزوہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے، لوگوں میں بہت گھبراہٹ پھیل گئی، میں اپنے ہتھیار پہن کر نکلا، میں نے حضرت ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام حضرت سالم رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھا، وہ اپنے ہتھیار پہنے ہوئے بہت اطمنان کے ساتھ چلتے ہوئے آ رہے تھے، میں نے سوچا کہ میں اس نیک آدمی کے پیچھے چلوں گا، (چنانچہ میں اس کے پیچھے ہولیا، چلتے چلتے) وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازے کے پاس جا کر بیٹھ گیا، اس کے ساتھ میں بھی بیٹھ گیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غصے کے عالم میں باہر تشریف لائے، اور فرمایا: اے لوگو! یہ کیسی خفت ہے؟ یہ کیسی آسودہ حالی ہے؟ کیا تم لوگ ان دو مومن آدمیوں کی طرح نہیں ہو سکتے؟

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

6245 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا اَبُوْ عُتْبَةَ الْحِمْصِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حِمْيَرٍ، اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ قَيْسٍ السَّكُوْنِيُّ، قَالَ: " كُنْتُ مَعَ وَالِدِي بِحُوَارِيْنَ اِذْ اَقْبَلَ رَجُلٌ، فَلَمَّا رَآهُ النَّاسُ ابْتَدَرُوْهُ، قَالَ: وَكُنْتُ فِيْمَنِ ابْتَدَرَ مَجْلِسَهُ فَقُلْتُ: مَنْ هٰذَا الرَّجُلُ؟ قَالُوا: هٰذَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ "

✧✧ عمرو بن قیس سکونی فرماتے ہیں: میں اپنے والد کے ہمراہ حوارین میں تھا، ایک آدمی آیا۔ جب لوگوں نے اس کو دیکھا تو اس کی جانب دوڑ پڑے، آپ فرماتے ہیں: میں بھی دوڑ کر اس شخص کی مجلس میں بیٹھ گیا۔ میں نے لوگوں سے پوچھا کہ یہ شخص کون ہے؟ تو لوگوں نے مجھے بتایا کہ یہ ''حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ'' ہیں۔

6246 – حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الصَّفَّارُ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ، ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ، اَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، اَتَاْذَنُ لِيْ فَاَكْتُبُ مَا اَسْمَعُ مِنْكَ؟ قَالَ: نَعَمْ قُلْتُ: فِي الرِّضَاءِ وَالْغَضَبِ، قَالَ: نَعَمْ، فَاِنَّهُ لَا يَنْبَغِيْ اَنْ اَقُوْلَ عِنْدَ الرِّضَاءِ وَالْغَضَبِ اِلَّا حَقًّا صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6246 – صحيح

✧✧ حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا آپ مجھے اس بات کی اجازت دیتے ہیں کہ میں آپ سے جو بات بھی سنوں اس کو لکھ لیا کروں؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے

6246 سنن الدارمی - باب من رخص فی کتابة العلم' حدیث: 506'سنن ابی داود - کتاب العلم' باب فی کتاب العلم - حدیث: 3179

اجازت عطا فرمادی۔ میں نے کہا: عام حالت کی بھی اور غصے کی حالت کبھی سب لکھ لیا کروں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہاں سب لکھ لیا کرو، کیونکہ طبیعت نارمل ہو یا غصے کی کیفیت، ہرحالت میں میری زبان سے حق ہی نکلتا ہے۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

6247 – اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّيْدَلَانِيُّ، ثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ قُتَيْبَةَ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى، اَنَا جَرِيرٌ، عَنْ عُمَارَةَ، عَنِ الْاَخْنَسِ بْنِ خَلِيفَةَ الضَّبِّيِّ، قَالَ: رَاٰى كَعْبُ الْاَحْبَارِ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو يُفْتِي النَّاسَ، فَقَالَ: مَنْ هٰذَا؟ قَالُوا: هٰذَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، فَاَرْسَلَ اِلَيْهِ رَجُلًا مِنْ اَصْحَابِهٖ قَالَ: قُلْ لَهُ: يَا عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو، لَا تَفْتَرِ عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا فَيُسْحِتَكَ بِعَذَابٍ، وَقَدْ خَابَ مَنِ افْتَرٰى. قَالَ: فَاَتَاهُ الرَّجُلُ فَقَالَ لَهُ ذٰلِكَ . قَالَ ابْنُ عُمَرَ: وَصَدَّقَ كَعْبٌ، قَدْ خَابَ مَنِ افْتَرٰى وَلَمْ يَغْضَبْ. قَالَ: فَاَعَادَ عَلَيْهِ كَعْبٌ الرَّجُلَ، فَقَالَ: سَلْهُ عَنِ الْحَشْرِ مَا هُوَ؟ وَعَنْ اَرْوَاحِ الْمُسْلِمِينَ اَيْنَ تَجْتَمِعُ؟ وَاَرْوَاحُ اَهْلِ الشِّرْكِ اَيْنَ تَجْتَمِعُ؟ فَاَتَاهُ فَسَاَلَهُ، فَقَالَ: اَمَّا اَرْوَاحُ الْمُسْلِمِينَ فَتَجْتَمِعُ بِاَرِيحَاءَ ، وَاَمَّا اَرْوَاحُ اَهْلِ الشِّرْكِ فَتَجْتَمِعُ بِصَنْعَاءَ ، وَاَمَّا اَوَّلُ الْحَشْرِ، فَاِنَّهَا نَارٌ تَسُوقُ النَّاسَ يَرَوْنَهَا لَيْلًا، وَلَا يَرَوْنَهَا نَهَارًا، فَرَجَعَ رَسُولُ كَعْبٍ اِلَيْهِ فَاَخْبَرَهُ بِالَّذِي قَالَ: فَقَالَ: صَدَقَ هٰذَا عَالِمٌ فَسَلُوهُ

اخنس بن خلیفہ ضبی فرماتے ہیں: حضرت کعب الاحبار رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کو لوگوں کو فتویٰ دیتے دیکھا تو پوچھا: یہ کون ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ یہ "حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما ہیں۔ انہوں نے اپنے ایک ساتھی کو ان کی جانب بھیجا اور کہا: ان کو کہنا: اے عبداللہ بن عمرو! اللہ تعالیٰ کی ذات پر جھوٹ مت بولو، ورنہ تم اللہ تعالیٰ کے عذاب کے مستحق ہو جاؤ گے۔ اور وہ شخص ناکام ہوا جس نے اللہ تعالیٰ کی ذات پر جھوٹ باندھا۔ وہ آدمی ان کے پاس آیا، اور وہ سب کہہ ڈالا، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: حضرت کعب نے سچ کہا: واقعی وہ شخص ناکام ہوا جس نے اللہ تعالیٰ کی ذات پر جھوٹ بولا۔ اور عبداللہ بن عمرو نے اس کا برا نہیں منایا، حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے اس آدمی کو دوبارہ ان کے پاس بھیجا، اور کہا: ان سے پوچھو کہ حشر کیا ہے؟ اور مومنین کی ارواح کہاں جمع ہونگی؟ اور مشرکین کی ارواح کہاں جمع کی جائیں گی؟ اس شخص نے ان کے پاس آ کر یہ سوالات پوچھے، انہوں نے جواب دیا: مسلمانوں کی ارواح مقام "اریحاء" میں جمع ہونگی، اور مشرکین کی ارواح مقام "صنعاء" میں جمع ہونگی، اور حشر کا آغاز یوں ہوگا کہ ایک آگ نمودار ہوگی جو لوگوں کو اپنے آگے آگے ہانکتی لے جائے گی، لوگوں کو ہر طرف رات کی طرح اندھیرا نظر آئے گا، اور دن کی روشنی دکھائی نہیں دے گی۔ حضرت کعب کا نمائندہ ان کے سوالوں کے جواب لے کر ان کے پاس واپس آیا اور تمام جواب سنا دیئے، جوابات سن کر حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے کہا: اس آدمی نے سچ کہا ہے۔ یہ واقعی عالم دین ہے، اس سے مسائل پوچھ لیا کرو۔

ذِكْرُ اَسْمَاءِ بْنِ حَارِثَةَ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت اسماء بن حارثہ انصاری رضی اللہ عنہ کے فضائل

248 – حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ الْاَصْبَهَانِيُّ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْجَهْمِ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: اَسْمَاءُ بْنُ حَارِثَةَ بْنِ هِنْدِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ غِيَاثِ بْنِ سَعْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَامِرِ بْنِ اَفْصَى مَوْلَى بَنِي حَارِثَةَ

✧✧ محمد بن عمر نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے''اسماء بن حارثہ بن ہند بن عبداللہ بن غیاث بن سعد بن عمرو بن عامر بن افصیٰ مولیٰ بنی حارثہ''

6249 – حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ عَطَاءِ بْنِ اَبِي مَرْوَانَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ اَسْمَاءَ بْنِ حَارِثَةَ الْاَسْلَمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ، فَقَالَ: اَصُمْتَ الْيَوْمَ يَا اَسْمَاءُ؟ قُلْتُ: لَا، قَالَ: فَصُمْ قُلْتُ: قَدْ تَغَدَّيْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: صُمْ مَا بَقِيَ وَمُرْ قَوْمَكَ فَلْيَصُومُوا قَالَ اَسْمَاءُ: فَاَخَذْتُ نَعْلِي بِيَدِي فَاَدْخَلْتُ رَحْلِي حَتَّى وَرَدْتُ عَلَى قَوْمِي فَقُلْتُ: اِنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تَصُومُوا، فَقَالُوا: قَدْ تَغَدَّيْنَا، فَقُلْتُ: اِنَّهُ قَدْ اَمَرَكُمْ اَنْ تَصُومُوا بَقِيَّةَ يَوْمِكُمْ

✧✧ حضرت اسماء بن حارثہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں عاشوراء کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت عالیہ میں حاضر ہوا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے پوچھا: اے اسماء! کیا تونے آج روزہ رکھا ہے؟ میں نے کہا: نہیں۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: روزہ رکھ لو، میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں ناشتہ کر چکا ہوں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دن کا باقی حصہ روزہ رکھ لواور اپنی قوم کو بھی روزہ رکھنے کا حکم دو، میں نے اپنے جوتے اپنے ہاتھ میں اٹھائے اور اپنے کجاوے میں سوار ہوکر اپنی قوم میں آ گیا، میں نے آ کر کہا: بے شک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہیں حکم دیا ہے کہ تم روزہ رکھ لو،لوگوں نے کہا: ہم نے تو ناشتہ کرلیا ہوا ہے، میں نے کہا: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ دن کا باقی حصہ روزہ رکھ لو۔

6250 – اَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، اَنْبَاَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، اَخْبَرَنِي اَبُوْ يُونُسَ، حَدَّثَنِي اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ قَالَ: تُوُفِّيَ اَسْمَاءُ بْنُ حَارِثَةَ سَنَةَ سِتٍّ وَسِتِّينَ وَهُوَ ابْنُ ثَمَانِينَ سَنَةً

✧✧ ابراہیم بن منذر حزامی فرماتے ہیں: حضرت اسماء بن حارثہ رضی اللہ عنہ سن ٦٦ ہجری کو فوت ہوئے، وفات کے وقت ان کی عمر ۸۰ برس تھی۔

6251 – اَخْبَرَنِي الزُّبَيْرُ بْنُ عَبْدِالْوَاحِدِ الْحَافِظُ بِاِسْتِرَابَاذَ، ثَنَا عَبْدَانُ الْاَهْوَزِيُّ، ثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحَرِيشِ،

6249:صحيح ابن حبان - كتاب الصوم' باب صوم التطوع - ذكر البيان بان بعض النهار قد يكون صياما' حديث: 3678 مسند احمد بن حنبل - مسند المكيين' حديث هند بن اسماء - حديث: 15682'المعجم الاوسط للطبراني - باب الالف' باب من اسمه ابراهيم - حديث:2616'المعجم الكبير للطبراني - باب من اسمه امية' اسماء بن حارثة الاسلمي - حديث:867

قَالَ اَبُوْ هَمَّامٍ مُحَمَّدُ بْنُ الزِّبْرِقَانِ، ثَنَا يَزِيدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: مَا كُنْتُ اَرَى اَسْمَاءَ وَهِنْدًا ابْنَيْ حَارِثَةَ اِلَّا خَادِمَيْنِ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ طُوْلِ لُزُوْمِهِمَا بَابَهُ وَخِدْمَتِهِمَا اِيَّاهُ وَكَانَا مُحْتَاجَيْنِ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6251 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✦✦ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں حارثہ کے دو صاحبزادوں یعنی اسماء اور ہند کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا خدمت گزار ہی سمجھتا رہا کیونکہ وہ دونوں اکثر اوقات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازے پر موجود ہوتے تھے۔ اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کرتے تھے۔ یہ دونوں غریب لوگ تھے۔

هِنْدُ بْنُ حَارِثَةَ الْاَسْلَمِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت ہند بن حارثہ اسلمی رضی اللہ عنہ کے فضائل

6252 – حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ الْاَصْبَهَانِيُّ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْجَهْمِ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ قَالَ: " هِنْدُ بْنُ حَارِثَةَ الْاَسْلَمِيُّ شَهِدَ الْحُدَيْبِيَةَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَمَاتَ هِنْدُ بْنُ حَارِثَةَ بِالْمَدِيْنَةِ فِي خِلَافَةِ اَمِيرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَقِيلَ: اِنَّهُمْ ثَمَانِيَةُ اِخْوَةٍ كُلُّهُمْ صَحِبُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَهِدُوا بَيْعَةَ الرِّضْوَانِ: وَهُمْ اَسْمَاءُ، وَهِنْدٌ، وَخِرَاشٌ، وَذُؤَيْبٌ، وَحُمْرَانُ، وَفَضَالَةُ، وَسَلَمَةُ، وَمَالِكٌ بَنُو حَارِثَةَ بْنِ سَعِيدٍ "

✦✦ محمد بن عمر فرماتے ہیں: حضرت ہند بن حارثہ اسلمی رضی اللہ عنہ حدیبیہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک تھے۔ حضرت ہند بن حارثہ رضی اللہ عنہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں مدینہ منورہ میں فوت ہوئے۔ مورخین کا کہنا ہے کہ یہ آٹھ بھائی تھے، سب کے سب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے۔ سب لوگ بیعت رضوان میں شریک ہوئے تھے۔ ان کے اسمائے گرامی یہ ہیں۔

① ......حضرت اسماء رضی اللہ عنہ ② ......حضرت ہند رضی اللہ عنہ

③ ......حضرت خراش رضی اللہ عنہ ④ ......حضرت ذویب رضی اللہ عنہ

⑤ ......حضرت حمران رضی اللہ عنہ ⑥ ......حضرت فضالہ رضی اللہ عنہ

⑦ ......حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ ⑧ ......حضرت مالک۔ یہ تمام حضرت حارثہ بن سعید کے بیٹے تھے۔

6253 – اَخْبَرَنِي اَبُو الْحُسَيْنِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ الْاَصَمِّ بِقَنْطَرَةِ بَرَدَانَ، ثَنَا اَبُوْ قِلَابَةَ، ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ، ثَنَا يَزِيدُ بْنُ اَبِي عَبْدِاللّٰهِ بْنِ غِيَاثٍ، حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ الْاَكْوَعِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ رَجُلًا مِنْ اَسْلَمَ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ فَقَالَ: مَنْ اَكَلَ وَشَرِبَ فَلْيُتِمَّ صَوْمَهُ، وَمَنْ لَمْ يَكُنْ اَكَلَ فَلْيَصُمْ بَقِيَّةَ يَوْمِهِ قَدْ تَقَدَّمَتِ الرِّوَايَةُ بِاَنَّ اَسْمَاءَ هُوَ الرَّسُوْلُ بِذَلِكَ وَرُوِيَ اَنَّهُ هِنْدٌ "

✦✦ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عاشوراء کے دن اسلم قبیلے کے ایک آدمی کے ہاتھ

پیغام بھیجا کہ جس نے بھی کچھ کھا، پی لیا ہے وہ اپنا روزہ پورا کرے۔ اور جس نے کچھ نہیں کھایا، پیا وہ دن کا باقی حصہ بھی روزے سے گزارے۔ پیچھے یہ روایت گزر چکی ہے جس میں یہ ثابت ہوا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا یہ پیغام لے جانے والے ''حضرت اسماء بن حارثہ'' تھے۔ ایک روایت یہ بھی ہے کہ وہ ''حضرت ہند بن حارثہ رضی اللہ عنہ'' تھے۔

6254 - اَخْبَرَنَاهُ بَكْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّيْرَفِيُّ بِمَرْوَ، ثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ مُحَمَّدُ بْنُ الْهَيْثَمِ، ثَنَا اَبُوْ هِشَامٍ الْمَخْزُومِيُّ، ثَنَا وُهَيْبٌ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ حَرْمَلَةَ الْاَسْلَمِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ هِنْدِ بْنِ حَارِثَةَ، عَنْ اَبِيهِ هِنْدِ بْنِ حَارِثَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَهُ يَوْمَ عَاشُورَاءَ قَالَ: مُرْ قَوْمَكَ فَلْيَصُومُوا هٰذَا الْيَوْمَ قَالَ: اَرَاَيْتَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْ وَجَدْتُهُمْ قَدْ طَعِمُوا؟ قَالَ: فَلْيُتِمُّوا اٰخِرَ يَوْمِهِمْ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6254 – صحيح

✧✧ حضرت ہند بن حارثہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے عاشوراء کے دن انہیں یہ پیغام دے کر بھیجا کہ جا کر اپنی قوم کو کہہ دو کہ آج کا دن روزہ رکھیں۔ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! اگر ان لوگوں نے کچھ کھا، پی لیا ہو تو کیا حکم ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر کھا، پی بھی لیا ہو، تب بھی وہ دن کے آخری حصے تک روزہ رکھیں۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

ذِكْرُ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدِ بْنِ الْجَوْنِ الْخُزَاعِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت سلیمان بن صرد بن جون خزاعی رضی اللہ عنہ کے فضائل

6255 – حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْاَصْبَهَانِيُّ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ لُجَهْمٍ، ثَنَا مَصْقَلَةُ، ثَنَا

6253:صحيح البخاری - كتاب الصوم' باب إذا نوى بالنهار صوما - حديث:1835'صحيح البخاری - كتاب الصوم' باب صيام يوم عاشوراء - حديث: 1918'صحيح البخاری - كتاب اخبار الآحاد' باب ما كان يبعث النبی صلی الله عليه وسلم من الامراء - حديث: 6858'صحيح مسلم - كتاب الصيام' باب من اكل فی عاشوراء فليكف بقية يومه - حديث: 1983'صحيح ابن خزيمة - كتاب الصيام' جماع ابواب صوم التطوع - باب الامر بصيام بعض يوم عاشوراء إذا لم يعلم المرء بيوم' حديث: 1946'صحيح ابن حبان - كتاب الصوم' باب صوم التطوع - ذكر الامر بصوم بعض اليوم من عاشوراء لمن غفل عن إنشاء' حديث:3679'سنن الدارمی - كتاب الصلاة' باب فی صيام يوم عاشوراء - حديث:1760'السنن للنسائی - الصيام' إذا لم يجمع من الليل هل يصوم ذلك اليوم من التطوع - حديث:2294'السنن الكبری للنسائی - كتاب الصيام' الحث علی السحور - إذا لم يجمع من الليل' حديث:2589'مسند احمد بن حنبل - مسند المدنيين' حديث سلمة بن الاكوع - حديث: 16210'المعجم الكبير للطبرانی - من اسمه سهل' من اسمه سلمة - يزيد بن ابی عبيد مولی سلمة' حديث:6163'

6254:مسند احمد بن حنبل - مسند المكيين' حديث هند بن اسماء - حديث: 15681'المعجم الكبير للطبرانی - باب الهاء' من اسمه هلال - من اسمه هند' حديث: 18393'شرح معانی الآثار للطحاوی - كتاب الصيام' باب صوم يوم عاشوراء - حديث: 2101'مشكل الآثار للطحاوی - باب بيان مشكل ما روی عن قيس بن سعد بن عبادة' حديث:1890

الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ قَالَ: سُلَيْمَانُ بْنُ صُرَدِ بْنِ الْجَوْنِ بْنِ اَبِى الْجَوْنِ وَهُوَ عَبْدُ الْعُزَّى بْنُ مُنْقِذِ بْنِ رَبِيعَةَ، وَيُكَنَّى اَبَا مُطَرِّفٍ اَسْلَمَ وَصَحِبَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَانَ اسْمُهُ يَسَارَ، فَلَمَّا اَسْلَمَ سَمَّاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُلَيْمَانَ، وَكَانَتْ لَهُ سِنٌّ عَالِيَةٌ وَشَرَفٌ فِى قَوْمِهِ، وَنَزَلَ الْكُوْفَةَ حِينَ نَزَلَهَا الْمُسْلِمُونَ وَشَهِدَ مَعَ اَمِيرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ صِفِّيْنَ، ثُمَّ اَنَّهُ خَرَجَ يَطْلُبُ دَمَ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَتَحْتَ رَايَتِهِ اَرْبَعَةُ آلَافِ رَجُلٍ فَقُتِلَ سُلَيْمَانُ بْنُ صُرَدٍ فِى تِلْكَ الْوَقْعَةِ وَحُمِلَ رَاْسُهُ اِلٰى مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ، وَكَانَ سُلَيْمَانُ يَوْمَ قُتِلَ ابْنَ ثَلَاثٍ وَتِسْعِيْنَ سَنَةً

✧✧ محمد بن عمر فرماتے ہیں کہ سلیمان بن صرد بن جون ابن ابی جون رضی اللہ عنہ، ہی عبدالعزیٰ بن منقذ بن ربیعہ ہیں۔ ان کی کنیت ''ابومطرف'' تھی، انہوں نے اسلام قبول کیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت بابرکت حاصل کی۔ ان کا نام ''یسار'' تھا۔ جب انہوں نے اسلام قبول کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا نام ''سلیمان'' رکھ دیا۔ آپ اپنی قوم بہت زیرک اور معتبر آدمی تھے۔ جب مسلمان کوفہ میں گئے تو یہ بھی وہاں گئے۔ اور امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہمراہ جنگ صفین میں شریک ہوئے۔ پھر یہ چار ہزار افواج کا لشکر لے کر حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہما کے قتل کا بدلہ لینے کے لئے نکلے، اسی واقعہ میں حضرت سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہ شہید کر دیئے گئے۔ ان کا سر مروان کے دربار میں بھیج دیا گیا۔ جس دن حضرت سلیمان رضی اللہ عنہ کو شہید کیا گیا اس دن ان کی عمر ۹۳ برس تھی۔

6256 - سَمِعْتُ اَبَا اِسْحَاقَ اِبْرَاهِيمَ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيٰى، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ اَبَا الْعَبَّاسِ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْحَاقَ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمَاعِيلَ الْبُخَارِيَّ يَقُوْلُ: قَتَلَ الْمُخْتَارُ بْنُ اَبِى عُبَيْدٍ سُلَيْمَانَ بْنَ صُرَدٍ هٰذَا بَعْدَ اَنْ قَتَلَ سُلَيْمَانُ بْنُ صُرَدٍ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ زِيَادٍ

✧✧ محمد بن اسحاق کہتے ہیں: میں نے محمد بن اسماعیل بخاری کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ مختار بن ابی عبید نے حضرت سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہ کو شہید کیا تھا۔ جبکہ اس سے پہلے حضرت سلیمان بن صرد عبیداللہ بن زیاد کو قتل کر چکے تھے۔

6257 - حَدَّثَنَاهُ يَحْيَى بْنُ مَنْصُورٍ الْقَاضِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَجَاءٍ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الْمَدِيْنِيُّ قَالَ: قَتَلَ سُلَيْمَانُ بْنُ صُرَدٍ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ زِيَادٍ

✧✧ علی بن عبداللہ مدینی فرماتے ہیں: حضرت سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہ نے عبیداللہ بن زیاد کو قتل کیا تھا۔

ذِكْرُ اَبِى شُرَيْحِ الْخُزَاعِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت ابوشریح خزاعی رضی اللہ عنہ کے فضائل

6258 - اَخْبَرَنَا الشَّيْخُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَ اِسْمَاعِيلُ بْنُ قُتَيْبَةَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ اَنَّ اَبَا شُرَيْحٍ كَعْبَ بْنَ عَمْرٍو الْخُزَاعِيَّ مَاتَ سَنَةَ ثَمَانٍ وَسِتِّيْنَ، وَاسْمُهُ مُخْتَلَفٌ فِيْهِ فَقَدْ قِيْلَ خُوَيْلِدُ بْنُ عَمْرٍو

✧✧ محمد بن عبداللہ بن نمیر فرماتے ہیں: ابوشریح کعب بن عمرو خزاعی رضی اللہ عنہ ۶۸ ہجری کو فوت ہوئے، ان کے نام کے

بارے میں اختلاف ہے، بعض مؤرخین نے ان کا نام ''خویلد بن عمرو'' بتایا ہے۔

ذِكْرُ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرِ بْنِ سَعْدٍ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت نعمان بن بشیر بن سعد انصاری رضی اللہ عنہ کے فضائل

6259 – حَدَّثَنِي اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ الْجَلَّابُ - رَحِمَهُ اللّٰهُ - ثَنَا اِمَامُ عَصْرِهِ بِالْعِرَاقِ اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَرْبِيُّ، ثَنَا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الزُّبَيْرِيُّ قَالَ: النُّعْمَانُ بْنُ بَشِيرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ ثَعْلَبَةَ بْنِ خِلَاسِ بْنِ زَيْدِ بْنِ مَالِكِ الْاَغَرِّ بْنِ ثَعْلَبَةَ بْنِ كَعْبِ بْنِ الْخَزْرَجِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ، وَاُمُّهُ عَمْرَةُ بِنْتُ رَوَاحَةَ اُخْتُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ رَوَاحَةَ فَوُلِدَ لِنُعْمَانَ عَبْدُ اللّٰهِ وَبِهِ كَانَ يُكَنّٰى اَبَا عَبْدِاللّٰهِ

✦✦ مصعب بن عبداللہ زبیری نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے ''نعمان بن بشیر بن سعد بن ثعلبہ بن خلاس بن زید بن مالک الاغر بن ثعلبہ بن کعب بن خزرج بن حارث بن خزرج''۔ ان کی والدہ '' عمرہ بنت رواحہ'' ہیں جو کہ حضرت عبداللہ بن رواحہ کی بہن ہیں۔ حضرت نعمان کے ہاں عبداللہ کی ولادت ہوئی، تو اسی کے نام سے ان کی کنیت ''ابوعبداللہ'' ہے۔

6260 – حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِالْعَزِيزِ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِي بَكْرٍ، اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ قَالَ: جَلَسْنَا عِنْدَهُ فَذَكَرَ اَوَّلَ مَوْلُودٍ مِنَ الْاَنْصَارِ بَعْدَ قُدُومِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ، فَقَالَ: النُّعْمَانُ بْنُ بَشِيرٍ وُلِدَ بَعْدَ اَنْ قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ بِسَنَةٍ اَوْ اَقَلَّ مِنْ سَنَةٍ، قَالَ: فَذَكَرُوا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اَبِي طَلْحَةَ، فَقَالَ: لَوْ كَانَتْ اُمُّ سُلَيْمٍ حَامِلًا بِهِ فَوَلَدَتْ بَعْدَ اَنْ قَدِمَتِ الْمَدِينَةَ

✦✦ محمد بن عمرو بن حزم فرماتے ہیں: ہم ان کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، تو اس بارے میں تذکرہ چلا کہ رسول اللہ ﷺ کے مدینہ منورہ تشریف لانے کے بعد سب سے پہلے کس کی ولادت ہوئی؟ ایک نے کہا: رسول اللہ ﷺ کے مدینہ منورہ آنے کے ایک ہی سال میں نعمان بن بشیر پیدا ہوئے تھے، اور ایک نے کہا کہ عبداللہ بن ابی طلحہ پیدا ہوئے تھے۔ پہلے آدمی نے کہا: اگر ام سلیم اس وقت عبداللہ بن ابی طلحہ کے ساتھ حاملہ تھیں تو عبداللہ کی پیدائش اُمّ سلیم کے مدینہ منورہ آنے کے بعد ہوئی۔

6261 – اَخْبَرَنَا الشَّيْخُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِالْعَزِيزِ، ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا مُسْهِرٍ يَقُولُ: قُتِلَ النُّعْمَانُ بْنُ بَشِيرٍ فِيمَا بَيْنَ سَلَمِيَّةَ وَحِمْصَ قُتِلَ غِيلَةً

✦✦ ابومسہر فرماتے ہیں: نعمان بن بشیر سلمیہ اور حمص کے درمیان دھوکے سے قتل کر دیئے گئے تھے۔

6262 – فَاَخْبَرَنِي قَاضِي الْقُضَاةِ مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحٍ الْهَاشِمِيُّ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَدَائِنِيُّ، ثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ دَاوُدَ الثَّقَفِيُّ، وَمَسْلَمَةُ بْنُ مُحَارِبٍ، وَغَيْرُهُمَا قَالُوا: لَمَّا قُتِلَ الضَّحَّاكُ بْنُ قَيْسٍ بِمَرْجِ رَاهِطٍ وَكَانَ لِلنِّصْفِ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ سَنَةَ اَرْبَعٍ وَسِتِّينَ فِي خِلَافَةِ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ، فَاَرَادَ النُّعْمَانُ بْنُ بَشِيرٍ اَنْ يَهْرُبَ مِنْ حِمْصَ وَكَانَ عَامِلًا عَلَيْهَا فَخَافَ وَدَعَا لِابْنِ الزُّبَيْرِ، فَطَلَبَهُ اَهْلُ حِمْصَ فَقَتَلُوهُ وَاحْتَزُّوا رَاْسَهُ وَقَدْ صَحَّتِ الرِّوَايَاتُ فِي الصَّحِيحَيْنِ بِسَمَاعِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "

✦✦ یعقوب بن داؤد ثقفی اور مسلمہ بن محارب اور دیگر کئی محدثین بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت ضحاک بن قیس رضی اللہ عنہ کو مرج راہط میں شہید کر دیا گیا، یہ واقعہ ۱۵ ذی الحجہ سن ۶۴ ہجری کا مروان بن حکم کے دور کا ہے۔ نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ جو کہ اس وقت حمص کے گورنر تھے، وہ خوف زدہ ہو گئے اور وہ وہاں سے بھاگ کر ابن زبیر کے پاس جانا چاہتے تھے۔ لیکن اہل حمص نے ان کو پکڑ لیا اور شہید کر دیا اور ان کا سر کاٹ کر جدا کر دیا۔ صحیحین میں صحیح روایات موجود ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سماع کیا ہے۔

6263 - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَنْصُورٍ الْعَدْلُ، ثنا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ، ثنا عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ، ثنا الْمُبَارَكُ بْنُ فَضَالَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: صَحِبْنَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعْنَاهُ يَقُولُ: إِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ فِتَنًا كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ يُصْبِحُ الرَّجُلُ فِيهَا مُؤْمِنًا وَيُمْسِي كَافِرًا، وَيُمْسِي مُؤْمِنًا وَيُصْبِحُ كَافِرًا، يَبِيعُ أَقْوَامٌ خَلَاقَهُمْ فِيهَا بِعَرَضٍ مِنَ الدُّنْيَا يَسِيرٍ قَالَ الْحَسَنُ: وَاللّٰهِ لَقَدْ رَأَيْنَاهُمْ صُوَرًا بِلَا عُقُولٍ، أَجْسَامًا بِلَا أَحْلَامٍ، فَرَاشَ نَارٍ وَذِبَّانَ طَمَعٍ، يَغْدُونَ بِدِرْهَمَيْنِ وَيَرُوحُونَ بِدِرْهَمَيْنِ يَبِيعُ أَحَدُهُمْ دِينَهُ بِثَمَنِ الْعَنْزِ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)6263 – سكت عنه الذهبي في التلخيص

✦✦ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت کی سعادت حاصل ہوئی، ہم نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ قرب قیامت میں تاریک رات کی مانند فتنے ہوں گے، حالات ایسے ہو جائیں گے کہ انسان صبح کے وقت مومن ہوگا اور شام کے وقت کافر ہو چکا ہوگا، اور شام کے وقت مومن ہوگا تو صبح کے وقت کافر ہو جائے گا۔ لوگ اپنا دین دنیا کے چند سکوں کے عوض بیچ ڈالیں گے۔ حسن بصری فرماتے ہیں: خدا کی قسم ہم نے ان کو دیکھ لیا ہے، ان کی صرف شکلیں ہیں، ان میں عقل نام کی کوئی چیز نہیں ہے، وہ صرف جسم ہیں ان میں سمجھ بوجھ کچھ نہیں ہے۔ کمینے ہیں، لالچی مکھیوں جیسے ہیں، دو دو درہموں کے ساتھ صبح کریں گے اور دو دو درہموں کے ساتھ شام کریں گے، بکری کے ایک بچے کے عوض دین بیچ ڈالیں گے۔

ذِكْرُ أَبِي وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت ابو واقد لیثی رضی اللہ عنہ کے فضائل

6264 - أَخْبَرَنِي أَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوبَ الثَّقَفِيُّ، ثنا مُوسَى بْنُ زَكَرِيَّا التُّسْتَرِيُّ، ثنا خَلِيفَةُ بْنُ خَيَّاطٍ قَالَ: أَبُو وَاقِدٍ اللَّيْثِيُّ اسْمُهُ الْحَارِثُ بْنُ عَوْفِ بْنِ أُسَيْدِ بْنِ جَابِرِ بْنِ عَبْدَةَ مَنَاةَ بْنِ يَشْجَعَ بْنِ عَامِرِ بْنِ لَيْثٍ

6263:مسند احمد بن حنبل - اول مسند الكوفيين' حديث النعمان بن بشير عن النبي صلى الله عليه وسلم - حديث: 18067' مسند عبد الله بن المبارك - من الفتن' حديث: 249' مسند الطيالسي - النعمان بن بشير' حديث: 832' المعجم الاوسط للطبراني - باب الالف' باب من اسمه إبراهيم - حديث: 2484

✧✧ خلیفہ بن خیاط فرماتے ہیں: ابوواقد لیثی رضی اللہ عنہ کا نام ''حارث بن عوف بن اسید بن جابر بن عبدۃ مناۃ بن یشجع بن عامر بن لیث'' ہے۔

6265 - فَحَدَّثَنِي اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ الْاَصْبَهَانِيُّ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْجَهْمِ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ قَالَ: اَبُوْ وَاقِدٍ الْحَارِثُ بْنُ مَالِكٍ، وَاَخْبَرَنِيْ اِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ، ثَنَا جَدِّي، قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ كَثِيرِ بْنِ عُفَيْرٍ يَقُوْلُ: اَبُوْ وَاقِدٍ اللَّيْثِيُّ الْحَارِثُ بْنُ عَوْفِ بْنِ اُسَيْدِ بْنِ جَابِرِ بْنِ عَوْثَرَةَ بْنِ عَبْدِمَنَاةَ بْنِ يَشْجُعَ بْنِ عَامِرٍ، وَكَانَ قَدِيمَ الْإِسْلَامِ، وَكَانَ مَعَهُ لِوَاءُ بَنِي لَيْثٍ، وَضَمْرَةَ، وَسَعْدِ بْنِ بَكْرٍ يَوْمَ الْفَتْحِ، وَبَقِيَ اَبُوْ وَاقِدٍ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَمَانًا ثُمَّ خَرَجَ اِلٰى مَكَّةَ فَجَاوَرَ بِهَا سَنَةً وَمَاتَ بِهَا

✧✧ محمد بن عمر نے اپنی سند کے ساتھ ان کا نسب یوں بیان کیا ہے ''ابوواقد لیثی ،حارث بن عوف بن اسید بن جابر بن عوثرہ بن عبدمناۃ بن یشجع بن عامر''۔آپ قدیم الاسلام ہیں، فتح مکہ کے موقع پر بنی لیث ،ضمرہ اور بنی سعد بن بکر کا جھنڈا، انہی کے ہاتھ میں تھا۔حضرت ابوواقد لیثی رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کافی مدت تک زندہ رہے، پھر یہ مکہ کی جانب چلے گئے تھے اور وفات تک وہیں قیام پذیر رہے۔

6266 - حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ الْاَصْبَهَانِيُّ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْجَهْمِ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ، ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ نَافِعِ بْنِ سَرْجِسَ قَالَ: عُدْنَا اللَّيْثِيَّ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ، وَمَاتَ فَدَفَنَّاهُ بِمَكَّةَ فِي مَقْبَرَةِ الْمُهَاجِرِينَ بِفَخٍّ، وَاِنَّمَا سُمِّيَتْ مَقْبَرَةَ الْمُهَاجِرِينَ لِاَنَّهُ دُفِنَ فِيهَا مَنْ مَاتَ مِمَّنْ كَانَ اَتَى الْمَدِينَةَ، ثُمَّ حَجَّ وَجَاوَرَ، فَمَاتَ بِمَكَّةَ فَكَانَ يُدْفَنُ فِي هٰذِهِ الْمَقْبَرَةِ مِنْهُمْ اَبُوْ وَاقِدٍ اللَّيْثِيُّ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَغَيْرُهُمَا، وَمَاتَ اَبُوْ وَاقِدٍ اللَّيْثِيُّ سَنَةَ ثَمَانٍ وَسِتِّينَ وَهُوَ ابْنُ خَمْسٍ وَثَمَانِينَ سَنَةً

✧✧ نافع بن سرجس کہتے ہیں: جب حضرت ابوواقد لیثی رضی اللہ عنہ مرض الموت میں مبتلا ہوئے، اس وقت ہم لوگ ان کی عیادت کے لئے گئے تھے۔پھر ان کا انتقال ہوگیا، ہم نے مقام ''فخ'' میں مہاجرین کے قبرستان میں ان کی تدفین کی۔کیونکہ جو شخص ہجرت کر کے مدینہ آتا، پھر حج کرتا اور مکہ میں ہی ٹھہر جاتا اور وہیں فوت ہوتا اس کو اسی قبرستان میں دفن کیا جاتا تھا، ان لوگوں میں حضرت ابوواقد لیثی رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور دیگر کئی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی ہیں۔حضرت ابوواقد کا وصال ۶۸ ہجری کو ہوا، وفات کے وقت ان کی عمر ۸۵ برس تھی۔

6267 - حَدَّثَنَا اَبُو الْحَسَنِ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ، حَدَّثَنِي اَبِي، ثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيدَ الْبَكْرِيُّ، ثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ يَحْيَى بْنِ طَلْحَةَ، حَدَّثَنِي عَمِّي مُوسَى بْنُ طَلْحَةَ، حَدَّثَنِي اَبُوْ وَاقِدٍ اللَّيْثِيُّ قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَمَسُّ رُكْبَتِي رُكْبَتَهُ، فَاَتَاهُ آتٍ فَالْتَقَمَ اُذُنَهُ، فَتَغَيَّرَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَثَارَ الدَّمُ اِلٰى اَسَارِيرِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ: هٰذَا رَسُوْلُ عَامِرِ بْنِ الطُّفَيْلِ يَتَهَدَّدُنِي وَيَتَهَدَّدُ مَنْ يَاْوِي اِلَيَّ، وَقَدْ كَفَانِيهِ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بِوَلَدِ اِسْمَاعِيلَ وَبَنِي قَيْلَةَ

يَعْنِي الْاَنْصَارَ

✧✧ حضرت ابوواقد لیثی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اتنا قریب ہوکر بیٹھا ہوا تھا کہ میرے گھٹنے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھٹنوں کو چھو رہے تھے، ایک آنے والا آیا، اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کان مبارک کو زور سے پکڑ کر کچھ کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک متغیر ہوگیا اور آپ کی نسوں میں خون ابھر آیا، بعد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ عامر بن طفیل کا نمائندہ تھا، یہ مجھے اور میرے پاس آنے والوں کو جھڑک رہا تھا۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے اسماعیل علیہ السلام کی اولاد اور بنی قیلہ (راوی کہتے ہیں:) یعنی انصار کے ساتھ، اس سے میرا دفاع کیا ہے۔

6268 - حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَفَّانَ الْعَامِرِيُّ، ثَنَا اَبُوْ يَحْيَى الْحِمَّانِيُّ، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ اَمِينَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا وَاقِدٍ اللَّيْثِيَّ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ قَوَائِمَ مِنْبَرِى رَوَاتِبُ فِي الْجَنَّةِ

(التعليق - من تلخيص الذهبى)6268 - سكت عنه الذهبى فى التلخيص

✧✧ حضرت ابوواقد لیثی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے منبر کے پائے جنت میں قائم ہیں۔

ذِكْرُ زَيْدِ بْنِ الْاَرْقَمِ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت زید بن ارقم انصاری رضی اللہ عنہ کے فضائل

6269 - حَدَّثَنِي اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَرْبِيُّ، ثَنَا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الزُّبَيْرِيُّ، قَالَ: زَيْدُ بْنُ اَرْقَمَ بْنِ زَيْدِ بْنِ قَيْسِ بْنِ النُّعْمَانِ بْنِ مَالِكِ بْنِ الْاَغَرِّ بْنِ ثَعْلَبَةَ بْنِ كَعْبِ بْنِ الْخَزْرَجِ، وَكَانَ يُكَنَّى اَبَا عَمْرٍو، وَتُوُفِّيَ بِالْكُوفَةِ زَمَنَ الْمُخْتَارِ بْنِ اَبِي عُبَيْدٍ سَنَةَ ثَمَانٍ وَسِتِّينَ

✧✧ مصعب بن عبداللہ زبیری نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے "زید بن ارقم بن زید بن قیس بن نعمان بن مالک بن الاغر بن ثعلبہ بن کعب بن خزرج" ان کی کنیت "ابوعمرو" تھی۔ مختار بن ابی عبید کے زمانے میں، ۶۸ ہجری کو، کوفہ میں وصال پایا۔

6268:صحيح ابن حبان - كتاب الحج' باب - ذكر رجاء نوال الجنان للمرء ' حديث: 3809'السنن للنسائى - كتاب المساجد' فضل مسجد النبى صلى الله عليه وسلم والصلاة فيه - حديث: 693'مصنف عبد الرزاق الصنعانى - كتاب الجمعة' باب منبر رسول الله صلى الله عليه وسلم - حديث: 5085'مصنف ابن ابى شيبة - كتاب الفضائل' باب ما اعطى الله تعالى محمدا صلى الله عليه وسلم - حديث: 31096'السنن الكبرى للنسائى - كتاب المساجد' فضل مسجد النبى صلى الله عليه وسلم والصلاة فيه - حديث: 761'مشكل الآثار للطحاوى - باب بيان مشكل ما روى عن رسول الله صلى الله عليه' حديث: 2420'السنن الكبرى للبيهقى - جماع ابواب وقت الحج والعمرة' جماع ابواب الهدى - باب منبر رسول الله صلى الله عليه وسلم' حديث: 9667'مسند احمد بن حنبل - مسند الانصار' مسند النساء - حديث ام سلمة زوج النبى صلى الله عليه وسلم' حديث: 25932'مسند الحميدى - احاديث ام سلمة زوجة النبى صلى الله عليه وسلم' حديث: 285'مسند ابى يعلى الموصلى - مسند ام سلمة زوج النبى صلى الله عليه وسلم' حديث: 6816'المعجم الكبير للطبرانى - من اسمه الحارث' وما اسند ابو واقد الليثى - سعيد بن المسيب عن ابى واقد' حديث: 3221

6270 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ، ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ، ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ قَالَ: " قُلْتُ لِزَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ: يَا اَبَا عَمْرٍو "

✧✧ ابواسحاق کہتے ہیں: میں زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کو "ابوعمرو" کہہ کر پکارتا تھا۔

6271 – اَخْبَرَنَا الشَّيْخُ اَبُو بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِالْعَزِيزِ، ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ قَالَ: خَرَجَ النَّاسُ يَسْتَسْقُونَ وَفِيهِمْ زَيْدُ بْنُ اَرْقَمَ مَا بَيْنِي وَبَيْنَهُ اِلَّا رَجُلٌ، فَقُلْتُ لَهُ: يَا اَبَا عَمْرٍو، كَمْ غَزَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: تِسْعَ عَشْرَةَ، قُلْتُ: فَاَنْتَ كَمْ غَزَوْتَ مَعَهُ؟ قَالَ: سَبْعَ عَشْرَةَ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6271 – علی شرط البخاری ومسلم

✧✧ ابواسحاق کہتے ہیں: لوگ نماز استسقاء کے لئے نکلے، ان میں حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بھی تھے، میرے اور ان کے درمیان صرف ایک آدمی کا فاصلہ تھا۔ میں نے ان سے کہا: اے ابوعمرو، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنے غزوات میں شرکت کی؟ انہوں نے کہا: ۱۹۔ میں نے کہا: آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ کتنے غزوات میں شریک ہوئے؟ انہوں نے کہا: ۱۷ میں۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے۔

6272 – اَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الشَّيْبَانِيُّ بِالْكُوفَةِ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَازِمٍ الْغِفَارِيُّ، ثَنَا اَبُو نُعَيْمٍ، ثَنَا كَامِلٌ اَبُو الْعَلَاءِ، قَالَ: سَمِعْتُ حَبِيبَ بْنَ اَبِي ثَابِتٍ يُخْبِرُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ جَعْدَةَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى انْتَهَيْنَا اِلٰى غَدِيرِ خُمٍّ فَاَمَرَ بِدَوْحٍ، فَكُسِحَ فِي يَوْمٍ مَا اَتَى عَلَيْنَا يَوْمٌ كَانَ اَشَدَّ حَرًّا مِنْهُ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ وَقَالَ: يَا اَيُّهَا النَّاسُ، اِنَّهُ لَمْ يُبْعَثْ نَبِيٌّ قَطُّ اِلَّا مَا عَاشَ نِصْفَ مَا عَاشَ الَّذِي كَانَ قَبْلَهُ، وَاِنِّي اُوشِكُ اَنْ اُدْعٰى فَاُجِيبَ، وَاِنِّي تَارِكٌ فِيكُمْ مَا لَنْ تَضِلُّوا بَعْدَهُ كِتَابَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ، ثُمَّ قَامَ فَاَخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ: يَا اَيُّهَا النَّاسُ، مَنْ اَوْلٰى بِكُمْ مِنْ اَنْفُسِكُمْ؟ قَالُوا: اللّٰهُ وَرَسُولُهُ اَعْلَمُ، اَلَسْتُ اَوْلٰى بِكُمْ مِنْ اَنْفُسِكُمْ؟ قَالُوا: بَلٰى، قَالَ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6272 – صحيح

✧✧ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ روانہ ہوئے، اور غدیر خم کے مقام پر پہنچے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہاں پر سائبان لگانے کا حکم دیا، اسی دن سخت گرم ہوائیں چلنا شروع ہوگئیں، ہماری زندگی میں اس سے زیادہ گرم دن کبھی نہیں آیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کے بعد فرمایا: اے لوگو! اللہ تعالیٰ نے جس نبی کو بھی دنیا میں بھیجا ہے، وہ اپنے سے سابقہ نبی سے آدھی زندگی جیا ہے۔ ہوسکتا ہے کہ میرا بلاوا آجائے اور میں اس بلاوے کو قبول کرلوں، میں تمہارے اندر وہ چیز چھوڑ کر جا رہا ہوں کہ اس (کو مضبوطی سے تھام لینے) کے بعد تم کبھی گمراہ نہیں ہوگے، وہ ہے اللہ تعالیٰ کی

کتاب قرآن پاک۔ پھر رسول اللہ ﷺ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ تھام کر کھڑے ہوئے اور فرمایا: اے لوگو! کونسی ذات ہے جو تمہاری جانوں سے بڑھ کر تمہاری مالک ہے؟ لوگوں نے کہا: اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں، تمہاری جانوں کا تم سے زیادہ مالک نہیں ہوں؟ لوگوں نے کہا: جی ہاں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: جس کا میں مولیٰ ہوں، علی بھی اس کا مولیٰ ہے۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

ذِكْرُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

حضرت عبداللہ بن عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہما کے فضائل

6273 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْحَافِظُ، وَاَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِئٍ قَالَا:

6272:المعجم الكبير للطبراني - باب الزاى من اسمه زيد' زيد بن ارقم الانصارى يكنى ابا عامر ويقال ابو انيسة ويقال - يحيى بن جعدة ' حديث: 4849'واخرج الحديث " من كنت مولاه " في'الجامع للترمذي - الذبائح' ابواب المناقب عن رسول الله صلى الله عليه وسلم - باب مناقب علي بن ابي طالب رضي الله عنه ' حديث: 3731'سنن ابن ماجه - المقدمة' باب في فضائل اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم - فضل علي بن ابي طالب رضي الله عنه' حديث: 120'صحيح ابن حبان - كتاب إخباره صلى الله عليه وسلم عن مناقب الصحابة' ذكر دعاء المصطفى صلى الله عليه وسلم بالولاية لمن والى عليا - حديث: 7041'المعجم الاوسط للطبراني - باب الالف' من اسمه احمد - حديث: 349'المعجم الكبير للطبراني - باب من اسمه حمزة' حذيفة بن اسيد ابو سريحة الغفاري - ابو الطفيل عامر بن واثلة عن حذيفة بن اسيد' حديث: 2978'مصنف ابن ابي شيبة - كتاب الفضائل' فضائل علي بن ابي طالب رضي الله عنه - حديث: 31434'الآحاد والمثاني لابن ابي عاصم - واسلم من خزاعة وخزاعة من الازد بريدة الاسلمي' حديث: 2079'السنن الكبرى للنسائي - كتاب المناقب' مناقب اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم من المهاجرين والانصار - فضائل علي رضي الله عنه' حديث: 7879'مشكل الآثار للطحاوي - باب بيان مشكل ما روي عن رسول الله صلى الله عليه' حديث: 1519'مسند احمد بن حنبل - مسند العشرة المبشرين بالجنة' مسند الخلفاء الراشدين - مسند علي بن ابي طالب رضي الله عنه' حديث: 631'مسند احمد بن حنبل - مسند العشرة المبشرين بالجنة' مسند الخلفاء الراشدين - مسند علي بن ابي طالب رضي الله عنه' حديث: 934'مسند احمد بن حنبل - مسند العشرة المبشرين بالجنة' مسند الخلفاء الراشدين - مسند علي بن ابي طالب رضي الله عنه' حديث: 943'مسند احمد بن حنبل - مسند العشرة المبشرين بالجنة' مسند الخلفاء الراشدين - مسند علي بن ابي طالب رضي الله عنه' حديث: 1277'مسند احمد بن حنبل - اول مسند الكوفيين' حديث البراء بن عازب - حديث: 18140'مسند احمد بن حنبل - اول مسند الكوفيين' حديث زيد بن ارقم - حديث: 18904'مسند احمد بن حنبل - اول مسند الكوفيين' حديث زيد بن ارقم - حديث: 18929'مسند احمد بن حنبل - مسند الانصار' حديث بريدة الاسلمي - حديث: 22362'مسند احمد بن حنبل - مسند الانصار' احاديث رجال من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم - حديث: 22524'مسند احمد بن حنبل - مسند الانصار' احاديث رجال من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم - حديث: 22561'مسند احمد بن حنبل - مسند الانصار' حديث ابي ايوب الانصاري - حديث: 22965'البحر الزخار مسند البزار - ابو الطفيل ' حديث: 459'البحر الزخار مسند البزار - ومما روى زيد بن يثيع عن علي' حديث: 711'مسند ابي يعلى الموصلي - مسند علي بن ابي طالب رضي الله عنه' حديث: 544'مسند ابي يعلى الموصلي - شهر بن حوشب ' حديث: 6290

ثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنُ يَحْيَى الشَّهِيدُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ، ثَنَا اَبِي، ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: تُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا ابْنُ خَمْسَ عَشْرَةَ وَهٰكَذَا رَوَاهُ اِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ، وَاَبُوْ دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ، وَالْوَلِيدُ بْنُ خَالِدٍ، عَنْ شُعْبَةَ، اَمَا حَدِيثُ اَبِي دَاوُدَ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال مبارک ہوا، اس وقت میری عمر ۱۵ برس تھی۔

۞۞ ابراہیم بن طہمان، ابوداؤد طیالسی، اور ولید بن خالد نے شعبہ سے اسی طرح کی حدیث روایت کی ہے۔ ابوداؤد کی روایت کردہ حدیث درج ذیل ہے۔

6274 – فَحَدَّثَنَاهُ اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ، ثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ، ثَنَا شُعْبَةُ

✧✧ مذکورہ سند کے ساتھ ابوداؤد نے شعبہ سے سابقہ حدیث روایت کی ہے۔

6275 – فَاَخْبَرَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الشَّعِيرِيُّ، ثَنَا مَحْشَرُ بْنُ عِصَامٍ، ثَنَا حَفْصُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيٰى، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الثَّقَفِيُّ، ثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْوَلِيدِ الْعَنَزِيُّ، ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ الْاَعْرَابِيِّ، ثَنَا شُعْبَةُ، اَخْبَرَنِي اَبُوْ اِسْحَاقَ قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ يُحَدِّثُ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: تُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا ابْنُ خَمْسَ عَشْرَةَ هٰكَذَا رَوَاهُ سَعِيدُ بْنُ اَبِي عَرُوبَةَ، وَاِدْرِيسُ بْنُ يَزِيدَ الْاَوْدِيُّ، عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ اَمَا حَدِيثُ سَعِيدٍ –

✧✧ ولید بن خالد بن اعرابی حضرت شعبہ کے حوالے سے، ابواسحاق کے واسطے سے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال مبارک ہوا تو اس وقت میری عمر ۱۵ برس تھی۔

اسی حدیث کو سعید بن ابی عروبہ اور ادریس بن یزید اودی نے ابن اسحاق سے روایت کیا ہے۔ سعید بن ابی عروبہ کی روایت کردہ حدیث درج ذیل ہے۔

6276 – فَاَخْبَرَنَاهُ اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الزَّاهِدُ، ثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اِسْحَاقَ الْقَاضِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، ثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ اَبِي عَرُوبَةَ، عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: تُوُفِّيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا ابْنُ خَمْسَ عَشْرَةَ وَقَدْ خُتِنْتُ قَالَ الْقَاضِي – رَحِمَهُ اللّٰهُ –: اخْتَلَفَ اَبُوْ اِسْحَاقَ، وَاَبُوْ عَلِيٍّ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ فِي سِنِّ ابْنِ عَبَّاسٍ، وَرِوَايَةُ اَبِي اِسْحَاقَ اَقْرَبُ اِلَى الصَّوَابِ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَهُوَ اَوْلٰى مِنْ سَائِرِ الْاِخْتِلَافِ فِي سِنِّهِ "

✧✧ سعید بن ابی عروبہ، ابن اسحاق کے واسطے سے، سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے ارشاد فرمایا: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہوا، اس وقت میری عمر ۱۵ سال تھی، اور میرا ختنہ ہو چکا تھا۔

اسماعیل بن اسحاق قاضی کہتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی عمر کے بارے میں ابواسحاق اور ابوعلی سعید بن جبیر میں اختلاف ہے۔ اور ابواسحاق کی روایت درستگی کے زیادہ قریب ہے۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔

6277 – حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْحَاقَ الْحَرْبِيُّ، ثَنَا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ: مَاتَ أَبُو الْعَبَّاسِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ وَهُوَ ابْنُ إِحْدَى وَسَبْعِينَ سَنَةً، وَوُلِدَ فِي الشِّعْبِ قَبْلَ الْهِجْرَةِ بِثَلَاثِ سِنِينَ

✧✧ مصعب ن عبداللہ فرماتے ہیں: ابوالعباس حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ۷۱ برس کی عمر میں فوت ہوئے۔ اور ہجرت سے پہلے شعب ابوطالب میں ان کی پیدائش ہوئی۔

6278 – أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَاقَ، أَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِالْعَزِيزِ، ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْهَاشِمِيُّ، ثَنَا ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ يُكَنَّى أَبَا الْعَبَّاسِ قَالَ عَلِيٌّ: وَحَدَّثَنَا حَجَّاجٌ، ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي نَوْفَلٍ، قَالَ: "قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ: يَا أَبَا الْعَبَّاسِ"

✧✧ قاسم بن محمد بن عبداللہ بن عباس فرماتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی کنیت ''ابوالعباس'' تھی۔ ابونوفل فرماتے ہیں: میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو ''ابوالعباس'' کہا کرتا تھا۔

6279 – أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِاللّٰهِ الصَّفَّارُ، ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِسْحَاقَ، ثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي يُونُسَ وَهُوَ حَاتِمُ بْنُ أَبِي صَغِيرَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ أَبِي كُرَيْبٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّي مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ فَقُمْتُ وَرَاءَهُ، فَأَخَذَنِي فَأَقَامَنِي حِذَاءَهُ، فَلَمَّا أَقْبَلَ عَلَى صَلَاتِهِ انْخَنَسْتُ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: مَا لَكَ؟ أَجْعَلُكَ حِذَائِي فَتَخْنِسُ قُلْتُ: مَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ يُصَلِّيَ حِذَاءَكَ وَأَنْتَ رَسُولُ اللّٰهِ، فَأَعْجَبَهُ فَدَعَا اللّٰهَ أَنْ يَزِيدَنِي فَهْمًا وَعِلْمًا هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذِهِ السِّيَاقَةِ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6279 – علی شرط البخاری ومسلم

✧✧ ابوکریب روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے ارشاد فرمایا: میں رات کے آخری حصے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ اس وقت نماز پڑھ رہے تھے، میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے کھڑا ہو گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے

6279:مسند احمد بن حنبل - ومن مسند بنی هاشم' مسند عبد الله بن العباس بن عبد المطلب - حديث: 2962'الآحاد والمثانی لابن ابی عاصم - ومن ذكر عبد الله بن عباس' حديث: 350'شعب الإيمان للبيهقی - الخامس عشر من شعب الإيمان وهو باب فی تعظيم النبی صلی' حديث: 1487

پکڑ کر مجھے اپنے برابر کھڑا کر لیا، آپ ﷺ نماز میں مشغول ہو گئے تو میں پیچھے کی طرف کھسک گیا، جب نبی اکرم ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو پیچھے کھسکنے کی وجہ پوچھی، تو میں نے کہا: آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں، کسی امتی کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ آپ کے برابر کھڑا ہو کر نماز پڑھے۔ نبی اکرم ﷺ کو ان کی یہ بات بہت اچھی لگی، آپ ﷺ نے خوش ہو کر ان کے لئے دعا فرمائی کہ اللہ تبارک وتعالیٰ میری فہم وفراست میں برکت عطا فرمائے۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔

6280 – حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، ثَنَا هِشَامُ بْنُ عَلِيٍّ السَّدُوسِيُّ، ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، وَأَبُو سَلَمَةَ قَالَا: ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِ مَيْمُونَةَ فَوَضَعْتُ لَهُ وَضُوئًا، فَقَالَتْ لَهُ مَيْمُونَةُ: وَضَعَ لَكَ عَبْدُ اللهِ بْنُ الْعَبَّاسِ وَضُوئًا، فَقَالَ: اللَّهُمَّ فَقِّهْهُ فِي الدِّينِ وَعَلِّمْهُ التَّأْوِيلَ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6280 – صحيح

✧✧ حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے ارشاد فرمایا: نبی اکرم ﷺ ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر پر تھے، میں نے حضور ﷺ کے وضو کے لئے پانی رکھا، حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ کو بتایا کہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے آپ کے وضو کے لئے پانی رکھا ہے، نبی اکرم ﷺ خوش ہو کر ان کو یہ دعا دی، "اے اللہ! اس کو دین کی سمجھ بوجھ عطا فرما اور اس کو تاویل کا علم سکھا۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

6281 – حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ حَمْدَانَ الْجَلَّابُ بِهَمْدَانَ، ثَنَا أَبُو حَاتِمٍ الرَّازِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ سِنَانٍ الرَّهَاوِيُّ، ثَنَا الْكَوْثَرُ بْنُ حَكِيمٍ أَبُو مُحَمَّدٍ الْحَلَبِيُّ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ أَرْأَفَ أُمَّتِي بِهَا أَبُو بَكْرٍ، وَإِنَّ أَصْلَبَهَا فِي أَمْرِ اللهِ عُمَرُ، وَإِنَّ أَشَدَّهَا حَيَاءً عُثْمَانُ، وَإِنَّ أَقْرَأَهَا أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ، وَإِنَّ أَفْرَضَهَا زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ، وَإِنَّ أَقْضَاهَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ، وَإِنَّ أَعْلَمَهَا

6280:صحيح ابن حبان - كتاب إخباره صلى الله عليه وسلم عن مناقب الصحابة ' ذكر وصف الفقه والحكمة اللذين دعا المصطفى صلى الله عليه وسلم - حديث: 7164'مصنف ابن ابی شيبة - كتاب الفضائل' ما ذكر فی ابن عباس رضی الله عنه - حديث:31585'الآحاد والمثانی لابن ابی عاصم - ومن ذكر عبد الله بن عباس' حديث: 354مسند احمد بن حنبل - ومن مسند بنی هاشم' مسند عبد الله بن العباس بن عبد المطلب - حديث:2325'سند إسحاق بن راهويه - ما يروى عن ميمونة زوج النبی صلى الله عليه وسلم عن' حديث: 1829'مسند الحارث - كتاب المناقب' باب فضل عبد الله بن عباس وعبد الله بن جعفر وغيرهما - حديث:993' المعجم الاوسط للطبرانی - باب الالف' من اسمه احمد - حديث:1433'المعجم الصغير للطبرانی - من اسمه علی' حديث:543'المعجم الكبير للطبرانی - من اسمه عبد الله' وما اسند عبد الله بن عباس رضی الله عنهما - عمرو بن دينار ' حديث:10999

بِالْحَلَالِ وَالْحَرَامِ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ، وَاِنَّ اَصْدَقَهَا لَهْجَةً اَبُوْ ذَرٍّ، وَاِنَّ اَمِينَ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ، وَاِنَّ حَبْرَ هٰذِهِ الْاُمَّةِ لِعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6281 – كوثر بن حكيم ساقط

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت میں سب سے نرم دل ابوبکر صدیق ہے، اور اللہ تعالیٰ کے دین کے معاملہ میں حضرت عمر بن خطاب سب سے زیادہ سخت ہیں۔ سب سے زیادہ حیاء والے عثمان رضی اللہ عنہ ہیں۔ سب سے زیادہ اچھی قراءت والے ''ابی بن کعب'' ہیں۔ سب سے زیادہ وراثت کے بارے میں جاننے والے ''زید بن ثابت ہیں۔ سب سے زیادہ اچھا فیصلہ کرنے والے ''علی ابن ابی طالب'' ہیں۔ حلال وحرام کے بارے میں سب سے زیادہ جاننے والے ''معاذ بن جبل'' ہیں۔ سب سے زیادہ سچے لہجے والے ''ابوذر'' ہیں۔ اس امت کے امین ''ابوعبیدہ بن جراح'' ہیں۔ اس امت کے عالم ''عبداللہ بن عباس'' ہیں۔

6282 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ الصَّفَّارُ، ثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اِسْحَاقَ، ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، وَعَارِمُ بْنُ الْفَضْلِ، قَالَا: ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، قَالَ: ذُكِرَ عِنْدَ جَابِرٍ لُحُومُ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ، فَقَالَ: "اَبَى ذَاكَ الْبَحْرَ – يَعْنِي ابْنَ عَبَّاسٍ – وَتَلَا (قُلْ لَا اَجِدُ فِي مَا اُوحِيَ اِلَيَّ مُحَرَّمًا) (الأنعام: 145)"

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6282 – سكت عنه الذهبی فی التلخیص

✧✧ عمرو بن دینار فرماتے ہیں: حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے پاس پالتو گدھوں کے گوشت کا ذکر ہوا، تو انہوں نے کہا: بحر (یعنی ابن عباس نے) اس سے منع فرمایا ہے۔ پھر یہ آیت تلاوت کی۔

قُلْ لَا اَجِدُ فِي مَا اُوحِيَ اِلَيَّ مُحَرَّمًا) (الأنعام: 145)

''تم یہ فرما دو! جو چیز میری طرف وحی کی گئی ہے میں اس میں حرام نہیں پاتا''۔

6283 – وَاَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ، ثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اِسْحَاقَ، ثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ، ثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ، ثَنَا الْاَعْمَشُ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يُسَمَّى الْبَحْرَ لِكَثْرَةِ عِلْمِهِ

✧✧ مجاہد کہتے ہیں: کثرت علم کی وجہ سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو ''بحر'' (یعنی علم کا سمندر) کہا جاتا تھا۔

6284 – وَحَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيٰى، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الثَّقَفِيُّ، ثَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ، ثَنَا اَبِي، ثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ مُنْذِرٍ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ قَالَ: كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ حَبْرَ هٰذِهِ الْاُمَّةِ

✧✧ محمد بن حنفیہ فرماتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اس امت کے بڑے عالم ہیں۔

قَالَ: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ، ثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ اَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: مَا رَاَيْتُ مِثْلَ ابْنِ عَبَّاسٍ قَطُّ، وَلَقَدْ مَاتَ يَوْمَ مَاتَ وَهُوَ حَبْرُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ يَوْمَ مَاتَ ابْنُ عَبَّاسٍ: الْيَوْمَ مَاتَ

رَبَّانِيُّ هٰذِهِ الْاُمَّةِ

✧✧ مجاہد کہتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما جیسی شخصیت کبھی نہیں دیکھی۔ جس دن ان کا انتقال ہوا، وہ اس امت کے عالم تھے۔ جس دن حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا انتقال ہوا، اس دن محمد بن علی (یعنی محمد بن حنفیہ) نے کہا: آج اس امت کا ایک عالم ربانی وصال کر گیا۔

6285 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَفَّانَ، ثَنَا اَبُو اُسَامَةَ، ثَنَا الْاَعْمَشُ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يُسَمَّى الْبَحْرَ مِنْ كَثْرَةِ عِلْمِهِ

✧✧ مجاہد کہتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو کثرت علم کی وجہ سے (علم کا) سمندر کہا جاتا تھا۔

6286 – حَدَّثَنَا الشَّيْخُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ يُوْنُسَ بْنِ اَبِي اِسْحَاقَ، حَدَّثَنِي الْمِنْهَالُ بْنُ عَمْرٍو، قَالَ: حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: اَمَرَنِي الْعَبَّاسُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: بِتُّ بِآلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً، فَانْطَلَقْتُ اِلَى الْمَسْجِدِ، فَصَلَّى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ الْاٰخِرَةَ حَتّٰى لَمْ يَبْقَ فِي الْمَسْجِدِ اَحَدٌ غَيْرُهُ، قَالَ: ثُمَّ مَرَّ بِي، فَقَالَ: مَنْ هٰذَا؟ فَقُلْتُ: عَبْدُ اللّٰهِ، قَالَ: فَمَهْ قُلْتُ: اَمَرَنِي اَبِي اَنْ اَبِيتَ بِكُمُ اللَّيْلَةَ، قَالَ: فَالْحَقْ فَلَمَّا دَخَلَ، قَالَ: افْرِشُوا لِعَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: فَاُتِيتُ بِوِسَادَةٍ مِنْ مُسُوحٍ، قَالَ: وَتَقَدَّمَ اِلَيَّ الْعَبَّاسُ اَنْ لَّا تَنَامَنَّ حَتّٰى تَحْفَظَ صَلَاتَهُ، قَالَ: فَقَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَامَ حَتّٰى سَمِعْتُ غَطِيطَهُ، قَالَ: ثُمَّ اسْتَوَى عَلَى فِرَاشِهِ فَرَفَعَ رَاْسَهُ اِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ: سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْاٰيَةَ مِنْ اٰخِرِ سُوْرَةِ اٰلِ عِمْرَانَ حَتّٰى خَتَمَهَا (اِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضِ)، ثُمَّ قَامَ فَبَالَ، ثُمَّ اسْتَنَّ بِسِوَاكِهِ، ثُمَّ تَوَضَّاَ ثُمَّ دَخَلَ مُصَلَّاهُ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ لَيْسَتَا بِقَصِيرَتَيْنِ وَلَا طَوِيلَتَيْنِ، قَالَ: فَصَلَّى ثُمَّ اَوْتَرَ فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ:

ؤ اللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِي بَصَرِي نُوْرًا، وَاجْعَلْ فِي سَمْعِي نُوْرًا، وَاجْعَلْ فِي لِسَانِيْ نُوْرًا، وَاجْعَلْ فِي قَلْبِيْ نُوْرًا، وَاجْعَلْ عَنْ يَمِينِيْ نُوْرًا، وَاجْعَلْ عَنْ شِمَالِي نُوْرًا، وَاجْعَلْ اَمَامِي نُوْرًا، وَاجْعَلْ مِنْ خَلْفِي نُوْرًا، وَاجْعَلْ مِنْ فَوْقِي نُوْرًا، وَاجْعَلْ مِنْ اَسْفَلَ مِنِّي نُوْرًا، وَاجْعَلْ لِي يَوْمَ لِقَائِكَ نُوْرًا، وَاَعْظِمْ لِي نُوْرًا هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي)6286 – على شرط البخاري ومسلم

✧✧ علی بن عبداللہ بن عباس اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما) کا یہ ارشاد نقل کیا ہے (وہ فرماتے ہیں) مجھے میرے والد حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے حکم دیا (ان کے حکم کے مطابق) میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر والوں کے پاس رات

6286:مسند ابی یعلی الموصلی - اول مسند ابن عباس' حدیث: 2489'مشکل الآثار للطحاوی - باب بیان ما اشکل علینا مما قد روی عنه علیه السلام' حدیث: 9'المعجم الکبیر للطبرانی - من اسمه عبد الله' وما اسند عبد الله بن عباس رضی الله عنهما - علی بن عبد الله بن عباس عن ابیه' حدیث:10459

گزاری، میں مسجد کی جانب گیا، رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو عشاء کی نماز پڑھائی، (نماز پڑھ کر سب لوگ اپنے اپنے گھروں کو چلے گئے) رسول اللہ ﷺ کے علاوہ دوسرا کوئی شخص مسجد میں باقی نہ بچا تھا۔ پھر حضور ﷺ میرے پاس سے گزرے، آپ ﷺ نے پوچھا: یہ کون ہے؟ میں نے کہا: عبداللہ بن عباس۔ آپ ﷺ نے آنے کی وجہ پوچھی، تو میں نے بتایا کہ میرے والد صاحب نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں رات آپ کے پاس گزاروں۔ آپ ﷺ مجھے ساتھ لے گئے، جب گھر پہنچے تو حضور ﷺ نے فرمایا: عبداللہ کے لئے اچھا بستر بچھاؤ، مجھے بالوں کی پوشش والا تکیہ دیا گیا۔ حضرت عباس میرے پاس آگئے تا کہ مجھے نیند نہ آئے اور میں نبی اکرم ﷺ کی نماز کی حفاظت کرسکوں۔ پھر رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور سو گئے، (آپ اتنی گہری نیند سوئے تھے کہ) میں آپ ﷺ کے مبارک خراٹوں کی آواز سنی۔ پھر حضور ﷺ اپنے بستر پر دراز ہو گئے، اپنا سر آسمان کی جانب اٹھا لیا اور تین مرتبہ "سبحان الله الملك القدوس" پڑھا۔ پھر سورہ آل عمران کی آخری آیت ان فی خلق السماوات والارض سے لے کر اختتام سورت تک پڑھا، پھر آپ کھڑے ہوئے اور مسواک کی۔ پھر وضو کیا، پھر مسجد میں تشریف لائے۔ پھر دو رکعت نوافل پڑھے، یہ دونوں رکعتیں نہ بہت چھوٹی تھیں اور نہ زیادہ لمبی تھیں۔ راوی کہتے ہیں، پھر حضور ﷺ نے نماز پڑھی، اس کے بعد وتر پڑھے۔ اور یہ دعا مانگی "اے اللہ! میری آنکھوں میں نور کر دے، میری سماعتوں کو روشن کر دے، میری زبان کو نور کر دے، میرے دل کو نور سے بھر دے، میرے دائیں نور کر دے، میرے بائیں نور کر دے، میرے آگے نور کر دے اور میرے پیچھے نور کر دے۔ اور جس دن میں تیری ملاقات کے لئے آؤں تو اس دن بھی مجھے نور عطا کر۔ اور اس کو میرے لئے بہت بڑا نور کر دے۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔

6287 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ، ثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اِسْحَاقَ الْقَاضِیُّ، ثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَتْنَا زَيْنَبُ بِنْتُ سُلَيْمَانَ بْنِ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ، حَدَّثَنِي اَبِي قَالَ: سَمِعْتُ اَبِي يَقُوْلُ: قَالَ: بَعَثَ الْعَبَّاسُ ابْنَهُ عَبْدَ اللّٰهِ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَنَامَ وَرَاءَهُ وَعِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ، فَالْتَفَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: مَتَى جِئْتَ يَا حَبِيبِي؟ قَالَ: مُذْ سَاعَةٍ، قَالَ: هَلْ رَاَيْتَ عِنْدِي اَحَدًا؟ قَالَ: نَعَمْ، رَاَيْتُ رَجُلًا، قَالَ: ذَاكَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ، وَلَمْ يَرَهُ خَلْقٌ اِلَّا عَمِيَ اِلَّا اَنْ يَكُونَ نَبِيًّا وَلَكِنْ اَنْ يُجْعَلَ ذَلِكَ فِي آخِرِ عُمُرِكَ ثُمَّ قَالَ: اللّٰهُمَّ عَلِّمْهُ التَّاْوِيلَ وَفَقِّهْهُ فِي الدِّينِ وَاجْعَلْهُ مِنْ اَهْلِ الْاِيمَانِ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ"

(التعليق – من تلخيص الذهبي)6287 – بل منكر

✦✦ حضرت علی بن عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے عبداللہ رضی اللہ عنہ کو نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں بھیجا، وہ نبی اکرم ﷺ کے پیچھے سو گئے، اس وقت نبی اکرم ﷺ کے پاس ایک دوسرا شخص بھی بیٹھا ہوا تھا، نبی اکرم ﷺ نے توجہ فرمائی اور پوچھا: اے میرے دوست! تم کب آئے؟ انہوں نے کہا: ابھی کچھ ہی دیر ہوئی ہے۔ آپ ﷺ

نے فرمایا: کیا تم نے میرے پاس کسی کو دیکھا؟ اُنہوں نے کہا: جی ہاں، میں نے ایک آدمی آپ کے پاس دیکھا ہے، حضور ﷺ نے فرمایا: وہ حضرت جبریل امین علیہ السلام تھے۔ انبیاء کرام کے علاوہ، میرے چچا کے سوا مخلوقات میں سے کسی نے بھی ان کو نہیں دیکھا، مگر یہ کہ تمہاری زندگی کے آخر میں یہ کام کر دیا جائے۔ پھر یوں دعا فرمائی "اے اللہ! اس کو تاویل کا علم سکھا اور اس کو دین کی سمجھ بوجھ عطا فرما۔ اور اس کو اہل ایمان میں سے بنا۔

6288 - حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الشَّيْبَانِيُّ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ، ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ، ثَنَا شَبِيْبُ بْنُ بِشْرٍ، ثَنَا عِكْرِمَةُ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **الْمَخْرَجَ فَإِذَا تَوْرٌ مُغَطًّى، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ صَنَعَ هٰذَا؟ قُلْتُ: اَنَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللّٰهُمَّ عَلِّمْهُ تَأْوِيلَ الْقُرْآنِ** هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق - من تلخيص الذهبى)6288 - شبيب بن بشر فيه لين

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نکلنے کے دروازے سے داخل ہوئے، تو دیکھا کہ کمرے میں ایک برتن ڈھانپا ہوا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: یہ کس نے بنایا: میں نے کہا: یارسول اللہ ﷺ میں نے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے مجھے یوں دعا دی "اے اللہ! اس کو قرآن کریم کی تاویل کا علم عطا فرما۔"

6289 - حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِالْجَبَّارِ، ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ، ثَنَا الْاَعْمَشُ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ صُبَيْحٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: لَوْ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ اَدْرَكَ اَسْنَانَنَا مَا عَاشَرَهُ مِنَّا اَحَدٌ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق - من تلخيص الذهبى)6289 - على شرط البخارى ومسلم

✧✧ حضرت عبداللہ (بن مسعود رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں: اگر عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ہماری عمر تک پہنچ جائے تب بھی ہم علم وفضل میں ان کے دسویں حصے تک نہیں پہنچ سکتے۔

6290 - اَخْبَرَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ بْنِ اِسْمَاعِيلَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ شَقِيْقٍ قَالَ: خَطَبَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَهُوَ عَلَى الْمَوْسِمِ فَافْتَتَحَ سُوْرَةَ النُّوْرِ، فَجَعَلَ يَقْرَأُ وَيُفَسِّرُ، فَجَعَلْتُ اَقُوْلُ: مَا رَاَيْتُ وَلَا سَمِعْتُ كَلَامَ رَجُلٍ مِثْلَهُ، لَوْ سَمِعَتْهُ فَارِسُ وَالرُّومُ لَاَسْلَمَتْ

(التعليق - من تلخيص الذهبى)6290 - سكت عنه الذهبى فى التلخيص

✧✧ حضرت شقیق فرماتے ہیں: حج کے موقع پر حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے خطبہ دیا، انہوں سورۃ النور شروع کی، وہ پڑھتے جاتے تھے اور اس کی تفسیر بیان کرتے جاتے تھے۔ میں کہہ رہا تھا: میں نے کسی شخص کو ان جیسی گفتگو کرتے ہوئے کبھی نہیں سنا۔ اگر ان کی گفتگو کو فارس اور روم والے سن لیں تو مسلمان ہو جائیں۔

6291 - اَخْبَرَنِیْ اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْمَحْبُوبِیُّ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَيَّارٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، عَنْ

سُفْيَانَ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ مُسْلِمٍ اَبِي الضُّحَى، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ: نِعْمَ تُرْجُمَانُ الْقُرْآنِ ابْنُ عَبَّاسٍ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 6291 – على شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما قرآن کریم کا کتنا اچھا ترجمان ہے۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اسے نقل نہیں کیا۔

6292 – اَخْبَرَنِي بَكْرُ بْنُ اَبِي دَارِمٍ الْحَافِظُ بِالْكُوْفَةِ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ جَعْفَرٍ الْقُرَشِيُّ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَكِيمٍ، ثَنَا مَالِكُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ الْحَسَنِ، ثَنَا الْاَعْمَشُ، عَنْ اَبِي وَائِلٍ، قَالَ: حَجَجْتُ اَنَا وَصَاحِبٌ لِي وَابْنُ عَبَّاسٍ عَلَى الْحَجِّ، فَجَعَلَ يَقْرَاُ سُورَةَ النُّورِ وَيُفَسِّرُهَا، فَقَالَ صَاحِبِي: يَا سُبْحَانَ اللّٰهِ، مَاذَا يَخْرُجُ مِنْ رَاْسِ هٰذَا الرَّجُلِ، لَوْ سَمِعَتْ هٰذَا التُّرْكُ لَاَسْلَمَتْ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 6292 – صحيح

✧✧ حضرت ابووائل فرماتے ہیں: میں اور میرا ساتھی حج کرنے کے لئے گئے، ان دنوں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بھی حج کے لئے آئے ہوئے تھے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سورۃ النور پڑھ کر اس کی تفسیر بیان کر رہے تھے، میرے ساتھی نے کہا: سبحان اللہ! اس آدمی کے منہ سے کیسے پیارے پھول جھڑ رہے ہیں۔ اگر اس کی گفتگو ترک لوگ سن لیں تو مسلمان ہو جائیں۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

6293 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِالْجَبَّارِ، ثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، ثَنَا اَبُو حَمْزَةَ الثُّمَالِيُّ، عَنْ اَبِي صَالِحٍ، قَالَ: لَقَدْ رَاَيْتُ مِنَ ابْنِ عَبَّاسٍ مَجْلِسًا لَوْ اَنَّ جَمِيعَ قُرَيْشٍ فَخَرَتْ بِهِ لَكَانَ لَهَا فَخْرًا، لَقَدْ رَاَيْتُ النَّاسَ اجْتَمَعُوا حَتّٰى ضَاقَ بِهِمُ الطَّرِيْقُ، فَمَا كَانَ اَحَدٌ يَقْدِرُ عَلَى اَنْ يَجِيءَ وَلَا يَذْهَبَ، قَالَ: فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ فَاَخْبَرْتُهُ كَاَنَّهُمْ عَلَى بَابِهِ، فَقَالَ لِي: ضَعْ لِي وَضُوئًا، قَالَ: فَتَوَضَّاَ وَجَلَسَ، وَقَالَ لِي: " اخْرُجْ وَقُلْ لَهُمْ: مَنْ كَانَ يُرِيدُ اَنْ يَسْاَلَ عَنِ الْقُرْآنِ وَحُرُوفِهِ وَمَا اَرَادَ مِنْهُ اَنْ يَدْخُلَ " قَالَ: فَخَرَجْتُ فَاَذَنْتُهُمْ، فَدَخَلُوا حَتّٰى مَلَئُوا الْبَيْتَ وَالْحُجْرَةَ، قَالَ: فَمَا سَاَلُوهُ عَنْ شَيْءٍ اِلَّا اَخْبَرَهُمْ عَنْهُ وَزَادَهُمْ مِثْلَ مَا سَاَلُوا عَنْهُ اَوْ اَكْثَرَ، ثُمَّ قَالَ: اِخْوَانُكُمْ، قَالَ: فَخَرَجُوا، ثُمَّ قَالَ لِي: اخْرُجْ فَقُلْ مَنْ اَرَادَ اَنْ يَسْاَلَ عَنِ الْحَلَالِ وَالْحَرَامِ وَالْفِقْهِ فَلْيَدْخُلْ فَخَرَجْتُ فَقُلْتُ لَهُمْ، قَالَ: فَدَخَلُوا حَتّٰى مَلَئُوا الْبَيْتَ وَالْحُجْرَةَ، فَمَا سَاَلُوهُ عَنْ شَيْءٍ اِلَّا اَخْبَرَهُمْ بِهِ وَزَادَهُمْ مِثْلَهُ، ثُمَّ قَالَ: اِخْوَانُكُمْ، قَالَ: فَخَرَجُوا، ثُمَّ قَالَ لِي: " اخْرُجْ فَقُلْ: مَنْ اَرَادَ اَنْ يَسْاَلَ عَنِ الْفَرَائِضِ وَمَا اَشْبَهَهَا فَلْيَدْخُلْ " قَالَ: فَخَرَجْتُ، فَاَذَنْتُهُمْ، فَدَخَلُوا حَتّٰى مَلَئُوا الْبَيْتَ وَالْحُجْرَةَ، فَمَا سَاَلُوهُ عَنْ شَيْءٍ اِلَّا اَخْبَرَهُمْ بِهِ وَزَادَهُمْ مِثْلَهُ، ثُمَّ قَالَ: اِخْوَانُكُمْ، قَالَ: فَخَرَجُوا، ثُمَّ قَالَ لِي: " اخْرُجْ فَقُلْ: مَنْ اَرَادَ اَنْ يَسْاَلَ عَنِ الْعَرَبِيَّةِ وَالشِّعْرِ وَالْغَرِيبِ مِنَ الْكَلَامِ فَلْيَدْخُلْ " قَالَ: فَدَخَلُوا حَتّٰى مَلَئُوا الْبَيْتَ وَالْحُجْرَةَ، فَمَا

سَأَلُوهُ عَنْ شَيْءٍ إِلَّا أَخْبَرَهُمْ بِهِ وَزَادَهُمْ مِثْلَهُ، قَالَ أَبُو صَالِحٍ: فَلَوْ أَنَّ قُرَيْشًا كُلَّهَا فَخَرَتْ بِذَلِكَ لَكَانَ فَخْرًا لَهَا، قَالَ: فَمَا رَأَيْتُ مِثْلَ هَذَا لِأَحَدٍ مِنَ النَّاسِ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6293 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت ابوصالح فرماتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی مجلس دیکھی ہے، اگر اس پر پورا قریش فخر کرے تو واقعی یہ فخر کی بات ہے۔ میں نے دیکھا ہے کہ لوگوں کا اتنا ہجوم ہوجاتا تھا کہ گلیوں اور بازاروں میں جگہ اتنی تنگ پڑ جاتی کہ آمد و رفت بالکل بند ہوجاتی۔ آپ فرماتے ہیں: میں ان سے ملنے کے لئے گیا، میں نے ان کو بتایا کہ عوام ان کے دروازے تک پہنچ چکی ہے، آپ نے مجھے فرمایا: میرے لئے وضو کے پانی کا انتظام کرو، پھر انہوں نے وضو کیا اور بیٹھ گئے۔ اور مجھے فرمایا: جاؤ، لوگوں سے کہہ دو کہ جو کوئی قرآن پاک اور اس کے حروف کے متعلق پوچھنا چاہتا ہو، وہ اندر آ جائے۔ میں نے باہر جا کر یہ اعلان کر دیا تو اتنے لوگ اندر آ گئے کہ ان کا حجرہ اور پورا گھر بھر گیا، پھر جس نے جو بھی سوال کیا، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اس کا شافی جواب دیا۔ بلکہ اس کے سوال سے کہیں زیادہ جواب دیا۔ پھر آپ نے فرمایا: اب تم اپنے باہر والے بھائیوں کو بھی وقت دو، تو سب لوگ وہاں سے باہر آ گئے، آپ نے پھر مجھے فرمایا: باہر چلے جاؤ، اور اعلان کر دو کہ جو شخص حلال وحرام اور فقہ کے بارے میں کچھ پوچھنا چاہتا ہے وہ اندر آ جائے۔ میں نے باہر جا کر یہ اعلان کر دیا، پھر اتنے لوگ اندر آئے کہ ان کا حجرہ اور پورا گھر لوگوں سے بھر گیا، ان میں سے جس نے جو بھی سوال کیا، آپ نے اس کے سوال سے بڑھ کر اس کو جواب دیا۔ پھر ان کو فرمایا کہ اپنے باہر والے بھائیوں کو بھی موقع دو، یہ لوگ باہر آ گئے۔ آپ نے پھر مجھے فرمایا: باہر چلے جاؤ اور اعلان کر دو کہ جو شخص وراثت یا اسی سے ملتے جلتے کسی موضوع پر سوال کرنا چاہتا ہو، وہ اندر آ جائے، میں نے باہر جا کر اعلان کر دیا، اب بھی اتنے لوگ اندر آئے کہ ان کا حجرہ اور سارا گھر بھر گیا۔ ان میں سے جس نے جو بھی سوال کیا، آپ نے اس کے سوال سے بڑھ کر اس کو جواب دیا۔ آپ نے پھر فرمایا: اپنے باہر والے بھائیوں کو موقع دو، یہ لوگ باہر چلے گئے، آپ نے پھر مجھے فرمایا: باہر جا کر اعلان کر دو کہ جو کوئی عربی زبان، شعر یا کسی غریب کلام کے بارے میں کچھ پوچھنا چاہتا ہو، وہ اندر آ جائے، میں نے اعلان کر دیا، تو اتنے لوگ اندر آ گئے کہ آپ کا حجرہ اور پورا گھر لوگوں سے بھر گیا، ان میں سے جس نے جو بھی سوال کیا، آپ نے اس کے سوال سے بڑھ کر اس کو جواب دیا۔ ابوصالح کہتے ہیں: اگر پورا قریش ان پر فخر کرے تو واقعی یہ ان کے لئے فخر کی بات ہے۔ میں نے ان جیسا کوئی انسان نہیں دیکھا۔

6294 – أَخْبَرَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الْمَحْبُوبِيُّ بِمَرْوَ، ثنا سَعِيدُ بْنُ مَسْعُودٍ، ثنا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، أَخْبَرَنِي جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ، عَنْ يَعْلَى بْنِ حَكِيمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَمَّا مَاتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ لِرَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ: هَلُمَّ يَا فُلَانُ، فَلْنَطْلُبِ الْعِلْمَ، فَإِنَّ أَصْحَابَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْيَاءٌ، قَالَ: عَجَبًا لَكَ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ، تَرَى النَّاسَ يَحْتَاجُونَ إِلَيْكَ وَفِي النَّاسِ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ فِيهِمْ؟ قَالَ: " فَتَرَكْتُ ذَاكَ وَأَقْبَلْتُ أَطْلُبُ، إِنْ

كَانَ الْحَدِيثُ لَيَبْلُغُنِي عَنِ الرَّجُلِ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَدْ سَمِعَهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَآتِيهِ فَأَجْلِسُ بِبَابِهِ فَتَسْفِي الرِّيحُ عَلَى وَجْهِي فَيَخْرُجُ إِلَيَّ فَيَقُولُ: يَا ابْنَ عَمِّ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا جَاءَ بِكَ؟ مَا حَاجَتُكَ؟ " فَأَقُولُ: حَدِيثٌ بَلَغَنِي تَرْوِيهِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُولُ: أَلَا أَرْسَلْتَ إِلَيَّ؟ فَأَقُولُ: أَنَا أَحَقُّ أَنْ آتِيَكَ، قَالَ: فَبَقِيَ ذٰلِكَ الرَّجُلُ حَتّٰى أَنَّ النَّاسَ اجْتَمَعُوا عَلَيَّ، فَقَالَ: هٰذَا الْفَتَى كَانَ أَعْقَلَ مِنِّي هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6294 – علی شرط البخاری

✦✦ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وصال فرما گئے تو میں نے ایک انصاری شخص سے کہا: اے فلاں شخص تم آؤ، ہم علم طلب کرلیں کیونکہ ابھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب زندہ ہیں۔ اس نے کہا: اے ابن عباس رضی اللہ عنہما مجھے تو تم پر حیرانگی ہو رہی ہے، تم دیکھتے ہو کہ لوگ علم میں تمہارے محتاج ہیں، اور لوگوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے کون ہیں؟ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میں نے وہ سلسلہ چھوڑ دیا ہے اور علم حاصل کرنا شروع کر دیا ہے۔ مجھے پتا چلا کہ فلاں شخص کے پاس ایک حدیث موجود ہے جو کہ اس نے خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے تو میں جا کر اس کے دروازے کے باہر بیٹھ گیا، ہواؤں نے گرد وغبار اڑا اڑا کر میرے چہرے پر ڈال دیا تھا، اس آدمی نے جب باہر نکل کر مجھے دیکھا تو وہ کہنے لگا: اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچازاد! آپ کس لئے تشریف لائے ہیں؟ آپ کو ہم سے کیا کام ہے؟ میں نے کہا: مجھے معلوم ہوا ہے کہ تمہارے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث ہے جو تم بیان کرتے ہو۔ (میں وہ حدیث سننے کے لئے آیا ہوں) اس آدمی نے کہا: آپ مجھے پیغام بھیج دیتے، میں خود آپ کے پاس چلا آتا، تو میں نے کہا: میرا زیادہ حق بنتا ہے کہ میں چل کر آپ کے پاس آؤں، وہ آدمی ابھی زندہ تھا کہ لوگ میرے پاس جمع ہونے لگ گئے، تو وہ آدمی کہا کرتا تھا: یہ نوجوان مجھ سے زیادہ سمجھدار ہے۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔

6295 – أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِاللّٰهِ الصَّفَّارُ، ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِسْحَاقَ الْقَاضِي، ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَجَّاجِ، ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ، ثَنَا أَيُّوبُ السَّخْتِيَانِيُّ، عَنْ عِكْرِمَةَ، أَنَّ نَاسًا ارْتَدُّوا عَلَى عَهْدِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَأَحْرَقَهُمْ بِالنَّارِ، فَبَلَغَ ذٰلِكَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَقَالَ: لَوْ كُنْتُ أَنَا كُنْتُ قَتَلْتُهُمْ لِقَوْلِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ بَدَّلَ دِينَهُ فَاقْتُلُوهُ، وَلَمْ أَكُنْ أُحَرِّقُهُمْ، لِأَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

6295:صحيح البخاری - كتاب الجهاد والسير' باب : لا يعذب بعذاب الله - حديث: 2875'الجامع للترمذی - ابواب الحدود عن رسول الله صلى الله عليه وسلم - باب ما جاء فی المرتد' حديث: 1417'صحيح ابن حبان - كتاب الحظر والإباحة' ذكر الزجر عن تعذيب شیء من ذوات الارواح بحرق النار - حديث: 5683'سنن ابی داود - كتاب الحدود' باب الحكم فيمن ارتد - حديث: 3808'السنن للنسائی - كتاب تحريم الدم' الحكم فی المرتد - حديث: 4013'مصنف عبد الرزاق الصنعانی - كتاب الجهاد' باب القتل بالنار - حديث: 9131'مصنف ابن ابی شيبة - كتاب الجهاد' من نهی عن التحريق - حديث:32490

وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: لَا تُعَذِّبُوا بِعَذَابِ اللّٰهِ، فَبَلَغَ ذٰلِكَ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ: وَيْحَ ابْنَ عَبَّاسٍ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6295 – على شرط البخاری

✧✧ حضرت عکرمہ فرماتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ کے زمانے میں کچھ لوگ مرتد ہو گئے، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کو آگ میں جلوا دیا، اس بات کی خبر حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما تک پہنچی تو انہوں نے فرمایا: اگر ان کی جگہ میں ہوتا تو میں ان کو سادہ طریقے سے قتل کروا دیتا کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد سن رکھا ہے کہ جس نے اپنا دین بدل لیا اس کو قتل کر دو، میں ان کو جلانے سے گریز کرتا کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد سن رکھا ہے کہ کسی کو اللہ تعالیٰ کے عذاب جیسا عذاب نہ دو۔ اس بات کی اطلاع حضرت علی رضی اللہ عنہ تک پہنچی تو انہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما پر ناراضگی کا اظہار فرمایا۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔

6296 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ، ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ، وَاَبُوْ دَاوُدَ قَالَا: ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ اَبِيْ بِشْرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَسْاَلُنِيْ مَعَ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ: اَتَسْاَلُهُ وَلَنَا بَنُوْنَ مِثْلُهُ، قَالَ: فَقَالَ عُمَرُ: اِنَّهُ مِنْ حَيْثُ عَلِمْتُمْ، قَالَ: فَسَاَلَهُمْ عَنْ اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ فَقَالَ بَعْضُهُمْ: اَمَرَنَا اللّٰهُ اَنْ نَحْمَدَهُ وَنَسْتَغْفِرَهُ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: لَا نَدْرِي، فَقَالَ لِي: يَا ابْنَ عَبَّاسٍ، مَا تَقُوْلُ؟ قَالَ: فَقُلْتُ: هُوَ اَجَلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَرَاَ السُّوْرَةَ اِلٰى اٰخِرِهَا (اِنَّهُ كَانَ تَوَّابًا) (النصر: 3) قَالَ: فَقَالَ عُمَرُ: وَاللّٰهِ مَا اَعْلَمُ مِنْهَا اِلَّا مَا تَعْلَمُ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6296 – على شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما مجھ سے مسائل پوچھا کرتے تھے، حالانکہ کبار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم موجود تھے، حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: آپ اُس سے مسائل پوچھتے ہو، وہ ہمارے

6296:صحيح البخاری - كتاب المناقب، باب علامات النبوة في الإسلام - حديث: 3448، صحيح البخاری - كتاب المغازی، باب منزل النبی صلى الله عليه وسلم يوم الفتح - حديث: 4055، صحيح البخاری - كتاب المغازی، باب مرض النبی صلى الله عليه وسلم ووفاته - حديث: 4176، صحيح البخاری - كتاب تفسير القرآن، باب قوله : ورايت الناس يدخلون فی دين الله افواجا، حديث: 4690، الجامع للترمذی -، ابواب تفسير القرآن عن رسول الله صلى الله عليه وسلم - باب ومن سورة الفتح حديث: 3369، السنن الكبرى للنسائی - كتاب وفاة النبی صلى الله عليه وسلم، تاويل قول الله تبارك وتعالى - حديث: 6854، مسند احمد بن حنبل - ومن مسند بنی هاشم، مسند عبد الله بن العباس بن عبد المطلب - حديث: 3026، البحر الزخار مسند البزار - ومما روى سعيد بن جبير، حديث: 199، المعجم الكبير للطبرانی - من اسمه عبد الله، ومن مناقب عبد الله بن عباس واخباره - حديث: 10428

بچوں کے برابر ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ تمہارے اپنے علم کے لحاظ سے (تمہیں بچہ نظر آتا ہے) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دوسرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے سورۃ اذا جاء نصر اللہ والفتح کے بارے میں پوچھا تو کچھ لوگوں نے کہا: اس میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں حکم دیا ہے کہ ہم اس کی حمد بیان کریں اور اپنے گناہوں کی مغفرت طلب کریں۔ کچھ نے کہا: ہمیں اس کا علم نہیں ہے۔ انہوں نے مجھے کہا: اے ابن عباس! اس سورۃ کے بارے میں تم کیا کہتے ہو؟ میں نے کہا: یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات پر دلالت کرتی ہے۔ اس کے بعد انہوں نے انہ کان توابا تک پوری سورت پڑھی۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: خدا کی قسم! اس سورت کے بارے میں، میں وہی جانتا ہوں جو آپ جانتے ہیں۔

❁❁ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔

6297 – أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِاللّٰهِ الصَّفَّارُ، ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِسْحَاقَ، ثَنَا يُوسُفُ بْنُ كَامِلٍ، ثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ، ثَنَا عَاصِمُ بْنُ كُلَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ إِذَا دَعَا الْأَشْيَاخَ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَانِي مَعَهُمْ، فَدَعَانَا ذَاتَ يَوْمٍ أَوْ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ مَا قَدْ عَلِمْتُمْ، فَالْتَمِسُوهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ، فَفِي أَيِّ الْوِتْرِ تَرَوْنَهَا؟ فَقَالَ بَعْضُهُمْ: تَاسِعُهُ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: سَابِعُهُ وَخَامِسُهُ وَثَالِثُهُ، فَقَالَ: مَا لَكَ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ لَا تَتَكَلَّمُ؟ قُلْتُ: إِنْ شِئْتَ تَكَلَّمْتُ، قَالَ: مَا دَعَوْتُكَ إِلَّا لِتَتَكَلَّمَ، فَقَالَ: أَقُولُ بِرَأْيِي، فَقَالَ: عَنْ رَأْيِكَ أَسْأَلُكَ، فَقُلْتُ: إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَكْثَرَ ذِكْرَ السَّبْعِ فَقَالَ: السَّمَاوَاتِ سَبْعٌ، وَالْأَرَضُونَ سَبْعٌ"، وَقَالَ: إِنَّا شَقَقْنَا الْأَرْضَ شَقًّا فَأَنْبَتْنَا فِيهَا حَبًّا وَعِنَبًا وَقَضْبًا وَزَيْتُونًا وَنَخْلًا وَحَدَائِقَ غُلْبًا وَفَاكِهَةً وَأَبًّا، فَالْحَدَائِقُ مُلْتَفٌّ وَكُلُّ مُلْتَفٍّ حَدِيقَةٌ، وَالْأَبُّ مَا أَنْبَتَتِ الْأَرْضُ مِمَّا لَا يَأْكُلُ النَّاسُ"، فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَعَجَزْتُمْ أَنْ تَقُولُوا مِثْلَ مَا قَالَ هٰذَا الْغُلَامُ الَّذِي لَمْ تَسْتَوِ شُئُونُ رَأْسِهِ؟ ثُمَّ قَالَ: إِنِّي كُنْتُ نَهَيْتُكَ أَنْ تَكَلَّمَ، فَإِذَا دَعَوْتُكَ مَعَهُمْ فَتَكَلَّمْ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 6297 – صحيح

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کبار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بلایا کرتے تھے تو ان کے ساتھ مجھے بھی بلاتے تھے۔ ایک دن یا رات کا واقعہ ہے کہ آپ نے ہمیں بلایا، اور کہا: جیسا کہ تم جانتے ہو کہ لیلۃ القدر کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اس کو آخری عشرہ میں تلاش کرو، تم کیا کہتے ہو، یہ کون سی طاق رات میں ہوتی ہے؟ بعض نے کہا: ۲۹ ویں رات کو، بعض نے کہا: ۲۷ ویں رات کو، بعض نے ۲۵ ویں، اور بعض نے ۲۳ ویں کو کہا۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا: اے ابن عباس! تمہیں کیا ہے؟ تم بات کیوں نہیں کر رہے؟ میں نے

6297: مسند احمد بن حنبل - مسند العشرة المبشرين بالجنة' مسند الخلفاء الراشدين - اول مسند عمر بن الخطاب رضى الله عنه' حديث: 86

کہا: اگر آپ چاہیں تو میں بات کرتا ہوں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے تمہیں یہاں پر بات کرنے کے لئے ہی بلایا ہے، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میں اپنی رائے کے مطابق گفتگو کروں گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں آپ کی رائے ہی تو سننا چاہتا ہوں۔ میں نے کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے سات کا ذکر بہت زیادہ کیا ہے، آسمان سات ہیں، زمینیں سات ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

اِنَّا شَقَقْنَا الْاَرْضَ شَقًّا فَاَنْبَتْنَا فِيْهَا حَبًّا وَعِنَبًا وَقَضْبًا وَزَيْتُونًا وَنَخْلًا وَحَدَائِقَ غُلْبًا وَفَاكِهَةً وَاَبًّا

اس آیت میں حدائق ملتف ہیں، اور ہر ملتف باغ ہے۔ اور ''اب'' سے مراد زمین سے اگنے والی ہر وہ چیز جو انسان نہیں کھاتا۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تم لوگ اس بچے جیسی گفتگو کرنے سے بھی عاجز ہو، یہ بچہ جو ابھی تمہارے کندھوں کے برابر نہیں پہنچتا۔ پھر فرمایا: میں تجھے گفتگو سے منع کیا کرتا تھا لیکن اب میں تمہیں اجازت دیتا ہوں کہ میں جب بھی تمہیں ان کے ساتھ بلاؤں تو تم اپنا اظہار خیال کیا کرو۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

6298 – اَخْبَرَنِیْ اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الصَّنْعَانِيُّ بِمَكَّةَ حَرَسَهَا اللّٰهُ تَعَالَى، ثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، اَنْبَاَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَنْبَاَ مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: قَالَ الْمُهَاجِرُونَ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ: ادْعُ اَبْنَاءَ نَا كَمَا تَدْعُو ابْنَ عَبَّاسٍ، قَالَ: ذَاكُمْ فَتَى الْكُهُولِ، اِنَّ لَهُ لِسَانًا سَئُولًا وَقَلْبًا عَقُولًا

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6298 – منقطع

✧✧ زہری کہتے ہیں: مہاجرین نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کہا: جیسے آپ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو بلاتے ہو ایسے ہمارے بیٹوں کو بھی بلایا کریں۔ آپ نے فرمایا: وہ منجھا ہوا نوجوان ہے، اس کی زبان سوال کرنے والی ہے اور اس کا دل بہت سمجھدار ہے۔

6299 – اَخْبَرَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْقَنْطَرِيُّ بِبَغْدَادَ، ثَنَا اَبُوْ قِلَابَةَ، ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ اَبِیْ حُسَيْنٍ، حَدَّثَنِیْ اِبْرَاهِيمُ بْنُ عِكْرِمَةَ بْنِ حُيَيٍّ، قَالَ: كُنْتُ اَنَا وَحُيَيُّ بْنُ يَعْلَى، وَسَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ، فَاٰتِي ابْنَ عَبَّاسٍ فَكُنْتُ اَسَالُهُ عَنِ النَّسَبِ، وَيَسْاَلُهُ حُيَيٌّ عَنْ اَيَّامِ الْعَرَبِ، وَيَسْاَلُهُ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ عَنِ الْفُتْيَا فَكَاَنَّمَا نَغْرِفُ مِنْ بَحْرٍ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6299 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ ابراہیم بن عکرمہ بن حیی فرماتے ہیں: میں، حیی بن یعلیٰ اور سعید بن جبیر، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس جایا کرتے تھے۔ میں ان سے نسب کے بارے میں سوالات کیا کرتا تھا، حیی عرب کے ایام (یعنی عربوں کی تاریخ) کے بارے میں پوچھا کرتا تھا اور سعید بن جبیر ان سے فتویٰ کے بارے میں پوچھا کرتا تھا۔ تو ہم نے ان کو علم کا سمندر پایا۔

6300 – حَدَّثَنِیْ اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ النَّضْرِ، ثنا مُعَاوِيَةُ بْنُ

عَمْرٍو، ثنا زَائِدَةُ، ثنا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْاَصْبَهَانِيِّ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شَدَّادٍ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ: يَا ابْنَ شَدَّادٍ، اَلَا تَعْجَبُ، جَاءَ نِي الْغُلَامُ وَقَدْ اَخَذْتَ مَضْجَعِي لِلْقَيْلُولَةِ فَقَالَ: هٰذَا رَجُلٌ بِالْبَابِ يَسْتَاْذِنُ، قَالَ: فَقُلْتُ: مَا جَاءَ بِهِ هٰذِهِ السَّاعَةَ اِلَّا حَاجَةٌ، ائْذَنْ لَهُ قَالَ: فَدَخَلَ فَقَالَ: اَلَا تُخْبِرُنِي عَنْ ذَاكَ الرَّجُلِ؟ قُلْتُ: اَيُّ رَجُلٍ؟ قَالَ: عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ، قُلْتُ: عَنْ اَيِّ شَانِهِ؟ قَالَ: مَتَى يُبْعَثُ؟ قُلْتُ: سُبْحَانَ اللّٰهِ، يُبْعَثُ اِذَا بُعِثَ مَنْ فِي الْقُبُورِ، قَالَ: فَقَالَ: اَلَا اَرَاكَ تَقُولُ كَمَا يَقُولُ هَؤُلَاءِ الْحَمْقَاءُ، فَقُلْتُ: اَخْرِجُوا عَنِّي هٰذَا، فَلَا يَدْخُلَنَّ عَلَيَّ هٰذَا اَوْ لَاَضْرِبَنَّهُ وَهٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6300 – علی شرط البخاری ومسلم

✧✧ عبداللہ بن شداد فرماتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے مجھ سے کہا: اے شداد! کیا تمہیں یہ بات اچھی نہیں لگ رہی کہ میرے پاس یہ لڑکا آیا ہے اور میں قیلولہ کے لئے لیٹ چکا تھا، دربان نے بتایا کہ ایک آدمی دروازے پر آیا ہے اور اندر آنے کی اجازت مانگ رہا ہے۔ میں نے سوچا کہ اس وقت یہ شخص ضرور کسی ضروری کام سے ہی آیا ہوگا۔ اس کو اندر آنے کی اجازت دے دو، وہ اندر آ گیا، اس نے اندر آ کر مجھ سے پوچھا: آپ مجھے اس آدمی کے بارے میں نہیں بتائیں گے؟ میں نے کہا: کس آدمی کے بارے میں؟ اس نے کہا: علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے بارے میں۔ میں نے کہا: ان کے بارے میں تم کیا پوچھنا چاہتے ہو؟ اس نے کہا: ان کو کب اٹھایا جائے گا؟ میں نے کہا: سبحان اللہ! جب دیگر اہل قبور کو اٹھایا جائے گا تو ان کو بھی اٹھا لیا جائے گا۔ اس نے کہا: آپ بھی ان بے وقوفوں جیسی بات کر رہے ہیں۔ میں نے کہا: اس کو یہاں سے نکال دو، یہ میرے پاس نہ آئے ورنہ یہ مجھ سے مار کھائے گا۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے۔

6301 – اَخْبَرَنِي اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ، ثنا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اِسْحَاقَ الْقَاضِيُّ، ثنا ابْنُ نُمَيْرٍ، ثنا ابْنُ اَبِي عُبَيْدَةَ، حَدَّثَنِي اَبِي، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِي صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: " كُنْتُ قَاعِدًا عِنْدَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اِذْ جَاءَهُ كِتَابٌ اَنَّ اَهْلَ الْكُوفَةِ قَدْ قَرَاَ مِنْهُمُ الْقُرْآنُ كَذَا وَكَذَا، فَكَبَّرَ رَحِمَهُ اللّٰهُ، فَقُلْتُ: اخْتَلَفُوا؟ فَقَالَ: اُفٍّ وَمَا يُدْرِيكَ؟ قَالَ: فَغَضِبَ، فَاَتَيْتُ مَنْزِلِي، قَالَ: فَاَرْسَلَ اِلَيَّ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاعْتَلَلْتُ لَهُ، فَقَالَ: عَزَمْتُ عَلَيْكَ اِلَّا جِئْتَ، فَاَتَيْتُهُ فَقَالَ: كُنْتَ قُلْتَ شَيْئًا، قُلْتُ: اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ لَا اَعُودُ اِلٰى شَيْءٍ بَعْدَهَا، فَقَالَ: عَزَمْتُ عَلَيْكَ اَلَا اَعَدْتَ عَلَيَّ الَّذِي قُلْتَ، قُلْتُ: قُلْتَ: كُتِبَ اِلَيَّ اَنَّهُ قَدْ قَرَاَ الْقُرْآنَ كَذَا وَكَذَا فَقُلْتُ: اخْتَلَفُوا؟ قَالَ: وَمِنْ اَيِّ شَيْءٍ عَرَفْتَ؟ قُلْتُ: قَرَاْتُ (وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُعْجِبُكَ قَوْلُهُ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَيُشْهِدُ اللّٰهَ عَلٰى مَا فِي قَلْبِهِ) (البقرة: 204) حَتّٰى انْتَهَتُ اِلٰى (وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الْفَسَادَ) (البقرة: 205)، فَاِذَا فَعَلُوا ذٰلِكَ لَمْ يَصْبِرْ صَاحِبُ الْقُرْآنِ، ثُمَّ قَرَاْتُ (اِذَا قِيلَ لَهُ اتَّقِ اللّٰهَ اَخَذَتْهُ الْعِزَّةُ بِالْاِثْمِ فَحَسْبُهُ جَهَنَّمُ وَلَبِئْسَ الْمِهَادُ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَشْرِي نَفْسَهُ ابْتِغَاءَ مَرْضَاةِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ رَءُوفٌ بِالْعِبَادِ) قَالَ: صَدَقْتَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ هٰذَا

حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 6301 – على شرط البخاري ومسلم

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا، ان کے پاس ایک خط آیا جس میں لکھا ہوا تھا کہ اہل کوفہ میں کچھ لوگوں نے قرآن پاک کی آیات الگ طریقے سے پڑھی ہیں۔ انہوں نے اللہ اکبر کہتے ہوئے کہا: اللہ تعالیٰ ان پر رحم فرمائے، میں نے پوچھا: کیا ان لوگوں کا قرآن کی قراءت کے بارے میں کوئی اختلاف واقع ہوگیا ہے؟ انہوں نے اظہار افسوس کرتے ہوئے کہا: تمہیں کیا معلوم؟ راوی کہتے ہیں: میری بات سن کر ان کو غصہ آگیا، میں اٹھ کر اپنے گھر آگیا، حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے میری طرف پیغام بھیجا، لیکن میں نے ان سے معذرت کرلی، انہوں نے دوبارہ بہت زیادہ تاکید کے ساتھ مجھے بلوایا، تو میں ان کے پاس آگیا۔ انہوں نے مجھ سے پوچھا: آپ نے کچھ کہا تھا، میں نے کہا: میں اللہ تعالیٰ سے توبہ کرتا ہوں، آئندہ ایسی بات نہیں کروں گا۔ انہوں نے کہا: میں تمہیں قسم دیتا ہوں، جو باتیں تم نے پہلے کہی ہیں وہ دوبارہ مت دہرانا۔ میں نے کہا: تم نے یہ کہا تھا کہ میرے پاس ایک خط آیا ہے جس میں قرآن پر الگ الگ قراءتوں میں پڑھنے کے بارے میں بتایا گیا ہے۔ میں نے پوچھا تھا کہ کیا لوگوں کا آپس میں اختلاف ہوگیا ہے، تم نے کہا: تمہیں اس بات کا کیا پتا؟ میں نے کہا: میں نے سورہ بقرہ کی آیت ۲۰۴ یوں پڑھی تھی

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُعْجِبُكَ قَوْلُهُ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَيُشْهِدُ اللّٰهَ عَلٰى مَا فِي قَلْبِه

یہ پڑھتے ہوئے، واللہ لایحب الفساد تک پہنچے، جب کوئی آدمی ایسے قراءت کرے گا قرآن کی قراءت جاننے والا صبر نہیں کرسکتا، پھر میں نے یہ آیت پڑھی

اِذَا قِيْلَ لَهُ اتَّقِ اللّٰهَ اَخَذَتْهُ الْعِزَّةُ بِالْاِثْمِ فَحَسْبُهُ جَهَنَّمُ وَلَبِئْسَ الْمِهَادُ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَشْرِي نَفْسَهُ ابْتِغَاءَ مَرْضَاةِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ رَءُوفٌ بِالْعِبَاد

انہوں نے فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، تم نے سچ کہا ہے۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے۔

6302 – وَاَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ الصَّفَّارُ، ثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اِسْحَاقَ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَجَّاجِ الشَّامِيُّ، ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ، ثَنَا اَبُوْ قَبِيصَةَ سُكَيْنُ بْنُ عَبْدِالْعَزِيزِ الْمُجَاشِعِيُّ، حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ: "بَيْنَمَا ابْنُ عَبَّاسٍ مَعَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَهُوَ آخِذٌ بِيَدِهِ، فَقَالَ عُمَرُ: اَرَى الْقُرْآنَ قَدْ ظَهَرَ فِي النَّاسِ، فَقُلْتُ: مَا اُحِبُّ ذَاكَ يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، قَالَ: فَاجْتَذَبَ يَدَهُ مِنْ يَدِي، وَقَالَ: "لِمَ قُلْتَ؟ لِاَنَّهُمْ مَتَى يَقْرَءُوا يَتَقَرَّوْا، وَمَتَى مَا يَتَقَرَّوْا اخْتَلَفُوا، وَمَتَى مَا يَخْتَلِفُوا يَضْرِبُ بَعْضُهُمْ رِقَابَ بَعْضٍ، فَقَالَ: فَجَلَسَ عَنِّي وَتَرَكَنِي "، فَظَلَلْتُ عَنْهُ يَوْمَ لَا يَعْلَمُهُ اِلَّا اللّٰهُ، ثُمَّ اَتَانِي رَسُوْلُهُ الظُّهْرَ فَقَالَ: اَجِبْ اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ فَاَتَيْتُهُ، فَقَالَ: كَيْفَ قُلْتَ؟ فَاَعَدْتُ مَقَالَتِي، قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اِنْ كُنْتُ لَاَكْتُمُهَا النَّاسَ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6302 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ عبداللہ بن عبید بن عمیر فرماتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس تھے، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ہاتھ تھامے ہوئے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرا خیال ہے کہ قرآن کریم لوگوں میں پھیل چکا ہے، میں نے کہا: اے امیر المومنین! میں اس کو اچھا نہیں سمجھتا۔ انہوں نے اپنا ہاتھ میرے ہاتھ سے چھڑا لیا۔ اور فرمایا: تم نے ایسی بات کیوں کہی؟ میں نے کہا: اس لئے کہ جب وہ قرآن کی تلاوت کرتے ہیں، تو بار بار پڑھتے ہیں، اور جب بار بار پڑھتے ہیں تو ان کا اختلاف ہو جاتا ہے، اور جب ان کا اختلاف ہوتا ہے تو وہ ایک دوسرے سے لڑنے لگ جاتے ہیں۔ یہ سن کر وہ بیٹھ گئے اور مجھے چھوڑ دیا، اس دن مجھے جو تکلیف ہوئی اس کو اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ پھر ان کا ایک قاصد میرے پاس آیا اور پیغام دیا کہ امیر المومنین تمہیں بلا رہے ہیں، میں ان کے پاس آیا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نے کیا کہا تھا؟ میں نے وہ بات دوبارہ دہرائی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اس بات کو ہمیشہ چھپاتا رہا ہوں۔

6303 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَوْدًا عَلَى بَدْءٍ حِفْظًا اَوْ مِنَ الْكِتَابِ، ثنا اَحْمَدُ بْنُ شَيْبَانَ الرَّمْلِيُّ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَيْمُونٍ الْقَدَّاحُ، عَنْ شِهَابِ بْنِ خِرَاشٍ، عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: اُهْدِيَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَغْلَةٌ اَهْدَاهَا لَهُ كِسْرَى، فَرَكِبَهَا بِحَبْلٍ مِنْ شَعْرٍ، ثُمَّ اَرْدَفَنِي خَلْفَهُ، ثُمَّ سَارَ بِي مَلِيًّا، ثُمَّ الْتَفَتَ فَقَالَ: يَا غُلَامُ قُلْتُ: لَبَّيْكَ يَارَسُولَ اللّٰهِ، قَالَ: احْفَظِ اللّٰهَ يَحْفَظْكَ، احْفَظِ اللّٰهَ تَجِدْهُ اَمَامَكَ، تَعَرَّفْ اِلَى اللّٰهِ فِي الرَّخَاءِ يَعْرِفْكَ فِي الشِّدَّةِ، وَاِذَا سَاَلْتَ فَاسْاَلِ اللّٰهَ، وَاِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ، قَدْ مَضَى الْقَلَمُ بِمَا هُوَ كَائِنٌ، فَلَوْ جَهَدَ النَّاسُ اَنْ يَنْفَعُوكَ بِمَا لَمْ يَقْضِهِ اللّٰهُ لَكَ لَمْ يَقْدِرُوا عَلَيْهِ، وَلَوْ جَهَدَ النَّاسُ اَنْ يَضُرُّوكَ بِمَا لَمْ يَكْتُبْهُ اللّٰهُ عَلَيْكَ لَمْ يَقْدِرُوا عَلَيْهِ، فَاِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ تَعْمَلَ بِالصَّبْرِ مَعَ الْيَقِينِ فَافْعَلْ، فَاِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَاصْبِرْ، فَاِنَّ فِي الصَّبْرِ عَلَى مَا تَكْرَهُهُ خَيْرًا كَثِيرًا، وَاعْلَمْ اَنَّ مَعَ الصَّبْرِ النَّصْرَ، وَاعْلَمْ اَنَّ مَعَ الْكَرْبِ الْفَرَجَ، وَاعْلَمْ اَنَّ مَعَ الْعُسْرِ الْيُسْرَ هٰذَا حَدِيثٌ كَبِيرٌ عَالٍ مِنْ حَدِيثِ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اِلَّا اَنَّ الشَّيْخَيْنِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا لَمْ يُخَرِّجَا شِهَابَ بْنَ خِرَاشٍ، وَلَا الْقَدَّاحَ فِي الصَّحِيحَيْنِ، وَقَدْ رُوِيَ الْحَدِيثُ بِاَسَانِيدَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ غَيْرَ هٰذَا "

✧✧ عبداللہ عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: کسریٰ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ایک خچر بطور تحفہ بھیجا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بالوں کی بٹی ہوئی رسی کی مدد سے اس پر سوار ہوئے، پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بھی اپنے پیچھے سوار کر لیا، کچھ دور تک چلنے کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم میری جانب متوجہ ہوئے اور آواز دی: اے لڑکے! میں نے کہا: لبیک یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو (حدود) اللہ کی حفاظت کر، اللہ تعالیٰ تیری حفاظت کرے گا، تو اللہ تعالیٰ (کے دین) کی حفاظت کر تو اس (کی مدد) کو اپنے سامنے پائے گا۔ اللہ تعالیٰ کو آسودگی میں یاد کیا کر، اللہ تعالیٰ تنگی میں تجھے یاد رکھے گا، جب بھی مانگنا ہو، اللہ تعالیٰ سے مانگو، جب بھی مدد چاہو، اللہ تعالیٰ سے چاہو، جو کچھ بھی ہونے والا ہے، (تقدیر کے) قلم نے سب لکھ دیا ہے۔ اگر ساری دنیا مل کر تجھے اس

چیز کا فائدہ دینا چاہے جو اللہ تعالیٰ نے تیرے نصیب میں نہیں لکھی، تو یہ تجھے کچھ بھی فائدہ نہیں دے سکتی۔ اور ساری دنیا مل کر تجھے اس چیز کا نقصان دینا چاہے جو اللہ تعالیٰ نے تیری قسمت میں نہیں لکھا تو یہ تجھے کچھ بھی نقصان نہیں دے سکتی۔ اگر ہو سکے تو یقین کے ساتھ عمل کر، اگر نہیں کر سکتا تو صبر اختیار کر کیونکہ ناپسندیدہ چیز پر صبر کرنے میں بہت بھلائی موجود ہے۔ اور جان لو کہ صبر کے ساتھ ہی مدد ہے۔ اور جان لو کہ ہر تکلیف کے بعد کشادگی ہوتی ہے۔ اور جان لو کہ ہر تنگی کے بعد آسانی ہوتی ہے۔

❁❁ یہ حدیث کبیر ہے، اور اس کی سند عبدالملک بن عمیر کے واسطے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے، عالی ہے۔ تاہم شیخین نے اپنی ''صحیحین'' میں ''شہاب بن خراش'' اور ''قداح'' کی روایات نقل نہیں کیں۔

البتہ یہی حدیث اس مذکورہ اسناد کے علاوہ بھی دیگر کئی اسانید کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔

6304 – حَدَّثَنَا الشَّيْخُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِالْعَزِيْزِ، ثَنَا مُعَلَّى بْنُ مَهْدِيِّ، ثَنَا اَبُوْ شِهَابٍ، اَنْبَاَ عِيسَى بْنُ مُحَمَّدٍ الْقُرَشِيُّ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ لِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: احْفَظِ اللّٰهَ يَحْفَظْكَ، احْفَظِ اللّٰهَ تَجِدْهُ اَمَامَكَ، تَعَرَّفْ اِلَى اللّٰهِ فِي الرَّخَاءِ يَعْرِفْكَ فِي الشِّدَّةِ، وَاعْلَمْ اَنَّ مَا اَصَابَكَ لَمْ يَكُنْ لِيُخْطِئَكَ، وَمَا اَخْطَاَكَ لَمْ يَكُنْ لِيُصِيبَكَ، وَاعْلَمْ اَنَّ الْخَلَائِقَ لَوِ اجْتَمَعُوا عَلَى اَنْ يُعْطُوكَ شَيْئًا لَمْ يُرِدِ اللّٰهُ اَنْ يُعْطِيَكَ لَمْ يَقْدِرُوا عَلَيْهِ، وَلَوِ اجْتَمَعُوا اَنْ يَصْرِفُوا عَنْكَ شَيْئًا اَرَادَ اللّٰهُ اَنْ يُصِيبَكَ بِهِ لَمْ يَقْدِرُوا عَلَى ذٰلِكَ، فَاِذَا سَاَلْتَ فَاسْاَلِ اللّٰهَ، وَاِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ، وَاعْلَمْ اَنَّ النَّصْرَ مَعَ الصَّبْرِ، وَاَنَّ الْفَرَجَ مَعَ الْكَرْبِ، وَاَنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا، وَاعْلَمْ اَنَّ الْقَلَمَ قَدْ جَرَى بِمَا هُوَ كَائِنٌ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)6304 – عيسى بن محمد القرشي ليس بمعتمد

مذکرہ اسناد کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تو (حدود) اللہ کی حفاظت کر، اللہ تعالیٰ تیری حفاظت کرے گا، تو اللہ تعالیٰ (کے دین) کی حفاظت کر تو اس (کی مدد) کو اپنے سامنے پائے گا۔ اللہ تعالیٰ کو آسودگی میں یاد کیا کر، اللہ تعالیٰ تنگی میں تجھے یاد رکھے گا، اور اس بات کا یقین رکھو کہ جو معاملہ تجھے پیش آیا ہے، وہ آنا ہی تھا، وہ ٹل نہیں سکتا تھا۔ اور جو تجھے نہیں مل سکا، وہ ملنا ہی نہیں تھا۔ یہ بھی یقین رکھو کہ اگر ساری دنیا مل کر تجھے اس چیز کا فائدہ دینا چاہے جو اللہ تعالیٰ نے تیرے نصیب میں نہیں لکھی، تو یہ تجھے کچھ بھی فائدہ نہیں دے سکتی۔ اور ساری دنیا مل کر تجھے اس چیز کا نقصان دینا چاہے جو اللہ تعالیٰ نے تیری قسمت میں نہیں لکھا تو یہ تجھے کچھ بھی نقصان نہیں دے سکتی۔ جب بھی مانگنا ہو، اللہ سے

6304:مسند احمد بن حنبل - ومن مسند بنی هاشم' مسند عبد الله بن العباس بن عبد المطلب - حديث: 2722'معجم ابی يعلى الموصلی - باب إبراهيم' حديث: 94'المعجم الكبير للطبرانی - من اسمه عبد الله' وما اسند عبد الله بن عباس رضی الله عنهما - عبيد بن ابی مليكة ' حديث: 11038'مسند الشهاب القضاعی - احفظ الله يحفظك' حديث: 694'شعب الإيمان للبيهقی - الثانی عشر من شعب الإيمان باب فی الرجاء من الله تعالى' حديث: 1086

مانگواور جب بھی مدد طلب کرنی ہوتو اللہ تعالیٰ سے کرو۔ اور جان لو کہ صبر کے ساتھ ہی مدد ہے۔ اور جان لو کہ ہر تکلیف کے بعد کشادگی ہوتی ہے۔ اور جان لو کہ ہر تنگی کے بعد آسانی ہوتی ہے۔اور جان لو کہ (تقدیر کے) قلم نے وہ سب لکھ دیا ہے جو قیامت تک ہونے والا ہے۔

6305 - اَخْبَرَنَا الشَّيْخُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِالْعَزِيزِ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ يُونُسَ، ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ، حَدَّثَنِي اَبُو الطُّفَيْلِ، اَنَّهُ رَاَى مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَطُوفُ بِالْكَعْبَةِ وَعَنِ يَسَارِهِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ وَاَنَا اَتْلُوهُمَا فِي ظُهُورِهِمَا اَسْمَعُ كَلَامَهُمَا، فَطَفِقَ مُعَاوِيَةُ يَسْتَلِمُ رُكْنَي الْحَجَرِ فَيَقُوْلُ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَسْتَلِمُ هٰذَيْنِ الرُّكْنَيْنِ فَيَقُوْلُ مُعَاوِيَةُ: يَا ابْنَ عَبَّاسٍ، فَاِنَّهُ لَيْسَ شَيْءٌ مِنْهَا مَهْجُورًا، فَطَفِقَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَا يَذَرُهُ كُلَّمَا وَضَعَ يَدَهُ عَلَى شَيْءٍ مِنَ الرُّكْنَيْنِ اِلَّا قَالَ لَهُ ذٰلِكَ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6305 – صحيح

✧✧ ابوالطفیل فرماتے ہیں: انہوں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو بیت اللہ شریف کا طواف کرتے ہوئے دیکھا، آپ کی بائیں جانب حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما تھے، میں ان کے پیچھے پیچھے چل رہا تھا، اور ان کی گفتگو کی آواز مجھے آرہی تھی۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حجر اسود کے دونوں رکنوں کا استلام کیا، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے ان کو کہا: بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان رکنوں کا استلام نہیں کیا کرتے تھے۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے جواباً کہا: اے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما! یہاں پر کوئی بھی عمل چھوڑنے کے قابل نہیں ہے۔ اس کے بعد جب بھی حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کسی رکن پر ہاتھ رکھتے تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ان کی وہ بات دہراتے۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

6306 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِئٍ، ثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَوَّارٍ، ثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، اَنْبَاَ جَرِيرٌ، عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِيْ حَفْصَةَ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَلِيكٍ الْعِجْلِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَبْلَ مَوْتِهِ بِثَلَاثٍ يَقُوْلُ: اللّٰهُمَّ اِنِّي اَتُوبُ اِلَيْكَ مِمَّا كُنْتُ اُفْتِي النَّاسَ فِي الصَّرْفِ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَهُوَ مِنْ اَجَلِّ مَنَاقِبِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ رَجَعَ عَنْ فَتْوَى لَمْ يَنْقِمْ عَلَيْهِ فِي شَيْءٍ غَيْرَهَا "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6306 – صحيح

✧✧ عبداللہ بن ملیک بجلی فرماتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی وفات سے صرف تین دن پہلے ان کو یہ دعا مانگتے ہوئے سنا ہے کہ ''اے اللہ! میں لوگوں کو جو فتوے دیا کرتا تھا، میں اس سے توبہ کرتا ہوں۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے، اس حدیث میں آپ کی یہ سب سے بڑی فضیلت موجود ہے کہ آپ نے فتویٰ سے رجوع فرمالیا تھا۔ (آپ کی ذات پر اس ایک بات کے علاوہ اور کوئی اعتراض نہیں)

6307 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ الصَّفَّارُ، ثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اِسْحَاقَ، ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، ثَنَا اَيُّوبُ، عَنِ ابْنِ اَبِي مُلَيْكَةَ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ تَلا هٰذِهِ الْآيَةَ (اَيَوَدُّ اَحَدُكُمْ اَنْ تَكُونَ لَهُ جَنَّةٌ مِنْ نَخِيلٍ وَاَعْنَابٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهَارُ لَهُ فِيهَا مِنْ كُلِّ الثَّمَرَاتِ) (البقرة: 266) اِلٰى هَا هُنَا (فَاَصَابَهَا اِعْصَارٌ فِيهِ نَارٌ فَاحْتَرَقَتْ) (البقرة: 266) فَسَاَلَ عَنْهَا الْقَوْمَ، وَقَالَ: "فِيمَا تَرَوْنَ اَنْزَلَتْ (اَيَوَدُّ اَحَدُكُمْ اَنْ تَكُونَ لَهُ جَنَّةٌ) (البقرة: 266) ؟" فَقَالُوا: اللّٰهُ وَرَسُولُهُ اَعْلَمُ، فَغَضِبَ عُمَرُ وَقَالَ: "قُولُوا: نَعْلَمُ اَوْ لَا نَعْلَمُ، " فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فِي نَفْسِي شَيْءٌ مِنْهَا يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، قَالَ: يَا ابْنَ اَخِي قُلْ، وَلَا تَحْقِرْ نَفْسَكَ، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: ضُرِبَتْ مَثَلًا لِعَمَلٍ، فَقَالَ عُمَرُ: لِرَجُلٍ غَنِيٍّ يَعْمَلُ بِالْحَسَنَاتِ، ثُمَّ بَعَثَ اللّٰهُ لَهُ الشَّيْطَانَ يَعْمَلُ بِالْمَعَاصِي حَتّٰى اَغْرَقَ اَعْمَالَهُ كُلَّهَا، وَكَانَتْ لَهُ جَنَّةٌ فَاحْتَرَقَتْ عِنْدَ اَحْوَجَ مَا كَانَ اِلَيْهَا حِينَ كَثُرَ الْوَلَدُ وَبَلَغَ هُوَ الْكِبَرَ، قَالَ: اَتَبْغِي اَحَدُكُمْ اَنْ يُوَافِيَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَبْدٌ اَفْقَرُ مَا كَانَ اِلٰى عَمَلِهِ فَلَا يُوَافِي لَهُ شَيْءٌ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

✧✧ ابن ابی ملیکہ فرماتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے یہ آیات پڑھیں

''کیا کوئی شخص اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اس کا کھجوروں اور انگوروں کا باغ ہو جس کے نیچے بہتی ہوں اس میں اس شخص کے (مختلف قسم کے) پھل ہوں''۔

یہ آیت یہاں تک ہے:

فَاَصَابَهَا اِعْصَارٌ فِيهِ نَارٌ فَاحْتَرَقَتْ

پھر لوگوں سے ان آیات کے بارے میں پوچھا: ''ایود احدکم '' والی آیت کا شان نزول کیا ہے؟ لوگوں نے کہا: اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ یہ سن کر حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو غصہ آ گیا اور فرمانے لگے: (مجھے سیدھا جواب دو کہ) تمہیں پتا ہے یا نہیں؟ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: یا امیر المومنین! میرے دل میں ایک بات ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے میرے بھتیجے! اپنے آپ کو چھوٹا مت سمجھو، تم جو کہنا چاہتے ہو، کہو۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: یہ عمل کی مثال بیان کی گئی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ ایک مالدار شخص کی مثال ہے جو نیک اعمال کرتا ہے، پھر اللہ تعالیٰ اس پر ایک شیطان مسلط کر دیتا ہے جو اس سے گناہ کرواتا ہے، حتیٰ کہ اس کے تمام اعمال گناہوں میں ڈبو دیتا ہے، اس شخص کا باغ تھا، لیکن جب اس کی اولاد بڑھی، وہ خود بوڑھا ہو گیا، مسائل میں اضافہ ہوا، جب اس کو اس باغ کی زیادہ ضرورت پڑی، اس وقت وہ جل کر خاکستر ہو گیا۔ کیا تم میں سے کوئی شخص یہ پسند کرتا ہے کہ قیامت کے دن وہ شخص اپنے اعمال کا اجر پورا وصول کرنا چاہتا ہو، اور اس کو پورا عمل نہ دیا جائے۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔

6308 - حَدَّثَنَا اَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ بَكْرٍ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَاهُ اِبْرَاهِيمُ بْنُ هَانِئٍ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ

الْفَضْلِ الْبَجَلِيُّ، ثنا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، قَالَ: قَالَ لِي مُحَارِبُ بْنُ دِثَارٍ: هَلْ سَمِعْتَ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ يَذْكُرُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي الْكَوْثَرِ شَيْئًا، قُلْتُ: نَعَمْ، هُوَ الْخَيْرُ الْكَثِيرُ، قَالَ: سُبْحَانَ اللَّهِ، قَلَّ مَا يَسْقُطُ لِابْنِ عَبَّاسٍ، قُلْتُ: قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: لَمَّا نَزَلَتْ إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هُوَ نَهَرٌ فِي الْجَنَّةِ، حَافَتَاهُ مِنْ ذَهَبٍ، يَجْرِي عَلَى الدُّرِّ وَالْيَاقُوتِ، شَرَابُهُ أَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ، وَأَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ، فَقَالَ: صَدَقَ وَاللَّهِ ابْنُ عَبَّاسٍ هَذَا وَاللَّهِ الْخَيْرُ الْكَثِيرُ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ"

✧✧ عطاء بن سائب کہتے ہیں: محارب بن فضل بجلی نے مجھ سے پوچھا: کیاتم نے سعید بن جبیر سے، کوثر کے بارے میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا کوئی ارشاد سن رکھا ہے؟ میں نے کہا: جی ہاں۔ میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب یہ آیت

إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ

''بے شک ہم نے تمہیں خیر کثیر عطا کی''۔

نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ جنت میں بہنے والی ایک نہر ہے، جس کے کنارے سونے کے ہیں، موتیوں اور یاقوت پر بہتی ہے، اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید ہے، شہد سے زیادہ میٹھا ہے۔ محارب بن دثار فرماتے ہیں: اللہ کی قسم! ابن عباس نے بالکل سچ فرمایا: خدا کی قسم! یہی خیر کثیر ہے۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

ذِكْرُ وَفَاةِ عَبْدِاللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی وفات کا ذکر

6309 - أَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ السَّبِيعِيُّ بِالْكُوفَةِ، ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَازِمٍ الْغِفَارِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا نُعَيْمٍ يَقُولُ: مَاتَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ سَنَةَ ثَمَانٍ وَسِتِّينَ

✧✧ ابونعیم فرماتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا وصال مبارک ۶۸ ہجری کو ہوا۔

6310 - أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الْحَافِظُ، أَنْبَأَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ الثَّقَفِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ الْأَسَدِيُّ، ثَنَا أَبِي، ثَنَا أَشْعَثُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ، أَنَّهُ كَبَّرَ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ أَرْبَعًا، وَقَالَ: هَلَكَ رَبَّانِيُّ هَذِهِ الْأُمَّةِ

✧✧ اشعث کہتے ہیں: محمد بن حنفیہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا جنازہ پڑھایا، اوراس میں چار تکبیریں پڑھیں۔ اور فرمایا: اس امت کا ربانی فوت ہوگیا۔

6311 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفَضْلُ، ثنا جَدِّي، ثنا سُنَيْدُ بْنُ دَاوُدَ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، حَدَّثَنِي أَجْلَحُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ قَالَ: شَهِدْتُ جِنَازَةَ عَبْدِاللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا بِالطَّائِفِ فَرَأَيْتُ طَيْرًا أَبْيَضَ جَاءَ حَتّٰى دَخَلَ تَحْتَ الثَّوْبِ فَلَمْ يُزَحْزَحْ بَعْدُ

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 6311 – سكت عنه الذهبي في التلخيص

✧✧ ابوالزبیر فرماتے ہیں: میں طائف میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے جنازے میں شریک ہوا، میں نے دیکھا کہ ایک سفید رنگ کا پرندہ آیا اور کپڑے کے نیچے داخل ہوا، پھر باہر نہیں نکلا۔

6312 - وَأَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، ثنا الْفَضْلُ بْنُ إِسْحَاقَ الدُّورِيُّ، ثنا مَرْوَانُ بْنُ شُجَاعٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَجْلَانَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: "مَاتَ ابْنُ عَبَّاسٍ بِالطَّائِفِ، فَشَهِدْتُ جِنَازَتَهُ، فَجَاءَ طَيْرٌ لَمْ يُرَ عَلَى خِلْقَتِهِ وَدَخَلَ فِي نَعْشِهِ فَنَظَرْنَا وَتَأَمَّلْنَا هَلْ يَخْرُجُ فَلَمْ يُرَ أَنَّهُ خَرَجَ مِنْ نَعْشِهِ، فَلَمَّا دُفِنَ تُلِيَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ عَلَى شَفِيرِ الْقَبْرِ، وَلَا يُدْرَى مَنْ تَلَاهَا (يَا أَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِي إِلَى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَرْضِيَّةً فَادْخُلِي فِي عِبَادِي وَادْخُلِي جَنَّتِي) (الفجر: 28) " قَالَ: وَذَكَرَ إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ، وَعِيسَى بْنُ عَلِيٍّ أَنَّهُ طَيْرٌ أَبْيَضُ

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 6312 – سكت عنه الذهبي في التلخيص

✧✧ حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا وصال طائف میں ہوا، میں ان کے جنازہ میں شریک ہوا، (میں نے دیکھا) ایک پرندہ آیا، اس کی شکل وصورت عام پرندوں جیسی نہیں تھی۔ وہ آکر حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے کفن میں داخل ہوگیا، ہم کچھ دیر دیکھتے رہے کہ آیا یہ پرندہ واپس نکلتا ہے یا نہیں؟ لیکن وہ ان کے کفن سے باہر نہ نکلا، جب ان کو دفن کیا گیا تو لحد سے درج ذیل آیات کی تلاوت کی آواز آرہی تھی لیکن تلاوت کرنے والا کسی کو نظر نہ آیا۔

يَا أَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِي إِلَى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَرْضِيَّةً فَادْخُلِي فِي عِبَادِي وَادْخُلِي جَنَّتِي) (الفجر: 28)

(امام حاکم کہتے ہیں) اسماعیل بن علی رحمۃ اللہ علیہ اور عیسیٰ بن علی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: وہ سفید رنگ کا پرندہ تھا۔

6313 - أَخْبَرَنِي أَبُو يَحْيَى مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ يَزِيدَ الْمُقْرِءُ الْإِمَامُ بِمَكَّةَ حَرَسَهَا اللّٰهُ تَعَالَى، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ الصَّائِغُ، ثنا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ، ثنا هُشَيْمٌ، ثنا أَبُو حَمْزَةَ، ثنا عِمْرَانُ بْنُ عَطَاءٍ قَالَ: شَهِدْتُ وَفَاةَ ابْنِ عَبَّاسٍ بِالطَّائِفِ فَوَلِيَهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَنَفِيَّةِ وَكَبَّرَ عَلَيْهِ أَرْبَعًا، وَأَدْخَلَهُ الْقَبْرَ مِنْ قِبَلِ رِجْلَيْهِ وَضَرَبَ عَلَيْهِ الْبِنَاءَ ثَلَاثًا، وَالَّذِي حَفِظْنَا عَنْهُ نَحْوًا مِنْ أَرْبَعِمِائَةِ حَدِيثٍ

✧✧ عمران بن عطاء فرماتے ہیں: میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے جنازے میں طائف میں گیا تھا، محمد بن حنفیہ رضی اللہ عنہ نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی، اور اس میں چار تکبیریں کہی تھیں۔ اور ان کو قدموں کی جانب سے لحد میں اتارا گیا تھا اور تین

قطاروں میں ان پر اینٹیں برابر کی گئیں۔ہم نے ان سے جو احادیث یاد کی ہیں، ان کی تعداد ۴۰۰ کے قریب ہے۔

6314 – حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِئٍ، ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ، قَالَ: قَالَ ابْنُ وَاقِدٍ، ثَنَا عُمَرُ بْنُ عُقْبَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ شُعْبَةَ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ: مَاتَ ابْنُ عَبَّاسٍ سَنَةَ ثَمَانٍ وَسِتِّينَ بِالطَّائِفِ وَهُوَ ابْنُ خَمْسٍ وَسَبْعِينَ وَكَانَ يُصَفِّرُ لِحْيَتَهُ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے آزاد کردہ غلام حضرت شعبہ فرماتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے وصال مبارک سن ۶۸ ہجری کو طائف میں ہوا۔ وفات کے وقت ان کی عمر شریف ۷۵ برس تھی۔ آپ اپنی داڑھی پر زرد رنگ کا خضاب لگایا کرتے تھے۔

قَالَ اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ: قَالَ ابْنُ وَاقِدٍ: وَحَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْهَيْثَمِ، قَالَ: سَمِعْتُ شُعْبَةَ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ: وُلِدْتُ قَبْلَ الْهِجْرَةِ وَنَحْنُ فِي الشِّعْبِ فَتُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا ابْنُ ثَلَاثَ عَشْرَةَ قَالَ: وَتُوُفِّيَ ابْنُ عَبَّاسٍ سَنَةَ ثَمَانٍ وَسَبْعِينَ وَهُوَ ابْنُ اِحْدَى وَثَمَانِينَ سَنَةً

✧✧ ایک دوسری سند کے ہمراہ حضرت شعبہ کا یہ فرمان منقول ہے (آپ فرماتے ہیں) میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ''میں ہجرت سے پہلے شعب ابی طالب میں پیدا ہوا، جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہوا، اس وقت میری عمر ۱۳ برس تھی'' اور جب حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا انتقال ہوا، اس وقت ان کی عمر ۸۱ برس تھی۔

6315 – اَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْهَاشِمِيُّ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، ثَنَا عَبَّادُ بْنُ بِشْرٍ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ بَذِيمَةَ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: قَالَ يَزِيدُ بْنُ عُتْبَةَ بْنِ اَبِي لَهَبٍ يَذْكُرُ السَّحَابَ الَّتِي سَقَتْ قَبْرَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا:

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی قبر پر برسات نازل کرنے والے بادل کا تذکرہ کرتے ہوئے یزید بن عتبہ بن ابی لہب کہتے ہیں:

صَبَّتْ ثَلَاثًا سَمَاءُ اللّٰهِ رَحْمَتَهَا ... بِالْمَاءِ مَرَّتْ عَلَى قَبْرِ ابْنِ عَبَّاسٍ

قَدْ كَانَ يُخْبِرُنَا هٰذَا وَنَعْلَمُهُ ... عِلْمَ الْيَقِينِ فَمِنْ وَاعٍ وَمِنْ نَاسِي

اِنَّ السَّمَاءَ يَرْوِى الْقَبْرَ رَحْمَتَهُ ... هٰذَا لَعَمْرِى اَمْرٌ فِي يَدِ النَّاسِ

لَوْ كَانَ لِلْقَوْمِ رَأْىٌ يُعْصَمُونَ بِهِ ... عِنْدَ الْخُطُوبِ رَمُوكُمْ بِابْنِ عَبَّاسٍ

لِلّٰهِ دِرَايَتُهُ وَاَيُّمَا رَجُلٍ ... هَلْ مِثْلُهُ عِنْدَ فَصْلِ الْخُطَبِ فِي النَّاسِ

لَكِنْ رَمُوكُمْ بِشَيْخٍ مِنْ ذَوِي يُمْنٍ ... لَمْ يُدْرَ مَا ضَرْبُ اَخْمَاسٍ لِاَسْدَاسٍ

○ اللہ تعالیٰ کے آسمان کے بادل جب حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی قبر سے گزرے تو تین بار رحمت کی برکھا برسائی۔

○حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ہمیں ہرطرح کی خبریں دیتے تھے اور ہمیں ان پر پورا پورا یقین تھا۔لیکن کئی لوگوں نے ان کی باتوں کو یادرکھا اور کئی ان کو بھول گئے۔

○بے شک آسمان،ان کی قبرکوسیراب کرتا ہے،اورلوگوں نے خوداس کا مشاہدہ کیا ہے۔

○اگرلوگوں کی کوئی اپنی رائے ہوتی جس سے وہ اپنی حفاظت کرسکتے تو وہ تمہیں عبداللہ بن عباس کے سپرد کردیتے۔

○اللہ تعالیٰ ان پر رحم کرے،اچھی گفتگو میں کون شخص ان کا ہم پلہ ہے۔

○لیکن انہوں نے تمہیں ایسے برکت والے شخص کے پاس بھیجا ہے جو جانتا نہیں ہے کہ پانچ کو چھ سے ضرب دینے سے کیا نتیجہ نکلتا ہے۔

6316 – حَدَّثَنِیْ اَبُوْ بَکْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَیْهِ، ثَنَا اَبُوْ بَکْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرِ بْنِ مَطَرٍ، ثَنَا دَاوُدُ بْنُ عَمْرٍو الضَّبِّیُّ، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ اَبِی الزِّنَادِ، عَنْ اَبِیْهِ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسِ بْنِ اَبِیْ رَبِیعَةَ بْنِ الْحَارِثِ، اَنَّ حَسَّانَ بْنَ ثَابِتٍ قَالَ: اِنَّا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ طَلَبْنَا اِلٰی عُمَرَ اَوْ اِلٰی عُثْمَانَ – شَكَّ ابْنُ اَبِی الزِّنَادِ – فَمَشَیْنَا بِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ وَبِنَفَرٍ مَعَهُ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، فَتَکَلَّمَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَتَکَلَّمُوا، وَذَکَرُوا الْاَنْصَارَ وَمَنَاقِبَهُمْ فَاعْتَلَّ الْوَالِی، قَالَ حَسَّانُ: "وَکَانَ اَمْرًا شَدِیدًا طَلَبْنَاهُ، قَالَ: فَمَا زَالَ یُرَاجِعُهُمْ حَتّٰی قَامُوا وَعَذَرُوهُ، اِلَّا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ فَاِنَّهُ قَالَ: لَا وَاللّٰهِ مَا لِلْاَنْصَارِ مِنْ مَنْزِلٍ، لَقَدْ نَصَرُوا وَآوَوْا، وَذَکَرَ مِنْ فَضْلِهِمْ وَقَالَ: اِنَّ هٰذَا لَشَاعِرُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُنَافِحُ عَنْهُ، فَلَمْ یَزَلْ یُرَاجِعُهُ عَبْدُ اللّٰهِ بِکَلَامٍ جَامِعٍ یَسُدُّ عَلَیْهِ کُلَّ حَاجَةٍ، فَلَمْ یَجِدْ بُدًّا مِنْ اَنْ قَضَی حَاجَتَنَا، قَالَ: فَخَرَجْنَا وَقَدْ قَضَی اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ حَاجَتَنَا بِکَلَامِهِ، فَاَنَا آخِذٌ بِیَدِ عَبْدِاللّٰهِ اُثْنِیَ عَلَیْهِ وَاَدْعُو لَهُ، فَمَرَرْتُ فِی الْمَسْجِدِ بِالنَّفَرِ الَّذِینَ کَانُوا مَعَهُ، فَلَمْ یَبْلُغُوا مَا بَلَغَ، فَقُلْتُ حَیْثُ یَسْمَعُونَ: اِنَّهُ کَانَ اَوْلَا کُمْ بِنَا، قَالُوا: اَجَلْ، فَقُلْتُ لِعَبْدِ اللّٰهِ: اِنَّهَا وَاللّٰهِ صُبَابَةُ النُّبُوَّةِ وَوَارِثُهُ اَحْمَدُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ اَحَقَّکُمْ بِهَا، " قَالَ حَسَّانُ: وَاَنَا اُشِیرُ اِلٰی عَبْدِاللّٰهِ

✧✧حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم گروہ انصار، حضرت عمر رضی اللہ عنہ یا (شاید) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خدمت مطالبہ لے کر گئے (اس میں ابوالزناد راوی کو شک ہے) پھر ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کی ایک جماعت کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس گئے،اوران سے بات چیت کی۔ان کے درمیان انصار کا اوران کے مناقب کا تذکرہ ہوا۔وہاں کا والی مریض تھا،حضرت حسان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: وہ معاملہ بہت شدید تھا جو ہم نے طلب کیا تھا۔حضرت حسان رضی اللہ عنہ مسلسل اس بات پرلوگوں کوترغیب دلاتے رہے،حتیٰ کہ لوگ اٹھ کر کھڑے ہوگئے اورحضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے سوا کوئی شخص بھی اس کا عذر ثابت نہ کرسکا،انہوں نے کہا: خدا کی قسم! ہم کسی طور بھی انصار کو نیچا نہیں کرسکتے،انہوں نے اہل اسلام کو ٹھکانہ دیا اوران کی مدد کی،اس کے علاوہ بھی انصار کے بہت سارے فضائل بیان کئے،بے شک حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ رسول

اللہ ﷺ کے شاعر ہیں، وہ رسول اللہ ﷺ کا دفاع کیا کرتے تھے۔حضرت عبداللہ بن عباس ؓ مسلسل انتہائی جامع مانع انداز میں ان کا دفاع کرتے رہے، حتیٰ کہ ہماری حاجت پوری کرنے کے سوا ان کو کوئی چارہ نہ رہا، پھر ہم لوگ وہاں سے نکلے اور اللہ تعالیٰ نے حضرت عبداللہ بن عباس ؓ کی گفتگو کی برکت سے ہماری حاجت پوری کردی تھی۔ میں حضرت عبداللہ بن عباس ؓ کا ہاتھ تھامے ہوئے تھا اور ان کی تعریفیں کر رہا تھا اور ان کے لئے دعائیں کر رہا تھا، ہمارا گزر مسجد میں بیٹھی ہوئی ایک جماعت کے پاس سے ہوا جو کہ حضرت حسان کے حمایتی تھے۔لیکن وہ لوگ وہاں نہیں پہنچے تھے، میں نے ان کو سنا کر کہا: ہماری بہ نسبت ان کا تم پر زیادہ حق ہے۔انہوں نے کہا: جی ہاں۔ میں نے حضرت عبداللہ بن عباس ؓ کے بارے میں کہا: بے شک وہ نبوت کا تتمہ ہے، وہ احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ کے وارث ہیں۔وہ تم سے زیادہ حقدار ہیں۔حضرت حسان ؓ فرماتے ہیں: یہ کہتے ہوئے میں حضرت عبداللہ بن عباس ؓ کی جانب اشارہ کر رہا تھا۔

إِذَا قَالَ لَمْ يَتْرُكْ مَقَالًا لِقَائِلٍ ... بِمُلْتَقِطَاتٍ لَا يُرَى بَيْنَهَا فَصْلَا

كَفَى وَشَفَى مَا فِي الصُّدُورِ فَلَمْ يَدَعْ ... لِذِي إِرْبَةٍ فِي الْقَوْلِ جِدًّا وَلَا هَزْلَا

سَمَوْتُ إِلَى الْعُلْيَا بِغَيْرِ مَشَقَّةٍ ... فَنِلْتُ ذُرَاهَا لَا دُنْيَا وَلَا وَعَلَا

○جب انہوں نے گفتگو کی تو اس میں ایسا تسلسل تھا کہ کسی کہنے والے کے لئے کچھ چھوڑا ہی نہیں۔

○جو کچھ دلوں میں تھا وہ سب بیان کردیا اور بات چیت کے لئے ارباب رائے کے لئے اعتراض کی کوئی گنجائش نہ چھوڑی۔

○میں بلندی کی طرف چڑھا بغیر مشقت کے، میں نے اس کی انتہاء کو پالیا جو کہ نہ قریب تھی نہ دور۔

6317 – حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَطَّةَ بْنِ اِسْحَاقَ الْاَصْبَهَانِيُّ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْجَهْمِ الْاَصْبَهَانِيُّ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: وَحَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الْحَكَمِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، قَالَ: رَاَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَلْبَسُ الْمُطَرَّفَ مِنَ الْخَزِّ الْمَنْصُوبِ الْحَوَافِي بِمُزَالِفَ وَيَاْخُذُهُ بِاَلْفٍ

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 6317 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

قَالَ ابْنُ عُمَرَ: وَحَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَتْنِيْ اُمُّ بَكْرٍ بِنْتُ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ، اَنَّ مِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ اعْتَلَّ فَجَاءَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ نِصْفَ النَّهَارِ يَعُوْدُهُ فَقَالَ لَهُ الْمِسْوَرُ: يَا اَبَا عَبَّاسٍ، هٰذَا سَاعَةٌ غَيْرُ هٰذِهٖ، قَالَ: فَقَالَ: اِنَّ اَحَبَّ السَّاعَاتِ اِلَيَّ اَنْ اُوَدِّيَ فِيْهَا الْحَقَّ اِلَيْكَ اَشَقُّهَا عَلَيَّ

قَالَ ابْنُ عُمَرَ: وَحَدَّثَنِيْ اِسْحَاقُ بْنُ يَحْيٰى، ثَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ الْحَضْرَمِيُّ قَالَ: رَاَيْتُ قَبْرَ ابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ الْحَنَفِيَّةِ قَائِمٌ عَلَيْهِ فَاَمَرَ بِهٖ اَنْ يُسَطَّحَ

✧✧ حضرت عکرمہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو دیکھا، وہ گاؤں میں جاتے تو ریشم کی کڑھائی والا جبہ پہنا کرتے تھے۔

حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی اُمّ بکر فرماتی ہیں: حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ بیمار ہو گئے، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما دوپہر کے وقت ان کی عیادت کے لئے تشریف لائے، حضرت مسور نے ان سے کہا: یہ وقت تو عیادت کے لئے مناسب نہیں ہے (آپ ٹھہر جاتے اور شام کو تشریف لے آتے) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میری نگاہ میں وہ وقت سب سے زیادہ اہم ہے جس کے اندر میں کوئی حق ادا کرلوں، خواہ اس میں مجھے مشقت ہی کیوں نہ اٹھانی پڑے۔

6318 - اَخْبَرَنِیْ قَاضِی قُضَاةِ الْمُسْلِمِينَ اَبُو الْحُسَيْنِ مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ عَلِيٍّ، ثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْجُرَيْرِيُّ، ثَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ اَحْمَدُ بْنُ الْحَارِثِ الْحَرَّانِيُّ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَدِينِيُّ، ثَنَا سُحَيْمُ بْنُ حَفْصٍ، قَالَ: قَالَ اَبُوْ بَكْرَةَ: قَدِمَ عَلَيْنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ الْبَصْرَةَ وَمَا فِي الْعَرَبِ مِثْلُهُ جِسْمًا وَعِلْمًا وَثِيَابًا وَجَمَالًا وَكَمَالًا قَالَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: وَوَلَدَ عَبْدُاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَلِيًّا وَهُوَ سَيِّدُ وَلَدِهِ، وُلِدَ سَنَةَ اَرْبَعِينَ، وَيُقَالُ وُلِدَ عَامَ الْجَمَلِ سَنَةَ سِتٍّ وَثَلَاثِينَ، وَكَانَ اَجْمَلَ قُرَشِيٍّ عَلَى الْاَرْضِ وَاَوْسَمَهُ، وَاَكْثَرَهُ صَلَاةً، وَكَانَ يُدْعَى السَّجَّادُ، وَفِي عَقِبِهِ الْخِلَافَةُ، وَعَبَّاسًا، وَهُوَ اَكْبَرُ وَلَدِهِ، وَبِهِ كَانَ يُكَنَّى، وَمُحَمَّدٌ، وَعُبَيْدُ اللّٰهِ، وَالْفَضْلُ، وَلُبَابَةُ اُمُّهُمْ زُرْعَةُ بِنْتُ مُسَرِّحِ بْنِ كَرِبَ بْنِ وَلِيعَةَ، وَمُسَرِّحٌ اَحَدُ الْمُلُوكِ الْاَرْبَعَةِ، وَلَا بَقِيَّةَ لِلْعَبَّاسِ، وَعُبَيْدُ اللّٰهِ، وَالْفَضْلُ، وَمُحَمَّدٌ بَنِي عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ، وَاَمَّا لُبَابَةُ بِنْتُ عَبْدِاللّٰهِ فَاِنَّهَا كَانَتْ تَحْتَ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ فَوَلَدَتْ لَهُ وَلِوَلَدِهَا اَعْقَابٌ، وَاَسْمَاءُ بِنْتُ عَبْدِاللّٰهِ كَانَتْ عِنْدَ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْعَبَّاسِ، فَوَلَدَتْ لَهُ حَسَنًا، وَحُسَيْنًا، وَاُمُّهَا اُمُّ وَلَدٍ

✧✧ ابوبکرہ فرماتے ہیں: "بصرة" میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ہمارے پاس تشریف لائے، پورے عرب میں ان جیسا جسیم، عالم، اور ان جیسا صاحب جمال وکمال اور خوش لباس شخص کوئی نہیں تھا۔ علی بن محمد فرماتے ہیں: عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی اولاد امجاد میں سے "علی" بھی ہیں۔ یہ ان کی اولاد کے سردار ہیں۔ ۴۰ ہجری میں یہ پیدا ہوئے تھے۔ بعض مؤرخین کا یہ کہنا ہے کہ یہ جنگ جمل والے سال سن ۳۶ ہجری کو پیدا ہوئے۔ یہ بھی روئے زمین پر سب قریشیوں سے خوبصورت تھے۔ نماز کے پابند تھے، ان کو "سجاد" کے نام سے پکارا جاتا تھا، ان کے بعد خلافت ان کے خاندان میں رہی، ان کے ایک بیٹے کا نام "عباس" تھا، یہ حضرت ابن عباس کے سب سے بڑے بیٹے تھے۔ اور انہی کے نام سے ان کی کنیت "ابوالعباس" تھی۔ ان کے ایک بیٹے کا نام "محمد"۔ ایک کا نام "فضل" اور ایک کا نام "لبابہ" تھا۔ ان سب کی والدہ "زرعہ بنت مسرح بن کرب بن ولیعہ" تھیں۔ اور مسرح چار بادشاہوں میں سے ایک تھے۔ اور عباس کی کوئی اولاد نہ تھی اور عبید اللہ، فضل اور محمد یہ سب حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی اولادیں ہیں۔ اور لبابہ بنت عبداللہ، علی بن عبداللہ بن جعفر بن ابی طالب کے نکاح میں تھیں۔ ان کے بطن سے بھی اولاد پیدا ہوئی تھی اور ان کی اولادوں کی بھی اولادیں تھیں۔ اور اسماء بنت عبداللہ، حضرت عبداللہ بن عبداللہ بن

عباس رضی اللہ عنہما کے نکاح میں تھیں۔ ان کے ہاں حسن اور حسین پیدا ہوئے، ان (اسماء بنت عبداللہ) کی والدہ اُمّ ولد تھیں۔

6319 – حَدَّثَنَا اَبُوْ عَلِيٍّ الْحَافِظُ، اَنْبَاَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نَاجِيَةَ، ثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ وَهْبٍ الْوَاسِطِيُّ، ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ، ثَنَا الْاَعْمَشُ، عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ قَالَ: لَمَّا كُفَّ بَصَرُ ابْنِ عَبَّاسٍ اَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ لَهُ: اِنَّكَ اِنْ صَبَرْتَ لِي سَبْعًا لَمْ تُصَلِّ اِلَّا مُسْتَلْقِيًا تُومِءُ اِيمَاءً دَاوَيْتُكَ فَبَرَاْتَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى، " فَاَرْسَلَ اِلٰى عَائِشَةَ وَاَبِي هُرَيْرَةَ وَغَيْرِهِمَا مِنْ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلٌّ يَقُوْلُ: اَرَاَيْتَ اِنْ مُتَّ فِي هٰذَا السَّبْعِ كَيْفَ تَصْنَعُ بِالصَّلَاةِ؟ " فَتَرَكَ عَيْنَهُ وَلَمْ يُدَاوِهَا

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6319 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت مسیب بن رافع فرماتے ہیں: جس زمانے میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی بینائی زائل ہوگئی تھی، ان دنوں کی بات ہے کہ ایک آدمی ان کے پاس آیا اور کہنے لگا: اگر آپ مجھے سات دن کا موقع دیں اور میری بات مانیں تو میں آپ کا علاج کرسکتا ہوں اور آپ ٹھیک ہوجائیں گے۔ سات دن لیٹ کر اشارے سے نماز پڑھنی ہے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اُمّ المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی جانب پیغام بھیجا اور اس بارے میں مسئلہ دریافت کیا۔ سب نے کہا: اگر آپ ان سات ایام میں فوت ہوگئے تو آپ کی نمازوں کا کیا بنے گا؟ چنانچہ انہوں نے اپنی آنکھوں کا علاج چھوڑ دیا اور اس سے دوا نہ لی۔

ذِكْرُ مَنَاقِبِ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ کے فضائل

6320 – اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الثَّقَفِيُّ، ثَنَا مُوسَى بْنُ زَكَرِيَّا، ثَنَا خَلِيفَةُ بْنُ خَيَّاطٍ، قَالَ: " عَوْفُ بْنُ مَالِكٍ يُكَنّٰى اَبَا عَبْدِالرَّحْمٰنِ، وَيُقَالُ: اَبَا عَمْرٍو مِنْ سَاكِنِي الشَّامِ "

✧✧ خلیفہ بن خیاط کہتے ہیں: حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ کی کنیت "ابوعبدالرحمٰن" تھی۔ بعض مورخین نے کہا ہے کہ ان کی کنیت "ابوعمرو" تھی، آپ ملک شام کے رہنے والے تھے۔

6321 – فَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مُظَفَّرٍ الْحَافِظُ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ خُزَيْمٍ، ثَنَا اَبُوْ زُرْعَةَ قَالَ: عَوْفُ بْنُ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيُّ يُكَنّٰى اَبَا مُحَمَّدٍ وَكَانَ مَنْزِلُهُ بِحِمْصَ

✧✧ ابوزرعہ فرماتے ہیں: حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ کی کنیت "ابوعمرو" تھی، ان کا گھر "حمص" میں تھا۔

6322 – حَدَّثَنَا عَبْدُ الْبَاقِي بْنُ قَانِعٍ الْحَافِظُ، ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْيَزِيدِيُّ، ثَنَا اَبُوْ حَسَّانَ الزِّيَادِيُّ، ثَنَا هِشَامُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ السَّائِبِ الْكَلْبِيُّ، قَالَ: عَوْفُ بْنُ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيُّ وَجَّهَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ نَزَلَتْ عَلَيْهِ الصَّدَقَةُ اَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ لِعَوْفٍ: اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَدْ اَنْزَلَ الصَّدَقَةَ، قَالَ: وَمَا الصَّدَقَةُ؟ قَالَ: مِنْ كُلِّ اَرْبَعِينَ نَاقَةً نَاقَةٌ، قَالَ: فَاعْتَرِضْنَا، فَخُذْ نَاقَةً، فَاعْتَرَضَهَا اَبُوْ

بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَاَخَذَ نَاقَةً لِرَحْلِهِ، فَقَالَ عَوْفٌ: اِنَّهَا لَرَحْلِي، فَقَالَ لَهُ اَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اِنَّهَا لَاَعْظَمُ لِاَجْرِكَ، قَالَ: فَسُقْ حِقَّهَا، فَسَاقَهَا اَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَحِقَّهَا اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَخْبَرَهُ بِصَنِيعِ عَوْفٍ وَقَوْلِهِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ارْجِعْ اِلَيْهِ فَاَخْبِرْهُ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ بَنَى لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ

✧✧ ہشام بن محمد بن سائب کلبی فرماتے ہیں: جب زکوٰۃ کی فرضیت کا حکم نازل ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو ان کی جانب بھیجا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہا: بے شک اللہ تعالیٰ نے زکوٰۃ کا حکم نازل فرمایا ہے۔ حضرت عوف نے پوچھا: زکوٰۃ کا نصاب کیا ہے؟ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ۴۰ اونٹوں میں ایک اونٹ۔ حضرت عوف رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ معائنہ فرمایئے اور ایک اونٹنی لے جایئے، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے معائنہ کیا اور سواری کے لئے ایک اونٹنی لے لی، حضرت عوف رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ تو میری سواری کے لئے ہے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کے بدلے اللہ تعالیٰ تمہیں بہت اجر عطا فرمائے گا، حضرت عوف رضی اللہ عنہ نے کہا: تو پھر اس کا بچھڑا بھی ساتھ لے جایئے، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ وہ اونٹنی اور اس کا بچہ ساتھ لے کر رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو گئے، اور حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ کے حسن عمل اور حسن اخلاق کے بارے میں حضور ﷺ کو بتایا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: واپس جاؤ اور عوف کو بتا دو کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے بدلے میں اس کے لئے جنت میں گھر بنا دیا ہے۔

6323 - حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ الْاَصْبَهَانِيُّ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ قَالَ: عَوْفُ بْنُ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيُّ شَهِدَ خَيْبَرَ مَعَ الْمُسْلِمِينَ، وَكَانَتْ مَعَهُ رَايَةُ اَشْجَعَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ، ثُمَّ تَحَوَّلَ عَوْفٌ اِلَى الشَّامِ فِي خِلَافَةِ اَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَنَزَلَ حِمْصَ وَبَقِيَ اِلَى اَوَّلِ خِلَافَةِ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَرْوَانَ، ثُمَّ مَاتَ سَنَةَ ثَلَاثٍ وَسَبْعِينَ، وَكَانَ يُكَنَّى اَبَا عَمْرٍو

✧✧ محمد بن عمرو کہتے ہیں: حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ جنگ خیبر میں مسلمانوں کے ہمراہ شریک ہوئے، اور فتح مکہ کے موقع پر قبیلہ اشجع کا علم انہی کے ہاتھ میں تھا۔ اس کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں حضرت عوف رضی اللہ عنہ ملک شام چلے گئے تھے، حمص میں رہائش پذیر رہے، اور عبدالملک بن مروان کی حکومت کے اوائل تک زندہ رہے، ۷۳ ہجری کو آپ کا وصال ہوا۔ آپ کی کنیت "ابوعمرو" تھی۔

6324 - اَخْبَرَنَا اَبُو بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ سَلْمَانَ بْنِ الْحَسَنِ الْفَقِيهُ بِبَغْدَادَ، ثَنَا هِلَالُ بْنُ الْعَلَاءِ الرَّقِّيُّ، ثَنَا اَبِي، ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو، حَدَّثَنِي اِسْحَاقُ بْنُ رَاشِدٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ، عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ فِي اٰخِرِ السَّحَرِ وَهُوَ فِي فُسْطَاطِهِ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ وَقُلْتُ: اَدْخُلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ فَقَالَ: ادْخُلْ، فَقُلْتُ: كُلِّي، فَقَالَ: كُلُّكَ، ثُمَّ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " سِتٌّ قَبْلَ السَّاعَةِ: اَوَّلُهُنَّ مَوْتُ نَبِيِّكُمْ،

قُلْ: اِحْدَى " قُلْتُ: اِحْدَى، " وَالثَّانِيَةُ فَتْحُ بَيْتِ الْمَقْدِسِ قُلِ: اثْنَيْنِ " قُلْتُ: اثْنَيْنِ، ثُمَّ قَالَ: " وَالثَّالِثَةُ مُوْتَانٌ يَأْخُذُكُمْ كَقُعَاصِ الْغَنَمِ قُلْ: ثَلَاثَةً " قُلْتُ: ثَلَاثًا، قَالَ: " وَالرَّابِعَةُ يُفِيضُ فِيكُمُ الْمَالُ حَتّٰى اَنَّ الرَّجُلَ لَيُعْطٰى مِائَةَ دِيْنَارٍ فَيَظَلُّ يَتَسَخَّطُهَا قُلْ: اَرْبَعًا " قُلْتُ: اَرْبَعًا " وَالْخَامِسَةُ فِتْنَةٌ تَكُونُ فِيكُمْ، قَلَّمَا يَبْقٰى فِيكُمْ بَيْتُ وَبَرٍ وَلَا مَدَرٍ اِلَّا دَخَلَتْهُ قُلْ: خَمْسًا " قُلْتُ: خَمْسًا وَالسَّادِسَةُ هُدْنَةٌ تَكُونُ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ بَنِي الْاَصْفَرِ فَيَجْتَمِعُونَ لَكُمْ قَدْرَ حَمْلِ امْرَاَةٍ، ثُمَّ يَغْدِرُونَ بِكُمْ فَيُقْبِلُوْنَ فِي ثَمَانِيْنَ رَايَةٍ كُلُّ رَايَةٍ اثْنَا عَشَرَ اَلْفًا

(التعليق - من تلخيص الذهبی) 6324 - سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: غزوہ تبوک کے موقع پر میں رات کے آخری پہر میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ ﷺ اس وقت اپنے خیمے میں تھے۔ میں نے حضور ﷺ کو سلام کیا اور اندر آنے کی اجازت طلب کی، آپ ﷺ نے اجازت عطا فرمادی۔ حضور ﷺ نے فرمایا: قیامت سے پہلے چھ واقعات ہوں گے،

(۱) تمہارے نبی کا انتقال ہوگا۔ حضور ﷺ نے فرمایا: کہو: ایک۔ میں نے کہا: ایک۔

(۲) بیت المقدس فتح ہوگا۔

(۳) موتان کی بیماری تمہیں اس طرح پکڑ لے گی جیسے جانوروں کو قعاص نامی بیماری پکڑتی ہے۔

(۴) مال کی حرص اتنی بڑھ جائے گی کہ ایک آدمی سو دینار پا کر بھی خوش نہیں ہوگا۔

(۵) ایک فتنہ ایسا عام ہوگا کہ ہر خاص و عام چھوٹے بڑے گھر میں داخل ہو جائے گا۔

(۶) پھر تمہارے اور بنی اصفر کے درمیان صلح ہو جائے گی، وہ لوگ ایک عورت کے حمل کے دوران کی مقدار تک تمہارے ساتھ رہیں گے۔ پھر وہ تمہارے عہد توڑ دینگے، پھر یہ لوگ ۸۰ جھنڈے لے کر تم پر حملہ آور ہوں گے اور ہر جھنڈے کے نیچے ۱۲ ہزار کا لشکر ہوگا۔

6325 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَغْدَادِيُّ بِنَيْسَابُورَ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ، ثَنَا صَالِحٌ السَّهْمِيُّ، ثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ، ثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ،

6324: صحيح البخاری - كتاب الجزية' باب ما يحذر من الغدر - حديث: 3021' سنن ابن ماجه - كتاب الفتن' باب اشراط الساعة - حديث: 4040' صحيح ابن حبان - كتاب التاريخ' ذكر الإخبار عن فتح المسلمين بيت المقدس بعده - حديث: 6784' مصنف ابن ابی شيبة - كتاب الفتن' من كره الخروج فی الفتنة وتعوذ عنها - حديث: 36696' مسند احمد بن حنبل - مسند الانصار' حديث عوف بن مالك الاشجعی الانصاری - حديث: 23361' البحر الزخار مسند البزار - من حديث عوف بن مالك الاشجعی' حديث: 2373' الآحاد والمثانی لابن ابی عاصم - ومن اشجع اشجع بن ريث بن غطفان بن قيس بن عيلان' حديث: 1160' المعجم الاوسط للطبرانی - باب الالف' من اسمه احمد - حديث: 57' المعجم الكبير للطبرانی - من اسمه عبد الله' من اسمه عابس - ابو إدريس الخولانی ' حديث: 14912

6325: المعجم الكبير للطبرانی - من اسمه عبد الله' من اسمه عابس - جبير بن نفير الحضرمی ' حديث: 14929

عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: تَفْتَرِقُ اُمَّتِي عَلَى بِضْعٍ وَسَبْعِيْنَ فِرْقَةً، اَعْظَمُهَا فِتْنَةً عَلَى اُمَّتِي قَوْمٌ يَقِيسُونَ الْاُمُورَ بِرَاْيِهِمْ فَيُحِلُّونَ الْحَرَامَ وَيُحَرِّمُونَ الْحَلَالَ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6325 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✦✦ حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت ستر سے زائد فرقوں میں بٹ جائے گی۔ میری امت کا سب سے بڑا فتنہ یہ ہوگا کہ لوگ اپنی رائے سے امور میں قیاس کریں گے اور حلال چیزوں کو حرام کردیں گے اور حرام کو حلال کردیں گے۔

ذِكْرُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

حضرت عبداللہ بن زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کے فضائل

6326 – حَدَّثَنِي اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَرْبِيُّ، حَدَّثَنِي مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الزُّبَيْرِيُّ قَالَ: اَوَّلُ مَوْلُودٍ وُلِدَ بَعْدَ الْهِجْرَةِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ بْنِ خُوَيْلِدِ بْنِ اَسَدِ بْنِ عَبْدِالْعُزَّى، وَاُمُّهُ اَسْمَاءُ بِنْتُ اَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَاُمُّهَا قَيْلَةُ بِنْتُ عَبْدِالْعُزَّى بْنِ عَبْدِاَسَدِ بْنِ نَصْرِ بْنِ مَالِكِ بْنِ حِسْلِ بْنِ عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ، وَعَبْدُ اللّٰهِ يُكَنَّى اَبَا بَكْرٍ

✦✦ مصعب بن عبداللہ زبیری فرماتے ہیں: ہجرت کے بعد سب سے پہلے پیدا ہونے والے ''حضرت عبداللہ بن زبیر بن عوام بن خویلد بن اسد بن عبدالعزیٰ رضی اللہ عنہ'' ہیں۔ ان کی والدہ ''حضرت اسماء بنت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہا ہیں۔ اور اسماء کی والدہ ''قیلہ بنت عبدالعزیٰ بن عبداسد بن نصر بن مالک بن حصل بن عامر بن لوی'' ہیں۔ حضرت عبداللہ بن زبیر بن عوام کی کنیت ''ابوبکر'' تھی۔

6327 – حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِسْحَاقَ الصَّيْدَلَانِيُّ، ثَنَا السَّرِيُّ بْنُ خُزَيْمَةَ، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ، ثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عَامِرٍ، عَنْ اُمِّ كُلْثُومٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمَّى عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ عَبْدَ اللّٰهِ

✦✦ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: حضرت عبداللہ بن زبیر کا نام ''عبداللہ'' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رکھا تھا۔

6328 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَغْدَادِيُّ بِنَيْسَابُورَ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوبَ الْعَلَّافُ بِمِصْرَ، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ اَبِي مَرْيَمَ، ثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اَبِي عَبَّادٍ الْمَكِّيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ الطَّائِفِيُّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ التَّارِيخُ مِنَ السَّنَةِ الَّتِي قَدِمَ فِيهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ، وَفِيهَا وُلِدَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ

✦✦ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ہجری سال کا آغاز اس وقت ہوا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے، اور اسی سال ''عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ'' پیدا ہوئے۔

6329 – اَخْبَرَنَا اَبُو الْحُسَيْنِ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ السَّبِيعِيُّ بِالْكُوفَةِ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَكَمِ الْجُبَيْرِيُّ، ثَنَا اَبُو نُعَيْمٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شَرِيكٍ، حَدَّثَنِي ابْنُ اَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ: سُمِّيتُ بِاسْمِ جَدِّي اَبِي بَكْرٍ، وَكُنِّيتُ بِكُنْيَتِهِ وَكَانَ لِعَبْدِ اللّٰهِ كُنْيَتَانِ: اَبُوْ بَكْرٍ وَاَبُوْ خُبَيْبٍ "

✧✧ عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میرا نام میرے نانا حضرت ابوبکر کے نام پر رکھا گیا اور انہی کی کنیت پر میری کنیت رکھی گئی۔ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کی دو کنیتیں تھیں۔ ''ابوبکر'' اور ''ابوخبیب''۔

6330 – اَخْبَرَنِي اِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ بْنِ مُحَمَّدٍ الشَّعْرَانِيُّ، ثَنَا جَدِّي، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ، حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، حَدَّثَنِي هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: خَرَجَتْ اَسْمَاءُ بِنْتُ اَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا حِينَ هَاجَرَتْ اِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ حَامِلٌ بِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ فَنَفِسَتْهُ، فَاَتَتْ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُحَنِّكَهُ، فَاَخَذَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعَهُ فِي حِجْرِهِ وَاُتِيَ بِتَمْرَةٍ فَمَصَّهَا، ثُمَّ مَضَغَهَا، ثُمَّ وَضَعَهَا فِي فِيهِ فَحَنَّكَهُ بِهَا، فَكَانَ اَوَّلُ شَيْءٍ دَخَلَ بَطْنَهُ رِيقُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَتْ: ثُمَّ مَسَحَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَمَّاهُ عَبْدَ اللّٰهِ، ثُمَّ جَاءَ بَعْدُ وَهُوَ ابْنُ سَبْعِ سِنِينَ اَوِ ابْنُ ثَمَانِ سِنِينَ لِيُبَايِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَهُ الزُّبَيْرُ بِذٰلِكَ، فَتَبَسَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ رَآهُ مُقْبِلًا وَبَايَعَهُ، وَكَانَ اَوَّلَ مَنْ وُلِدَ فِي الْاِسْلَامِ بِالْمَدِينَةِ مَقْدَمَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَانَتِ الْيَهُودُ تَقُولُ: قَدْ اَخَذْنَاهُمْ فَلَا يُولَدُ لَهُمْ بِالْمَدِينَةِ وَلَدٌ ذَكَرٌ، فَكَبَّرَ اَصْحَابُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ وُلِدَ عَبْدُ اللّٰهِ، وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ حِينَ سَمِعَ تَكْبِيرَ اَهْلِ الشَّامِ وَقَدْ قَتَلُوا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ: الَّذِينَ كَبَّرُوا عَلٰى مَوْلِدِهِ خَيْرٌ مِنَ الَّذِينَ كَبَّرُوا عَلٰى قَتْلِهِ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)6330 – عبد الله بن محمد بن يحيى بن عروة تركه أبو حاتم

✧✧ ہشام بن عروہ کہتے ہیں: جب حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہما نے ہجرت کی، اس وقت آپ حاملہ تھیں، آپ کے پیٹ میں عبداللہ بن زبیر تھے، جب ولادت ہوئی تو حضرت اسماء، حضرت عبداللہ بن زبیر کو گھٹی دلانے کے لئے انہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں لے آئیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اپنی گود میں لیا، کھجور چبا کر ان کے منہ میں ڈالی۔ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے منہ میں سب سے پہلے جو چیز گئی وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا لعاب مبارک تھا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر اپنا دست مبارک پھیرا اور ان کا نام ''عبداللہ'' رکھا۔ پھر حضرت زبیر کے کہنے پر سات یا آٹھ سال کی عمر میں ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کے لئے پیش کیا گیا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو آتے ہوئے دیکھا تو مسکرا دیئے، اور ان کی بیعت لے لی۔ ہجرت کے بعد مدینہ منورہ میں یہ سب سے پہلی پیدائش تھی۔ یہودی کہتے تھے: ہم نے ان پر بندش لگا دی ہے، مسلمانوں کے ہاں اولاد نرینہ پیدا نہیں ہو سکتی۔ پھر جب حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کی ولادت ہوئی تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے نعرہ تکبیر بلند کیا۔

جب اہل شام نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کو شہید کیا تو اس وقت ان لوگوں کی تکبیر کی آواز سنی تو حضرت عبداللہ بن عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کہا: جن لوگوں نے ان کی پیدائش پر نعرہ تکبیر لگایا تھا وہ ان کی شہادت پر نعرہ لگانے والوں سے بہت بہتر تھے

6331 - حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ عِيسَى، ثنا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ مَيْمُونٍ الْمَكِّيُّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ، قَالَا: ثنا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، قَالَ: ذُكِرَ ابْنُ الزُّبَيْرِ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ: كَانَ عَفِيفًا فِي الْإِسْلَامِ، قَانِتًا لِلَّهِ، أَبُوهُ الزُّبَيْرُ، وَأُمُّهُ أَسْمَاءُ، وَجَدُّهُ أَبُو بَكْرٍ، وَعَمَّتُهُ خَدِيجَةُ، وَجَدَّتُهُ صَفِيَّةُ، وَخَالَتُهُ عَائِشَةُ، وَاللَّهِ لَأُحَاسِبَنَّ لَهُ نَفْسِي بِشَيْءٍ مُحَاسَبَةً لَمْ أُحَاسِبْهَا لِأَبِي بَكْرٍ وَلَا لِعُمَرَ، وَلَكِنَّهُ عَمَدَ فَآثَرَ عَلَى الْحُمَيْدَاتِ وَالْأُسَامَاتِ وَالتُّوَيْتَاتُ، قَالَ أَبُو عَلِيٍّ الْقَبَّانِيُّ: يُرِيدُ بِالْحُمَيْدَاتِ حُمَيْدَ بْنَ زُهَيْرِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ أَسَدِ بْنِ عَبْدِ الْعُزَّى، وَتُوَيْتُ بْنُ حَبِيبِ بْنِ أَسَدٍ، وَكَانَ الزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ بْنِ خُوَيْلِدِ بْنِ أَسَدِ بْنِ عَبْدِ الْعُزَّى

(التعليق - من تلخيص الذهبي) 6331 - سكت عنه الذهبي في التلخيص

✧✧ ابن ابی ملیکہ فرماتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے ہاں حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کا تذکرہ ہوا۔ تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: وہ اسلام میں پاکدامن تھے، عبادت الٰہی میں مشغول رہنے والے تھے، ان کے والد ''حضرت زبیر'' ہیں، اوران کی والدہ حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما ہیں۔ ان کے دادا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں۔ان کی پھوپھی حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا ہیں۔ان کی دادی ''حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا ہیں۔ان کی خالہ ''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہیں۔خدا کی قسم! میں نے جب بھی اپنے دل میں ان کے بارے میں کوئی حساب لگایا ہے جو کہ حضرت ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کے لئے کبھی نہیں لگایا تو میں نے ان کو حمیدات، اسامات اور تویتات پر غالب پایا۔ابوعلی قبانی کہتے ہیں: حمیدات سے مراد ''حمید بن زہیر بن حارث بن اسد بن عبدالعزیٰ'' ہیں۔اور تویتات سے مراد ''تویت بن حبیب بن اسد'' ہیں۔اور حضرت زبیر بن عوام، اسد بن عبدالعزیٰ کے بیٹے خویلد کی اولاد میں سے ہیں۔

6332 - أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ أَبُو بَكْرٍ، أَنْبَأَ إِسْمَاعِيلُ بْنُ قُتَيْبَةَ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ، حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: مَحَا ابْنُ الزُّبَيْرِ نَفْسَهُ مِنَ الدِّيوَانِ حِينَ قُتِلَ عُثْمَانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

✧✧ ہشام بن عروہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا گیا تو حضرت عبداللہ بن زبیر نے حکومتی عہدے سے خود کو الگ کر لیا تھا۔

6333 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثنا مُوسَى بْنُ هَارُونَ، حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْأُمَوِيُّ، حَدَّثَنِي أَبِي، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ شِمْرِ بْنِ عَطِيَّةَ، عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ، حَدَّثَنِي الْبَرِيدُ الَّذِي أَتَى ابْنَ الزُّبَيْرِ بِرَأْسِ الْمُخْتَارِ، فَلَمَّا رَآهُ قَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ: مَا حَدَّثَنِي كَعْبٌ بِحَدِيثٍ إِلَّا وَجَدْتُ مِصْدَاقَهُ، إِلَّا أَنَّهُ

حَدَّثَنِي، اَنَّ رَجُلًا مِنْ ثَقِيفٍ سَيَقْتُلُنِي قَالَ الْاَعْمَشُ: وَمَا يَدْرِي اَنَّ اَبَا مُحَمَّدٍ - خَذَلَهُ اللّٰهُ - خَبَّا لَهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6333 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ ہلال بن یساف فرماتے ہیں: جو قاصد مختار کا سر لے کر حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تھا، اس کا بیان ہے کہ انہوں نے جب حضرت عبداللہ بن زبیر کو دیکھا تو حضرت عبداللہ بن زبیر نے اس سے کہا: حضرت کعب نے جو حدیث بھی مجھے سنائی، میں نے اس کا مصداق پالیا۔ صرف ایک بات ابھی تک پوری نہیں ہوئی، وہ یہ کہ قبیلہ ثقیف کا ایک شخص مجھے قتل کرے گا۔ حضرت اعمش فرماتے ہیں: ان کو کیا معلوم تھا کہ ''ابو محمد'' (اللہ تعالیٰ اس کو رسوا کرے) کو اللہ تعالیٰ نے اسی کام کے لئے رکھا ہوا تھا۔

6334 – اَخْبَرَنِي اَبُو الْحُسَيْنِ بْنُ يَعْقُوبَ الْحَافِظُ، اَنْبَاَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، ثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اَبِي الْحَارِثِ، ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، ثَنَا حَبِيبُ بْنُ الشَّهِيدِ، عَنِ ابْنِ اَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ: كَانَ ابْنُ الزُّبَيْرِ يُوَاصِلُ سَبْعَةَ اَيَّامٍ فَيُصْبِحُ يَوْمَ الثَّالِثِ وَهُوَ اَلْيَثُنَا يَعْنِي بِهِ: كَاَنَّهُ لَيْثٌ

✧✧ ابن ابی ملیکہ فرماتے ہیں: حضرت عبداللہ بن زبیر سات سات دن مسلسل جنگ میں لڑتے رہے، پورے ہفتے کے بعد بھی وہ ہم سے زیادہ بہادر تھے، یوں لگتا تھا گویا کہ کوئی شیر ہو۔

6335 – وَاَخْبَرَنِي اَبُو الْحُسَيْنِ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ، ثَنَا اَبُو عَاصِمٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ قَيْسٍ قَالَ: " كَانَ لِابْنِ الزُّبَيْرِ مِائَةُ غُلَامٍ يَتَكَلَّمُ كُلُّ غُلَامٍ مِنْهُمْ بِلُغَةٍ اُخْرَى، فَكَانَ ابْنُ الزُّبَيْرِ يُكَلِّمُ كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ بِلُغَتِهِ، وَكُنْتَ اِذَا نَظَرْتَ اِلَيْهِ فِي اَمْرِ دُنْيَاهُ قُلْتَ: هٰذَا رَجُلٌ لَمْ يُرِدِ اللّٰهَ طَرْفَةَ عَيْنٍ، وَاِذَا نَظَرْتَ اِلَيْهِ فِي اَمْرِ اٰخِرَتِهِ، قُلْتَ: هٰذَا رَجُلٌ لَمْ يُرِدِ الدُّنْيَا طَرْفَةَ عَيْنٍ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6335 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ عمر بن قیس فرماتے ہیں: حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے ایک سو غلام تھے، ہر غلام الگ زبان میں بات کرتا تھا اور حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ ہر غلام کے ساتھ اسی کی زبان میں بات کیا کرتے تھے۔ اور اگر تم دنیاوی امور میں ان کی مشغولیت دیکھو تو کہو گے کہ یہ شخص ایک لمحے کے لئے دینی کاموں میں مشغول نہیں ہوتا، اور اگر تم ان کو دینی امور میں مشغول دیکھو تو کہو گے کہ یہ شخص کبھی دنیاوی امور میں مشغول ہوا ہی نہیں۔

6336 – اَخْبَرَنِي اَبُو الْعَبَّاسِ السَّيَّارِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى بْنِ حَاتِمٍ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيقٍ، ثَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ، عَنِ ابْنِ اَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ: قَالَ لِي عُمَرُ بْنُ عَبْدِالْعَزِيزِ: اِنَّ فِي قَلْبِكَ مِنَ ابْنِ الزُّبَيْرِ، قَالَ: قُلْتُ: مَا رَاَيْتُ مُنَاجِيًا مِثْلَهُ، وَلَا مُصَلِّيًا مِثْلَهُ، وَلَا اَخْشَنَ فِي ذَاتِ اللّٰهِ مِثْلَهُ، وَلَا اَسْخَى نَفْسًا مِنْهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6336 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ ابن ابی ملیکہ فرماتے ہیں: حضرت عمر بن عبدالعزیز نے مجھ پوچھا: تمہارے دل میں عبداللہ بن زبیر کے بارے

میں کیا رائے ہے؟ میں نے کہا: میں نے ان جیسا اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں گڑگڑانے والا اور نہ ان جیسا نمازی کسی کو دیکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ذات کے معاملے میں ان سے سخت کسی کو نہیں دیکھا اور طبیعت کے لحاظ سے ان سے زیادہ سخی نہیں دیکھا۔

6337 - حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ الصَّفَّارُ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ بَحْرِ بْنِ بَرِّيٍّ، حَدَّثَنِي اَبِي، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ اَبِي اِسْحَاقَ السَّبِيعِيِّ، ثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّ يَزِيدَ بْنَ مُعَاوِيَةَ كَتَبَ اِلٰى عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ: اِنِّي قَدْ بُعِثْتُ اِلَيْكَ بِسِلْسِلَةٍ مِنْ فِضَّةٍ، وَقَيْدٍ مِنْ ذَهَبٍ، وَجَامِعَةٍ مِنْ فِضَّةٍ، وَحَلَفْتُ لَتَاْتِيَنِّي فِي ذٰلِكَ، قَالَ: فَاَلْقَى الْكِتَابَ وَقَالَ:

وَلَا اَلِينُ لِغَيْرِ الْحَقِّ اُنْمُلَةً حَتّٰى يَلِينَ لِضِرْسِ الْمَاضِغِ الْحَجَرُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 6337 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✦✦ ہشام بن عروہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ یزید بن معاویہ نے حضرت عبداللہ بن زبیر کی جانب ایک خط لکھا (جس کی تحریر یہ تھی) میں تمہاری جانب چاندی کی زنجیریں، سونے کی بیڑیاں اور چاندی کا ایک طوق بھیج رہا ہوں، اور میں نے تمہیں گرفتار کرنے کی قسم کھا رکھی ہے۔ راوی کہتے ہیں: انہوں نے وہ خط پھینک دیا اور مذکورہ بالا شعر پڑھا (جس کا ترجمہ درج ذیل ہے)

○ میں ناحق پر اپنا پنجہ نرم نہیں کرتا ہوں۔ جب تک کہ پتھر چبانے والے کی داڑھوں کے لئے پتھر نرم نہیں ہوتا۔

6338 - اَخْبَرَنِي اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِالْحَمِيدِ الصَّنْعَانِيُّ بِمَكَّةَ حَرَسَهَا اللّٰهُ تَعَالٰى، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ الصَّنْعَانِيُّ، ثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الذِّمَارِيُّ، ثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مَعْنٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: لَمَّا مَاتَ مُعَاوِيَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ تَثَاقَلَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ طَاعَةِ يَزِيدَ بْنِ مُعَاوِيَةَ، وَاَظْهَرَ شَتْمَهُ، فَبَلَغَ ذٰلِكَ يَزِيدَ، فَاَرْسَلَ اَنْ يُؤْتَى بِهِ، فَقِيلَ لِابْنِ الزُّبَيْرِ: يَصْنَعُ لَكَ اَغْلَالًا مِنْ ذَهَبٍ فَتُسْدِلُ عَلَيْهَا الثَّوْبَ، وَتَبَرُّ قَسَمَهُ وَالصُّلْحُ اَجْمَلُ، فَقَالَ: لَا اَبَرَّ اللّٰهُ قَسَمَهُ، ثُمَّ قَالَ:

وَلَا اَلِينُ لِغَيْرِ الْحَقِّ اُنْمُلَةً حَتّٰى يَلِينَ لِضِرْسِ الْمَاضِغِ الْحَجَرُ

ثُمَّ قَالَ: وَاللّٰهِ لَضَرْبَةٌ بِسَيْفٍ فِي عِزٍّ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ ضَرْبَةٍ بِسَوْطٍ فِي ذُلٍّ، ثُمَّ دَعَا اِلٰى نَفْسِهِ، وَاَظْهَرَ الْخِلَافَ لِيَزِيدَ بْنِ مُعَاوِيَةَ فَوَجَّهَ اِلَيْهِ يَزِيدُ بْنُ مُعَاوِيَةَ مُسْلِمَ بْنَ عُقْبَةَ الْمُزَنِيَّ فِي جَيْشِ اَهْلِ الشَّامِ، وَاَمَرَهُ بِقِتَالِ اَهْلِ الْمَدِينَةِ، فَاِذَا فَرَغَ مِنْ ذٰلِكَ سَارَ اِلٰى مَكَّةَ، قَالَ: فَدَخَلَ مُسْلِمُ بْنُ عُقْبَةَ الْمَدِينَةَ، وَهَرَبَ مِنْهُ يَوْمَئِذٍ بَقَايَا اَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَعَبَثَ فِيهَا وَاَسْرَفَ فِي الْقَتْلِ، ثُمَّ خَرَجَ مِنْهَا، فَلَمَّا كَانَ فِي بَعْضِ الطَّرِيقِ اِلٰى مَكَّةَ مَاتَ وَاسْتَخْلَفَ حُصَيْنَ بْنَ نُمَيْرٍ الْكِنْدِيَّ وَقَالَ لَهُ: يَا بَرْذَعَةَ الْحِمَارِ، احْذَرْ خَدَائِعَ قُرَيْشٍ، وَلَا تُعَامِلْهُمْ اِلَّا بِالنِّفَاقِ، ثُمَّ الْقِطَافِ، فَمَضَى حُصَيْنٌ حَتّٰى وَرَدَ مَكَّةَ فَقَاتَلَ بِهَا ابْنَ الزُّبَيْرِ اَيَّامًا

✦✦ ہشام بن عروہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جب حضرت معاویہ کا وصال ہوا تو حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ

نے یزید بن معاویہ کی بیعت کرنے میں تاخیر کی۔ اوران کو برا بھلا کہنا شروع کر دیا، یزید کو اس بات کی اطلاع پہنچ گئی، یزید نے اپنے آدمی بھیجے تا کہ ان کو گرفتار کر کے ان کے پاس لے آئیں۔ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے کہا گیا: تمہارے لئے سونے کی بیڑیاں بنائی جائیں گیں، وہ پہنا کر اوپر سے کپڑا ڈال دیا جائے گا (تا کہ لوگوں کو پتا نہ چلے کہ تمہیں گرفتار کر لیا گیا ہے) اس طرح یزید کی قسم پوری کی جائے گی، اور صلح کرنا تو بہت اچھی بات ہے۔ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس کی قسم کو کبھی پورا نہ کرے۔ اس کے بعد انہوں نے مذکورہ بالا شعر پڑھا (جس کا ترجمہ درج ذیل ہے)

○ میں ناحق پر اپنا پنجہ نرم نہیں کرتا ہوں۔ جب تک کہ پتھر چبانے والے کی داڑھوں کے لئے پتھر نرم نہیں ہوتا۔

پھر فرمایا: اللہ پاک کی قسم! عزت کے ساتھ تلوار اٹھا کر لڑنا میری نگاہ میں ذلالت، کے ساتھ کوڑے کھانے سے بہتر ہے۔

پھر انہوں نے خود اپنے لئے دعا کی اور یزید بن معاویہ کی بیعت کا اعلانیہ انکار کر دیا۔ یزید بن معاویہ نے مسلم بن عقبہ مزنی کو شام کے ایک لشکر کے ہمراہ ان کی جانب بھیجا اور اہل مدینہ کے ساتھ جنگ کرنے کا حکم دیا۔ جب وہ مدینہ کی لڑائی سے فارغ ہوا تو مکہ مکرمہ کی جانب روانہ ہو گیا، پھر مسلم بن عقبہ مدینہ میں داخل ہوا۔ جو صحابہ کرام بچے ہوئے تھے وہ اس دن وہاں سے بھاگ گئے۔ مسلم بن عقبہ نے مدینہ میں بہت فساد برپا کیا اور قتل وخون ریزی کی افسوسناک داستان رقم کی۔ پھر وہ مکہ سے چلا گیا۔ ابھی وہ مکہ کے ایک راستہ میں تھا کہ مر گیا۔ اس نے مرتے ہوئے حصین بن نمیر الکندی کو اپنا جانشین بنایا، اور اس کو کہا: اے برذعۃ الحمار! (گدھے کی پیٹھ پر ڈالنے والا کپڑا، یہ الفاظ گالی کے طور پر استعمال کئے جاتے ہیں) قریش کے دھوکوں سے بچ کر رہنا، ان کے ساتھ منافقت کا برتاؤ کرنا، پھر ان سے لڑائی کرنا۔ حصین وہاں سے روانہ ہوا اور مکہ میں پہنچا، حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے کئی دن تک مقابلہ کیا۔

6339 - فَحَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ الْاَصْبَهَانِيُّ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْجَهْمِ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنِيْ مَسْلَمَةُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبِيْ يَقُوْلُ: اَرْسَلَ ابْنُ الزُّبَيْرِ اِلَى الْحُصَيْنِ بْنِ نُمَيْرٍ يَدْعُوْهُ اِلَى الْبِرَازِ فَقَالَ الْحُصَيْنُ: لَا يَمْنَعُنِيْ مِنْ لِقَائِكَ جُبْنٌ، وَلَسْتُ اَدْرِيْ لِمَنْ يَكُوْنُ الظَّفَرُ، فَاِنْ كَانَ لَكَ كُنْتُ قَدْ [illegible] وَرَائِي، وَاِنْ كَانَ لِيْ كُنْتُ قَدْ اَخْطَاْتُ التَّدْبِيْرَ، وَاِنْ طُفْتَ رَجَعْنَا اِلٰى بَاقِي الْحَدِيْثِ، وَضَرَبَ ابْنُ الزُّبَيْرِ فُسْطَاطًا فِي الْمَسْجِدِ فَكَانَ فِيْهِ نِسَاءٌ يَسْقِيْنَ الْجَرْحٰى وَيُدَاوِيهِنَّ وَيُطْعِمْنَ الْجَائِعَ، وَيَلُمْنَ النَّهْدَ الْمَجْرُوْحَ، فَقَالَ حُصَيْنٌ: مَا يَزَالُ يَخْرُجُ عَلَيْنَا مِنْ ذٰلِكَ الْفُسْطَاطِ اَسَدٌ كَاَنَّمَا يَخْرُجُ مِنْ عَرِيْنِهٖ، فَمَنْ يَكْفِيْنِيْهِ؟ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الشَّامِ: اَنَا، فَلَمَّا جَنَّ عَلَيْهِ اللَّيْلُ وَضَعَ شَمْعَةً فِي طَرَفِ رُمْحِهٖ، ثُمَّ ضَرَبَ فَرَسَهٗ، ثُمَّ طَعَنَ الْفُسْطَاطَ فَالْتَهَبَ نَارًا وَالْكَعْبَةُ يَوْمَئِذٍ مُؤَزَّرَةٌ فِي الطَّنَافِسِ، وَعَلٰى اَعْلَاهَا الْجَرَّةُ، فَطَارَتِ الرِّيْحُ بِاللَّهَبِ عَلَى الْكَعْبَةِ حَتّٰى احْتَرَقَتْ وَاحْتَرَقَ فِيْهَا يَوْمَئِذٍ قَرْنَا الْكَبْشِ الَّذِيْ فُدِيَ بِهٖ اِسْحَاقُ، قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ: وَمَاتَ يَزِيْدُ بْنُ مُعَاوِيَةَ فَهَرَبَ حُصَيْنُ بْنُ نُمَيْرٍ فَلَمَّا مَاتَ يَزِيْدُ بْنُ مُعَاوِيَةَ دَعَا مَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ اِلٰى نَفْسِهٖ، فَاَجَابَهٗ اَهْلُ حِمْصَ، وَاَهْلُ الْاُرْدُنِّ وَفِلَسْطِيْنَ، فَوَجَّهَ اِلَيْهِ ابْنُ الزُّبَيْرِ الضَّحَّاكَ بْنَ قَيْسٍ

الْفِهْرِيَّ فِي مِائَةِ أَلْفٍ، فَالْتَقَوْا بِمَرْجِ رَاهِطٍ وَمَرْوَانُ يَوْمَئِذٍ فِي خَمْسَةِ آلافٍ مِنْ بَنِي أُمَيَّةَ وَمَوَالِيهِمْ وَأَتْبَاعِهِمْ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ، فَقَالَ مَرْوَانُ لِمَوْلًى لَهُ كَرِهٍ: احْمِلْ عَلَى أَيِّ الطَّرَفَيْنِ شِئْتَ، فَقَالَ: كَيْفَ نَحْمِلُ عَلَى هَؤُلَاءِ مَعَ كَثْرَتِهِمْ؟ فَقَالَ: هُمْ بَيْنَ مُكْرَهٍ وَمُسْتَأْجَرٍ، احْمِلْ عَلَيْهِمْ لَا أُمَّ لَكَ، فَيَكْفِيكَ الطِّعَانُ النَّاجِعُ الْجَيِّدُ، وَهُمْ يَكْفُونَكَ بِأَنْفُسِهِمْ، إِنَّمَا هَؤُلَاءِ عَبِيدُ الدِّينَارِ وَالدِّرْهَمِ، فَحَمَلَ عَلَيْهِمْ فَهَزَمَهُمْ، وَأَقْبَلَ الضَّحَّاكُ بْنُ قَيْسٍ وَانْصَدَعَ الْجَيْشُ، فَفِي ذَلِكَ يَقُولُ زُفَرُ بْنُ الْحَارِثِ:

لَعَمْرِي لَقَدْ أَبْقَتْ وَقِيعَةُ رَاهِطٍ ... لِمَرْوَانَ صَرْعَى وَاقِعَاتٍ وَسَابِيَا

أَمْضِي سِلَاحِي لَا أَبَا لَكَ إِنَّنِي ... لَدَى الْحَرْبِ لَا يَزْدَادُ إِلَّا تَمَادِيَا

فَقَدْ يَنْبُتُ الْمَرْعَى عَلَى دِمَنِ الثَّرَى ... وَيَبْقَى حُزَازَاتُ النُّفُوسِ كَمَا هِيَا

وَفِيهِ يَقُولُ أَيْضًا:

أَفِي الْحَقِّ أَمَّا بَحْدَلٌ وَابْنُ بَحْدَلٍ ... فَيَحْيَا وَأَمَّا ابْنُ الزُّبَيْرِ فَيُقْتَلُ

كَذَبْتُمْ وَبَيْتِ اللّٰهِ لَا يَقْتُلُونَهُ ... وَلَمَّا يَكُنْ يَوْمٌ أَغَرُّ مُحَجَّلُ

وَلَمَّا يَكُنْ لِلْمَشْرَفِيَّةِ فِيكُمْ ... شُعَاعٌ كَنُورِ الشَّمْسِ حِينَ تَرَجَّلُ

قَالَ: ثُمَّ مَاتَ مَرْوَانُ فَدَعَا عَبْدُ الْمَلِكِ إِلَى نَفْسِهِ وَقَامَ، فَأَجَابَهُ أَهْلُ الشَّامِ، فَخَطَبَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَقَالَ: مَنْ لِابْنِ الزُّبَيْرِ؟ فَقَالَ الْحَجَّاجُ: أَنَا يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، فَأَسْكَتَهُ، ثُمَّ عَادَ فَأَسْكَتَهُ، ثُمَّ عَادَ فَقَالَ: أَنَا لَهُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، فَإِنِّي رَأَيْتُ فِي النَّوْمِ كَأَنِّي انْتَزَعْتُ جُبَّةً فَلَبِسْتُهَا فَعَقَدَ لَهُ وَوَجَّهَهُ فِي الْجَيْشِ إِلَى مَكَّةَ حَرَسَهَا اللّٰهُ تَعَالَى، حَتَّى وَرَدَهَا عَلَى ابْنِ الزُّبَيْرِ فَقَاتَلَهُ بِهَا، فَقَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ لِأَهْلِ مَكَّةَ: احْفَظُوا هَذَيْنِ الْجَبَلَيْنِ، فَإِنَّكُمْ لَنْ تَزَالُوا بِخَيْرٍ أَعِزَّةٍ مَا لَمْ يَظْهَرُوا عَلَيْهِمَا، قَالَ: فَلَمْ يَلْبَثُوا أَنْ ظَهَرَ الْحَجَّاجُ وَمَنْ مَعَهُ فِي الْمَسْجِدِ، فَلَمَّا كَانَ الْغَدَاةُ الَّتِي قُتِلَ فِيهَا ابْنُ الزُّبَيْرِ دَخَلَ ابْنُ الزُّبَيْرِ عَلَى أُمِّهِ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، وَهِيَ يَوْمَئِذٍ بِنْتُ مِائَةِ سَنَةٍ لَمْ يَسْقُطْ لَهَا سِنٌّ وَلَمْ يَفْسُدْ لَهَا بَصَرٌ وَلَا سَمْعٌ، فَقَالَتْ لِابْنِهَا: يَا عَبْدَ اللّٰهِ، مَا فَعَلْتَ فِي حَرْبِكَ؟ قَالَ: بَلَغُوا مَكَانَ كَذَا وَكَذَا قَالَ: وَضَحِكَ ابْنُ الزُّبَيْرِ وَقَالَ: إِنَّ فِي الْمَوْتِ لَرَاحَةً فَقَالَتْ: يَا بُنَيَّ، لَعَلَّكَ تَمَنَّيْتَهُ لِي مَا أُحِبُّ أَنْ أَمُوتَ حَتَّى يَأْتِيَ عَلَى أَحَدِ طَرَفَيْكَ، إِمَّا أَنْ تَظْفَرَ فَتَقَرَّ بِذَلِكَ عَيْنِي، وَإِمَّا أَنْ تُقْتَلَ فَأَحْتَسِبَكَ، قَالَ: ثُمَّ وَدَّعَهَا فَقَالَتْ لَهُ: يَا بُنَيَّ، إِيَّاكَ أَنْ تُعْطِيَ خَصْلَةً مِنْ دِينِكَ مَخَافَةَ الْقَتْلِ، وَخَرَجَ عَنْهَا فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ وَقَدْ جَعَلَ مِصْرَاعَيْنِ عَلَى الْحَجَرِ الْأَسْوَدِ يَتَّقِي أَنْ تُصِيبَ بِالْمَنْجَنِيقِ، وَأَتَى ابْنَ الزُّبَيْرِ آتٍ وَهُوَ جَالِسٌ عِنْدَ زَمْزَمَ، فَقَالَ لَهُ: أَلَا نَفْتَحُ لَكَ الْكَعْبَةَ فَتَصْعَدُ فِيهَا؟ فَنَظَرَ إِلَيْهِ عَبْدُ اللّٰهِ ثُمَّ قَالَ لَهُ: مِنْ كُلِّ شَيْءٍ تَحْفَظُ أَخَاكَ إِلَّا مِنْ نَفْسِهِ - يَعْنِي مِنْ أَجَلِهِ - وَهَلْ لِلْكَعْبَةِ حُرْمَةٌ لَيْسَتْ لِهَذَا الْمَكَانِ، وَاللّٰهِ لَوْ وَجَدُوكُمْ مُعَلَّقِينَ بِأَسْتَارِ الْكَعْبَةِ لَقَتَلُوكُمْ فَقِيلَ لَهُ: أَلَا تُكَلِّمُهُمْ فِي الصُّلْحِ؟ فَقَالَ: أَوَ حِينَ صُلْحٍ

هٰذَا؟ وَاللّٰهِ لَوْ وَجَدُوكُمْ فِي جَوْفِهَا لَذَبَحُوكُمْ جَمِيعًا ثُمَّ اَنْشَا يَقُولُ:

وَلَسْتُ بِمُبْتَاعِ الْحَيَاةِ بِبَيْعَةٍ وَلَا مُرْتَقٍ مِنْ خَشْيَةِ الْمَوْتِ سُلَّمَا

اُنَافِسُ اَنَّهُ غَيْرُ نَازِحٍ مُلَاقٍ لِمَنَايَا اَيَّ صَرْفٍ تَيَمَّمَا

ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَى آلِ الزُّبَيْرِ يَعِظُهُمْ: لِيَكُنْ اَحَدُكُمْ سَيْفُهُ كَمَا يَكُونُ وَجْهُهُ، لَا يَنْكُسْ سَيْفَهُ فَيَدْفَعُ عَنْ نَفْسِهِ بِيَدِهِ كَاَنَّهُ امْرَاَةٌ، وَاللّٰهِ مَا لَقِيتُ زَحْفًا قَطُّ اِلَّا فِي الرَّعِيلِ الْاَوَّلِ، وَلَا اَلِمْتُ جُرْحٌ قَطُّ اِلَّا اَنْ اَلِمَ الدَّوَاءُ قَالَ: فَبَيْنَمَا هُمْ كَذَلِكَ اِذْ دَخَلَ عَلَيْهِمْ وَمَعَهُ سَبْعُونَ، فَاَوَّلُ مَنْ لَقِيَهُ الْاَسْوَدُ فَضَرَبَهُ بِسَيْفِهِ حَتّٰى اَطَنَّ رِجْلَهُ، فَقَالَ لَهُ الْاَسْوَدُ: آهٍ يَا ابْنَ الزَّانِيَةِ، فَقَالَ لَهُ ابْنُ الزُّبَيْرِ: اَحْسِنْ يَا ابْنَ حَامٍ لَاَسْمَاءُ زَانِيَةٌ، ثُمَّ اَخْرَجَهُمْ مِنَ الْمَسْجِدِ فَانْصَرَفَ، فَاِذَا بِقَوْمٍ قَدْ دَخَلُوا مِنْ بَابِ بَنِي سَهْمٍ، فَقَالَ: مَنْ هَؤُلَاءِ؟ فَقِيلَ: اَهْلُ الْاُرْدُنِّ، فَحَمَلَ عَلَيْهِمْ وَهُوَ يَقُولُ:

لَا عَهْدَ لِي بِغَارَةٍ مِثْلِ السَّيْلِ لَا يَنْجَلِي غُبَارُهَا حَتَّى اللَّيْلِ

قَالَ: فَاَخْرَجَهُمْ مِنَ الْمَسْجِدِ ثُمَّ رَجَعَ، فَاِذَا بِقَوْمٍ قَدْ دَخَلُوا مِنْ بَابِ بَنِي مَخْزُومٍ فَحَمَلَ عَلَيْهِمْ وَهُوَ يَقُولُ:

لَوْ كَانَ قَرْنِي وَاحِدًا لَكَفَيْتُهُ اَوْرَدْتُهُ الْمَوْتَ وَذَكَّيْتُهُ قَالَ: وَعَلَى ظَهْرِ الْمَسْجِدِ مِنْ اَعْوَانِهِ مَنْ يَرْمِي عَدُوَّهُ بِالْآجُرِّ وَغَيْرِهِ، فَحَمَلَ عَلَيْهِمْ فَاَصَابَتْهُ آجُرَّةٌ فِي مَفْرِقِهِ حَتّٰى حَلَقَتْ رَاْسَهُ فَوَقَفَ قَائِمًا وَهُوَ يَقُولُ:

وَلَسْنَا عَلَى الْاَعْقَابِ تَدْمَى كُلُومُنَا وَلَكِنْ عَلَى اَقْدَامِنَا تَقْطُرُ الدِّمَاءُ

قَالَ: ثُمَّ وَقَعَ فَاَكَبَّ عَلَيْهِ مَوْلَيَانِ لَهُ وَهُمَا يَقُولَانِ: الْعَبْدُ يَحْمِي رَبَّهُ وَيُحْمَى، قَالَ: ثُمَّ سِيرَ اِلَيْهِ فَحَزَّ رَاْسَهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

✧✧ مسلمہ بن عبداللہ بن عروہ بن زبیر اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں (وہ فرماتے ہیں) حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے حصین بن نمیر کو پیغام بھیجا اور مبارزطلبی فرمائی (یعنی جنگ میں مقابلے کے لئے بلایا) حصین بن نمیر نے کہا: تمہارے مقابلے میں آنے سے نہ تو میں بزدلی کی وجہ سے رکا ہوا ہوں، اور نہ ہی مجھے یہ پتا ہے کہ کامیابی کس کے حصے میں آئے گی، اگر تم کامیاب رہے تو میں نے اپنے پیچھے والوں کو ضائع کر دیا اور اگر میں کامیاب ہوا تو اس میں آپ کے فیصلے کی غلطی ہوگی۔ اور اگر میں طواف کرلوں تو واپس چلا جاؤں گا۔ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے مسجد نبوی شریف میں خیمے لگا دیئے، اس میں عورتیں تھیں، جو کہ زخمیوں کو پانی پلاتیں، ان کو پٹی وغیرہ کرتیں اور کھانا کھلاتی تھیں۔ اور زخمیوں کو مرہم لگاتی تھیں۔

حصین بن نمیر نے کہا: ان خیموں سے ہماری طرف ایک بہادر آدمی نکل کر آتا جیسے کوئی شیر اپنی کچھار سے نکل کر آتا ہو، کون شخص اس کا مقابلہ کرے گا؟ شام کے باشندوں میں سے ایک آدمی نے کہا: میں ہوں۔ جب رات ہوئی تو اس نے اپنے

نیزے کے کنارے پر موم لگائی، پھر اپنا گھوڑا دوڑایا اور وہ نیزہ پھینک دیا، اس سے آگ نکلنے لگی، ان دنوں کعبہ معظّمہ کے فرش پر چٹائیاں بچھائی ہوئی تھیں اور چھت گھاس پھوس کی ہوتی تھی۔ ہوا کے ساتھ اس آگ کا شعلہ کعبہ معظّمہ کی چھت پر آ گرا، جس کی وجہ سے کعبہ کی چھت جل گئی، اس دن کعبے کے اندر رکھے ہوئے مینڈھے کے وہ سینگ بھی جل گئے جو حضرت اسحاق علیہ السلام کے فدیئے میں ذبح کیا گیا تھا۔

محمد بن عمر فرماتے ہیں: جب یزید بن معاویہ مرگیا تو حصین بن نمیر وہاں سے بھاگ گیا۔ یزید بن معاویہ کے مرنے کے بعد مروان بن حکم نے لوگوں سے اپنی بیعت لینا شروع کی۔ حمص، اردن اور فلسطین کے لوگوں نے اس کی بیعت کرلی۔ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے ضحاک بن قیس فہری کو ایک لاکھ کی فوج دے کر اس کی جانب روانہ کیا، مرج رہط کے مقام پر مروان کے لشکر کے ساتھ مڈبھیڑ ہوگئی، اس موقع پر مروان بنوامیہ کے پانچ ہزار افراد میں تھا، ان میں ان کے موالی اور نوکر چاکر بھی تھے۔ مروان نے اپنے آزاد کردہ غلام ''کرہ'' سے کہا: دونوں طرفوں میں کسی ایک طرف سے ان پر حملہ کردے، اس نے کہا: یہ لوگ اتنے زیادہ ہیں، اتنے بڑے لشکر جرار کا مقابلہ نہیں کیا جاسکتا۔ اس نے کہا: ان میں سے کچھ لوگ مجبور ہیں اور کچھ مالدار ہیں۔ تو ان پر حملہ کردے تیری ماں نہ رہے۔ نیزہ باز، چراگاہ کے متلاشی اور عمدہ لوگ تجھے کفایت کریں گے اور وہ لوگ اپنے آپ کا بچاؤ کریں گے۔ کیونکہ وہ لوگ سب کے سب دولت کے پجاری ہیں۔ اس نے حملہ کردیا اور ان کو شکست دے دی، ضحاک بن قیس فہری رضی اللہ عنہ نے مزید پیش قدمی کی۔ اور سامنے والا لشکر بکھر گیا۔ اسی موقع پر زفر بن حارث نے مذکورہ اشعار کہے تھے۔

- میری عمر کی قسم! مرج راہط کے واقعہ سے مروان کے لئے پھٹن اور قید کے واقعات کی مرگی باقی بچی ہے
- مجھے میرے ہتھیار دو، تیرا باپ نہ رہے، میں جنگ کے وقت جنگ کی انتہاء کو پہنچتا ہوں
- گوبر والی تر زمین پر کھیتی اگتی ہے اور لوگوں کی پیٹھ کا درد اسی طرح باقی رہتا ہے۔

حق کے معاملے میں بحدل، یا اس کا بیٹا زندہ رہے گا یا ابن زبیر کو قتل کردیا جائے گا

تم نے جھوٹ بولا ہے، بیت اللہ شریف کی قسم ہے روشن اور واضح دن میں وہ لوگ اس کو قتل نہیں کریں گے۔

پھر مروان مرگیا تو عبدالملک بن مروان نے اپنے لئے لوگوں سے بیعت لی، اہل شام نے اس کی بیعت کرلی، عبدالملک نے منبر پر چڑھ کر خطبہ دیا اور کہا: عبداللہ بن زبیر کا کام کون تمام کرے گا؟ حجاج نے کہا: اے امیر المومنین! میں۔ عبدالملک نے اس کو چپ کروادیا، اُس نے اپنی بات پھر دہرائی، عبدالملک نے اس کو پھر خاموش کرادیا۔ اُس نے پھر دہرائی، عبدالملک نے پھر چپ کرادیا، اُس نے پھر کہا: اے امیر المومنین! میں نے رات خواب میں دیکھا ہے گویا کہ میں نے ڈھال اتاری ہے اور پھر اس کو پہن لیا ہے، عبدالملک نے یہ ذمہ داری حجاج کو دے دی، اور اس کو ایک لشکر جرار دے کر مکہ مکرمہ (اللہ تعالیٰ ہمیشہ اس کی حفاظت فرمائے) کی طرف روانہ کردیا۔ حجاج نے لشکر کے ساتھ مکہ پر چڑھائی کردی، عبداللہ بن زبیر کے ساتھ بہت سخت جنگ ہوئی، حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے اہل مکہ سے کہا: ان دونوں پہاڑوں کی حفاظت کرو، کیونکہ جب تک وہ لوگ ان دونوں

پہاڑوں کو فتح نہیں کرلیں گے، اس وقت تک یہ مکہ میں داخل نہیں ہوسکتے۔لیکن زیادہ وقت نہیں گزرا تھا کہ حجاج اور اس کے ساتھی مسجد الحرام میں داخل ہوگئے، اگلے دن حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کو وہاں شہید کردیا گیا، اُس دن حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ اپنی والدہ محترمہ حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا کے پاس آئے، اس وقت ان کی عمر ۱۰۰ سال ہوچکی تھی، لیکن اس کے باوجود ان کی سماعت اور بصارت بالکل قائم تھی، اور نہ ہی ان کا کوئی دانت ٹوٹا تھا۔انہوں نے اپنے بیٹے عبداللہ سے جنگ کی صورت حال کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ حجاج کی فوجیں فلاں فلاں مقام تک پہنچ چکی ہیں۔ یہ کہتے ہوئے حضرت عبداللہ بن زبیر ہنس پڑے، اور کہا: بے شک موت میں راحت ہے۔ان کی والدہ نے کہا: اے بیٹے میں نے یہ آرزو کی ہے کہ اس وقت تک مجھے موت نہ آئے جب تک دو کاموں میں سے ایک نہ دیکھ لوں۔ یا تو تم فتح یاب ہوجاؤ اور میری آنکھیں تمہاری فتح دیکھ کر ٹھنڈی ہوجائیں۔ یا تم قتل کردیئے جاؤ، اور مجھے شہید کی ماں ہونے کا ثواب ملے۔اس کے بعد ان کی والدہ نے ان کو الوداع کردیا۔ اور رخصت کرتے ہوئے وصیت فرمائی کہ بیٹا! قتل کے خوف کی وجہ سے تمہاری کوئی بھی دینی خصلت میں تبدیلی نہیں آنی چاہئے، حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ اپنی والدہ سے مل کر وہاں سے نکلے اور مسجد میں آگئے، حجر اسود کے قریب دو قتل گاہیں بنائی گئی تھیں۔صرف منجنیق نصب کرنے کی جگہ باقی بچی تھی۔حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ زم زم شریف کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک شخص نے ان کے پاس آکر کہا: اگر آپ کہیں تو ہم کعبہ کا دروازہ تمہارے لئے کھول دیتے ہیں اور تم اس کے اوپر چڑھ جاؤ، حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے اس آدمی کی جانب نگاہ اٹھا کر دیکھا اور فرمایا: تم اپنے بھائی کو ہر چیز سے بچاسکتے ہو، لیکن موت سے نہیں بچاسکتے، کیا کعبہ شریف کی کوئی خاص حرمت ہے جو اس (زم زم) کے مقام میں نہیں ہے؟ (جب میں یہاں بیٹھا ہوا محفوظ نہیں ہوں تو یہ لوگ کعبہ کا کتنا لحاظ کریں گے؟) خدا کی قسم! اگر یہ لوگ تمہیں کعبہ کے پردوں میں بھی لپٹا پائیں گے تو تمہیں قتل کرنے سے باز نہیں آئیں گے۔ان سے کسی نے کہا: آپ صلح کیوں نہیں کرلیتے؟ انہوں نے کہا: یہ صلح کا موقع ہی نہیں ہے۔خدا کی قسم! اگر یہ لوگ تمہیں کعبہ کے اندر پائیں تب بھی تم سب کو ذبح کردیں گے۔اس کے بعد انہوں نے مذکوہ اشعار پڑھے (جن کا ترجمہ درج ذیل ہے)

○ میں عار کے بدلے زندگی خریدنے والا نہیں ہوں، اور نہ میں موت کے خوف سے سیڑھی پر چڑھوں گا۔

پھر آپ آل زبیر کی جانب متوجہ ہوئے اور ان کو سمجھانے لگے کہ ہر شخص کی تلوار اس کے سر کی طرح بلند رہنی چاہیے، ایسے نہ ہو کہ تمہاری تلواریں جھکادی جائیں اور تم عورتوں کی طرح ہاتھوں کے ساتھ اپنا دفاع کرنے پر مجبور ہوجاؤ، خدا کی قسم! میں نے جب بھی کسی جنگ میں شرکت کی ہے، ہمیشہ ہراول دستے میں رہا ہوں۔اور میں نے زخم بھی سہے ہیں اور زخموں کی دوا بھی کی ہے۔ راوی کہتے ہیں: ابھی یہی باتیں ہورہی تھیں کہ ایک کمانڈر وہاں آگیا اور اس کے ساتھ ستر آدمی مزید بھی تھے، ان میں سب سے آگے ایک حبشی تھا، وہ سب سے پہلے حضرت عبداللہ بن زبیر سے لڑا، آپ نے تلوار کا وار کیا اور اس کی پنڈلیاں کاٹ ڈالیں۔اس نے بدتمیزی سے حضرت عبداللہ بن زبیر کو ''اے زانیہ کی اولاد'' کہہ کر گالی دی۔حضرت عبداللہ بن زبیر نے کہا: او سانڈھ کے بچے! حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کو گالی مت دے۔ پھر حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے ان سب کو مسجد سے نکال دیا،

اورخود دوبارہ مسجد میں آگئے اور آپ نے کچھ ایسے لوگوں کو دیکھا جو باب بنی سہم سے داخل ہو رہے تھے، آپ نے پوچھا: یہ کون لوگ ہیں؟ آپ کو بتایا گیا کہ یہ اردن کے لوگ ہیں۔ حضرت عبداللہ نے مذکورہ بالا اشعار پڑھتے ہوئے ان پر بھی حملہ کر دیا اوران کو مسجد سے نکال دیا۔

○میرے لئے کسی قسم کا کوئی عہد نہیں ہے، میں تو سیل رواں کی طرح ہوں اور یہ غبار رات سے پہلے چھٹنے کا نہیں ہے۔

ان کو بھی مسجد سے نکال دیا، پھر واپس آئے تو کچھ لوگ باب بنی مخزوم سے داخل ہو رہے تھے آپ نے ان پر بھی حملہ کیا، حملہ کرتے ہوئے آپ یہ اشعار پڑھ رہے تھے

○اگر میرا مد مقابل ایک ایک کر کے آئے تو میں اس کو کافی ہوں اس کو موت کے گھاٹ اتاردوں اوراس کا صفایا کردوں۔

راوی کہتے ہیں: مسجد کی چھت پر دشمن کی فوج کے وہ لوگ براجمان تھے جو اینٹوں اور پتھروں کے ساتھ حملہ کرتے تھے۔ حضرت عبداللہ نے ان پر بھی حملہ کر دیا، انہوں نے سنگ باری شروع کر دی، ان میں سے ایک اینٹ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے سر پر لگی جس کی وجہ سے آپ کا سر پھٹ گیا، آپ کھڑے ہو گئے اور کھڑے ہو کر یہ اشعار کہے

○ہم وہ لوگ نہیں ہیں کہ ہماری ایڑھیوں پر ہمارا خون گرے، بلکہ ہم وہ لوگ ہیں جن کا خون ان کے قدموں پر گرتا ہے۔

پھر آپ زمین پر گر گئے، آپ کے دو غلام آپ پر آ کر جھک گئے اور وہ کہہ رہے تھے ''غلام اپنے آقا کی حفاظت کرتا ہے اور محفوظ ہوتا ہے، پھر لشکر نے آپ پر چڑھائی کر دی گئی اور آپ کا سر قلم کر دیا گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

6340 – اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ يَعْقُوبَ الْعَدْلُ، ثنَا يَحْيَى بْنُ اَبِى طَالِبٍ، ثنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ، ثنَا زِيَادُ الْخَصَّاصُ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: قَالَ لِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ: انْظُرْ اِلَى الْمَكَانِ الَّذِى بِهِ ابْنُ الزُّبَيْرِ، قَالَ: فَمَرَّ عَلَيْهِ، قَالَ: فَسَهَا الْغُلَامُ، قَالَ: فَإِذَا ابْنُ عُمَرَ يَنْظُرُ اِلَى ابْنِ الزُّبَيْرِ مَصْلُوبًا، فَقَالَ: يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكَ ثَلَاثًا، وَاللّٰهِ مَا عَلِمْتُكَ اِلَّا كُنْتَ صَوَّامًا قَوَّامًا، وَصُولًا لِلرَّحِمِ، اَمَا وَاللّٰهِ اِنِّى لَا اَرْجُو مَعَ مَسَاوِى مَا اَصَبْتَ اَلَّا يُعَذِّبَكَ اللّٰهُ بَعْدَهَا اَبَدًا، ثُمَّ الْتَفَتَ اِلَيَّ فَقَالَ: سَمِعْتُ اَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ يَعْمَلْ سُوءًا يُجْزَ بِهِ فِى الدُّنْيَا

(التعليق – من تلخيص الذهبى)6340 – سكت عنه الذهبى فى التلخيص

✧✧مجاہد کہتے ہیں: مجھے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: وہ جگہ دیکھنا جہاں پر حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کو سولی دی گئی ہے۔ وہ وہاں گئے، انہوں نے کہا: لڑکا بھول گیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں: حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کو سولی دے دی گئی تھی

6340:مسند احمد بن حنبل - مسند العشرة المبشرين بالجنة' مسند الخلفاء الراشدين - مسند ابى بكر الصديق رضى الله عنه' حديث:27'مسند ابى يعلى الموصلى - مسند ابى بكر الصديق رضى الله عنه' حديث:17'البحر الزخار مسند البزار - ومما روى ابن عمر ' حديث:14

اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما، ان کو دیکھ رہے تھے، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ان کی جانب دیکھ کر تین مرتبہ ان کے لئے دعائے مغفرت کی۔ اور کہا: اللہ کی قسم! تم روزہ دار، شب زندہ دار تھے، صلہ رحمی کرنے والے تھے۔ خدا کی قسم! میں امید نہیں کرتا ہوں کہ جو تکلیف تم نے اس دنیا میں برداشت کر لی ہے، اس کے بعد اب آخرت میں تمہیں کوئی عذاب نہیں دیا جائے گا۔ اس کے بعد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما میری جانب متوجہ ہوئے اور فرمایا: مجھے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بتایا ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے ”جو برا عمل کرے اس کو اس کا بدلہ دنیا ہی میں دے دیا جاتا ہے“۔

6341 – حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ ثَنَا هِشَامُ بْنُ عَلِيٍّ، ثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثَنَا صَاعِدُ بْنُ مُسْلِمٍ الْيَشْكُرِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يَقُولُ: بَعَثَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَرْوَانَ بِرَأْسِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ اِلَى ابْنِ حَازِمٍ بِخُرَاسَانَ فَكَفَّنَهُ وَصَلَّى عَلَيْهِ قَالَ: فَقَالَ الشَّعْبِيُّ: اَخْطَاَ، لَا يُصَلِّى عَلَى الرَّأْسِ

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 6341 – صاعد بن مسلم اليشكری واه

✧✧ شعبی کہتے ہیں: عبدالملک بن مروان نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کا سر مبارک خراسان میں ابن حازم کے پاس بھیجا، اس نے آپ کے سر کو کفن دیا اور اس کی نماز جنازہ پڑھی، شعبی کہتے ہیں: اس نے خطا کی ہے۔ سر کی نماز جنازہ نہیں پڑھی جاتی۔

قَالَ: وَحَدَّثَنَا هِشَامٌ، ثَنَا مُوسَى، ثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنِ ابْنِ اَبِي نَجِيحٍ، اَنَّ ابْنَ الزُّبَيْرِ لَمَّا قُتِلَ نُقِلَتْ خَزَائِنُهُ اِلَى عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ مَرْوَانَ ثَلَاثَ سِنِيْنَ

ابن ابی نجیح بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا گیا تو ان کے خزانے تین سال میں عبدالملک بن مروان کی طرف منتقل ہوئے۔

6342 – حَدَّثَنَا الشَّيْخُ اَبُو بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنْبَاَ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِالْعَزِيزِ، ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، ثَنَا الْاَسْوَدُ بْنُ شَيْبَانَ، اَنْبَاَ اَبُو نَوْفَلِ بْنُ اَبِي عَقْرَبٍ الْعَرِيجِيِّ، قَالَ: صَلَبَ الْحَجَّاجُ بْنُ يُوسُفَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَلَى عَقَبَةِ الْمَدِيْنَةِ لِيُرِىَ ذٰلِكَ قُرَيْشًا، فَاَمَّا اَنْ يُقِرُّوا فَجَعَلُوا يَمُرُّونَ وَلَا يَقِفُونَ عَلَيْهِ، حَتّٰى مَرَّ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَوَقَفَ عَلَيْهِ، فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكَ اَبَا خُبَيْبٍ، قَالَهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، لَقَدْ نَهَيْتُكَ عَنْ ذَا قَالَهَا ثَلَاثًا، لَقَدْ كُنْتَ صَوَّامًا قَوَّامًا تَصِلُ الرَّحِمَ، قَالَ: فَبَلَغَ الْحَجَّاجَ مَوْقِفُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، فَاسْتَنْزَلَهُ فَرَمَى بِهِ فِي قُبُورِ الْيَهُودِ، وَبَعَثَ اِلَى اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنْ تَاْتِيَهُ وَقَدْ ذَهَبَ بَصَرُهَا، فَاَبَتْ، فَاَرْسَلَ اِلَيْهَا: لَتَجِيئَنَّ اَوْ لَاَبْعَثَنَّ اِلَيْكِ مَنْ يَسْحَبُكِ بِقُرُونِكِ، قَالَتْ: وَاللّٰهِ لَا آتِيكَ حَتّٰى تَبْعَثَ اِلَيَّ مَنْ يَسْحَبُنِي بِقُرُونِي، فَاَتَى رَسُولُهُ فَاَخْبَرَهُ، فَقَالَ: يَا غُلَامُ، نَاوِلْنِي سَبِيبَتِي، فَنَاوَلَهُ بَغْلَتَهُ، فَقَامَ وَهُوَ يَتَوَقَّدُ حَتّٰى اَتَاهَا، فَقَالَ لَهَا: كَيْفَ رَاَيْتِ اللّٰهَ صَنَعَ بِعَدُوِّ اللّٰهِ؟ قَالَتْ: رَاَيْتُكَ اَفْسَدْتَ عَلَيْهِ دُنْيَاهُ وَاَفْسَدَتْ عَلَيْكَ اٰخِرَتَكَ، وَاَمَّا مَا كُنْتَ تُعَيِّرُهُ بِذَاتِ النِّطَاقَيْنِ، اَجَلْ، لَقَدْ كَانَ لِي

نِطَاقَانِ، نِطَاقٌ أُغَطِّي بِهِ طَعَامَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ النَّمْلِ، وَنِطَاقِي الْآخَرُ لَا بُدَّ لِلنِّسَاءِ مِنْهُ، وَقَدْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اِنَّ فِي ثَقِيفٍ كَذَّابًا وَمُبِيرًا، فَاَمَّا الْكَذَّابُ فَقَدْ رَاَيْنَاهُ، وَاَمَّا الْمُبِيْرُ فَاَنْتَ ذَاكَ، قَالَ: فَخَرَجَ وَقَدْ صَحَّتِ الرِّوَايَاتُ بِسَمَاعِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدُخُولِهِ عَلَيْهِ وَخُرُوجِهِ مِنْ عِنْدِهِ وَهُوَ ابْنُ ثَمَانِ سِنِيْنَ وَاَنَا ذَاكِرٌ بِمَشِيئَةِ اللّٰهِ تَعَالَى فِي هٰذَا الْمَوْضِعِ اَخْبَارَهُ الَّتِي تَدُلُّ عَلَى ذٰلِكَ، فَاِنَّ الْمُخَرَّجَ فِي مُسْنَدِهِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَيِّفٌ وَسَبْعُونَ حَدِيْثًا

✧✧ ابونوفل بن ابی عقرب عریجی بیان کرتے ہیں: حجاج بن یوسف نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ مدینہ کو ایک ٹیلے پر سولی لٹکایا ہوا تھا تاکہ قریشی لوگ ان کو دیکھ کر عبرت حاصل کریں۔ اور اس کی بیعت کا اقرار کریں، چنانچہ لوگ وہاں سے گزرنے لگے، کوئی بھی ان کے لاشے کے پاس کھڑا نہیں ہوتا تھا۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ان کے پاس سے گزرے تو وہاں کھڑے ہو گئے، اور یوں گویا ہوئے ''السلام علیک اباخبیب'' تین مرتبہ یہ الفاظ دہرائے، پھر کہنے لگے: میں نے تمہیں اس بات سے روکا تھا، (یہ الفاظ بھی تین مرتبہ کہے) پھر فرمایا: بے شک تو روزہ دار تھا، شب زندہ دار تھا، تو صلہ رحمی کرنے والا تھا۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے یوں کھڑے ہونے اور ان کو سلام کرنے اور ان کی تعریف کرنے کی باتیں حجاج بن یوسف تک پہنچ گئیں۔ حجاج نے ان کا لاشہ سولی سے اتروا کر یہودیوں کے قبرستان میں پھینکوا دیا، پھر حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما کو پیغام بھیجا کہ وہ حجاج کے پاس آئیں، اس وقت ان کی بینائی زائل ہو چکی تھی، انہوں نے حجاج کے پاس جانے سے انکار کر دیا، اس نے دوبارہ پیغام بھیجا کہ تم لازمی میرے پاس آؤ، ورنہ میں ایسے آدمی کو تمہارے پاس بھیجوں گا جو تجھے بالوں سے پکڑ کر گھسیٹے گا۔ حضرت اسماء نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں تیرے پاس نہیں آؤں گی، تم اس آدمی کو بھیجو میرے پاس جو میرے بالوں سے پکڑ کر مجھے گھسیٹے، چنانچہ حجاج کا قاصد ان کے پاس آیا او[illegible]ت اسماء کو حجاج کا پیغام دیا۔ حضرت اسماء نے فرمایا: میری سواری مجھے دو، اس نے اپنا خچر ان کو پیش کر دیا، حضرت اسماء اس [illegible] خچر پر سوار ہو کر حجاج کے پاس آئیں۔ حجاج نے ان سے کہا: تم نے دیکھا اللہ تعالیٰ نے اپنے دشمن کا کیسا انجام کیا؟ انہوں نے فرمایا: میں نے تجھے دیکھا ہے کہ تو نے اس کی دنیا برباد کر دی اور اپنی آخرت تباہ کر لی۔ اور تو مجھے ''ذات النطاقتین'' کی شر[illegible] دلایا کرتا تھا؟ جی ہاں۔ میرے دو نطاق ہوا کرتے تھے، ایک نطاق میں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کھانا چیونٹیوں سے بچا کر رکھتی تھی، اور دوسرا نطاق وہ تھا جو عورتوں کا عموماً ہوتا ہے۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ''ثقیف میں ایک کذاب ہوگا اور ایک ہلاکو ہوگا۔ کذاب کو تو ہم نے دیکھ لیا ہے اور ہلاکو تو ہے۔

❀❀ صحیح روایات سے ثابت ہے کہ حضر[illegible]ن عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سماع کیا ہے اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آتے جاتے تھے، اس وقت ان [illegible] عمر ۸ سال تھی (امام حاکم کہتے ہیں) اس مقام پر میں ان شاء اللہ وہ احادیث نقل کروں گا جن سے یہ سب کچھ ثابت ہے۔ [illegible]ونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کردہ ان کی احادیث کی تعداد ستر کے قریب ہے۔

6343 - اَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ عِصْمَةَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الْعَدْلُ، ثَنَا السَّرِيُّ بْنُ خُزَيْمَةَ، ثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثَنَا الْهِنْدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ مَاعِزٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عَامِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ يُحَدِّثُ، اَنَّ اَبَاهُ حَدَّثَهُ، اَنَّهُ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَحْتَجِمُ، فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ: يَا عَبْدَ اللّٰهِ، اذْهَبْ بِهٰذَا الدَّمِ فَاهْرِقْهُ حَيْثُ لَا يَرَاكَ اَحَدٌ، فَلَمَّا بَرَزْتُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَمَدْتُ اِلَى الدَّمِ فَحَسَوْتُهُ، فَلَمَّا رَجَعْتُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا صَنَعْتَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ؟ قَالَ: جَعَلْتُهُ فِي مَكَانٍ ظَنَنْتُ اَنَّهُ خَافٍ عَلَى النَّاسِ، قَالَ: فَلَعَلَّكَ شَرِبْتَهُ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: وَمَنْ اَمَرَكَ اَنْ تَشْرَبَ الدَّمَ؟ وَيْلٌ لَكَ مِنَ النَّاسِ، وَوَيْلٌ لِلنَّاسِ مِنْكَ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)6343 – سكت عنه الذهبي في التلخيص

✧✧ عامر بن عبداللہ بن زبیر اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں (وہ فرماتے ہیں) ایک دفعہ وہ نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے، نبی اکرم ﷺ پچھنے لگوا رہے تھے، جب آپ ﷺ فارغ ہوئے تو فرمایا: اے عبداللہ! یہ خون لے جاؤ اور کسی ایسی جگہ پر گرا دو جہاں تمہیں کوئی نہ دیکھ رہا ہو، (آپ فرماتے ہیں) جب میں رسول اللہ ﷺ کی نگاہ سے اوجھل ہوا تو میں نے وہ خون پی لیا۔ جب میں لوٹ کر حضور ﷺ کے پاس آیا تو آپ ﷺ نے پوچھا: اے عبداللہ! تم نے اس خون کا کیا کیا؟ میں نے کہا: یارسول اللہ ﷺ میں نے اس کو ایسی جگہ پر ڈال دیا ہے جو لوگوں سے محفوظ ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: لگتا ہے کہ تم نے وہ خون پی لیا ہے، میں نے کہا: جی ہاں۔ حضور ﷺ نے فرمایا: تمہیں کس نے کہا تھا وہ خون پینے کو؟ تیرے لئے لوگوں سے ہلاکت ہے اور لوگوں کے لئے تجھ سے ہلاکت ہے۔

6344 - حَدَّثَنَا الشَّيْخُ اَبُوْ مُحَمَّدٍ الْمُزَنِيُّ، ثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفِرْيَابِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَحْرٍ الْهُجَيْمِيُّ، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ سَالِمٍ الْقَدَّاحُ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ اَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَنْ قَرَاَ الْقُرْآنَ ظَاهِرًا اَوْ نَظَرًا اُعْطِي شَجَرَةً فِي الْجَنَّةِ لَوْ اَنَّ غُرَابًا فَرَّخَ تَحْتَ وَرَقَةٍ مِنْهَا ثُمَّ طَارَ ذٰلِكَ الْفَرْخُ اَدْرَكَهُ الْهَرَمُ قَبْلَ اَنْ يَقْطَعَ تِلْكَ الْوَرَقَةِ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)6344 – محمد بن بحر الهجيمي منكر الحديث

✧✧ ابن ابی ملیکہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے ''جس نے زبانی قرآن پڑھا یا دیکھ کر پڑھا، اس کے لئے جنت میں ایک ایسا درخت لگا دیا جاتا ہے (وہ درخت اس قدر مضبوط ہوگا کہ) اگر کوئی کوا، اس کے

6343:الآحاد والمثاني لابن ابي عاصم - ومن بني اسد بن عبد العزى بن قصي عبد الله بن' حديث: 540'البحر الزخار مسند البزار - عامر بن عبد الله بن الزبير ' حديث:1948

6344:المعجم الاوسط للطبراني - باب الجيم' من اسمه جعفر - حديث:3432'المعجم الكبير للطبراني - من اسمه عبد الله' ومما اسند عبد الله بن عمر رضي الله عنهما - عبد الله بن ابي مليكة ' حديث:13698'شعب الإيمان للبيهقي - فصل في إدمان تلاوة القرآن " حديث:1944

کسی پتے کے نیچے بچے نکالے، پھر وہ بچہ جوان ہوکر اڑنے لگ جائے تو اس کو کو بڑھاپا آ جائے گا لیکن اس درخت کا وہ پتا ابھی بھی اپنی شاخ کے ساتھ قائم ہوگا۔

6345 - اَخْبَرَنِی اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُؤَمَّلِ، ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الشَّعْرَانِيُّ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ الزُّبَيْرِيُّ، حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعِ الزُّبَيْرِيُّ، عَنْ اَخِيهِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: بَايَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَوْمٍ مَرَّتَيْنِ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَقَدْ ذَكَرْتُ اَوَّلَ التَّرْجَمَةِ بَيْعَتَهُ وَهُوَ ابْنُ ثَمَانِ سِنِيْنَ وَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَعَجُّبَهُ مِنْهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي)6345 – بل منكر

✧✧ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے ایک دن میں دومرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کی۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔ (امام حاکم کہتے ہیں) میں نے ان کے حالات کے شروع میں یہ بیان کردیا ہے کہ ۸ سال کی عمر میں انہوں نے بیعت کی تھی، ان کی بیعت پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسکرائے بھی تھے اور اس کو پسند بھی کیا تھا۔

6346 - حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ الْاَصْبَهَانِيُّ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْجَهْمِ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ الْوَاقِدِيُّ، عَنْ عُمَرَ بْنِ نَافِعٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهُ قِيلَ لَهُ: اَيِ ابْنَيِ الزُّبَيْرِ كَانَ اَشْجَعَ؟ قَالَ: مَا مِنْهُمَا اِلَّا شُجَاعٌ كِلَاهُمَا مَشَى اِلَى الْمَوْتِ وَهُوَ يَرَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)6346 – في سنده متروك

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کسی نے پوچھا کہ حضرت زبیر کے دو بیٹوں میں سے زیادہ بہادر کون تھا؟ تو انہوں نے فرمایا: دونوں ہی بہادر تھے، اور دونوں موت کو سامنے دیکھتے ہوئے بھی اس کی جانب پیش قدمی کرتے تھے۔

قَالَ ابْنُ عُمَرَ: وَحَدَّثَنِي اَبُو الْقَاسِمِ بْنُ عَلِيٍّ الْقُرَشِيُّ، قَالَ: سُئِلَ الْمُهَلَّبُ عَنِ الشُّجْعَانِ، فَقَالَ: ابْنُ الْكَلْبِيَّةِ يَعْنِي مُصْعَبَ بْنَ الزُّبَيْرِ، وَاَحَدُ بَنِي تَمِيمٍ يَعْنِي عُمَرَ بْنَ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْمَرٍ، وَعَبَّادَ بْنَ حُصَيْنٍ الْحَبَطِيَّ فَقِيلَ لَهُ: فَاَيْنَ اَنْتَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَازِمٍ؟ فَقَالَ: اِنَّمَا كُنَّا فِي ذِكْرِ الْاِنْسِ، وَلَمْ نَكُنْ فِي ذِكْرِ الْجِنِّ قَالَ ابْنُ عُمَرَ: " وَقُتِلَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَوْمَ الثُّلَاثَاءِ لِسَبْعَ عَشْرَةَ مَضَتْ مِنْ جُمَادَى الْاُولَى سَنَةَ ثَلَاثٍ وَسَبْعِينَ، حَمَلَ عَلَى اَهْلِ الشَّامِ فَرُمِيَ بِآجُرَّةٍ فَاَصَابَتْهُ فِي وَجْهِهِ فَاَرْعَشَ وَدَمِيَ فَسَقَطَ، فَاُخْبِرَ الْحَجَّاجُ فَسَجَدَ، ثُمَّ جَاءَ حَتّٰى وَقَفَ عَلَيْهِ هُوَ وَطَارِقُ بْنُ عَمْرٍو، فَقَالَ طَارِقٌ: مَا وَلَدَتِ النِّسَاءُ اَذْكَرَ مِنْ هٰذَا "

ابوالقاسم بن علی قرشی فرماتے ہیں: مہلب سے بہادروں کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے کہا: ایک تو کلبیہ کا بیٹا ہے یعنی مصعب بن زبیر۔ اور ایک بنی تمیم کا بیٹا ہے اور ایک عباب بن حصین حبطی ہے۔ ان سے کسی نے کہا: عبداللہ بن زبیر

اورعبداللہ بن حازم کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے؟ انہوں نے کہا: ہم انسانوں کے بہادروں کی بات کر رہے ہیں، جنات کی نہیں کر رہے۔

محمد بن عمر کہتے ہیں: ۷۱ ہجری، ۱۷ جمادی الاولیٰ منگل کے دن حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما شہید ہوئے۔ انہوں نے اہل شام پر حملہ کیا تھا، ان میں سے کسی نے آپ پر اینٹ پھینکی، جو آپ کے سر پر لگی، جس کی وجہ سے آپ لڑکھڑا گئے، آپ کا خون بہنے لگا، اور آپ زمین پر گر پڑے۔ حجاج کو ان کی شہادت کے بارے میں خبر دی گئی تو اس نے سجدہ ادا کیا، پھر وہ اور طارق بن عمرو آ کر ان کے پاس کھڑے ہو گئے۔ طارق نے کہا: اس سے زیادہ اچھی شہرت والا شخص پیدا نہیں ہوا۔

6347 - حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، ثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اِسْحَاقَ الْقَاضِي، ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، ثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ: كُنْتُ اَنَا وَعُمَرُ بْنُ اَبِي سَلَمَةَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ عَلَى اُطُمٍ، فَكَانَ يُطَاطِءُ لِي فَاَنْظُرُ اِلَى الْقِتَالِ وَاُطَاطِءُ لَهُ فَيَنْظُرُ اِلَى الْقِتَالِ، فَرَاَيْتُ اَبِي يَجُولُ فِي السَّبَخَةِ يَكِرُّ عَلَى هَؤُلَاءِ مَرَّةً، وَيَكِرُّ عَلَى هَؤُلَاءِ مَرَّةً، فَلَمَّا رَجَعَ قُلْتُ: يَا اَبَتِ، قَدْ رَاَيْتُكَ، قَالَ: اَيْ بُنَيَّ وَقَدْ رَاَيْتَنِي؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: قَدْ جَمَعَ لِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْيَوْمَ اَبَوَيْهِ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6347 – علی شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جنگ خندق کے موقع پر میں اور عمر بن ابی سلمہ بلندی پر تھے، وہ جھک کر میری جانب دیکھتے تو میں میدان جنگ کی طرف دیکھ رہا ہوتا، میں جھک کی ان کی جانب دیکھتا تو وہ بھی میدان جنگ کی طرف دیکھ رہے ہوتے، میں نے اپنے والد کو دیکھا کہ شورزمین میں مسلسل چکر لگا رہے تھے۔ اور پینترا بدل بدل کر دشمن پر حملہ کر رہے تھے۔ جب وہاں سے لوٹ کر آئے تو میں نے کہا: اے پیارے ابا جان! میں نے آپ کو دیکھا تھا، انہوں نے کہا: اے میرے پیارے بیٹے! کیا تو نے واقعی مجھے دیکھا تھا؟ میں نے کہا: جی ہاں۔ انہوں نے کہا: آج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کہا: ''میرے ماں باپ تجھ پر فدا ہو جائیں''۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے۔

6348 - اَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُؤَمَّلِ، ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ، ثَنَا ابْنُ اَبِي مَرْيَمَ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوبَ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ اَنَّهُ قَالَ: حِينَ قُتِلَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ يَقُوْلُ: مَنْ اَنْكَرَ الْبَلَاءَ فَاِنِّي لَا اُنْكِرُهُ، لَقَدْ ذُكِرَ لِي اِنَّمَا قُتِلَ يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا فِي زَانِيَةٍ كَانَتْ جَارِيَةً هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَقَدْ رَوَاهُ بَعْضُ الْبَصْرِيِّينَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَيُّوبَ مُسْنَدًا "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6348 – علی شرط البخاری ومسلم

✧✧ ہشام بن عروہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ جب حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کو شہید کیا جانے لگا تو میں

نے ان کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ'' آزمائش کا کون انکار کرتا ہے؟ میں تو اس کا انکار نہیں کرتا، کیونکہ میرے سامنے یہ تذکرہ ہوا ہے کہ حضرت یحییٰ بن زکریا علیہ السلام کو ایک زانیہ عورت جو کہ ان کی پڑوسن تھی کی وجہ سے شہید کیا گیا۔

۞۞ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے۔ اور بعض بصری راویوں نے اس حدیث کو یحییٰ بن ایوب کے حوالے سے مسنداً ذکر کیا ہے۔

6349 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، اَنْبَاَ الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ مَزِيدٍ، ثنا اَبِى، ثنا اِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ: اَتَذْكُرُ يَوْمَ اسْتَقْبَلْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا وَاَنْتَ فَحَمَلَنِيْ وَتَرَكَكَ هٰذَا حَدِيْثٌ لِهِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6349 – بل إسماعيل واه

✧✧ ہشام بن عروہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے کہا: کیا تمہیں وہ دن یاد ہے جب ہم دونوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا استقبال کیا تھا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اٹھا لیا تھا اور تمہیں چھوڑ دیا تھا۔

۞۞ یہ حدیث ہشام بن عروہ کی ہے، اس کو شیخین نے نقل نہیں کیا۔

6350 – اَخْبَرَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثنا اَحْمَدُ بْنُ بِشْرٍ الْمَرْثَدِيُّ، ثنا اِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ، حَدَّثَنِیْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: وَدِدْتُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْطَانِی النِّدَاءَ قِيلَ: وَلِمَ ذَاكَ؟ قَالَ: اِنَّهُمْ اَطْوَلُ النَّاسِ اَعْنَاقًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، قَدْ ذَكَرْتُ فِي مَقْتَلِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِنْ جُرْاَةِ الْحَجَّاجِ بْنِ يُوسُفَ عَلَى اللّٰهِ تَعَالَى وَعَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَهَاوُنِهِ بِالْحَرَمَيْنِ وَاَهْلِ بَيْتِ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ مَا يَكْتَفِي بِهِ الْعَاقِلُ مِنْ مَعْرِفَتِهِ، فَاسْمَعِ الْآنَ اَقَاوِيلَ الصَّحَابَةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَالتَّابِعِينَ فِيهِ وَشَهَادَتَهُمْ عَلَى سُوءِ عَقِيدَتِهِ بَعْدَ قَتْلِهِ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ، وَعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، وَسَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6350 – غير صحيح

✧✧ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میری ہمیشہ یہ آرزو رہی کہ کاش اذان کی ذمہ داری مجھے سونپ دی جائے۔ آپ سے اس آرزو کی وجہ پوچھی گئی تو فرمایا: اس لئے کہ قیامت کے دن موذنوں کی گردنیں سب سے زیادہ بلند ہونگی۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

(امام حاکم کہتے ہیں) حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کی شہادت کے ضمن میں، میں نے حجاج بن یوسف کی اللہ تعالیٰ پر اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پر جسارت، حرمین شریفین کی بے حرمتی اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے گھر والوں کے ساتھ بے ادبی

کا تذکرہ کر دیا ہے، اور ایک عقل مند کے لئے حجاج بن یوسف کی شخصیت پہچاننے کے سلسلے میں اتنی باتیں کافی ہیں۔

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما اور حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ کو شہید کرنے کے بعد اب آپ اُس کے خبیث نظریات اور گندے عقائد کے متعلق صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعین کے اقوال سنیئے۔

6351 – حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ الْقُرَشِيُّ، ثَنَا الْمُؤَمَّلُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ، ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ قَالَ: " اخْتَلَفْتُ اَنَا وَذَرٌّ الْمُرْهِبِيُّ فِي الْحَجَّاجِ، فَقَالَ: مُؤْمِنٌ، وَقُلْتُ: كَافِرٌ وَبَيَانُ صِحَّتِهِ مَا اَطْلَقَ فِيهِ مُجَاهِدُ بْنُ جَبْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

✧✧ سلمہ بن کہیل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میرا اور ''ذر مرہبی'' کا حجاج کے بارے میں اختلاف ہو گیا۔ وہ کہہ رہا تھا کہ حجاج مومن ہے جبکہ میرا موقف یہ تھا کہ وہ ''کافر'' ہے۔ اور اس موقف کے صحیح ہونے پر دلیل مجاہد بن جبر رضی اللہ عنہ کی گفتگو ہے۔

6352 – فِيمَا حَدَّثَنَاهُ اَبُو سَهْلٍ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ زِيَادٍ الْقَطَّانُ بِبَغْدَادَ، ثَنَا اَبُو عُمَرَ اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِالْجَبَّارِ، ثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، قَالَ: سَمِعْتُ الْاَعْمَشَ، يَقُولُ: " وَاللّٰهِ لَقَدْ سَمِعْتُ الْحَجَّاجَ بْنَ يُوسُفَ يَقُولُ: يَا عَجَبًا مِنْ عَبْدِهُذَيْلٍ، يَزْعُمُ اَنَّهُ يَقْرَاُ قُرْآنًا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ، وَاللّٰهِ مَا هُوَ اِلَّا رَجَزٌ مِنْ رَجَزِ الْاَعْرَابِ، وَاللّٰهِ لَوْ اَدْرَكْتُ عَبْدَ هُذَيْلٍ لَضَرَبْتُ عُنُقَهُ هٰذَا بَعْدَ قَتْلِهِ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ وَعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ يَتَاَسَّفُ عَلَى مَا فَاتَهُ مِنْ قَتْلِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِنَ الْعَبَادِلَةِ وَلَعْنِ مَنْ اَبْغَضَهُمْ وَخَذَلَهُمْ

✧✧ اعمش کہتے ہیں: خدا کی قسم! میں نے حجاج بن یوسف کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے ''بہت تعجب ہے عبد ہذیل پر وہ سمجھتا ہے کہ اس نے اللہ پاک سے قرآن پڑھا ہے۔ خدا کی قسم! وہ (قرآن) تو عرب کی شاعری میں سے ایک شاعری ہے۔ خدا کی قسم! اگر میں عبد ہذیل کو پاؤں تو اس کی گردن مار دوں۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے قتل کے بعد اس کو اس بات پر افسوس تھا کہ وہ عبادلہ ثلاثہ میں سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو قتل کیوں نہیں کر سکا، اور جو لوگ اس سے بغض رکھتے تھے اور جنہوں نے اسے رسوا کیا ان پر لعنت کیوں نہیں کر سکا۔

ذِكْرُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

حضرت عبداللہ بن عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما کے فضائل

6353 – حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ يُوسُفَ الْعَدْلُ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِيطَالِبٍ، ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، اَنْبَاَ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ اَنَسٍ، وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، قَالَا: شَهِدَ ابْنُ عُمَرَ بَدْرًا

(التعليق – من تلخيص الذهبي)6353 – هذا خطأ بيقين

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ اور حضرت سعید بن مسیب فرماتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جنگ بدر میں شریک ہوئے تھے۔

6354 – اَخْبَرَنِي اَبُو الْحَسَنِ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عُقْبَةَ الشَّيْبَانِيُّ بِالْكُوفَةِ، ثَنَا اَبُو زَيْدٍ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ طَرِيفٍ، ثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، وَهُدْبَةُ بْنُ عَبْدِالْوَهَّابِ، قَالَا: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ، عَنْ اَبِي سَعْدٍ الْبَقَّالِ، عَنْ اَبِي حُصَيْنٍ، عَنْ اَبِي وَائِلٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: لَقَدْ تَرَكْنَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ تُوُفِّيَ وَمَا مِنَّا اَحَدٌ اِلَّا وَتَغَيَّرَ عَمَّا كَانَ عَلَيْهِ اِلَّا عُمَرَ وَعَبْدَ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6354 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب نبی اکرم ﷺ کا وصال ہوا تو ہم میں سے ہر ایک کی کیفیت تبدیل ہوگئی۔ البتہ حضرت عمرؓ اور حضرت عبداللہ بن عمرؓ کا معاملہ مختلف تھا۔

6355 – حَدَّثَنِي اَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَرْبِيُّ، ثَنَا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الزُّبَيْرِيُّ قَالَ: عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ بْنِ نُفَيْلٍ الْعَدَوِيُّ يُكَنَّى اَبَا عَبْدِالرَّحْمَنِ، وَاُمُّهُ زَيْنَبُ بِنْتُ مَظْعُونِ بْنِ حَبِيبِ بْنِ وَهْبِ بْنِ حُذَافَةَ بْنِ جُمَحٍ وَكَانَ يَخْضِبُ بِالصُّفْرَةِ، تُوُفِّيَ بِمَكَّةَ وَدُفِنَ بِذِي طُوًى، وَيُقَالُ دُفِنَ بِفَخٍّ فِي مَقْبَرَةِ الْمُهَاجِرِينَ، دُفِنَ سَنَةَ اَرْبَعٍ وَسَبْعِينَ وَهُوَ يَوْمَ مَاتَ ابْنُ اَرْبَعٍ وَثَمَانِينَ سَنَةً

✧✧ مصعب بن عبداللہ زبیری فرماتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر بن خطاب بن نفیل عدوی رضی اللہ عنہما کی کنیت "ابوعبد الرحمٰن" تھی۔ ان کی والدہ "زینب بنت مظعون بن حبیب بن وہب بن حذافہ بن جمح" تھیں۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما زرد خضاب لگاتے تھے، مکہ مکرمہ میں ان کی وفات ہوئی، اور "ذی طوی" میں ان کو دفن کیا گیا۔ بعض مؤرخین کا کہنا ہے کہ ان کو مہاجرین کے قبرستان "فخ" میں دفن کیا گیا۔ ۷۴ ہجری کو ان کا وصال ہوا اور وصال کے وقت ان کی عمر ۸۴ برس تھی۔

6356 – حَدَّثَنَا الشَّيْخُ اَبُو بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِالْعَزِيزِ، ثَنَا اَبُو نُعَيْمٍ، ثَنَا فُضَيْلُ بْنُ مَرْزُوقٍ، عَنْ عَطِيَّةَ قَالَ: قُلْتُ لِمَوْلًى لِابْنِ عُمَرَ: كَيْفَ كَانَ مَوْتُ ابْنِ عُمَرَ؟ قَالَ: اِنَّهُ اَنْكَرَ عَلَى الْحَجَّاجِ بْنِ يُوسُفَ اَفَاعِيلَهُ فِي قَتْلِ بْنِ الزُّبَيْرِ وَقَامَ اِلَيْهِ فَاَسْمَعَهُ، فَقَالَ الْحَجَّاجُ: اسْكُتْ يَا شَيْخًا، قَدْ خَرِفْتَ، فَلَمَّا تَفَرَّقُوا اَمَرَ الْحَجَّاجُ رَجُلًا مِنْ اَهْلِ الشَّامِ فَضَرَبَهُ بِحَرْبَتِهِ فِي رِجْلِهِ، ثُمَّ دَخَلَ عَلَيْهِ الْحَجَّاجُ يَعُودُهُ، فَقَالَ: لَوْ اَعْلَمُ الَّذِي اَصَابَكَ لَضَرَبْتُ عُنُقَهُ، فَقَالَ: اَنْتَ الَّذِي اَصَبْتَنِي، قَالَ: كَيْفَ؟ قَالَ: يَوْمَ اَدْخَلْتَ حَرَمَ اللّٰهِ السِّلَاحَ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6356 – عطية ضعيف

✧✧ عطیہ کہتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے آزاد کردہ غلام سے پوچھا: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا وصال کیسے ہوا؟ انہوں نے بتایا کہ حجاج بن یوسف نے جو حضرت عبداللہ بن زبیر کو شہید کیا، اس پر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کھل کر حجاج کی مخالفت کی تھی، اور اُس کے منہ پر اس کو غلط کہا تھا۔ حجاج نے کہا: او بزرگوار، چپ کر جا، تو پاگل بوڑھا ہو چکا ہے۔ جب لوگ متفرق ہو گئے تو حجاج نے ایک شامی شخص کو حکم دیا، اُس نے حضرت عبداللہ بن عمر کے پاؤں میں تلوار مار کر زخم کر دیا۔ پھر حجاج ان کی عیادت کرنے کے لئے گیا، اور کہنے لگا: اگر مجھے پتا چل جائے کہ کس شخص نے آپ کو زخمی کیا ہے تو میں

اس کی گردن ماردوں، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تو نے ہی تو مجھے زخمی کیا ہے، حجاج نے پوچھا: وہ کیسے؟ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جس دن تو نے اللہ تعالیٰ کے حرم میں ہتھیار داخل کئے تھے، (تو نے اسی دن ہمیں زخمی کر دیا تھا)

6357 – حَدَّثَنَا الشَّيْخُ اَبُوْ مُحَمَّدٍ الْمُزَنِيُّ، ثَنَا الْقَاضِي اَبُوْ خَلِيفَةَ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اَبِيْ سُوَيْدٍ الذِّرَاعُ، ثَنَا عُمَارَةُ بْنُ زَاذَانَ، حَدَّثَنِيْ مَكْحُولٌ، قَالَ: بَيْنَا اَنَا مَعَ ابْنِ عُمَرَ اِذْ نَصَبَ الْحَجَّاجُ الْمَنْجَنِيقَ عَلَى الْكَعْبَةِ وَقَتَلَ ابْنَ الزُّبَيْرِ، فَاَنْكَرَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ ذٰلِكَ وَتَكَلَّمَ بِمَا سَاءَ سَمَاعُهُ، فَاَمَرَ الْحَجَّاجَ بِقَتْلِهِ، فَضَرَبَهُ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الشَّامِ ضَرْبَةً، فَلَمَّا بَلَغَ الْحَجَّاجُ قَصَدَهُ عَائِدًا، فَقَالَ لَهُ ابْنُ عُمَرَ: اَنْتَ قَتَلْتَنِي، وَالْآنَ تَجِيئُنِيْ عَائِدًا كَفَى بِاللّٰهِ حَكَمًا بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ

(التعليق – من تلخيص الذهبی 6357 – عمارة ضعيف

✧✧ مکحول کہتے ہیں: ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ہمراہ تھا، جبکہ حجاج نے کعبہ معظمہ کے اوپر منجنیق نصب کر رکھی تھی، حضرت عبداللہ بن زبیر کو شہید کر دیا تھا۔ تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اعلانیہ طور پر بہت کھل کر حجاج کی مخالفت کی تھی، حجاج نے ان کو بھی قتل کرنے کا حکم دے دیا تھا، ایک شامی شخص نے آپ پر ایک وار کیا۔ (جس سے آپ زخمی ہو گئے) جب حجاج کو بتایا گیا تو وہ آپ کی عیادت کرنے چلا آیا، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اس سے کہا: تو نے مجھے قتل کروایا ہے اور اب میری عیادت کرنے بھی آ گیا ہے، تیرے اور میرے درمیان اللہ ہی بہتر فیصلہ کرے گا۔

6358 – اَخْبَرَنِيْ اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوبَ الثَّقَفِيُّ، ثَنَا مُوسَى بْنُ زَكَرِيَّا، ثَنَا خَلِيفَةُ بْنُ خَيَّاطٍ قَالَ: قَدِمَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْبَصْرَةَ وَاِلٰى فَارِسَ غَازِيًا قَدِمَهَا وَمَاتَ بِمَكَّةَ سَنَةَ اَرْبَعٍ وَسَبْعِيْنَ

✧✧ خلیفہ بن خیاط فرماتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جہاد کرتے ہوئے بصرہ اور فارس تک گئے تھے۔ آپ کا وصال مبارک ۷۴ ہجری میں مکہ شریف میں ہوا۔

6359 – اَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِالْحَمِيدِ الصَّنْعَانِيُّ بِمَكَّةَ، ثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبَّادٍ، اَنْبَاَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَنْبَاَ مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ قَالَ: اَوْصَانِيْ اَبِيْ اَنْ اَدْفِنَهُ خَارِجًا مِنَ الْحَرَمِ، فَلَمْ نَقْدِرْ، فَدَفَنَّاهُ بِالْحَرَمِ بِفَخٍّ فِي مَقْبَرَةِ الْمُهَاجِرِينَ

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 6359 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ سالم کہتے ہیں: میرے والد نے مجھے وصیت کی تھی کہ میں ان کو حرم شریف سے باہر دفن کروں۔ لیکن ہم ایسا نہ کر سکے اور ان کو مقام "فخ" میں مہاجرین کے قبرستان میں دفن کیا۔

6360 – حَدَّثَنِيْ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ دَارِمٍ الْحَافِظُ بِالْكُوْفَةِ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُوسَى بْنِ اِسْحَاقَ التَّمِيمِيُّ، ثَنَا مَالِكُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ النَّهْدِيُّ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ الْمَخْرَمِيُّ، حَدَّثَنِيْ اَبُو الْمَلِيحِ، عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ: كَفَفْتُ يَدِيْ فَلَمْ اَقْدَمْ، وَالْمُقَاتِلُ عَلَى الْحَقِّ اَفْضَلُ قَالَ الْحَاكِمُ ـ رَحِمَهُ اللّٰهُ

تَعَالَى -: " شَرْحُ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَبَيَانُهُ فِيمَا حَدَّثَنَاهُ ابُو . . . قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ: مَا آسَى عَلَى شَيْءٍ إِلَّا انِّى لَمْ اُقَاتِلْ مَعَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ الْفِئَةَ الْبَاغِيَةَ

✦✦ میمون بن مہران بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ارشاد فرمایا: میں نے اپنے آپ کو روک لیا ہے، میں آگے نہیں بڑھا، لیکن حق پر جہاد کرنے والا افضل ہے۔

امام حاکم کہتے ہیں: اس حدیث کی شرح اور بیان اس حدیث میں ہے: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: مجھے کبھی کسی بات پر افسوس نہیں ہوا، سوائے اس کے کہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہمراہ باغی گروہ کے ساتھ نہیں لڑا۔

6361 - اَخْبَرَنِىْ قَاضِى الْقُضَاةِ اَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ عَلِيٍّ، ثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْجُرَيْرِيُّ الْبَجَلِيُّ صَاحِبُ اَبِى الْعَبَّاسِ اَحْمَدَ بْنِ يَحْيٰى، وَمُحَمَّدِ بْنِ يَزِيدَ، ثَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَارِثِ الْخَزَّازُ مَوْلَى اَمِيرِ الْمُؤْمِنِيْنَ الْمَنْصُوْرِ وَصَاحِبُ اَبِى عَبْدِاللّٰهِ مُحَمَّدِ بْنِ يَزِيدَ الْاَعْرَابِى، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَدَائِنِيُّ، حَدَّثَنِىْ غَسَّانُ بْنُ عَبْدِالْحَمِيدِ قَالَ: مَا كَانَ النَّاسُ يَشْكُونَ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ بَايَعَ عَلِيًّا عَلَى اَنْ لَّا يُقَاتِلَ مَعَهُ وَرَضِيَ عَلِيٌّ مِنْهُ بِذٰلِكَ

(التعليق – من تلخيص الذهبى) 6361 – سكت عنه الذهبى فى التلخيص

✦✦ غسان بن عبدالحمید فرماتے ہیں لوگوں کو اس بات کی شکایت نہیں تھی کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے حضرت علیؓ کی بیعت اس شرط پر کی تھی کہ وہ لڑائی میں ان کے ساتھ شریک نہیں ہوں گے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ ان کی اس شرط پر راضی ہو گئے تھے۔

قَالَ اَبُو الْحَسَنِ الْمَدَائِنِيُّ: وَحَدَّثَنِى الْاَسْوَدُ بْنُ شَيْبَانَ، عَنْ خَالِدِ بْنِ شُمَيْرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ مُوسَى بْنَ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ: "يَرْحَمُ اللّٰهُ اَبَا عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ اِنِّى لَاَحْسَبُهُ عَلَى الْعَهْدِ الَّذِى عَاهَدَهُ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَتَغَيَّرْ، وَاللّٰهِ مَا اسْتَغَرَتْهُ قُرَيْشٌ فِى فِتْنَتِهَا الْاُولَى فَقُلْتُ: هٰذَا يَزْرِى عَلَى اَبِيْهِ"

✦✦ موسیٰ بن طلحہ بن عبید اللہ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ ابوعبدالرحمٰن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما پر رحم فرمائے، میں سمجھتا ہوں کہ وہ اسی عہد پر قائم ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے لیا تھا، اور وہ اس عہد پر مکمل طور پر قائم تھے۔ خدا کی قسم! قریش پہلے فتنہ میں ان سے ناراض نہیں ہوئے تھے، میں نے سوچا: یہ اپنے باپ پر عیب لگائے گا۔

6362 - اَخْبَرَنَا حَمْزَةُ بْنُ الْعَبَّاسِ الْعَقَبِيُّ بِبَغْدَادَ، ثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّوْرِيُّ، ثَنَا اَبُو الْجَوَّابِ الْاَحْوَصُ بْنُ جَوَّابٍ، ثَنَا عَمَّارُ بْنُ رُزَيْقٍ، عَنْ اَبِى اِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْسَجَةَ، عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ: عُرِضْتُ اَنَا وَابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ فَاسْتَصْغَرَنَا وَشَهِدْنَا اُحُدًا قَالَ الْحَاكِمُ - رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالَى -: قَدْ قَدَّمْتُ فِى اَوَّلِ التَّرْجَمَةِ حَدِيْثَ يَزِيدَ بْنِ هَارُوْنَ بِاِسْنَادِهِ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا شَهِدَ بَدْرًا، وَهٰذَا الْاِسْنَادُ اَقْوٰى مِنْهُ، وَقَدِ اتَّفَقَ الشَّيْخَانِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَلَى

حَدِيْثُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهُ عُرِضَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ اَرْبَعَ عَشْرَةَ فَلَمْ يُجِزْهُ، وَعُرِضَ عَلَيْهِ فِي الْخَنْدَقِ فَاَجَازَهُ وَهُوَ اَوَّلُ مَشْهَدٍ شَهِدَهُ، وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

✧✧ حضرت براء فرماتے ہیں: جنگ بدر کے موقع پر مجھے اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پیش کیا گیا، تو ہم دونوں کو کمسن قرار دے کر واپس بھیج دیا گیا تھا۔ پھر ہم جنگ احد میں شریک ہوئے تھے۔

✿✿ امام حاکم کہتے ہیں: میں نے اس عنوان کے آغاز میں یزید بن ہارون کی سند کے ہمراہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی یہ حدیث ذکر کی تھی کہ ''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جنگ بدر میں شریک ہوئے تھے۔ جبکہ یہ اسناد اُس سے اقویٰ ہے۔ اور امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے عبیداللہ بن عمر کے واسطے سے، نافع کے ذریعے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں بیان کیا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو ۱۴ برس کی عمر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں جہاد کے لئے پیش کیا گیا تھا لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اجازت نہیں دی تھی۔ پھر جنگ خندق کے موقع پر انہیں پیش کیا گیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دے دی تھی۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ پہلا غزوہ تھا جس میں انہوں نے شرکت کی۔ واللہ اعلم

6363 – حَدَّثَنِي اَبُوْ جَعْفَرٍ اَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ الْاَسَدِيُّ، الْحَافِظُ بِهَمْدَانَ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ دِيزِيلَ، حَدَّثَنِي عَتِيقُ بْنُ يَعْقُوْبَ، قَالَ: سَمِعْتُ مَالِكَ بْنَ اَنَسٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى يَقُوْلُ: قَالَ لِي ابْنُ شِهَابٍ: لَا تَعْدِلَنَّ عَنْ رَاْيِ ابْنِ عُمَرَ فَاِنَّهُ اَقَامَ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتِّينَ سَنَةً فَلَمْ يَخْفَ عَلَيْهِ شَيْءٌ مِنْ اَمْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا مِنْ اَمْرِ اَصْحَابِهِ

✧✧ مالک بن انس فرماتے ہیں: مجھے ابن شہاب نے کہا: ابن عمر رضی اللہ عنہما کے نظریئے سے نہ ہٹنا، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال مبارک کے ۶۰ سال بعد تک وہ زندہ رہے، اس عرصے میں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کے حوالے سے وہ کبھی نہیں ڈرے۔

6364 – حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، ثَنَا هِشَامُ بْنُ عَلِيٍّ، ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ نُصَيْرٍ، ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يَقُوْلُ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ فِي زَمَانِهِ اَفْضَلَ مِنْ عُمَرَ فِي زَمَانِهِ

(التعليق – من تلخيص الذهبى)6364 – سكت عنه الذهبى فى التلخيص

✧✧ ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن فرمایا کرتے تھے: حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنے زمانے میں بہت بہتر تھے لیکن حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنے زمانے میں اُن سے بھی بہتر ہیں۔

6365 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ الصَّفَّارُ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ، ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُوْنَ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، قَالَا: ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ اَبِي النَّضْرِ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: مَا رَاَيْتُ اَلْزَمَ لِلْاَمْرِ الْاَوَّلِ مِنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: اول نظریئے پر قائم رہنے والا شخص میں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے زیادہ اچھا کسی کو نہیں دیکھا۔

6366 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا اَبُوْ عُثْمَانَ سَعِيدُ بْنُ الْحَجَوَانِيُّ، ثَنَا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ، حَدَّثَنِي اَبُوْ هِلَالٍ مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: لَوْ شَهِدْتُ عَلَى اَحَدٍ اَنَّهُ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ لَشَهِدْتُ عَلَى ابْنِ عُمَرَ

✧✧ حضرت سعید بن مسیب فرماتے ہیں: اگر میں کسی کے جنتی ہونے کی گواہی دیتا تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے جنتی ہونے کی دیتا۔

6367 – اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ يُوسُفَ الْعَدْلُ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِي طَالِبٍ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ الْفَضْلِ، حَدَّثَنِي اَبِي، عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَمَّا فَرَضَ عُمَرُ لِاُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ ثَلَاثَةَ آلَافٍ، وَفَرَضَ لِي اَلْفَيْنِ وَخَمْسَ مِائَةٍ، فَقُلْتُ لَهُ: يَا اَبَتِ، لِمَ تَفْرِضُ لِاُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ ثَلَاثَةَ آلَافٍ، وَتَفْرِضُ لِي اَلْفَيْنِ وَخَمْسَ مِائَةٍ؟ وَاللّٰهِ مَا شَهِدَ اُسَامَةُ مَشْهَدًا غِبْتُ عَنْهُ وَلَا شَهِدَ اَبُوهُ مَشْهَدًا غَابَ عَنْهُ اَبِي، قَالَ: صَدَقْتَ يَا بُنَيَّ، وَلٰكِنِّي اَشْهَدُ لَاَبُوهُ كَانَ اَحَبَّ النَّاسِ اِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَبِيكَ، وَلَهُوَ اَحَبُّ اِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْكَ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، فَاِنْ تَوَهَّمَ مُتَوَهِّمٌ اَنَّ هٰذِهِ الْفَضِيلَةَ لِاُسَامَةَ فَلْيَعْلَمْ اَنِّي اِنَّمَا خَرَّجْتُ هٰذَا الْحَدِيثَ لِاَمْرَيْنِ: اَحَدُهُمَا شَهَادَةُ عُمَرَ لِابْنِهِ اَنَّهُ لَمْ يَشْهَدْ اُسَامَةُ مَشْهَدًا اِلَّا شَهِدَهُ، وَهٰذِهِ مِنْ اَجْلِ فَضَائِلِ ابْنِ عُمَرَ، وَالثَّانِي اَنَّ الشَّيْخَيْنِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَدْ خَرَّجَا اَكْثَرَ مَا رُوِيَ مِنْ فَضَائِلِ ابْنِ عُمَرَ عَلٰى شَرْطِهِمَا مِنَ الْمَسَانِيدِ، فَاَنَا اَجْتَهِدُ فِي تَحْصِيلِ خَبَرٍ مُسْنَدٍ صَحِيحٍ لَمْ يُخَرِّجَاهُ"

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 6367 – صحيح

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کو تین ہزار دراہم مال غنیمت عطا کیا اور مجھے اڑھائی ہزار، میں نے کہا: ابا جی! نہ اسامہ بن زید نے مجھ سے زیادہ غزوات میں شرکت کی ہے اور نہ ہی اس کے والد نے میرے والد سے زیادہ جنگیں لڑی ہیں، پھر آپ نے اسامہ کو مجھ سے زیادہ مال کیوں دیا؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بیٹے تم بالکل سچ کہہ رہے ہو، لیکن میں یہ گواہی دیتا ہوں کہ اُس کے والد سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تیرے والد کی بہ نسبت زیادہ پیار کرتے تھے اور خود اسامہ کے ساتھ تجھ سے زیادہ محبت کرتے تھے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

امام حاکم کہتے ہیں اگر کوئی شخص یہ اعتراض کرے کہ یہ فضیلت تو حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کی ہے پھر اس کو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے فضائل کے ضمن میں بیان کیوں کیا؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ میں نے جو یہ حدیث اس مقام پر ذکر کی ہے اس کی

دو وجہیں ہیں۔

نمبرا۔ اس میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی ، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے لئے یہ گواہی موجود ہے کہ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ جس غزوہ میں شریک ہوئے اس میں، مَیں بھی شریک ہوا ہوں۔

نمبر۲۔ یہ کہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے فضائل کے بارے میں بہت ساری مسند احادیث نقل کی ہیں جوان کے معیار کے عین مطابق ہیں۔ اور میں اسی کوشش میں ہوں کہ ایسی مسند صحیح حدیث نقل کروں جس کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے چھوڑ دیا ہے۔

6368 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَحْمَدَ الزَّاهِدُ الْاَصْبَهَانِيُّ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ بْنِ خَالِدٍ، ثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ الْقَطَوَانِيُّ، ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: بَايَعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ عَلَى الْمَوْتِ مَرَّتَيْنِ، قَالَ: رَاٰى عُمَرُ النَّاسَ مُجْتَمِعِيْنَ فَقَالَ: اذْهَبْ فَانْظُرْ مَا شَانُهُمْ، فَاِذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبَايِعُ عَلَى الْمَوْتِ فَبَايَعْتُهُ، ثُمَّ رَجَعْتُ اِلٰى عُمَرَ فَاَخْبَرْتُهُ فَجَاءَ فَبَايَعَتْهُ بَعْدَمَا بَايَعَ وَهٰذِهِ مِنْ اَجَلِّ فَضَائِلِ ابْنِ عُمَرَ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَعُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْعُمَرِيُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ لَمْ يُذْكَرْ اِلَّا بِسُوْءِ الْحِفْظِ فَقَطْ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حدیبیہ کے موقع پر میں نے دومرتبہ موت پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کی۔ اس کا واقعہ کچھ یوں ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ کچھ لوگ جمع ہیں، آپ رضی اللہ عنہ نے مجھے فرمایا: جا کر دیکھو، کیا مسئلہ ہے؟ میں نے جا کر دیکھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم موت پر لوگوں سے بیعت لے رہے تھے، (میں گیا تو صرف دیکھنے تھا لیکن) میں نے بھی بیعت کرلی، پھر میں واپس حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور ان کو صورتِ حال سے آگاہ کیا، وہ بھی آئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کی۔ اُن کے بعد میں نے پھر بیعت کی۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے فضائل میں یہ بات بہت بڑی ہے۔

❀❀ اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے نقل نہیں کیا۔ اس حدیث کے راوی ''عبیداللہ بن عمر عمری رحمۃ اللہ علیہ'' کا تذکرہ سوء حفظ کے ساتھ ہی کیا جاتا ہے۔

6369 – حَدَّثَنَا الشَّيْخُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الْحَضْرَمِيُّ، ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَمْرٍو الْاَشْعَثِيُّ، ثَنَا عَبْثَرٌ، ثَنَا حُصَيْنٌ، عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: مَا مِنَّا اَحَدٌ اَدْرَكَ الدُّنْيَا اِلَّا قَدْ مَالَتْ بِهٖ وَمَالَ بِهَا اِلَّا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6369 – علی شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ہم میں سے جس کو بھی دنیا ملی، وہ اس کی جانب مائل ہو گیا لیکن حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پائے ثبات میں کبھی لغزش نہیں آئی۔

۞۞ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔

6370 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الْحَافِظُ، اَنْبَاَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الصَّغَانِيُّ، ثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، وَاَبُو النَّضْرِ اِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الْعِجْلِيُّ قَالَا: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ خُنَيْسٍ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ اَبِي رَوَّادٍ، حَدَّثَنِي نَافِعٌ، قَالَ: دَخَلَ ابْنُ عُمَرَ الْكَعْبَةَ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ وَهُوَ سَاجِدٌ: قَدْ تَعْلَمُ مَا يَمْنَعُنِي مِنْ مُزَاحَمَةِ قُرَيْشٍ عَلَى هٰذِهِ الدُّنْيَا اِلَّا خَوْفُكَ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)6370 – سكت عنه الذهبي في التلخيص

✧✧ حضرت نافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کعبہ میں داخل ہوئے اور سجدہ ریز ہو کر کہہ رہے تھے ''تو جانتا ہے کہ اس دنیا میں قریش کی مزاحمت سے محض تیرے خوف کی وجہ سے رکا ہوا ہوں''۔

6371 – حَدَّثَنِي اَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثَنَا مُوسَى بْنُ هَارُونَ، ثَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَسَدِيُّ، ثَنَا اَبِي، ثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ، عَنِ الْمُنْذِرِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ خَيْرَ هٰذِهِ الْاُمَّةِ

قَالَ اَبُو عِمْرَانَ: وَحَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، ثَنَا اَبِي، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبَانَ، عَنِ السُّدِّيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، قَالَ: رَاَيْتُ ابْنَ عُمَرَ، وَاَبَا هُرَيْرَةَ، وَاَبَا سَعِيدٍ وَغَيْرَهُمْ كَانُوا يَرَوْنَ اَنَّهُ لَيْسَ اَحَدٌ مِنْهُمْ عَلَى الْحَالِ الَّتِي فَارَقَ عَلَيْهَا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرَ ابْنِ عُمَرَ

✧✧ محمد بن حنفیہ فرماتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اس امت کے سب سے بہترین فرد ہیں۔

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم دیکھا ہے۔ ان میں کوئی شخص بھی اس حال پر قائم نہیں رہا جو حال ان کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے وقت تھا۔ سوائے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے۔ (کہ یہ ہمیشہ انہی نظریات پر قائم رہے)

6372 – حَدَّثَنِي اَبُو عَبْدِاللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَبَّاسِ الشَّهِيدُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنْبَاَ اَبُو حَاتِمِ بْنُ مَحْبُوبٍ، ثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ يَقُولُ: اِنَّ ابْنَ عُمَرَ اَزْهَدُ الْقَوْمِ وَاَصْوَبُ الْقَوْمِ رَاْيًا

✧✧ حضرت علی بن حسین فرماتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما پوری قوم میں سب سے زیادہ دنیا سے بے رغبت تھے اور ان کی رائے سب سے زیادہ درست ہوتی تھی۔

6373 – اَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّيْدَلَانِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَيُّوبَ، اَنْبَاَ مُوسَى بْنُ اِسْمَاعِيلَ، ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ مِهْرَانَ، قَالَ: كُنَّا مَعَ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، فَقَالَ جَابِرٌ: اِذَا سَرَّكُمْ اَنْ تَنْظُرُوا اِلَى اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِينَ لَمْ يُغَيِّرُوا وَلَمْ

يُبَدِّلُوا فَانْظُرُوا اِلٰى عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ مَا مِنَّا اَحَدٌ اِلَّا غَيَّرَ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6373 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب تم کسی ایسے صحابی رسول کو دیکھنا چاہو جو نہ تبدیل ہوا، نہ اپنے نظریات سے پھرا ہو، وہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھ لے، ہم میں سے ہر شخص بدل گیا، لیکن آپ نہ بدلے۔

6374 – حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ الْعَدْلُ، ثَنَا اَبُوْ نَصْرٍ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نَصْرٍ، ثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ مَالِكُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ، ثَنَا زُهَيْرٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوقَةَ، عَنْ اَبِىْ جَعْفَرٍ قَالَ: لَمْ يَكُنْ اَحَدٌ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَمِعَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيْثًا اَحْذَرَ اَنْ لَّا يَزِيدَ فِيْهِ وَلَا يُنْقِصَ مِنَ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6374 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت ابوجعفر فرماتے ہیں: کوئی بھی صحابی جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی بات سن لیتا تو سب سے زیادہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اس بات کا خیال رکھتے تھے کہ اس میں کسی قسم کی کوئی کمی زیادتی نہ ہو۔

6375 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ الصَّفَّارُ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ، ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُوْنَ، اَنْبَاَ مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ، عَنْ اَبِىْ عَمْرِو بْنِ حِمَاسٍ، عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: " تَلَوْتُ هٰذِهِ الْآيَةَ (لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّوْنَ) (آل عمران: 92) فَذَكَرْتُ مَا اَعْطَانِي اللّٰهُ تَعَالَى، فَمَا وَجَدْتُ شَيْئًا اَحَبَّ اِلَيَّ مِنْ جَارِيَتِي رَضِيَّةَ فَقُلْتُ: هِيَ حُرَّةٌ لِوَجْهِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ، فَلَوْلَا اَنِّي لَا اَعُوْدُ فِي شَيْءٍ جَعَلْتُهُ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ لَنَكَحْتُهَا " فَاَنْكَحَهَا نَافِعٌ فَهِيَ اُمُّ وَلَدِهِ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: میں نے ان آیات کی تلاوت کی:

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّوْن

''تم لوگ اس وقت تک نیکی تک نہیں پہنچ سکتے' جب تک اس میں سے خرچ نہیں کرتے' جسے تم پسند کرتے ہو'۔

اس آیت کی تلاوت کے بعد میں نے سوچا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے جو کچھ دیا ہے اس میں مجھے سب سے زیادہ محبوب کون سی چیز ہے؟ تو ایک ''رضیہ'' نامی لونڈی مجھے بہت پسند تھی۔ میں نے کہا: اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے یہ آزاد ہے۔ اور اگر میں نے اپنا طریقہ یہ نہ رکھا ہوتا کہ میں جو کچھ اللہ کی رضا کے لئے دے دیتا ہوں پھر وہ واپس نہیں لیتا ہوں۔ تو میں اس سے نکاح کر لیتا۔ اس کے بعد انہوں نے اس لونڈی کا نکاح حضرت نافع سے کر دیا۔ تو وہ ان کی ''ام ولد'' بنی۔

6376 – حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، ثَنَا اَنَسُ بْنُ مُوسَى، ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ حَسَّانَ، ثَنَا خَارِجَةُ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ: " لَوْ رَاَيْتَ ابْنَ عُمَرَ يَتَّبِعُ آثَارَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقُلْتَ: هٰذَا مَجْنُوْنٌ

✧✧ حضرت نافع فرماتے ہیں: جب میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آثار کی اتباع کرتے ہوئے دیکھتا ہوں تو سوچتا ہوں کہ ''یہ مجنون'' ہے۔ (یعنی ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر عمل کرنے کا جنون کی حد تک شوق ہے)

6377 – اَخْبَرَنِی عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُصَيْنِ الْقَارِءُ، ثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِالْعَزِيزِ، ثَنَا اَبُوْ عُبَيْدَةَ، ثَنَا ابْنُ اَبِی مَرْيَمَ، حَدَّثَنِی عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ عُمَرَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: اَسْلَمَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ قَبْلَ اَبِيهِ

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 6377 – هذا باطل

✧✧ ابن شہاب کہتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنے والد سے پہلے اسلام لائے تھے۔

6378 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِیٍّ، ثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ رَجُلًا سَاَلَهُ عَنْ مَسْاَلَةٍ، فَقَالَ: لَا عِلْمَ لِی بِهَا، فَلَمَّا اَدْبَرَ الرَّجُلُ، قَالَ ابْنُ عُمَرَ: "نِعْمَ مَا قَالَ ابْنُ عُمَرَ، سُئِلَ عَمَّا لَا يَعْلَمُ فَقَالَ: لَا عِلْمَ لِی بِهَا"

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ایک آدمی نے ان سے کوئی مسئلہ پوچھا تو انہوں نے کہا: مجھے اس کا علم نہیں ہے۔ جب وہ آدمی لوٹ کر واپس گیا تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: ابن عمر نے کتنی اچھی بات کہی ہے، اس سے وہ بات پوچھی گئی، جس کا اس کو علم نہیں تھا، تو اس نے آگے سے کہہ دیا ''مجھے اس کا علم نہیں ہے''۔

ذِكْرُ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کے فضائل

6379 – حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ الْاَصْبَهَانِیُّ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْجَهْمِ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ قَالَ: وَرَافِعُ بْنُ خَدِيجِ بْنِ رَافِعِ بْنِ عَدِیِّ بْنِ زَيْدِ بْنِ جُشَمِ بْنِ حَارِثَةَ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ بْنِ عَمْرٍو وَهُوَ النَّبِيتُ بْنُ مَالِكِ بْنِ اَوْسٍ شَهِدَ رَافِعٌ اُحُدًا وَالْخَنْدَقَ وَالْمَشَاهِدَ كُلَّهَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَانَ رَافِعٌ اَصَابَهُ يَوْمَ اُحُدٍ سَهْمٌ فِی تَرْقُوَتِهِ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنْ شِئْتَ نَزَعْتُ السَّهْمَ، وَتَرَكْتُ الْقَطِيفَةَ وَشَهِدْتُ لَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَنَّكَ شَهِيدٌ فَتَرَكَهَا رَافِعٌ لِقَوْلِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ لَا يُحِسُّ مِنْهُ شَيْئًا دَهْرًا، وَكَانَ اِذَا ضَحِكَ فَاسْتَغْرَبَ بَدَا، فَلَمَّا كَانَ فِی خِلَافَةِ عُثْمَانَ انْتَقَضَ بِهِ ذَلِكَ الْجُرْحُ فَمَاتَ مِنْهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 6379 – هذا لا يصح ولا يستقيم معناه

✧✧ محمد بن عمر نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے ''رافع بن خدیج بن عدی بن زید بن جشم بن حارثہ بن حارث بن خزرج بن عمرو'' یہ نبیت بن مالک بن اوس ہیں۔ حضرت رافع غزوہ احد، خندق اور تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک ہوئے، جنگ احد میں حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کی ہنسلی میں ایک تیر لگا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے کہا: اگر تم

چاہوتو میں یہ تیر نکال دیتا ہوں، اور اگر تم چاہو تو اس کو اسی طرح چھوڑ دو اور میں قیامت کے دن تیرے بارے میں یہ گواہی دوں گا کہ یہ شہید ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ کے اس ارشاد کی بناء پر انہوں نے اس کو اسی طرح چھوڑ دیا۔ ساری زندگی انہوں نے اس کو نہیں نکالا، جب آپ ہنستے تو وہ ظاہر ہو جاتا۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں وہ ٹوٹ گیا۔ زخم تازہ ہو گیا اور اسی کی وجہ سے ان کا انتقال ہو گیا۔

قَالَ ابْنُ عُمَرَ: فَحَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ الْهَرِيرِ مِنْ وَلَدِ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي رَافِعٍ، عَنْ بَشِيرِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: مَاتَ رَافِعُ بْنُ خَدِيْجٍ فِي اَوَّلِ سَنَةِ اَرْبَعٍ وَسَبْعِيْنَ وَهُوَ ابْنُ سِتٍّ وَثَمَانِيْنَ، وَحَضَرَ ابْنُ عُمَرَ جِنَازَتَهُ، وَكَانَ رَافِعٌ يُكَنّٰى اَبَا عَبْدِاللّٰهِ، وَمَاتَ بِالْمَدِيْنَةِ

✧✧ بشیر بن یسار فرماتے ہیں: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سن ۷۴ ہجری کے اوائل میں فوت ہوئے، وفات کے وقت ان کی عمر ۸۶ برس تھی، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ان کے جنازہ میں شریک ہوئے تھے۔ حضرت رافع رضی اللہ عنہ کی کنیت "ابوعبداللہ" تھی۔

6380 – اَخْبَرَنِي اِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ، ثَنَا جَدِّي، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ: تُوُفِّيَ رَافِعُ بْنُ خَدِيْجٍ الْحَارِثِيُّ يُكَنّٰى اَبَا عَبْدِاللّٰهِ بِالْمَدِيْنَةِ سَنَةَ اَرْبَعٍ وَسَبْعِيْنَ

✧✧ ابراہیم بن منذر فرماتے ہیں: حضرت رافع بن خدیج حارثی رضی اللہ عنہ ۷۴ ہجری میں مدینہ منورہ میں فوت ہوئے، ان کی کنیت "ابوعبداللہ" تھی۔

6381 – اَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْحَسَنِ الْقَاضِي، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحُسَيْنِ، ثَنَا آدَمُ بْنُ اَبِي اِيَاسٍ، ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ اَبِي بِشْرٍ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهَكَ قَالَ: رَاَيْتُ ابْنَ عُمَرَ قَائِمًا بَيْنَ قَائِمَتَيْ سَرِيرِ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ

✧✧ یوسف بن ماہک فرماتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کی چارپائی کے دو پایوں کے درمیان کھڑے دیکھا۔

6382 – حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَلْمَانَ الْفَقِيهُ، ثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مُحَمَّدٍ الرَّقَاشِيُّ، ثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ مُحَمَّدٍ، ثَنَا رِفَاعَةُ بْنُ هُرَيْرٍ، عَنْ جَدِّهِ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَجَازَهُ يَوْمَ اُحُدٍ وَجَعَلَهُ فِي الرُّمَاةِ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6382 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ان کو جنگ احد کی اجازت دی تھی اور ان کو تیر اندازوں میں شامل کیا تھا۔

ذِكْرُ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کے فضائل

6383 – حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ الْاَصْبَهَانِيُّ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْجَهْمِ بْنِ مَصْقَلَةَ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: سَلَمَةُ بْنُ الْاَكْوَعِ وَاسْمُ الْاَكْوَعِ سِنَانُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنُ قُشَيْرِ بْنِ خُزَيْمَةَ بْنِ مَالِكِ بْنِ سَلامَانَ بْنِ اَسْلَمَ بْنِ اَفْصَى ذُكِرَ عَنْهُ اَنَّهُ قَالَ: غَزَوْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعَ غَزَوَاتٍ، وَمَعَ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ تِسْعَ غَزَوَاتٍ يُؤَمِّرُهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْنَا قَالَ ابْنُ عُمَرَ: وَسَمِعْتُ اَنَّ سَلَمَةَ كَانَ يُكَنَّى اَبَا اِيَاسٍ قَالَ: وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ اِيَاسِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ: تُوُفِّيَ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ بِالْمَدِيْنَةِ سَنَةَ اَرْبَعٍ وَّسَبْعِيْنَ وَهُوَ ابْنُ ثَمَانِيْنَ سَنَةً

✧✧ محمد بن عمر فرماتے ہیں: سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ (کے والد کا نام) سنان بن عبداللہ بن قشیر بن خزیمہ بن مالک بن سلامان بن اسلم بن افصی" ہے۔ آپ خود اپنے بارے میں فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ۷ غزوات میں شرکت کی ہے۔ اور زید بن حارثہ رضی اللہ عنہما کے ہمراہ ۹ غزوات میں شامل ہوا ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو ہمارا امیر مقرر فرما دیتے تھے۔ محمد بن عمر فرماتے ہیں: میں نے سنا ہے کہ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کی کنیت "ابوالعباس" تھی۔ ایاس بن سلمہ فرماتے ہیں: میرے والد حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کا وصال مبارک ۷۴ ہجری کو مدینہ منورہ میں ہوا۔ وفات کے وقت ان کی عمر ۸۰ برس تھی۔

6384 – اَخْبَرَنِي اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الثَّقَفِيُّ، ثَنَا مُوسَى بْنُ زَكَرِيَّا التُّسْتَرِيُّ، ثَنَا خَلِيفَةُ بْنُ خَيَّاطٍ قَالَ: وَسَلَمَةُ بْنُ الْاَكْوَعِ يُكَنَّى اَبَا سِنَانٍ تُوُفِّيَ بِالْمَدِيْنَةِ سَنَةَ اَرْبَعٍ وَسَبْعِيْنَ

✧✧ خلیفہ بن خیاط فرماتے ہیں: سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کی کنیت "ابوسنان" تھی۔ آپ سن ۷۴ ہجری کو مدینہ منورہ میں فوت ہوئے۔

ذِكْرُ مَالِكِ بْنِ سِنَانٍ وَالِدِ اَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے والد حضرت مالک بن سنان رضی اللہ عنہ کے فضائل

6385 – اَخْبَرَنِي اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الثَّقَفِيُّ، ثَنَا مُوسَى بْنُ زَكَرِيَّا التُّسْتَرِيُّ، ثَنَا شَبَابُ بْنُ خَيَّاطٍ قَالَ: مَالِكُ بْنُ سِنَانِ بْنِ ثَعْلَبَةَ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ الْاَبْجَرِ وَاسْمُهُ خُدْرَةُ بْنُ عَوْفٍ وَهُوَ اَبُوْ اَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ

✧✧ شباب بن خیاط فرماتے ہیں: مالک بن سنان بن ثعلبہ بن عبید بن ابجر رضی اللہ عنہ۔ ان (کے والد) کا نام "خدرہ بن عوف" تھا۔ یہی ابوسعید خدری سعد بن مالک ہیں۔

6386 – اَنْبَاَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ حَمْدَانَ الْجَلَّابُ بِهَمْدَانَ، ثَنَا اَبُوْ حَاتِمٍ الرَّازِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى بْنِ

الطَّبَّاعِ، ثَنَا مُوسَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ الْحَجَبِيُّ، حَدَّثَتْنِي أُمِّي، مِنْ وَلَدِ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنْ أُمِّ عَبْدِالرَّحْمَنِ بِنْتِ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ أَبِيهَا أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: شُجَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي وَجْهِهِ يَوْمَ أُحُدٍ فَتَلَقَّاهُ أَبِي مَالِكُ بْنُ سِنَانٍ فَلَحَسَ الدَّمَ عَنْ وَجْهِهِ بِفَمِهِ، ثُمَّ ازْدَرَدَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى مَنْ خَالَطَ دَمِي فَلْيَنْظُرْ إِلَى مَالِكِ بْنِ سِنَانٍ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6386 – إسناده مظلم

✧✧ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جنگ احد کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ انور زخمی ہوگیا۔ میرے والد حضرت سنان بن مالک رضی اللہ عنہ نے اپنی زبان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خون کو چاٹ کر نگل لیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے ایسے شخص کو دیکھنا ہو جس کے خون میں میرا خون شامل ہے، وہ مالک بن سنان کو دیکھ لے۔

ذِكْرُ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے فضائل

6387 – حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْحَاقَ الْحَرْبِيُّ، ثَنَا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِاللَّهِ الزُّبَيْرِيُّ قَالَ: وَأَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ سَعْدُ بْنُ مَالِكِ بْنِ سِنَانِ بْنِ ثَعْلَبَةَ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ الْأَبْجَرِ، وَاسْمُهُ خُدْرَةُ بْنُ عَوْفِ بْنِ الْخَزْرَجِ، وَكَانَ قَتَادَةُ بْنُ النُّعْمَانِ أَخُوهُ لِأُمِّهِ، وَتُوُفِّيَ أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ سَنَةَ أَرْبَعٍ وَسَبْعِينَ

✧✧ مصعب بن عبداللہ زبیری نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے "ابوسعید خدری سعد بن مالک بن سنان بن ثعلبہ بن عبید بن ابجر" اوران کا نام "خدرہ بن عوف بن خزرج" ہے۔ قتادہ بن نعمان ان کے ماں شریکی بھائی ہیں۔ حضرت ابوسعید سن ۷۴ ہجری میں فوت ہوئے۔

6388 – حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِاللَّهِ الْأَصْبَهَانِيُّ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْجَهْمِ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنِي الضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ، عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ مُحَيْرِيزٍ، وَأَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: خَرَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ بَنِي الْمُصْطَلِقِ قَالَ ابْنُ عُمَرَ: وَهُوَ يَوْمَئِذٍ ابْنُ خَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً، قَالَ ابْنُ عُمَرَ: وَشَهِدَ أَيْضًا أَبُو سَعِيدٍ الْخَنْدَقَ وَمَا بَعْدَ ذَلِكَ مِنَ الْمَشَاهِدِ "

✧✧ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ غزوہ بنی مصطلق میں شریک ہوا۔ محمد بن عمر

6386:المعجم الاوسط للطبرانی - باب العين' من اسمه : مقدام - من اسمه مسعدة' حديث: 9273'المعجم الكبير للطبرانی - من اسمه زرارة' سعد بن مالك بن سنان بن ثعلبة ابو سعيد الخدری - حديث: 5290'الآحاد والمثانی لابن ابی عاصم - ابو سعيد الخدری رضی الله عنه . سعد بن مالك بن' حديث: 1842

کہتے ہیں: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی عمر اس وقت ۱۵ سال تھی۔ محمد بن عمر کہتے ہیں: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے جنگ خندق اور اس کے بعد کے تمام غزوات میں شرکت کی۔

6389 – اَخْبَرَنِی اَبُوْ زَكَرِيَّا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنْبَرِيُّ، ثَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ الْبُوْشَنْجِيُّ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ رُبَيْحِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ اَبِىْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: عُرِضْتُ يَوْمَ اُحُدٍ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِى ابْنُ ثَلَاثَ عَشْرَةَ، فَجَعَلَ اَبِىْ يَاْخُذُ بِيَدِى فَيَقُوْلُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّهُ عَبِلُّ الْعِظَامِ، وَاِنْ كَانَ مُؤَذِّنًا، قَالَ: وَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَعِّدُ فِيَّ الْبَصَرَ وَيُصَوِّبُهُ ثُمَّ قَالَ: رُدَّهُ فَرَدَّنِى

✧✧ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جنگ احد کے موقع پر مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پیش کیا گیا، اس وقت میری عمر ۱۳ برس تھی۔ میرے والد صاحب میرا ہاتھ پکڑ کر کہہ رہے تھے: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی ہڈیاں بہت مضبوط ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری جانب نگاہ اٹھا کر دو مرتبہ دیکھا پھر فرمایا: اس کو واپس بھیج دو، تو مجھے واپس بھیج دیا گیا۔

6390 – حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ الْاَصْبَهَانِيُّ، ثَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ مَصْقَلَةَ، ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنِىْ عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ اِيَاسِ بْنِ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ قَالَ: مَاتَ اَبُوْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيُّ سَنَةَ اَرْبَعٍ وَسَبْعِيْنَ

✧✧ محمد بن عمر اپنی سند کے ہمراہ حضرت ایاس بن سلمہ بن اکوع کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ ۷۴ ہجری میں فوت ہوئے۔

6391 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الشَّافِعِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ، ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ، اَنْبَاَ الْجُرَيْرِيُّ، عَنْ اَبِىْ نَضْرَةَ، عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ: تَحَدَّثُوا فَاِنَّ الْحَدِيْثَ يُذَكِّرُ الْحَدِيْثَ

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 6391 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے بارے میں مروی ہے کہ وہ فرمایا کرتے تھے کہ تم حدیث بیان کیا کرو، کیونکہ ایک حدیث سے دوسری یاد آجاتی ہے۔

6392 – اَخْبَرَنِى الْاُسْتَاذُ اَبُو الْوَلِيْدِ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، ثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ اَبِى الرِّجَالِ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ اَبِىْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ لِى اَبِى: اِنِّى كَبِرْتُ وَذَهَبَ اَصْحَابِىْ وَجَمَاعَتِى فَخُذْ بِيَدِى، قَالَ: فَاتَّكَاَ عَلَىَّ حَتّٰى جَاءَ اِلٰى اَقْصَى الْبَقِيْعِ مَكَانًا لَا يُدْفَنُ فِيْهِ، فَقَالَ: يَا بُنَىَّ، اِذَا اَنَا مُتُّ فَادْفِنِّى هَا هُنَا، وَلَا تَضْرِبْ عَلَىَّ فُسْطَاطًا، وَلَا تَمْشِ مَعِى بِنَارٍ، وَلَا تُبْكِيَنَّ عَلَىَّ نَائِحَةً، وَلَا تُؤْذِنَنْ بِىْ اَحَدًا، وَاسْلُكْ بِىْ زُقَاقَ عَمْقَةَ، وَلْيَكُنْ مَشْيُكَ خَبَبًا فَهَلَكَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَكَرِهْتُ اَنْ اُوْذِنَ النَّاسَ لَمَّا كَانَ نَهَانِىْ فَيَاْتُوْنِىْ فَيَقُوْلُوْنَ: مَتٰى تُخْرِجُوْهُ؟ فَاَقُوْلُ: اِذَا فَرَغْتُ مِنْ جِهَازِهِ اُخْرِجُهُ، قَالَ: فَامْتَلَاَ عَلَى الْبَقِيْعِ النَّاسُ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)6392 – سكت عنه الذهبي في التلخيص

✧✧ حضرت عبدالرحمٰن بن ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ میرے والد نے مجھے کہا: میں بوڑھا ہو چکا ہوں، میری جماعت اور میرے ساتھی تقریباً وفات پا چکے ہیں، تم میرا ہاتھ تھامو، راوی کہتے ہیں: پھر وہ میرے سہارے پر چلتے چلتے بقیع مبارک کے آخری حصے میں ایک مقام جہاں پر لوگ تدفین نہیں کرتے تھے، وہاں آئے اور فرمایا: اے بیٹے! جب میں فوت ہو جاؤں تو مجھے یہاں پر دفن کرنا، میرے مزار پر خیمہ نصب نہ کرنا، میرے جنازے کے ہمراہ آگ لے کر نہ چلنا، اور میرے جنازے پر کسی رونے والی کو رونے کی اجازت نہ دینا، میرے جنازے کی کسی کو اطلاع بھی نہ دینا، اور چھوٹی تنگ گلیوں میں سے گزرنا اور تم تیز تیز چلتے ہوئے جنازہ لے جانا۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا انتقال جمعہ کے دن ہوا۔ کیونکہ والد محترم نے اعلان نہ کرنے کی وصیت فرمائی تھی، اس لئے میں نے آپ کی وفات کا اعلان نہ کیا، لوگوں کو خود ہی پتا چل گیا اور لوگ آ آ کر پوچھتے تھے کہ جنازہ کب نکلے گا؟ میں کہہ دیتا: جب جنازہ تیار ہوگا تب نکلے گا۔ آپ فرماتے ہیں: اس کے باوجود پورا بقیع مبارک آپ کے جنازے میں شرکت کے لئے انسانوں سے بھر گیا تھا۔

6393 – اَخْبَرَنِي اَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شَاذَانَ، ثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، اَنْبَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ اَبِي نَضْرَةَ قَالَ: قُلْنَا لِاَبِي سَعِيدٍ: اِنَّكَ تُحَدِّثُنَا بِاَحَادِيثَ مُعْجِبَةٍ وَاِنَّا نَخَافُ اَنْ نَزِيدَ اَوْ نَنْقُصَ فَلَوْ كَتَبْنَاهَا، قَالَ: لَنْ تَكْتُبُوهُ، وَلَنْ تَجْعَلُوهُ قُرْآنًا، وَلَكِنِ احْفَظُوا عَنَّا كَمَا حَفِظْنَا، ثُمَّ قَالَ مَرَّةً اُخْرَى: خُذُوا عَنَّا كَمَا اَخَذْنَا عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✧✧ حضرت ابونضرہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ ہمیں بہت دلچسپ اور عجیب احادیث سناتے ہیں، ہمیں یہ ڈر ہے کہ ان میں کہیں کمی زیادتی نہ ہو جائے، اگر ہم ان کو لکھ لیں تو کیسا ہے؟ انہوں نے لکھنے سے منع فرماتے ہوئے کہا: تم احادیث کو قرآن بنانے کی کوشش مت کرو (یعنی جیسے وہ لکھا ہوا ہے، احادیث کو بھی اسی انداز میں لکھو گے تو قرآن کریم کی برابری ہو جائے گی، اس لئے تم احادیث کو لکھو مت بلکہ) جیسے ہم نے احادیث یاد کی ہیں، تم بھی ہم سے پڑھ کر اسی طرح یاد کر لو، پھر فرمایا: جیسے ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے احادیث یاد کی ہیں، اسی طرح تم ہم سے یاد کر لو۔

6394 – حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمْرٍو عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ السَّمَّاكِ بِبَغْدَادَ، ثَنَا عَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ الْهَيْثَمِ الدَّيْرُعَاقُولِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى بْنِ الطَّبَّاعِ، ثَنَا مُوسَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ الْحَجَبِيُّ، حَدَّثَتْنِي اُمِّي، وَهِيَ مِنْ وَلَدِ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، اَنَّهَا سَمِعَتْ اُمَّ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنَ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ تُحَدِّثُ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ اُحُدٍ شُجَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَبْهَتِهِ، فَاَتَاهُ مَالِكُ بْنُ سِنَانٍ وَهُوَ وَالِدُ اَبِي سَعِيدٍ، فَمَسَحَ الدَّمَ عَنْ وَجْهِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ ازْدَرَدَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ سَرَّهُ اَنْ يَنْظُرَ اِلَى مَنْ خَالَطَ دَمِي دَمَهُ فَلْيَنْظُرْ اِلَى مَالِكِ بْنِ سِنَانٍ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِالْحَمِيدِ الْحَارِثِيُّ، ثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ، حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ وَقَدْ خَرَّجَاهُ

✧✧ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جنگ احد کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے جبڑے مبارک میں زخم آ گیا، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے والد حضرت مالک بن سنان رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ انور سے خون صاف کیا۔ اور اس کو چوس لیا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے بارے میں فرمایا: جو شخص ایسے آدمی کو دیکھنا چاہتا ہو، جس کے خون کے ساتھ میرا خون مل چکا ہو تو وہ مالک بن سنان رضی اللہ عنہ کو دیکھ لے۔

یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے نقل کی ہے۔

ذِكْرُ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کے فضائل

6395 – اَخْبَرَنَا الشَّيْخُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، ثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ قُتَيْبَةَ، ثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ، وَعُثْمَانُ، ابْنَا اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَا: ثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ قَالَ: "قِيلَ لِجَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ: يَا اَبَا عَبْدِاللّٰهِ"

✧✧ حضرت وہب بن کیسان فرماتے ہیں: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو ''ابوعبداللہ'' کہہ کر پکارا جاتا تھا۔

6396 – حَدَّثَنِي اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ الزُّهْرِيُّ الْحَرْبِيُّ، ثَنَا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ الزُّبَيْرِيُّ قَالَ: جَابِرُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَرَامِ بْنِ ثَعْلَبَةَ بْنِ حَرَامِ بْنِ كَعْبِ بْنِ غَنْمِ بْنِ كَعْبِ بْنِ سَلَمَةَ بْنِ سَعْدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ اَسَدِ بْنِ سَارِدَةَ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جُشَمِ بْنِ الْخَزْرَجِ، وَكَانَ يُكَنّٰى اَبَا عَبْدِاللّٰهِ

✧✧ مصعب بن عبداللہ بن عبداللہ زبیری نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے ''جابر بن عبداللہ بن عمرو بن حرام بن ثعلبہ بن حرام بن کعب بن غنم بن کعب بن سلمہ بن سعد بن علی بن اس بن ساردہ بن یزید بن جشم بن خزرج'' ان کی کنیت ''ابوعبداللہ'' تھی۔

6397 – اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ السَّبِيعِيُّ بِالْكُوْفَةِ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْحَكَمِ الْحِيرِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا نُعَيْمٍ يَقُوْلُ: مَاتَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ سَنَةَ تِسْعٍ وَسَبْعِيْنَ

✧✧ ابونعیم کہتے ہیں: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی وفات ۷۹ ہجری میں ہوئی۔

6398 – حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ الْاَصْبَهَانِيُّ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْجَهْمِ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ قَالَ: شَهِدَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الْعَقَبَةَ فِي السَّبْعِيْنَ مِنَ الْاَنْصَارِ الَّذِيْنَ بَايَعُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَهَا، وَكَانَ مِنْ اَصْغَرِهِمْ يَوْمَئِذٍ، وَاَرَادَ شُهُوْدَ بَدْرٍ فَخَلَّفَهُ اَبُوْهُ عَلٰى اَخَوَاتِهِ، وَكُنَّ تِسْعًا، وَخَلَّفَهُ اَيْضًا حِيْنَ خَرَجَ اِلٰى اُحُدٍ وَشَهِدَ مَا بَعْدَ ذٰلِكَ مِنَ الْمَشَاهِدِ

✧✧ محمد بن عمر کہتے ہیں: وہ ستر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر بیعت عقبہ کی تھی، ان میں

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بھی شریک تھے، اس موقع آپ سب سے چھوٹے تھے۔ آپ جنگ بدر میں بھی شریک ہونا چاہتے تھے لیکن ان کے والد محترم نے ان کو روک دیا تھا، آپ نو بھائی تھے۔ یونہی جنگ احد کے موقع پر بھی ان کے والد صاحب نے ان کو جنگ میں جانے سے روک دیا تھا، البتہ احد کے بعد کے تمام غزوات میں آپ نے شرکت کی ہے۔

6399 – فَحَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ، ثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ، ثَنَا الْاَعْمَشُ، عَنْ اَبِیْ سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ اَمْتَحُ لِاَصْحَابِیْ يَوْمَ بَدْرٍ مِنَ الْقَلِيبِ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6399 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ محمد بن عبید نے اعمش کے واسطے سے، ابوسفیان کے حوالے سے روایت کیا ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جنگ بدر کے موقع پر میں نے کنویں سے اپنے تعلق داروں کو نکالا۔

6400 – فَاَخْبَرَنِیْ مَخْلَدُ بْنُ جَعْفَرٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: قُلْتُ لِمُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ: اِنَّ اَهْلَ الْكُوفَةِ رَوَوْا، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِیْ سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ قَالَ: كُنْتُ اَمْتَحُ لِاَصْحَابِیْ يَوْمَ بَدْرٍ مِنَ الْقَلِيبِ فَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ: هٰذَا غَلَطٌ مِنْ رِوَايَةِ اَهْلِ الْعِرَاقِ فِی جَابِرٍ وَاَبِیْ مَسْعُودٍ الْاَنْصَارِیِّ يُصَيِّرُونَهُمَا فِيمَنْ شَهِدَ بَدْرًا، وَلَمْ يَرْوِ ذٰلِكَ مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ وَلَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، وَلَا اَبُو مَعْشَرٍ، وَلَا اَحَدٌ مِمَّنْ رَوَى السِّيرَةَ

✧✧ محمد بن سعد کہتے ہیں: میں نے محمد بن عمر سے کہا کہ کوفے والے اعمش کے واسطے سے، ابوسفیان کے حوالے سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا یہ ارشاد بیان کرتے ہیں کہ ''میں جنگ بدر میں، کنویں سے (اس میں پھینکی گئی مشرکوں کی) لاشوں کو باہر نکال رہا تھا''۔ محمد بن عمر نے کہا: حضرت جابر اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کے بارے میں اہل کوفہ کی یہ روایات غلط ہیں، جن میں وہ ان بزرگوں کو بدری صحابہ میں شامل کرنا چاہتے ہیں۔ جبکہ یہ روایت موسیٰ بن عقبہ، محمد بن اسحاق، ابومعشر اور کسی بھی مؤرخ نے ذکر نہیں کی۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ: وَحَدَّثَنِیْ خَارِجَةُ بْنُ الْحَارِثِ، قَالَ: مَاتَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ سَنَةَ ثَمَانٍ وَسَبْعِينَ وَهُوَ ابْنُ اَرْبَعٍ وَتِسْعِينَ سَنَةً، وَكَانَ قَدْ ذَهَبَ بَصَرُهُ، وَرَاَيْتُ عَلَى سَرِيرِهِ بُرْدًا، وَصَلّٰى عَلَيْهِ اَبَانُ بْنُ عُثْمَانَ وَهُوَ وَالِی الْمَدِينَةِ

✧✧ خارجہ بن حارث فرماتے ہیں: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کا انتقال ۹۴ سال کی عمر میں، سن ۷۸ ہجری میں ہوا۔ آخری عمر میں آپ کی بینائی زائل ہوگئی تھی۔ میں نے ان کی چارپائی پر ایک چادر دیکھی ہے۔ حضرت ابان بن عثمان ان دنوں مدینے کے والی تھے، انہوں نے ہی ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔

6401 – اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْمُزَكِّیْ، وَعَلِیُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقَابِسِیُّ، قَالَا: ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، ثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ، ثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ الْغَسِيلِ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ قَالَ: اَتَانَا جَابِرُ

بْنُ عَبْدِاللّٰهِ مُصَفِّرًا رَاْسَهُ وَلِحْيَتَهُ

✧✧ عاصم بن عمر بن قتادہ فرماتے ہیں: ہمارے پاس حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما تشریف لائے، انہوں نے اپنی داڑھی اور سر کو زرد رنگ کیا ہوا تھا۔

6402 - حَدَّثَنَا الشَّيْخُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، يَقُوْلُ: دَخَلْتُ عَلَى الْحَجَّاجِ فَمَا سَلَّمْتُ عَلَيْهِ

✧✧ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے: میں حجاج کے پاس گیا تو میں نے اس کو سلام نہیں کیا تھا۔

6403 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْهَاشِمِيُّ، وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقَبَّانِيُّ، ثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ، ثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ عَبَّادُ بْنُ كُلَيْبٍ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: اسْتَغْفَرَ لِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْعَقَبَةِ خَمْسَةً وَعِشْرِينَ مَرَّةً هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ"

(التعليق - من تلخيص الذهبی)6403 - سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ۲۵ مرتبہ میرے لئے دعائے مغفرت فرمائی۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

6404 - حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّوْرِيُّ، ثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ عِيسَى، ثَنَا مِسْكِينُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الْحَرَّانِيُّ ثِقَةٌ، قَالَ: سَمِعْتُ حَجَّاجًا الصَّوَّافَ، يَقُوْلُ: حَدَّثَنَا اَبُو الزُّبَيْرِ الْمَكِّيُّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: غَزَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِحْدَى وَعِشْرِينَ غَزْوَةً، وَشَهِدْتُ مَعَهُ تِسْعَ عَشْرَةَ غَزْوَةً، وَكَانَ اٰخِرُ غَزْوَةٍ غَزَاهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبُوكَ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق - من تلخيص الذهبی)6404 - صحيح

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ۲۱ غزوات لڑے ہیں، میں نے ان میں سے ۱۹ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شرکت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری غزوہ ''تبوک'' تھا۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

6403: الجامع للترمذی ' ابواب المناقب عن رسول الله صلى الله عليه وسلم - باب مناقب جابر بن عبد الله رضی الله عنهما' حديث: 3867' السنن الكبرى للنسائی - كتاب المناقب' مناقب اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم من المهاجرين و الانصار - فضل جابر بن عبد الله بن عمرو بن حرام رضی الله' حديث: 7979' المعجم الصغير للطبرانی - من اسمه محمد' حديث: 833' المعجم الاوسط للطبرانی - باب العين' باب الميم من اسمه : محمد - حديث: 6002' مسند الطيالسی - احاديث النساء ' ما اسند جابر بن عبد الله الانصاری - ما روى ابو الزبير عن جابر بن عبد الله' حديث: 1829

ذِكْرُ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ کے فضائل

6405 – حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ الْاَصْبَهَانِيُّ، ثَنَا اَبُوْ حَفْصِ بْنُ مَصْقَلَةَ، ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ قَالَ: " وَزَيْدُ بْنُ خَالِدٍ الْجُهَنِيُّ اخْتُلِفَ فِي كُنْيَتِهِ، فَكَانَ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ يَزْعُمُونَ اَنَّهُ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمَنِ وَقَالَ غَيْرُهُمْ: كَانَ يُكَنَّى اَبَا طَلْحَةَ "

✧✧ محمد بن عمر فرماتے ہیں: حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ کی کنیت کے بارے میں اختلاف ہے۔ اہل مدینہ کا خیال ہے کہ ان کی کنیت ''ابوعبدالرحمٰن'' تھی اور دیگر لوگوں کا کہنا ہے کہ ان کی کنیت ''ابوطلحہ'' تھی۔

6406 – فَحَدَّثَنَا اُسَامَةُ بْنُ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ اَبِيْهِ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الْحِجَازِيُّ الْحَجَبِيُّ قَالَا: مَاتَ زَيْدُ بْنُ خَالِدٍ الْجُهَنِيُّ بِالْمَدِيْنَةِ سَنَةَ ثَمَانٍ وَسَبْعِيْنَ وَهُوَ ابْنُ خَمْسٍ وَثَمَانِيْنَ سَنَةً

✧✧ زید بن اسلم اور محمد بن حجازی حجبی فرماتے ہیں: حضرت زید بن خالد الجہنی رضی اللہ عنہ کا انتقال ۸۵ سال کی عمر میں، سن ۷۸ ہجری کو مدینہ منورہ میں ہوا۔

6407 – اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ، ثَنَا جَدِّي، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ، قَالَ: زَيْدُ بْنُ خَالِدٍ الْجُهَنِيُّ يُكَنَّى اَبَا عَبْدِالرَّحْمَنِ مَاتَ بِالْمَدِيْنَةِ سَنَةَ ثَمَانٍ وَسَبْعِيْنَ وَهُوَ ابْنُ خَمْسٍ وَثَمَانِيْنَ

✧✧ ابراہیم بن منذر حزامی فرماتے ہیں: حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ کی کنیت ''ابوعبدالرحمٰن'' ہے، آپ ۸۵ سال کی عمر میں سن ۷۸ ہجری کو مدینہ منورہ میں ہوا۔

ذِكْرُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ اَبِيْ طَالِبِ الطَّيَّارُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت عبداللہ بن جعفر بن ابی طالب طیار رضی اللہ عنہ کے فضائل

6408 – اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ، ثَنَا جَدِّي، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: وَلَدَتْ اَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ جَعْفَرِ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ بِاَرْضِ الْحَبَشَةِ، وَتُوُفِّيَ سَنَةَ ثَمَانِيْنَ وَهُوَ يَوْمَ تُوُفِّيَ ابْنُ ثَمَانِيْنَ سَنَةً

✧✧ ابن شہاب کہتے ہیں: حضرت اسماء بنت عمیس نے حضرت عبداللہ بن جعفر ابن ابی طالب کو سرزمین حبشہ میں جنم دیا، حضرت عبداللہ بن جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ ۸۰ ہجری کو فوت ہوئے، آپ کی عمر ۸۰ برس تھی۔

6409 – اَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدٍ الدَّوْرَقِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، ثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الصَّوَّافُ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ رَاشِدٍ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بُرْدَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ،

6409:المعجم الاوسط للطبراني - باب العين' باب الميم من اسمه : محمد - حديث:6379

عَنْ اَبِىْ مُوسَى، عَنْ اَسمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ لِى النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لِلنَّاسِ هِجْرَةٌ وَلَكُمْ هِجْرَتَانِ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبى)6409 – صحيح

✧✧ حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: عام لوگوں کے لئے ایک ہجرت ہے اورتمہاری دوہجرتیں ہیں۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اورامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کونقل نہیں کیا۔

6410 – اَخْبَرَنِىْ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُؤَمَّلِ بْنِ الْحَسَنِ، ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الشَّعْرَانِىُّ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، ثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ، ثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ، وَعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ جَعْفَرٍ، بَايَعَا النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُمَا ابْنَا سَبْعِ سِنِيْنَ، وَاَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا رَآهُمَا تَبَسَّمَ وَبَسَطَ يَدَهُ فَبَايَعَهُمَا

(التعليق – من تلخيص الذهبى)6410 – سكت عنه الذهبى فى التلخيص

✧✧ حضرت عروہ فرماتے ہیں: حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ اورحضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ دونوں نے ۷سال کی عمر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کی۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو دیکھا تومسکراکراپناہاتھ بیعت کے لئے بڑھادیا اوران کی بیعت لے لی۔

6411 – اَخْبَرَنِىْ اَبُو الْحُسَيْنِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ تَمِيمٍ الْقَنْطَرِىُّ، ثَنَا اَبُوْ قِلَابَةَ، ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ، اَنْبَاَ ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ خَالِدِ بْنِ سَارَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ: لَوْ رَاَيْتَنِىْ وَعُبَيْدَ اللّٰهِ وَقُثَمَ وَنَحْنُ نَلْعَبُ اِذْ مَرَّ بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: ارْفَعُوا هٰذَا اِلَىَّ فَحَمَلَنِىْ اَمَامَهُ، وَقَالَ لِقُثَمَ: ارْفَعُوا هٰذَا اِلَىَّ فَجَعَلَهُ وَرَاءَهُ، فَدَعَا لَنَا، وَكَانَ عُبَيْدُ اللّٰهِ اَحَبَّ اِلَى عَبَّاسٍ مِنْ قُثَمَ مَا اسْتُحْيِىَ مِنْ عَمِّهِ، قَالَ: قُلْتُ: مَا فَعَلَ قُثَمُ؟ قَالَ: اسْتُشْهِدَ، قَالَ: قُلْتُ: اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ بِالْخَيْرَةِ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبى)6411 – صحيح

✧✧ حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: عبیداللہ، قثم اورہم کھیل رہے تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا گزرہمارے قریب سے ہوا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کومیری طرف اٹھاؤ، انہوں نے مجھے اٹھادیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قثم کے بارے میں فرمایا: اس کوبھی میرے سامنے اٹھاؤ، چنانچہ ان کوآپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پچھلی جانب اٹھادیا، پھررسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے لئے

6411:السنن الكبرى للنسائى - كتاب عمل اليوم والليلة' ما يقول إذا مات له ميت - حديث:10478'مسند احمد بن حنبل - مسند العشرة المبشرين بالجنة' مسند اهل البيت رضوان الله عليهم اجمعين - حديث عبد الله بن جعفر بن ابى طالب رضى الله عنه' حديث:1711'مسند الحارث - كتاب المناقب' باب فضل عبد الله بن عباس وعبد الله بن جعفر وغيرهما - حديث:994

دعا مانگی، حضرت عباس رضی اللہ عنہ قثم سے زیادہ عبیداللہ رضی اللہ عنہ سے محبت کرتے تھے، وہ اپنے چچا کے ساتھ بے تکلف تھے، میں نے پوچھا: قثم نے کیا کیا؟ تو انہوں نے جواب دیا: وہ شہید ہو گئے، میں نے کہا: اللہ اور اس کا رسول بھلائی کو بہتر جانتے ہیں۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

6412 – حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الشَّيْبَانِيُّ، ثَنَا مَكِّيُّ بْنُ عَبْدَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ مُسْلِمَ بْنَ الْحَجَّاجِ يَقُوْلُ: اَبُوْ جَعْفَرٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَمَاتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ عَشَرَ سِنِيْنَ

✧✧ امام مسلم بن حجاج فرماتے ہیں: حضرت عبداللہ بن جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے احادیث سنی ہیں، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے وقت ان کی عمر ۲۰ برس تھی۔

6413 – حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الشَّيْبَانِيُّ، ثَنَا مَكِّيُّ بْنُ عَبْدَانَ، وَقَالَ اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ: ثَنَا اَبُوْ زُرْعَةَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَمْرٍو الدِّمَشْقِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ اُسَامَةَ الْحَلَبِيُّ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ حَمَلَةَ قَالَ: وَفَدَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ عَلٰى مُعَاوِيَةَ فَاَمَرَ لَهٗ بِاَلْفَيْ اَلْفِ دِرْهَمٍ

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 6413 – سكت عنه الذهبي في التلخيص

✧✧ حضرت علی ابن ابی حملہ فرماتے ہیں: حضرت عبداللہ بن جعفر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے ملاقات کے لئے گئے تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان کو دو لاکھ درہم نذرانہ پیش کیا۔

6414 – اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَكَرِيَّا الْغَلَابِيُّ، ثَنَا ابْنُ عَائِشَةَ، قَالَ: دَخَلَ زِيَادُ الْاَعْجَمُ عَلٰى عَبْدِاللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ فِيْ خَمْسِ دِيَاتٍ فَاَعْطَاهُ فَاَنْشَاَ يَقُوْلُ:

سَاَلْنَاهُ الْجَزِيْلَ فَمَا تَلَكَّا ... وَاَعْطٰى فَوْقَ مُنْيَتِنَا وَزَادَا
وَاَحْسَنَ ثُمَّ اَحْسَنَ ثُمَّ عُدْنَا ... فَاَحْسَنَ ثُمَّ عُدْتُ لَهٗ فَعَادَا
مِرَارًا مَا اَعُوْدُ الدَّهْرَ اِلَّا ... تَبَسَّمَ ضَاحِكًا وَثَنَى الْوِسَادَا

قَدِ اتَّفَقَ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَلٰى سَمَاعِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ عَشْرِ سِنِيْنَ، وَاَنَا ذَاكِرٌ بِمَشِيْئَةِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فِيْ هٰذَا الْمَوْضِعِ بَيَانَ مَا اتَّفَقَا عَلَيْهِ بِاَسَانِيْدِهِمَا"

✧✧ ابن عائشہ کہتے ہیں: زیاد الاعجم، حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ کے پاس ۵ دیتوں کے سلسلہ میں گئے، حضرت عبداللہ بن جعفر نے درج ذیل اشعار پڑھتے ہوئے ان کو پانچ دیتیں دے دیں۔ تو حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ نے اس وقت یہ اشعار پڑھے۔

ہم نے ان سے بہت بڑی عطا مانگی، انہوں نے ہماری سوچوں سے بڑھ کر عطا کیا۔

○اس نے ہمارے ساتھ بہت ہی خوب حسن سلوک کیا ہے، اور یہ عمل بار بار کیا ہے۔

○بلکہ اگر ساری زندگی میں ان کے پاس جاتا رہوں تو وہ مسکرا کر عطا کرتے رہیں گے۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ اس بات پر متفق ہیں کہ عبداللہ بن جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے دس سال کی عمر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سماع کیا ہے۔ (امام حاکم کہتے ہیں) میں امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کی متفق علیہ احادیث ان کی اسانید کے ہمراہ ذکر کروں گا، ان شاء اللہ عزوجل۔

6415 – اَخْبَرَنِيْ بَكْرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَمْدَانَ الصَّيْرَفِيُّ بِمَرْوَ، ثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ خَيْثَمَةَ، ثَنَا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُصْعَبِ بْنِ ثَابِتِ بْنِ الزُّبَيْرِ، ثَنَا اَبِي، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ اَبِيهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: رَاَيْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَوْبَيْنِ مَصْبُوغَيْنِ بِزَعْفَرَانَ وَرِدَاءً وَعِمَامَةً

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6415 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ اسماعیل بن عبداللہ بن جعفر اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں (وہ فرماتے ہیں کہ) میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو زعفران کے ساتھ رنگے ہوئے دو کپڑے، اور چادر اور عمامہ پہنے ہوئے دیکھا۔

6416 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الصَّنْعَانِيُّ، ثَنَا مُعَاذُ بْنُ هَانِئٍ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ الْعَلَاءِ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَكَسْبِ الْحَجَّامِ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6416 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت عبداللہ بن جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے کی کمائی اور حجام کے کاروبار سے منع فرمایا ہے۔ (حجام سے مراد وہ شخص ہے حجامہ کا پیشہ کرتا ہے اور حجامہ کا مطلب ہے کسی خون چوسنے والے آلہ کے ساتھ گردن کے قریب دو مخصوص رگوں سے خون چوسنا اس کو اردو میں پچھنے لگوانا کہتے ہیں۔ اس سے مراد ہمارے عرف کے مشہور ہیر ڈریسر نہیں ہیں، اگرچہ ہیر ڈریسر کی وہ کمائی جو اس کو داڑھی مونڈنے سے حاصل ہوئی وہ بھی ناجائز ہے۔)

6417 – حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ فَارِسٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ

6415:مسند ابی یعلی الموصلی - مسند عبد الله بن جعفر الهاشمی' حدیث: 6639'المعجم الکبیر للطبرانی - من اسمه عبد الله' ومما اسند عبد الله بن عمر رضی الله عنهما - ما اسند إسماعیل بن عبد الله بن جعفر ' حدیث: 13614

6417:مسند احمد بن حنبل - ومن مسند بنی هاشم' حدیث العباس بن عبد المطلب عن النبی صلی الله علیه وسلم - حدیث: 1730'مسند الحمیدی - احادیث العباس بن عبد المطلب رضی الله عنه' حدیث: 448'البحر الزخار مسند البزار - ومما روی عبد الله بن الحارث ' حدیث: 1167'المعجم الکبیر للطبرانی - من اسمه عبد الله' ومما اسند عبد الله بن عمر رضی الله عنهما - محمد بن عبد الله بن جعفر ' حدیث: 13620'صحیح ابن حبان - کتاب الرقائق' باب الادعیة - ذکر الامر بتقرین العفو إلی العافیة عند سؤاله الله جل وعلا' حدیث: 955

بْنُ اِسْمَاعِيلَ الْبُخَارِيُّ، قَالَ: قَالَ الْعَنْبَرِيُّ: حَدَّثَنِي اِسْمَاعِيلُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ الثَّقَفِيُّ، ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ مَرْوَانَ، حَدَّثَنِي اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ جَعْفَرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، يَقُولُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ رَجُلًا فَقَالَ: سَلِ اللّٰهَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةَ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6417 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی سے فرمایا: اللہ تعالیٰ سے دنیا اور آخرت میں عافیت مانگا کر۔

6418 – اَخْبَرَنِي اَبُو الْوَلِيدِ الْإِمَامُ، وَاَبُو بَكْرِ بْنُ قُرَيْشٍ قَالَا: اَنْبَاَ الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، وَاَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُؤَمَّلِ، ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَا: ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ، ثَنَا اَصْرَمُ بْنُ حَوْشَبٍ، ثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ وَاصِلٍ الضَّبِّيُّ، عَنْ اَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ، قَالَ: قُلْنَا لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ اَبِي طَالِبٍ: حَدِّثْنَا مَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا رَاَيْتَ مِنْهُ وَلَا تُحَدِّثْنَا عَنْ غَيْرِهِ، وَاِنْ كَانَ ثِقَةً قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَا بَيْنَ السُّرَّةِ اِلَى الرُّكْبَةِ عَوْرَةٌ وَسَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: الصَّدَقَةُ فِي السِّرِّ تُطْفِءُ غَضَبَ الرَّبِّ وَسَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: شِرَارُ اُمَّتِي قَوْمٌ وُلِدُوا فِي النَّعِيمِ وَغُذُّوا بِهِ، يَاْكُلُونَ مِنَ الطَّعَامِ اَلْوَانًا، وَيَلْبَسُونَ مِنَ الثِّيَابِ اَلْوَانًا، وَيَرْكَبُونَ مِنَ الدَّوَابِّ اَلْوَانًا يَتَشَدَّقُونَ فِي الْكَلَامِ وَسَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَتَاهُ ابْنُ عَبَّاسٍ، فَقَالَ: اِنِّي انْتَهَيْتُ اِلَى قَوْمٍ وَهُمْ يَتَحَدَّثُونَ، فَلَمَّا رَاَوْنِي نَكَسُوا وَاسْتَثْنَوْنِي، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَقَدْ فَعَلُوهَا؟ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يُؤْمِنُ اَحَدُهُمْ حَتّٰى يُحِبَّكُمْ لِحُبِّي، اَتَرْجُونَ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِشَفَاعَتِي فَلَا يَرْجُوهَا بَنُو عَبْدِالْمُطَّلِبِ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6418 – أظنه موضوعا

✧✧ ابوجعفر محمد بن علی بن حسین (امام محمد الباقر) فرماتے ہیں: ہم نے حضرت عبداللہ بن جعفر ابن ابی طالب سے کہا: آپ ہمیں وہ باتیں سنائیں جو آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہیں یا جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو عمل کرتے دیکھا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ اور کسی کی بھی بات ہمیں نہ سنائیں اگرچہ وہ کتنا ہی معتمد علیہ شخص کیوں نہ ہو۔ حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ

○ ناف سے لے کر گھٹنے تک عورت (یعنی چھپانے کی جگہ) ہے۔

6418 ما بين السرة إلى الركبة عورة""المعجم الصغير للطبرانی - من اسمه محمد' حديث: 1030'"المعجم الاوسط للطبرانی - باب العين' باب الميم من اسمه : محمد - حديث: 7905"" صدقة السر تطفء غضب الرب""مسند الشهاب القضاعی - صدقة السر تطفء غضب الرب' حديث: 95'المعجم الصغير للطبرانی - من اسمه محمد' حديث: 1031

○ پوشیدہ صدقہ، اللہ تعالیٰ کے غضب کو ٹھنڈا کر دیتا ہے۔

○ میری امت کے سب سے برے وہ لوگ ہوں گے جو ناز و نعم میں پیدا ہوئے، اچھی غذا کھائی مختلف انواع کے کھانے کھائے، اعلیٰ قسم کے لباس پہنے، اچھی سواری استعمال کی۔ لیکن گفتگو میں اپنی فصاحت دکھانے کے لئے باچھیں کھولیں گے۔

○ میں ایسی قوم کے پاس گیا جو آپس میں بات چیت کر رہے تھے، جب انہوں نے مجھے دیکھا تو خاموش ہو گئے اور میری تعریف کرنے لگے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اور انہوں نے ایسا کیوں کیا؟ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدر میں میری جان ہے، تم میں کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک اس کی تمہارے ساتھ محبت، میری محبت کی وجہ سے نہ ہو۔ کیا تم یہ امید رکھتے ہو کہ تم میری شفاعت کی بناء پر جنت میں چلے جاؤ گے، بنو عبدالمطلب اس چیز کی امید نہیں رکھتے۔

6419 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِئٍ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَضْلِ الْبَجَلِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كُنَاسَةَ، ثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خَيْرُ نِسَائِهَا مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ، وَخَيْرُ نِسَائِهَا خَدِيجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ رَوَاهُ أَكْثَرُ أَصْحَابِ هِشَامٍ عَنْهُ " وَهُوَ مُخَرَّجٌ فِي الصَّحِيحَيْنِ هَكَذَا

✧✧ حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کائنات کی عورتوں میں سب سے افضل مریم بنت عمران رضی اللہ عنہا اور خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا ہیں

ذِكْرُ وَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ کے فضائل

6419:صحيح البخاری - كتاب احاديث الانبياء ' باب وإذ قالت الملائكة يا مريم إن الله اصطفاك وطهرك واصطفاك - حديث: 3265'صحيح البخاری - كتاب المناقب' باب تزويج النبی صلى الله عليه وسلم خديجة وفضلها رضى الله - حديث: 3627'صحيح مسلم - كتاب فضائل الصحابة رضى الله تعالىٰ عنهم' باب فضائل خديجة ام المؤمنين رضى الله تعالىٰ عنها - حديث: 4563'الجامع للترمذی ' ابواب المناقب عن رسول الله صلى الله عليه وسلم - باب فضل خديجة رضى الله عنها' حديث: 3892'مصنف عبد الرزاق الصنعانی - كتاب الطلاق' باب نساء النبی صلى الله عليه وسلم - حديث: 13544'مصنف ابن ابی شيبة - كتاب الفضائل' ما جاء فی فضل خديجة رضى الله عنها - حديث: 31651'الآحاد والمثانی لابن ابی عاصم - خديجة بنت خويلد رضى الله عنه' حديث: 2642'السنن الكبرى للنسائی - كتاب المناقب' مناقب اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم من المهاجرين والانصار - مناقب مريم بنت عمران' حديث: 8083'السنن الكبرى للبيهقی - كتاب قسم الفیء والغنيمة' جماع ابواب تفريق ما اخذ من اربعة اخماس الفیء غير الموجف - باب إعطاء الفیء على الديوان ومن يقع به البداية' حديث: 12231'مسند احمد بن حنبل - مسند العشرة المبشرين بالجنة' مسند الخلفاء الراشدين - مسند علی بن ابی طالب رضى الله عنه' حديث: 630'مسند الحارث - كتاب المناقب' باب فضل مريم و خديجة رضى الله عنهما - حديث: 983'البحر الزخار مسند البزار - عبد الله بن جعفر ' حديث: 437'مسند ابی يعلى الموصلی - مسند علی بن ابی طالب رضى الله عنه' حديث: 499'المعجم الكبير للطبرانی - باب الياء ' ذكر ازواج رسول الله صلى الله عليه وسلم منهن - مناقب خديجة رضى الله عنها' حديث: 18924

6420 - اَخْبَرَنَا اَبُو مُحَمَّدٍ اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الْمُزَنِيُّ، اَنْبَاَ اَبُو خَلِيفَةَ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَّامٍ الْجُمَحِيُّ، عَنْ اَبِي عُبَيْدَةَ قَالَ: وَاثِلَةُ بْنُ الْاَسْقَعِ بْنِ عَبْدِالْعُزَّى بْنِ عَبْدِيَالِيلَ بْنِ نَاشِبِ بْنِ غَيْرَةَ بْنِ سَعْدِ بْنِ لَيْثٍ قَدِ اخْتَلَفُوا فِي كُنْيَتِهِ

✧✧ ابوعبیدہ نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے ''واثلہ بن اسقع بن عبدالعزیٰ بن عبدیالیل بن ناشب بن غیرہ بن سعد بن لیث''۔ان کی کنیت میں اختلاف ہے۔

6421 - فَحَدَّثَنَا اَبُو اِسْحَاقَ اِبْرَاهِيمُ بْنُ فِرَاسٍ الْفَقِيهُ بِمَكَّةَ حَرَسَهَا اللّٰهُ تَعَالَى، ثنا بَكْرُ بْنُ سَهْلٍ الدِّمْيَاطِيُّ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ مَكْحُولٍ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى وَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ فَقُلْتُ: يَا اَبَا الْاَسْقَعِ، حَدِّثْنَا حَدِيثًا سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لَيْسَ فِيهِ وَهْمٌ وَلَا مَزِيدٌ وَلَا نِسْيَانٌ، فَقَالَ: هَلْ قَرَاَ اَحَدٌ مِنْكُمُ اللَّيْلَةَ مِنَ الْقُرْآنِ شَيْئًا؟ فَقُلْنَا: نَعَمْ، وَمَا نَحْنُ لَهُ بِالْحَافِظِينَ، قَالَ: فَهٰذَا الْقُرْآنُ مَكْتُوبٌ بَيْنَ اَظْهُرِكُمْ لَا تَاْلُونَ حِفْظَهُ، وَاَنْتُمْ تَزْعُمُونَ اَنَّكُمْ تَزِيدُونَ وَتَنْقُصُونَ، فَكَيْفَ بِاَحَادِيثَ سَمِعْنَاهَا مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَسَى اَنْ لَا نَكُونَ سَمِعْنَاهَا اِلَّا مَرَّةً وَاحِدَةً حَسْبُكُمْ اِذَا جِئْنَاكُمْ بِالْحَدِيثِ عَلَى مَعْنَاهُ وَقَدْ قِيلَ: كُنْيَتُهُ اَبُو قِرْصَافَةَ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6421 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ مکحول فرماتے ہیں: میں حضرت واثلہ بن بن اسقع رضی اللہ عنہ کے پاس گیا، میں نے گزارش کی کہ اے ابوالاسقع آپ ہمیں کوئی ایسی حدیث سنائیے جو آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو، اس میں کسی قسم کا وہم، اضافہ یا بھول چوک نہ ہو۔ انہوں نے فرمایا: کیا گزشتہ رات تم میں سے کسی نے قرآن کریم کی تلاوت کی ہے؟ ہم نے کہا: جی ہاں۔ لیکن ہم یہ کام پابندی سے نہیں کر پاتے۔ انہوں نے فرمایا: یہ قرآن، تمہارے سامنے لکھا گیا ہے، اس کو یاد کرنے میں تم ذرا بھی سستی نہیں کرتے ہو، اس کے باوجود تم سمجھتے ہو کہ ہم سے اس میں کمی کوتاہی ہو جاتی ہے، تو کیا خیال ہے تمہارا ان احادیث کے بارے میں جو ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہیں۔ ایسا بھی ہوتا ہے کہ کئی احادیث ایسی بھی ہیں جو ہم نے صرف ایک بار سنی ہوتی ہیں، اس لئے ہماری طرف سے جب تمہیں کسی حدیث کا مفہوم مل جائے تو تمہارے لئے وہی کافی ہے۔

بعض مؤرخین کا کہنا ہے کہ ان کی کنیت ''ابوقرصافہ'' تھی۔

6422 - حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثنا اَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ الْقَزَّازُ، ثنا اَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ، ثنا شُعْبَةُ، عَنْ اَبِي الْفَيْضِ، قَالَ: خَطَبَنَا مَسْلَمَةُ بْنُ عَبْدِالْمَلِكِ، فَقَالَ: لَا تَصُومُوا رَمَضَانَ فِي السَّفَرِ فَمَنْ صَامَهُ فَلْيَقْضِهِ، قَالَ اَبُو الْفَيْضِ: فَلَقِيتُ اَبَا قِرْصَافَةَ وَاثِلَةَ بْنَ الْاَسْقَعِ فَسَاَلْتُهُ، فَقَالَ: لَوْ صُمْتُ ثُمَّ صُمْتُ ثُمَّ صُمْتُ مَا قَضَيْتُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6422 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ ابوالفیض کہتے ہیں: مسلمہ بن عبدالملک نے خطبہ دیتے ہوئے کہا: سفر کی حالت میں رمضان کا روزہ نہ رکھو، جس نے سفر میں رمضان کا روزہ رکھا وہ اس روزے کی قضا کرے۔ اس کے بعد میری ملاقات ابوقرصافہ حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے ہوئی، میں نے ان سے اس بابت پوچھا تو انہوں نے فرمایا: میں اگر میں بار بار بھی ایسا روزہ رکھوں تو اس کی قضا نہیں کروں گا۔

6423 - وَاَخْبَرَنِي اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوبَ الثَّقَفِيُّ، ثَنَا مُوسَى بْنُ زَكَرِيَّا التُّسْتَرِيُّ، ثَنَا خَلِيفَةُ قَالَ: وَاثِلَةُ بْنُ الْاَسْقَعِ يُكَنَّى اَبَا قِرْصَافَةَ، لَهُ دَارٌ بِالْبَصْرَةِ، وَقَدْ قِيلَ كُنْيَتُهُ اَبُو شَدَّادٍ

✧✧ خلیفہ بن خیاط کہتے ہیں: حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ کی کنیت ''ابوقرصافہ'' تھی۔ بصرہ میں ان کا ایک مکان تھا۔ بعض دیگر مؤرخین کا کہنا ہے کہ ان کی کنیت ''ابوشداد'' تھی۔

6424 - حَدَّثَنَاهُ اَبُو الْحُسَيْنِ بْنُ عَلِيٍّ الْحَافِظُ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ دُحَيْمٍ الدِّمَشْقِيُّ، ثَنَا اَبِي، ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، ثَنَا مَرْوَانُ بْنُ جُنَاحٍ، ثَنَا يُونُسُ بْنُ مَيْسَرَةَ بْنِ حَلْبَسٍ قَالَ: " لَقِيتُ وَاثِلَةَ بْنَ الْاَسْقَعِ فَقُلْتُ: كَيْفَ اَنْتَ يَا اَبَا شَدَّادٍ؟ "

✧✧ یونس بن میسرہ بن حلبس فرماتے ہیں: میں حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے ملا، میں نے ان کو ''ابوشداد'' کہہ کر ان کا حال دریافت کیا۔

6425 - اِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ: تُوُفِّيَ وَاثِلَةُ بْنُ الْاَسْقَعِ وَهُوَ ابْنُ مِائَةِ سَنَةٍ وَخَمْسِ سِنِينَ وَذَلِكَ فِي سَنَةِ ثَلَاثٍ وَثَمَانِينَ

✧✧ سعید بن خالد فرماتے ہیں: حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ ۱۰۵ سال کی عمر میں سن ۸۳ ہجری میں فوت ہوئے۔

6426 - سَمِعْتُ اَبَا الْعَبَّاسِ مُحَمَّدَ بْنَ يَعْقُوبَ، يَقُولُ: سَمِعْتُ الْعَبَّاسَ بْنَ مُحَمَّدٍ الدُّورِيَّ، يَقُولُ: سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ مَعِينٍ يَقُولُ: تُوُفِّيَ وَاثِلَةُ بْنُ الْاَسْقَعِ سَنَةَ ثَلَاثٍ وَثَمَانِينَ وَهُوَ ابْنُ مِائَةِ سَنَةٍ وَخَمْسِ سِنِينَ

✧✧ یحییٰ بن معین فرماتے ہیں: حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ کا انتقال سن ۸۳ ہجری کو ہوا، ان کی عمر ۱۰۵ سال تھی۔

6427 - اَخْبَرَنَا اَبُو النَّضْرِ مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ الْفَقِيهُ، ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ، ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ الدِّمَشْقِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ الْمُقَاتِلِيُّ، حَدَّثَتْنِي اَسْمَاءُ بِنْتُ وَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ قَالَتْ: كَانَ اَبِي اِذَا صَلَّى الصُّبْحَ جَلَسَ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَرُبَّمَا كَلَّمْتُهُ فِي الْحَاجَةِ فَلَا يُكَلِّمُنِي، فَقُلْتُ: مَا هٰذَا؟ فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ صَلَّى الصُّبْحَ ثُمَّ قَرَاَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ مِائَةَ مَرَّةٍ قَبْلَ اَنْ يُكَلِّمَ اَحَدًا غُفِرَ لَهُ ذَنْبُ سَنَةٍ

✧✧ سیدہ اسماء بنت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میرے والد محترم نماز فجر سے فارغ ہو کر طلوع آفتاب تک قبلہ رو ہو کر بیٹھ جاتے، کئی دفعہ میں کسی کام کے لئے ان سے بات کرتی تو وہ میرے ساتھ کلام نہ کرتے، میں نے ایک دفعہ پوچھا:

6427: المعجم الكبير للطبراني - بقية الميم' باب الواو - اسماء بنت واثلة بن الاسقع ' حديث: 18094

یوں خاموش رہنے کی کیا وجہ ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ''جو شخص نماز فجر پڑھ کر ۱۰۰ مرتبہ سورۃ اخلاص پڑھے اور اس دوران کسی سے بات چیت نہ کرے، اللہ تعالیٰ اس کے ایک سال کے گناہ معاف فرما دیتا ہے۔

6428 – حَدَّثَنَا اَبُو الْحَسَنِ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ، ثَنَا اَبِی، ثَنَا سُلَيْمُ بْنُ مَنْصُورِ بْنِ عَمَّارٍ، ثَنَا اَبِی، ثَنَا مَعْرُوفٌ اَبُو الْخَطَّابِ، عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا اَسْلَمْتُ اَتَيْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِی: اذْهَبْ فَاغْتَسِلْ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَاَلْقِ عَنْكَ شَعْرَ الْكُفْرِ وَمَسَحَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی رَاْسِی

✧✧ حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب میں اسلام لایا تو نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، حضور ﷺ نے مجھے فرمایا: جاؤ، پانی اور بیری کے ساتھ غسل کرو اور اپنے جسم سے کفر کے بالوں کو دور کردو، اس وقت رسول اللہ ﷺ نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا۔

ذِكْرُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِیْ اَوْفٰی الْاَسْلَمِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت عبداللہ بن ابی اوفی اسلمی رضی اللہ عنہ کے فضائل

6429 – سَمِعْتُ اَبَا الْعَبَّاسِ مُحَمَّدَ بْنَ يَعْقُوبَ، يَقُولُ: سَمِعْتُ الْعَبَّاسَ بْنَ مُحَمَّدٍ الدُّورِیَّ يَقُولُ: عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِیْ اَوْفٰی اَبُوْ مُعَاوِيَةَ

✧✧ عباس بن محمد دوری فرماتے ہیں: عبداللہ ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ (کی کنیت) ابومعاویہ ہے۔

6430 – حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ الْاَصْبَهَانِیُّ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْجَهْمِ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ قَالَ: عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِیْ اَوْفٰی وَاسْمُ اَبِیْ اَوْفٰی عَلْقَمَةُ بْنُ خَالِدِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ اَبِیْ اُسَيْدِ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ ثَعْلَبَةَ بْنِ هَوَازِنَ بْنِ اَسْلَمَ بْنِ اَفْصٰی، وَيُكَنّٰی عَبْدُ اللّٰهِ اَبَا مُعَاوِيَةَ، وَاَوَّلُ مَشْهَدٍ شَهِدَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِیْ اَوْفٰی مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَنَا خَيْبَرَ وَمَا بَعْدَ ذٰلِكَ مِنَ الْمَشَاهِدِ، وَلَمْ يَزَلْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِیْ اَوْفٰی بِالْمَدِينَةِ حَتّٰی قُبِضَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَحَوَّلَ اِلَی الْكُوفَةِ، فَنَزَلَهَا حِينَ نَزَلَهَا الْمُسْلِمُونَ وَابْتَنٰی بِهَا دَارًا فِی اَسْلَمَ، وَكَانَ قَدْ ذَهَبَ بَصَرُهُ، وَتُوُفِّیَ بِالْكُوفَةِ سَنَةَ سِتٍّ وَثَمَانِينَ

✧✧ محمد بن عمر نے آپ کا نسب یوں بیان کیا ہے ''عبداللہ ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ کے والد ''ابواوفی'' کا نام ''علقمہ بن خالد بن حارث بن ابی اسید بن رفاعہ بن ثعلبہ بن ہوازن بن اسلم بن افصیٰ'' ہے۔ان کی کنیت ''ابومعاویہ'' ہے۔حضرت عبداللہ ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ سب سے پہلے غزوہ خیبر میں شرکت کی اور اس کے بعد کے تمام غزوات میں برابر شریک رہے۔رسول اللہ ﷺ کے انتقال تک آپ مدینہ منورہ میں رہے،اس کے بعد آپ کوفہ میں شفٹ ہو گئے۔جب

6428:المعجم الكبير للطبرانی - بقية الميم' باب الواو - معروف ابو الخطاب ' حديث:18062

مسلمانوں نے وہاں اقامت اختیار کی تو آپ بھی وہاں قیام پذیر ہو گئے، قبیلہ اسلم میں انہوں نے ایک مکان بھی بنایا تھا، آخری عمر میں ان کی بینائی زائل ہو گئی تھی۔ سن ۸۶ ہجری میں کوفہ میں آپ کا انتقال ہوا۔

مَدٍ الْقَبَّانِيُّ، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى الْأُمَوِيُّ، ثَنَا أَبِي، ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ قَالَ: رَأَيْتُ بِيَدِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى ضَرْبَةً، قُلْتُ: مَتَى أَصَابَكَ هٰذَا؟ قَالَ: يَوْمَ حُنَيْنٍ قُلْتُ: أَدْرَكْتَ حُنَيْنًا؟ قَالَ: نَعَمْ، وَقَبْلَ ذٰلِكَ

✧✧ اسماعیل بن ابی خالد بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ ابن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر ایک زخم دیکھا تو میں نے پوچھا کہ آپ کو یہ زخم کب لگا؟ انہوں نے کہا: جنگ حنین کے موقع پر۔ میں نے پوچھا: کیا آپ نے جنگ حنین میں شرکت کی ہے؟ انہوں نے کہا: جی ہاں۔ (جنگ حنین میں بھی) اور اس سے پہلے کی (کی بھی کئی) جنگوں میں شریک ہوا ہوں۔

6434 – حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ، ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ، ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى: وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ أَلْفًا وَأَرْبَعْمِائَةٍ، وَكَانَتْ أَسْلَمُ ثُمُنَ الْمُهَاجِرِينَ يَوْمَئِذٍ

✧✧ عمرو بن مرہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ کا شمار ۱۴۰۰ اصحاب شجرہ میں ہوتا ہے، اس موقع پر مہاجرین کا آٹھواں حصہ اسلام لے آیا تھا۔

6435 – أَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ حَلِيمٍ الْمَرْوَزِيُّ، أَنْبَأَ أَبُو الْمُوَجِّهِ، أَنْبَأَ عَبْدَانُ، أَنْبَأَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، أَنْبَأَ حَشْرَجُ بْنُ نُبَاتَةَ، أَنْبَأَ سَعِيدُ بْنُ جُمْهَانَ، قَالَ: أَتَيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى صَاحِبَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ وَهُوَ مَحْجُوبُ الْبَصَرِ، فَقَالَ لِي: مَنْ أَنْتَ؟ قُلْتُ: أَنَا سَعِيدُ بْنُ جُمْهَانَ، قَالَ: فَمَا فَعَلَ وَالِدُكَ؟ قُلْتُ: قَتَلَتْهُ الْأَزَارِقَةُ، قَالَ: لَعَنَ اللّٰهُ الْأَزَارِقَةَ، حَدَّثَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمْ كِلَابُ النَّارِ

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 6435 – سكت عنه الذهبي في التلخيص

✧✧ سعید بن جمہان بیان کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی حضرت عبداللہ ابن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ کی آخری عمر میں بینائی زائل ہو گئی تھی، میں ان کی زیارت کے لئے گیا، ان کو سلام کیا، (سلام کے جواب کے بعد) انہوں نے پوچھا: تم کون ہو؟ میں نے بتایا کہ میں سعید بن جمہان ہوں، انہوں نے پوچھا: تمہارے والد نے کیا کیا؟ میں نے کہا: ان کو ازارقہ نے قتل کر ڈالا، انہوں نے کہا: اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو 'ازارقہ' پر، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بتایا تھا کہ وہ جہنم کے کتے ہیں۔ (ازارقہ، خوارج کا ایک فرقہ ہے)

ذِكْرُ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ کے فضائل

6436 – أَخْبَرَنِي أَحْمَدُ بْنُ كَامِلٍ الْقَاضِي، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعْدٍ الْعَوْفِيُّ، ثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزُّهْرِيُّ،

6435: مسند احمد بن حنبل - اول مسند الكوفيين' حديث عبد الله بن ابى اوفى - حديث: 19010

ثَنَا عَبْدُ الْمُهَيمِنِ بْنُ الْعَبَّاسِ بْنِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيُّ، ثَنَا اَبِي، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّهُ كَانَ اسْمُهُ حُزْنًا فَسَمَّاهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَهْلًا

✧✧ عبدالمہیمن بن عباس بن سہل بن سعد الساعدی اپنے والد سے،وہ ان کے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:ان (سہل بن سعد) کا اصل نام''حزن'' تھا۔رسول اللہ ﷺ نے ان کا نام''سہل'' رکھا۔

6437 – حَدَّثَنِي اَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَرْبِيُّ، حَدَّثَنِي اَبِي قَالَ: " قُلْتُ لِسَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ: يَا اَبَا الْعَبَّاسِ "

✧✧ ابراہیم بن ابن اسحاق حربی اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ ''ابوالعباس'' کہہ کر آواز دی۔

6438 – اَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ السَّبِيعِيُّ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَكَمِ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا نُعَيْمٍ يَقُولُ: مَاتَ سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ السَّاعِدِيُّ سَنَةَ ثَمَانٍ وَثَمَانِينَ

✧✧ ابونعیم فرماتے ہیں:حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ ۸۸ ہجری کو فوت ہوئے۔

6439 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، اَنْبَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالْحَكَمِ، اَنْبَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ الْاَنْصَارِيِّ، وَكَانَ قَدْ اَدْرَكَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ خَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً

✧✧ ابن شہاب فرماتے ہیں:حضرت سہل بن سعد انصاری رضی اللہ عنہ نے ۱۵ سال کی عمر میں رسول اللہ ﷺ کی صحبت پائی تھی۔

6440 – حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَرْبِيُّ، حَدَّثَنِي مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الزُّبَيْرِيُّ، حَدَّثَنِي اَبِي، عَنْ قُدَامَةَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ حَاطِبٍ قَالَ: رَاَيْتُ الْحَجَّاجَ بْنَ يُوسُفَ يَضْرِبُ عَبَّاسَ بْنَ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ فِي اِمَارَةِ ابْنِ الزُّبَيْرِ فَاطَّلَعَ سَهْلٌ وَهُوَ فِي اِزَارٍ وَرِدَاءٍ لَهُ اَصْفَرَ، فَلَمَّا اَقْبَلَ اَشَارَ الْحَجَّاجُ بِالْكَفِّ عَنِ ابْنِهِ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)6440 – سكت عنه الذهبي في التلخيص

6460:سنن ابی داود - كتاب الديات' باب دية الجنين - حديث: 3982'سنن ابن ماجه - كتاب الديات' باب دية الجنين - حديث: 2637'السنن للنسائی - كتاب البيوع' قتل المراة بالمراة - حديث: 4683'السنن الكبرى للنسائی - كتاب القسامة' قتل المراة بالمراة - حديث: 6732'مصنف عبد الرزاق الصنعانی - كتاب العقول' باب نذر الجنين - حديث: 17681'شرح معانی الآثار للطحاوی - كتاب الجنايات' باب شبه العمد الذی لا قود فيه ما هو ؟ - حديث: 3239'سنن الدارقطنی - كتاب الحدود و الديات وغيره' حديث: 2806'صحيح ابن حبان - كتاب الحظر والإباحة' باب الغرة - ذكر خبر قد يوهم عالما من الناس انه مضاد لإخبار ابی' حديث: 6113'مسند احمد بن حنبل - ومن مسند بنی هاشم' مسند عبد الله بن العباس بن عبد المطلب - حديث: 3334'

✧✧ قدامہ بن ابراہیم بن محمد بن حاطب فرماتے ہیں: حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کی امارت میں، میں نے دیکھا ہے کہ حجاج بن یوسف حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے عباس کو مار رہا تھا، حضرت سہل کو اطلاع ملی تو وہ ایک تہبند باندھے ہوئے اور ایک زرد رنگ کی چادر لپیٹے ہوئے وہاں آ گئے، جب آپ وہاں پہنچے تو حجاج نے ان کو بیٹے تک پہنچنے سے روک دیا۔

6441 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الزَّاهِدُ، ثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اِسْحَاقَ الْقَاضِيُ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ الزُّبَيْرِيُّ، حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ اَبِيْ حَازِمٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: " اُحَدِّثُهُمْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُمْ يَقُوْلُوْنَ: هٰكَذَا وَهٰكَذَا، وَلَوْ قَدِمْتُ مَا سَمِعُوا اَحَدًا يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 6441 – علی شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں لوگوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث سناتا ہوں، اور وہ آگے سے اختلاف کر کے احادیث سناتے ہیں۔ اگر میں آ گیا تو کسی کے منہ سے یہ نہیں سنیں گے کہ ''میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث سنی ہے''

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن انہوں نے اس کو نقل نہیں کیا۔

6442 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ زِيَادٍ، ثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفَرْوِيُّ، ثَنَا اَبُوْ مَوْدُوْدٍ قَالَ: رَاَيْتُ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ اَبْيَضَ لِحْيَتِهٖ وَقَدْ حَفَّ شَارِبَهُ

✧✧ ابومودود کہتے ہیں: میں نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کی زیارت کی ہے، ان کی داڑھی مبارک سفید تھی اور ان کی مونچھیں کترواتے تھے۔

6443 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْحَافِظُ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ اِبْرَاهِيمَ النَّسَوِيُّ، ثَنَا اَبُوْ مُصْعَبٍ، ثَنَا عَبْدُ الْمُهَيْمِنِ بْنُ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهٖ، اَنَّهُ حَضَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ

✧✧ عبدالمہیمن بن عباس بن سہل بن سعد اپنے والد سے، وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تھے۔

6444 – اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُؤَمَّلِ، ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الشَّعْرَانِيُّ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ قَالَ: مَاتَ سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ السَّاعِدِيُّ، يُكَنَّى اَبَا الْعَبَّاسِ بِالْمَدِيْنَةِ سَنَةَ اِحْدٰى وَتِسْعِيْنَ وَهُوَ اٰخِرُ مَنْ مَاتَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِيْنَةِ وَهُوَ ابْنُ مِائَةِ سَنَةٍ

✧✧ ابراہیم بن منذر حزامی فرماتے ہیں: حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کی کنیت ''ابوالعباس'' تھی، آپ کا انتقال ۹۱ ہجری کو ہوا۔ مدینہ منورہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام میں سب سے آخر میں وفات پانے والی یہی صحابی ہیں، ان کی عمر ۱۰۰ برس تھی

ذِكْرُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِیْ حَدْرَدٍ الْاَسْلَمِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت عبداللہ بن ابی حدرد اسلمی رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

6445 - حَدَّثَنِی اَبُوْ بَكْرِ بْنُ بَالَوَیْهِ، ثَنَا اِبْرَاهِیمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَرْبِیُّ، ثَنَا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ: مَاتَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِیْ حَدْرَدٍ الْاَسْلَمِیُّ، یُكَنّٰی اَبَا مُحَمَّدٍ سَنَةَ اِحْدٰی وَسَبْعِیْنَ وَهُوَ ابْنُ اِحْدٰی وَثَمَانِیْنَ، وَاسْمُ اَبِیْ حَدْرَدٍ سَلَامَةُ، وَهُوَ مِنْ بَنِیْ رِفَاعَةَ بَطْنٍ مِنْ اَسْلَمَ

مصعب بن عبداللہ فرماتے ہیں: حضرت عبداللہ بن ابی حدرد اسلمی رضی اللہ عنہ کی کنیت ''ابومحمد'' ہے، ۸۱ برس کی عمر سن ۷۱ ہجری میں ان کا انتقال ہوا۔ ابوحدرد کا نام ''سلامہ'' ہے۔ یہ قبلیہ اسلم کی ایک شاخ رفاعہ سے تعلق رکھتے تھے۔

ذِكْرُ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت انس بن مالک انصاری رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

6446 - اَخْبَرَنِیْ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِی الْوَزِیْرِ، ثَنَا اَبُوْ حَاتِمٍ مُحَمَّدُ بْنُ اِدْرِیْسَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الْاَنْصَارِیُّ، ثَنَا اَبِیْ، عَنْ مَوْلًی لِاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قُلْتُ لِاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: اَشَهِدْتَ بَدْرًا؟ قَالَ: لَا اُمَّ لَكَ، وَاَیْنَ اَغِیْبُ عَنْ بَدْرٍ؟

قَالَ الْاَنْصَارِیُّ: خَرَجَ اَنَسٌ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حِیْنَ تَوَجَّهَ اِلٰی بَدْرٍ وَهُوَ غُلَامٌ یَخْدُمُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: فَسَاَلْنَا الْاَنْصَارِیُّ: كَمْ كَانَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ یَوْمَ مَاتَ؟ فَقَالَ: ابْنُ مِائَةِ سَنَةٍ وَسَبْعِ سِنِیْنَ "

(التعلیق – من تلخیص الذهبی) 6446 – سكت عنه الذهبی فی التلخیص

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ آپ نے جنگ بدر میں شرکت کی ہے؟ تو انہوں نے جواباً فرمایا: تیری ماں نہ رہے، میں جنگ بدر سے کہاں غائب رہوں گا۔

انصاری کہتے ہیں: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنگ بدر کے لئے روانہ ہوئے تو حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نکلے، آپ اس وقت بچے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کیا کرتے تھے۔ ابوحاتم کہتے ہیں: ہم نے انصاری سے پوچھا: وفات کے وقت حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی عمر کتنی تھی؟ انہوں نے کہا: ۱۰۷ سال۔

6447 - حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ الْاَصْبَهَانِیُّ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْجَهْمِ، ثَنَا الْحُسَیْنُ بْنُ الْفَرَجِ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنِی ابْنُ اَبِیْ ذِئْبٍ، عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ یَزِیْدَ قَالَ: رَاَیْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ مَخْتُوْمًا فِیْ عُنُقِهٖ خَتَمَهُ الْحَجَّاجُ اَرَادَ اَنْ یُذِلَّهٗ بِذٰلِكَ

اسحاق بن یزید کہتے ہیں: میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی گردن میں مہر لگی ہوئی تھی۔ حجاج نے آپ کو

ذلیل کرنے کے لئے آپ کی گردن پر مہر لگا دی تھی۔

6448 - اَخْبَرَنِی عَلِیُّ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ السَّبِیعِیُّ، ثَنَا الْحُسَیْنُ بْنُ الْحَكَمِ الْحِیرِیُّ، ثنا اَبُوْ نُعَیْمٍ، قَالَ: تُوُفِّیَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ سَنَةَ ثَلَاثٍ وَتِسْعِیْنَ

✧✧ ابونعیم فرماتے ہیں: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا انتقال ۹۳ ہجری کو ہوا۔

6449 - حَدَّثَنِیْ اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَیْهِ، ثَنَا اِبْرَاهِیمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَرْبِیُّ، حَدَّثَنِی مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الزُّبَیْرِیُّ قَالَ: اَنَسُ بْنُ مَالِكِ بْنِ النَّضْرِ بْنِ ضَمْضَمِ بْنِ زَیْدِ بْنِ حَرَامِ بْنِ جُنْدُبِ بْنِ عَامِرِ بْنِ غَنْمِ بْنِ عَدِیِّ بْنِ النَّجَّارِ، وَاُمُّهُ اُمُّ سُلَیْمٍ بِنْتُ مِلْحَانَ

✧✧ مصعب بن عبداللہ زبیری نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے ''انس بن مالک بن نضر بن ضمضم بن زید بن حرم بن جندب بن عامر بن غنم بن عدی بن نجار''۔ ان کی والدہ محترمہ ''ام سلیم بنت ملحان'' ہے۔

6450 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ سُلَیْمَانَ الْعَبَّادَانِیُّ، ثَنَا عَلِیُّ بْنُ حَرْبٍ الْمَوْصِلِیُّ، ثَنَا سُفْیَانُ، عَنِ الزُّهْرِیِّ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَدِمَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِیْنَةَ وَاَنَا ابْنُ عَشْرٍ، وَمَاتَ وَاَنَا ابْنُ عِشْرِیْنَ

✧✧ زہری فرماتے ہیں کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں ۱۰ سال کی عمر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو گیا تھا، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہوا تو اس وقت میری عمر ۲۰ سال تھی۔

6451 - اَخْبَرَنِی اَحْمَدُ بْنُ سَهْلٍ الْفَقِیهُ بِبُخَارَی، ثَنَا قَیْسُ بْنُ اُنَیْفٍ، ثَنَا قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیدٍ، ثنا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِیدٍ، عَنْ عَبْدِالْعَزِیزِ بْنِ صُهَیْبٍ، قَالَ: " دَخَلْتُ اَنَا وَثَابِتٌ الْبُنَانِیُّ عَلَى اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، فَقَالَ ثَابِتٌ: یَا اَبَا حَمْزَةَ "

✧✧ عبدالعزیز بن صہیب فرماتے ہیں: میں اور ثابت البنانی حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس گئے، ثابت نے ان کو ''ابوحمزہ'' کہہ کر پکارا۔

6452 - حَدَّثَنَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ یَعْقُوْبَ، اَنْبَاَ الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِیدِ بْنِ مَزِیدٍ الْبَیْرُوتِیُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَیْبِ بْنِ شَابُورٍ، حَدَّثَنِی عُتْبَةُ بْنُ اَبِی حَكِیمٍ، عَنْ مَعْبَدِ بْنِ هِلَالٍ، قَالَ: كُنَّا اِذَا اَكْثَرْنَا عَلَى اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَخْرَجَ اِلَیْنَا مَحَالًا عِنْدَهُ، فَقَالَ: هٰذِهٖ سَمِعْتُهَا مِنَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَكَتَبْتُهَا وَعَرَضْتُهَا عَلَیْهِ

(التعلیق – من تلخیص الذهبی)6452 – الحدیث منكر

✧✧ معبد بن ہلال فرماتے ہیں: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے جب ہم زیادہ اصرار کرتے تو وہ اپنے پاس موجود رجسٹر ہمارے لئے نکال لیتے اور فرماتے: یہ وہ روایات ہیں جو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنی ہیں' (معبد بن ہلال یا شاید

حضرت انسؓ کہتے ہیں:) میں نے انہیں نوٹ کیا اور انہیں (نبی اکرم ﷺ یا حضرت انسؓ) کے سامنے پیش کیا۔

6453 – حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ عِيسَى، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، ثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، أَنْبَأَ جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ مُوسَى، قَالَ: " لَمَّا دَخَلَ أَنَسٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَلَى الْحَجَّاجِ أَمَرَ بِوَجْءِ عُنُقِهِ، ثُمَّ قَالَ: يَا أَهْلَ الشَّامِ، أَتَعْرِفُونَ هَذَا؟ هَذَا خَادِمُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ قَالَ: أَتَدْرُونَ لِمَ وَجَأْتُ عُنُقَهُ؟ قَالُوا: الْأَمِيرُ أَعْلَمُ، قَالَ: إِنَّهُ كَانَ بَيْنَ الْبَلَاءِ فِي الْفِتْنَةِ الْأُولَى، وَغَاشَ الصَّدْرِ فِي الْفِتْنَةِ الْآخِرَةِ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي)6453 – سكت عنه الذهبي في التلخيص

✧✧ حضرت سماک بن موسیٰ فرماتے ہیں: جب حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ حجاج بن یوسف کے پاس گئے تو اُس نے آپ کی گردن پر زخم لگا دیا، پھر کہنے لگا: اے شام والو! کیا تم اس شخص کو پہچانتے ہو؟ یہ رسول اللہ ﷺ کا خادم ہے، پھر کہنے لگا: کیا تمہیں معلوم ہے کہ میں نے اس کی گردن پر زخم کیوں لگایا ہے؟ لوگوں نے کہا: امیر بہتر جانتے ہیں۔ اس نے کہا: یہ پہلی آزمائش میں تو ثابت قدم رہا لیکن دوسری آزمائش میں یہ شکوک وشبہات میں مبتلا ہو گیا۔

قَالَ جَرِيرٌ: فَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُغِيرَةِ قَالَ: " كَانَ الْحَجَّاجُ يَطُوفُ بِهِ فِي الْعَسَاكِرِ، فَكَتَبَ أَنَسٌ إِلَى عَبْدِ الْمَلِكِ: أَرَأَيْتُمْ لَوْ أَتَاكُمْ خَادِمُ مُوسَى أَكُنْتُمْ تُؤْذُونَهُ؟ فَكَتَبَ عَبْدُ الْمَلِكِ إِلَى الْحَجَّاجِ: أَنْ دَعْهُ فَلْيَسْكُنْ حَيْثُمَا شَاءَ مِنَ الْبِلَادِ، وَلَا تَعْرِضْ لَهُ وَكَتَبَ إِلَى أَنَسٍ أَنَّهُ لَيْسَ لِأَحَدٍ عَلَيْكَ سُلْطَانٌ دُونِي "

✧✧ جریر کہتے ہیں: مجھے محمد بن مغیرہ نے بتایا ہے کہ حجاج ان کو لے کر لشکروں میں گھوماتا تھا، حضرت انس رضی اللہ عنہ نے مروان کی جانب ایک مکتوب لکھا کہ اگر تمہارے پاس حضرت موسیٰ علیہ السلام کا خادم آجائے تو کیا تم اس کو اذیت دو گے؟ عبدالملک نے حجاج کو خط لکھ کر ہدایت کی کہ انس بن رضی اللہ عنہ مالک کو رہا کر دیا جائے اور یہ جہاں رہنا چاہیں ان کو رہنے دیا جائے، اور اس کا پیچھا چھوڑ دیا جائے، یونہی اس نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی جانب بھی ایک خط لکھا کہ میرے سوا تمہیں کوئی بھی کچھ نہیں کہہ سکتا۔

6454 – أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الْحَافِظُ، أَنْبَأَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، ثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ، وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، قَالَ: كَتَبَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ إِلَى عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَرْوَانَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، إِنِّي قَدْ خَدَمْتُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَ سِنِينَ، وَأَنَّ الْحَجَّاجَ يَعُدُّنِي مِنْ حَوَكَةِ الْبَصْرَةِ، فَقَالَ عَبْدُ الْمَلِكِ: اكْتُبْ إِلَى الْحَجَّاجِ يَا غُلَامُ، فَكَتَبَ إِلَيْهِ: وَيْلَكَ قَدْ خَشِيتُ أَنْ لَا يَصْلُحَ عَلَى يَدِكَ أَحَدٌ، فَإِذَا جَاءَكَ كِتَابِي هَذَا فَقُمْ حَتَّى تَعْتَذِرَ إِلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)6454 – سكت عنه الذهبي في التلخيص

✧✧ اعمش کہتے ہیں: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے عبدالملک بن مروان کی جانب خط لکھا کہ اے امیر المومنین! میں نے دس سال کا عرصہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت کی ہے، اور حجاج مجھے بصرہ کی نیچ قوموں میں شمار کرتا ہے، عبدالملک نے حجاج

کی جانب خط لکھا (جس کا مضمون یہ تھا) تو ہلاک ہو جائے، مجھے لگتا ہے کہ تیرے ہاتھ پر کبھی کسی کے ساتھ بھلائی نہیں ہو سکتی، میرا یہ مکتوب ملتے ہی، فوراً حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے معذرت کرو۔

6455 – اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ يُوسُفِ الْعَدْلُ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِي طَالِبٍ، ثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، حَدَّثَنِي مَيْمُونُ اَبُو عَبْدِاللّٰهِ، ثَنَا ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ، قَالَ: قَالَ اَنَسٌ: يَا اَبَا مُحَمَّدٍ خُذْ عَنِّي، فَاِنِّي اَخَذْتُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَلَنْ تَاْخُذَ عَنْ اَحَدٍ اَوْثَقَ مِنِّي

✧✧ حضرت ثابت البنانی فرماتے ہیں: حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ابو محمد! مجھ سے (احادیث) لے لو، کیونکہ میں نے یہ احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے لی ہیں۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ باتیں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے لی ہیں۔ اور تم ایسے کسی آدمی سے احادیث نہیں لے سکتے جو مجھ سے زیادہ با اعتماد ہو۔

6456 – حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، ثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اِسْحَاقَ الْقَاضِي، ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنِ ابْنِ عَوْفٍ، قَالَ: "كَانَ اَنَسٌ قَلِيلُ الْحَدِيثِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَانَ اِذَا حَدَّثَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اَوْ كَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي)6456 – سكت عنه الذهبي في التلخيص

✧✧ ابن عوف فرماتے ہیں: حضرت انس رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بہت کم احادیث روایت کی ہیں۔ آپ جب بھی کوئی حدیث بیان کرتے اس کے ساتھ یہ بھی کہتے "اوکما قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم" (یا پھر جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا)

6457 – حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِئٍ، ثَنَا السَّرِيُّ بْنُ خُزَيْمَةَ، ثَنَا مُوسَى بْنُ اِسْمَاعِيلَ، ثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ عُثْمَانَ، قَالَ: قُلْتُ لِمُوسَى بْنِ اَنَسٍ: كَمْ غَزَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: غَزَا ثَلَاثًا وَعِشْرِينَ غَزْوَةً، وَثَمَانَ غَزَوَاتٍ يُقِيمُ فِيهَا الْاَشْهُرَ، قُلْتُ: كَمْ غَزَا اَنَسٌ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: ثَمَانَ غَزَوَاتٍ

✧✧ اسحاق بن عثمان فرماتے ہیں: میں نے موسیٰ بن انس سے پوچھا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کے غزوات کتنے ہیں؟ انہوں نے کہا: ۲۳۔ ان میں سے ۸ غزوات ایسے ہیں جن میں کئی کئی مہینے لگ گئے۔ میں نے پوچھا: حضرت انس رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ کتنے غزوات میں شرکت کی؟ انہوں نے کہا: ۸۔

6458 – حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحٍ، ثَنَا السَّرِيُّ بْنُ خُزَيْمَةَ، ثَنَا مُوسَى بْنُ اِسْمَاعِيلَ، ثَنَا حَجَّاجٌ، اَنْبَا حُمَيْدٌ، اَنَّ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حَدَّثَ بِحَدِيثٍ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ رَجُلٌ: اَنْتَ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَغَضِبَ غَضَبًا شَدِيدًا، وَقَالَ: وَاللّٰهِ مَا كُلُّ مَا نُحَدِّثُكُمْ بِهِ سَمِعْنَاهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَكِنْ كَانَ يُحَدِّثُ بَعْضُنَا بَعْضًا، وَلَا يَتَّهِمُ بَعْضُنَا بَعْضًا

✧✧ حمید کہتے ہیں: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بیان کر رہے تھے، ایک آدمی نے کہا: کیا آپ نے یہ بات خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے؟ اس بات پر حضرت انس رضی اللہ عنہ شدید غضبناک ہوئے، اور فرمایا: خدا کی قسم! ہر وہ بات جو ہم تمہیں سنائیں، ضروری نہیں ہے کہ ہم نے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہی سنی ہو، بلکہ بسا اوقات یوں بھی ہوتا تھا کہ ہم ایک دوسرے کو حدیث سنایا کرتے تھے۔ اور ہم میں سے کوئی شخص بھی دوسرے پر کوئی تہمت نہیں لگاتا تھا۔

ذِكْرُ مَعْرِفَةِ جَمَاعَةٍ مِنَ الصَّحَابَةِ

ان صحابہ کرام کا تذکرہ

وَمَا انْتَهَى اِلَيْنَا مِنْ مَنَاقِبِهِمْ تَاَخَّرَ ذِكْرُهُمْ عَنِ الْمَذْكُورِينَ وَمَعْرِفَةِ وِلَادَتِهِمْ وَاَوْقَاتِ وَفَاتِهِمِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ فَمِنْهُمْ

جن کے فضائل ومناقب، اور ان کی ولادت ووفات کا تذکرہ ہم تک دیر سے پہنچا۔

حَمَلُ بْنُ مَالِكِ بْنِ النَّابِغَةِ الْهُذَلِيُّ

حضرت حمل بن مالک بن نابغہ ہذلی رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

6459 – اَخْبَرَنِي اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوبَ الثَّقَفِيُّ، ثَنَا مُوسَى بْنُ زَكَرِيَّا التُّسْتَرِيُّ، ثَنَا خَلِيفَةُ بْنُ خَيَّاطٍ الْعُصْفُرِيُّ، قَالَ: حَمَلُ بْنُ مَالِكِ بْنِ النَّابِغَةِ بْنِ جَابِرِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ رَبِيعَةَ بْنِ كَعْبِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ كَثِيرِ بْنِ هِنْدِ بْنِ طَابِخَةَ بْنِ لِحْيَانَ بْنِ هُذَيْلٍ الْهُذَلِيُّ لَهُ دَارٌ بِالْبَصْرَةِ

✧✧ خلیفہ بن خیاط عصفری نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے "حمل بن مالک بن نابغہ بن جابر بن عبید بن ربیعہ بن کعب بن حارث بن کثیر بن ہند بن طابخہ بن لحیان بن ہزیل ہذلی"۔ بصرہ میں ان کا مکان تھا۔

6460 – اَخْبَرَنَا اَبُو عَبْدِاللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الصَّنْعَانِيُّ بِمَكَّةَ، ثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، اَنْبَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَامَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلَى الْمِنْبَرِ، فَقَالَ: اُذَكِّرُ امْرَاً سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى فِي الْجَنِينِ فَقَامَ حَمَلُ بْنُ مَالِكِ بْنِ النَّابِغَةِ الْهُذَلِيُّ، فَقَالَ: يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، كُنْتُ بَيْنَ جَارِيَتَيْنِ يَعْنِي ضَرَّتَيْنِ فَخَرَجْتُ وَضَرَبَتْ اِحْدَاهُمَا الْاُخْرَى بِعَمُودِ ظُلَّتِهَا فَقَتَلَتْهَا وَقَتَلَتْ مَا فِي بَطْنِهَا فَقَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجَنِينِ بِغُرَّةٍ عَبْدٍ اَوْ اَمَةٍ، فَقَالَ عُمَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ لَوْ لَمْ نَسْمَعْ بِهٰذَا مَا قَضَيْنَا بِغَيْرِهِ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ منبر پر کھڑے ہوئے اور فرمایا: کیا کسی شخص کو یاد ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنین کے بارے میں کیا فیصلہ فرمایا تھا؟ حضرت حمل بن مالک بن نابغہ ہذلی رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے

اور کہنے لگے: اے امیر المومنین! دو لونڈیاں حاملہ تھیں، ان میں سے ایک نے اپنی چھتری کی ڈنڈی دوسری کو ماری جس کی وجہ سے وہ عورت بھی مرگئی اور اس کے پیٹ کا بچہ بھی مرگیا، نبی اکرم ﷺ نے فیصلہ فرمایا کہ حمل کے بدلے میں ایک غلام یا ایک لونڈی دی جائے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ اکبر! اگر ہم یہ نہ سنتے تو اس کے بغیر کوئی فیصلہ نہ کر سکتے۔

ذِكْرُ عَقِيلِ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَكَانَ مِنْ حَقِّ شَرَفِهِ وَنَسَبِهِ اَنْ يَقْرُبَ ذِكْرُهُ مِنْ اِخْوَتِهِ وَعَشِيرَتِهِ، وَاِنَّمَا تَاَخَّرَ لِقِلَّةِ رِوَايَتِهِ وَذِكْرِهِ فِي مَسَانِيدِ الْاَئِمَّةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ

حضرت عقیل ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

ان کے نسب و شرف کا حق تو یہ تھا کہ ان کا تذکرہ ان کے خاندان کے ذکر کے ساتھ کیا جاتا۔ ان کو موخر کرنے کی وجہ یہ ہے کہ ان کی روایات کم ہیں اور ائمہ کی مسانید میں ان کا تذکرہ بہت قلیل ہے۔

6461 - حَدَّثَنَا اَبُوْ زَكَرِيَّا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنْبَرِيُّ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ نَصْرٍ، ثَنَا الزُّبَيْرُ بْنُ بَكَّارٍ، قَالَ: وَلَدَ اَبُوْ طَالِبٍ عَقِيْلًا، وَجَعْفَرًا، وَعَلِيًّا، كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ اَسَنُّ مِنْ صَاحِبِهِ بِعَشْرِ سِنِيْنَ عَلَى الْوَلَاءِ

✧✧ زبیر بن بکار فرماتے ہیں: ابوطالب کے ہاں عقیل، جعفر اور علی پیدا ہوئے، ان تینوں کے درمیان دس دس برس کا فرق تھا۔

6462 - اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الثَّقَفِيُّ، ثَنَا مُوسَى بْنُ زَكَرِيَّا التُّسْتَرِيُّ، ثَنَا شَبَابٌ الْعُصْفُرِيُّ، ثَنَا خَلِيفَةُ، قَالَ: اَتَى عَقِيلُ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ الْكُوفَةَ وَالْبَصْرَةَ وَالشَّامَ، وَمَاتَ فِي خِلَافَةِ مُعَاوِيَةَ

✧✧ خلیفہ بن خیاط فرماتے ہیں: حضرت عقیل ابن ابی طالب کوفہ، بصرہ اور شام میں مقیم رہے، اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی خلافت میں ان کا انتقال ہوا۔

6463 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ مُحَمَّدٍ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ الْحَسَنِ ابْنِ اَخِي اَبِيْ طَاهِرٍ الْعَقِيقِيِّ، حَدَّثَنِيْ جَدِّيْ يَحْيَى بْنُ الْحَسَنِ، حَدَّثَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ الطَّلْحِيُّ، ثَنَا اَبِيْ، حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ هَانِئٍ السِّجْزِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنِي ابْنُ اَبِيْ نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدِ بْنِ جَبْرٍ اَبِي الْحَجَّاجِ، قَالَ: كَانَ مِنْ نِعَمِ اللّٰهِ عَلَى عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَا صَنَعَ اللّٰهُ لَهُ وَاَرَادَهُ بِهِ مِنَ الْخَيْرِ اَنَّ قُرَيْشًا اَصَابَتْهُمْ اَزْمَةٌ شَدِيدَةٌ، وَكَانَ اَبُوْ طَالِبٍ فِيْ عِيَالٍ كَثِيْرٍ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَمِّهِ الْعَبَّاسِ: وَكَانَ مِنْ اَيْسَرِ بَنِيْ هَاشِمٍ يَا اَبَا الْفَضْلِ اِنَّ اَخَاكَ اَبَا طَالِبٍ كَثِيْرُ الْعِيَالِ، وَقَدْ اَصَابَ النَّاسَ مَا تَرَى مِنْ هٰذِهِ الْاَزْمَةِ، فَانْطَلِقْ بِنَا اِلَيْهِ نُخَفِّفُ عَنْهُ مِنْ عِيَالِهِ آخُذُ مِنْ بَنِيْهِ رَجُلًا، وَتَاْخُذُ اَنْتَ رَجُلًا فَنَكْفُلُهُمَا عَنْهُ فَقَالَ الْعَبَّاسُ: نَعَمْ، فَانْطَلَقَا حَتّٰى اَتَيَا اَبَا طَالِبٍ، فَقَالَا: اِنَّا نُرِيدُ اَنْ نُخَفِّفَ عَنْكَ مِنْ عِيَالِكَ حَتّٰى تَنْكَشِفَ عَنِ النَّاسِ مَا هُمْ فِيْهِ، فَقَالَ لَهُمَا اَبُوْ طَالِبٍ: اِذَا تَرَكْتُمَا لِيْ عَقِيْلًا فَاصْنَعَا مَا شِئْتُمَا، فَاَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا فَضَمَّهُ اِلَيْهِ، وَاَخَذَ الْعَبَّاسُ جَعْفَرًا فَضَمَّهُ اِلَيْهِ، فَلَمْ يَزَلْ عَلِيٌّ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حَتّٰى بَعَثَهُ اللّٰهُ نَبِيًّا فَاتَّبَعَهُ وَصَدَّقَهُ وَاَخَذَ الْعَبَّاسُ جَعْفَرًا، وَلَمْ يَزَلْ جَعْفَرٌ مَعَ الْعَبَّاسِ حَتّٰى اَسْلَمَ، وَاسْتَغْنَى عَنْهُ

✧✧ مجاہد بن جبر ابی الحجاج فرماتے ہیں: حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ پر اللہ تعالیٰ کے فضائل میں سے یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر یہ احسان فرمایا، قریش پر شدید قحط سالی آ گئی، اور ابو طالب کثیر العیال تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ پورے بنی ہاشم میں آسودہ حال تھے، حضور نے اپنے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے کہا: اے ابو الفضل آپ کے بھائی ابو طالب کے اہل وعیال زیادہ ہیں، اور جیسا کہ آپ دیکھ رہے ہیں کہ لوگ بیچارے قحط سالی کا شکار ہیں، آپ ہمارے ساتھ چلئے، ہم ابو طالب کے ساتھ تعاون کرتے ہیں، ان کا ایک بچہ میں اپنی کفالت میں لوں گا اور ایک بچہ آپ اپنی کفالت میں لے لیں۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے حامی بھر لی، حضور صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو ہمراہ لے کر ابو طالب کے گھر تشریف لے گئے، اور ان سے کہا: ہم آپ کے بچوں کے معاملے میں آپ پر آسانی کرنا چاہتے ہیں۔ تاکہ اس وقت لوگ جس پریشانی میں مبتلا ہیں، آپ اس سے نکل سکیں۔ حضرت ابو طالب نے ان سے کہا: آپ لوگ عقیل کو میرے پاس رہنے دو اور باقی بچوں کے بارے میں جو تمہاری مرضی ہو، میں راضی ہوں۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کو اپنے ذمے لے لیا اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کو اپنے ساتھ لے لیا۔ اس کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ مسلسل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ہی رہے، حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو نبی بنایا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع اور پیروی کی۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کو لیا، اور حضرت جعفر رضی اللہ عنہ مسلسل حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے پاس ہی رہے حتیٰ کہ وہ مسلمان ہو گئے، اور ان سے مستغنی ہو گئے۔

6464 - فَحَدَّثَنَا الشَّيْخُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِالْعَزِيْزِ، ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ، ثَنَا عِيسَى بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ السُّلَمِيُّ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ لِعَقِيْلِ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ: يَا اَبَا يَزِيْدَ، اِنِّيْ اُحِبُّكَ حُبَّيْنِ حُبًّا لِقَرَابَتِكَ مِنِّيْ، وَحُبًّا لَمَّا كُنْتُ اَعْلَمُ مِنْ حُبِّ عَمِّيْ اِيَّاكَ

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 6464 – سكت عنه الذهبي في التلخيص

✧✧ ابو اسحاق کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عقیل بن ابی طالب سے فرمایا: اے ابو یزید! میں تم سے دوہری محبت کرتا ہوں، ایک تو اس لئے کہ تم میرے رشتے دار ہو اور دوسری اس لئے کہ میرے چچا جان تم سے محبت کرتے ہیں۔

6465 - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الْجَرَاحِيُّ بِمَرْوَ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ شَاسَوَيْهِ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ، ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ رُسْتُمٍ، ثَنَا اَبُوْ حَمْزَةَ، عَنْ يَزِيْدَ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ سَابِطٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ لِعَقِيْلٍ: اِنِّيْ لَاُحِبُّكَ يَا عَقِيْلُ حُبَّيْنِ حُبًّا لَكَ، وَحُبًّا لِحُبِّ اَبِيْ طَالِبٍ اِيَّاكَ بَيَانُ هٰذَيْنِ الْحَدِيْثَيْنِ فِي الْحَدِيْثِ الَّذِيْ

✧✧ حضرت حذیفہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عقیل سے فرمایا کرتے تھے: اے عقیل! میں تم سے دوہری محبت کرتا ہوں، ایک رشتہ داری کی وجہ سے اور دوسری اس لئے کہ میرے چچا ابو طالب تم سے محبت کرتے ہیں۔ ان دونوں حدیثوں

6464: المعجم الكبير للطبراني - من اسمه عبد الله' من اسمه عقيل - من اخبار عقيل' حديث: 14363

کا بیان آئندہ حدیث میں آرہا ہے،

6466 – حَدَّثَنَاهُ اَبُوْ عُمَرَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْوَاحِدِ الزَّاهِدُ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ، ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، ثَنَا يُونُسُ بْنُ اَرْقَمَ، ثَنَا هَارُوْنُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: اَشْرَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَيْتٍ وَمَعَهُ عَمَّاهُ الْعَبَّاسُ، وَحَمْزَةُ وَعَلِيٌّ وَجَعْفَرٌ وَعُقَيْلٌ هُمْ فِي اَرْضٍ يَعْمَلُوْنَ فِيْهَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَمَّيْهِ اخْتَارَا مِنْ هٰؤُلَاءِ ؟ فَقَالَ اَحَدُهُمَا: اخْتَرْتُ جَعْفَرًا، وَقَالَ الْآخَرُ: اخْتَرْتُ عَلِيًّا، فَقَالَ: خَيَّرْتُكُمَا فَاخْتَرْتُمَا فَاخْتَارَ اللّٰهُ لِي عَلِيًّا

✧✧ زید بن حسین اپنے والد سے، وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ اپنے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے ہمراہ گھر سے نکلے، حضرت حمزہ، علی، جعفر اور عقیل یہ لوگ جس جگہ کام کاج کرتے تھے، آپ ﷺ وہاں پہنچے اور آپ ﷺ نے اپنے دونوں چچوں کو فرمایا: ان بچوں میں سے چن لو، ان میں سے ایک نے کہا: میں نے جعفر کو چنا، اور دوسرے نے کہا: میں نے علی کو چنا، میں نے تمہیں اختیار دیا اور تم دونوں نے چن لیا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے ''علی'' کو میرے لئے چنا ہے۔

6467 – حَدَّثَنَاهُ عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذٍ الْعَدْلُ، ثَنَا اَبُو الْمُثَنّٰى مُعَاذُ بْنُ الْمُثَنّٰى الْعَنْبَرِيُّ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اَبِىْ سُوَيْدٍ، ثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ، ثَنَا طَلْحَةُ بْنُ يَحْيٰى، عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ، اَخْبَرَنِيْ عَقِيْلُ بْنُ اَبِىْ طَالِبٍ، قَالَ: جَاءَتْ قُرَيْشٌ اِلٰى اَبِىْ طَالِبٍ، فَقَالُوا: اِنَّ ابْنَ اَخِيكَ يُؤْذِينَا فِي نَادِيْنَا وَفِي مَجْلِسِنَا فَانْهَهُ عَنْ اَذَانَا، فَقَالَ لِي: يَا عَقِيْلُ ائْتِ مُحَمَّدًا، قَالَ: فَانْطَلَقْتُ اِلَيْهِ فَاَخْرَجْتُهُ مِنْ جِلْسٍ، قَالَ طَلْحَةُ: نَبْتٌ صَغِيْرَةٌ فَجَاءَ فِي الظُّهْرِ مِنْ شِدَّةِ الْحَرِّ، فَجَعَلَ يَطْلُبُ الْفَيْءَ يَمْشِي فِيْهِ مِنْ شِدَّةِ حَرِّ الرَّمْضَاءِ فَاَتَيْنَاهُمْ، فَقَالَ اَبُوْ طَالِبٍ: اِنَّ بَنِي عَمِّكَ زَعَمُوا اَنَّكَ تُؤْذِيهِمْ فِي نَادِيهِمْ وَفِي مَجْلِسِهِمْ فَانْتَهِ عَنْ ذٰلِكَ فَحَلَّقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَصَرِهِ اِلَى السَّمَاءِ، فَقَالَ: مَا تَرَوْنَ هٰذِهِ الشَّمْسَ؟ قَالُوا: نَعَمْ، قَالَ: مَا اَنَا بِاَقْدَرَ عَلٰى اَنْ اَدَعَ ذٰلِكَ مِنْكُمْ عَلٰى اَنْ تُشْعِلُوا مِنْهَا شُعْلَةً، فَقَالَ اَبُوْ طَالِبٍ: مَا كَذَّبَنَا ابْنُ اَخِي قَطُّ فَارْجِعُوا

✧✧ حضرت عقیل ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: قریشی لوگ ابوطالب کے پاس آئے اور کہنے لگے: تمہارا بھتیجا ہماری محفلوں میں، ہماری مجلسوں میں ہمیں تکلیف دیتا ہے، تم اس کو منع کرو، ابوطالب نے مجھے کہا: اے عقیل تم محمد کے پاس جا کر اس کو سمجھا دو، حضرت عقیل فرماتے ہیں: میں محمد ﷺ کو ڈھونڈنے نکلا، اور ایک مجلس میں آپ کو دیکھ لیا، حضرت طلحہ نے کہا: ''نبت صغیرۃ'' گرمی کی شدت کی وجہ سے آپ ظہر کی نماز میں تشریف لائے۔ آپ دھوپ سے بچنے کے لئے کوئی سایہ دار جگہ ڈھونڈ رہے تھے، ہم ان کے پاس آگئے۔ حضرت ابوطالب نے کہا: تیرے چچازاد بھائیوں کا خیال ہے کہ تم ان کی مجالس ومحافل میں ان کو برا بھلا کہتے ہو؟ تم اس کام سے باز آجاؤ، رسول اللہ ﷺ نے آسمان کی جانب نگاہ اٹھا کر دیکھا اور فرمایا: تم اس سورج کو دیکھ رہے ہو؟ انہوں نے کہا: جی ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تم سورج بھی لا کر میرے ہاتھوں پر رکھ دو گے میں تب بھی یہ کام نہیں چھوڑ سکتا۔ حضرت ابوطالب نے کہا: ہم اپنے بھتیجے کو کبھی جھٹلا نہیں سکتے۔ یہ کہہ وہ لوگ واپس چلے گئے۔

6468 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ الْبَغْدَادِيُّ، ثَنَا اَبُوْ عُلَاثَةَ، ثنا اَبِي، ثنا زُهَيْرٌ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ دِيْنَارٍ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: قَدِمَ عَلَيْنَا عَقِيلُ بْنُ اَبِي طَالِبٍ فَتَزَوَّجَ امْرَاَةً مِنْ بَنِي جُشَمِ بْنِ سَعْدٍ فَدَخَلَ بِهَا، ثُمَّ خَرَجَ فَقَالُوا: بِالرِّفَاءِ وَالْبَنِينَ، قَالَ: "بَلْ قُولُوا: بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ وَبَارَكَ عَلَيْكَ"

✧✧ حضرت حسن فرماتے ہیں: ہمارے پاس حضرت عقیل ابن ابی طالب آئے اور بنی جشم بن سعد کی ایک عورت سے نکاح کیا، اس کے ساتھ ہمبستری بھی کی۔ پھر جب جانے لگے تو لوگوں نے کہا: تمہارے بیٹے بیٹیاں کثرت سے ہوں۔ آپ نے فرمایا: ایسے نہیں کہتے، بلکہ تم کہو کہ اللہ تعالیٰ برکت عطا فرمائے۔

ذِكْرُ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ الْمُزَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت معقل بن یسار مزنی رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

6469 – اَخْبَرَنِي اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوبَ الثَّقَفِيُّ، ثَنَا مُوسَى بْنُ زَكَرِيَّا، ثَنَا خَلِيفَةُ بْنُ خَيَّاطٍ، قَالَ: مَعْقِلُ بْنُ يَسَارِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَرَّاقِ بْنِ لُؤَيِّ بْنِ كَعْبِ بْنِ عَبْدِ بْنِ ثَوْرِ بْنِ هَدْمَةَ بْنِ لَاطِمِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ عَمْرِو بْنِ اُدِّ بْنِ طَابِخَةَ، يُكَنَّى اَبَا عَلِيٍّ وَلَهُ خُطَّةٌ بِالْبَصْرَةِ مَاتَ مَعْقِلُ بْنُ يَسَارٍ فِي اِمْرَةِ ابْنِ زِيَادٍ سَنَةَ ثَمَانٍ وَخَمْسِينَ

✧✧ خلیفہ بن خیاط نے آپ کا نسب یوں بیان کیا ہے ''معقل بن یسار ن عبد اللہ بن حراق بن لؤی بن کعب بن عبد بن ثور بن ہدمہ بن لاطم بن عثمان بن عمرو بن اد بن طابخہ'' آپ کی کنیت ''ابو علی'' ہے۔ بصرہ میں ان کی زمینیں بھی تھیں۔ حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ ابن زیاد کی امارت میں سن ۵۸ ہجری کو فوت ہوئے،

6470 – حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِئٍ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَلَمَةَ، وَالْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، قَالَا: ثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ، اَنْبَاَ حَمْزَةُ بْنُ عُمَيْرٍ، ثَنَا اَيُّوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَبُوْ يَحْيَى الْعَلَمُ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مَيْمُونٍ الصَّائِغُ، عَنْ اَبِي خَالِدٍ مُحَمَّدِ بْنِ الضَّبِّيِّ، عَنْ اَبِي دَاوُدَ، عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ الْمُزَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اَمَرَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَقْضِيَ بَيْنَ قَوْمِي، فَقُلْتُ: مَا اُحْسِنُ الْقَضَاءَ، قَالَ: افْصِلْ بَيْنَهُمْ فَقُلْتُ: مَا اُحْسِنُ الْفَصْلَ، فَقَالَ: اقْضِ بَيْنَهُمْ، فَاِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى مَعَ الْقَاضِي مَا لَمْ يَحِفْ عَمْدًا

(التعليق – من تلخيص الذهبي)6470 – سكت عنه الذهبي في التلخيص

✧✧ حضرت معقل بن یسار مزنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا کہ میں اپنی قوم کے فیصلے کیا کروں۔ میں نے عرض کیا: مجھ سے فیصلہ صحیح نہیں ہو پاتا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ان میں فیصلے کیا کرو، میں نے پھر وہی عرض کی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر فرمایا: ان میں فیصلے کیا کرو، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت قاضی کے ساتھ ہوتی ہے جب تک کہ وہ جان بوجھ کر جانبداری نہ کرے۔

6471 – حَدَّثَنَا اَبُوْ النَّضْرِ الْفَقِيهُ، ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ، وَعَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، قَالَا: ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ

6471: المعجم الكبير للطبراني - بقية الميم' ما اسند معقل بن يسار - عبيد الله بن معقل بن يسار ' حديث: 17310

بْنُ رَجَاءٍ، اَنْبَاَ عِمْرَانُ الْقَطَّانُ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ الْمُزَنِيِّ، عَنْ اَبِيهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اعْمَلُوا بِكِتَابِ اللّٰهِ وَلَا تُكَذِّبُوا بِشَيْءٍ مِنْهُ، فَمَا اشْتَبَهَ عَلَيْكُمْ مِنْهُ، فَاسْاَلُوا عَنْهُ اَهْلَ الْعِلْمِ يُخْبِرُوكُمْ آمِنُوا بِالتَّوْرَاةِ وَالْاِنْجِيلِ وَآمَنُوا بِالْفُرْقَانِ، فَاِنَّ فِيهِ الْبَيَانَ وَهُوَ الشَّافِعُ وَهُوَ الْمُشَفَّعُ وَالْمَاحِلُ وَالْمُصَدَّقُ

(التعليق – من تلخيص الذهبى) 6471 – سكت عنه الذهبى فى التلخيص

✧✧ عبیداللہ بن معقل بن یسار مزنی اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کتاب اللہ پر عمل کرو، اس میں سے کسی چیز کو بھی مت جھٹلاؤ، جس مسئلہ میں شک وشبہ واقع ہو اس کے بارے میں اہل علم سے دریافت کرلو، وہ جو بتائیں اس پر عمل کرو، تورات اور انجیل کو برحق مانو اور قرآن کریم پر ایمان لاؤ کیونکہ اس میں ہر چیز کا واضح بیان موجود ہے، قرآن کریم شافع اور مشفع ہے، قرآن حامی ہے اور تصدیق شدہ ہے۔

6472 – حَدَّثَنَا الشَّيْخُ الْاِمَامُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، وَعَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذٍ الْعَدْلُ قَالَا: اَنْبَاَ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِالْعَزِيزِ، ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ، ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، ثَنَا اَبُوْ عِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ الْمُزَنِيِّ، عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ شَاوَرَ الْهُرْمُزَانَ فِي اَصْبَهَانَ وَفَارِسَ وَاَذْرَبِيجَانَ، فَقَالَ: يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، اَصْبَهَانُ الرَّاْسُ

✧✧ حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ہرمزان سے اصبہان، فارس اور آذربائیجان کے بارے میں مشاورت کی، انہوں نے کہا: اے امیر المومنین! اصبہان، ان سب علاقوں کی بنیاد ہے۔

ذِكْرُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ الْمُزَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت عبداللہ بن مغفل مزنی رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

6473 – اَخْبَرَنِي اَبُوْ مُحَمَّدٍ اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بِشْرِ بْنِ مَعْقِلِ بْنِ حَسَّانَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ الْمُزَنِيُّ، اَنْبَاَ اَبُوْ خَلِيفَةَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَّامٍ الْجُمَحِيُّ، ثَنَا اَبُوْ عُبَيْدَةَ مَعْمَرُ بْنُ الْمُثَنَّى، قَالَ: عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُغَفَّلِ بْنِ عَبْدِنَهْمِ بْنِ عَفِيفِ بْنِ سُحَيْمِ بْنِ رَبِيعَةَ بْنِ عَدِيِّ بْنِ ثَعْلَبَةَ بْنِ ذُؤَيْبِ بْنِ سَعْدِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ عَمْرِو بْنِ اُدِّ بْنِ طَابِخَةَ

✧✧ ابوعبیدہ معمر بن مثنی نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے "عبداللہ بن مغفل بن عبدنہم بن عفیف بن سحیم بن ربیعہ بن عدی بن ثعلبہ بن ذویب بن سعد بن عدی بن عثمان بن عمرو بن اد بن طابخہ"

6474 – اَخْبَرَنِي اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوبَ الثَّقَفِيُّ، ثَنَا مُوسَى بْنُ زَكَرِيَّا، ثَنَا خَلِيفَةُ بْنُ خَيَّاطٍ، قَالَ: وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُغَفَّلٍ الْمُزَنِيُّ يُكَنَّى اَبَا سَعِيدٍ وَذَكَرَ هٰذَا النَّسَبَ وَزَادَ فِيهِ، وَاُمُّهُ الْعَتِيلَةُ بِنْتُ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ بْنِ مُزَيْنَةَ وَلَهُ دَارٌ بِالْبَصْرَةِ بِحَضْرَةِ الْجَامِعِ

✧✧ خلیفہ بن خیاط فرماتے ہیں: عبداللہ بن مغفل مزنی کی کنیت ''ابوسعید'' ہے۔ اس کے بعد سابقہ حدیث کے موافق نسب بیان کیا۔ لیکن اِس کی حدیث میں یہ اضافہ بھی ہے ''اوران کی والدہ عقیلہ بنت معاویہ بن قرہ بن مزینہ'' ہیں۔ بصرہ میں جامع مسجد کے سامنے ان کا ایک گھر ہے۔

6475 - اَخْبَرَنِیْ اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ الْقَارِءُ، ثنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ، ثنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، ثنا صَدَقَةُ بْنُ مُوسَى، ثنَا سَعِيدٌ الْجُرَيْرِيُّ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ، قَالَ: اِذَا اَنَا مُتُّ، فَاجْعَلُوا فِي اٰخِرِ غُسْلِي كَافُورًا، وَكَفِّنُونِيْ فِي بُرْدَيْنِ وَقَمِيصٍ، فَاِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ بِهِ ذٰلِكَ

(التعليق - من تلخيص الذهبی)6475 - سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ کے بارے میں مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا تھا کہ جب میری روح قبض ہو جائے، تو مجھے غسل دینے کے بعد کافور مل دینا اور مجھے دو چادروں اور ایک قمیص میں کفن دینا۔ کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے ہی کیا تھا۔

ذِكْرُ كَعْبٍ وَبُجَيْرٍ ابْنَیْ زُهَيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

زہیر کے بیٹوں حضرت کعب اور بجیر رضی اللہ عنہما کا تذکرہ

6476 - حَدَّثَنِیْ اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَرْبِيُّ، ثنَا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الزُّبَيْرِيُّ، قَالَ: وَكَعْبُ بْنُ زُهَيْرٍ وَبُجَيْرُ بْنُ زُهَيْرِ بْنِ اَبِي سُلْمَى وَاسْمُ اَبِي سُلْمَى رَبِيعَةُ بْنُ رَبَاحِ بْنِ قُرْطِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ قَتَادَةَ بْنِ حَلَاوَةَ بْنِ ثَعْلَبَةَ بْنِ ثَوْرِ بْنِ هَدْمَةَ بْنِ لَاطِمِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ عَمْرِو بْنِ اَدِّ بْنِ طَابِخَةَ وَفَدَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَسْلَمَا وَصَحِبَاهُ

✧✧ مصعب بن عبداللہ زبیری فرماتے ہیں: کعب بن زہیر اور بجیر بن زہیر بن ابی سلمی، ابوسُلمیٰ کا نام ''ربیعہ بن رباح بن قرط بن حارث بن قتادہ بن حلاوہ بن ثعلبہ بن ثور بن ہدمہ بن لاطم بن عثمان بن عمرو بن اد بن طابخہ'' ہے۔ یہ دونوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر مشرف باسلام ہوئے اور مقام صحابیت پر فائز ہوئے۔

6477 - اَخْبَرَنِیْ اَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ اَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عَبْدِالْمَلِكِ الْاَسَدِيُّ، بِهَمَدَانَ، ثنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ، حَدَّثَنِي الْحَجَّاجُ بْنُ ذِي الرُّقَيْبَةِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ زُهَيْرِ بْنِ اَبِي سُلْمَى الْمُزَنِيِّ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: خَرَجَ كَعْبٌ وَبُجَيْرٌ ابْنَا زُهَيْرٍ حَتّٰى اَتَيَا اَبْرَقَ الْعَزَّافِ، فَقَالَ بُجَيْرٌ لِكَعْبٍ: اثْبُتْ فِي عَجَلِ هٰذَا الْمَكَانِ حَتّٰى آتِيَ هٰذَا الرَّجُلَ يَعْنِي رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَسْمَعَ مَا يَقُولُ . فَثَبَتَ كَعْبٌ وَخَرَجَ بُجَيْرٌ، فَجَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَرَضَ عَلَيْهِ الْاِسْلَامَ، فَاَسْلَمَ فَبَلَغَ ذٰلِكَ كَعْبًا، فَقَالَ:

اَلَا اَبْلِغَا عَنِّی بُجَيْرًا رِسَالَةً ... عَلَى اَيِّ شَيْءٍ وَيْحَ غَيْرِكَ دَلَّكَا

عَلَى خُلُقٍ لَمْ تُلْفِ اُمًّا وَلَا اَبًا ... عَلَيْهِ وَلَمْ تُدْرِكْ عَلَيْهِ اَخًا لَكَا

سَقَاكَ اَبُوْ بَكْرٍ بِكَاسٍ رَوِيَّةٍ وَاَنْهَلَكَ الْمَامُوْنُ مِنْهَا وَعَلَّكَا

فَلَمَّا بَلَغَتِ الْاَبْيَاتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَهْدَرَ دَمَهُ، فَقَالَ: مَنْ لَقِيَ كَعْبًا فَلْيَقْتُلْهُ فَكَتَبَ بِذٰلِكَ بُجَيْرٌ اِلٰى اَخِيهِ يَذْكُرُ لَهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَهْدَرَ دَمَهُ وَيَقُوْلُ لَهُ: النَّجَا وَمَا اَرَاكَ تَفْلِتُ، ثُمَّ كَتَبَ اِلَيْهِ بَعْدَ ذٰلِكَ اعْلَمْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَاْتِيهِ اَحَدٌ يَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَّا قَبِلَ ذٰلِكَ، فَاِذَا جَاءَكَ كِتَابِيْ هٰذَا فَاَسْلِمْ وَاَقْبِلْ فَاَسْلَمَ كَعْبٌ وَقَالَ الْقَصِيدَةَ الَّتِي يَمْدَحُ فِيهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ اَقْبَلَ حَتّٰى اَنَاخَ رَاحِلَتَهُ بِبَابِ مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ اَصْحَابِهِ مَكَانَ الْمَائِدَةِ مِنَ الْقَوْمِ مُتَحَلِّقُونَ مَعَهُ حَلْقَةً دُونَ حَلْقَةٍ يَلْتَفِتُ اِلٰى هٰؤُلَاءِ مَرَّةً، فَيُحَدِّثُهُمْ وَاِلٰى هٰؤُلَاءِ مَرَّةً، فَيُحَدِّثُهُمْ، قَالَ كَعْبٌ فَاَنَخْتُ رَاحِلَتِي بِبَابِ الْمَسْجِدِ، فَعَرَفْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالصِّفَةِ فَتَخَطَّيْتُ حَتّٰى جَلَسْتُ اِلَيْهِ فَاَسْلَمْتُ فَقُلْتُ: اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ الْاَمَانُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: وَمَنْ اَنْتَ؟ قُلْتُ: اَنَا كَعْبُ بْنُ زُهَيْرٍ، قَالَ: اَنْتَ الَّذِي تَقُوْلُ، ثُمَّ الْتَفَتَ اِلٰى اَبِي بَكْرٍ، فَقَالَ: كَيْفَ، قَالَ: يَا اَبَا بَكْرٍ فَاَنْشَدَهُ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ:

سَقَاكَ اَبُوْ بَكْرٍ بِكَاسٍ رَوِيَّةٍ وَاَنْهَلَكَ الْمَامُوْرُ مِنْهَا وَعَلَّكَا

قَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، مَا قُلْتُ هٰكَذَا، قَالَ:

وَكَيْفَ قُلْتَ، قَالَ: اِنَّمَا قُلْتُ:

سَقَاكَ اَبُوْ بَكْرٍ بِكَاسٍ رَوِيَّةً وَاَنْهَلَكَ الْمَامُوْنُ مِنْهَا وَعَلَّكَا،

فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَامُوْنٌ وَاللّٰهِ ثُمَّ اَنْشَدَهُ الْقَصِيدَةَ كُلَّهَا حَتّٰى اَتٰى عَلٰى اٰخِرِهَا وَاَمْلَاهَا عَلَى الْحَجَّاجِ بْنِ ذِي الرُّقَيْبَةِ حَتّٰى اَتٰى عَلٰى اٰخِرِهَا وَهِيَ هٰذِهِ الْقَصِيدَةُ:

✧✧ حجاج بن ذی رقیبہ بن عبدالرحمٰن بن کعب بن زہیر بن ابی سلمٰی المزنی اپنے والد سے، وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں، فرماتے ہیں کہ زہیر کے دونوں بیٹے کعب اور بجیر نکلے اور ابرق العزاف کے پاس پہنچے، بجیر نے کعب سے کہا: تم اس جگہ ٹھہر کر بکریوں کی نگہ بانی کرو میں اس شخص یعنی رسول کریم ﷺ کے پاس جاتا ہوں اور اس کی تعلیمات سن کر آتا ہوں چنانچہ کعب وہیں ٹھہر گئے اور بجیر آگے چلے گئے، رسول اللہ ﷺ تشریف لائے، آپ ﷺ نے ان کو اسلام کی دعوت دی، انہوں نے اسلام قبول کرلیا۔ اس بات کی خبر کعب تک پہنچی تو اس نے کہا:

○ اے قاصد بجیر کو میرا یہ پیغام دے کہ کس وجہ سے تو نے غیر کا دین اختیار کیا، وہ دین جس پر نہ تو نے اپنے ماں باپ کو دیکھا نہ بہن بھائیوں کو، ابوبکر نے تجھے بہت بری تعلیم دی ہے، جس سے تو ہلاکت میں پڑ گیا ہے۔

جب ان اشعار کی اطلاع رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں پہنچی تو آپ ﷺ نے اس کا خون مباح کردیا اور فرمایا: جو شخص

بھی کعب کو پائے وہ اس کو قتل کردے، بجیر نے اپنے بھائی کعب کی جانب ایک خط لکھا جس کا مضمون یہ تھا ''رسول اللہ ﷺ نے تیراخون جائز کردیا،اوراس کو تنبیہ کرتے ہوئے کہا کہ اب اپنا بچاؤ کرلو،لیکن میں دیکھ رہاہوں کہ تم بچ نہیں پاؤ گے۔ اما بعد جوشخص بھی رسول اللہ ﷺ کے پاس آ کراس بات کی گواہی دے دے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے اور محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں،آپ اُس کی گواہی کوقبول کر لیتے ہیں،اس لئے جیسے ہی میرا یہ خط تم تک پہنچے،تم فوراً اسلام قبول کرلو،یہاں چلے آؤ، چنانچہ حضرت کعب نے بھی اسلام قبول کرلیا،اوررسول اللہ ﷺ کی مدح میں ایک قصیدہ بھی لکھا،پھر وہ وہاں سے چلے اور مدینہ منورہ میں آگئے،مسجد نبوی کے باہر اپنا اونٹ باندھا اور مسجد کے اندر آگئے،اس وقت رسول اللہ ﷺ اپنے صحابہ کے درمیان دسترخوان پر بیٹھے تھے،تمام صحابہ کرام حلقہ درحلقہ بیٹھے ہوئے تھے،آپ ﷺ کبھی ایک حلقہ کی جانب متوجہ کران سے گفتگوفرماتے اور کبھی دوسرے حلقہ کی جانب متوجہ ہوکران سے گفتگوفرماتے،آپ ﷺ کے اس انداز سے میں سمجھ گیا کہ یہی رسول اللہ ﷺ ہیں، میں کھسکتا ہوا رسول اللہ ﷺ کے قریب پہنچ گیا،میں اپنا اسلام ظاہر کیا اور عرض کی: میں گواہی دیتاہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے اور بے شک آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ یارسول اللہ ﷺ مجھے امان عطافرمایئے،آپ ﷺ نے پوچھا:تم کون ہو؟میں نے عرض کی: میں کعب بن زہیر ہوں۔آپ ﷺ نے فرمایا:تمہی ہوجس نے فلاں فلاں اشعار کہے ہیں؟پھر حضور ﷺ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی جانب متوجہ ہوئے اور فرمایا:اے ابوبکر اس نے کون ساشعر کہا ہے؟

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے یہ شعر پڑھ کرسنایا

سَقَاكَ اَبُوْ بَكْرٍ بِكَاْسٍ رَوِيَّةٍ وَانْهَلَكَ الْمَامُورُ مِنْهَا وَعَلَّكَا

کعب رضی اللہ عنہ نے کہا: یارسول اللہ ﷺ میں نے یہ الفاظ تونہیں کہے۔آپ ﷺ نے فرمایا: توپھرکون سے اشعار کہے ہیں تونے؟کعب رضی اللہ عنہ نے کہا:حضور!میں نے تو یہ اشعار کہے ہیں

سَقَاكَ اَبُوْ بَكْرٍ بِكَاْسٍ رَوِيَّةً وَانْهَلَكَ الْمَامُونُ مِنْهَا وَعَلَّكَا،

تورسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ کی قسم!توامان میں ہے۔اس کے بعد کعب رضی اللہ عنہ نے پوراقصیدہ سنایا،اس کے آخر میں یہ اشعار تھے،یہ قصیدہ حجاج بن ذی رقیبہ کواملاء کروایا،وہ قصیدہ یہ ہے:

بَـانَـتْ سُـعَـادُ فَـقَـلْبِـيْ الْيَوْمَ مَتْبُول مُتَيَّـمٌ اِثْـرَهَـا لَـمْ يُـفْـدَ مَـكْـبُـولُ

وَمَـا سُـعَـادُ غَـدَاةَ الْبَيْنِ اِذْ ظَعَنُوا اَلَا اَغَـنٌّ غَـضِـيْضُ الطَّـرْفِ مَـكْـحُـولُ

تَـجْـلُـو عَـوَارِضَ ذِى ظَلْمٍ اِذَا ابْتَسَمَتْ كَـاَنَّـهَـا مُـنْـهَـلٌ بِـالْـكَـاسِ مَعْلُولُ

شَـجَّ السُّـقَـاةُ عَـلَيْـهِ مَـاءَ مَـحْـنِيَةٍ مِـنْ مَـاءِ اَبْـطَـحَ اَضْـحَـى وَهُوَ مَشْمُولُ

تَـنْـفِـي الـرِّيَـاحُ الْقَذَى عَنْـهُ وَاَفْـرَطَـهُ مِـنْ صَـوْبِ سَـارِيَةٍ بِيضٍ يَـعَـالِـيـلُ

سَقْيًا لَهَا خُلَّةً لَوْ اَنَّهَا صَدَقَتْ   مَوْعُودَهَا وَلَوْ اَنَّ النُّصْحَ مَقْبُولُ

لٰكِنَّهَا خُلَّةٌ قَدْ سِيطَ مِنْ دَمِهَا   فَجْعٌ وَوَلْعٌ وَاِخْلَافٌ وَتَبْدِيلُ

فَمَا تَدُومُ عَلٰى حَالٍ تَكُونُ بِهَا   كَمَا تَلَوَّنَ فِى اَثْوَابِهَا الْغُولُ

فَلَا تَمَسَّكُ بِالْوَصْلِ الَّذِى زَعَمَتْ   اِلَّا كَمَا يُمْسِكُ الْمَاءَ الْغَرَابِيلُ

كَانَتْ مَوَاعِيدُ عُرْقُوبٍ لَهَا مَثَلًا   وَمَا مَوَاعِيدُهَا اِلَّا الْاَبَاطِيلُ

فَلَا يَغُرَّنْكَ مَا مَنَّتْ وَمَا وَعَدَتْ   اِلَّا الْاَمَانِىَّ وَالْاَحْلَامَ تَضْلِيلُ

اَرْجُو اَوْ آمُلُ اَنْ تَدْنُو مَوَدَّتُهَا   وَمَا اِخَالُ لَدَيْنَا مِنْكِ تَنْوِيلُ

اَمْسَتْ سُعَادُ بِاَرْضٍ مَا يُبَلِّغُهَا   اِلَّا الْعِتَاقُ النَّجِيبَاتُ الْمَرَاسِيلُ

وَلَنْ تَبَلُّغَهَا اِلَّا عَذَافِرَةٌ   فِيهَا عَلَى الْاَيْنِ اِرْقَالٌ وَتَبْغِيلُ

مِنْ كُلِّ نَضَّاخَةِ الذِّفْرَى اِذَا عَرِقَتْ   عَرَضْتُهَا طَامِسُ الْاَعْلَامِ مَجْهُولُ

يَمْشِى الْقُرَادُ عَلَيْهَا ثُمَّ يَزْلِقُهُ   مِنْهَا لِبَانٌ وَاَقْرَابٌ زَهَالِيلُ

عَيْرَانَةٌ قُذِفَتْ بِالنَّحْضِ عَنْ عَرَضٍ   وَمِرْفَقُهَا عَنْ ضُلُوعِ الزُّوْرِ مَفْتُولُ

كَاَنَّمَا قَابَ عَيْنَيْهَا وَمَذْبَحَهَا   مِنْ خُطْمِهَا وَمِنَ اللَّحْيَيْنِ بِرْطِيلُ

تَمُرُّ مِثْلُ عَسِيبِ النَّخْلِ اِذَا خَصَلَ   فِى غَارِزٍ لَمْ تَخُونُهُ الْاَحَالِيلُ

قَنْوَاءُ فِى حُرَّتَيْهَا لِلْبَصِيرِ بِهَا   عَتَقٌ مُبِينٌ وَفِى الْخَدَّيْنِ تَسْهِيلُ

تَخْذِى عَلٰى يَسَرَاتٍ وَهِىَ لَاحِقَةٌ   ذَا وَبَلٍ مَسُّهُنَّ الْاَرْضَ تَحْلِيلُ

حَرْفٌ اَبُوهَا اَخُوهَا مِنْ مُهَجَّنَةٍ   وَعَمُّهَا خَالُهَا قَوْدَاءُ شِمْلِيلُ

سَمْرَ الْعُجَايَاتِ يُتْرُكْنَ الْحَصَا زِيَمًا   مَا اِنَّ تَقِيْهُنَّ حَدَّ الْاَكْمِ تَنْعِيلُ

يَوْمًا تَظَلُّ حِدَابُ الْاَرْضِ يَرْفَعُهَا   مِنَ اللَّوَامِعِ تَخْلِيطٌ وَتَرْجِيلُ

كَانَ اَوْبُ يَدَيْهَا بَعْدَمَا نَجَدَتْ   وَقَدْ تَلَفَّعَ بِالْقُورِ الْعَسَاقِيلُ

يَوْمًا يَظَلُّ بِهِ الْحَرْبَاءُ مُصْطَخِدًا   كَانَ ضَاحِيَةً بِالشَّمْسِ مَمْلُولُ

اَوْبُ بَدَا نَاكُلُ سَمْطَاءَ مَعْوَلَةً   قَامَتْ تُجَاوِبُهَا سَمْطٌ مَثَاكِيلُ

نُوَاحَةٌ رَخْوَةُ الضَّبْعَيْنِ لَيْسَ لَهَا   لَمَّا نَعَى بَكْرَهَا النَّاعُونَ مَعْقُولُ

تَسْعَى الْوُشَاةُ جَنَابَيْهَا وَقِيلُهُم   إِنَّكَ يَا ابْنَ أَبِي سُلْمَى لَمَقْتُولُ

خَلُّوا الطَّرِيقَ يَدَيْهَا لَا أَبَا لَكُمْ   فَكُلُّ مَا قَدَّرَ الرَّحْمَنُ مَفْعُولُ

كُلُّ ابْنِ أُنْثَى وَإِنْ طَالَتْ سَلَامَتُهُ   يَوْمًا عَلَى آلَةٍ حَدْبَاءَ مَحْمُولُ

أُنْبِئْتُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ أَوْعَدَنِي   وَالْعَفْوُ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ مَأْمُولُ

فَقَدْ أَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ مُعْتَذِرًا   وَالْعُذْرُ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ مَقْبُولُ

مَهْلًا رَسُولَ الَّذِي أَعْطَاكَ نَافِلَةَ   الْقُرْآنِ فِيهَا مَوَاعِيظٌ وَتَفْصِيلُ

لَا تَأْخُذَنِّي بِأَقْوَالِ الْوُشَاةِ وَلَمْ   أُجْرِمْ وَلَوْ كَثُرَتْ عَنِّي الْأَقَاوِيلُ

لَقَدْ أَقُومُ مَقَامًا لَوْ يَقُومُ لَهُ   أَرَى وَأَسْمَعُ مَا لَوْ يَسْمَعُ الْفِيلُ

لَظَلَّ يُرْعَدُ إِلَّا أَنْ يَكُونَ لَهُ   عِنْدَ الرَّسُولِ بِإِذْنِ اللّٰهِ تَنْوِيلُ

حَتّٰى وَضَعْتُ يَمِينِي لَا أُنَازِعُهُ   فِي كَفِّ ذِي نَقِمَاتٍ قَوْلُهُ الْقِيلُ

فَكَانَ أَخْوَفَ عِنْدِي إِذَا كَلَّمَهُ   إِذْ قِيلَ إِنَّكَ مَنْسُوبٌ وَمَسْئُولُ

مِنْ خَادِرٍ شِيكِ الْأَنْيَابِ   طَاعَ لَهُ بِبَطْنِ عَثَّرَ غِيلٌ دُونَهُ غِيلُ

يَغْدُو فَيَلْحُمُ ضِرْغَامَيْنِ عِنْدَهُمَا   لَحْمٌ مِنَ الْقَوْمِ مَنْثُورٌ خَرَادِيلُ

مِنْهُ تَظَلُّ حَمِيرُ الْوَحْشِ ضَامِرَةً   وَلَا تَمَشِّي بِوَادِيهِ الْأَرَاجِيلُ

وَلَا تَزَالُ بِوَادِيهِ أَخَا ثِقَةٍ   مُطَرَّحِ الْبَزِّ وَالدِّرْسَانِ مَأْكُولُ

إِنَّ الرَّسُولَ لَنُورٌ يُسْتَضَاءُ بِهِ   وَصَارِمٌ مِنْ سُيُوفِ اللّٰهِ مَسْلُولُ

فِي فِتْيَةٍ مِنْ قُرَيْشٍ قَالَ قَائِلُهُمْ   بِبَطْنِ مَكَّةَ لَمَّا أَسْلَمُوا زُولُوا

زَالُوا فَمَا زَالَ الْكَأْسُ وَلَا كُشُفٌ   عِنْدَ اللِّقَاءِ وَلَا مِيلٌ مَعَازِيلُ

شُمُّ الْعَرَانِينِ أَبْطَالٌ لُبُوسُهُم   مِنْ نَسْجِ دَاوُدَ فِي الْهَيْجَا سَرَابِيلُ

بِيضٌ سَوَابِغُ قَدْ شُكَّتْ لَهَا حِلَقٌ   أَنَّهَا حِلَقُ الْقَفْعَاءِ مَجْدُولُ

يَمْشُونَ مَشْيَ الْجِمَالِ الزُّهْرِ يَعْصِمُهُمْ   ضَرْبٌ إِذَا عَرَّدَ السُّودُ التَّنَابِيلُ

لَا يَفْرَحُونَ إِذَا زَالَتْ رِمَاحُهُمُ   وَمَا وَلَيْسُوا مَجَازِيعًا إِذَا نِيلُوا

مَا يَقَعُ الطَّعْنُ إِلَّا فِي نُحُورِهِم   وَمَا لَهُمْ عَنْ حِيَاضِ الْمَوْتِ تَهْلِيلُ

☆ ''سعاد بچھڑ گئی اور میرا دل آج خستہ حال ہے جو اس کے قدموں کے نشانوں کے پیچھے پھرتا ہے اور ایک ایسے قیدی کی مانند ہے جس کا فدیہ نہ دیا گیا ہو۔

☆ جدائی کی صبح جب ان لوگوں نے کوچ کیا اس وقت سعاد ایک ہرنی کی مانند تھی جس نے نگاہیں جھکائی ہوئی تھیں اور اس کی آنکھیں سرگیں تھیں۔

☆ جب وہ مسکراتی تھی تو چمکدار دانتوں والے رخسار یوں چمکا دیتی تھی جیسے وہ پہلی مرتبہ اور دوسری مرتبہ پلایا گیا مشروب ہو۔

☆ ایک ایسا مشروب جس میں وادی کے کنارے سے آنے والے پانی کو ملا دیا گیا ہو' وہ پانی جو صاف ہو' کھلی وادی کا ہو' صبح کے وقت لیا گیا ہو اور اس پر شمال کی طرف سے آنے والی ہوا گزر چکی ہو۔

☆ ہواؤں نے خس وخاشاک کو اس پانی سے دور کر دیا ہو اور سفید بادل کی بارش نے اس میں سفید بلبلے بنا دیئے ہوں۔

☆ وہ محبوبہ کتنی اچھی ہوتی اگر وہ اپنے وعدے کو پورا کر دیتی یا پھر عذر ہی قبول کر لیتی لیکن وہ تو ایسی محبوبہ ہے کہ اس کے خون میں فرقت کا درد' جھوٹ' وعدہ خلافی اور تبدیلی رچے بسے ہوئے ہیں۔

☆ اسی لئے وہ کسی ایک حالت پر باقی نہیں رہتی ہے اور یوں بدلتی ہے جیسے غول رنگ بدلتا ہے۔

☆ اس نے جو عہد کیا ہوتا ہے اسے مضبوطی سے نہیں تھامتی ہے بلکہ یوں پکڑتی ہے جیسے چھلنی پانی کو پکڑتی ہے۔

☆ عرقوب (عہد شکنی میں ضرب المثل شخص) کے وعدوں کی مانند اس محبوبہ کے وعدے ہوتے ہیں اور اس کے وعدے صرف جھوٹے ہوتے ہیں۔

☆ تو وہ جو مہربانی کرے اور جو وعدہ کرے وہ تمہیں کسی غلط فہمی کا شکار نہ کرے کیونکہ یہ آرزوئیں اور یہ خواب صرف گمراہ کرتے ہیں۔

☆ مجھے یہ امید ہے اور مجھے یہ آس ہے کہ اس کی محبت قریب ہو جائے گی اور مجھے تیری عنایات کی اپنے لئے کوئی پرواہ نہیں ہے۔

☆ سعاد شام کے وقت ایسی جگہ پہنچ گئی جہاں صرف عمدہ نسل کا تیز رفتار اونٹ پہنچا سکتا ہے۔

☆ اس تک صرف کوئی مضبوط اونٹنی ہی پہنچا سکتی ہے جو تھکاوٹ کے باوجود رفتار کم نہیں ہونے دیتی۔

☆ ایسی اونٹنی کہ جب اسے پسینہ آئے تو وہ کان کے پیچھے والے حصے کو پسینے میں شرابور کر دے لیکن اس کا قصد انجانے راستوں اور مٹے ہوئے نشانات کی طرف ہو۔

☆ (اس اونٹنی کا جسم اتنا چکنا ہو) کہ اگر کوئی جوں اس پر چلے تو وہ جسم اسے پھسلا کر گرا دے اس اونٹنی کا سینہ اور پہلو ہموار اور چکنے ہوں۔

☆ اس کی مثال ایک ایسی نیل گائے کی مانند ہو جس سے گوشت کو دور کر دیا گیا ہو اور اس کی کہنیاں اس کی پسلیوں سے دور

ہٹی ہوئی ہوں۔

☆ گویا کہ اس اونٹنی کی لکیر والی جگہ (یعنی ناک اور نیچے والے جبڑے) سے اس کی دو آنکھوں اور اس کے ذبح کی جگہ (یعنی حلق) ایک مستطیل لمبے پتھر کی مانند ہوں۔

☆ وہ اونٹنی کھجور کے تنے جیسی دُم' جو بالوں والی ہے' اسے اپنے تھوڑے دودھ والے پستانوں پر پھیرتی ہے۔

☆ اس کی ناک خمدار ہے اور جو شخص (اونٹنی کی خوبی) سے آگاہ ہو اس کے لئے اس اونٹنی کے دونوں کانوں میں اصیل پن واضح ہوگا اور دونوں رخساروں میں لطافت واضح ہوگی۔

☆ وہ تیز تیز چلتی ہے' ہلکے پاؤں پر اور وہ جا کر مل جاتی ہے (اپنے سے آگے نکلی ہوئی اونٹنیوں سے) اور اس کی خشک ٹانگیں چھوٹے نیزوں کی مانند ہیں جو قسم پوری کرنے کے لئے زمین کو چھوتی ہیں۔

☆ گویا کہ وہ موڑتی ہے اپنے آگے والے دو پاؤں' ان کے پسینہ ہو جانے کے بعد اور اس وقت چھوٹی پہاڑیاں اور سطح مرتفع سراب کی شکل اختیار کر چکی ہوتی ہیں۔

☆ (وہ سفر کرتی رہتی ہے) ایک ایسے دن میں جو گرم ہو اور اس دن میں گرگٹ بھی جلتا ہوا محسوس ہوتا ہو اور اس اونٹنی کے جسم کے دھوپ کے سامنے آنے والے حصے گویا ریت میں بھنی ہوئی روٹی کی مانند ہوتے ہیں

☆ وہ بہت زیادہ نوحہ کرنے والی ہے اور ڈھیلے بازوؤں والی ہے جب اس کے اکلوتے بیٹے کی موت کی خبر کسی نے اسے دی تو اس کے ہوش وحواس رخصت ہو گئے۔

☆ چغل خور اس کے دونوں طرف گھومتے پھرتے ہیں اور اس سے چغلیاں کرتے ہیں' اور وہ یہ کہتے ہیں: اے ابوسلمہ کے بیٹے! تو مارا جائے گا۔

☆ اس کے آگے کا راستہ چھوڑ دو تمہارا باپ نہ رہے' رحمٰن (یعنی اللہ تعالیٰ) نے جو مقدر میں لکھ دیا ہے' وہ ہو کر رہے گا۔

☆ ہر مؤنث کا بیٹا خواہ وہ کتنے ہی طویل عرصے تک سلامت رہے' اسے ایک نہ ایک دن میت کے تختے پر ضرور اٹھایا جاتا ہے۔

☆ مجھے یہ بتایا گیا ہے کہ اللہ کے رسول نے میرے بارے میں وعید سنائی ہے حالانکہ اللہ کے رسول سے معافی کی توقع ہی کی جا سکتی ہے۔

☆ اسی لئے میں عذر پیش کرتے ہوئے اللہ کے رسول کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں اور اللہ کے رسول کی بارگاہ میں عذر قبول کیا جاتا ہے۔

☆ اے رسول! آپ میرے بارے میں نرمی سے کام لیجئے وہ رسول جسے اس ذات نے بھیجا ہے' جس نے آپ کو قرآن عطا کیا ہے۔ جس میں وعظ ونصیحت اور تفصیلات ہیں۔

☆ آپ میرے بارے میں چغل خوروں کے اقوال قبول نہ کریں' اگرچہ میرے بارے میں بہت سی باتیں کہی گئی ہیں لیکن

میں نے کوئی گناہ نہیں کیا ہے۔

☆ میں ایک ایسی جگہ کھڑا ہوں اور وہ کچھ دیکھ اور سن رہا ہوں کہ اگر ہاتھی اسے سن لیتا۔

☆ تو وہ بھی کانپنے لگتا البتہ اگر اسے رسول کی طرف سے اللہ کے حکم کے تحت معافی مل جاتی تو (اس کا خوف ختم ہو جاتا)

☆ یہاں تک کہ میں نے اپنا دایاں ہاتھ رکھ دیا ہے (یعنی اسلام قبول کرلیا ہے) اس ذات کی ہتھیلی پر جو (بے دینوں سے) بدلہ لینے والی ہے اور جن کی بات ہی سچی بات ہے۔

☆ ''آپ میرے نزدیک اس وقت زیادہ بارعب تھے جب میں نے آپ کے ساتھ بات چیت شروع کی اور کہا یہ گیا تھا کہ تمہاری طرف (جرائم) منسوب کئے گئے ہیں اور تم سے حساب لیا جائے گا''۔

☆ (تو آپ میرے نزدیک) کچھار کے شیر سے زیادہ (بارعب تھے) جو عثر کے مقام پر رہتے ہیں اور ان کے اردگرد درختوں کے جھنڈ ہوتے ہیں۔

☆ وہ شیر صبح کے وقت اپنے بچوں کو گوشت کھلاتا ہے' اور ان کا گزارہ ہی لوگوں کے گوشت پر ہوتا ہے جو مٹی میں لتھڑا ہوا ہو اور ٹکڑوں کی شکل میں ہو۔ اس شیر سے نیل گائے (جیسے طاقتور جانور بھی) دبکے رہتے ہیں۔ اور پیدل لوگ اس شیر کی وادی سے گزر بھی نہیں سکتے ہیں۔

☆ اور اس شیر کی وادی میں اپنی بہادری پر نازاں شخص کی حالت یہ ہوتی ہے کہ اس کا اسلحہ ایک طرف پڑا ہوتا ہے' کپڑوں کے ٹکڑے ہو چکے ہوتے ہیں اور وہ خود شیر کی خوراک بن چکا ہوتا ہے۔

☆ بے شک رسولِ اکرم ﷺ ایک ایسا نور ہیں جن سے روشنی حاصل کی جاتی ہے اور آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کی بے نیام ہندی تلوار ہیں۔

☆ آپ کو قریش کے ایسے نوجوانوں میں مبعوث کیا گیا کہ جب مکہ کے درمیان میں انہوں نے اسلام قبول کیا تو ان میں سے ایک نے یہ کہا: روانہ ہو جاؤ (یعنی مدینہ کی طرف ہجرت کر جاؤ)۔

☆ تو وہ لوگ روانہ ہو گئے حالانکہ وہ لوگ کمزور یا بے ڈھال یا بے تیغ یا بے ہتھیار نہیں تھے۔

☆ وہ اونچی ناکوں والے بہادر لوگ تھے اور ان کا لباس حضرت داؤد علیہ السلام کی تیار کی ہوئی زرہیں تھیں جو جنگ میں استعمال ہوتی ہیں۔

☆ وہ زرہیں سفید' چمکدار اور لمبی تھیں اور ان کے حلقے ایک دوسرے میں یوں پیوست تھے کہ جیسے قفعاء نامی بوٹی کے حلقے ایک دوسرے میں پیوست ہوتے ہیں۔

☆ وہ سفید' خوبصورت اونٹوں کی طرح (میدانِ جنگ میں) چلتے ہیں اور ان کی شمشیر زنی اس وقت (اپنے ساتھیوں کی) حفاظت کرتی ہے' جب چھوٹے قد کے سفیاہ فام لوگ جنگ سے منہ موڑنے لگتے ہیں۔

☆ وہ لوگ جب ان کے نیزے کسی قوم پر غالب آ جائیں تو وہ لوگ زیادہ مسرت کا اظہار نہیں کرتے اور اگر وہ خود مغلوب

ہو جائیں تو زیادہ جزع وفزع نہیں کرتے۔

☆ (دشمن کے) نیزے ان کے سینوں پر لگتے ہیں اور یہ لوگ موت کے حوض میں (کودنے سے) ہچکچاتے نہیں ہیں۔

6478 – حَدَّثَنِي الْقَاضِيْ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحُسَيْنِ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ، حَدَّثَنِي مَعْنُ بْنُ عِيسَى، حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ الْاَوْقَصُ، عَنِ ابْنِ جُدْعَانَ، قَالَ: اَنْشَدَ كَعْبُ بْنُ زُهَيْرِ بْنِ اَبِيْ سُلْمَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ:

بَانَتْ سُعَادُ فَقَلْبِيْ الْيَوْمَ مَتْبُولُ مُتَيَّمٌ عِنْدَهَا لَمْ يُفْدَ مَكْبُولُ

✧✧ ابن جدعان کہتے ہیں: حضرت کعب بن زہیر بن ابی سُلمیٰ نے مسجد میں رسول اللہ ﷺ کے سامنے (قصیدہ پڑھا جس کے اشعار میں سے یہ بھی تھا)

بَانَتْ سُعَادُ فَقَلْبِيْ الْيَوْمَ مَتْبُولُ مُتَيَّمٌ عِنْدَهَا لَمْ يُفْدَ مَكْبُول

○ سعاد نے جدائی اختیار کرلی ہے جس کی وجہ سے میرا دل بے چین ہے اس کے بعد نہایت ذلت ہے اور اس قیدی کا فدیہ نہیں دیا جاسکتا۔

6479 – وَحَدَّثَنَا الْقَاضِيْ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحُسَيْنِ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، قَالَ: اَنْشَدَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَعْبُ بْنُ زُهَيْرٍ بَانَتْ سُعَادُ فِي مَسْجِدِهِ بِالْمَدِينَةِ فَلَمَّا بَلَغَ قَوْلَهُ:

اِنَّ الرَّسُوْلَ لَسَيْفٌ يُسْتَضَاءُ بِهِ وَصَارِمٌ مِنْ سُيُوفِ اللّٰهِ مَسْلُولُ

فِي فِتْيَةٍ مِنْ قُرَيْشٍ قَالَ قَائِلُهُمْ بِبَطْنِ مَكَّةَ لَمَّا اَسْلَمُوا زُولُوا

اَشَارَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكُمِّهِ اِلَى الْخَلْقِ لِيَسْمَعُوا مِنْهُ قَالَ: وَقَدْ كَانَ بُجَيْرُ بْنُ زُهَيْرٍ كَتَبَ اِلَى اَخِيهِ كَعْبِ بْنِ زُهَيْرِ بْنِ اَبِيْ سُلْمَى يُخَوِّفُهُ وَيَدْعُوهُ اِلَى الْاِسْلَامِ وَقَالَ فِيهَا اَبْيَاتًا:

(البحر الطويل)

مَنْ مُبْلِغٌ كَعْبًا فَهَلْ لَكَ فِي الَّتِي تَلُوْمُ عَلَيْهَا بَاطِلًا وَهِيَ اَحْزَمُ

اِلَى اللّٰهِ لَا الْعُزَّى وَلَا اللَّاتِ وَحْدَهُ فَتَنْجُو اِذَا كَانَ النَّجَاءُ وَتَسْلَمُ

لَدَيَّ يَوْمٌ لَا يَنْجُو وَلَيْسَ بِمُفْلِتٍ مِنَ النَّارِ اِلَّا طَاهِرُ الْقَلْبِ مُسْلِمُ

فَدِيْنُ زُهَيْرٍ وَهُوَ لَا شَيْءَ بَاطِلٌ وَدِيْنُ اَبِيْ سُلْمَى عَلَيَّ مُحَرَّمُ

هٰذَا حَدِيْثٌ لَهُ اَسَانِيدُ قَدْ جَمَعَهَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ فَاَمَّا حَدِيْثُ مُحَمَّدِ بْنِ فُلَيْحٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ وَحَدِيْثُ الْحَجَّاجِ بْنِ ذِي الرُّقَيْبَةِ فَاِنَّهُمَا صَحِيحَيْنِ وَقَدْ ذَكَرَهُمَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الْقُرَشِيُّ فِي

الْمَغَازِی مُخْتَصَرًا

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6479 – قال الحاكم هذا وحديث ابن ذی الرقيبة صحيحان

✧✧ موسیٰ بن عقبہ فرماتے ہیں: کعب بن زہیر رضی اللہ عنہ نے مدینہ منورہ میں مسجد نبوی شریف میں رسول اللہ ﷺ کے سامنے قصیدہ پڑھا، جب اس شعر پر پہنچے

اِنَّ الرَّسُوْلَ لَسَيْفٌ يُسْتَضَاءُ بِهٖ　　وَصَارِمٌ مِنْ سُيُوفِ اللّٰهِ مَسْلُوْل

فِی فِتْيَةٍ مِنْ قُرَيْشٍ قَالَ قَائِلُهُم　　بِبَطْنِ مَكَّةَ لَمَّا اَسْلَمُوا زُوْلُوا

○ بے شک رسول ایک تلوار ہیں، جس کی روشنی پھیل رہی ہے، خدا کی تلواروں میں سے ایک برہنہ تلوار ہے۔

○ بطن مکہ میں قریشی نوجوانوں کی ایک جماعت میں کہنے والے نے کہا، جب وہ اسلام لائے تو محفوظ ہو گئے۔

تو رسول اللہ ﷺ نے اپنی آستین کے ساتھ لوگوں کی جانب اشارہ کیا کہ لوگ یہ سنیں، راوی کہتے ہیں: بجیر بن زہیر رضی اللہ عنہ نے، اپنے بھائی کعب بن زہیر ابن ابی سلمیٰ رضی اللہ عنہ کی جانب خط لکھ کر ان کو خبردار کر دیا تھا اور ان کو اسلام کی دعوت بھی دے دی تھی، اور اس سلسلہ میں درج ذیل اشعار لکھے تھے:

''کون شخص کعب کو میرا یہ پیغام دے گا کہ کیا تم ایک باطل (دین کو چھوڑنے میں) تاخیر کر رہے ہو حالانکہ اس معاملے میں زیادہ احتیاط کی ضرورت ہے۔ تم خدائے واحد کی طرف کیوں نہیں آتے؟ (میں) تمہیں عزیٰ یا لات (پر ایمان لانے) کو نہیں کہہ رہا۔ (اللہ تعالیٰ پر ایمان لاکر) تم نجات پا جاؤ گے اور سلامت رہو گے۔ اور جہنم سے صرف صاف دل والا مسلمان ہی نجات پا سکتا ہے۔ جہاں تک (ہمارے والد) زہیر کے دین کا تعلق ہے تو وہ کوئی چیز نہیں اور جھوٹا دین ہے اور جہاں تک (ہمارے دادا) ابوسلمیٰ کے دین کا تعلق ہے تو وہ مجھ پر حرام ہے''۔

✿✿ اس حدیث کی دیگر اسانید بھی ہیں جو کہ ابراہیم بن منذر نے جمع کی ہیں، محمد بن فلیح کی موسیٰ بن عقبہ سے اور حجاج بن ذی الرقیبہ کی احادیث صحیح ہیں۔ محمد بن اسحاق القرشی نے مغازی میں اس کو مختصراً ذکر کیا ہے۔

6480 – كَمَا حَدَّثَنَاهُ اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِالْجَبَّارِ، ثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ، ح وَاَخْبَرَنَا الشَّيْخُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِيهُ، وَعَلِيُّ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ الْجِرَاحِيُّ، وَاللَّفْظُ لَهُمَا قَالَا: اَنْبَا اَبُو شُعَيْبٍ الْحَرَّانِيُّ، ثَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ النُّفَيْلِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ، قَالَ: لَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ مُنْصَرَفَهُ مِنَ الطَّائِفِ وَكَتَبَ بُجَيْرُ بْنُ زُهَيْرِ بْنِ اَبِی سُلْمَى اِلٰی اَخِيهِ كَعْبِ بْنِ زُهَيْرِ بْنِ اَبِی سُلْمَى يُخْبِرُهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَتَلَ رِجَالًا بِمَكَّةَ مِمَّنْ كَانَ يَهْجُوهُ وَيُؤْذِيهِ، وَاَنَّهُ مَنْ بَقِیَ مِنْ شُعَرَاءِ قُرَيْشٍ ابْنِ الزِّبَعْرَی وَهُبَيْرَةَ بْنِ اَبِی وَهْبٍ قَدْ هَرَبُوا فِی كُلِّ وَجْهٍ، فَاِنْ كَانَتْ لَكَ فِی نَفْسِكَ حَاجَةٌ فَطِرْ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاِنَّهُ لَا يَقْتُلُ اَحَدًا جَاءَهُ تَائِبًا، وَاِنْ اَنْتَ لَمْ تَفْعَلْ فَانْجُ بِنَفْسِكَ اِلٰی نَجَائِكَ، وَقَدْ كَانَ كَعْبٌ قَالَ: اَبْيَاتًا نَالَ فِيهَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى رُوِيَتْ عَنْهُ، وَعُرِفَتْ وَكَانَ الَّذِي قَالَ:

قَالَ: وَاِنَّمَا قَالَ كَعْبٌ: الْمَامُونُ لِقَوْلِ قُرَيْشٍ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَانَتْ تَقُوْلُهُ فَلَمَّا بَلَغَ كَعْبٌ ذٰلِكَ ضَاقَتْ بِهِ الْاَرْضُ، وَاَشْفَقَ عَلٰى نَفْسِهِ وَاَرْجَفَ بِهِ مَنْ كَانَ فِي حَاضِرِهِ مِنْ عَدُوِّهِ، فَقَالُوا: هُوَ مَقْتُولٌ فَلَمَّا لَمْ يَجِدْ مِنْ شَيْءٍ بَدًا قَالَ قَصِيدَتَهُ الَّتِي يَمْدَحُ فِيهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَذَكَرَ خَوْفَهُ وَاِرْجَافَ الْوُشَاةِ بِهِ مِنْ عِنْدِهِ، ثُمَّ خَرَجَ حَتّٰى قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ فَنَزَلَ عَلٰى رَجُلٍ كَانَتْ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ مَعْرِفَةٌ مِنْ جُهَيْنَةٍ كَمَا ذُكِرَ لِي فَغَدَا بِهِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ صَلَّى الصُّبْحَ، فَصَلّٰى مَعَ النَّاسِ، ثُمَّ اَشَارَ لَهُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: هٰذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُمْ اِلَيْهِ فَاسْتَامِنْهُ فَذَكَرَ لِي اَنَّهُ قَامَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى وَضَعَ يَدَهُ فِي يَدِهِ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَعْرِفُهُ، فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ كَعْبَ بْنَ زُهَيْرٍ جَاءَ لِيَسْتَامِنَ مِنْكَ تَائِبًا مُسْلِمًا هَلْ تَقْبَلُ مِنْهُ اِنْ اَنَا جِئْتُكَ بِهِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَعَمْ فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، اَنَا كَعْبُ بْنُ زُهَيْرٍ

قَالَ ابْنُ اِسْحَاقَ: فَحَدَّثَنِي عَاصِمُ بْنُ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ، قَالَ: وَثَبَ عَلَيْهِ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ وَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ دَعْنِي وَعَدُوَّ اللّٰهِ أَضْرِبُ عُنُقَهُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: دَعْهُ عَنْكَ فَاِنَّهُ قَدْ جَاءَ تَائِبًا نَازِعًا فَغَضِبَ كَعْبٌ عَلٰى هٰذَا الْحَيِّ مِنَ الْاَنْصَارِ لِمَا صَنَعَ بِهِ صَاحِبُهُمْ وَذٰلِكَ اَنَّهُ لَمْ يَكُنْ يَتَكَلَّمُ رَجُلٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ فِيهِ اِلَّا بِخَيْرٍ، فَقَالَ قَصِيدَتَهُ الَّتِي حِينَ قَدِمَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَانَتْ سُعَادُ فَذَكَرَ الْقَصِيدَةَ اِلٰى اٰخِرِهَا وَزَادَ فِيهَا:

قَالَ عَاصِمُ بْنُ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ: فَلَمَّا قَالَ: اِذَا عَرَّدَ السُّودُ التَّنَابِيْلُ، وَاِنَّمَا يُرِيدُ مَعَاشِرَ الْاَنْصَارِ لَمَّا كَانَ صَنَعَ صَاحِبِهِمْ وَخَصَّ الْمُهَاجِرِينَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قُرَيْشٍ بِمَدِيحِهِ غَضِبَتْ عَلَيْهِ الْاَنْصَارُ، فَقَالَ: بَعْدَ اَنْ اَسْلَمَ وَهُوَ يَمْدَحُ الْاَنْصَارَ وَيَذْكُرُ بَلَاءَهُمْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَوْضِعَهُمْ مِنَ الْيَمَنِ، فَقَالَ:

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6480 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ محمد بن اسحاق کہتے ہیں: جب رسول اللہ ﷺ طائف سے واپس تشریف لائے۔اس وقت تک حضرت بجیر بن زہیر بن ابی سلمیٰ ،اپنے بھائی کعب بن زہیر ابن ابی سلمیٰ کو خط لکھ اس بات سے باخبر کر چکے تھے کہ جو لوگ رسول اللہ ﷺ کی شان میں بے ادبی کیا کرتے تھے اور آپ علیہ السلام کو تکالیف دیا کرتے تھے،رسول اللہ ﷺ نے ان سب کو قتل کروادیا ہے، اور یہ کہ قریش کے شعراء میں سے ابن زبعری اور ہبیرہ بن ابی وہب نے بھاگ کر جان بچائی ہے،اس لئے اگر تمہارا دل چاہے تو تم رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو جاؤ، جو شخص تائب ہو کر آپ ﷺ کی بارگاہ میں آجاتا ہے آپ اس کو معاف فرما دیتے ہیں۔اور اگر تمہاری دل نہیں چاہتا تو اپنے بچاؤ کی خود تدبیر کرو۔حضرت کعب نے کچھ اشعار لکھے تھے جن میں رسول اللہ ﷺ

کی شان میں بے ادبی پائی جاتی تھی، یہ اشعار لوگوں میں پھیل بھی گئے تھے۔ وہ اشعار یہ تھے:

''خبردار! میری طرف سے بجیر کو یہ پیغام پہنچا دو کہ تم نے جو افسوس کا اظہار کیا ہے کیا یہ ہلاکت کا شکار ہونے کی وجہ سے ہے۔ تم نے مجھے یہ بتایا ہے کہ اگر میں نے ایسا نہ کیا (تو میں ہلاک ہو جاؤں گا) تمہارے افسوس کے علاوہ اور کون سی چیز مخلوق پر زیادتی کر سکتی ہے۔ تم نے (ایک ایسے دین کو اختیار کیا) جس پر تم نے نہ اپنے باپ کو پایا نہ ماں کو پایا۔ اگر تم ایسا نہیں کرتے تو پھر مجھے بھی کوئی افسوس نہیں ہے۔ اور تم جس اضطراب پر مطلع ہوئے ہو اس کے بارے میں بات نہ کرو چونکہ ''مامون'' (یعنی نبی اکرم ﷺ) نے تمہیں سیراب کر دینے والا جام پلا دیا ہے اور اس کے نتیجے میں وہ مامون بھی خراب ہوں گے اور برباد ہو جائیں گے''۔

کعب نے رسول اللہ ﷺ کے لئے ''مامون'' کا لفظ اس لئے استعمال کیا تھا کہ قریش حضور ﷺ کے لئے یہ لفظ بولا کرتے تھے۔

جب کعب کو یہ اطلاعات ملیں تو وہ بہت پریشان ہوئے، ان کو اپنی جان کے لالے پڑ گئے، اور وہ خوف کے مارے تھر تھر کانپنے لگے، لوگوں نے کہا: اب تو بھی مرے گا، جب ان کو اور کوئی راہ سجھائی نہ دی تو رسول اللہ ﷺ کی مدح میں ایک قصیدہ لکھا، اس میں انہوں نے اپنے خوف کا ذکر بھی کیا اور بدخواہوں کی ریشہ دوانیوں کا تذکرہ بھی کیا، پھر وہ وہاں سے روانہ ہوئے مدینہ منورہ چلے آئے، یہاں پر قبیلہ جہینہ کے ایک آدمی کے ساتھ ان کی پرانی علیک سلیک تھی، آپ اس کے پاس پہنچ گئے، اگلے دن نماز فجر میں حضرت کعب مسجد نبوی میں آ گئے، دیگر صحابہ کرام کے ہمراہ نماز فجر پڑھی، اُس آدمی نے اشارہ کر کے بتایا کہ وہ رسول اللہ ﷺ ہیں، تم ان کے پاس جا کر امان طلب کر لو، حضرت کعب رسول اللہ ﷺ کے قریب گئے، آپ ﷺ کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں تھاما، اس سے قبل رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ان کی جان پہچان نہ تھی، کعب نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ کعب بن زہیر تائب ہو کر اسلام قبول کر کے آپ کی بارگاہ میں طلبِ امان کے لئے آنا چاہتا ہے، اگر میں اس کو اپنے ساتھ لے آؤں تو کیا آپ اسے امان دے دیں گے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہاں دے دوں گا۔ تو حضرت کعب نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ میں ہی کعب ہوں۔

✦✦ ابن اسحاق کہتے ہیں: عاصم بن عمر بن قتادہ فرماتے ہیں: ایک انصاری صحابی نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ مجھے اجازت دیجئے، میں اللہ کے دشمن کا سر قلم کر دوں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس کو چھوڑ دو، کیونکہ وہ تائب ہو کر آیا ہے۔ اس آدمی کے اس رویئے کی وجہ سے حضرت کعب رضی اللہ عنہ کے دل میں انصار کے اس قبیلے کے بارے میں نفرت پیدا ہو گئی، اس کی وجہ یہ ہے کہ مہاجرین میں سے کسی نے بھی ان کے بارے میں کوئی نفرت والی بات نہیں کی تھی، اس کے بعد انہوں نے وہ پورا قصیدہ پڑھ کر سنایا جو آنے سے پہلے رسول اللہ ﷺ کی شان میں لکھا تھا، اور اس کے آخر میں ان اشعار کا اضافہ بھی کیا۔

تَرْمِي الْفِجَاجَ بِعَيْنَيْ مُفْرَدٍ لَهِق ... إِذَا تَوَقَّدَتِ الْحُزَّانُ فَالْمِيلُ

ضَخْمٌ مُقَلَّدُهَا فَعْمٌ مُقَيَّدُهَا ... فِي خَلْقِهَا عَنْ بَنَاتِ الْفَحْلِ تَفْضِيل

تَهْوَى عَلَى يَسَرَاتٍ وَهِيَ لَاهِيَةٌ ذَوَابِلَ وَقَعُهُنَّ الْاَرْضَ تَحْلِيلُ

وَقَالَ لِلْقَوْمِ حَادِيهِمْ وَقَدْ جَعَلَتْ وَرِقَ الْجَنَادِبِ يَرْكُضْنَ الْحَصَى قِيْلُ

لَمَّا رَاَيْتُ حُدَابَ الْاَرْضِ يَرْفَعُهَا مَعَ اللَّوَامِعِ تَخْلِيطٌ وَتَرْجِيلُ

وَقَالَ كُلُّ صِدِّيْقٍ كُنْتُ آمَلُهُ لَا اُلْفِيَنَّكَ اِنِّي عَنْكَ مَشْغُولُ

اِذَا يُسَاوِرُ قِرْنًا لَا يَحِلُّ لَهُ اَنْ يَتْرُكَ الْقِرْنَ اِلَّا وَهُوَ مَفْلُولُ

عاصم بن عمر بن قتادہ فرماتے ہیں: جب حضرت کعب نے کہا:

انما عرد السود التنابيل

اس انصاری صحابی کے نازیبا رویے کی وجہ سے اس سے ان کی مراد انصار تھے۔اوراس قصیدہ میں انہوں نے صرف مہاجرین کی مدح کی تھی۔ اس وجہ سے انصار کوغصہ آیا۔ حضرت کعبؓ اسلام لانے کے بعدانصار کی تعریف کرتے ہوئے اوررسول اللہ ﷺ کے ہمراہ ان کی آزمائیشوں کا تذکرہ کرتے ہوئے،یمن میں ان کے مقام کا ذکرکرتے ہوئے درج ذیل اشعار کہتے ہیں:

مَنْ سَرَّهُ كَرَمُ الْحَيَاةِ فَلَا يَزَلْ فِي مَقْنَبٍ مِنْ صَالِحِي الْاَنْصَارِ

وَرِثُوا الْمَكَارِمَ كَابِرًا عَنْ كَابِرٍ اِنَّ الْخِيَارَ هُمْ بَنُو الْاَخْيَارِ

الْبَاذِلِينَ نُفُوسَهُمْ لِنَبِيِّهِمْ عِنْدَ الْهِيَاجِ وَوَقْعَةِ الْجَبَّارِ

وَالنَّاظِرِينَ بِاَعْيُنٍ مُحْمَرَّةٍ اَلْجَمْرِ غَيْرَ كَلِيلَةِ الْاَبْصَارِ

الْمُكْرِهِينَ السَّمْهَرِيَّ بِاَذْرُعٍ كَسَوَاقِلِ الْهِنْدِيِّ غَيْرِ قِصَارِ

وَلَهُمْ اِذَا خَبَتِ النُّجُومُ وَغُوِّرَتْ لِلطَّائِفِينَ الطَّارِقِينَ مَقَارِي

الذَّائِدِيْنَ النَّاسَ عَنْ اَدْيَانِهِمْ بِالْمَشْرِفِيِّ وَبِالْقَنَا الْخِطَارِ

حَتّٰى اسْتَقَامُوا وَالرِّمَاحُ تَكُبُّهُمْ فِي كُلِّ مَجْهَلَةٍ وَكُلِّ خِتَارِ

لِلْحَقِّ اِنَّ اللّٰهَ نَاصِرٌ دِيْنَهُ وَنَبِيَّهُ بِالْحَقِّ وَالْاَنْذَارِ

وَالْمُطْعِمِينَ الضَّيْفَ حِينَ يَنُوبُهُمْ مِنْ شَحْمِ كَوْمٍ كَالْهِضَابِ عِشَارِ

وَالْمُقْدِمِينَ اِذَا الْكُمَاةُ تَوَاكَلَتْ وَالضَّارِبِينَ النَّاسَ فِي الْاِعْصَارِ

يَسْعَوْنَ لِلْاَعْدَا بِكُلِّ طِمِرَّةٍ وَاَقَبِّ مُعْتَدِلِ الْبَلِيلِ مَطَارِ

مُتَقَادِمٍ بَلَغَ اَجَشَّ مَهِيلَةٍ كَالسَّيْفِ يَهْدِمُ حَلْقَهُ بِسِوَارِ

دَرِبُوا كَمَا دَرِبَتْ بِبَطْنِ حَفِيَّةٍ غُلْبُ الرِّقَابِ مِنَ الْاَسْوَدِ ضَوَارِى

وَكُهُولِ صِدْقٍ كَالْاُسُودِ مَصَالَتْ وَبِكُلِّ اَغْبَرَ مُدْرِكِ الْاَوْتَارِ

وَبِمُتَرَصَّاتٍ كَالثِّقَافِ ثَوَاهِلَ يَشْفِى الْغَلِيلَ بِهَا مِنَ الْفُجَّارِ

ضَرَبُوا عَلَيْنَا يَوْمَ بَدْرٍ ضَرْبَةً دَانَتْ لِوَقْعَتِهَا جُمُوعُ نِزَارِ

لَا يَشْتَكُونَ الْمَوْتَ اِنْ نَزَلَتْ بِهِم حَرْبٌ ذَوَاتُ مَغَاوِرٍ وَاوَارِ

يَتَطَهَّرُونَ كَاَنَّهُ نُسُكٌ لَهُمْ بِدِمَاءِ مَنْ عَلَقُوا مِنَ الْكُفَّارِ

وَاِذَا آتَيْتُهُمْ لِتَطْلُبَ نَصْرَهُمْ اَصْبَحْتَ بَيْنَ مَعَافِرٍ وَغِفَارِ

يَحْمُونَ دِيْنَ اللّٰهِ اِنَّ لِدِيْنِهِ حَقًّا بِكُلِّ مُعَرَّدٍ مِغْوَار

لَوْ تَعْلَمُ الْاَقْوَامُ عِلْمِى كُلَّهُ فِيْهِمْ لَصَدَّقَنِى الَّذِينَ اُمَارِى

ذِكْرُ قُرَّةَ بْنِ اِيَاسٍ اَبُوْ مُعَاوِيَةَ الْمُزَنِىُّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت قرہ بن ایاس ابومعاویہ المزنی رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

6481 - اَخْبَرَنِىْ اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الثَّقَفِىُّ، ثَنَا مُوسَى بْنُ زَكَرِيَّا، ثَنَا خَلِيفَةُ بْنُ خَيَّاطٍ، قَالَ: قُرَّةُ بْنُ اِيَاسِ بْنِ هِلَالِ بْنِ رَبَابِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ ذُوَيْبِ بْنِ اَوْسِ بْنِ سَوَّارَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَارِيَةَ بْنِ ثَعْلَبَةَ بْنِ دِينَارِ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ اَوْسِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ عَمْرٍو هُوَ اَبُوْ مُعَاوِيَةَ بْنُ قُرَّةَ وَلَهُ دَارٌ بِالْبَصْرَةِ بِحَضْرَةِ الْعَوْفَةِ قَتَلَتْهُ الْاَزَارِقَةُ مَعَ ابْنِ عُبَيْسٍ سَنَةَ اَرْبَعٍ وَسِتِّينَ

✦✦ خلیفہ بن خیاط نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے ''قرہ بن ایاس بن ہلال بن رباب بن عبید اللہ بن ذویب بن اوس بن سوارہ بن عمرو بن ساریہ بن ثعلبہ بن دینار بن سلیمان بن اوس بن عثمان بن عمرو'' یہی ابومعاویہ بن قرہ ہیں۔ بصرہ میں عوفہ کے سامنے ان کا گھر تھا، ازارقہ نے ان کو ابن عبیس کے ہمراہ ۶۴ ہجری کو قتل کیا۔

6482 - حَدَّثَنَا عَلِىُّ بْنُ حَمْشَاذٍ الْعَدْلُ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ بِشْرٍ الْمَرْثَدِىُّ، ثَنَا عَلِىُّ بْنُ الْجَعْدِ، ثَنَا عَدِىُّ بْنُ الْفَضْلِ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّى لَآخُذَ الشَّاةَ لِاَذْبَحَهَا فَاَرْحَمُهَا، قَالَ: وَالشَّاةُ اِنْ رَحِمْتَهَا رَحِمَكَ اللّٰهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبى)6482 – عدى بن الفضل هالك

✦✦ معاویہ بن قرہ اپنے والد کا بیان نقل کرتے ہیں (وہ فرماتے ہیں) میں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ میں نے جب بھی کسی بکری کو ذبح کرنے لگتا ہوں، مجھے اس پر رحم آ جاتا ہے اور میں اس کو چھوڑ دیتا ہوں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر تم بکری پر رحم کرو گے تو اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے گا۔

6483 - اَخْبَرَنَا اَبُو الْحُسَيْنِ اَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ يَحْيَى الْبَزَّارُ بِبَغْدَادَ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ جَعْفَرِ بْنِ الزِّبْرِقَانِ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى بْنِ الطَّبَّاعِ، ثَنَا اَبُوْ سُفْيَانَ الْمَعْمَرِيُّ، ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ، عَنْ اَبِيهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيدِ عَلَى سَائِرِ الطَّعَامِ لَمْ نَكْتُبْهُ اِلَّا عَنْهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6483 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ معاویہ بن قرہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: عائشہ کی فضیلت دنیا کی تمام عورتوں پر ایسے ہی ہے جیسے ثرید کھانے کی فضیلت تمام کھانوں پر۔

6484 - اَخْبَرَنِیْ اَبُوْ جَعْفَرٍ الْبَغْدَادِيُّ، بِنَيْسَابُوْرَ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ الْمَكِّيُّ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ زَكَرِيَّا الْعَبْدَسِيُّ، ثَنَا فُدَيْكُ بْنُ سُلَيْمَانَ، ثَنَا خَلِيفَةُ بْنُ حُمَيْدٍ، عَنْ اِيَاسِ بْنِ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ كَبَّرَ تَكْبِيرَةً عِنْدَ غُرُوبِ الشَّمْسِ عَلَى سَاحِلِ الْبَحْرِ رَافِعًا صَوْتَهُ اَعْطَاهُ اللّٰهُ مِنَ الْاَجْرِ بِعَدَدِ كُلِّ قَطْرَةٍ فِي الْبَحْرِ عَشْرَ حَسَنَاتٍ، وَمَحَا عَنْهُ عَشْرَ سَيِّئَاتٍ، وَرَفَعَ لَهُ عَشْرَ دَرَجَاتٍ مَا بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ مَسِيرَةِ مِائَةِ عَامٍ لِلْفَرَسِ الْمُسْرِعِ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6484 – هذا منكر جدا

✧✧ ایاس بن معاویہ بن قرہ اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص غروب آفتاب کے وقت ساحل سمندر پر بلند آواز سے اللہ اکبر کہے گا، اللہ تعالیٰ پورے سمندر کے ہر قطرے کے بدلے میں اس کو دس نیکیاں عطا فرمائے گا، اس کے دس گناہ مٹائے گا اور اس کے دس درجات بلند کرے گا۔ ہر درجے سے دوسرے درجے کے درمیان تیز رفتار گھوڑے کی ایک سو سال کی مسافت ہے۔

6483:صحيح البخاری - كتاب احاديث الانبياء " باب قول الله تعالىٰ وضرب الله مثلا للذين آمنوا امراة فرعون - حديث: 3246'صحيح مسلم - كتاب فضائل الصحابة رضی الله تعالىٰ عنهم' باب فضائل خديجة ام المؤمنين رضی الله تعالىٰ عنها - حديث: 4564'صحيح ابن حبان - كتاب إخباره صلى الله عليه وسلم عن مناقب الصحابة' ذكر خبر ثالث يصرح بان ابا طوالة لم يكن المنفرد برواية - حديث: 7222'سنن الدارمی - ومن كتاب الاطعمة' باب فی فضل الثريد - حديث: 2045'سنن ابن ماجه - كتاب الاطعمة' باب فضل الثريد - حديث: 3279'الجامع للترمذی ' ابواب المناقب عن رسول الله صلى الله عليه وسلم - باب من فضل عائشة رضی الله عنها' حديث: 3902'السنن للنسائی - كتاب عشرة النساء ' حب الرجل بعض نسائه اكثر من بعض - حديث: 3906'السنن الكبرى للنسائی - كتاب المناقب' مناقب اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم من المهاجرين والانصار - فضل عائشة بنت ابی بكر الصديق' حديث: 8109'مسند احمد بن حنبل - ومن مسند بنی هاشم' مسند انس بن مالك رضی الله تعالىٰ عنه - حديث: 12370'مسند ابی يعلى الموصلی - عبد الله بن عبد الرحمن الانصاری' حديث: 3570'المعجم الاوسط للطبرانی - باب الالف' من اسمه احمد - حديث: 2296'المعجم الكبير للطبرانی - باب الفاء ' من اسمه قرة - شعبة بن الحجاج ' حديث: 15811

ذِكْرُ عَائِذِ بْنِ عَمْرٍو الْمُزَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت عائذ بن عمرو المزنی رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

6485 – اَخْبَرَنِیْ اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الثَّقَفِيُّ، ثنا مُوسَى بْنُ زَكَرِيَّا، ثنا خَلِيفَةُ بْنُ خَيَّاطٍ، قَالَ: عَائِذُ بْنُ عَمْرِو بْنِ هِلَالِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ رَوَاحَةَ بْنِ لَبِيبَةَ بْنِ عَدِيِّ بْنِ عَامِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ ثَعْلَبَةَ بْنِ هَدْمَةَ بْنِ لَاطِمِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ عَمْرٍو، يُكَنَّى اَبَا هُبَيْرَةَ مَاتَ فِی اِمْرَةِ ابْنِ زِيَادٍ وَلَهُ بِالْبَصْرَةِ دَارٌ مَشْهُورَةٌ

✧✧ خلیفہ بن خیاط نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے ''عائذ بن عمرو بن ہلال بن عبید بن رواحہ بن لبیبہ بن عدی بن عامر بن عبداللہ بن ثعلبہ بن ہدمہ بن لاطم بن عثمان بن عمرو''۔ان کی کنیت ''ابوہبیرہ'' ہے، ابن زیاد کی امارت میں ان کی وفات ہوئی، بصرہ میں ان کا ایک مشہور گھر تھا۔

6486 – حَدَّثَنَا اَبُوْ عَلِيٍّ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحَافِظُ، اَنْبَاَ عَبْدَانُ الْاَهْوَازِيُّ، ثنا زَيْدُ بْنُ الْحَرِيشِ، ثنا حَشْرَجُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ حَشْرَجٍ، حَدَّثَنِیْ اَبِی، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِذِ بْنِ عَمْرٍو الْمُزَنِيِّ، قَالَ: اَصَابَتْنِیْ رَمْيَةٌ فِی وَجْهِی، وَاَنَا اُقَاتِلُ بَيْنَ يَدَیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ فَلَمَّا سَالَتِ الدِّمَاءُ عَلَى وَجْهِی وَلِحْيَتِی وَصَدْرِی تَنَاوَلَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَتَ الدَّمَ عَنْ وَجْهِی وَصَدْرِی اِلَى ثَنْدُوَتَیَّ، ثُمَّ دَعَا لِی، قَالَ حَشْرَجٌ: فَكَانَ يُخْبِرُنَا بِذَلِكَ عَائِذٌ فِی حَيَاتِهِ، فَلَمَّا هَلَكَ وَغَسَّلْنَاهُ نَظَرْنَا اِلَى مَا كَانَ يَصِفُ لَنَا مِنْ اَثَرِ يَدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى مُنْتَهَى مَا كَانَ يَقُولُ لَنَا مِنْ صَدْرِهِ، وَاِذَا غُرَّةٌ سَائِلَةٌ كَغُرَّةِ الْفَرَسِ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6486 – إسناده فيه مجهولان

✧✧ عائذ بن عمرو المزنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جنگ حنین کے موقع پر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے جنگ میں مصروف تھا،ایک تیر آ کر میرے چہرے پر لگا، جب خون بہتا ہوا میرے چہرے، داڑھی اور سینے کو رنگین کر گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اپنے دست مبارک سے میرا خون صاف کیا اور میرے لئے دعا فرمائی۔ اس حدیث کے راوی حشرج فرماتے ہیں: حضرت عائذ اپنی زندگی میں یہ واقعہ بیان کیا کرتے تھے، جب ان کا انتقال ہوا، ہم نے ان کو غسل دیا تو ان کے بتائے ہوئے واقعہ کے مطابق ہم نے ان کے چہرے، داڑھی اور سینے پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھوں کا اثر دیکھا، گھوڑے کی پیشانی پر سفیدی کی طرح ان کے اعضاء پر دستِ رسول کی برکت سے ایک عجیب سی چمک دکھائی دیتی تھی۔

ذِكْرُ اَخِيهِ رَافِعِ بْنِ عَمْرٍو الْمُزَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

عائذ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے بھائی حضرت رافع بن عمرو المزنی رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

6486:المعجم الكبير للطبرانی - من اسمه عبد الله' من اسمه عائذ - عبد العزيز بن ابی سعد المزنی ' حديث: 14871'مسند الرويانی - مسند عائذ بن عمرو' حديث: 757

6487 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْحَافِظُ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنُ يَحْيٰى، ثَنَا مُسَدَّدٌ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، وَاَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِيْ اَبِي، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، قَالَا: ثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اِيَاسٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ سُلَيْمٍ الْمُزَنِيَّ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَافِعَ بْنَ عَمْرٍو الْمُزَنِيَّ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالَى، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: الصَّخْرَةُ وَالْعَجْوَةُ مِنَ الْجَنَّةِ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6487 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت رافع بن عمرو المزنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صخرہ اور عجوہ جنتی پھل ہیں۔

ذِكْرُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اُبَيِّ ابْنِ سَلُوْلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ الْمُؤْمِنِ ابْنِ الْمُنَافِقِ

حضرت عبداللہ بن عبداللہ بن ابی ابن سلول رضی اللہ عنہ مومن ابن منافق کا تذکرہ

6488 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ الْبَغْدَادِيُّ، ثَنَا اَبُوْ عُلَاثَةَ، ثَنَا اَبِي، ثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ، ثَنَا اَبُو الْاَسْوَدِ، عَنْ عُرْوَةَ، فِي تَسْمِيَةِ مَنْ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْاَنْصَارِ مِنْ بَنِي الْخَزْرَجِ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اُبَيِّ ابْنِ سَلُوْلٍ، قَالَ عُرْوَةُ: وَهُوَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اُبَيِّ بْنِ مَالِكِ بْنِ سَالِمِ بْنِ غَنْمِ بْنِ عَوْفِ بْنِ الْخَزْرَجِ

✧✧ عروہ کہتے ہیں: انصار کے قبیلے بنی خزرج کی جانب سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جنگ بدر میں شریک ہونے والوں میں حضرت عبداللہ بن عبداللہ بن ابی ابن سلول رضی اللہ عنہ تھے۔ حضرت عروہ فرماتے ہیں: یہ ''عبداللہ بن عبداللہ ابن ابی بن مالک بن سالم بن غنم بن عوف بن خزرج'' ہیں۔

6489 - حَدَّثَنِي اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَرْبِيُّ، ثَنَا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الزُّبَيْرِيُّ، قَالَ: اسْتُشْهِدَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اُبَيِّ ابْنِ سَلُوْلٍ يَوْمَ الْيَمَامَةِ سَنَةَ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ

✧✧ مصعب بن عبداللہ زبیری فرماتے ہیں: ۱۲ ہجری کو جنگ یمامہ میں حضرت عبداللہ بن عبداللہ ابن ابی بن سلول رضی اللہ عنہ شہید ہوئے۔

6490 - حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، ثَنَا اَسَدُ بْنُ مُوْسَى، ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اُبَيِّ ابْنِ سَلُوْلٍ، قَالَ: قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَقْتُلُ اَبِي، قَالَ: لَا تَقْتُلْ اَبَاكَ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6490 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

6487:سنن ابن ماجه - كتاب الطب' باب الكماة والعجوة - حديث: 3454'مسند احمد بن حنبل - اول مسند البصريين' حديث رافع بن عمرو المزنی - حديث:19870

✧✧ ہشام بن عروہ اپنے والد کا بیان نقل کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ ابن عبداللہ ابن اُبی ابن سلول فرماتے ہیں: میں نے عرض کی یارسول اللہ! کیا میں اپنے باپ کو قتل کردوں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم اپنے باپ کو قتل نہ کرو۔

6491 – اَخْبَرَنِیْ اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ مُوسَى الْخَازِنُ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ يُوسُفَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِی السَّرِيِّ الْعَسْقَلَانِیُّ، ثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اُبَيِّ ابْنِ سَلُولٍ، اَنَّهُ اسْتَاْذَنَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَقْتُلَ اَبَاهُ فَنَهَاهُ عَنْ ذٰلِكَ

✧✧ ہشام بن عروہ اپنے والد کا بیان نقل کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عبداللہ ابن ابی ابن سلول رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے اپنے والد کو قتل کرنے کی اجازت مانگی تو رسول اللہ ﷺ نے ان کو اجازت نہ دی۔

6492 – اَخْبَرَنِیْ اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ يُوسُفَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِی السَّرِيِّ الْعَسْقَلَانِیُّ، ثَنَا عَاصِمُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْكُورِيُّ، ثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اُبَيِّ ابْنِ سَلُولٍ، اَنَّهُ اُصِيبَ سِنَّانِ مِنْ اَسْنَانِهِ يَوْمَ اُحُدٍ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: فَاَمَرَنِی النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَتَّخِذَ سِنَّيْنِ مِنْ ذَهَبٍ

✧✧ ہشام بن عروہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عبداللہ بن ابی ابن سلول رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جنگ احد کے موقع پر میرے دو دانت ٹوٹ گئے تھے، نبی اکرم ﷺ نے مجھے فرمایا کہ تم یہ دو دانت سونے کے لگوالو۔

6493 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِالْجَبَّارِ، ثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ، فِي ذِكْرِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اُبَيِّ ابْنِ سَلُولٍ، قَالَ ابْنُ اِسْحَاقَ: وَسَلُولُ امْرَاَةٌ، وَهِيَ اُمُّ اُبَيٍّ وَهُمْ بَنُو الْحُبْلَى

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 6492 – عاصم بن سليمان الكوری كذاب

✧✧ ابن اسحاق نے حضرت عبداللہ بن عبداللہ بن ابی ابن سلول رضی اللہ عنہ کے تذکرہ کے دوران بیان کیا ہے کہ ''سلول'' ایک عورت کا نام ہے، یہ ''ابی'' کی ماں ہے۔ وہ بنوالحبلیٰ ہیں۔

ذِكْرُ النُّعْمَانِ بْنِ قَوْقَلٍ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت نعمان بن قوقل انصاری رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

6494 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِالْجَبَّارِ، ثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ، قَالَ: " وَالنُّعْمَانُ بْنُ قَوْقَلٍ، وَقَوْقَلٌ اسْمُهُ مَالِكُ بْنُ ثَعْلَبَةَ بْنِ دَعْدِ بْنِ فَهْمِ بْنِ ثَعْلَبَةَ بْنِ غَانِمِ بْنِ سَالِمِ بْنِ عَوْفِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَوْفِ بْنِ الْخَزْرَجِ، وَالْقَوَاقِلُ: هُمْ رَهْطُ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ "

✧✧ ابن اسحاق کہتے ہیں: اور نعمان بن قوقل، قوقل کا نام ''مالک بن ثعلبہ بن دعد بن فہم بن ثعلبہ بن غانم بن سالم بن عوف بن عمرو بن عوف بن خزرج'' ہے۔ اور قواقل، حضرت عبادہ بن صامت کی جماعت ہے۔

6495 - اَخْبَرَنِي اَبُوْ جَعْفَرٍ الْبَغْدَادِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ خَالِدٍ، ثَنَا اَبِي، ثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ، ثَنَا اَبُو الْاَسْوَدِ، عَنْ عُرْوَةَ، فِي تَسْمِيَةِ مَنْ شَهِدَ بَدْرًا مِنَ الْاَنْصَارِ نُعْمَانُ بْنُ مَالِكِ بْنِ ثَعْلَبَةَ بْنِ اَصْرَمَ، وَهُوَ الَّذِي يُقَالُ لَهُ قَوْقَلٌ وَقَدْ رَوَى جَابِرُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ قَوْقَلٍ

✧✧ حضرت عروہ فرماتے ہیں: انصار کی جانب سے جنگ بدر میں شریک ہونے والوں میں ''حضرت نعمان بن مالک بن ثعلبہ بن اصرم'' بھی ہیں۔ یہی وہ صحابی ہیں جن کو قوقل کہا جاتا ہے، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے حضرت نعمان بن قوقل رضی اللہ عنہ حدیث روایت کی ہے۔

6496 - اَخْبَرَنَاهُ اَبُو الْحُسَيْنِ بْنُ تَمِيمٍ الْحَنْظَلِيُّ، ثَنَا اَبُوْ اِسْمَاعِيلَ، ثَنَا اَبُو الْاَسْوَدِ النَّضْرُ بْنُ عَبْدِالْجَبَّارِ، ثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ قَوْقَلٍ، اَنَّهُ جَاءَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، اَرَاَيْتَ اِذَا صَلَّيْتُ الْمَكْتُوبَةَ، وَصُمْتُ رَمَضَانَ، وَاَحْلَلْتُ الْحَلَالَ، وَحَرَّمْتُ الْحَرَامَ وَلَمْ اَزِدْ عَلَى ذٰلِكَ، اَدْخُلُ الْجَنَّةَ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: وَاللّٰهِ لَا اَزِيدُ عَلَى ذٰلِكَ شَيْئًا

✧✧ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ، حضرت نعمان بن قوقل رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے، اور عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر میں صرف فرضی نمازیں ادا کروں، رمضان کے روزے رکھوں، حلال کو حلال سمجھوں اور حرام کو حرام سمجھوں، اس سے زیادہ کوئی عمل نہ کروں، کیا اس بناء پر میں جنت میں جا سکتا ہوں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں۔ انہوں نے کہا: اللہ کی قسم! میں اس پر کوئی چیز زیادہ نہیں کروں گا۔

ذِكْرُ عِتْبَانَ بْنِ مَالِكٍ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت عتبان بن مالک انصاری رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

6497 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ الْبَغْدَادِيُّ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ بْنِ صَالِحٍ، ثَنَا اَبِي، ثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ، عَنْ اَبِي الْاَسْوَدِ، عَنْ عُرْوَةَ، فِي تَسْمِيَةِ مَنْ شَهِدَ بَدْرًا مِنَ الْاَنْصَارِ عِتْبَانُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ: اَصَابَنِي فِي بَصَرِي بَعْضُ الشَّيْءِ فَبَعَثْتُ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَدِيْثَ.

✧✧ حضرت عروہ نے انصار کی جانب سے جنگ بدر میں شریک ہونے والوں میں حضرت عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ کا نام بھی شمار کیا ہے، آپ فرماتے ہیں: میری آنکھ میں کوئی چیز لگ گئی تھی، میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا۔ اس کے بعد پوری حدیث بیان کی۔

6498 - حَدَّثَنَاهُ الشَّيْخُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِالْعَزِيزِ، ثَنَا عَارِمٌ اَبُو النُّعْمَانِ، ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ، قَالَ: " كُنَّا عِنْدَ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَقَالَ: لِابْنِهِ "

✧✧ علی بن زید فرماتے ہیں: ہم حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھے، انہوں نے اپنے بیٹے سے کہا:

ذِكْرُ زِيَادِ بْنِ لَبِيدٍ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت زیاد بن لبید انصاری رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

6499 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ الْبَغْدَادِيُّ، ثَنَا اَبُوْ عُلَاثَةَ، ثَنَا اَبِي، ثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ، ثَنَا اَبُو الْاَسْوَدِ، عَنْ عُرْوَةَ، قَالَ: فِي تَسْمِيَةِ مَنْ شَهِدَ بَدْرًا مِنَ الْاَنْصَارِ زِيَادُ بْنُ لَبِيدِ بْنِ ثَعْلَبَةَ بْنِ سِنَانِ بْنِ عَامِرِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ اُمَيَّةَ بْنِ بَيَاضَةَ بْنِ عَامِرِ بْنِ زُرَيْقٍ، اُمُّهُ بِنْتُ عَبْدِمُضَرِّبِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ، وَمَاتَ فِي اَوَّلِ خِلَافَةِ مُعَاوِيَةَ فِي سَمَاعِي مِنْ تَارِيخِ شَبَّابٍ

✧✧ حضرت عروہ نے انصار کی جانب سے جنگ بدر میں شریک ہونے والوں میں ''زیاد بن لبید بن ثعلبہ بن سنان بن عامر بن عدی بن امیہ بن بیاضہ بن عامر بن زرین'' کا بھی ذکر کیا ہے۔ ان کی والدہ ''عبدمضرب بن حارث بن زید بن عبید بن عمرو بن عوف'' کی بیٹی ہیں۔ حضرت معاویہ کی خلافت کے اوائل میں ان کا انتقال ہوا۔

6500 – حَدَّثَنَا الشَّيْخُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَ بِشْرُ بْنُ مُوسَى، ثَنَا يَحْيَى بْنُ اِسْحَاقَ السَّيْلَحِينِيُّ، ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ، عَنْ زِيَادِ بْنِ لَبِيدٍ الْاَنْصَارِيِّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُحَدِّثُ اَصْحَابَهُ وَهُوَ، يَقُولُ: قَدْ ذَهَبَ اَوَانُ الْعِلْمِ قُلْتُ: بِاَبِي وَاُمِّي، وَكَيْفَ يَذْهَبُ اَوَانُ الْعِلْمِ وَنَحْنُ نَقْرَاُ الْقُرْآنَ وَنُعَلِّمُهُ اَبْنَاءَ نَا وَيُعَلِّمُهُ اَبْنَاؤُنَا اَبْنَاءَ هُمْ اِلَى اَنْ تَقُومَ السَّاعَةُ؟ فَقَالَ: ثَكِلَتْكَ اُمُّكَ يَا ابْنَ لَبِيدٍ، اِنْ كُنْتُ لَاَرَاكَ مِنْ اَفْقَهِ اَهْلِ الْمَدِينَةِ، اَوَلَيْسَ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى يَقْرَءُونَ التَّوْرَاةَ وَالْاِنْجِيلَ وَلَا يَنْتَفِعُونَ مِنْهُمَا بِشَيْءٍ؟ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت زیاد بن لبید انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کرام ہمراہ محو گفتگو تھے، آپ فرماتے رہے تھے ''علم کا وقت گزر چکا ہے'' میں نے عرض کی: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوجائیں، علم کا وقت کیسے گزر گیا ہے؟ حالانکہ ہم خود قرآن پڑھتے ہیں، اپنے بچوں کو اس کی تعلیم دیتے ہیں، اور ہمارے بچے اپنے بچوں کو تعلیم دیں گے، اور یہ سلسلہ قیامت تک چلتا رہے گا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابن لبید! تیری ماں تجھے روئے، میں تو تجھے پورے مدینے میں سب سے زیادہ سمجھدار سمجھتا تھا، کیا یہود و نصاریٰ تورات اور انجیل نہیں پڑھا کرتے تھے؟ لیکن انہیں اس چیز نے کوئی فائدہ نہیں دیا۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن انہوں نے اس کو نقل نہیں کیا۔

ذِكْرُ عُمَارَةَ بْنِ حَزْمٍ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت عمارہ بن حزم انصاری رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

6501 – حَدَّثَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ الْبَغْدَادِيُّ، ثَنَا اَبُوْ عُلَاثَةَ، ثَنَا اَبِي، ثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ، ثَنَا اَبُو الْاَسْوَدِ، عَنْ عُرْوَةَ،

فِي تَسْمِيَةِ مَنْ شَهِدَ بَدْرًا وَالْعَقَبَةَ مِنَ الْاَنْصَارِ عُمَارَةُ بْنُ حَزْمِ بْنِ زَيْدِ بْنِ لَوْذَانَ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَبْدِعَوْفِ بْنِ غَانِمِ بْنِ مَالِكِ بْنِ النَّجَّارِ، وَاسْتُشْهِدَ يَوْمَ الْيَمَامَةِ مِنَ الْاَنْصَارِ، ثُمَّ مِنْ بَنِي مَالِكِ بْنِ النَّجَّارِ عُمَارَةُ بْنُ حَزْمٍ

✧✧ حضرت عروہ فرماتے ہیں: انصار میں سے پھر بنی مالک بن نجار کی جانب سے عمارہ بن حزم بن زید بن لوذان بن عمرو بن عبدعوف بن غانم بن مالک بن نجار نے جنگ بدر اور بیعت عقبہ میں شرکت کی۔ اور آپ جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔

6502 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ ثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، ثَنَا اَسَدُ بْنُ مُوسَى، ثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ، ثَنَا بَكْرُ بْنُ سَوَادَةَ، عَنْ زِيَادِ بْنِ نُعَيْمٍ الْحَضْرَمِيِّ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ حَزْمٍ، قَالَ: رَآنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا عَلَى قَبْرٍ، قَالَ: انْزِلْ مِنَ الْقَبْرِ لَا تُؤْذِ صَاحِبَ الْقَبْرِ وَلَا يُؤْذِيكَ

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 6502 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ زیاد بن نعیم حضرمی روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمارہ بن حزم رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے قبر پر بیٹھے دیکھا تو فرمایا: قبر سے نیچے اترو۔ نہ تم صاحب قبر کو تکلیف دو، نہ صاحب قبر تجھے تکلیف دے۔

ذِكْرُ يَزِيدَ بْنِ ثَابِتٍ اَخِي زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے بھائی حضرت یزید بن ثابت رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

6503 – اَخْبَرَنِي اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الثَّقَفِيُّ، ثَنَا مُوسَى بْنُ زَكَرِيَّا التُّسْتَرِيُّ، ثَنَا خَلِيفَةُ بْنُ خَيَّاطٍ، قَالَ: يَزِيدُ بْنُ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ بْنِ زَيْدِ بْنِ لَوْزَانَ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَوْفِ بْنِ غَانِمِ بْنِ مَالِكِ بْنِ النَّجَّارِ، اُمُّهُ وَاُمُّ اَخِيهِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ النَّوَّارُ بِنْتُ مَالِكِ بْنِ عَامِرِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ النَّجَّارِ، شَهِدَ بَدْرًا وَاسْتُشْهِدَ يَوْمَ الْيَمَامَةِ

✧✧ خلیفہ بن خیاط نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے "یزید بن ثابت بن ضحاک بن زید بن لوزان بن عمرو بن عوف بن غانم بن مالک بن نجار"۔ ان کی والدہ اور ان کے بھی زید بن ثابت کی والدہ "نوار بنت مالک بن عامر بن عدی بن نجار" ہیں۔ آپ جنگ بدر میں شریک ہوئے اور جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔

6504 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَفَّانَ الْعَامِرِيُّ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ، ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيمٍ، عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ عَمِّهِ يَزِيدَ بْنِ ثَابِتٍ، اَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابِهِ فَطَلَعَتْ جِنَازَةٌ، فَلَمَّا رَآهَا ثَارَ وَثَارَ اَصْحَابُهُ، فَلَمْ يَزَالُوا قِيَامًا حَتّٰى بَعُدَتْ، وَلَا اَحْسَبُهُ اِلَّا يَهُودِيًّا اَوْ يَهُودِيَّةً

6504: السنن للنسائی - كتاب الجنائز، باب الامر بالقيام للجنازة - حديث: 1903، مصنف ابن ابی شيبة - كتاب الجنائز، من قال يقام للجنازة إذا مرت - حديث: 11701، السنن الكبرى للنسائی - كتاب الجنائز، الامر بالقيام للجنازة - حديث: 2024، مسند احمد بن حنبل - اول مسند الكوفيين، حديث يزيد بن ثابت - حديث: 19044، المعجم الكبير للطبرانی - باب الياء، من اسمه يزيد - يزيد بن ثابت الانصاری اخو زيد بن ثابت بدری، حديث: 18488

✧✧ خارجہ بن زید بن ثابت اپنے چچا یزید بن ثابت کے بارے میں فرماتے ہیں: کہ وہ رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام کے ہمراہ تھے، کہ ایک جنازہ آ گیا، رسول اللہ ﷺ نے جب جنازہ آتے دیکھا تو آپ اٹھ کر کھڑے ہو گئے، جب تک وہ جنازہ دور تک نہیں چلا گیا، آپ اور سب لوگ کھڑے رہے، (راوی کہتے ہیں) میرا خیال ہے کہ وہ کسی یہودی کا جنازہ تھا

6505 – حَدَّثَنَاهُ اَبُوْ بَكْرٍ اِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْمَاعِيلَ الْفَقِيهُ بِالرَّيِّ، ثَنَا اَبُوْ حَاتِمٍ الرَّازِيُّ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ، ثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ، ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيمٍ، اَخْبَرَنِي خَارِجَةُ بْنُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ عَمِّهِ يَزِيدَ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُمْ خَرَجُوا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ مَعَ جَنَازَةٍ حَتّٰى وَرَدُوا الْبَقِيعَ، قَالَ: مَا هٰذَا؟ قَالُوا: هٰذِهِ فُلَانَةُ مَوْلَاةُ بَنِي فُلَانٍ فَعَرَفَهَا، فَقَالَ: هَلَّا آذَنْتُمُونِي بِهَا، قَالُوا: دَفَنَّاهَا ظُهْرًا، وَكُنْتَ قَائِلًا نَائِمًا فَلَمْ نُحِبَّ اَنْ نُؤْذِنَكَ بِهَا، فَقَامَ وَصَفَّ النَّاسَ خَلْفَهُ وَكَبَّرَ عَلَيْهَا " اَرْبَعًا ثُمَّ قَالَ: لَا يَمُوتُ مِنْكُمْ مَيِّتٌ اِلَّا آذَنْتُمُونِي بِهِ، فَاِنَّ صَلَاتِي لَهُمْ رَحْمَةٌ

✧✧ خارجہ بن زید بن ثابت اپنے چچا یزید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے بارے میں بیان کرتے ہیں کہ ایک دن وہ رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ ایک جنازہ میں شریک ہونے کے لئے نکلے، یہ لوگ جنت البقیع تک پہنچے، رسول اللہ ﷺ نے میت کے بارے میں دریافت کیا کہ یہ کون ہے؟ آپ ﷺ کو بتایا گیا کہ یہ ایک خاتون کا جنازہ ہے جو کہ بنی فلاں کی آزاد کردہ لونڈی ہے، رسول اللہ ﷺ پہچان گئے، آپ ﷺ نے فرمایا: تم لوگوں نے مجھے اطلاع کیوں نہیں دی تھی؟ صحابہ کرام نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ ہم نے اس کو ظہر کے بعد دفن کیا، اس وقت آپ آرام فرما ہوتے ہیں، ہمیں اچھا نہیں لگا کہ آپ کے آرام میں خلل ڈالا جائے، رسول اللہ ﷺ اس خاتون کی قبر کے پاس کھڑے ہوئے، صحابہ کرام آپ ﷺ کے پیچھے کھڑے ہوئے، اور آپ ﷺ نے نماز جنازہ پڑھی، پھر فرمایا: کوئی بھی شخص فوت ہو، مجھے ضرور بتایا کرو، کیونکہ میں اس کا جنازہ پڑھوں گا تو یہ اس کے لئے باعث رحمت ہے۔

ذِكْرُ بُسْرِ بْنِ اَبِي اَرْطَاةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت بسر بن ابی ارطاۃ رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

6506 – حَدَّثَنِي اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَرْبِيُّ، ثَنَا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الزُّبَيْرِيُّ، قَالَ: بُسْرُ بْنُ اَبِي اَرْطَاةَ وَاسْمُ اَبِي اَرْطَاةَ عُمَيْرُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عُوَيْمِرِ بْنِ عِمْرَانَ بْنِ الْحَلْبَسِ

6505: سنن ابن ماجه - كتاب الجنائز' باب ما جاء في الصلاة على القبر - حديث: 1523' السنن للنسائي - كتاب الجنائز' الصلاة على القبر - حديث: 2005' السنن الكبرى للنسائي - كتاب الجنائز' الصلاة على القبر - حديث: 2124' مسند احمد بن حنبل - اول مسند الكوفيين' حديث يزيد بن ثابت - حديث: 19043' مصنف ابن ابي شيبة - كتاب الجنائز' من رخص في الاذان بالجنازة - حديث: 11025' صحيح ابن حبان - كتاب الجنائز وما يتعلق بها مقدما او مؤخرا' فصل في الصلاة على الجنازة - ذكر الخبر الدال على ان العلة في صلاة المصطفى صلى الله' حديث: 3142

بْنِ سَيَّارِ بْنِ نِزَارِ بْنِ مَعِيصِ بْنِ عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ

❖❖ مصعب بن عبداللہ زبیری نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے ''بسر بن ابی ارطاۃ بن عمیر بن عمرو بن عویمر بن عمران بن الحلبس بن سیار بن نزار بن معیص بن عامر بن لوی''

6507 – اَخْبَرَنِي اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوبَ الثَّقَفِيُّ، ثَنَا مُوسَى بْنُ زَكَرِيَّا التُّسْتَرِيُّ، ثَنَا خَلِيفَةُ بْنُ خَيَّاطٍ، قَالَ: مَاتَ بُسْرُ بْنُ اَبِي اَرْطَاةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي خِلَافَةِ مُعَاوِيَةَ، وَكَانَ قَدْ كَبُرَ سِنُّهُ حَتّٰى خَرِفَ، وَكَانَ يُكَنّٰى اَبَا عَبْدِالرَّحْمٰنِ تُوُفِّيَ بِالْمَدِينَةِ وَوَلَدُهُ بِالْبَصْرَةِ

❖❖ خلیفہ بن خیاط فرماتے ہیں: حضرت بسر بن ابی ارطاۃ رضی اللہ عنہ حضرت معاویہ کی خلافت میں فوت ہوئے، بہت زیادہ عمر رسیدہ ہونے کی وجہ سے ان کی عقل میں کچھ خلل واقع ہوگیا تھا۔ ان کی کنیت ''ابوعبدالرحمٰن'' تھی مدینہ منورہ میں ان کا انتقال ہوا، ان کی اولاد امجاد بصرہ میں قیام پذیر ہیں۔

6508 – حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ فِرَاسٍ الْفَقِيهُ، بِمَكَّةَ حَرَسَهَا اللّٰهُ تَعَالَى، ثَنَا بَكْرُ بْنُ سَهْلٍ الدِّمْيَاطِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُبَارَكِ الصُّورِيُّ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اَبِي شَيْبَانَ، حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ عُبَيْدَةَ بْنِ اَبِي الْمُهَاجِرِ، حَدَّثَنِي يَزِيدُ، مَوْلَى بُسْرُ بْنُ اَبِي اَرْطَاةَ، عَنْ بُسْرِ بْنِ اَبِي اَرْطَاةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ كَانَ يَدْعُو اللّٰهُمَّ اَحْسِنْ عَاقِبَتَنَا فِي الْاُمُورِ كُلِّهَا وَاَجِرْنَا مِنْ خِزْيِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْاٰخِرَةِ

❖❖ حضرت بسر بن ابی ارطاۃ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یوں دعا مانگا کرتے تھے ''یا اللہ تمام امور میں ہماری عاقبت بہتر فرما اور ہمیں دنیا کی ذلت اور آخرت کے عذاب سے بچا۔

ذِكْرُ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَّادٍ الْفِهْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت مستورد بن شداد فہری رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

6509 – حَدَّثَنِي اَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَرْبِيُّ، ثَنَا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ، قَالَ: الْمُسْتَوْرِدُ بْنُ شَدَّادِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حِسْلِ بْنِ الْاَحَبِّ بْنِ حَبِيبِ بْنِ عَمْرِو بْنِ شَيْبَانَ بْنِ مُحَارِبِ بْنِ فِهْرِ بْنِ مَالِكٍ مَاتَ بِمِصْرَ فِي وِلَايَةِ مُعَاوِيَةَ

❖❖ مصعب بن عبداللہ نے ان کا نسب یوں بیان کی ''مستورد بن شداد بن عمرو بن حسل بن احب بن حبیب بن عمرو بن شیبان بن محارب بن فہر بن مالک''۔ حضرت معاویہ کے دور حکومت میں، مصر میں ان کا انتقال ہوا۔

6508: صحیح ابن حبان - کتاب الرقائق: باب الادعیة - ذکر ما یستحب للمرء ان یسال الله جل وعلا العافیة فی حدیث: 953' مسند احمد بن حنبل - مسند الشامیین' حدیث بسر بن ارطاة - حدیث: 17319' المعجم الکبیر للطبرانی - باب الباء بلال بن الحارث المزنی - بسر بن ابی ارطاة القرشی' حدیث: 1185' الآحاد والمثانی لابن ابی عاصم - بسر بن ابی ارطاة حدیث: 787

6510 - اَخْبَرَنِي اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَمَةَ الْعَنَزِيُّ، ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ اَيُّوبَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ زَحْرٍ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيِّ، عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَّادٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَا مَثَلُ الدُّنْيَا فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا كَمَا يُدْخِلُ رَجُلٌ اِصْبَعَهُ فَبِمَ يَرْجِعُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6510 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ ابواسحاق ہمدانی روایت کرتے ہیں، حضرت مستورد بن شداد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آخرت کے مقابلے میں دنیا کی مثال ایسے ہی ہے جیسے کوئی شخص اپنی انگلی (سمندر میں) داخل کرے، پھر دیکھے کہ اس پر کتنا پانی لگا ہے۔ (جو پانی سمندر میں ہے وہ آخرت ہے اور جو انگلی پر لگا ہے وہ دنیا ہے)

ذِكْرُ خُفَافِ بْنِ اِيمَاءَ بْنِ رَحَضَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

حضرت خفاف بن ایماء بن رحضہ رضی اللہ عنہما کا تذکرہ

6511 - اَخْبَرَنَا اَبُو مُحَمَّدٍ الْمُزَنِيُّ، ثَنَا اَبُو خَلِيفَةَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَّامٍ الْجُمَحِيُّ، ثَنَا مَعْمَرُ بْنُ الْمُثَنَّى، قَالَ: خُفَافُ بْنُ اِيمَاءَ بْنِ رَحَضَةَ بْنِ حَرْبَةَ بْنِ خُفَافِ بْنِ حَارِثَةَ بْنِ غِفَارٍ، وَقَدْ اَسْلَمَ اَبُوهُ اِيمَاءُ بْنُ رَحَضَةَ وَكَانَ مِنْ سَادَاتِ قَوْمِهِ، وَقَدْ شَهِدَ خُفَافُ بْنُ اِيمَاءَ الْحُدَيْبِيَةَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

✧✧ معمر بن مثنی نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے ''خفاف بن ایماء بن رحضہ بن حربہ بن خفاف بن حارثہ بن غفار'' ان کے والد ایماء بن رحضہ بھی اسلام لائے تھے، یہ اپنی قوم کے قائدین میں سے تھے، حضرت خفاف رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حدیبیہ میں شریک ہوئے تھے۔

6512 - اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ عِصْمَةَ الْعَدْلُ، ثَنَا السَّرِيُّ بْنُ خُزَيْمَةَ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيدَ الْمُقْرِءُ، ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ، قَالَ: قَالَ اَبُو ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَتَيْنَا قَوْمَنَا غِفَارًا فَاَسْلَمَ بَعْضُهُمْ قَبْلَ اَنْ يَقْدَمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ، وَكَانَ يَؤُمُّهُمْ اِيمَاءُ بْنُ رَحَضَةَ وَكَانَ سَيِّدَهُمْ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6512 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

6510:صحيح مسلم - كتاب الجنة وصفة نعيمها واهلها' باب فناء الدنيا وبيان الحشر يوم القيامة - حديث: 5210'الجامع للترمذی ' ابواب الزهد عن رسول الله صلى الله عليه وسلم - باب منه' حديث: 2301'سنن ابن ماجه - كتاب الزهد' باب مثل الدنيا - حديث: 4106'صحيح ابن حبان - كتاب الايمان' ذكر البيان بان المرء جائز له ان يحلف فی كلامه إذا - حديث: 4394'السنن الكبرى للنسائی - سورة الرعد' سورة الإخلاص - حديث: 11371'مسند احمد بن حنبل - مسند الشاميين' حديث المستورد بن شداد - حديث: 17696'مسند الحميدی - حديث مستورد الفهری رضی الله عنه' حديث: 826'المعجم الاوسط للطبرانی - باب العين' من اسمه : مطلب - حديث: 8877

✧✧ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم اپنے قبیلے غفار میں آئے، ان میں سے کچھ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینہ منورہ آنے سے پہلے مشرف باسلام ہوگئے تھے، حضرت ایماء بن رحضہ رضی اللہ عنہ ان کی امامت کروایا کرتے تھے۔ اوروہ ان کے سردار بھی تھے۔

6513 – حَدَّثَنِیْ عَلِیُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُقْبَةَ الشَّیْبَانِیُّ، بِالْکُوْفَةِ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِیلَ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنِیْ لَیْثٌ، حَدَّثَنِیْ عِمْرَانُ بْنُ اَبِیْ اَنَسٍ، عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ عَلِیٍّ، عَنْ خُفَافِ بْنِ اِیمَاءَ الْغِفَارِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَدْعُو فِیْ صَلَاةِ الصُّبْحِ: اللّٰهُمَّ الْعَنْ بَنِیْ لِحْیَانَ وَرِعْلًا، وَذَکْوَانَ وَعُصَیَّةَ عَصَوُا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ، وَغِفَارًا غَفَرَ اللّٰهُ لَهَا، وَاَسْلَمَ سَالَمَهَا اللّٰهُ

✧✧ حضرت خفاف بن ایماء بن رحضہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز فجر میں یوں دعا مانگی ''اے اللہ بنی لحیان، رعل، ذکوان اور عصیہ پر لعنت فرما، کیونکہ انہوں نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ غفار قبیلے کی مغفرت فرمائے۔ اور اللہ تعالیٰ قبیلہ اسلم کو سلامت رکھے۔

ذِکْرُ اَبِیْ بَصْرَةَ جَمِیلِ بْنِ بَصْرَةَ الْغِفَارِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت ابوبصرہ جمیل بن بصرہ غفاری رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

6514 – قَدْ رُوِیَ عَنْ اَبِیْ بَصْرَةَ، جَمَاعَةٌ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، یَقُوْلُ: اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَی قَدْ زَادَکُمْ صَلَاةً فَصَلُّوْهَا فِیْمَا بَیْنَ صَلَاةِ الْعِشَاءِ اِلَی صَلَاةِ الصُّبْحِ وَهِیَ الْوِتْرُ وَاَنَّهُ اَبُوْ نُصْرَةَ الْغِفَارِیُّ، قَالَ: اَبُوْ تَمِیمٍ فَکُنْتُ اَنَا، وَاَبُوْ ذَرٍّ قَاعِدَیْنِ فَاَخَذَ بِیَدِیْ اَبُوْ ذَرٍّ فَانْطَلَقْنَا اِلَی اَبِیْ بَصْرَةَ فَوَجَدْنَاهُ عِنْدَ الْبَابِ الَّذِیْ عِنْدَ دَارِ عَمْرٍو، فَقَالَ لَهُ اَبُوْ ذَرٍّ یَا اَبَا بَصْرَةَ اَنْتَ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، یَقُوْلُ: اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَی زَادَکُمْ صَلَاةً فَصَلُّوْهَا فِیْمَا بَیْنَ صَلَاةِ الْعِشَاءِ اِلَی صَلَاةِ الصُّبْحِ الْوِتْرِ ؟ قَالَ: نَعَمْ

✧✧ کئی صحابہ کرام نے حضرت ابوبصرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تبارک وتعالیٰ

6513:صحیح مسلم - کتاب المساجد ومواضع الصلاۃ' باب استحباب القنوت فی جمیع الصلاۃ إذا نزلت بالمسلمین نازلة - حدیث:1130'مسند احمد بن حنبل - مسند المدنیین' حدیث خفاف بن إیماء بن رحضة الغفاری - حدیث:16277'المعجم الکبیر للطبرانی - باب الخاء' باب من اسمه خزیمة - خفاف بن إیماء بن رحضة الغفاری وهو خفاف بن إیماء بن' حدیث:4057'مصنف ابن ابی شیبة - کتاب الفضائل' من فضل النبی صلی الله علیه وسلم من الناس بعضهم علی - حدیث:31843' صحیح ابن حبان - کتاب الصلاۃ' فصل فی القنوت - ذکر الخبر المدحض قول من زعم ان هذه السنة تفرد بها' حدیث:2008

6514:شرح معانی الآثار للطحاوی - باب الوتر هل یصلی فی السفر علی الراحلة ام لا ؟' حدیث:1598'مسند احمد بن حنبل - مسند الانصار' حدیث ابی بصرة الغفاری - حدیث:23241'مسند الحارث - کتاب الصلاۃ' باب ما جاء فی الوتر - حدیث:226'المعجم الکبیر للطبرانی - باب الجیم' باب من اسمه جابر - جمیل بن بصرة ابو بصرة الغفاری' حدیث:2127

نے تمہارے لئے ایک اور نماز کا اضافہ کیا ہے، تم وہ نماز عشاء اور فجر کے درمیان پڑھا کرو، اور وہ نماز ہے ''وتر''۔ حضرت ابوبصرہ ''غفاری'' ہیں۔ ابوتمیم کہتے ہیں: میں اور ابوذر رضی اللہ عنہ دونوں بیٹھے ہوئے تھے، حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے ابوبصرہ رضی اللہ عنہ کے پاس لے گئے، دار عمرو کے قریب دروازے پر ہی ہماری ان کے ساتھ ملاقات ہوگئی، حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: اے ابوبصرہ رضی اللہ عنہ کیا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ''اللہ تبارک وتعالیٰ نے تمہارے لئے ایک اور نماز کا اضافہ کیا ہے، اس کو تم عشاء اور فجر کی نماز کے درمیان (کسی بھی وقت) پڑھ لیا کرو'' حضرت ابوبصرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: جی ہاں۔

ذِكْرُ ابْنِهِ بَصْرَةَ بْنِ اَبِي بَصْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

ابوبصرہ رضی اللہ عنہ کے بیٹے حضرت بصرہ بن ابی بصرہ رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

6515 – اَخْبَرَنِي الْاُسْتَاذُ اَبُو الْوَلِيدِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنْبَا اَلْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، ثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ، ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَنْبَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ بَصْرَةَ بْنِ اَبِي بَصْرَةَ الْغِفَارِيِّ، قَالَ: تَزَوَّجْتُ امْرَاَةً بِكْرًا فَوَجَدْتُهَا حُبْلَى، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَمَّا الْوَلَدُ فَعَبْدٌ لَكَ، فَاِذَا وَلَدَتْ فَاجْلِدُوهَا مِائَةَ جَلْدَةٍ وَلَهَا الْمَهْرُ بِمَا اسْتَحَلَّ مِنْ فَرْجِهَا

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6515 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت بصرہ بن ابی بصرہ غفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے ایک کنواری لڑکی سے شادی کی، لیکن بعد میں پتا چلا کہ وہ تو شادی سے پہلے ہی حاملہ تھی، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لڑکا تمہارا غلام ہوگا، جب یہ عورت بچہ جنے تو اس کو ۱۰۰ کوڑے مارو، اور اس کو اسی مقدار میں مہر دیا جائے جس قدر اس کے ساتھ سلسلہ ازدواج رہا۔

ذِكْرُ اَبِي رُهْمٍ الْغِفَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت ابورہم غفاری رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

6516 – اَخْبَرَنِي اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوبَ الثَّقَفِيُّ، ثَنَا مُوسَى بْنُ زَكَرِيَّا، ثَنَا خَلِيفَةُ بْنُ خَيَّاطٍ، قَالَ: اَبُو رُهْمٍ اسْمُهُ كُلْثُومُ بْنُ حُصَيْنِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ خَالِدِ بْنِ مُعَيْسِيرِ بْنِ بَدْرِ بْنِ اَحْمَسَ بْنِ غِفَارٍ، وَيُقَالُ كُلْثُومُ بْنُ حُصَيْنِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ خَالِدٍ اسْتَخْلَفَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمَدِينَةِ لَمَّا خَرَجَ لِفَتْحِ مَكَّةَ

✧✧ خلیفہ بن خیاط فرماتے ہیں: ابورہم رضی اللہ عنہ کا نام ''کلثوم بن حصین بن عبید بن خالد بن معیسیر بن بدر بن احمس بن غفار'' ہے۔ بعض مؤرخین کا کہنا ہے کہ ان کا نام ''کلثوم بن حصین بن عبید بن خالد'' ہے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے لئے

6515: سنن ابی داود - كتاب النكاح، باب فی الرجل يتزوج المراة فيجدها حبلى - حديث: 1833، مصنف عبد الرزاق الصنعانی - كتاب النكاح، باب ما رد من النكاح - حديث: 10389، سنن الدارقطنی - كتاب النكاح، باب المهر - حديث: 3158، المعجم الكبير للطبرانی - باب الباء، باب من اسمه بشير - بصرة بن ابی بصرة الغفاری ويقال له نضرة والصواب بصرة، حديث: 1231

روانہ ہوئے تو ان کو مدینہ منورہ میں نائب مقرر فرمایا تھا۔

6517 - اَخْبَرَنَا الشَّيْخُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَ اَبُوْ شُعَيْبٍ الْحَرَّانِيُّ، ثَنَا النُّفَيْلِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا خَرَجَ لِفَتْحِ مَكَّةَ اسْتَخْلَفَ اَبَا رُهْمٍ كُلْثُوْمَ بْنَ حُصَيْنٍ الْغِفَارِيَّ عَلَى الْمَدِيْنَةِ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6517 – صحيح

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے لئے روانہ ہوئے تو حضرت ابورہم کلثوم بن حصین غفاری رضی اللہ عنہ کو مدینہ منورہ میں اپنا نائب بنایا۔

6518 - اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الصَّنْعَانِيُّ بِمَكَّةَ، ثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، اَنْبَاَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَنْبَاَ مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، حَدَّثَنِي ابْنُ اَخِي اَبِيْ رُهْمٍ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا رُهْمٍ كُلْثُوْمَ بْنَ حُصَيْنٍ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِيْنَ بَايَعُوْا تَحْتَ الشَّجَرَةِ قَالَ: غَزَوْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةَ تَبُوْكَ فَسِرْتُ ذَاتَ لَيْلَةٍ مَعَهُ وَنَحْنُ بِقُرْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَلْقَى عَلَيْنَا النُّعَاسَ وَجَعَلْتُ اَسْتَيْقِظُ وَقَدْ دَنَتْ رَاحِلَتِيْ مِنْ رَاحِلَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَفِقْتُ اَزْجُرُ رَاحِلَتِيْ عَنْهُ حَتّٰى غَلَبَتْنِيْ عَيْنِيْ فِيْ بَعْضِ الطَّرِيْقِ وَنَحْنُ فِيْ بَعْضِ اللَّيْلِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اَعَزَّ اَهْلِيْ عَلَيَّ اَنْ يَتَخَلَّفَ عَنِّي الْمُهَاجِرُوْنَ مِنْ قُرَيْشٍ وَالْاَنْصَارُ، وَاَسْلَمُ، وَغِفَارٌ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6518 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ ابورہم کے بھتیجے بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابورہم کلثوم بن حصین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ان صحابہ میں سے ہیں جنہوں نے درخت کے نیچے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر بیعت کی تھی، انہوں نے مجھے بتایا ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ غزوہ تبوک میں شریک تھا، ایک رات ہم نے سفر کیا، اس رات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بہت زیادہ قریب تھا، آخر شب میں ہمیں نیند آ گئی، میں لوگوں کو اٹھانا شروع ہوگیا، میری سواری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری کے قریب تھی، میں اپنی سواری کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پیچھے رکھنے کی کوشش کر رہا تھا، حتیٰ کہ راہ چلتے ہوئے رات کے کسی پہر میں مجھے بھی نیند آ گئی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے سب سے زیادہ اس بات کی تکلیف ہے کہ قریش کے کچھ مہاجرین اور انصار اور اسلم اور غفار قبیلہ کے کچھ لوگ پیچھے رہ گئے ہیں۔

ذِكْرُ حُذَيْفَةَ بْنِ اُسَيْدٍ الْغِفَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت حذیفہ بن اسید غفاری رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

6519 - حَدَّثَنِيْ اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَرْبِيُّ، ثَنَا مُصْعَبُ بْنُ

عَبْدِاللّٰهِ الزُّبَيْرِيُّ، قَالَ: " حُذَيْفَةُ بْنُ اُسَيْدِ بْنِ الْاَغْوَسِ بْنِ وَاقِعَةَ بْنِ حَرَامِ بْنِ غِفَارٍ وَقِيلَ: ابْنُ اُسَيْدِ بْنِ خَالِدِ بْنِ الْاَغْوَزِ يُكَنَّى اَبَا سَرِيحَةَ تَحَوَّلَ مِنَ الْمَدِينَةِ اِلَى الْكُوفَةِ وَمَاتَ بِهَا "

✧✧مصعب بن عبداللہ زبیری ان کا نسب یوں بیان کرتے ہیں: حذیفہ بن اسید بن اغوس بن واقعہ بن حرام بن غفار'' بعض مؤرخین کا کہنا ہے کہ آپ ''اسید بن خالد بن اغوز'' کے بیٹے ہیں۔ ان کی کنیت ''ابوسریحہ'' تھی، آپ مدینہ منورہ سے کوفہ شریف میں منتقل ہو گئے تھے۔ وہیں پر ان کا انتقال ہوا۔

6520 - اَخْبَرَنِيْ اِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ الْحَطَبِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَبَّاسِ الْمُؤَدِّبُ، ثَنَا عُبَيْدُ بْنُ اِسْحَاقَ الْعَطَّارُ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفُضَيْلِ، عَنْ اَشْعَثَ بْنِ سَوَّارٍ، عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ اَبِي الطُّفَيْلِ، عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ اَسِيدٍ الْغِفَارِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَجِيءُ الرِّيحُ الَّتِي يَقْبِضُ اللّٰهُ فِيهَا نَفْسَ كُلِّ مُؤْمِنٍ، ثُمَّ طُلُوعِ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَهِيَ الْآيَةَ الَّتِي ذَكَرَهَا اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي كِتَابِهِ الْحَدِيثَ

✧✧حضرت حذیفہ بن اسید غفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک ایسی ہوا چلے گی، جس کے چلنے سے تمام مومنین فوت ہو جائیں گے، پھر سورج مغرب کی جانب سے طلوع ہوگا، یہ وہی نشانی ہے جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں کیا۔ اس کے بعد پوری حدیث بیان کی۔

6521 - اَخْبَرَنِي عَبْدَانُ بْنُ يَزِيدَ الدَّقِيقِيُّ، بِهَمْدَانَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُغِيرَةِ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ نَصْرِ بْنِ حَاجِبٍ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شُبْرُمَةَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ اَسِيدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَرِّبُ كَبْشَيْنِ اَمْلَحَيْنِ فَيَذْبَحُ اَحَدَهُمَا فَيَقُوْلُ: اللّٰهُمَّ هٰذَا عَنْ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَيُقَرِّبُ الْآخَرَ فَيَقُوْلُ: اللّٰهُمَّ هٰذَا عَنْ اُمَّتِي مَنْ شَهِدَ لَكَ بِالتَّوْحِيدِ وَلِي بِالْبَلَاغِ

✧✧حضرت حذیفہ بن اسید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دو چتکبرے مینڈھوں کی قربانی کیا کرتے تھے، ایک کو ذبح کرتے ہوئے فرماتے: اے اللہ! یہ محمد اور آلِ محمد کی طرف سے ہے، اور دوسرے کو ذبح کرتے ہوئے فرماتے: یا اللہ! یہ میری امت کی جانب سے ہے، جو تیری توحید کو مانتی ہے۔ اور میرے ذمے تو صرف تیرا پیغام پہنچا دینا ہے۔

ذِكْرُ عَتَّابِ بْنِ اُسَيْدٍ الْاُمَوِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت عتاب بن اسید اموی رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

6522 - حَدَّثَنِي اَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَرْبِيُّ، ثَنَا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الزُّبَيْرِيُّ، قَالَ: عَتَّابُ بْنُ اُسَيْدِ بْنِ اَبِي الْعِيصِ بْنِ اُمَيَّةَ بْنِ عَبْدِشَمْسِ بْنِ عَبْدِمَنَافٍ، وَاُمُّ عَتَّابِ بْنِ اُسَيْدٍ، وَخَالِدِ بْنِ اُسَيْدٍ زَيْنَبُ بِنْتُ اَبِي عَمْرِو بْنِ اُمَيَّةَ بْنِ عَبْدِشَمْسٍ اسْتَعْمَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

6521: المعجم الكبير للطبراني - باب من اسمه حمزة' حذيفة بن اسيد ابو سريحة الغفاري - الشعبي عن حذيفة بن اسيد' حديث: 2991

وَسَلَّمَ عَتَّابًا عَلَى مَكَّةَ، وَمَاتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَتَّابُ عَامِلُهُ عَلَى مَكَّةَ وَتُوُفِّيَ عَتَّابُ بْنُ اُسَيْدٍ بِمَكَّةَ فِي جُمَادَى الْاُخْرَى سَنَةَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ

✧✧ مصعب بن عبداللہ زبیری نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے ''عتاب بن اسید بن ابی العیص بن امیہ بن عبدشمس بن عبدمناف''۔عتاب بن اسید رضی اللہ عنہ اور خالد بن اسید کی والدہ ''زینب بنت ابوعمرو بن امیہ بن عبدشمس'' ہیں۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عتاب رضی اللہ عنہ کو مکہ کا عامل بنایا تھا۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال مبارک کے موقع پر بھی آپ ہی مکہ کے عامل تھے۔ حضرت عتاب بن اسید رضی اللہ عنہ ۱۳سن ہجری کو ماہ جمادی الاولیٰ میں مکہ میں فوت ہوئے۔

6523 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ زَكَرِيَّا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنْبَرِيُّ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ نَصْرٍ، ثَنَا الزُّبَيْرُ بْنُ بَكَّارٍ الْقَاضِيْ، ثَنَا حُسَيْنُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ هَاشِمِ بْنِ سَعِيدٍ، مِنْ بَنِيْ قَيْسِ بْنِ ثَعْلَبَةَ، حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ سَعِيدِ بْنِ سَالِمٍ الْقَدَّاحُ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ قُرْبِهِ مِنْ مَكَّةَ فِي غَزْوَةِ الْفَتْحِ: اِنَّ بِمَكَّةَ لَاَرْبَعَةَ نَفَرٍ مِنْ قُرَيْشٍ اَرْبَاُهُمْ عَنِ الشِّرْكِ وَاَرْغَبُ لَهُمْ فِي الْاِسْلَامِ قِيلَ: وَمَنْ هُمْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: عَتَّابُ بْنُ اُسَيْدٍ، وَجُبَيْرُ بْنُ مُطْعِمٍ، وَحَكِيمُ بْنُ حِزَامٍ، وَسُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: غزوہ فتح مکہ کے موقع پر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ کے بالکل قریب پہنچ چکے تھے، فرمایا: مکہ میں چار قریشی آدمی ہیں، ان کو
شرک سے بہت دور اور اسلام بہت قریب تھے، صحابہ کرام نے پوچھا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ کون لوگ ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

عتاب بن اسید رضی اللہ عنہ — جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ
حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ — سہیل بن عمرو رضی اللہ عنہ

6524 – اَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الْكَارِزِيُّ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِالْعَزِيزِ، ثَنَا حَرَمِيُّ بْنُ حَفْصٍ الْعَتَكِيُّ، ثَنَا خَالِدُ بْنُ اَبِيْ عُثْمَانَ، عَنْ اَيُّوبَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبِيْ عَقْرَبَ، قَالَ: سَمِعْتُ عَتَّابَ بْنَ اُسَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَهُوَ مُسْنِدٌ ظَهْرَهُ اِلَى بَيْتِ اللّٰهِ يَقُوْلُ: وَاللّٰهِ مَا اَصَبْتُ فِي عَمَلِي هٰذَا الَّذِي وَلَّانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا ثَوْبَيْنِ مُعَقَّدَيْنِ فَكَسَوْتُهُمَا كَيْسَانَ مَوْلَايَ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)6524 – سكت عنه الذهبي في التلخيص

✧✧ عمرو بن ابی عقرب فرماتے ہیں: عتاب بن اسید رضی اللہ عنہ بیت اللہ کی دیوار کے ساتھ ٹیک لگائے بیٹھے فرما رہے تھے: خدا کی قسم! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یہاں کا عامل بنایا ہے، اس عمل کی بدولت صرف یہ دو کپڑے مجھے ملے ہیں، وہ بھی میں نے اپنے دو غلاموں کو پہننے کے لئے دے دیئے ہیں۔

6525 - حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالْحَكَمِ، ثَنَا خَالِدُ بْنُ نِزَارٍ الْاَيْلِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ التَّمَّارُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ عَتَّابِ بْنِ اُسَيْدٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ فِي زَكَاةِ الْكُرُومِ: اَنَّهَا تُخْرَصُ كَمَا تُخْرَصُ النَّخلُ، ثُمَّ تُؤَدَّى زَكَاتُهُ زَبِيبًا كَمَا تُؤَدَّى زَكَاةُ النَّخلِ تَمْرًا

✧✧ حضرت عتاب بن اسید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: انگوروں کے گچھوں کی زکاۃ کی بابت فرمایا: جیسے کھجور کے درخت لگائے جاتے ہیں اسی طرح اس کو بھی لگایا جاتا ہے، پھر جس طرح کھجور کے درخت کی زکاۃ اس کی کھجوروں کے ذریعے دی جاتی ہے اسی طرح انگوروں کی بیل کی زکاۃ انگوروں کے ذریعے دی جائے گی۔

ذِكْرُ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت شداد بن ہاد رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

6526 - اَخْبَرَنِي اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوبَ الثَّقَفِيُّ، ثَنَا مُوسَى بْنُ زَكَرِيَّا، ثَنَا خَلِيفَةُ بْنُ خَيَّاطٍ، قَالَ: وَمِنْ حُلَفَاءِ بَنِي هَاشِمٍ مِنْ غَيْرِ اَهْلِ بَدْرٍ شَدَّادُ بْنُ الْهَادِ، وَشَدَّادٌ سَلَفٌ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ عِنْدَهُ سُلْمَى بِنْتُ عُمَيْسٍ خَلَفَ عَلَيْهَا بَعْدَ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

✧✧ خلیفہ بن خیاط کہتے ہیں: بنی ہاشم کے حلیفوں میں جو کہ بدر میں شریک نہیں ہو سکے، حضرت شداد بن ہاد رضی اللہ عنہ ہیں۔ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم زلف تھے، ان کی زوجہ کا نام سلمٰی بنت عمیس ہے، وہ پہلے حضرت حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں، حضرت حمزہ کے بعد حضرت شداد نے ان سے نکاح کیا تھا۔ (اور سلمٰی بنت عمیس، اُمّ المومنین حضرت اُمّ سلمہ کی مادرزاد بہن ہیں)

6527 - اَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الصَّنْعَانِيُّ، بِمَكَّةَ، ثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، اَنْبَاَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي عِكْرِمَةُ بْنُ خَالِدٍ، عَنْ اَبِي عَمَّارٍ، عَنْ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ، اَنَّ رَجُلًا مِنَ الْاَعْرَابِ آمَنَ بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ: اُهَاجِرُ مَعَكَ؟ فَاَوْصَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصْحَابَهُ بِهِ، فَلَمَّا كَانَتْ غَزْوَةُ خَيْبَرَ اَوْ حُنَيْنٍ غَنِمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا فَقَسَمَ وَقَسَمَ لَهُ، فَاَعْطَى اَصْحَابَهُ مَا قَسَمَ لَهُ، وَكَانَ يَرْعَى ظَهْرَهُمْ، فَلَمَّا جَاءَ دَفَعُوهُ اِلَيْهِ، فَقَالَ: مَا هٰذَا؟ قَالُوا: قَسَمَهُ لَكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخَذَهُ فَجَاءَهُ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، مَا عَلَى هٰذَا اتَّبَعْتُكَ، وَلٰكِنِّي اتَّبَعْتُكَ عَلَى اَنْ اُرْمَى هَا هُنَا وَاَشَارَ اِلَى حَلْقِهِ

6525: الجامع للترمذي - ' ابواب الزكاة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم - باب ما جاء في الخرص' حديث: 614' سنن ابي داود - كتاب الزكاة' باب في خرص العنب - حديث: 1379' شرح معاني الآثار للطحاوي - كتاب الزكاة' باب الخرص - حديث: 1984' صحيح ابن حبان - كتاب الزكاة' باب العشر - ذكر الإخبار عما يعمل الخارص في العنب كما يعمله في النخل' حديث: 3338' صحيح ابن خزيمة - كتاب الزكاة' جماع ابواب صدقة الحبوب والثمار - باب السنة في خرص العنب لتؤخذ زكاته زبيبا كما تؤخذ زكاة' حديث: 2155' المعجم الاوسط للطبراني - باب العين' من اسمه : مقدام - حديث: 9010

بِسَهْمٍ فَاَمُوتَ وَاَدْخُلَ الْجَنَّةَ، فَقَالَ: اِنْ تَصْدُقِ اللّٰهَ يَصْدُقْكَ فَلَبِثُوا قَلِيلًا، ثُمَّ دَحَضُوا فِي قِتَالِ الْعَدُوِّ فَاُتِيَ بِهٖ يُحْمَلُ وَقَدْ اَصَابَهُ سَهْمٌ حَيْثُ اَشَارَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَهُوَ هُوَ؟ قَالُوا: نَعَمْ، قَالَ: صَدَقَ اللّٰهَ فَصَدَقَهُ فَكَفَّنَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَدَّمَهُ فَصَلَّى عَلَيْهِ، وَكَانَ مِمَّا ظَهَرَ مِنْ صَلَاتِهٖ عَلَيْهِ: اللّٰهُمَّ هٰذَا عَبْدُكَ خَرَجَ مُهَاجِرًا فِي سَبِيلِكَ فَقُتِلَ شَهِيدًا فَاَنَا عَلَيْهِ شَهِيدٌ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6527 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت شداد بن الہاد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک دیہاتی شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لایا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ہجرت کی خواہش کا بھی اظہار کیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کے ذمے لگا دیا، جب غزوہ خیبر یا حنین کا موقع آیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام میں غنیمتیں تقسیم فرمائیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت شداد کے لئے ان کے ساتھیوں کو حصہ دیا، آپ ان لوگوں کی بکریاں چرایا کرتے تھے، جب وہ آئے تو ان کے ساتھیوں نے ان کا حصہ ان کے سپرد کیا، انہوں نے پوچھا: یہ کیا ہے؟ انہوں نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ تمہارے لئے بھیجا ہے، حضرت شداد رضی اللہ عنہ نے وہ حصہ وصول کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں چلے آئے، آ کر عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے اس غرض سے تو آپ کی بیعت نہیں کی، پھر وہ (اپنے حلق کی جانب اشارہ کرتے ہوئے) کہنے لگے: لیکن میں نے تو اس لئے بیعت کی تھی تاکہ میرے اس حلق پر تیر لگتا، میں شہید ہوتا اور جنت میں داخل ہوتا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم اللہ تعالیٰ کی بات کو پورا کرو گے تو اللہ تعالیٰ تمہاری بات پوری کرے گا۔ اس کے بعد کوئی زیادہ دیر نہیں گزری تھی کہ وہ دشمن کی فوج میں جا گھسے، لڑائی کے بعد جب ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پیش کیا گیا تو ان کے حلق کے اسی مقام پر تیر پیوست تھا جہاں پر انہوں نے اشارہ کیا تھا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا یہ وہی شخص ہے؟ صحابہ کرام نے بتایا کہ جی ہاں یہ وہی شخص ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس نے اللہ تعالیٰ کا وعدہ سچ کر دیا اور اللہ تعالیٰ نے اس کا وعدہ سچ کر دیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود ان کو کفن دیا اور ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لئے یہ دعا مانگی "اے اللہ! تیرا یہ بندہ تیری راہ میں جہاد کرنے کے لئے نکلا تھا، یہ تیری راہ میں شہید ہو گیا ہے اور میں اس کا گواہ ہوں۔

ذِكْرُ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ حِبِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیارے حضرت اسامہ بن زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

6528 – اَخْبَرَنَا اَبُو جَعْفَرٍ الْبَغْدَادِيُّ، ثَنَا اَبُو عُلَاثَةَ، ثَنَا اَبِي، ثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ، ثَنَا اَبُو الْاَسْوَدِ، عَنْ عُرْوَةَ، قَالَ: اُسَامَةُ بْنُ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ بْنِ شَرَاحِيلَ بْنِ كَعْبِ بْنِ عَبْدِالْعُزَّى بْنِ يَزِيدَ بْنِ امْرِءِ الْقَيْسِ الْكَلْبِيِّ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَرَسُولُهُ وَاَخْبَرَنِي بِهٰذَا النَّسَبِ: اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا مُوسَى بْنُ زَكَرِيَّا، ثَنَا شَبَابٌ وَزَادَ فِيهِ، وَاُمُّهُ اُمُّ اَيْمَنَ مَوْلَاةُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاتَ بِالْمَدِينَةِ فِي اٰخِرِ خِلَافَةِ مُعَاوِيَةَ وَهُوَ ابْنُ سِتِّينَ سَنَةً، وَكَانَ يُكَنَّى اَبَا مُحَمَّدٍ

✧✧ حضرت عروہ نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے ''اسامہ بن زید بن حارثہ بن شراحیل بن کعب بن عبدالعزیٰ بن یزید بن امرء القیس کلبی'' اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ان پر اپنی نعمتیں نازل فرمائے۔ احمد بن یعقوب نے موسیٰ بن زکریا کے حوالے سے شباب کے واسطے سے مجھے یہ نسب بیان کیا ہے، اور اس میں اس بات کا بھی اضافہ ہے کہ ان کی والدہ رسول اللہ ﷺ کی آزاد شدہ باندی حضرت اُمّ ایمن تھیں۔ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ ۶۰ برس کی عمر میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی حکومت کے اواخر میں مدینہ منورہ میں فوت ہوئے۔ ان کی کنیت ''ابو محمد'' تھی۔

6529 - اَخْبَرَنَا الشَّيْخُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِالْعَزِيْزِ، ثَنَا مُعَلَّى بْنُ مَهْدِيِّ الْمَوْصِلِيُّ، ثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ اَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَحَبُّ اَهْلِي اِلَيَّ مَنْ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاَنْعَمْتُ عَلَيْهِ اُسَامَةُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6529 – عمر بن أبی مسلمة ضعيف

✧✧ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے پورے گھر میں سب سے زیادہ پیار اس شخص کے ساتھ ہے جس پر میں نے اور اللہ تعالیٰ نے انعام فرمایا ہے اور وہ ''اسامہ'' ہے۔

6530 - حَدَّثَنِيْ عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذٍ الْعَدْلُ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى بْنِ السَّكَنِ، ثَنَا عَفَّانُ، وَحَجَّاجٌ، قَالَا: ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اُسَامَةُ اَحَبُّ النَّاسِ اِلَيَّ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6530 – علی شرط مسلم

✧✧ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اسامہ مجھے ساری دنیا سے زیادہ عزیز ہے۔

6531 - اَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِئٍ، ثَنَا السَّرِيُّ بْنُ خُزَيْمَةَ، ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، ثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِيْنَ، قَالَ: بَلَغَتِ النَّخْلَةُ عَلَى عَهْدِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَلْفَ دِرْهَمٍ، فَعَمَدَ اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ اِلٰى نَخْلَةٍ فَنَقَرَهَا وَاَخْرَجَ جُمَّارَهَا فَاَطْعَمَهَا اُمَّهُ، فَقَالَ لَهُ: مَا حَمَلَكَ عَلٰى هٰذَا؟ وَاَنْتَ تَرَى النَّخْلَةَ قَدْ بَلَغَتْ اَلْفًا، فَقَالَ: اِنَّ اُمِّيْ سَاَلَتْنِيْهِ وَلَا تَسْاَلُنِيْ شَيْئًا اَقْدِرُ عَلَيْهِ اِلَّا اَعْطَيْتُهَا

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6531 – الحديث فيه إرسال

✧✧ محمد بن سیرین فرماتے ہیں: حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے زمانے میں کھجور کے درخت کی قیمت ایک ہزار درہم تک پہنچ گئی تھی، حضرت اسامہ بن زید نے ایک درخت اکھاڑا، اس کی گوند نکال کر اپنی والدہ کو کھلائی، حضرت عثمان نے ان سے پوچھا کہ تم نے یہ درخت کیوں اکھیڑا؟ جبکہ تم جانتے بھی ہو کہ اس کی قیمت ایک ہزار درہم تک ہے۔ انہوں نے کہا: میری

6529:الآحاد والمثانی لابن ابی عاصم - ومن ذكر موالی بنی هاشم اسامة بن زيد بن حارثة يكنى' حديث:418

والدہ نے مجھے کہا تھا، اور میری والدہ مجھ سے جو فرمائش کرے اگر وہ چیز میری استطاعت میں ہو تو میں ان کو ضرور دیتا ہوں۔

6532 - اَخْبَرَنِیْ اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الثَّقَفِيُّ، ثَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ الْحَضْرَمِيُّ، ثنا سَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو الْاَشْعَثِيُّ، ثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ الْحَبْحَابِ، قَالَ: سَمِعْتُ اَشْيَاخَنَا، يَقُوْلُوْنَ: كَانَ نَقْشُ خَاتَمِ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ حِبُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✧✧ ابوبکر بن شعیب بن حجاب اپنے شیوخ کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کی انگوٹھی پر یہ عبارت کندہ تھی ''حب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم'' (یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پیارا)۔

6533 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَنْصُوْرٍ الْقَاضِي، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَلَمَةَ، ثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، اَنْبَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَنْبَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: كَانَ اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ يُخَاطَبُ بِالْاَمِيْرِ حَتّٰى مَاتَ يَقُوْلُوْنَ بَعَثَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6533 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ زہری فرماتے ہیں: حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کی وفات تک لوگ ان کو 'امیر' کہہ کر پکارتے تھے، لوگ کہتے تھے کہ ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ''امیر'' مقرر فرمایا ہے۔

6534 - اَخْبَرَنِیْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّيْدَلَانِيُّ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ الْجُنَيْدِ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ يَزِيدَ الطَّحَّانُ، ثنا عَائِذُ بْنُ حَبِيْبٍ، عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ اَرْطَاةَ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ مِقْسَمٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، قَالَ: كُنْتُ رِدْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَةَ

✧✧ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، میدان عرفات میں، میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری پر بیٹھا تھا۔

6535 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الْبَغْدَادِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، ثنا خَالِدُ الْحَرَّانِيُّ، حَدَّثَنِيْ اَبِی، ثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ، عَنْ صَالِحِ بْنِ اَبِیْ عَرِيبٍ، عَنْ خَلَّادِ بْنِ السَّائِبِ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ فَمَدَحَنِیْ فِی وَجْهِی، فَقَالَ: اِنَّهُ حَمَلَنِیْ اَنْ اَمْدَحَكَ فِی وَجْهِكَ اَنِّی سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: اِذَا مُدِحَ الْمُؤْمِنُ فِی وَجْهِهِ رَبَا الْاِيمَانُ فِی قَلْبِهِ

✧✧ حضرت خلاد بن سائب فرماتے ہیں: میں حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کے پاس گیا، انہوں نے میرے منہ پر میری تعریف کی، اور فرمایا: میں تمہاری تعریف تمہارے منہ پر اس لئے کر رہا ہوں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جب مومن کے سامنے اس کی تعریف کی جائے تو اس کے دل کے اندر ایمان میں اضافہ ہوتا ہے۔

6535: المعجم الكبير للطبرانی - باب' حديث: 427

ذِكْرُ اَبِی رَافِعٍ مَوْلَی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ

رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

6536 – حَدَّثَنِی اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَرْبِیُّ، قَالَ: كَانَ اَبُوْ رَافِعٍ مَوْلَی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ فَلَمَّا اَسْلَمَ الْعَبَّاسُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ وَهَبَهُ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَانَ اسْمُهُ اَسْلَمَ وَيُقَالُ اِبْرَاهِيمُ وَاَسْلَمَ قَبْلَ بَدْرٍ، وَلٰكِنَّهُ كَانَ مُقِيمًا بِمَكَّةَ مَعَ الْعَبَّاسِ، وَمَاتَ بَعْدَ قَتْلِ عُثْمَانَ سَنَةَ خَمْسٍ وَثَلَاثِينَ

✧✧ ابراہیم بن اسحاق حربی کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام حضرت ابورافع، حضرت عباس بن عبدالمطلب کے غلام تھے، جب حضرت عباس رضی اللہ عنہ اسلام لائے تو انہوں نے یہ غلام رسول اللہ ﷺ کو تحفہ میں دے دیا، ان کا اصل نام ''اسلم'' ہے۔ بعض مؤرخین کا کہنا ہے کہ ان کا نام ''ابراہیم'' ہے۔ آپ جنگ بدر سے پہلے اسلام لائے تھے، لیکن حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے ہمراہ مکہ شریف میں ہی مقیم تھے، حضرت عثمان کی شہادت کے بعد سن ۳۵ ہجری میں ان کا انتقال ہوا۔

6537 – اَخْبَرَنِی اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الْمُزَنِیُّ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ نَجْدَةَ، ثَنَا يَحْيَی بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالْحَمِيدِ، ثَنَا قَيْسُ بْنُ الرَّبِيعِ، عَنْ اَبِی خَالِدٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ، مَوْلَی عَلِیٍّ، عَنْ اَبِی رَافِعٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: بَعَثَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اِلَی الْيَمَنِ فَعَقَدَ لَهُ لِوَاءً فَلَمَّا مَضَی، قَالَ: يَا اَبَا رَافِعٍ، الْحَقْهُ وَلَا تَدْعُهُ مِنْ خَلْفِهِ، وَلْيَقِفْ وَلَا يَلْتَفِتْ حَتّٰی اَجِيئَهُ فَاَتَاهُ فَاَوْصَاهُ بِاَشْيَاءَ، فَقَالَ: يَا عَلِیُّ، لَاَنْ يَهْدِیَ اللّٰهُ عَلَی يَدَيْكَ رَجُلًا خَيْرٌ لَكَ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ

✧✧ حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یمن کی جانب روانہ فرمایا اور علم بھی ان کو عطا فرمایا، جب آپ روانہ ہوئے تو (مجھے) فرمایا: اے ابورافع! اس کے ساتھ شامل ہو جا اور اس کو چھوڑ کر الگ نہ ہونا، اسی کے ساتھ رہنا، اِدھر اُدھر متوجہ نہیں ہونا یہاں تک کہ میں ان کے پاس آجاؤں، پھر حضور ﷺ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے اور ان کو بھی کچھ نصیحتیں فرمائیں، پھر فرمایا: اے علی! تمہارے ذریعے اللہ تعالیٰ کسی شخص کو ہدایت عطا فرما دے، یہ تیرے لئے دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔

6538 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، اَنْبَاَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالْحَكَمِ، اَنْبَاَ ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِی عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، اَنَّ بُكَيْرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْاَشَجِّ، حَدَّثَهُ، اَنَّ الْحَسَنَ بْنَ عَلِیِّ بْنِ اَبِی رَافِعٍ، حَدَّثَهُ، اَنَّ اَبَا رَافِعٍ، اَخْبَرَهُ اَنَّهُ اَقْبَلَ بِكِتَابٍ مِنْ قُرَيْشٍ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: فَلَمَّا اَدَّيْتُ الْكِتَابَ اُلْقِیَ فِی قَلْبِیَ الْاِسْلَامُ، فَقُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنِّی وَاللّٰهِ لَا اَرْجِعُ اِلَيْهِمْ اَبَدًا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنِّی لَا اَخِيسُ بِالْعَهْدِ وَلَا اَحْبِسُ الْبُرُدَ، وَلٰكِنِ ارْجِعْ اِلَيْهِمْ، فَاِنْ كَانَ فِی قَلْبِكَ الَّذِی فِی قَلْبِكَ الْآنَ فَارْجِعْ قَالَ: فَرَجَعْتُ اِلَيْهِمْ، ثُمَّ اَقْبَلْتُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَسْلَمْتُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6538 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں قریش کا ایک خط لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا، آپ فرماتے ہیں: جب میں نے وہ خط رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سپرد کردیا تو میرے دل میں اسلام کی محبت پیدا ہوگئی، میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، میں کبھی بھی اُن لوگوں کی طرف لوٹ کرنہیں جاؤں گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں وعدہ خلافی نہیں کرسکتا اورکسی کے سفیر کو اپنے پاس نہیں روک سکتا، اس لئے تم واپس ان لوگوں میں جاؤ، اگر وہاں جاکر بھی تمہارے جذبات یہی رہے تولوٹ آنا، آپ فرماتے ہیں: میں اپنی قوم میں لوٹ کرگیا، اس کے بعد دوبارہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوکر مشرف باسلام ہوگیا۔[1]

ذِكْرُ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

6539 – حَدَّثَنِي اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ، ثَنَا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ، قَالَ: وَسَلْمَانُ الْفَارِسِيُّ يُكَنّٰى اَبَا عَبْدِاللّٰهِ كَانَ وَلَاؤُهُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَلْمَانُ مِنَّا اَهْلَ الْبَيْتِ .

✧✧ مصعب بن عبداللہ فرماتے ہیں: حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کی کنیت ''ابوعبداللہ'' ہے۔ ان کی ولاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے تھی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے بارے میں فرمایا تھا ''سلمان میرے گھر کا ہی ایک فرد ہے۔

6540 – اَخْبَرَنِي اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا مُوسَى بْنُ زَكَرِيَّا، ثَنَا شِهَابٌ، قَالَ: مَاتَ سَلْمَانُ الْفَارِسِيُّ سَنَةَ سَبْعٍ وَثَلَاثِيْنَ

✧✧ شہاب کہتے ہیں: حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کا انتقال ۳۷ ہجری کو ہوا۔

6541 – حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذٍ الْعَدْلُ، ثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اِسْحَاقَ الْقَاضِيْ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ، وَاِسْمَاعِيلُ بْنُ اَبِي اُوَيْسٍ، قَالَا: ثَنَا ابْنُ اَبِي فُدَيْكٍ، عَنْ كَثِيْرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ الْمُزَنِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَّ الْخَنْدَقَ عَامَ حَرْبِ الْاَحْزَابِ حَتّٰى بَلَغَ الْمَذَاحِجَ، فَقَطَعَ لِكُلِّ عَشَرَةٍ اَرْبَعِيْنَ ذِرَاعًا فَاحْتَجَّ الْمُهَاجِرُوْنَ سَلْمَانُ مِنَّا، وَقَالَتِ الْاَنْصَارُ: سَلْمَانُ مِنَّا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

[1] (اس حدیث کے الفاظ میں اختلاف ہے، مسند امام احمد بن حنبل میں اس حدیث میں ولا اخیس البرد کی بجائے ولا احبس البرد کے الفاظ ہیں، مسند امام احمد بن حنبل حدیث نمبر ۲۳۸۵۷) اور سنن ابی داؤد میں بھی یہی الفاظ ہیں، سنن ابی داؤد جلد ۲، صفحہ ۸۲، حدیث نمبر ۲۷۵۸) سنن نسائی (حدیث نمبر ۸۶۲۱) میں بھی ''ولا احبس البرد'' کے ہی الفاظ ہیں۔ شرح معانی الآثار (حدیث نمبر ۵۴۴۸) میں بھی یہی الفاظ ہیں۔ اس سے سمجھ میں آتا ہے کہ المستدرک میں کتابت کی کوئی غلطی موجود ہے، اوراصل لفظ ''لا اخیس'' نہیں بلکہ ''لا احبس'' ہے۔ شفیق)

6539:المعجم الكبير للطبرانی - من اسمه سهل' سلمان الفارسی يكنى ابا عبد الله رضی الله عنه - حديث:5905

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَلْمَانُ مِنَّا اَهْلَ الْبَيْتِ

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 6541 – سنده ضعيف

✧✧ کثیر بن عبداللہ المزنی اپنے والد سے، وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جنگ احزاب کے موقع پر خندق کھودنے کے لئے نشان لگایا، یہ نشان مقام مذاج تک پہنچا، پھر آپ ﷺ نے ہر آدمی کو ۴۰ گز خندق کھودنے کا کام سپرد کیا، (اس موقع پر مجھے اپنے ساتھ شامل کرنے کے سلسلہ میں انصار ومہاجرین کا آپس میں اختلاف ہوگیا) مہاجرین کہہ رہے تھے کہ یہ ہم میں سے ہیں اور انصار کہہ رہے تھے کہ ہم میں سے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سلمان میرے گھر کا فرد ہے۔

6542 – اَخْبَرَنَا الشَّيْخُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِالْعَزِيزِ، ثَنَا مُعَلَّى بْنُ مَهْدِيٍّ الْمَوْصِلِيُّ، ثنا عِمْرَانُ بْنُ خَالِدٍ الْخُزَاعِيُّ الْبُنَانِيُّ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: دَخَلَ سَلْمَانُ الْفَارِسِيُّ عَلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَهُوَ مُتَّكِءٌ عَلَى وِسَادَةٍ فَاَلْقَاهَا لَهُ، فَقَالَ سَلْمَانُ: صَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ فَقَالَ عُمَرُ: حَدِّثْنَا يَا اَبَا عَبْدِاللّٰهِ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُتَّكِءٌ عَلَى وِسَادَةٍ فَاَلْقَاهَا اِلَيَّ ثُمَّ قَالَ لِي: يَا سَلْمَانُ، مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَدْخُلُ عَلَى اَخِيهِ الْمُسْلِمِ فَيُلْقِي لَهُ وِسَادَةً اِكْرَامًا لَهُ اِلَّا غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ، حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس گئے، اس وقت حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ تکئے کے ساتھ ٹیک لگائے ہوئے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے وہ تکیہ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کو پیش کردیا۔ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ اور اس کے رسول نے سچ فرمایا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ابوعبداللہ! آپ مجھے کوئی حدیث سنائیے، انہوں نے فرمایا: میں رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا، رسول اللہ ﷺ تکئے پر ٹیک لگائے ہوئے تھے، آپ ﷺ نے وہ تکیہ مجھے دیا اور فرمایا: اے سلمان! جب کوئی مسلمان اپنے مسلمان بھائی کے پاس جائے اور میزبان اپنے مہمان کے احترام میں اس کو تکیہ پیش کرے، اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرما دیتا ہے۔

6543 – حَدَّثَنَا اَبُو الْفَضْلِ الْحَسَنُ بْنُ يَعْقُوْبَ بْنِ يُوسُفَ الْعَدْلُ، مِنْ اَصْلِ كِتَابِهِ، ثنا اَبُوْ بَكْرٍ يَحْيَى بْنُ اَبِي طَالِبٍ بِبَغْدَادَ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ، ثَنَا حَاتِمُ بْنُ اَبِي صَغِيرَةَ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ صُوحَانَ، اَنَّ رَجُلَيْنِ مِنْ اَهْلِ الْكُوفَةِ كَانَا صَدِيقَيْنِ لِزَيْدِ بْنِ صُوحَانَ اَتَيَاهُ لِيُكَلِّمَ لَهُمَا سَلْمَانَ اَنْ يُحَدِّثَهُمَا حَدِيثَهُ كَيْفَ كَانَ اِسْلَامُهُ فَاَقْبَلَا مَعَهُ حَتّٰى لَقُوا سَلْمَانَ، وَهُوَ بِالْمَدَائِنِ اَمِيرًا عَلَيْهَا، وَاِذَا هُوَ عَلَى كُرْسِيٍّ قَاعِدٍ، وَاِذَا خُوصٌ بَيْنَ يَدَيْهِ وَهُوَ يُسَفِّهُ، قَالَا: فَسَلَّمْنَا وَقَعَدْنَا، فَقَالَ لَهُ زَيْدٌ: يَا اَبَا عَبْدِاللّٰهِ، اِنَّ هٰذَيْنِ لِي صَدِيقَانِ وَلَهُمَا اَخٌ، وَقَدْ اَحَبَّا اَنْ يَسْمَعَا حَدِيثَكَ كَيْفَ كَانَ بَدْءُ اِسْلَامِكَ؟ قَالَ: فَقَالَ سَلْمَانُ: كُنْتُ يَتِيمًا مِنْ رَامَ هُرْمُزَ، وَكَانَ ابْنُ

6542: المعجم الاوسط للطبرانی - باب الالف' من اسمه احمد - حديث: 1592' المعجم الكبير للطبرانی - من اسمه سهل' ما اسند سلمان - انس بن مالك' حديث: 5942

دِهْقَانَ رَامَ هُرْمُزَ يَخْتَلِفُ اِلٰى مُعَلِّمٍ يُعَلِّمُهُ، فَلَزِمْتُهُ لَاَكُونَ فِي كَنَفِهِ، وَكَانَ لِي اَخٌ اَكْبَرُ مِنِّي وَكَانَ مُسْتَغْنِيًا بِنَفْسِهِ، وَكُنْتُ غُلَامًا قَصِيرًا، وَكَانَ اِذَا قَامَ مِنْ مَجْلِسِهِ تَفَرَّقَ مَنْ يُحَفِّظُهُمْ، فَاِذَا تَفَرَّقُوا خَرَجَ فَيَضَعُ بِثَوْبِهِ، ثُمَّ صَعِدَ الْجَبَلَ، وَكَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ غَيْرَ مَرَّةٍ مُتَنَكِّرًا، قَالَ: فَقُلْتُ لَهُ: اِنَّكَ تَفْعَلُ كَذَا وَكَذَا، فَلِمَ لَا تَذْهَبُ بِي مَعَكَ؟ قَالَ: اَنْتَ غُلَامٌ، وَاَخَافُ اَنْ يَظْهَرَ مِنْكَ شَيْءٌ، قَالَ: قُلْتُ: لَا تَخَفْ، قَالَ: فَاِنَّ فِي هٰذَا الْجَبَلِ قَوْمًا فِي بِرْطِيلِهِمْ لَهُمْ عِبَادَةٌ، وَلَهُمْ صَلَاحٌ يَذْكُرُونَ اللّٰهَ تَعَالٰى، وَيَذْكُرُونَ الْاٰخِرَةَ، وَيَزْعُمُونَنَا عَبَدَةَ النِّيرَانِ، وَعَبَدَةَ الْاَوْثَانِ، وَاَنَا عَلٰى دِينِهِمْ، قَالَ: قُلْتُ فَاذْهَبْ بِي مَعَكَ اِلَيْهِمْ، قَالَ: لَا اَقْدِرُ عَلٰى ذٰلِكَ حَتّٰى اَسْتَامِرُهُمْ، وَاَنَا اَخَافُ اَنْ يَظْهَرَ مِنْكَ شَيْءٌ، فَيَعْلَمَ اَبِي فَيُقْتَلُ الْقَوْمَ فَيَكُونُ هَلَاكُهُمْ عَلٰى يَدِي، قَالَ: قُلْتُ: لَنْ يَظْهَرَ مِنِّي ذٰلِكَ، فَاسْتَامِرْهُمْ، فَاَتَاهُمْ، فَقَالَ: غُلَامٌ عِنْدِي يَتِيمٌ فَاَحَبَّ اَنْ يَاْتِيَكُمْ وَيَسْمَعَ كَلَامَكُمْ، قَالُوا: اِنْ كُنْتَ تَثِقُ بِهِ، قَالَ: اَرْجُو اَنْ لَّا يَجِيءَ مِنْهُ اِلَّا مَا اُحِبُّ، قَالُوا: فَجِيءَ بِهِ، فَقَالَ لِي: لَقَدِ اسْتَاْذَنْتُ فِي اَنْ تَجِيءَ مَعِي، فَاِذَا كَانَتِ السَّاعَةُ الَّتِي رَاَيْتَنِي اَخْرُجُ فِيهَا فَاْتِنِي، وَلَا يَعْلَمُ بِكَ اَحَدٌ، فَاِنَّ اَبِي اِنْ عَلِمَ بِهِمْ قَتَلَهُمْ، قَالَ: فَلَمَّا كَانَتِ السَّاعَةُ الَّتِي يَخْرُجُ تَبِعْتُهُ فَصَعِدْنَا الْجَبَلَ، فَانْتَهَيْنَا اِلَيْهِمْ، فَاِذَا هُمْ فِي بِرْطِيلِهِمْ قَالَ عَلِيٌّ: وَاُرَاهُ، قَالَ: وَهُمْ سِتَّةٌ اَوْ سَبْعَةٌ، قَالَ:، وَكَاَنَّ الرُّوحَ قَدْ خَرَجَ مِنْهُمْ مِنَ الْعِبَادَةِ يَصُومُونَ النَّهَارَ، وَيَقُومُونَ اللَّيْلَ، وَيَاْكُلُونَ عِنْدَ السَّحَرِ، مَا وَجَدُوا، فَقَعَدْنَا اِلَيْهِمْ، فَاَثْنَى الدِّهْقَانُ عَلٰى خَيْرٍ، فَتَكَلَّمُوا، فَحَمِدُوا اللّٰهَ، وَاَثْنَوْا عَلَيْهِ، وَذَكَرُوا مَنْ مَضٰى مِنَ الرُّسُلِ وَالْاَنْبِيَاءِ حَتّٰى خَلَصُوا اِلٰى ذِكْرِ عِيسَى بْنِ مَرْيَمَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ، فَقَالُوا: بَعَثَ اللّٰهُ تَعَالٰى عِيسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ رَسُولًا وَسَخَّرَ لَهُ مَا كَانَ يَفْعَلُ مِنْ اِحْيَاءِ الْمَوْتٰى، وَخَلْقِ الطَّيْرِ، وَاِبْرَاءِ الْاَكْمَهِ، وَالْاَبْرَصِ، وَالْاَعْمٰى، فَكَفَرَ بِهٖ قَوْمٌ وَتَبِعَهُ قَوْمٌ، وَاِنَّمَا كَانَ عَبْدَ اللّٰهِ وَرَسُولَهُ ابْتَلٰى بِهٖ خَلْقَهُ، قَالَ: وَقَالُوا قَبْلَ ذٰلِكَ: يَا غُلَامُ، اِنَّ لَكَ لَرَبًّا، وَاِنَّ لَكَ مَعَادًا، وَاِنَّ بَيْنَ يَدَيْكَ جَنَّةً وَنَارًا، اِلَيْهِمَا تَصِيرُونَ، وَاِنَّ هٰؤُلَاءِ الْقَوْمَ الَّذِينَ يَعْبُدُونَ النِّيرَانَ اَهْلُ كُفْرٍ وَضَلَالَةٍ لَا يَرْضَى اللّٰهُ مَا يَصْنَعُونَ وَلَيْسُوا عَلٰى دِينٍ، فَلَمَّا حَضَرَتِ السَّاعَةُ الَّتِي يَنْصَرِفُ فِيهَا الْغُلَامُ انْصَرَفَ وَانْصَرَفْتُ مَعَهُ، ثُمَّ غَدَوْنَا اِلَيْهِمْ فَقَالُوا مِثْلَ ذٰلِكَ وَاَحْسَنَ، وَلَزِمْتُهُمْ فَقَالُوا لِي يَا سَلْمَانُ: اِنَّكَ غُلَامٌ، وَاِنَّكَ لَا تَسْتَطِيعُ اَنْ تَصْنَعَ كَمَا نَصْنَعُ فَصَلِّ وَنَمْ وَكُلْ وَاشْرَبْ، قَالَ: فَاطَّلَعَ الْمَلِكُ عَلٰى صَنِيعِ ابْنِهٖ فَرَكِبَ فِي الْخَيْلِ حَتّٰى اَتَاهُمْ فِي بِرْطِيلِهِمْ، فَقَالَ: يَا هٰؤُلَاءِ، قَدْ جَاوَرْتُمُونِي فَاَحْسَنْتُ جِوَارَكُمْ، وَلَمْ تَرَوْا مِنِّي سُوءًا فَعَمَدْتُمْ اِلَى ابْنِي فَاَفْسَدْتُمُوهُ عَلَيَّ قَدْ اَجَّلْتُكُمْ ثَلَاثًا، فَاِنْ قَدَرْتُ عَلَيْكُمْ بَعْدَ ثَلَاثٍ اَحْرَقْتُ عَلَيْكُمْ بِرْطِيلَكُمْ هٰذَا، فَالْحَقُوا بِبِلَادِكُمْ، فَاِنِّي اَكْرَهُ اَنْ يَكُونَ مِنِّي اِلَيْكُمْ سُوءٌ، قَالُوا: نَعَمْ، مَا تَعَمَّدْنَا مَسَاءَتَكَ، وَلَا اَرَدْنَا اِلَّا الْخَيْرَ، فَكَفَّ ابْنُهُ عَنْ اِتْيَانِهِمْ . فَقُلْتُ لَهُ: اتَّقِ اللّٰهَ، فَاِنَّكَ تَعْرِفُ اَنَّ هٰذَا الدِّينَ دِينُ اللّٰهِ، وَاَنَّ اَبَاكَ وَنَحْنُ عَلٰى غَيْرِ دِينٍ اِنَّمَا هُمْ عَبَدَةُ النَّارِ لَا يَعْبُدُونَ اللّٰهَ، فَلَا تَبِعْ اٰخِرَتَكَ بِدِينِ غَيْرِكَ، قَالَ: يَا سَلْمَانُ، هُوَ كَمَا تَقُولُ: وَاِنَّمَا اَتَخَلَّفُ عَنِ الْقَوْمِ بَغْيًا عَلَيْهِمْ اِنْ تَبِعْتُ الْقَوْمَ طَلَبَنِي اَبِي فِي الْجَبَلِ وَقَدْ

خَرَجَ فِي إِتْيَانِي إِيَّاهُمْ حَتَّى طَرَدَهُمْ، وَقَدْ أَعْرِفُ أَنَّ الْحَقَّ فِي أَيْدِيهِمْ فَأَتَيْتُهُمْ فِي الْيَوْمِ الَّذِي أَرَادُوا أَنْ يَرْتَحِلُوا فِيهِ، فَقَالُوا: يَا سَلْمَانُ: قَدْ كُنَّا نَحْذَرُ مَكَانَ مَا رَأَيْتَ فَاتَّقِ اللَّهَ تَعَالَى وَاعْلَمْ أَنَّ الدِّينَ مَا أَوْصَيْنَاكَ بِهِ، وَأَنَّ هَؤُلَاءِ عَبَدَةُ النِّيرَانِ لَا يَعْرِفُونَ اللَّهَ تَعَالَى وَلَا يَذْكُرُونَهُ، فَلَا يَخْدَعَنَّكَ أَحَدٌ عَنْ دِينِكَ قُلْتُ: مَا أَنَا بِمُفَارِقِكُمْ، قَالُوا: أَنْتَ لَا تَقْدِرُ أَنْ تَكُونَ مَعَنَا نَحْنُ نَصُومُ النَّهَارَ، وَنَقُومُ اللَّيْلَ وَنَأْكُلُ عِنْدَ السَّحَرِ مَا أَصَبْنَا وَأَنْتَ لَا تَسْتَطِيعُ ذَلِكَ، قَالَ: فَقُلْتُ: لَا أُفَارِقُكُمْ، قَالُوا: أَنْتَ أَعْلَمُ وَقَدْ أَعْلَمْنَاكَ حَالَنَا، فَإِذَا أَتَيْتَ خُذْ مِقْدَارَ حِمْلٍ يَكُونُ مَعَكَ شَيْءٌ تَأْكُلُهُ، فَإِنَّكَ لَا تَسْتَطِيعُ مَا نَسْتَطِيعُ بِحَقٍّ قَالَ: فَفَعَلْتُ وَلَقِيَنَا أَخِي فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ، ثُمَّ أَتَيْتُهُمْ يَمْشُونَ وَأَمْشِي مَعَهُمْ فَرَزَقَ اللَّهُ السَّلَامَةَ حَتَّى قَدِمْنَا الْمَوْصِلَ فَأَتَيْنَا بِيعَةً بِالْمَوْصِلِ، فَلَمَّا دَخَلُوا احْتَفُّوا بِهِمْ وَقَالُوا: أَيْنَ كُنْتُمْ؟ قَالُوا: كُنَّا فِي بِلَادٍ لَا يَذْكُرُونَ اللَّهَ تَعَالَى فِيهَا عَبَدَةُ النِّيرَانِ، وَكُنَّا نَعْبُدُ اللَّهَ فَطَرَدُونَا، فَقَالُوا: مَا هَذَا الْغُلَامُ؟ فَطَفِقُوا يُثْنُونَ عَلَيَّ، وَقَالُوا: صَحِبَنَا مِنْ تِلْكَ الْبِلَادِ فَلَمْ نَرَ مِنْهُ إِلَّا خَيْرًا، قَالَ سَلْمَانُ فَوَاللَّهِ: إِنَّهُمْ لَكَذَلِكَ إِذَا طَلَعَ عَلَيْهِمْ رَجُلٌ مِنْ كَهْفِ جَبَلٍ، قَالَ: فَجَاءَ حَتَّى سَلَّمَ وَجَلَسَ فَحَفُّوا بِهِ وَعَظَّمُوهُ أَصْحَابِي الَّذِينَ كُنْتُ مَعَهُمْ وَأَحْدَقُوا بِهِ، فَقَالَ: أَيْنَ كُنْتُمْ؟ فَأَخْبَرُوهُ، فَقَالَ: مَا هَذَا الْغُلَامُ مَعَكُمْ؟ فَأَثْنَوْا عَلَيَّ خَيْرًا وَأَخْبَرُوهُ بِاتِّبَاعِي إِيَّاهُمْ، وَلَمْ أَرَ مِثْلَ إِعْظَامِهِمْ إِيَّاهُ، فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ، ثُمَّ ذَكَرَ مَنْ أَرْسَلَ مِنْ رُسُلِهِ وَأَنْبِيَائِهِ وَمَا لَقُوا، وَمَا صُنِعَ بِهِ وَذَكَرَ " مَوْلِدَ عِيسَى بْنِ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، وَأَنَّهُ وُلِدَ بِغَيْرِ ذَكَرٍ فَبَعَثَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ رَسُولًا، وَأَحْيَا عَلَى يَدَيْهِ الْمَوْتَى، وَأَنَّهُ يَخْلُقُ مِنَ الطِّينِ كَهَيْئَةِ الطَّيْرِ، فَيَنْفُخُ فِيهِ فَيَكُونُ طَيْرًا بِإِذْنِ اللَّهِ وَأَنْزَلَ عَلَيْهِ الْإِنْجِيلَ وَعَلَّمَهُ التَّوْرَاةَ، وَبَعَثَهُ رَسُولًا إِلَى بَنِي إِسْرَائِيلَ فَكَفَرَ بِهِ قَوْمٌ وَآمَنَ بِهِ قَوْمٌ، وَذَكَرَ بَعْضَ مَا لَقِيَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ، وَأَنَّهُ كَانَ عَبْدَ اللَّهِ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِ فَشَكَرَ ذَلِكَ لَهُ وَرَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَتَّى قَبَضَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَهُوَ يَعِظُهُمْ وَيَقُولُ: اتَّقُوا اللَّهَ وَالْزَمُوا مَا جَاءَ بِهِ عِيسَى عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ، وَلَا تُخَالِفُوا فَيُخَالَفُ بِكُمْ، ثُمَّ قَالَ: مَنْ أَرَادَ أَنْ يَأْخُذَ مِنْ هَذَا شَيْئًا، فَلْيَأْخُذْ فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَقُومُ فَيَأْخُذُ الْجَرَّةَ مِنَ الْمَاءِ وَالطَّعَامِ فَقَامَ أَصْحَابِي الَّذِينَ جِئْتُ مَعَهُمْ فَسَلَّمُوا عَلَيْهِ وَعَظَّمُوهُ وَقَالَ لَهُمْ: الْزَمُوا هَذَا الدِّينَ وَإِيَّاكُمْ أَنْ تَفَرَّقُوا وَاسْتَوْصُوا بِهَذَا الْغُلَامِ خَيْرًا، وَقَالَ لِي: يَا غُلَامُ هَذَا دِينُ اللَّهِ الَّذِي تَسْمَعُنِي أَقُولُهُ وَمَا سِوَاهُ الْكُفْرُ، قَالَ: قُلْتُ: مَا أَنَا بِمُفَارِقِكَ، قَالَ: إِنَّكَ لَا تَسْتَطِيعُ أَنْ تَكُونَ مَعِي إِنِّي لَا أَخْرُجُ مِنْ كَهْفِي هَذَا إِلَّا كُلَّ يَوْمِ أَحَدٍ، وَلَا تَقْدِرُ عَلَى الْكَيْنُونَةِ مَعِي، قَالَ: وَأَقْبَلَ عَلَى أَصْحَابِهِ، فَقَالُوا: يَا غُلَامُ، إِنَّكَ لَا تَسْتَطِيعُ أَنْ تَكُونَ مَعَهُ، قُلْتُ: مَا أَنَا بِمُفَارِقِكَ، قَالَ لَهُ أَصْحَابُهُ: يَا فُلَانُ، إِنَّ هَذَا غُلَامٌ وَيُخَافُ عَلَيْهِ، فَقَالَ لِي: أَنْتَ أَعْلَمُ، قُلْتُ: فَإِنِّي لَا أُفَارِقُكَ، فَبَكَى أَصْحَابِي الْأَوَّلُونَ الَّذِينَ كُنْتُ مَعَهُمْ عِنْدَ فِرَاقِهِمْ إِيَّايَ. فَقَالَ: يَا غُلَامُ، خُذْ مِنْ هَذَا الطَّعَامِ مَا تَرَى أَنَّهُ يَكْفِيكَ إِلَى الْأَحَدِ الْآخَرِ، وَخُذْ مِنَ الْمَاءِ مَا تَكْتَفِي بِهِ، فَفَعَلْتُ فَمَا رَأَيْتُهُ نَائِمًا وَلَا طَاعِمًا إِلَّا رَاكِعًا وَسَاجِدًا إِلَى الْأَحَدِ الْآخَرِ، فَلَمَّا أَصْبَحْنَا، قَالَ لِي: خُذْ جَرَّتَكَ هَذِهِ وَانْطَلِقْ فَخَرَجْتُ مَعَهُ أَتْبَعُهُ حَتَّى

انْتَهَيْنَا إِلَى الصَّخْرَةِ، وَإِذَا هُمْ قَدْ خَرَجُوا مِنْ تِلْكَ الْجِبَالِ يَنْتَظِرُونَ خُرُوجَهُ فَقَعَدُوا وَعَادَ فِي حَدِيثِهِ نَحْوَ الْمَرَّةِ الْأُولَى، فَقَالَ: الْزَمُوا هٰذَا الدِّينَ وَلَا تَفَرَّقُوا، وَاذْكُرُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوا اَنَّ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ عَلَيْهِمَا الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ كَانَ عَبْدَ اللّٰهِ تَعَالَى اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ، ثُمَّ ذَكَرَنِي، فَقَالُوا لَهُ: يَا فُلَانُ كَيْفَ وَجَدْتَ هٰذَا الْغُلَامَ؟ فَاَثْنَى عَلَيَّ، وَقَالَ خَيْرًا: فَحَمِدُوا اللّٰهَ تَعَالَى، وَإِذَا خُبْزٌ كَثِيرٌ، وَمَاءٌ كَثِيرٌ فَاَخَذُوا وَجَعَلَ الرَّجُلُ يَاْخُذُ مَا يَكْتَفِي بِهِ، وَفَعَلْتُ فَتَفَرَّقُوا فِي تِلْكَ الْجِبَالِ وَرَجَعَ اِلَى كَهْفِهِ وَرَجَعْتُ مَعَهُ فَلَبِثْنَا مَا شَاءَ اللّٰهُ يَخْرُجُ فِي كُلِّ يَوْمِ اَحَدٍ، وَيَخْرُجُونَ مَعَهُ وَيَحُفُّونَ بِهِ وَيُوصِيهِمْ بِمَا كَانَ يُوصِيهِمْ بِهِ فَخَرَجَ فِي اَحَدٍ، فَلَمَّا اجْتَمَعُوا حَمِدَ اللّٰهَ تَعَالَى وَوَعَظَهُمْ وَقَالَ: مِثْلَ مَا كَانَ يَقُولُ لَهُمْ، ثُمَّ قَالَ لَهُمْ اٰخِرَ ذٰلِكَ: يَا هٰؤُلَاءِ اِنَّهُ قَدْ كَبِرَ سِنِّي، وَرَقَّ عَظْمِي، وَقَرُبَ اَجَلِي، وَاَنَّهُ لَا عَهْدَ لِي بِهٰذَا الْبَيْتِ مُنْذُ كَذَا وَكَذَا، وَلَا بُدَّ مِنْ اِتْيَانِهِ فَاسْتَوْصُوا بِهٰذَا الْغُلَامِ خَيْرًا، فَاِنِّي رَاَيْتُهُ لَا بَاْسَ بِهِ، قَالَ: فَجَزِعَ الْقَوْمُ فَمَا رَاَيْتُ مِثْلَ جَزَعِهِمْ، وَقَالُوا: يَا فُلَانُ، اَنْتَ كَبِيرٌ فَاَنْتَ وَحْدَكَ، وَلَا نَاْمَنُ مِنْ اَنْ يُصِيبَكَ شَيْءٌ يُسَاعِدُكَ اَحْوَجُ مَا كُنَّا اِلَيْكَ، قَالَ: لَا تُرَاجِعُونِي، لَا بُدَّ مِنَ اتِّبَاعِهِ، وَلٰكِنِ اسْتَوْصُوا بِهٰذَا الْغُلَامِ خَيْرًا وَافْعَلُوا وَافْعَلُوا، قَالَ: فَقُلْتُ: مَا اَنَا بِمُفَارِقِكَ، قَالَ: يَا سَلْمَانُ قَدْ رَاَيْتَ حَالِي وَمَا كُنْتُ عَلَيْهِ وَلَيْسَ هٰذَا كَذٰلِكَ اَنَا اَمْشِي اَصُومُ النَّهَارَ وَاَقُومُ اللَّيْلَ، وَلَا اَسْتَطِيعُ اَنْ اَحْمِلَ مَعِي زَادًا وَلَا غَيْرَهُ وَاَنْتَ لَا تَقْدِرُ عَلَى هٰذَا قُلْتُ مَا اَنَا بِمُفَارِقِكَ، قَالَ: اَنْتَ اَعْلَمُ، قَالَ: فَقَالُوا: يَا فُلَانُ، فَاِنَّا نَخَافُ عَلَى هٰذَا الْغُلَامِ، قَالَ: فَهُوَ اَعْلَمُ قَدْ اَعْلَمْتُهُ الْحَالَ وَقَدْ رَاَى مَا كَانَ قَبْلَ هٰذَا قُلْتُ: لَا اُفَارِقُكَ، قَالَ: فَبَكَوْا وَوَدَّعُوهُ وَقَالَ لَهُمْ: اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُونُوا عَلَى مَا اَوْصَيْتُكُمْ بِهِ فَاِنْ اَعِشْ فَعَلَيَّ اَرْجِعُ اِلَيْكُمْ، وَاِنْ مِتُّ فَاِنَّ اللّٰهَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ وَخَرَجَ وَخَرَجْتُ مَعَهُ، وَقَالَ لِي: اَحْمِلْ مَعَكَ مِنْ هٰذَا الْخُبْزِ شَيْئًا تَاْكُلُهُ فَخَرَجَ وَخَرَجْتُ مَعَهُ يَمْشِي وَاتَّبَعْتُهُ يَذْكُرُ اللّٰهَ تَعَالَى وَلَا يَلْتَفِتُ وَلَا يَقِفُ عَلَى شَيْءٍ حَتّٰى اِذَا اَمْسَيْنَا، قَالَ: يَا سَلْمَانُ، صَلِّ اَنْتَ وَنَمْ وَكُلْ وَاشْرَبْ ثُمَّ قَامَ وَهُوَ يُصَلِّي حَتّٰى انْتَهَيْنَا اِلٰى بَيْتِ الْمَقْدِسِ، وَكَانَ لَا يَرْفَعُ طَرْفَهُ اِلَى السَّمَاءِ حَتّٰى اَتَيْنَا اِلٰى بَابِ الْمَسْجِدِ، وَاِذَا عَلَى الْبَابِ مُقْعَدٌ، فَقَالَ: يَا عَبْدَ اللّٰهِ، قَدْ تَرَى حَالِي فَتَصَدَّقْ عَلَيَّ بِشَيْءٍ فَلَمْ يَلْتَفِتْ اِلَيْهِ وَدَخَلَ الْمَسْجِدَ وَدَخَلْتُ مَعَهُ فَجَعَلَ يَتَبَّعُ اَمْكِنَةً مِنَ الْمَسْجِدِ فَصَلَّى فِيهَا، فَقَالَ: يَا سَلْمَانُ اِنِّي لَمْ اَنَمْ مُنْذُ كَذَا وَكَذَا وَلَمْ اَجِدْ طَعْمَ النَّوْمِ، فَاِنْ فَعَلْتَ اَنْ تُوقِظَنِي اِذَا بَلَغَ الظِّلُّ مَكَانَ كَذَا وَكَذَا نِمْتُ، فَاِنِّي اُحِبُّ اَنْ اَنَامَ فِي هٰذَا الْمَسْجِدِ وَاِلَّا لَمْ اَنَمْ، قَالَ: قُلْتُ فَاِنِّي اَفْعَلُ، قَالَ: فَاِذَا بَلَغَ الظِّلُّ مَكَانَ كَذَا وَكَذَا فَاَيْقِظْنِي اِذَا غَلَبَتْنِي عَيْنِي فَنَامَ فَقُلْتُ فِي نَفْسِي: هٰذَا لَمْ يَنَمْ مُذْ كَذَا وَكَذَا وَقَدْ رَاَيْتُ بَعْضَ ذٰلِكَ لَاَدَعَنَّهُ يَنَامُ حَتّٰى يَشْتَفِيَ مِنَ النَّوْمِ، قَالَ: وَكَانَ فِيمَا يَمْشِي وَاَنَا مَعَهُ يُقْبِلُ عَلَيَّ فَيَعِظُنِي وَيُخْبِرُنِي اَنَّ لِي رَبًّا وَاَنَّ بَيْنَ يَدَيَّ جَنَّةً وَنَارًا وَحِسَابًا وَيُعَلِّمُنِي وَيُذَكِّرُنِي نَحْوَ مَا يُذَكِّرُ الْقَوْمَ يَوْمَ الْاَحَدِ حَتّٰى قَالَ فِيمَا يَقُولُ: يَا سَلْمَانُ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ سَوْفَ يَبْعَثُ رَسُولًا اسْمُهُ اَحْمَدُ يَخْرُجُ بِتُهَمَةَ – وَكَانَ رَجُلًا اَعْجَمِيًّا لَا يُحْسِنُ الْقَوْلَ – عَلَامَتُهُ اَنَّهُ يَاْكُلُ

الْهَدِيَّةَ وَلَا يَأْكُلُ الصَّدَقَةَ بَيْنَ كَتِفَيْهِ خَاتَمٌ وَهٰذَا زَمَانُهُ الَّذِي يَخْرُجُ فِيهِ قَدْ تَقَارَبَ فَأَمَّا أَنَا فَإِنِّي شَيْخٌ كَبِيرٌ وَلَا أَحْسَبُنِي أُدْرِكُهُ فَإِنْ أَدْرَكْتَهُ أَنْتَ فَصَدِّقْهُ وَاتَّبِعْهُ، قَالَ: قُلْتُ وَإِنْ أَمَرَنِي بِتَرْكِ دِينِكَ وَمَا أَنْتَ عَلَيْهِ، قَالَ: اتْرُكْهُ فَإِنَّ الْحَقَّ فِيمَا يَأْمُرُ بِهِ وَرِضَى الرَّحْمٰنِ فِيمَا قَالَ: فَلَمْ يَمْضِ إِلَّا يَسِيرًا حَتّٰى اسْتَيْقَظَ فَزِعًا يَذْكُرُ اللّٰهَ تَعَالَى، فَقَالَ لِي: يَا سَلْمَانُ، مَضَى الْفَيْءُ مِنْ هٰذَا الْمَكَانِ وَلَمْ أَذْكُرْ أَيْنَ مَا كُنْتَ جَعَلْتَ عَلَى نَفْسِكَ، قَالَ: أَخْبَرَتْنِي أَنَّكَ لَمْ تَنَمْ مُنْذُ كَذَا وَكَذَا وَقَدْ رَأَيْتُ بَعْضَ ذٰلِكَ فَأَحْبَبْتُ أَنْ تَشْتَفِيَ مِنَ النَّوْمِ فَحَمِدَ اللّٰهَ تَعَالَى وَقَامَ فَخَرَجَ وَتَبِعْتُهُ فَمَرَّ بِالْمُقْعَدِ، فَقَالَ الْمُقْعَدُ: يَا عَبْدَ اللّٰهِ دَخَلْتَ فَسَأَلْتُكَ فَلَمْ تُعْطِنِي وَخَرَجْتَ فَسَأَلْتُكَ فَلَمْ تُعْطِنِي فَقَامَ يَنْظُرُ هَلْ يَرَى أَحَدًا فَلَمْ يَرَهُ فَدَنَا مِنْهُ فَقَالَ لَهُ: نَاوِلْنِي يَدَكَ فَنَاوَلَهُ، فَقَالَ: بِسْمِ اللّٰهِ فَقَامَ كَأَنَّهُ أُنْشِطَ مِنْ عِقَالٍ صَحِيحًا لَا عَيْبَ بِهِ فَخَلَا عَنْ بُعْدِهِ، فَانْطَلَقَ ذَاهِبًا فَكَانَ لَا يَلْوِي عَلَى أَحَدٍ وَلَا يَقُومُ عَلَيْهِ، فَقَالَ لِي الْمُقْعَدُ: يَا غُلَامُ احْمِلْ عَلَيَّ ثِيَابِي حَتّٰى أَنْطَلِقَ فَأَسِيرَ إِلٰى أَهْلِي فَحَمَلْتُ عَلَيْهِ ثِيَابَهُ وَانْطَلَقَ لَا يَلْوِي عَلَيَّ فَخَرَجْتُ فِي إِثْرِهِ أَطْلُبُهُ، فَكُلَّمَا سَأَلْتُ عَنْهُ قَالُوا: أَمَامَكَ حَتّٰى لَقِيَنِي رَكْبٌ مِنْ كَلْبٍ، فَسَأَلْتُهُمْ: فَلَمَّا سَمِعُوا الْفَتَى أَنَاخَ رَجُلٌ مِنْهُمْ لِي بَعِيرَهُ فَحَمَلَنِي خَلْفَهُ حَتّٰى أَتَوْا بِلَادَهُمْ فَبَاعُونِي فَاشْتَرَتْنِي امْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَجَعَلَتْنِي فِي حَائِطٍ بِهَا وَقَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأُخْبِرْتُ بِهِ فَأَخَذْتُ شَيْئًا مِنْ تَمْرِ حَائِطِي فَجَعَلْتُهُ عَلَى شَيْءٍ، ثُمَّ أَتَيْتُهُ فَوَجَدْتُ عِنْدَهُ نَاسًا، وَإِذَا أَبُو بَكْرٍ أَقْرَبُ النَّاسِ إِلَيْهِ فَوَضَعْتُهُ بَيْنَ يَدَيْهِ، وَقَالَ مَا هٰذَا؟ قُلْتُ: صَدَقَةٌ، قَالَ لِلْقَوْمِ: كُلُوا، وَلَمْ يَأْكُلْ، ثُمَّ لَبِثْتُ مَا شَاءَ اللّٰهُ، ثُمَّ أَخَذْتُ مِثْلَ ذٰلِكَ فَجَعَلْتُ عَلَى شَيْءٍ، ثُمَّ أَتَيْتُهُ فَوَجَدْتُ عِنْدَهُ نَاسًا، وَإِذَا أَبُو بَكْرٍ أَقْرَبُ الْقَوْمِ مِنْهُ فَوَضَعْتُهُ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَقَالَ لِي: مَا هٰذَا؟ قُلْتُ: هَدِيَّةٌ، قَالَ: بِسْمِ اللّٰهِ، وَأَكَلَ وَأَكَلَ الْقَوْمُ قُلْتُ: فِي نَفْسِي هٰذِهِ مِنْ آيَاتِهِ كَانَ صَاحِبِي رَجُلًا أَعْجَمِيٌّ لَمْ يُحْسِنْ أَنْ يَقُولَ: تِهَامَةَ، فَقَالَ: تُهْمَةٌ وَقَالَ: اسْمُهُ أَحْمَدُ فَدُرْتُ خَلْفَهُ فَفَطِنَ بِي فَأَرْخَى ثَوْبًا فَإِذَا الْخَاتَمُ فِي نَاحِيَةِ كَتِفِهِ الْأَيْسَرِ فَتَبَيَّنْتُهُ، ثُمَّ دُرْتُ حَتّٰى جَلَسْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَقُلْتُ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَأَنَّكَ رَسُولُ اللّٰهِ، فَقَالَ: مَنْ أَنْتَ قُلْتُ مَمْلُوكٌ، قَالَ: فَحَدَّثْتُهُ حَدِيثِي وَحَدِيثَ الرَّجُلِ الَّذِي كُنْتُ مَعَهُ وَمَا أَمَرَنِي بِهِ، قَالَ: لِمَنْ أَنْتَ؟ قُلْتُ: لِامْرَأَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ جَعَلَتْنِي فِي حَائِطٍ لَهَا، قَالَ: يَا أَبَا بَكْرٍ، قَالَ: لَبَّيْكَ، قَالَ: اشْتَرِهِ فَاشْتَرَانِي أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَأَعْتَقَنِي فَلَبِثْتُ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ أَلْبَثَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ وَقَعَدْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَقُلْتُ: يَارَسُولَ اللّٰهِ مَا تَقُولُ فِي دِينِ النَّصَارَى، قَالَ: لَا خَيْرَ فِيهِمْ وَلَا فِي دِينِهِمْ فَدَخَلَنِي أَمْرٌ عَظِيمٌ فَقُلْتُ: فِي نَفْسِي هٰذَا الَّذِي كُنْتُ مَعَهُ وَرَأَيْتُ مَا رَأَيْتُهُ ثُمَّ رَأَيْتُهُ أَخَذَ بِيَدِ الْمُقْعَدِ فَأَقَامَهُ اللّٰهُ عَلَى يَدَيْهِ وَقَالَ: لَا خَيْرَ فِي هَؤُلَاءِ، وَلَا فِي دِينِهِمْ فَانْصَرَفْتُ وَفِي نَفْسِي مَا شَاءَ اللّٰهُ، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (ذٰلِكَ بِأَنَّ مِنْهُمْ قِسِّيسِينَ وَرُهْبَانًا وَأَنَّهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُونَ) (المائدة: 82) إِلَى اٰخِرِ الْآيَةِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَلَيَّ بِسَلْمَانَ، فَأَتَى الرَّسُولُ وَأَنَا خَائِفٌ فَجِئْتُ حَتّٰى قَعَدْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ " فَقَرَأَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ

(ذٰلِكَ بِاَنَّ مِنْهُمْ قِسِّيسِينَ، وَرُهْبَانًا، وَاَنَّهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ) (المائدة: 82) اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ يَا سَلْمَانُ اِنَّ اُولٰئِكَ الَّذِينَ كُنْتَ مَعَهُمْ وَصَاحِبُكَ لَمْ يَكُونُوا نَصَارٰى، اِنَّمَا كَانُوا مُسْلِمِيْنَ "فَقُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَهُوَ الَّذِي اَمَرَنِيْ بِاتِّبَاعِكَ، فَقُلْتُ لَهُ: وَاِنْ اَمَرَنِيْ بِتَرْكِ دِيْنِكَ وَمَا اَنْتَ عَلَيْهِ، قَالَ: فَاتْرُكْهُ، فَاِنَّ الْحَقَّ وَمَا يَجِبُ فِيمَا يَاْمُرُكَ بِهٖ قَالَ الْحَاكِمُ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَالٍ فِي ذِكْرِ اِسْلَامِ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ. وَقَدْ رُوِيَ عَنْ اَبِي الطُّفَيْلِ عَامِرِ بْنِ وَاثِلَةَ، عَنْ سَلْمَانَ مِنْ وَجْهٍ صَحِيْحٍ بِغَيْرِ هٰذِهِ السِّيَاقَةِ فَلَمْ اَجِدْ مِنْ اِخْرَاجِهٖ بُدًّا لِمَا فِي الرِّوَايَتَيْنِ مِنَ الْخِلَافِ فِي الْمَتْنِ وَالزِّيَادَةِ وَالنُّقْصَانِ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6543 – بل مجمع علی ضعفه

✧✧ حضرت سماک بن حرب رضی اللہ عنہ، حضرت زید بن صوحان رضی اللہ عنہ کے بارے میں بتاتے ہیں کہ دو کوفی آدمی حضرت زید بن صوحان رضی اللہ عنہ کے دوست تھے، ان تینوں نے طے کیا کہ ہم حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کے پاس جا کر ان سے ان کے قبول اسلام کا واقعہ سن کر آتے ہیں، چنانچہ یہ تینوں حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کے پاس آ گئے، حضرت سلمان ان دنوں مدین کے عامل (گورنر) تھے، آپ کرسی پر بیٹھے ہوئے تھے، ان کے پاس ایک بکری تھی، آپ اس کو چارا کھلا رہے تھے، راوی کہتے ہیں: ہم ان کو سلام کر کے وہاں بیٹھ گئے، حضرت زید رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: اے ابوعبداللہ! یہ دونوں افراد میرے دوست ہیں، اور ان دونوں کا ایک بھائی بھی ہے، یہ لوگ آپ کی زبانی آپ کے اسلام لانے کا واقعہ سننا چاہتے ہیں۔ حضرت سلمان نے (اپنے اسلام کا واقعہ سنانا شروع کیا) کہنے لگے:

میں رام ہرمز شہر کا رہنے والا ایک یتیم بچہ تھا، رام ہرمز میں ایک کسان کا بیٹا رہتا تھا وہ مختلف معلمین کے پاس جایا کرتا تھا، میں اس کے ساتھ اس کے خیمے میں رہنے لگ گیا، میرا ایک بڑا بھائی بھی تھا، وہ خود مختار تھا لیکن میں چھوٹا بچہ تھا، اس کی عادت تھی کہ جب مجلس ختم ہوتی، اس کے محافظین بھی چلے جاتے، جب وہ چلے جاتے تو وہ وہاں سے اٹھتا، کپڑے بدلتا اور پہاڑ پر چڑھ جاتا، اس نے کئی مرتبہ اسی طرح کیا، میں نے اس کو کہا کہ تم اکیلے اتنی مشقت اٹھاتے ہو، تم مجھے اپنے ساتھ کیوں نہیں لے جاتے؟ اس نے کہا: تم ابھی بہت چھوٹے بچے ہو، مجھے ڈر ہے کہ تم سے ہمارا کوئی راز فاش نہ ہو جائے۔ آپ فرماتے ہیں: میں نے کہا: تم گھبراؤ نہیں۔ اس نے کہا: اس پہاڑ میں کچھ ایسے لوگ رہتے ہیں جن کی اپنی ایک خاص عبادت ہے، وہ نیک لوگ ہیں، اللہ تعالیٰ کو اور آخرت کو بہت یاد کرتے ہیں، وہ ہمیں آگ اور بتوں کے پجاری سمجھتے ہیں، میں ان کا دین قبول کر چکا ہوں۔ آپ فرماتے ہیں: میں نے کہا: تم مجھے بھی اپنے ہمراہ لے کر جاؤ۔ اس نے کہا: میں اُن سے پوچھے بغیر تمہیں اپنے ہمراہ نہیں لے جا سکتا۔ مجھے ڈر ہے کہ تم سے کوئی عمل ظاہر ہو گیا اور میرے والد کو پتا چل گیا تو وہ ان لوگوں کو نہیں چھوڑے گا اور ان کے قتل کا سارا بوجھ میرے کندھوں پر آئے گا۔ آپ فرماتے ہیں: میں نے کہا: میری ذات سے ایسی کوئی بات ظاہر نہیں ہوگی، آپ ان سے مشورہ کر لیجئے۔ وہ ان کے پاس گئے، اور ان سے کہا: میرے پاس ایک یتیم لڑکا ہے، وہ آپ کے پاس آنا چاہتا ہے، آپ لوگوں کی گفتگو سننا چاہتا ہے۔ انہوں نے پوچھا: کیا تمہیں اس پر اعتماد ہے؟ اس نے کہا: مجھے امید واثق ہے کہ وہ

وہی کرے گا جو ہم چاہتے ہیں۔ان لوگوں نے مجھے ساتھ لے جانے کی اجازت دے دی،اس نے آ کر مجھے کہا: میں تجھے اپنے ہمراہ لے جانے کی اجازت لے آیا ہوں۔ جب میرے جانے کا وقت آئے اور تم مجھے دیکھو کہ میں نکل گیا ہوں،تو تم میرے ساتھ چلے آنا،لیکن کسی شخص کو یہ شک نہ ہو کہ تم میرے ساتھ جا رہے ہو، کیونکہ اگر میرے باپ کو پتا چل گیا تو وہ ان سب کو قتل کرڈالے گا۔آپ فرماتے ہیں: (اگلے دن) جب وہ گھر سے نکلا تو میں بھی اس کے ساتھ ہولیا، ہم پہاڑ پر چڑھ گئے اور ان لوگوں تک جا پہنچے، یہ لوگ اپنے غار میں موجود تھے، (راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے کہ ان لوگوں کی تعداد ۶ یا ۷ تھی) عبادت کر کر کے ان کی حالت یہ ہوگئی تھی (لگتا تھا کہ) ان کے بدن سے روح نکل چکی ہے، یہ لوگ سارا دن روزے سے گزارتے اور رات کو قیام کرتے،سحری کے وقت ان کو جو میسر آتا وہی کھا لیتے ہیں۔ ہم ان لوگوں کے پاس جا کر بیٹھ گئے، کسان (کے بیٹے) نے اپنے راہنما کی تعریف و ثناء کی۔ پھر وہ لوگ آپس میں بات چیت کرنے لگے،انہوں نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کی، سابقہ انبیاء و رسل کی تعریف کی۔بات چلتے چلتے حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک پہنچی، اس سلسلے میں ان کے نظریات یہ تھے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو رسول بنا کر بھیجا، اور ان کو یہ اختیار دیا کہ وہ مادر زاد اندھوں کو، کوہڑیوں کو شفا دیں، پرندہ بنائیں، مردوں کو زندہ کریں۔ان کی قوم میں سے کچھ لوگوں نے ان کی تعلیمات کا انکار کیا اور کچھ لوگوں نے ان کی اتباع کی۔ وہ تو اللہ تعالیٰ کے بندے اور اس کے رسول تھے، اللہ تعالیٰ نے ان کے ذریعے اپنی مخلوق کو آزمایا تھا، اور ان لوگوں نے اس سے پہلے مجھے یہ کہا تھا کہ اے لڑکے! بے شک تمہارا ایک رب ہے، اور تجھے آخرت میں بھی جانا ہے، تیرے سامنے جنت اور دوزخ دونوں ہیں،تم ان کی طرف بڑھ رہے ہو، اور یہ جو لوگ آگ کی پوجا کرتے ہیں، یہ کافر اور گمراہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے عمل سے راضی نہیں ہے، اور نہ یہ سچے دین پر ہیں۔ جب اس لڑکے (کسان کے بیٹے) کے جانے کا وقت ہوا تو وہ اٹھ کر چل دیا، میں بھی اس کے ہمراہ چلا گیا، اگلے دن دوبارہ ہم ان لوگوں کے پاس گئے، اس دن بھی انہوں نے بہت اچھی اور نیک باتیں کیں۔ میں نے ان کی مجلس کو اختیار کرلیا، ان لوگوں نے مجھے کہا: اے سلمان! تم ابھی چھوٹے بچے ہو، تم ہماری طرح (مشقت والی) عبادت نہیں کر پاؤ گے، تم (رات کا کچھ حصہ) عبادت کرلیا کرو اور (باقی وقت) سو جایا کرو، (یونہی) دن میں (روزہ نہیں رکھا کرو بلکہ) کھاتے پیتے رہا کرو۔ راوی کہتے ہیں: (اس لڑکے کے باپ کو) اپنے بیٹے کے عمل کی اطلاع مل گئی، وہ گھوڑے پر سوار ہو کر ان کی عبادت گاہ میں آ گیا، آ کر ان سے کہنے لگا: اے لوگو! تم میرے پڑوس میں آئے اور میں نے تمہارے ساتھ اچھے پڑوسی کا برتاؤ کیا، تم نے کبھی بھی مجھ سے کوئی برا سلوک نہیں دیکھا، لیکن اس کے باوجود تم نے میرے بیٹے کو بگاڑ دیا ہے، اب میں تمہیں تین دن کی مہلت دیتا ہوں، اگر میں نے تمہیں تین دن کے بعد یہاں پر دیکھ لیا تو تمہارا یہ عبادت خانہ جلا ڈالوں گا۔ مہربانی کر کے تم اپنے وطن واپس چلے جاؤ، میں نہیں چاہتا کہ میرے ہاتھ سے تمہارا کوئی نقصان ہو۔ان لوگوں نے کہا: ٹھیک ہے۔ ہمارا مقصد تمہیں تکلیف دینا نہ تھا، ہمارا ارادہ تو فقط بھلائی ہی تھا۔ اس کا بیٹا ان لوگوں کے پاس آنے سے رک گیا، میں نے اس سے کہا: اللہ تعالیٰ سے ڈر، تم جو جانتے ہو کہ یہ دین، اللہ تعالیٰ کا دین ہے، تیرا باپ اور ہم لوگ غلط دین پر ہیں۔ ہم لوگ آگ کے پجاری ہیں، اللہ تعالیٰ کی عبادت نہیں کرتے، تم غیر کے دین کے بدلے اپنی آخرت مت بیچو، اس نے کہا: اے

سلمان!، تم صحیح کہہ رہے ہو، میں ان لوگوں کی بہتری کے لئے ان سے پیچھے ہٹا ہوں، کیونکہ اگر میں ان کے ساتھ جاؤں، میرا باپ مجھے ڈھونڈتا ہوا پہاڑ میں جا پہنچے گا، تب بہت نقصان ہوگا۔ ایک مرتبہ وہ میری تلاش میں ان کا ٹھکانہ دیکھ آیا ہے۔

میں یہ جان چکا تھا کہ حق انہی لوگوں کے ہاتھ میں ہے۔ جس دن ان لوگوں نے روانہ ہونا تھا، اس دن میں ان کے پاس آیا۔ ان لوگوں نے کہا: اے سلمان! تم نے خود دیکھا ہے کہ ہم نے کس قدر احتیاط کی۔ تم اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہنا اور یہ یقین رکھنا کہ دین حق وہی ہے جس کی ہم نے تمہیں وصیت کی ہے، اور یہ لوگ آگ کے پجاری ہیں، یہ اللہ تعالیٰ کو نہیں پہچانتے اور نہ ہی یہ لوگ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں، کبھی کوئی شخص تمہیں تمہارے سچے دین سے دھوکے میں نہ ڈالے۔ میں نے کہا: میں تمہارے ساتھ ہی جاؤں گا۔ ان لوگوں نے کہا: تو ہمارے ساتھ نہیں رہ سکتا، ہم سارا دن روزہ رکھتے ہیں اور رات کو قیام کرتے ہیں، ہمیں سحری کے وقت جو میسر ہو کھا لیتے ہیں۔ تم یہ سب نہیں کر پاؤ گے۔ آپ فرماتے ہیں: میں نے کہا: میں تم لوگوں سے الگ نہیں ہوں گا۔ ان لوگوں نے کہا: تم اپنا حال بہتر جانتے ہو، بہر حال ہم نے اپنی صورتِ حال سے تمہیں آگاہ کر دیا ہے۔ لیکن اگر ہمارے ساتھ چلنے کا ارادہ لے کر آؤ تو اپنے کھانے پینے کی کچھ اشیاء جو تم خود اٹھا سکو، اپنے ہمراہ لے کر آنا، کیونکہ ہم جس قدر بامشقت عبادت کر سکتے ہیں، تم وہ مشقت برداشت نہیں کر پاؤ گے۔ آپ فرماتے ہیں: میں نے ایسے ہی کیا، میرا بھائی مجھ سے ملا، میں نے سارا معاملہ اس کو بتا دیا، اس کے بعد میں ان لوگوں کے پاس آ گیا، یہ روانہ ہو رہے تھے، میں بھی ان کے ہمراہ چل دیا، اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہم بخیر و عافیت مقام موصل میں پہنچ گئے، جب ہم وہاں پہنچے تو لوگوں نے ہمیں گھیر لیا اور پوچھنے لگے: تم لوگ (اتنے دنوں سے) کہاں تھے؟ انہوں نے کہا: ہم ایسے علاقے میں تھے وہاں کے لوگ اللہ تعالیٰ کو یاد نہیں کرتے، وہاں کے لوگ آگ کے پجاری تھے، ہم وہاں پر اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے تھے، ان لوگوں نے ہمیں وہاں سے نکال دیا۔ ان لوگوں نے پوچھا کہ یہ بچہ کون ہے؟ ان لوگوں نے میری تعریفیں کرنے کے بعد کہا: یہ بچہ اُسی شہر سے ہمارے ساتھ آیا ہے، ہم نے اس بچے میں اچھائی ہی اچھائی دیکھی ہے۔ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اللہ کی قسم! ابھی وہ لوگ اسی گفتگو میں تھے کہ پہاڑ کی جانب سے ایک شخص ان کی جانب آیا۔ اس نے آ کر ان کو سلام کیا اور بیٹھ گیا، یہ لوگ اس کے اردگرد بیٹھ گئے، میں جن لوگوں کے ہمراہ تھا انہوں نے (بھی) اس آدمی کا بہت احترام کیا اور ان سب لوگوں نے اس آدمی کو چاروں طرف سے گھیر لیا۔ اس آدمی نے پوچھا: تم لوگ کہاں تھے؟ انہوں نے تمام صورت حال کہہ سنائی۔ اُس نے پوچھا: تمہارے ساتھ یہ بچہ کون ہے؟ ان لوگوں نے پھر میری کچھ تعریف کی اور میرے ان کے ہمراہ آنے کا ماجرا سنایا۔ جس قدر وہ لوگ اُس آدمی کی عزت کر رہے تھے، میں نے اس طرح کبھی کسی کی عزت ہوتے نہیں دیکھی تھی۔ اس کے بعد اُس آدمی نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کی، اس کے بعد سابقہ انبیاء کرام اور رسل عظام، ان کے احوال اور ان پر آنے والی آزمائشوں کا ذکر کیا۔ پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش کا ذکر کرتے ہوئے ان کے بارے میں بتایا کہ وہ بغیر باپ کے پیدا ہوئے تھے، اللہ تعالیٰ نے ان کو رسول بنایا، ان کے ہاتھ پر مردوں کو زندہ کیا۔ وہ مٹی سے پرندے کی ایک مورت بنا کر اس پر دم کرتے تو وہ اللہ کے حکم سے پرندہ بن کر اڑ جاتا، اللہ تعالیٰ نے ان پر انجیل نازل فرمائی، ان کو تورات کا علم دیا، ان کو بنی اسرائیل کی جانب رسول بنا کر بھیجا، کچھ

لوگوں نے ان کا انکار کیا اور کچھ ان پر ایمان لائے، اور عیسیٰ علیہ السلام کی بعض آزمائشوں کا بھی ذکر کیا، اور یہ بھی بیان کیا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے بندے تھے، اللہ تعالیٰ نے ان پر انعام فرمایا، انہوں نے اس انعام پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔ اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہوا، اللہ تعالیٰ نے ان کو جب اٹھایا تو اس وقت بھی آپ لوگوں کو نصیحت ہی کر رہے تھے، اور فرما رہے تھے: لوگو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو، اور اس چیز کو مضبوطی سے تھام لو جو عیسیٰ علیہ السلام لے کر آئے ہیں۔ تم ان کی مخالفت نہ کرو، ورنہ اللہ تعالیٰ تمہیں ان کی مخالفت کا بدلہ دے گا۔ پھر اس آدمی نے کہا: جو کوئی یہاں سے کچھ لینا چاہے وہ لے سکتا ہے۔ لوگ ایک ایک کر کے اٹھتے اور پانی کا ایک گھونٹ اور کھانے ایک ایک لقمہ لیتے۔ میں جن لوگوں کے ہمراہ گیا تھا وہ بھی اٹھے اور اس آدمی کی بہت عزت و توقیر کی، اس کو سلام کیا۔ اس نے ان سے کہا: اس دین پر ہمیشہ قائم رہنا، فرقوں میں بٹنے سے بچنا اور اس بچے کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنا۔ پھر اس نے مجھے کہا: اے بچے! تم نے میری زبان سے جو باتیں سنی ہیں، یہ اللہ تعالیٰ کا دین ہے۔ اور اس کے سوا سب کفر ہے۔

آپ فرماتے ہیں: میں نے کہا: میں آپ سے کبھی بھی الگ نہیں ہونگا۔ اس نے کہا: تم میرے ساتھ نہیں رہ سکتے، میں اس غار سے (پورے ہفتے کے بعد) ہر اتوار کو نکلتا ہوں، تو میرے ساتھ نہیں رہ سکتا، (حضرت سلمان) فرماتے ہیں: پھر وہ میرے ساتھیوں کی جانب متوجہ ہوئے (اور میرے بارے میں ان سے کہا کہ اس بچے کو تم سمجھاؤ) انہوں نے مجھے کہا: اے بچے! تو ان کے ہمراہ نہیں رہ سکتا۔ میں نے کہا: میں ان کے بغیر نہیں رہ سکتا۔ اُس آدمی کے ساتھیوں نے کہا: اے فلاں! یہ بچہ ہے اور اس کا کوئی بھروسہ نہیں ہے۔ اس نے مجھے کہا: تم (اپنے بارے میں) زیادہ جانتے ہو۔ میں نے کہا: میں تو ان کے ساتھ ہی رہوں گا۔ میرے وہ ساتھی جن کے ہمراہ میں آیا تھا وہ یہ سوچ کر رونے لگے کہ میں ان سے جدا ہو جاؤں گا۔ اُس آدمی نے کہا: اے بچے! اس طعام میں سے اتنا لے لو جو تمہیں اگلی اتوار تک کافی ہو۔ اتنا ہی پانی بھی لے لو، میں نے ایسا ہی کیا۔ میں نے اگلے اتوار تک اس کو نہ کھانا کھاتے دیکھا اور نہ سوتے دیکھا، وہ پورا ہفتہ رکوع و سجود ہی میں مشغول رہا۔ جب صبح ہوئی تو اُس نے مجھے کہا: اپنا کھانا پانی لو اور چلو، میں اس کے پیچھے پیچھے چل نکلا، چلتے چلتے ہم ایک چٹان تک پہنچے، جب وہاں پہنچے تو کافی سارے لوگ بھی غار سے نکل کر پہاڑ پر آ کر اس کے نکلنے کا انتظار کر رہے تھے۔ وہ تمام لوگ بیٹھ گئے اور جیسے پہلے اس نے وعظ کیا تھا اُسی طرح دوبارہ وعظ کرتے ہوئے فرمایا: اس دین کو مضبوطی سے تھام لو، جدا جدا مت ہو، اللہ تعالیٰ کو یاد کرو اور جان لو کہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام اللہ تعالیٰ کے بندے تھے، اللہ تعالیٰ نے ان پر انعام فرمایا، اس کے بعد اُس نے میرا ذکر کیا۔ لوگوں نے ان سے پوچھا: اے فلاں! تجھ کو یہ بچہ کہاں سے ملا؟ اُس نے میری تعریف کی اور میرے بارے میں بہت اچھے الفاظ ارشاد فرمائے۔ ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی حمد کی، وہاں کافی ساری روٹیاں اور پانی موجود تھا، لوگوں نے اپنی اپنی ضرورت کے مطابق اس میں سے لے لیا، میں نے بھی ایسے ہی کیا۔ اس کے بعد وہ لوگ ان پہاڑوں میں بکھر گئے اور اپنی اپنی غاروں میں واپس چلے گئے، میں اُس کے ہمراہ واپس آ گیا۔ کافی عرصہ ہم نے وہاں گزارا، ہر اتوار کو وہ باہر نکلتا اور لوگ بھی آ جاتے، سب اس کے اردگرد جمع ہو کر بیٹھ جاتے، وہ ان کو حسبِ معمول ان کو نصیحتیں کرتا۔

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ اتوار کے دن وہ نکلا، جب تمام لوگ اس کے پاس جمع ہو گئے تو اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کے بعد ان کو

نصیحت کرتے ہوئے اپنے طریقے کے مطابق گفتگو فرمائی۔ پھر سب سے آخر میں کہا: اے لوگو! میں بہت بوڑھا ہو چکا ہوں، میری ہڈیاں کمزور ہو چکی ہیں، اور میری موت کا وقت قریب ہے، اور عرصہ دراز سے اس گھر کی ذمہ داری میں نے ابھی تک کسی کو نہیں دی جبکہ یہ ذمہ داری کسی کو دینا بہت ضروری ہے۔ تم اس بچے کے ساتھ تعاون کرنا کیونکہ میں اس کو بے ضرر دیکھ رہا ہوں۔ یہ سن کر لوگ رونے لگ گئے، میں نے آج تک ایسا رونا دھونا کبھی نہیں دیکھا تھا۔ لوگوں نے (ایک دوسرے آدمی کے بارے میں کہا) اے فلاں! تم بوڑھے ہو اور تم اکیلے بھی ہو اور ہم نہیں سمجھتے کہ آج ہمیں جنتی تیری ضرورت ہے تمہیں اس سے زیادہ کبھی کوئی پیش کش کی گئی ہو، اُس آدمی نے کہا: تم مجھے میرے ارادے سے مت ہٹاؤ، اُس آدمی کی اتباع ضروری ہے لیکن تم اس بچے کے ساتھ بھلائی کا معاملہ کرنا تم یہی کرنا، تم یہی کرنا۔ میں نے کہا: میں تمہارے بغیر نہیں رہ سکتا۔ اُس نے کہا: اے سلمان! تو نے میری حالت دیکھ لی ہے نا؟ میرے تمام معاملات بھی دیکھ لئے ہیں۔ میں سارا دن روزہ رکھتا ہوں اور رات میں قیام کرتا ہوں۔ میں اپنے ہمراہ زادِ راہ بھی نہیں اٹھا سکتا اور تم اس کی طاقت نہیں رکھتے ہو۔ میں نے کہا: میں تمہیں نہیں چھوڑ سکتا۔ اُس نے کہا: ٹھیک ہے تم بہتر جانتے ہو۔ راوی کہتے ہیں: لوگوں نے کہا: اے فلاں! ہم اس بچے کے بارے میں پریشان ہیں۔ اُس نے کہا: یہ اپنا حال بہتر جانتا ہے، میں نے اس کو تمام صورت حال سے آگاہ کر دیا ہے، اور یہ بچہ اس سے پہلے میرے معاملات دیکھ بھی چکا ہے۔ میں نے کہا: میں اس سے الگ نہیں رہوں گا۔ راوی کہتے ہیں: لوگوں نے بادیدۂ نم اُس کو الوداع کیا اور اس نے لوگوں سے کہا: لوگو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور میں نے تمہیں جو وصیت کی ہے اس پر عمل پیرا رہو، اگر میں زندہ رہا تو دوبارہ آؤں گا اور اگر مر گیا تو بے شک اللہ تعالیٰ حی لایموت ہے، یہ کہہ کر اس نے سب کو سلام کیا اور وہاں سے نکل پڑا اور میں بھی اس کے ہمراہ چل دیا

اُس نے مجھے کہا: تم اپنے کھانے پینے کے لئے کچھ اشیاء اپنے ساتھ لے لو، (میں نے کھانے پینے کی تھوڑی سی چیزیں اپنے ساتھ رکھیں) اور اس کے ہمراہ چل پڑا۔ ہم (منزل بہ منزل) چلتے رہے، میں اُس کے پیچھے پیچھے تھا، وہ مسلسل اللہ تعالیٰ کا ذکر کر رہا تھا، وہ نہ تو کسی جانب توجہ کرتا تھا اور نہ کہیں ٹھہرتا تھا، جب شام ہوتی تو وہ مجھے کہتا: اے سلمان! تم نماز پڑھ کر کھانا وغیرہ کھا پی کر سو جاؤ، اور وہ خود ساری رات نماز میں مشغول رہتا، چلتے چلتے ہم بیت المقدس پہنچ گئے۔ نگاہیں جھکائے، ادب واحترام کے ساتھ ہم مسجد کے دروازے تک پہنچ گئے، دروازے پر ایک اپاہج آدمی بیٹھا ہوا تھا، اس نے کہا: اے اللہ کے بندے! تم میرے حال کو دیکھ رہے ہو، تم مجھ پر کچھ صدقہ کرو، لیکن وہ اس آدمی کی جانب توجہ کئے بغیر مسجد میں داخل ہو گیا، اُس کے پیچھے پیچھے میں بھی مسجد میں داخل ہو گیا، وہ مسجد میں مختلف مقامات پر نماز پڑھنے لگ گیا، پھر اس نے کہا: اے سلمان! میں بہت عرصے سے سویا نہیں ہوں اور نہ میں نے نیند کا ذائقہ چکھا ہے اگر تم یہ کر سکو کہ جب سایہ فلاں مقام تک پہنچ جائے تو تم مجھے جگا دو گے تو میں سو جاتا ہوں، کیونکہ مجھے اس مسجد میں سونے کا بہت شوق ہے اور اگر تم مجھے نہیں اٹھا سکتے تو میں نہیں سوتا۔ میں نے کہا: ٹھیک ہے جی! میں آپ کو جگا دوں گا۔ یہ کہہ کر وہ اپنے طور پر مطمئن ہو کر سو گیا، میں نے سوچا کہ یہ آدمی بہت عرصے سے سویا نہیں ہے، چند دن میں نے بھی اس کے ساتھ رہ کر اس کو دیکھا ہے، مجھے آج اس کو نہیں اٹھانا چاہئے تاکہ یہ اپنی نیند

پوری کر لے۔ وہ شخص پورے راستے میں مجھے وعظ و نصیحت کرتا رہا اور مجھے بتاتا رہا کہ میرا ایک رب ہے، اور میرے سامنے جنت اور دوزخ ہے، حساب کتاب ہے، وہ آدمی جیسے اتوار کے دن لوگوں کو نصیحتیں کیا کرتا تھا اسی طرح مجھے بھی نصیحتیں کرتا رہا، اس نے مجھے کہا: اے سلمان! بے شک اللہ تبارک وتعالیٰ عنقریب ایک رسول مبعوث فرمائے گا، اس کا نام ''احمد'' ہوگا، وہ تہمہ سے نکلے گا۔ وہ عجمی شخص تھا، عربی صحیح طور پر نہیں بول پا رہا تھا (تہامہ کو تہمہ کہہ رہا تھا)، اس نے بتایا کہ اس کی نشانی یہ ہوگی کہ وہ ''ہدیہ'' (کی چیز) کھالے گا مگر ''صدقہ'' (کی چیز) نہیں کھائے گا، اس کے دونوں کندھوں کے درمیان مہر نبوت ہوگی، اور اس نبی کے ظاہر ہونے کا زمانہ بالکل قریب ہے۔ میں بہت بوڑھا ہو چکا ہوں، پتا نہیں میں اس کی صحبت سے فیضیاب ہو پاتا ہوں یا نہیں۔ اگر تو اس کو پائے تو اس کی تصدیق کرنا اور اس کی اتباع کرنا۔ میں نے کہا: اگر وہ مجھے تمہارا دین اور تمہاری تعلیمات چھوڑنے کا حکم دے، (تو کیا تب بھی میں اس کی اتباع کروں؟) اس نے کہا: تم اس کے کہنے پر سب کچھ چھوڑ دینا کیونکہ حق اسی میں ہے جو وہ حکم دے اور اللہ تعالیٰ کی رضا اسی میں ہے جو وہ کہے۔ (حضرت سلمان) فرماتے ہیں: (وہ آدمی جگانے کی ذمہ داری مجھے سونپ کر سو گیا) ابھی زیادہ وقت نہیں گزرا تھا کہ وہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہوئے ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھا، اس نے مجھے کہا: اے سلمان! سایہ تو اس جگہ سے آگے گزر گیا ہے اور تم نے مجھے جگایا کیوں نہیں؟ میں نے کہا: تو نے مجھے بتایا تھا کہ تم اتنے عرصے سے سوئے نہیں ہو اور چند روز تیرے ہمراہ رہ کر اس کا نظارہ میں نے خود اپنی آنکھوں سے بھی کر لیا ہے، میں نے سوچا کہ آج آپ کی نیند پوری ہو جائے، اس نے اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کی، اٹھ کر کھڑا ہوا اور مسجد سے باہر نکلا، اس کے پیچھے میں بھی مسجد سے باہر آ گیا، دروازے پر وہ اپاہج آدمی ابھی تک بیٹھا ہوا تھا، جب یہ آدمی اس کے قریب سے گزرا تو اس نے کہا: اے اللہ کے بندے! تم جب اندر گئے، میں نے اس وقت بھی سوال کیا تھا لیکن تو نے مجھے کچھ نہیں دیا اب تم باہر آ رہے ہو، اب پھر میں نے سوال کیا، اب بھی تم نے مجھے کچھ نہیں دیا۔ وہ وہیں رک گیا اور کچھ دیر دیکھتا رہا کہ کوئی شخص اسے دیکھ تو نہیں رہا، (جب اس کو یقین ہو گیا کہ کوئی نہیں دیکھ رہا تو) وہ اس مانگنے والے کے قریب ہوا اور اسے کہا: اپنا ہاتھ میری طرف بڑھائیے، اس نے اپنا ہاتھ بڑھایا، اس نے کہا ''بسم اللہ''۔ یہ لفظ سنتے ہی وہ آدمی یوں اٹھ کر کھڑا ہوا جیسے وہ رسی سے بندھا ہوا، ابھی کھلا ہو، اور اس میں کوئی عیب نہیں تھا، پھر یہ شخص چل دیا، اب بھی یہ نہ کسی کی طرف توجہ کرتا اور نہ کسی کے پاس کھڑا ہوتا، اس اپاہج آدمی نے مجھے کہا: اے بچے! میرے کپڑے اٹھا لو اور مجھے گھر تک چھوڑ آؤ (آپ فرماتے ہیں) میں نے اس کے کپڑے اٹھا لئے اور اس کے ساتھ چل دیا، اس نے پورے راستے میں میری طرف کوئی دھیان نہ دیا (اپاہج کو اس کے گھر تک چھوڑنے کے بعد)، میں اس کی تلاش میں نکلا، میں نے جب بھی کسی سے اس کے بارے میں پوچھا، لوگوں نے بتایا کہ وہ تیرے آگے آگے ابھی گیا ہے، چلتے چلتے قبیلہ کلب کے ایک قافلے سے میری ملاقات ہوئی، میں نے ان سے اس آدمی کے بارے میں پوچھا، جب انہوں نے میری بات سنی تو ان میں سے ایک آدمی نے اپنا اونٹ میرے لئے بٹھا دیا اور مجھے اپنے پیچھے سوار کر لیا، یہ لوگ مجھے اپنے شہر لے گئے اور وہاں لے جا کر مجھے بیچ دیا، ایک انصاری خاتون نے مجھے خریدا، اس نے مجھے اپنے باغ میں کام پر لگا دیا، وہاں پر رسول اللہ ﷺ تشریف لے آئے، مجھے حضور ﷺ کے آنے کا پتا چلا تو میں اپنے باغ کی

کھجوریں توڑ کر ایک تھال میں رکھ کر آپ ﷺ کی ضیافت کے لئے لے آیا، اسی اثناء میں آپ ﷺ کے قریب کچھ لوگ جمع ہو گئے، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سب سے زیادہ حضور ﷺ کے قریب تھے، میں نے کھجوروں کا تھال حضور ﷺ کے سامنے رکھ دیا، آپ ﷺ نے پوچھا: یہ کیا ہے؟ میں نے کہا: صدقہ۔ حضور ﷺ نے لوگوں سے کہا: تم لوگ کھالو، جبکہ آپ ﷺ نے خود نہ کھایا۔ کچھ دنوں بعد میں نے پھر کچھ کھجوریں ایک برتن میں رکھ کر حضور ﷺ کی خدمت میں پیش کیں۔ اس وقت بھی حضور ﷺ کے پاس کچھ لوگ جمع تھے، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اس دن بھی رسول اللہ ﷺ کے سب سے زیادہ قریب تھے۔ میں نے کھجوریں حضور ﷺ کے سامنے رکھ دیں، آپ ﷺ نے مجھ سے پوچھا: یہ کیا ہے؟ میں نے کہا: ''ہدیہ'' ہے۔ حضور ﷺ نے بسم اللہ شریف پڑھ کھایا اور باقی لوگوں نے بھی کھایا۔ میں نے سوچا: میرے اس عجمی ساتھی نے جو نشانیاں بتائی تھیں جو عجمی ہونے کی وجہ سے صحیح طور پر عربی نہیں بول پا رہا تھا وہ ''تہامہ'' نہیں کہہ پا رہا تھا، ''تہمہ'' کہہ رہا تھا، اس نے یہ بھی بتایا تھا کہ اس کا نام ''احمد'' ہوگا۔ میں حضور ﷺ کے پیچھے کی جانب گھوما، آپ ﷺ نے میرا مقصد سمجھ لیا، اس لئے حضور ﷺ نے اپنا کپڑا ڈھلکا دیا، میں نے دیکھا کہ آپ ﷺ کے بائیں کندھے کے ایک جانب مہر نبوت تھی، میں نے اس کو اچھی طرح غور سے دیکھ لیا پھر میں گھوم کر آیا اور حضور ﷺ کے سامنے آ کر بیٹھ گیا اور میں نے کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے اور بے شک آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ حضور ﷺ نے مجھ سے پوچھا: تم کون ہو؟ (آپ فرماتے ہیں) میں نے کہا: حضور ﷺ میں غلام ہوں۔ (آپ فرماتے ہیں) میں نے اپنی پوری کہانی سنائی اور اُس آدمی کی تمام باتیں بتائیں جس کے ہمراہ میں رہا اور اس نے مجھے جو حکم دیا تھا، سب بتایا۔ آپ ﷺ نے پوچھا: تم کس کے غلام ہو؟ میں نے کہا: ایک انصاری خاتون کا غلام ہوں، اس نے مجھے اپنے باغ کی دیکھ بھال کی ذمہ داری دے رکھی ہے۔ حضور ﷺ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو آواز دی، ابوبکر! حضرت ابوبکر نے جواب دیا: میں حاضر ہوں، حضور ﷺ نے فرمایا: اس کو خرید لو۔ چنانچہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مجھے خرید کر آزاد کر دیا، کچھ دنوں بعد میں رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا، میں نے پوچھا: یارسول اللہ ﷺ آپ نصاریٰ کے دین کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ان میں کوئی بھلائی ہے نہ ان کے دین میں کوئی بھلائی ہے۔ میرے دل میں ایک بہت بڑی بات بیٹھ گئی، میں نے سوچا کہ یہ تو وہی شخص ہے میں جس کے ہمراہ کئی دن رہا ہوں، اور جس کی عبادت کے جلوے میں نے دیکھے ہیں یہ تو وہی شخص ہے، جس نے بسم اللہ پڑھ کر اپاہج کو دم کیا تھا اور وہ ٹھیک ہو گیا تھا، اور فرمایا: ان میں کوئی بھلائی نہیں ہے نہ ان کے دین میں کوئی بھلائی ہے۔ میں وہاں سے واپس گیا تو میرے دل میں خوشی کی ایک عجیب لہر سی دوڑ رہی تھی۔ اسی موقع پر اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ پر یہ آیت نازل فرمائی:

ذٰلِكَ بِاَنَّ مِنْهُمْ قِسِّيْسِيْنَ وَرُهْبَانًا وَّاَنَّهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ

''یہ اس لئے کہ ان میں عالم اور درویش ہیں اور یہ غرور نہیں کرتے'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سلمان کو میرے پاس لاؤ، حضور ﷺ کا قاصد میرے پاس پہنچا، میں دل ہی دل میں بہت ڈر رہا تھا۔ بہر حال میں حاضر خدمت ہو کر آپ ﷺ کے سامنے بیٹھ گیا، حضور ﷺ نے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھنے کے بعد یہ آیت

تلاوت فرمائی۔

ذٰلِكَ بِاَنَّ مِنۡهُمۡ قِسِّيۡسِيۡنَ وَرُهۡبَانًا وَّاَنَّهُمۡ لَا يَسۡتَكۡبِرُوۡنَ

''یہ اس لئے کہ ان میں عالم اور درویش ہیں اور یہ غرور نہیں کرتے'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

پھر فرمایا: اے سلمان! وہ لوگ جن کے ساتھ تم رہے ہو اور تیرا وہ رہنما ''نصرانی'' نہیں تھے وہ تو مسلمان تھے۔ میں نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے، اسی شخص نے مجھے آپ کی اتباع کرنے کا کہا تھا۔ میں نے اس سے کہا کہ اگر وہ مجھے تیرے دین اور تیرے نظریات چھوڑنے کا حکم دے تو کیا میں تب بھی اس کی اتباع کروں؟ تو اس نے کہا: تھا سب کچھ چھوڑ دینا، بس اس کا دامن نہ چھوڑنا، کیونکہ حق اور واجبات اسی میں ہے جو وہ تجھے حکم دے۔

امام حاکم کہتے ہیں: حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے ایمان لانے کے واقعہ کے سلسلے میں یہ حدیث صحیح ہے، اس کی سند عالی ہے۔لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔ ابوطفیل عامر بن واثلہ کے حوالے سے بھی حضرت سلمان کی ایک صحیح روایت موجود ہے جو اس اسناد سے ذرا مختلف ہے، دونوں کے متن اور اسناد میں کمی زیادتی کے حوالے سے کیونکہ کافی اختلاف ہے اس لئے میں نے لازمی سمجھا کہ دونوں حدیثوں کو ذکر کردوں۔ (اس لئے دوسری حدیث درج ذیل ہے)

6544 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذٍ الْعَدْلُ، وَمُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ الْجَلَّابُ، قَالَا: ثَنَا اَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ شَاذَانَ الْجَوْهَرِيُّ، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْوَاسِطِيُّ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِالْقُدُّوسِ، عَنْ عُبَيْدٍ الْمُكَتِّبِ، حَدَّثَنِي اَبُو الطُّفَيْلِ، حَدَّثَنِي سَلْمَانُ الْفَارِسِيُّ، قَالَ: كُنْتُ رَجُلًا مِنْ اَهْلِ جَيٍّ وَكَانَ اَهْلُ قَرْيَتِي يَعْبُدُونَ الْخَيْلَ الْبُلْقَ، فَكُنْتُ اَعْرِفُ اَنَّهُمْ لَيْسُوا عَلَى شَيْءٍ فَقِيلَ لِي: اِنَّ الدِّينَ الَّذِي تَطْلُبُ اِنَّمَا هُوَ بِالْمَغْرِبِ فَخَرَجْتُ حَتّٰى اَتَيْتُ الْمَوْصِلَ، فَسَاَلْتُ عَنْ اَفْضَلِ مَنْ فِيهَا فَدُلِلْتُ عَلَى رَجُلٍ فِي صَوْمَعَةٍ فَاَتَيْتُهُ فَقُلْتُ لَهُ: اِنِّي رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ جَيٍّ وَجِئْتُ اَنْ اَطْلُبَ الْعَمَلَ، وَاَتَعَلَّمَ الْعِلْمَ فَضُمَّنِي اِلَيْكَ اَخْدُمْكَ، وَاَصْحَبْكَ وَتُعَلِّمْنِي شَيْئًا مِمَّا عَلَّمَكَ اللّٰهُ، قَالَ: نَعَمْ، فَصَحِبْتُهُ فَاَجْرَى عَلَيَّ مِثْلَ مَا كَانَ يُجْرَى عَلَيْهِ، وَكَانَ يُجْرَى عَلَيْهِ الْخَلُّ وَالزَّيْتُ وَالْحُبُوبُ، فَلَمْ اَزَلْ مَعَهُ حَتّٰى نَزَلَ بِهِ الْمَوْتُ فَجَلَسْتُ عِنْدَ رَاْسِهِ اَبْكِيهِ، فَقَالَ: مَا يُبْكِيكَ؟ فَقُلْتُ: اَبْكِي اَنِّي خَرَجْتُ مِنْ بِلَادِي اَطْلُبُ الْخَيْرَ فَرَزَقَنِي اللّٰهُ صُحْبَتَكَ، فَعَلَّمْتَنِي، وَاَحْسَنْتَ صُحْبَتِي، فَنَزَلَ بِكَ الْمَوْتُ، فَلَا اَدْرِي اَيْنَ اَذْهَبُ؟ فَقَالَ: لِي اَخٌ بِالْجَزِيرَةِ مَكَانَ كَذَا وَكَذَا وَهُوَ عَلَى الْحَقِّ، فَاْتِهِ فَاَقْرِئْهُ مِنِّي السَّلَامَ، وَاَخْبِرْهُ اَنِّي اَوْصَيْتُ اِلَيْهِ وَاَوْصَيْتُكَ بِصُحْبَتِهِ، فَلَمَّا اَنْ قُبِضَ الرَّجُلُ خَرَجْتُ فَاَتَيْتُ الرَّجُلَ الَّذِي وَصَفَهُ لِي فَاَخْبَرْتُهُ بِالْخَبَرِ، وَاَقْرَاْتُهُ السَّلَامَ مِنْ صَاحِبِهِ وَاَخْبَرْتُهُ اَنَّهُ هَلَكَ وَاَمَرَنِي بِصُحْبَتِهِ فَضَمَّنِي اِلَيْهِ وَاَجْرَى عَلَيَّ كَمَا كَانَ يَجْرِي عَلَيَّ مَعَ الْآخَرِ فَصَحِبْتُهُ مَا شَاءَ اللّٰهُ، ثُمَّ نَزَلَ بِهِ الْمَوْتُ، فَلَمَّا نَزَلَ بِهِ الْمَوْتُ جَلَسْتُ عِنْدَ رَاْسِهِ اَبْكِي،

فَقَالَ لِي: مَا يُبْكِيكَ قُلْتُ: خَرَجْتُ مِنْ بِلَادِي اَطْلُبُ الْخَيْرَ فَرَزَقَنِي اللّٰهُ صُحْبَةَ فُلَانٍ، فَاَحْسَنَ صُحْبَتِي وَعَلَّمَنِي وَاَوْصَانِي عِنْدَ مَوْتِهِ بِكَ وَقَدْ نَزَلَ بِكَ الْمَوْتُ فَلَا اَدْرِي اَيْنَ اَتَوَجَّهُ، فَقَالَ: تَاْتِي اَخًا لِي عَلَى دَرْبِ الرُّومِ فَهُوَ عَلَى الْحَقِّ، فَاْتِهِ وَاَقْرِئْهُ مِنِّي السَّلَامَ وَاصْحَبْهُ فَاِنَّهُ عَلَى الْحَقِّ، فَلَمَّا قُبِضَ الرَّجُلُ خَرَجْتُ حَتّٰى اَتَيْتُهُ فَاَخْبَرْتُهُ بِخَبَرِي وَتَوْصِيَةِ الْآخَرِ قَبْلَهُ، قَالَ: فَضَمَّنِي اِلَيْهِ وَاَجْرَى عَلَيَّ كَمَا كَانَ يُجْرِي عَلَيَّ، فَلَمَّا نَزَلَ بِهِ الْمَوْتُ جَلَسْتُ اَبْكِي عِنْدَ رَاْسِهِ، فَقَالَ لِي: مَا يُبْكِيكَ؟ فَقَصَصْتُ قِصَّتِي قُلْتُ لَهُ: اِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى رَزَقَنِي صُحْبَتَكَ فَاَحْسَنْتَ صُحْبَتِي وَقَدْ نَزَلَ بِكَ الْمَوْتُ وَلَا اَدْرِي اَيْنَ اَتَوَجَّهُ، فَقَالَ: لَا دِيْنَ وَمَا بَقِيَ اَحَدٌ اَعْلَمُهُ عَلَى دِيْنِ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ عليه الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ فِي الْاَرْضِ، وَلٰكِنْ هٰذَا اَوَانٌ يَخْرُجُ فِيْهِ نَبِيٌّ اَوْ قَدْ خَرَجَ بِتِهَامَةَ وَاَنْتَ عَلَى الطَّرِيْقِ لَا يَمُرُّ بِكَ اَحَدٌ اِلَّا سَاَلْتُهُ عَنْهُ، فَاِذَا بَلَغَكَ اَنَّهُ قَدْ خَرَجَ، فَاِنَّهُ النَّبِيُّ الَّذِي بَشَّرَ بِهٖ عِيسَى صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَامُهُ عَلَيْهِمَا وَآيَةُ ذٰلِكَ اَنَّ بَيْنَ كَتِفَيْهِ خَاتَمَ النُّبُوَّةِ، وَاَنَّهُ يَاْكُلُ الْهَدِيَّةَ وَلَا يَاْكُلُ الصَّدَقَةَ، قَالَ: فَكَانَ لَا يَمُرُّ بِيْ اَحَدٌ اِلَّا سَاَلْتُهُ عَنْهُ فَمَرَّ بِيْ نَاسٌ مِنْ اَهْلِ مَكَّةَ فَسَاَلْتُهُمْ فَقَالُوا: نَعَمْ، ظَهَرَ فِينَا رَجُلٌ يَزْعُمُ اَنَّهُ نَبِيٌّ فَقُلْتُ لِبَعْضِهِمْ: هَلْ لَكُمْ اَنْ اَكُونَ عَبْدًا لِبَعْضِكُمْ عَلَى اَنْ تَحْمِلُوْنِيْ عَقِبَهُ وَتُطْعِمُونِيْ مِنَ الْكِسَرِ، فَاِذَا بَلَغْتُمْ اِلٰى بِلَادِكُمْ، فَاِنْ شَاءَ اَنْ يَبِيعَ بَاعَ، وَاِنْ شَاءَ اَنْ يَسْتَعْبِدَ اسْتَعْبَدَ "، فَقَالَ رَجُلٌ مِنْهُمْ: اَنَا فَصِرْتُ عَبْدًا لَهُ حَتّٰى اَتَى بِيْ مَكَّةَ فَجَعَلَنِيْ فِي بُسْتَانٍ لَهُ مَعَ حُبْشَانٍ كَانُوا فِيْهِ فَخَرَجْتُ فَسَاَلْتُ فَلَقِيتُ امْرَاَةً مِنْ اَهْلِ بِلَادِي فَسَاَلْتُهَا، فَاِذَا اَهْلُ بَيْتِهَا قَدْ اَسْلَمُوا، قَالَتْ لِي: اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْلِسُ فِي الْحِجْرِ هُوَ وَاَصْحَابُهُ اِذَا صَاحَ عُصْفُورٌ بِمَكَّةَ حَتّٰى اِذَا اَضَاءَ لَهُمُ الْفَجْرُ تَفَرَّقُوا فَانْطَلَقْتُ اِلَى الْبُسْتَانِ فَكُنْتُ اَخْتَلِفُ، فَقَالَ لِي الْحُبْشَانُ: مَا لَكَ، فَقُلْتُ: اَشْتَكِي بَطْنِي، وَاِنَّمَا صَنَعْتُ ذٰلِكَ لِئَلَّا يَفْقِدُونِيْ اِذَا ذَهَبْتُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا كَانَتِ السَّاعَةُ الَّتِي اَخْبَرَتْنِي الْمَرْاَةُ يَجْلِسُ فِيْهَا هُوَ وَاَصْحَابُهُ خَرَجْتُ اَمْشِي حَتّٰى رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا هُوَ يَحْتَبِي، وَاِذَا اَصْحَابُهُ حَوْلَهُ فَاَتَيْتُهُ مِنْ وَرَائِهِ فَعَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي اُرِيدُ فَاَرْسَلَ حَبْوَتَهُ فَنَظَرْتُ اِلٰى خَاتَمِ النُّبُوَّةِ بَيْنَ كَتِفَيْهِ فَقُلْتُ: اللّٰهُ اَكْبَرُ هٰذِهٖ وَاحِدَةٌ، ثُمَّ انْصَرَفْتُ فَلَمَّا اَنْ كَانَتِ اللَّيْلَةُ الْمُقْبِلَةُ لَقَطْتُ تَمْرًا جَيِّدًا، ثُمَّ انْطَلَقْتُ حَتّٰى اَتَيْتُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعْتُهُ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَقَالَ: مَا هٰذَا؟ فَقُلْتُ: صَدَقَةٌ، فَقَالَ لِلْقَوْمِ: كُلُوا وَلَمْ يَاْكُلْ ثُمَّ لَبِثْتُ مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ اَخَذْتُ مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ اَتَيْتُهُ فَوَضَعْتُهُ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَقَالَ: مَا هٰذَا؟ فَقُلْتُ: هَدِيَّةٌ فَاَكَلَ مِنْهَا، وَقَالَ لِلْقَوْمِ: كُلُوا فَقُلْتُ: اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَسَاَلَنِيْ عَنْ اَمْرِي وَاَخْبَرْتُهُ، فَقَالَ: اذْهَبْ فَاشْتَرِ نَفْسَكَ فَانْطَلَقْتُ اِلٰى صَاحِبِي، فَقُلْتُ: بِعْنِيْ نَفْسِي، فَقَالَ: نَعَمْ، عَلَى اَنْ تُنْبِتَ لِي بِمِائَةِ نَخْلَةٍ، فَمَا غَادَرْتُ مِنْهَا نَخْلَةً اِلَّا نَبَتَتْ، فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَخْبَرْتُهُ اَنَّ النَّخْلَ قَدْ نَبَتَتْ فَاَعْطَانِي قِطْعَةً مِنْ ذَهَبٍ فَانْطَلَقْتُ بِهَا فَوَضَعْتُهَا فِي كِفَّةِ الْمِيزَانِ وَوَضَعَ فِي الْجَانِبِ الْآخَرِ نَوَاةً، قَالَ: فَوَاللّٰهِ مَا

اسْتَقَلَّتْ قِطْعَةُ الذَّهَبِ مِنَ الْاَرْضِ، قَالَ: وَجِئْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْتُهُ فَاَعْتَقَنِىْ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَالْمَعَانِىْ قَرِيْبَةٌ مِنَ الْاِسْنَادِ الْاَوَّلِ

(التعليق – من تلخيص الذهبى)6544 – عبد القدوس ساقط

❖❖ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں قبیلہ ''جی'' سے تعلق رکھنے والا شخص تھا، میرے علاقے کے لوگ جانوروں کی پوجا کرتے تھے، میں سمجھتا تھا کہ یہ لوگ حق پر نہیں ہیں، مجھے کسی نے کہا: تم جو دین ڈھونڈ رہے ہو، وہ مغرب میں ہے، میں وہاں سے نکلا اور مقام موصل جا پہنچا، میں نے دریافت کیا کہ اس علاقے میں سب سے بزرگ ترین شخصیت کون ہے؟ مجھے گرجے میں رہنے والے ایک بزرگ کے بارے میں بتایا گیا، میں اس کے پاس چلا آیا، میں نے اس کو بتایا کہ میں قبیلہ ''جی'' سے تعلق رکھتا ہوں، میں آپ کے پاس حصول علم کی خاطر اور نیک عمل کی تربیت لینے آیا ہوں۔ آپ مجھے اپنی خدمت میں قبول فرمالیجئے، تاکہ میں آپ کی صحبت سے فیضیاب ہوسکوں اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو جن علوم ومعارف سے نوازا ہے، اس میں سے کچھ مجھے بھی سکھا دیجئے، انہوں نے حامی بھر لی، اور میں ان کی صحبت میں رہنے لگ گیا۔ جو چیزیں وہ خود استعمال کرتا تھا، اس نے وہ اشیاء مجھے بھی استعمال کروانا شروع کردیں۔ وہ سرکہ، زیتون کا تیل اور گندم استعمال کرتا تھا، میں اس کی وفات تک اس کی خدمت میں ہی رہا، جب اس کی وفات کا وقت قریب آیا تو میں اس کی چارپائی کے پاس بیٹھ کر رونے لگ گیا، لوگوں نے رونے کی وجہ پوچھی تو میں نے کہا: میں روتا اس لئے ہوں کہ میں اپنے وطن سے خیر کی تلاش میں نکلا تھا، اللہ تعالیٰ نے مجھے آپ کی صحبت عطا فرمادی، تو نے مجھے بہت علم سکھایا اور میرے ساتھ بہت حسن سلوک کیا ہے، اب تمہاری موت کا وقت قریب ہے، مجھے سمجھ نہیں آرہی کہ میں کہاں جاؤں؟ اس نے کہا: فلاں مقام پر ایک جزیرہ میں میرا بھائی رہتا ہے اور راہِ حق پر گامزن ہے، تو اس کے پاس چلا جا، اس کو میرا اسلام کہنا اور بتانا کہ میں نے اس کے لئے وصیت کی ہے اور میں نے تجھے بھی وصیت کی ہے کہ تم اس آدمی کو اپنی صحبت بابرکت میں رکھ لو۔ ان کے انتقال کے بعد میں اس آدمی کے پاس گیا، میں نے جاکر اس کو تمام ماجرا سنایا اور اس کے بھائی کا سلام بھی اس تک پہنچایا اور اس کو یہ بھی بتایا کہ تمہارے بھائی کا انتقال ہوگیا ہے اور اس نے مجھے تمہاری صحبت میں رہنے کا حکم دیا ہے۔ اس نے بھی مجھے اپنی صحبت میں قبول کرلیا، اس نے مجھ پر وہ معاملات بھی جاری رکھے جو پہلے بزرگ نے رکھے تھے اور کچھ دیگر امور بھی جاری فرمائے۔ میں اس بزرگ کی صحبت میں بھی کافی عرصہ رہا، پھر ان کی وفات کا وقت بھی قریب آگیا، میں اس کے سرہانے بیٹھ کر رونے لگ گیا، اس نے میرے رونے کی وجہ پوچھی تو میں نے کہا: میں خیر کی تلاش میں گھر سے نکلا تھا، اللہ تعالیٰ نے مجھے فلاں شخص کی صحبت سے فیضیاب کیا، اس نے مجھے بہت علوم سکھائے پھر اس کا انتقال ہوگیا، اس نے اپنے انتقال کے وقت آپ کی خدمت میں آنے کا حکم دیا تھا، اب آپ کی موت کا وقت بھی قریب ہے، اب مجھے سمجھ نہیں آرہی کہ میں کہاجاؤں؟ اس نے کہا: روم کے علاقے میں میرا بھائی رہتا ہے، وہ حق پر ہے تم اس کے پاس چلے جاؤ، اس کو میرا اسلام کہنا، تم اس کی صحبت میں رہنا کیونکہ وہ حق پر ہے، جب اس آدمی کا انتقال ہوگیا تو میں وہاں سے نکلا اور اس کے بھائی کے پاس پہنچ گیا، میں نے اس کو اپنی پوری داستان سنائی، اور اس

کے بھائی نے اس کے پاس جانے کی جو وصیت فرمائی تھی وہ بھی بتائی۔ راوی کہتے ہیں: اس نے مجھے اپنے پاس رکھ لیا اور میرے ساتھ وہی نیک معاملہ کیا جو اس پہلے میرے ساتھ ہوتا آ رہا تھا۔ جب اس کی موت کا وقت قریب آیا تو میں اس کے سرہانے بیٹھ کر رونے لگ گیا، اس نے مجھ سے پوچھا کہ تم کیوں رو رہے ہو؟ میں نے اس کو اپنا پورا قصہ سنایا۔ میں نے اس سے کہا: اللہ تعالیٰ نے مجھے آپ کی صحبت سے نوازا تھا تم نے میرے ساتھ بہت اچھا برتاؤ کیا۔ اب تمہاری موت کا وقت بالکل قریب ہے، اب مجھے سمجھ نہیں آ رہی کہ میں کدھر جاؤں؟ اس نے کہا: اس وقت نہ تو کوئی دین موجود ہے اور نہ ہی پوری روئے زمین پر کوئی ایسا شخص موجود ہے جو عیسیٰ علیہ السلام کی تعلیمات کا پیروکار ہو، لیکن اب وہ زمانہ بالکل قریب ہے جس میں اللہ تعالیٰ کا آخری نبی ظاہر ہوگا، یا شاید وہ تہامہ کے علاقے میں ظاہر ہو چکا ہے اور تم جس راستے پر ہو، یہاں سے جو بھی گزرے اس سے اُس نبی کے بارے میں پوچھتے رہنا، اس کی نشانی یہ ہے کہ اس کے کندھوں کے درمیان مہر نبوت ہوگی، وہ ہدیہ کی چیز کھا لے گا لیکن صدقہ کی چیز نہیں کھائے گا۔ یہ وہی نبی ہے جس کی آمد کی خوشخبری حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے دی تھی۔ جب تجھے اس نبی کے مبعوث ہونے کی خبر مل جائے (تو تم اس کے پاس جا کر اسلام قبول کر لینا، آپ فرماتے ہیں) چنانچہ میرے پاس سے جو بھی گزرتا، میں اس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبعوث ہونے کے بارے میں ضرور پوچھتا۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ مکہ کے رہنے والے کچھ لوگ میرے قریب سے گزرے، میں نے حسبِ عادت ان سے بھی پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ ہاں ہمارے اندر ایک شخص ظاہر ہوا ہے وہ اپنے آپ کو نبی سمجھتا ہے۔ میں نے ان سے کہا: کیا تمہیں یہ بات منظور ہے کہ تم میں سے کوئی شخص مجھے اپنے ساتھ سوار کر لے، چاہو تو اپنا بچا کھچا کھانا مجھے دے دینا، اس کے بدلے میں مَیں تمام زندگی اس کی غلامی میں رہوں گا، جب تم اپنے شہر میں پہنچ جاؤ، تو چاہے اپنی غلامی میں رکھ لینا، اور بیچنا چاہو تو بیچ دینا۔ ان میں سے ایک آدمی نے کہا: مجھے منظور ہے۔ میں اس کا غلام بن گیا، اُس نے مجھے اپنے پیچھے سوار کر لیا اور مجھے مکہ تک لے آیا، وہ مجھے اپنے ہمراہ اپنے باغ میں کام کاج کے لئے لے گیا، وہاں پر پہلے سے حبشی لوگ کام کرتے تھے۔ میں ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلاش میں نکل پڑا، میری ملاقات میرے ہی علاقے کی ایک خاتون کے ساتھ ہوگئی، اتفاق سے اس کے تمام گھر والے اسلام لا چکے تھے، اس نے مجھے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے ساتھی شام ڈھلے ایک غار میں جمع ہو جاتے ہیں، اور صبح طلوع ہوتے ہی اپنے اپنے گھروں کو چلے جاتے ہیں، میں یہ معلومات جمع کرنے کے بعد باغ میں واپس چلا گیا۔ میں بار بار اِدھر اُدھر گم چلا جاتا پھر واپس آ جاتا، کئی مرتبہ میں نے ایسے ہی کیا، میرے حبشی ساتھیوں نے مجھ سے پوچھا کہ تم بار بار کہاں غائب ہو جاتے ہو؟ میں نے بتایا کہ میرا پیٹ خراب ہے (اس لئے مجھے بار بار قضائے حاجت کے لئے جانا پڑتا ہے) آپ فرماتے ہیں: میں نے یہ بہانہ اس لئے کیا تھا تا کہ جب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضری کے لئے جاؤں تو ان کو کسی قسم کا کوئی شک نہ ہو۔ اس عورت نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں کے جمع ہونے کا جو وقت بتایا تھا جب وہ وقت ہو گیا تو میں وہاں سے چل نکلا اور اس جگہ پہنچ گیا جہاں آپ تشریف لاتے تھے، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کر لی، آپ تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے درمیان بیٹھے ہوئے تھے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اردگرد حلقہ باندھے بیٹھے تھے، میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے

سے آیا، لیکن (اس غیب جاننے والے) نبی نے میرے ارادے کو جان لیا، آپ نے اپنی چادر مبارک سرکا دی، میں نے آپ ﷺ کے کندھوں کے درمیان مہر نبوت کو دیکھا۔ دیکھتے ہی میں نے کہا: اللہ اکبر۔ یہ پہلی نشانی بالکل درست ثابت ہوئی ہے، اس کے بعد میں چلا گیا، اگلی رات میں کچھ جید کھجوریں اپنے ساتھ لیں اور رسول اللہ ﷺ کی مجلس میں آ گیا، میں نے وہ کھجوریں رسول اللہ ﷺ کو پیش کر دیں، آپ ﷺ نے پوچھا: یہ کیا ہے؟ میں نے کہا: یہ صدقہ کی کھجوریں ہیں، آپ ﷺ نے وہ کھجوریں صحابہ کرام کو کھانے کے لئے دے دیں اور خود تناول نہ فرمائیں۔ پھر کچھ دنوں بعد میں دوبارہ کچھ کھجوریں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لایا، میں نے وہ کھجوریں رسول اللہ ﷺ کے سامنے رکھ دیں، آپ ﷺ نے پوچھا: یہ کیا ہے؟ میں نے کہا: یہ ہدیہ کی کھجوریں ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے خود بھی وہ کھجوریں کھائیں اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بھی کھانے کے لئے عطا فرمائیں۔ میں نے یہ دیکھتے ہی کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے اور بے شک آپ اللہ کے رسول ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے میرا حال دریافت کیا، میں نے ساری بات آپ ﷺ کو بتائی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جا کر اپنے آپ کو خرید لو (یعنی اپنا بدل ادا کر کے خود آزاد کروالو) میں اپنے مالک کے پاس گیا اور اس سے کہا: تم مجھے، میرے ہاتھ بیچتے ہو؟ اس نے حامی بھر لی۔ لیکن یہ شرط رکھ دی کہ تم میرے لئے کھجور کے ۱۱۰ درخت اگاؤ گے۔ میں نے (رسول اللہ ﷺ کے مشورے سے یہ شرط مان لی، اور آپ کے تعاون سے درخت لگا دیئے، جس دن درخت لگائے) جب اگلا دن ہوا تو تمام درخت مکمل تناور ہو چکے تھے، میں نے آ کر رسول اللہ ﷺ کو درختوں کے مکمل ہو جانے کی اطلاع دی، رسول اللہ ﷺ نے مجھے سونے کا ایک ٹکڑا عطا فرمایا۔ میں لے جا کر اس کو ترازو کے ایک پلڑے میں رکھا، اور دوسری جانب کھجور کی ایک گٹھلی رکھ دی، وہ سونا اُس گٹھلی سے بھاری نکلا۔ میں نے آ کر رسول اللہ ﷺ کو اس کے وزن کے بارے میں بتایا۔ (میں نے یہ سونا اپنے آقا کو دیا، اس طرح میری رقم بھی ادا ہوگئی، اُس کا باغ بھی لگ گیا اور) اس نے مجھے آزاد کر دیا۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے اور اس کے معانی پہلی اسناد کے معانی کے قریب تر ہیں۔

6545 – حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، وَعَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذٍ، قَالَا: ثَنَا اَبُو الْمُثَنَّى الْعَنْبَرِيُّ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيُّ، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَرَّاقُ، عَنْ مُوسَى الْجُهَنِيِّ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ، عَنْ سَلْمَانَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

6545:" الدنيا سجن المؤمن وجنة الكافر""صحيح مسلم - كتاب الزهد والرقائق' حديث: 5368'الجامع للترمذي -' ابواب الزهد عن رسول الله صلى الله عليه وسلم - باب ما جاء ان الدنيا سجن المؤمن وجنة الكافر' حديث: 2302'سنن ابن ماجه - كتاب الزهد' باب مثل الدنيا - حديث: 4111'مسند احمد بن حنبل - ومن مسند بني هاشم' مسند ابي هريرة رضي الله عنه - حديث: 8103'مسند ابي يعلى الموصلي - شهر بن حوشب ' حديث: 6332'المعجم الاوسط للطبراني - باب الالف' باب من اسمه إبراهيم - حديث: 2839'صحيح ابن حبان - كتاب الرقائق' باب الفقر - ذكر البيان بان الله جل وعلا جعل الدنيا سجنا لمن اطاعه' حديث: 688'مسند الشهاب القضاعي - الدنيا سجن المؤمن ' حديث: 138"" اطول الناس شبعا في الدنيا""مسند الطيالسي - احاديث النساء' وما اسند عبد الله بن العباس بن عبد المطلب - وابو حمزة القصاب' حديث: 2859'المعجم الكبير للطبراني - من اسمه سهل' ما اسند سلمان - زيد بن وهب ' حديث: 5961'شعب الإيمان للبيهقي - التاسع والثلاثون من شعب الإيمان' الفصل الثاني في ذم كثرة الاكل - حديث: 5388

قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: الدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْكَافِرِ وَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: اَطْوَلُ النَّاسِ شِبَعًا فِي الدُّنْيَا اَكْثَرُهُمْ جُوعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيبٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے: دنیا، مومن کا قید خانہ ہے اور کافر کی جنت ہے۔ اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے بھی سنا ہے کہ ”جو لوگ دنیا میں بہت پیٹ بھر کر کھاتے ہیں، قیامت کے دن وہ سب سے زیادہ بھوکے ہوں گے“

❀❀ یہ حدیث غریب ہے، صحیح الاسناد ہے۔ لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

6546 - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْبَاقِي بْنُ قَانِعٍ الْحَافِظُ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَبَّاسِ الْمُؤَدِّبُ، ثَنَا عُبَيْدُ بْنُ اِسْحَاقَ الْعَطَّارُ، ثَنَا قَيْسُ بْنُ الرَّبِيعِ، عَنْ اَبِيْ هَاشِمٍ الرُّمَّانِيِّ، عَنْ زَاذَانَ، عَنْ سَلْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، قَرَاْتُ فِي التَّوْرَاةِ بَرَكَةُ الطَّعَامِ الْوُضُوءُ قَبْلَهُ وَبَعْدَهُ

✧✧ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے تورات میں پڑھا ہے کہ کھانے سے پہلے اور بعد میں ہاتھ دھونے سے کھانے میں برکت ہوتی ہے۔

ذِكْرُ اِسْلَامِ زَيْدِ بْنِ سَعْنَةَ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام حضرت زید بن سعنہ رضی اللہ عنہ کے اسلام لانے کا ذکر

6547 - اَخْبَرَنِيْ دَعْلَجُ بْنُ اَحْمَدَ السِّجْزِيُّ، بِبَغْدَادَ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ الْاَبَّارُ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي السَّرِيِّ الْعَسْقَلَانِيُّ، ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَمْزَةَ بْنِ يُوسُفَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى لَمَّا اَرَادَ هُدٰى زَيْدِ بْنِ سَعْنَةَ، قَالَ زَيْدُ بْنُ سَعْنَةَ: مَا مِنْ عَلَامَاتِ النُّبُوَّةِ شَيْءٌ اِلَّا وَقَدْ عَرَفْتُهَا فِي وَجْهِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ نَظَرْتُ اِلَيْهِ اِلَّا شَيْئَيْنِ لَمْ اَخْبُرْهُمَا مِنْهُ هَلْ يَسْبِقُ حِلْمُهُ جَهْلَهُ، وَلَا يَزِيدُهُ شِدَّةُ الْجَهْلِ عَلَيْهِ اِلَّا حِلْمًا، فَكُنْتُ اَلْطُفُ بِهِ لِئَنْ اُخَالِطَهُ فَاَعْرِفُ حِلْمَهُ مِنْ جَهْلِهِ، قَالَ زَيْدُ بْنُ سَعْنَةَ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا مِنَ الْحُجُرَاتِ، وَمَعَهُ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَاَتَاهُ رَجُلٌ عَلٰى رَاحِلَتِهِ كَالْبَدَوِيِّ، فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ بُصْرَى قَرْيَةُ بَنِيْ فُلَانٍ قَدْ اَسْلَمُوا وَدَخَلُوا فِي الْاِسْلَامِ، وَكُنْتُ حَدَّثْتُهُمْ اِنْ اَسْلَمُوا آتَاهُمُ الرِّزْقُ رَغَدًا وَقَدْ اَصَابَتْهُمْ سَنَةٌ وَشِدَّةٌ وَقُحُوطٌ مِنَ الْغَيْثِ، فَاَنَا اَخْشٰى يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَنْ يَخْرُجُوا مِنَ الْاِسْلَامِ طَمَعًا كَمَا دَخَلُوا فِيْهِ طَمَعًا، فَاِنْ رَاَيْتَ اَنْ تُرْسِلَ اِلَيْهِمْ بِشَيْءٍ تُعِيْنُهُمْ بِهِ فَعَلْتَ فَنَظَرَ اِلَيَّ رَجُلٌ وَاِلٰى جَانِبِهِ اُرَاهُ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَا بَقِيَ مِنْهُ شَيْءٌ، قَالَ زَيْدُ بْنُ سَعْنَةَ: فَدَنَوْتُ اِلَيْهِ فَقُلْتُ: يَا مُحَمَّدُ هَلْ لَكَ اَنْ تَبِيعَنِيْ تَمْرًا مَعْلُومًا مِنْ حَائِطِ بَنِيْ فُلَانٍ اِلٰى اَجَلِ كَذَا وَكَذَا، فَقَالَ: لَا يَا يَهُوْدِيُّ، وَلٰكِنْ اَبِيعُكَ تَمْرًا مَعْلُومًا اِلٰى اَجَلِ

كَذَا وَكَذَا، وَلَا أُسَمِّي حَائِطَ بَنِي فُلَانٍ فَقُلْتُ: نَعَمْ، فَبَايَعَنِي فَأَطْلَقْتُ هِمْيَانِي فَأَعْطَيْتُهُ ثَمَانِينَ مِثْقَالًا مِنْ ذَهَبٍ فِي تَمْرٍ مَعْلُومٍ إِلَى أَجَلِ كَذَا وَكَذَا فَأَعْطَاهَا الرَّجُلُ، فَقَالَ: اعْدِلْ عَلَيْهِمْ وَأَعِنْهُمْ بِهَا، فَقَالَ زَيْدُ بْنُ سَعْنَةَ: فَلَمَّا كَانَ قَبْلَ مَحَلِّ الْأَجَلِ بِيَوْمَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةٍ أَتَيْتُهُ فَأَخَذْتُ بِمَجَامِعِ قَمِيصِهِ وَرِدَائِهِ وَنَظَرْتُ إِلَيْهِ بِوَجْهٍ غَلِيظٍ فَقُلْتُ لَهُ: أَلَا تَقْضِينِي يَا مُحَمَّدُ حَقِّي فَوَاللَّهِ مَا عُلِمْتُمْ يَا بَنِي عَبْدِالْمُطَّلِبِ سَيِّءَ الْقَضَاءِ مَطْلٌ، وَلَقَدْ كَانَ لِي بِمُخَالَطَتِكُمْ عِلْمٌ وَنَظَرْتُ إِلَى عُمَرَ فَإِذَا عَيْنَاهُ تَدُورَانِ فِي وَجْهِهِ كَالْفَلَكِ الْمُسْتَدِيرِ، ثُمَّ رَمَانِي بِبَصَرِهِ، فَقَالَ: يَا عَدُوَّ اللَّهِ أَتَقُولُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَسْمَعُ وَتَصْنَعُ بِهِ مَا أَرَى فَوَالَّذِي بَعَثَهُ بِالْحَقِّ لَوْلَا مَا أُحَاذِرُ فَوْتَهُ لَضَرَبْتُ بِسَيْفِي رَأْسَكَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْظُرُ إِلَى عُمَرَ فِي سُكُونٍ وَتُؤَدَةٍ وَتَبَسَّمَ، ثُمَّ قَالَ: يَا عُمَرُ أَنَا وَهُوَ كُنَّا أَحْوَجَ إِلَى غَيْرِ هٰذَا أَنْ تَأْمُرَنِي بِحُسْنِ الْأَدَاءِ، وَتَأْمُرَهُ بِحُسْنِ التِّبَاعَةِ اذْهَبْ بِهِ يَا عُمَرُ فَأَعْطِهِ حَقَّهُ، وَزِدْهُ عِشْرِينَ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ فَقُلْتُ: مَا هٰذِهِ الزِّيَادَةُ يَا عُمَرُ، قَالَ: أَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَزِيدَكَ مَكَانَ مَا نَقِمْتُكَ قُلْتُ: أَتَعْرِفُنِي يَا عُمَرُ؟ قَالَ: لَا، مَنْ أَنْتَ؟ قُلْتُ: زَيْدُ بْنُ سَعْنَةَ، قَالَ: الْحَبْرُ، قُلْتُ: الْحَبْرُ، قَالَ: فَمَا دَعَاكَ أَنْ فَعَلْتَ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا فَعَلْتَ، وَقُلْتَ لَهُ مَا قُلْتَ؟ قُلْتُ لَهُ: يَا عُمَرُ، لَمْ يَكُنْ لَهُ مِنْ عَلَامَاتِ النُّبُوَّةِ شَيْءٌ إِلَّا وَقَدْ عَرَفْتُهُ فِي وَجْهِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ نَظَرْتُ إِلَيْهِ إِلَّا اثْنَيْنِ لَمْ أَخْبُرْهُمَا مِنْهُ: هَلْ يَسْبِقُ حِلْمُهُ جَهْلَهُ، وَلَا تَزِيدُهُ شِدَّةُ الْجَهْلِ عَلَيْهِ إِلَّا حِلْمًا فَقَدِ اخْتَبَرْتُهُمَا فَأُشْهِدُكَ يَا عُمَرُ أَنِّي قَدْ رَضِيتُ بِاللَّهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيًّا وَأُشْهِدُكَ أَنَّ شَطْرَ مَالِي - فَإِنِّي أَكْثَرُهُمْ مَالًا - صَدَقَةٌ عَلَى أُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَوْ عَلَى بَعْضِهِمْ، فَإِنَّكَ لَا تَسَعُهُمْ قُلْتُ: أَوْ عَلَى بَعْضِهِمْ، فَرَجَعَ زَيْدٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ زَيْدٌ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَآمَنَ بِهِ وَصَدَّقَهُ وَبَايَعَهُ وَشَهِدَ مَعَهُ مَشَاهِدَ كَثِيرَةً، ثُمَّ تُوُفِّيَ زَيْدٌ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ مُقْبِلًا غَيْرَ مُدْبِرٍ وَرَحِمَ اللَّهُ زَيْدًا

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ وَهُوَ مِنْ غُرَرِ الْحَدِيثِ وَمُحَمَّدُ بْنُ أَبِي السَّرِيِّ الْعَسْقَلَانِيُّ ثِقَةٌ

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 6547 – ما أنكره وأركه

✧✧ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب اللہ تعالیٰ نے حضرت زید بن سعنہ رضی اللہ عنہ کو ہدایت دینے کا ارادہ فرمایا تو حضرت زید بن سعنہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے جب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک پر نبوت کی تمام نشانیاں دیکھ لیں، البتہ دو باتیں رہ گئی تھیں وہ میں آزما نہیں سکا تھا، ایک تو یہ کہ کیا ان کی بردباری ان کی لاعلمی پر غالب ہے؟ اور شدت جہل ان کے حلم میں اضافہ کرتی ہے؟ چنانچہ میں اس ٹوہ میں رہنے لگا کہ کبھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب ہونے کا موقع ملا تو ان کا حلم اور جہل آزماؤں گا۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک دیہاتی آدمی اپنی سواری پر سوار ہو کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا، اور کہنے لگا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلاں قبیلے کے لوگ اسلام لا چکے ہیں اور میں نے ان سے وعدہ کیا تھا کہ اگر وہ لوگ اسلام قبول

کرلیں گے تو ان کے رزق میں اضافہ ہو جائے گا، لیکن وہ تو بہت زیادہ قحط میں مبتلا ہو گئے ہیں، یارسول اللہ ﷺ مجھے خدشہ ہے کہ اگر ان کی یہی حالت رہی تو ان لوگوں نے جیسے کھانے کے لالچ میں اسلام قبول کیا تھا اسی طرح کھانے کی لالچ میں اسلام کو چھوڑ بھی دیں گے۔ اگر آپ کسی طرح ان کی امداد فرما سکتے ہوں تو مہربانی فرمایئے، ایک آدمی نے میری جانب دیکھا، میرا خیال ہے کہ وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ تھے۔ انہوں نے کہا: یارسول اللہ ﷺ سب کچھ تو ختم ہو چکا ہے، حضرت زید بن سعنہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں رسول اللہ ﷺ کے قریب ہوا اور عرض کی: اے محمد! کیا آپ مجھے فلاں شخص کے باغ کی کھجوریں فلاں تاریخ تک کے ادھار پر دلوا سکتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: نہیں، اے یہودی! میں تجھے کھجوریں دلوا سکتا ہوں البتہ تم کسی مخصوص باغ کی شرط مت لگاؤ، میں نے کہا: ٹھیک ہے جی، آپ ﷺ نے مجھے کھجوریں دلوا دیں، میں نے اپنا تھیلا کھولا اور اس میں سے ۸۰ مثقال سونا ان کھجوروں کے زرضمانت کے طور پر ایک مقررہ تاریخ تک کے لئے رکھوا دیا، اُس آدمی نے وہ کھجوریں دیں اور ساتھ ہی ساتھ کہا: ان پر انصاف کرنا اور ان کھجوروں کے ساتھ ان کی مدد کرنا۔ حضرت زید بن سعنہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: کھجوروں کی معیاد ختم ہونے میں جب صرف دو تین دن باقی رہ گئے تھے، تب میں نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا، میں نے آپ کے دامن اور چادر کو زور سے پکڑا اور بہت غصیلے انداز میں آپ ﷺ کی جانب دیکھا اور کہا: آپ مجھے میری رقم واپس نہیں کریں گے؟ خدا کی قسم! عبدالمطلب کی ساری اولاد ہی ایسی ہے، یہ وقت پر کبھی بھی ادائیگی نہیں کرتے، ہمیشہ ٹال مٹول سے کام لیتے ہیں، مجھے پتا تھا کہ تمہارا لین دین ایسا ہی ہوتا ہے۔ یہ کہتے ہوئے میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی جانب دیکھا، آپ رسول اللہ ﷺ کے چہرے کی جانب گول آسمان کی طرح نظریں گھما رہے تھے، اس کے بعد انہوں نے میری جانب دیکھا، اور فرمایا: اے اللہ کے دشمن! تم رسول اللہ ﷺ کو وہ باتیں کہہ رہے ہو جو میں نے تمہاری زبان سے ابھی سنی ہیں، اور تو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ وہ سلوک کر رہا ہے جو ابھی میری نگاہیں دیکھ رہی ہیں؟ خدا کی قسم! اگر مجھے رسول اللہ ﷺ کی قوت کی حفاظت کا فکر نہ ہوتا تو میں اپنی تلوار کے ساتھ تیرا سر قلم کر دیتا۔ رسول اللہ ﷺ بڑے اطمنان کے ساتھ حضرت عمر کی جانب دیکھ کر مسکرا رہے تھے، پھر فرمایا: اے عمر میں اور وہ شخص دوسرے سلوک کے مستحق تھے۔ چاہیے یہ تھا کہ تم مجھے اچھے انداز میں ادائیگی کا کہتے اور اس کو اچھے انداز میں مطالبہ کرنے کا کہتے۔ اے عمر! اس کو ساتھ لے جاؤ، اور اس کو اس کا حق ادا کر دو، اور ۲۰ صاع کھجوریں اس کو اضافی بھی دینا۔ (حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کے حکم کے مطابق جب اضافی کھجوریں بھی مجھے دے دیں تو) میں نے کہا: اے عمر! یہ اضافی کھجوریں مجھے کیوں دی جا رہی ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا ہے کہ میں نے جو تمہیں سخت الفاظ بولے ہیں ان کے بدلے تمہیں زیادہ کھجوریں دوں۔ میں نے کہا: اے عمر! کیا تم مجھے پہچانتے ہو؟ انہوں نے کہا: نہیں۔ میں نے کہا: میں ''زید بن سعنہ'' ہوں۔ انہوں نے پوچھا: یہودی عالم؟ میں نے کہا: ہاں۔ آپ نے پوچھا: پھر تم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ وہ معاملہ کیوں کیا؟ اور وہ باتیں جو تم نے حضور ﷺ کے ساتھ کیں، اس کی وجہ کیا تھی؟ میں نے کہا: اے عمر! میں نبوت کی تمام نشانیاں حضور ﷺ کے چہرہ انور کی زیارت کرتے ہی دیکھ لی تھیں، البتہ دو نشانیاں رہ گئی تھیں، میں وہ نہیں دیکھ پایا تھا، ان میں سے ایک یہ کہ اس رسول کا حلم، اس کے جہل پر غالب رہے گا۔ نمبر ۲، شدت جہل اس

کے حلم میں اضافے کا باعث بنے گی۔ میں تو وہ نشانیاں آزما رہا تھا (اب جبکہ میں تمام نشانیاں دیکھ چکا ہوں تو) اے عمر! میں تجھے گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ میں اللہ تعالیٰ کے رب ہونے پر، اسلام کے دین ہونے پر اور محمد ﷺ کے نبی ہونے پر راضی ہوں۔ میں تجھے اس بات پر بھی گواہ بناتا ہوں کہ کیونکہ مجھے اللہ تعالیٰ نے بہت مال سے نوازا ہے، اس لئے میرا آدھا مال، رسول اللہ ﷺ کی ساری امت کے لئے صدقہ ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ یہ مال ساری امت پر صدقہ نہ کریں بلکہ بعض امت پر کریں، کیونکہ ساری امت تک یہ مال پہنچانا آپ کے بس کی بات نہیں ہے۔ میں نے کہا: ٹھیک ہے، میرا آدھا مال بعض امت پر صدقہ ہے۔ اس کے بعد حضرت زید بن سعنہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور آ کر کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے بندے اور رسول ہیں۔ یوں حضرت زید بن سعنہ رضی اللہ عنہ ایمان لائے، حضور ﷺ کی تصدیق کی۔ آپ کی بیعت کی، اور آپ ﷺ کے ہمراہ بہت سارے غزوات میں بھی شرکت کی۔ غزوہ تبوک میں بہادری کے ساتھ لڑتے ہوئے آپ نے جام شہادت نوش کیا۔ اللہ تعالیٰ حضرت زید بن سعنہ رضی اللہ عنہ پر رحم فرمائے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا حالانکہ یہ مشہور حدیث ہے، اور اس کی سند میں جو ''محمد بن ابی سری عسقلانی'' نامی راوی ہیں، یہ ثقہ ہیں۔

ذِكْرُ سَفِينَةَ مَوْلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ کا ذکر

6548 – اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ الشَّيْبَانِيُّ، بِالْكُوفَةِ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَازِمِ الْغِفَارِيُّ، ح وَحَدَّثَنَا الشَّيْخُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِالْعَزِيزِ، قَالَا: ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ، ثَنَا حَشْرَجُ بْنُ نُبَاتَةَ، قَالَ: سَاَلْتُ سَفِينَةَ، عَنِ اسْمِهِ فَقَالَ: اَمَا اِنِّي مُخْبِرُكَ بِاسْمِي كَانَ اسْمِي قَيْسًا فَسَمَّانِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَفِينَةَ قُلْتُ: لِمَ سَمَّاكَ سَفِينَةَ؟ قَالَ: خَرَجَ وَمَعَهُ اَصْحَابُهُ فَثَقُلَ عَلَيْهِمْ مَتَاعُهُمْ، فَقَالَ: ابْسُطْ كِسَاءَكَ فَبَسَطْتُهُ فَجَعَلَ فِيهِ مَتَاعَهُمْ، ثُمَّ حَمَلَهُ عَلَيَّ فَقَالَ: احْمِلْ مَا اَنْتَ اِلَّا سَفِينَةٌ، فَقَالَ: لَوْ حَمَلْتُ يَوْمَئِذٍ وَقْرَ بَعِيرٍ اَوْ بَعِيرَيْنِ اَوْ خَمْسَةٍ اَوْ سِتَّةٍ مَا ثَقُلَ عَلَيَّ " صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 6548 – صحيح

✧✧ حشرج بن نباتہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ سے ان کا نام پوچھا تو انہوں نے فرمایا: میرا اصلی نام ''قیس'' تھا، رسول اللہ ﷺ نے میرا نام ''سفینہ'' رکھا، میں نے پوچھا: رسول اللہ ﷺ نے تمہارا نام سفینہ کیوں رکھا؟ انہوں نے کہا: ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کے ہمراہ کسی سفر پر نکلے، ان کو ان کا سامان بھاری لگ رہا تھا، حضور ﷺ نے مجھے فرمایا: اپنی چادر بچھاؤ، میں نے اپنی چادر بچھا دی، آپ ﷺ نے ان کا سارا سامان اس چادر میں ڈال کر میرے اوپر لاد دیا

6548: المعجم الكبير للطبراني - من اسمه سفيان' من اسمه سفينة : سفينة ابو عبد الرحمن مولى رسول الله - سعيد بن جمهان ' حديث: 6312

اورفرمایا: تم یہ اٹھالو،تم تو سفینہ ہو۔آپ فرماتے ہیں اُس دن ایک یادو یا پانچ یا چھ یا جتنے بھی اونٹوں کا بوجھ مجھ پرلاد دیا جاتا، وہ مجھے ہرگز بھاری نہ لگتا۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

6549 - وَحَدَّثَنَا بِذِكْرِ كُنْيَةِ سَفِينَةَ اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالْحَكَمِ، ثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ، عَنْ اَبِيهِ، ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي حَفْصٍ سَعِيدِ بْنِ جُمْهَانَ، عَنْ سَفِينَةَ اَبِي عَبْدِالرَّحْمٰنِ، قَالَ: اَعْتَقَتْنِي اُمُّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، وَاشْتَرَطَتْ عَلَيَّ اَنْ اَخْدُمَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا عَاشَ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)6549 – سكت عنه الذهبي في التلخيص

حضرت سفینہ ابوعبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مجھے حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے آزاد کیا تھا اور میری آزادی کی شرط یہ رکھی تھی میں ساری زندگی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کروں گا۔

6550 - وَحَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالْحَكَمِ، اَنْبَاَ ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِي اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ، اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ، حَدَّثَهُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، اَنَّ سَفِينَةَ، مَوْلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: " رَكِبْتُ الْبَحْرَ فَانْكَسَرَتْ سَفِينَتِي الَّتِي كُنْتُ فِيهَا فَرَكِبْتُ لَوْحًا مِنْ اَلْوَاحِهَا فَطَرَحَنِي اللَّوْحُ فِي اَجَمَةٍ فِيهَا الْاَسَدُ فَاَقْبَلَ اِلَيَّ يُرِيدُنِي فَقُلْتُ: يَا اَبَا الْحَارِثِ، اَنَا مَوْلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَاْطَاَ رَاْسَهُ، وَاَقْبَلَ اِلَيَّ فَدَفَعَنِي بِمَنْكِبِهِ حَتّٰى اَخْرَجَنِي مِنَ الْاَجَمَةِ، وَوَضَعَنِي عَلَى الطَّرِيقِ وَهَمْهَمَ فَظَنَنْتُ اَنَّهُ يُوَدِّعُنِي فَكَانَ ذٰلِكَ اٰخِرَ عَهْدِي بِهِ " هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)6550 – على شرط مسلم

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں سمندر کے سفر پر گیا، میں جس کشتی میں تھا وہ کشتی دوران سفر ٹوٹ گئی، اس کے ایک تختے کے ساتھ لپٹ گیا، اس تختے نے مجھے ایسے ساحل پر جا پھینکا جہاں پر گھنا جنگل تھا، اس میں بہت شیر رہتے تھے، ایک شیر میری جانب بڑھنے لگا، میں نے اس شیر کو مخاطب کر کے کہا: اے ابوالحارث! میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام ہوں، (میری یہ بات سنتے ہی) اس شیر نے اپنا سر جھکا دیا اور میرے قریب آ گیا، وہ میرے آگے آگے چلتا رہا، حتیٰ کہ اس نے مجھے جنگل پار کروادیا، ایک راستے پہنچا کر وہ اپنی آواز میں بڑبڑانے لگا میں نے سمجھ لیا کہ اب یہ مجھے الوداع کہہ رہا ہے، اس کے بعد وہ شیر واپس چلا گیا۔

یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

6550: المعجم الكبير للطبراني - من اسمه سفيان' من اسمه سفينة : سفينة ابو عبد الرحمن مولى رسول الله - ما روى محمد بن المنكدر ' حديث: 6306' مسند الروياني - محمد بن المنكدر عن سفينة رضي الله عنه' حديث: 645

ذِكْرُ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت سعد بن ربیع انصاری رضی اللہ عنہ کا ذکر

6551 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ الْبَغْدَادِيُّ، ثَنَا اَبُوْ عُلَاثَةَ، ثَنَا اَبِي، ثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ، ثَنَا اَبُو الْاَسْوَدِ، عَنْ عُرْوَةَ، فِي تَسْمِيَةِ الْمُسْلِمِينَ الَّذِينَ بَايَعُوا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعَقَبَةِ مِنَ الْاَنْصَارِ مِنَ الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ بْنِ الْحَارِثِ سَعْدُ بْنُ الرَّبِيعِ وَهُوَ نَقِيبٌ وَقَدْ شَهِدَ بَدْرًا

✧✧ حضرت عروہ کہتے ہیں: انصار کی جانب سے بیعت عقبہ میں شریک ہونے والوں میں حضرت حارث بن خزرج بن حارث کی طرف سے حضرت سعد بن ربیع رضی اللہ عنہ تھے، یہ اپنی قوم کے مبلغ بھی تھے، آپ جنگ بدر میں بھی شریک ہوئے ہیں۔

6552 – اَخْبَرَنِي اِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الشَّعْرَانِيُّ، ثَنَا جَدِّي، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، فِي تَسْمِيَةِ مَنِ اسْتُشْهِدَ يَوْمَ اُحُدٍ مِنَ الْاَنْصَارِ مِنْ بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ سَعْدُ بْنُ الرَّبِيعِ

✧✧ ابن شہاب کہتے ہیں: انصار کی طرف سے بنی حارث بن خزرج کی جانب سے جنگ احد میں شریک ہونے والوں میں حضرت سعد بن ربیع رضی اللہ عنہ تھے۔

6553 – اَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ اِسْمَاعِيلَ بْنِ الْقَاضِي، ثَنَا اَبِي، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ الزُّبَيْرِيُّ، ثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ قَيْسٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ اُمِّ سَعْدٍ بِنْتِ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ، اَنَّهَا دَخَلَتْ عَلَى اَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ فَاَلْقَى لَهَا ثَوْبَهُ حَتَّى جَلَسَتْ عَلَيْهِ فَدَخَلَ عَلَيْهِ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَقَالَ: يَا خَلِيفَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مَنْ هٰذِهِ؟ قَالَ: هٰذِهِ بِنْتُ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنِّي وَمِنْكَ، قَالَ: وَمَنْ خَيْرٌ مِنِّي وَمِنْكَ اِلَّا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: رَجُلٌ قُبِضَ عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبَوَّاَ مَقْعَدَهُ فِي الْجَنَّةِ، وَبَقِيتُ اَنَا وَاَنْتَ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6553 – بل إسماعيل ضعفوه

✧✧ ام سعد بنت سعد بن ربیع فرماتی ہیں: وہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس گئیں، آپ نے اپنا کپڑا ان پر ڈال دیا، میں ان کے پاس بیٹھ گئی، پھر ان کے پاس حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ آ گئے، انہوں نے میرے بارے میں پوچھا: اے خلیفۃ المسلمین! یہ کون ہے؟ انہوں نے فرمایا: یہ اس شخص کی بیٹی ہے جو مجھ سے بھی بہتر ہے اور تجھ سے بھی بہتر ہے، انہوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ اور کون ہوسکتا ہے جو تجھ سے بھی بہتر ہو اور مجھ سے بھی بہتر ہو۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایک ایسا آدمی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں وفات پا گیا، وہ تو اپنا ٹھکانا جنت میں بنا چکا، جبکہ تو اور میں ابھی اس دنیا میں موجود ہیں۔ (تو بہتر وہی ہوا، جو جنت میں جا چکا ہے)

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔

ذِكْرُ سَعْدِ الْقَرَظِ الْمُؤَذِّنِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت سعد القرظ موذن رضی اللہ عنہ کا ذکر

6554 – حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ الْاِمَامُ، وَعَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذٍ الْعَدْلُ، قَالَا: ثَنَا بِشْرُ بْنُ مُوسَى الْاَسَدِيُّ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ الْحُمَيْدِيُّ، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَمَّارِ بْنِ سَعْدِ الْقَرَظِ، مُؤَذِّنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، عَنْ جَدِّيْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " اَمَرَ بِلَالًا اَنْ يُدْخِلَ اِصْبَعَهُ فِيْ اُذُنِهِ وَقَالَ: اِنَّهُ اَرْفَعُ لِصَوْتِكَ، وَاِنَّ اَذَانَ بِلَالٍ كَانَ مَثْنَى مَثْنَى، وَاِقَامَتُهُ مُفْرَدَةٌ، وَقَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ مَرَّةً مَرَّةً، وَاَنَّهُ كَانَ يُؤَذِّنُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ الْفَيْءُ مِثْلَ الشِّرَاكِ، وَاَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا خَرَجَ اِلَى الْعِيْدَيْنِ سَلَكَ عَلَى دَارِ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، ثُمَّ عَلَى اَصْحَابِ الْفَسَاطِيْطِ، ثُمَّ يَبْدَاُ بِالصَّلَاةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ، ثُمَّ كَبَّرَ فِي الْاُوْلَى سَبْعًا قَبْلَ الْقِرَاءَةِ، وَفِي الْاٰخِرَةِ خَمْسًا قَبْلَ الْقِرَاءَةِ، ثُمَّ خَطَبَ النَّاسَ، ثُمَّ انْصَرَفَ مِنَ الطَّرِيْقِ الْاٰخَرِ مِنْ طَرِيْقِ بَنِيْ زُرَيْقٍ فَذَبَحَ اُضْحِيَّةً عِنْدَ طَرَفِ الزُّقَاقِ بِيَدِهِ بِشَفْرَةٍ، ثُمَّ خَرَجَ اِلٰى دَارِ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ وَدَارِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ بِالْبَلَاطِ، وَكَانَ يَخْرُجُ اِلَى الْعِيْدَيْنِ مَاشِيًا وَيَرْجِعُ مَاشِيًا، وَكَانَ يُكَبِّرُ بَيْنَ اَضْعَافِ الْخُطْبَةِ وَيُكْثِرُ التَّكْبِيْرَ فِي الْخُطْبَةِ وَيَخْطُبُ عَلَى عَصًا "، وَاِنَّ بِلَالًا كَانَ اِذَا كَبَّرَ بِالْاَذَانِ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ، ثُمَّ يَقُوْلُ: اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مَرَّتَيْنِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ مَرَّتَيْنِ وَيَسْتَقْبِلُ الْقِبْلَةَ، ثُمَّ يَنْحَرِفُ عَنِ الْقِبْلَةِ فَيَقُوْلُ: حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ مَرَّتَيْنِ، ثُمَّ يَنْحَرِفُ عَنْ يَسَارِ الْقِبْلَةِ فَيَقُوْلُ: حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ يَسْتَقْبِلُ الْقِبْلَةَ فَيَقُوْلُ: اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

✧✧ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مؤذن عبدالرحمٰن بن عمار بن سعد القرظ اپنے والد کے حوالے سے ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ اذان دیتے ہوئے اپنی انگلیاں اپنے کانوں میں ڈال لیا کریں کیونکہ اس سے آواز زیادہ بلند ہوتی ہے۔حضرت بلال کی اذان میں تمام جملے دو دو مرتبہ ہوتے تھے اور اقامت کے الفاظ ایک ایک فقرہ ہوتا تھا،قدقامت الصلاۃ ایک ایک مرتبہ کہتے تھے،آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں جمعہ کی اذان اس وقت کہتے تھے جب سایہ ایک تسمے کے برابر ہوجاتا تھا۔اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب عیدین کے لئے نکلتے تو حضرت سعد بن ابی وقاص کے گھر کی طرف سے ہوتے ہوئے،خیمہ والوں کے پاس سے گزر کر عیدگاہ میں تشریف لے جاتے،وہاں خطبہ سے پہلے نماز پڑھاتے،پھر پہلی رکعت میں قراءت سے پہلے سات تکبیریں کہتے اور دوسری رکعت میں قراءت سے پہلے ۵ تکبیریں کہتے، پھر خطبہ دیتے،(خطبہ کے بعد دعا وغیرہ سے فارغ ہوکر جب واپس نکلتے تو بنی زریق کا راستہ اختیار کرتے،پھر صحراء کی جانب اپنے ہاتھ سے قربانی کرتے،پھر حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کے گھر کی جانب سے ہوتے ہوئے ہموار زمین میں حضرت

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے گھر کی طرف سے آتے، آپ عیدین میں پیدل ہی عیدگاہ کی جانب تشریف لے جاتے اور پیدل ہی واپس تشریف لاتے، آپ دونوں خطبوں کے درمیان اللہ اکبر کہتے، اور خطبہ کے دوران کثرت سے تکبیر کہتے، آپ عصا مبارک ہاتھ میں لئے خطبہ دیا کرتے تھے۔ اور حضرت بلال جب اذان دیتے تو چہرہ قبلہ کی جانب کرتے، پھر الله اکبر الله اکبر دو مرتبہ کہتے، اشهد ان لا اله الا الله دو مرتبہ کہتے، اشهد ان محمدا رسول الله دو مرتبہ کہتے، یہ کہتے ہوئے آپ کا رخ قبلہ کی جانب ہی ہوتا، پھر قبلہ سے منہ پھیر کر (اپنا چہرہ دائیں جانب کرتے اور) دو مرتبہ حی علی الصلاة کہتے، پھر اپنے بائیں جانب گھوم جاتے اور دو مرتبہ حی علی الفلاح کہتے، پھر چہرہ قبلہ کی جانب کر لیتے اور الله اکبر الله اکبر اور لا اله الا الله کہتے۔

6555 – حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ، ثَنَا ابْنُ شَبِيبٍ الْمَعْمَرِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصَفًّى، ثَنَا بَقِيَّةُ، ثَنَا الزُّبَيْدِيُّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ حَفْصِ بْنِ عُمَرَ بْنِ سَعْدِ الْقَرَظِ، اَنَّ اَبَاهُ، وَعُمُومَتَهُ، اَخْبَرُوهُ، اَنَّ سَعْدَ الْقَرَظِ، كَانَ مُؤَذِّنًا لِاَهْلِ قُبَاءَ فَانْتَقَلَهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَاتَّخَذَهُ مُؤَذِّنًا لِمَسْجِدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6555 – سكت عنه الذهبي في التلخيص

✧✧ حفص بن عمر بن سعد القرظ روایت کرتے ہیں کہ ان کے والد اور ان کے چچاؤں نے ان کو بتایا ہے کہ حضرت سعد القرظ اہل قباء کے موذن ہوتے تھے، حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ان کو ٹرانسفر کر کے مسجد نبوی شریف کا موذن مقرر کر دیا۔

ذِكْرُ جُنَادَةَ بْنِ اَبِي اُمَيَّةَ الْاَزْدِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت جنادہ بن ابی امیہ ازدی رضی اللہ عنہ کا ذکر

6556 – اَخْبَرَنِي اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوبَ الثَّقَفِيُّ، ثَنَا مُوسَى بْنُ زَكَرِيَّا، ثَنَا خَلِيفَةُ بْنُ خَيَّاطٍ، قَالَ: جُنَادَةُ بْنُ اَبِي اُمَيَّةَ بْنِ نِزَارِ بْنِ كَعْبِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ كَعْبِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَالِكِ بْنِ نَصْرٍ الْاَزْدِيُّ تُوُفِّيَ سَنَةَ ثَمَانِينَ

✧✧ خلیفہ بن خیاط فرماتے ہیں: حضرت جنادہ بن ابی امیہ بن نزار بن کعب بن حارث بن کعب بن عبداللہ بن مالک بن نصر ازدی رضی اللہ عنہ کا انتقال سن ۸۰ ہجری میں ہوا۔

6557 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا اَبُوْ زُرْعَةَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَمْرٍو الدِّمَشْقِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ الْوَهْبِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِي حَبِيبٍ، عَنْ مَرْثَدِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ الْيَزَنِيِّ، عَنْ حُذَافَةَ الْاَزْدِيِّ، عَنْ جُنَادَةَ بْنِ اَبِي اُمَيَّةَ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَفَرٍ مِنَ الْاَزْدِ

6557:شرح معانی الآثار للطحاوی - كتاب الصيام' باب صوم يوم عاشوراء - حديث:2130'المعجم الكبير للطبرانی - باب الجيم' باب من اسمه جابر - جنادة بن ابی امية الازدی' حديث:2134

يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَدَعَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى طَعَامٍ بَيْنَ يَدَيْهِ فَقُلْنَا: اِنَّا صِيَامٌ، فَقَالَ: صُمْتُمْ اَمْسِ؟ قُلْنَا: لَا، قَالَ: اَفَتَصُوْمُوْنَ غَدًا؟ قُلْنَا: لَا، قَالَ: فَاَفْطِرُوْا ثُمَّ قَالَ: لَا تَصُوْمُوْا يَوْمَ الْجُمُعَةِ مُنْفَرِدًا هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبى) 6557 – سكت عنه الذهبى في التلخيص

✦✦ حضرت جنادہ بن ابی امیہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں ازد قبیلے کے ایک وفد کے ہمراہ جمعہ کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھانا لگا ہوا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بھی کھانے کی دعوت دی، ہم نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم نے روزہ رکھا ہوا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: کیا تم نے کل روزہ رکھا تھا؟ ہم نے کہا: نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر پوچھا: کیا تم آئندہ کل روزہ رکھو گے؟ ہم نے کہا: جی نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم آج کا روزہ بھی توڑ دو، پھر فرمایا: اکیلے جمعہ کے دن کا روزہ نہ رکھا کرو۔

❁❁ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

ذِكْرُ سَوَّادِ بْنِ قَارِبٍ الْاَزْدِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت سواد بن قارب الازدی رضی اللہ عنہ کا ذکر

6558 – حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ سَلْمَانَ الْفَقِيْهُ، اِمْلَاءً ثَنَا هِلَالُ بْنُ الْعَلَاءِ الرَّقِّيُّ، ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْوَقَّاصِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ، قَالَ: بَيْنَمَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَاعِدٌ فِي الْمَسْجِدِ اِذْ مَرَّ رَجُلٌ فِي مُؤَخَّرِ الْمَسْجِدِ، فَقَالَ رَجُلٌ: يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَتَعْرِفُ هٰذَا الْمَارَّ، قَالَ: لَا، فَمَنْ هُوَ؟ قَالَ: سَوَّادُ بْنُ قَارِبٍ وَهُوَ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الْيَمَنِ مِنْ بَيْتٍ فِيْهِمْ شَرَفٌ وَمَوْضِعٌ وَهُوَ الَّذِي اَتَاهُ رَئِيُّهُ بِظُهُوْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ عُمَرُ عَلَيَّ بِهِ فَدُعِيَ بِهِ، فَقَالَ: اَنْتَ سَوَّادُ بْنُ قَارِبٍ، قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَاَنْتَ الَّذِي اَتَاكَ رَئِيُّكَ بِظُهُوْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَاَنْتَ عَلٰى مَا كُنْتَ عَلَيْهِ مِنْ كَهَانَتِكَ فَغَضِبَ غَضَبًا شَدِيْدًا، وَقَالَ: يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ مَا اسْتَقْبَلَنِيْ بِهٰذَا اَحَدٌ مُنْذُ اَسْلَمْتُ، فَقَالَ عُمَرُ: يَا سُبْحَانَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ مَا كُنَّا عَلَيْهِ مِنَ الشِّرْكِ اَعْظَمَ مِمَّا كُنْتَ عَلَيْهِ مِنْ كَهَانَتِكَ، اَخْبِرْنِيْ بِاِتْيَانِكَ رَئِيُّكَ بِظُهُوْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: نَعَمْ، يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ بَيْنَا اَنَا ذَاتَ لَيْلَةٍ بَيْنَ النَّائِمِ وَالْيَقْظَانِ، اِذْ اَتَانِيْ رَئِيٌّ فَضَرَبَنِيْ بِرِجْلِهِ، وَقَالَ قُمْ يَا سَوَّادُ بْنُ قَارِبٍ فَافْهَمْ وَاعْقِلْ اِنْ كُنْتَ تَعْقِلُ اِنَّهُ قَدْ بُعِثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ لُؤَيِّ بْنِ غَالِبٍ يَدْعُوْ اِلَى اللّٰهِ وَاِلٰى عِبَادَتِهِ، ثُمَّ اَنْشَاَ يَقُوْلُ:

عَجِبْتُ لِلْجِنِّ وَتَجْسَاسِهَا ... وَشَدِّهَا الْعِيْسَ بِاَحْلَاسِهَا

تَهْوِيْ اِلٰى مَكَّةَ تَبْغِي الْهُدٰى ... مَا خَيْرُ الْجِنِّ كَاَنْجَاسِهَا

فَارْحَلْ اِلَى الصَّفْوَةِ مِنْ هَاشِمٍ وَاسْمُ بِعَيْنَيْكَ اِلَى رَاْسِهَا

قَالَ: فَلَمْ اَرْفَعْ بِقَوْلِهِ رَاْسًا وَقُلْتُ دَعْنِي اَنَمْ، فَاِنِّي اَمْسَيْتُ نَاعِسًا فَلَمَّا اَنْ كَانَتِ اللَّيْلَةُ الثَّانِيَةُ اَتَانِي، فَضَرَبَنِي بِرِجْلِهِ وَقَالَ اَلَمْ اَقُلْ يَا سَوَادُ بْنَ قَارِبٍ قُمْ فَافْهَمْ وَاعْقِلْ؟ اِنْ كُنْتَ تَعْقِلُ قَدْ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ مِنْ لُؤَيِّ بْنِ غَالِبٍ يَدْعُو اِلَى اللّٰهِ وَاِلَى عِبَادَتِهِ ثُمَّ اَنْشَاَ الْجِنِّيُّ، يَقُوْلُ:

عَجِبْتُ لِلْجِنِّ وَتَطْلَابِهَا وَشَدِّهَا الْعِيسَ بِاَقْتَابِهَا

تَهْوِي اِلَى مَكَّةَ تَبْغِي الْهُدَى مَا صَادِقُ الْجِنِّ كَكَذَّابِهَا

فَارْحَلْ اِلَى الصَّفْوَةِ مِنْ هَاشِمٍ بَيْنَ رَوَابِيهَا وَحِجَابِهَا،

قَالَ: فَلَمْ اَرْفَعْ رَاْسًا فَلَمَّا اَنْ كَانَتِ اللَّيْلَةُ الثَّالِثَةُ اَتَانِي فَضَرَبَنِي بِرِجْلِهِ وَقَالَ: اَلَمْ اَقُلْ لَكَ يَا سَوَادُ بْنَ قَارِبٍ افْهَمْ وَاعْقِلْ اِنْ كُنْتَ تَعْقِلُ اَنَّهُ قَدْ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ مِنْ لُؤَيِّ بْنِ غَالِبٍ يَدْعُو اِلَى اللّٰهِ وَاِلَى عِبَادَتِهِ ثُمَّ اَنْشَاَ، يَقُوْلُ:

عَجِبْتُ لِلْجِنِّ وَاَخْبَارِهَا وَشَدِّهَا الْعِيسَ بِاَكْوَارِهَا

تَهْوِي اِلَى مَكَّةَ تَبْغِي الْهُدَى مَا مُؤْمِنُو الْجِنِّ كَكُفَّارِهَا

فَارْحَلْ اِلَى الصَّفْوَةِ مِنْ هَاشِمٍ لَيْسَ قُدَّامُهَا كَاَذْنَابِهَا

قَالَ: فَوَقَعَ فِي نَفْسِي حُبُّ الْاِسْلَامِ وَرَغِبْتُ فِيهِ، فَلَمَّا اَصْبَحْتُ شَدَدْتُ عَلَى رَاحِلَتِي فَانْطَلَقْتُ مُتَوَجِّهًا اِلَى مَكَّةَ، فَلَمَّا كُنْتُ بِبَعْضِ الطَّرِيقِ اُخْبِرْتُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ هَاجَرَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ فَاَتَيْتُ الْمَدِيْنَةَ، فَسَاَلْتُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقِيلَ لِي: فِي الْمَسْجِدِ فَانْتَهَيْتُ اِلَى الْمَسْجِدِ فَعَقَلْتُ نَاقَتِي وَدَخَلْتُ، وَاِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ حَوْلَهُ فَقُلْتُ: اسْمَعْ مَقَالَتِي يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، فَقَالَ اَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اُدْنُهُ فَلَمْ يَزَلْ حَتّٰى صِرْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ، قَالَ: هَاتِ فَاَخْبِرْنِي بِاِتْيَانِكَ رَئِيُّكَ، فَقَالَ:

اَتَانِي نَجِيٌّ بَعْدَ هَدْءٍ وَرَقْدَةٍ وَلَمْ يَكُ فِيمَا قَدْ بَلَوْتُ بِكَاذِبِ

ثَلَاثُ لَيَالٍ قَوْلُهُ كُلَّ لَيْلَةٍ اَتَاكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ مِنْ لُؤَيِّ بْنِ غَالِبِ

فَشَمَّرْتُ مِنْ ذَيْلِي الْاِزَارَ وَوَسَّطَتْ بِيَ الذِّعْلِبُ الْوَجْنَاءُ بَيْنَ السَّبَاسِبِ

فَاَشْهَدُ اَنَّ اللّٰهَ لَا رَبَّ غَيْرُهُ وَاَنَّكَ مَاْمُونٌ عَلَى كُلِّ غَالِبِ

وَاَنَّكَ اَدْنَى الْمُرْسَلِينَ وَسِيلَةً اِلَى اللّٰهِ يَا ابْنَ الْاَكْرَمِينَ الْاَطَائِبِ

فَمُرْنَا بِمَا يَاْتِيكَ يَا خَيْرَ مَنْ مَشَى وَاِنْ كَانَ فِيمَا جَاءَ شَيْبُ الذَّوَائِبِ

وَكُنْ لِي شَفِيعًا يَوْمَ لَا ذِي شَفَاعَةٍ سِوَاكَ بِمُغْنٍ عَنْ سَوَادِ بْنِ قَارِبِ

فَفَرِحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُهُ بِإِسْلَامِي فَرَحًا شَدِيدًا حَتّٰى رُئِيَ فِي وُجُوهِهِمْ قَالَ: فَوَثَبَ عُمَرُ: فَالْتَزَمَهُ وَقَالَ: قَدْ كُنْتُ اُحِبُّ اَنْ اَسْمَعَ هٰذَا مِنْكَ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6558 – الإسناد منقطع

✦✦ محمد بن کعب قرظی فرماتے ہیں: ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے، ایک آدمی مسجد کے دوسری جانب سے گزرا، ایک آدمی نے کہا: اے امیر المومنین! آپ اس گزرنے والے کو پہچانتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: نہیں۔ یہ کون ہے؟ اس آدمی نے کہا: یہ سواد بن قارب ہے۔ یہ یمنی باشندہ ہے، یہ اپنے علاقے کے معزز خاندان کا آدمی ہے، اسی شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور کی پیشین گوئی کی تھی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کو میرے پاس بلا کر لاؤ، اس آدمی کو بلایا گیا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے پوچھا: کیا تم سواد بن قارب ہو؟ اس نے کہا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: کیا تمہی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور کی پیشین گوئی کی تھی؟ اس نے کہا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: تم آج تک اسی کہانت پر قائم ہو، جس پر پہلے تھے، پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اس پر بہت سخت غصہ ہوئے، اس نے کہا: اے امیر المومنین! میں جب سے اسلام لایا ہوں مجھے اس طرح کسی نے سمجھایا ہی نہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سبحان اللہ! تم تو کاہن تھے، ہم اسلام لانے سے پہلے تم سے بھی بڑے گناہ شرک میں مبتلا تھے۔ تم مجھے اپنی اس پیشین گوئی کا واقعہ سناؤ جو تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں دی تھی۔ وہ کہنے لگا: اے امیر المومنین! ایک مرتبہ رات کے وقت میں نیند اور بیداری کی کشمکش میں تھا، ایک ناصح آیا اس نے اپنا پاؤں مجھے مار کر کہا: اے سواد بن قارب اگر تم عقل مند ہو تو خوب جان لو اور سمجھ لو کہ اللہ تعالیٰ کا رسول لؤی بن غالب کے قبیلے میں ظاہر ہو چکا ہے، وہ اللہ تعالیٰ کی طرف اور اس کی عبادت کی طرف دعوت دیتا ہے۔ اس کے بعد انہوں نے درج ذیل اشعار پڑھے

عَجِبْتُ لِلْجِنِّ وَتَجْسَاسِهَا وَشَدِّهَا الْعِيسَ بِأَحْلَاسِهَا

تَهْوِي إِلَى مَكَّةَ تَبْغِي الْهُدَى مَا خَيْرُ الْجِنِّ كَأَنْجَاسِهَا

فَارْحَلْ إِلَى الصَّفْوَةِ مِنْ هَاشِمٍ وَاسْمُ بِعَيْنَيْكَ إِلَى رَأْسِهَا

میں نے اس کی بات پر کان نہ دھرا، سر اوپر اٹھائے بغیر کہا کہ مجھے میرے حال پر چھوڑ دو، کیونکہ مجھے شام سے ہی بہت نیند آ رہی ہے، اگلی رات پھر یہی واقعہ ہوا، وہ آیا، اپنا پاؤں مار کر مجھے جگایا اور کہا: اے سواد! میں نے تمہیں کہا نہیں تھا کہ اٹھ جا اور اگر تجھے کچھ عقل ہے تو خوب سمجھ لے کہ لؤی بن غالب میں اللہ کا رسول ظاہر ہو چکا ہے وہ اللہ تعالیٰ اور اس کی عبادت کی دعوت دیتا ہے، اس کے بعد اس جن نے وہی کل والے اشعار دوبارہ پڑھے

عَجِبْتُ لِلْجِنِّ وَتَطْلَابِهَا وَشَدِّهَا الْعِيسَ بِأَقْتَابِهَا

تَهْوِي اِلَى مَكَّةَ تَبْغِي الْهُدَى مَا صَادِقُ الْجِنِّ كَكَذَّابِهَا

فَارْحَلْ اِلَى الصَّفْوَةِ مِنْ هَاشِمٍ بَيْنَ رَوَابِيهَا وَحِجَابِهَا،

آپ فرماتے ہیں: میں نے اس مرتبہ اس کو کوئی جواب نہ دیا، وہ تیسری رات پھر آ گیا، پاؤں مار کر مجھے جگایا اور بولا: اے سواد! میں نے تجھے کہا نہیں تھا کہ اگر تجھے کچھ عقل اور سمجھ ہے تو خوب جان لے کہ لؤی بن غالب میں اللہ کا نبی ظاہر ہو چکا ہے وہ اللہ تعالیٰ اور اس کی عبادت کی دعوت دیتا ہے، اس کے بعد اس نے یہ اشعار کہے

عَجِبْتُ لِلْجِنِّ وَاَخْبَارِهَا وَشَدِّهَا الْعِيسَ بِاَكْوَارِهَا

تَهْوِي اِلَى مَكَّةَ تَبْغِي الْهُدَى مَا مُؤْمِنُو الْجِنِّ كَكُفَّارِهَا

فَارْحَلْ اِلَى الصَّفْوَةِ مِنْ هَاشِمٍ لَيْسَ قُدَّامُهَا كَاَذْنَابِهَا،

اس کے بعد میرے دل میں اسلام کی محبت اور دلچسپی پیدا ہوگئی، صبح ہوتے ہی میں نے سواری تیار کی اور مکہ مکرمہ کی جانب روانہ ہوگیا، ابھی میں مکہ کے راستے ہی میں تھا کہ مجھے اطلاع ملی کہ نبی اکرم ﷺ مدینہ منورہ کی جانب ہجرت کر گئے ہیں، چنانچہ میں بھی (مکہ کی بجائے) مدینہ شریف پہنچ گیا، میں نے وہاں پہنچ کر نبی اکرم ﷺ کے بارے میں دریافت کیا تو مجھے بتایا گیا کہ آپ ﷺ مسجد میں تشریف فرما ہیں، میں مسجد میں چلا گیا، میں نے مسجد سے باہر اپنی اونٹنی باندھی اور اندر آ گیا اس وقت رسول اللہ ﷺ بیٹھے ہوئے تھے، اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپ ﷺ کے اردگرد بیٹھے تھے۔ میں نے کہا: یارسول اللہ ﷺ میری بات سنیئے، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مجھے کہا: رسول اللہ ﷺ کے قریب ہو جاؤ، میں قریب ہوتے ہوتے رسول اللہ ﷺ کے بالکل سامنے پہنچ گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اپنے نصیحت گر کا واقعہ سناؤ، تب انہوں نے یہ اشعار کہے۔

اَتَانِي نَجِيٌّ بَعْدَ هَدْءٍ وَرَقْدَةٍ وَلَمْ يَكُ فِيمَا قَدْ بَلَوْتُ بِكَاذِبِ

ثَلَاثُ لَيَالٍ قَوْلُهُ كُلَّ لَيْلَةٍ اَتَاكَ رَسُولُ اللّٰهِ مِنْ لُؤَيِّ بْنِ غَالِبِ

فَشَمَّرْتُ مِنْ ذَيْلِي الْاِزَارَ وَوَسَطَتْ بِيَ الذِّعْلِبُ الْوَجْنَاءُ بَيْنَ السَّبَاسِبِ

فَاَشْهَدُ اَنَّ اللّٰهَ لَا رَبَّ غَيْرُهُ وَاَنَّكَ مَامُونٌ عَلَى كُلِّ غَالِبِ

وَاَنَّكَ اَدْنَى الْمُرْسَلِينَ وَسِيلَةً اِلَى اللّٰهِ يَا ابْنَ الْاَكْرَمِينَ الْاَطَائِبِ

فَمُرْنَا بِمَا يَاْتِيكَ يَا خَيْرَ مَنْ مَشَى وَاِنْ كَانَ فِيمَا جَاءَ شَيْبُ الذَّوَائِبِ

○ میری آنکھ لگنے کے بعد ایک سرگوشی کرنے والا میرے پاس آیا اور میں نے جو یہ سب کچھ دیکھا تھا اس میں کچھ بھی جھوٹ نہیں تھا۔

○ وہ تین راتیں مسلسل میرے پاس آ کر کہتا رہا کہ تمہارا رسول لؤی بن غالب میں ظاہر ہو چکا ہے۔

○میں نے آنے کی تیاری کر لی اور تیز رفتار اونٹنی دشت و بیابان عبور کرتے ہوئے چلنے لگی۔
○میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور بے شک آپ ہر غالب سے محفوظ ہیں۔
○اے باعزت اور شریف لوگوں کے بیٹے، بے شک آپ کا مرتبہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں تمام رسولوں اعلیٰ ہے۔
○اے کائنات کے بہترین شخص، آپ جو پیغام لائے ہیں وہ ہمیں دیجئے، (ہم اس پر عمل کریں گے) اگرچہ اس میں ہماری زندگیاں صرف ہو جائیں۔
○اور جس دن کسی کی شفاعت نہیں چلے گی، اس دن آپ میری شفاعت کرنا اور سواد بن قارب کو اپنے دامن رحمت میں چھپا لینا۔

میرے اسلام لانے پر رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بہت خوش ہوئے، خوشی کے آثار ان سب کے چہروں پر واضح دکھائی دے رہے تھے، حضرت عمر اچھل کر مجھ سے چپک گئے اور کہنے لگے: میں یہ باتیں تمہاری زبان سے سننا چاہتا تھا۔

ذِكْرُ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ الضَّبِّيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت سلمان بن عامر الضبی رضی اللہ عنہ کا ذکر

6559 - اَخْبَرَنِيْ اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا مُوسَى بْنُ زَكَرِيَّا، ثَنَا خَلِيفَةُ بْنُ خَيَّاطٍ، قَالَ: سَلْمَانُ بْنُ عَامِرِ بْنِ اَوْسِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حُجْرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ بْنِ تَيْمِ بْنِ ذُهْلِ بْنِ مَالِكِ بْنِ بَكْرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ ضَبَّةَ نَزَلَ الْبَصْرَةَ وَلَهُ دَارٌ بِحَضْرَةِ مَسْجِدِ الْجَامِعِ وَبِهَا تُوُفِّيَ فِي خِلَافَةِ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

✧✧ خلیفہ بن خیاط نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے ''سلمان بن عامر بن بن اوس بن عمرو بن حجر بن عمرو بن حارث بن تیم بن ذہل بن مالک بن بکر بن سعد بن ضبہ''۔ آپ بصرہ میں مقیم رہے، جامع مسجد کے سامنے ان کا ایک گھر بھی تھا، حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی خلافت میں ان کا انتقال ہوا۔

6560 - حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ، ثَنَا اَبُوْ نَعَامَةَ الْعَدَوِيُّ عَمْرُو بْنُ عِيسَى، ثَنَا بَشِيرُ بْنُ عَبْدِالْعَزِيزِ، عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ الضَّبِّيِّ، قَالَ: اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّ اَبِى كَانَ يَصِلُ الرَّحِمَ، وَيَقْرِى الضَّيْفَ، وَيَفِي بِالذِّمَّةِ، وَلَمْ يُدْرِكِ الْاِسْلَامَ، فَهَلْ لَهُ فِي ذٰلِكَ مِنْ اَجْرٍ؟ قَالَ: لَا، فَلَمَّا وَلَّيْتُ، قَالَ: عَلَيَّ بِالشَّيْخِ، فَقَالَ لِي: يَكُوْنُ ذٰلِكَ فِي عَقِبِكَ، فَلَنْ يَذِلُّوا اَبَدًا، وَلَنْ يُخْزَوْا اَبَدًا، وَلَنْ يَفْتَقِرُوا اَبَدًا

✧✧ حضرت سلمان بن عامر الضبی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا، اور عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! میرے والد صاحب صلہ رحمی کیا کرتے تھے، مہمان نوازی کرتے تھے ذمہ داریاں ادا کرتے تھے، لیکن انہوں نے اسلام کا زمانہ نہیں پایا، تو کیا ان کو ان کی نیکیوں کا اجر ملے گا؟ حضور ﷺ نے فرمایا: نہیں۔ میں جب واپس آنے لگا

6560: المعجم الكبير للطبراني - من اسمه سهل' ابو عثمان النهدي - سلمان بن عامر الضبي رضي الله عنه كان ينزل البصرة وبها' حديث: 6086' الآحاد والمثاني لابن ابي عاصم - سلمان بن عامر رضي الله عنه' حديث: 1028

تو آپ ﷺ نے فرمایا: وہ بزرگ میرے ذمے ہیں، پھر میرے لئے فرمایا: یہ سب تیرے بعد ہوگا، وہ کبھی بھی ذلیل نہیں ہوں گے، رسوا نہیں ہوں گے، اور کبھی محتاج نہیں ہوں گے۔

ذِكْرُ صَعْصَعَةَ بْنِ نَاجِيَةَ الْمُجَاشِعِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت صعصعہ بن ناجیہ مجاشعی رضی اللہ عنہ کا ذکر

6561 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ مُحَمَّدٍ الْمُزَنِيُّ، ثَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ الْقَاضِيْ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَّامٍ الْجُمَحِيُّ، ثَنَا مَعْمَرُ بْنُ الْمُثَنَّى، قَالَ: صَعْصَعَةُ بْنُ نَاجِيَةَ بْنِ عِقَالِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سُفْيَانَ بْنِ مُجَاشِعِ بْنِ دَارِمٍ جَدُّ الْفَرَزْدَقِ بْنِ غَالِبٍ وَفَدَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✧✧ معمر بن مثنیٰ فرماتے ہیں: ''صعصعہ بن ناجیہ بن عقال بن محمد بن سفیان بن مجاشع بن دارم'' فرزق بن غالب کے دادا ہیں، یہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں آئے تھے۔

6562 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الْحَفِيْدُ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ زَكَرِيَّا الْغَلَابِيُّ، ثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ اَبِيْ سَوِيَّةَ الْمِنقَرِيُّ، ثَنَا عُبَادَةُ بْنُ كُرَيْبٍ، حَدَّثَنِي الطُّفَيْلُ بْنُ عُمَرَ الرَّبَعِيُّ، عَنْ صَعْصَعَةَ بْنِ نَاجِيَةَ الْمُجَاشِعِيِّ، وَهُوَ جَدُّ الْفَرَزْدَقِ بْنِ غَالِبٍ، قَالَ: قَدِمْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَرَضَ عَلَيَّ الْاِسْلَامَ، فَاَسْلَمْتُ وَعَلَّمَنِيْ آيَاتٍ مِنَ الْقُرْآنِ فَقُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّي عَمِلْتُ اَعْمَالًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَهَلْ لِي فِيْهَا مِنْ اَجْرٍ، قَالَ: وَمَا عَمِلْتَ فَقُلْتُ: ضَلَّتْ نَاقَتَانِ لِي عُشَرَاوَانِ، فَخَرَجْتُ اَتْبَعُهُمَا عَلَى جَمَلٍ لِي فَرُفِعَ لِي بَيْتَانِ فِي فَضَاءٍ مِنَ الْاَرْضِ فَقَصَدْتُ قَصْدَهُمَا فَوَجَدْتُ فِي اَحَدِهِمَا شَيْخًا كَبِيْرًا فَقُلْتُ: اَحَسَسْتُمْ نَاقَتَيْنِ عُشَرَاوَيْنِ فَاُنَادِيهِمَا، فَقَالَ: مِقْسَمُ بْنُ دَارِمٍ قَدْ اَصَبْنَا نَاقَتَيْكَ وَبِعْنَاهُمَا وَقَدْ نَعَشَ اللّٰهُ بِهِمَا اَهْلَ بَيْتَيْنِ مِنْ قَوْمِكَ مِنَ الْعَرَبِ مِنْ مُضَرَ فَبَيْنَمَا هُوَ يُخَاطِبُنِيْ اِذْ نَادَتْهُ امْرَاَةٌ مِنَ الْبَيْتِ الْآخَرِ وَلَدَتْ وَلَدَتْ، قَالَ: وَمَا وَلَدَتْ اِنْ كَانَ غُلَامًا فَقَدْ شَرِكْنَا فِي قَوْمِنَا، وَاِنْ كَانَتْ جَارِيَةً فَادْفِنِيْهَا فَقَالَتْ جَارِيَةٌ فَقُلْتُ: وَمَا هٰذِهِ الْمَوْلُوْدَةُ؟ قَالَ: ابْنَةٌ لِي فَقُلْتُ: اِنِّي اَشْتَرِيهَا مِنْكَ، فَقَالَ: يَا اَخَا بَنِيْ تَمِيمٍ اَتَبِيعُ ابْنَتَكَ، وَاِنِّي رَجُلٌ مِنَ الْعَرَبِ مِنْ مُضَرَ فَقُلْتُ: اِنِّي لَا اَشْتَرِي مِنْكَ رَقَبَتَهَا بَلْ اِنَّمَا اَشْتَرِي مِنْكَ رُوحَهَا اَنْ لَّا تَقْتُلَهَا، قَالَ: بِمَ تَشْتَرِيهَا فَقُلْتُ: بِنَاقَتَيَّ هَاتَيْنِ وَوَلَدِهِمَا، قَالَ: وَتَزِيدُنِيْ بَعِيرَكَ هٰذَا قُلْتُ: نَعَمْ عَلَى اَنْ تُرْسِلَ مَعِي رَسُوْلًا، فَاِذَا بَلَغْتُ اِلَى اَهْلِي رَدَدْتُ اِلَيْهِ الْبَعِيرَ، فَلَمَّا كَانَ فِي بَعْضِ اللَّيْلِ فَكَّرْتُ فِي نَفْسِي اَنَّ هٰذِهِ مَكْرُمَةٌ مَا سَبَقَنِيْ اِلَيْهَا اَحَدٌ مِنَ الْعَرَبِ، وَظَهَرَ الْاِسْلَامُ وَقَدْ اَحْيَيْتُ بِثَلَاثِمِائَةٍ وَسِتِّينَ مِنَ الْمَوْءُوْدَةِ اَشْتَرِيْ كُلَّ وَاحِدَةٍ مِنْهُنَّ بِنَاقَتَيْنِ عُشَرَاوَيْنِ وَجَمَلٍ فَهَلْ لِي فِي ذٰلِكَ مِنْ اَجْرٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَمَّ لَكَ اَجْرُهُ اِذْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَيْكَ بِالْاِسْلَامِ، قَالَ عَبَّادٌ: وَمِصْدَاقُ قَوْلِ صَعْصَعَةَ قَوْلُ الْفَرَزْدَقِ:

وَجَدِّي الَّذِي مَنَعَ الْوَائِدَاتِ فَاَحْيَا الْوَئِيدَ فَلَمْ يُوئَدِ

(التعليق – من تلخيص الذهبى)6562 – سكت عنه الذهبى فى التلخيص

✧✧صعصعہ بن ناجیہ مجاشعی فرزدق بن غالب کے دادا ہیں، آپ فرماتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ ﷺ نے مجھے اسلام کی دعوت پیش کی، میں نے اسلام قبول کرلیا، آپ ﷺ نے مجھے قرآن کریم کی چند آیات کی تعلیم دی، میں نے پوچھا: یارسول اللہ ﷺ! میں نے زمانہ جاہلیت میں بہت سارے نیکی کے کام کئے ہیں، کیا مجھے ان پر ثواب ملے گا؟ حضور ﷺ نے پوچھا: تم نے کیا عمل کیا ہے؟ میں نے کہا: میری دو اونٹنیاں گم ہوگئی تھی، میں اپنے اونٹ پر سوار ہوکر ان کو ڈھونڈنے نکلا، میں نے دیکھا کہ میرے سامنے زمین سے اوپر فضا میں دو مکان بنے ہوئے ہیں، میں ان میں گیا، ان میں سے ایک میں ایک بوڑھا آدمی بیٹھا ہوا تھا میں نے اس سے پوچھا: تم نے دو اونٹنیوں کو کہیں دیکھا ہے؟ مقسم بن دارم نے کہا: تمہاری وہ اونٹنیاں ہمیں ملی تھیں، ہم نے وہ بیچ دی ہیں، اور اللہ تعالیٰ ان دونوں اونٹنیوں کے بدلے تیری قوم اور قبیلے عرب میں سے قبیلہ مضر سے انتقام لے گا، ابھی وہ ہم سے باتیں ہی کر رہا تھا کہ دوسرے گھر سے ایک عورت نے اس کو آواز دی ''پیدا ہوگئی پیدا ہوگئی''۔ اس نے پوچھا: کیا پیدا ہوگئی؟ اگر وہ لڑکا ہے تو اس کو ہماری قوم میں شریک کردو، اور اگر لڑکی ہے تو اس کو زندہ دفن کردو، اس نے کہا: لڑکی ہے، میں نے کہا: یہ نومولود کس کی بچی ہے؟ اس نے کہا: میری بیٹی ہے، میں نے کہا: میں وہ لڑکی تم سے خریدتا ہوں، اس نے کہا: اے بنی تمیم کے آدمی! کیا تم اپنی بیٹی بیچ سکتے ہو؟ میں عرب کا رہنے والا قبیلہ مضر کا آدمی ہوں۔ میں نے کہا: میں تم سے اُس لڑکی کا جسم نہیں خرید رہا بلکہ میں اس کی روح خرید رہا ہوں تاکہ تو اس کو قتل نہ کرے، اُس نے پوچھا: تم کتنے میں خرید رہے ہو؟ میں نے کہا: ان دونوں اونٹنیوں اور ان کے بچوں کے عوض۔ اُس نے کہا: جس اونٹ پر سوار ہوکر آئے ہو، یہ بھی مجھے دے دو، میں نے کہا: ٹھیک ہے، شرط یہ ہے کہ تم اپنے کسی آدمی کو میرے ہمراہ بھیج دو، وہ مجھے میرے گھر تک چھوڑ آئے، جب میں گھر پہنچ جاؤں گا تو یہ اونٹ اس کے حوالے کردوں گا۔ ہم وہاں سے چل دیئے، ابھی ہم راستے ہی میں تھے، میں نے سوچا کہ میں جو کام کرنا چاہتا ہوں، کسی عربی شخص نے آج سے پہلے ایسا کام نہیں کیا، اب اسلام ظاہر ہو چکا ہے، میں ۳۶۰ بچیوں کو خرید کر زندہ درگور ہونے سے بچا چکا ہوں، ان میں سے ہر بچی کی قیمت میں نے دو اونٹنیاں اور ایک اونٹ لگائی، کیا اس نیکی کا مجھے کوئی ثواب ملے گا؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تیرے لئے اس کا ثواب کامل ہو چکا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے تجھے اسلام کی توفیق دی ہے۔

عبادنامی راوی کہتے ہیں: صعصعہ کے قول کا مصداق فرزدق کا یہ قول ہے

وَجَدِّى الَّذِى مَنَعَ الْوَائِدَاتِ فَاَحْيَا الْوَئِيدَ فَلَمْ يُوئَدِ

○اور میرے والد نے بے شمار ایسی بچیوں کو زندہ درگور ہونے سے بچایا ہے جن کو ان کے والدین زندہ دفن کرنا چاہتے تھے۔

6563 – حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذٍ الْعَدْلُ، ثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اِسْحَاقَ الْقَاضِيُّ، ثَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْزُوقٍ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حَرْبٍ اللَّيْثِيُّ، حَدَّثَنِي اِبْرَاهِيمُ بْنُ اَسْعَدَ، حَدَّثَنِي عِقَالُ بْنُ شَبَّةَ بْنِ عِقَالِ بْنِ صَعْصَعَةَ بْنِ نَاجِيَةَ

الْمُجَاشِعِيُّ، حَدَّثَنِي اَبِي، عَنْ جَدِّي، عَنْ اَبِيهِ صَعْصَعَةَ بْنِ نَاجِيَةَ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ رُبَّمَا فَضَلَتْ لِي الْفَضْلَةُ خَبَّاْتُهَا لِلنَّائِبَةِ، وَابْنِ السَّبِيلِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اُمَّكَ وَاَبَاكَ، اُخْتَكَ وَاَخَاكَ، اَدْنَاكَ اَدْنَاكَ

✧✧ حضرت صعصعہ بن ناجیہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کبھی کبھار میرا کچھ کھانا بچ جاتا ہے، میں وہ راہ گیروں اور مسافروں کے لئے رکھ لیتا ہوں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تیری ماں، تیرا باپ، تیری بہن، تیرا بھائی اس کے مستحق ہیں اس کے بعد سب سے قریبی رشتہ دار اس کے مستحق ہیں۔

ذِكْرُ قَيْسِ بْنِ عَاصِمِ الْمِنقَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت قیس بن عاصم المنقری رضی اللہ عنہ کا ذکر

6564 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ مُحَمَّدٍ الْمُزَنِيُّ، ثَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ الْقَاضِي، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَّامٍ الْجُمَحِيُّ، ثَنَا اَبُوْ عُبَيْدَةَ، قَالَ: قَيْسُ بْنُ عَاصِمِ بْنِ سِنَانِ بْنِ خَالِدِ بْنِ مِنقَرِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ مُقَاعِسِ بْنِ عَمْرِو بْنِ كَعْبِ بْنِ سَعْدِ بْنِ زَيْدِ مَنَاةَ بْنِ تَمِيمٍ، وَقَدْ وَفَدَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: هٰذَا سَيِّدُ اَهْلِ الْوَبَرِ

✧✧ ابوعبیدہ نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے "قیس بن عاصم بن سنان بن خالد بن منقر بن عبید بن مقاعس بن عمرو بن کعب بن سعد بن زید مناۃ بن تمیم" یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے بارے میں فرمایا: یہ دیہاتیوں کا سردار ہے۔

6565 – حَدَّثَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ اَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ الْاَسَدِيُّ الْحَافِظُ بِهَمْدَانَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَكَرِيَّا الْغَلَابِيُّ، ثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ اَبِي سَوِيَّةَ الْمِنقَرِيُّ، حَدَّثَنِي اَبِيَ الْفَضْلُ بْنُ عَبْدِالْمَلِكِ، عَنْ اَبِيهِ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ اَبِي سَوِيَّةَ الْمِنقَرِيِّ، قَالَ: شَهِدْتُ قَيْسَ بْنَ عَاصِمٍ عِنْدَ وَفَاتِهِ وَهُوَ يُوصِي فَجَمَعَ بَنِيهِ وَهُمُ اثْنَانِ وَثَلَاثُونَ ذَكَرًا، فَقَالَ: يَا بَنِيَّ اِذَا اَنَا مُتُّ فَسَوِّدُوا اَكْبَرَكُمْ تَخْلُفُوا آبَاءَكُمْ، وَلَا تُسَوِّدُوا اَصْغَرَكُمْ فَيَزْرِي بِكُمْ ذَاكَ عِنْدَ اَكْفَائِكُمْ وَلَا تُقِيمُوا عَلَيَّ نَائِحَةً، فَاِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ النِّيَاحَةِ، وَعَلَيْكُمْ بِاِصْلَاحِ الْمَالِ، فَاِنَّهُ مَنْبَهَةٌ لِلْكَرِيمِ وَيُسْتَغْنَى بِهِ عَنِ اللَّئِيمِ، وَلَا تُعْطُوا رِقَابَ الْاِبِلِ فِي غَيْرِ حَقِّهَا، وَلَا تَمْنَعُوهَا مِنْ حَقِّهَا، وَاِيَّاكُمْ وَكُلَّ عِرْقِ سُوءٍ فَمَهْمَا يَسُرُّكُمْ يَوْمًا، فَمَا يَسُوءُكُمْ اَكْبَرُ وَاحْذَرُوا اَبْنَاءَ اَعْدَائِكُمْ، فَاِنَّهُمْ لَكُمْ اَعْدَاءٌ عَلَى مِنْهَاجِ آبَائِهِمْ، وَاِذَا اَنَا مُتُّ فَادْفِنُونِي فِي مَوْضِعٍ لَا يَطَّلِعُ عَلَى

نوٹ: یہی حدیث معجم ابن الاعرابی میں بھی موجود ہے، لیکن اس میں للنائبۃ کی بجائے للنایبۃ کے الفاظ ہیں۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں وہ بچی ہوئی چیز مشکل وقت کے لئے اور مسافروں کے لئے سنبھال کر رکھ لیتا ہوں۔

یہی حدیث المعجم الکبیر للطبرانی میں بھی ہے، اس میں بھی للنایبۃ کے الفاظ ہیں۔

معجم الصحابۃ لابن قانع میں بھی یہ حدیث موجود ہے، اس میں "للنائبۃ" کی بجائے "للناس" کے الفاظ ہیں۔ (شفیق)

هٰذَا الْحَيّ مِنْ بَكْرِ بْنِ وَائِلٍ فَإِنَّهَا كَانَتْ بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ خَمَاشَاتٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، فَأَخَافُ أَنْ يَنْبُشُونِي مِنْ قَبْرِي فَتُفْسِدُوا عَلَيْهِمْ دُنْيَاهُمْ وَيُفْسِدُوا عَلَيْكُمْ آخِرَتَكُمْ، ثُمَّ دَعَا بِكِنَانَتِهِ فَأَمَرَ ابْنَهُ الْأَكْبَرَ، وَكَانَ يُسَمَّى عَلِيًّا، فَقَالَ: أَخْرِجْ سَهْمًا مِنْ كِنَانَتِي فَأَخْرَجَهُ، فَقَالَ: اكْسِرْهُ فَكَسَرَهُ، ثُمَّ قَالَ: أَخْرِجْ سَهْمَيْنِ فَأَخْرَجَهُمَا، فَقَالَ: اكْسِرْهُمَا فَكَسَرَهُمَا فَلَمْ يَسْتَطِعْ كَسْرَهُمَا، فَقَالَ: يَا بُنَيَّ هٰكَذَا أَنْتُمْ فِي الْاِجْتِمَاعِ، وَكَذٰلِكَ أَنْتُمْ فِي الْفُرْقَةِ، ثُمَّ أَنْشَأَ، يَقُولُ:

إِنَّمَا الْمَجْدُ مَا بَنَى وَالِدُ الصِّدْ ... قِ وَأَحْيَا فِعَالَهُ الْمَوْلُودُ

وَكَفَى الْمَجْدَ وَالشَّجَاعَةَ وَالْحِلْمَ ... إِذَا زَانَهُ عَفَافٌ وَجُودُ

وَثَلَاثُونَ يَا بَنِيَّ إِذَا مَا ... عَقَدْتُمْ لِلنَّائِبَاتِ الْعُهُودِ

كَثَلَاثِينَ مِنْ قِدَاحٍ إِذَا مَا ... شَدَّهَا لِلزَّمَانِ عَقْدٌ شَدِيدُ

لَمْ تُكَسَّرْ وَإِنْ تَقَطَّعَتِ الْأَسْهُمُ ... أَوْدَى بِجَمْعِهَا التَّبْدِيدُ

وَذُوو السِّنِّ وَالْمُرُوَّةِ أَوْلَى ... وَإِنْ يَكُنْ مِنْكُمْ لَهُمْ تَسْوِيدُ

وَعَلَيْكُمْ حِفْظَ الْأَصَاغِرِ حَتَّى ... يَبْلُغَ الْحِنْثَ الْأَصْغَرَ الْمَجْهُودُ"

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6565 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ عبدالملک بن ابی سویہ المنقری بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت قیس بن عاصم رضی اللہ عنہ کی وفات کے وقت ان کے پاس گیا، اس وقت وہ اپنے ۳۲ بیٹوں کو اپنے پاس بٹھا کر انہیں وصیت کر رہے تھے، وہ کہہ رہے تھے: اے میرے بیٹو! میرے مرنے کے بعد اپنے سب سے بڑے بھائی کو سردار بنانا، اور اسی کو اپنے باپ دادا کا قائم مقام بنانا، کسی کمسن کو سردار نہ بنا لینا، کہ وہ تمہارے لئے بدنامی کا باعث بنے گا۔ میری میت پر رونے والیوں کو مت بلانا کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نوحہ سے منع کرتے ہوئے سنا ہے، مال کا خاص خیال رکھنا، کیونکہ یہ سخی کے لئے ذریعہ یادداشت ہے اور اس کے ذریعے کمینوں سے بچا جا سکتا ہے، اونٹوں کی ذمہ داری کسی نااہل کو مت دینا، اور ان کا حق ان کو دینا، برے دوستوں کی صحبت سے بچنا، کیونکہ اگر وہ ایک دن تمہیں خوشی دے گا تو اگلے دن اس سے زیادہ پریشانی دے گا۔ اپنے دشمنوں کی اولادوں سے بھی بچ کر رہنا، کیونکہ اپنے آباء واجداد کی طرح وہ بھی تمہارے دشمن ہی ہوں گے۔ جب میری روح نکل جائے تو مجھے کسی ایسے مقام پر دفن کرنا جہاں سے بکر بن وائل کے اس قبیلے کو اطلاع نہ ہو، کیونکہ زمانہ جاہلیت میں میرے اور ان کے درمیان بہت شدید دشمنی چلتی رہی ہے، مجھے خدشہ ہے کہ وہ میری قبر کھود ڈالیں گے، جس کے نتیجے میں تم ان پر ان کی دنیا تنگ کر دو گے اور وہ لوگ تمہاری آخرت برباد کرنے کا سبب بن جائیں گے۔ پھر انہوں نے اپنا ترکش منگوایا، اور اپنے سب سے بڑے بیٹے علی کو کہا: میرے ترکش میں سے ایک تیر نکالو، اس نے تیر نکالا، انہوں نے کہا: اس کو توڑ دو، اس نے توڑ دیا، پھر انہوں نے کہا: اب ۲ تیر نکالو، اس نے ۲ تیر

نکالے، انہوں نے کہا: ان کو توڑ دو، اس نے توڑنا چاہے، لیکن نہ توڑ سکا، انہوں نے کہا: اے میرے بیٹو! اگر تم اتفاق سے رہو گے تو تمہارے اندر اس طرح طاقت ہوگی، اور اگر الگ الگ ہو گئے تو اُس (اکیلے تیر کی طرح) کمزور ہو جاؤ گے۔ اس کے بعد انہوں نے درج ذیل اشعار پڑھے:

اِنَّمَا الْمَجْدُ مَا بَنَى وَالِدِ الصِّدْقِ وَاَحْيَا فِعَالَهُ الْمَوْلُودُ

وَكَفَى الْمَجْدَ وَالشَّجَاعَةَ وَالْحِلْمِ اِذَا زَانَهُ عَفَافٌ وَجُودٌ

وَثَلَاثُونَ يَا بَنِيَّ اِذَا مَا عَقَدْتُمْ لِنَائِبَاتِ الْعُهُودِ

كَثَلَاثِينَ مِنْ قِدَاحٍ اِذَا مَا شَدَّهَا لِلزَّمَانِ عَقْدٌ شَدِيدُ

لَمْ تُكَسَّرْ وَاِنْ تَقَطَّعَتِ الْاَسْهُمِ اَوْدَى بِجَمْعِهَا التَّبْدِيدُ

وَذُوو السِّنِّ وَالْمَرُوَةِ اَوْلَى وَاِنْ يَكُنْ مِنْكُمْ لَهُمْ تَسْوِيدُ

وَعَلَيْكُمْ حِفْظَ الْاَصَاغِرِ حَتَّى يَبْلُغَ الْحِنْثَ الْاَصْغَرَ الْمَجْهُودُ"

6566 – حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذٍ الْعَدْلُ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِي اَبِي، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ الْوَاسِطِيُّ، ثَنَا زِيَادُ الْجَصَّاصُ، عَنِ الْحَسَنِ، حَدَّثَنِي قَيْسُ بْنُ عَاصِمٍ الْمِنْقَرِيُّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَدِمْتُ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَآنِي سَمِعْتُهُ، يَقُوْلُ: هٰذَا سَيِّدُ اَهْلِ الْوَبَرِ فَلَمَّا نَزَلْتُ اَتَيْتُهُ فَجَعَلْتُ اُحَدِّثُهُ فَقُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الْمَالُ الَّذِي لَا يَكُونُ عَلَيَّ فِيهِ تَبِعَةٌ مِنْ ضَيْفٍ ضَافَنِي وَعِيَالٍ كَثُرُوا؟ فَقَالَ: نِعْمَ الْمَالُ الْاَرْبَعُونَ، وَالْاَكْثَرُ السِّتُّونَ، وَوَيْلٌ لِاَصْحَابِ الْمِئِينَ اِلَّا مَنْ اَعْطَى فِي رِسْلِهَا وَبِجَدَّتِهَا، وَاَفْقَرَ ظَهْرَهَا، وَاَطْعَمَ الْقَانِعَ، وَالْمُعْتَرَّ قُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ مَا اَكْرَمَ هٰذِهِ الْاَخْلَاقِ، وَاَحْسَنَهَا يَا نَبِيَّ اللّٰهِ لَا تَحِلَّ بِالْوَادِي الَّذِي اَنَا فِيهِ بِكَثْرَةِ اِبِلِي، قَالَ: فَكَيْفَ تَصْنَعُ؟ قُلْتُ: تَغْدُوا الْاِبِلَ وَتَغْدُوا النَّاسَ فَمَنْ شَاءَ اَخَذَ بِرَاْسِ بَعِيرٍ وَذَهَبَ بِهِ، فَقَالَ: فَمَا تَصْنَعُ بِاَفْقَارِ ظَهْرِهَا؟ قُلْتُ: اِنِّي لَا اُفْقِرُ الصَّغِيرَ وَلَا النَّابَ الْمُدَبَّرَ، قَالَ: فَمَالُكَ اَحَبُّ اِلَيْكَ اَمْ مَالُ مَوَالِيكَ قُلْتُ: مَالِي اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ مَالِ مَوَالِي، قَالَ: فَاِنَّ لَكَ مِنْ مَالِكَ مَا اَكَلْتَ، فَاَفْنَيْتَ اَوْ لَبِسْتَ فَابْلَيْتَ، اَوْ اَعْطَيْتَ فَاَمْضَيْتَ، وَاِلَّا فَلِمَوَالِيكَ فَقُلْتُ: وَاللّٰهِ لَوْ بَقِيتُ لَاُفْنِيَنَّ عَدَدَهَا قَالَ الْحَسَنُ: فَفَعَلَ وَاللّٰهِ فَلَمَّا حَضَرَتْ قَيْسُ الْوَفَاةَ اَوْصَى بَنِيهِ، قَالَ: اِيَّاكُمْ وَالْمَسْاَلَةَ، فَاِنَّهَا آخِرُ كَسْبِ الْمَرْءِ اِنَّ اَحَدًا لَمْ يَسْاَلْ اِلَّا تَرَكَ كَسْبَهُ

✧✧ حضرت قیس بن عاصم المنقری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جب مجھے دیکھا تو فرمایا: یہ دیہاتیوں کا سردار ہے۔ میں اتر کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے گفتگو کرنے لگ گیا، میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ کونسا مال ہے جس میں میرے اوپر کسی مہمان اور بچوں کی جانب سے تاوان نہ ہو؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا: بہترین مال وہ ہے جو چالیس تک ہو، ساٹھ تک ہو تو یہ زیادہ ہے، اور ۱۰۰ والے ہلاکت میں ہیں، سوائے ان لوگوں کے جو آسودگی اور تنگی دونوں حالتوں میں اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں۔ اور خود کو مفلس بنا لیتے ہیں۔ اور ان کو بھی دیتے ہیں جو بخشش کے لئے آتے ہیں اور سوال کرتے ہیں اور ان کو بھی دیتے ہیں جو بخشش کے لئے تو آتے ہیں لیکن سوال نہیں کرتے۔ میں نے کہا: اے اللہ کے نبی! یہ کتنے ہی اچھے اخلاق ہیں۔ اے اللہ کے نبی! آپ کبھی اس وادی میں بھی قدم رنجہ فرمائیں جہاں پر میں کثیر اونٹوں کے ساتھ رہتا ہوں، آپ ﷺ نے پوچھا: تو تم کیا کرو گے؟ انہوں نے کہا: اونٹ بھی گن لئے جائیں، اور لوگوں کو بھی گن لیا جائے، ان میں سے جس کا دل چاہے وہ جو اونٹ چاہے لے جا سکتا ہے،

ذِكْرُ عَمْرِو بْنِ الْاَهْتَمِ الْمِنْقَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت عمرو بن اہتم منقری رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

6567 – حَدَّثَنَا اَبُوْ زَكَرِيَّا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنْبَرِيُّ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْغَسِيلِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَّامٍ الْجُمَحِيُّ، عَنْ اَبِيْ عُبَيْدَةَ مَعْمَرِ بْنِ الْمُثَنَّى، قَالَ: عَمْرُو بْنُ الْاَهْتَمِ بْنِ سُمَيِّ بْنِ سِنَانِ بْنِ خَالِدِ بْنِ مِنْقَرِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ مُقَاعِسِ بْنِ عَمْرِو بْنِ كَعْبِ بْنِ سَعْدِ بْنِ زَيْدِ مَنَاةَ بْنِ تَمِيمٍ وَاسْمُ الْاَهْتَمِ سِنَانُ هَتَمَتْ ثَنِيَّتَاهُ يَوْمَ الْكُلَابِ

✧✧ ابوعبیدہ معمر بن مثنیٰ نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے ''عمرو بن اہتم بن سمی بن سنان بن خالد بن منقر بن عبید بن مقاعس بن عمرو بن کعب بن سعد بن زید مناۃ بن تمیم''۔ اہتم کا نام ''سنان'' ہے۔ کلاب کے دن ان کے سامنے کے دو دانت ٹوٹ گئے تھے۔

6568 – حَدَّثَنَا اَبُوْ زَكَرِيَّا الْعَنْبَرِيُّ، ثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدَةَ الْوَبَرِيُّ ح، وَحَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى الْمُزَكِّي، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِدْرِيسَ الْمَعْقِلِيُّ، قَالَا: ثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ الْمَوْصِلِيُّ، ثَنَا اَبُوْ سَعْدٍ الْهَيْثَمُ بْنُ مَحْفُوظٍ، عَنْ اَبِي الْمُقَوِّمِ الْاَنْصَارِيِّ يَحْيَى بْنِ اَبِي يَزِيدَ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنْ مِقْسَمٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: جَلَسَ اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَيْسُ بْنُ عَاصِمٍ وَالزِّبْرِقَانُ بْنُ بَدْرٍ، وَعَمْرُو بْنُ الْاَهْتَمِ التَّمِيمِيُّونَ فَفَخَرَ الزِّبْرِقَانُ، فَقَالَ: يَارَسُولَ اللّٰهِ، اَنَا سَيِّدُ تَمِيمٍ، وَالْمُطَاعُ فِيهِمْ، وَالْمُجَابُ فِيهِمْ، اَمْنَعُهُمْ مِنَ الظُّلْمِ فَاٰخُذُ لَهُمْ بِحُقُوقِهِمْ، وَهٰذَا يَعْلَمُ ذَاكَ يَعْنِي عَمْرَو بْنَ الْاَهْتَمِ، فَقَالَ: عَمْرُو بْنُ الْاَهْتَمِ: وَاللّٰهِ يَارَسُولَ اللّٰهِ، اِنَّهُ لَشَدِيدُ الْعَارِضَةِ، مَانِعٌ لِجَانِبِهِ، مُطَاعٌ فِي نَادِيهِ، قَالَ الزِّبْرِقَانُ: وَاللّٰهِ يَارَسُولَ اللّٰهِ، لَقَدْ عَلِمَ مِنِّي غَيْرَ مَا قَالَ، وَمَا مَنَعَهُ اَنْ يَتَكَلَّمَ بِهِ اِلَّا الْحَسَدُ، قَالَ عَمْرٌو: اَنَا اَحْسُدُكَ فَوَاللّٰهِ اِنَّكَ لَئِيمُ الْخَالِ، حَدِيثُ الْمَالِ، اَحْمَقُ الْمَوَالِدِ، مُضَيَّعٌ فِي الْعَشِيرَةِ، وَاللّٰهِ يَارَسُولَ اللّٰهِ لَقَدْ صَدَقْتُ فِيمَا قُلْتُ اَوَّلًا، وَمَا كَذَبْتُ فِيمَا قُلْتُ اٰخِرًا، لٰكِنِّي رَجُلٌ رَضِيتُ فَقُلْتُ اَحْسَنَ مَا عَلِمْتُ، وَغَضِبْتُ فَقُلْتُ اَقْبَحَ مَا وَجَدْتُ، وَوَاللّٰهِ لَقَدْ صَدَقْتُ فِي الْاَمْرَيْنِ جَمِيعًا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ: اِنَّ مِنَ الْبَيَانِ لَسِحْرًا اِنَّ مِنَ الْبَيَانِ لَسِحْرًا وَقَدْ رُوِىَ عَنْ اَبِىْ بَكْرَةَ الْاَنْصَارِىِّ اَنَّهٗ حَضَرَ هٰذَا الْمَجْلِسَ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: قیس بن عاصم، زبرقان بن بدر اور عمرو بن اہتم تمیمی رضی اللہ عنہم رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے، زبرقان نے فخریہ انداز میں کہا: میں تمیم قبیلے کا سردار ہوں، وہ لوگ میری اطاعت اور فرمانبرداری کرتے ہیں، میں ان پر ظلم نہیں ہونے دیتا، ان کو ان کے حقوق دلواتا ہوں، ان باتوں کو یہ عمرو بن اہتم بھی جانتا ہے، عمرو بن اہتم نے کہا: یارسول اللہ ﷺ اللہ کی قسم! یہ بہادر آدمی ہے، اپنی جانب کا دفاع کرنے والا ہے، صرف اس کی اپنی مجلس میں اس کی بات مانی جاتی ہے۔ زبرقان نے کہا: یارسول اللہ ﷺ! صرف حسد کی وجہ سے اس نے یہ باتیں بولی ہیں۔ عمرو نے کہا: میں تجھ سے حسد کروں گا؟ اللہ کی قسم! تو کمینہ شخص ہے۔ مال کا حریص ہے، جدی پشتی احمق ہے، خاندان میں بدنام ہے۔ خدا کی قسم! میں نے پہلی بات سچ بولی تھی اور بعد والی بھی جھوٹ نہیں کہی۔ لیکن میں نے رضامندی کی کیفیت میں وہ اچھی صفات بیان کردیں جو میں جانتا تھا اور ناراضگی کے عالم میں، میں نے وہ قباحتیں بیان کردیں جو میں نے اس میں پائیں۔ اللہ کی قسم! میں نے دونوں باتیں ہی سچ کہی ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بعض بیان بھی جادو کا سا اثر رکھتے ہیں۔ حضرت ابوبکرہ انصاری رضی اللہ عنہ کے بارے میں بھی مروی ہے کہ اس مجلس میں وہ بھی موجود تھے۔

6569 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ مَنْصُوْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ الْفَارِسِيُّ، ثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ شَاذَانَ الْجَوْهَرِيُّ، ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْقُسَيْطِيُّ، ثَنَا عُيَيْنَةُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ جَوْشَنٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِىْ بَكْرَةَ، قَالَ: كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدِمَ عَلَيْهِ وَفْدُ بَنِىْ تَمِيْمٍ فِيْهِمْ قَيْسُ بْنُ عَاصِمٍ وَعَمْرُو بْنُ الْاَهْتَمِ وَالزِّبْرِقَانُ بْنُ بَدْرٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَمْرِو بْنِ الْاَهْتَمِ: مَا تَقُوْلُ فِي الزِّبْرِقَانِ بْنِ بَدْرٍ، فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، مُطَاعٌ فِيْ نَادِيْهِ، شَدِيْدُ الْعَارِضَةِ، مَانِعٌ لِمَا وَرَاءَ ظَهْرِهِ، فَقَالَ الزِّبْرِقَانُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ اِنَّهٗ لَيَعْلَمُ مِنِّىْ اَكْثَرَ مِمَّا وَصَفَنِىْ بِهٖ وَلٰكِنَّهٗ حَسَدَنِىْ، فَقَالَ عَمْرٌو: وَاللّٰهِ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّهٗ ذَامِرُ الْمُرُوْءَةِ، ضَيِّقُ الْعَطَنِ، لَئِيْمُ الْخَالِ، اَحْمَقُ الْمَوَالِدِ، وَاللّٰهِ مَا كَذَبْتُ اَوَّلًا، وَلَقَدْ صَدَقْتُ اٰخِرًا، وَلٰكِنِّىْ رَضِيْتُ فَقُلْتُ اَحْسَنَ مَا عَلِمْتُ، وَغَضِبْتُ فَقُلْتُ اَقْبَحَ مَا عَلِمْتُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ مِنَ الْبَيَانِ لَسِحْرًا وَاِنَّ مِنَ الشِّعْرِ لَحِكَمًا

✧✧ حضرت ابوبکرہ فرماتے ہیں: ہم رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر تھے، بنی تمیم کا ایک وفد نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں آیا، ان میں قیس بن عاصم، عمرو بن اہتم اور زبرقان بن بدر بھی تھے، نبی اکرم ﷺ نے عمرو بن اہتم رضی اللہ عنہ سے فرمایا: زبرقان بن بدر کے بارے میں تمہارے کیا رائے ہے؟ انہوں نے کہا: یارسول اللہ ﷺ اس کے قبیلے میں اس کی بات مانی جاتی ہے، بہادر آدمی ہے، اپنے قبیلے کے علاوہ دیگر لوگوں کو کچھ نہیں دیتا۔ زبرقان نے کہا: یارسول اللہ ﷺ اس نے میرے بارے میں جو کچھ بیان کیا ہے، یہ اس سے بھی زیادہ جانتا ہے لیکن حسد کی وجہ سے بیان نہیں کر رہا۔ عمرو نے کہا: یارسول اللہ ﷺ! اللہ کی قسم! یہ شخص بے مروت ہے، کنجوس ہے، کمینہ ہے، خاندانی احمق ہے۔ اللہ کی قسم! میں نے پہلے بھی جھوٹ نہیں

کہا تھا اور دوسری بار بھی سچ بولا ہے، لیکن (اصل بات یہ ہے کہ) میں اس کے ساتھ رضامندی کی کیفیت میں تھا میں نے اس کی وہ اچھائیاں بیان کیں جو میں جانتا تھا، اور ناراضگی کے عالم میں، میں نے وہ برائیاں بیان کردی ہیں جو میں جانتا تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک بیان میں جادو کا سا اثر بھی ہوتا ہے اور بے شک شعر میں بڑی دانائی کی باتیں بھی ہوتی ہیں۔

ذِكْرُ صَعْصَعَةَ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَمِّ الْاَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

حضرت احنف بن قیس رضی اللہ عنہ کے چچا حضرت صعصعہ بن معاویہ رضی اللہ عنہ کا ذکر

6570 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ مُحَمَّدٍ الْمُزَنِيُّ، اَنْبَاَ اَبُوْ خَلِيفَةَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَّامٍ الْجُمَحِيُّ، ثَنَا اَبُوْ عُبَيْدَةَ مَعْمَرُ بْنُ الْمُثَنَّى، قَالَ: صَعْصَعَةُ بْنُ مُعَاوِيَةَ بْنِ حُصَيْنِ بْنِ عُمَيْرِ بْنِ عُبَادَةَ بْنِ النَّزَّالِ بْنِ مُرَّةَ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ مُقَاعِسِ بْنِ عَمْرِو بْنِ كَعْبِ بْنِ سَعْدِ بْنِ زَيْدِ مَنَاةَ بْنِ تَمِيمٍ عَمِّ الْاَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ

✧✧ ابوعبیدہ معمر بن مثنی نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے "صعصعہ بن معاویہ بن حصین بن عمیر بن عبادہ بن نزال بن مرہ بن عبید بن مقاعس بن عمرو بن کعب بن سعد بن زید مناۃ بن تمیم" جو کہ حضرت احنف بن قیس کے چچا ہیں۔

6571 – حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِئٍ، ثَنَا اَبُوْ زَكَرِيَّا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى الشَّهِيدُ، ثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، ثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ صَعْصَعَةَ بْنِ مُعَاوِيَةَ، عَمِّ الْاَحْنَفِ، قَالَ: قَدِمْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعْتُهُ يَقْرَاُ هٰذِهِ الْاٰيَةَ: " (فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ) (الزلزلة: 8) فَقُلْتُ: لَا اُبَالِي اَنْ لَّا اَسْمَعَ غَيْرَهَا حَسْبِي حَسْبِي "

✧✧ احنف کے چچا حضرت صعصعہ بن قیس فرماتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کے پاس گیا، میں نے آپ ﷺ کو یہ آیات پڑھتے ہوئے سنا

(فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ) (الزلزلة: 8)

''تو جو ایک ذرہ بھر بھلائی کرے اسے دیکھے گا اور جو ایک ذرہ بھر برائی کرے اسے دیکھے گا'' (ترجمہ کنز الایمان، امام احمد رضا)

میں نے کہا: مجھے کوئی پرواہ نہیں ہے کہ میں اس آیت کے سوا اور کوئی آیت نہ سنو، بس مجھے یہی آیت کافی ہے، یہی کافی ہے۔

ذِكْرُ الْاَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت احنف بن قیس رضی اللہ عنہ کا ذکر

6572 – حَدَّثَنِي اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَرْبِيُّ، ثَنَا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ، قَالَ: وَالْاَحْنَفُ بْنُ قَيْسِ بْنِ حُصَيْنِ بْنِ النَّزَّالِ بْنِ عُبَيْدَةَ مُخَضْرَمٌ اَدْرَكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَوَجَّهَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَا لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: وَاسْمُ الْاَحْنَفِ الضَّحَّاكُ وَيُقَالُ صَخْرُ بْنُ قَيْسِ بْنِ مُعَاوِيَةَ بْنِ حُصَيْنٍ وُلِدَ وَهُوَ اَحْنَفُ فَقَالَتْ اُمُّهُ: وَاللّٰهِ لَوْلَا حَنَفٌ فِي رِجْلِهِ مَا كَانَ فِي الْحَيِّ غُلَامٌ مِثْلَهُ وَكَانَ اَحْلَمَ الْعَرَبِ

✧✧مصعب بن عبداللہ فرماتے ہیں: احنف بن قیس بن حصین بن نزال بن عبیدہ ''مخضرم ہے، انہوں نے رسول اللہ ﷺ کا زمانہ پایا، اوررسول اللہ ﷺ کی زیارت کے لئے سفربھی کیا تھا، رسول اللہ ﷺ نے ان کے لئے دعا بھی فرمائی تھی۔ احنف کا اصل نام ''ضحاک'' تھا اور بعض مورخین کا کہنا ہے کہ ان کا اصلی نام ''صخر بن قیس بن معاویہ بن حصین'' ہے۔ آپ پیدائشی احنف ہیں۔ ان کی والدہ کہا کرتی تھیں: اللہ کی قسم! اگراس کے پاؤں میں ''حنف'' (لنگڑاہٹ) نہ ہوتا تو پورے قبیلے میں اس جیسا بچہ کوئی نہ تھا۔ آپ بہت خوبصورت نوجوان تھے۔

6573 - حَدَّثَنَا بِصِحَّةِ مَا ذَكَرَهُ الشَّيْخُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِالْعَزِيزِ، ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ، ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنِ الْحَسَنِ، اَنَّ الْاَحْنَفَ بْنَ قَيْسٍ، قَالَ: بَيْنَا اَنَا اَطُوفُ بِالْبَيْتِ فِي زَمَنِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اِذْ جَاءَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي لَيْثٍ وَاَخَذَ يَدِي، فَقَالَ: اَلَا اُبَشِّرُكَ قُلْتُ: بَلَى، فَقَالَ: هَلْ تَذْكُرُ اِذْ بَعَثَنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى قَوْمِكَ بَنِي سَعْدٍ فَجَعَلْتُ اَعْرِضُ عَلَيْهِمُ الْاِسْلَامَ وَاَدْعُوهُمْ اِلَيْهِ فَقُلْتُ: اَنْتَ اِنَّكَ تَدْعُو اِلَى الْخَيْرِ وَتَاْمُرُ بِالْخَيْرِ فَبَلَّغْتُ ذٰلِكَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْاَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ فَكَانَ الْاَحْنَفُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، يَقُوْلُ: مَا مِنْ عَمَلِي شَيْءٌ اَرْجَى لِي مِنْهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6573 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧احنف بن قیس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے دورحکومت میں، میں بیت اللہ شریف کا طواف کررہا تھا، بنی لیث کے ایک آدمی نے آکر میرا ہاتھ پکڑا اور کہنے لگا: کیا میں تمہیں ایک خوشخبری نہ دوں؟ میں نے کہا: کیوں نہیں؟ اس نے کہا: کیا تمہیں یاد ہے جب رسول اللہ ﷺ نے مجھے تمہاری قوم بنی سعد کی جانب بھیجا تھا اور میں نے جا کر ان کو اسلام کی دعوت پیش کی تھی، اس پر تم نے مجھے کہا: تھا: بے شک تو بھلائی کی جانب بلاتا ہے اور بھلائی کا حکم دیتا ہے، میں نے یہ بات رسول اللہ ﷺ تک پہنچائی تھی، (تمہاری یہ بات سن کر) رسول اللہ ﷺ نے تمہارے لئے مغفرت کی دعا فرمائی تھی۔ چنانچہ حضرت احنف بن قیس فرمایا کرتے تھے: اُس سے بڑھ کر مجھے اپنے کسی عمل پر امید نہیں ہے۔

ذِكْرُ الْاَسْوَدِ بْنِ سَرِيعٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت اسود بن سریع رضی اللہ عنہ کا ذکر

6573:مسند احمد بن حنبل - مسند الانصار' احاديث رجال من اصحاب النبی صلی الله عليه وسلم - حديث: 22579'المعجم الكبير للطبرانی - باب الصاد' من اسمه صخر - الاحنف بن قيس مخضرم واسمه صخر بن قيس بن معاوية بن' حديث:7116'الآحاد والمثانی لابن ابی عاصم - الاحنف بن قيس رضی الله عنه' حديث:1105

6574 – اَخْبَرَنِي اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوبَ الثَّقَفِيُّ، ثَنَا مُوسَى بْنُ زَكَرِيَّا، ثَنَا خَلِيفَةُ بْنُ خَيَّاطٍ، قَالَ: الْاَسْوَدُ بْنُ سَرِيعِ بْنِ حِمْيَرِ بْنِ عُبَادَةَ بْنِ النَّزَّالِ بْنِ مُرَّةَ بْنِ عُبَيْدَةَ لَهُ دَارٌ بِالْبَصْرَةِ بِحَضْرَةِ الْجَامِعِ مِمَّا يَلِي بَنِي تَمِيمٍ تُوُفِّيَ فِي عَهْدِ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

✧✧ خلیفہ بن خیاط فرماتے ہیں: اسود بن سریع بن حمیر بن عبادہ بن نزال بن مرہ بن عبیدہ'' ۔ جامع مسجد کے قریب بنی تمیم کے ساتھ متصل ان کا گھر تھا۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے دور حکومت میں آپ کی وفات ہوئی۔

6575 – حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذٍ الْعَدْلُ، ثَنَا مُعَاذُ بْنُ الْمُثَنَّى الْعَنْبَرِيُّ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَوَّارٍ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِي بَكْرٍ الْمُزَنِيُّ، ثَنَا الْحَسَنُ، قَالَ: قَالَ الْاَسْوَدُ بْنُ سَرِيعٍ: يَارَسُولَ اللّٰهِ اَلا اُنْشِدُكَ مَحَامِدَ حَمِدْتُ بِهَا رَبِّي تَبَارَكَ وَتَعَالَى، فَقَالَ: اِنَّ رَبَّكَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يُحِبُّ الْحَمْدَ وَلَمْ يَسْتَزِدْهُ عَلَى ذٰلِكَ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6575 – صحيح

✧✧ حضرت حسن فرماتے ہیں: حضرت اسود بن سریع رضی اللہ عنہ نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا میں آپ کو وہ حمدیہ اشعار نہ سناؤں جو میں نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء میں لکھے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ حمد کو پسند فرماتا ہے، اس سے زیادہ آپ نے کچھ نہیں فرمایا۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہیں، لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل کیا۔

6576 – اَخْبَرَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي دَارِمٍ الْحَافِظُ، بِالْكُوفَةِ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سُلَيْمَانَ، ثَنَا مَعْمَرُ بْنُ بَكَّارٍ السَّعْدِيُّ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي بَكْرَةَ، عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ سَرِيعٍ التَّمِيمِيِّ، قَالَ: قَدِمْتُ عَلَى نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ قَدْ قُلْتُ شِعْرًا ثَنَيْتُ فِيهِ عَلَى اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَمَدَحْتُكَ، فَقَالَ: اَمَا مَا اَثْنَيْتَ عَلَى اللّٰهِ تَعَالَى فَهَاتِهِ وَمَا مَدَحْتَنِي بِهِ فَدَعْهُ فَجَعَلْتُ اُنْشِدُهُ فَدَخَلَ رَجُلٌ طُوَالٌ اَقْنَى، فَقَالَ لِي: اَمْسِكْ فَلَمَّا خَرَجَ، قَالَ: هَاتِ فَجَعَلْتُ، اُنْشِدُهُ فَلَمْ اَلْبَثْ اَنْ عَادَ، فَقَالَ لِي: اَمْسِكْ فَلَمَّا خَرَجَ، قَالَ: هَاتِ، فَقُلْتُ: مَنْ هٰذَا يَا نَبِيَّ اللّٰهِ الَّذِي اِذَا دَخَلَ قُلْتَ اَمْسِكْ وَاِذَا خَرَجَ قُلْتَ هَاتِ؟ قَالَ: هٰذَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَلَيْسَ مِنَ الْبَاطِلِ فِي شَيْءٍ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6576 – معمر بن بكار له مناكير

✧✧ حضرت اسود بن سریع تمیمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا، میں نے کہا: اے اللہ

6575: مسند احمد بن حنبل - مسند المكيين' حديث الاسود بن سريع - حديث: 15311' السنن الكبرى للنسائي - كتاب النعوت' الحب والكراهية - حديث: 7491' المعجم الكبير للطبراني - باب من اسمه إياس' الاسود بن سريع المجاشعي - حديث: 819' شرح معاني الآثار للطحاوي - كتاب الكراهة' باب رواية الشعر , هل هي مكروهة ام لا ؟ - حديث: 4648' الآحاد والمثاني لابن ابي عاصم - الاسود بن سريع المجاشعي رضي الله عنه' حديث: 1047

کے نبی! میں نے کچھ اشعار کہے ہیں جن میں اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کی ہے اور آپ کی بھی مدح کی ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے اللہ تعالیٰ کی حمد کے سلسلے میں جو اشعار لکھے ہیں وہ سناؤ، اور جو میرے بارے میں لکھے ہیں وہ رہنے دو، چنانچہ میں نے اشعار سنانا شروع کئے، ایک طویل القامت قناعت پسند شخص اندر آیا۔ اس کے آتے ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے پڑھنے سے روک دیا، جب وہ چلا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوبارہ فرمایا: سناؤ، میں نے پھر سنانا شروع کر دیئے، ابھی زیادہ وقت نہیں گزرا تھا کہ وہ آدمی پھر آ گیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر مجھے پڑھنے سے روک دیا، جب وہ چلا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے پھر فرمایا کہ پڑھو، میں نے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ شخص کون ہے؟ جب یہ اندر آتا ہے تو آپ مجھے چپ کروا دیتے ہیں اور جب چلا جاتا ہے تو آپ دوبارا سننا شروع فرما دیتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ عمر بن خطاب ہے اور اس میں باطل کی کوئی چیز نہیں ہے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

ذِكْرُ جَارِيَةَ بْنِ قُدَامَةَ التَّمِيمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت جاریہ بن قدامہ تمیمی رضی اللہ عنہ کا ذکر

6577 - اَخْبَرَنِیْ اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا مُوسَى بْنُ زَكَرِيَّا، ثَنَا شَبَّابٌ، قَالَ: جَارِيَةُ بْنُ قُدَامَةَ بْنِ زُهَيْرِ بْنِ حُصَيْنِ بْنِ رَبَاحِ بْنِ سَعْدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ رَبِيعَةَ بْنِ كَعْبٍ، يُكَنَّى اَبَا الْوَلِيدِ وَاَبَا يَزِيدَ لَهُ دَارٌ بِالْبَصْرَةِ فِي سِكَّةِ الْبَحَارِيَّةِ

✧✧ شباب نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے "جاریہ بن قدامہ بن زہیر بن حصین بن رباح بن سعد بن یحییٰ بن ربیعہ بن کعب"۔ ان کی کنیت "ابوالولید اور ابویزید" ہے۔ بحاریہ محلے میں بصرہ کے اندر ان کا مکان تھا۔

6578 - اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ قَرْقُوْبٍ التَّمَّارُ، بِهَمْدَانَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُعَاذٍ الْحَلَبِيُّ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ، حَدَّثَنِيْ اَبِي، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنِ الْاَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ جَارِيَةَ بْنِ قُدَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قُلْ لِي قَوْلًا يَنْفَعُنِيْ وَاَقْلِلْ عَلَيَّ لَعَلِّي اَعِيهِ، فَقَالَ: لَا تَغْضَبْ وَاَعَادَهَا عَلَيَّ مِرَارًا، يَقُوْلُ: لَا تَغْضَبْ

(التعليق – من تلخيص الذهبى6578 – سكت عنه الذهبى فى التلخيص

✧✧ حضرت جاریہ بن قدامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے کوئی ایک بات بتا دیجئے جو میرے لئے بہت منافع بخش ہو اور مختصر بھی ہو تاکہ میں اس کو یاد کر لوں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: غصہ کرنا چھوڑ دو، یہ بات حضور صلی اللہ علیہ وسلم بار بار کہتے رہے، غصہ مت کرو، غصہ مت کرو۔

6578-صحيح ابن حبان - كتاب الحظر و الإباحة' باب الاستماع المكروه وسوء الظن و الغضب والفحش - ذكر الإخبار عما يجب على المرء من ذم النفس عن الخروج' حديث: 5767'مسند احمد بن حنبل - مسند المكيين' حديث جارية بن قدامة - حديث: 15683'مصنف ابن ابى شيبة - كتاب الادب' ما ذكر فى الغضب مما يقوله الناس - حديث: 24859'المعجم الكبير للطبرانى - باب الجيم' باب من اسمه جابر - جارية بن قدامة السعدى التميمى عم الاحنف بن قيس' حديث: 2061

ذِكْرُ عُرْوَةَ بْنِ مَسْعُودٍ الثَّقَفِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت عروہ بن مسعود ثقفی رضی اللہ عنہ کا ذکر

6579 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ الْبَغْدَادِيُّ، ثَنَا اَبُوْ عُلَاثَةَ، حَدَّثَنِي اَبِي، ثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ، ثَنَا اَبُو الْاَسْوَدِ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، قَالَ: لَمَّا اَتَى النَّاسُ الْحَجَّ سَنَةَ تِسْعٍ قَدِمَ عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُودٍ الثَّقَفِيُّ عَمُّ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَاْذَنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَرْجِعَ اِلٰى قَوْمِهِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنِّي اَخَافُ اَنْ يَقْتُلُوكَ، قَالَ: لَوْ وَجَدُونِي نَائِمًا اَيْقَظُونِي فَاَذِنَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَجَعَ اِلٰى قَوْمِهِ مُسْلِمًا فَقَدِمَ عِشَاءً فَجَاءَتْهُ ثَقِيفٌ فَدَعَاهُمْ اِلَى الْاِسْلَامِ فَاتَّهَمُوهُ وَعَصَوْهُ وَاَسْمَعُوهُ مَا لَمْ يَكُنْ يَحْتَسِبُ، ثُمَّ خَرَجُوا مِنْ عِنْدِهِ حَتّٰى اِذَا اَسْحَرُوا وَطَلَعَ الْفَجْرُ قَامَ عُرْوَةُ فِي دَارِهِ فَاَذَّنَ بِالصَّلَاةِ وَتَشَهَّدَ فَرَمَاهُ رَجُلٌ مِنْ ثَقِيفٍ بِسَهْمٍ فَقَتَلَهُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَثَلُ عُرْوَةَ مَثَلُ صَاحِبِ يَاسِينَ دَعَا قَوْمَهُ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى فَقَتَلُوهُ

✧✧ حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ۹ ہجری میں جب لوگ حج کے لئے آئے تو اس سال حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے چچا حضرت عروہ بن مسعود ثقفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے، پھر انہوں نے اپنی قوم میں واپس جانے کی اجازت مانگی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے خدشہ ہے کہ لوگ تمہیں مار ڈالیں گے، انہوں نے کہا: اگر وہ لوگ مجھے سوتا پائیں گے تو جگا لیں گے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو واپس جانے کی اجازت دے دی، چنانچہ وہ مسلمان ہو کر اپنی قوم میں واپس لوٹے، آپ عشاء کے وقت اپنی بستی میں پہنچے، ان کے پاس کچھ لوگ آئے، انہوں نے ان لوگوں کو اسلام کی دعوت پیش کی۔ لیکن ان لوگوں نے ان کو بہت برا بھلا کہا، ان کی بات نہ مانی، اور ان کو وہ وہ باتیں سنائیں، جن کا انہیں وہم و گمان بھی نہ تھا، وہ لوگ واپس چلے گئے، جب سحری کا وقت ہوا، تو حضرت عروہ نے اپنے گھر کے صحن میں کھڑے ہو کر نماز کے لئے اذان دی، کلمہ شہادت پڑھا، قبیلہ ثقیف کے ایک آدمی نے ان کو تیر مارا جس کی وجہ سے آپ شہید ہو گئے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عروہ کی مثال صاحب یاسین کی سی ہے، انہوں نے بھی اپنی قوم کو اللہ تعالیٰ کی جانب دعوت دی اور لوگوں نے ان کو شہید کر دیا۔

ذِكْرُ مُجَاشِعِ بْنِ مَسْعُودٍ السُّلَمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت مجاشع بن مسعود سلمی رضی اللہ عنہ کا ذکر

6580 – اَخْبَرَنِي اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا مُوسَى بْنُ زَكَرِيَّا، ثَنَا خَلِيفَةُ بْنُ خَيَّاطٍ، قَالَ: مُجَاشِعُ بْنُ مَسْعُودِ بْنِ ثَعْلَبَةَ بْنِ وَهْبِ بْنِ عَائِذٍ، يُكَنَّى اَبَا سُلَيْمَانَ، وَاُمُّهُ وَاُمُّ اَخِيهِ مُجَالِدٍ مُلَيْكَةُ بِنْتُ سُفْيَانَ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ لَبِيدِ بْنِ خُزَيْمَةَ قُتِلَ مُجَاشِعٌ يَوْمَ الْجَمَلِ الْاَصْغَرِ سَنَةَ سِتٍّ وَثَلَاثِينَ وَدُفِنَ فِي دَارِهِ فِي بَنِي سُلَيْمٍ حَضْرَةَ بَنِي

سَدُوسٍ وَلَهُ بِالْبَصْرَةِ غَيْرُ دَارٍ فَمِنْهَا دَارُهُ بِحَضْرَةِ مَسْجِدِ الْجَامِعِ

✧✧ خلیفہ بن خیاط ان کا نسب بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں ''مجاشع بن مسعود بن ثعلبہ بن وہب بن عائذ'' ان کی کنیت ''ابوسلیمان'' ہے۔ ان کی والدہ اوران کے بھائی کی والدہ ''ملیکہ بنت سفیان بن حارث بن لبید بن خزیمہ'' ہیں۔ حضرت مجاشع رضی اللہ عنہ ۳۶ ہجری کو جنگ جمل اصغر میں شہید ہوئے، بنی سدوس کے سامنے بنی سلیم میں اپنی حویلی میں دفن ہوئے۔ بصرہ میں بھی ان کا ایک گھر تھا جو کہ جامع مسجد بصرہ کے سامنے تھا۔

6581 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِئٍ، ثَنَا السَّرِيُّ بْنُ خُزَيْمَةَ، ثَنَا اَبُو غَسَّانَ، ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، ثَنَا عَاصِمٌ الْاَحْوَلُ، عَنْ اَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ، ثَنَا مُجَاشِعُ بْنُ مَسْعُودٍ، قَالَ: اَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَخِي مُجَالِدٍ بَعْدَ الْفَتْحِ فَقُلْتُ: يَارَسُولَ اللّٰهِ جِئْتُكَ بِاَخِي مُجَالِدٍ لِتُبَايِعَهُ عَلَى الْهِجْرَةِ، فَقَالَ: ذَهَبَ اَهْلُ الْهِجْرَةِ بِمَا فِيهَا فَقُلْتُ: فَعَلَى اَيِّ شَيْءٍ تُبَايِعُهُ يَارَسُولَ اللّٰهِ، قَالَ: اُبَايِعُهُ عَلَى الْاِسْلَامِ وَالْاِيمَانِ وَالْجِهَادِ

(التعليق - من تلخيص الذهبي) 6581 - سكت عنه الذهبي في التلخيص

✧✧ حضرت مجاشع بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: فتح مکہ کے بعد میں اپنے بھائی مجالد کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں لایا، میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اپنے بھائی مجالد کو آپ کی خدمت میں لایا ہوں تاکہ آپ ہجرت پر اس کی بیعت لے لیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہجرت کا ثواب تو مہاجرین لے گئے ہیں۔ میں نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو آپ کس بات پر اس کی بیعت لیں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسلام، ایمان اور جہاد پر میں اس کی بیعت لوں گا۔

ذِكْرُ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ السُّلَمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت عمرو بن عبسہ سلمی رضی اللہ عنہ کا ذکر

6582 - اَخْبَرَنِي اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوبَ الثَّقَفِيُّ، ثَنَا مُوسَى بْنُ زَكَرِيَّا التُّسْتَرِيُّ، ثَنَا خَلِيفَةُ بْنُ خَيَّاطٍ، قَالَ: عَمْرُو بْنُ عَبَسَةَ بْنِ عَامِرِ بْنِ خَالِدِ بْنِ غَاضِرَةَ بْنِ عَتَّابِ بْنِ امْرِءِ الْقَيْسِ اُمُّهُ رَمْلَةُ بِنْتُ الْوَقِيعَةِ مِنْ بَنِي حِزَامٍ وَهُوَ اَخُو اَبِي ذَرٍّ الْغِفَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا لِاُمِّهِ مِنْ سَاكِنِي الشَّامِ يُكَنَّى اَبَا يَحْيَى

✧✧ خلیفہ بن خیاط نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے ''عمرو بن عبسہ بن عامر بن خالد بن غاضرہ بن عتاب بن امرئ القیس''۔ ان کی والدہ ''رملہ بنت وقیعہ'' ہیں، ان کا تعلق بنی حزام سے ہے، آپ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کے ماں شریک بھائی ہیں۔ شام کے رہنے والے ہیں، ان کی کنیت ''ابویحیٰ'' ہے۔

6583 - حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، اَنْبَاَ الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ مَزْيَدٍ الْبَيْرُوتِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

6581: صحيح البخاري - كتاب الجهاد والسير' باب البيعة في الحرب ان لا يفروا - حديث: 2823' صحيح مسلم - كتاب الإمارة' باب المبايعة بعد فتح مكة على الإسلام والجهاد والخير - حديث: 3555' مسند احمد بن حنبل - مسند المكيين' حديث مجاشع بن مسعود - حديث: 15568' المعجم الكبير للطبراني - بقية الميم' من اسمه مجاشع - مجاشع بن مسعود السلمي' حديث: 17559

شُعَيْبِ بْنِ شَابُورٍ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ زُهْرٍ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَلَّامٍ الْأَسْوَدَ، يَقُولُ: سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ عَبَسَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، يَقُولُ: صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى بَعِيرٍ مِنَ الْمَغْنَمِ فَلَمَّا سَلَّمَ أَخَذَ وَبَرَةً مِنْ جَنْبِ الْبَعِيرِ، فَقَالَ: إِنَّهُ لَا يَحِلُّ لِي مِنْ هٰذَا الْمَغْنَمِ مِثْلُ هٰذِهِ إِلَّا الْخُمُسَ وَالْخُمُسُ مَرْدُودٌ عَلَيْكُمْ

✧✧ حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مال غنیمت کے اونٹوں کے بارے میں نماز پڑھائی، جب سلام پھیرا تو اونٹ کی اون ہاتھ میں پکڑ کر فرمایا: اس غنیمت میں سے میرے لئے صرف اتنا پانچواں حصہ ہی حلال ہے، اور پانچواں حصہ تم پر لوٹایا جائے گا۔

6584 – أَخْبَرَنِي أَبُو النَّضْرِ الْفَقِيهُ، ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ، ثَنَا أَبُو تَوْبَةَ الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ الْحَلَبِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُهَاجِرٍ، ثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ سَالِمٍ، عَنْ أَبِي سَلَّامٍ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَّلَ مَا بُعِثَ وَهُوَ يَوْمَئِذٍ مُسْتَخْفٍ فَقُلْتُ: أَنْتَ مَا أَنْتَ، قَالَ: أَنَا نَبِيٌّ قُلْتُ: وَمَا نَبِيٌّ؟ قَالَ: رَسُولُ اللّٰهِ قُلْتُ: آللّٰهُ أَرْسَلَكَ، قَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ: بِمَا أَرْسَلَكَ؟ قَالَ: بِأَنْ يَعْبُدُوا اللّٰهَ، وَيُكَسِّرُوا الْأَوْثَانَ، وَيَصِلُوا الْأَرْحَامَ قُلْتُ: نِعِمَّا أَرْسَلَكَ، فَمَنِ اتَّبَعَكَ عَلَى هٰذَا؟ قَالَ: حُرٌّ وَعَبْدٌ يَعْنِي أَبَا بَكْرٍ وَبِلَالًا فَكَانَ عَمْرُو بْنُ عَبَسَةَ، يَقُولُ: لَقَدْ رَأَيْتُنِي وَأَنَا رُبُعُ الْإِسْلَامِ فَأَسْلَمْتُ ثُمَّ قُلْتُ أَتَّبِعُكَ يَارَسُولَ اللّٰهِ، قَالَ: لَا، وَلٰكِنِ الْحَقْ بِأَرْضِ قَوْمِكَ فَإِذَا ظَهَرْتَ فَأْتِنِي هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَا

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6584 – صحيح

✧✧ حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اعلان نبوت کے اوائل میں، میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان دنوں چھپ کر تبلیغ کرتے تھے۔

میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ کا تعارف پوچھا

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نبی ہوں۔

میں نے پوچھا: نبی کیا ہوتا ہے؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کا رسول۔

میں نے کہا: کیا آپ کو اللہ تعالیٰ نے بھیجا ہے؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں۔

6584:صحيح مسلم - كتاب صلاة المسافرين وقصرها' باب إسلام عمرو بن عبسة - حديث: 1416'صحيح ابن خزيمة - كتاب الوضوء' جماع ابواب غسل التطهير والاستحباب من غير فرض ولا إيجاب - باب ذكر دليل ان النبی صلى الله عليه وسلم قد كان' حديث: 261'السنن للنسائی - كتاب المواقيت' إباحة الصلاة إلى ان يصلی الصبح - حديث: 583

میں نے کہا: اللہ تعالیٰ نے آپ کو کیا دے کر بھیجا ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: یہ کہ لوگ اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں، بتوں کو توڑ دیں، اور رشتہ داروں سے حسن سلوک کریں۔

میں نے کہا: آپ کتنا اچھا پیغام لائے ہیں، آپ کے پیغام پر کتنے لوگ آپ پر ایمان لائے ہیں؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ایک آزاد اور ایک غلام یعنی ابوبکر اور بلال۔

حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے "میرا خیال ہے کہ میں چوتھے نمبر پر اسلام لانے والا شخص ہوں۔

پھر میں نے اسلام قبول کرلیا، میں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ کیا میں آپ کے ہمراہ رہ سکتا ہوں؟

آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں۔ ابھی تم اپنے قبیلے میں چلے جاؤ، جب میں ظاہر ہو جاؤں تو چلے آنا۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

ذِكْرُ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ السُّوَائِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت جابر بن سمرہ سوائی رضی اللہ عنہ کا ذکر

6585 – اَخْبَرَنِي اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوبَ الثَّقَفِيُّ، ثَنَا مُوسَى بْنُ زَكَرِيَّا، حَدَّثَنَا خَلِيفَةُ بْنُ خَيَّاطٍ، قَالَ: جَابِرُ بْنُ سَمُرَةَ السُّوَائِيُّ يُكَنَّى اَبَا خَالِدٍ وَيُقَالُ اَبَا عَبْدِاللّٰهِ مَاتَ فِي وِلَايَةِ بِشْرِ بْنِ مَرْوَانَ

✧✧ خلیفہ بن خیاط فرماتے ہیں: جابر بن سمرہ سوائی، ان کی کنیت "ابوخالد" ہے، بعض مؤرخین کا کہنا ہے کہ ان کی کنیت "ابوعبداللہ" ہے۔ بشر بن مروان کے دور حکومت میں ان کی وفات ہوئی۔

6586 – حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِئٍ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى، ح حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَ يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ، قَالَا: ثَنَا اَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ، ثَنَا جَرِيرٌ، عَنِ الْمُغِيرَةِ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعْتُهُ، يَقُولُ: لَا يَزَالُ اَمْرُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ ظَاهِرًا حَتّٰى يَقُومَ اثْنَا عَشَرَ خَلِيفَةً وَقَالَ كَلِمَةً خَفِيَتْ عَلَيَّ، وَكَانَ اَبِي اَدْنَى اِلَيْهِ مَجْلِسًا مِنِّي فَقُلْتُ: مَا قَالَ؟ قَالَ: كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ وَقَدْ رَوَى جَابِرُ بْنُ سَمُرَةَ، عَنْ اَبِيهِ حَدِيثًا آخَرَ

✧✧ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر تھا، آپ ﷺ نے فرمایا: اس امت کا معاملہ ہمیشہ غالب رہے گا حتیٰ کہ ۱۲ خلیفے قائم ہوں گے، اس کے بعد ایک اور بھی بات کہی، لیکن اس کی آواز مجھ تک نہیں پہنچی، اس مجلس میں میرے والد صاحب رسول اللہ ﷺ کے بہت قریب بیٹھے ہوئے تھے، میں نے ان سے پوچھا کہ

6586: صحيح البخاري - كتاب الاحكام' باب الاستخلاف - حديث: 6817' صحيح مسلم - كتاب الإمارة' باب الناس تبع لقريش - حديث: 3483' صحيح ابن حبان - كتاب التاريخ' ذكر البيان بان المصطفى صلى الله عليه وسلم اراد بقوله : - حديث: 6771' سنن ابي داود - كتاب المهدي' حديث: 3751' مسند احمد بن حنبل - اول مسند البصريين' حديث جابر بن سمرة السوائي - حديث: 20299

حضور ﷺ نے کیا فرمایا تھا؟ انہوں نے بتایا کہ آپ ﷺ نے فرمایا تھا ''وہ تمام خلیفے قریش سے تعلق رکھتے ہوں گے''۔

جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ نے اپنے والد کے حوالے سے ایک اور حدیث بھی روایت کی ہے۔

6587 – اَخْبَرَنَاهُ اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الْحَفِيْدِ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ الْجُنَيْدِ، ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الشَّاذَكُوْنِيُّ، ثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، عَنْ اَبِيْهِ سَمُرَةَ بْنِ عَمْرٍو السُّوَائِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ: اِنَّا اَهْلُ بَادِيَةٍ وَمَاشِيَةٍ فَهَلْ نَتَوَضَّاُ مِنْ لُحُومِ الْغَنَمِ وَاَلْبَانِهَا؟ قَالَ: لَا

✧✧ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں (وہ فرماتے ہیں) میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: یارسول اللہ ﷺ ہم دیہاتی لوگ مویشیوں میں رہتے ہیں، کیا گوشت کھانے یا دودھ پینے سے ہمارا وضو ٹوٹ جاتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں۔

ذِكْرُ اَبِيْ جُحَيْفَةَ السُّوَائِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت ابوجحیفہ سوائی رضی اللہ عنہ کا ذکر

6588 – اَخْبَرَنِيْ اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا مُوسَى بْنُ زَكَرِيَّا، ثَنَا خَلِيفَةُ، قَالَ: مَاتَ اَبُوْ جُحَيْفَةَ وَهْبُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ السُّوَائِيُّ فِي وِلَايَةِ بِشْرِ بْنِ مَرْوَانَ

✧✧ خلیفہ بن خیاط فرماتے ہیں: حضرت ابوجحیفہ وہب بن عبداللہ سوائی رضی اللہ عنہ بشر بن مروان کے دورحکومت میں فوت ہوئے۔

6589 – حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عِيسَى، اَنْبَاَ اَحْمَدُ بْنُ نَجْدَةَ الْقُرَشِيُّ، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ، ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ اَبِيْ يَعْفُوْرٍ، عَنْ عَوْنِ بْنِ اَبِيْ جُحَيْفَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: كُنْتُ مَعَ عَمِّي عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: لَا يَزَالُ اَمْرُ اُمَّتِي صَالِحًا حَتّٰى يَمْضِيَ اثْنَا عَشَرَ خَلِيفَةً ثُمَّ قَالَ كَلِمَةً وَخَفَضَ بِهَا صَوْتَهُ فَقُلْتُ لِعَمِّي وَكَانَ اَمَامِي مَا قَالَ يَا عَمُّ؟ قَالَ: قَالَ يَا بُنَيَّ: كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ

✧✧ عون بن ابی جحیفہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں اپنے چچا کے ساتھ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں موجود تھا، آپ ﷺ نے فرمایا: میری امت کا معاملہ درست رہے گا یہاں تک کہ ۱۲ خلفاء گزر جائیں۔ پھر ایک اور بات بھی بولی لیکن آواز بہت پست تھی جس کی وجہ سے میں سن نہیں سکا، میں نے اپنے چچا سے پوچھا: اے چچا جان! رسول اللہ ﷺ کے مزید کیا فرمایا تھا؟ چچا نے بتایا کہ حضور ﷺ نے فرمایا: ''تمام خلفاء قریش سے ہوں گے''

ذِكْرُ عُثْمَانَ بْنِ اَبِي الْعَاصِ الثَّقَفِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت عثمان بن ابی العاص ثقفی رضی اللہ عنہ کا ذکر

6587: المعجم الكبير للطبراني - من اسمه سمرة، سمرة ابو جابر السوائی - حديث: 6946

6590 - اَخْبَرَنِي اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوبَ الثَّقَفِيُّ، ثنا مُوسَى بْنُ زَكَرِيَّا التُّسْتَرِيُّ، ثنا خَلِيفَةُ بْنُ خَيَّاطٍ، قَالَ: عُثْمَانُ بْنُ اَبِي الْعَاصِ بْنِ كَثِيرِ بْنِ دَهْمَانَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ هَمَّامِ بْنِ اَبَانَ بْنِ يَسَارِ بْنِ مَالِكٍ يُكَنَّى اَبَا عَبْدِاللّٰهِ مَاتَ سَنَةَ خَمْسِينَ

✧✧ خلیفہ بن خیاط نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے ''عثمان بن ابی العاص بن کثیر بن دہمان بن عبداللہ بن ہمام بن ابان بن یسار بن مالک''۔ ان کی کنیت ''ابوعبداللہ'' تھی۔ ۵۰ ہجری میں ان کا انتقال ہوا۔

6591 - اَخْبَرَنَا الشَّيْخُ اَبُو بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِالْعَزِيزِ، ثنا اَبُو هَمَّامٍ الدَّلَّالُ، ثنا سَعِيدُ بْنُ السَّائِبِ الطَّائِفِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عِيَاضٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِي الْعَاصِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَهُ اَنْ يَجْعَلَ مَسْجِدَ الطَّائِفِ حَيْثُ كَانَتْ طَاغِيَتُهُمْ

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 6591 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں حکم دیا کہ طائف میں اُس مقام پر مسجد بنائی جائے جہاں پر ان لوگوں کے بت ہوتے تھے۔

ذِكْرُ اَبِي الطُّفَيْلِ عَامِرِ بْنِ وَاثِلَةَ الْكِنَانِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

ابوالطفیل حضرت عامر بن واثلہ کنانی رضی اللہ عنہ کا ذکر

6592 - حَدَّثَنِي اَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثنا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَرْبِيُّ، ثنا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ، قَالَ: عَامِرُ بْنُ وَاثِلَةَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَحْشِ بْنِ حَيَّانَ بْنِ سَعْدِ بْنِ لَيْثٍ وُلِدَ عَامَ اُحُدٍ وَاَدْرَكَ مِنْ حَيَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَمَانَ سِنِينَ نَزَلَ الْكُوفَةَ، ثُمَّ اَقَامَ بِمَكَّةَ حَتَّى مَاتَ وَهُوَ آخِرُ مَنْ مَاتَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاتَ سَنَةَ اثْنَتَيْنِ وَمِائَةٍ

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 6592 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ مصعب بن عبداللہ نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے ''عامر بن واثلہ بن عبداللہ بن عمرو بن جحش بن حیان بن سعد بن لیث''۔ آپ جنگ احد والے سال پیدا ہوئے، اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے ۸ سال پائے، اس کے بعد آپ کوفہ میں منتقل ہو گئے اور وفات تک وہیں رہے، ۱۰۲ ہجری میں ان کا انتقال ہوا اور صحابہ کرام میں سب سے آخر میں ان کا انتقال ہوا۔

6593 - اَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُؤَمَّلِ، ثنا الْفَضْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ، ثنا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، ثنا ثَابِتُ بْنُ الْوَلِيدِ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ جُمَيْعٍ، حَدَّثَنِي اَبِي، قَالَ: قَالَ اَبُو الطُّفَيْلِ: اَدْرَكْتُ ثَمَانَ سِنِينَ مِنْ حَيَاةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

6591: سنن ابی داود - كتاب الصلاة' باب فی بناء المساجد - حديث: 385' سنن ابن ماجه - كتاب المساجد و الجماعات' باب اين يجوز بناء المساجد - حديث: 741' المعجم الكبير للطبرانی - باب من اسمه عمر' ما اسند عثمان بن ابی العاص - محمد بن عبد الله بن عياض ' حديث: 8232' البحر الزخار مسند البزار - من حديث عثمان بن ابی العاص' حديث: 2038

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَوُلِدْتُ عَامَ اُحُدٍ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6593 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✦✦ حضرت ابوالطفیل فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کی حیات مبارکہ کے ۸سال پائے ہیں اور میری پیدائش جنگ احد والے سال ہوئی۔

6594 – اَخْبَرَنِی اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوبَ الثَّقَفِيُّ، ثنا مُوسَى بْنُ زَكَرِيَّا، ثنا شَبَّابٌ الْعُصْفُرِيُّ، قَالَ: "مَاتَ اَبُو الطُّفَيْلِ عَامِرُ بْنُ وَاثِلَةَ سَنَةَ مِائَةٍ.

✦✦ شباب عصفری کہتے ہیں: حضرت ابوالطفیل عامر بن واثلہ رضی اللہ عنہ سن ۱۰۰ ہجری میں فوت ہوئے۔

6595 – اَخْبَرَنِی اَبُو الْحُسَيْنِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ تَمِيمٍ، ثنا اَبُو قِلَابَةَ، ثنا اَبُو عَاصِمٍ، اَنْبَا جَعْفَرُ بْنُ يَحْيَى، اَخْبَرَنِی عَمِّی عُمَارَةُ بْنُ ثَوْبَانَ، اَنَّ اَبَا الطُّفَيْلِ اَخْبَرَهُ، قَالَ: كُنْتُ غُلَامًا اَحْمِلُ عُضْوَ الْبَعِيرِ فَرَاَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَقْسِمُ لَحْمًا بِالْجِعْرَانَةِ فَجَاءَتْهُ امْرَاَةٌ فَبَسَطَ لَهَا رِدَاءَهُ فَقُلْتُ: مَنْ هٰذِهِ؟ قَالُوا: اُمُّهُ الَّتِي اَرْضَعَتْهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6595 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✦✦ حضرت ابوالطفیل فرماتے ہیں: میں بچہ تھا، میں اونٹ کی گردن پر چڑھ گیا اور رسول اللہ ﷺ کی زیارت کی، آپ ﷺ جعرانہ میں گوشت تقسیم فرما رہے تھے، اسی اثناء میں ایک عورت آئی، رسول اللہ ﷺ نے اس کے لئے اپنی چادر مبارک بچھا دی، میں نے پوچھا: یارسول اللہ ﷺ یہ خوش نصیب خاتون کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ میری رضاعی ماں ہے۔

ذِكْرُ سُرَاقَةَ بْنِ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت سراقہ بن مالک بن جعشم رضی اللہ عنہ کا ذکر

6596 – اَخْبَرَنِی اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوبَ الثَّقَفِيُّ، ثنا مُوسَى بْنُ زَكَرِيَّا التُّسْتَرِيُّ، ثنا خَلِيفَةُ بْنُ خَيَّاطٍ، قَالَ: سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ مِنْ بَنِي مُدْلِجِ ابْنِ مُرَّةَ بْنِ عَبْدِمَنَاةَ بْنِ عَلِيِّ بْنِ كِنَانَةَ، قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ: كَانَ سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكٍ يَسْكُنُ قُدَيْدًا مَاتَ سَنَةَ اَرْبَعٍ وَعِشْرِينَ

✦✦ خلیفہ بن خیاط نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے "سراقہ بن مالک بن جعشم"۔ ان کا تعلق بنی مدلج بن مرہ بن عبد مناۃ بن علی بن کنانہ کے ساتھ ہے۔ محمد بن عمر کہتے ہیں: حضرت سراقہ بن مالک رضی اللہ عنہ قدید میں رہا کرتے تھے، سن ۲۴ ہجری کو ان کا انتقال ہوا۔

6597 – اَخْبَرَنَا اَبُو عَبْدِاللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الْاَصْبَهَانِيُّ الزَّاهِدُ، ثنا اَبُو اِسْمَاعِيلَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ عَلِيِّ بْنِ رَبَاحٍ اللَّخْمِيُّ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ سُرَاقَةَ بْنِ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ لَهُ: يَا سُرَاقَةُ اَلَا اُخْبِرُكَ بِاَهْلِ الْجَنَّةِ وَاَهْلِ

النَّارِ فَقُلْتُ: بَلَى يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، فَقَالَ: اَمَّا اَهْلُ النَّارِ فَكُلُّ جَعْظَرِيٍّ جَوَّاظٌ مُسْتَكْبِرٌ، وَاَمَّا اَهْلُ الْجَنَّةِ فَالضُّعَفَاءُ الْمَغْلُوبُوْنَ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6597 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت سراقہ بن مالک بن جعشم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ارشاد فرمایا: اے سراقہ! کیا میں تمہیں جنتیوں اور دوزخیوں کے بارے میں نہ بتاؤں؟ میں نے کہا: کیوں نہیں یارسول اللہ۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر متکبر، بدمزاج اور غرور کرنے والا دوزخی ہے جبکہ کمزور اور مغلوب لوگ جنتی ہیں۔

6598 – اَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَلِيِّ الْبَزَّارُ، بِبَغْدَادَ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْعَبَّاسِ الْمُقْرِءُ الرَّازِيُّ، ثَنَا سَهْلُ بْنُ عُثْمَانَ الْعَسْكَرِيُّ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ اَبِي عُتْبَةَ، عَنْ اِدْرِيسَ الْاَوْدِيِّ، عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ الزَّرَّادِ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنْ سُرَاقَةَ بْنِ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ، قَالَ: خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَطْحَاءِ وَقَالَ: دَخَلَتِ الْعُمْرَةُ فِي الْحَجِّ اِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكٍ هُوَ اَخُو كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6598 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت سراقہ بن مالک بن جعشم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بطحاء میں ہمیں خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: قیامت تک عمرہ حج میں داخل ہے۔ سراقہ بن مالک رضی اللہ عنہ، کعب بن مالک کے بھائی ہیں۔

6599 – حَدَّثَنَا بِصِحَّةِ ذَلِكَ اَبُوْ جَعْفَرٍ الْبَغْدَادِي، ثَنَا يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ بْنِ صَالِحٍ السَّهْمِيُّ، ثَنَا حَسَّانُ بْنُ غَالِبٍ، ثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ، حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَخِيهِ سُرَاقَةَ بْنِ مَالِكٍ اَنَّهُ سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الضَّالَّةِ تَرِدُ حَوْضَهُ هَلْ لَهُ اَجْرٌ اِنْ اَشْبَعَهَا؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فِي كُلِّ كَبِدٍ حَرَّاءَ اَجْرٌ

6597:مسند احمد بن حنبل - مسند الشاميين' خديث سراقة بن مالك بن جعشم - حديث: 17274'المعجم الاوسط للطبرانی - باب الباء ' من اسمه بكر - حديث: 3231'المعجم الكبير للطبرانی - من اسمه سراقة' سراقة بن مالك بن جعشم المدلجی كان ينزل فی ناحية المدينة - علی بن رباح عن سراقة بن مالك' حديث: 6444

6598:الجامع للترمذی - ' ابواب الحج عن رسول الله صلی الله عليه وسلم - باب منه' حديث: 890'سنن ابی داود - كتاب المناسك' باب فی إفراد الحج - حديث: 1538'سنن الدارمی - من كتاب المناسك' باب من اعتمر فی اشهر الحج - حديث: 1846'مصنف ابن ابی شيبة - كتاب الحج' فی فسخ الحج افعله النبی عليه السلام - حديث: 18793'شرح معانی الآثار للطحاوی - كتاب مناسك الحج' باب ما كان النبی صلی الله عليه وسلم به محرما فی - حديث: 2382'سنن الدارقطنی - كتاب الحج' باب المواقيت - حديث: 2371'مسند احمد بن حنبل - ومن مسند بنی هاشم' مسند عبد الله بن العباس بن عبد المطلب - حديث: 2282'مسند الطيالسی - احاديث النساء ' وما اسند عبد الله بن العباس بن عبد المطلب - مجاهد' حديث: 2753'مسند الحميدی - احاديث جابر بن عبد الله الانصاری رضی الله عنه' حديث: 1231'البحر الزخار مسند البزار - حديث جبير بن مطعم عن النبی صلی الله عليه وسلم' حديث: 2915'المعجم الكبير للطبرانی - باب الجيم' نافع بن جبير بن مطعم - حديث: 1562

(التعليق – من تلخيص الذهبي)6599 – سكت عنه الذهبي في التلخيص

✦✦ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سراقہ بن مالک رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا: کہ اگر کسی کا کوئی گمشدہ بھولا بھٹکا جانور ہمارے حوض پر آ جائے، اگر ہم اس کو پیٹ بھر کر چارا کھلائیں تو کیا اس میں بھی ہمیں اجر ملے گا؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر تر جگر والے (یعنی ذی روح) کو کھلانے پلانے میں اجر ملتا ہے۔

6600 – وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِئٍ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْفَضْلِ، ثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ، ثَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ اِسْحَاقَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ عَمِّهِ سُرَاقَةَ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: فِي كُلِّ كَبِدٍ حَرَّاءَ اَجْرٌ

✦✦ حضرت سراقہ بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر گرم جگر والی چیز (یعنی ہر جاندار کو کھلانے پلانے) میں اجر ملتا ہے۔

ذِكْرُ ضِرَارِ بْنِ الْاَزْوَرِ الْاَسَدِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت ضرار بن ازور اسدی رضی اللہ عنہ کا ذکر

6601 – حَدَّثَنِي اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَرْبِيُّ، ثَنَا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الزُّبَيْرِيُّ، قَالَ: ضِرَارُ بْنُ الْاَزْوَرِ وَاسْمُ الْاَزْوَرِ مَالِكُ بْنُ اَوْسِ بْنِ خُزَيْمَةَ بْنِ رَبِيعَةَ بْنِ مَالِكِ بْنِ ثَعْلَبَةَ بْنِ دُوْدَانَ بْنِ اُسَيْدِ بْنِ خُزَيْمَةَ بْنِ مُدْرِكَةَ بْنِ اِلْيَاسَ بْنِ مُضَرَ سَكَنَ الْكُوْفَةَ وَبِهَا تُوُفِّيَ

✦✦ مصعب بن عبداللہ زبیری نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے "ضرار بن ازور" کا اصل نام" مالک بن اوس بن خزیمہ بن ربیعہ بن مالک بن ثعلبہ بن دودان بن اسید بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر" ہے۔ آپ کوفہ میں رہائش پذیر رہے اور یہیں پر آپ کا انتقال ہوا۔

6602 – حَدَّثَنَا عَبْدُ الْبَاقِي بْنُ قَانِعٍ الْحَافِظُ، ثَنَا هِشَامُ بْنُ عَلِيٍّ السَّدُوسِيُّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ التَّمَّارُ، قَالَا: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ الْاَثْرَمُ، ثَنَا سَلَّامٌ اَبُو الْمُنْذِرِ الْقَارِءُ، ثَنَا عَاصِمُ بْنُ بَهْدَلَةَ، عَنْ اَبِي وَائِلٍ، عَنْ ضِرَارِ بْنِ الْاَزْوَرِ، قَالَ: اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ: لَهُ اُمْدُدْ يَدَكَ اُبَايِعْكَ عَلَى الْاِسْلَامِ فَبَايَعْتُهُ ثُمَّ قُلْتُ:

6599:سنن ابن ماجه - كتاب الادب' باب فضل صدقة الماء - حديث: 3684'صحيح ابن حبان - كتاب البر والإحسان' فصل من البر والإحسان - ذكر إعطاء الله جل وعلا الاجر لمن سقى كل ذات كبد' حديث: 543'شرح معاني الآثار للطحاوي - كتاب الإجارات' باب اللقطة والضوال - حديث: 3998'مسند احمد بن حنبل - مسند الشاميين' حديث سراقة بن مالك بن جعشم - حديث: 17270'مسند الحميدي - حديث سراقة بن مالك رضي الله عنه' حديث: 872'المعجم الكبير للطبراني - من اسمه سراقة' سراقة بن مالك بن جعشم المدلجي كان ينزل في ناحية المدينة - كعب بن مالك بن جعشم عن اخيه سراقة' حديث: 6454'الآحاد والمثاني لابن ابي عاصم - سراقة بن مالك رضي الله عنه' حديث: 936

تَرَكْتُ الْقِدَاحَ وَعَزْفَ الْقِيَان وَالْخَمْرَ تَصْلِيَةً وَابْتِهَالَا

وَكَرِّى الْمُحَبَّرَ فِى غَمْرَةٍ وَجَهْدِى عَلَى الْمُسْلِمِينَ الْقِتَالَا

وَقَالَتْ جَمِيلَةُ بَدَّدْتَنَا وَطَرَحْتَ اَهْلَكَ شَتّٰى شِمَالَا

فَيَا رَبِّ لَا اُغْبَنَنْ صَفْقَتِى فَقَدْ بِعْتُ اَهْلِى وَمَالِى بِدَالَا

فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا غُبِنْتَ بَيْعَتُكَ يَا ضِرَارُ

✧✧حضرت ضرار بن ازور رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا، میں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ آپ اپنا ہاتھ آگے بڑھایئے، تاکہ میں اسلام پر آپ کی بیعت کروں۔ (حضور ﷺ نے اپنا ہاتھ بڑھایا) میں نے آپ ﷺ کی بیعت کی پھر میں نے درج ذیل اشعار پڑھے۔

تَرَكْتُ الْقِدَاحَ وَعَزْفَ الْقِيَانِ وَالْخَمْرَ تَصْلِيَةً وَابْتِهَالَا

وَكَرِّى الْمُحَبَّرَ فِى غَمْرَة وَحَمْلِى عَلَى الْمُسْلِمِينَ الْقِتَالَا

فَيَا رَبِّ لَا اُغْبَنَنْ بَيْعَتِى وَقَدْ بِعْتُ اَهْلِى وَمَالِى ابْتِذَالَا

○میں نے جوئے کے تیر، گانے باجے کے آلات اور شراب نوشی وغیرہ عاجزی کی بناء پر برکت حاصل کرنے کے لے چھوڑ دیئے ہیں۔

○نشے کے عالم میں کرایہ پر دینے والا گھوڑا اور مسلمانوں کے خلاف جنگ سب چھوڑ دیئے ہیں۔

○اور جمیلہ نے کہا: تو نے ہمیں دور کردیا اور اپنے اہل وعیال کو مختلف مقامات پر بکھیر دیا ہے۔

○اے میرے رب میرے سودے میں مجھے نقصان نہ ہو، کیونکہ میں نے اپنا گھربار، دھن دولت سب تیری رضا کے لئے چھوڑ دیئے ہیں۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے ضرار تیرے سودے میں تجھے دھوکا نہیں ہوا۔

6603 - حَدَّثَنَا اَبُو النَّضْرِ الْفَقِيهُ، ثنا مُعَاذُ بْنُ نَجْدَةَ الْقُرَشِيُّ، ثنا قَبِيصَةُ بْنُ عُقْبَةَ، ثنا سُفْيَانُ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ ضِرَارِ بْنِ الْاَزْوَرِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: مَرَّ بِى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا اَحْلُبُ، فَقَالَ: دَعْ دَاعِيَ اللَّبَنِ

(التعليق - من تلخيص الذهبی)6603 - سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧حضرت ضرار بن ازور رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ میرے پاس سے گزرے، میں اس وقت دودھ دوہ رہا تھا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''داعی اللبن'' چھوڑ دیا کرو۔ (داعی اللبن کی تشریح حدیث نمبر ۵۰۴۲ کے تحت جلد نمبر ۴ میں گزر چکی ہے)

ذِكْرُ وَابِصَةَ بْنِ مَعْبَدٍ الْاَسَدِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت وابصہ بن معبد اسدی رضی اللہ عنہ کا ذکر

6604 - اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوبَ الثَّقَفِيُّ، ثَنَا مُوسَى بْنُ زَكَرِيَّا، ثَنَا شَبَّابُ الْعُصْفُرِيُّ، قَالَ: وَابِصَةُ بْنُ مَعْبَدِ بْنِ قَيْسِ بْنِ كَعْبِ بْنِ فَهْدِ بْنِ مُنْقِذِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ ثَعْلَبَةَ بْنِ دُوْدَانَ بْنِ اَسَدِ بْنِ خُزَيْمَةَ نَزَلَ الْكُوْفَةَ ثُمَّ تَحَوَّلَ اِلَى الْجَزِيرَةِ وَبِهَا مَاتَ

✧✧ شباب عصفری نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے ''وابصہ بن معبد بن قیس بن کعب بن فہد بن منقذ بن حارث بن ثعلبہ بن دودان بن اسد بن خزیمہ'' آپ کوفہ میں قیام پذیر رہے، پھر ایک جزیرہ میں چلے گئے اور وہیں ان کا انتقال ہوا۔

6605 - حَدَّثَنَا اَبُوْ عَلِيٍّ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحَافِظُ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الرَّقِّيُّ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ الرَّقِّيُّ، ثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ، عَنْ مُبَشِّرِ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ اَرْطَاةَ، عَنِ الْفُضَيْلِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ، عَنْ وَابِصَةَ بْنِ مَعْبَدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: لَا تَتَّخِذُوا ظُهُورَ الدَّوَابِّ مَنَابِرَ وَشَرُّ هٰذِهِ الدَّوَابِّ الْبَغْلُ

(التعليق – من تلخيص الذهبى)6605 – حديث واهى

✧✧ حضرت وابصہ بن معبد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جانوروں کی پیٹھوں کو منبر مت بناؤ، اور ان جانوروں میں سب سے برا ''خچر'' ہے۔ (منزل پر پہنچ کر جانور کے اوپر ہی نہیں بیٹھے رہنا چاہئے بلکہ اس سے اتر جانا چاہئے)

ذِكْرُ خُرَيْمِ بْنِ فَاتِكٍ الْاَسَدِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت خریم بن فاتک اسدی رضی اللہ عنہ کا ذکر

6606 - اَخْبَرَنِي اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا مُوسَى بْنُ زَكَرِيَّا، ثَنَا شَبَّابٌ، قَالَ: خُرَيْمُ بْنُ فَاتِكِ بْنِ الْاَخْرَمِ بْنِ شَدَّادِ بْنِ عَمْرٍو الْاَسَدِيِّ

✧✧ شباب نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے ''خریم بن فاتک بن اخرم بن شداد بن عمرو اسدی''۔

6607 - حَدَّثَنَا اَبُو الْقَاسِمِ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ السَّكُونِيُّ، بِالْكُوفَةِ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ اَبِي شَيْبَةَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ تَسْنِيمٍ الْحَضْرَمِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَلِيفَةَ الْاَسَدِيُّ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ذَاتَ يَوْمٍ لِابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: حَدِّثْنِي بِحَدِيثٍ يُعْجِبُنِي، قَالَ: حَدَّثَنِي خُرَيْمُ بْنُ فَاتِكٍ الْاَسَدِيُّ، قَالَ: خَرَجْتُ فِي اِبِلٍ لِي فَاَصَابَتْهَا بَرْقُ عُرَاقَةَ فَعَلَّقْتُهَا وَتَوَسَّدْتُ ذِرَاعَ بَعِيرٍ مِنْهَا، وَذٰلِكَ حِدْثَانَ خُرُوجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ قُلْتُ: اَعُوذُ بِعَظِيمِ هٰذَا الْوَادِي، قَالَ: وَكَذٰلِكَ كَانُوا يَصْنَعُونَ

فِي الْجَاهِلِيَّةِ، فَإِذَا هَاتِفٌ يَهْتِفُ بِي وَيَقُولُ:

وَيْحَكَ عُذْ بِاللّٰهِ ذِي الْجَلَالِ ... مُنْزِلِ الْحَرَامِ وَالْحَلَالِ

وَوَحِّدِ اللّٰهَ وَلَا تُبَالِ ... مَا هُوَ ذُو الْحَزْمِ مِنَ الْأَهْوَالِ

إِذْ يَذْكُرُوا اللّٰهَ عَلَى الْأَمْيَالِ ... وَفِي سُهُولِ الْأَرْضِ وَالْجِبَالِ

وَمَا وَكِيلُ الْحَقِّ فِي سِفَالٍ ... إِلَّا التُّقَى وَصَالِحَ الْأَعْمَالِ

قَالَ: فَقُلْتُ:

يَا أَيُّهَا الدَّاعِي بِمَا يُحِيلُ ... رُشْدٌ يُرَى عِنْدَكَ أَمْ تَضْلِيلُ

فَقَالَ:

هٰذَا رَسُولُ اللّٰهِ ذُو الْخَيْرَاتِ ... جَاءَ بِيَاسِينَ وَحَامِيمَاتِ

فِي سُوَرٍ بَعْدُ مُفَصَّلَاتِ ... مُحَرِّمَاتٍ وَمُحَلِّلَاتِ

يَأْمُرُ بِالصَّوْمِ وَالصَّلَاةِ ... وَيَزْجُرُ النَّاسَ عَنِ الْهَنَاتِ

قَدْ كُنَّ فِي الْأَيَّامِ مُنْكَرَاتِ

قَالَ: فَقُلْتُ: مَنْ أَنْتَ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ، قَالَ: أَنَا مَالِكُ بْنُ مَالِكٍ بَعَثَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَرْضِ أَهْلِ نَجْدَةَ، قَالَ: فَقُلْتُ: لَوْ كَانَ لِي مَنْ يَكْفِينِي إِبِلِي هٰذِهِ لَأَتَيْتُهُ حَتّٰى أُؤْمِنَ بِهِ، فَقَالَ: أَنَا أَكْفِيكَهَا حَتّٰى أُؤَدِّيَهَا إِلٰى أَهْلِكَ سَالِمَةً إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى، فَاعْتَقَلْتُ بَعِيرًا مِنْهَا، ثُمَّ أَتَيْتُ الْمَدِينَةَ فَوَافَقْتُ النَّاسَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَهُمْ فِي الصَّلَاةِ فَقُلْتُ: يَقْضُونَ صَلَاتَهُمْ ثُمَّ أَدْخُلُ فَإِنِّي لَذَاهِبٌ أُنِيخُ رَاحِلَتِي إِذْ خَرَجَ أَبُو ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَقَالَ: يَقُولُ لَكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ادْخُلْ فَدَخَلْتُ، فَلَمَّا رَآنِي قَالَ: مَا فَعَلَ الشَّيْخُ الَّذِي ضَمِنَ لَكَ أَنْ يُؤَدِّيَ إِبِلَكَ إِلٰى أَهْلِكَ سَالِمَةً أَمَا أَنَّهُ قَدْ أَدَّاهَا إِلٰى أَهْلِكَ سَالِمَةً قُلْتُ رَحِمَهُ اللّٰهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجَلْ رَحِمَهُ اللّٰهُ، فَقَالَ: خُرَيْمٌ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَحَسُنَ إِسْلَامُهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 6607 – لم يصح

✧✧ حسن بن محمد بن علی اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ ایک دن حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا: آپ مجھے کوئی ایسی حدیث سنائیں جو مجھے حیران کردے، انہوں نے کہا: مجھے خریم بن فاتک اسدی رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ میں ایک مرتبہ اپنے اونٹوں کو لے کر نکلا، تیز بارش میں میرے اونٹ پر آسمانی بجلی گری، اور اونٹ گر گیا، میں نے اس کی ایک ٹانگ کے ساتھ ٹیک لگائی، یہ وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ظاہر ہونے کا تھا، پھر میں نے کہا: اعوذ بعظیم ہذا الوادی (یعنی میں اس عظیم وادی کی پناہ مانگتا ہوں) لوگ زمانہ جاہلیت میں ایسے ہی کیا کرتے تھے۔ (میں نے یہ کہا تو) ہاتف غیبی نے

آواز دی اور درج ذیل اشعار پڑھے۔

وَيْحَكَ عُذْ بِاللّٰهِ ذِي الْجَلَالِ ۔۔۔ مُنْزِلِ الْحَرَامِ وَالْحَلَالِ

وَوَحِّدِ اللّٰهَ وَلَا تُبَالِ ۔۔۔ مَا هُوَ ذُو الْحَزْمِ مِنَ الْاَهْوَالِ

اِذْ يَذْكُرُوا اللّٰهَ عَلَى الْاَمْيَالِ ۔۔۔ وَفِي سُهُولِ الْاَرْضِ وَالْجِبَالِ

وَمَا وَكِيلُ الْحَقِّ فِي سِفَالِ ۔۔۔ اِلَّا التُّقَى وَصَالِحَ الْاَعْمَالِ

○ تو ہلاک ہو جائے، تو جلال والے اللہ کی پناہ مانگ جو کہ حرام وحلال کو نازل کرنے والا ہے۔

○ اللہ تعالیٰ کو وحدہ لاشریک تسلیم کر اور پہاڑوں کے برابر آنے والی پریشانیوں کی پرواہ نہ کر۔

○ کیونکہ وہ دور دراز علاقوں میں، زمین کی گہرائیوں اور پہاڑوں کی چوٹیوں پر اللہ کا ذکر کرتے ہیں۔

○ پستیوں میں حق کا وکیل صرف تقویٰ اور اعمال صالحہ ہوتے ہیں۔

آپ فرماتے ہیں: اس کے جواب میں، مَیں نے کہا:

○ اے وہ شخص جو نہ ممکن باتیں کرنے والا ہے! تم جس کی طرف بلا رہے ہو وہ تمہارے نزدیک ہدایت ہے یا گمراہی؟

اس نے جواباً کہا:

○ یہ اللہ کا رسول ﷺ ہے، بھلائیوں والا ہے، یاسین اور بعض سورتوں کے شروع میں حم کے الفاظ لایا ہے۔

○ ان سورتوں میں مفصلات بھی ہیں، حلال چیزوں کے احکام بیان کرنے والی بھی ہیں اور حرام چیزوں کے احکام بیان کرنے والی بھی۔

○ وہ نماز اور روزے کا حکم دیتا ہے اور لوگوں کو ان گناہ کے کاموں سے روکتا ہے جو زمانہ جاہلیت میں عام تھے۔

میں نے کہا: اللہ تعالیٰ تجھ پر رحم کرے، تم کون ہو؟ اس نے کہا: میں مالک بن مالک ہوں، رسول اللہ ﷺ نے مجھے اہل نجدہ کی سرزمین سے بھیجا ہے، آپ فرماتے ہیں: پھر میں نے کہا: اگر کوئی شخص مجھے ایسا مل جاتا جو میرے اونٹوں کی رکھوالی کرتا تو میں اس کے پاس جاتا اور اس پر ایمان لاتا، اس نے کہا: تیرے ان اونٹوں کو میں اپنی ذمہ داری پر تیرے گھر والوں تک پہنچا دوں گا ان شاء اللہ تعالیٰ۔ چنانچہ میں ان میں سے ایک اونٹ پر سوار ہوا اور مدینہ منورہ پہنچ گیا۔ میں جمعہ کے دن وہاں پہنچا، اس وقت لوگ نماز جمعہ ادا کر رہے تھے، میں نے سوچا کہ یہ لوگ نماز پوری کر لیں، مَیں بعد میں اندر جاؤں گا۔ میں اپنا اونٹ بٹھانے کے لئے چلا گیا، اس دوران حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ باہر نکلے اور مجھے کہا: رسول اللہ ﷺ آپ سے فرما رہے ہیں کہ آپ اندر آ جائیں، میں اندر چلا گیا، جب رسول اللہ ﷺ نے مجھے دیکھا تو فرمایا: اس آدمی نے کیا کِیا جس نے تیرے اونٹ صحیح سلامت تیرے گھر والوں تک پہنچانے کی ذمہ داری اٹھائی تھی؟ بے شک اس نے وہ اونٹ تیرے گھر والوں تک صحیح سلامت پہنچا دیئے ہیں۔ میں نے کہا: اللہ تعالیٰ اس پر رحمت فرمائے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی، اللہ تعالیٰ اُس پر رحمت فرمائے۔

حضرت خریم نے اسی لمحے کلمہ شریف پڑھا اشھد ان لا الہ الا اللہ، اور بہت احسن انداز میں اسلام لائے۔

6608 - وَحَدَّثَنَا اَبُو الْقَاسِمِ السَّكُونِيُّ، ثَنَا اَبُو جَعْفَرٍ الْحَضْرَمِيُّ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ مَعْنٍ السَّعْدِيُّ الْمَسْعُودِيُّ، حَدَّثَنِي اَبِي، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ شِمْرِ بْنِ عَطِيَّةَ، عَنْ خُرَيْمِ بْنِ فَاتِكٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا خُرَيْمُ بْنَ فَاتِكٍ، لَوْلَا خَصْلَتَيْنِ فِيكَ لَكُنْتَ اَنْتَ الرَّجُلُ، فَقَالَ: مَا هُمَا بِاَبِي اَنْتَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: وَفْيرُ شَعْرِكَ، وَتَسْبِيْلُ اِزَارِكَ فَانْطَلَقَ خُرَيْمٌ فَجَزَّ شَعْرَهُ وَقَصَّرَ اِزَارَهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6608 – إسناده مظلم

✦✦ حضرت خریم بن فاتک رضی اللہ عنہ کے بارے میں مروی ہے کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں آئے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے خریم بن فاتک! اگر تیرے اندر دو خصلتیں نہ ہوتیں تو تم سب سے کامل مرد ہوتے، انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ کون سی عادتیں ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تیری زلفیں بہت دراز ہیں اور تیرا تہہ بند نیچے لٹکتا ہے۔ حضرت خریم نے اسی وقت جاکر بال بھی چھوٹے کروا لئے اور تہہ بند بھی چھوٹا کروالیا۔

ذِكْرُ اُسَامَةَ بْنِ عُمَيْرٍ الْهُذَلِيِّ وَالِدُ اَبِي الْمَلِيحِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

ابوالملیح کے والد حضرت اسامہ بن عمیر ہذلی رضی اللہ عنہما کا ذکر

6609 - اَخْبَرَنِي اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا مُوسَى بْنُ زَكَرِيَّا، ثَنَا شَبَابٌ الْعُصْفُرِيُّ، قَالَ: اُسَامَةُ بْنُ عُمَيْرِ بْنِ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ حُنَيْفِ بْنِ يَسَارِ بْنِ نَاجِيَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ بْنِ طَابِخَةَ بْنِ لِحْيَانَ بْنِ هُذَيْلٍ وَهُوَ اَبُو اَبِي الْمَلِيحِ نَزَلَ الْبَصْرَةَ

✦✦ شباب عصفری ان کا نسب یوں بیان کرتے ہیں ''اسامہ بن عمیر بن عاصم بن عبیداللہ بن حنیف بن یسار بن ناجیہ بن عمرو بن حارث بن طابخہ بن لحیان بن ہذیل''۔ یہ حضرت ابوالملیح رضی اللہ عنہ کے والد ہیں، بصرہ میں قیام پذیر رہے۔

6610 - اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْهَرِيُّ، ثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ دَاوُدَ الصَّوَّافُ، بِتُسْتَرَ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُسْتَمِرِّ الْعُرُوقِيُّ، ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عِيسَى الْوَاسِطِيُّ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِي زَكَرِيَّا الْغَسَّانِيُّ، حَدَّثَنِي مَيْسَرَةُ بْنُ اَبِي الْمَلِيحِ بْنِ اُسَامَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ اُسَامَةَ بْنِ عُمَيْرٍ اَنَّهُ صَلَّى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ، فَصَلَّى قَرِيبًا مِنْهُ، فَصَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ فَسَمِعَهُ، يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ رَبَّ جِبْرِيلَ وَمِيكَائِيلَ وَاِسْرَافِيلَ وَمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَعُوذُ بِكَ مِنَ النَّارِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6610 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✦✦ حضرت اسامہ بن عمیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز فجر ادا کی، آپ،

6610: المعجم الکبیر للطبرانی - باب ما جاء فی لبس العمائم والدعاء وغیر ذلک' حدیث: 521' البحر الزخار مسند البزار - حدیث ابی الملیح ' حدیث: 2043

نبی اکرم ﷺ کے بہت قریب کھڑے تھے، نبی اکرم ﷺ نے دومختصر رکعتیں پڑھائیں پھر یوں دعا مانگی ''اے اللہ! اے جبرائیل، میکائیل، اسرافیل اور محمد ﷺ کے رب، میں آگ سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ یہ دعا حضور ﷺ نے تین مرتبہ مانگی۔

ذِكْرُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالْمَلِكِ آبِیُ اللَّحْمِ وَذِكْرُ مَوَالِيهِ الَّذِينَ اَسْلَمُوا مَعَهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ

آبی اللحم حضرت عبداللہ بن عبدالملک رضی اللہ عنہ اور ان کے ان غلاموں کا ذکر جوان کے ہمراہ اسلام لائے تھے

6611 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ مُحَمَّدٍ الْمُزَنِیُّ، ثَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ الْقَاضِیْ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَّامٍ الْجُمَحِیُّ، ثَنَا اَبُوْ عُبَيْدَةَ مَعْمَرُ بْنُ الْمُثَنّٰى، قَالَ: آبِیُ اللَّحْمِ اسْمُهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَفَّانَ، وَكَانَ شَرِيفًا شَاعِرًا، وَشَهِدَ فَتْحَ حُنَيْنٍ وَمَعَهُ عُمَيْرٌ مَوْلَاهُ قَالَ اَبُوْ عُبَيْدَةَ: وَاِنَّمَا سُمِّیَ آبِیَ اللَّحْمِ لِاَنَّهُ كَانَ يَاْبٰى اَنْ يَاْكُلَ اللَّحْمَ

✧✧ ابوعبیدہ معمر بن مثنی فرماتے ہیں ''آبی اللحم کا نام عبداللہ بن عبدالملک بن عبداللہ بن عفان'' ہے۔ آپ شریف تھے شاعر تھے، جنگ حنین میں شریک ہوئے تھے، اس موقع پر ان کے ہمراہ ان کا آزاد کردہ غلام ''عمیر'' بھی تھا۔ ابوعبیدہ کہتے ہیں: ان کو آبی اللحم اس لئے کہا جاتا تھا کہ یہ گوشت کھانے سے انکار کیا کرتے تھے، (اور آبی کا معنی ہے ''انکار کرنے والا'')۔

6612 - اَخْبَرَنِیْ اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا مُوسَى بْنُ زَكَرِيَّا، ثَنَا شَبَّابٌ، فَذَكَرَ هٰذَا النَّسَبَ وَقَالَ قَالَ: مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ كَانَ آبِیُ اللَّحْمِ يَنْزِلُ الصَّفْرَاءَ عَلٰى ثَلَاثٍ مِنَ الْمَدِيْنَةِ وَعُمَيْرٌ مَوْلَاهُ كَانَ يَنْزِلُ مَعَهُ

✧✧ شباب نے بھی ان کا مذکورہ بالا نسب بیان کیا ہے، اور پھر فرمایا: محمد بن عمر گوشت کھانے سے انکار کر دیا کرتے تھے، آپ مقام ''صفراء'' میں ٹھہرے تھے، یہ مقام مدینہ منورہ سے تین میل کی مسافت پر واقع ہے، اور ان کا آزاد کردہ غلام ''عمیر'' بھی ان کے ہمراہ مقام صفراء میں ٹھہرا تھا۔

6613 - حَدَّثَنَا الشَّيْخُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَ اَبُوْ مُسْلِمٍ، ثَنَا الْقَعْنَبِیُّ، ثَنَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ، ثَنَا يَزِيدُ بْنُ اَبِیْ عُبَيْدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عُمَيْرًا، مَوْلَى آبِیْ اللَّحْمِ، يَقُوْلُ: اَمَرَنِیْ مَوْلَایَ اَنْ اُقَدِّدَ لَهُ لَحْمًا فَجَاءَنِیْ مِسْكِيْنٌ فَاَطْعَمْتُهُ مِنْهُ فَضَرَبَنِیْ مَوْلَایَ فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرْتُ لَهُ فَدَعَاهُ فَقَالَ: لِمَ ضَرَبْتَهُ؟ فَقَالَ: يُطْعِمُ طَعَامِیْ مِنْ غَيْرِ اَنْ آمُرَهُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلْاَجْرُ بَيْنَكُمَا

(التعليق - من تلخيص الذهبی) 6613 - سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ آبی اللحم رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام ''عمیر'' کہتے ہیں: میرے آقا نے مجھے حکم دیا کہ میں ان کے لئے گوشت بھونوں، میں گوشت بھون رہا تھا کہ ایک مسکین آ گیا، میں نے وہ گوشت مسکین کو کھلا دیا، اس پر میرے آقا نے مجھے بہت مارا، میں رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں آیا اور اُس کی شکایت کردی۔ نبی اکرم ﷺ نے اس کو بلوایا، اور ان سے اِن کو مارنے کی وجہ

6613: صحيح مسلم - كتاب الزكاة' باب ما انفق العبد من مال مولاه - حديث: 1765' سنن ابن ماجه - كتاب التجارات' باب ما للعبد ان يعطی ويتصدق - حديث: 2294' السنن للنسائی - كتاب الزكاة' صدقة العبد - حديث: 2502' السنن الكبرى للنسائی - كتاب الزكاة' صدقة العبد - حديث: 2289' صحيح ابن حبان - كتاب الزكاة' باب صدقة التطوع - ذكر الامر للعبد ان يتصدق من مال السيد على ان الاجر' حديث: 3419' الآحاد والمثانی لابن ابی عاصم - عمير مولى آبی اللحم حديث: 2351

پوچھی، انہوں نے کہا: اس نے میری اجازت کے بغیر میرا کھانا کسی اور کو کھلا دیا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس پر جو ثواب ملے گا وہ تم دونوں کو ملے گا۔

6614 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، ثَنَا اَسَدُ بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ زَيْدِ بْنِ الْمُهَاجِرِ بْنِ قُنْفُذٍ، عَنْ عُمَيْرٍ، مَوْلَى آبِي اللَّحْمِ، قَالَ: رَاَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى اَحْجَارِ الزَّيْتِ يَسْتَسْقِي رَافِعًا كَفَّيْهِ

✧✧ آبي اللحم رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام حضرت عمیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو احجار زیت کے مقام پر دونوں ہتھیلیاں اُٹھا کر بارش کے نزول کی دعا مانگتے ہوئے دیکھا۔

ذِكْرُ عَمْرِو بْنِ اُمَيَّةَ الضَّمْرِيِّ الْكِنَانِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت عمرو بن امیہ ضمری کنانی رضی اللہ عنہ کا ذکر

6615 – حَدَّثَنِي اَبُوْ بَكْرِ بْنُ بَالَوَيْهِ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَرْبِيُّ، ثَنَا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الزُّبَيْرِيُّ، قَالَ: عَمْرُو بْنُ اُمَيَّةَ بْنِ خُوَيْلِدِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اِيَاسِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ نَاشِرَةَ بْنِ كَعْبِ بْنِ جَدِّى بْنِ ضَمْرَةَ بْنِ بَكْرِ بْنِ عَبْدِمَنَاةَ بْنِ كِنَانَةَ

✧✧ مصعب بن عبداللہ زبیری ان کا نسب یوں بیان کرتے ہیں ''عمرو بن امیہ بن خویلد بن عبداللہ بن ایاس بن عبید بن ناشرہ بن کعب بن جدی بن ضمرہ بن بکر بن عبد مناۃ بن کنانہ''۔

6616 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، ثَنَا اَسَدُ بْنُ مُوسَى، ثَنَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ، ثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اُمَيَّةَ الضَّمْرِيُّ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ اُمَيَّةَ، عَنْ اَبِيهِ عَمْرِو بْنِ اُمَيَّةَ الضَّمْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ قَالَ: يَارَسُولَ اللّٰهِ اَرْسَلَ رَاحِلَتِي وَاَتَوَكَّلُ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَلْ قَيِّدْهَا وَتَوَكَّلْ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6616 – سنده جيد

✧✧ حضرت عمرو بن امیہ الضمری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں اپنی سواری کو کھلا چھوڑ کر اللہ تعالیٰ پر توکل کرتا ہوں (کیا یہ ٹھیک ہے؟) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (نہیں) بلکہ (توکل کا صحیح طریقہ یہ ہے کہ) سواری کو باندھ دے اور اللہ تعالیٰ کی ذات پر توکل کر۔

6614:سنن ابی داود - كتاب الصلاة' تفريع ابواب الجمعة - باب رفع اليدين فی الاستسقاء' حديث:1000'مسند احمد بن حنبل - مسند الانصار' حديث عمير مولى آبی اللحم - حديث:21402'صحيح ابن حبان - كتاب الرقائق' باب الادعية - ذكر البيان بان رفع اليدين فی الدعاء يجب ان لا يجاوز' حديث:878

ذِكْرُ عُمَيْرِ بْنِ سَلَمَةَ الضَّمْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت عمیر بن سلمہ الضمری رضی اللہ عنہ کا ذکر

6617 – اَخْبَرَنِي اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوبَ الثَّقَفِيُّ، ثَنَا مُوسَى بْنُ زَكَرِيَّا، ثَنَا خَلِيفَةُ بْنُ خَيَّاطٍ، قَالَ: عُمَيْرُ بْنُ سَلَمَةَ بْنِ مُنْتَابِ بْنِ طَلْحَةَ بْنِ جَدِّي بْنِ ضَمْرَةَ

✦✦ خلیفہ بن خیاط نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے ''عمیر بن سلمہ بن منتاب بن طلحہ بن جدی بن ضمرہ''۔

6618 – حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذٍ الْعَدْلُ، ثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اِسْحَاقَ الْقَاضِي، وَزِيَادُ بْنُ الْخَلِيلِ التُّسْتَرِيُّ، قَالَا: ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ، ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ اَبِي حَازِمٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْهَادِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ، عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ عُمَيْرِ بْنِ سَلَمَةَ الضَّمْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ نَسِيرُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ بِبَعْضِ نَوَاحِي الرَّوْحَاءِ اِذْ نَحْنُ بِحِمَارٍ مَعْقُورٍ، فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: دَعُوهُ فَاَتَاهُ صَاحِبُهُ الَّذِي عَقَرَهُ وَهُوَ رَجُلٌ مِنْ بَهْزٍ، فَقَالَ: يَارَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَانُكُمْ بِهٰذَا الْحِمَارِ، فَاَمَرَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبَا بَكْرٍ اَنْ يَقْسِمَهُ بَيْنَ الرِّفَاقِ، ثُمَّ مَرَّ فَلَمَّا كَانَ بِالْاِثَابَةِ مَرَّ بِظَبْيٍ حَاقِفٍ فِي ظِلِّ شَجَرَةٍ فِيهِ سَهْمٌ، فَاَمَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْسَانًا، فَنَادَى اَنْ لَا يَاْخُذَهُ اِنْسَانٌ فَنَفَذَ النَّاسُ وَتَرَكُوهُ"

(التعليق – من تلخيص الذهبي)6618 – سنده صحيح

✦✦ حضرت عمیر بن سلمہ ضمری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ مقام روحاء کے کسی نواحی علاقے میں سفر میں تھے، حضور ﷺ اس وقت احرام میں تھے۔ ہم نے ایک گدھا دیکھا جس کی کونچیں کٹی ہوئی تھیں، آپ ﷺ نے فرمایا: اس کو چھوڑ دو۔ اس کے بعد اُس گدھے کا وہ مالک جس نے اس کی کونچیں کاٹی تھیں وہ بہز قبیلے سے تعلق رکھنے والا کوئی شخص تھا، وہ نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں آیا اور کہنے لگا: یارسول اللہ ﷺ یہ گدھا آپ کے لئے ہی تو تھا، نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ اس کو اپنے ساتھیوں میں تقسیم کردو۔ آپ ﷺ پھر آگے چل دیئے، جب مقام اثابہ میں پہنچے تو ہم نے ایک درخت کے سائے میں ایک ہرن کو پایا، اس کو تیر لگا ہوا تھا، نبی اکرم ﷺ نے ایک آدمی کو کہا کہ اعلان کردو کہ کوئی شخص اس کا گوشت نہ کھائے، چنانچہ تمام لوگ اس کو اسی طرح چھوڑ کر آگے گزر گئے۔

6618:السنن للنسائي - كتاب الصيد والذبائح، باب إباحة اكل لحوم حمر الوحش - حديث: 4293،السنن الكبرى للنسائي - كتاب الصيد، إباحة اكل لحوم الحمر الوحش - حديث: 4719،مسند احمد بن حنبل - مسند المكيين، حديث عمير بن سلمة الضمري - حديث: 15178،صحيح ابن حبان - كتاب الهبة، ذكر إباحة قبول المرء الهبة للشيء المشاع بينه وبين غيره - حديث: 5189،

ذِكْرُ اَبِیْ الْجَعْدِ الضَّمْرِيِّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت ابوالجعد ضمری رضی اللہ عنہ کا ذکر

6619 – حَدَّثَنِیْ اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَرْبِيُّ، ثَنَا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ، قَالَ: اَبُو الْجَعْدِ الضَّمْرِيُّ عَمْرُو بْنُ بَكْرِ بْنِ جُنَادَةَ بْنِ مُرَادِ بْنِ كَعْبِ بْنِ ضَمْرَةَ

✧✧مصعب بن عبداللہ فرماتے ہیں: ابوالجعد الضمری (کا نام ونسب) عمرو بن بکر بن جنادہ بن مراد بن کعب بن ضمرہ'' ہے۔

6620 – اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَلْمَانَ الْفَقِيهُ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُكْرَمٍ، ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، اَنْبَاَ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ، عَنْ عُبَيْدَةَ بْنِ سُفْيَانَ الْحَضْرَمِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا الْجَعْدِ الضَّمْرِيَّ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: مَنْ تَرَكَ جُمُعَةً ثَلَاثًا تَهَاوُنًا بِهَا طَبَعَ اللّٰهُ عَلَى قَلْبِهِ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6620 – حسن

✧✧حضرت ابوالجعد ضمری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے تین جمعے سستی کی بناء پر چھوڑ دیئے، اللہ تعالیٰ اس کے دل پر مہر لگا دیتا ہے۔

ذِكْرُ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ اللَّيْثِيِّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت صعب بن جثامہ لیثی رضی اللہ عنہ کا ذکر

6621 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ مُحَمَّدٍ الْمُزَنِيُّ، ثَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَّامٍ الْجُمَحِيُّ، ثنا اَبُوْ عُبَيْدَةَ، قَالَ: الصَّعْبُ بْنُ جَثَّامَةَ بْنِ قَيْسِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ وَهْبِ بْنِ يَعْمَرَ بْنِ عَوْفِ بْنِ كَعْبِ بْنِ سُلْمَى بْنِ لَيْثٍ، وَاُمُّ الصَّعْبِ

6620:سنن ابی داود - كتاب الصلاة' تفريع ابواب الجمعة - باب التشديد فی ترك الجمعة' حديث: 901'سنن ابن ماجه - كتاب إقامة الصلاة' باب فيمن ترك الجمعة من غير عذر - حديث: 1121'سنن الدارمی - كتاب الصلاة' باب فيمن يترك الجمعة من غير عذر - حديث: 1584'صحيح ابن خزيمة - كتاب الجمعة المختصر من المختصر من المسند على الشرط الذی ذكرنا' ابواب الصلاة قبل الجمعة - باب ذكر الدليل على ان الوعيد لتارك الجمعة هو لتاركها من' حديث: 1740'صحيح ابن حبان - باب الإمامة والجماعة' باب صلاة الجمعة - ذكر طبع الله جل وعلا على قلب التارك إتيان الجمعة على' حديث: 2833'الجامع للترمذی - ابواب الجمعة' باب ما جاء فی ترك الجمعة من غير عذر - حديث: 482'السنن للنسائی - كتاب الجمعة' باب التشديد فی التخلف عن الجمعة - حديث: 1357'مصنف ابن ابی شيبة - كتاب الجمعة' فی تفريط الجمعة وتركها - حديث: 5453'السنن الكبرى للنسائی - كتاب الجمعة' التشديد فی التخلف عن الجمعة - حديث: 1637'مشكل الآثار للطحاوی - باب بيان مشكل ما روى عن رسول الله صلى الله عليه' حديث: 2687'مسند احمد بن حنبل - مسند المكيين' حديث ابی الجعد الضمری - حديث: 15227'مسند الشافعی - ومن كتاب إيجاب الجمعة' حديث: 282'مسند ابی يعلى الموصلی - ابو الجعد' حديث: 1563'المعجم الكبير للطبرانی - باب الياء ' من اسمه يعيش - من يكنى ابا الجعد' حديث: 18737

زَيْنَبُ بِنْتُ حَرْبِ بْنِ اُمَيَّةَ بْنِ عَبْدِشَمْسِ بْنِ عَبْدِمَنَافٍ اُخْتُ اَبِي سُفْيَانَ، وَاسْمُهَا فَاخِتَةُ بِنْتُ حَرْبٍ وَكَانَ يَنْزِلُ وَدَّانَ

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 6621 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ ابوعبیدہ نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے "صعب بن جثامہ بن قیس بن عبداللہ بن وہب بن یعمر بن عوف بن کعب بن سلمی بن لیث"۔ حضرت صعب رضی اللہ عنہ کی والدہ "زینب بنت حرب بن امیہ بن عبدشمس بن عبدمناف" ابوسفیان کی بہن ہیں، ان کا نام "فاختہ بنت حرب" ہے، آپ مقام "ودّان" میں اقامت پذیر رہے۔

6622 – اَخْبَرَنِي اِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْمَاعِيلَ الْفَقِيهُ، بِالرَّيِّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَرَجِ، ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، اَنَّ ابْنَ شِهَابٍ، اَخْبَرَهُ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيلَ لَهُ اِنَّ خَيْلًا اَغَارَتْ مِنَ اللَّيْلِ، فَاَصَابَتْ مِنْ اَبْنَاءِ الْمُشْرِكِينَ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هُمْ مِنْ آبَائِهِمْ

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 6622 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں عرض کی گئی: ایک جماعت نے ایک قوم پر شب خون مارا، انہوں نے مشرکوں کے کچھ لڑکوں کو مار ڈالا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ان کا شمار بھی ان کے اپنے آباء کے ساتھ ہی ہے۔

ذِكْرُ قَبَاثِ بْنِ اَشْيَمَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت قباث بن اشیم رضی اللہ عنہ کا ذکر

6623 – اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ مَنْصُورٍ الْقَاضِي، ثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ رَخَاءٍ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ، ثَنَا عُمَرُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ الْمُؤَمِّلِيُّ، عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ عِيسَى الشَّعْبِيِّ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: قَبَاثُ بْنُ اَشْيَمَ بْنِ عَامِرِ بْنِ الْمُلَوَّحِ بْنِ يَعْمُرَ بْنِ عَوْفِ بْنِ كَعْبِ بْنِ عَامِرِ بْنِ لَيْثٍ الضَّبَابِيِّ

✧✧ ابن شہاب نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے "قباث بن اشیم بن عامر بن ملوح بن یعمر بن عوف بن کعب بن

6622: صحيح مسلم - كتاب الجهاد والسير' باب جواز قتل النساء والصبيان فی البيات من غير تعمد - حديث: 3370' الجامع للترمذی - ' ابواب السير عن رسول الله صلى الله عليه وسلم - باب ما جاء فی النهی عن قتل النساء والصبيان' حديث: 1535' سنن ابی داود - كتاب الجهاد' باب فی قتل النساء - حديث: 2312' السنن الكبرى للنسائی - كتاب السير' إصابة اولاد المشركين فی البيات بغير قصد - حديث: 8353' شرح معانی الآثار للطحاوی - كتاب السير' باب ما ينهى عن قتله من النساء والولدان فی دار الحرب - حديث: 3325' مسند احمد بن حنبل - مسند المدنيين' حديث الصعب بن جثامة - حديث: 16129' مسند الحميدی - احاديث الصعب بن جثامة رضی الله عنه' حديث: 757' المعجم الكبير للطبرانی - باب الصاد' صفوان بن المعطل السلمی - باب' حديث: 7277

عامر بن لیث ضبائی''۔

6624 – حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذٍ الْعَدْلُ، ثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْفَضْلِ الْاَسْفَاطِيُّ، ثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اَبِي اُوَيْسٍ، حَدَّثَنِي الزُّبَيْرُ بْنُ مُوسَى، عَنْ اَبِي الْحُوَيْرِثِ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ مَرْوَانَ، يَقُوْلُ لِلْقَبَاثِ بْنِ اَشْيَمَ: يَا قَبَاثُ، اَنْتَ اَكْبَرُ اَمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: بَلْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكْبَرُ مِنِّي، وَاَنَا اَسَنُّ مِنْهُ وُلِدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفِيلِ، وَتَنَبَّاَ عَلَى رَاْسِ الْاَرْبَعِينَ مِنَ الْفِيلِ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6624 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

❖ ❖ ابوالحویرث بیان کرتے ہیں کہ عبدالملک بن مروان نے حضرت قباث بن اشیم رضی اللہ عنہ سے پوچھا: اے قباث! تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑے ہو یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تم سے بڑے ہیں؟ انہوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے بڑے ہیں، جبکہ عمر میری زیادہ ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عام الفیل میں پیدا ہوئے اور واقعہ فیل سے چالیس سال بعد اعلان نبوت فرمایا۔

6625 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ الْبَغْدَادِيُّ، ثَنَا عَمْرُو بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ بْنِ زُرَيْقٍ، ثَنَا اَصْبَغُ بْنُ عَبْدِالْعَزِيزِ، حَدَّثَنِي اَبِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ اَصْبَغَ بْنِ اَبَانَ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ جَدِّهِ اَبَانَ، عَنْ اَبِيهِ سُلَيْمَانَ، قَالَ: كَانَ اِسْلَامُ قَبَاثِ بْنِ اَشْيَمَ اَنَّ رِجَالًا مِنْ قَوْمِهِ وَغَيْرِهِمْ مِنَ الْعَرَبِ اَتَوْهُ فَقَالُوا: اِنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ قَدْ خَرَجَ يَدْعُو اِلَى دِيْنٍ غَيْرِ دِيْنِنَا فَقَامَ قَبَاثٌ حَتّٰى اَتَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ، قَالَ لَهُ: اجْلِسْ يَا قَبَاثُ فَاَوْجَمَ قَبَاثٌ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَنْتَ الْقَائِلُ لَوْ خَرَجَتْ نِسَاءُ قُرَيْشٍ بِاَمْكُنِهَا رَدَّتْ مُحَمَّدًا وَاَصْحَابَهُ؟ فَقَالَ قَبَاثٌ: وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا تَحَدَّثَ بِهِ لِسَانِي، وَلَا تَزَمْزَمَتْ بِهِ شَفَتَايَ وَلَا سَمِعَهُ مِنِّي اَحَدٌ، وَمَا هُوَ اِلَّا شَيْءٌ هَجَسَ فِي نَفْسِي اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَاَشْهَدُ اَنَّكَ عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ وَاَنَّ مَا جِئْتَ بِهِ لَحَقٌّ

❖ ❖ سلیمان بیان کرتے ہیں کہ حضرت قباث بن اشیم رضی اللہ عنہ کے اسلام لانے کا واقعہ یوں ہے کہ ان کی قوم کے کچھ لوگ اور کچھ دیگر عرب لوگ ان کے پاس آئے اور کہنے لگے: محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب نے بغاوت کر دی ہے، وہ لوگوں کو ہمارے دین کے خلاف دعوت دیتا ہے، حضرت قباث وہاں سے اٹھے اور سیدھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چلے آئے، جب وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے بیٹھنے کو کہا، حضرت قباث رضی اللہ عنہ ترش روئی کے ساتھ سر جھکا کر بیٹھ گئے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم یہی کہنے والے ہونا کہ اگر قریش کی صرف عورتیں اپنے گھروں سے نکل کر آجائیں تو وہ محمد اور اس کے ساتھیوں کو واپس بھیج سکتی ہیں؟ حضرت قباث نے کہا: اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا، یہ باتیں تو ابھی میری زبان سے نکلی ہی نہیں ہیں۔ میرے ہونٹوں پر ابھی ان کا تذکرہ ہی نہیں آیا، اور نہ یہ باتیں ابھی تک مجھ سے کسی نے سنی ہیں، اور یہ بات تو فقط میرے دل میں آئی تھی، پھر وہ کلمہ پڑھتے ہوئے کہنے لگے: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ وحدہ لاشریک کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ بے شک آپ اس کے بندے اور رسول ہیں۔ اور بے

شک جو آپ لائے ہیں وہ برحق ہے۔

6626 – حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ اِبْرَاهِيمُ بْنُ فِرَاسٍ الْفَقِيهُ بِمَكَّةَ حَرَسَهَا اللّٰهُ تَعَالَى، ثَنَا بَكْرُ بْنُ سَهْلٍ الدِّمْيَاطِيُّ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ يُونُسَ بْنِ سَيْفٍ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ قَبَاثِ بْنِ اَشْيَمَ اللَّيْثِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: صَلَاةُ الرَّجُلَيْنِ يَؤُمُّ اَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ، اَزْكَى عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ صَلَاةِ اَرْبَعِيْنَ تَتْرَى، وَصَلَاةُ اَرْبَعَةٍ يَؤُمُّ اَحَدُهُمْ صَاحِبَهُ، اَزْكَى عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ صَلَاةِ ثَمَانِيْنَ تَتْرَى، وَصَلَاةُ ثَمَانِيَةٍ يَؤُمُّ اَحَدُهُمْ صَاحِبَهُ، اَزْكَى عِنْدَ اللّٰهِ تَعَالَى مِنْ صَلَاةِ مِائَةٍ تَتْرَى

✧✧ حضرت قباث بن اشیم لیثی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دو آدمی نماز کے لئے جماعت کریں اس طرح کہ ان میں سے ایک امام بن جائے اور دوسرا مقتدی، یہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ان چالیس آدمیوں کی نماز سے بہتر ہے جو الگ الگ نماز پڑھ رہے ہوں، اور چار آدمی جماعت کے ساتھ نماز پڑھیں اس طرح کہ ان میں سے ایک امام بن جائے اور باقی تین مقتدی ہوں، یہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ۸۰ لوگوں کے الگ الگ نماز پڑھنے سے بہتر ہے۔ اور ۸ آدمی جماعت کے ساتھ نماز پڑھیں، اس طرح کہ ان میں سے ایک امام بن جائے اور باقی ۷ مقتدی ہوں، یہ ان ۱۰۰ آدمیوں سے بہتر ہے جو الگ الگ نماز پڑھ رہے ہوں۔

ذِكْرُ عُمَيْرِ بْنِ قَتَادَةَ اللَّيْثِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت عمیر بن قتادہ لیثی رضی اللہ عنہ کا ذکر

6627 – اَخْبَرَنِي اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَرْبِيُّ، ثَنَا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الزُّبَيْرِيُّ، قَالَ: عُمَيْرُ بْنُ قَتَادَةَ بْنِ سَعْدِ بْنِ عَامِرِ بْنِ جُنْدُعِ بْنِ لَيْثٍ اللَّيْثِيُّ

✧✧ مصعب بن عبداللہ زبیری نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے "عمیر بن قتادہ بن سعد بن عامر بن جندع بن لیث لیثی"۔

6628 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ الْبَغْدَادِيُّ، ثَنَا اَبُوْ عُلَاثَةَ، حَدَّثَنِي اَبِي، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْحَرَّانِيُّ، عَنْ بَكْرِ بْنِ خُنَيْسٍ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: كَانَتْ فِي نَفْسِي مَسْاَلَةٌ قَدْ اَحْزَنَنِي اَنِّي لَمْ اَسْاَلْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهَا، وَلَمْ اَسْمَعْ اَحَدًا يَسْاَلُهُ عَنْهَا فَكُنْتُ اَتَحَيَّنُهُ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ ذَاتَ يَوْمٍ وَهُوَ يَتَوَضَّاُ فَوَافَقْتُهُ عَلَى حَالَتَيْنِ كُنْتُ اُحِبُّ اَنْ اُوَافِقَهُ عَلَيْهِمَا وَجَدْتُهُ فَارِغًا وَطَيِّبَ النَّفْسِ فَقُلْتُ:

6626: المعجم الكبير للطبراني - باب الفاء' من اسمه قباث - قباث بن اشيم الليثي' حديث: 15827'الآحاد والمثاني لابن ابي عاصم - ذكر قباث بن اشيم الليثي' حديث: 846'السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الصلاة' جماع ابواب فضل الجماعة والعذر بتركها - باب ما جاء في فضل صلاة الجماعة' حديث: 4619

6628: الآحاد والمثاني لابن ابي عاصم - ذكر عمير بن قتادة رضي الله عنه' حديث: 833'معجم ابي يعلى الموصلي - باب الحاء' حديث: 126'المعجم الاوسط للطبراني - باب العين' من بقية من اول اسمه ميم من اسمه موسى - حديث: 8282'المعجم الكبير للطبراني - من اسمه عبد الله" من اسمه عمير - عمير بن قتادة الليثي ابو عبيد' حديث: 13988

يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، اَتَاْذَنُ لِي اَنْ اَسْاَلَكَ؟ قَالَ: نَعَمْ، سَلْ عَمَّا بَدَا لَكَ قُلْتُ "يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، مَا الْإِيمَانُ؟ قَالَ: السَّمَاحَةُ وَالصَّبْرُ قُلْتُ: فَاَيُّ الْمُؤْمِنِينَ اَفْضَلُ اِيمَانًا؟ قَالَ: اَحْسَنُهُمْ خُلُقًا قُلْتُ: فَاَيُّ الْمُسْلِمِينَ اَفْضَلُهُمْ اِسْلَامًا؟ قَالَ: مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ قُلْتُ: فَاَيُّ الْجِهَادِ اَفْضَلُ؟ فَطَاْطَاَ رَاْسَهُ فَصَمَتَ طَوِيلًا حَتّٰى خِفْتُ اَنْ اَكُونَ قَدْ شَقَقْتُ عَلَيْهِ، وَتَمَنَّيْتُ اِنْ لَمْ اَكُنْ سَاَلْتُهُ وَقَدْ سَمِعْتُهُ بِالْاَمْسِ، يَقُولُ: اِنَّ اَعْظَمَ الْمُسْلِمِينَ فِي الْمُسْلِمِينَ جُرْمًا لِمَنْ سَاَلَ عَنْ شَيْءٍ لَمْ يُحَرَّمْ عَلَيْهِمْ فَحُرِّمَ عَلَيْهِمْ مِنْ اَجْلِ مَسْاَلَتِهِ فَقُلْتُ: اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ غَضَبِ اللّٰهِ وَغَضَبِ رَسُوْلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَفَعَ رَاْسَهُ، فَقَالَ: كَيْفَ قُلْتَ؟ قُلْتُ: اَيُّ الْجِهَادِ اَفْضَلُ؟ فَقَالَ: كَلِمَةُ عَدْلٍ عِنْدَ اِمَامٍ جَائِرٍ اَبُوْ بَدْرٍ الرَّاوِى، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، اسْمُهُ بَشَّارُ بْنُ الْحَكَمِ شَيْخٌ مِنَ الْبَصْرَةِ وَقَدْ رَوَى عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ غَيْرَ حَدِيْثٍ

(التعليق – من تلخيص الذهبى) 6628 – أورد له الحاكم حديثا ضعيفا يعنى هذا الحديث

✧✧ حضرت عمیر بن قتادہ لیثی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میرے دل کچھ سوالات تھے اور میں ہر وقت اس پریشانی میں رہتا تھا کہ میں ان کے بارے میں رسول اللہ ﷺ سے پوچھ نہیں سکا، اور نہ ہی کسی اور نے وہ باتیں رسول اللہ ﷺ سے پوچھیں کہ میں سن لیتا، میں کسی مناسب وقت کی تاک میں تھا۔ ایک دن میں رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا، اس وقت آپ ﷺ وضو کر رہے تھے، مجھے اس حضور ﷺ میں وہ دوکیفیتیں مل گئیں جن کے بارے میں میری خواہش تھی کہ آپ ﷺ ان دوکیفیتوں میں ہوں اور میری ملاقات ہو جائے، ان میں سے ایک بات تو یہ تھی کہ حضور ﷺ فارغ تھے اور دوسری بات یہ تھی کہ آپ ﷺ کا مزاج شریف بہت خوشگوار تھا، میں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ کیا مجھے کچھ سوالات پوچھنے کی اجازت ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں تم جو پوچھنا چاہتے ہو، پوچھو۔

میں نے کہا: یارسول اللہ ﷺ! ایمان کیا ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: سخاوت اور صبر۔

میں نے پوچھا: یارسول اللہ ﷺ کس مومن کا ایمان سب سے افضل ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: جس کا اخلاق سب سے افضل ہے۔

میں نے پوچھا: یارسول اللہ ﷺ کس مسلمان کا اسلام سب سے افضل ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: جس کے ہاتھ اور زبان سے دوسرے مسلمان محفوظ ہوں۔

میں نے پوچھا: کون سا جہاد سب سے افضل ہے؟

آپ ﷺ نے اپنا سر جھکا لیا اور بہت دیر تک خاموش رہے، اتنی دیر خاموشی سے مجھے یہ خوف ہونے لگا کہ شاید میں نے رسول اللہ ﷺ کو مشقت میں مبتلا کر دیا ہے، اور میری یہ خواہش ہونے لگی کہ کاش میں نے یہ سوال ہی نہ کیا ہوتا، جبکہ گزشتہ دن میں نے حضور ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے بھی سنا تھا کہ مسلمانوں میں سب سے بڑا مجرم وہ شخص ہے جس کے سوال کی وجہ

سے ایسی چیز حرام ہو جائے جو اس کے سوال سے پہلے حلال تھی۔ میں نے کہا: میں اللہ کے غضب سے اور اللہ کے رسول کے غضب سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔ پھر حضور ﷺ نے اپنا سر اٹھایا اور فرمایا: تم نے کیا پوچھا تھا؟ میں نے کہا: کون سا جہاد سب سے افضل ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ظالم حکمران کے سامنے کلمہ حق بولنا۔

✿✿ اس حدیث کے راوی جو ابو بدر ہیں اور عبداللہ بن عبید بن عمیر سے روایت کر رہے ہیں، ان کا نام بشار بن حکم ہے۔ یہ بصرہ میں شیخ الحدیث ہیں۔ انہوں نے ثابت البنانی سے اس حدیث کے علاوہ بھی کئی احادیث روایت کی ہیں۔

ذِكْرُ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ اللَّيْثِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت شداد بن الہاد لیثی رضی اللہ عنہ کا ذکر

6629 – اَخْبَرَنِي اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الثَّقَفِيُّ، ثَنَا مُوسَى بْنُ زَكَرِيَّا التُّسْتَرِيُّ، ثَنَا خَلِيفَةُ بْنُ خَيَّاطٍ، قَالَ: شَدَّادُ بْنُ الْهَادِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ جَابِرِ بْنِ نُمَيْرِ بْنِ عُتْوَارَةَ بْنِ عَامِرِ بْنِ لَيْثِ بْنِ بَكْرَةَ، وَاسْمُ الْهَادِ اُسَامَةُ، وَهُوَ اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ بْنُ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ تَحَوَّلَ اِلَى الْكُوْفَةِ

✧✧ خلیفہ بن خیاط نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے "شداد بن الہاد بن عمرو بن عبداللہ بن جابر بن نمیر بن عتوارہ بن عامر بن لیث بن بکرہ"۔ ہاد کا اصل نام "اسامہ" ہے۔ یہی عبداللہ بن شداد بن الہاد ہیں۔ آپ کوفہ میں منتقل ہو گئے تھے۔

6630 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ مُحَمَّدٍ الْمُزَنِيُّ، ثَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَّامٍ، ثنا اَبُوْ عُبَيْدَةَ، فَذَكَرَ هٰذَا النَّسَبَ وَقَالَ اِنَّمَا سُمِّيَ الْهَادَ لِاَنَّهُ كَانَ يَهْدِي اِلَى الطَّرِيْقِ

✧✧ ابو عبیدہ نے بھی مذکورہ بالا نسب بیان کیا ہے اور اس کے بعد فرمایا: ان کا نام "ہاد" اس لئے رکھا گیا کہ وہ لوگوں کو راستہ بتایا کرتے تھے۔

6631 – اَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْمَحْبُوبِيُّ، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَسْعُودٍ، ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، اَنْبَاَ جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ، قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِي يَعْقُوبَ، يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ، عَنْ اَبِيهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي اِحْدَى صَلَاتَيِ النَّهَارِ الظُّهْرِ اَوِ الْعَصْرِ وَهُوَ حَامِلٌ الْحَسَنَ اَوِ الْحُسَيْنَ فَتَقَدَّمَ فَوَضَعَهُ عِنْدَ قَدَمِهِ الْيُمْنَى، "وَسَجَدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجْدَةً اَطَالَهَا فَرَفَعْتُ رَاْسِي بَيْنَ النَّاسِ، فَاِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاجِدٌ، وَاِذَا الْغُلَامُ رَاكِبٌ ظَهْرَهُ فَقَعَدْتُ فَسَجَدْتُ، فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ نَاسٌ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ،

6631:السنن للنسائی - كتاب التطبيق' باب هل يجوز ان تكون سجدة اطول من سجدة - حديث: 1134'السنن الكبرى للنسائی - التطبيق' هل يجوز ان تكون سجدة اطول من سجدة - حديث: 716'مسند احمد بن حنبل - مسند المكيين' حديث شداد بن الهاد - حديث: 15743'مصنف ابن ابی شيبة - كتاب الفضائل' ما جاء فی الحسن والحسين رضی الله عنهما - حديث: 31553'المعجم الكبير للطبرانی - باب الشين' شداد بن الهاد الليثی وهو شداد بن اسامة بن الهاد - حديث: 6947

لَقَدْ سَجَدْتَ فِي صَلَاتِكَ هٰذِهِ سَجْدَةً مَا كُنْتَ تَسْجُدُهَا اَشَيْءٌ اُمِرْتَ بِهِ اَوْ كَانَ يُوحَى اِلَيْكَ؟ فَقَالَ: كَلَّا لَمْ يَكُنْ وَلٰكِنَّ ابْنِي ارْتَحَلَنِي، فَكَرِهْتُ اَنْ اُعَجِّلَهُ حَتّٰى يَقْضِيَ حَاجَتَهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 6631 – إسناده جيد

✦✦ حضرت شداد بن الہاد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک دن رسول اللہ ﷺ دن کی نمازوں ظہر یا عصر میں سے کسی ایک نماز میں تشریف لائے، آپ نے حضرت حسن یا (شاید) حضرت حسین کو اٹھایا ہوا تھا، آپ آگے تشریف لے گئے، اور اپنی دائیں جانب ان کو کھڑا کر لیا، اس نماز میں رسول اللہ ﷺ نے جب سجدہ کیا تو بہت لمبا کر دیا، میں نے سجدے سے سر اٹھا کر دیکھا تو رسول اللہ ﷺ سجدے میں تھے اور وہ بچہ حضور ﷺ کی پشت پر سوار تھا، میں کچھ دیر بیٹھا رہا، پھر سجدے میں چلا گیا، جب رسول اللہ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو لوگوں نے پوچھا: یا رسول اللہ ﷺ آپ نے آج اس نماز اتنا طویل سجدہ کیا ہے کہ اس سے پہلے آپ نے کبھی اتنا لمبا سجدہ نہیں کیا، آپ کو کوئی خاص حکم دیا گیا ہے؟ یا آپ پر کوئی وحی نازل ہو رہی تھی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں نہیں۔ میرا یہ بیٹا مجھ پر سوار ہو گیا تھا، مجھے اچھا نہیں لگا کہ اس کی مرضی کے بغیر اس کو نیچے اتاروں۔

ذِكْرُ الْحَارِثِ بْنِ مَالِكِ ابْنِ الْبَرْصَاءِ اللَّيْثِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت حارث بن مالک بن برصاء لیثی رضی اللہ عنہ کا ذکر

6632 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ مُحَمَّدٍ الْمُزَنِيُّ، ثَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَّامٍ، ثَنَا اَبُوْ عُبَيْدَةَ، قَالَ: الْحَارِثُ ابْنُ الْبَرْصَاءِ هُوَ الْحَارِثُ بْنُ مَالِكِ بْنِ قَيْسِ بْنِ عُوَيْذِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِمَنَافِ بْنِ اَشْجَعَ بْنِ عَامِرِ بْنِ لَيْثٍ، وَاُمُّهُ الْبَرْصَاءُ بِنْتُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ رَبِيعَةَ الْهِلَالِيَّةُ اَقَامَ بِمَكَّةَ ثُمَّ نَزَلَ الْكُوفَةَ

✦✦ ابوعبیدہ فرماتے ہیں: حارث بن برصاء، یہی حارث بن مالک ہیں، ان کا نسب یوں ہے ''حارث بن مالک بن قیس بن عویذ بن بن عبداللہ بن جابر بن عبدمناف بن اشجع بن عامر بن لیث'' ان کی والدہ ''برصاء بنت عبداللہ بن ربیعہ ہلالیہ'' ہیں۔ آپ مکہ میں رہے، پھر کوفہ میں رہائش پذیر ہو گئے تھے۔

6633 – حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، وَعَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذٍ، قَالَا: اَنْبَاَ بِشْرُ بْنُ مُوسَى، ثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، ثَنَا

6633: الجامع للترمذي - ابواب السير عن رسول الله صلى الله عليه وسلم - باب ما جاء ما قال النبي صلى الله عليه وسلم يوم' حديث: 1578' مصنف ابن ابي شيبة - كتاب المغازي' حديث فتح مكة - حديث: 36229' الآحاد والمثاني لابن ابي عاصم - ذكر الحارث بن مالك بن البرصاء رضي الله عنه' حديث: 831' شرح معاني الآثار للطحاوي - كتاب السير' كتاب وجوه الفيء وخمس الغنائم - كتاب الحجة في فتح رسول الله صلى الله عليه وسلم مكة' حديث: 3548' مشكل الآثار للطحاوي - باب بيان مشكل ما روى عن رسول الله صلى الله عليه' حديث: 1304' مسند احمد بن حنبل - اول مسند الكوفيين' حديث الحارث بن مالك ابن برصاء - حديث: 18648' مسند الحميدي - حديثا الحارث بن مالك ابن البرصاء رضي الله عنه' حديث: 557' المعجم الكبير للطبراني - من اسمه الحارث' الحارث بن مالك بن برصاء الليثي - حديث: 3258' السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الجزية' جماع ابواب الشرائط التي ياخذها الإمام على اهل الذمة , وما - باب الحربي إذا لجا إلى الحرم وكذلك من وجب عليه حد' حديث: 17471

سُفْيَانُ، ثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ اَبِیْ زَائِدَةَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ مَالِكِ بْنِ الْبَرْصَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ: لَا تُغْزَى مَكَّةَ بَعْدَ هٰذَا الْعَامِ اَبَدًا قَالَ سُفْيَانُ: وَقَدْ سَمِعْتُهُ مِنْ زَكَرِيَّا تَفْسِيْرُهُ عَلَى الْكُفْرِ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6633 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت حارث بن مالک بن برصاء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے موقع پر ارشاد فرمایا: اس سال کے بعد کبھی بھی مکہ میں جنگ نہیں ہوگی۔ سفیان کہتے ہیں: میں نے اس کی وضاحت زکریا سے سنی ہے، اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ ایسا کبھی نہیں ہوگا کہ مکہ کے رہنے والے سارے کافر ہو جائیں اور پھر ان پر ان کے کفر کی وجہ سے کوئی مسلمان ملک جنگ مسلط کرے۔ ایسا کبھی نہیں ہوگا۔

ذِكْرُ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ اللَّيْثِيِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ

مالک بن حویرث لیثی رضی اللہ عنہ کا ذکر

6634 – اَخْبَرَنِیْ اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الثَّقَفِيُّ، ثَنَا مُوْسَى بْنُ زَكَرِيَّا، ثَنَا خَلِيفَةُ بْنُ خَيَّاطٍ، قَالَ: مَالِكُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ بْنِ حَشِيْشِ بْنِ عَوْفِ بْنِ جُنْدُعٍ، يُكَنَّى اَبَا سُلَيْمَانَ، وَاَخْبَرَنِیْ بَعْضُ بَنِیْ لَيْثٍ، اَنَّهُ مَالِكُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ بْنِ اَشْيَمَ بْنِ زَبَالَةَ بْنِ حَشِيْشِ بْنِ عَبْدِيَالِيلَ بْنِ نَاشِبِ بْنِ غَيْرَةَ بْنِ سَعْدِ بْنِ لَيْثِ بْنِ بَكْرٍ

✧✧ خلیفہ بن خیاط نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے "مالک بن حویرث بن حشیش بن عف بن جندع" ان کی کنیت "ابوسلیمان" تھی، اور بنی لیث کے ایک آدمی نے مجھے ان کا نسب یوں بتایا ہے "مالک بن حویرث بن اشیم بن زبالہ بن حشیش بن عبد یالیل بن ناشب بن غیرہ بن سعد بن لیث بن بکر"۔

6635 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَ اَبُو الْمُثَنَّى، ثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ، ثَنَا عُبَيْدُ بْنُ عَقِيلٍ الْمُقْرِءُ، ثَنَا سُلَيْمَانُ اَبُوْ مُحَمَّدٍ الْقَافْلَانِيُّ، عَنْ عَاصِمٍ الْجَحْدَرِيِّ، عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ، عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ " اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقْرَاَهُ (فَيَوْمَئِذٍ لَا يُعَذِّبُ عَذَابَهُ اَحَدٌ وَلَا يُوثِقُ) (الفجر: 26) "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6635 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت مالک بن حویرث لیث رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو سورہ فجر کی آیت نمبر ۲۶ یوں پڑھائی تھی۔

فَيَوْمَئِذٍ لَا يُعَذِّبُ عَذَابَهُ اَحَدٌ وَلَا يُوْثِقُ

"تو اس دن اس کے عذاب کی مانند کوئی عذاب نہیں دے گا اور کوئی نہیں جکڑے گا"۔

ذِكْرُ فَضَالَةَ بْنِ وَهْبٍ اللَّيْثِيِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت فضالہ بن وہب لیثی رضی اللہ عنہ کا ذکر

6636 - حَدَّثَنِي اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَرْبِيُّ، ثَنَا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الزُّبَيْرِيُّ، قَالَ: فَضَالَةُ بْنُ وَهْبِ بْنِ بَحْرَةَ بْنِ بُحَيْرَةَ بْنِ مَالِكِ بْنِ قَيْسِ بْنِ عَامِرِ بْنِ لَيْثٍ، اُمُّهُ ابْنَةُ كَيْسَانَ بْنِ عَامِرٍ الْعُتْوَارِيِّ وَهُوَ اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ فَضَالَةُ بْنُ وَهْبٍ تَحَوَّلَ اِلَى الْبَصْرَةِ

✧✧ مصعب بن عبداللہ زبیری نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے ''فضالہ بن وہب بن بحرہ بن بحیرہ بن مالک بن قیس بن عامر بن لیث''۔ ان کی والدہ کیسان بن عامر عتواری کی بیٹی ہیں۔ ان کی کنیت ''ابوعبداللہ'' ہے، آپ بصرہ میں منتقل ہو گئے تھے۔

6637 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِالْعَزِيزِ، ثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ الْوَاسِطِيُّ، اَنْبَاَ خَالِدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِي هِنْدٍ، عَنْ اَبِي حَرْبِ بْنِ اَبِي الْاَسْوَدِ الدِّيلِيِّ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ فَضَالَةَ اللَّيْثِيِّ، عَنْ اَبِيهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: عَلَّمَنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ فِيمَ عَلَّمَنِي اَنْ قَالَ: حَافِظْ عَلَى الصَّلَوَاتِ فَقُلْتُ: اِنَّ هٰذِهِ سَاعَاتٌ لِي فِيهَا اَشْغَالٌ فَمُرْنِي بِاَمْرٍ جَامِعٍ اِذَا اَنَا فَعَلْتُهُ اَجْزَاَ عَنِّي، قَالَ: فَقَالَ: حَافِظْ عَلَى الْعَصْرَيْنِ قُلْتُ: وَمَا الْعَصْرَانِ؟ قَالَ: صَلَاةٌ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَصَلَاةٌ قَبْلَ غُرُوبِهَا

✧✧ عبداللہ بن فضالہ لیثی اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں (وہ فرماتے ہیں کہ) رسول اللہ ﷺ نے خود مجھے تعلیم دی ہے اور آپ ﷺ کی دی ہوئی تعلیم میں سے یہ بھی ہے کہ آپ ﷺ نے مجھے فرمایا: نمازوں کی حفاظت کیا کر، میں نے کہا: ان اوقات میں مجھے بہت مصروفیت ہوتی ہے، اس لئے آپ مجھے کوئی ایسا جامع حکم ارشاد فرمادیں کہ میں اس پر عمل کرلوں تو میرے لئے وہی کافی ہو، آپ ﷺ نے فرمایا: عصرین کی حفاظت کرلیا کر، میں نے پوچھا: عصرین کون سی نمازیں ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: سورج طلوع ہونے سے پہلے کی نماز اور سورج غروب ہونے سے پہلے کی نماز۔

ذِكْرُ مُصْعَبِ بْنِ عُمَيْرٍ الْعَبْدَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت مصعب بن عمیر عبدری رضی اللہ عنہ کا ذکر

6638 - حَدَّثَنِي اَبُوْ بَكْرِ بْنُ بَالَوَيْهِ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَرْبِيُّ، ثَنَا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ، قَالَ: مُصْعَبٌ الْخَيْرُ هُوَ ابْنُ عُمَيْرِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ هَاشِمِ بْنِ عَبْدِمَنَافِ بْنِ عَبْدِالدَّارِ بْنِ قُصَيٍّ هُوَ الْمُقْرِءُ الَّذِي بَعَثَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْاَنْصَارِ يُقْرِئُهُمُ الْقُرْآنَ بِالْمَدِينَةِ قَبْلَ قُدُومِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

6637: سنن ابی داود - كتاب الصلاة، باب في المحافظة على وقت الصلوات - حديث: 368، صحيح ابن حبان - كتاب الصلاة، باب فضل الصلوات الخمس - ذكر وصف البردين اللذين يرجى دخول الجنة بالصلاة عندهما، حديث: 1761، الآحاد والمثاني لابن ابي عاصم - ذكر فضالة الليثي، حديث: 858، مشكل الآثار للطحاوي - باب بيان مشكل ما روي عن رسول الله صلى الله عليه، حديث: 832، مسند احمد بن حنبل - اول مسند الكوفيين، حديث فضالة الليثي - حديث: 18653، المعجم الكبير للطبراني - باب الفاء، من اسمه فضل - فضالة الليثي، حديث: 15629، السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الصلاة، ذكر جماع ابواب الاذان والإقامة - باب من قال : هي الصبح، حديث: 2029

وَسَلَّمَ فَاَسْلَمَ مَعَهُ خَلْقٌ كَثِيرٌ وَشَهِدَ بَدْرًا

✧✧مصعب بن عبداللہ فرماتے ہیں: مصعب عالم وہ "ابن عمیر بن عبید بن ہاشم بن عبدمناف بن عبدالدار بن قصی" اور یہ قاری قرآن تھے، رسول اللہ ﷺ نے ان کو مدینہ منورہ میں بھیجا، آپ وہاں پر رسول اللہ ﷺ کے آنے سے پہلے انصار کو قرآن کی تعلیم دیا کرتے تھے۔ ان کی تبلیغ کی بناء پر بہت سارے لوگ حلقہ بگوش اسلام ہوئے۔ آپ نے جنگ بدر میں بھی شرکت کی تھی۔

6639 - اَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْمَحْبُوبِيُّ، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَسْعُودٍ، ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى، اَنْبَا اِسْرَائِيلُ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ اَوَّلَ مَنْ قَدِمَ عَلَيْنَا مِنَ الْمُهَاجِرِينَ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

✧✧حضرت براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مہاجرین میں سب سے پہلے حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ تشریف لائے۔

6640 - حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَفَّانَ الْعَامِرِيُّ، ثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، ثَنَا مُوسَى بْنُ عُبَيْدَةَ، عَنْ اَخِيهِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ اَبِيهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا بِقُبَاءَ وَمَعَهُ نَفَرٌ فَقَامَ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ عَلَيْهِ بُرْدَةٌ مَا تَكَادُ تُوَارِيهِ وَنَكَسَ الْقَوْمُ فَجَاءَ فَسَلَّمَ فَرَدُّوا عَلَيْهِ، فَقَالَ فِيهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرًا وَاَثْنَى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: لَقَدْ رَاَيْتُ هٰذَا عِنْدَ اَبَوَيْهِ بِمَكَّةَ يُكْرِمَانِهِ يُنَعِّمَانِهِ، وَمَا فَتًى مِنْ فِتْيَانِ قُرَيْشٍ مِثْلُهُ، ثُمَّ خَرَجَ مِنْ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ وَنُصْرَةِ رَسُولِهِ اَمَا اَنَّهُ لَا يَاْتِي عَلَيْكُمْ اِلَّا كَذَا وَكَذَا حَتّٰى يُفْتَحَ عَلَيْكُمْ فَارِسُ وَالرُّومُ، فَيَغْدُو اَحَدُكُمْ فِي حُلَّةٍ وَيَرُوحُ فِي حُلَّةٍ، وَيُغْدَى عَلَيْكُمْ بِقَصْعَةٍ وَيُرَاحُ عَلَيْكُمْ بِقَصْعَةٍ قَالُوا: يَارَسُولَ اللّٰهِ، نَحْنُ الْيَوْمَ خَيْرٌ اَوْ ذٰلِكَ الْيَوْمَ، قَالَ: بَلْ اَنْتُمُ الْيَوْمَ خَيْرٌ مِنْكُمْ ذٰلِكَ الْيَوْمَ اَمَا لَوْ تَعْلَمُونَ مِنَ الدُّنْيَا مَا اَعْلَمُ لَاسْتَرَاحَتْ اَنْفُسُكُمْ مِنْهَا

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 6640 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں (وہ فرماتے ہیں) رسول اللہ ﷺ قباء میں اپنے صحابہ کے ہمراہ تشریف فرما تھے، حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے، ان پر ایک چادر تھی، جوان کو پوری طرح چھپا نہیں رہی تھی، لوگوں نے اپنے سر جھکا لئے، انہوں نے آکر سلام کیا، لوگوں نے ان کے سلام کا جواب دیا، نبی اکرم ﷺ نے ان کے بارے بہت اچھی گفتگو فرمائی اوران کی تعریف کی، پھر فرمایا: میں نے اس کو اس کے والدین کے ہاں دیکھا ہے وہ اس کی بہت عزت کیا کرتے تھے اورانہوں نے بہت ناز ونعمت میں اسے پالا ہے، پورے قریش میں اس جیسا کوئی نوجوان نہیں تھا۔ پھر یہ اللہ تعالیٰ کی رضا اوراس کے رسول کی مدد کے لئے نکل پڑا، اب یہ تمہارے پاس اس حالت میں آیا ہے، اور عنقریب اللہ تعالیٰ تم

پر فارس اور روم کے خزانے کھول دے گا، پھر تم صبح کے وقت ایک قیمتی لباس پہنو گے اور شام کے وقت دوسرا۔ ناشتہ الگ کھانے سے کرو گے اور شام کے لئے الگ کھانا ہوگا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم آج بہتر ہیں یا اُن دنوں میں بہتر ہوں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اُس دن سے آج بہتر ہو، اگر تم دنیا کے بارے میں وہ کچھ جان لو! جو میں جانتا ہوں تو اس دنیا سے (لاتعلقی اختیار کر کے) تمہارے دلوں کو سکون مل جائے۔

ذِكْرُ اَبِىْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالْاَسَدِ الْمَخْزُومِيِّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت ابوسلمہ بن عبدالاسد مخزومی رضی اللہ عنہ کا ذکر

6641 – حَدَّثَنِىْ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ بَالَوَيْهِ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَرْبِىُّ، ثَنَا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ، قَالَ: اَبُوْ سَلَمَةَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِالْاَسَدِ بْنِ هِلَالِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ مَخْزُومِ بْنِ يَقَظَةَ بْنِ مُرَّةَ بْنِ كَعْبِ بْنِ لُؤَيِّ بْنِ غَالِبِ بْنِ فِهْرِ بْنِ مَالِكٍ، وَكَانَ مِنْ مُهَاجِرِى الْحَبَشَةِ وَهَاجَرَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ وَشَهِدَ بَدْرًا وَكَانَتْ اُمُّ سَلَمَةَ عِنْدَهُ فَتُوُفِّىَ اَبُوْ سَلَمَةَ فِىْ شَوَّالٍ سَنَةَ اَرْبَعٍ مِنَ الْهِجْرَةِ

✧✧ مصعب بن عبداللہ نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے ''ابوسلمہ عبداللہ بن اسد بن ہلال بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم بن یقظہ بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک''۔ انہوں نے حبشہ کی جانب بھی ہجرت کی اور مدینہ منورہ کی ہجرت میں بھی شریک ہوئے، جنگ بدر میں شریک ہوئے۔ (ام المومنین) حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عقد میں آنے سے پہلے) انہی کے نکاح میں تھیں۔ ۴ ہجری کو شوال المکرم میں حضرت ابوسلمہ کا انتقال ہوگیا۔

6642 – حَدَّثَنِىْ مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِئٍ، ثَنَا السَّرِىُّ بْنُ خُزَيْمَةَ، ثَنَا مُوسَى بْنُ اِسْمَاعِيلَ، ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، اَنْبَاَ ثَابِتٌ الْبُنَانِىُّ، حَدَّثَنِىْ عُمَرُ بْنُ اَبِىْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالْاَسَدِ، عَنْ اُمِّهِ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا، اَنَّ اَبَاهُ اَبَا سَلَمَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اِذَا اَصَابَتْ اَحَدَكُمْ مُصِيبَةٌ فَلْيَقُلْ: اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُونَ، اللّٰهُمَّ عِنْدَكَ اَحْتَسِبُ مُصِيبَتِى " وَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِطُولِهِ هٰذَا حَدِيْثٌ مُخَرَّجٌ فِى الصَّحِيْحَيْنِ وَاِنَّمَا خَرَّجْتُهُ لِاَنِّىْ لَمْ اَجِدْ لِاَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيْثًا مُسْنَدًا غَيْرَ هٰذَا

6642: الجامع للترمذی - ' ابواب الدعوات عن رسول الله صلى الله عليه وسلم - باب منه' حديث: 3516' سنن ابن ماجه - كتاب الجنائز' باب ما جاء فى الصبر على المصيبة - حديث: 1593' مصنف عبد الرزاق الصنعانى - كتاب الجنائز' باب الصبر والبكاء والنياحة - حديث: 6490' الآحاد والمثانى لابن ابى عاصم - عمر بن ابى سلمة بن عبد الاسد' حديث: 636' السنن الكبرى للنسائى - كتاب عمل اليوم والليلة' ما يقول إذا مات له ميت - حديث: 10476' مسند احمد بن حنبل - مسند المدنيين' حديث ابى سلمة بن عبد الاسد - حديث: 16048' مسند الطيالسى - ابو سلمة' حديث: 1431' مسند ابى يعلى الموصلى - مسند ام سلمة زوج النبى صلى الله عليه وسلم' حديث: 6754' المعجم الكبير للطبرانى - باب الياء' ما اسندت ام حبيبة زوج النبى صلى الله عليه وسلم - ام سلمة واسمها هند بنت ابى امية بن حذيفة بن المغيرة' حديث: 19394

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6642 – أخرجاه

✦✦ حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کسی کو مصیبت پہنچے اس کو چاہئے کہ وہ یوں کہے

اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُونَ، اللّٰهُمَّ عِنْدَكَ اَحْتَسِبُ مُصِيبَتِي

اس کے بعد پوری مفصل حدیث بیان کی۔

❁❁ یہ حدیث صحیحین میں موجود ہے، میں نے اس مقام پر اس کو اس لئے درج کیا ہے کہ مجھے اس حدیث کے علاوہ حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کی کوئی اور مسند حدیث نہیں ملی۔

ذِكْرُ سُهَيْلِ ابْنِ بَيْضَاءَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت سہیل بن بیضاء رضی اللہ عنہ کا ذکر

6643 – حَدَّثَنِي اَبُوْ بَكْرِ بْنُ بَالَوَيْهِ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَرْبِيُّ، ثَنَا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الزُّبَيْرِيُّ، قَالَ: سُهَيْلُ ابْنُ بَيْضَاءَ هُوَ سُهَيْلُ بْنُ وَهْبِ بْنِ رَبِيعَةَ بْنِ هِلَالِ بْنِ اَهَيْبَ بْنِ ضَبَّةَ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ فِهْرِ بْنِ مَالِكِ بْنِ النَّضْرِ، وَبَيْضَاءُ اُمُّهُ وَهِيَ اسْمُهَا دَعْدٌ بِنْتُ سَعِيدِ بْنِ سَهْمٍ

✦✦ مصعب بن عبداللہ زبیری نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے ''سہیل بن بیضاء، یہ سہیل بن وہب بن ربیعہ بن ہلال بن اہیب بن ضبہ بن حارث بن فہر بن مالک بن نضر''۔ بیضاء ان کی والدہ ہیں۔ اور ان کا اصل نام ''دعد بنت سعید بن سہم'' ہے۔

6644 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ الْبَغْدَادِيُّ، ثَنَا اَبُوْ عُلَاثَةَ، ثَنَا اَبِي، ثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ، عَنْ اَبِي الْاَسْوَدِ، عَنْ عُرْوَةَ، فِي تَسْمِيَةِ مَنْ هَاجَرَ اِلٰى اَرْضِ الْحَبَشَةِ الْهِجْرَةَ الْاُوْلٰى قَبْلَ خُرُوجِ جَعْفَرِ بْنِ اَبِي طَالِبٍ سُهَيْلُ ابْنُ بَيْضَاءَ، وَفِي تَسْمِيَةِ مَنْ شَهِدَ بَدْرًا مِنْ قُرَيْشٍ، ثُمَّ مِنْ بَنِي الْحَارِثِ بْنِ فِهْرٍ سُهَيْلُ ابْنُ بَيْضَاءَ

✦✦ عروہ بیان کرتے ہیں کہ ہجرتِ حبشہ میں حضرت جعفر ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے نکلنے سے پہلے حضرت سہیل بن بیضاء نے ہجرت کی۔ اور قریش میں سے بنی حارث بن فہر کی جانب سے جنگ بدر میں بھی شریک ہوئے۔

6645 – حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ عِيسَى، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ نَجْدَةَ، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ، ثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ صَالِحِ بْنِ عَجْلَانَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: مَا صَلَّى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى سُهَيْلِ ابْنِ بَيْضَاءَ اِلَّا فِي الْمَسْجِدِ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6645 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✦✦ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سہیل بن بیضاء رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ مسجد میں پڑھائی تھی۔ (اس وقت کوئی مجبوری ہوگی جس وجہ سے نماز جنازہ مسجد میں پڑھائی گئی)

6646 - حَدَّثَنَا اَبُو النَّضْرِ الْفَقِيهُ، ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْهَادِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الصَّلْتِ، عَنْ سُهَيْلِ ابْنِ بَيْضَاءَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسُهَيْلُ ابْنُ بَيْضَاءَ رَدِيفُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ عَلَى نَاقَةٍ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا سُهَيْلُ ابْنَ بَيْضَاءَ " وَرَفَعَ صَوْتَهُ مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا كُلَّ ذٰلِكَ يُجِيبُهُ سُهَيْلٌ فَسَمِعَ النَّاسُ صَوْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَرَفُوا اَنَّهُ يُرِيدُهُمْ فَجَلَسَ مَنْ كَانَ بَيْنَ يَدَيْهِ، وَلَحِقَهُ مَنْ كَانَ خَلْفَهُ حَتّٰى اِذَا اجْتَمَعُوا، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ شَهِدَ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ وَاَوْجَبَ لَهُ الْجَنَّةَ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6646 – سنده جيد فيه إرسال

✧✧ حضرت سہیل بن بیضاء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور سہیل بن بیضاء رضی اللہ عنہ سفر میں تھے، اس سفر کے دوران اونٹنی پر سہیل بن بیضاء، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سوار تھے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دو یا تین مرتبہ بلند آواز سے سہیل بن بیضاء رضی اللہ عنہ کو آواز دی، ہر بار حضرت سہیل نے (لبیک یا رسول اللہ کہہ کر) جواب دیا، اس سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سمجھ گئے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں آواز دے رہے ہیں، چنانچہ جو لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے آگے تھے، وہ بیٹھ گئے اور جو پیچھے تھے وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تک آپہنچے، جب تمام لوگ جمع ہو گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے اس بات کی گواہی دی کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے، اللہ تعالیٰ اس کو آگ پر حرام فرما دیتا ہے اور اس کے لئے جنت واجب کر دیتا ہے۔

ذِكْرُ عِيَاضِ بْنِ زُهَيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت عیاض بن زہیر رضی اللہ عنہ کا ذکر

6647 - اَخْبَرَنِي اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا مُوسَى بْنُ زَكَرِيَّا التُّسْتَرِيُّ، ثَنَا خَلِيفَةُ بْنُ خَيَّاطٍ، قَالَ: عِيَاضُ بْنُ زُهَيْرِ بْنِ اَبِي شَدَّادِ بْنِ رَبِيعَةَ بْنِ هِلَالِ بْنِ وُهَيْبِ بْنِ ضَبَّةَ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ فِهْرٍ الْفِهْرِيُّ شَهِدَ بَدْرًا، وَمَاتَ بِالشَّامِ سَنَةَ ثَلَاثِينَ

✧✧ خلیفہ بن خیاط نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے "عیاض بن زہیر بن ابی شداد بن ربیعہ بن ہلال بن وہیب بن ضبہ بن حارث بن فہر الفہری"۔ آپ غزوہ بدر میں شریک ہوئے، اور سن ۳۰ ہجری کو شام میں وفات پائی۔

ذِكْرُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ حُذَافَةَ السَّهْمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت عبداللہ بن حذافہ سہمی رضی اللہ عنہ کا ذکر

6648 - حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَرْبِيُّ، ثَنَا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ، قَالَ: عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حُذَافَةَ بْنِ قَيْسِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ سَعِيدِ بْنِ سَهْمٍ

✧✧مصعب بن عبداللہ نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے ''عبداللہ بن حذافہ بن قیس بن عدی بن سعید بن سہم''

6649 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْحَكَمِ بْنِ ثَوْبَانَ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلْقَمَةَ بْنَ مُحْرِزٍ عَلَى بَعْثٍ، فَلَمَّا بَلَغْنَا رَاْسَ مَغْزَانَا اَذِنَ لِطَائِفَةٍ مِنَ الْجَيْشِ وَاَمَّرَ عَلَيْهِمْ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ حُذَافَةَ بْنِ قَيْسٍ السَّهْمِيَّ، وَكَانَ مِنْ اَهْلِ بَدْرٍ وَكَانَتْ فِيهِ دُعَابَةٌ، فَاِنَّهُ كَانَ يَرْحَلُ نَاقَةَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ اَسْفَارِهِ لِيُضْحِكَهُ بِذَلِكَ وَكَانَ الرُّومُ قَدْ اَسَرُوهُ فِي زَمَنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَاَرَادُوهُ عَلَى الْكُفْرِ فَعَصَمَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ حَتّٰى اَنْجَاهُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى مِنْهُمْ

(التعليق –من تلخيص الذهبي)6649 – سكت عنه الذهبي في التلخيص

✧✧حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے علقمہ بن محرز رضی اللہ عنہ کو ایک لشکر میں بھیجا، جب ہم میدان جنگ کے قریب پہنچے تو لشکر کی ایک جماعت کو انہوں نے اجازت دی اور عبداللہ بن حذافہ بن قیس سہمی رضی اللہ عنہ کو ان کا امیر مقرر فرمایا۔ آپ بدری صحابہ میں سے ہیں، اور ان میں خوش طبعی کی عادت تھی بعض اوقات سفروں میں وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خوش کرنے کے لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کو چلایا کرتے تھے۔حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں روم نے ان کو گرفتار کرلیا تھا،انہوں نے ان کو کفر اختیار کرنے پر بہت مجبور کیا،لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کو کفر سے محفوظ رکھا حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو ان کی قید سے رہائی عطا فرمادی۔

6650 - حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِاللّٰهِ الصَّفَّارُ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ بَحْرِ بْنِ بَرِّيٍّ، ثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ، ثَنَا قُرَّةُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ حَيْوَئِيلَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ مَسْعُودِ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ حُذَافَةَ السَّهْمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اَمَرَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اُنَادِيَ فِي اَهْلِ مِنًى، اَنْ لَا يَصُومَنَّ هٰذِهِ الْاَيَّامَ اَحَدٌ فَاِنَّهَا اَيَّامُ اَكْلٍ وَشُرْبٍ

✧✧حضرت عبداللہ بن حذافہ سہمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا کہ میں اہل منیٰ میں یہ اعلان کردوں کہ ''خبردار!ان دنوں میں کوئی شخص روزہ نہ رکھے، کیونکہ یہ دن کھانے پینے کے دن ہیں''۔

6651 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذٍ الْعَدْلُ، ثَنَا عُبَيْدُ بْنُ شَرِيكٍ الْبَزَّارُ، وَالْفَضْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَيْهَقِيُّ، قَالَا: ثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ، اَنْبَاَ هُشَيْمٌ، عَنْ سَيَّارٍ، عَنْ اَبِي وَائِلٍ، اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ حُذَافَةَ بْنِ قَيْسٍ، قَالَ: يَارَسُولَ اللّٰهِ مَنْ اَبِي؟ قَالَ: اَبُوكَ حُذَافَةُ، الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ قَالَ: لَوْ دَعَوْتَنِي لِحَبَشِيٍّ لَاتَّبَعْتُهُ فَقَالَتْ لَهُ اُمُّهُ: لَقَدْ عَرَّضْتَنِي، فَقَالَ: اِنِّي اَحْبَبْتُ اَنْ اَسْتَرِيحَ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)6651 – سكت عنه الذهبي في التلخيص

✧✧حضرت عبداللہ بن حذافہ سہمی رضی اللہ عنہ نے (ایک موقعہ پر) عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرا باپ کون ہے؟ رسول

اللہ ﷺ نے فرمایا: تیرا باپ حذافہ ہے۔ بیٹا صاحب فراش کا ہے، اور زانی کے لئے پتھر ہے۔ (سبحان اللہ، غیب پر مطلع نبی ﷺ پر کروڑوں درود و سلام ہوں۔ الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ، وعلیٰ آلک واصحابک یا حبیب اللہ)

ذِكْرُ اَبِىْ بُرْدَةَ بْنِ نِيَارٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت ابو بردہ بن نیار رضی اللہ عنہ کا ذکر

6652 – حَدَّثَنِىْ اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَرْبِىُّ، ثَنَا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الزُّبَيْرِىُّ، قَالَ: اَبُوْ بُرْدَةَ هَانِءُ بْنُ نِيَارِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عُبَيْدِ بْنِ كِلَابِ بْنِ دَهْمَانَ بْنِ غَانِمِ بْنِ ذِبْيَانَ بْنِ هُمَيْمِ بْنِ كَاهِلِ بْنِ ذُهْلِ بْنِ بَلَى بْنِ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ بْنِ الْحَافِ بْنِ قُضَاعَةَ

✧✧ مصعب بن عبداللہ زبیری نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے ''ابو بردہ ہانی بن نیار بن عمرو بن عبید بن کلاب بن دہمان بن غانم بن ذبیان بن ہمیم بن کاہل بن ذہل بن بلی بن عمرو بن حارث بن الحاف بن قضاعہ''

6653 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ الْبَغْدَادِىُّ، ثَنَا اَبُوْ عُلَاثَةَ، ثَنَا اَبِى، ثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ، ثَنَا اَبُو الْاَسْوَدِ، عَنْ عُرْوَةَ، فِى تَسْمِيَةِ مَنْ شَهِدَ بَدْرًا اَبُوْ بُرْدَةَ بْنُ نِيَارٍ

✧✧ حضرت عروہ نے حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ کو بدری صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں شمار کیا ہے۔

6654 – حَدَّثَنَا اَبُو الْحَسَنِ عَلِىُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُتْبَةَ الشَّيْبَانِىُّ بِالْكُوفَةِ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَرْبِىُّ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى، وَاَبُوْ غَسَّانَ قَالَا: ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ صَالِحٍ، عَنِ السُّدِّىِّ، عَنْ عَدِىِّ بْنِ ثَابِتٍ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: لَقِيتُ خَالِى اَبَا بُرْدَةَ وَمَعَهُ رَايَةٌ فَقُلْتُ: اَيْنَ تُرِيدُ، فَقَالَ: اَرْسَلَنِى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى رَجُلٍ نَكَحَ امْرَاَةَ اَبِيهِ مِنْ بَعْدِهِ اَضْرِبُ عُنُقَهُ وَآخُذُ مَالَهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبى)6654 – سكت عنه الذهبى فى التلخيص

✧✧ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں اپنے ماموں حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ سے ملا، ان کے ہمراہ ایک لشکر بھی تھا، میں نے پوچھا: کدھر کا ارادہ ہے؟ انہوں نے کہا: ایک آدمی نے اپنے باپ کے مرنے کے بعد اس کی بیوی سے نکاح کر لیا ہے، رسول اللہ ﷺ نے مجھے بھیجا ہے کہ میں اس کو قتل کر کے اس کا مال ضبط (بحق سرکار) ضبط کرلوں۔

ذِكْرُ عُوَيْمِ بْنِ سَاعِدَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت عویم بن ساعدہ رضی اللہ عنہ کا ذکر

6655 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ، ثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ، قَالَ: فِى ذِكْرِ مَنْ شَهِدَ بَدْرًا وَالْعَقَبَةَ عُوَيْمُ بْنُ سَاعِدَةَ بْنِ عَائِشِ بْنِ قَيْسِ بْنِ النُّعْمَانِ بْنِ زَيْدِ بْنِ اُمَيَّةَ بْنِ زَيْدِ بْنِ مَالِكٍ مِنَ الْاَنْصَارِ، ثُمَّ مِنْ بَنِى اُمَيَّةَ بْنِ زَيْدٍ يُقَالُ اِنَّهُ حَلِيفٌ لِبَنِى عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ، وَقِيلَ اِنَّهُ مِنْ

اَنْفُسِهِمْ

✧✧ ابن اسحاق بیان کرتے ہیں کہ انصار کے قبیلہ ابی امیہ بن زید کی جانب سے غزوہ بدر اور بیعت عقبہ میں شرکت کرنے والوں میں ''عویم بن ساعدہ بن عائش بن قیس بن نعمان بن زید بن امیہ بن زید بن مالک'' بھی ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ وہ بنی عمرو بن عوف کے حلیف تھے، اور بعض مؤرخین کا کہنا ہے کہ وہ اسی قبیلے سے تھے۔

6656 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذٍ الْعَدْلُ، ثَنَا بِشْرُ بْنُ مُوسَى، ثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ التَّيْمِيُّ، حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَالِمِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ عُوَيْمِ بْنِ سَاعِدَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ عُوَيْمِ بْنِ سَاعِدَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى اخْتَارَنِي وَاخْتَارَ بِي اَصْحَابًا فَجَعَلَ لِي مِنْهُمْ وُزَرَاءَ وَاَنْصَارًا وَاَصْهَارًا، فَمَنْ سَبَّهُمْ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6656 – صحيح

✧✧ حضرت عویم بن ساعدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے میرا انتخاب فرمایا اور میرے لئے صحابہ کرام کو چنا اور ان میں سے میرے وزیر بنائے، میرے مددگار بنائے، میرے رشتہ دار بنائے، جس نے میرے ان تعلق داروں کو گالی دی، اس پر اللہ تعالیٰ کی، فرشتوں کی اور تمام انسانوں کی لعنت ہے۔ قیامت کے دن اس کا نہ کوئی عمل قبول ہوگا نہ اس کے حق میں سفارش قبول کی جائے گی۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

ذِكْرُ اَبِي لُبَابَةَ بْنِ عَبْدِالْمُنْذِرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت ابولبابہ بن عبدالمنذر رضی اللہ عنہ کا ذکر

6657 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ الْبَغْدَادِيُّ، ثَنَا اَبُوْ عُلَاثَةَ، ثَنَا اَبِي، ثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ، ثَنَا اَبُو الْاَسْوَدِ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، اَنَّ اَبَا لُبَابَةَ بَشِيرَ بْنَ عَبْدِالْمُنْذِرِ، وَالْحَارِثَ بْنَ حَاطِبٍ خَرَجَا اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَرَجَا مَعَهُ اِلَى بَدْرٍ فَرَجَعَهُمَا، وَاَمَّرَ اَبَا لُبَابَةَ عَلَى الْمَدِيْنَةِ، وَضَرَبَ لَهُمَا بِسَهْمَيْنِ مَعَ اَصْحَابِ بَدْرٍ

✧✧ عروہ بن زبیر فرماتے ہیں کہ حضرت ابولبابہ بشیر بن عبدالمنذر اور حارث بن حاطب دونوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ کی حاضری نصیب ہوئی ہے، جنگ بدر میں شرکت کے لئے بھی آئے تھے، لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو واپس بھیج دیا تھا اور حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ کو مدینہ منورہ کی ذمہ داری دی تھی۔ ان دونوں صحابیوں کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ بدر کے مالِ غنیمت میں سے حصہ بھی رکھا تھا۔

6658 - اَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ الْقَاسِمُ بْنُ الْقَاسِمِ السَّيَّارِيُّ، بِمَرْوَ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَلِيٍّ الْغَزَّالُ، ثَنَا عَبْدُ

اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، اَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي حَفْصَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ السَّائِبِ بْنِ اَبِي لُبَابَةَ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: لَمَّا تَابَ اللّٰهُ عَلَى اَبِي لُبَابَةَ، قَالَ اَبُوْ لُبَابَةَ: جِئْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنِّي اَهْجُرُ دَارَ قَوْمِي الَّذِي اَصَبْتُ بِهَا الذَّنْبَ وَاَنْخَلِعُ مِنْ مَالِي كُلِّهِ صَدَقَةً لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلِرَسُوْلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا اَبَا لُبَابَةَ، يُجْزِءُ عَنْكَ الثُّلُثُ قَالَ: فَتَصَدَّقْتُ بِالثُّلُثِ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6658 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت سائب بن ابولبابہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابولبابہ کے تائب ہونے کا واقعہ کچھ یوں ہے، جب اللہ تعالیٰ نے ان کو توبہ کی توفیق دی، حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ خود اپنی زبانی بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا، اور عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! میں نے اپنی قوم کا وہ گھر چھوڑ دیا ہے جس میں رہ کر میں گناہوں میں مبتلا ہوا، اور میں اپنا سارا مال اللہ اور اس کے رسول کی رضا کے لئے صدقہ کرنا چاہتا ہوں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے ابولبابہ! تیسرا حصہ کافی ہے۔ آپ فرماتے ہیں: میں نے اپنے مال کا تیسرا حصہ اللہ اور اس کے رسول کی رضا کے لئے صدقہ کر دیا۔

ذِكْرُ اَبِي حَبَّةَ الْبَدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت ابوحبہ بدری رضی اللہ عنہ کا ذکر

6659 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِالْجَبَّارِ، ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ، قَالَ: وَاَبُوْ حَبَّةَ ثَابِتُ بْنُ النُّعْمَانِ بْنِ اُمَيَّةَ بْنِ ثَعْلَبَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَوْفِ بْنِ مَالِكِ بْنِ الْاَوْسِ وَاسْتُشْهِدَ يَوْمَ اُحُدٍ

✧✧ ابن اسحاق نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے ''ابوحبہ ثابت بن نعمان بن امیہ بن ثعلبہ بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس''۔ آپ جنگ احد کے موقع پر شہید ہوئے۔

6660 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الشَّيْبَانِيُّ الْحَافِظُ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى، ثَنَا مُسَدَّدٌ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يُوْسُفَ، مَوْلَى عُثْمَانَ اَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ، يُخْبِرُ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا حَبَّةَ الْبَدْرِيَّ، يُفْتِي النَّاسَ اَنَّهُ لَا بَاْسَ بِمَا رَمَى الرَّجُلُ فِي الْجِمَارِ مِنَ الْحَصَى، قَالَ: عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، فَقَالَ: صَدَقَ اَبُوْ حَبَّةَ وَكَانَ اَبُوْ حَبَّةَ بَدْرِيًّا

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6660 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عثمان نے سنا کہ حضرت ابوحبہ رضی اللہ عنہ لوگوں کو فتویٰ دے رہے تھے کہ کسی بھی قسم کے کنکر کے ذریعے جمرات کی رمی کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عثمان فرماتے ہیں: میں نے بعد میں اس بات

کا ذکر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے سامنے کیا، انہوں نے فرمایا: ابوحبہ نے سچ کہا ہے، حضرت ابوحبہ رضی اللہ عنہ بدری صحابی ہیں۔

6661 – اَخْبَرَنَا اَبُو النَّضْرِ الْفَقِيهُ، ثنا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، اَخْبَرَنِي ابْنُ حَزْمٍ، اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ، وَاَبَا حَبَّةَ الْاَنْصَارِيَّ اَخْبَرَاهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: عُرِجَ بِيْ حَتّٰى مَرَرْتُ بِمُسْتَوًى اَسْمَعُ فِيهِ صَرِيفَ الْاَقْلَامِ

✧✧ ابن حزم کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت ابوحبہ انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے اتنا بلند کیا گیا کہ میں اس مقام سے گزرا جہاں میں نے قلم چلنے کی آواز سنی۔

ذِكْرُ الْمُطَّلِبِ بْنِ اَبِيْ وَدَاعَةَ السَّهْمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت مطلب بن ابی وداعہ سہمی رضی اللہ عنہ کا ذکر

6662 – حَدَّثَنِيْ اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثنا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ، ثنا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ، قَالَ: الْمُطَّلِبُ بْنُ اَبِيْ وَدَاعَةَ بْنِ صَبِرَةَ بْنِ سَعِيدِ بْنِ سَعْدِ بْنِ سَهْمِ بْنِ عَمْرِو بْنِ هُصَيْصِ بْنِ كَعْبِ بْنِ لُؤَيِّ بْنِ غَالِبِ بْنِ فِهْرِ بْنِ مَالِكٍ اَسْلَمَ يَوْمَ الْفَتْحِ

✧✧ مصعب بن عبداللہ نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے "مطلب بن ابی وداعہ بن صبرہ بن سعید بن سعد بن سہم بن عمرو بن ہصیص بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مال"۔ آپ فتح مکہ کے موقع پر اسلام لائے۔

6663 – اَخْبَرَنِيْ اَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْقَطِيعِيُّ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، ثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَنْبَاَ مَعْمَرٌ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ طَاوُسٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ، عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ اَبِيْ وَدَاعَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَ فِي النَّجْمِ، قَالَ: فَسَجَدَ النَّاسُ مَعَهُ، قَالَ الْمُطَّلِبُ: وَلَمْ اَسْجُدْ يَوْمَئِذٍ مَعَهُمْ وَهُوَ يَوْمَئِذٍ مُشْرِكٌ، قَالَ الْمُطَّلِبُ: فَلَا اَدَعُ اَنْ اَسْجُدَ فِيهَا اَبَدًا

(التعليق – من تلخيص الذهبى)6663 – سكت عنه الذهبى فى التلخيص

✧✧ حضرت مطلب بن ابی وداعہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سورہ نجم میں سجدہ کرتے دیکھا، آپ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ باقی لوگوں نے بھی سجدہ کیا۔ مطلب فرماتے ہیں: اُس دن میں نے ان لوگوں کے ہمراہ سجدہ نہیں کیا، کیونکہ اس دن تک آپ اسلام نہیں لائے تھے۔ حضرت مطلب فرماتے ہیں: جب سے میں اسلام لایا ہوں تب سے میں نے سورہ نجم کا سجدہ کبھی نہیں چھوڑا۔

ذِكْرُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءٍ الزُّبَيْدِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت عبداللہ بن حارث بن جزء زبیدی رضی اللہ عنہ کا ذکر

6664 – حَدَّثَنِيْ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ بَالَوَيْهِ، ثنا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَرْبِيُّ، ثنا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الزُّبَيْرِيُّ،

قَالَ: عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءِ بْنِ مَعْدِى كَرِبَ بْنِ عَمْرِو بْنِ عُصَيْمِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عُوَيْجِ بْنِ عَمْرِو بْنِ زُبَيْدٍ مَاتَ سَنَةَ سِتٍّ وَّثَمَانِيْنَ

✧✧مصعب بن عبداللہ زبیری نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے ''عبداللہ بن حارث بن جزء بن معدی کرب بن عمرو بن عصیم بن عمرو بن عویج بن عمرو بن زبید''۔ ۸۶ ہجری کو آپ کا وصال مبارک ہوا۔

6665 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ الْبَغْدَادِيُّ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ بْنِ صَالِحٍ، ثَنَا حَسَّانُ بْنُ غَالِبٍ، ثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ، عَنْ اَبِىْ زُرْعَةَ عَمْرِو بْنِ جَابِرٍ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ جُزْءٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: سَيَكُوْنُ بَعْدِى سَلَاطِيْنُ الْفِتَنِ عَلَى اَبْوَابِهِمْ كَمَبَارِكِ الْاِبِلِ لَا يُعْطُونَ اَحَدًا شَيْئًا اِلَّا اَخَذُوا مِنْ دِيْنِهِ مِثْلَهٗ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)6665 – سكت عنه الذهبي في التلخيص وقال الذهبي في الميزان قال الحاكم له عن مالك أحاديث موضوعة

✧✧حضرت عبداللہ بن حارث بن جزء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے بعد ایسے بادشاہ ہوں گے ان کے دروازوں پر ایسے فتنے ہوں گے جیسے اونٹ باندھنے کی جگہیں ہوتی ہیں، وہ کسی کو کچھ نہیں دیں گے البتہ لوگوں کے دین کو برباد کر دیں گے۔

ذِكْرُ عَمْرِو ابْنِ اُمِّ مَكْتُومٍ الْمُؤَذِّنِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ وَيُقَالُ عَبْدُ اللّٰهِ

حضرت عمرو بن اُمّ مکتوم مؤذن رضی اللہ عنہ کا ذکر

بعض مؤرخین نے ان کا نام ''عبداللہ ابن اُمّ مکتوم بیان کیا ہے۔

6666 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ الْبَغْدَادِيُّ، ثَنَا اَبُوْ عُلَاثَةَ، ثَنَا اَبِى، ثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ، ثَنَا اَبُو الْاَسْوَدِ، عَنْ عُرْوَةَ، اَنَّ اسْمَ ابْنِ اُمِّ مَكْتُومٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَمْرُو بْنُ قَيْسٍ

✧✧حضرت عروہ فرماتے ہیں: ابن اُمّ مکتوم رضی اللہ عنہ کا نام ''عمرو بن قیس'' ہے۔

6667 – حَدَّثَنَاهُ اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالْحَكَمِ، ثَنَا خَالِدُ بْنُ نِزَارٍ، ثَنَا عُمَرُ بْنُ قَيْسٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِىْ رَبَاحٍ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: طَافَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى حَجَّتِهِ عَلَى نَاقَتِهِ الْجَدْعَاءِ وَعَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ اُمِّ مَكْتُومٍ آخِذٌ بِخِطَامِهَا يَرْتَجِزُ

✧✧حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کے موقع پر اپنی جدعاء نامی اونٹنی پر طواف کیا، اس موقع پر حضرت عبداللہ ابن اُمّ مکتوم رضی اللہ عنہ اس کی لگام پکڑے ہوئے رجز پڑھ رہے تھے۔

6668 – حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَرْبِيُّ، ثَنَا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الزُّبَيْرِيُّ، قَالَ: عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ اُمِّ مَكْتُومٍ، اُمُّهٗ اُمُّ مَكْتُومٍ وَاسْمُهَا عَاتِكَةُ بِنْتُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَنْكَثَةَ بْنِ عَامِرِ بْنِ

مَخْزُومٍ وَهُوَ عَمْرُو بْنُ قَيْسِ بْنِ زَائِدَةَ بْنِ الْاَصَمِّ بْنِ هَرِمِ بْنِ رَوَاحَةَ بْنِ عَبْدِمَعِيصِ بْنِ عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ، الْقَوْلُ مَا قَالَهُ مُصْعَبٌ فَقَدْ اَتَيْتُ لَهُ بِالْاِسْمَيْنِ جَمِيعًا

✦✦ مصعب بن عبداللہ زبیری فرماتے ہیں: عبداللہ ابن اُمّ مکتوم، ان کی والدہ ''ام مکتوم'' ہیں۔ان کا نام ''عاتکہ بنت عبداللہ بن عنکثہ بن مخزوم'' ہے۔ اوران کانسب یوں ہے ''عمرو بن قیس بن زائدہ بن اصم بن ہرم بن رواحہ بن عبدمعیص بن عمار بن لوی'' ہے۔

امام حاکم کہتے ہیں: معتبرروایت مصعب کی ہے،تاہم میں نے ان کے دونوں نام بیان کردیے ہیں۔

6669 – اَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ الْمَحْبُوبِيُّ، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَسْعُودٍ، ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى، اَنْبَاَ اِسْرَائِيلُ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: اَوَّلُ مَنْ قَدِمَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ، ثُمَّ قَدِمَ عَلَيْنَا بَعْدَهُ عَمْرُو ابْنُ اُمِّ مَكْتُومٍ الْاَعْمَى

✦✦ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سب سے پہلے حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ ہجرت کر کے آئے، ان کے بعد حضرت عمرو بن اُمّ مکتوم رضی اللہ عنہ (نابینا صحابی) مدینہ شریف تشریف لائے۔

6670 – حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ نُصَيْرٍ الْخُلْدِيُّ، رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالَى، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِي اَبِي، ثَنَا عَبْدُ الْقُدُّوسِ بْنُ بَكْرِ بْنِ خُنَيْسٍ، ثَنَا مِسْعَرٌ، عَنْ اَبِي الْبِلَادِ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ وَعِنْدَهَا ابْنُ اُمِّ مَكْتُومٍ وَهِيَ تَقْطَعُ لَهُ الْاُتْرُجَّ يَاْكُلُهُ بِعَسَلٍ فَقَالَتْ: مَا زَالَ هٰذَا لَهُ مِنْ آلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْذُ عَاتَبَ اللّٰهُ فِيهِ نَبِيَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاِنَّمَا اَرَادَتْ اُمُّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا نُزُولَ سُورَةِ عَبَسَ وَتَوَلَّى

✦✦ شعبی کہتے ہیں: میں اُمّ المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا، اس وقت حضرت ابن اُمّ مکتوم رضی اللہ عنہ ان کے پاس موجود تھے، اُمّ المومنین ان کے لئے لیموں کاٹ رہی تھیں اور وہ شہد کے ساتھ کھا رہے تھے، ام المومنین نے فرمایا: جب سے ان کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو عتاب فرمایا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل خانہ کی جانب سے ان کی یونہی خدمت ہوتی ہے، (یعنی یہ گھرانہ اپنے ذاتی انتقام کبھی نہیں لیتا) ام المومنین کا اشارہ سورۃ عبس وتولی کی جانب تھا۔

6671 – حَدَّثَنَا اَبُو زَكَرِيَّا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنْبَرِيُّ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقَبَّانِيُّ، وَاِبْرَاهِيمُ بْنُ اَبِي طَالِبٍ، قَالَا: ثَنَا اَبُو مُوسَى، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ بَشِيرٍ الْهَمْدَانِيُّ، ثَنَا اَبُو الْبِلَادِ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ صُبَيْحٍ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا وَعِنْدَهَا رَجُلٌ مَكْفُوفٌ، وَهِيَ تُقَطِّعُ لَهُ الْاُتْرُجَّ، وَتُطْعِمُهُ اِيَّاهُ بِالْعَسَلِ فَقُلْتُ: مَنْ هٰذَا يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِينَ؟ فَقَالَتْ: هٰذَا ابْنُ اُمِّ مَكْتُومٍ الَّذِي عَاتَبَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فِيهِ نَبِيَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَتْ: اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنُ اُمِّ مَكْتُومٍ وَعِنْدَهُ عُتْبَةُ وَشَيْبَةُ فَاَقْبَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِمَا، فَنَزَلَتْ عَبَسَ وَتَوَلَّى اَنْ جَاءَهُ الْاَعْمَى ابْنُ اُمِّ مَكْتُومٍ

✧✧ مسلم بن صبیح بیان کرتے ہیں کہ میں اُمّ المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا، اس وقت اُن کے پاس ایک آدمی سمٹا ہوا بیٹھا تھا، اُمّ المومنین اس کے لئے لیموں کاٹ کاٹ کر دے رہی تھی اور اس کو شہد ملا کر کھلا رہی تھی، میں نے پوچھا: اے اُمّ المومنین! اس کی اتنی خدمت کیوں ہو رہی ہے؟ اُمّ المومنین رضی اللہ عنہا نے فرمایا: یہ ابن اُمّ مکتوم رضی اللہ عنہ ہیں، ان کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی علیہ السلام پر عتاب فرمایا، آپ نے فرمایا: یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے، اس وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس عتبہ اور شیبہ بیٹھے ہوئے تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عتبہ اور شیبہ کی جانب متوجہ رہے، تب سورۃ ''عبس وتولی ان جاء ہ الاعمیٰ'' نازل ہوئی، اس میں اعمیٰ سے مراد ''ابن اُمّ مکتوم'' ہیں۔

6672 – اَخْبَرَنِیْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ حَمْدَانَ الْجَلَّابُ، بِهَمْدَانَ، ثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اَحْمَدَ الْخَزَّازُ، ثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ الرَّازِيُّ، ثَنَا اَبُوْ سِنَانٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ اَبِي الْبَخْتَرِيِّ، عَنِ ابْنِ اُمِّ مَكْتُومٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ غَدَاةٍ، فَقَالَ: سُعِّرَتِ النَّارُ لِاَهْلِ النَّارِ، وَجَاءَتِ الْفِتَنُ كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ، لَوْ تَعْلَمُونَ مَا اَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا

✧✧ حضرت ابن اُمّ مکتوم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھر سے نکلے اور فرمایا: دوزخیوں کے لئے دوزخ بھڑکائی جا چکی ہے اور رات کی تاریکیوں کی مثل فتنے آ چکے ہیں، اگر تم وہ باتیں جان لو جو میں جانتا ہوں تو تم کم ہنسو اور زیادہ رونے لگ جاؤ۔

6673 – اَخْبَرَنَا اَبُو الطَّيِّبِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الشَّعِيرِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَاصِمٍ الْعَدْلُ، ثَنَا حَفْصُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ، حَدَّثَنِي اِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ اُمِّ مَكْتُومٍ، قَالَ: اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّي شَيْخٌ كَبِيرٌ ضَرِيرُ الْبَصَرِ شَاسِعُ الدَّارِ، وَلَيْسَ لِي قَائِدٌ يُلَائِمُنِي وَبَيْنِي وَبَيْنَ الْمَسْجِدِ شَجَرٌ، وَاَنْهَارٌ فَهَلْ لِي مِنْ عُذْرٍ اَنْ اُصَلِّيَ فِي بَيْتِي، قَالَ: هَلْ تَسْمَعُ النِّدَاءَ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: فَاْتِهَا قَالَ الْحَاكِمُ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالَى: لَا اَعْلَمُ اَحَدًا، قَالَ: فِي هٰذَا الْاِسْنَادِ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ زِرٍّ غَيْرَ اِبْرَاهِيمَ بْنِ طَهْمَانَ وَقَدْ رَوَاهُ زَائِدَةُ وَشَيْبَانُ النَّحْوِيُّ وَحَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ وَاَبُوْ عَوَانَةَ وَغَيْرُهُمْ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ اَبِي رَزِينٍ غَيْرَ ابْنِ اُمِّ مَكْتُومٍ اَمَّا حَدِيثُ زَائِدَةَ

✧✧ حضرت عمرو بن اُمّ مکتوم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں بوڑھا آدمی ہوں، اور نابینا ہوں، میرا گھر مسجد سے بہت دور ہے، مجھے ساتھ لانے والا کوئی آدمی بھی نہیں ہے، میرے گھر اور مسجد کے راستے میں درخت اور نہریں بھی ہیں، کیا مجھے اجازت ہے کہ میں نماز اپنے گھر ہی میں پڑھ لیا کروں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تمہیں اذان کی آواز سنائی دیتی ہے؟ میں نے کہا: جی ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو تم نماز کے لئے مسجد میں آیا کرو۔

❀❀ امام حاکم کہتے ہیں: ابراہیم بن طہمان کے علاوہ میں نے کسی راوی کو اس کی اسناد میں عاصم کے واسطے سے زر

سے روایت کرتے نہیں دیکھا، تاہم اسی حدیث کو شیبان نحوی، حماد بن سلمہ، ابوعوانہ اور دیگر محدثین نے عاصم کے واسطے ابورزین سے روایت کیا ہے، سوائے ابن اُمّ مکتوم رضی اللہ عنہ کے۔

حضرت زائدہ سے مروی حدیث درج ذیل ہے

6674 – فَحَدَّثْنَاهُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ بَالَوَيْهِ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ النَّضْرِ، ثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو، ثَنَا زَائِدَةُ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ اَبِيْ رَزِيْنٍ، وَاَمَّا، حَدِيْثُ شَيْبَانَ.

✧✧ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔ شیبان کی روایت کردہ حدیث یہ ہے:

6675 – فَاَخْبَرَنَاهُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَا بِشْرٌ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى الْاَشْيَبُ، ثَنَا شَيْبَانُ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ اَبِيْ رَزِيْنٍ، وَاَمَّا حَدِيْثُ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ

✧✧ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔ حماد بن سلمہ کی روایت کردہ حدیث یہ ہے:

6676 – فَحَدَّثْنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِيءٍ، ثَنَا السَّرِيُّ بْنُ خُزَيْمَةَ، ثَنَا مُوسَى بْنُ اِسْمَاعِيلَ، ثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ، وَحَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ اَبِيْ رَزِيْنٍ

✧✧ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

ذِكْرُ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَضْرَمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت علاء بن حضرمی رضی اللہ عنہ کا ذکر

6677 – اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ بَالَوَيْهِ، ثنا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْحَرْبِيُّ، ثَنَا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ، قَالَ: الْحَضْرَمِيُّ اَبُو الْعَلَاءِ اسْمُهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّادِ بْنِ اَكْبَرَ بْنِ رَبِيعَةَ بْنِ مَالِكِ بْنِ عَرِيفِ بْنِ مَالِكِ بْنِ الْخَزْرَجِ بْنِ اِيَادِ بْنِ الصَّدَفِ بْنِ حَضْرَمَوْتَ بْنِ كِنْدَةَ مَاتَ الْعَلَاءُ رَاجِعًا مِنَ الْبَحْرَيْنِ سَنَةَ اِحْدَى وَعِشْرِينَ

✧✧ مصعب بن عبداللہ نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے" حضرمی ابوالعلاء عبداللہ بن عباد بن اکبر بن ربیعہ بن مالک بن عریف بن مالک بن خزرج بن ایاد بن صدف بن حضرموت بن کندہ" حضرت علاء بحرین سے واپسی پر سن ۲۱ ہجری کو انتقال کر گئے۔

6678 – اَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ الْمَحْبُوبِيُّ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَيَّارٍ، ثَنَا عَبْدَانُ، عَنْ اَبِيْ حَمْزَةَ، عَنِ الْمُغِيْرَةِ الْاَزْدِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ حَيَّانَ الْاَعْرَجِ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَضْرَمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: بَعَثَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْخَلِيطَيْنِ يَكُوْنُ اَحَدُهُمَا مُسْلِمًا وَالْآخَرُ مُشْرِكًا اَنْ آخُذَ مِنَ الْمُسْلِمِ الْعُشْرَ، وَمِنَ الْمُشْرِكِ الْجِزْيَةَ

(التعليق – من تلخيص الذهبى) 6678 – سكت عنه الذهبى فى التلخيص

✧✧ حضرت علاء بن حضرمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دو آدمیوں کی جانب بھیجا جن کی زمین مشترکہ تھی، ان میں سے ایک مسلمان تھا اور دوسرا مشرک تھا۔ مجھے حکم ملا کہ مسلمان سے عشر لوں اور مشرک سے جزیہ لوں۔

6679 – حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شَاذَانَ الْجَوْهَرِيُّ، ثَنَا مُعَلَّى بْنُ مَنْصُورٍ، ثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ زَاذَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنِ ابْنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَضْرَمِيِّ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّهُ كَتَبَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَدَاَ بِنَفْسِهِ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)6679 – سكت عنه الذهبي في التلخيص

✧✧ حضرت علاء بن حضرمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب ایک مکتوب لکھا تھا، اس کا آغاز اپنے نام سے کیا تھا۔

ذِكْرُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ جَحْشٍ الْاَسَدِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت عبداللہ بن جحش اسدی رضی اللہ عنہ کا ذکر

6680 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْجَبَّارِ، ثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ، قَالَ: وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَحْشِ بْنِ رِبَابِ بْنِ يَعْمَرَ بْنِ صَبِرَةَ بْنِ كَبِيرِ بْنِ غَنْمِ بْنِ دُودَانَ بْنِ اَسَدِ بْنِ خُزَيْمَةَ، وَاُمُّهُ اُمَيْمَةُ بِنْتُ عَبْدِالْمُطَّلِبِ عَمَّةُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✧✧ ابن اسحاق نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے "عبداللہ بن جحش بن رباب بن یعمر بن صبرہ بن کبیر بن غنم بن دودان بن اسد بن خزیمہ"۔ ان کی والدہ "امیمہ بنت عبدالمطلب" رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی ہیں۔

6681 – حَدَّثَنِي اَبُو بَكْرِ بْنُ بَالَوَيْهِ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَرْبِيُّ، ثَنَا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ، قَالَ: وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَحْشٍ فَذَكَرَ هٰذَا النَّسَبَ فِي تَسْمِيَةِ مَنْ شَهِدَ بَدْرًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَزَادَ اَنَّهُ حَلِيفُ بَنِي اُمَيَّةَ بْنِ عَبْدِشَمْسٍ

✧✧ مصعب بن عبداللہ نے حضرت عبداللہ بن جحش کا مذکورہ بالا نسب بیان کیا ہے اور ان کو بدری صحابہ میں شمار کیا ہے، اس بات کا اضافہ ہے کہ وہ بنو امیہ بن عبد شمس کے حلیف بھی تھے۔

6682 – اَخْبَرَنَا اَبُو جَعْفَرٍ الْبَغْدَادِيُّ، ثَنَا اَبُوْ عُلَاثَةَ، ثَنَا اَبِي، ثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ، ثَنَا اَبُو الْاَسْوَدِ، عَنْ عُرْوَةَ، فِي تَسْمِيَةِ مَنِ اسْتُشْهِدَ يَوْمَ اُحُدٍ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَنِي اُمَيَّةَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَحْشٍ حَلِيفٌ لَهُمْ وَهُوَ مِنْ بَنِي اَسَدِ بْنِ خُزَيْمَةَ

✧✧ عروہ بیان کرتے ہیں کہ جنگ احد کے دن بنی امیہ کی جانب سے "عبداللہ بن جحش" شہید ہوئے۔ یہ ان کے حلیف تھے جبکہ ان کا اپنا تعلق بنی اسد بن خزیمہ سے ہے۔

ذِكْرُ ابْنِهِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ جَحْشٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ کے بیٹے حضرت محمد بن عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ کا ذکر

6683 – اَخْبَرَنِىْ اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الثَّقَفِىُّ، ثَنَا مُوسَى بْنُ زَكَرِيَّا، ثَنَا شَبَّابٌ، قَالَ: مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ جَحْشِ بْنِ رِبَابِ بْنِ يَعْمَرَ بْنِ صَبِرَةَ بْنِ كَبِيْرِ بْنِ غَنْمِ بْنِ دُوْدَانَ بْنِ اَسَدِ بْنِ خُزَيْمَةَ بْنِ مُدْرِكَةَ بْنِ اِلْيَاسَ بْنِ مُضَرَ حَلِيفُ بَنِىْ اُمَيَّةَ، وَجَدَّتُهُ اُمُّ اَبِيهِ اُمَيْمَةُ بِنْتُ عَبْدِالْمُطَّلِبِ عَمَّةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَعَمَّتُهُ زَيْنَبُ بِنْتُ جَحْشٍ زَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✧✧ شباب نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے "محمد بن عبداللہ بن جحش بن رباب بن یعمر بن صبرہ بن کبیر بن غنم بن دودان بن اسد بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر" آپ بنی امیہ کے حلیف تھے۔ میں نے ان کی دادی امیمہ بنت عبدالمطلب جوکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی ہیں، کی زیارت کی ہے۔ اوران کی پھوپھی حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ ہیں۔

6684 – حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْحَسَنِ الْقَاضِىُّ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحُسَيْنِ، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ اَبِىْ مَرْيَمَ، اَنْبَاَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ اَبِىْ كَثِيْرٍ، اَخْبَرَنِى الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ، اَنْبَاَ اَبُوْ كَثِيْرٍ، مَوْلَى مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدَانَ بْنِ جَحْشٍ، عَنْ مَوْلَاهُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ جَحْشٍ، قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرَّ عَلَى مَعْمَرٍ، وَهُوَ جَالِسٌ عِنْدَ دَارِهِ فِى السُّوقِ وَفَخِذَاهُ مَكْشُوفَتَانِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: غَطِّ فَخِذَكَ يَا مَعْمَرُ فَاِنَّ الْفَخِذَ عَوْرَةٌ

(التعليق – من تلخيص الذهبى)6684 – سكت عنه الذهبى فى التلخيص

✧✧ حضرت محمد بن عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر حضرت معمر کے پاس سے ہوا، معمر اس وقت اپنے گھر کے قریب بازار میں اپنی رانیں ننگی کئے ہوئے بیٹھے تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے معمر! اپنی رانوں کو ڈھک لو، کیونکہ رانیں بھی چھپانے کے حکم میں ہیں۔

ذِكْرُ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ اَبِى السَّائِبِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت یزید بن عبداللہ ابوالسائب رضی اللہ عنہ کا ذکر

6685 – حَدَّثَنِىْ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ بَالَوَيْهِ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَرْبِىُّ، ثَنَا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ، قَالَ: وَيَزِيدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَعْدِ بْنِ الْاَسْوَدِ بْنِ ثُمَامَةَ بْنِ يَقْظَانَ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَمْرِو بْنِ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَارِثِ حَلِيفٌ لِبَنِىْ مُعَيْقِيبٍ، وَقَدْ كَانَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَّرَهُ عَلَى الْيَمَامَةِ

✧✧ مصعب بن عبداللہ نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے "یزید بن عبداللہ بن سعد بن اسود بن ثمامہ بن یقظان

بن حارث بن عمرو بن معاویہ بن حارث''۔ آپ بنی معیقیب کے حلیف تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے ان کو یمامہ کا عامل بنایا تھا۔

6686 – حَدَّثَنَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، ثَنَا اَسَدُ بْنُ مُوسَى، ثَنَا ابْنُ اَبِى ذِئْبٍ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: لَا يَاْخُذَنَّ اَحَدُكُمْ مَتَاعَ صَاحِبِهِ لَاعِبًا وَلَا جَادًّا، وَاِذَا وَجَدَ اَحَدُكُمْ عَصَا صَاحِبِهِ فَلْيَرُدَّهَا اِلَيْهِ وَابْنُهُ السَّائِبُ بْنُ يَزِيدَ اَدْرَكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَى عَنْهُ حَدِيْثًا

(التعليق – من تلخيص الذهبى)6686 – سكت عنه الذهبى فى التلخيص

✧✧ حضرت یزید بن عبداللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کوئی شخص کسی دوسرے کا سامان کھیل کود کے طور پر نہ لے اور نہ ہی سنجیدگی میں لے بلکہ تمہیں کسی کی لاٹھی بھی ملے تو واپس کر دینی چاہیے۔

ان کے صاحبزادے سائب بن یزید نے نبی اکرم ﷺ کی صحبت بھی پائی ہے اور حضور ﷺ کے حوالے سے حدیث بھی روایت کی ہے۔

6687 – حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ بْنِ يُوسُفَ الْحَافِظُ، حَدَّثَنِىْ اَبِى، ثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، ثَنَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يُوسُفَ، عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ، قَالَ: حَجَّ اَبِى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى حَجَّةِ الْوَدَاعِ، وَاَنَا ابْنُ سَبْعِ سِنِيْنَ

✧✧ حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میرے والد محترم نے نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ حجۃ الوداع کیا۔ اس وقت میری عمر ۷ برس تھی۔

6688 – اَخْبَرَنَا الشَّيْخُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ الْاِمَامُ، اَنْبَاَ اِسْمَاعِيلُ بْنُ قُتَيْبَةَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ، قَالَ: وَفِيْهَا مَاتَ السَّائِبُ بْنُ يَزِيدَ يَعْنِىْ سَنَةَ اِحْدَى وَتِسْعِيْنَ

✧✧ محمد بن عبداللہ بن نمیر فرماتے ہیں: سن ۹۱ ہجری کو حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا۔

6689 – حَدَّثَنِىْ عَلِىُّ بْنُ حَمْشَاذٍ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِىْ مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارٍ، ثَنَا اَبُوْ مَعْشَرٍ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ يَعْقُوْبَ، عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ، رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْرَجَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ خَطَلٍ مِنْ بَيْنِ اَسْتَارِ الْكَعْبَةِ فَقَتَلَهُ صَبْرًا ثُمَّ قَالَ: لَا يُقْتَلُ اَحَدٌ مِنْ قُرَيْشٍ بَعْدَ هٰذَا صَبْرًا

✧✧ حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا، آپ ﷺ نے عبداللہ بن خطل کو کعبہ کے پردوں سے باہر نکلوایا اور اس کو قتل کروا دیا۔ اس کے بعد فرمایا: آج کے بعد کسی قریشی کو نشانہ بنا کر (باندھ کر) قتل نہیں کیا جائے گا۔

ذِكْرُ اَبِي هَاشِمِ بْنِ عُتْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

ابو ہاشم بن عتبہ رضی اللہ عنہ کا ذکر

6690 – حَدَّثَنِي اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَرْبِيُّ، ثَنَا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الزُّبَيْرِيُّ، قَالَ: اَبُوْ هَاشِمِ بْنُ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ بْنِ عَبْدِشَمْسِ بْنِ عَبْدِمَنَافٍ، اُمُّهُ خُنَاسُ بِنْتُ مَالِكِ بْنِ الْمُضَرِّبِ بْنِ حُجْرِ بْنِ عَبْدِبْنِ مَعِيصِ بْنِ عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ، وَكَانَ اَعْوَرَ فُقِئَتْ عَيْنُهُ يَوْمَ الْيَرْمُوكِ تُوُفِّيَ اَبُوْ هَاشِمٍ فِي زَمَنِ مُعَاوِيَةَ

✧✧ مصعب بن عبداللہ زبیری نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے ''ابو ہاشم بن عتبہ بن ربیعہ بن عبد شمس بن عبد مناف'' ان کی والدہ خناس بنت مالک بن مضرب بن حجر بن عبد بن معیص بن عامر بن لوی'' ہیں۔ جنگ یرموک میں ان کی ایک آنکھ ضائع ہوگئی تھی، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے دور میں ان کا وصال مبارک ہوا۔

6691 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، اَنْبَاَ الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ مَزِيدٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ شَابُورٍ، حَدَّثَنِي خَالِدُ بْنُ دِهْقَانَ، عَنْ خَالِدِ بْنِ سَبَلَانَ، عَنْ كُهَيْلِ بْنِ حَرْمَلَةَ، قَالَ: قَدِمَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ دِمَشْقَ، فَنَزَلَ عَلَى اَبِي كُلْثُومٍ السَّدُوسِيِّ، فَاَتَيْنَاهُ فَتَذَاكَرْنَا الصَّلَاةَ الْوُسْطَى فَاخْتَلَفْنَا فِيهِ، فَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ: اخْتَلَفْتُمْ فِيهَا كَمَا اخْتَلَفْنَا فِيهَا، وَنَحْنُ بِقُبَاءَ عِنْدَ بَيْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَفِينَا الرَّجُلُ الصَّالِحُ اَبُوْ هَاشِمِ بْنُ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ، فَقَامَ فَدَخَلَ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَانَ جَرِيئًا عَلَيْهِ، ثُمَّ خَرَجَ اِلَيْنَا فَاَخْبَرَنَا اَنَّهَا الْعَصْرُ

✧✧ کہیل بن حرملہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ دمشق تشریف لائے، اور ابوکلثوم سدوسی کے ہاں ٹھہرے، ہم ان کی زیارت کے لئے گئے، وہاں پر ''صلوٰۃ الوسطیٰ'' کے بارے میں ان سے گفتگو ہوئی، اس سلسلہ میں ہمارے درمیان اختلاف ہوگیا، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نے بھی ہماری طرح اختلاف شروع کر دیا ہے۔ ہم قباء میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حجرہ شریف کے قریب تھے، ہم میں ایک نیک آدمی ابو ہاشم بن عتبہ بن ربیعہ تھا، وہ کھڑا ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوگیا، وہ ایسی ہمت کرلیا کرتے تھے، (انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مسئلہ پوچھا) اور واپس آ گئے۔ واپس آ کر انہوں نے ہمیں بتایا کہ (صلوٰۃ الوسطیٰ سے مراد) نماز عصر ہے۔

6692 – حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ حَمْدَانَ الْجَلَّابُ، بِهَمْدَانَ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ الْمِصْرِيُّ، بِمَكَّةَ حَرَسَهَا اللّٰهُ تَعَالَى، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ الْفِرْيَابِيُّ، ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ اَبِي وَائِلٍ، قَالَ: دَخَلَ مُعَاوِيَةُ عَلَى اَبِي هَاشِمِ بْنِ عُتْبَةَ وَهُوَ يَبْكِي، فَقَالَ: يَا خَالُ مَا يُبْكِيكَ؟ اَوَجَعٌ اَوْ حُزْنٌ عَلَى الدُّنْيَا؟ فَقَالَ: كَلَّا وَلَكِنْ عَهِدَ اِلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهْدًا لَمْ آخُذْ بِهِ، قَالَ لِي: يَا اَبَا هَاشِمٍ اِنَّهَا سَتُدْرِكُكَ اَمْوَالٌ يُؤْتَاهَا اَقْوَامٌ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)6692 – سكت عنه الذهبي في التلخيص

✧✧ حضرت ابووائل فرماتے ہیں: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابوہاشم بن عتبہ رضی اللہ عنہ کے پاس گئے، اُس وقت وہ رو رہے تھے، حضرت معاویہ نے پوچھا: ماموں جان! آپ کیوں رو رہے ہیں؟ کیا کوئی درد ہو رہا ہے یا دنیا کا غم ستا رہا ہے؟ انہوں نے کہا: نہیں، نہیں۔ بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ایک وعدہ کیا تھا وہ ابھی تک پورا نہیں ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: اے ابوہاشم! عنقریب تجھے وہ مال ملے گا جو (عام طور پر صرف ایک فرد کو نہیں بلکہ) قوموں کو دیا جاتا ہے۔

ذِكْرُ اَبِي الْعَاصِ بْنِ الرَّبِيعِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت ابوالعاص بن ربیع رضی اللہ عنہ کا ذکر

6693 – حَدَّثَنِي اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَرْبِيُّ، قَالَ: اَبُو الْعَاصِ بْنُ الرَّبِيعِ زَوْجُ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَابْنُ خَالَتِهَا، اُمُّهُ هَالَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ اُخْتُ خَدِيْجَةَ وَاسْمُ اَبِي الْعَاصِ مُهَشَّمٌ، وَكَانَ يُلَقَّبُ بِجِرْوِ الْبَطْحَاءِ، وَوَلَدَتْ زَيْنَبُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَبِي الْعَاصِ عَلِيَّ بْنَ اَبِي الْعَاصِ وَاُمَامَةَ بِنْتَ اَبِي الْعَاصِ، وَتُوُفِّيَ اَبُو الْعَاصِ سَنَةَ اِحْدَى عَشْرَةَ فِي خِلَافَةِ اَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

✧✧ ابراہیم بن اسحاق حربی کہتے ہیں: ابوالعاص بن ربیع، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی کے شوہر ہیں، اور اپنی زوجہ کی خالہ کے بیٹے ہیں۔ ان کی والدہ "ہالہ بنت خویلد" ہیں جو کہ حضرت "خدیجہ رضی اللہ عنہا" کی بہن ہیں۔ حضرت ابوالعاص رضی اللہ عنہ کا اصل نام "مہشم" ہے۔ ان کا لقب "جرو البطحاء" تھا۔ حضرت زینب بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بطن سے ان کا ایک بیٹا "علی بن ابی العاص" پیدا ہوا، اور ایک لڑکی "امامہ بنت ابی العاص" پیدا ہوئی۔ حضرت ابوالعاص رضی اللہ عنہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں سن ۱۱ ہجری کو فوت ہوئے۔

6694 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا اَبُوْ زُرْعَةَ الدِّمَشْقِيُّ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ الْوَهْبِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: رَدَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْنَبَ عَلَى اَبِي الْعَاصِ بِالنِّكَاحِ الْاَوَّلِ، وَلَمْ يُحْدِثْ شَيْئًا هٰذَا اِسْنَادٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَقَدْ رُوِيَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَدَّهَا عَلَيْهِ بِنِكَاحٍ جَدِيْدٍ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)6694 – غير صحيح

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (ابوالعاص کے مسلمان ہونے کے بعد) تجدید نکاح کئے بغیر، نکاح اول کی بنیاد پر ہی حضرت زینب رضی اللہ عنہا کو ان کے پاس بھیج دیا۔

✿✿ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے۔ ایک روایت یہ بھی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تجدید نکاح کے بعد حضرت زینب رضی اللہ عنہا کو ابوالعاص کے ہاں بھیجا تھا۔

6695 – حَدَّثَنَاهُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِیْ اَبِی، ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنِیْ حُمَيْدُ بْنُ اَبِیْ رُوْمَانَ، عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ اَرْطَاةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهٖ، قَالَ: اَسْلَمَتْ زَيْنَبُ بِنْتُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ زَوْجِهَا اَبِی الْعَاصِ بِسَنَةٍ، ثُمَّ اَسْلَمَ اَبُو الْعَاصِ فَرَدَّهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنِكَاحٍ جَدِيْدٍ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6695 – هذا باطل ولعله أراد هاجرت قبله بسنة

✧✧ عمرو بن شعیب اپنے والد سے، وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں (فرماتے ہیں کہ) رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی، حضرت زینب اپنے شوہر ابوالعاص سے ایک سال پہلے اسلام لے آئی تھیں، ایک سال بعد ابوالعاص بھی مسلمان ہو گئے، تو نبی اکرم ﷺ نے تجدید نکاح کر کے ان کو ابوالعاص کے ساتھ بھیج دیا۔

ذِكْرُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ كَرِيْزٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت عبداللہ بن عامر بن کریز رضی اللہ عنہ کا ذکر

6696 – حَدَّثَنَا اَبُوْ زَكَرِيَّا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنْبَرِيُّ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ نَصْرٍ، ثَنَا الزُّبَيْرُ بْنُ بَكَّارٍ، قَالَ: عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَامِرِ بْنِ كَرِيْزِ بْنِ رَبِيْعَةَ بْنِ حَبِيْبِ بْنِ عَبْدِشَمْسِ بْنِ عَبْدِمَنَافٍ، وَاُمُّهُ دَجَاجَةُ بِنْتُ اَسْمَاءَ بْنِ الصَّلْتِ بْنِ حَبِيْبِ بْنِ جَارِيَةَ بْنِ هِلَالِ بْنِ حِزَامٍ اسْتَعْمَلَهُ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ عَلَى الْبَصْرَةِ وَعَزَلَ اَبَا مُوسَى الْاَشْعَرِيَّ، فَقَالَ اَبُوْ مُوسَى: قَدْ اَتَاكُمْ فَتًى مِنْ قُرَيْشٍ كَرِيْمُ الْاُمَّهَاتِ وَالْعَمَّاتِ وَالْخَالَاتِ، يَقُوْلُ بِالْمَالِ فِيْكُمْ هٰكَذَا وَهٰكَذَا اَوْ كَانَ كَثِيْرَ الْمَنَاقِبِ وَهُوَ الَّذِیْ افْتَتَحَ خُرَاسَانَ وَاَحْرَمَ مِنْ نَيْسَابُوْرَ شُكْرًا لِلّٰهِ تَعَالَى وَعَمِلَ السِّقَايَاتِ بِعَرَفَةَ

✧✧ زبیر بن بکار نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے ''عبداللہ بن عامر بن کریز بن ربیعہ بن حبیب بن عبدشمس بن عبدمناف'' ان کی والدہ ''دجاجہ بنت اسماء بن صلت بن حبیب بن جاریہ بن ہلال بن حزام'' ہیں۔ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے بصرہ سے حضرت ابوموسیٰ اشعری کو معزول کر کے ان کو وہاں کا عامل بنایا تھا۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے (اپنے معزولی کے حکم کے بعد) فرمایا تھا: اے لوگو! تمہارے پاس قریش کا ایسا جوان آیا ہے، جس کا ننھیال اور ددھیال سب شرفاء ہیں، مال سے ان کو دلچسپی نہیں ہے۔ بہت فضیلتوں کے مالک ہیں۔ یہ وہی شخص ہے جس نے خراسان کو فتح کیا اور نیشاپور سے احرام باندھا، عرفات میں حاجیوں کو پانی پلایا کرتے تھے۔

6697 – حَدَّثَنِیْ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ بَالَوَيْهِ، ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اِسْحَاقَ، ثَنَا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ، حَدَّثَنِیْ اَبِی، عَنْ جَدِّیْ مُصْعَبِ بْنِ ثَابِتِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ كَرِيْزٍ، وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَالِهٖ فَهُوَ شَهِيْدٌ

(التعليق – من تلخيص الذهبى)6697 – سكت عنه الذهبى فى التلخيص

قَالَ مُصْعَبٌ: وَذُكِرَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَامِرِ بْنِ كَرِيزٍ اُتِىَ بِهِ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ صَغِيرٌ، فَقَالَ: هٰذَا شَبَهُنَا وَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتْفُلُ عَلَيْهِ، وَيُعَوِّذُهُ فَجَعَلَ عَبْدُ اللّٰهِ يَتَسَوَّغُ رِيْقَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّهُ لَمَسْقِىٌّ فَكَانَ لَا يُعَالِجُ اَرْضًا اِلَّا ظَهَرَ لَهُ الْمَاءُ، وَلَهُ النِّبَاحُ الَّذِى يُقَالُ: بِنِبَاحِ عَامِرٍ، وَلَهُ الْجُحْفَةُ وَلَهُ بُسْتَانُ ابْنُ عَامِرٍ بِنَخْلِهِ عَلَى لَيْلَةٍ مِنْ مَكَّةَ، وَلَهُ آبَارٌ فِى الْاَرْضِ كَثِيْرَةٌ، وَكَانَ مُعَاوِيَةُ زَوَّجَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَامِرٍ ابْنَتَهُ هِنْدًا فَكَانَتْ هِنْدُ بِنْتُ مُعَاوِيَةَ اَبَرَّ شَىْءٍ بِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرٍ، وَاَنَّهَا جَاءَ تْهُ يَوْمًا بِالْمِرْآةِ وَالْمُشْطِ وَكَانَتْ تَتَوَلّٰى خِدْمَتَهُ بِنَفْسِهَا فَنَظَرَ فِى الْمِرْآةِ فَالْتَقَى وَجْهُهُ وَجْهَهَا فَرَاَى شَبَابَهَا وَجَمَالَهَا وَرَاَى الشَّيْبَ فِى لِحْيَتِهِ قَدْ اَلْحَقَهُ بِالشُّيُوخِ فَرَفَعَ رَاْسَهُ اِلَيْهَا، فَقَالَ: الْحَقِى بِاَبِيكِ، فَانْطَلَقَتْ حَتّٰى دَخَلَتْ عَلَى اَبِيْهَا فَاَخْبَرَتْهُ، فَقَالَ مُعَاوِيَةُ: وَهَلْ تُطَلَّقُ الْحُرَّةُ؟ فَقَالَتْ: مَا اَتَى مِنْ قِبَلِى، فَاَخْبَرَتْهُ خَبَرَهَا فَاَرْسَلَ اِلَيْهِ مُعَاوِيَةُ، فَقَالَ: اَكْرَمْتُكَ بِابْنَتِى، ثُمَّ رَدَدْتَهَا عَلَىَّ، فَقَالَ: اُخْبِرُكَ عَنْ ذَاكَ اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى مَنَّ عَلَىَّ بِفَضْلِهِ وَجَعَلَنِىْ كَرِيمًا، وَلَا اُحِبُّ اِلَّا كَرِيمًا لَا اُحِبُّ اَنْ يَتَفَضَّلَ عَلَىَّ اَحَدٌ، وَاِنَّ ابْنَتَكَ اَعْجَزَتْنِىْ بِمُكَافَاتِهَا لَحُسْنِ صُحْبَتِهَا، فَنَظَرْتُ فَاِذَا اَنَا شَيْخٌ وَهِىَ شَابَّةٌ لَا اَزِيدُهَا مَالًا وَلَا شَرَفًا اِلٰى شَرَفِهَا، فَرَاَيْتُ اَنْ اَرُدَّهَا اِلَيْكَ لِتُزَوِّجَهَا فَتًى مِنْ فِتْيَانِكَ. كَاَنَّ وَجْهَهُ وَرَقَةُ مُصْحَفٍ

✧✧ عبداللہ بن عامر بن کریز اور حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنے مال کی حفاظت کرتے ہوئے مارا جائے وہ شہید ہے۔

اسی اسناد کے ہمراہ مصعب نے بیان کیا ہے کہ عبداللہ بن عامر بن کریز رضی اللہ عنہ کو بچپن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پیش کیا گیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ تو ہمارے ہی جیسا ہے، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا لعاب دہن ان کے جسم پر مل کر دعا فرمائی۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا لعاب دہن مبارک چاٹ لیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ پانی کی جگہ ہے۔ چنانچہ وہ کسی بھی جگہ کھدائی کرتے، وہاں سے پانی نکل آتا، ان کی بہت بھاری آواز تھی، (لوگ ان کی آواز کی مثال دیا کرتے تھے) ''نباح عامر'' مشہور تھی۔ ان کا اپنا حوض تھا، مکہ کے راستے میں ان کا ایک کھجوروں کا باغ تھا، ان کے بہت سارے کنویں تھے۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے اپنی بیٹی ہند ان کے نکاح میں دی تھی، ہند بنت معاویہ، حضرت عبداللہ بن عامر کی بہت خدمت کیا کرتی تھیں۔ ایک دن ہند بنت معاویہ ان کے لئے کنگھا، شیشہ لائیں، آپ بذات خود ان کی خدمت کیا کرتی تھیں۔ حضرت عبداللہ بن عامر نے شیشہ میں دیکھا تو شیشے میں انہوں نے ایک ہی نظر میں اپنا اور ہند بنت معاویہ کا چہرہ دیکھا، انہوں نے اس دن ہند کے چہرے پر جوانی دیکھی، ان کا حسن و جمال دیکھا اور اپنی داڑھی میں سفید بال دیکھے جس نے ان کو بوڑھوں میں شامل کر دیا تھا۔ حضرت عبداللہ نے ہند کی جانب دیکھا اور اس سے کہا: تم اپنے والد کے پاس چلی جاؤ، وہ اپنے والد کے پاس چلی گئیں، اور ان کو عبداللہ بن عامر کی ساری بات سنائی۔ حضرت معاویہ نے کہا: کیا حرہ کو طلاق دے دی

گئی ہے؟ انہوں نے کہا: وہ کبھی میرے قریب آئے ہی نہیں۔ پھر سارا ماجرا سنایا، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان کی جانب پیغام بھیجا کہ میں نے اپنی بیٹی تمہارے نکاح میں دے کر تمہاری عزت کی ہے اور تم نے اس کو واپس بھیج دیا؟ انہوں نے کہا: میں تمہیں اس کی حقیقتِ حال سناتا ہوں، (بات دراصل یہ ہے کہ) اللہ تعالیٰ نے مجھ پر بہت فضل کیا، مجھے عزت بخشی، اور میں باعزت ہی کو پسند کرتا ہوں، مجھے اچھا نہیں لگتا کہ کوئی مجھ پر اپنی فضیلت جتائے، تمہاری بیٹی نے اپنے حسنِ صحبت اور اندازِ خدمت سے مجھے عاجز کر دیا۔ میں نے اس کو دیکھا، یہ نوجوان ہے اور میں بوڑھا ہوں، میں اس کی شرافت پر اب مزید شرافت اور مال کا اضافہ نہیں کرنا چاہتا ہوں۔ میں نے سوچا کہ میں اس کو آپ کی طرف واپس بھیج دوں تاکہ آپ اس کے کسی ہم عمر نوجوان کے ساتھ اس کی شادی کر دیں۔ ان کا چہرہ قرآن کریم کے اوراق کی مانند چمکتا تھا۔

ذِكْرُ هِنْدٍ وَهَالَةَ ابْنَيْ اَبِيْ هَالَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

ابو ہالہ کے دو بیٹوں ہند اور ہالہ رضی اللہ عنہما کا ذکر

6698 - حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِالْجَبَّارِ، ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ، قَالَ: هِنْدُ بْنُ اَبِيْ هَالَةَ بِنْتِ مَالِكٍ اَحَدُ بَنِيْ اُسَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ تَمِيمٍ حَلِيفُ بَنِيْ عَبْدِالدَّارِ وَهُوَ ابْنُ خَدِيْجَةَ

✧✧ ابن اسحاق نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے "ہند بن ابی ہالہ بنت مالک"۔ آپ بنو اسید بن عمرو بن تمیم میں سے تھے، بنو عبدالدار کے حلیف تھے، آپ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بیٹے ہیں۔

6699 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ مُحَمَّدٍ الْمُزَنِيُّ، ثَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَّامٍ، ثَنَا اَبُوْ عُبَيْدَةَ، قَالَ: اَبُوْ هَالَةَ زَوْجُ خَدِيْجَةَ، اسْمُهُ هِنْدُ بْنُ النَّبَّاشِ بْنِ زُرَارَةَ وَابْنَاهُ هِنْدٌ وَهَالَةُ شَهِدَ هِنْدٌ اُحُدًا

✧✧ ابوعبیدہ فرماتے ہیں: ابو ہالہ حضرت خدیجہ کے شوہر تھے، ان کا نام "نباش بن زرارہ" ہے۔ ان کے دونوں بیٹے ہند اور ہالہ رضی اللہ عنہما جنگ احد میں شریک ہوئے۔

6700 - حَدَّثَنَا الشَّيْخُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِالْعَزِيزِ، ثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ، ثَنَا جُمَيْعُ بْنُ عُمَرَ الْعِجْلِيُّ، حَدَّثَنِيْ رَجُلٌ، عَنْ اَبِيْ هَالَةَ التَّمِيمِيِّ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَاَلْتُ خَالِي هِنْدَ بْنَ اَبِيْ هَالَةَ التَّمِيمِيَّ وَكَانَ وَصَّافًا عَنْ حِلْيَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرُ الْحَدِيْثِ بِطُولِهِ

✧✧ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: میرے ماموں ہند بن ابی ہالہ رضی اللہ عنہ بڑے احسن انداز میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سراپا بیان کیا کرتے تھے، میں نے ان سے پوچھا:۔۔۔اس کے بعد پوری مفصل حدیث بیان کی۔

6701 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ الْبَغْدَادِيُّ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ تَمِيمٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ هَالَةَ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّهُ دَخَلَ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ رَاقِدٌ فَاسْتَيْقَظَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضَمَّ هَالَةَ اِلَى صَدْرِهِ وَقَالَ": هَالَةُ هَالَةُ هَالَةُ " كَاَنَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُرَّ بِهِ لِقَرَابَتِهِ مِنْ خَدِيْجَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا

✧✧ زید بن ہالہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس گئے، اس وقت حضور ﷺ آرام فرما رہے تھے، (ان کے آنے پر) رسول اللہ ﷺ بیدار ہوئے اور اٹھ کر حضرت ہالہ رضی اللہ عنہ کو اپنے سینے سے لگالیا، اور کہنے لگے: ہالہ، ہالہ، ہالہ۔ آپ ان سے مل کر بہت خوش ہوئے کیونکہ وہ اُمّ المومنین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے قریبی (رشتہ دار) تھے۔

ذِكْرُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ زَمْعَةَ بْنِ الْاَسْوَدِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

حضرت عبداللہ بن زمعہ بن اسود رضی اللہ عنہ کا ذکر

6702 – حَدَّثَنِيْ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ بَالَوَيْهِ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَرْبِيُّ، ثَنَا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الزُّبَيْرِيُّ، قَالَ: عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَمْعَةَ بْنِ الْاَسْوَدِ بْنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ اَسَدِ بْنِ عَبْدِالْعُزّٰى بْنِ قُصَيٍّ، وَاُمُّهُ قُرَيْبَةُ بِنْتُ اَبِيْ اُمَيَّةَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ مَخْزُومٍ، وَاُمُّهَا عَاتِكَةُ بِنْتُ عَبْدِالْمُطَّلِبِ

✧✧ مصعب بن عبداللہ زبیری نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے ''عبداللہ بن زمعہ بن اسود بن مطلب بن اسد بن عبدالعزیٰ بن قصی'' ان کی والدہ ''قریبہ بنت امیہ بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم'' ہیں۔ اور ان (قریبہ) کی والدہ ''عاتکہ بنت عبدالمطلب'' ہیں۔

6703 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِالْجَبَّارِ، ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ، حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ زَمْعَةَ بْنِ الْاَسْوَدِ بْنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ اَسَدٍ، قَالَ: لَمَّا اسْتُعِزَّ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاَنَا عِنْدَهُ فِي نَفَرٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ دَعَا بِلَالٌ اِلَى الصَّلَاةِ، فَقَالَ: مُرُوا مَنْ يُصَلِّي بِالنَّاسِ فَخَرَجْتُ فَاِذَا عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي النَّاسِ وَكَانَ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ غَائِبًا فَقُلْتُ: يَا عُمَرُ، قُمْ فَصَلِّ بِالنَّاسِ فَقَامَ، فَلَمَّا كَبَّرَ سَمِعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَوْتَهُ، وَكَانَ عُمَرُ رَجُلًا جَهِيرًا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَاَيْنَ اَبُوْ بَكْرٍ يَاْبَى اللّٰهُ وَالْمُسْلِمُوْنَ ذٰلِكَ فَبَعَثَ اِلٰى اَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَجَاءَ بَعْدَ اَنْ صَلّٰى عُمَرُ تِلْكَ الصَّلَاةَ فَصَلّٰى بِالنَّاسِ، قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَمْعَةَ، فَقَالَ عُمَرُ: وَيْحَكَ مَاذَا صَنَعْتَ بِيْ يَا ابْنَ زَمْعَةَ؟ وَاللّٰهِ مَا ظَنَنْتُ حِيْنَ اَمَرْتَنِيْ اِلَّا، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِذٰلِكَ، وَلَوْلَا ذٰلِكَ مَا صَلَّيْتُ بِالنَّاسِ، قُلْتُ: وَاللّٰهِ مَا اَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلٰكِنْ حِيْنَ لَمْ اَرَ اَبَا بَكْرٍ رَاَيْتُكَ اَحَقَّ مَنْ حَضَرَ بِالصَّلَاةِ بِالنَّاسِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)6703 – سكت عنه الذهبي في التلخيص

✧✧ عبداللہ بن زمعہ بن اسود بن مطلب بن اسد فرماتے ہیں: جب رسول اللہ ﷺ زیادہ علیل ہوئے، تو میں مسلمانوں کی ایک جماعت کے ہمراہ میں حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا، حضرت بلال نے اذان دی، حضور ﷺ نے فرمایا: کسی کو کہہ دو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائے، آپ فرماتے ہیں: میں وہاں سے نکلا، میں نے دیکھا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ لوگوں میں

موجود تھے جبکہ حضرت ابوبکرصدیق رضی اللہ عنہ موجود نہ تھے، میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے عرض کی: اے عمر! آپ لوگوں کو نماز پڑھادیجئے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نماز پڑھانے کے لئے کھڑے ہوگئے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی آواز نسبتاً بلند تھی، جب انہوں نے تکبیر تحریمہ کہی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ان کی آواز سنی، تو پوچھا: ابوبکر کہاں ہے؟ اللہ تعالیٰ اور مسلمان اس بات کو پسند نہیں کرتے (کہ ابوبکر کے ہوتے ہوئے کوئی دوسرا نماز پڑھائے) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بلوایا، جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ حاضر بارگاہ ہوئے تو اس وقت تک حضرت نماز پڑھا چکے تھے، آپ نے آ کر لوگوں کو (دوبارہ) نماز پڑھائی۔ حضرت عبداللہ بن زمعہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے کہا: تو ہلاک ہو جائے، اے ابن زمعہ! تو نے میرے ساتھ یہ کیا کیا؟ خدا کی قسم! جب تم نے مجھے کہا: تو میں یہی سمجھا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے نماز پڑھانے کا حکم دیا ہے، اگر مجھے پتا ہوتا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم نہیں دیا تو میں نماز نہ پڑھاتا، میں نے کہا: اللہ کی قسم! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم نہیں دیا تھا، لیکن میں نے جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو نہ دیکھا، اور حاضرین میں مجھے آپ ہی نماز پڑھانے کے زیادہ اہل نظر آئے، تو میں نے آپ کو کہہ دیا۔

❁❁ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

ذِكْرُ اَبِىْ اُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ کا ذکر

6704 – اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الثَّقَفِيُّ، ثَنَا مُوسَى بْنُ زَكَرِيَّا، ثَنَا خَلِيفَةُ بْنُ خَيَّاطٍ، قَالَ: " اَبُوْ اُمَامَةَ صُدَيُّ بْنُ عَجْلَانَ بْنِ وَهْبِ بْنِ عَرِيبِ بْنِ وَهْبِ بْنِ رَبَاحِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ وَهْبِ بْنِ مَعْنِ بْنِ مَالِكِ بْنِ اَعْصَرَ بْنِ سَعْدِ بْنِ قَيْسِ عَيْلَانَ بْنِ مُضَرَ نَزَلَ الشَّامَ، قَالَ خَلِيفَةُ: " نَسَبُهُ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ قَرِيبٍ الْاَصْمَعِيُّ، قَالَ: وَبَاهِلَةُ هِيَ امْرَاَةُ مَعْنِ بْنِ مَالِكِ بْنِ اَعْصَرَ بْنِ سَعْدِ بْنِ قَيْسِ عَيْلَانَ، وَلَدُهَا يُنْسَبُوْنَ اِلَيْهَا وَهِيَ بَاهِلَةُ بِنْتُ سَعْدِ الْعَشِيرَةِ بْنِ مَالِكِ بْنِ اُدَدَ بْنِ زَيْدِ بْنِ يَشْجُبَ بْنِ يُعْرِبَ بْنِ قَحْطَانَ " قَالَ شَبَّابُ بْنُ خَيَّاطٍ: وَمَاتَ اَبُوْ اُمَامَةَ سَنَةَ سِتٍّ وَثَمَانِيْنَ

✧✧ خلیفہ بن خیاط نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے "ابوامامہ صدی بن عجلان بن وہب بن عریب بن وہب بن رباح بن حارث بن وہب بن معن بن مالک بن اعصر بن سعد بن قیس عیلان بن نضر" آپ شام میں قیام پذیر رہے۔ خلیفہ کہتے ہیں: عبدالملک بن قریب اصمعی نے ان کا نسب بیان کرتے ہوئے کہا ہے: "باہلہ" معن بن مالک بن اعصر بن سعد بن قیس عیلان کی بیوی ہے۔ باہلہ کی اولاد اسی کی جانب منسوب ہوتی ہے، یہ "باہلہ بنت سعد العشیرہ بن مالک بن ادد بن زید بن یشجب بن یعرب بن قحطان" ہے۔

شباب بن خیاط کہتے ہیں: حضرت ابوامامہ ۸۶ ہجری کو فوت ہوئے۔

6705 – حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذِ الْعَدْلُ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَمَةَ بْنِ عَيَّاشٍ الْعَامِرِيُّ، ثَنَا صَدَقَةُ بْنُ هُرْمُزَ، عَنْ اَبِىْ غَالِبٍ، عَنْ اَبِىْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: بَعَثَنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلٰى

قَوْمِي اَدْعُوهُمْ اِلَى اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى، وَاَعْرِضُ عَلَيْهِمْ شَرَائِعَ الْاِسْلَامِ، فَاَتَيْتُهُمْ وَقَدْ سَقُوا اِبِلَهُمْ، وَاحْلَبُوهَا، وَشَرِبُوا فَلَمَّا رَاَوْنِي، قَالُوا: مَرْحَبًا بِالصُّدَيِّ بْنِ عَجْلَانَ، ثُمَّ قَالُوا: بَلَغَنَا اَنَّكَ صَبَوْتَ اِلَى هٰذَا الرَّجُلِ قُلْتُ: لَا وَلٰكِنْ آمَنْتُ بِاللّٰهِ وَبِرَسُولِهِ، وَبَعَثَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَيْكُمْ اَعْرِضُ عَلَيْكُمُ الْاِسْلَامَ وَشَرَائِعَهُ، فَبَيْنَا نَحْنُ كَذٰلِكَ اِذْ جَاءُوا بِقَصْعَةٍ دَمٍ فَوَضَعُوهَا، وَاجْتَمَعُوا عَلَيْهَا يَاْكُلُوهَا فَقَالُوا: هَلُمَّ يَا صُدَيُّ، فَقُلْتُ: وَيْحَكُمْ اِنَّمَا اَتَيْتُكُمْ مِنْ عِنْدِ مَنْ يُحَرِّمُ هٰذَا عَلَيْكُمْ بِمَا اَنْزَلَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ، قَالُوا: وَمَا ذَاكَ؟ قُلْتُ: " نَزَلَتْ عَلَيْهِ هٰذِهِ الْآيَةُ (حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِيرِ) (المائدة: 3) اِلَى قَوْلِهِ (اِلَّا مَا ذَكَّيْتُمْ) (المائدة: 3) فَجَعَلْتُ اَدْعُوهُمْ اِلَى الْاِسْلَامِ وَيَاْبَوْنَ فَقُلْتُ لَهُمْ: وَيْحَكُمْ ايْتُونِي بِشَيْءٍ مِنْ مَاءٍ، فَاِنِّي شَدِيدُ الْعَطَشِ، قَالُوا: لَا، وَلٰكِنْ نَدَعُكَ تَمُوتُ عَطَشًا، قَالَ: فَاعْتَمَمْتُ وَضَرَبْتُ رَاْسِي فِي الْعِمَامَةِ، وَنِمْتُ فِي الرَّمْضَاءِ فِي حَرٍّ شَدِيدٍ، فَاَتَانِي آتٍ فِي مَنَامِي بِقَدَحِ زُجَاجٍ لَمْ يَرَ النَّاسُ اَحْسَنَ مِنْهُ وَفِيهِ شَرَابٌ لَمْ يَرَ النَّاسُ اَلَذَّ مِنْهُ فَاَمْكَنَنِي مِنْهَا، فَشَرِبْتُهَا فَحَيْثُ فَرَغْتُ مِنْ شَرَابِي اسْتَيْقَظْتُ وَلَا، وَاللّٰهِ مَا عَطِشْتُ، وَلَا عَرَفْتُ عَطَشًا بَعْدَ تِلْكَ الشَّرْبَةِ فَسَمِعْتُهُمْ يَقُولُونَ: اَتَاكُمْ رَجُلٌ مِنْ سُرَاةِ قَوْمِكُمْ فَلَمْ تَمْجَعُوهُ بِمَذْقَةٍ فَاَتَوْنِي بِمَذِيقَتِهِمْ فَقُلْتُ: لَا حَاجَةَ لِي فِيهَا اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى اَطْعَمَنِي وَسَقَانِي فَاَرَيْتُهُمْ بَطْنِي فَاَسْلَمُوا عَنْ آخِرِهِمْ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6705 – صدقة بن هرمز ضعفه ابن معين

✧✧ حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ایک قوم کی جانب اللہ تعالیٰ کے دین اور شریعت مطہرہ کے احکام کی تبلیغ کے لئے بھیجا، میں ان کے پاس آیا، انہوں نے اپنے اونٹوں کو پانی سے سیراب کیا، ان کا دودھ دوہا اور پیا، جب انہوں نے مجھے دیکھا تو مجھے خوش آمدید کہا، پھر کہنے لگے: ہمیں پتا چلا ہے کہ تم اُس آدمی کے پیچھے لگ کر صابی ہو چکے ہو؟ میں نے کہا: نہیں، بلکہ میں تو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لایا ہوں۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کا دین اور اس کی شریعت کے احکام سکھانے کے لئے بھیجا ہے، اسی دوران وہ لوگ خون کا بھرا ہوا پیالہ لائے، اور اپنے سامنے رکھ لیا، سب لوگ اس پر جمع ہو گئے اور کھانے لگے۔ انہوں نے مجھے بھی صلح ماری، میں نے کہا: تم ہلاک ہو جاؤ، میں ایسی ہستی کی طرف سے تمہارے پاس آیا ہوں جو خون کو حرام قرار دیتے ہیں اور یہ حکم ان کو اس چیز میں ملا ہے جو ان پر اللہ تعالیٰ کی طرف اتاری گئی ہے۔ انہوں نے کہا: وہ کیا حکم ہے؟ میں نے کہا: ان پر یہ آیت نازل ہوئی ہے:

حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِيرِ وَمَآ اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ وَالْمُنْخَنِقَةُ وَالْمَوْقُوذَةُ وَالْمُتَرَدِّيَةُ وَالنَّطِيحَةُ وَمَآ اَكَلَ السَّبُعُ اِلَّا مَا ذَكَّيْتُمْ

''تم پر حرام ہے مُردار اور خون اور سور کا گوشت اور وہ جس کے ذبح میں غیر خدا کا نام پکارا گیا اور وہ جو گلہ گھونٹنے

6705: الآحاد والمثاني لابن ابي عاصم - ذكر ابي امامة الباهلي الصدى بن عجلان رضي الله عنه' حديث: 1113' المعجم الكبير للطبراني - باب الصاد' من روى - ابو غالب صاحب المحجن ' حديث: 7957

سے مرے اور بے دھار کی چیز سے مارا ہوا اور جو گر کر مرا اور جسے کسی جانور نے سینگ مارا اور جسے کوئی درندہ کھا گیا مگر جنہیں تم ذبح کرلو' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

میں ان کو اسلام کی دعوت دینے لگا،لیکن وہ مسلسل انکار کرتے رہے، میں نے ان سے کہا: تمہارے لئے ہلاکت ہو،تم مجھے کوئی پانی وغیرہ پلاؤ، مجھے بہت سخت پیاس لگی ہے، انہوں نے کہا: جی نہیں۔ بلکہ ہم تمہیں چھوڑ دیتے ہیں تو پیاس سے مرجائے گا۔ آپ فرماتے ہیں: میں نے عمامہ باندھا اور اپنا پورا سر عمامے میں چھپا کر سخت گرمی میں دھوپ میں سونے کے لئے لیٹ گیا،خواب میں کوئی شخص آیا،اس کے ہاتھ میں شیشے کا پیالہ تھا،کبھی کسی نے اس سے زیادہ خوبصورت پیالہ نہیں دیکھا ہوگا، اس پیالے میں شربت تھا،کبھی کسی نے اس سے زیادہ لذیذ مشروب نہیں چکھا ہوگا، اس نے وہ پیالہ مجھے دیا، میں نے وہ پی لیا، جب میں پینے سے فارغ ہوا تو میری آنکھ کھل گئی، اللہ کی قسم !اب مجھے ذرا بھی پیاس کا احساس نہیں تھا، اور اس کے بعد کبھی بھی مجھے پیاس نہیں لگی۔ میں نے ان کو باتیں کرتے ہوئے سنا وہ کہہ رہے تھے: تمہارے پاس تمہاری قوم کا ایک مسافر آیا ہے اور تم نے تم نے اس کو پینے کے لئے کچھ نہیں دیا،کم ازکم اس کو پانی ملا دودھ تو پلادو، میں نے کہا: مجھے اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے، بے شک اللہ تبارک وتعالیٰ نے مجھے کھلا بھی دیا ہے اور پلا بھی دیا ہے، میں نے ان کو اپنا پیٹ دکھایا۔ یہ دیکھتے ہی سب کے سب مسلمان ہو گئے۔

ذِكْرُ مُعَاوِيَةَ بْنِ حَيْدَةَ الْقُشَيْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت معاویہ بن حیدہ قشیری رضی اللہ عنہ کا ذکر

6706 - اَخْبَرَنِيْ اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا مُوسَى بْنُ زَكَرِيَّا، ثَنَا خَلِيفَةُ بْنُ خَيَّاطٍ، قَالَ: مُعَاوِيَةُ بْنُ حَيْدَةَ بْنِ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُشَيْرِ بْنِ كَعْبِ بْنِ رَبِيعَةَ بْنِ عَامِرٍ نَسَبُهُ اِلٰى عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْجَارُوْدِ

✧✧ خلیفہ بن خیاط نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے ''معاویہ بن حیدہ بن معاویہ بن قشیر بن کعب بن ربیعہ بن عامر'' انہوں نے ان کو عبداللہ بن جارود سے منسوب کیا ہے۔

6707 - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ دَارِمٍ الْحَافِظُ، بِالْكُوْفَةِ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ شَبِيْبٍ، ثَنَا بِشْرُ بْنُ آدَمَ، حَدَّثَنِيْ اَزْهَرُ بْنُ سَعْدٍ، ثَنَا ابْنُ عَوْنٍ، عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ مُعَاوِيَةَ بْنِ حَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، مَنْ اَبَرُّ؟ قَالَ: اُمُّكَ وَذَكَرَ الْحَدِيْثَ، لَمْ نَكْتُبْهُ مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ بَهْزٍ اِلَّا عَنْهُ

✧✧ حضرت معاویہ بن حیدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے حسن سلوک کا سب سے زیادہ حقدار کون ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تیری والدہ۔ اس کے بعد پوری حدیث بیان کی۔ میں نے ابن عون کی بہز سے روایت کردہ حدیث فقط ان کے والد حکیم کے حوالے سے ہی بیان کی ہے۔

ذِكْرُ مَالِكِ بْنِ حَيْدَةَ اَخِي مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے بھائی حضرت مالک بن حیدہ رضی اللہ عنہ کا ذکر

6708 - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ سَلْمَانَ الْفَقِيهُ بِبَغْدَادَ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُكْرَمٍ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ، ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي قَزَعَةَ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ مُعَاوِيَةَ بْنِ حَيْدَةَ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّهُ قَالَ لِاَخِيهِ مَالِكِ بْنِ حَيْدَةَ: انْطَلِقْ بِنَا اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاِنَّهُ يَعْرِفُكَ وَلَا يَعْرِفُنِي فَقَدْ حَبَسَ نَاسًا مِنْ جِيرَانِي، فَاَتَيْنَاهُ وَقَالَ مَالِكُ بْنُ حَيْدَةَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنِّي قَدْ اَسْلَمْتُ وَاَسْلَمَ جِيرَانِي، فَخَلِّ عَنْهُمْ فَلَمْ يُجِبْهُ، ثُمَّ عَادَ فَلَمْ يُجِبْهُ فَقَامَ مُتَسَخِّطًا، فَقَالَ: لَئِنْ فَعَلْتُ ذَاكَ اِنَّهُمْ يَزْعُمُونَ اَنَّكَ تَدْعُو اِلَى الْاَمْرِ، وَتُخَالِفُ اِلَى غَيْرِهِ فَجَعَلْتُ اَزْجُرُهُ، وَاَنْهَاهُ، فَقَالَ: مَا يَقُوْلُ؟ قَالُوا: اِنَّهُ يَقُوْلُ كَذَا وَكَذَا، فَقَالَ: اِنْ فَعَلْتُ ذَاكَ فَاِنَّ ذَاكَ عَلَيَّ مَا عَلَيْهِمْ مِنْهُ شَيْءٌ دَعْ لَهُ جِيرَانِهِ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6708 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حکیم بن معاویہ بن حیدہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنے بھائی مالک بن حیدہ سے کہا: تم میرے ساتھ رسول اللہ ﷺ کے پاس چلو، کیونکہ وہ تمہیں پہچانتے ہیں، مجھے نہیں پہچانتے، انہوں نے میرے کچھ پڑوسیوں کو گرفتار کرلیا ہوا ہے۔ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس چلے آئے، مالک بن حیدہ نے کہا: یارسول اللہ ﷺ میں بھی اسلام لا چکا ہوں اور میرے پڑوسی بھی مسلمان ہو چکے ہیں، اس لئے آپ ان کو رہا کر دیجئے، آپ ﷺ نے ان کو کوئی جواب نہ دیا، مالک نے دوبارہ کہا، حضور ﷺ نے پھر کوئی جواب نہ دیا، وہ غصے میں بھر کر کھڑا ہوا اور کہنے لگا: اگر تم اسی طرح کرو گے تو وہ سمجھیں گے کہ تم جس چیز کا دوسروں کو حکم دیتے ہو، خود اسی حکم کی خلاف ورزی کرتے ہو، میں اس کو ڈانٹنے لگ گیا اور اس کو ایسی باتیں کرنے سے روکنے لگ گیا۔ حضور ﷺ نے فرمایا: یہ کیا کہہ رہے ہیں؟ لوگوں نے بتایا کہ یہ فلاں فلاں باتیں کر رہا ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا: میں جو کچھ کر رہا ہوں، اس کا وبال میرے اوپر ہوگا، اس سے ان کا تو کوئی نقصان نہیں ہے، اس کے پڑوسیوں کو چھوڑ دو۔

ذِكْرُ مِخْمَرِ بْنِ حَيْدَةَ أخوهُمُ الثَّالِثُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

ان کے تیسرے بھائی حضرت مخمر بن حیدہ رضی اللہ عنہ کا ذکر

6709 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذٍ الْعَدْلُ، ثَنَا عُبَيْدُ بْنُ شَرِيكٍ، ثَنَا اَبُو الْجُمَاهِرِ، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ بَشِيرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ مُعَاوِيَةَ، عَنْ عَمِّهِ مِخْمَرِ بْنِ حَيْدَةَ، قَالَ: قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنِّي اَغِيبُ اَشْهُرًا عَنِ الْمَاءِ، وَمَعِي اَهْلِي اَفَاُصِيبُ مِنْهُمْ؟ قَالَ: نَعَمْ، وَاِنْ غِبْتَ عِشْرِينَ سَنَةً

6709:الآحاد والمثانی لابن ابی عاصم - مخمر بن معاوية رضی الله عنه' حديث: 1332'المعجم الكبير للطبرانی - بقية الميم' من اسمه مخمر - مخمر بن حيدة القشيری' حديث: 17589

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6709 – سکت عنه الذهبی فی التلخیص

✧✧ حضرت محمر بن حیدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں کئی کئی مہینے پانی والے علاقے سے بہت دور رہتا ہوں جبکہ میری بیوی میرے ہمراہ ہوتی ہے، کیا میں اس سے ہمبستری کرسکتا ہوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں۔ اگرچہ تم ۲۰ سال پانی سے دور رہو۔ (تب بھی ہمبستری کرسکتے ہو اور غسل کے لئے تیمم کرلیا کرو)

تَسْمِيَةُ اَزْوَاجِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَالْإِسْلَامِ، الْاَبْكَارِ وَالثَّيِّبَاتِ، وَذِكْرُ مَنْ كُنَّ وَعَدَدِهِنَّ، وَمَنْ وُلِدَتْ مِنْهُنَّ وَمَنْ دَخَلَ بِهَا مِنْهُنَّ وَمَنْ طُلِّقَتْ مِنْهُنَّ قَبْلَ اَنْ يَدْخُلَ بِهَا فَمَاتَتْ وَمَنْ طَلَّقَ بَعْدَمَا دَخَلَ بِهَا فَمَاتَتْ وَمَنْ طَلَّقَهَا ثُمَّ رَاجَعَهَا وَمَنْ مَاتَتْ عِنْدَهُ وَمَنْ تَزَوَّجَ مِنْهُنَّ بِالْمَدِيْنَةِ وَبِغَيْرِ ذٰلِكَ مِنَ الْبُلْدَانِ وَمَنْ تَزَوَّجَ مِنْ بُطُوْنِ قُرَيْشٍ وَمِنْ حُلَفَاءِ قُرَيْشٍ وَمِنْ سَائِرِ قَبَائِلِ الْعَرَبِ وَمِنْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ وَمِنْ سَبَايَا الْعَرَبِ، وَمَنْ خَطَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَتَزَوَّجْهَا، وَاَوْقَاتِ تَزْوِيْجِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِيَّاهُنَّ كَيْفَ كَانَ وَمَنْ بَقِيَتْ مِنْهُنَّ عِنْدَهُ حَتّٰى تُوُفِّيَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَمَنِ اتَّخَذَ مِنْ سَرَارِيْ الْعَجَمِ

اس باب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کا بیان ہوگا۔

(جس کے ضمن میں درج ذیل موضوع زیر بحث آئیں گے)

- قبل اسلام کتنی اور کون کون سی ازواج تھیں اور بعد اسلام کتنی اور کون کون سی تھیں؟
- کنواری کتنی اور کون کون سی تھیں اور دوسری شادی والی کتنی اور کون کون سی تھیں؟
- آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج کی کل تعداد کتنی تھی؟
- آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کے اسماء گرامی کیا کیا تھے؟
- کس کس زوجہ کے بطن سے کتنی اولادیں ہوئیں؟
- کن کن ازواج سے مدینہ منورہ میں شادی ہوئی اور کن کن سے دیگر علاقوں میں ہوئی؟
- قریش خاندان سے کتنی ازواج کا تعلق تھا؟
- قریش کے حلیف قبائل سے کتنی ازواج کا تعلق تھا؟
- دیگر عرب سے تعلق رکھنے والی کون کون سی ازواج تھیں؟
- بنی اسرائیل میں سے کون کون تھیں؟
- عرب کنیزوں میں سے کون تھیں؟
- کون کون سی عورتیں ایسی ہیں جن کو پیغام نکاح تو بھیجا تھا مگر نکاح کی نوبت نہیں آئی؟
- ان ازواج کے ساتھ نکاح کے اوقات کیا کیا تھے؟

○ رسول اللہ ﷺ کے ظاہری وصال تک آپ کے ساتھ کون کون رہیں؟

○ عجمی کنیزوں میں سے کون کون تھیں؟

6710 - حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثنا اَبُوْ اُمَامَةَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اُسَامَةَ الْحَلَبِيُّ، بِحَلَبَ، ثنا حَجَّاجُ بْنُ اَبِيْ مَنِيعٍ، عَنْ جَدِّهِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ زِيَادٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: تَزَوَّجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ امْرَاَةً عَرَبِيَّاتٍ مُحْصَنَاتٍ تَابَعَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ، عَلَى ذَلِكَ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6710 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ زہری کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے عرب کی دس ایسی خواتین سے شادی کی جن کی حضور ﷺ کے ساتھ دوسری شادی تھی۔

✿✿ عبداللہ بن محمد بن عقیل سے بھی یہ حدیث مروی ہے۔(جیسا کہ درج ذیل ہے)

6711 - اَخْبَرَنَاهُ اَبُوْ بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْفَقِيهُ بِبَغْدَادَ، ثنا هِلَالُ بْنُ الْعَلَاءِ الرَّقِّيُّ، ثنا اَبِي، ثنا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو الرَّقِّيُّ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ، قَالَ: تَزَوَّجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ امْرَاَةً قَدْ خَالَفَهُمَا فِي ذَلِكَ قَتَادَةُ بْنُ دِعَامَةَ وَغَيْرُهُ مِنَ الْاَئِمَّةِ، اَمَّا قَوْلُ قَتَادَةَ فِيهِ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6711 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ عبداللہ بن محمد بن عقیل فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے دس عورتوں سے شادی کی۔ اس عدد میں قتادہ اور دیگر کئی ائمہ نے مذکورہ دونوں راویوں کی مخالفت کی ہے۔

قتادہ کا قول یہ ہے

6712 - فَحَدَّثَنَاهُ اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ نَصْرٍ الْإِمَامُ الْمَرْوَزِيُّ، ثنا اَبُو الْاَشْعَثِ اَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ، ثنا زُهَيْرُ بْنُ الْعَلَاءِ، ثنا سَعِيدُ بْنُ اَبِيْ عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: تَزَوَّجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسَ عَشْرَةَ امْرَاَةً، سِتٌّ مِنْهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ، وَوَاحِدَةٌ مِنْ حُلَفَاءِ قُرَيْشٍ، وَسَبْعَةٌ مِنْ نِسَاءِ الْعَرَبِ، وَوَاحِدَةٌ مِنْ بَنِي اِسْرَائِيلَ، وَلَمْ يَتَزَوَّجْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ غَيْرَ وَاحِدَةٍ وَقَدْ خَالَفَهُمْ اَبُوعُبَيْدَةَ مَعْمَرُ بْنُ الْمُثَنَّى، وَقَوْلُهُ رَحِمَهُ اللّٰهُ فِيهِ اَقْرَبُ اِلَى الصَّوَابِ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6712 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت قتادہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ۱۵ عورتوں سے شادی کی ہے۔ ان میں سے ۶ کا تعلق قریش سے ہے، ایک قریش کے حلیف قبیلے سے ہے، اور ۷ خواتین دیگر اہل عرب سے ہیں، اور ایک بنی اسرائیل سے تعلق رکھتی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے جاہلیت میں صرف ایک ہی شادی کی تھی۔

ابوعبیدہ معمر بن مثنی نے ان کی مخالفت کی (مصنف کے نزدیک) ان کا قول زیادہ بہتر اور درستگی کے زیادہ قریب ہے۔

6713 - حَدَّثَنَاهُ اَبُو النَّضْرِ مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ الْفَقِيهُ، اَنْبَاَ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِالْعَزِيزِ، ثنا اَبُو عُبَيْدٍ الْقَاسِمُ بْنُ سَلَّامٍ، رَحِمَهُ اللّٰهُ قَالَ: وَقَدْ ثَبَتَ وَصَحَّ عِنْدَنَا اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَ ثَمَانِيَ عَشْرَةَ امْرَاَةً، سَبْعٌ مِنْهُنَّ مِنْ قَبَائِلِ قُرَيْشٍ، وَوَاحِدَةٌ مِنْ حُلَفَاءِ قُرَيْشٍ، وَتِسْعَةٌ مِنْ سَائِرِ قَبَائِلِ الْعَرَبِ، وَوَاحِدَةٌ مِنْ بَنِي اِسْرَائِيلَ مِنْ بَنِي هَارُونَ بْنِ عِمْرَانَ اَخِي مُوسَى بْنِ عِمْرَانَ قَالَ اَبُو عُبَيْدَةَ: فَاَوَّلُ مَنْ تَزَوَّجَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نِسَائِهِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خَدِيجَةُ، ثُمَّ تَزَوَّجَ بَعْدَ خَدِيجَةَ سَوْدَةَ بِنْتَ زَمْعَةَ بِمَكَّةَ فِي الْاِسْلَامِ، ثُمَّ تَزَوَّجَ عَائِشَةَ قَبْلَ الْهِجْرَةِ بِسَنَتَيْنِ، ثُمَّ تَزَوَّجَ بِالْمَدِينَةِ بَعْدَ وَقْعَةِ بَدْرٍ سَنَةَ اثْنَتَيْنِ مِنَ التَّارِيخِ اُمَّ سَلَمَةَ، ثُمَّ تَزَوَّجَ حَفْصَةَ بِنْتَ عُمَرَ اَيْضًا سَنَةَ اثْنَتَيْنِ مِنَ التَّارِيخِ فَهَؤُلَاءِ الْخَمْسَةُ مِنْ قُرَيْشٍ، ثُمَّ تَزَوَّجَ فِي سَنَةِ ثَلَاثٍ مِنَ التَّارِيخِ زَيْنَبَ بِنْتَ جَحْشٍ، ثُمَّ تَزَوَّجَ فِي سَنَةِ خَمْسٍ مِنَ التَّارِيخِ جُوَيْرِيَةَ بِنْتَ الْحَارِثِ، ثُمَّ تَزَوَّجَ سَنَةَ سِتٍّ مِنَ التَّارِيخِ اُمَّ حَبِيبَةَ بِنْتَ اَبِي سُفْيَانَ، ثُمَّ تَزَوَّجَ سَنَةَ سَبْعٍ مِنَ التَّارِيخِ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ، ثُمَّ تَزَوَّجَ مَيْمُونَةَ بِنْتَ الْحَارِثِ، ثُمَّ تَزَوَّجَ فَاطِمَةَ بِنْتَ شُرَيْحٍ، ثُمَّ تَزَوَّجَ زَيْنَبَ بِنْتَ خُزَيْمَةَ، ثُمَّ تَزَوَّجَ هِنْدَ بِنْتَ يَزِيدَ، ثُمَّ تَزَوَّجَ اَسْمَاءَ بِنْتَ النُّعْمَانِ، ثُمَّ تَزَوَّجَ قُتَيْلَةَ بِنْتَ قَيْسٍ اُخْتَ الْاَشْعَثِ، ثُمَّ تَزَوَّجَ سَنَاءَ بِنْتَ الصَّلْتِ السُّلَمِيَّةَ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6713 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ ابوعبید القاسم بن سلام فرماتے ہیں: یہ بات ثابت ہے اور ہمارے نزدیک صحیح ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ۱۸ عورتوں سے نکاح کیا۔ ان میں سے ۷عورتیں قریش کے قبیلوں سے ہیں، ایک قریش کے حلیف قبیلے سے ہیں، ۷ازواج دیگر اہل عرب سے ہیں، ایک کاتعلق بنی اسرائیل سے ہے، وہ حضرت موسیٰ بن ہارون علیہ السلام کے بھائی حضرت ہارون بن عمران علیہ السلام کی اولاد میں سے ہیں۔

حضرت ابوعبیدہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے جاہلیت میں سب سے پہلے جس خاتون سے شادی کی وہ ''حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا'' ہیں۔

ان کے بعد زمانہ اسلام میں مکہ مکرمہ میں حضرت سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا سے شادی کی

ہجرت سے دوسال قبل اُمّ المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ نکاح کیا،

جنگ بدر کے بعد سن ۲ ہجری کو مدینہ منورہ میں اُمّ المومنین حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ نکاح کیا۔

اسی سال اُمّ المومنین حضرت حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہا کے ساتھ نکاح کیا۔ یہ پانچ خواتین اہل عرب سے تھیں۔

۵ ہجری کو اُمّ المومنین حضرت جویریہ بنت حارث رضی اللہ عنہا کے ساتھ نکاح کیا

۶ ہجری کو حضرت اُمّ حبیبہ بنت ابوسفیان رضی اللہ عنہا کے ساتھ نکاح کیا

۷ ہجری کو حضرت صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنہا کے ساتھ نکاح کیا

ان کے بعد حضرت میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا کے ساتھ نکاح کیا

ان کے بعد حضرت فاطمہ بنت شریح رضی اللہ عنہا کے ساتھ کیا

ان کے بعد حضرت زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ کیا

ان کے بعد حضرت ہند بنت یزید رضی اللہ عنہا کے ساتھ کیا

ان کے بعد حضرت اسماء بنت نعمان رضی اللہ عنہا کے ساتھ کیا

ان کے بعد حضرت قتیلہ بنت قیس رضی اللہ عنہا جو کہ اشعث کی بہن ہیں کے ساتھ نکاح کیا

ان کے بعد حضرت سناء بنت صلت سلمیہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ نکاح کیا۔

ذِكْرُ الصَّحَابِيَّاتِ مِنْ اَزْوَاجِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِنَّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُنَّ

فَاَوَّلُ مَنْ نَبْدَاُ بِهِنَّ الصِّدِّيْقَةُ بِنْتُ الصِّدِّيْقِ عَائِشَةُ بِنْتِ اَبِیْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات میں صحابیات اور دیگر صحابیات کا ذکر

سب سے پہلے صدیقہ بنت صدیق اُمّ المومنین حضرت عائشہ بنت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہا کا ذکر

6714 - حَدَّثَنِیْ اَبُوْ جَعْفَرٍ اَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ الْاَسَدِيُّ الْحَافِظُ بِهَمْدَانَ، ثنا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنُ دِيزِيلَ، ثنا اَبُوْ مُسْهِرٍ عَبْدُ الْاَعْلَى بْنُ مُسْهِرٍ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ، عَنْ عَمِّهِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: تَزَوَّجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا وَلَهَا سَبْعُ سِنِيْنَ، وَدَخَلَ بِهَا وَلَهَا تِسْعُ سِنِيْنَ، وَقُبِضَ عَنْهَا وَلَهَا ثَمَانِ عَشْرَةَ سَنَةً، وَتُوُفِّيَتْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَمَنَ مُعَاوِيَةَ سَنَةَ سَبْعٍ وَخَمْسِيْنَ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6714 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ نکاح کیا، اس وقت اُمّ المومنین کی عمر مبارک ۷ برس تھی، اور جب رخصتی ہوئی تو اس وقت ان کی عمر ۹ سال تھی، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال مبارک ہوا، اس وقت اُمّ المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی عمر ۱۸ برس تھی۔ ۵۷ سال کی عمر میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے دور حکومت میں آپ کا وصال ہوا۔

6715 - حَدَّثَنِیْ اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثنا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَرْبِيُّ، ثنا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الزُّبَيْرِيُّ، حَدَّثَنِیْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاوِيَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ: اَنَّ عُرْوَةَ، كَتَبَ اِلَى الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ مَرْوَانَ، وَنَكَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ مُتَوَفَّى خَدِيْجَةَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُرِيَهَا فِی الْمَنَامِ ثَلَاثَ مِرَارٍ يُقَالُ هٰذِهِ امْرَاَتُكَ عَائِشَةُ، وَكَانَتْ عَائِشَةُ يَوْمَ نَكَحَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنْتَ سِتِّ سِنِيْنَ، ثُمَّ بَنَى بِهَا وَقَدِمَ الْمَدِيْنَةَ وَهِیَ بِنْتُ تِسْعِ سِنِيْنَ، وَمَاتَتْ

عَائِشَةُ أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ لَيْلَةَ الثُّلَاثَاءِ بَعْدَ صَلَاةِ الْوِتْرِ، وَدُفِنَتْ مِنْ لَيْلَتِهَا بِالْبَقِيعِ لِخَمْسَ عَشْرَةَ لَيْلَةً خَلَتْ مِنْ رَمَضَانَ وَصَلَّى عَلَيْهَا أَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَكَانَ مَرْوَانُ غَائِبًا، وَكَانَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ يَخْلُفُهُ

✧✧مصعب بن عبداللہ زبیری عبداللہ بن معاویہ کے واسطے سے ہشام بن عروہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ حضرت عروہ نے ولید بن عبدالملک بن مروان کو ایک مکتوب لکھا جس کے مندرجات میں سے یہ بھی تھا ''اور رسول اللہ ﷺ نے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے وصال کے بعد حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ نکاح کیا۔ رسول اللہ ﷺ کو خواب میں تین مرتبہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا دکھائی گئیں اور آپ ﷺ کو بتایا گیا کہ یہ تمہاری بیوی عائشہ رضی اللہ عنہا ہے۔ جس دن رسول اللہ ﷺ نے اُمّ المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا اس دن اُن کی عمر ۷ سال تھی، پھر جب رخصتی ہوئی اور آپ مدینہ تشریف لائے، اس وقت اُمّ المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی عمر ۹ سال تھی۔ آپ کا وصال منگل کی رات کو نماز وتر کے بعد ہوا، اُسی رات آپ کو ۱۶ رمضان المبارک کو جنت البقیع میں دفن کر دیا گیا۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی، اس دن مروان وہاں پر موجود نہ تھا اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اُس کے نائب ہوا کرتے تھے۔

6716 – حَدَّثَنَا أَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ بَطَّةَ الْأَصْبَهَانِيُّ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ الْجَهْمِ، ثنا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: عَائِشَةُ بِنْتُ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أُمُّهَا أُمُّ رُومَانَ بِنْتُ عَامِرِ بْنِ عُوَيْمِرِ بْنِ عَبْدِشَمْسِ بْنِ عَتَّابِ بْنِ أُذَيْنَةَ بْنِ سُبَيْعِ بْنِ دُهْمَانَ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ غَنْمِ بْنِ مَالِكِ بْنِ كِنَانَةَ، تَزَوَّجَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شَوَّالٍ سَنَةَ عَشْرٍ مِنَ النُّبُوَّةِ قَبْلَ الْهِجْرَةِ بِثَلَاثِ سِنِيْنَ، وَعَرَّسَ بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شَوَّالٍ عَلَى رَأْسِ ثَمَانِيَةِ أَشْهُرٍ مِنَ الْهِجْرَةِ، وَكَانَتْ يَوْمَ ابْتَنَى بِهَا بِنْتَ تِسْعِ سِنِيْنَ

قَالَ ابْنُ عُمَرَ: فَحَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ، عَنْ رَيْطَةَ، عَنْ، عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا سُئِلَتْ مَتَى بَنَى بِكِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقَالَتْ: لَمَّا هَاجَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَدِيْنَةِ خَلَّفَ وَخَلَّفَ بَنَاتَهُ، فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ بَعَثَ إِلَيْنَا زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ وَبَعَثَ مَعَهُ أَبَا رَافِعٍ مَوْلَاهُ وَأَعْطَاهُمْ بَعِيرَيْنِ وَخَمْسَ مِائَةِ دِرْهَمٍ أَخَذَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَدِيْنَةِ مِنْ أَبِي بَكْرٍ يَشْتَرِيَانِ بِهَا مَا يَحْتَاجَانِ إِلَيْهِ مِنَ الظَّهْرِ، وَبَعَثَ أَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَعَهُمَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ أُرَيْقِطٍ الدِّيلِيَّ بِبَعِيرَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةٍ وَكَتَبَ إِلَى عَبْدِاللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ يَأْمُرُهُ أَنْ يَحْمِلَ أَهْلَهُ أُمَّ رُومَانَ وَأَنَا وَأُخْتِي أَسْمَاءَ امْرَأَةَ الزُّبَيْرِ، فَخَرَجُوا مُصْطَحِبِينَ، فَلَمَّا انْتَهَوْا إِلَى قُدَيْدٍ اشْتَرَى زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ بِتِلْكَ الْخَمْسِ مِائَةِ دِرْهَمٍ ثَلَاثَةَ أَبْعِرَةٍ، ثُمَّ دَخَلُوا مَكَّةَ جَمِيعًا وَصَادَفُوا طَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِ اللّٰهِ يُرِيدُ الْهِجْرَةَ بِآلِ أَبِي بَكْرٍ، فَخَرَجْنَا جَمِيعًا وَخَرَجَ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ وَأَبُوْ رَافِعٍ بِفَاطِمَةَ وَأُمِّ كُلْثُومٍ وَسَوْدَةَ بِنْتِ زَمْعَةَ، وَحَمَلَ زَيْدٌ أُمَّ أَيْمَنَ، وَأُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ، وَخَرَجَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ بِأُمِّ رُومَانَ وَأُخْتَيْهِ، وَخَرَجَ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ وَاصْطَحَبْنَا جَمِيعًا حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالْبِيضِ

مِنْ مِنِّي نَفَرَ بَعِيرِى وَاَنَا فِي مِحَفَّةٍ مَعِي فِيهَا اُمِّي، فَجَعَلَتْ اُمِّي تَقُوْلُ: وَابْنَتَاهُ وَاعَرُوسَاهُ، حَتّٰى اُدْرِكَ بَعِيرُنَا وَقَدْ هَبَطَ مِنْ لِفْتَ فَسَلِمَ ثُمَّ اِنَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ، فَنَزَلْتُ مَعَ عِيَالِ اَبِي بَكْرٍ، وَنَزَلَ آلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَوْمَئِذٍ يَبْنِي الْمَسْجِدَ وَاَبْيَاتًا حَوْلَ الْمَسْجِدِ، فَاَنْزَلَ فِيهَا اَهْلَهُ وَمَكَثْنَا اَيَّامًا فِي مَنْزِلِ اَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مَا يَمْنَعُكَ اَنْ تَبْنِيَ بِاَهْلِكَ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الصَّدَاقُ فَاَعْطَاهُ اَبُوْ بَكْرٍ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ اُوقِيَّةً وَنَشًّا، فَبَعَثَ بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَيْنَا وَبَنَى بِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِي هٰذَا الَّذِي اَنَا فِيهِ، وَهُوَ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدُفِنَ فِيهِ، وَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِنَفْسِهِ بَابًا فِي الْمَسْجِدِ وِجَاهَ بَابِ عَائِشَةَ، قَالَتْ: وَبَنَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَوْدَةَ فِي اَحَدِ ثَلَاثِ الْبُيُوتِ الَّتِي اِلٰى جَنْبِي وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُونُ عِنْدَهَا قَالَ: وَتُوُفِّيَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا سَنَةَ ثَمَانٍ وَخَمْسِينَ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ

قَالَ ابْنُ عُمَرَ: فَحَدَّثَنِيْ عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ مَيْمُونٍ مَوْلَى عُرْوَةَ، عَنْ حَبِيبٍ مَوْلَى عُرْوَةَ قَالَ: لَمَّا مَاتَتْ خَدِيجَةُ حَزِنَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَتَاهُ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِعَائِشَةَ فِي مَهْدٍ، فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذِهِ تَذْهَبُ بِبَعْضِ حُزْنِكَ وَاِنَّ فِي هٰذِهِ لَخَلَفًا مِنْ خَدِيجَةَ، ثُمَّ رَدَّهَا فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْتَلِفُ اِلٰى بَيْتِ اَبِي بَكْرٍ وَيَقُوْلُ: يَا اُمَّ رُومَانَ، اسْتَوْصِي بِعَائِشَةَ خَيْرًا وَاحْفَظِينِي فِيهَا فَكَانَ لِعَائِشَةَ بِذٰلِكَ مَنْزِلَةٌ عِنْدَ اَهْلِهَا وَلَا يَشْعُرُونَ بِاَمْرِ اللّٰهِ فِيهَا، فَاَتَاهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ مَا كَانَ يَاْتِيهِمْ وَكَانَ لَا يُخْطِئُهُ يَوْمٌ وَاحِدٌ اِلَّا اَنْ يَاْتِيَ بَيْتَ اَبِي بَكْرٍ مُنْذُ اَسْلَمَ اِلٰى اَنْ هَاجَرَ، فَيَجِدُ عَائِشَةَ مُتَسَتِّرَةً بِبَابِ اَبِي بَكْرٍ تَبْكِي بُكَاءً حَزِينًا، فَسَاَلَهَا فَشَكَتْ اُمَّهَا وَذَكَرَتْ اَنَّهَا تُولَعُ، فَدَمَعَتْ عَيْنَا رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَدَخَلَ عَلٰى اُمِّ رُومَانَ فَقَالَ: يَا اُمَّ رُومَانَ، اَلَمْ اُوصِكِ بِعَائِشَةَ اَنْ تَحْفَظِينِي فِيهَا؟ فَقَالَتْ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اِنَّهَا بَلَّغَتِ الصِّدِّيقَ عَنَّا وَاَغْضَبَتْهُ عَلَيْنَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَاِنْ فَعَلَتْ قَالَتْ اُمُّ رُومَانَ: لَا جَرَمَ لَا سُؤْتُهَا اَبَدًا وَكَانَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا وُلِدَتْ فِي السَّنَةِ الرَّابِعَةِ مِنَ النُّبُوَّةِ وَتَزَوَّجَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السَّنَةِ الْعَاشِرَةِ فِي شَوَّالٍ وَهِيَ يَوْمَئِذٍ ابْنَةُ سِتِّ سِنِينَ، وَتَزَوَّجَهَا بَعْدَ سَوْدَةَ بِشَهْرٍ

قَالَ ابْنُ عُمَرَ: فَحَدَّثَنِي ابْنُ اَبِي سَبْرَةَ، عَنْ مُوسَى بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ سَالِمٍ سَبَلَانَ، قَالَ: مَاتَتْ عَائِشَةُ لَيْلَةَ السَّابِعَ عَشْرَةَ مِنْ رَمَضَانَ بَعْدَ الْوِتْرِ، فَاَمَرَتْ اَنْ تُدْفَنَ مِنْ لَيْلَتِهَا، وَاجْتَمَعَ الْاَنْصَارُ وَحَضَرُوا فَلَمْ تُرَ لَيْلَةً اَكْثَرَ نَاسًا مِنْهَا، نَزَلَ اَهْلُ الْعَوَالِي، فَدُفِنَتْ بِالْبَقِيعِ

بِالْبَقِيعِ وَابْنُ عُمَرَ، فِي النَّاسِ لَا يُنْكِرُهُ وَكَانَ مَرْوَانُ، اعْتَمَرَ تِلْكَ السَّنَةَ فَاسْتَخْلَفَ اَبَا هُرَيْرَةَ

✧✧ محمد بن عمر فرماتے ہیں: عائشہ بنت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہا کی والدہ ''ام رومان بنت عامر بن عویمر بن عبد شمس بن عتاب بن اذینہ بن سبیع بن دہمان بن حارث بن غنم بن مالک بن کنانہ'' ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت سے تین سال پہلے نبوت کے ۱۰ ویں سال شوال المکرّم میں ان سے نکاح کیا، اور ہجرت کے ۸ ماہ بعد شوال المکرّم میں ان کی رخصتی عمل میں آئی، اور رخصتی کے وقت ان کی عمر ۹ سال تھی۔

ابن عمر اپنی سند کے ساتھ بیان کرتے ہیں کہ اُمّ المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں آپ کی رخصتی کب ہوئی تھی؟ انہوں نے بتایا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ ہجرت کر گئے تو آپ کی صاحبزادیوں کو اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی صاحبزادیوں اور اہل وعیال کو مکہ ہی میں چھوڑ گئے تھے، جب آپ مدینہ منورہ پہنچ گئے تب آپ نے ہماری طرف حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کو بھیجا اور ان کے ہمراہ اپنے آزاد کردہ غلام حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ کو بھی بھیجا، ان لوگوں کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو اونٹ اور ۵۰۰ درہم دیئے، تاکہ اس سے وہ اپنی ضرورت کی سواری خرید لیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سب مدینہ منورہ میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے لئے تھے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان دونوں کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن اریقط دیلی رضی اللہ عنہ کو دو یا تین اونٹ دے کر بھیجا اور حضرت عبداللہ بن ابی اکبر رضی اللہ عنہما کی جانب خط لکھ کر حکم دیا کہ وہ ان کی بیوی ''ام رومان'' کو، مجھے اور میری بہن اسماء زوجہ زبیر کو ساتھ لے کر مدینہ شریف آ جائیں، یہ لوگ صبح سویرے وہاں سے نکل پڑے، مقام قدید میں پہنچ کر حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ نے ان ۵۰۰ درہموں کے تین اونٹ خریدے، پھر سب لوگ مکہ میں آ گئے، اِدھر طلحہ بن عبیداللہ بھی ہجرت کے ارادے سے آلِ ابوبکر کے پاس آ گئے، چنانچہ ہم سب اور حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ تیار ہو گئے، حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا، حضرت اُمّ کلثوم رضی اللہ عنہا اور حضرت سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا کو ساتھ لیا، حضرت زید رضی اللہ عنہ نے ''ام ایمن'' کو اور اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کو ساتھ لیا، حضرت عبداللہ بن ابی بکر رضی اللہ عنہما نے ''ام رومان اور اپنی دونوں بہنوں کو ساتھ لیا۔ اور حضرت طلحہ بن عبیداللہ بھی ساتھ ہی روانہ ہو گئے، جب ہم منیٰ سے مقام بیض میں پہنچے تو میرا اونٹ بھاگ گیا اور میں پالکی میں موجود تھی میرے ساتھ میری والدہ بھی تھی، میری والدہ ''وابنتاہ'' اور ''واعروساہ'' کی آوازیں لگانے لگی، پھر ہمارا اونٹ مل گیا وہ لفت پہاڑی سے نیچے گر گیا تھا لیکن (کسی چوٹ وغیرہ سے) سلامت رہا۔ پھر ہم مدینہ منورہ پہنچ گئے، میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے اہل وعیال کے ہمراہ ٹھہری، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان دنوں مسجد اور اس کے ساتھ حجرے تعمیر فرما رہے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج کو ان میں ٹھہرایا، ہم تھوڑا عرصہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ہاں ہی ٹھہرے۔ ایک دفعہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ابھی تک رخصتی نہ لینے کی وجہ دریافت کی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حق مہر (نہ ہونے) کی وجہ سے میں رخصتی نہیں لے رہا، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ۱۲ اوقیہ اور ایک نش (ایک نش نصف اوقیہ کا ہوتا ہے، اس کی مالیت ۵۰۰ درہم ہوتی ہے۔ شفیق) بطور تحفہ دے دیئے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ سب ہماری طرف (بطور حق مہر) بھیجا، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے ساتھ اِس حجرے میں سلسلہ ازدواج شروع فرمایا۔ یہ وہی حجرہ ہے جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہوا اور اسی میں آپ کی تدفین بھی ہوئی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے دروازے کے سامنے مسجد میں دروازہ رکھا، آپ

فرماتی ہیں: رسول اللہ ﷺ میرے پہلو میں جو تین حجرے ہیں، ان میں سے ایک میں حضور ﷺ نے حضرت سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ ازدواج کیا۔ رسول اللہ ﷺ اکثر انہی (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا) کے پاس ہوا کرتے تھے۔ اُمّ المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا وصال رمضان المبارک میں سن ۵۸ ہجری کو ہوا۔

محمد بن عمر اپنی سند کے ہمراہ حبیب جو کہ عروہ کے آزاد کردہ غلام ہیں کا یہ بیان نقل کیا ہے ''جب اُمّ المومنین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا انتقال ہوا تو رسول اللہ ﷺ بہت شدید پریشان ہوئے تو حضرت جبریل امین علیہ السلام ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو ایک پنگھوڑے میں لے کر حاضر ہوئے، اور عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ یہ آپ کا غم کافی حد تک ختم کر دے گی، اس میں (آپ کو) خدیجہ رضی اللہ عنہا جیسا سکون ملے گا، پھر ان کو واپس لے گئے۔ رسول اللہ ﷺ اکثر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے گھر تشریف لے جایا کرتے تھے اور (حضرت عائشہ کی والدہ سے) کہتے: اے اُمّ رومان! عائشہ کا خیال رکھا کرو اور اس کے حوالے سے میری بھی حفاظت کیا کرو۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں ان کی بہت عزت تھی، اور ان کے بارے میں ان کو اللہ تعالیٰ کے حکم کا کچھ پتا نہ تھا۔ جب سے حضرت ابوبکر نے اسلام قبول کیا اس وقت سے ہجرت تک حضور ﷺ بلا ناغہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے گھر تشریف لے جایا کرتے تھے، ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ رسول اللہ ﷺ ان کے گھر تشریف لائے ہوئے تھے، آپ نے دیکھا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا دروازے کے پیچھے چھپی ہوئی ہیں، بہت غمگین ہیں اور رو رہی ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے ان سے پریشان اور رونے کا سبب پوچھا تو انہوں نے اپنی والدہ کی شکایت کی، اور بتایا کہ وہ آپ ﷺ سے بہت محبت کرتی ہیں، یہ سن کر رسول اللہ ﷺ کی آنکھ سے آنسو نکل پڑے، آپ اُمّ رومان کے پاس گئے اور فرمایا: اے اُمّ رومان! میں نے تمہیں تاکید نہیں کی تھی کہ اس کے سلسلے تم میری حفاظت کرنا، انہوں نے بتایا: یا رسول اللہ ﷺ اس نے ابوبکر صدیق کو ہماری شکایت کی ہے جس کی وجہ سے وہ ہم سے خفا ہو گئے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے کہا: اس نے اگرچہ یہ کیا ہے (لیکن آپ کو نہیں چاہئے تھا کہ اس کو پریشان کرتی) ام رومان نے کہا: آج کے بعد آپ کو پھر کبھی شکایت کا موقع نہیں ملے گا۔ اُمّ المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نبوت کے چوتھے سال پیدا ہوئیں، رسول اللہ ﷺ نے نبوت کے دسویں سال ان سے نکاح کیا، نکاح کے وقت ان کی عمر ۶ سال تھی، حضرت سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا کے ایک ماہ بعد رسول اللہ ﷺ نے ان سے نکاح کیا۔

✧✧ محمد بن عمر اپنی سند کے ہمراہ سالم بن سبلان کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: اُمّ المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ۱۷ رمضان کی رات کو وتر کے بعد فوت ہوئیں۔ آپ نے وصیت کی تھی کہ مجھے رات ہی میں دفن کرنا، اکثر انصار جمع ہو گئے تھے، کبھی کسی رات میں اتنے لوگ جمع نہیں ہوئے تھے جتنے اس رات جمع ہوئے تھے، دور دراز کے گاؤں دیہاتوں کے لوگ بھی آ گئے تھے، آپ کو جنت البقیع میں دفن کیا گیا۔

محمد بن عمر اپنی سند کے ساتھ حضرت نافع سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے جنت البقیع میں اُمّ المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا جنازہ پڑھایا، ابن عمر نے اس کو برا نہیں سمجھا، مروان اس سال عمرے پر گیا ہوا تھا، اس نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو اپنا نائب مقرر کیا تھا۔

6717 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثنا اَبُو الْبَخْتَرِيِّ عَبْدُ اللّٰهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ بِشْرٍ الْعَبْدِيِّ، ثنا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اَبِيْ خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِيْ حَازِمٍ، قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا وَكَانَتْ تُحَدِّثُ نَفْسَهَا اَنْ تُدْفَنَ فِي بَيْتِهَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِيْ بَكْرٍ، فَقَالَتْ: اِنِّي اَحْدَثْتُ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَثًا ادْفُنُوْنِيْ مَعَ اَزْوَاجِهِ فَدُفِنَتْ بِالْبَقِيعِ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6717 – علی شرط البخاری ومسلم

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا خود اپنے بارے میں وصیت فرمایا کرتی تھیں کہ انہیں ان کے حجرے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے قریب دفن کیا جائے، آپ فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد میں نے فیصلہ کیا کہ مجھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دیگر ازواج کے ہمراہ جنت البقیع میں دفن ہونا ہے، چنانچہ ان کو جنت البقیع میں دفن کیا گیا۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

6718 – حَدَّثَنَا الشَّيْخُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، ثنا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، ثنا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ اَبِيْ حُصَيْنٍ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ زِيَادٍ الْاَسَدِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ عَمَّارَ بْنَ يَاسِرٍ يَحْلِفُ بِاللّٰهِ اَنَّهَا زَوْجَتُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ"

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6718 – علی شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر کہا کرتے تھے کہ اُمّ المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا دنیا اور آخرت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ ہیں۔

❀❀ یہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

6719 – اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَهْلٍ الْفَقِيهُ بِبُخَارَى، ثنا صَالِحُ بْنُ حَبِيْبِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْحَافِظُ، ثنا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ، ثنا حَرَمِيُّ بْنُ عُمَارَةَ، حَدَّثَنِي الْحَرِيشُ بْنُ الْحَارِثِ، ثنا ابْنُ اَبِيْ مُلَيْكَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا قَالَتْ: "تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِي وَفِي يَوْمِي وَلَيْلَتِي، وَبَيْنَ سَحْرِي وَنَحْرِي، وَدَخَلَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ وَمَعَهُ سِوَاكٌ مِنْ اَرَاكٍ رَطْبٌ، فَنَظَرَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ: يَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ، اقْضِمْهُ مِنْ ذٰلِكَ الْمَكَانِ فَدَفَعَهُ اِلَيَّ فَنَاوَلْتُهُ اِيَّاهُ فَرَدَّهُ اِلَيَّ، فَقَضَمْتُهُ وَسَوَّيْتُهُ، فَدَفَعْتُهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَسَوَّكَ بِهِ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6719 – صحيح

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال میری باری کے دن، میرے حجرے میں، میری

رات میں، میرے سینے پر ہوا۔ حضرت عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما حاضر بارگاہ ہوئے، ان کے پاس پیلو کی مسواک تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے اُن کی طرف دیکھا، میں نے کہا: اے عبدالرحمن! اس کو وہاں سے اٹھا لیجئے، انہوں نے وہ مسواک اٹھا کر مجھے دے دی، میں نے چبا کر نرم کر کے نبی اکرم ﷺ کو پیش کی، حضور ﷺ نے وہ مسواک استعمال فرمائی۔

6720 – اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْقَطِيعِيُّ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، ثنا اِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ، قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: مَاتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِي وَفِي يَوْمِي وَبَيْنَ سَحْرِي وَنَحْرِي، وَدَخَلَ عَلَيْهِ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ وَمَعَهُ سِوَاكٌ رَطْبٌ، فَنَظَرَ اِلَيْهِ حَتّٰى ظَنَنْتُ اَنَّ لَهُ فِيْهِ حَاجَةً، فَاَخَذْتُهُ فَمَضَغْتُهُ وَقَضَمْتُهُ وَطَيَّبْتُهُ، ثُمَّ دَفَعْتُهُ اِلَيْهِ فَاسْتَنَّ كَاَحْسَنِ مَا رَاَيْتُهُ مُسْتَنًّا قَطُّ، ثُمَّ ذَهَبَ يَرْفَعُهُ اِلَيَّ، فَسَقَطَتْ يَدُهُ، فَاَخَذْتُ اَدْعُو لَهُ بِدُعَاءٍ كَانَ يَدْعُو لَهُ بِهِ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ وَكَانَ هُوَ يَدْعُو بِهِ اِذَا مَرِضَ، فَلَمْ يَدْعُ بِهِ فِي مَرَضِهِ ذَاكَ فَرَفَعَ بَصَرَهُ اِلَى السَّمَاءِ وَقَالَ: الرَّفِيقُ الْاَعْلَى وَفَاضَتْ نَفْسُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي جَمَعَ بَيْنَ رِيقِي وَرِيقِهِ فِي اٰخِرِ يَوْمٍ مِنَ الدُّنْيَا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 6720 – على شرط البخاری ومسلم

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ ﷺ کا وصال میرے گھر، میرے دن، میری رات، میرے سینے پر ہوا، حضرت عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما وہاں آئے، ان کے پاس ایک تازہ مسواک تھی، حضور ﷺ اس کی جانب دیکھنے لگے، میں سمجھ گئی کہ آپ کا مسواک کرنے کو دل کر رہا ہے، میں نے ان سے مسواک پکڑی، اس کو چبا کر، نرم کر کے آپ ﷺ کو پیش کر دی، حضور ﷺ نے وہ مسواک غیر معمولی طور پر بہت زیادہ استعمال فرمائی، میں نے اس سے پہلے آپ کو کبھی ایسے مسواک کرتے نہیں دیکھا۔ پھر حضور ﷺ نے وہ مسواک میری جانب بڑھائی لیکن آپ کا ہاتھ نیچے گر گیا، میں آپ کے لئے وہ دعائیں پڑھنے لگی جو حضرت جبریل امین علیہ السلام آپ ﷺ کے لئے پڑھا کرتے تھے اور جو دعائیں حضور ﷺ بیماری کے عالم میں خود اپنے لئے پڑھا کرتے تھے، لیکن حضور ﷺ نے اس بیماری میں وہ دعائیں نہیں پڑھیں، پھر حضور ﷺ نے اپنا چہرہ آسمان کی جانب کیا اور کہا "الرفیق الاعلیٰ"۔ اس کے ساتھ ہی حضور ﷺ کی روح پرواز کر گئی۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے جس نے حضور ﷺ کی حیات کے آخری دن بھی مجھے آپ کی خدمت کی توفیق عطا فرمائی۔

6721 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَفَّانَ، ثنا اَبُو اُسَامَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: كُنْتُ اَدْخُلُ الْبَيْتَ الَّذِي دُفِنَ مَعَهُمَا عُمَرُ، وَاللّٰهِ مَا دَخَلْتُ اِلَّا وَاَنَا مَشْدُوْدٌ عَلَيَّ ثِيَابِي حَيَاءً مِنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ"

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 6721 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں اس حجرے میں جایا کرتی تھی، جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ہمراہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ مدفون ہیں۔ اللہ کی قسم! حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے حیاء کی بناء پر میں کبھی بھی بغیر پردہ کے وہاں نہیں گئی۔

ﷺ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

6722 – اَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ الْقَاسِمُ بْنُ الْقَاسِمِ السَّيَّارِيُّ، بِمَرْوَ، ثنا اَبُو الْمُوَجِّهِ، ثنا اَبُو عَمَّارٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ الْوَاسِطِيُّ، عَنْ مُجَالِدِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ مَسْرُوقٍ، قَالَ: قَالَتْ لِي عَائِشَةُ: لَقَدْ رَاَيْتُ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ وَاقِفًا فِي حُجْرَتِي هٰذِهِ، وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنَاجِيهِ، فَلَمَّا دَخَلَ قُلْتُ: يَارَسُولَ اللّٰهِ مَنْ هٰذَا؟ قَالَ: بِمَنْ شَبَّهْتِيهِ؟ قُلْتُ: بِدِحْيَةَ الْكَلْبِيِّ قَالَ: لَقَدْ رَاَيْتِ خَيْرًا كَثِيرًا، ذَاكَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَمَا لَبِثْتُ اِلَّا يَسِيرًا حَتّٰى قَالَ: يَا عَائِشَةُ، هٰذَا جِبْرِيلُ يَقْرَاُ عَلَيْكِ السَّلَامَ، قَالَتْ: قُلْتُ: وَعَلَيْهِ السَّلَامُ جَزَاهُ اللّٰهُ مِنْ دَخِيلٍ خَيْرًا

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6722 – سکت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے حضرت جبریل امین علیہ السلام کو اپنے اس حجرے میں کھڑے دیکھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ساتھ سرگوشی میں باتیں کیا کرتے تھے، جب وہ آئے تو میں نے پوچھا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ کون ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہیں یہ کس آدمی جیسا لگتا ہے؟ میں نے کہا: دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ جیسا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک تم نے خیر کثیر دیکھی ہے، وہ جبریل امین علیہ السلام ہیں۔ پھر تھوڑی ہی دیر کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ جبریل تمہیں سلام کہہ رہے ہیں۔ میں نے ان الفاظ میں ان کے سلام کا جواب دیا "وعلیہ السلام جزاہ اللہ من دخیل خیرا" (وعلیہ السلام، اللہ تعالیٰ یہاں آنے کی ان کو جزائے خیر عطا فرمائے)

6723 – اَخْبَرَنِي اَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَفَّانَ الْعَامِرِيُّ، ثنا اَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقُرَشِيُّ، ثنا مُطَرِّفٌ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: فَرَضَ عُمَرُ، لِاُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ عَشَرَةَ آلَافٍ، وَزَادَ عَائِشَةَ اَلْفَيْنِ، وَقَالَ: اِنَّهَا حَبِيبَةُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6723 – سکت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت مصعب بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے امہات المومنین کے لئے ۱۰۰۰۰ دراہم مقرر کئے تھے اور ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو دو ہزار زائد پیش کیا کرتے تھے۔ اور فرماتے تھے: یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیاری ہیں۔

6724 – اَخْبَرَنَاهُ اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْمَحْبُوبِيُّ، بِمَرْوَ، ثنا سُفْيَانُ بْنُ مَسْعُودٍ، ثنا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى، اَنْبَاَ اِسْرَائِيلُ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ سَعْدٍ، قَالَ: " كَانَ عَطَاءُ اَهْلِ بَدْرٍ سِتَّةَ آلَافٍ سِتَّةَ آلَافٍ، وَكَانَ عَطَاءُ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ عَشَرَةَ آلَافٍ عَشَرَةَ آلَافٍ لِكُلِّ امْرَاَةٍ مِنْهُنَّ، غَيْرَ ثَلَاثٍ

نِسْوَةٍ: عَائِشَةَ فَإِنَّ عُمَرَ قَالَ: أُفَضِّلُهَا بِأَلْفَيْنِ لِحُبِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاهَا، وَصَفِيَّةَ وَجُوَيْرِيَةَ سَبْعَةَ آلَافٍ سَبْعَةَ آلَافٍ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ لِإِرْسَالِ مُطَرِّفِ بْنِ طَرِيْفٍ إِيَّاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)6724 – سكت عنه الذهبي في التلخيص

✧✧ حضرت سعد فرماتے ہیں: بدری صحابہ کو چھ چھ ہزار حصص ملتے تھے اور امہات المومنین میں سے ہر ایک کو دس دس ہزار۔ سوائے تین ازواج کے۔

(۱) ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان کے بارے میں فرمایا کرتے تھے، میں ان کو دو ہزار زائد پیش کرتا ہوں کیونکہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی لاڈلی زوجہ ہیں۔

(۲) ام المومنین حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا

(۳) ام المومنین حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا

ان دونوں کو سات سات ہزار پیش کرتے تھے۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے مطرف بن طریف کے ارسال کی وجہ سے اس کو نقل نہیں کیا۔

6725 – أَخْبَرَنَا أَبُو الْفَضْلِ الْحَسَنُ بْنُ يَعْقُوْبَ بْنِ يُوْسُفَ الْعَدْلُ، ثنا يَحْيَى بْنُ أَبِي طَالِبٍ، ثنا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، أَنْبَأَ عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ الْمَكِّيُّ، حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ، حَدَّثَنِي ذَكْوَانُ أَبُو عَمْرٍو، مَوْلَى عَائِشَةَ، أَنَّ دُرْجًا قَدِمَ إِلٰى عُمَرَ، مِنَ الْعِرَاقِ وَفِيْهِ جَوْهَرٌ، فَقَالَ لِأَصْحَابِهِ: تَدْرُوْنَ مَا ثَمَنُهُ؟ قَالُوْا: لَا، وَلَمْ يَدْرُوْا كَيْفَ يَقْسِمُوْنَهُ، فَقَالَ: تَأْذَنُوْنَ أَنْ أَبْعَثَ بِهِ إِلٰى عَائِشَةَ لِحُبِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاهَا؟ فَقَالُوْا: نَعَمْ، فَبَعَثَ بِهِ إِلَيْهَا، فَفَتَحَتْهُ فَقَالَتْ: مَاذَا فُتِحَ عَلَى ابْنِ الْخَطَّابِ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اللّٰهُمَّ لَا تُبْقِنِي لِعَطِيَّتِهِ لِقَابِلٍ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ إِذَا صَحَّ سَمَاعُ ذَكْوَانَ أَبِي عَمْرٍو وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ"

(التعليق – من تلخيص الذهبي)6725 – فيه إرسال

✧✧ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے آزاد کردہ غلام ابوعمرو کہتے ہیں: عراق سے ایک تابوت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا، اس میں ہیرا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے ساتھیوں سے کہا: تم جانتے ہو کہ اس کی قیمت کیا ہے؟ انہوں نے کہا: جی نہیں۔ اور ان کو یہ سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ اس کو تقسیم کیسے کیا جائے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تم لوگ اجازت دو تو میں یہ ہیرا اُمّ المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو بھیج دیتا ہوں کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان سے بہت محبت کرتے تھے۔ سب لوگوں نے متفقہ طور پر اجازت دے دی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے وہ صندوق حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں بھیج دیا۔ ام المومنین نے اس کو کھول کر دیکھا تو بے ساختہ بول

اٹھیں: رسول اللہ ﷺ کے بعد ابن خطاب رضی اللہ عنہ پر فتوحات کا کیسا دروازہ کھلا ہے، اے اللہ! تو مجھے آئندہ ان کے عطیہ کے لئے باقی نہ رکھنا۔

6726 – حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذٍ الْعَدْلُ، ثنا بِشْرُ بْنُ مُوسَى، ثنا الْحُمَيْدِيُّ، ثنا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ، عَنِ ابْنِ اَبِي مُلَيْكَةَ، قَالَ: جَاءَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَسْتَاْذِنُ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فِي مَرَضِهَا، فَاَبَتْ اَنْ تَاْذَنَ لَهُ، فَقَالَ لَهَا بَنُو اَخِيهَا: ائْذَنِي لَهُ فَاِنَّهُ مِنْ خَيْرِ وَلَدِكِ، قَالَتْ: دَعُونِي مِنْ تَزْكِيَتِهِ، فَلَمْ يَزَالُوا بِهَا حَتّٰى اَذِنَتْ لَهُ، فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهَا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: اِنَّمَا سُمِّيتِ اُمَّ الْمُؤْمِنِينَ لِتَسْعَدِي وَاِنَّهُ لَاسْمُكِ قَبْلَ اَنْ تُولَدِي، اِنَّكِ كُنْتِ مِنْ اَحَبِّ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَيْهِ، وَلَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ اِلَّا طَيِّبًا، وَمَا بَيْنَكِ وَبَيْنَ اَنْ تَلْقَى الْاَحِبَّةَ اِلَّا اَنْ تُفَارِقَ الرُّوحُ الْجَسَدَ، وَلَقَدْ سَقَطَتْ قِلَادَتُكِ لَيْلَةَ الْاَبْوَاءِ، فَجَعَلَ اللّٰهُ لِلْمُسْلِمِينَ خِيَرَةً فِي ذٰلِكَ، فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى آيَةَ التَّيَمُّمِ وَنَزَلَتْ فِيكِ آيَاتٌ مِنَ الْقُرْآنِ، فَلَيْسَ مَسْجِدٌ مِنْ مَسَاجِدِ الْمُسْلِمِينَ اِلَّا يُتْلَى فِيهِ عُذْرُكِ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ، فَقَالَتْ: دَعْنِي مِنْ تَزْكِيَتِكَ لِي يَا ابْنَ عَبَّاسٍ، فَوَدِدْتُ اَنِّي كُنْتُ نَسْيًا مَنْسِيًّا هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6726 – صحيح

✧✧ ابن ابی ملیکہ فرماتے ہیں: جب اُمّ المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیمار ہوئیں تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ان کی عیادت کے لئے آئے، اندر آنے کی اجازت مانگی، ام المومنین نے اجازت نہ دی، اُمّ المومنین کے بھتیجوں نے سفارش کی کہ آپ ان کو اجازت دے دیجئے، یہ تو آپ کے خیر خواہ ہیں، اُمّ المومنین نے پھر انکار کیا، وہ لوگ مسلسل سفارش کرتے رہے، بالآخر انہوں نے اجازت دے دی۔ جب حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ان کے پاس آئے اور کہنے لگے: ''آپ کی سعادت مندی کی بناء پر آپ کا نام ''ام المومنین'' ہے، اور آپ کا یہ نام آپ کی پیدائش سے بھی پہلے کا ہے، رسول اللہ ﷺ سب سے زیادہ آپ سے محبت کرتے تھے، اور رسول اللہ ﷺ آپ ہی سے محبت کرتے تھے، جب تک جسم میں روح ہے، آپ سے محبت کرنے والے آپ سے ملنے آتے رہیں گے، ابواء کی رات آپ کا ہار گم ہو گیا تھا، اللہ تعالیٰ نے وہ بھی امت کے لئے بہتر کر دیا۔ اللہ تعالیٰ نے تیمم کے احکام والی آیت نازل فرمائی۔ آپ کے حق میں قرآن کی آیات نازل ہوئیں۔ مسلمانوں کی ہر مسجد میں دن رات آپ کے عذر کی آیات تلاوت ہوتی رہیں گی۔ اُمّ المومنین نے کہا: اے ابن عباس مجھے میرے حال پر چھوڑ دو، میں چاہتی ہوں، کاش کہ میں نسیا منسیا ہو جاتی (یعنی میرا نام و نشان تک مٹ جائے)

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

6727 – حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ عِيسَى، ثنا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اَبِي طَالِبٍ، ثنا ابْنُ اَبِي عُمَرَ، ثنا سُفْيَانُ، عَنْ اَبِي سَعْدٍ سَعِيدِ بْنِ الْمَرْزُبَانِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْاَسْوَدِ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ: "مَا تَزَوَّجَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اَتَاهُ جِبْرِيلُ بِصُورَتِي وَقَالَ: هٰذِهِ زَوْجَتُكَ، وَتَزَوَّجَنِي وَاِنِّي لَجَارِيَةٌ عَلَيَّ حَوْفٌ، فَلَمَّا

تَزَوَّجَنِي اَلْقَى اللّٰهُ عَلَيَّ حَيَاءً وَاَنَا صَغِيرَةٌ " قَالَ سُفْيَانُ: قَالَ الزُّهْرِيُّ: الْحَوْفُ سُيُورٌ تَكُونُ فِي وَسَطِهَا هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 6727 – صحيح

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میری شادی سے پہلے حضرت جبریل امین علیہ السلام نے میری تصویر لا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دکھائی اور کہا: یہ آپ کی بیوی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے نکاح کیا، میں اس وقت چھوٹی بچی تھی، جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے نکاح کرلیا، اللہ تعالیٰ نے مجھ پر حیاء القاء فرما دیا میں اس وقت چھوٹی تھی۔

✿✿ زہری کہتے ہیں: حوف ایک تسمہ ہے جو کمر پر باندھا جاتا ہے۔ (یہ ازار نما چمڑے کی ایک چیز ہوتی ہے جس کو بچے پہنتے ہیں۔ المنجد)

6728 – اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحُسَيْنِ الْقَاضِي بِمَرْوَ، ثنا الْحَارِثُ بْنُ اَبِي اُسَامَةَ، ثنا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، اَنْبَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، ثنا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ عَوْفِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ الطُّفَيْلِ، عَنْ رُمَيْثَةَ اُمِّ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي عَتِيقٍ، عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَلَّمْنَنِي صَوَاحِبِي اَنْ اُكَلِّمَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَامُرَ النَّاسَ فَيُهْدُونَ لَهُ حَيْثُ كَانَ، فَاِنَّ النَّاسَ يَتَحَرَّوْنَ بِهَدَايَاهُمْ يَوْمَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، وَاِنَّا نُحِبُّ الْخَيْرَ كَمَا تُحِبُّهُ عَائِشَةُ، فَسَكَتَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُرَاجِعْنِي، فَجَاءَنِي صَوَاحِبِي فَاَخْبَرْتُهُنَّ بِاَنَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُكَلِّمْنِي، فَقُلْنَ: وَاللّٰهُ لَا تَدَعِيهِ وَمَا هٰذَا حِينَ تَدَعِيهِ قَالَتْ: فَدَارَ فَكَلَّمْتُهُ فَقُلْتُ: اِنَّ صَوَاحِبِي قُلْنَ لِي اَنْ اُكَلِّمَكَ تَامُرُ النَّاسَ فَيُهْدُونَ لَكَ حَيْثُ كُنْتَ، فَقُلْتُ لَهُ مِثْلَ الْمَقَالَةِ الْاُولَى مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا، كُلُّ ذٰلِكَ يَسْكُتُ عَنْهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ قَالَ: يَا اُمَّ سَلَمَةَ، لَا تُؤْذِينِي فِي عَائِشَةَ، فَاِنِّي وَاللّٰهِ مَا نَزَلَ الْوَحْيُ عَلَيَّ وَاَنَا فِي ثَوْبِ امْرَاَةٍ مِنْ نِسَائِي غَيْرَ عَائِشَةَ قَالَتْ: فَقُلْتُ: اَعُوذُ بِاللّٰهِ اَنْ اَسُوءَكَ فِي عَائِشَةَ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 6728 – صحيح

✧✧ ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میری ساتھیوں (دیگر ازواج) نے مجھے کہا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بات کروں کہ آپ لوگوں کو حکم دیں کہ وہ جس زوجہ کے گھر ہوں وہ وہیں پر اپنے تحائف بھیجا کریں۔ کیونکہ لوگ تحائف بھیجنے کے لئے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی باری آنے کا انتظار کیا کرتے تھے، اور یہ کہ ہم بھی اسی طرح بھلائی چاہتی ہیں، جیسے عائشہ رضی اللہ عنہا چاہتی ہے۔ (میں نے یہ بات کہی تو) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خاموشی اختیار فرمائی، اور مجھے کوئی جواب نہ دیا۔ میری ساتھی میرے پاس آئیں، میں نے ان کو بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو مجھے کوئی جواب نہیں دیا۔ انہوں نے کہا: تم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے لگی رہو، اور بار بار یہ بات کہتی رہو۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب اگلی مرتبہ ان کی باری پر ان کے گھر تشریف لائے تو انہوں نے کہا: میری سہیلیوں نے کہا ہے کہ میں آپ سے بات کروں کہ آپ لوگوں کو حکم دے دیں کہ میں جہاں ہوں، اپنے تحائف وغیرہ وہیں بھیجا کرو، میں نے

حضور ﷺ کی بارگاہ میں دو یا تین مرتبہ یہ بات کہی، لیکن ہر بار حضور ﷺ خاموشی اختیار فرماتے۔ (آخری بار جب میں نے یہی بات کہی تو) حضور ﷺ نے فرمایا: اے اُمّ سلمہ! تم عائشہ کے حوالے سے مجھے ٹینشن مت دیا کرو۔ کیونکہ صرف عائشہ وہ خاتون ہیں جن کے بستر میں بھی مجھ پر وحی نازل ہوتی ہے۔ حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہا: عائشہ کے حوالے سے آپ کو تکلیف دینے سے میں اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتی ہوں۔

6729 – حَدَّثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الشَّيْبَانِيُّ، ثنا اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنُ شُعَيْبٍ الْفَقِيهُ النَّسَائِيُّ بِمِصْرَ، ثنا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْاُمَوِيُّ، حَدَّثَنِيْ اَبِي، حَدَّثَنِيْ اَبُو الْعَنْبَسِ سَعِيدُ بْنُ كَثِيرٍ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: حَدَّثَتْنَا عَائِشَةُ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: فَتَكَلَّمْتُ اَنَا فَقَالَ: اَمَا تَرْضَيْنَ اَنْ تَكُوْنِيْ زَوْجَتِي فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ؟ قُلْتُ: بَلَى وَاللّٰهِ، قَالَ: فَاَنْتِ زَوْجَتِي فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اَبُو الْعَنْبَسِ هٰذَا: سَعِيدُ بْنُ كَثِيرٍ مَدَنِيٌّ ثِقَةٌ وَالْحَدِيثُ صَحِيحٌ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6729 – صحيح

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ ﷺ نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا ذکر کیا۔ آپ فرماتی ہیں: میں نے کہا: (وہ تو فاطمہ کی فضیلت ہے،) میں کہاں گئی؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ تم دنیا اور آخرت میں میری بیوی ہو؟ میں نے کہا: اللہ کی قسم! میں راضی ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تو تم دنیا آخرت میں میری بیوی ہو۔

✿✿ اس حدیث کے راوی ''ابوالعنبس'' (کا اصل نام) سعید بن کثیر ہے، مدنی ہیں، ثقہ ہیں، اور یہ حدیث صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

6730 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثنا مُوسَى بْنُ هَارُونَ، ثنا اَبُو الْخَطَّابِ زِيَادُ بْنُ يَحْيَى الْحَسَّانِيُّ، ثنا مَالِكُ بْنُ سُعَيْرٍ، ثنا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اَبِيْ خَالِدٍ، اَنْبَاَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الضَّحَّاكِ، اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ صَفْوَانَ اَتَى عَائِشَةَ وَآخَرَ مَعَهُ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ، لِاَحَدِهِمَا: اَسَمِعْتَ حَدِيثَ حَفْصَةَ يَا فُلَانُ؟ قَالَ: نَعَمْ يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِينَ، فَقَالَ لَهَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَفْوَانَ: وَمَا ذَاكَ يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِينَ؟ قَالَتْ: خِلَالٌ لِي تِسْعٌ لَمْ تَكُنْ لِاَحَدٍ مِنَ النِّسَاءِ قَبْلِي اِلَّا مَا آتَى اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مَرْيَمَ بِنْتَ عِمْرَانَ، وَاللّٰهِ مَا اَقُولُ هٰذَا اِنِّي اَفْخَرُ عَلَى اَحَدٍ مِنْ صَوَاحِبَاتِي، فَقَالَ لَهَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَفْوَانَ: وَمَا هُنَّ يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِينَ؟ قَالَتْ: جَاءَ الْمَلَكُ بِصُورَتِي اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَزَوَّجَنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا ابْنَةُ سَبْعِ سِنِينَ، وَاُهْدِيتُ اِلَيْهِ وَاَنَا ابْنَةُ تِسْعِ سِنِينَ، وَتَزَوَّجَنِي بِكْرًا لَمْ يَكُنْ فِي اَحَدٍ مِنَ النَّاسِ، وَكَانَ يَاْتِيهِ الْوَحْيُ وَاَنَا وَهُوَ فِي لِحَافٍ وَاحِدٍ، وَكُنْتُ مِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَيْهِ، وَنَزَلَ فِيَّ آيَاتٌ مِنَ الْقُرْآنِ كَادَتِ الْاُمَّةُ تَهْلِكُ فِيهِ، وَرَاَيْتُ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ وَلَمْ يَرَهُ اَحَدٌ مِنْ نِسَائِهِ غَيْرِي، وَقُبِضَ فِي بَيْتِي لَمْ يَلِهِ اَحَدٌ غَيْرُ الْمَلَكِ اِلَّا اَنَا هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6730 – صحیح

✧✧ عبدالرحمٰن بن ضحاک بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ بن صفوان اور ایک دوسرا شخص اُمّ المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے، اُمّ المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان میں سے ایک سے فرمایا: اے فلاں! کیا تم نے حفصہ والی بات سنی ہے؟ اس نے کہا: جی ہاں اے اُمّ المومنین۔ حضرت عبداللہ بن صفوان رضی اللہ عنہ نے پوچھا: اے اُمّ المومنین! وہ کون سی بات ہے؟ اُمّ المومنین نے فرمایا: میری نو خاصیتیں ایسی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی خاتون کو نصیب نہیں ہوئیں، سوائے اس فضیلت کے جو کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مریم بنت عمران رضی اللہ عنہا کو عطا فرمائی ہے۔ اللہ کی قسم! میں اپنی ساتھیوں (دیگر امہات المومنین) پر فخر کرتے ہوئے نہیں کہہ رہی ہوں۔ حضرت عبداللہ بن صفوان رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اُمّ المومنین! وہ نو خاصیتیں کون کون سی ہیں؟

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا:

○ فرشتہ میری تصویر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا۔

○ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے نکاح کیا، اس وقت میری عمر ۷ برس تھی۔

○ میری رخصتی عمل میں آئی تو اس وقت میری عمر ۹ برس تھی۔

○ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج میں کنواری صرف میں ہوں۔

○ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور میں ایک لحاف میں ہوتے تھے اور عین اس حال میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہوا کرتی تھی۔

○ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ مجھ سے محبت کرتے تھے۔

○ میرے حق میں قرآن کریم کی آیات نازل ہوئیں، جبکہ لوگ ہلاک ہونے کے قریب ہو چکے ہیں۔

○ میں نے حضرت جبریل امین علیہ السلام کی کی زیارت کی ہے۔

○ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال میرے حجرے میں ہوا، اُس وقت ملک الموت کے علاوہ صرف میں ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھی۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

6731 – اَخْبَرَنِیْ اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْمَحْبُوبِیُّ، ثنا سَعِیدُ بْنُ مَسْعُودٍ، ثنا یَزِیدُ بْنُ هَارُونَ، اَنبَاَ الْعَوَّامُ بْنُ حَوْشَبٍ، عَنْ سَعِیدِ بْنِ جُبَیْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: (اِنَّ الَّذِینَ یَرْمُونَ الْمُحْصَنَاتِ الْغَافِلَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ) (النور: 23) قَالَ: نَزَلَتْ فِی عَائِشَةَ خَاصَّةً هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6731 – صحیح

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: سورۃ النور کی آیت نمبر ۲۳

اِنَّ الَّذِیْنَ یَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ الْغٰفِلٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ لُعِنُوْا فِی الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَةِ وَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِیْمٌ

''بیشک وہ جو عیب لگاتے ہیں انجان پارسا ایمان والیوں کو ان پر لعنت ہے دنیا اور آخرت میں اور ان کے لئے بڑا

عذاب ہے" (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

بالخصوص سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حق میں نازل ہوئی۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

6732 - اَنْبَاَ اَبُوْ بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ سَلْمَانَ الْفَقِيهُ بِبَغْدَادَ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ مُكْرَمٍ، وَيَحْيَى بْنُ جَعْفَرِ بْنِ الزِّبْرِقَانِ، قَالَا: ثنا عَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ، ثنا خَالِدُ الْحَذَّاءُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنِ الْاَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ، قَالَ: سَمِعْتُ خُطْبَةَ اَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ، وَعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، وَعُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ، وَعَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَالْخُلَفَاءِ هَلُمَّ جَرًّا اِلَى يَوْمِي هٰذَا، فَمَا سَمِعْتُ الْكَلَامَ مِنْ فَمِ مَخْلُوقٍ اَفْخَمَ وَلَا اَحْسَنَ مِنْهُ مِنْ فِي عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا

(التعليق - من تلخيص الذهبي)6732 - سكت عنه الذهبي في التلخيص

✧✧ حضرت احنف بن قیس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اور حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ اور دیگر خلفاء کے آج تک خطبے سنتا آیا ہوں، لیکن جس احسن اور فصیح و بلیغ انداز میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا گفتگو فرمایا کرتی تھیں، میں نے ان میں سے کسی کو بھی ایسی گفتگو کرتے نہیں سنا ہے۔

6733 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِئٍ، ثنا اَبُوْ سَعِيدِ بْنِ شَاذَانَ، ثنا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، اَنْبَاَ عِيسَى بْنُ يُونُسَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: مَا رَاَيْتُ اَحَدًا اَعْلَمَ بِالْحَلَالِ وَالْحَرَامِ وَالْعِلْمِ وَالشِّعْرِ وَالطِّبِّ مِنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِينَ

(التعليق - من تلخيص الذهبي)6733 - سكت عنه الذهبي في التلخيص

✧✧ ہشام بن عروہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ میں نے کوئی شخص ایسا نہیں دیکھا جو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے زیادہ حلال وحرام، علم، شعر اور طب کو جانتا ہو۔

6734 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذٍ الْعَدْلُ، ثنا بِشْرُ بْنُ مُوسَى، ثنا الْحُمَيْدِيُّ، ثنا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: لَوْ جُمِعَ عِلْمُ النَّاسِ كُلِّهِمْ، ثُمَّ عِلْمُ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكَانَتْ عَائِشَةُ اَوْسَعَهُمْ عِلْمًا

(التعليق - من تلخيص الذهبي)6734 - على شرط البخاري ومسلم

✧✧ زہری کہتے ہیں: اگر تمام لوگوں کا علم جمع کر لیا جائے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دیگر ازواج مطہرات کا علم جمع کر لیا جائے، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا علم ان تمام سے زیادہ وسیع تھا۔

6735 - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ النَّضْرِ، ثنا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو، ثنا زَائِدَةُ، ثنا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ، قَالَ: مَا رَاَيْتُ اَحَدًا اَفْصَحَ مِنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا

✧✧ حضرت موسیٰ بن طلحہ فرماتے ہیں: میں نے اُمّ المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے زیادہ فصیح کسی کو نہیں دیکھا۔

6736 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِي اَبِي، حَدَّثَنِي اَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ مُسْلِمٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، اَنَّهُ قِيلَ لَهُ: هَلْ كَانَتْ عَائِشَةُ تُحْسِنُ الْفَرَائِضَ؟ قَالَ: اِي وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَقَدْ رَاَيْتُ مَشْيَخَةَ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْاَلُونَهَا عَنِ الْفَرَائِضِ

✧✧ حضرت مسروق کہتے ہیں: ان سے کسی نے پوچھا: کیا اُمّ المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا وراثت کے مسائل صحیح طرح جانتی تھیں؟ انہوں نے کہا: جی ہاں، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے میں نے بڑے بڑے کبار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو اُن سے وراثت کے مسائل پوچھتے دیکھا ہے۔

6737 – حَدَّثَنِي اَبُو سَعِيدٍ اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوبَ الثَّقَفِيُّ، ثنا مُسَبِّحُ بْنُ حَاتِمٍ الْعُكْلِيُّ، بِالْبَصْرَةِ، ثنا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَفْصٍ الْقُرَشِيُّ، حَدَّثَنِي حَمَّادُ الْاَرْقَطُ، رَجُلٌ صَالِحٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، زَوْجِ خَيْرَةَ، عَنِ ابْنِ اَبِي مُلَيْكَةَ، قَالَ: قُلْتُ لِعَائِشَةَ: تَقُولِينَ الشِّعْرَ وَاَنْتِ ابْنَةُ الصِّدِّيقِ وَلَا تُبَالِينَ، وَتَقُولِينَ الطِّبَّ فَمَا عِلْمُكِ فِيهِ؟ فَقَالَتْ: اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسْقَمُ فَتَفِدُ عَلَيْهِ وُفُودُ الْعَرَبِ، فَيَصِفُونَ لَهُ فَاَحْفَظُ ذَلِكَ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6737 – حذفه الذهبی من التلخيص

✧✧ ابن ابی ملیکہ سے مروی ہے، آپ فرماتے ہیں: میں نے اُمّ المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا: آپ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی ہوکر شعر کہتی ہیں؟ آپ کو کچھ پرواہ نہیں ہے؟ اور آپ کا طب کے متعلق علم کتنا ہے؟ انہوں نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بیمار ہوئے تو عرب کے بہت وفود آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عیادت کے لئے آتے تھے، وہ لوگ اپنے اپنے علم کے مطابق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو علاج بتایا کرتے تھے، میں نے وہ تمام سن کر یاد کرلئے ہیں۔

6738 – حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ عِيسَى الْحِيرِيُّ، ثنا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اَبِي طَالِبٍ، ثنا ابْنُ اَبِي عُمَرَ، ثنا سُفْيَانُ، عَنْ مُوسَى الْجُهَنِيِّ، عَنْ اَبِي بَكْرِ بْنِ حَفْصٍ، عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّهَا جَاءَتْ هِيَ وَاَبَوَاهَا اَبُو بَكْرٍ وَاُمُّ رُومَانَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَا: اِنَّا نُحِبُّ اَنْ تَدْعُوَ لِعَائِشَةَ بِدَعْوَةٍ وَنَحْنُ نَسْمَعُ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِعَائِشَةَ بِنْتِ اَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ مَغْفِرَةً وَاجِبَةً ظَاهِرَةً بَاطِنَةً فَعَجِبَ اَبَوَاهَا لِحُسْنِ دُعَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهَا، فَقَالَ: تَعْجَبَانِ هٰذِهِ دَعْوَتِي لِمَنْ شَهِدَ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّي رَسُولُ اللّٰهِ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6738 – منكر على جودة إسناده

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں، میرے والد صاحب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور میری والدہ حضرت اُمّ رومان رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں گئے، میرے ماں باپ نے عرض کی: ہم چاہتے ہیں کہ آپ عائشہ رضی اللہ عنہا کے لئے کوئی دعا فرمائیں، ہم وہ دعا سنیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے لئے یوں دعا فرمائی ''اے اللہ! عائشہ بنت

ابوبکرصدیق کی ظاہری، باطنی، حتمی مغفرت فرما''۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ خوبصورت دعا، ان کے والدین کو بہت اچھی لگی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم عائشہ کے لئے میری اس دعا سے حیران کیوں ہورہے ہو؟ میری یہ دعا ہر اس شخص کے لئے ہے جو اس بات کی گواہی دے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے اور یہ میں اللہ تعالیٰ کا آخری رسول ہوں۔

6739 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيٰى، ثنا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الثَّقَفِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِالْاَعْلَى الصَّنْعَانِيَّ، يَقُوْلُ: وَجَدْتُ عِنْدِي فِي كِتَابِ سَمِعْتُهُ مِنَ الْمُعْتَمِرِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ اَنَسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ مَنْ اَحَبُّ النَّاسِ اِلَيْكَ؟ قَالَ: عَائِشَةُ، فَقِيْلَ: لَا نَعْنِيْ اَهْلَكَ، قَالَ: فَاَبُوْ بَكْرٍ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ وَلَهُ اِسْنَادٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِهِمَا وَبِهٖ يُعْرَفُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي)6739 – غريب جدا

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا: آپ سب سے زیادہ کس سے محبت فرماتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عائشہ سے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی گئی: ہم آپ کی ازواج کے بارے میں نہیں پوچھ رہے، تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابوبکر سے۔

۞۞ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن ان دونوں نے اس کو نقل نہیں کیا۔ اس کی اسناد شیخین رحمۃ اللہ علیہما کے معیار کے مطابق صحیح ہے، یہ حدیث اُسی اسناد کے ساتھ معروف ہے۔

6740 – حَدَّثَنِيْهِ عَلِيُّ بْنُ عِيسَى الْحِيرِيُّ، ثنا مُسَدَّدُ بْنُ قَطَنٍ، ثنا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، ثنا جَرِيرٌ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: بَعَثَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى جَيْشٍ فِيهِمْ اَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، فَلَمَّا رَجَعْتُ قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، مَنْ اَحَبُّ النَّاسِ اِلَيْكَ؟ قَالَ وَمَا تُرِيدُ اِلٰى ذٰلِكَ؟ قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اُرِيدُ اَنْ اَعْلَمَ ذَاكَ، قَالَ عَائِشَةُ قُلْتُ: اِنَّمَا اَعْنِيْ مِنَ الرِّجَالِ؟ قَالَ: اَبُوهَا

(التعليق – من تلخيص الذهبي)6740 – سكت عنه الذهبي في التلخيص

✧✧ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ایک لشکر کا سپہ سالار بنا کر بھیجا، اس لشکر میں حضرت ابوبکرصدیق رضی اللہ عنہ بھی تھے، حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ جب میں اس مہم سے واپس لوٹا تو میں نے پوچھا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ سب سے زیادہ کس سے محبت فرماتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: یہ سوال کرنے کا تمہارا مقصد کیا ہے؟ میں نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں اپنے علم میں اضافہ کرنا چاہتا ہوں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عائشہ سے۔ میں نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے مردوں کے بارے میں پوچھا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کے والد سے۔

6741 – حَدَّثَنَاهُ اَبُوْ مُحَمَّدٍ الْمُزَنِيُّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْخَصِيبُ الصُّوفِيُّ، قَالَا: ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الْحَضْرَمِيُّ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ اَبَانَ، ثنا وَكِيعٌ، وَاَبُوْ اُسَامَةَ، قَالَا: ثنا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اَبِيْ خَالِدٍ، عَنْ قَيْسٍ

بْنِ اَبِی حَازِمٍ، اَنَّ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ، رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لِلنَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ رَجَعَ مِنْ غَزْوَةِ ذَاتِ السَّلَاسِلِ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ اَحَبُّ النَّاسِ اِلَيْكَ؟ قَالَ: عَائِشَةُ قَالَ: اِنَّمَا اَقُوْلُ مِنَ الرِّجَالِ؟ قَالَ: اَبُوهَا

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 6741 – علی شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے بارے میں مروی ہے کہ جب وہ غزوہ ذات السلاسل سے واپس آئے تو انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے پوچھا: یارسول اللہ ﷺ آپ سب سے زیادہ کس سے پیار کرتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: عائشہ سے۔ میں نے کہا: میں نے مردوں کے حوالے سے پوچھا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس کے والد سے۔

6742 – اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ الْعَدْلُ بِبَغْدَادَ، ثنا يَحْيَى بْنُ جَعْفَرِ بْنِ الزِّبْرِقَانِ، ثنا عَلِیُّ بْنُ عَاصِمٍ، اَنْبَاَ بَيَانُ بْنُ بِشْرٍ، قَالَ لِی عَامِرٌ الشَّعْبِیُّ: اَتَانِی رَجُلٌ فَقَالَ لِی: كُلُّ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ عَائِشَةَ، قُلْتُ: اَمَّا اَنْتَ فَقَدْ خَالَفْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَانَتْ عَائِشَةُ اَحَبَّهُنَّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 6742 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ عامر شعبی بیان کرتے ہیں کہ میرے پاس ایک آدمی آیا اور کہنے لگا: عائشہ کے علاوہ میں سب امہات المومنین سے محبت کرتا ہوں۔ میں نے کہا: تم رسول اللہ ﷺ کی مخالفت کر رہے ہو، کیونکہ رسول اللہ ﷺ تمام ازواج سے زیادہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے محبت کیا کرتے تھے۔

6743 – اَخْبَرَنَا الشَّيْخُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَ مُوسَى بْنُ اِسْحَاقَ الْقَاضِیُّ، ثنا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِی شَيْبَةَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارٍ، قَالَا: ثنا يُوْسُفُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْمَاجِشُونِ، حَدَّثَنِی اَبِی، عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ مِنْ اَزْوَاجِكَ فِی الْجَنَّةِ؟ قَالَ: اَمَا اِنَّكِ مِنْهُنَّ قَالَتْ: فَخُيِّلَ لِی اَنَّ ذَاكَ اَنَّهُ لَمْ يَتَزَوَّجْ بِكْرًا غَيْرِی صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 6743 – صحيح

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ آپ کی ازواج میں سے جنت میں کون کون جائے گی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تو بھی انہیں میں سے ہے۔ آپ فرماتی ہیں: اس سے مجھے اندازہ ہو گیا کہ آپ ﷺ میرے علاوہ اور کسی کنواری لڑکی سے شادی نہیں کریں گے۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

6744 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيٰى، وَمُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَعْقُوْبَ الْحَافِظُ، قَالَا: ثنا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الثَّقَفِیُّ، ثنا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، ثنا جَرِيْرٌ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِی وَائِلٍ، عَنْ مَسْرُوْقٍ، قَالَ: قَالَتْ لِی عَائِشَةُ، رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا: اِنِّی رَاَيْتُنِی عَلٰى تَلٍّ وَحَوْلِی بَقَرٌ تُنْحَرُ فَقُلْتُ لَهَا: لَئِنْ صَدَقَتْ رُؤْيَاكِ

لَتَكُونَنَّ حَوْلَكَ مَلْحَمَةٌ، قَالَتْ: اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّكَ، بِئْسَ مَا قُلْتَ، فَقُلْتُ لَهَا: فَلَعَلَّهُ اِنْ كَانَ اَمْرًا سَيَسُوءُكِ، فَقَالَتْ: وَاللّٰهِ لَاَنْ اَخِرَّ مِنَ السَّمَاءِ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اَفْعَلَ ذٰلِكَ، فَلَمَّا كَانَ بَعْدُ ذُكِرَ عِنْدَهَا اَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَتَلَ ذَا الثُّدَيَّةِ، فَقَالَتْ لِي: اِذَا اَنْتَ قَدِمْتَ الْكُوفَةَ فَاكْتُبْ لِي نَاسًا مِمَّنْ شَهِدَ ذٰلِكَ مِمَّنْ تَعْرِفُ مِنْ اَهْلِ الْبَلَدِ، فَلَمَّا قَدِمْتُ وَجَدْتُ النَّاسَ اَشْيَاعًا فَكَتَبْتُ لَهَا مِنْ كُلِّ شِيَعٍ عَشَرَةً مِمَّنْ شَهِدَ ذٰلِكَ قَالَ: فَاَتَيْتُهَا بِشَهَادَتِهِمْ فَقَالَتْ: لَعَنَ اللّٰهُ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ، فَاِنَّهُ زَعَمَ لِي اَنَّهُ قَتَلَهُ بِمِصْرَ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6744 – علی شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت مسروق فرماتے ہیں: اُمّ المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے مجھ سے کہا: میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ میں ایک ٹیلے پر ہوں اور میرے اردگرد اونٹ نحر کئے جا رہے ہیں۔ میں نے کہا: اگر آپ کا خواب سچا ہوا تو آپ کے اردگرد گھمسان کی جنگ ہوگی۔ اُمّ المومنین نے کہا: تم نے جو تعبیر بتائی ہے، میں اس کے شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتی ہوں۔ میں نے کہا: ہوسکتا ہے کہ کوئی ایسا واقعہ رونما ہو جائے جو آپ کے لئے تکلیف دہ ہو۔ آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اللہ کی قسم! میری وجہ سے کوئی فتنہ برپا ہو، اس سے مجھے یہ زیادہ عزیز ہے کہ مجھے آسمان سے زمین پر پھینک دیا جائے۔ کچھ عرصہ بعد اُمّ المومنین کے ہاں اس بات کا تذکرہ ہوا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ''ذوالثدیہ'' کو قتل کر دیا ہے، تو آپ رضی اللہ عنہا نے مجھے حکم دیا کہ جب تم کوفہ میں آؤ تو شہر کے جتنے لوگ اُس معاملہ میں شریک ہوئے جن کو تم پہچانتے ہو، ان سب کے بارے میں مجھے مطلع کرنا۔ جب میں کوفہ میں آیا، میں نے لوگوں کو جماعت در جماعت پایا، میں نے اُمّ المومنین کی جانب خط لکھا کہ ہر جماعت میں دس آدمی اس میں شریک ہوئے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں: میں ان کی گواہی بھی اُمّ المومنین کے پاس لایا، اُمّ المومنین رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو عمرو بن العاص پر، کیونکہ وہ میرے بارے میں گمان رکھتا ہے کہ وہ مجھے مصر میں قتل کرے گا۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن انہوں نے اس کو نقل نہیں کیا۔

6745 – حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذٍ الْعَدْلُ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ، ثنا اَبُو عَاصِمٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّ مُعَاوِيَةَ بْنَ اَبِي سُفْيَانَ بَعَثَ اِلٰى عَائِشَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا بِمِائَةِ اَلْفٍ، فَقَسَمَتْهَا حَتّٰى لَمْ تَتْرُكْ مِنْهَا شَيْئًا، فَقَالَتْ بَرِيرَةُ: اَنْتِ صَائِمَةٌ، فَهَلَّا ابْتَعْتِ لَنَا بِدِرْهَمٍ لَحْمًا؟ فَقَالَتْ عَائِشَةُ: لَوْ اَنِّي ذُكِّرْتُ لَفَعَلْتُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6745 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ ہشام بن عروہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ معاویہ بن سفیان رضی اللہ عنہ نے اُمّ المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی جانب ایک لاکھ دراہم بھیجے، آپ نے وہ تمام کے تمام لوگوں میں تقسیم کر دیئے اور ان میں سے ایک درہم بھی اپنے لئے نہ رکھا، حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: آپ تو روزے سے ہیں، آپ ہمارے لئے ہی ایک درہم کا گوشت خرید لیتی، اُمّ المومنین رضی اللہ عنہا

نے فرمایا: یہ بات اگر مجھے یاد ہوتی تو میں ایسا کر لیتی۔

6746 - حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانِ الْقَزَّازُ، ثنا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ، ثنا زَمْعَةُ بْنُ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ اَبِي مُلَيْكَةَ، اَنَّ اُمَّ سَلَمَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا سَمِعَتِ الصَّرْخَةَ عَلٰى عَائِشَةَ فَقَالَتْ لِجَارِيَةٍ: اذْهَبِيْ فَانْظُرِي، فَجَاءَ تْ فَقَالَتْ: وَجَبَتْ، فَقَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَدْ كَانَتْ اَحَبَّ النَّاسِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا اَبَاهَا هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6746 – فيه زمعة بن صالح وما روى له إلا مسلم مقرونا بآخر معه

✧✧ ام المومنین حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں مروی ہے کہ انہوں نے حضرت عائشہ پر کوئی چیخ سنی، انہوں نے اپنی لونڈی سے کہا: جاؤ اور دیکھ کر آؤ کیا ہوا؟ لونڈی دیکھ کر آئی تو بولی: جنگ شروع ہوگئی۔ حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ عائشہ سے پیار کرتے تھے، سوائے اس کے والد کے، (یعنی اُن کے والد کے ساتھ اُن سے بھی زیادہ محبت کرتے تھے)

6747 - حَدَّثَنِي اَبُوْ بَكْرِ بْنُ بَالَوَيْهِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرِ بْنِ مَطَرٍ، ثنا اَبُوْ مُسْلِمِ الْمُسْتَمْلِيُّ، ثنا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، قَالَ: قَالَ مُعَاوِيَةُ: يَا زِيَادُ، اَيُّ النَّاسِ اَعْلَمُ؟ قَالَ: اَنْتَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ، قَالَ: اَعْزِمُ عَلَيْكَ؟ قَالَ: اَمَّا اِذَا عَزَمْتَ عَلَيَّ فَعَائِشَةُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6747 – حذفه الذهبی من التلخيص

✧✧ سفیان بن عیینہ فرماتے ہیں: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: اے زیاد! لوگوں میں سب سے زیادہ علم والا کون ہے؟ زیاد نے کہا: اے امیر المومنین! آپ ہی ہیں۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تجھے قسم دے کر پوچھتا ہوں، زیاد نے کہا: اگر قسم کے ساتھ پوچھتے ہو تو ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سب سے زیادہ اہل علم تھیں۔

6748 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِئٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو الْحَرَشِيُّ، ثنا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ، ثنا الْمُعَافَى بْنُ عِمْرَانَ، ثنا الْمُغِيْرَةُ بْنُ زِيَادٍ، عَنْ عَطَاءٍ، قَالَ: كَانَتْ عَائِشَةُ، اَفْقَهَ النَّاسِ وَاَعْلَمَ النَّاسِ وَاَحْسَنَ النَّاسِ رَاْيًا فِي الْعَامَّةِ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6748 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت عطاء فرماتے ہیں: اُمّ المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سب سے زیادہ فقیہ تھیں، سب سے زیادہ علم رکھنے والی تھیں، اور عوام الناس کے بارے میں بھی اچھی رائے رکھتی تھیں۔

ذِكْرُ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ حَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

ام المومنین حضرت حفصہ بنت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما کا ذکر

6749 - حَدَّثَنِي اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثنا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَرْبِيُّ، ثنا مُصْعَبُ بْنُ

عَبْدِاللهِ الزُّبَيْرِيُّ، قَالَ: حَفْصَةُ بِنْتُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ بْنِ نُفَيْلِ بْنِ عَبْدِالْعُزَّى بْنِ رَبَاحِ بْنِ عَبْدِاللهِ بْنِ قُرْطِ بْنِ رَزَاحِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ كَعْبِ بْنِ لُؤَيِّ بْنِ غَالِبٍ، وَأُمُّهَا زَيْنَبُ بِنْتُ مَظْعُونِ بْنِ حَبِيبِ بْنِ وَهْبِ بْنِ حُذَافَةَ بْنِ جُمَحٍ وَكَانَتْ مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ

✧✧ مصعب بن عبیداللہ زبیری نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے "حفصہ بنت عمر بن خطاب بن نفیل بن عبدالعزیٰ بن رباح بن عبداللہ بن قرط بن رزاح بن عدی بن کعب بن لؤی بن غالب" ان کی والدہ "زینب بنت مظعون بن حبیب بن وہب بن حذافہ بن جمح" ہیں۔ آپ مہاجرات میں سے ہیں۔

6750 - حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثنا أَبُو أُسَامَةَ الْحَلَبِيُّ، ثنا حَجَّاجُ بْنُ أَبِي مَنِيعٍ، عَنْ جَدِّهِ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: ثُمَّ تَزَوَّجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَفْصَةَ بِنْتَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، وَكَانَتْ مِنْ قَبْلِهِ تَحْتَ خُنَيْسِ بْنِ حُذَافَةَ السَّهْمِيِّ

✧✧ زہری کہتے ہیں: پھر نبی اکرم ﷺ نے حضرت حفصہ بنت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما سے نکاح کیا۔ حضور ﷺ سے پہلے آپ خنیس بن حذافہ سہمی کے نکاح میں تھیں۔

6751 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذٍ الْعَدْلُ، ثنا هِشَامُ بْنُ عَلِيٍّ السَّدُوسِيُّ، ثنا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، قَالَ: أَيِّمَتْ حَفْصَةُ بِنْتُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ مِنْ زَوْجِهَا وَعُثْمَانُ مِنْ رُقَيَّةَ، فَمَرَّ عُمَرُ بِعُثْمَانَ فَقَالَ: هَلْ لَكَ فِي حَفْصَةَ؟ فَأَعْرَضَ عَنِّي وَلَمْ يُحِرْ إِلَيَّ شَيْئًا، فَأَتَى عُمَرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَكَاهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَخَيْرٌ مِنْ ذَلِكَ، أَتَزَوَّجُ أَنَا حَفْصَةَ وَأُزَوِّجُ عُثْمَانَ أُمَّ كُلْثُومٍ فَتَزَوَّجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَفْصَةَ، وَزَوَّجَ عُثْمَانُ أُمَّ كُلْثُومٍ بِنْتَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 6751 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت حفصہ بنت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما کا شوہر فوت ہو گیا اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی زوجہ حضرت رقیہ بنت رسول اللہ ﷺ فوت ہو گئیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور ان سے کہا: کیا آپ کو حفصہ میں کوئی دلچسپی ہے؟ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے مجھ سے اعراض کیا اور میرے بارے میں کوئی خاطر خواہ جواب نہ دیا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شکایت کی۔ نبی اکرم ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اس سے بھی بہتر حل موجود ہے۔ حفصہ سے میں نکاح کر لیتا ہوں اور عثمان کے ساتھ میں اپنی بیٹی "ام کلثوم" کا نکاح کر دیتا ہوں۔ چنانچہ نبی اکرم ﷺ نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے خود نکاح فرمایا اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ہمراہ اپنی صاحبزادی حضرت اُمّ کلثوم رضی اللہ عنہا کا نکاح کر دیا۔

6752 - فَحَدَّثَنِي أَبُو عَبْدِاللهِ الْأَصْبَهَانِيُّ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ الْجَهْمِ، ثنا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ

عُمَرَ، اَنَّ اُسَامَةَ بْنَ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، حَدَّثَهُ عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ عُمَرَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: وُلِدَتْ حَفْصَةُ وَقُرَيْشٌ تَبْنِي الْبَيْتَ قَبْلَ مَبْعَثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخَمْسِ سِنِينَ

✧✧ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے پانچ سال پہلے جب قریش کعبۃ اللہ کی تعمیر کر رہے تھے ان دنوں حفصہ کی پیدائش ہوئی تھی۔

قَالَ ابْنُ عُمَرَ: وَحَدَّثَنِي اَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِي سَبْرَةَ، عَنْ حَسَنِ بْنِ اَبِي حَسَنٍ، قَالَ: تَزَوَّجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَفْصَةَ فِي شَعْبَانَ عَلَى رَاْسِ ثَلَاثِينَ شَهْرًا قَبْلَ اُحُدٍ

✧✧ حسن بن ابی حسن فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ احد سے ۳۰ مہینے پہلے شعبان کے مہینے میں حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا۔

قَالَ ابْنُ عُمَرَ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: تُوُفِّيَتْ حَفْصَةُ فِي شَعْبَانَ سَنَةَ خَمْسٍ وَاَرْبَعِينَ، فَصَلَّى عَلَيْهَا مَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ وَهُوَ يَوْمَئِذٍ عَامِلٌ بِالْمَدِينَةِ

✧✧ سالم اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سن ۴۵ ہجری کو شعبان المعظم کے مہینے میں فوت ہوئیں، ان دنوں مدینہ منورہ کا عامل مروان تھا، اس لئے اُسی نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی۔

قَالَ ابْنُ عُمَرَ: فَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ الْمَقْبُرِيُّ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: رَاَيْتُ مَرْوَانَ حَمَلَ بَيْنَ عَمُودَيْ سَرِيرِ حَفْصَةَ مِنْ عِنْدِ دَارِ آلِ حَزْمٍ اِلَى دَارِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، وَحَمَلَهَا اَبُو هُرَيْرَةَ مِنْ دَارِ الْمُغِيرَةِ اِلَى قَبْرِهَا

✧✧ علی بن مسلم مقبری اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں (وہ فرماتے ہیں) میں نے مروان کو دیکھا کہ اس نے دارِ آل حزم سے لے کر دارِ مغیرہ تک حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے جنازے کو کندھا دیا اور وہاں سے آگے ان کی قبر مبارک تک حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے آپ کی چارپائی کو کندھا دیا۔

قَالَ ابْنُ عُمَرَ: وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ، قَالَ: نَزَلَ فِي قَبْرِ حَفْصَةَ عَبْدُ اللّٰهِ، وَعَاصِمٌ، ابْنَا عُمَرَ، وَسَالِمٌ، وَعَبْدُ اللّٰهِ وَحَمْزَةُ بَنُو عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ

✧✧ عبداللہ بن نافع فرماتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دو صاحبزادوں حضرت عبداللہ اور عاصم، اور عبداللہ بن عمر کے تین صاحبزادوں سالم، عبداللہ اور حمزہ رضی اللہ عنہم نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کو لحد میں اتارا تھا۔

6753 – اَخْبَرَنِي اَبُو بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ، ثنا مُوسَى بْنُ اِسْمَاعِيلَ، ثنا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، اَنْبَاَ اَبُو عِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ، عَنْ قَيْسِ بْنِ زَيْدٍ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَلَّقَ حَفْصَةَ بِنْتَ عُمَرَ، فَدَخَلَ عَلَيْهَا خَالَاهَا قُدَامَةُ وَعُثْمَانُ ابْنَا مَظْعُونٍ، فَبَكَتْ وَقَالَتْ: وَاللّٰهِ مَا طَلَّقَنِي عَنْ شِبَعٍ، وَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: " قَالَ لِي جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ: رَاجِعْ حَفْصَةَ، فَاِنَّهَا صَوَّامَةٌ قَوَّامَةٌ، وَاِنَّهَا زَوْجَتُكَ فِي الْجَنَّةِ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 6753 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت قیس بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہا کو (ایک) طلاق دے دی، اس کے بعد حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے دو ماموں قدامہ بن مظعون اور عثمان بن مظعون ان کے پاس آئے، حضرت حفصہ ان کے پاس بہت روئیں۔ اور کہنے لگی: اللہ کی قسم! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے طلاق نہیں دی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا: مجھے حضرت جبریل امین علیہ السلام نے کہا ہے: حفصہ رضی اللہ عنہا سے رجوع کرلو کیونکہ وہ نماز وروزہ کی پابند ہے اور وہ جنت میں بھی آپ کی زوجہ ہے۔

6754 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذٍ الْعَدْلُ، ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِسْحَاقَ الْقَاضِي، ثنا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ أَبِي جَعْفَرٍ، ثنا ثَابِتٌ، عَنْ أَنَسٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: " أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَلَّقَ حَفْصَةَ، فَأَتَاهُ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، طَلَّقْتَ حَفْصَةَ وَهِيَ صَوَّامَةٌ قَوَّامَةٌ، وَهِيَ زَوْجَتُكَ فِي الْجَنَّةِ، فَرَاجِعْهَا "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6754 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کو طلاق دے دی، حضرت جبریل امین علیہ السلام آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور کہا: اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! آپ نے حفصہ رضی اللہ عنہا کو طلاق دے دی ہے، حالانکہ وہ تو نماز وروزہ کی پابند ہے، اور وہ جنت میں بھی آپ کی زوجہ ہے۔ اس لئے آپ ان سے رجوع فرمالیجئے۔

ذِكْرُ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ أُمِّ سَلَمَةَ بِنْتِ أَبِي أُمَيَّةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا

ام المومنین حضرت اُمّ سلمہ بنت ابی امیہ رضی اللہ عنہا کا ذکر

6755 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذٍ الْعَدْلُ، ثنا بِشْرُ بْنُ مُوسَى، ثنا الْحُمَيْدِيُّ، عَنْ سُفْيَانَ، قَالَ: أُمُّ سَلَمَةَ، أَوَّلُ مُهَاجِرَةٍ مِنَ النِّسَاءِ

✧✧ حضرت سفیان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں. ام سلمہ رضی اللہ عنہا عورتوں میں سب سے پہلے ہجرت کرنے والی خاتون ہیں۔

6756 - أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ بْنِ مُحَمَّدٍ الشَّعْرَانِيُّ، ثنا جَدِّي، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: وَمِمَّنْ قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ مِنْ مُهَاجِرَةِ أَرْضِ الْحَبَشَةِ الْأُولَى، ثُمَّ هَاجَرَ إِلَى الْمَدِينَةِ أَبُو سَلَمَةَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْأَسَدِ وَامْرَأَتُهُ أُمُّ سَلَمَةَ بِنْتُ أَبِي أُمَيَّةَ

✧✧ ابن شہاب کہتے ہیں: وہ لوگ جو حبشہ کی جانب پہلی ہجرت کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مکہ میں آئے تھے اور پھر مدینہ منورہ کی جانب بھی ہجرت کی تھی، ان میں ''ابوسلمہ عبداللہ بن عبدالاسد'' اور ان کی زوجہ ''ام سلمہ بنت ابی امیہ'' ہیں۔

6757 - حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْحَاقَ الْحَرْبِيُّ، ثنا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الزُّبَيْرِيُّ، قَالَ: كَانَتْ أُمُّ سَلَمَةَ اسْمُهَا رَمْلَةُ وَهِيَ أَوَّلُ ظَعِينَةٍ دَخَلَتِ الْمَدِينَةَ مُهَاجِرَةً، وَكَانَتْ قَبْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ أَبِي سَلَمَةَ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالْأَسَدِ بْنِ هِلَالِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ مَخْزُومٍ وَهُوَ أَوَّلُ مَا هَاجَرَ إِلَى أَرْضِ الْحَبَشَةِ وَشَهِدَ بَدْرًا، وَتُوُفِّيَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَوَلَدَتْ لِأَبِي سَلَمَةَ سَلَمَةَ وَعُمَرَ، وَدُرَّةَ، وَزَيْنَبَ، أُمُّهُمْ أُمُّ سَلَمَةَ زَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَلَفَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ أَبِي سَلَمَةَ وَقَدْ رَوَى ابْنُهَا عُمَرُ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✧✧مصعب بن عبداللہ زبیری فرماتے ہیں: حضرت اُمّ سلمہ ؓ کا اصل نام ''رملہ'' ہے، آپ پہلی مہاجرہ ہیں جو ہجرت کر کے مدینہ منورہ آئیں۔ آپ رسول اللہ ﷺ سے پہلے ابوسلمہ عبداللہ بن عبدالاسد بن ہلال بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم'' کے نکاح میں تھیں۔ ابوسلمہ حبشہ کی جانب سب سے پہلے ہجرت کرنے والی شخصیت ہیں اور آپ نے غزوہ بدر میں بھی شرکت کی۔ رسول اللہ ﷺ کے دور میں ہی ان کا انتقال ہو گیا تھا۔ اُمّ سلمہ کے بطن سے ابوسلمہ کے چار بچے سلمہ، عمر، درہ اور زینب پیدا ہوئے۔ ان کی والدہ اُمّ سلمہ ہیں جنہوں نے بعد میں رسول اللہ ﷺ سے نکاح کیا۔ اُمّ سلمہ کے بیٹے عمر بن ابی سلمہ نے رسول اللہ ﷺ کی متعدد احادیث روایت کی ہیں۔

6758 - فَحَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَفَّانَ الْعَامِرِيُّ، ثنا أَبُو أُسَامَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا حَضَرْتُمُ الْمَيِّتَ أَوِ الْمَرِيضَ فَقُولُوا خَيْرًا، فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ يُؤَمِّنُونَ عَلَى مَا تَقُولُونَ، فَلَمَّا تُوُفِّيَ أَبُو سَلَمَةَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ: كَيْفَ أَقُولُ؟ قَالَ: قُولِي اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَلَهُ وَأَعْقِبْنِي مِنْهُ عُقْبَى صَالِحَةً فَقُلْتُهَا فَأَعْقَبَنِي اللّٰهُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 6758 – على شرط البخاري ومسلم إن لم يكونا أخرجاه

✧✧ام سلمہ ؓ فرماتی ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میت یا مریض کے پاس جاؤ تو اس کے بارے میں ہمیشہ اچھی بات کہو، کیونکہ تم جو کچھ کہتے ہو، فرشتے اُس پر آمین کہتے ہیں۔ جب حضرت ابوسلمہ ؓ کا انتقال ہوا تو میں نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئی اور میں نے پوچھا: اس موقع پر میں کیا دعا مانگو؟ حضور ﷺ نے فرمایا: یہ دعا مانگو ''اے اللہ! ہماری اور اُس (ابوسلمہ) کی مغفرت فرما، اور مجھ اس کا اچھا بدل عطا فرما''۔ میں نے وہی دعا مانگی، اور اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ کی صورت میں واقعی اچھا بدل عطا فرما دیا۔

6759 - أَخْبَرَنَاهُ الْحَسَنُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ يُوسُفَ الْعَدْلُ، ثنا السَّرِيُّ بْنُ خُزَيْمَةَ، ثنا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، أَنبَا ثَابِتٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا

قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِذَا أَصَابَتْ أَحَدَكُمْ مُصِيبَةٌ فَلْيَقُلْ: إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ، اللّٰهُمَّ عِنْدَكَ أَحْتَسِبُ مُصِيبَتِي فَأْجُرْنِي فِيهَا " وَكُنْتُ إِذَا أَرَدْتُ أَنْ أَقُوْلَ وَأَبْدِلْنِي بِهَا خَيْرًا مِنْهَا قُلْتُ: وَمَنْ خَيْرٌ مِنْ أَبِي سَلَمَةَ فَلَمْ أَزَلْ حَتّٰى قُلْتُهَا، فَلَمَّا انْقَضَتْ عِدَّتُهَا خَطَبَهَا أَبُو بَكْرٍ فَرَدَّتْهُ وَخَطَبَهَا عُمَرُ، فَرَدَّتْهُ فَبَعَثَ إِلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَخْطُبَهَا فَقَالَتْ: مَرْحَبًا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِرَسُوْلِهِ، أَقْرِءْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّلَامَ وَأَخْبِرْهُ أَنِّي امْرَأَةٌ مُصْبِيَةٌ غَيْرَى، وَأَنَّهُ لَيْسَ أَحَدٌ مِنْ أَوْلِيَائِي شَاهِدٌ، فَبَعَثَ إِلَيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " أَمَّا قَوْلُكِ: إِنِّي مُصْبِيَةٌ فَإِنَّ اللّٰهَ سَيَكْفِيكِ صِبْيَانَكِ، وَأَمَّا قَوْلُكِ: إِنِّي غَيْرَى فَسَأَدْعُو اللّٰهَ أَنْ يُذْهِبَ غَيْرَتَكِ، وَأَمَّا الْأَوْلِيَاءُ فَلَيْسَ أَحَدٌ مِنْهُمْ شَاهِدٌ وَلَا غَائِبٌ إِلَّا سَيَرْضَانِي " فَقَالَتْ لِابْنِهَا: قُمْ يَا عُمَرُ فَزَوِّجْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَزَوَّجَهَا إِيَّاهُ وَقَالَ لَهَا: لَا أُنْقِصُكِ مِمَّا أَعْطَيْتُ أُخْتَكِ فُلَانَةَ جَرَّتَيْنِ وَرَحَاتَيْنِ وَوِسَادَةٍ مِنْ أَدَمٍ حَشْوُهَا لِيفٌ، فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِيهَا وَهِيَ تُرْضِعُ زَيْنَبَ، فَكَانَتْ إِذَا جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَتْهَا فَوَضَعَتْهَا فِي حِجْرِهَا تُرْضِعُهَا، قَالَتْ: فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيِيًّا كَرِيمًا فَيَرْجِعُ، فَفَطِنَ لَهَا عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ وَكَانَ أَخًا لَهَا مِنَ الرَّضَاعَةِ، فَأَرَادَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَأْتِيَهَا ذَاتَ يَوْمٍ، فَجَاءَ عَمَّارٌ فَدَخَلَ عَلَيْهَا فَانْتَشَطَ زَيْنَبَ مِنْ حِجْرِهَا، وَقَالَ: دَعِي هٰذِهِ الْمَقْبُوحَةَ الْمَشْقُوحَةَ الَّتِي قَدْ آذَيْتِ بِهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ يُقَلِّبُ بَصَرَهُ فِي الْبَيْتِ وَيَقُوْلُ: أَيْنَ زُنَابُ، مَا لِي لَا أَرَى زُنَابَ؟ فَقَالَتْ: جَاءَ عَمَّارٌ فَذَهَبَ بِهَا فَبَنَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَهْلِهِ، وَقَالَ: إِنْ شِئْتِ أَنْ أُسَبِّعَ لَكِ سَبَّعْتُ لِلنِّسَاءِ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ " قَالَ: " ابْنُ عُمَرَ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ: الَّذِي لَمْ يُسَمِّهِ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ سَمَّاهُ غَيْرُهُ سَعِيدَ بْنَ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6759 – صحيح

✧✧ ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تمہیں کوئی مصیبت آئے تو یوں دعا مانگو:

''ہم اللہ ہی کے لئے ہیں اور اُسی کی جانب ہمیں لوٹ کر جانا ہے، اے اللہ میں اپنی مصیبت کا معاملہ تیری بارگاہ میں پیش کرتا ہوں تو مجھے اس میں اجر عطا فرما''

ام المومنین فرماتی ہیں (اس دعا میں اس سے آگے یہ الفاظ ہیں، یا اللہ! مجھے اس کا اچھا بدل عطا فرما، چنانچہ) میں جب اگلے لفظ بولنے لگتی تو میں سوچتی کہ ابوسلمہ سے بہتر مجھے کونسا شوہر مل سکتا ہے؟ لیکن میں یہ دعا مسلسل مانگتی رہی حتیٰ کہ جب میری عدت پوری ہوگئی تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مجھے پیغام نکاح بھیجا، میں نے انکار کردیا، پھر حضرت عمر نے پیغام بھیجا، میں نے ان کو بھی انکار کردیا، پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پیغام نکاح دے کر ایک خاتون کو بطور نمائندہ بھیجا، اُمّ المومنین اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اللہ تعالیٰ کے رسول کو خوش آمدید اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سفیر کو بھی خوش آمدید۔ (پھر اُس خاتون سے کہا) تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو

میرا اسلام کہنا اور آپ ﷺ کو بتا دینا کہ مجھ میں بچے پیدا کرنے کی صلاحیت ختم ہو چکی ہے اور میں بہت زیادہ غیرت مند بھی ہوں۔ اور یہ کہ میرے قریبی رشتہ داروں میں کوئی بھی اس وقت میرے پاس نہیں ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے جواباً پیغام بھیجا کہ بچوں کے معاملہ میں، اللہ تعالیٰ تیرے بچوں کو تیرے لئے سلامت رکھے (میری طرف سے اس بات کی پرواہ نہ کرو) اور جہاں تک غیرت کا معاملہ ہے تو میں دعا کروں گا کہ اللہ تعالیٰ تمہاری اس کیفیت میں نرمی عطا فرمائے۔ اور جہاں تک اولیاء کا ہے تو تمہارے جتنے بھی اولیاء ہیں چاہے یہاں حاضر ہیں یا غائب ہیں سب کو راضی کرنا میری ذمہ داری ہے۔ اُمّ المومنین نے اپنے بیٹے سے کہا: اے بیٹے عمر جاؤ اور رسول اللہ ﷺ کے ساتھ میرا نکاح کر دو، ان کے بیٹے نے ان کا نکاح رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کر دیا۔ اور ان سے کہا: میں نے جتنا سامان تمہاری فلاں بہن کو دیا تھا اتنا ہی آپ کو بھی دوں گا، اس میں کچھ بھی کمی نہیں کروں گا۔ چنانچہ دو مٹکے، دو چکیاں اور ایک تکیہ جس میں لیف بھرا ہوا تھا ان کو جہیز میں دیا۔ رسول اللہ ﷺ ان کے پاس تشریف لاتے تھے۔ ان ایام میں اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کی بیٹی ''زینب'' دودھ پیتی تھی، رسول اللہ ﷺ جب بھی تشریف لاتے تو ام سلمہ رضی اللہ عنہا اپنی بیٹی زینب کو گود میں لٹا کر دودھ پلانے لگ جاتی تھیں۔ آپ فرماتی ہیں: رسول اللہ ﷺ بہت نرم مزاج اور حیادار تھے، آپ غصہ کئے بغیر واپس تشریف لے جاتے تھے، عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ، حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کے رضاعی بھائی ہیں، وہ معاملہ سمجھ گئے۔ ایک دن رسول اللہ ﷺ نے حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس جانے کا ارادہ کیا، تو حضرت عمار بن یاسر حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے اور ان کی گود سے زینب کو چھین لیا اور کہا: اس گندی بچی کو چھوڑ دو تو نے اس کے سبب رسول اللہ ﷺ کو تکلیف دی ہے۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ تشریف لے آئے، آپ نے حجرے کے چاروں طرف نظر دوڑائی اور پوچھا: زناب کہاں ہے؟ کیا بات ہے آج زناب نظر نہیں آ رہی؟ حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: عمار آیا تھا وہ اس کو اپنے ساتھ لے گیا، اُس دن رسول اللہ ﷺ نے اپنی اس بیوی کے ساتھ سلسلہ ازدواج شروع کیا۔ اور ان سے فرمایا:

اگر تم چاہو تو میں ساتوں دن تمہارے پاس آیا کروں اور (اس صورت میں دیگر) ازواج کے پاس بھی ساتوں دن جایا کروں گا۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔ ابن عمر بن ابی سلمہ کہتے ہیں: اس حدیث میں حماد بن سلمہ نے جس راوی کا نام ذکر نہیں کیا ہے، ایک اور محدث نے ان کا نام ذکر کر دیا ہے۔ وہ ''سعید بن عمر بن ابی سلمہ'' ہیں۔

6760 – فَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْحَاقَ الْحَرْبِيُّ، ثنا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الزُّبَيْرِيُّ، ثنا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ بِنْتَ أَبِي أُمَيَّةَ، حِينَ تَزَوَّجَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَتْ بِثَوْبِهِ مَانِعَةً لِلْخُرُوجِ مِنْ بَيْتِهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنْ شِئْتِ زِدْتُكِ وَحَاسَبْتُكِ لِلْبِكْرِ سَبْعٌ، وَلِلثَّيِّبِ ثَلَاثٌ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ

وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ"

(التعليق – من تلخيص الذهبي)6760 – سكت عنه الذهبي في التلخيص

✧✧ عبدالملک بن ابی بکر بن عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ نے حضرت اُمّ سلمہ بنت ابی امیہ ؓ سے نکاح کیا، توانہوں نے اپنا کپڑا اپنے اوپر لیا جو کہ ان کو ان کے حجرے سے نکلنے سے مانع تھا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر تم چاہو تو میں تمہاری باری میں اضافہ کر دیتا ہوں، (ویسے میرا طریقہ یہ ہے کہ کنواریوں کو (ایک ہفتے میں) سات باریاں دیتا ہوں، اور ثیبات (جو پہلے کسی شوہر کے پاس رہ چکی ہیں) کو (ہفتے میں) تین دن ملتے ہیں۔

6761 – حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ الْاَصْبَهَانِيُّ، ثنا الْحُسَيْنُ بْنُ الْجَهْمِ، ثنا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: " وَاُمُّ سَلَمَةَ اسْمُهَا هِنْدُ بِنْتُ اَبِيْ اُمَيَّةَ وَاسْمُ اَبِيْ اُمَيَّةَ: سُهَيْلُ بْنُ الْمُغِيْرَةِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ مَخْزُوْمٍ، وَاُمُّهَا عَاتِكَةُ بِنْتُ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ بْنِ مَالِكِ بْنِ خُزَيْمَةَ بْنِ عَلْقَمَةَ بْنِ فِرَاسِ بْنِ غَنْمِ بْنِ مَالِكِ بْنِ كِنَانَةَ تَزَوَّجَهَا اَبُوْ سَلَمَةَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِالْاَسَدِ بْنِ هِلَالٍ، وَهَاجَرَ بِهَا اِلٰى اَرْضِ الْحَبَشَةِ فِي الْهِجْرَتَيْنِ جَمِيعًا، فَوَلَدَتْ لَهُ هُنَاكَ زَيْنَبَ وَوَلَدَتْ لَهُ بَعْدَ ذٰلِكَ سَلَمَةَ وَعُمَرَ وَدُرَّةَ بَنِيْ اَبِيْ سَلَمَةَ "

✧✧ محمد بن عمر بیان کرتے ہیں: ام سلمہ ؓ کا نام "ہند بنت ابی امیہ" ہے۔ اور ابوامیہ کا نام "سہیل بن مغیرہ بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم" ہے۔ ان کی والدہ "عاتکہ بنت عامر بن ربیعہ بن مالک بن خزیمہ بن علقمہ بن فراس بن غنم بن مالک بن کنانہ" ہیں۔ پہلے ابوسلمہ عبداللہ بن عبدالاسد بن ہلال نے ان سے نکاح کیا تھا۔ اور ان کو ساتھ لے کر حبشہ کی دونوں ہجرتوں میں ہجرت کی، وہاں پر ابوسلمہ کے ہاں زینب پیدا ہوئی، اور اس کے بعد ام سلمہ کے ہاں ابوسلمہ کے تین بیٹے سلمہ، عمر اور درہ پیدا ہوئے۔

قَالَ ابْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عُثْمَانَ، عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ يَرْبُوعٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالْاَسَدِ، قَالَ: خَرَجَ اَبِيْ اِلٰى اُحُدٍ، فَرَمَاهُ اَبُوْ اُسَامَةَ الْجُشَمِيُّ فِي عَضُدِهِ بِسَهْمٍ، فَمَكَثَ شَهْرًا يُدَاوِي جُرْحَهُ، ثُمَّ بَرَءَ الْجُرْحُ وَبَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبِيْ اِلٰى قَطَنٍ فِي الْمُحَرَّمِ عَلٰى رَاْسِ خَمْسَةٍ وَثَلَاثِيْنَ شَهْرًا، فَغَابَ تِسْعَةً وَعِشْرِينَ لَيْلَةً، ثُمَّ رَجَعَ فَدَخَلَ الْمَدِيْنَةَ لِثَمَانٍ خَلَوْنَ مِنْ صَفَرٍ سَنَةَ اَرْبَعٍ وَالْجُرْحُ مُنْتَقِضٌ، فَمَاتَ مِنْهَا لِثَمَانٍ خَلَوْنَ مِنْ جُمَادَى الْاٰخِرَةِ سَنَةَ اَرْبَعٍ مِنَ الْهِجْرَةِ فَاعْتَدَّتْ اُمِّي وَحَلَّتْ لِعَشْرِ لَيَالٍ بَقِيْنَ مِنْ شَوَّالٍ سَنَةَ اَرْبَعٍ، وَتَزَوَّجَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي لَيَالٍ بَقِيْنَ مِنْ شَوَّالٍ سَنَةَ اَرْبَعٍ، ثُمَّ اِنَّ اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ قَالُوا: دَخَلَتْ اَيِّمُ الْعَرَبِ عَلٰى سَيِّدِ الْاِسْلَامِ وَالْمُسْلِمِينَ اَوَّلَ الْعِشَاءِ عَرُوسًا وَقَامَتْ مِنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ تَطْحَنُ، وَهِيَ اُمُّ الْمُؤْمِنِيْنَ اُمُّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا

✧✧ عمر بن ابی سلمہ بن عبدالاسد بیان کرتے ہیں کہ میرے والد محترم جنگ احد میں گئے، ابواسامہ جشمی نے ان کے

بازو میں تیری مارا، اس کے بعد ایک مہینہ تک والد صاحب نے اُس زخم کا علاج کروایا، زخم بالکل ٹھیک ہوگیا، پھر رسول اللہ ﷺ نے ۳۵ مہینے بعد محرم الحرام میں ان کو قطن کی جانب بھیجا، آپ ۲۹ راتیں غائب رہے، پھر واپس آگئے، ۴ ہجری ۸ صفر المظفر کو آپ واپس آگئے، ان کا زخم دوبارہ خراب ہوگیا تھا، اُسی زخم کی وجہ سے ۴ ہجری ۸ جمادی الآخر کو وصال فرما گئے۔ پھر میری والدہ نے عدت گزاری۔ ۴ ہجری کے شوال کی ۲۰ تاریخ کو میری والدہ کی عدت پوری ہوگئی۔ سن ۴ ہجری کے شوال کے ابھی دس دن رہتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ نکاح کرلیا۔ پھر اہل مدینہ کہا کرتے تھے عرب کی ''ایک خاتون'' اسلام اور مسلمانوں کے سردار کے پاس رات کے اول حصہ میں دلہن بن کر داخل ہوئی اور رات کے آخری حصہ میں وہ چکی پر دانے پیس رہی تھی۔ یہ اُمّ المومنین حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا ہیں۔

قَالَ ابْنُ عُمَرَ: وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نَافِعٍ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: اَوْصَتْ اُمُّ سَلَمَةَ، اَنْ لَّا يُصَلِّيَ عَلَيْهَا وَالِي الْمَدِينَةِ وَهُوَ الْوَلِيدُ بْنُ عُتْبَةَ بْنِ اَبِي سُفْيَانَ، فَمَاتَتْ حِينَ دَخَلَتْ سَنَةَ تِسْعٍ وَخَمْسِينَ، وَصَلَّى عَلَيْهَا ابْنُ اَخِيهَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِاللَّهِ بْنِ اَبِي اُمَيَّةَ

✧✧ عبداللہ بن نافع اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے وصیت کی کہ مدینہ کا والی ان کی نماز جنازہ نہ پڑھائے، ان دنوں ولید بن عتبہ بن ابی سفیان مدینہ کا والی تھا۔ سن ۵۹ ہجری کے اوائل میں آپ کا انتقال ہوا۔ اور ان کے بھتیجے حضرت عبداللہ بن عبداللہ بن ابی امیہ نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔

6762 – اَبُو عَبْدِاللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنُ عَبْدِالْحَمِيدِ الصَّنْعَانِيُّ بِمَكَّةَ، ثنا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبَّادٍ، اَنْبَاَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَنْبَاَ مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ هِنْدِ بِنْتِ الْحَارِثِ الْفِرَاسِيَّةِ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ لِعَائِشَةَ مِنِّي شُعْبَةً مَا نَزَلَهَا اَحَدٌ قَالَ: فَلَمَّا تَزَوَّجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُمَّ سَلَمَةَ سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقِيلَ: يَارَسُولَ اللَّهِ مَا فَعَلَتِ الشُّعْبَةُ. فَسَكَتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَعُلِمَ اَنَّ اُمَّ سَلَمَةَ قَدْ نَزَلَتْ عِنْدَهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)6762 – حذفه الذهبي من التلخيص

✧✧ زہری کہتے ہیں: ہند بنت حارث فراسیہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عائشہ کا میرے دل میں ایک مقام ہے، اس سے آگے کوئی نہیں بڑھ سکا۔ جب رسول اللہ ﷺ نے حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ نکاح کیا تو کسی نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں عرض کی: یارسول اللہ ﷺ سیدہ عائشہ والے مقام کا کیا بنا؟ رسول اللہ ﷺ نے اس کا کوئی جواب نہ دیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ اس مقام پر حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا فائز ہوچکی تھیں۔

6763 – اَخْبَرَنِي اَبُو عَبْدِاللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْقَاضِي بِبَغْدَادَ، ثنا الْحَارِثُ بْنُ اَبِي اُسَامَةَ، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سُهَيْلٍ، عَنْ اَبِي عُبَيْدَةَ مَعْمَرِ بْنِ الْمُثَنَّى، قَالَ: تَزَوَّجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ وَقْعَةِ بَدْرٍ فِي سَنَةِ اثْنَتَيْنِ مِنَ التَّارِيخِ اُمَّ سَلَمَةَ وَاسْمُهَا هِنْدُ بِنْتُ اَبِي اُمَيَّةَ بْنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ

مَخْزُومٍ، وَاَوَّلُ مَنْ مَاتَ مِنْ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْنَبُ وَاٰخِرُ مَنْ مَاتَ مِنْهُنَّ اُمُّ سَلَمَةَ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)6763 – كذا قال سنة اثنتين وهو خطأ

✧✧ ابوعبیدہ معمر بن مثنی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہجرت کے دوسرے سال جنگ بدر سے پہلے حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ نکاح کیا۔ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کا اصل نام ''ہند بنت ابی امیہ بن مغیرہ بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم'' ہے۔ نبی اکرم ﷺ کی ازواج مطہرات میں سب سے پہلے حضرت زینب رضی اللہ عنہا کا انتقال ہوا اور سب سے آخر میں حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کا وصال مبارک ہوا۔

6764 – اَخْبَرَنِیْ اَبُو الْقَاسِمِ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ السَّكُونِيُّ، بِالْكُوفَةِ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الْحَضْرَمِيُّ، ثنا اَبُوْ كُرَيْبٍ، ثنا اَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ، حَدَّثَنِیْ رَزِينٌ، حَدَّثَتْنِیْ سَلْمٰى قَالَتْ: دَخَلْتُ عَلٰى اُمِّ سَلَمَةَ، وَهِیَ تَبْكِیْ فَقُلْتُ: مَا يُبْكِيكِ؟ قَالَتْ: رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِی الْمَنَامِ يَبْكِیْ وَعَلٰى رَاْسِهِ وَلِحْيَتِهِ التُّرَابُ، فَقُلْتُ: مَا لَكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: شَهِدْتُ قَتْلَ الْحُسَيْنِ آنِفًا

(التعليق – من تلخيص الذهبي)6764 – سكت عنه الذهبي في التلخيص

✧✧ سلمیٰ فرماتی ہیں: میں اُمّ المومنین حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئی، آپ زاروقطار رو رہی تھیں، میں نے رونے کی وجہ پوچھی تو فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو خواب میں دیکھا ہے، آپ کا چہرہ انور اور داڑھی مبارک غبارآلود ہے اور آپ رو رہے ہیں، میں نے پوچھا: یارسول اللہ ﷺ آپ کیوں رو رہے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ابھی ابھی میرے نواسے حسین کو شہید کر دیا گیا ہے۔

6765 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ الصَّفَّارُ، ثنا اَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ، اَنْبَاَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسٰى، اَنْبَاَ اِسْمَاعِيلُ بْنُ نَشِيطٍ، قَالَ: سَمِعْتُ شَهْرَ بْنَ حَوْشَبٍ، قَالَ: اَتَيْتُ اُمَّ سَلَمَةَ اُعَزِّيهَا بِقَتْلِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ

✧✧ شہر بن حوشب کہتے ہیں: حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہما کی شہادت پر میں حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس تعزیت کرنے گیا۔

6766 – اَخْبَرَنِیْ اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِیْ اَبِیْ، ثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَنْبَاَ ابْنُ جُرَيْجٍ، اَخْبَرَنِیْ حَبِيبُ بْنُ اَبِیْ ثَابِتٍ، اَنَّ عَبْدَ الْحَمِيدِ بْنَ اَبِیْ عَمْرٍو، وَالْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ، اَخْبَرَاهُ اَنَّهُمَا سَمِعَا اَبَا بَكْرِ بْنَ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ، يُخْبِرُ اَنَّ اُمَّ سَلَمَةَ، زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّهَا لَمَّا قَدِمَتِ الْمَدِينَةَ اَخْبَرَتْهُمْ اَنَّهَا ابْنَةُ اَبِیْ اُمَيَّةَ بْنِ الْمُغِيرَةِ، فَكَذَّبُوهَا وَقَالُوا: مَا اَكْذَبَ الْغَرَائِبَ حَتّٰى اَنْشَاَ نَاسٌ اِلَى الْحَجِّ، فَقِيلَ لَهَا: تَكْتُبِينَ اِلٰى اَهْلِكِ، فَكَتَبَتْ مَعَهُمْ فَرَجَعُوا اِلٰى

6764: الجامع للترمذي - ، ابواب المناقب عن رسول الله صلى الله عليه وسلم - باب مناقب ابى محمد الحسن بن على بن ابى طالب والحسين، حديث: 3787، المعجم الكبير للطبراني - باب الياء ، ومن نساء اهل البصرة - سلمى عن ام سلمة، حديث: 19711

الْمَدِيْنَةِ فَصَدَّقُوهَا وَازْدَادُوا لَهَا كَرَامَةً، قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ: فَلَمَّا وَضَعَتْ زَيْنَبَ تَزَوَّجَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 6766 – حذفه الذهبی من التلخيص

✧✧ ام المومنین حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: جب وہ مدینہ منورہ آئیں، توانہوں نے لوگوں کو بتایا کہ وہ ابی امیہ بن مغیرہ کی بیٹی ہیں، تو لوگوں نے ان کی بات کو تسلیم نہ کیا اور اس بات کو سرار جھوٹ سمجھے، حتیٰ کہ حج کے لئے قافلے جانا شروع ہو گئے، لوگوں نے ان سے کہا: تم اپنے گھر والوں کی طرف خط لکھو، انہوں نے خط لکھ کر ان لوگوں کے حوالے کر دیا، جب حاجیوں کے قافلے واپس آئے توانہوں نے ان کی تصدیق کی، حاجیوں کی اس تصدیق کے بعد ان لوگوں کے دلوں میں ان کی عزت بہت بڑھ گئی۔ حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: زینب کی پیدائش کے بعد میری شادی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوئی۔

6767 – أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ الْعَفْصِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ، ثنا يَحْيَى بْنُ عَبْدِالْحَمِيدِ، ثنا خَالِدٌ، وَجَرِيرٌ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، قَالَ: كُنَّا قُعُودًا مَعَ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ، فَقَالَ: حَدَّثَنِي ابْنٌ لِسَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ، أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ، أَوْصَتْ أَنْ يُصَلِّيَ عَلَيْهَا سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ خَشْيَةَ أَنْ يُصَلِّيَ عَلَيْهَا مَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 6767 – حذفه الذهبی من التلخيص

✧✧ سعید بن زید کے ایک صاحبزادے روایت کرتے ہیں کہ اُمّ المومنین حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے وصیت کی کہ ان کی نماز جنازہ سعید بن زید پڑھائے، اس کی وجہ یہ تھی کہ ان کو خدشہ تھا کہ ان کا جنازہ کہیں مروان بن حکم نہ پڑھادے۔

ذِكْرُ أُمِّ حَبِيبَةَ بِنْتِ أَبِي سُفْيَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا

ام المومنین اُمّ حبیبہ بنت ابی سفیان رضی اللہ عنہا کا ذکر

6768 – حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي أُسَامَةَ الْحَلَبِيُّ، ثنا حَجَّاجُ بْنُ أَبِي مَنِيعٍ، عَنْ جَدِّهِ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: فَتَزَوَّجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمَّ حَبِيبَةَ بِنْتَ أَبِي سُفْيَانَ، وَكَانَتْ قَبْلَهُ تَحْتَ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ جَحْشٍ الْأَسَدِيِّ أَسَدِ خُزَيْمَةَ، فَمَاتَ عَنْهَا بِأَرْضِ الْحَبَشَةِ وَكَانَ خَرَجَ بِهَا مِنْ مَكَّةَ مُهَاجِرًا، ثُمَّ افْتُتِنَ وَتَنَصَّرَ، فَمَاتَ وَهُوَ نَصْرَانِيٌّ، وَأَثْبَتَ اللّٰهُ الْإِسْلَامَ لِأُمِّ حَبِيبَةَ وَالْهِجْرَةَ، ثُمَّ تَنَصَّرَ زَوْجُهَا وَمَاتَ وَهُوَ نَصْرَانِيٌّ وَأَبَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ بِنْتُ أَبِي سُفْيَانَ أَنْ تَتَنَصَّرَ، وَأَتَمَّ اللّٰهُ تَعَالَى لَهَا الْإِسْلَامَ وَالْهِجْرَةَ حَتَّى قَدِمَتِ الْمَدِينَةَ فَخَطَبَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَزَوَّجَهَا إِيَّاهُ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ . قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَقَدْ زَعَمُوا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ إِلَى النَّجَاشِيِّ فَزَوَّجَهَا إِيَّاهُ وَسَاقَ عَنْهُ أَرْبَعِينَ أُوقِيَّةً

✧✧ زہری کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُمّ حبیبہ بنت ابی سفیان کے ساتھ نکاح کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عقد میں آنے سے پہلے حضرت اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا، خزیمہ کے شیر عبیداللہ بن جحش الاسدی کے نکاح میں تھیں۔ عبیداللہ بن جحش حبشہ میں

مرگیا تھا، ام حبیبہ اس کے ہمراہ ہجرت پر روانہ ہوئی تھیں، وہاں جا کر یہ فتنہ میں مبتلا ہو گیا اور اس نے عیسائی مذہب اختیار کرلیا اور اسی حالت میں وہ مرگیا، لیکن اللہ تعالیٰ نے حضرت اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا کو اسلام اور ہجرت پر استقامت عطا فرمائی، اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا نے عیسائی مذہب اختیار کرنے سے انکار کردیا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے اسلام اور ہجرت کو مکمل فرمایا، پھر یہ مدینہ منورہ آگئیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو پیغام نکاح بھیجا (انہوں نے قبول کرلیا) حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ان کے ساتھ نکاح کروادیا۔

زہری کہتے ہیں: کچھ مؤرخین کا گمان ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نجاشی کو خط لکھا تھا، تو نجاشی نے ان کا نکاح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کردیا تھا اور چالیس اوقیہ چاندی بھی ان کو دی تھی۔

6769 – حَدَّثَنِيْ اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ رَحِمَهُ اللّٰهُ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَرْبِيُّ، ثنا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الزُّبَيْرِيُّ، قَالَ: " اُمُّ حَبِيْبَةَ بِنْتُ اَبِيْ سُفْيَانَ بْنِ حَرْبٍ اسْمُهَا رَمْلَةُ بِنْتُ اَبِيْ سُفْيَانَ، وَيُقَالُ: اسْمُهَا هِنْدٌ وَالْمَشْهُورُ رَمْلَةُ، وَاُمُّهَا صَفِيَّةُ بِنْتُ اَبِي الْعَاصِ بْنِ اُمَيَّةَ، وَيُقَالُ: آمِنَةُ بِنْتُ عَبْدِالْعُزّٰى بْنِ حَرْبَانَ بْنِ عَوْفِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُوَيْجِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ كَعْبٍ وَتُوُفِّيَتْ قَبْلَ مُعَاوِيَةَ بِسَنَةٍ "

✧✧ مصعب بن عبداللہ زبیری نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے "ام حبیبہ بنت ابی سفیان بن حرب" ان کا اصل نام "رملہ بنت ابی سفیان" ہے۔ بعض مؤرخین کا کہنا ہے کہ ان کا نام "ہند" ہے جبکہ مشہور "رملہ" ہے۔ ان کی والدہ "صفیہ بنت ابی العاص بن امیہ" ہیں۔ بعض دیگر مؤرخین کے مطابق ان کی والدہ "آمنہ بنت عبدالعزیٰ بن حربان بن عوف بن عبید بن ویج بن عدی بن کعب" ہیں۔ حضرت معاویہ سے ایک سال پہلے ان کا انتقال ہوا۔

6770 – فَحَدَّثَنِي اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ الْاَصْبَهَانِيُّ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ مَصْقَلَةَ، ثنا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: وَاُمُّ حَبِيْبَةَ اسْمُهَا رَمْلَةُ بِنْتُ اَبِيْ سُفْيَانَ بْنِ حَرْبٍ، وَاُمُّهَا صَفِيَّةُ بِنْتُ اَبِي الْعَاصِ بْنِ اُمَيَّةَ بْنِ عَبْدِشَمْسٍ، عَمَّةُ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ تَزَوَّجَهَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ جَحْشِ بْنِ رِبَابٍ حَلِيفُ حَرْبِ بْنِ اُمَيَّةَ، فَوَلَدَتْ لَهُ حَبِيْبَةَ فَكُنِّيَتْ بِهَا، وَتَزَوَّجَ حَبِيْبَةَ دَاوُدُ بْنُ عُرْوَةَ بْنِ مَسْعُودٍ الثَّقَفِيُّ

✧✧ محمد بن عمر کہتے ہیں: اُمّ حبیبہ کا نام "رملہ بنت ابی سفیان بن حرب" ہے۔ ان کی والدہ "صفیہ بنت ابی العاص بن امیہ بن عبدشمس" ہے۔ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی پھوپھی ہیں، پہلے حرب بن امیہ کے حلیف عبیداللہ بن جحش بن رباب کے نکاح میں تھیں۔ ان کے بطن سے حبیبہ پیدا ہوئیں، اُسی کے نام سے ان کی کنیت "ام حبیبہ" ہوئی۔ حبیبہ کے ساتھ داود بن عروہ بن مسعود ثقفی نے شادی کی تھی۔

قَالَ ابْنُ عُمَرَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ زُهَيْرٍ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ، قَالَ: قَالَتْ اُمُّ حَبِيْبَةَ: رَاَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَاَنَّ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ جَحْشٍ زَوْجِي بِاَسْوَاِ صُورَةٍ وَاَشْوَهِهِ فَفَزِعْتُ، فَقُلْتُ: تَغَيَّرَتْ وَاللّٰهِ حَالُهُ، فَاِذَا هُوَ يَقُوْلُ حِينَ اَصْبَحَ: يَا اُمَّ حَبِيْبَةَ، اِنِّي نَظَرْتُ فِي الدِّينِ فَلَمْ اَرَ دِيْنًا خَيْرًا مِنَ

النَّصْرَانِيَّةِ وَكُنْتُ قَدْ دِنْتُ بِهَا، ثُمَّ دَخَلْتُ فِي دِيْنِ مُحَمَّدٍ، ثُمَّ رَجَعْتُ إِلَى النَّصْرَانِيَّةِ، فَقُلْتُ: وَاللّٰهِ مَا خَيْرٌ لَكَ وَاَخْبَرْتُهُ بِالرُّؤْيَا الَّتِي رَاَيْتُ لَهُ، فَلَمْ يَحْفَلْ بِهَا وَاَكَبَّ عَلَى الْخَمْرِ حَتّٰى مَاتَ، فَأرِىَ فِي النَّوْمِ كَاَنَّ آتِيًا يَقُوْلُ لِي: يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِينَ، فَفَزِعْتُ وَاَوَّلْتُهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَزَوَّجُنِي، قَالَتْ: فَمَا هُوَ اِلَّا اَنِ انْقَضَتْ عِدَّتِي، فَمَا شَعَرْتُ اِلَّا بِرَسُوْلِ النَّجَاشِيِّ عَلَى بَابِيْ يَسْتَاْذِنُ، فَإِذَا جَارِيَةٌ لَهُ يُقَالُ لَهَا: اَبْرَهَةُ كَانَتْ تَقُومُ عَلَى ثِيَابِهِ وَدُهْنِهِ، فَدَخَلَتْ عَلَيَّ فَقَالَتْ: اِنَّ الْمَلِكَ يَقُوْلُ لَكِ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ اِلَيَّ اَنْ اُزَوِّجَكِ، فَقُلْتُ: بَشَّرَكِ اللّٰهُ بِخَيْرٍ، وَقَالَتْ: يَقُوْلُ لَكِ الْمَلِكُ: وَكِّلِي مَنْ يُزَوِّجُكِ، فَاَرْسَلَتْ اِلٰى خَالِدِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ فَوَكَّلَتْهُ وَاَعْطَتْ اَبْرَهَةَ سِوَارَيْنِ مِنْ فِضَّةٍ وَخَدَمَتَيْنِ كَانَتَا فِي رِجْلَيْهَا وَخَوَاتِيمَ فِضَّةً كَانَتْ فِي اَصَابِعِ رِجْلَيْهَا سُرُورًا بِمَا بَشَّرَتْهَا بِهِ، فَلَمَّا كَانَ الْعَشِيُّ اَمَرَ النَّجَاشِيُّ جَعْفَرَ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ وَمَنْ هُنَاكَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَحَضَرُوا فَخَطَبَ النَّجَاشِيُّ، فَقَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ السَّلَامِ الْمُؤْمِنِ الْمُهَيْمِنِ الْعَزِيزِ الْجَبَّارِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَقَّ حَمْدِهِ، وَاَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ، وَاَنَّهُ الَّذِي بَشَّرَ بِهِ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ، اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ اِلَيَّ اَنْ اُزَوِّجَهُ اُمَّ حَبِيبَةَ بِنْتَ سُفْيَانَ فَاَجَبْتُ اِلٰى مَا دَعَا اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ اَصْدَقْتُهَا اَرْبَعمِائَةِ دِيْنَارٍ، ثُمَّ سَكَبَ الدَّنَانِيرَ بَيْنَ يَدَيِ الْقَوْمِ، فَتَكَلَّمَ خَالِدُ بْنُ سَعِيدٍ فَقَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اَحْمَدُهُ وَاَسْتَعِينُهُ وَاَسْتَنْصِرُهُ، وَاَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ اَرْسَلَهُ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ، اَمَّا بَعْدُ فَقَدْ اَجَبْتُ اِلٰى مَا دَعَا اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَزَوَّجْتُهُ اُمَّ حَبِيبَةَ بِنْتَ اَبِيْ سُفْيَانَ فَبَارَكَ اللّٰهُ لِرَسُوْلِهِ، وَدَفَعَ الدَّنَانِيرَ اِلٰى خَالِدِ بْنِ سَعِيدٍ فَقَبَضَهَا، ثُمَّ اَرَادُوا اَنْ يَقُومُوا، فَقَالَ: اجْلِسُوا فَاِنَّ سُنَّةَ الْاَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ اِذَا تَزَوَّجُوا اَنْ يُؤْكَلَ الطَّعَامُ عَلَى التَّزْوِيجِ فَدَعَا بِطَعَامٍ فَاَكَلُوا، ثُمَّ تَفَرَّقُوا، قَالَتْ اُمُّ حَبِيبَةَ: فَلَمَّا وَصَلَ اِلَيَّ الْمَالُ اَرْسَلْتُ اِلٰى اَبْرَهَةَ الَّتِي بَشَّرَتْنِيْ فَقُلْتُ لَهَا: اِنِّي كُنْتُ اَعْطَيْتُكِ مَا اَعْطَيْتُكِ يَوْمَئِذٍ وَلَا مَالَ بِيَدِي وَهٰذِهِ خَمْسُونَ مِثْقَالًا فَخُذِيهَا فَاسْتَعِينِيْ بِهَا، فَاَخْرَجَتْ اِلَيَّ حِقَّةً فِيهَا جَمِيعُ مَا اَعْطَيْتُهَا فَرَدَّتْهُ اِلَيَّ وَقَالَتْ: عَزَمَ عَلَيَّ الْمَلِكُ اَنْ لَّا اَرْزَاَكِ شَيْئًا وَاَنَا الَّتِي اَقُومُ عَلٰى ثِيَابِهِ وَدُهْنِهِ وَقَدِ اتَّبَعْتُ دِيْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَسْلَمْتُ لِلّٰهِ، وَقَدْ اَمَرَ الْمَلِكُ نِسَاءَهُ اَنْ يَبْعَثْنَ اِلَيْكِ بِكُلِّ مَا عِنْدَهُنَّ مِنَ الْعِطْرِ، فَلَمَّا كَانَ الْغَدُ جَاءَتْنِيْ بِعُودٍ وَوَرْسٍ وَعَنْبَرٍ وَزَبَادٍ كَثِيرٍ، وَقَدِمْتُ بِذٰلِكَ كُلِّهِ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ يَرَاهُ عَلَيَّ وَعِنْدِي فَلَا يُنْكِرُ، ثُمَّ قَالَتْ اَبْرَهَةُ: فَحَاجَتِي اِلَيْكِ اَنْ تُقْرِئِي رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنِّي السَّلَامَ وَتُعْلِمِيهِ اَنِّي قَدِ اتَّبَعْتُ دِيْنَهُ، قَالَتْ: ثُمَّ لَطَفَتْ بِيْ وَكَانَتْ هِيَ الَّتِي جَهَّزَتْنِي، وَكَانَتْ كُلَّمَا دَخَلَتْ عَلَيَّ تَقُوْلُ: لَا تَنْسَيْ حَاجَتِي اِلَيْكِ، قَالَتْ: فَلَمَّا قَدِمْنَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرْتُهُ كَيْفَ كَانَتِ الْخِطْبَةُ وَمَا فَعَلَتْ بِيْ اَبْرَهَةُ، فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ وَاَقْرَاتُهُ مِنْهَا السَّلَامَ، فَقَالَ: وَعَلَيْهَا السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ

✧✧ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے خواب میں دیکھا کہ میرا شوہر عبیداللہ بن جحش بہت ڈراؤنی شکل میں ہے، میں اس سے ڈر جاتی ہوں، میں نے کہا: اللہ کی قسم! اس کا حال بدل گیا ہے۔ جب صبح ہوئی تو وہ کہنے لگا: اے اُمّ حبیبہ میں نے دین کے بارے میں رات بہت غور فکر کیا ہے، مجھے نصرانی دین سے بہتر کوئی دین نظر نہیں آرہا، میں پہلے بھی اُسی دین پر تھا، پھر میں نے محمد کے دین کو اپنا لیا، لیکن اب میں دوبارہ نصرانیت کی طرف لوٹ گیا ہوں، میں نے کہا: اللہ کی قسم! اس میں تیرے لئے بہتری نہیں ہے، پھر میں نے اس کو وہ خواب سنایا جو میں نے گزشتہ رات دیکھا تھا، لیکن اس نے اس پر کوئی توجہ نہ دی اور شراب نوشی میں مبتلا ہو گیا، اور اسی عالم میں اس کو موت آ گئی۔ اس کے بعد ایک دفعہ میں نے خواب میں دیکھا کہ کوئی آنے والا آیا ہے اور مجھے ''ام المومنین'' کہہ کر پکارتا ہے، میں گھبرا جاتی ہوں، میں نے اس کی تعبیر یہ سوچی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے نکاح کریں گے، آپ فرماتی ہیں: میری عدت گزر گئی، نجاشی کا ایک قاصد میرے دروازے پر آیا اور اس نے اجازت مانگی، نجاشی کی ایک ابرہ نامی لونڈی تھی وہ اس کے کپڑے وغیرہ دھویا کرتی تھی، اس کو تیل وغیرہ لگایا کرتی تھی، وہ میرے پاس آئی اور کہنے لگی: بادشاہ سلامت کہہ رہے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے خط لکھا ہے کہ میں اُن کا نکاح تمہارے ساتھ کر دوں، میں نے کہا: اللہ تعالیٰ تجھے اچھی خوشخبری دے۔ اُس لونڈی نے کہا: بادشاہ سلامت کہہ رہے ہیں کہ تم اپنے نکاح کے لئے کسی کو اپنا وکیل بنالو، میں نے خالد بن سعید کی جانب پیغام بھیجا اور اس کو اپنا وکیل بنالیا، میں نے ابرہ کو جو دعا دی تھی اس پر خوش ہو کر اس نے چاندی کے دو کنگن مجھے دیئے، اور اپنے پاؤں میں پہنی ہوئی دو پازیبیں بھی اتار کر مجھے دے دیں اور چاندی کی انگوٹھیاں جو کہ اس نے اپنے پاؤں کی انگلیوں میں پہنی ہوئی تھیں وہ بھی مجھے دے دیں۔ شام کا وقت ہوا تو نجاشی نے حضرت جعفر بن ابی طالب اور دیگر مسلمان جو وہاں موجود تھے، سب کو بلایا، جب یہ سب لوگ آ گئے تو نجاشی نے خطبہ دیتے ہوئے کہا

تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جو ملک ہے، قدوس ہے، سلام ہے، مومن ہے، مہیمن ہے، عزیز ہے، جبار ہے۔ اللہ تعالیٰ کے لئے وہ تمام تعریفیں ہیں جن کا وہ حق رکھتا ہے، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے اور بے شک محمد صلی اللہ علیہ وسلم اُس کے بندے اور رسول ہیں۔ اور یہ وہی ہیں جن کی آمد کی گواہی حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے دی تھی۔ اما بعد بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے خط لکھا ہے کہ میں اُمّ حبیبہ بنت ابی سفیان کے ساتھ اُن کا نکاح کر دوں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم پر لبیک کہا ہے اور چار سو دینار میں نے اس کا حق مہر رکھا ہے، یہ کہہ کر نجاشی نے لوگوں کے سامنے دینار ڈھیر کر دیئے۔ اس کے بعد خالد بن سعید رضی اللہ عنہ بولے: میں حمد کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کی اور اسی سے مدد چاہتا ہوں، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ بے شک اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے اور بے شک محمد صلی اللہ علیہ وسلم اُس کے بندے اور رسول ہیں۔ اس رسول کو اللہ تعالیٰ نے ہدایت اور حق کے ساتھ بھیجا ہے، وہ اس کو تمام ادیان پر غالب کر دے اگرچہ مشرکین کو اچھا نہ لگے۔ اما بعد میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم پر لبیک کہا ہے، اور میں نے اُمّ حبیبہ بنت ابی سفیان کا نکاح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کر دیا ہے، اللہ تعالیٰ اپنے رسول کو برکت عطا فرمائے۔ نجاشی نے وہ دینار خالد بن سعید کے حوالے کر دیئے، خالد نے وہ تمام دینار

سمیٹ لئے، پھر جب لوگ اٹھنے لگے تو نجاشی نے کہا: رک جاؤ، کیونکہ انبیاء کرام علیہم السلام کا طریقہ ہے کہ جب وہ شادی کرتے ہیں تو شادی کا کھانا کھلایا جاتا ہے، نجاشی نے کھانا منگوایا، سب لوگوں نے کھانا کھایا پھر سب لوگ چلے گئے۔ اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: جب وہ مال میرے پاس پہنچا تو میں نے اس ابرہ نامی لونڈی کو بلوایا جس نے مجھے خوشخبری دی تھی، میں نے اس سے کہا: اُس دن میں نے تمہیں جو دیا تھا، دیا تھا، اس کے علاوہ میرے ہاتھ میں کوئی مال نہ تھا، اب یہ پچاس مثقال سونا ہے تم یہ لے لو اور اس کو اپنے استعمال میں لاؤ، اس نے ایک تھیلی نکالی، اس کے اندر وہ سب کچھ جمع تھا جو میں نے اس کو موقع بہ موقع دیا تھا، اُس نے وہ سب مجھے واپس دیا اور بولی: بادشاہ سلامت نے مجھ سے وعدہ لیا ہے کہ میں تجھے دینے میں کوئی چیز کم نہیں کروں گی اور میں تو اس کے کپڑے دھوتی ہوں، اس کو تیل لگاتی ہوں اور میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کی پیروکار ہوں، اور میں اللہ کی رضا کے لئے اسلام لائی ہوں۔ ابھی تو بادشاہ سلامت نے اپنی بیویوں کو کہا ہے کہ ان کے پاس جو اچھے سے اچھا عطر ہے وہ آپ کو تحفہ دیں۔ اگلے دن وہ بہت سارا عود، ورس، عنبر اور زباد (ایک قسم کی خوشبو ہے جو ایک بلی نما جانور سے حاصل کی جاتی ہے) لے کر آ گئی۔ میں یہ سب کچھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ سب میرے پاس دیکھتے تھے لیکن کبھی بھی ان سے مجھے منع نہیں فرمایا۔ پھر ابرہ نے مجھے کہا: میرا ایک کام کر دینا، اُس شہِ خوباں کی بارگاہ میں میرا اسلام عرض کر دینا اور میرے بارے میں بتانا کہ میں نے ان کا دین اختیار کیا ہوا ہے، اور تم میرا یہ کام ہرگز بھولنا نہیں۔ اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: جب ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پہنچ گئے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغام نکاح پہنچنے اور اس ابرہ کے تعاون کی پوری داستان سنا دی، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ کھل اٹھا۔ پھر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کا سلام بھی پیش کیا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے سلام کا یوں جواب دیا:

وعليها السلام ورحمة الله وبركاته

6771 - فَاَخْبَرَنِي مَخْلَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْبَاقَرْحِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ جَرِيرٍ الْفَقِيهُ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ، ثنا اِسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: بَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَمْرَو بْنَ اُمَيَّةَ الضَّمْرِيَّ اِلَى النَّجَاشِيِّ يَخْطُبُ عَلَيْهِ اُمَّ حَبِيبَةَ بِنْتَ اَبِي سُفْيَانَ، وَكَانَتْ تَحْتَ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ جَحْشٍ فَزَوَّجَهَا اِيَّاهُ وَاَصْدَقَهَا النَّجَاشِيُّ مِنْ عِنْدِهِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعَمِائَةِ دِينَارٍ قَالَ اَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ جَرِيرٍ: فَمَا نَرَى عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ مَرْوَانَ وَقَّتَ صَدَاقَ النِّسَاءِ اَرْبَعَمِائَةِ دِينَارٍ اِلَّا لِذٰلِكَ

✧✧ حضرت جعفر بن محمد بن علی، اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرو بن امیہ ضمری کو نجاشی کے پاس اُمّ حبیبہ بنت ابوسفیان کے لئے پیغام نکاح دے کر بھیجا۔ اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا پہلے عبیداللہ بن جحش کے نکاح میں تھیں، نجاشی نے ان کا نکاح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ کر دیا، اور اپنی طرف سے چار سو دینار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حق مہر ادا کیا۔ ابوجعفر کہتے ہیں: عبدالملک بن مروان نے اسی وجہ سے عورتوں کا حق مہر چار سو دینا مقرر کیا تھا۔

6772 - فَحَدَّثَنِي اَبُو بَكْرِ بْنُ بَالَوَيْهِ، ثنا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَرْبِيُّ، ثنا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الزُّبَيْرِيُّ،

ثنا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْهَادِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ، اَنَّهُ سَالَ عَائِشَةَ، زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَمْ اَصْدَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَزْوَاجَهُ، قَالَتْ: كَانَ صَدَاقُهُ لِاَزْوَاجِهِ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ اُوقِيَّةً وَنِصْفًا فَذٰلِكَ خَمْسُمِائَةِ دِرْهَمٍ، فَهٰذَا صَدَاقُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَزْوَاجِهِ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَعَلَيْهِ الْعَمَلُ وَاِنَّمَا اَصْدَقَ النَّجَاشِيُّ اُمَّ حَبِيْبَةَ اَرْبَعَمِائَةِ دِيْنَارٍ اسْتِعْمَالًا لِاَخْلَاقِ الْمُلُوكِ فِي الْمُبَالَغَةِ فِي الصَّنَائِعِ لِاسْتِعَانَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٖ فِي ذٰلِكَ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6772 – صحيح

✧✧ ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن کے بارے میں مروی ہے کہ انہوں نے اُمّ المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج مطہرات کا حق مہر کتنا رکھا تھا؟ انہوں نے فرمایا: ۱۲ ساڑھے بارہ اوقیہ، اس کی مقدار ۵۰۰ دراہم بنتی ہے۔

6773 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ الْاَصْبَهَانِيُّ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ الْجَهْمِ، ثنا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ، ثنا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِالْعَزِيزِ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: جَهَّزَ النَّجَاشِيُّ اُمَّ حَبِيْبَةَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَعَثَ بِهَا مَعَ شُرَحْبِيْلَ بْنِ حَسَنَةَ

✧✧ زہری کہتے ہیں: نجاشی نے اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بھیجنے کے لئے تیار کروایا اور ان کے ہمراہ شرحبیل بن حسنہ کو روانہ فرمایا۔

قَالَ ابْنُ عُمَرَ: وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ عَبْدِالْوَاحِدِ بْنِ اَبِي عَوْنٍ، قَالَ: لَمَّا بَلَغَ اَبَا سُفْيَانَ بْنَ حَرْبٍ، نِكَاحَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنَتَهُ، قَالَ: ذَاكَ الْفَحْلُ لَا يُقْرَعُ اَنْفُهُ

✧✧ عبدالواحد بن ابی عون فرماتے ہیں: جب سفیان بن حرب کو پتا چلا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی بیٹی کے ساتھ نکاح کرلیا ہے، تو کہنے لگا: اس نوجوان کو جھکایا نہیں جاسکتا۔

قَالَ ابْنُ عُمَرَ: وَحَدَّثَنِي اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِي سَبْرَةَ، عَنْ عَبْدِالْمَجِيدِ بْنِ سُهَيْلٍ، عَنْ عَوْفِ بْنِ الْحَارِثِ، قَالَ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا تَقُوْلُ: دَعَتْنِي اُمُّ حَبِيْبَةَ، زَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ مَوْتِهَا فَقَالَتْ: قَدْ كَانَ بَيْنَنَا مَا يَكُوْنُ بَيْنَ الضَّرَائِرِ فَغَفَرَ اللّٰهُ ذٰلِكَ كُلَّهُ وَتَجَاوَزَ وَحَلَّلْتُكِ مِنْ ذٰلِكَ كُلِّهِ. فَقَالَتْ عَائِشَةُ: سَرَّرْتِنِي سَرَّكِ اللّٰهُ، وَاَرْسَلَتْ اِلٰى اُمِّ سَلَمَةَ فَقَالَتْ لَهَا مِثْلَ ذٰلِكَ. وَتُوُفِّيَتْ سَنَةَ اَرْبَعٍ وَاَرْبَعِيْنَ فِي اِمَارَةِ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

✧✧ عوف بن حارث کہتے ہیں: اُمّ المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ام المومنین حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے اپنی وفات کے وقت مجھے اپنے پاس بلوایا، اور کہنے لگی: ہمارے درمیان وہ (خلش) رہی جو عموماً سوتنوں کے درمیان ہوتی ہے، اللہ

تعالیٰ تمام معاف فرمائے، میں نے ان تمام سے درگزر کرلیا ہے اور میں نے وہ تمام معاف کردی ہیں۔ اُمّ المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: تو نے مجھے خوش کیا، اللہ تعالیٰ تجھے خوش کرے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بھی اُمّ المومنین حضرت اُمّ سلمہ سے معافی مانگی۔ اُمّ المومنین حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کا انتقال حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی امارت میں، سن ۴۴ ہجری میں ہوا۔

ذِكْرُ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا

حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کا ذکر

6774 – حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثنا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَرْبِيُّ، ثنا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الزُّبَيْرِيُّ، قَالَ: كَانَتْ زَيْنَبُ بِنْتُ جَحْشِ بْنِ رَبَابِ بْنِ يَعْمَرَ بْنِ صَبِرَةَ بْنِ مُرَّةَ بْنِ كَثِيرِ بْنِ غَنْمِ بْنِ دُوْدَانَ بْنِ اَسَدِ بْنِ خُزَيْمَةَ، وَاُمُّهَا اُمَيْمَةُ بِنْتُ عَبْدِالْمُطَّلِبِ بْنِ هَاشِمِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَبْدِمَنَافٍ، وَكَانَتْ زَيْنَبُ عِنْدَ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ فَفَارَقَهَا، فَتَزَوَّجَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيْهَا نَزَلَتْ: (فَلَمَّا قَضَى زَيْدٌ مِنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنَاكَهَا) (الأحزاب: 37) قَالَ: "فَكَانَتْ تَفْخَرُ عَلَى اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقُوْلُ: زَوَّجَنِي اللّٰهُ مِنْ رَسُوْلِهِ وَزَوَّجَكُنَّ آبَاؤُكُنَّ وَاَقَارِبُكُنَّ وَحَمْنَةُ بِنْتُ جَحْشٍ هِيَ الْمُسْتَحَاضَةُ كَانَتْ تَحْتَ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَهِيَ اُخْتُ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ"

✧✧ مصعب بن عبداللہ زبیری نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے "زینب بنت جحش بن رباب بن یعمر بن صبرہ بن مرہ بن کثیر بن غنم بن دودان بن اسد بن خزیمہ"۔ ان کی والدہ کا نام "امیمہ بنت عبدالمطلب بن ہاشم بن عمرو بن عبدمناف"۔ پہلے حضرت زینب رضی اللہ عنہا، حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں، انہوں نے ان کے طلاق دینے (اور عدت گزرنے کے بعد) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے نکاح کیا تھا، انہی کے بارے میں یہ آیت کریمہ نازل ہوئی تھی:

فَلَمَّا قَضٰى زَيْدٌ مِّنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنٰكَهَا لِكَيْ لَا يَكُوْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ حَرَجٌ فِيْٓ اَزْوَاجِ اَدْعِيَآئِهِمْ اِذَا قَضَوْا مِنْهُنَّ وَطَرًا وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا

"پھر جب زید کی غرض اس سے نکل گئی تو ہم نے وہ تمہارے نکاح میں دے دی کہ مسلمانوں پر کچھ حرج نہ رہے ان کے لے پالکوں کی بیبیوں میں جب ان سے ان کا کام ختم ہوجائے اور اللہ کا حکم ہوکر رہنا"۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

راوی کہتے ہیں: حضرت زینب دیگر امہات المومنین سے فخر یہ کہا کرتی تھی: میرا نکاح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خود اللہ تعالیٰ نے کیا ہے، جبکہ تمہارا نکاح تمہارے ماں باپ نے، رشتہ داروں نے کئے ہیں۔ اور حمنہ بنت جحش مستحاضہ تھیں، اور حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں، یہ حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کی بہن ہیں۔

6775 – فَحَدَّثَنَا بِشَرْحِ هٰذِهِ الْقِصَصِ اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ الْاَصْبَهَانِيُّ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ الْجَهْمِ، ثنا الْحُسَيْنُ بْنُ

الْفَرَجِ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: وَزَيْنَبُ بِنْتُ جَحْشِ بْنِ رَبَابٍ أُخْتُ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ جَحْشٍ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6775 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ محمد بن عمر فرماتے ہیں: زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا، حضرت عبدالرحمٰن بن جحش رضی اللہ عنہ کی بہن ہیں۔

حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ عُثْمَانَ الْجَحْشِيُّ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ، وَكَانَتْ زَيْنَبُ بِنْتُ جَحْشٍ مِمَّنْ هَاجَرَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتِ امْرَأَةً جَمِيلَةً، فَخَطَبَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ، فَقَالَتْ: لَا أَرْضَاهُ وَكَانَتْ أَيِّمَ قُرَيْشٍ، قَالَ: فَإِنِّي قَدْ رَضِيتُهُ لَكِ فَتَزَوَّجَهَا زَيْدٌ الْحَدِيثَ

✧✧ عمر بن عثمان جحشی اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ "نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں تشریف لائے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ہجرت کر کے مدینہ شریف آنے والی خواتین میں حضرت زینب بنت جحش بھی شامل تھیں، آپ بہت حسین وجمیل خاتون تھیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زید بن حارثہ کے لئے ان کا رشتہ مانگا تھا، انہوں نے انکار کر دیا، آپ بیوہ تھیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے تو تمہیں اُس کے لئے پسند کر لیا ہے، تب انہوں نے حضرت زید سے نکاح کر لیا۔

(حدیث اس سے آگے بھی ہے)

قَالَ ابْنُ عُمَرَ: فَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَامِرٍ الْأَسْلَمِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ، قَالَ: جَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْتَ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ يَطْلُبُهُ، وَكَانَ زَيْدٌ إِنَّمَا يُقَالُ لَهُ: زَيْدُ بْنُ مُحَمَّدٍ فَرُبَّمَا فَقَدَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّاعَةَ فَيَقُولُ: أَيْنَ زَيْدٌ؟ فَجَاءَ مَنْزِلَهُ يَطْلُبُهُ فَلَمْ يَجِدْهُ فَتَقُومُ إِلَيْهِ زَيْنَبُ فَتَقُولُ لَهُ: هُنَا يَارَسُولَ اللّٰهِ فَوَلَّى فَيُوَلِّي يُهَمْهِمُ بِشَيْءٍ لَا يَكَادُ يُفْهَمُ عَنْهُ إِلَّا سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيمِ سُبْحَانَ اللّٰهِ مُصَرِّفِ الْقُلُوبِ، فَجَاءَ زَيْدٌ إِلَى مَنْزِلِهِ فَأَخْبَرَتْهُ امْرَأَتُهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى مَنْزِلَهُ، فَقَالَ زَيْدٌ: أَلَا قُلْتِ لَهُ: يَدْخُلُ، قَالَتْ: قَدْ عَرَضْتُ ذٰلِكَ عَلَيْهِ وَأَبَى قَالَ: فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: شَيْئًا قَالَتْ: سَمِعْتُهُ حِينَ وَلَّى تَكَلَّمَ بِكَلَامٍ لَا أَفْهَمُهُ وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيمِ سُبْحَانَ اللّٰهِ مُصَرِّفِ الْقُلُوبِ قَالَ: فَخَرَجَ زَيْدٌ حَتَّى أَتَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَارَسُولَ اللّٰهِ بَلَغَنِي أَنَّكَ جِئْتَ مَنْزِلِي فَهَلَّا دَخَلْتَ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَارَسُولَ اللّٰهِ لَعَلَّ زَيْنَبَ أَعْجَبَتْكَ فَأُفَارِقُهَا، فَيَقُولُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَمْسِكْ عَلَيْكَ زَوْجَكَ فَمَا اسْتَطَاعَ زَيْدٌ إِلَيْهَا سَبِيلًا بَعْدَ ذٰلِكَ، وَيَأْتِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُخْبِرُهُ فَيَقُولُ: أَمْسِكْ عَلَيْكَ زَوْجَكَ فَيَقُولُ: يَارَسُولَ اللّٰهِ إِذًا أُفَارِقُهَا، فَيَقُولُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: احْبِسْ عَلَيْكَ زَوْجَكَ فَفَارَقَهَا زَيْدٌ وَاعْتَزَلَهَا وَحَلَّتْ قَالَ: فَبَيْنَمَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ يَتَحَدَّثُ مَعَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا إِذْ أَخَذَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْمَةٌ، ثُمَّ سُرِّيَ عَنْهُ وَهُوَ يَتَبَسَّمُ وَهُوَ يَقُولُ: مَنْ يَذْهَبُ إِلَى زَيْنَبَ يُبَشِّرُهَا أَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ زَوَّجَنِيهَا مِنَ السَّمَاءِ وَتَلَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ: (وَاِذْ تَقُوْلُ لِلَّذِی اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاَنْعَمْتَ عَلَيْهِ) (الأحزاب: 37) اَلْقِصَّةَ كُلَّهَا قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا: فَاَخَذَنِیْ مَا قَرُبَ وَمَا بَعُدَ لِمَا كَانَ بَلَغَنِیْ مِنْ جَمَالِهَا وَاُخْرَى هِیَ اَعْظَمُ الْاُمُوْرِ وَاَشْرَفُهَا مَا صَنَعَ اللّٰهُ لَهَا زَوَّجَهَا اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنَ السَّمَاءِ وَقَالَتْ عَائِشَةُ: هِیَ تَفْخَرُ عَلَيْنَا بِهٰذَا قَالَتْ عَائِشَةُ: فَخَرَجَتْ سَلْمٰى خَادِمُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَشْتَدُّ، فَحَدَّثَتْهَا بِذٰلِكَ فَاَعْطَتْهَا اَوْضَاحًا لَهَا

✦✦ محمد بن یحییٰ بن حبان فرماتے ہیں: حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کو عموماً لوگ ''زید بن محمد'' کہتے تھے، کئی مرتبہ ایسا ہوتا کہ اگر حضرت زید رضی اللہ عنہ کچھ دیر کے لئے کہیں چلے جاتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم بار باراُن کے بارے میں پوچھتے۔ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُن کو ڈھونڈتے ہوئے اُن کے گھر تشریف لے گئے، حضرت زید رضی اللہ عنہ گھر پر نہ تھے، حضرت زینب رضی اللہ عنہا نے بتایا کہ وہ فلاں جگہ ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں سے واپس تشریف لے آئے، واپس آتے ہوئے آپ کچھ بول رہے تھے، لیکن آپ کی زبان سے صرف سبحان اللہ العظیم سبحان اللہ مصرف القلوب کے الفاظ پتا چل رہے تھے۔ حضرت زید رضی اللہ عنہ گھر آئے تو ان کی زوجہ محترمہ نے ان کو بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھر آئے تھے، حضرت زید نے پوچھا: کیا تم نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اندر آنے کا نہیں کہا تھا؟ انہوں نے کہا: جی ہاں، میں نے کہا تھا لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکار فرما دیا تھا۔ لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب واپس تشریف لے گئے تو آپ کچھ ارشاد فرما رہے تھے، مجھے اور تو کچھ سمجھ نہیں آیا البتہ اتنے الفاظ مجھے سمجھ میں آئے تھے آپ کہہ رہے تھے'' سبحان اللہ العظیم، سبحان اللہ مصرف القلوب''۔ راوی کہتے ہیں: حضرت زید رضی اللہ عنہ اُسی وقت گھر سے نکلے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو گئے، اور عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے پتا چلا ہے کہ آپ میرے غریب خانے پر تشریف لائے تھے، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ماں باپ آپ پر قربان ہو جائیں، آپ اندر تشریف کیوں نہیں لے گئے؟ شاید کہ آپ کو زینب پسند آ گئی ہے، کیا میں اس کو علیحدگی دے دوں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (نہیں اس کو علیحدگی نہیں دینی بلکہ) اپنی بیوی کو اپنے پاس رکھو۔ لیکن اس کے بعد حضرت زید نے اپنی بیوی سے قربت نہ کی، اس لئے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور اپنی تمام صورت حال کہہ سنائی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر بھی یہی فرمایا کہ اپنی بیوی کو اپنے پاس رکھو، حضرت زید نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اس کو علیحدگی دے دوں گا۔ لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنی بیوی کو اپنے پاس رکھو، لیکن حضرت زید رضی اللہ عنہ نے ان کو علیحدگی اختیار کر لی، خود ان سے دور ہو گئے، اور ان کی عدت بھی گزر گئی۔ ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے اُمّ المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے باتیں کر رہے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر غشی کی سی کیفیت طاری ہو گئی، جب وہ کیفیت ختم ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ انور پر مسکراہٹ تھی، اور آپ فرما رہے تھے ''کون شخص زینب کو یہ خوشخبری سنانے جائے گا کہ اللہ تعالیٰ نے آسمان پر اس کا میرے ساتھ نکاح کر دیا ہے''۔ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی:

وَاِذْ تَقُوْلُ لِلَّذِیْٓ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاَنْعَمْتَ عَلَيْهِ اَمْسِكْ عَلَيْكَ زَوْجَكَ (الاحزاب:37)

''اور اے محبوب یاد کرو جب تم فرماتے تھے اس سے جسے اللہ نے نعمت دی اور تم نے اسے نعمت دی کہ اپنی بی بی اپنے پاس رہنے دے'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: مجھے تو قریب وبعید ہر طرف سے ان پر رشک آنے لگا، کیونکہ اس کے حسن وجمال کے بارے میں تو پہلے ہی مجھے بہت کچھ معلوم تھا لیکن سب سے بڑی بات یہ تھی کہ اللہ تعالیٰ نے خود ان کا نکاح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آسمانوں پر کر دیا تھا۔ اُمّ المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: اس بناء پر زینب ہم پر بہت فخر جتلایا کرتی تھی۔ اُمّ المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خادمہ حضرت سلمٰی دوڑتی ہوئی گئیں اور جا کر حضرت زینب کو یہ خوشخبری سنائی، یہ خوشخبری سن کر حضرت زینب نے اس کو اپنا زیور تحفہ دے دیا۔

قَالَ ابْنُ عُمَرَ: وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ أَبِي سَبْرَةَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْهَادِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ التَّيْمِيِّ، قَالَ: أَوْصَتْ زَيْنَبُ بِنْتُ جَحْشٍ، أَنْ تُحْمَلَ عَلَى سَرِيرِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيُجْعَلَ عَلَيْهِ نَعْشٌ وَقِيلَ حُمِلَ عَلَيْهِ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ "وَمَرَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلَى حَفَّارِينَ يَحْفِرُونَ قَبْرَ زَيْنَبَ فِي يَوْمٍ صَائِفٍ فَقَالَ: لَوْ أَنِّي ضَرَبْتُ عَلَيْهِمْ فُسْطَاطًا وَكَانَ أَوَّلَ فُسْطَاطٍ ضُرِبَ عَلَى قَبْرٍ بِالْبَقِيعِ"

✧✧ محمد بن ابراہیم تیمی فرماتے ہیں: حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا نے یہ وصیت کی تھی کہ اُن کی میت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی چارپائی پر رکھی جائے اور اُسی چارپائی پر اُن کا جنازہ اٹھایا جائے۔ بعض مؤرخین نے لکھا ہے کہ اُسی چارپائی پر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا بھی جنازہ اٹھایا گیا تھا۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ قبر کھودنے والوں کے پاس گئے، وہ لوگ سخت گرمی کے دن حضرت زینب رضی اللہ عنہا کی قبر کھود رہے تھے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اس پر روضہ بناؤں گا، چنانچہ وہ پہلی قبر تھی جس پر جنت البقیع میں روضہ بنایا گیا۔

قَالَ ابْنُ عُمَرَ: وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ أَبِي سَبْرَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ أَبِي سَلِيطٍ، قَالَ: رَأَيْتُ أَبَا أَحْمَدَ بْنَ جَحْشٍ، يَحْمِلُ سَرِيرَ زَيْنَبَ وَهُوَ مَكْفُوفٌ وَهُوَ يَبْكِي، وَأَسْمَعُ عُمَرَ، يَقُولُ: يَا أَبَا أَحْمَدَ، تَنَحَّ عَنِ السَّرِيرِ لَا يُعْنِتْكَ النَّاسُ عَلَى سَرِيرِهَا، فَقَالَ أَبُو أَحْمَدَ: هٰذِهِ الَّتِي نِلْنَا بِهَا كُلَّ خَيْرٍ وَإِنَّ هٰذَا يُبَرِّدُ حَرَّ مَا أَجِدُ، فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: الْزَمْ الْزَمْ

عبداللہ ابن ابی سلیط فرماتے ہیں: میں نے ابواحمد بن جحش کو دیکھا وہ حضرت زینب کے جنازے کو کندھا دیئے ہوئے تھے، اور رو رہے تھے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: اے ابواحمد! آپ جنازہ سے ہٹ جایئے، لوگ آپ کو جنازے کی چارپائی پر تھکا دیں گے۔ ابواحمد نے کہا: ہم نے اس خاتون سے ہر بھلائی پائی، اور بے شک یہ اُس چیز کی گرمی کو ختم کرے گی جو گرمی میں پاتا ہوں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ (درمیان سے ہٹ گئے اور) بولے: پکڑلو، پکڑلو۔

قَالَ: وَحَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ عُثْمَانَ الْجَحْشِيُّ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: مَا تَرَكَتْ زَيْنَبُ بِنْتُ جَحْشٍ، دِينَارًا وَلَا دِرْهَمًا كَانَتْ تَتَصَدَّقُ بِكُلِّ مَا قَدَرَتْ عَلَيْهِ، وَكَانَتْ مَأْوَى الْمَسَاكِينِ، وَتَرَكَتْ مَنْزِلَهَا فَبَاعُوهُ مِنَ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِالْمَلِكِ حِينَ هُدِمَ الْمَسْجِدُ بِخَمْسِينَ أَلْفَ دِرْهَمٍ

✧✧ عمر بن عثمان جحشی اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں (آپ فرماتے ہیں) حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا نے کوئی درہم اور دینار وغیرہ وراثت نہیں چھوڑی، بلکہ جو چیز ان کے ہاتھ آتی، آپ وہ سب خیرات کر دیا کرتی تھیں۔ آپ مساکین کا ماویٰ وملجا تھیں۔ انہوں نے اپنا ایک مکان چھوڑا تھا، جب مسجد کی توسیع کا کام شروع ہوا تو اس کو ولید بن عبدالملک کے ہاتھوں ۵۰،۰۰۰ پچاس ہزار دراہم کے عوض بیچ دیا گیا۔

قَالَ: وَحَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ عُثْمَانَ الْجَحْشِيُّ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: سُئِلَتْ اُمُّ عُكَّاشَةَ بِنْتُ مِحْصَنٍ، كَمْ بَلَغَتْ زَيْنَبُ بِنْتُ جَحْشٍ يَوْمَ تُوُفِّيَتْ؟ فَقَالَتْ: قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ لِلْهِجْرَةِ وَهِيَ بِنْتُ بِضْعٍ وَثَلَاثِينَ، وَتُوُفِّيَتْ سَنَةَ عِشْرِينَ قَالَ عُمَرُ بْنُ عُثْمَانَ: كَانَ اَبِي، يَقُولُ: تُوُفِّيَتْ زَيْنَبُ بِنْتُ جَحْشٍ وَهِيَ ابْنَةُ ثَلَاثٍ وَخَمْسِينَ

✧✧ عمر بن عثمان جحشی اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت اُمّ عکاشہ بنت محصن سے پوچھا گیا: وفات کے وقت حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کی عمر کتنی تھی؟ انہوں نے کہا: جب ہم ہجرت کر کے مدینہ شریف آئے تو اس وقت اُن کی عمر تیس برس سے کچھ زائد تھی، اور آپ کا انتقال سن ۲۰ ہجری میں ہوا۔ حضرت عمر بن عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میرے والد صاحب کہا کرتے تھے: زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کا انتقال ۵۳ برس کی عمر میں ہوا۔

6776 - اَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ الْخُرَاسَانِيُّ الْعَدْلُ، بِبَغْدَادَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْهَيْثَمِ الْبَلَدِيُّ، حَدَّثَنِي اِبْرَاهِيمُ بْنُ اَبِي اُوَيْسٍ الْمَدَنِيُّ، حَدَّثَنِي اَبِي، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَزْوَاجِهِ: اَسْرَعُكُنَّ لُحُوقًا بِي اَطْوَلُكُنَّ يَدًا قَالَتْ عَائِشَةُ: فَكُنَّا اِذَا اجْتَمَعْنَا فِي بَيْتِ اِحْدَانَا بَعْدَ وَفَاةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَمُدُّ اَيْدِيَنَا فِي الْجِدَارِ نَتَطَاوَلُ، فَلَمْ نَزَلْ نَفْعَلُ ذٰلِكَ حَتّٰى تُوُفِّيَتْ زَيْنَبُ بِنْتُ جَحْشٍ زَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتِ امْرَاَةً قَصِيرَةً وَلَمْ تَكُنْ اَطْوَلَنَا، فَعَرَفْنَا حِينَئِذٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا اَرَادَ بِطُولِ الْيَدِ الصَّدَقَةَ قَالَ: وَكَانَتْ زَيْنَبُ امْرَاَةً صَنَّاعَةَ الْيَدِ فَكَانَتْ تَدْبُغُ وَتَخْرُزُ وَتَصَدَّقُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6776 – علی شرط مسلم

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی ازواج سے کہا: تم سب سے پہلے میرے پاس وہ آئے گی جس کے ہاتھ سب سے زیادہ لمبے ہیں۔ اُمّ المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ ﷺ کے انتقال کے بعد ایک دفعہ ہم ایک گھر میں اکٹھی ہوئیں اور ایک دیوار کے ساتھ اپنے ہاتھ ناپنے لگیں، ہم یونہی اپنے ہاتھ ناپا کرتی تھی کہ حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کا انتقال ہوگیا، ان کا قد سب سے چھوٹا تھا، یہ ہم میں سے کسی سے بھی لمبی نہیں تھیں، تب ہم سمجھیں کہ ہاتھ لمبے ہونے سے رسول اللہ ﷺ کی مراد ''صدقہ وخیرات کرنا'' تھی، راوی کہتے ہیں: حضرت زینب کو دستکاری کے بہت کام آتے تھے، آپ چمڑے کو دباغت دیتی تھی، پودے لگاتی تھی اور جو رقم آتی، اس کو اللہ تعالیٰ کے راستے میں خرچ

کر دیا کرتی تھی۔

۞۞ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

6777 – حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذٍ الْعَدْلُ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحُسَيْنِ الْقَاضِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ اَبِيْ اُسَامَةَ، ثنا عَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِيْ هِنْدٍ، عَنْ عَامِرٍ، قَالَ: كَانَتْ زَيْنَبُ بِنْتُ جَحْشٍ، تَقُوْلُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اَنَا اَعْظَمُ نِسَائِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، اَنَا خَيْرُهُنَّ مَنْكَحًا وَاَلْزَمُهُنَّ سِتْرًا وَاَقْرَبُهُنَّ رَحِمًا، ثُمَّ تَقُوْلُ: زَوَّجَنِيكَ الرَّحْمٰنُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ فَوْقِ عَرْشِهِ، وَكَانَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ هُوَ السَّفِيرُ بِذٰلِكَ، وَاَنَا ابْنَةُ عَمَّتِكَ وَلَيْسَ لَكَ مِنْ نِسَائِكَ قَرِيبَةٌ غَيْرِي قَدْ ذَكَرْتُ فِي اَوَّلِ التَّرْجَمَةِ اَنَّ اُمَّ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ اُمَيْمَةُ بِنْتُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ هَاشِمٍ وَهِيَ عَمَّةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6777 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت عامر فرماتے ہیں: حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کرتی تھی: آپ کی تمام بیویوں سے میرا حق سب سے زیادہ ہے، کیونکہ مقامِ نکاح کے لحاظ سے میں سب سے بہتر ہوں، میں سب سے زیادہ پردے کا اہتمام کرتی ہوں اور آپ کی سب سے زیادہ قریبی رشتہ دار ہوں۔ پھر آپ فرماتی: اللہ تعالیٰ نے عرش کے اوپر میرا نکاح پڑھایا، اس چیز کا سفیر حضرت جبریل امین علیہ السلام ہیں۔ میں آپ کی پھوپھی کی بیٹی ہوں۔ اور آپ کی بیویوں میں سے میرے علاوہ اور کوئی بھی آپ کا اتنا قریبی رشتہ دار کوئی نہیں ہے۔ (امام حاکم کہتے ہیں) ہم نے اِن کے ترجمۃ الباب کے آغاز ہی میں ذکر کر دیا تھا کہ حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کی والدہ ''امیمہ بنت عبدالمطلب بن ہاشم'' ہیں، اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی ہیں۔

ذِكْرُ جُوَيْرِيَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا

ام المومنین حضرت جویریہ بنت حارث رضی اللہ عنہا کا ذکر

6778 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمَوْصِلِيُّ، ثنا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ الْمَوْصِلِيُّ، ثنا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، قَالَ: قَالَتْ جُوَيْرِيَةُ بِنْتُ الْحَارِثِ، لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اَزْوَاجَكَ يَفْخَرْنَ عَلَيَّ يَقُلْنَ: لَمْ يَتَزَوَّجْكِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا اَنْتِ مِلْكُ يَمِينٍ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلَمْ اُعَظِّمْ صَدَاقَكِ، اَلَمْ اُعْتِقْ اَرْبَعِينَ رَقَبَةً مِنْ قَوْمِكِ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6778 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ مجاہد کہتے ہیں: حضرت جویریہ بنت الحارث نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی: آپ کی ازواج مجھے یہ بات بہت فخریہ بیان کرتی ہیں اور کہتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تم سے نکاح نہیں کیا، تم تو ان کی ''کنیز'' ہو، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں نے تمہارا حق مہر سب سے عظیم نہیں کر دیا تھا؟ کیا میں نے تمہاری قوم کے چالیس افراد کو آزاد نہیں کیا؟

6779 - حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثنا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِالْجَبَّارِ، ثنا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا قَالَتْ: لَمَّا اَصَابَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَايَا بَنِي الْمُصْطَلِقِ وَقَعَتْ جُوَيْرِيَةُ بِنْتُ الْحَارِثِ بْنِ اَبِي ضِرَارٍ فِي السَّهْمِ لِثَابِتِ بْنِ قَيْسِ بْنِ الشَّمَّاسِ، فَكَاتَبَتْهُ عَلَى نَفْسِهَا وَكَانَتِ امْرَاَةً حُلْوَةً مَلِيحَةً لَا يَكَادُ يَرَاهَا اَحَدٌ اِلَّا اَخَذَتْ بِنَفْسِهِ قَالَ: فَاَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْتَعِيْنُ بِهِ عَلَى كِتَابَتِهَا

(التعليق - من تلخيص الذهبي6779 - سكت عنه الذهبي في التلخيص

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بنی مصطلق کی لونڈیاں مال غنیمت کے طور پر آئیں، تو جویریہ بنت حارث بن ابی ضرار رضی اللہ عنہا حضرت ثابت بن قیس بن شماس رضی اللہ عنہ کے حصہ میں آئیں، انہوں نے اپنے آپ کو ان سے مکاتب بنوالیا، آپ بہت حسین وجمیل تھیں، جو بھی ان کو ایک نظر دیکھ لیتا وہ دل تھام کر بیٹھ جاتا تھا، آپ اپنی کتابت کے سلسلے میں مدد لینے کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئیں۔

6780 - وَحَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِاللّٰهِ الْاَصْبَهَانِيُّ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ الْجَهْمِ، ثنا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: وَجُوَيْرِيَةُ بِنْتُ الْحَارِثِ بْنِ اَبِي ضِرَارِ بْنِ حَبِيبِ بْنِ عَائِذِ بْنِ مَالِكِ بْنِ جَذِيمَةَ بْنِ الْمُصْطَلِقِ مِنْ خُزَاعَةَ، تَزَوَّجَهَا مُسَافِعُ بْنُ صَفْوَانَ، فَقُتِلَ يَوْمَ الْمُرَيْسِيعِ

✧✧ محمد بن عمر نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے ''جویریہ بنت حارث بن ابی ضرار بن حبیب بن عائذ بن مالک بن جذیمہ بن مصطلق'' ان کا تعلق خزاعہ کے ساتھ تھا، مسافع بن صفوان کے نکاح میں تھیں، جنگ مریسیع میں وہ مارا گیا تھا۔

6781 - فَحَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ قُسَيْطٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ ثَوْبَانَ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا قَالَتْ: اَصَابَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَايَا بَنِي الْمُصْطَلِقِ، فَاَخْرَجَ الْخُمُسَ مِنْهُ، ثُمَّ قَسَمَهُ بَيْنَ النَّاسِ وَاَعْطَى الْفَارِسَ سَهْمَيْنِ وَالرَّاجِلَ سَهْمًا، فَوَقَعَتْ جُوَيْرِيَةُ بِنْتُ الْحَارِثِ بْنِ اَبِي ضِرَارٍ فِي سَهْمِ ثَابِتِ بْنِ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَكَانَتْ تَحْتَ ابْنِ عَمٍّ لَهَا يُقَالُ لَهُ صَفْوَانُ بْنُ مَالِكِ بْنِ جَذِيمَةَ فَقُتِلَ عَنْهَا، فَكَاتَبَهَا ثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ عَلَى نَفْسِهَا عَلَى تِسْعِ اَوَاقٍ وَكَانَتِ امْرَاَةً حُلْوَةً لَا يَكَادُ يَرَاهَا اَحَدٌ اِلَّا اَخَذَتْ بِنَفْسِهِ فَبَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدِي اِذْ دَخَلَتْ جُوَيْرِيَةُ تَسْاَلُهُ فِي كِتَابَتِهَا، فَوَاللّٰهِ مَا هُوَ اِلَّا اَنْ رَاَيْتُهَا حَتّٰى كَرِهْتُ دُخُولَهَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَرَفْتُ اَنْ سَيَرَى فِيهَا مِثْلَ الَّذِي رَاَيْتُ فَقَالَتْ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَا جُوَيْرِيَةُ بِنْتُ الْحَارِثِ سَيِّدِ قَوْمِهِ وَقَدْ اَصَابَنِي مِنَ الْاَمْرِ مَا قَدْ عَلِمْتَ فَوَقَعْتُ فِي سَهْمِ ثَابِتِ بْنِ قَيْسٍ، فَكَاتَبَنِي عَلَى تِسْعِ اَوَاقٍ فِي فِكَاكِي، فَقَالَ: اَوَ خَيْرًا مِنْ ذَلِكَ قَالَتْ: مَا هُوَ؟ قَالَ: اُوَدِّي عَنْكِ كِتَابَتَكِ وَاَتَزَوَّجُكِ قَالَتْ: نَعَمْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ: فَقَدْ فَعَلْتُ فَخَرَجَ الْخَبَرُ اِلَى النَّاسِ فَقَالُوا: اَصْهَارُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْتَرَقُّونَ، فَاَعْتَقُوا مَنْ كَانَ فِي اَيْدِيهِمْ مِنْ سَبْيِ

بَنِي الْمُصْطَلِقِ فَبَلَغَ عِتْقُهُمْ مِائَةَ اَهْلِ بَيْتٍ بِتَزَوُّجِهِ اِيَّاهَا، قَالَتْ عَائِشَةُ: فَلَا اَعْلَمُ امْرَاَةً كَانَتْ اَعْظَمَ بَرَكَةً عَلَى قَوْمِهَا مِنْهَا وَذٰلِكَ مُنْصَرَفُهُ مِنْ غَزْوَةِ الْمُرَيْسِيعِ

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بنی مصطلق کی لونڈیاں آئیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں سے پانچواں حصہ نکالا، باقی لوگوں میں تقسیم کر دیا، اس تقسیم میں طریقہ یہ تھا کہ گھڑسوار کو دو حصے اور پیدل کو ایک حصہ عطا فرمایا۔ جویریہ بنت حارث بن ابی ضرار، حضرت ثابت بن قیس بن شماس انصاری رضی اللہ عنہ کے حصہ میں آئیں۔ یہ اپنے چچا کے بیٹے صفوان بن مالک بن جذیمہ کے نکاح میں تھیں، وہ قتل ہو گیا تھا، حضرت ثابت بن قیس نے ان کو مکاتب بنالیا تھا اور بدل کتابت ۹ اوقیہ چاندی رکھی۔ یہ بہت خوبصورت اور حسین وجمیل عورت تھی، جو بھی ان کو ایک نظر دیکھ لیتا وہ دل تھام لیتا۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس موجود تھے کہ اسی اثناء میں جویریہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنے بدل کتابت ادا کروانے کے سلسلے میں مدد لینے آئیں۔ اُمّ المومنین فرماتی ہیں: اللہ کی قسم! میں نے اس کو جیسے ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آتے دیکھا مجھے بہت ناگوار گزرا، اور مجھ پکا یقین تھا کہ جو حسن وجمال اِس خاتون میں، مَیں نے دیکھا ہے، یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اس میں دیکھ لیں گے۔ جویریہ کہنے لگی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اپنی قوم کے سردار حارث کی بیٹی جویریہ ہوں۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جیسا کہ آپ جانتے ہیں، میں آزمائش میں ہوں، میں ثابت بن قیس کے حصہ میں آئی ہوں اور اس نے مجھے ۹ اوقیہ چاندی پر مکاتب بنا دیا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تمہیں اس سے بھی اچھی بات نہ بتاؤں؟ اُس نے کہا: وہ کیا بات ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارا بدل کتابت میں ادا کر دیتا ہوں اور تجھ سے نکاح کر لیتا ہوں، اُس نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے منظور ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے ایسا کر دیا۔ یہ بات لوگوں میں پھیل گئی، لوگ کہنے لگے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے رشتہ دار قید ہو گئے ہیں، اس لئے جس جس کے پاس کوئی بنی مصطلق کا قیدی ہے وہ اُسے آزاد کر دے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جویریہ کے ساتھ نکاح کر لینے کی برکت سے بنی مصطلق کے سو کے قریب قیدی آزاد ہو گئے، اُمّ المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں جویرہ سے بڑھ کر ایسی کوئی خاتون نہیں دیکھی جو اپنی قوم کے لئے اس قدر باعثِ برکت ہو۔ یہ واقعہ جنگ مریسیع سے واپس آنے کے بعد کا ہے۔

قَالَ ابْنُ عُمَرَ: فَحَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِي الْاَبْيَضِ مَوْلٰى جُوَيْرِيَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: سَبٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَنِي الْمُصْطَلِقِ فَوَقَعَتْ جُوَيْرِيَةُ فِي السَّبْيِ، فَجَاءَ اَبُوْهَا فَافْتَدَاهَا، وَاَنْكَحَهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدُ وَاَمَّا حَدِيْثُ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ فَقَرِيْبٌ مِنْ لَفْظِ الْوَاقِدِيِّ وَالْمَعَانِيْ كُلُّهَا وَاحِدَةٌ "

✧✧ حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا کے آزاد کردہ غلام عبداللہ بن ابی الابیض بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بنی مصطلق کی لونڈیاں آئیں، ان میں جویریہ بھی تھیں، ان کے والد صاحب آئے اور ان کا فدیہ دے دیا، اور بعد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اُس کا نکاح کر دیا۔

محمد بن اسحاق کی حدیث کے الفاظ واقدی کی حدیث سے تقریباً ملتے جلتے ہیں۔ جبکہ معانی تمام کے ایک ہی جیسے ہیں۔

قَالَ ابْنُ عُمَرَ: وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِي الْاَبْيَضِ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: تُوُفِّيَتْ جُوَيْرِيَةُ بِنْتُ الْحَارِثِ زَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شَهْرِ رَبِيعِ الْاَوَّلِ سَنَةَ سِتٍّ وَخَمْسِينَ فِي اِمَارَةِ مُعَاوِيَةَ، وَصَلَّى عَلَيْهَا مَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ وَهُوَ يَوْمَئِذٍ وَالِي الْمَدِينَةِ

✧✧ عبداللہ بن ابی الابیض اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں (وہ فرماتے ہیں) ام المومنین حضرت جویریہ بنت حارث کا انتقال حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی امارت میں سن ۵۶ ہجری میں ہوا۔ مروان بن حکم ان دنوں مدینہ کا عامل تھا، اُسی نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔

قَالَ ابْنُ عُمَرَ: وَاَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ، عَنْ جَدَّتِهِ، وَكَانَتْ مَوْلَاةَ جُوَيْرِيَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ، عَنْ جُوَيْرِيَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: تَزَوَّجَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا ابْنَةُ عِشْرِينَ سَنَةً قَالَتْ: وَتُوُفِّيَتْ جُوَيْرِيَةُ سَنَةَ خَمْسِينَ وَهِيَ يَوْمَئِذٍ ابْنَةُ خَمْسٍ وَسِتِّينَ سَنَةً، وَصَلَّى عَلَيْهَا مَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ

✧✧ ام المومنین حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے نکاح کیا، اس وقت میری عمر ۲۰ برس تھی، آپ فرماتی ہیں: اور جویریہ کا انتقال ۵۰ ہجری میں ہوا، ان کی عمر ۶۵ برس تھی، مروان بن حکم نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔

قَالَ ابْنُ عُمَرَ: وَحَدَّثَنِي حِزَامُ بْنُ هِشَامٍ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: قَالَتْ جُوَيْرِيَةُ بِنْتُ الْحَارِثِ: رَاَيْتُ قَبْلَ قُدُومِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَلَاثِ لَيَالٍ كَاَنَّ الْقَمَرَ اَقْبَلَ يَسِيرُ مِنْ يَثْرِبَ حَتّٰى وَقَعَ فِي حِجْرِي، فَكَرِهْتُ اَنْ اُخْبِرَ بِهَا اَحَدًا مِنَ النَّاسِ حَتّٰى قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا سُبِينَا رَجَوْتُ الرُّؤْيَا، فَلَمَّا اَعْتَقَنِي وَتَزَوَّجَنِي وَاللّٰهِ مَا كَلَّمْتُهُ فِي قَوْمِي حَتّٰى كَانَ الْمُسْلِمُونَ هُمُ الَّذِينَ اَرْسَلُوهُمْ وَمَا شَعَرْتُ اِلَّا بِجَارِيَةٍ مِنْ بَنَاتِ عَمِّي تُخْبِرُنِي الْخَبَرَ، فَحَمِدْتُ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ

✧✧ حضرت جویریہ بنت حارث فرماتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے آنے سے تین دن پہلے میں نے خواب میں دیکھا جیسے سورج یثرب سے چلا اور میری گود میں آ گیا، میں نے اس بات کا ذکر کسی سے بھی کرنا مناسب نہیں سمجھا، یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے، جب ہم قیدی ہو کر آئیں تو مجھے اپنا خواب پورا ہونے کی امید لگ گئی، جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے آزاد کروا کر خود مجھ سے شادی کر لی، خدا کی قسم! میں نے اپنی قوم کے کسی شخص کے بارے میں بھی کوئی بات نہیں کی، مسلمانوں نے خود ہی میری قوم کے لوگوں کو آزاد کر دیا، مجھے تو میرے چچا کی ایک بیٹی نے یہ بات بتائی تو مجھے پتا چلا، تب میں نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔

6782 - حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثنا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ، ثنا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ، قَالَ: " وَجُوَيْرِيَةُ بِنْتُ الْحَارِثِ كَانَ اسْمُهَا بَرَّةَ بِنْتَ الْحَارِثِ بْنِ اَبِي ضِرَارِ بْنِ حَبِيبِ بْنِ عَائِذِ بْنِ مَالِكِ بْنِ جَذِيمَةَ مِنْ خُزَاعَةَ، كَانَتْ عِنْدَ ابْنِ عَمٍّ لَهَا يُقَالُ لَهُ: مُسَافِعُ بْنُ صَفْوَانَ بْنِ ذِي الشُّفْرِ "

✧✧ ابن اسحاق نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے "جویریہ بنت حارث" ان کا اصل نام "برہ بنت حارث بن ابی ضرار بن حبیب بن عائذ بن مالک بن جذیمہ" ہیں ان کا تعلق خزاعہ کے ساتھ ہے۔ آپ پہلے اپنے چچا کے بیٹے مسافع بن صفوان بن ذی الشفر کے نکاح میں تھیں۔

6783 - حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ اَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ جُوَيْرِيَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ " اَنَّ اسْمَهَا كَانَ بَرَّةَ، وَغَيَّرَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمَّاهَا جُوَيْرِيَةَ، وَكَانَ يَكْرَهُ اَنْ يُقَالَ: خَرَجَ مِنْ عِنْدِ بَرَّةَ" صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ (التعليق - من تلخيص الذهبی)6783 - علی شرط مسلم

✧✧ ام المومنین حضرت جویریہ بنت حارث بیان کرتی ہیں کہ ان کا اصل نام "برہ" تھا رسول اللہ ﷺ نے بدل کر میرا نام جویریہ رکھ دیا۔ کیونکہ آپ کو یہ اچھا نہیں لگتا تھا کہ کوئی ہے "میرے پاس سے برہ چلی گئی ہے۔

6784 - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَ مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ، ثنا اَبُوْ حُذَيْفَةَ، ثنا زُهَيْرٌ، عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ يَحْيَى بْنِ طَلْحَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ مَالِكِ بْنِ اَوْسٍ، عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَرَبَ عَلٰى جُوَيْرِيَةَ الْحِجَابَ، وَكَانَ يَقْسِمُ لَهَا كَمَا يَقْسِمُ لِنِسَائِهِ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "(التعليق - من تلخيص الذهبی)6784 - صحيح

✧✧ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا کو پردہ کروایا اور نبی اکرم ﷺ جیسے دیگر امہات المومنین رضی اللہ عنہن کے لئے باری مقرر کرتے تھے اسی طرح حضرت جویریہ کے لئے بھی کرتے تھے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

6785 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الزَّاهِدُ الْاَصْبَهَانِيُّ، ثنا اَحْمَدُ بْنُ مَهْدِيِّ بْنِ رُسْتُمٍ، ثنا سَعِيْدُ بْنُ كَثِيْرِ بْنِ عُفَيْرٍ، وَسَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ، وَاَبُوْ صَالِحٍ، قَالُوْا: ثنا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، اَنَّ عُبَيْدَ بْنَ السَّبَّاقِ، اَخْبَرَهُ عَنْ جُوَيْرِيَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا فَقَالَ: هَلْ مِنْ طَعَامٍ؟ قَالَتْ: لَا وَاللّٰهِ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَا عِنْدَنَا طَعَامٌ اِلَّا عَظْمٌ مِنْ شَاةٍ اَعْطَيْتُهُ مَوْلَاتِيْ مِنَ الصَّدَقَةِ، فَقَالَ: قَرِّبِيْهَا فَقَدْ بَلَغَتْ مَحِلَّهَا هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق - من تلخيص الذهبی)6785 - سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ ام المومنین حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ان کے پاس تشریف لائے، اور فرمایا: کوئی کھانے پینے کی چیز ہے؟ انہوں نے عرض کی: اللہ کی قسم! یا رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس کھانے پینے کی کوئی چیز نہیں ہے، صرف بکری کی ایک ہڈی تھی، وہ بھی صدقہ کی تھی، اس لئے میں نے وہ اپنی خادمہ کو دے دی ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم وہی لے آؤ، کیونکہ صدقہ اپنے مقام تک پہنچ چکا ہے۔

ذِكْرُ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ صَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا

ام المومنین حضرت صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنہا کا ذکر

6786 – حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْحَاقَ الْحَرْبِيُّ، ثنا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِاللَّهِ الزُّبَيْرِيُّ، ثنا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو، أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: لَمَّا افْتَتَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ اصْطَفَى صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيِّ لِنَفْسِهِ، فَخَرَجَ بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرْدِفُهَا وَرَاءَهُ ثُمَّ قَالَ: " رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضَعُ رِجْلَهُ حَتَّى تَقُومَ عَلَيْهَا فَتَرْكَبَ، فَلَمَّا بَلَغَ سَدَّ الصَّهْبَاءِ عَرَّسَ بِهَا، فَصَنَعَ حَيْسًا فِي نِطَعٍ، وَأَمَرَنِي فَدَعَوْتُ لَهُ مَنْ حَوْلَهُ فَكَانَتْ تِلْكَ وَلِيمَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مُصْعَبٌ: وَهِيَ صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيِّ بْنِ أَخْطَبَ بْنِ سَعِيدِ بْنِ ثَعْلَبَةَ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ الْخَزْرَجِ بْنِ أَبِي حَبِيبِ بْنِ النَّضْرِ بْنِ النَّحَّامِ بْنِ يَنْحُومَ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ مِنْ سِبْطِ مُوسَى عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ، وَأُمُّهَا بَرَّةُ بِنْتُ السَّمَوْأَلِ، هَلَكَتْ فِي زَمَنِ مُعَاوِيَةَ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)6786 – سكت عنه الذهبي في التلخيص

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر فتح کیا، تو حضرت صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنہا کو اپنے لئے منتخب فرمایا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اپنے پیچھے بٹھایا اور سفر شروع کر دیا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے دیکھا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پاؤں کے سہارے سے اُن کو سواری پر سوار کرایا، جب مقام "سد الصہباء" پر پہنچے تو ان کے ساتھ سلسلہ ازدواج قائم فرمایا، آپ نے ایک تھال میں "حیس" (ایک نوعیت کا کھانا ہے جو اہل عرب کے ہاں مروج تھا) بنایا۔ اور مجھے حکم دیا کہ میں اردگرد کے لوگوں کو بلا کر لاؤں، یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ولیمہ تھا۔ حضرت مصعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: (ان کا نام) "صفیہ بنت حیی بن اخطب بن سعید بن ثعلبہ بن عبید بن خزرج بن ابی حبیب بن نضر بن نحام بن ینحوم" ہے۔ بنی اسرائیل میں سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے قبیلے سے تعلق رکھتی ہیں۔ ان کی والدہ "برہ بنت سموال" ہیں، حضرت معاویہ کے زمانے میں ہلاک ہوئی۔

6787 – أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِسْحَاقَ الْخُرَاسَانِيُّ الْعَدْلُ، ثنا يَحْيَى بْنُ جَعْفَرِ بْنِ الزِّبْرِقَانِ، ثنا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ، أَنْبَأَ خَالِدٌ الْحَذَّاءُ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ زَيْدٍ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ رَبَاحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَفِيَّةَ بَاتَ أَبُو أَيُّوبَ عَلَى بَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا أَصْبَحَ فَرَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبَّرَ وَمَعَ أَبِي أَيُّوبَ السَّيْفُ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ كَانَتْ جَارِيَةً حَدِيثَةَ عَهْدٍ بِعُرْسٍ، وَكُنْتُ قَتَلْتُ أَبَاهَا وَأَخَاهَا وَزَوْجَهَا، فَلَمْ آمَنْهَا عَلَيْكَ فَضَحِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ لَهُ: خَيْرًا هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي)6787 – صحيح

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ شب زفاف گزاری تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازے پر حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ تھے، جب صبح ہوئی، اورانہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو اللہ اکبر کہا، اس وقت حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ کے پاس ایک تلوارتھی، انہوں نے کہا: یہ (حضرت صفیہ) نوبیاہتی دوشیزہ کنیز ہے اس کے باپ، بھائی اورشوہر کو میں نے قتل کردیا ہے، مجھے خدشہ تھا کہ کہیں اس کی طرف سے آپ کو کوئی نقصان نہ پہنچے (اس لئے میں تمام رات دروازے پر احتیاطاً پہرہ دیتا رہا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسکرا کر اُن کے لئے کلمات خیر ارشاد فرمائے۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

6788 – اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ السَّبِيعِيُّ، بِالْكُوفَةِ، ثنا اَحْمَدُ بْنُ حَازِمِ الْغِفَارِيُّ، ثنا اَبُوْ نُعَيْمٍ، ثنا عِيسَى بْنُ طَهْمَانَ، قَالَ: **سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ: اَطْعَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى صَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيٍّ خُبْزًا وَلَحْمًا هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ"**

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6788 – بل غلط إنما ذی زينب

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنہا کے ولیمے میں گوشت روٹی کھلائی۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

6789 – حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ الْاَصْبَهَانِيُّ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ الْجَهْمِ بْنِ مَصْقَلَةَ، ثنا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْمُهَاجِرِ، عَنْ آمِنَةَ بِنْتِ اَبِي قَيْسٍ الْغِفَارِيَّةِ، قَالَتْ: اَنَا اِحْدَى النِّسَاءِ اللَّاتِي زَفَفْنَ صَفِيَّةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَسَمِعْتُهَا تَقُولُ: مَا بَلَغْتُ سَبْعَ عَشْرَةَ، وَجَهْدِي اَنْ بَلَغْتُ سَبْعَ عَشْرَةَ سَنَةً لَيْلَةً اِذْ دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: وَتُوُفِّيَتْ صَفِيَّةُ سَنَةَ اثْنَتَيْنِ وَخَمْسِينَ فِي زَمَنِ مُعَاوِيَةَ وَقُبِرَتْ بِالْبَقِيعِ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6789 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت آمنہ بنت ابی قیس غفاریہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں ان خواتین میں سے ہوں جنہوں نے حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے تیار کیا تھا، میں نے ان کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ''جس رات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حجلہ عروسی میں گئی اس وقت تک میری عمر ابھی ۱۷ سال پوری نہیں ہوئی تھی۔ راوی کہتے ہیں: اُمّ المومنین حضرت صفیہ کا انتقال حضرت معاویہ کے زمانے میں سن ۵۲ ہجری کو ہوا، اورجنت البقیع میں ان کی تدفین ہوئی۔

6790 – اَخْبَرَنَا دَعْلَجُ بْنُ اَحْمَدَ السِّجْزِيُّ، ثنا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْبَصْرِيُّ، ثنا شَاذُّ بْنُ فَيَّاضٍ اَبُوْ

6790: الجامع للترمذی ' ابواب المناقب عن رسول الله صلى الله عليه وسلم - باب فی فضل ازواج النبی صلى الله عليه وسلم' حديث: 3907' المعجم الاوسط للطبرانی - باب العين' من بقية من اول اسمه ميم من اسمه موسى - من اسمه : معاذ' حديث: 8668' المعجم الكبير للطبرانی - باب الياء ' ما اسندت صفية بنت حيی - عبد الله بن صفوان بن امية ' حديث: 20071

عُبَيْدَةَ، ثنا هَاشِمُ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ كِنَانَةَ، عَنْ صَفِيَّةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا اَبْكِي، فَقَالَ: يَا بِنْتَ حُيَيٍّ مَا يُبْكِيكِ؟ قُلْتُ: بَلَغَنِي اَنَّ حَفْصَةَ وَعَائِشَةَ يَنَالَانِ مِنِّي وَيَقُولَانِ: نَحْنُ خَيْرٌ مِنْهَا، نَحْنُ بَنَاتُ عَمِّ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَزْوَاجُهُ قَالَ: "اَلَا قُلْتِ: كَيْفَ تَكُونَانِ خَيْرًا مِنِّي وَاَبِي هَارُونُ وَعَمِّي مُوسَى وَزَوْجِي مُحَمَّدٌ صَلَوَاتُ اللّٰهِ وَسَلَامُهُ عَلَيْهِمْ"

(التعليق – من تلخيص الذهبي)6790 – سكت عنه الذهبي في التلخيص

✧✧ ام المومنین حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے، اس وقت میں رو رہی تھی، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے رونے کا سبب پوچھا، میں نے کہا: مجھے پتا چلا ہے کہ حفصہ اور عائشہ میری وجہ سے پریشان ہیں اور کہتی ہیں کہ ہم اُس سے بہتر ہیں، ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی چچازادبھی ہیں اوران کی بیویاں بھی ہیں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے یہ کیوں نہیں کہا کہ تم مجھ سے بہتر کیسے ہوسکتی ہو؟ میرا باپ ہارون علیہ السلام ہیں، میرا چچا حضرت موسیٰ علیہ السلام اور میرے شوہر محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

ذِكْرُ اُمِّ الْمُؤْمِنِينَ مَيْمُونَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا

ام المومنین حضرت میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا کا ذکر

6791 – حَدَّثَنِي بُكَيْرُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ سَهْلٍ الصُّوفِيُّ، بِمَكَّةَ وَكَتَبَهُ لِي بِخَطِّهِ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ شَبِيبٍ الْمَعْمَرِيُّ، ثنا اَبُو ثَوْرٍ اِبْرَاهِيمُ بْنُ خَالِدٍ الْكَلْبِيُّ، ثنا اَبُو قَطَنٍ، قَالَ: قَالَ لِي شُعْبَةُ: قَالَ لِي مِسْعَرُ بْنُ كِدَامٍ: حَدَّثَتْنِي زَوْجُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَيْمُونَةُ بِنْتُ الْحَارِثِ بْنِ حَزْنِ بْنِ بُجَيْرِ بْنِ الْهَرِمِ بْنِ رُوَيْبَةَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ هِلَالِ بْنِ عَامِرِ بْنِ صَعْصَعَةَ، وَاُمُّهَا هِنْدُ بِنْتُ عَوْفِ بْنِ زُهَيْرِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ حَمَاطَةَ بْنِ حَارِثٍ مِنْ حِمْيَرَ

✧✧ حضرت شعبہ کہتے ہیں: مسعر بن کدام نے مجھے بتایا کہ زوجۂ رسول اُمّ المومنین حضرت میمونہ بنت حارث بن حزن بن بجیر بن ہرم بن رویبہ بن عبداللہ بن ہلال بن عامر بن صعصعہ" نے روایت بیان کی ہے۔ ان کی والدہ "ہند بن عوف بن زہیر بن حارث بن حماطہ بن حارث بن حمیر" ہیں۔

6792 – حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِاللّٰهِ الْاَصْبَهَانِيُّ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ الْجَهْمِ، ثنا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: مَيْمُونَةُ بِنْتُ الْحَارِثِ بْنِ حَمَاطَةَ بْنِ حَارِثٍ، وَهِيَ خَالَةُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ، وَاُخْتُ اُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ، كَانَتْ تَزَوَّجَتْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ مَسْعُودَ بْنَ عَمْرِو بْنِ عُمَيْرٍ الثَّقَفِيَّ، ثُمَّ فَارَقَهَا فَخَلَفَ عَلَيْهَا اَبُو رُهْمِ بْنِ عَبْدِالْعُزَّى بْنِ اَبِي قَيْسٍ مِنْ بَنِي مَالِكِ بْنِ حِسْلِ بْنِ عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ، فَتُوُفِّيَ عَنْهَا فَتَزَوَّجَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، زَوَّجَهَا اِيَّاهُ الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِالْمُطَّلِبِ وَكَانَ يَلِي اَمْرَهَا فَبَنَى بِهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَرِفٍ عَلَى عَشَرَةِ اَمْيَالٍ مِنْ مَكَّةَ، وَكَانَتْ آخِرَ امْرَاَةٍ تَزَوَّجَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَلِكَ سَنَةَ سَبْعٍ فِي عُمْرَةِ الْقَضِيَّةِ قَالَ ابْنُ عُمَرَ: وَتُوُفِّيَتْ مَيْمُونَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا سَنَةَ اِحْدَى وَسِتِّينَ وَهِيَ

اٰخِرُ مَنْ مَاتَ مِنْ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ لَهَا يَوْمَ تُوُفِّيَتْ ثَمَانُوْنَ اَوْ اِحْدَى وَثَمَانُوْنَ سَنَةً عَلَى كِبَرِ سِنِّهَا جَلْدَةٌ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6792 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ محمد بن عمر کہتے ہیں: ''حضرت میمونہ بنت حارث بن حماطہ بن حارث'' یہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی خالہ ہیں، اور ''حضرت اُمّ الفضل بن حارث رضی اللہ عنہا'' کی بہن ہیں۔ انہوں نے زمانہ جاہلیت میں مسعود بن عمیر ثقفی کے ساتھ شادی کی تھی، پھر انہوں نے ان کو طلاق دے دی، پھر ابورہم بن عبدالعزیٰ بن ابی قیس (جن کا تعلق بنی مالک بن حسل بن عامر بن لؤی کے ساتھ تھا) نے ان سے شادی کی، ابورہم کی موت کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے نکاح کیا تھا، حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ اس شادی کے محرک تھے، اور وہی اُمّ المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کی جانب سے تمام امور کے ذمہ دار تھے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مقام ''سرف'' (جو کہ مکہ سے دس میل کی مسافت پر ہے) پر ان کے ساتھ میاں بیوی والے تعلقات قائم فرمائے، جن خواتین کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کیا، یہ اُن میں سے آخری خاتون ہیں، یہ واقعہ عمرہ قضیہ ۷ہجری کا ہے۔

محمد بن عمر کہتے ہیں: اُمّ المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کا انتقال ۶۱ ہجری میں ہوا، اور امہات المومنین میں سب سے آخر میں اِن کا انتقال ہوا۔ وفات کے وقت ان کی عمر ۸۰ یا ۸۱ برس تھی۔ بڑھاپے کے باوجود آپ بہت صابرہ وشاکرہ تھیں۔

6793 – اِسْرَائِيلُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ، عَنْ كُرَيْبٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: كَانَ اسْمُ خَالَتِي مَيْمُونَةَ بَرَّةُ فَسَمَّاهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَيْمُونَةَ صَحِيحٌ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6793 – قال الذهبی صحيح

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: میری خالہ کا نام ''میمونہ بنت برہ رضی اللہ عنہا'' ہے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح ہے۔

6794 – اَخْبَرَنَا الشَّيْخُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ، ثنا عَمْرُو بْنُ مَرْزُوقٍ، ثنا شُعْبَةُ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِي مَيْمُونَةَ، عَنْ اَبِي رَافِعٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ اسْمُ مَيْمُونَةَ بَرَّةَ فَسَمَّاهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَيْمُونَةَ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6794 – صحيح

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کا اصل نام ''برہ'' تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بدل کر ان کا نام ''میمونہ'' رکھ دیا۔

6795 – اَخْبَرَنِي اِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ بْنِ مُحَمَّدٍ الشَّعْرَانِيُّ، ثنا جَدِّي، ثنا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْعَامِ الْقَابِلِ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ مُعْتَمِرًا فِي ذِي الْقَعْدَةِ سَنَةَ سَبْعٍ وَهُوَ الشَّهْرُ الَّذِي صَدَّهُ فِيهِ الْمُشْرِكُونَ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ، حَتّٰى إِذَا بَلَغَ يَاْجَجَ بَعَثَ جَعْفَرَ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بَيْنَ يَدَيْهِ إِلٰى مَيْمُونَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ بْنِ حَزْنٍ الْعَامِرِيَّةِ، فَخَطَبَهَا عَلَيْهِ فَجَعَلَتْ أَمْرَهَا إِلَى الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ وَكَانَتْ أُخْتُهَا أُمُّ الْفَضْلِ تَحْتَهُ فَزَوَّجَهَا الْعَبَّاسُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَرِفٍ بَعْدَ ذٰلِكَ بِحِينٍ، حَتّٰى قَدِمَتْ مَيْمُونَةُ فَبَنَى بِهَا بِسَرِفٍ وَقَدَّرَ اللّٰهُ تَعَالٰى أَنْ يَكُونَ مَوْتُ مَيْمُونَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا بَعْدَ ذٰلِكَ بِحِينٍ، فَتُوُفِّيَتْ حَيْثُ بَنَى بِهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✦✦ ابن شہاب کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ اگلے سال سن ۷ ہجری میں ذی قعدہ کے مہینے میں عمرہ کی نیت سے روانہ ہوئے، یہ وہی مہینہ تھا جس میں مشرکین نے حضور ﷺ کو مسجد حرام میں داخلے سے روک دیا تھا، جب رسول اللہ ﷺ مقام "یاجج" میں پہنچے تو آپ ﷺ نے حضرت جعفر ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے ہاتھ حضرت میمونہ بنت حارث بن حزن عامریہ" کے لئے پیغام نکاح بھیجا، انہوں نے اپنا معاملہ اپنے (بہنوئی) حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کے سپرد کر دیا۔ اُن کی بہن اُم الفضل حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کا نکاح رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کر دیا، اس کے بعد کچھ دن رسول اللہ ﷺ نے مقام "سرف" میں ٹھہرے، حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا وہیں پر آ گئیں، نبی اکرم ﷺ نے وہیں" مقامِ "سرف" میں، ان کے ساتھ شب زفاف گزاری، اللہ تعالیٰ نے حضرت میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا کی وفات ان کی شب عروسی کے فوراً بعد ہی لکھی تھی، چنانچہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ پہلی رات کے بعد اُن کا انتقال ہو گیا۔

6796 – حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِالْجَبَّارِ، ثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ، حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ عَطَاءٍ، وَمُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَ مَيْمُونَةَ بِنْتَ الْحَارِثِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا وَأَقَامَ بِمَكَّةَ ثَلَاثًا، فَأَتَاهُ حُوَيْطِبُ بْنُ عَبْدِالْعُزّٰى فِي نَفَرٍ مِنْ قُرَيْشٍ فِي الْيَوْمِ الثَّالِثِ، فَقَالُوا لَهُ: إِنَّهُ قَدِ انْقَضَى أَجَلُكَ فَاخْرُجْ عَنَّا قَالَ: وَمَا عَلَيْكُمْ لَوْ تَرَكْتُمُونِي فَأَعْرَسْتُ بَيْنَ أَظْهُرِكُمْ فَصَنَعْتُ لَكُمْ طَعَامًا فَحَضَرْتُمُوهُ؟ قَالُوا: لَا حَاجَةَ لَنَا فِي طَعَامِكَ فَاخْرُجْ عَنَّا، فَخَرَجَ بِمَيْمُونَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا حَتّٰى أَعْرَسَ بِهَا بِسَرِفٍ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ وَمِمَّا يُتَعَجَّبُ مِنْ قَضَاءِ اللّٰهِ وَقَدَرِهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَنَى بِمَيْمُونَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ بِسَرِفٍ وَرَدَّهَا إِلَى الْمَدِينَةِ عِنْدَ مُنْصَرَفِهِ مِنْ عُمْرَةِ الْقَضَاءِ، وَبَقِيَتْ عِنْدَهُ إِلٰى أَنْ خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِفَتْحِ مَكَّةَ، وَقَدْ أَخْرَجَهَا مَعَهُ إِلٰى أَنْ فَتَحَ الطَّائِفَ، وَانْصَرَفَ رَاجِعًا إِلَى الْمَدِينَةِ فَمَاتَتْ مَيْمُونَةُ بِسَرِفٍ فِي الْمَوْضِعِ الَّذِي بَنَى بِهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ تَزْوِيجِهَا "

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 6796 – على شرط مسلم

✦✦ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اُمّ المومنین حضرت میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا کے

ساتھ شادی کی، اور تین دن مکہ میں قیام فرمایا، تیسرے دن حویطب بن عبدالعزیٰ قریش کے ایک گروہ کے ہمراہ آپ ﷺ کے پاس آیا، ان لوگوں نے حضور ﷺ سے کہا: تمہاری میعاد پوری ہو چکی ہے لہٰذا آپ مکہ سے نکل جائیے، حضور ﷺ نے فرمایا: اگر تم مجھے کچھ مہلت دے دو، میرے نئے نکاح کے کچھ معاملات ابھی باقی ہیں، میں وہ ادا کرلوں، میں تمہارے لئے کھانا تیار کرواتا ہوں، کیا تم آؤ گے؟ انہوں نے کہا: ہمیں تمہارے کھانے کی کوئی حاجت نہیں ہے، بس تم یہاں سے نکل جاؤ، چنانچہ نبی اکرم ﷺ حضرت میمونہ کو ہمراہ لے کر مکہ سے روانہ ہو گئے اور راستے میں مقامِ ''سرف'' میں حضرت میمونہ کے ساتھ شب عروسی گزاری۔

❁❁ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

اللہ تعالیٰ کی تقدیر کا حیران کن فیصلہ یہ تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے مقامِ ''سرف'' میں حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ شب عروسی گزاری، پھر جب آپ عمرۃ القضاء سے واپس لوٹے تو حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کو مدینہ منورہ بھیج دیا، آپ فتح مکہ تک حضور ﷺ کے ساتھ رہیں، نبی اکرم ﷺ فتح طائف کے لئے ان کو بھی ساتھ لے گئے تھے، پھر وہاں سے لوٹ کر مدینہ شریف کی طرف آ رہے تھے کہ مقامِ ''سرف''، جہاں پر حضور ﷺ نے ان کے ساتھ شب عروسی گزاری تھی، عین اُسی مقام پر ان کا انتقال ہوا۔

6797 – حَدَّثَنَا بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْتُهُ اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الصَّغَانِيُّ، ثنا وَهْبُ بْنُ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ، ثنا اَبِي، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا فَزَارَةَ، يُحَدِّثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْاَصَمِّ، عَنْ مَيْمُونَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَهَا حَلَالًا، وَبَنَى بِهَا حَلَالًا، بَنَى بِهَا بِسَرِفٍ، وَمَاتَتْ بِسَرِفٍ فِي اللَّيْلَةِ الَّتِي بَنَى فِيهَا، وَكَانَتْ خَالَتِي فَنَزَلْتُ فِي قَبْرِهَا اَنَا وَابْنُ عَبَّاسٍ فَلَمَّا وَضَعْنَاهَا فِي اللَّحْدِ مَالَ رَاْسُهَا، فَاَخَذْتُ رِدَائِي فَجَمَعْتُهُ فَوَضَعْتُهُ عِنْدَ رَاْسِهَا، فَاَخَذَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ فَرَمَى بِهِ وَوَضَعَ عِنْدَ رَاْسِهَا كَذَّانَةً قَالَ: وَكَانَتْ حَلَقَتْ فِي الْحَجِّ وَكَانَ رَاْسُهَا مُجَمَّمًا وَبَيْنَ سَرِفٍ وَمَكَّةَ اثْنَا عَشَرَ مِيلًا هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ وَقَدِ انْطَلَقَ هٰذَا الْاِسْنَادُ الصَّحِيحُ بِاَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَهَا حَلَالًا فَاَمَّا اَخْبَارُ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فَاِنَّهَا نَاطِقَةٌ اَنَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَهَا وَهُوَ مُحْرِمٌ

✧✧ ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ان سے غیر محرم حالت میں نکاح کیا اور غیر محرم حالت میں ہی شب عروسی گزاری، مقامِ ''سرف'' میں ان کے ساتھ شب عروسی گزاری، اور مقامِ ''سرف'' میں جس مقام پر شب عروسی گزاری تھی، اُسی مقام پر ان کا انتقال ہوا۔ آپ رشتے میں میری خالہ لگتی ہیں، ان کو لحد میں، مَیں نے اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اتارا تھا، جب ہم اُن کو لحد میں رکھنے لگے تو اُن کا سر جھک گیا، میں نے اپنی چادر اکٹھی کر کے ان کے سر کے نیچے رکھ دی، عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے وہ چادر پکڑ کر باہر پھینک دی اور ان کے سر کے نیچے کچی اینٹ رکھ دی۔ راوی کہتے ہیں: حج کے دوران انہوں نے حلق کروایا تھا اور ان کے سر کے بال بہت گھنے تھے۔ مکہ اور ''سرف'' کے درمیان بارہ میل کی مسافت

ہے۔

✿✿ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔ البتہ (ایک دوسری) سندِ صحیح کے ہمراہ بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غیر احرام حالت میں ان سے شادی کی تھی، جبکہ عکرمہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے جو روایات بیان کی ہیں ان سے ثابت ہوتا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ حالتِ احرام میں شادی کی۔

6798 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِيهُ، وَعَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، قَالَا: اَنْبَاَ بِشْرُ بْنُ مُوسَى، ثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، اَخْبَرَنِي اَبُو الشَّعْثَاءِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَكَحَ وَهُوَ مُحْرِمٌ قَالَ عَمْرٌو: قَدْ ذَكَرْتُهُ لِلزُّهْرِيِّ، ثُمَّ قَالَ: يَا عَمْرُو، مَنْ تُرَاهَا؟ قُلْتُ: يَقُولُونَ: مَيْمُونَةَ فَقَالَ ابْنُ شِهَابٍ: اَخْبَرَنِي يَزِيدُ بْنُ الْاَصَمِّ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَهَا وَهُوَ حَلَالٌ فَقَالَ عَمْرٌو لِابْنِ شِهَابٍ: تَجْعَلُ اَعْرَابِيًّا يَبُولُ عَلَى عَقِبَيْهِ مِثْلَ ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ ابْنُ شِهَابٍ: هِيَ خَالَتُهُ، فَقَالَ عَمْرٌو: هِيَ خَالَةُ ابْنِ عَبَّاسٍ اَيْضًا هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6798 – صحيح على شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حالت احرام میں نکاح کیا۔ عمرو کہتے ہیں: میں نے اس روایت کا ذکر زہری سے کیا تو، انہوں نے کہا: اے عمرو! تمہارا کیا خیال ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ نکاح کس سے کیا تھا؟ میں نے کہا: لوگ تو یہی کہتے ہیں کہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ کیا تھا۔ ابن شہاب نے کہا: مجھے یزید بن اصم نے یہ بات بتائی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ جب نکاح کیا، اُس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم حالت احرام میں نہیں تھے۔ عمرو نے شہاب سے کہا: تم اپنی ایڑھیوں پر پیشاب کرنے والے بدّو کو عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے برابر قرار دے رہے ہو؟ ابن شہاب نے کہا: وہ اُن کی خالہ ہیں، حضرت عمرو نے کہا: وہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی بھی خالہ ہیں۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

6799 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحُسَيْنِ الْقَاضِي، بِمَرْوَ، ثَنَا الْحَارِثُ بْنُ اَبِي اُسَامَةَ، ثَنَا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ، قَالَ جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ: ثَنَا يَزِيدُ بْنُ الْاَصَمِّ، ابْنُ اُخْتِ مَيْمُونَةَ قَالَ: تَلَقَّيْتُ عَائِشَةَ، وَهِيَ مُقْبِلَةٌ مِنْ مَكَّةَ اَنَا وَابْنٌ لِطَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ وَهُوَ ابْنُ اُخْتِهَا وَقَدْ كُنَّا وَقَعْنَا فِي حَائِطٍ مِنْ حِيطَانِ الْمَدِينَةِ فَاَصَبْنَا مِنْهُ، فَبَلَغَهَا ذٰلِكَ، فَاَقْبَلَتْ عَلَى ابْنِ اُخْتِهَا تَلُومُهُ وَتَعْذِلُهُ، وَاَقْبَلَتْ عَلَيَّ فَوَعَظَتْنِي مَوْعِظَةً بَلِيغَةً، ثُمَّ قَالَتْ: اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ اللّٰهَ تَعَالَى سَاقَكَ حَتّٰى جَعَلَكَ فِي اَهْلِ بَيْتِ نَبِيِّهِ، ذَهَبَتْ وَاللّٰهِ مَيْمُونَةُ وَرُمِيَ بِرَسَنِكَ عَلَى غَارِبِكَ، اَمَا اَنَّهَا كَانَتْ مِنْ اَتْقَانَا لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَاَوْصَلَنَا لِلرَّحِمِ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6799 – على شرط مسلم

✧✧ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے بھتیجے، حضرت زید بن اصم فرماتے ہیں: ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا مکہ سے واپس آ رہی تھیں، راستے میں ان کے ساتھ میری اور طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ (جو کہ ان کے بھانجے ہیں) کی ملاقات ہوگئی، ہم لوگ مدینہ کے ایک باغ میں ٹھہرے ہوئے تھے، ہم نے اُس باغ سے کچھ پھل وغیرہ بھی کھائے، اُمّ المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو اس بات کی اطلاع مل گئی، آپ اپنے بھانجے سے متوجہ ہوئیں اور ان کو بہت ملامت کی اور بہت سخت سست کہا، اور پھر میری طرف متوجہ ہوئیں اور مجھے بہت بلیغ وعظ و نصیحت کی، پھر فرمایا: کیا تم نہیں جانتے ہو کہ اللہ تعالیٰ نے تجھے اپنے نبی کے گھر والوں میں شامل کیا ہے، اللہ کی قسم! میمونہ چلی گئی اور تجھے خود مختار بنا دیا گیا، کیا وہ ہم میں سب سے زیادہ متقی اور پرہیز گار نہیں تھیں؟ اور ہم سب سے زیادہ صلہ رحمی کرنے والی نہیں تھیں؟

۞۞ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

6800 - حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِاللهِ الْاَصْبَهَانِيُّ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْجَهْمِ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، مَوْلَى خُزَاعَةَ عَنْ صَالِحِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ اُمِّ دُرَّةَ، عَنْ مَيْمُونَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ مِنْ عِنْدِي فَاَغْلَقْتُ دُونَهُ فَجَاءَهُ يَسْتَفْتِحُ فَاَبَيْتُ اَنْ اَفْتَحَ، فَقَالَ: اَقْسَمْتُ اَلَّا فَتَحْتِ لِي فَقُلْتُ لَهُ: تَذْهَبُ اِلَى اَزْوَاجِكَ فِي لَيْلَتِي فَقَالَ: مَا فَعَلْتُ، وَلٰكِنْ وَجَدْتُ حَقْنًا مِنْ بَوْلٍ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)6800 – حذفه الذهبي من التلخيص

✧✧ ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ایک دفعہ رات کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس سے نکلے، آپ تشریف لے گئے تو میں نے دروازہ بند کر لیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب واپس آئے تو دروازہ بجایا، میں نے دروازہ کھولنے سے انکار کر دیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم نے دروازہ نہ کھولنے کی قسم کھالی ہے؟ میں نے کہا: آپ میری باری کی رات میں دیگر ازواج کے پاس کیوں تشریف لے گئے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے تو ایسا کچھ نہیں کیا، میں تو پیشاب کی وجہ سے حقنہ (دوائی) استعمال کرنے گیا تھا۔

6801 - حَدَّثَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِئٍ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى الشَّهِيدُ، رَحِمَهُ اللّٰهُ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِالْوَهَّابِ الْحَجَبِيُّ، ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ الدَّرَاوَرْدِيُّ، وَاَخْبَرَنِيْ اِبْرَاهِيمُ بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ كُرَيْبٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اَلْاَخَوَاتُ مُؤْمِنَاتٌ: مَيْمُونَةُ زَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاُخْتُهَا اُمُّ الْفَضْلِ بِنْتُ الْحَارِثِ، وَاُخْتُهَا سَلْمَى بِنْتُ الْحَارِثِ امْرَاَةُ حَمْزَةَ، وَاَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ اُخْتُهُنَّ لِاُمِّهِنَّ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)6801 – على شرط مسلم

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سب بہنیں، مومنات ہیں، میمونہ رضی اللہ عنہا

رسول اللہ ﷺ کی زوجہ ہیں، اور ان کی بہن اُمّ الفضل بنت حارث ہیں، اور ان کی بہن سلمٰی بنت حارث، وہ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی زوجہ ہیں، اور اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا ان کی ماں شریک (اخیافی) بہن ہیں۔

✿✿ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

6802 - حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الشَّيْبَانِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْوَهَّابِ الْعَبْدِيُّ، أنبأ جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ، أنبأ ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، قَالَ: حَضَرْنَا مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ جَنَازَةَ مَيْمُوْنَةَ بِسَرِفٍ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: هٰذِهٖ مَيْمُوْنَةُ اِذَا رَفَعْتُمْ نَعْشَهَا فَلَا تُزَعْزِعُوهَا، وَلَا تُزَلْزِلُوهَا، فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عِنْدَهٗ تِسْعُ نِسْوَةٍ كَانَ يَقْسِمُ لِثَمَانٍ وَوَاحِدَةٌ لَمْ يَكُنْ يَقْسِمُ لَهَا قَالَ عَطَاءٌ: هِيَ صَفِيَّةُ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

✧✧ عطاء کہتے ہیں: ہم حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے ہمراہ مقام سرف میں اُمّ المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے جنازہ میں شریک تھے، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: یہ میمونہ رضی اللہ عنہا ہیں جب تم ان کا جنازہ اٹھاؤ تو اس کی چارپائی کو جھٹکا لگنے اور زیادہ حرکت دینے سے بچانا۔ رسول اللہ ﷺ کی ۹ ازواج تھیں، آپ نے ۸ کے لئے باری مقرر کی ہوئی تھی اور ایک خاتون ایسی تھیں جن کے لئے باری مقرر نہیں کی تھی۔ عطا کہتے ہیں: وہ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا تھیں۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن انہوں نے اس کو نقل نہیں کیا۔

6803 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحُسَيْنِ الْقَاضِيُّ، بِمَرْوَ، ثَنَا الْحَارِثُ بْنُ اَبِيْ اُسَامَةَ، ثَنَا كَثِيْرُ بْنُ هِشَامٍ، وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الثَّقَفِيُّ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ، ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ الْعَلَاءِ الْعَبْدِيُّ، ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ عَرُوْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ بْنِ دِعَامَةَ، قَالَ: " تَزَوَّجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَيْمُوْنَةَ بِنْتَ الْحَارِثِ بْنِ فَرْوَةَ وَهِيَ اُخْتُ اُمِّ الْفَضْلِ امْرَاَةِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ حِيْنَ اعْتَمَرَ بِمَكَّةَ، وَوَهَبَتْ نَفْسَهَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيْهَا نَزَلَ: (وَامْرَاَةً مُّؤْمِنَةً اِنْ وَّهَبَتْ نَفْسَهَا لِلنَّبِيِّ اِنْ اَرَادَ النَّبِيُّ اَنْ يَّسْتَنْكِحَهَا خَالِصَةً لَّكَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ) (الأحزاب: 50)، ثُمَّ صَدَرَتْ مَعَهٗ اِلَى الْمَدِيْنَةِ وَكَانَتْ قَبْلَهٗ عِنْدَ فَرْوَةَ بْنِ عَبْدِالْعُزّٰى بْنِ اَسَدٍ مِنْ بَنِيْ تَمِيْمِ بْنِ دُوْدَانَ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي)6803 – حذفه الذهبي من التلخيص

✧✧ حضرت قتادہ بن دعامہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے میمونہ بنت حارث بن فروہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ نکاح کیا، آپ حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کی زوجہ اُمّ الفضل کی بہن ہیں، رسول اللہ ﷺ جب عمرہ کے لئے مکہ مکرمہ تشریف لائے تو اس وقت انہوں نے خود کو رسول اللہ ﷺ کو ہبہ کر دیا، انہی کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی

وَامْرَاَةً مُّؤْمِنَةً اِنْ وَّهَبَتْ نَفْسَهَا لِلنَّبِيِّ اِنْ اَرَادَ النَّبِيُّ اَنْ يَّسْتَنْكِحَهَا خَالِصَةً لَّكَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ

''اور ایمان والی عورت اگر وہ اپنی جان نبی کی نذر کرے اگر نبی اسے نکاح میں لانا چاہے، یہ خاص تمہارے لئے ہے

امت کے لئے نہیں''(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مدینہ منورہ چلی گئیں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکاح سے پہلے وہ ''فروہ بن عبدالعزیٰ بن اسد'' کے نکاح میں تھیں، اس کا تعلق بنی تمیم بن دودان سے ہے۔

ذِكْرُ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ زَيْنَبَ بِنْتَ خُزَيْمَةَ الْعَامِرِيَّةِ

ام المومنین حضرت زینب بنت خزیمہ عامریہ رضی اللہ عنہا کا ذکر

6805 - أَخْبَرَنَاهُ أَبُو سَعِيدٍ أَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوبَ الثَّقَفِيُّ، ثَنَا مُوسَى بْنُ هَارُونَ، ثَنَا أَبُو هَمَّامٍ، حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: تُوُفِّيَتْ زَيْنَبُ بِنْتُ خُزَيْمَةَ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِاللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَبْدِمَنَافِ بْنِ هِلَالِ بْنِ عَامِرِ بْنِ صَعْصَعَةَ وَهِيَ أُمُّ الْمَسَاكِينِ، كَانَتْ تُسَمَّى بِهِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ تُوُفِّيَتْ بِالْمَدِينَةِ بَعْدَ الْهِجْرَةِ فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6805 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ ابن شہاب کہتے ہیں: زینب بنت خزیمہ بن حارث بن عبداللہ بن عمرو بن عبدمناف بن ہلال بن عامر بن صعصعہ'' کا انتقال ہوگیا، آپ ''ام المساکین'' تھیں، زمانہ جاہلیت میں ان کا یہی نام مشہور تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مبارکہ ہی میں ہجرت کے بعد مدینہ منورہ میں ان کا انتقال ہوگیا تھا۔

6806 - أَخْبَرَنِي أَبُو الْحُسَيْنِ بْنُ يَعْقُوبَ الْحَافِظُ، رَحِمَهُ اللهُ تَعَالَى، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ الثَّقَفِيُّ، ثَنَا أَبُو الْأَشْعَثِ، ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ الْعَلَاءِ، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: ثُمَّ تَزَوَّجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْنَبَ بِنْتَ خُزَيْمَةَ، وَهِيَ أُمُّ الْمَسَاكِينِ مِنْ بَنِي عَامِرِ بْنِ صَعْصَعَةَ وَكَانَتْ قَبْلَهُ عِنْدَ الطُّفَيْلِ بْنِ الْحَارِثِ، فَتُوُفِّيَتْ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ تَلْبَثْ عِنْدَهُ إِلَّا يَسِيرًا

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6806 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت قتادہ فرماتے ہیں: ''پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا، آپ پہلے طفیل بن حارث کے نکاح میں تھیں، ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت بہت کم نصیب ہوئی، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات ہی میں ان کا انتقال ہوگیا تھا۔

ذِكْرُ الْعَالِيَةِ

ام المومنین حضرت عالیہ رضی اللہ عنہا کا ذکر

6807 - حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا أَبُو أُسَامَةَ الْحَلَبِيُّ، ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ أَبِي مَنِيعٍ، عَنْ جَدِّهِ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: وَتَزَوَّجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَالِيَةَ، امْرَأَةٌ مِنْ بَنِي بَكْرِ بْنِ كِلَابٍ

✧✧ زہری کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے "عالیہ رضی اللہ عنہا" کے ساتھ نکاح کیا، عالیہ کا تعلق بنی بکر بن کلاب کے ساتھ تھا۔

6808 – حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ شَبِيبٍ الْمَعْمَرِيُّ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ يُوسُفَ الرَّقِّيُّ، ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ الضَّرِيرُ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ زَيْدٍ الطَّائِيِّ، عَنْ زَيْدِ بْنِ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: تَزَوَّجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْرَاَةً مِنْ بَنِي غِفَارٍ، فَلَمَّا دَخَلَتْ عَلَيْهِ وَوَضَعَتْ ثِيَابَهَا رَاَى بِكَشْحِهَا بَيَاضًا، فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْبَسِي ثِيَابَكِ وَالْحَقِي بِاَهْلِكِ وَاَمَرَ لَهَا بِالصَّدَاقِ هٰذِهِ لَيْسَتْ بِالْكِلَابِيَّةِ، اِنَّمَا هِيَ اَسْمَاءُ بِنْتُ النُّعْمَانِ الْغِفَارِيَّةُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6808 – ابن معين زيد ليس بثقة

✧✧ زید بن کعب بن عجرہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بنی غفار کی ایک خاتون کے ساتھ نکاح کیا، جب رسول اللہ ﷺ حجلہ عروسی میں تشریف لائے، ان کی بغل میں کچھ سفیدی دیکھی، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اپنے کپڑے پہنو اور اپنے گھر چلی جاؤ، ان کا حق مہر ادا کر دیا، یہ خاتون کلابیہ نہیں تھیں، بلکہ یہ اسماء بنت نعمان غفاریہ ہیں۔

ذِكْرُ اَسْمَاءَ بِنْتِ النُّعْمَانَ

حضرت اسماء بنت نعمان رضی اللہ عنہا کا ذکر

6809 – حَدَّثَنَا اَبُو الْحُسَيْنِ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، ثَنَا اَبُو الْاَشْعَثِ، ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ الْعَلَاءِ، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ اَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: "ثُمَّ تَزَوَّجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَهْلِ الْيَمَنِ اَسْمَاءَ بِنْتَ النُّعْمَانِ الْغِفَارِيَّةَ، وَهِيَ ابْنَةُ النُّعْمَانِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ شَرَاحِيلَ بْنِ النُّعْمَانِ، فَلَمَّا دَخَلَ بِهَا دَعَاهَا فَقَالَتْ: تَعَالَ اَنْتَ، فَطَلَّقَهَا "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6809 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت قتادہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے نے اہل یمن میں سے حضرت اسماء بنت نعمان غفاریہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا، آپ نعمان بن حارث بن شراحیل بن نعمان کی صاحبزادی ہیں، جب نبی اکرم ﷺ (پہلی مرتبہ) ان کے پاس تشریف لے گئے تو وہ بولیں: آپ آگے آ جائیں۔ تو نبی اکرم ﷺ نے انہیں طلاق دے دی۔

ذِكْرُ اُمِّ شَرِيكٍ الْاَنْصَارِيَّةِ مِنْ بَنِي النَّجَّارِ

ام شریک انصاریہ رضی اللہ عنہا کا ذکر ان کا تعلق بنی نجار کے ساتھ تھا

6810 – اَخْبَرَنَا اَبُو الْحُسَيْنِ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، ثَنَا اَبُو الْاَشْعَثِ، ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ الْعَلَاءِ، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ اَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: وَتَزَوَّجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُمَّ شَرِيكٍ الْاَنْصَارِيَّةَ مِنْ

بَنِي النَّجَّارِ، وَقَالَ: إِنِّي أُحِبُّ أَنْ أَتَزَوَّجَ فِي الْأَنْصَارِ ثُمَّ قَالَ: إِنِّي أَكْرَهُ غَيْرَتَهُنَّ فَلَمْ يَدْخُلْ بِهَا

(التعليق – من تلخيص الذهبي)6810 – سكت عنه الذهبي في التلخيص

✧✧ حضرت قتادہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اُمّ شریک انصاریہ نجاریہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ نکاح کیا تھا، اور فرمایا: میں انصار کی خواتین سے شادی کرنا پسند کرتا ہوں، پھر فرمایا: مجھے ان کے مزاج کی تیزی پسند نہیں ہے، اس لئے ان کے ساتھ دخول نہیں کیا۔

ذِكْرُ سَنَاءَ بِنْتِ أَسْمَاءَ بْنِ الصَّلْتِ السُّلَمِيَّةِ

حضرت سناء بنت اسماء بن صلت سلمیہ رضی اللہ عنہا کا ذکر

6811 – أَخْبَرَنَا أَبُو النَّضْرِ الْفَقِيهُ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِالْعَزِيزِ، ثَنَا أَبُو عُبَيْدَةَ، قَالَ: وَزَعَمَ حَفْصُ بْنُ النَّضْرِ السُّلَمِيُّ، وَعَبْدُ الْقَاهِرِ بْنُ السَّرِيِّ السُّلَمِيُّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَ سَنَاءَ بِنْتَ أَسْمَاءَ بْنِ الصَّلْتِ السُّلَمِيَّةَ فَمَاتَتْ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا

✧✧ حفص بن نضر سلمی اور عبدالقاہر بن سری سلمی فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے سناء بنت اسماء بن صلت سلمیہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ نکاح کیا، لیکن رخصتی سے پہلے ہی ان کا انتقال ہوگیا تھا۔

ذِكْرُ الْكِلَابِيَّةِ أَوِ الْكِنْدِيَّةِ فَقَدِ اخْتُلِفَ فِي اسْمِهَا كَمَا اخْتُلِفَ فِي قَبِيلَتِهَا وَآخِرُ ذَلِكَ سَمَّتْ نَفْسَهَا الشَّقِيَّةَ وَبِذَلِكَ عُرِفَتْ إِلَى أَنْ مَاتَتْ

کلابیہ یا کندیہ کا ذکر، ان کے نام کے بارے میں اختلاف ہے، جیسا کہ ان کے قبیلے کے بارے میں اختلاف ہے، اور آخر میں انہوں نے اپنا نام "شقیہ" رکھ لیا تھا، پھر اسی نام سے وہ مشہور ہوگئیں۔

6812 – حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِاللهِ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ بَطَّةَ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْجَهْمِ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: " وَالْكِلَابِيَّةُ فَقَدِ اخْتُلِفَ فِي اسْمِهَا، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: هِيَ فَاطِمَةُ بِنْتُ الضَّحَّاكِ بْنِ سُفْيَانَ الْكِلَابِيِّ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: هِيَ عَمْرَةُ بِنْتُ زَيْدِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ رُوَاسِ بْنِ كِلَابِ بْنِ عَامِرٍ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: هِيَ سَبَأُ بِنْتُ سُفْيَانَ بْنِ عَوْفِ بْنِ كَعْبِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ كِلَابٍ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: هِيَ الْعَالِيَةُ بِنْتُ ظَبْيَانَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ: وَلَمْ تَكُنْ إِلَّا كِلَابِيَّةٌ وَاحِدَةٌ وَإِنَّمَا اخْتُلِفَ فِي اسْمِهَا وَقَالَ بَعْضُهُمْ: بَلْ كُنَّ جَمِيعًا وَلَكِنْ لِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُنَّ قِصَّةٌ غَيْرُ قِصَّةِ صَاحِبَتِهَا "

(التعليق – من تلخيص الذهبي)6812 – سكت عنه الذهبي في التلخيص

✧✧ محمد بن عمر بیان کرتے ہیں: کلابیہ کے نام کے بارے میں اختلاف ہے، کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ ان کا نام "فاطمہ بنت ضحاک بن سفیان کلابی" ہے۔ بعض لوگوں نے کہا: ان کا نام "عمرہ بنت زید بن عبید بن رواس بن کلاب بن عامر"

تھا۔ کچھ مؤرخین کا کہنا ہے کہ ان کا نام ''سبا بنت سفیان بن عوف بن کعب بن عبید بن ابی بکر بن کلاب'' تھا۔ کچھ مؤرخین کا موقف یہ ہے کہ ان کا نام ''عالیہ بنت ظبیان'' ہے۔ بعض کا کہنا ہے کہ وہ کلابیہ اکیلی ہیں۔ ان کے نام کے بارے میں اختلاف ہے، بعض نے کہا ہے کہ یہ تمام الگ الگ خواتین ہیں اور ان سب کا الگ الگ ایک واقعہ ہے۔

6813 - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ كَامِلٍ الْقَاضِيْ، ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ، ح وَاَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الزَّاهِدُ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، ثَنَا اَبِيْ، ثَنَا يَعْقُوْبُ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنِ ابْنِ اَخِي ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَمِّهِ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: تَزَوَّجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكِلَابِيَّةَ فَلَمَّا دَخَلَتْ عَلَيْهِ وَدَنَا مِنْهَا قَالَتْ: اِنِّي اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ قَالَ: لَقَدْ عُذْتِ بِعَظِيمِ الْحَقِي بِاَهْلِكِ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)6813 – سكت عنه الذهبي في التلخيص

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کلابیہ سے نکاح فرمایا، جب حضور ﷺ اس کے پاس گئے، اور ان کے قریب ہوئے، تو وہ کہنے لگی: میں آپ سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتی ہوں (نعوذ باللہ من ذالک)، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہیں بہت بڑی پناہ مل گئی ہے، تم اپنے گھر والوں کے پاس چلی جاؤ۔

6814 - حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الصَّغَانِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَسَدٍ الْحَرَشِيُّ، ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، ثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ، قَالَ: سَاَلْتُ الزُّهْرِيَّ: اَيُّ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعَاذَتْ مِنْهُ؟ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ، عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّ ابْنَةَ اَبِي الْجَوْنِ لَمَّا دَخَلَتْ عَلَيْهِ وَدَنَا مِنْهَا قَالَتْ: اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ، قَالَ: لَقَدْ عُذْتِ بِعَظِيمِ الْحَقِي بِاَهْلِكِ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)6814 – حذفه الذهبي من التلخيص

✧✧ اوزاعی کہتے ہیں: میں نے زہری سے پوچھا کہ نبی اکرم ﷺ کی کون سی بیوی نے آپ ﷺ سے پناہ مانگی تھی (نعوذ باللہ من ذالک) انہوں نے کہا: عروہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ ''ابی الجون کی بیٹی کے ساتھ جب رسول اللہ ﷺ داخل ہوئے اور اس کے قریب ہوئے، اس نے کہا ''میں آپ سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتی ہوں'' (نعوذ باللہ من ذالک) حضور ﷺ نے فرمایا: تجھے بہت بڑی پناہ دے دی گئی ہے، تو اپنے ماں باپ کے ہاں چلی جا۔

6815 - اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَلْمَانَ الْفَقِيهُ، ثَنَا هِلَالُ بْنُ الْعَلَاءِ الرَّقِّيُّ، ثَنَا اَبِيْ، ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ، قَالَ: "وَنَكَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْرَاَةً مِنْ كِنْدَةَ وَهِيَ الشَّقِيَّةُ الَّتِي سَاَلَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَرُدَّهَا اِلٰى قَوْمِهَا وَاَنْ يُفَارِقَهَا، فَفَعَلَ وَرَدَّهَا مَعَ رَجُلٍ مِنَ الْاَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ: اَبُوْ اُسَيْدٍ السَّاعِدِيُّ"

(التعليق – من تلخيص الذهبي)6815 – سكت عنه الذهبي في التلخيص

✧✧ عبداللہ بن محمد بن عقیل فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے کندہ کی ایک خاتون کے ساتھ نکاح کیا، یہ وہی

''بدنصیب'' ہے، جس نے رسول اللہ ﷺ سے مطالبہ کیا تھا کہ وہ ان کو طلاق دے کر ان کے میکے بھیج دیں۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کو ایک انصاری صحابی (ابواسید ساعدی) کے ہمراہ اس کو ان کے گھر بھیج دیا۔

6816 – حَدَّثَنَا بِشَرْحِ هٰذِهِ الْقِصَّةِ اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ الْاَنْصَارِيُّ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْجَهْمِ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ بْنِ عُتْبَةَ، عَنْ عَبْدِالْوَاحِدِ بْنِ اَبِیْ عَوْنٍ الدَّوْسِيِّ، قَالَ: قَدِمَ النُّعْمَانُ بْنُ اَبِیْ جَوْنٍ الْكِنْدِيُّ وَكَانَ يَنْزِلُ وَبَنُو اَبِيْهِ نَجْدًا مِمَّا يَلِي الشَّرْبَةَ فَقَدِمَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْلِمًا فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَلَا اُزَوِّجُكَ اَجْمَلَ اَيِّمٍ فِي الْعَرَبِ كَانَتْ تَحْتَ ابْنِ عَمٍّ لَهَا فَتُوُفِّيَ عَنْهَا فَتَاَيَّمَتْ وَقَدْ رَغِبَتْ فِيكَ وَخَطَبَتْ اِلَيْكَ، فَتَزَوَّجَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اثْنَتَيْ عَشْرَةَ اُوقِيَّةً وَنَشٍّ، فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ لَا تَقْصُرْ بِهَا فِي الْمَهْرِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا اَصْدَقْتُ اَحَدًا مِنْ نِسَائِي فَوْقَ هٰذَا وَلَا اُصْدِقُ اَحَدًا مِنْ بَنَاتِي فَوْقَ هٰذَا فَقَالَ النُّعْمَانُ بْنُ اَبِیْ جَوْنٍ: فَفِيكَ الْاَسٰى، فَقَالَ: فَابْعَثْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِلٰى اَهْلِكَ مَنْ يَحْمِلُهُمْ اِلَيْكَ فَاِنِّي خَارِجٌ مَعَ رَسُوْلِكَ فَمُرْسِلٌ اَهْلَكَ مَعَهُ فَبَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبَا اُسَيْدٍ السَّاعِدِيَّ فَلَمَّا قَدِمَا عَلَيْهَا جَلَسَتْ فِي بَيْتِهَا وَاَذِنَتْ لَهُ اَنْ يَدْخُلَ فَقَالَ اَبُوْ اُسَيْدٍ: اِنَّ نِسَاءَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُرَاهُنَّ الرِّجَالَ، قَالَ اَبُوْ اُسَيْدٍ – وَذٰلِكَ بَعْدَ اَنْ نَزَلَ الْحِجَابُ فَاَرْسَلْتُ اِلَيْهِ فَيَسَّرَ لِي اَمْرِي – قَالَ: حِجَابٌ بَيْنَكِ وَبَيْنَ مَنْ تُكَلِّمِينَ مِنَ الرِّجَالِ اِلَّا ذَا مَحْرَمٍ مِنْكِ فَقَبِلَتْ فَقَالَ اَبُوْ اُسَيْدٍ: فَاَقَمْتُ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ ثُمَّ تَحَمَّلْتُ مَعَ الظَّعِينَةِ عَلٰى جَمَلٍ فِي مِحَفَّةٍ فَاَقْبَلْتُ بِهَا حَتّٰى قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فَاَنْزَلْتُهَا فِي بَنِي سَاعِدَةَ فَدَخَلَ عَلَيْهَا نِسَاءُ الْحَيِّ فَرَحَّبْنَ بِهَا وَسَهَّلْنَ وَخَرَجْنَ مِنْ عِنْدِهَا فَذَكَرْنَ جَمَالَهَا وَشَاعَ ذٰلِكَ بِالْمَدِينَةِ وَتَحَدَّثُوا بِقُدُومِهَا . قَالَ اَبُوْ اُسَيْدٍ السَّاعِدِيُّ: وَرَجَعْتُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ فَاَخْبَرْتُهُ وَدَخَلَ عَلَيْهَا دَاخِلٌ مِنَ النِّسَاءِ لِمَا بَلَغَهُنَّ مِنْ جَمَالِهَا وَكَانَتْ مِنْ اَجْمَلِ النِّسَاءِ فَقَالَتْ: اِنَّكِ مِنَ الْمُلُوكِ فَاِنْ كُنْتِ تُرِيدِينَ اَنْ تَحْظِي عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَعِيذِي مِنْهُ فَاِنَّكِ تَحْظِينَ عِنْدَهُ وَيَرْغَبُ فِيكِ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6816 – سنده واه

✧✧ عبدالواحد بن ابی عون دوسی فرماتے ہیں: نعمان بن ابی جون کندی اور اس کے بہن بھائی شربہ کے قریب مقام نجد میں رہتے تھے، نعمان بن ابی جون کندی مسلمان ہوکر رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے، انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ کیا میں آپ کا نکاح عرب کی سب سے حسین ترین بیوہ خاتون سے نہ کرادوں؟ وہ آپ کے چچازاد بھائی کے نکاح میں تھی، اب اس کے شوہر کا انتقال ہو چکا ہے، اور وہ بیوہ ہوچکی ہے، وہ آپ کی شخصیت میں دلچسپی رکھتی ہے اور اس نے آپ کے لئے پیغام نکاح بھی بھیجا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کے ساتھ نکاح فرمالیا، اور حق مہر ۱۲ اوقیہ اور ایک نش چاندی رکھی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: انہوں نے کہا: یارسول اللہ ﷺ اس کا مہر کم مت رکھئے، حضور ﷺ نے فرمایا: میں نے اپنی کسی بیوی

کا حق مہر اس سے زیادہ نہیں رکھا، اور نہ ہی اپنی کسی بیٹی کا حق مہر اس سے زیادہ لیا ہے۔ نعمان بن ابی جون نے کہا: ہماری ہمدردیاں تو آپ کے ساتھ ہیں۔ انہوں نے کہا: یارسول اللہ ﷺ آپ کسی کو بھیج دیجئے جو ان کو اپنے ساتھ آپ تک لے آئے، میں آپ کے سفیر کو ساتھ لے جاؤں گا اور وہاں جا کر ان کو آپ کے سفیر کے ہمراہ بھیج دوں گا۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابواسید ساعدی رضی اللہ عنہ کو نعمان کے ساتھ بھیجا، جب یہ دونوں اُن کے پاس پہنچے تو وہ اپنے گھر میں بیٹھی ہوئی تھیں، اور ان کو اندر آنے کی اجازت دی، حضرت ابواسید نے کہا: رسول اللہ ﷺ کی ازواج مطہرات مردوں سے پردہ کرتی ہیں، یہ بات پردہ کے احکام نازل ہونے کے بعد کی ہے، میں نے رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں پیغام بھیجا تھا تو حضور ﷺ نے میرے لئے نرمی فرمادی تھی، نعمان نے کہا: تم جن مردوں کے ساتھ گفتگو کرتی ہو، تمہارے اور ان کے درمیان پردہ ہونا چاہئے، البتہ اگر وہ آپ کا محرم ہو (تو اس کے سامنے آنے میں کوئی حرج نہیں ہے) انہوں نے پردہ کے یہ احکام قبول کر لئے، میں وہاں پر تین دن ٹھہرا، پھر میں نے رسول اللہ ﷺ کے سفیر کے ہمراہ ایک اونٹ پر ان کو سوار کرا دیا، میں ان کو لے کر مدینہ منورہ میں آ گیا، ان کو بنی ساعدہ میں ٹھہرایا، محلے کی خواتین ان کے پاس اکٹھی ہوئیں، ان کو مبارک بادیاں دیں، پھر جب وہ باہر نکلیں تو سب ان کے حسن و جمال کی تعریفیں کر رہی تھیں، مدینہ منورہ میں یہ بات عام ہوگئی اور ان کی مدینہ منورہ میں آمد زبان زدِ عام ہوگئی۔ ابواسید ساعدی فرماتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کی طرف آیا، آپ ﷺ اس وقت بنی عمرو بن عوف میں موجود تھے، میں نے رسول اللہ ﷺ کو بتایا۔ اِدھر مدینہ کی خواتین میں ان کے حسن و جمال کا چرچا سن کر ایک عورت اُن کے پاس آئی وہ واقعی سب سے زیادہ حسین و جمیل تھیں، اُس عورت نے کہا: تو بادشاہ زادی ہے، اگر تو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رہنا چاہتی ہے تو ان سے توبہ کرو، کیونکہ (اس طرح) رسول اللہ ﷺ تیری طرف متوجہ ہوں گے اور تُو صاحبِ نصیب ہوگی۔

قَالَ ابْنُ عُمَرَ: فَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنِ ابْنِ اَبِي عَوْنٍ، قَالَ: تَزَوَّجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكِنْدِيَّةَ فِي شَهْرِ رَبِيعِ الْاَوَّلِ سَنَةَ تِسْعٍ مِنَ الْهِجْرَةِ

✧✧ ابن ابی عون فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ماہ ربیع الاول سن ۹ ہجری کو کندیہ کے ساتھ نکاح کیا تھا۔

قَالَ: وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِي الزِّنَادِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّ الْوَلِيدَ بْنَ عَبْدِالْمَلِكِ كَتَبَ اِلَيْهِ يَسْاَلُهُ هَلْ تَزَوَّجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُخْتَ الْاَشْعَثِ بْنِ قَيْسٍ؟ فَقَالَ: مَا تَزَوَّجَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطُّ وَلَا تَزَوَّجَ كِنْدِيَّةً اِلَّا اُخْتَ بَنِي الْجَوْنِ فَمَلَكَهَا فَلَمَّا اَتَى بِهَا وَقَدِمَتِ الْمَدِينَةَ نَظَرَ اِلَيْهَا فَطَلَّقَهَا وَلَمْ يَبْنِ بِهَا

✧✧ ولید بن عبدالملک نے حضرت عروہ کی طرف خط لکھ کر پوچھا: کیا رسول اللہ ﷺ نے اشعث بن قیس کی بہن کے ساتھ نکاح کیا تھا؟ انہوں نے کہا: نہیں، رسول اللہ ﷺ نے اُس سے ہرگز نکاح نہیں کیا اور نہ ہی کسی کندیہ سے نکاح کیا ہے، ہاں البتہ بنی الجون کی بہن آپ کی ملکیت میں آئی تھی، آپ ﷺ نے اس کے ساتھ نکاح کیا تھا لیکن جب وہ حضور ﷺ کے پاس مدینہ منورہ میں آئی، آپ ﷺ نے اس کی طرف دیکھا تو اس کو طلاق دے دی تھی، اس کے ساتھ ہمبستری نہیں کی تھی۔

قَالَ: وَذَكَرَ هِشَامُ بْنُ مُحَمَّدٍ، اَنَّ ابْنَ الْغَسِيلِ، حَدَّثَهُ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ اَبِي اُسَيْدٍ السَّاعِدِيِّ، عَنْ اَبِيهِ، وَكَانَ بَدْرِيًّا قَالَ: تَزَوَّجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْمَاءَ بِنْتَ النُّعْمَانِ الْجَوْنِيَّةَ فَاَرْسَلَنِي فَجِئْتُ بِهَا، فَقَالَتْ حَفْصَةُ لِعَائِشَةَ: اَخْضِبِيهَا اَنْتِ وَاَنَا اُمَشِّطُهَا فَفَعَلَتَا ثُمَّ قَالَتْ لَهَا اِحْدَاهُمَا: اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْجِبُهُ مِنَ الْمَرْاَةِ اِذَا دَخَلَتْ عَلَيْهِ اَنْ تَقُوْلَ اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ فَلَمَّا دَخَلَتْ عَلَيْهِ وَاَغْلَقَ الْبَابَ وَاَرْخَى السِّتْرَ مَدَّ يَدَهُ اِلَيْهَا فَقَالَتْ: اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكُمِّهِ عَلَى وَجْهِهِ فَاسْتَتَرَ بِهِ وَقَالَ: عُذْتِ بِمُعَاذٍ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ . قَالَ اَبُوْ اُسَيْدٍ: ثُمَّ خَرَجَ اِلَيَّ فَقَالَ: يَا اَبَا اُسَيْدٍ اَلْحِقْهَا بِاَهْلِهَا وَمَتِّعْهَا بِرَازِقِيَّيْنِ - يَعْنِي كِرْبَاسَيْنِ - فَكَانَتْ تَقُوْلُ: ادْعُوْنِي الشَّقِيَّةَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ: قَالَ هِشَامُ بْنُ مُحَمَّدٍ: فَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْجُعْفِيُّ اَنَّهَا مَاتَتْ كَمَدًا

✧✧ ابواسید ساعدی رضی اللہ عنہ بدری صحابی ہیں، آپ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسماء بنت نعمان جونیہ کے ساتھ نکاح کیا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو لینے کے لئے مجھے بھیجا تھا، میں جا کر ان کو لے آیا، (جب وہ آ گئیں تو) ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا: میں اس کو خضاب لگاؤں گی اور تو اس کو کنگھی کرنا، پھر ان دونوں نے یہ کام کیا، اس کے بعد ان میں سے ایک (اسماء سے) کہنے لگی: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات پسند ہے کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نئی بیوی ان کے پاس جائے تو وہ کہے "اعوذ باللہ منک"۔ (میں تجھ سے اللہ کی پناہ مانگتی ہوں)۔ جب اسماء، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حجرہ میں داخل ہوئی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دروازہ بند کیا، اور پردے لٹکا دیئے، اور اپنا ہاتھ اُس کی جانب بڑھایا تو اس نے کہہ دیا "اعوذباللّٰہ منك"۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی آستین کے ساتھ اپنا چہرہ چھپایا، اُس سے پردہ کر لیا اور اس سے فرمایا: تجھے پناہ دے دی گئی ہے، یہ الفاظ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ فرمائے۔ حضرت ابواسید فرماتے ہیں: پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے، اور فرمایا: اے ابواسید! تم اس کو اس کے گھر والوں تک پہنچا دو، اور اس کو دو رازقین یعنی دو کرباس حق مہر دے دو۔ اسماء بنت نعمان کہا کرتی تھیں: مجھے "شقیہ" (بدبخت) کہہ کر پکارا کرو۔ زہیر بن معاویہ جعفی کہتے ہیں: وہ دل کی بیماری کی وجہ سے فوت ہوئی تھیں۔

قَالَ هِشَامُ: وَحَدَّثَنِي اَبِي، عَنْ اَبِي صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: خَلَفَ عَلَى اَسْمَاءَ بِنْتِ النُّعْمَانِ الْمُهَاجِرُ بْنُ اَبِي اُمَيَّةَ، فَاَرَادَ عُمَرُ اَنْ يُعَاقِبَهَا فَقَالَتْ: وَاللّٰهِ مَا ضُرِبَ عَلَيَّ الْحِجَابُ وَلَا سُمِّيتُ بِاُمِّ الْمُؤْمِنِينَ فَكَفَّ عَنْهَا

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: مہاجر بن ابی امیہ نے حضرت اسماء بنت نعمان پر الزام لگایا تھا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسماء کو سزا دینے کا ارادہ کیا، تو انہوں نے کہا: نہ تو مجھ پر پردہ فرض کیا گیا تھا اور نہ ہی مجھے "ام المومنین" کا رتبہ ملا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو چھوڑ دیا۔

ذِكْرُ قُتَيْلَةَ بِنْتِ قَيْسٍ اُخْتِ الْاَشْعَثِ بْنِ قَيْسٍ

اشعث بن قیس کی بہن قتیلہ بنت قیس کا ذکر

6817 - اَخْبَرَنِي مَخْلَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْبَاقَرْحِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَرِيرٍ، قَالَ: قَالَ اَبُو عُبَيْدَةَ مَعْمَرُ بْنُ الْمُثَنَّى:

ثُمَّ تَزَوَّجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قَدِمَ عَلَيْهِ وَفْدُ كِنْدَةَ قُتَيْلَةَ بِنْتَ قَيْسٍ أُخْتَ الْأَشْعَثِ بْنِ قَيْسٍ فِي سَنَةِ عَشْرَةٍ، ثُمَّ اشْتَكَى فِي النِّصْفِ مِنْ صَفَرٍ، ثُمَّ قُبِضَ يَوْمَ الِاثْنَيْنِ لِيَوْمَيْنِ مَضَيَا مِنْ شَهْرِ رَبِيعٍ الْأَوَّلِ، وَلَمْ تَكُنْ قَدِمَتْ عَلَيْهِ وَلَا دَخَلَ بِهَا وَوَقَّتَ بَعْضُهُمْ وَقْتَ تَزْوِيجِهِ إِيَّاهَا، فَزَعَمَ أَنَّهُ تَزَوَّجَهَا قَبْلَ وَفَاتِهِ بِشَهْرٍ، وَزَعَمَ آخَرُونَ أَنَّهُ تَزَوَّجَهَا فِي مَرَضِهِ، وَزَعَمَ آخَرُونَ أَنَّهُ أَوْصَى أَنْ يُخَيِّرَ قُتَيْلَةَ فَإِنْ شَاءَتْ، فَاخْتَارَتِ النِّكَاحَ، فَزَوَّجَهَا عِكْرِمَةُ بْنُ أَبِي جَهْلٍ بِحَضْرَمَوْتَ، فَبَلَغَ أَبَا بَكْرٍ فَقَالَ: لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أُحَرِّقَ عَلَيْهِمَا، فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: مَا هِيَ مِنْ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ وَلَا دَخَلَ بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا ضَرَبَ عَلَيْهَا الْحِجَابَ، وَزَعَمَ بَعْضُهُمْ أَنَّهَا ارْتَدَّتْ

✧✧ ابوعبیدہ معمر بن مثنیٰ فرماتے ہیں: پھر رسول اللہ ﷺ کے پاس جب کندہ کا وفد آیا، اس وقت رسول اللہ ﷺ نے اشعث بن قیس کی بہن قتیلہ بنت قیس کے ساتھ نکاح کیا، یہ سن ۱۰ ہجری کی بات ہے، پھر ماہ صفر کے درمیان حضور ﷺ بیمار ہو گئے، اور اسی سال ۱۲ ربیع الاول، سوموار کے دن آپ ﷺ کا وصال مبارک ہو گیا، قتیلہ نہ تو حضور ﷺ کے پاس آئی، اور نہ ہی حضور ﷺ نے اس سے ہمبستری فرمائی۔ بعض محدثین نے ان کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کے نکاح کا وقت بیان کرتے ہوئے کہا ہے کہ حضور ﷺ نے اپنی وفات سے ایک مہینہ پہلے اس سے نکاح کیا تھا۔ دیگر محدثین کا کہنا ہے کہ حضور ﷺ نے بیماری کی حالت میں اس سے نکاح کیا تھا۔ کچھ محدثین کا یہ موقف ہے کہ حضور ﷺ نے وصیت فرمائی تھی کہ قتیلہ کو اختیار دیا جائے، اگر وہ کسی دوسری جگہ نکاح کرنا چاہے تو اس کو کرنے دیا جائے، چنانچہ حضرت عکرمہ بن ابی جہل نے حضرموت میں اس سے نکاح کیا۔ اس بات کی اطلاع حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تک پہنچی تو انہوں نے فرمایا: میرا تو ارادہ ہے کہ ان دونوں کو جلا ڈالوں، حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ امہات المومنین میں سے تو نہیں ہے، نہ ہی نبی اکرم ﷺ نے اس سے ہمبستری کی ہے۔ نہ اس پر پردے کے احکام نافذ فرمائے ہیں۔ بعض محدثین تو کہتے ہیں کہ وہ مرتد ہو گئی تھی۔ (العیاذ باللہ)

ذِكْرُ سَرَارِي رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَوَّلُهُنَّ مَارِيَةُ الْقِبْطِيَّةُ أُمُّ إِبْرَاهِيمَ

رسول اللہ ﷺ کی کنیزوں کا ذکر، سب سے پہلی سیّدہ ماریہ قبطیہ ہیں جو کہ حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کی والدہ ہیں

6818 - حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثنا أَبُو أُسَامَةَ الْحَلَبِيُّ، ثنا حَجَّاجُ بْنُ أَبِي مَنِيعٍ، عَنْ جَدِّهِ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: وَاسْتَسَرَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَارِيَةَ الْقِبْطِيَّةَ، فَوَلَدَتْ لَهُ إِبْرَاهِيمَ

✧✧ ابن شہاب زہری کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے سیّدہ ماریہ قبطیہ کو کنیز کے طور پر رکھا تھا، ان کے ہاں حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کی ولادت ہوئی تھی۔

6819 - حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْحَاقَ الْحَرْبِيُّ، ثنا مُصْعَبُ بْنُ

عَبْدِاللّٰهِ الزُّبَيْرِيُّ، قَالَ: "ثُمَّ تَزَوَّجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَارِيَةَ بِنْتَ شَمْعُونَ وَهِيَ الَّتِي اَهْدَاهَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُقَوْقِسُ صَاحِبُ الْاِسْكَنْدَرِيَّةِ، وَاَهْدٰى مَعَهَا اُخْتَهَا سِيرِينَ وَخَصِيًّا يُقَالُ لَهُ: مَابُورُ، فَوَهَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِيرِينَ لِحَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ، وَالْمُقَوْقِسُ مِنَ الْقِبْطِ وَهُمْ نَصَارٰى، وَوَلَدَتْ مَارِيَةُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِبْرَاهِيمَ فِي ذِي الْحِجَّةِ سَنَةَ ثَمَانٍ مِنَ الْهِجْرَةِ، وَمَاتَ اِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ بِالْمَدِيْنَةِ وَهُوَ ابْنُ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ شَهْرًا "

✧✧مصعب بن عبید اللہ زبیری فرماتے ہیں: پھر رسول اللہ ﷺ نے ماریہ بنت شمعون کے ساتھ نکاح کیا، یہ وہی خاتون ہیں جو اسکندریہ کے بادشاہ مقوقس نے رسول اللہ ﷺ کو تحفے کے طور پر دی تھی، اس کے ہمراہ اس کی بہن سیرین اور خصی بھی دی تھی، اس کو ''مابور'' کے نام سے پکارا جاتا تھا، رسول اللہ ﷺ نے ''سیرین'' حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کو ہدیہ کر دی تھی۔ اور مقوقس قبطی تھا اور نصاریٰ میں سے تھا۔ سیّدہ ماریہ کے بطن سے رسول اللہ ﷺ کے صاحبزادے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کی ولادت ذی الحجہ سن ۸ ہجری کو ہوئی تھی، حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کا وصال ۱۸ ماہ کی عمر میں مدینہ منورہ میں ہوا۔

6820 - اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ يَحْيَى الْبَزَّارُ، بِبَغْدَادَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَاهَانَ، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا تُوُفِّيَ اِبْرَاهِيمُ ابْنُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ لَهُ مُرْضِعًا فِي الْجَنَّةِ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6820 – حذفه الذهبی من التلخيص

✧✧حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب نبی اکرم ﷺ کے صاحبزادے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا، تو حضور ﷺ نے فرمایا: اس کو دودھ پلانے والی جنت میں ہے۔

6821 - حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذٍ الْعَدْلُ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ الْاَبَّارُ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ حَمَّادٍ سَجَّادَةُ، حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْاُمَوِيُّ، ثَنَا اَبُوْ مُعَاذٍ سُلَيْمَانُ بْنُ الْاَرْقَمِ الْاَنْصَارِيُّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: اُهْدِيَتْ مَارِيَةُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهَا ابْنُ عَمٍّ لَهَا، قَالَتْ: فَوَقَعَ عَلَيْهَا وَقْعَةً فَاسْتَمَرَّتْ حَامِلًا، قَالَتْ: [illegible]زَلَهَا عِنْدَ ابْنِ عَمِّهَا، قَالَتْ: فَقَالَ اَهْلُ الْاِفْكِ وَالزُّورِ: مِنْ حَاجَتِهِ اِلَى الْوَلَدِ ادَّعَى وَلَدَ غَيْرِهِ، وَكَانَتْ اُمُّهُ قَلِيلَةَ اللَّبَنِ فَابْتَاعَتْ لَهُ ضَائِنَةَ لَبُونٍ فَكَانَ يُغَذَّى بِلَبَنِهَا، فَحَسُنَ عَلَيْهِ لَحْمُهُ، قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: فَدُخِلَ بِهِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ فَقَالَ: كَيْفَ تَرَيْنَ؟ فَقُلْتُ: مَنْ غُذِّيَ بِلَحْمِ الضَّاْنِ يَحْسُنُ لَحْمُهُ، قَالَ: وَلَا الشَّبَهُ قَالَتْ: فَحَمَلَنِي مَا يَحْمِلُ النِّسَاءَ مِنَ الْغَيْرَةِ اَنْ قُلْتُ: مَا اَرٰى شَبَهًا قَالَتْ: وَبَلَغَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَقُوْلُ النَّاسُ فَقَالَ لِعَلِيٍّ: خُذْ هٰذَا السَّيْفَ فَانْطَلِقْ فَاضْرِبْ عُنُقَ ابْنِ عَمِّ مَارِيَةَ حَيْثُ وَجَدْتَهُ، قَالَتْ: فَانْطَلَقَ فَاِذَا هُوَ فِي حَائِطٍ عَلٰى نَخْلَةٍ يَخْتَرِفُ رُطَبًا قَالَ: فَلَمَّا نَظَرَ اِلٰى عَلِيٍّ وَمَعَهُ السَّيْفُ اسْتَقْبَلَتْهُ رِعْدَةٌ قَالَ: فَسَقَطَتِ الْخِرْقَةُ، فَاِذَا هُوَ لَمْ يَخْلُقِ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ

لَهُ مَا لِلرِّجَالِ شَیْءٌ مَمْسُوحٌ

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 6821 – سكت عنه الذهبي في التلخيص

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ ؓ فرماتی ہیں: ماریہ، رسول اللہ ﷺ کو تحفہ کے طور پر دی گئی تھیں، ان کے ہمراہ ان کا چچازاد بھائی بھی تھا (ام المومنین حضرت عائشہ ؓ) فرماتی ہیں: ان کے چچازاد نے ان کے ساتھ ناجائز تعلقات قائم کیے جس کی بناء پر وہ حاملہ ہوگئیں، نبی اکرم ﷺ نے اس کو اس کے چچازاد کے ساتھ علیحدہ کر دیا، آپ فرماتی ہیں: الزام تراشی اور طعن بازی کرنے والوں نے کہا: اس کو اولاد چاہئے تھی تو اس نے کسی دوسرے کے بچے پر اپنا دعویٰ کر دیا۔ ان کی والدہ کا دودھ بہت کم آتا تھا، انہوں نے اپنے بیٹے کے لئے دودھ دینے والی ایک بکری خریدی، وہ اس بکری کا دودھ پیا کرتے تھے جس کی بناء پر ان کی صحت بہت اچھی ہوگئی تھی۔ اُمّ المومنین حضرت عائشہ ؓ فرماتی ہیں: ایک دن ان کو نبی اکرم ﷺ کے پاس ان کو پیش کیا گیا، حضور ﷺ نے فرمایا: تم کیسے دیکھ رہی ہو؟ میں نے عرض کی: جس بچے کی پرورش بکری کے گوشت سے ہوئی ہو، اس کی صحت اچھی ہو ہی جاتی ہے، حضور ﷺ نے فرمایا: کیا مشابہت بھی نہیں ہے۔ آپ فرماتی ہیں: جیسے عورتوں کی غیرت ان کو ابھارتی ہے ایسے ہی میری غیرت نے بھی اس بات پر ابھارا کہ میں کہوں کہ مجھے تو اس میں (آپ کے ساتھ کوئی) مشابہت نظر نہیں آ رہی۔ آپ فرماتی ہیں: لوگ جو باتیں بنا رہے تھے، رسول اللہ ﷺ تک وہ باتیں بھی پہنچ گئیں، حضور ﷺ نے حضرت علی ؓ سے فرمایا: یہ تلوار پکڑو اور ماریہ کا چچازاد تمہیں جہاں بھی ملے اس کو قتل کر دو۔ ام المومنین فرماتی ہیں: حضرت علی ؓ چل پڑے، اس کو ایک باغ میں دیکھا وہ کھجور کے درخت پر چڑھ کر کھجوریں اتار رہا تھا، جب اس نے حضرت علی ؓ کو دیکھا اور کے پاس تلوار بھی دیکھی تو اس پر لرزہ طاری ہوگیا، اس کی دھوتی کھل کر نیچے گر گئی، جب اس کو دیکھا تو اس کے پاس مردوں والی کوئی چیز ہی نہ تھی۔ (یعنی اس کا آلہ تناسل کٹا ہوا تھا)

6822 – حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ الْاَصْبَهَانِيُّ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْجَهْمِ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيُّ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: كَانَ اَبُوْ بَكْرٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُنْفِقُ عَلَى مَارِيَةَ حَتّٰى تُوُفِّيَ، ثُمَّ صَارَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُنْفِقُ عَلَيْهَا حَتّٰى تُوُفِّيَتْ فِي خِلَافَتِهِ قَالَ ابْنُ عُمَرَ: وَتُوُفِّيَتْ مَارِيَةُ اُمُّ اِبْرَاهِيمَ ابْنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمُحَرَّمِ سَنَةَ سِتَّ عَشْرَةَ مِنَ الْهِجْرَةِ، فَرُئِيَ عُمَرُ، يَحْضُرُ النَّاسَ لِشُهُوْدِهَا فَصَلّٰى عَلَيْهَا عُمَرُ وَقَبْرُهَا بِالْبَقِيعِ

✧✧ موسیٰ بن محمد بن ابراہیم تیمی ؓ فرماتے ہیں: حضرت ابوبکر صدیق ؓ تمام عمر، حضرت ماریہ پر بہت خرچ کرتے رہے، پھر ان کا انتقال ہوگیا تو ان کے بعد حضرت عمر ؓ ان پر خرچ کرنے لگ گئے، پھر حضرت عمر ؓ ہی کے دور خلافت میں حضرت ماریہ کا انتقال ہوگیا۔ حضرت ابن عمر فرماتے ہیں: ابراہیم بن رسول اللہ ﷺ کی والدہ ماریہ کا انتقال محرم سن ۱۶ ہجری کو ہوا۔ حضرت عمر ؓ کو دیکھا گیا کہ وہ لوگوں کو ان کے جنازہ کے لئے جمع کر رہے تھے، حضرت عمر ؓ ہی نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی، ان کی قبر جنت البقیع میں ہے۔

6823 - سَمِعْتُ اَبَا الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ الْعَبَّاسَ بْنَ مُحَمَّدٍ الدُّورِيَّ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ مَعِيْنٍ، يَذْكُرُ حَدِيْثَ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ اُمَّ اِبْرَاهِيمَ كَانَتْ تُتَّهَمُ بِرَجُلٍ، فَاَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِضَرْبِ عُنُقِهِ، فَنَظَرُوا فَاِذَا هُوَ مَجْبُوبٌ قُلْتُ لِيَحْيَى: مَنْ حَدَّثَكَ؟ قَالَ: عَفَّانُ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ

✧✧ عباس بن محمد دوری فرماتے ہیں: یحییٰ بن معین نے حضرت ثابت بن انس رضی اللہ عنہ کی یہ حدیث بیان کی ''ابراہیم بن محمد رسول اللہ ﷺ کی والدہ پر ایک آدمی کے حوالے سے الزام لگایا گیا، نبی اکرم ﷺ نے اُس آدمی کے قتل کا حکم دے دیا تھا۔ جب لوگوں نے اسے دیکھا تو وہ مجبوب (کٹے ہوئے آلہ تناسل والا) تھا۔ (عباس بن محمد دوری کہتے ہیں) میں نے یحییٰ بن معین سے پوچھا: تمہیں یہ بات کس نے بتائی؟ انہوں نے کہا: حماد بن سلمہ نے۔

6824 - حَدَّثَنَاهُ عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذٍ الْعَدْلُ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَضْلِ الْبَجَلِيُّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ الضَّبِّيُّ، وَهِشَامُ بْنُ عَلِيٍّ السَّدُوسِيُّ، قَالُوا، ثَنَا عَفَّانُ، ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، ثَنَا ثَابِتٌ، عَنْ اَنَسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا كَانَ يُتَّهَمُ بِاُمِّ اِبْرَاهِيمَ وَلَدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ: اذْهَبْ فَاضْرِبْ عُنُقَهُ فَاَتَاهُ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَاِذَا هُوَ فِي رَكِيٍّ يَتَبَرَّدُ فِيهَا، فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ: اخْرُجْ، فَنَاوَلَهُ يَدَهُ فَاَخْرَجَهُ فَاِذَا هُوَ مَجْبُوبٌ لَيْسَ لَهُ ذَكَرٌ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6824 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک آدمی پر تہمت تھی کہ اس کے ابراہیم بن رسول اللہ ﷺ کی والدہ کے ساتھ ناجائز تعلقات ہیں، رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: جاؤ، اوراس کو قتل کر دو، حضرت علی رضی اللہ عنہ اس کے پاس آئے، وہ اس وقت پانی کے ایک حوض میں نہا رہا تھا، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: باہر نکلو، پھر اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے باہر نکالا، جب وہ باہر نکلا تو (پتا چلا کہ) مجبوب تھا (یعنی اس کا آلہ تناسل کٹا ہوا ہے)

✿✿ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

6825 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ الْاَصْبَهَانِيُّ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ الْاَصْبَهَانِيُّ، ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى، اَنبأ اِسْرَائِيلُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ اَبِي لَيْلَى، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: اَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِي فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ اِلَى اِبْرَاهِيمَ ابْنِهِ وَهُوَ يَجُودُ بِنَفْسِهِ، فَاَخَذَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حِجْرِهِ حَتّٰى خَرَجَتْ نَفْسُهُ قَالَ: فَوَضَعَهُ وَبَكَى قَالَ: فَقُلْتُ: تَبْكِي يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَاَنْتَ تَنْهَى عَنِ الْبُكَاءِ قَالَ: اِنِّي لَمْ اَنْهَ عَنِ الْبُكَاءِ وَلٰكِنِّي نَهَيْتُ عَنْ صَوْتَيْنِ اَحْمَقَيْنِ فَاجِرَيْنِ، صَوْتٍ عِنْدَ نَغْمَةِ لَهْوٍ وَلَعِبٍ وَمَزَامِيرِ الشَّيْطَانِ، وَصَوْتٍ عِنْدَ مُصِيبَةٍ لَطْمِ وُجُوهٍ وَشَقِّ جُيُوبٍ، وَهٰذِهِ رَحْمَةٌ وَمَنْ لَا يَرْحَمُ لَا يُرْحَمُ وَلَوْلَا اَنَّهُ وَعْدٌ صَادِقٌ وَقَوْلٌ حَقٌّ وَاَنْ يَلْحَقَ اُولَانَا بِاُخْرَانَا لَحَزِنَّا عَلَيْكَ حُزْنًا اَشَدَّ مِنْ هٰذَا،

وَإِنَّا بِكَ يَا إِبْرَاهِيمُ لَمَحْزُونُونَ تَبْكِي الْعَيْنُ وَيَحْزَنُ الْقَلْبُ، وَلَا نَقُولُ مَا يُسْخِطُ الرَّبَّ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6825 – حذفه الذهبی من التلخيص

✧✧ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑا، میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ان کے صاحبزادے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کے پاس گیا، اس وقت ان پر نزع کا عالم طاری تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اپنی گود میں لیا، حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کی روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو گود سے رکھ دیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم رو دیئے، میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کیوں رو رہے ہیں؟ آپ تو خود دوسروں کو رونے سے منع فرماتے ہیں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے رونے سے تو منع نہیں کیا، میں نے تو دو احمق اور فاجروں کی آوازیں نکالنے سے منع کیا ہے۔ ایک وہ آواز جو لہو ولعب کھیل کود اور شیاطین کے باجے سن کر نکالی جاتی ہے اور دوسری وہ آواز جو کسی مصیبت کے وقت گریبان پھاڑ کر اور منہ پر طمانچے مار مار کر نکالی جاتی ہے، یہ رونا تو رحمت ہے، اور جو شخص دوسروں پر رحم نہیں کرتا اس پر بھی رحم نہیں کیا جاتا۔ اور اگر سچا وعدہ اور حق بات پیش نظر نہ ہوتی اور یہ کہ ہم اپنے پہلوں کو پچھلوں کے ساتھ ملاتے ہیں (یہ نہ ہوتا) تو ہم تم پر اس سے بھی زیادہ دکھ کا اظہار کرتے، اور اے ابراہیم ہم تجھ پر غمزدہ ہیں، آنکھیں نم ہیں اور دل پریشان ہے۔ اور ہم ایسی بات نہیں کرتے جو اللہ تعالیٰ کے غضب کا باعث بنے۔

6826 – أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ، ثَنَا أَبِي، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصَفًّى، ثَنَا بَقِيَّةُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَشَى خَلْفَ جَنَازَةِ ابْنِهِ إِبْرَاهِيمَ حَافِيًا

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6826 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے بیٹے ابراہیم کے جنازے میں ننگے پاؤں شریک ہوئے تھے۔

6827 – حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْحَاقَ الْحَرْبِيُّ، ثَنَا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الزُّبَيْرِيُّ، قَالَ: بَلَغَنِي أَنَّ مَارِيَةَ أُمَّ وَلَدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُوُفِّيَتْ بِالْمَدِينَةِ سَنَةَ سَبْعَ عَشْرَةَ، وَصَلَّى عَلَيْهَا أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، وَدُفِنَتْ بِالْبَقِيعِ

✧✧ مصعب بن عبداللہ زبیری فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کی والدہ "ماریہ" مدینہ منورہ میں سن ۱۷ ہجری کو فوت ہوئیں، امیر المومنین حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی، ان کو جنت البقیع میں دفن کیا گیا۔

ذِكْرُ سَلْمَى مَوْلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کنیز حضرت سلمی رضی اللہ عنہا کا ذکر

6828 – حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ، قَالَ: قَرَأَ عَلَيَّ ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَكَ عَبْدُ

الرَّحْمَنِ بْنُ اَبِیْ الْمَوَالِی، عَنْ فَائِدٍ، مَوْلَی عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ اَبِیْ رَافِعٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ اَبِیْ رَافِعٍ، عَنْ جَدَّتِهِ سَلْمَی مَوْلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَادِمَتِهِ قَالَتْ: قَلَّمَا كَانَ اِنْسَانٌ يَاْتِی رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَشْكُو اِلَيْهِ وَجَعًا اِلَّا قَالَ لَهُ: احْتَجِمْ وَلَا وَجَعًا فِی رِجْلَيْهِ اِلَّا قَالَ لَهُ: اخْضِبْهُمَا بِالْحِنَّاءِ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6828 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ رسول اللہ ﷺ کی آزاد کردہ لونڈی اور آپ کی خادمہ حضرت سلمٰی فرماتی ہیں: بہت شاذ و نادر ہی ایسا ہوا ہو گا کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس کسی شخص نے آ کر اپنے درد کی شکایت کی ہو تو آپ نے اس کو حجامت کا مشورہ نہ دیا ہو، اور جب کبھی کسی نے پاؤں میں درد کا بتایا تو حضور ﷺ نے اس کو پاؤں میں مہندی لگانے کا مشورہ دیا۔

ذِكْرُ مَيْمُونَةَ بِنْتِ سَعْدٍ مَوْلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

رسول اللہ ﷺ کی لونڈی حضرت میمونہ بنت سعد رضی اللہ عنہا کا ذکر

6829 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ الصَّفَّارُ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ، ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَی، اَنْبَاَ اِسْرَائِيلُ، عَنْ زَيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ اَبِیْ يَزِيدَ الضَّبِّیِّ، عَنْ مَيْمُونَةَ بِنْتِ سَعْدٍ، مَوْلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ وَلَدِ الزِّنَا، قَالَ: نَعْلَانِ اُجَاهِدُ بِهِمَا اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ اَنْ اُعْتِقَ وَلَدَ الزِّنَا

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6829 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ رسول اللہ ﷺ کی لونڈی حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ ﷺ سے حرامی بچے کا حکم پوچھا گیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: میرے نزدیک وہ دو جوتیاں جنہیں پہن کر میں جہاد کروں، حرامی غلام آزاد کرنے سے زیادہ بہتر ہے۔

ذِكْرُ اُمَيْمَةَ مَوْلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

رسول اللہ ﷺ کی لونڈی حضرت امیمہ رضی اللہ عنہا کا ذکر

6830 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِالْجَبَّارِ، ثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ سِنَانٍ اَبِیْ فَرْوَةَ الرَّهَاوِیِّ، ثَنَا اَبُوْ يَحْيَی الْكَلَاعِیُّ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلَی اُمَيْمَةَ، مَوْلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ: كُنْتُ يَوْمًا اُفْرِغُ عَلَی يَدَيْهِ وَهُوَ يَتَوَضَّاُ اِذْ دَخَلَ عَلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّی اُرِيدُ الرُّجُوعَ اِلَی اَهْلِی فَاَوْصِنِی بِوَصِيَّةٍ اَحْفَظُهَا، فَقَالَ: لَا تُشْرِكَنَّ بِاللّٰهِ شَيْئًا وَاِنْ قُطِّعْتَ وَحُرِّقْتَ بِالنَّارِ، وَلَا تَعْصِيَنَّ وَالِدَيْكَ وَاِنْ اَمَرَاكَ اَنْ تَخَلَّی مِنْ اَهْلِكَ وَدُنْيَاكَ فَتَخَلَّ، وَلَا تَتْرُكْ صَلَاةً مُتَعَمِّدًا فَمَنْ تَرَكَهَا مُتَعَمِّدًا بَرِئَتْ مِنْهُ ذِمَّةُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَذِمَّةُ رَسُوْلِهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَا تَشْرَبَنَّ الْخَمْرَ فَاِنَّهَا رَاْسُ كُلِّ خَطِيئَةٍ، وَلَا تَزْدَدْ فِی تُخُومٍ فَاِنَّكَ تَاْتِی يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَعَلَی عُنُقِكَ مِقْدَارُ سَبْعِ اَرَضِينَ، وَلَا تَفِرَّنَّ يَوْمَ الزَّحْفِ فَاِنَّهُ مَنْ فَرَّ يَوْمَ الزَّحْفِ فَقَدْ بَاءَ بِغَضَبٍ مِنَ اللّٰهِ وَمَاْوَاهُ جَهَنَّمُ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ، وَاَنْفِقْ عَلَی اَهْلِكَ مِنْ

طَوْلِكَ وَلَا تَرْفَعْ عَصَاكَ عَنْهُمْ وَاَخِفْهُمْ فِي اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6830 – سنده واه

✧✧ حضرت جبیر بن نفیر فرماتے ہیں: میں رسول اللہ ﷺ کی کنیز حضرت امیمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا، تو انہوں نے فرمایا: ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کو وضو کروا رہی تھی، اس دوران ایک آدمی حضور ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا: یا رسول اللہ ﷺ میں اپنے گھر والوں کے پاس واپس جانے کا ارادہ رکھتا ہوں، آپ مجھے کوئی ایسی نصیحت فرمائیں جس کو میں اچھی طرح یاد کرلوں۔

آپ ﷺ نے فرمایا:

○ اللہ تعالیٰ کی ذات کے ساتھ کسی کو شریک مت ٹھہراؤ اگرچہ تمہیں کاٹ ڈالا جائے اور اگرچہ تمہیں زندہ جلا دیا جائے۔

○ ماں باپ کی نافرمانی کسی صورت میں بھی نہ کرنا، وہ اگر تمہیں گھر خالی کرنے کو کہیں تو کردو بلکہ اگر تمہیں دنیا چھوڑنے کو کہیں تو دنیا بھی چھوڑ جاؤ۔

○ جان بوجھ کر کبھی بھی نماز نہ چھوڑنا کیونکہ جو شخص جان بوجھ کر نماز چھوڑ دیتا ہے اس سے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کریم ﷺ کا ذمہ بری ہو جاتا ہے۔

○ کبھی بھی شراب مت پینا کیونکہ یہ ہر گناہ کی جڑ ہے۔

○ اپنی زمین کی حدود سے آگے مت بڑھو، اگر تو نے ایسا کیا تو تُو قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ تیری گردن میں سات زمینوں کے برابر طوق ہوگا۔

○ کبھی بھی جنگ سے نہیں بھاگنا، کیونکہ جو شخص جنگ سے بھاگتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے غضب کا مستحق ہو جاتا ہے اور اس کا ٹھکانہ جہنم ہوتا ہے، اور بہت ہی برا ٹھکانہ ہے۔

○ اپنے اہل وعیال پر خرچ کرتا رہ اور ان سے اپنا عصا کبھی نہ ہٹانا اور ان کو اللہ تعالیٰ کی ذات کے بارے میں خوف دلاتے رہنا۔

ذِكْرُ رَيْحَانَةَ مَوْلَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ التَّسَرِّي

رسول اللہ ﷺ کی کنیز ریحانہ کا ذکر

6831 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ، ثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ الْحَلَبِيُّ، ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ اَبِي مَنِيعٍ، عَنْ جَدِّهِ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: وَاسْتَسَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَيْحَانَةَ مِنْ بَنِي قُرَيْظَةَ وَلَحِقَتْ بِاَهْلِهَا

✧✧ زہری کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے بنی قریظہ سے تعلق رکھنے والی ریحانہ کو لونڈی بنایا تھا، اور وہ اپنے گھر والوں کے پاس چلی گئی تھی۔

6832 – قَالَ اَبُوْ عُبَيْدَةَ مَعْمَرُ بْنُ الْمُثَنَّى: وَكَانَتْ مِنْ سَرَارِى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَيْحَانَةُ بِنْتُ زَيْدِ بْنِ سَمْعُوْنَ، مِنْ بَنِى النَّضِيرِ قَالَ بَعْضُهُمْ: مِنْ بَنِىْ قُرَيْظَةَ، وَكَانَتْ تَكُوْنُ فِى النَّخْلِ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقِيْلُ عِنْدَهَا اَحْيَانًا، وَكَانَ سَبَاهَا فِى شَوَّالٍ سَنَةَ اَرْبَعٍ . قَالَ اَبُوْ عُبَيْدَةَ: وَهُنَّ اَرْبَعٌ: مَارِيَةُ الْقِبْطِيَّةُ، وَرَيْحَانَةُ، وَجُمَيْلَةُ اَصَابَهَا فِى السَّبْيِ فَكَادَتْ نِسَاؤُهُ خِفْنَ اَنْ تَغْلِبَهُنَّ عَلَيْهِ، وَكَانَتْ لَهُ جَارِيَةٌ اُخْرَى نَفِيسَةً وَهَبَتْهَا لَهُ زَيْنَبُ بِنْتُ جَحْشٍ، وَقَدْ كَانَ هَجَرَهَا فِى شَاْنِ صَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيٍّ ذَا الْحِجَّةِ وَالْمُحَرَّمَ وَصَفَرَ " فَلَمَّا كَانَ شَهْرُ رَبِيعِ الْاَوَّلِ الَّذِى قُبِضَ فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَضِىَ عَنْ زَيْنَبَ وَدَخَلَ عَلَيْهَا فَقَالَتْ: مَا اَدْرِى مَا اُجْزِيكَ، فَوَهَبَتْهَا لَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "

(التعليق – من تلخيص الذهبى)6832 – سكت عنه الذهبى فى التلخيص

✧✧ ابوعبیدہ معمر بن مثنی کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ کی باندیوں میں سے ''ریحانہ بنت زید بن سمعون'' تھیں، جن کا تعلق بنی نضیر سے تھا اور بعض محدثین کا کہنا ہے کہ ان کا تعلق بنی قریظہ سے تھا۔ آپ باغ میں رہا کرتی تھیں، رسول اللہ ﷺ کبھی کبھاران کے ہاں قیلولہ فرمایا کرتے تھے، رسول اللہ ﷺ نے ان کو ۴ ہجری کو باندی بنایا تھا۔ ابوعبیدہ فرماتے ہیں: حضور ﷺ کی ۴ باندیاں تھیں۔ (۱) ماریہ قبطیہ (۲) ریحانہ (۳) جمیلہ۔ ان کے بارے میں رسول اللہ ﷺ کی ازواج کو یہ خدشہ لاحق ہوگیا تھا کہ وہ ان سب پر غالب آجائے گی۔ (۴) رسول اللہ ﷺ کی ایک اور باندی تھی جس کا نام ''نفیسہ'' تھا، حضرت زینب بنت جحش نے یہ باندی حضور ﷺ کو تحفہ میں دی تھی۔ حضور ﷺ نے حضرت صفیہ بنت حیی کے معاملہ میں، ماہ ذی الحجہ، محرم اور صفر میں ان سے علیحدگی اختیار کرلی تھی، جب ربیع الاول کا وہ مہینہ آیا جس میں رسول اللہ ﷺ کا وصال مبارک ہوا، تو آپ ﷺ حضرت زینب سے راضی ہوگئے اور ان سے ہمبستری بھی کی، حضرت زینب نے کہا: مجھے سمجھ نہیں آرہی کہ میں آپ کو اس کا کیا بدلہ دوں، پھر انہوں نے یہ باندی حضور ﷺ کو تحفے میں دی۔

ذِكْرُ بَنَاتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ فَاطِمَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُنَّ، ذِكْرُ زَيْنَبَ بِنْتِ خَدِيْجَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَهِىَ اَكْبَرُ بَنَاتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سیدہ کائنات حضرت فاطمہ کے بعد رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادیوں کا ذکر

حضرت زینب بنت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا ذکر، یہ رسول اللہ ﷺ کی سب سے بڑی صاحبزادی ہیں

6833 – حَدَّثَنِىْ مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ الْعَتَكِىُّ، ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الشَّعْرَانِىُّ، ثَنَا اَبُوْ صَالِحٍ، حَدَّثَنِى اللَّيْثُ، عَنْ عَقِيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: كَانَ اَكْبَرُ بَنَاتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْنَبَ بِنْتَ خَدِيْجَةَ

✧✧ ابن شہاب کہتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کی بیٹیوں میں سب سے بڑی ''حضرت زینب بنت خدیجہ رضی اللہ عنہا'' ہیں۔

6834 – اَخْبَرَنِىْ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْحَافِظُ، أنبأ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الثَّقَفِىُّ، قَالَ: سَمِعْتُ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ

مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ الْهَاشِمِيَّ، يَقُوْلُ: وُلِدَتْ زَيْنَبُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَنَةَ ثَلَاثِينَ مِنْ مَوْلِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ، وَمَاتَتْ سَنَةَ ثَمَانٍ مِنَ الْهِجْرَةِ

✦✦ عبیداللہ بن محمد بن سلیمان ہاشمی فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی حضرت زینب رسول اللہ ﷺ کی ولادت کے تیس سال بعد مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئیں، ان کا وصال مبارک ۸ ہجری کو ہوا۔

6835 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِالْجَبَّارِ، ثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، قَالَ: حُدِّثْتُ عَنْ زَيْنَبَ، بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَتْ: "بَيْنَمَا اَنَا اَتَجَهَّزُ بِمَكَّةَ اِلٰى اَبِي تَبِعَتْنِي هِنْدُ بِنْتُ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ، فَقَالَتْ: يَا بِنْتَ مُحَمَّدٍ، اَلَمْ يَبْلُغْنِي اَنَّكِ تُرِيدِينَ اللُّحُوقَ بِاَبِيكِ؟ قَالَتْ: فَقُلْتُ: مَا اَرَدْتُ ذٰلِكَ، فَقَالَتْ: اَيِ ابْنَةَ عَمٍّ، لَا تَفْعَلِي اِنْ كَانَتْ لَكِ حَاجَةٌ فِي مَتَاعٍ مِمَّا يُرْفَقُ بِكِ فِي سَفَرِكِ وَتَبْلُغِينَ بِهِ اِلٰى اَبِيكِ فَاِنَّ عِنْدِي حَاجَتَكِ " قَالَتْ زَيْنَبُ: وَاللّٰهِ مَا اُرَاهَا قَالَتْ ذٰلِكَ اِلَّا لِتَفْعَلَ، قَالَتْ: " وَلٰكِنْ خِفْتُهَا، فَاَنْكَرْتُ اَنْ اَكُونَ اُرِيدُ ذٰلِكَ، فَتَجَهَّزْتُ فَلَمَّا فَرَغْتُ مِنْ جَهَازِي قَدِمَ حَمْوِي كِنَانَةُ بْنُ الرَّبِيعِ اَخُو زَوْجِي، فَقَدَّمَ لِي بَعِيرًا فَرَكِبْتُهُ وَاَخَذَ قَوْسَهُ وَكِنَانَتَهُ فَخَرَجَ بِي نَهَارًا يَقُودُهَا، وَهِيَ فِي هَوْدَجٍ لَهَا، فَتَحَدَّثَ بِذٰلِكَ رِجَالُ قُرَيْشٍ، فَخَرَجُوا فِي طَلَبِهَا حَتّٰى اَدْرَكُوهَا بِذِي طُوًى، فَكَانَ اَوَّلُ مَنْ سَبَقَ اِلَيْهَا هَبَّارُ بْنُ الْاَسْوَدِ بْنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ اَسَدِ بْنِ عَبْدِالْعُزّٰى وَنَافِعُ بْنُ عَبْدِقَيْسٍ الْفِهْرِيُّ لَقَرَابَةٍ مِنْ بَنِي اَبِي عُبَيْدٍ بِاِفْرِيقِيَّةَ يُرَوِّعُهَا هَبَّارٌ بِالرُّمْحِ وَهِيَ فِي هَوْدَجِهَا، وَكَانَتِ الْمَرْاَةُ حَامِلًا فِيمَا يَزْعُمُونَ، فَلَمَّا رِيعَتْ طَرَحَتْ ذَا بَطْنِهَا، فَبَرَكَ حَمْوُهَا وَنَثَلَ كِنَانَتَهُ، ثُمَّ قَالَ: لَا يَدْنُو مِنِّي رَجُلٌ اِلَّا وَضَعْتُ فِيهِ سَهْمًا، فَتَكَلَّكَا النَّاسُ عَنْهُ، وَاَتَى اَبُو سُفْيَانَ فِي جِلَّةٍ مِنْ قُرَيْشٍ فَقَالَ: اَيُّهَا الرَّجُلُ، كُفَّ عَنَّا نَبْلَكَ حَتّٰى نُكَلِّمَكَ، فَكَفَّ فَاَقْبَلَ اَبُو سُفْيَانَ حَتّٰى وَقَفَ عَلَيْهِ فَقَالَ: اِنَّكَ لَمْ تُصِبْ، خَرَجْتَ بِالْمَرْاَةِ عَلٰى رُءُوسِ النَّاسِ عَلَانِيَةً وَقَدْ عَرَفْتَ مُصِيبَتَنَا وَنَكْبَتَنَا وَمَا دَخَلَ عَلَيْنَا مِنْ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَيَظُنُّ النَّاسُ وَقَدْ اُخْرِجَ بِابْنَتِهِ اِلَيْهِ عَلَانِيَةً عَلٰى رُءُوسِ النَّاسِ مِنْ بَيْنِ اَظْهُرِنَا اَنَّ ذٰلِكَ عَنْ ذُلٍّ اَصَابَتْنَا عَنْ مُصِيبَتِنَا الَّتِي كَانَتْ، وَاَنَّ ذٰلِكَ ضَعْفٌ بِنَا وَوَهَنٌ، وَلَعَمْرِي مَا لَنَا بِحَبْسِهَا عَنْ اَبِيهَا حَاجَةٌ وَلٰكِنِ ارْجِعْ بِالْمَرْاَةِ، حَتّٰى اِذَا هَدَاَ الصَّوْتُ وَتَحَدَّثَ النَّاسُ اَنَّا قَدْ رَدَدْنَاهَا فَسِرْ بِهَا سِرًّا فَاَلْحِقْهَا بِاَبِيهَا . قَالَ: فَفَعَلَ، فَرَجَعَ فَاَقَامَتْ لَيَالِيَ حَتّٰى اِذَا هَدَاَ الصَّوْتُ خَرَجَ بِهَا لَيْلًا حَتّٰى سَلَّمَهَا اِلٰى زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ وَصَاحِبِهِ، فَقَدِمَا بِهَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا حَدِيثٌ فِيهِ اِرْسَالٌ بَيْنَ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِي بَكْرٍ وَزَيْنَبَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ، وَلَوْلَاهُ لَحَكَمْتُ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَقَدْ رُوِيَ بِاِسْنَادٍ صَحِيحٍ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ مُخْتَصَرًا "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6835 – حذفه الذهبی من التلخيص

✦✦ حضرت زینب بنت رسول اللہ ﷺ فرماتی ہیں: ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ میں مکہ میں تھی اور اپنے والد محترم کی

خدمت میں جانا چاہتی تھی، میرے پاس ہند بنت عتبہ بن ربیعہ آئی اور کہنے لگی: اے محمد ﷺ کی بیٹی، مجھے پتا چلا ہے کہ تم اپنے والد کے پاس جانا چاہتی ہو؟ آپ فرماتی ہیں: میں نے کہا: نہیں، میرا تو ایسا کوئی ارادہ نہیں ہے۔ اس نے کہا: اے میرے چچا کی بیٹی! ایسا نہ کرنا، اور اگر (تو نے لازمی جانا ہی ہو تو) تجھے اپنے والد تک پہنچنے میں سفر کے لئے، زادِراہ میں سے کسی چیز کی ضرورت ہو تو میں تمہیں مہیا کر سکتی ہوں، حضرت زینب فرماتی ہیں: اللہ کی قسم! وہ واقعی یہ سب کچھ کرنا چاہتی تھی، لیکن میں نے اس کی بات کو ہلکا جانا، اور کہہ دیا کہ میرا ایسا کوئی ارادہ نہیں ہے، پھر میں نے تیاری کر لی، جب میں تیاری سے فارغ ہوئی تو میرا دیور کنانہ بن ربیع میرے شوہر کا بھائی آیا، اس نے اونٹ بٹھایا، میں اس پر سوار ہوگئی، اُس کا ترکش اور کمان میں نے پکڑ لی۔ ہم دن کے وقت ہی وہاں سے چل دیئے، میں اونٹ کے پالان میں بیٹھ گئی، ہماری روانگی کے بارے میں قریش کے لوگوں کو پتا چل گیا، وہ لوگ ہمارے تعاقب میں نکلے اور مقام ذی طویٰ پر انہوں نے ہمیں آ کر گھیر لیا، ان میں سب سے پہلے جو شخص آگے بڑھا وہ ہبار بن اسود بن مطلب بن اسد بن عبدالعزیٰ اور نافع بن عبدقیس فہری تھا کیونکہ یہ افریقہ میں بنی ابی عبید کے قریبی تھے،

حضرت حضرت زینب ہودج میں تشریف فرماتھیں۔ اور ہبار نیزے کے ساتھ ان کو چوبھ مارنے لگا، وہ سمجھ رہے تھے کہ یہ عورت حاملہ ہے۔ ڈر اور گھبراہٹ کی وجہ سے اس کا حمل ضائع ہوگیا۔ میرے دیور نے اونٹ بٹھایا، اور اپنی کمان اُن پر تان کر بولا: جو شخص بھی میرے قریب آئے گا میں اُس کے جسم میں یہ تیر پیوست کر دوں گا۔ لوگ پیچھے ہٹ گئے، پھر ابوسفیان قریش کی ایک جماعت کے ہمراہ آگے بڑھا اور کہنے لگا: اے آدمی، تم اپنا تیر کمان نیچے کرو، ہم تجھ سے بات کرنا چاہتے ہیں، اس نے تیر نیچے کیا تو ابوسفیان اس کے قریب آ گیا اور کہنے لگا: تو نے اچھا نہیں کیا، تو علانیہ طور پر دن دیہاڑے ایک عورت کو لے کر جا رہا ہے جب کہ تم ہماری مصیبت اور آزمائش کو اچھی طرح جانتے ہو، اور محمد ﷺ کی طرف سے ہمیں جس پریشانی کا سامنا ہے تم اس کو بھی جانتے ہو۔ (اگر تم اس لڑکی کو اس طرح لے گئے تو) لوگ کیا سوچیں گے کہ محمد کی بیٹی کو ایک آدمی دن دیہاڑے، لوگوں کی موجودگی میں، ہمارے درمیان سے لے گیا، ایک مصیبت تو پہلے ہی ہمیں پہنچ چکی ہے اوپر سے یہ ذلالت بھی تم ہمارے گلے ڈال دوگے، یہ ہماری کمزوری اور بزدلی سمجھی جائے گی۔ تم ہماری بات کا یقین کرو، ہمیں نہ تو محمد کی کوئی ضرورت ہے، نہ اس کی بیٹی کی۔ تم ابھی اس کو واپس لے آؤ، جب یہ آواز دب جائے گی، اور لوگوں کے ذہنوں میں یہ بات پختہ ہو جائے گی کہ ہم اس لڑکی کو واپس لے آئے ہیں، پھر تم رات کے وقت اس کو لے کر نکلنا اور اس کے باپ کے سپرد کر دینا، راوی کہتے ہیں: انہوں نے ایسے ہی کیا، وہ واپس آ گئے، کچھ دن وہیں ٹھہرے، پھر جب آواز دب گئی تو ایک رات وہ ان کو اپنے ساتھ لے کر نکلے اور جا کر حضرت زید بن حارثہ اور ان کے ساتھی کے سپرد کر دیا، یہ دونوں ان کو رسول اللہ ﷺ تک لے گئے۔

❀❀ امام حاکم کہتے ہیں: اس حدیث میں عبداللہ بن ابی بکر اور زینب کے درمیان ارسال ہے، اگر اس حدیث میں یہ ارسال نہ ہوتا تو میں کہہ دیتا کہ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے۔ یہی حدیث ایک دوسری سند کے ہمراہ

روایت کی گئی ہے وہ اسناد شیخین رحمۃ اللہ علیہما کے معیار کے مطابق صحیح ہے، اور وہ حدیث اس سے کافی مختصر ہے۔ (وہ حدیث درج ذیل ہے)

6836 - اَخْبَرَنَاهُ اَبُو الْحُسَيْنِ اَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ الْمُقْرِءُ بِبَغْدَادَ، ثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ مُحَمَّدُ بْنُ الْهَيْثَمِ الْقَاضِي، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ اَبِي مَرْيَمَ، انبا يَحْيَى بْنُ اَيُّوبَ، ثَنَا يَزِيدُ بْنُ الْهَادِي، وَحَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ، زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَدِمَ الْمَدِينَةَ خَرَجَتِ ابْنَتُهُ زَيْنَبُ مِنْ مَكَّةَ مَعَ كِنَانَةَ اَوِ ابْنِ كِنَانَةَ، فَخَرَجُوا فِي اَثَرِهَا فَاَدْرَكَهَا هَبَّارُ بْنُ الْاَسْوَدِ، فَلَمْ يَزَلْ يَطْعَنُ بَعِيرَهَا بِرُمْحِهِ حَتّٰى صَرَعَهَا وَاَلْقَتْ مَا فِي بَطْنِهَا وَاَهْرَاقَتْ دَمًا، فَحُمِلَتْ فَاشْتَجَرَ فِيهَا بَنُو هَاشِمٍ وَبَنُو اُمَيَّةَ فَقَالَ بَنُو اُمَيَّةَ: نَحْنُ اَحَقُّ بِهَا، وَكَانَتْ تَحْتَ ابْنِ عَمِّهِمْ اَبِي الْعَاصِ فَصَارَتْ عِنْدَ هِنْدِ بِنْتِ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ وَكَانَتْ تَقُولُ لَهَا هِنْدٌ: هٰذَا بِسَبَبِ اَبِيكِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِزَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ: اَلَا تَنْطَلِقُ فَتَجِيئَنِي بِزَيْنَبَ؟ قَالَ: بَلٰى يَارَسُولَ اللّٰهِ قَالَ: فَخُذْ خَاتَمِي فَاَعْطِهَا اِيَّاهُ، فَانْطَلَقَ زَيْدٌ وَتَرَكَ بَعِيرَهُ، فَلَمْ يَزَلْ يَتَلَطَّفُ حَتّٰى لَقِيَ رَاعِيًا فَقَالَ: لِمَنْ تَرْعٰى؟ قَالَ: لِاَبِي الْعَاصِ قَالَ: فَلِمَنْ هٰذِهِ الْغَنَمُ؟ قَالَ: لِزَيْنَبَ بِنْتِ مُحَمَّدٍ فَسَارَ مَعَهُ شَيْئًا، ثُمَّ قَالَ لَهُ: هَلْ لَكَ اَنْ اُعْطِيَكَ شَيْئًا تُعْطِيهَا اِيَّاهُ وَلَا تَذْكُرُهُ لِاَحَدٍ، قَالَ: نَعَمْ، فَاَعْطَاهُ الْخَاتَمَ فَانْطَلَقَ الرَّاعِي فَاَدْخَلَ غَنَمَهُ وَاَعْطَاهَا الْخَاتَمَ فَعَرَفَتْهُ فَقَالَتْ: مَنْ اَعْطَاكَ هٰذَا؟ قَالَ: رَجُلٌ، قَالَتْ: وَاَيْنَ تَرَكْتَهُ؟ قَالَ: بِمَكَانِ كَذَا وَكَذَا قَالَ: فَسَكَتَتْ حَتّٰى اِذَا جَاءَ اللَّيْلُ خَرَجَتْ اِلَيْهِ فَلَمَّا جَاءَتْهُ قَالَ لَهَا: ارْكَبِي، قَالَتْ: لَا وَلٰكِنِ ارْكَبْ اَنْتَ بَيْنَ يَدَيَّ، فَرَكِبَ وَرَكِبَتْ وَرَاءَهُ حَتّٰى اَتَتْ فَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: هِيَ اَفْضَلُ بَنَاتِي اُصِيبَتْ فِيَّ فَبَلَغَ ذٰلِكَ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ، فَانْطَلَقَ اِلٰى عُرْوَةَ فَقَالَ: مَا حَدِيثٌ بَلَغَنِي عَنْكَ تُحَدِّثُ بِهِ تَنْتَقِصُ بِهِ حَقَّ فَاطِمَةَ قَالَ عُرْوَةُ: وَاللّٰهِ اِنِّي لَا اُحِبُّ اَنَّ لِي مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ، وَاَنِّي اَنْتَقِصُ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا حَقًّا هُوَ لَهَا وَاَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ لَكَ اَنْ لَّا اُحَدِّثَ بِهِ اَبَدًا

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ"

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی حضرت زینب کنانہ کے ہمراہ یا (شاید) کنانہ کے بیٹے کے ہمراہ وہاں سے نکلیں، وہاں کے لوگ ان کے تعاقب میں نکلے ہبار بن اسود ان تک پہنچ گیا، وہ اپنے نیزے کے ساتھ اونٹنی کو مسلسل چوب مارتا رہا حتیٰ کہ اس کو ہلاک کر دیا حضرت زینب نیچے گر گئیں جس کی وجہ سے ان کا حمل ضائع ہو گیا اور خون بہنے لگ گیا۔ پھر اس کو اٹھایا گیا، اس موقع پر بنو ہاشم اور بنو امیہ میں اختلاف ہو گیا، بنو امیہ کا کہنا تھا کہ ہم اس کے زیادہ حقدار ہیں، کیونکہ یہ ان کے چچا کے بیٹے ابوالعاص کے نکاح میں تھی پھر یہ ہند بنت عتبہ بن ربیعہ کے پاس رہی، ہند کہا کرتی تھی: یہ تیرے باپ کی وجہ سے ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: کیا تم جا کر زینب کو لا نہیں سکتے؟ انہوں نے کہا: یارسول

اللہ ﷺ کیوں نہیں؟ حضور ﷺ نے فرمایا: میری یہ انگوٹھی لے جاؤ، یہ اس کو (نشانی کے طور پر) دینا۔ حضرت زید وہاں سے چل پڑے، اپنا اونٹ وہیں چھوڑ دیا۔ آپ چلتے چلتے ایک چرواہے کے پاس پہنچے، اس سے پوچھا: تم کس کے چرواہے ہو؟ اس نے کہا: ابوالعاص کا، حضرت زید رضی اللہ عنہ نے پوچھا: یہ بکریاں کس کی ہیں؟ اس نے بتایا کہ ''زینب بنت محمد'' کی۔ حضرت زید رضی اللہ عنہ کچھ دیر اس کے ساتھ بات چیت کی پھر فرمایا: اگر میں تجھے کوئی چیز دوں تو کیا تم رازداری کے سا‌تھ وہ زینب تک پہنچا سکتے ہو؟ اس نے کہا: جی ہاں۔ حضرت زید نے وہ انگوٹھی اُس چرواہے کو دی، چرواہا گھر واپس آیا، بکریاں ریوڑ میں داخل کیں۔ اور حضرت زینب رضی اللہ عنہا کو وہ انگوٹھی دے دی۔ حضرت زینب سارا ماجرا سمجھ گئیں، انہوں نے چرواہے سے پوچھا: تمہیں یہ انگوٹھی کس نے دی ہے؟ اُس نے بتایا کہ کسی آدمی نے دی ہے۔ حضرت زینب رضی اللہ عنہا نے پوچھا: تم نے اس کو کہاں چھوڑا ہے؟ اُس نے بتایا کہ فلاں فلاں جگہ پر۔ راوی کہتے ہیں: یہ بات سن کر حضرت زینب رضی اللہ عنہا نے خاموشی اختیار کر لی، جب رات کا وقت ہوا تو حضرت زینب اُس مقام کی جانب نکل گئیں، جب حضرت زید کے پاس پہنچ گئیں، تو حضرت زید رضی اللہ عنہ نے اونٹ بٹھایا اور سوار ہونے کے لئے عرض کی۔ حضرت زینب نے فرمایا: اگلی جانب آپ سوار ہو جایئے، میں آپ کے پیچھے بیٹھوں گی، چنانچہ حضرت زید آگے بیٹھ گئے اور حضرت زینب رضی اللہ عنہا اُن کے پیچھے سوار ہو گئیں، اور یہ لوگ رسول اللہ ﷺ تک پہنچ گئے۔ رسول اللہ ﷺ اکثر فرمایا کرتے تھے ''یہ میری سب سے اچھی بیٹی ہے اور میری وجہ سے اس پر بہت آزمائشیں آئیں''۔ حضور ﷺ کے اس ارشاد کی اطلاع حضرت علی بن حسین رضی اللہ عنہ تک پہنچی تو وہ حضرت عروہ رضی اللہ عنہ کے پاس گئے، اور کہا: مجھے پتا چلا ہے کہ تم کوئی حدیث بیان کرتے ہو جس میں تم حضرت فاطمہ کی شان کم کرتے ہو؟ حضرت عروہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! اگر مجھے مشرق ومغرب کی دولت بھی مل جائے تب بھی میں حضرت فاطمہ کی شان میں کمی نہیں کر سکتا۔ جوان کی شان ہے وہ انہی کا حصہ ہے، میں آج کے بعد یہ روایت بیان نہیں کروں گا۔

❁❁ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

6837 – وَقَدْ اَخْبَرَنِيْهِ اَبُوْ مُحَمَّدِ بْنُ زِيَادِ الْعَدْلُ، ثَنَا الْإِمَامُ اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، ثَنَا ابْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ – فَسَاقَ الْحَدِيْثَ، قَالَ الْإِمَامُ اَبُوْ بَكْرٍ فِيْ اٰخِرِ هٰذِهِ اللَّفْظَةِ: اَفْضَلُ بَنَاتِيْ مَعْنَاهُ: اَيْ مِنْ اَفْضَلِ بَنَاتِيْ، لِاَنَّ الْاَخْبَارَ ثَابِتَةٌ صَحِيْحَةٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ سَيِّدَةُ نِسَاءِ هٰذِهِ الْاُمَّةِ – وَكَذٰلِكَ ثَابِتٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَنَّهُ قَالَ: فَاطِمَةُ سَيِّدَةُ نِسَاءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ اِلَّا مَرْيَمَ بِنْتَ عِمْرَانَ وَقَدْ اُمْلِيتُ مِنْ هٰذَا الْجِنْسِ اَنَّ الْعَرَبَ قَدْ تَقُوْلُ اَفْضَلُ: تُرِيْدُ مِنْ اَفْضَلَ، وَفِيْ كُتُبِيْ مَا فِيْهِ الْغَنِيَّةُ وَالْكِفَايَةُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ، وَقَدْ شَفَى الْإِمَامُ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ بَيَانِ هٰذِهِ اللَّفْظَةِ وَلَا نَزِيْدُ عَلٰى مَا يَقُوْلُهُ اِذْ هُوَ الْإِمَامُ الْمُقَدَّمُ حَقًّا، لٰكِنْ تَحْتَ هٰذِهِ الْكَلِمَةِ حَرْفٌ يُؤَدِّيْ اِلٰى مَعْنًى آخَرَ غَيْرِ مَا قَالَهُ وَهُوَ اَنَّ الْعِلْمَ مُحِيْطٌ بِاَنَّ زَيْنَبَ اَكْبَرُ مِنْ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا سِنًّا وُلِدَتْ قَبْلَهَا وَيُمْكِنُ اَنْ يُقَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَادَ بِقَوْلِهِ اَفْضَلُ: اَيْ اَكْبَرُ وَاَقْدَمُ اَوْلَادِيْ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ "

✧✧ ابن ابی مریم نے بھی یہی حدیث بیان کی ہے، اس کے آخر میں یہ بھی بیان کیا ہے کہ ''میری یہ بیٹی سب سے افضل ہے'' کا مطلب یہ ہے کہ ''یہ بیٹی، میری افضل بیٹیوں میں سے ہے''۔ کیونکہ نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے صحیح احادیث کریمہ سے ثابت ہے کہ سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا اس امت کی تمام عورتوں کی سردار ہیں۔ اسی طرح نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے یہ بات بھی ثابت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: فاطمہ جنتی عورتوں کی سردار ہے، سوائے ''مریم بنت عمران'' کے۔

اور میرے پاس تمام املاءات موجود ہیں کہ اہل عرب عموماً ''افضل'' کا لفظ استعمال کرتے ہیں لیکن اس سے ان کی مراد ''من افضل'' ہوتی ہے، اور میری کتابوں میں اس مسئلے کا وافی وشافی حل موجود ہے، امام ابوبکر یہ الفاظ بیان کرنے میں اکیلے ہیں۔ اور جوانہوں نے بیان کیا، ہم سے زیادہ کچھ بیان نہیں کریں گے کیونکہ وہ امام ہیں، ان کا حق مقدم ہے، لیکن اس جملے کا ایک اور معنیٰ بیان ہوسکتا ہے وہ یہ کہ یہ بات تو معلوم ہے کہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا، حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے عمر میں بڑی ہیں، حضرت زینب پہلے پیدا ہوئی ہیں۔ ہوسکتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے ارشاد کا یہی مطلب ہو کہ میری اولاد میں سب سے بڑی یعنی سب سے پہلی بیٹی زینب ہے۔ واللہ اعلم۔

6838 - حَدَّثَنِیْ اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ الْاَصْبَهَانِیُّ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْجَهْمِ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِاللّٰهِ، عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِیْ بَكْرِ بْنِ حَزْمٍ، قَالَ: تُوُفِّيَتْ زَيْنَبُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَنَةَ ثَمَانٍ مِنَ الْهِجْرَةِ

✧✧ حضرت عبداللہ بن ابی بکر بن حزم فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی حضرت زینب رضی اللہ عنہا کا انتقال ۸ ہجری کو ہوا۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ: وَاَخْبَرَنِیْ هِشَامُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْكَلْبِیُّ، قَالَ: اَخْبَرَنِیْ اَبِیْ، عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ اَسَنُّ وَلَدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَاسِمَ، ثُمَّ زَيْنَبَ، فَتَزَوَّجَ زَيْنَبَ اَبُو الْعَاصِ بْنُ الرَّبِيعِ، فَوَلَدَتْ لَهُ عَلِيًّا وَاُمَامَةَ وَفِيهَا يَقُولُ اَبُو الْعَاصِ:

ذَكَرْتُ زَيْنَبَ لَمَّا اَوْرَثَتْ اَرَمِی ۔۔۔ فَقُلْتُ سُقْيًا لِشَخْصٍ يَسْكُنُ الْحَرَمَا

بِنْتُ الْاَمِينِ جَزَاهَا اللّٰهُ صَالِحَةً ۔۔۔ وَكُلُّ بَعْلٍ سَيُثْنِی بِالَّذِی عَلِمَا

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ کے بچوں میں سب سے بڑے ''حضرت قاسم'' تھے، پھر زینب رضی اللہ عنہا تھیں، حضرت زینب کا نکاح ''ابوالعاص بن ربیع'' کے ساتھ ہوا، ان کے ہاں ''علی اور امامہ'' پیدا ہوئے۔ ابوالعاص نے ان کے بارے میں درج ذیل اشعار کہے

''میں نے زینب کو یاد کیا جب اس کا انتقال ہو گیا' میں نے کہا ایسے شخص کے لئے سیرابی ہے جو حرم میں رہتا ہو۔ زینب ایک امین شخص (یعنی نبی اکرم ﷺ کی صاحبزادی تھی)۔ اللہ تعالیٰ اسے بہترین جزا عطا کرے' ہر شوہر اپنے علم کے مطابق ہی (اپنی بیوی کی) تعریف کرتا ہے''۔

6839 - فَحَدَّثَنِي اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَرْبِيُّ، ثَنَا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الزُّبَيْرِيُّ، قَالَ: كَانَتْ زَيْنَبُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسَنَّ بَنَاتِهِ، وَكَانَتْ سَبَبُ وَفَاتِهَا اَنَّهَا لَمَّا خَرَجَتْ مِنْ مَكَّةَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَدْرَكَهَا هَبَّارُ بْنُ الْاَسْوَدِ وَرَجُلٌ آخَرُ فَدَفَعَهَا اَحَدُهُمَا فِيْمَا قِيْلَ، فَسَقَطَتْ عَلٰى صَخْرَةٍ، فَاَسْقَطَتْ حَمْلَهَا اِذْ كَانَتْ حَامِلَةً، فَاَهْرَاقَتِ الدَّمَ، فَلَمْ يَزَلْ بِهَا وَجَعُهَا حَتّٰى مَاتَتْ مِنْهَا

(التعليق – من تلخيص الذهبي)6839 – حذفه الذهبي من التلخيص

✧✧مصعب بن عمیر زبیری فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی، حضور کی تمام بیٹیوں میں سے بڑی تھیں۔ ان کی وفات کا سبب یہ تھا کہ جب آپ رسول اللہ ﷺ کے پاس جانے کے لئے مکہ سے نکلیں تو ہبار بن اسود اور ایک دوسرے آدمی نے ان کو پکڑ لیا، ان میں سے ایک نے ان کے اونٹ کو نیچے گرا دیا جس کی وجہ سے آپ بھی گر گئی، آپ اس وقت حاملہ تھیں، نیچے گرنے کی وجہ سے ان کا حمل گر گیا، اور خون جاری ہو گیا، خون مسلسل بہتا رہا اور اسی تکلیف میں ان کا انتقال ہو گیا۔

6840 - حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِالْجَبَّارِ، ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: لَمَّا بَعَثَ اَهْلُ مَكَّةَ فِي فِدَاءِ اُسَارَاهُمْ بَعَثَتْ زَيْنَبُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي فِدَاءِ اَبِي الْعَاصِ بِقِلَادَةٍ، وَكَانَتْ خَدِيْجَةُ اَدْخَلَتْهَا بِهَا عَلٰى اَبِي الْعَاصِ حِينَ بَنٰى عَلَيْهَا، فَلَمَّا رَآهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَقَّ لَهَا رِقَّةً شَدِيدَةً وَقَالَ: اِنْ رَاَيْتُمْ اَنْ تُطْلِقُوا لَهَا اَسِيْرَهَا، وَتَرُدُّوا عَلَيْهَا الَّذِى لَهَا هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي)6840 – على شرط مسلم

✧✧ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: جب اہل مکہ نے اپنے قیدیوں کو رہا کروانے کے لئے فدیئے بھیجے، تو رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی حضرت زینب نے ابوالعاص کی رہائی کے لئے ایک ہار بھیجا، یہ ہار ابوالعاص کے ساتھ نکاح کے موقع پر حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے ان کو تحفہ دیا تھا، جب رسول اللہ ﷺ نے وہ ہار دیکھا تو آپ ﷺ پر بہت شدید رقت طاری ہو گئی، آپ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا: اگر تم لوگ مناسب سمجھو تو زینب کے قیدی کو رہا کر دو اور اس کا یہ ہار اُس کو واپس کر دو۔

✿✿ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

6841 - حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذٍ الْعَدْلُ، ثَنَا عُبَيْدُ بْنُ شَرِيكٍ الْبَزَّازُ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُكَيْرٍ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ السَّمْحِ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ اَنَسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: اَجَارَتْ زَيْنَبُ بِنْتُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْرَاَةَ اَبِي الْعَاصِ زَوْجَهَا اَبَا الْعَاصِ بْنَ الرَّبِيعِ فَاَجَازَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

جِوَارَهَا

(التعليق – من تلخيص الذهبى)6841 – سكت عنه الذهبى فى التلخيص

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی حضرت زینب نے اپنے شوہر ابوالعاص بن ربیع کو پناہ دی۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کے جوار (یعنی ان کے پناہ دینے) کی اجازت عطا فرما دی

6842 – فَحَدَّثَنَاهُ اَبُوْ عَلِيٍّ الْحَافِظُ، أنبأ مُحَمَّدُ بْنُ صَاعِدٍ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شَبِيبٍ، ثَنَا اَيُّوبُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ، حَدَّثَنِي اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِي اُوَيْسٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ، قَالَ: قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، وَصَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَنَسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا اُسِرَ اَبُو الْعَاصِ قَالَتْ زَيْنَبُ: اِنِّي قَدْ اَجَرْتُ اَبَا الْعَاصِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَدْ اَجَرْنَا مَنْ اَجَارَتْ زَيْنَبُ، اِنَّهُ يُجِيرُ عَلَى الْمُسْلِمِينَ اَدْنَاهُمْ

(التعليق – من تلخيص الذهبى)6842 – سكت عنه الذهبى فى التلخيص

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب ابوالعاص قیدی ہوا تو حضرت زینب نے کہا: میں نے ابوالعاص کو پناہ دی، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس کو زینب نے پناہ دی، اس کو ہم نے پناہ دے دی، کیونکہ مسلمانوں کی طرف سے ادنیٰ سے ادنیٰ شخص بھی کسی (کافر) کو پناہ دے سکتا ہے۔

6843 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، أنبأ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالْحَكَمِ، اَنْبَاَ ابْنُ وَهْبٍ، اَنْبَاَ ابْنُ لَهِيعَةَ، عَنْ مُوسَى بْنِ جُبَيْرٍ الْاَنْصَارِيِّ، عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ الْغِفَارِيِّ، عَنْ اَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ، عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ، زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْسَلَ اِلَيْهَا اَبُو الْعَاصِ بْنُ الرَّبِيعِ اَنْ خُذِي لِي اَمَانًا مِنْ اَبِيكِ، فَخَرَجَتْ فَاَطْلَعَتْ رَاْسَهَا مِنْ بَابِ حُجْرَتِهَا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصُّبْحِ يُصَلِّي بِالنَّاسِ، فَقَالَتْ: اَيُّهَا النَّاسُ، اِنِّي زَيْنَبُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاِنِّي قَدْ اَجَرْتُ اَبَا الْعَاصِ، فَلَمَّا فَرَغَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الصَّلَاةِ قَالَ: اَيُّهَا النَّاسُ، اِنَّهُ لَا عِلْمَ لِي بِهٰذَا حَتّٰى سَمِعْتُمُوهُ، اَلَا وَاِنَّهُ يُجِيرُ عَلَى الْمُسْلِمِينَ اَدْنَاهُمْ

(التعليق – من تلخيص الذهبى)6843 – سكت عنه الذهبى فى التلخيص

✧✧ ام المومنین حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی حضرت زینب رضی اللہ عنہا کی جانب پیغام بھیجا کہ تم اپنے والد سے میرے لئے امان مانگو، آپ رسول اللہ ﷺ کے گھر تشریف لائیں، حجرے کے دروازے سے جھانکا، رسول اللہ ﷺ لوگوں کو فجر کی نماز پڑھا رہے تھے، حضرت زینب نے آواز دے کر کہا: اے لوگو! میں رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی زینب ہوں، میں نے ابوالعاص کو پناہ دے دی ہے، جب نبی اکرم ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: اے لوگو! یہ جو آواز تم نے سنی ہے، اس کے بارے میں تم سے پہلے میں بھی کچھ نہیں جانتا تھا لیکن ایک بات یاد رکھو، مسلمان کی طرف سے ادنیٰ سے ادنیٰ شخص بھی (کسی کافر کو) پناہ دے سکتا ہے۔

6844 - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ اِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْمَاعِيلَ، الْفَقِيهُ بِالرَّيِّ، ثَنَا اَبُوْ حَاتِمٍ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ الرَّقِّيُّ، ثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ، وَمَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَنَسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: رَاَيْتُ عَلَى زَيْنَبَ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَمِيصَ حَرِيرٍ سِيَرَاءَ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6844 – علی شرط البخاری ومسلم

✦✦ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی حضرت زینب رضی اللہ عنہا کو ریشم کا لباس زیب تن کیے ہوئے دیکھا۔

۞۞ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن انہوں نے اس کو نقل نہیں کیا۔

6845 - حَدَّثَنَا اَبُوْ عُمَرَ اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الْاَصْبَهَانِيُّ، ثَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ حَفْصٍ، ثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ شَاذَانَ، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ الصَّلْتِ، ثَنَا الْاَعْمَشُ، عَنْ اَبِيْ سُفْيَانَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: تُوُفِّيَتْ زَيْنَبُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَخَرَجَ بِجَنَازَتِهَا وَخَرَجْنَا مَعَهُ، فَرَاَيْنَاهُ كَئِيبًا حَزِينًا، فَلَمَّا دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْرَهَا خَرَجَ مُلْتَمِعَ اللَّوْنِ وَسَاَلْنَاهُ عَنْ ذٰلِكَ، فَقَالَ: اِنَّهَا كَانَتِ امْرَاَةً مِسْقَامَةً فَذَكَرْتُ شِدَّةَ الْمَوْتِ وَضَمَّةَ الْقَبْرِ، فَدَعَوْتُ اللّٰهَ اَنْ يُخَفِّفَ عَنْهَا

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6845 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✦✦ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی حضرت زینب رضی اللہ عنہا کا وصال مبارک ہوا، رسول اللہ ﷺ ان کے جنازے کے ساتھ نکلے، ہم آپ ﷺ کے ہمراہ نکلے، ہم نے رسول اللہ ﷺ کو بہت غمگین اور پریشان دیکھا، جب نبی اکرم ﷺ، حضرت زینب کی قبر میں اترے، آپ قبر سے باہر تشریف لائے تو آپ کے چہرے کی رنگت بدلی ہوئی تھی، ہم نے اس بارے میں پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: میری یہ بیٹی بہت بیمار رہتی تھیں، مجھے موت کی شدت اور قبر کی تنگی یاد آئی، میں نے دعا مانگی کہ اللہ تعالیٰ اس پر آسانی فرما دے۔

6846 - حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الشَّيْبَانِيُّ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ السَّعْدِيُّ، ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، أنبأ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنِيْ دَاوُدُ بْنُ الْحُصَيْنِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَدَّ ابْنَتَهُ زَيْنَبَ عَلَى زَوْجِهَا اَبِي الْعَاصِ بَعْدَ سَنَتَيْنِ بِنِكَاحِهَا الْاَوَّلِ، وَلَمْ يُحْدِثْ صَدَاقًا

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6846 – حذفه الذهبی من التلخيص

✦✦ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے دو سال کے بعد پہلے نکاح کی بناء پر حضرت زینب کو ان کے شوہر ابوالعاص کے پاس بھیج دیا، نیا حق مہر بھی مقرر نہیں کیا تھا۔

ذِكْرُ رُقَيَّةَ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا کا ذکر

6847 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ الْبَغْدَادِيُّ، ثَنَا اَبُوْ عُلَاثَةَ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ خَالِدٍ، ثَنَا اَبِي، ثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ، ثَنَا اَبُو الْاَسْوَدِ، عَنْ عُرْوَةَ، فِي تَسْمِيَةِ الَّذِينَ خَرَجُوا فِي الْمَرَّةِ الْاُولَى اِلَى هِجْرَةِ الْحَبَشَةِ قَبْلَ خُرُوجِ جَعْفَرٍ وَاَصْحَابِهِ: عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ مَعَ امْرَاَتِهِ رُقَيَّةَ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✧✧ حضرت عروہ بیان کرتے ہیں: حبشہ کی جانب پہلی ہجرت میں حضرت جعفر اوران کے ساتھیوں کے ہجرت کرنے سے پہلے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا کو ہمراہ لے کر ہجرت کی تھی۔

6848 – سَمِعْتُ اَبَا اِسْحَاقَ اِبْرَاهِيمَ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيٰى، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ اَبَا الْعَبَّاسِ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْحَاقَ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ سُلَيْمَانَ الْهَاشِمِيَّ، يَقُوْلُ: وُلِدَتْ رُقَيَّةُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَنَةَ ثَلَاثٍ وَثَلَاثِينَ مِنْ مَوْلِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✧✧ عبداللہ بن محمد بن سلیمان بن جعفر بن سلیمان ہاشمی فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کی ولادت کے ۳۳ ویں سال پیدا ہوئیں۔

6849 – حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ الْاَصْبَهَانِيُّ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْجَهْمِ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنِي سَلِيطُ بْنُ مُسْلِمٍ الْعَامِرِيُّ، مِنْ بَنِي عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: وَحَدَّثَنِي سَعْدٌ، قَالَ: لَمَّا اَرَادَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ الْخُرُوجَ اِلَى اَرْضِ الْحَبَشَةِ قَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اخْرُجْ بِرُقَيَّةَ مَعَكَ قَالَ: اَخَالُ وَاحِدًا مِنْكُمَا يَصْبِرُ عَلَى صَاحِبِهِ، ثُمَّ اَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْمَاءَ بِنْتَ اَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَقَالَ: ائْتِنِي بِخَبَرِهِمَا فَرَجَعَتْ اَسْمَاءُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَتْ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَخْرَجَ حِمَارًا مُوكَفًا، فَحَمَلَهَا عَلَيْهِ وَاَخَذَ بِهَا نَحْوَ الْبَحْرِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا اَبَا بَكْرٍ، اِنَّهُمَا لَاَوَّلُ مَنْ هَاجَرَ بَعْدَ لُوطٍ وَاِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِمَا الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)6849 – حذفه الذهبي من التلخيص

✧✧ حضرت سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے حبشہ کی جانب ہجرت کا ارادہ کیا تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے کہا: رقیہ کو بھی اپنے ساتھ لے جاؤ، میں سوچ رہا ہوں کہ تم میں سے کوئی ایک، دوسرے پر صبر کرے گا۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہما کو ان کی خیریت دریافت کرنے کے لئے بھیجا، حضرت اسماء نبی اکرم ﷺ کے پاس جب واپس آئیں تو اس وقت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بھی رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ انہوں اپنا پالان ڈالا ہوا گدھا نکالا اور حضرت رقیہ کو اس پر سوار کیا، اور دریا کی جانب روانہ ہو گئے،

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے ابوبکر! حضرت لوط علیہ السلام اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بعد یہ پہلے ہجرت کرنے والے ہیں۔

6850 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِالْجَبَّارِ، ثنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ، قَالَ: عَاشَتْ رُقَيَّةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، حَتّٰى تَزَوَّجَهَا عُثْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَوُلِدَ مِنْ رُقَيَّةَ غُلَامٌ يُسَمَّى عَبْدَ اللّٰهِ وَمَاتَ وَهُوَ صَغِيرٌ، وَكَانَ عُثْمَانُ يُكَنّٰى بَعْدَ ذٰلِكَ اَبَا عَبْدِاللّٰهِ قَالَ ابْنُ اِسْحَاقَ: وَحَدَّثَنِي بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّ فِتْيَةً مِنَ الْحَبَشَةِ رَاَوْا رُقَيَّةَ بِنْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ هُنَاكَ مَعَ عُثْمَانَ وَكَانَتْ مِنْ اَحْسَنِ الْبَشَرِ وَكَانُوا يَخْتَلِفُونَ اِلَيْهَا فَيَتَحَيَّرُونَ عَجَبًا مِنْ حُسْنِهَا اِلٰى اَنْ قَتَلَهُمُ اللّٰهُ فِي الْمَعْرَكَةِ لَمَّا سَارَ النَّجَاشِيُّ اِلٰى عَدُوِّهِ، قَالَ ابْنُ اِسْحَاقَ: وَيُقَالُ اِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُثْمَانَ مَاتَ فِي جُمَادَى الْاُولٰى سَنَةَ اَرْبَعٍ وَهُوَ ابْنُ سِتِّ سِنِيْنَ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)6850 – سكت عنه الذهبي في التلخيص

✧✧ ابن اسحاق کہتے ہیں: حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا زندہ رہیں، حتیٰ کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان کے ساتھ نکاح کیا، حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا سے ایک لڑکا پیدا ہوا، جس کا نام ''عبداللہ'' رکھا، لیکن یہ بچہ بچپن میں ہی انتقال کر گیا تھا، اسی بچے کی نسبت سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی کنیت ''ابوعبداللہ'' ہوئی۔ ابن اسحاق کہتے ہیں: مجھے ایک اہل علم شخص نے یہ بات بتائی ہے کہ حبشیوں لوگوں نے حضرت رقیہ بنت رسول اللہ ﷺ کو دیکھا، وہ اس وقت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس تھیں، آپ بہت حسین وجمیل تھیں، وہ لوگ حضرت رقیہ کے حسن پر بہت حیران ہوتے تھے، جب نجاشی نے اپنے دشمن پر چڑھائی کی تو یہ لوگ اس معرکہ میں مارے گئے تھے۔

ابن اسحاق کہتے ہیں: کہا جاتا ہے کہ ''حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے ''عبداللہ'' کا انتقال ۴ ہجری کو جمادی الاولیٰ میں ہوا۔ ان کی عمر ۶ برس تھی۔

6851 – حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِئٍ، ثنَا السَّرِيُّ بْنُ خُزَيْمَةَ، ثنَا اَبُو سَلَمَةَ، انبا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: خَلَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُثْمَانَ وَاُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ عَلٰى رُقَيَّةَ فِي مَرَضِهَا، وَخَرَجَ اِلٰى بَدْرٍ وَهِيَ وَجِعَةٌ، فَجَاءَ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ عَلَى الْعَضْبَاءِ بِالْبِشَارَةِ وَقَدْ مَاتَتْ رُقَيَّةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، فَسَمِعْنَا الْهَيْعَةَ فَوَاللّٰهِ مَا صَدَّقْنَا بِالْبِشَارَةِ حَتّٰى رَاَيْنَا الْاُسَارٰى

(التعليق – من تلخيص الذهبي)6851 – سكت عنه الذهبي في التلخيص

✧✧ ہشام بن عروہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا بیمار تھی، نبی اکرم ﷺ غزوہ بدر کے لئے روانہ ہوئے تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو اور حضرت زید رضی اللہ عنہ کو ان کی دیکھ بھال کے لئے چھوڑ گئے تھے، پھر حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ، رسول اللہ ﷺ کی عضباء اونٹنی پر فتح کی نوید لے کر آئے، حضرت رقیہ کا انتقال ہو گیا تھا، ہم نے دشمن کی ایک زوردار آواز کو سنا اور خدا کی قسم! ہم نے ان کی بشارت کی تصدیق نہیں کی جب تک ہم نے قیدیوں کو نہیں دیکھ لیا

6852 – وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحٍ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَضْلِ، ثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ، ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا مَاتَتْ رُقَيَّةُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَدْخُلِ الْقَبْرَ رَجُلٌ قَارَفَ اَهْلَهُ اللَّيْلَةَ فَلَمْ يَدْخُلْ عُثْمَانُ الْقَبْرَ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6852 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✦✦ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا کا انتقال ہوا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان کی قبر میں ایسا کوئی شخص نہ اترے، جس نے گزشتہ رات اپنی بیوی سے ہمبستری کی ہے۔ تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ قبر میں نہیں اترے تھے۔

❁❁ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

6853 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الْمُنَادِي، ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، ثَنَا فُلَيْحٌ، عَنْ هِلَالِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ اُسَامَةَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: شَهِدْتُ دَفْنَ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ جَالِسٌ عَلَى الْقَبْرِ، وَرَاَيْتُ عَيْنَيْهِ تَدْمَعَانِ، فَقَالَ: هَلْ مِنْكُمْ رَجُلٌ لَمْ يُقَارِفِ اللَّيْلَةَ اَهْلَهُ؟ فَقَالَ اَبُوْ طَلْحَةَ: اَنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ: فَانْزِلْ فِي قَبْرِهَا هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6853 – على شرط البخاری ومسلم

✦✦ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی (حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا) کی تدفین میں شریک تھا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ قبر کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، آپ کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم میں سے کوئی شخص ایسا ہے جس نے گزشتہ رات اپنی بیوی سے ہمبستری نہ کی ہو، حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں ہوں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو قبر میں اترنے کے لئے فرمایا۔

❁❁ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

6854 – حَدَّثَنَا الشَّيْخُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، انبأ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ الْجُنَيْدِ، ح وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ سَعِيْدٍ الرَّازِيُّ، اِمْلَاءً فِي الْجَامِعِ، حَدَّثَنَا اَبُوْ زُرْعَةَ الرَّازِيُّ، قَالَا: ثَنَا الْمُعَافَى بْنُ سُلَيْمَانَ الْحَرَّانِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي عَبْدِالرَّحِيْمِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِي اُنَيْسَةَ، عَنْ مُحَمَّدٍ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ، عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلٰى رُقَيَّةَ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

6852: صحيح البخاری - كتاب الجنائز' باب قول النبی صلى الله عليه وسلم : " يعذب الميت - حديث: 1238' مشكل الآثار للطحاوی - باب بيان مشكل ما روی عن رسول الله صلى الله عليه' حديث: 2099' مسند احمد بن حنبل - ومن مسند بنی هاشم' مسند انس بن مالك رضی الله تعالى عنه - حديث: 12058

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْرَاَةِ عُثْمَانَ وَبِيَدِهَا مُشْطٌ فَقَالَتْ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عِنْدِی آنِفًا رَجَّلْتُ رَاْسَهُ، فَقَالَ لِی: كَيْفَ تَجِدِيْنَ اَبَا عَبْدِاللّٰهِ؟ قُلْتُ: بِخَيْرٍ قَالَ: اَكْرِمِيهِ فَاِنَّهُ مِنْ اَشْبَهِ اَصْحَابِیْ بِیْ خُلُقًا هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَاهِی الْمَتْنِ، فَاِنَّ رُقَيَّةَ مَاتَتْ سَنَةَ ثَلَاثٍ مِنَ الْهِجْرَةِ عِنْدَ فَتْحِ بَدْرٍ، وَاَبُو هُرَيْرَةَ اِنَّمَا اَسْلَمَ بَعْدَ فَتْحِ خَيْبَرَ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ وَقَدْ كَتَبْنَاهُ بِاِسْنَادٍ آخَرَ"

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6854 – صحيح منكر المتن

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی زوجہ حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا، ان کے ہاتھ میں کنگھی تھی، انہوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس سے ابھی گئے ہیں، میں ان کے سر میں کنگھی کر رہی تھی، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے پوچھا تھا کہ تم ''ابوعبداللہ'' کو کیسا پاتی ہو؟ میں نے کہا: سب ٹھیک ہے، اباجان نے مجھے فرمایا: اس کی عزت وتکریم کیا کرو، کیونکہ اخلاق کے لحاظ سے وہ، تمام صحابہ سے زیادہ میرے ساتھ مشابہت رکھتا ہے۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن، اس کا متن ''واہی'' ہے۔ کیونکہ حضرت رقیہ فتح بدر کے بعد ۳ ہجری کو وصال فرما گئی تھیں، اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ غزوہ خیبر کے بعد اسلام لائے تھے۔ واللہ اعلم، البتہ میں نے اس کو ایک دوسری سند کے ہمراہ بھی لکھا ہے۔ (وہ روایت درج ذیل ہے)

6855 – اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ الْاِسْفَرَائِنِیُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ الْبَرَاءِ، ثَنَا عَبْدُ الْمُنْعِمِ بْنُ اِدْرِيسَ، حَدَّثَنِیْ اَبِی، عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى رُقَيَّةَ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِيَدِهَا مُشْطٌ، فَقَالَتْ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عِنْدِی آنِفًا، فَرَجَّلْتُ رَاْسَهُ فَقَالَ لِی: كَيْفَ تَجِدِيْنَ عُثْمَانَ؟ قَالَتْ: فَقُلْتُ: بِخَيْرٍ، قَالَ: اَكْرِمِيهِ، فَاِنَّهُ مِنْ اَشْبَهِ اَصْحَابِیْ بِیْ خُلُقًا قَالَ الْحَاكِمُ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی: وَلَا اَشُكُّ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی رَوَى هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ مُتَقَدِّمٍ مِنَ الصَّحَابَةِ اَنَّهُ دَخَلَ عَلَى رُقَيَّةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا لٰكِنِّی قَدْ طَلَبْتُهُ جَهْدِی فَلَمْ اَجِدْهُ فِی الْوَقْتِ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6855 – حذفه الذهبی من التلخيص

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی زوجہ حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا، ان کے ہاتھ میں کنگھی تھی، انہوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس سے ابھی گئے ہیں، میں ان کے سر میں کنگھی کر رہی تھی، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے پوچھا تھا کہ تم ''ابوعبداللہ'' کو کیسا پاتی ہو؟ میں نے کہا: سب ٹھیک ہے، اباجان نے مجھے فرمایا: اس کی عزت وتکریم کیا کرو، کیونکہ اخلاق کے لحاظ سے وہ، تمام صحابہ سے زیادہ میرے ساتھ مشابہت رکھتا ہے۔

❀❀ امام حاکم فرماتے ہیں: مجھے اس بارے میں کوئی شک نہیں ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث اپنے سے

پہلے اسلام لانے والے کسی ایسے صحابی سے سنی ہوگی جو حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا ہوگا۔لیکن میں نے اس کو بہت ڈھونڈا اور ابھی تک وہ حدیث نہیں مل سکی۔

6856 – اَخْبَرَنِی اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِی نَصْرٍ الْمُزَكِّی، وَالْحَسَنُ بْنُ حَلِيمٍ الْمَرْوَزِيَّانِ بِمَرْوَ قَالَا: أنبأ اَبُو الْمُوَجِّهِ، أنبأ عَبْدَانُ، أنبأ عَبْدُ اللّٰهِ، اَخْبَرَنِی يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ، قَالَ: وَقَالَ ابْنُ شِهَابٍ: وَبَلَغَنَا وَاللّٰهُ اَعْلَمُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَسَمَ يَوْمَ بَدْرٍ لِعُثْمَانَ سَهْمَهُ، وَكَانَ قَدْ تَخَلَّفَ عَلَى امْرَاَتِهِ رُقَيَّةَ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصَابَتْهَا حَصْبَةٌ، فَجَاءَ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ بَشِيرًا بِالْفَتْحِ وَمَعَهُ بَدَنَةٌ، وَعُثْمَانُ عَلَى قَبْرِ رُقَيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا يَدْفِنُهَا

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6856 – حذفه الذهبی من التلخيص

✧✧ ابن شہاب کہتے ہیں: ہمیں روایت یونہی ملی ہے (آگے حقیقتِ حال کو) اللہ ہی بہتر جانتا ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے جنگ بدر کے مال غنیمت میں سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے لئے ڈبل حصہ رکھا تھا، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اپنی زوجہ کی خدمت کے لئے گھر رکے تھے۔حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا کو خسرہ نکل آیا تھا، حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ فتح بدر کی نوید لائے، ان کے پاس ایک اونٹ بھی تھا، اس وقت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ، حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا کی تدفین کر رہے تھے۔

ذِكْرُ اُمِّ كُلْثُومِ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی حضرت اُمّ کلثوم رضی اللہ عنہا کا ذکر

6857 – حَدَّثَنِی اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَرْبِیُّ، ثَنَا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الزُّبَيْرِیُّ، قَالَ: وَاسْمُ اُمِّ كُلْثُومِ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُمَيَّةُ، زَوَّجَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عُثْمَانَ بَعْدَ رُقَيَّةَ فِی شَهْرِ رَبِيعِ الْاَوَّلِ، وَدَخَلَتْ عَلَيْهِ فِی جُمَادَى الْاٰخِرَةِ سَنَةَ ثَمَانٍ، وَتُوُفِّيَتْ وَهِیَ عِنْدَ عُثْمَانَ فِی شَعْبَانَ سَنَةَ تِسْعٍ، وَكَانَتْ اُمُّ عَطِيَّةَ الْاَنْصَارِيَّةُ الَّتِی هِیَ غَسَّلَتْهَا فِی نِسْوَةٍ مِنَ الْاَنْصَارِ

✧✧ مصعب بن عبداللہ زبیری بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی حضرت اُمّ کلثوم رضی اللہ عنہا کا اصل نام ''امیہ'' تھا۔حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا کی وفات کے بعد ماہ ربیع الاول میں رسول اللہ ﷺ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ ''ام کلثوم'' کا نکاح کردیا تھا، ۸ ہجری کو جمادی الاولیٰ میں رخصتی ہوئی۔حضرت اُمّ کلثوم رضی اللہ عنہا کا وصال حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی زوجیت ہی میں ماہ شعبان المعظم سن ۹ ہجری کو ہوا۔اُمّ عطیہ انصاریہ رضی اللہ عنہا نے انصاری خواتین کی موجودگی میں ان کو غسل دیا تھا۔

6858 – حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ اِسْمَاعِيلَ الْقَاضِی، ثَنَا اَبِی، ثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ سَعِيدٍ الْمُسَاحِقِیُّ، ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، قَالَ: مَاتَتْ رُقَيَّةُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَتَزَوَّجَ عُثْمَانُ اُمَّ كُلْثُومٍ بِنْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبى)6858 – حذفه الذهبى من التلخيص

✧✧ یحییٰ بن سعید فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا کے وصال کے بعد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اُمّ کلثوم بنت رسول اللہ ﷺ سے نکاح کیا۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

6859 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْمُنَادِي، ثَنَا دَاوُدُ بْنُ مُحَبَّرٍ، ثَنَا جِسْرُ بْنُ فَرْقَدٍ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا مَاتَتْ رُقَيَّةُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عُمَرُ بِعُثْمَانَ، وَقَالَ: هَلْ لَكَ فِي حَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ، فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ شَيْئًا، فَاَتَى عُمَرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَخْبَرَهُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَعَلَّ اللّٰهَ تَعَالَى يَا عُمَرُ اَنْ يَاْتِيَكَ بِصِهْرٍ هُوَ خَيْرٌ لَكَ مِنْ عُثْمَانَ فَتَزَوَّجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِابْنَةِ عُمَرَ وَزَوَّجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُمَّ كُلْثُومٍ مِنْ عُثْمَانَ، وَقَدْ كَانَ قَبْلَ ذٰلِكَ خَطَبَهَا اَبُوْ بَكْرٍ وَخَطَبَهَا عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، فَلَمْ يُزَوِّجْهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خَيْرُ الشَّفِيعِ لِعُثْمَانَ مَا اَنَا اُزَوِّجُ بَنَاتِي وَلٰكِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى يُزَوِّجُهُنَّ

(التعليق – من تلخيص الذهبى)6859 – حذفه الذهبى من التلخيص

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا کا انتقال ہوگیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور پوچھا: کیا آپ کو میری بیٹی حفصہ میں کوئی دلچسپی ہے؟ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان کو کوئی خاطرخواہ جواب نہ دیا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کے پاس آئے اور ساری بات بتائی، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے عمر! ہوسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ تجھے ایسا داماد عطا کردے جو عثمان سے بھی بہتر ہو، تو رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی سے خود نکاح کرلیا اور اپنی بیٹی ''ام کلثوم'' کا نکاح حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے کردیا۔ اس سے پہلے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے ''ام کلثوم'' کا رشتہ مانگ چکے تھے، لیکن رسول اللہ ﷺ نے ان کو ''ام کلثوم'' کا رشتہ نہیں دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عثمان کے لئے بہترین سفارش یہ ہے کہ اپنی بیٹیوں کا نکاح میں خود نہیں کرتا بلکہ ان کا فیصلہ خود رب ذوالجلال کرتا ہے۔

6860 – اَخْبَرَنِي الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ اَيُّوبَ، ثَنَا اَبُوْ حَاتِمٍ الرَّازِيُّ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ الْمِصْرِيُّ، ثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ، حَدَّثَنِي عَقِيلُ بْنُ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ وَهُوَ مَغْمُومٌ، فَقَالَ: مَا شَاْنُكَ يَا عُثْمَانُ؟ قَالَ: بِاَبِي اَنْتَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَاُمِّي، هَلْ دَخَلَ عَلَى اَحَدٍ مِنَ النَّاسِ مَا دَخَلَ عَلَيَّ، تُوُفِّيَتْ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِمَهَا اللّٰهُ، وَانْقَطَعَ الصِّهْرُ فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَكَ اِلَى اٰخِرِ الْاَبَدِ، فَقَالَ

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَتَقُوْلُ ذٰلِكَ يَا عُثْمَانُ وَهٰذَا جِبْرِيلُ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ يَأْمُرُنِي عَنْ اَمْرِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اَنْ اُزَوِّجَكَ اُخْتَهَا اُمَّ كُلْثُومٍ عَلَى مِثْلِ صَدَاقِهَا وَعَلَى مِثْلِ عِدَّتِهَا فَزَوَّجَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِيَّاهَا

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6860 – حذفه الذهبی من التلخيص

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے ملے، حضرت عثمان اس وقت پریشان تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے پریشانی کی وجہ پوچھی تو حضرت عثمان نے جواباً عرض کی: یارسول اللہ ﷺ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوجائیں، جومصیبت مجھے آئی ہے، کیا ایسی مصیبت کسی کو آسکتی ہے؟ رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی کاوصال ہوگیا ہے (اللہ تعالیٰ اُن پر رحمت نازل فرمائے) یارسول اللہ ﷺ ان کے وصال کی وجہ سے آپ کے داماد ہونے کا رشتہ ٹوٹ گیا ہے جو دو جہانوں میں میرے کام آنے کا تھا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے عثمان تم یہ بات کہہ رہے ہو اور اِدھر جبریل امین علیہ السلام مجھے اللہ تعالیٰ کا حکم دے رہے ہیں کہ میں اُس بہن ''ام کلثوم'' کا نکاح بھی تمہارے ساتھ کردوں، حق مہر بھی اسی کے جتنا ہو اور عدت بھی اسی کی مثل ہو۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ اپنی بیٹی ''ام کلثو'' کا بھی نکاح کردیا۔

6861 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثنا اَبُوْ عُتْبَةَ، ثنا بَقِيَّةُ، عَنِ الزُّبَيْدِيِّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، ح وَاَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ الصَّفَّارُ، ثنا اَحْمَدُ بْنُ مَهْدِيٍّ، ثنا حَجَّاجُ بْنُ اَبِي مَنِيعٍ، عَنْ جَدِّهِ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِي زِيَادٍ: سَاَلْتُ الزُّهْرِيَّ، عَنِ الْحَرِيرِ هَلْ تَلْبَسُهُ النِّسَاءُ اَمْ لَا؟ فَزَعَمَ اَنَّ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حَدَّثَهُ اَنَّهُ رَاَى عَلَى اُمِّ كُلْثُومٍ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَوْبَ حَرِيرٍ سِيَرَاءَ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذَا اللَّفْظِ اِنَّمَا اَخْرَجَاهُ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ جَرِيرٍ وَيُونُسَ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الزُّهْرِيِّ مُخْتَصَرًا "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6861 – حذفه الذهبی من التلخيص

✧✧ عبیداللہ بن ابی زیاد بیان کرتے ہیں کہ میں نے زہری سے پوچھا: کیا عورتیں ریشم پہن سکتی ہیں یا نہیں؟ تو انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا یہ بیان مجھے سنایا کہ ''انہوں نے رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی ''حضرت اُمّ کلثوم'' کو دھاری دار ریشمی چادر اوڑھے ہوئے دیکھا۔

اِ✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو اس اسناد کے ہمراہ نقل نہیں کیا۔

6862 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ اِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ مِيكَالَ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ مُوسَى الْحَافِظُ عَبْدَانُ، ثنا اَيُّوبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَزَّانُ، ثنا الْوَلِيدُ بْنُ الْوَلِيدِ، ثنا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ ثَابِتِ بْنِ ثَوْبَانَ، عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ اُمِّ كُلْثُومٍ، بِنْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ، اَنَّهَا قَالَتْ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ زَوْجِي خَيْرٌ اَوْ زَوْجُ فَاطِمَةَ؟ قَالَتْ: فَسَكَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ قَالَ: زَوْجُكِ مِمَّنْ يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ، وَيُحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ فَوَلَّتْ فَقَالَ لَهَا: هَلُمِّي مَاذَا قُلْتُ؟ قَالَتْ: قُلْتَ: زَوْجِي مِمَّنْ يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ وَيُحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ، قَالَ: نَعَمْ، وَاَزِيدُكِ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَرَاَيْتُ مَنْزِلَهُ وَلَمْ اَرَ اَحَدًا مِنْ اَصْحَابِيْ يَعْلُوهُ فِي مَنْزِلِهِ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)6862 – حذفه الذهبي من التلخيص

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی ''حضرت اُمّ کلثوم رضی اللہ عنہا'' نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ میرا شوہر بہتر ہے یا فاطمہ کا؟ آپ فرماتی ہیں: رسول اللہ ﷺ کچھ دیر خاموش رہے، پھر فرمایا: تیرا شوہر ان میں سے ہے جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتے ہیں اور اللہ اور اس کا رسول اس سے محبت کرتے ہیں، حضرت اُمّ کلثوم رضی اللہ عنہا واپس چلی گئیں، رسول اللہ ﷺ نے ان کو واپس بلوا کر پوچھا: میں نے ابھی ابھی کیا کہا: میں نے کہا: آپ نے ارشاد فرمایا ہے کہ ''میرا شوہر ان لوگوں میں سے ہے جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتے ہیں اور اللہ اور اس کا رسول اس سے محبت کرتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ٹھیک ہے۔ مزید یہ بھی کہ ''میں جنت میں داخل ہوا، میں نے اس کا وہ مقام دیکھا ہے کہ میرے صحابہ میں سے کوئی بھی اس سے اوپر والے مقام پر نہیں تھا۔

ذِكْرُ بَنَاتِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ عَمَّاتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَنَاتِ عَمِّهِ وَاَقَارِبِهٖ فَمِنْهُنَّ عَمَّتُهُ صَفِيَّةُ بِنْتُ عَبْدِالْمُطَّلِبِ اُخْتُ حَمْزَةَ، وَاُمُّ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَجْمَعِيْنَ

رسول اللہ ﷺ کی پھوپھیوں، حضرت عبدالمطلب کی بیٹیوں اور حضور ﷺ کے چچا کی بیٹیوں کا ذکر

اور حضور ﷺ کے دیگر اقارب کا ذکر ان میں سے حضور ﷺ کی پھوپھی صفیہ بنت عبدالمطلب حضرت حمزہ کی بہن ہیں اور حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کی والدہ ہیں۔ رضی اللہ عنہم اجمعین

6863 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ الْبَغْدَادِيُّ، ثَنَا اَبُوْ عُلَاثَةَ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ خَالِدٍ، ثَنَا اَبِي، ثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ، ثَنَا اَبُو الْاَسْوَدِ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، قَالَ: لَمْ يُدْرِكْ اَحَدٌ مِنْ بَنَاتِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ الْاِسْلَامَ اِلَّا صَفِيَّةُ، قَالَ: وَاَسْهَمَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَهْمَيْنِ، وَكَانَتْ اُخْتَ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ لِاَبِيهِ وَاُمِّهِ

✧✧ حضرت عروہ بن زبیر فرماتے ہیں: حضرت عبدالمطلب کی صاحبزادیوں میں سے صرف ''حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا'' نے اسلام کو پایا، حضرت عروہ فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ان کے لئے دُہرا حصہ رکھا تھا، آپ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی حقیقی بہن ہیں۔

6864 – حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مُظَفَّرٍ الْحَافِظُ، أنبأ اَبُوْ سُفْيَانَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ مُعَاوِيَةَ الْعُتْبِيُّ بِمِصْرَ، اَخْبَرَنِي اَبِي، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ كَثِيرِ بْنِ عُفَيْرٍ، قَالَ: تُوُفِّيَتْ صَفِيَّةُ بِنْتُ عَبْدِالْمُطَّلِبِ اُمُّ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ سَنَةَ عِشْرِينَ وَهِيَ يَوْمَ تُوُفِّيَتْ بِنْتُ ثَلَاثٍ وَسَبْعِينَ، وَصَلَّى عَلَيْهَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَدَفَنَهَا بِالْبَقِيعِ

✧✧ سعید بن کثیر بن عفیر فرماتے ہیں: حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کی والدہ "حضرت صفیہ بنت عبدالمطلب رضی اللہ عنہا" کا وصال ۲۰ ہجری کو ہوا، ان کی عمر ۷۳ برس تھی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور جنت البقیع میں ان کو دفن کیا گیا۔

6865 - حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ الْاَصْفَهَانِيُّ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْجَهْمِ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: وَصَفِيَّةُ بِنْتُ عَبْدِالْمُطَّلِبِ بْنِ هَاشِمٍ وَاُمُّهَا هَالَةُ بِنْتُ وُهَيْبِ بْنِ عَبْدِمَنَافِ بْنِ زُهْرَةَ بْنِ كِلَابٍ، وَهِيَ اُخْتُ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ لِاُمِّهِ، كَانَ تَزَوَّجَهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ الْحَارِثُ بْنُ حَرْبِ بْنِ اُمَيَّةَ بْنِ عَبْدِشَمْسٍ، فَوَلَدَتْ لَهُ صَفِيًّا، ثُمَّ خَلَفَ عَلَيْهَا الْعَوَّامُ بْنُ خُوَيْلِدِ بْنِ اَسَدٍ، فَوَلَدَتْ لَهُ الزُّبَيْرَ وَالسَّائِبَ وَعَبْدَ الْكَعْبَةِ، وَاَسْلَمَتْ وَبَايَعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَاجَرَتْ اِلَى الْمَدِيْنَةِ، وَعَاشَتْ بَعْدَهُ اِلٰى خِلَافَةِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، وَرَوَتْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✧✧ محمد بن عمر نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے "صفیہ بنت عبدالمطلب بن ہاشم" ان کی والدہ "ہالہ بنت وہیب بن عبدمناف بن زہرہ بن کلاب" ہیں۔ آپ حضرت حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کی اخیافی (ماں شریک) بہن ہیں۔ زمانہ جاہلیت میں انہوں نے حارث بن حرب بن امیہ بن عبدشمس" سے نکاح کیا تھا، ان کے ہاں "صفی" (بیٹا) پیدا ہوا، اس کے بعد عوام بن خویلد بن اسید سے ان کا نکاح ہوا، یہاں زبیر، سائب اور عبدالکعبہ (تین بچے) پیدا ہوئے، حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا اسلام لائیں، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کی، اور مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کی، اس کے بعد حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خلافت تک زندہ رہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے احادیث بھی روایت کی ہیں۔

6866 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ اَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عَبْدِالْمَلِكِ الْاَسَدِيُّ الْحَافِظُ، بِهَمْدَانَ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ دِيزِيلَ، ثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْفَرْوِيُّ، حَدَّثَتْنَا اُمُّ فَرْوَةَ بِنْتُ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ اَبِيهَا، عَنْ جَدِّهَا الزُّبَيْرِ، عَنْ اُمِّهِ صَفِيَّةَ بِنْتِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ: " اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا خَرَجَ اِلَى الْخَنْدَقِ جَعَلَ نِسَاءَهُ فِي اُطُمٍ يُقَالُ لَهُ فَارِعٌ، وَجَعَلَ مَعَهُنَّ حَسَّانَ بْنَ ثَابِتٍ، فَجَاءَ الْيَهُوْدُ اِلَى الْاُطُمِ يَلْتَمِسُوْنَ غِرَّةَ نِسَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَتَرَقَّى اِنْسَانٌ مِنَ الْاُطُمِ عَلَيْنَا، فَقُلْتُ لَهُ: يَا حَسَّانُ، قُمْ اِلَيْهِ فَاقْتُلْهُ، فَقَالَ: وَاللّٰهِ مَا كَانَ ذٰلِكَ فِيَّ، وَلَوْ كَانَ ذٰلِكَ فِيَّ لَكُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ لَهُ: ارْبِطْ هٰذَا السَّيْفَ عَلَى ذِرَاعِي، فَرَبَطَهُ فَقُمْتُ اِلَيْهِ فَضَرَبْتُ رَاْسَهُ حَتّٰى قَطَعْتُهُ، فَقُلْتُ لَهُ: خُذْ بِاُذُنَيْهِ فَارْمِ بِهِ عَلَيْهِمْ، فَقَالَ: وَاللّٰهِ مَا ذٰلِكَ فِيَّ، فَاَخَذْتُ بِرَاْسِهِ فَرَمَيْتُ بِهِ عَلَيْهِمْ فَتَضَعْضَعُوْا وَهُمْ يَقُوْلُوْنَ: قَدْ عَلِمْنَا اَنَّ مُحَمَّدًا لَمْ يَكُنْ لِيَتْرُكَ اَهْلَهُ خُلُوْفًا لَيْسَ مَعَهُنَّ اَحَدٌ " قَالَتْ: وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اشْتَدَّ عَلَى الْمُشْرِكِيْنَ شَدَّ حَسَّانُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مَعَنَا فِي الْحِصْنِ، فَاِذَا رَجَعَ رَجَعَ وَرَاءَهُ كَمَا يَرْجِعُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ ثَمَّ فَمَرَّ بِنَا سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ وَقَدْ اَخَذَ صُفْرَةً وَهُوَ بِعُرْسٍ قَبْلَ ذٰلِكَ بِاَيَّامٍ وَهُوَ يَرْتَجِزُ

مَهْلًا قَلِيلًا يَلْحَقِ الْهَيْجَا جَمَلْ لَا بَأْسَ بِالْمَوْتِ إِذَا حَلَّ الْأَجَلْ

قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: فَمَا رَأَيْتُ رَجُلًا اَجْمَلَ مِنْهُ فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ هٰذَا حَدِيْثٌ كَبِيْرٌ غَرِيبٌ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَقَدْ رُوِيَ بِإِسْنَادٍ صَحِيْحٍ"

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 6866 – غريب وقد روی بإسناد صحيح

❖❖ حضرت صفیہ بنت عبدالمطلب رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جنگ خندق کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج کو فارع نامی قلعہ میں رکھا تھا۔

حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کو ان کا نگران مقرر کر دیا، کچھ یہودی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج کا ''اطم'' ڈھونڈتے ہوئے ادھر آ نکلے، ایک انسان نے اوپر چڑھ کر ''اطم'' سے ہماری طرف جھانکا، میں نے کہا: اے حسان! اٹھو اور اس کو قتل کر دو، حضرت حسان رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! میرے اندر اتنی طاقت نہیں ہے، اگر مجھ میں اتنی ہمت ہوتی تو میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جنگ میں ہوتا، میں نے ان سے کہا: یہ تلوار میرے بازو پر باندھ دو، انہوں نے تلوار میرے بازو پر باندھ دی، میں اٹھی اور اس کے سر پر کاری وار کر کے اس کا سر کاٹ ڈالا، میں نے حضرت حسان رضی اللہ عنہ سے کہا: اس سر کو کانوں سے پکڑ کر ان کی طرف پھینک دو، حضرت حسان رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! مجھ میں اتنی ہمت نہیں ہے، چنانچہ میں نے خود اس کا سر پکڑ کر یہودیوں پر پھینک دیا، یہ دیکھتے ہی وہ لرزہ براندام ہو گئے اور کہنے لگے: ہم تو یہ سمجھے تھے محمد نے اپنی عورتوں کے پاس کسی کو چھوڑا ہی نہیں ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت کریمہ تھی کہ جب مشرکین پر چڑھائی کرتے تو حسان رضی اللہ عنہ کو یہ معاملہ بہت سخت محسوس ہوتا تو وہ ہمارے ساتھ قلعہ میں ہوتے، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واپس آتے تو حسان رضی اللہ عنہ بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے پیچھے آتے (دیکھنے والا سمجھتا کہ وہ بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ آئے ہیں) اس کے بعد حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ ہمارے پاس سے گزرے، ان کے مہندی لگی ہوئی تھی، کیونکہ ابھی نئی نئی شادی ہوئی تھی، وہ درج ذیل رجزیہ اشعار پڑھ رہے تھے

مَهْلًا قَلِيلًا يَلْحَقِ الْهَيْجَا جَمَلْ لَا بَأْسَ بِالْمَوْتِ إِذَا حَلَّ الْأَجَلْ

''تھوڑا ہی وقت ہے جب اونٹ بھڑکتی ہوئی (جنگ تک) پہنچ جائے گا' جب وقت پورا ہو جائے تو پھر موت میں کوئی حرج نہیں ہے''۔

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: اُس دن سعد جس قدر خوبصورت لگ رہے تھے، میں نے اس سے زیادہ خوبصورت کوئی مرد نہیں دیکھا۔

✿✿ یہ حدیث کبیر ہے، اس اسناد کے ہمراہ غریب ہے، جبکہ یہی حدیث صحیح اسناد کے ہمراہ بھی مروی ہے

6867 – حَدَّثَنَاهُ أَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ، ثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ – قَالَ عُرْوَةُ: وَسَمِعْتُهَا تَقُولُ: أَنَا أَوَّلُ امْرَأَةٍ قَتَلَتْ رَجُلًا كُنْتُ فِي فَارِعٍ حِصْنِ حَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ، وَكَانَ حَسَّانُ مَعَنَا فِي النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ حِينَ خَنْدَقَ النَّبِيُّ صَلَّى

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَتْ صَفِيَّةُ: " فَمَرَّ بِنَا رَجُلٌ مِنْ يَهُودَ فَجَعَلَ يُطِيفُ بِالْحِصْنِ، فَقُلْتُ لِحَسَّانَ: إِنَّ هٰذَا الْيَهُودِيَّ بِالْحِصْنِ كَمَا تَرَى وَلَا آمَنُهُ أَنْ يَدُلَّ عَلَى عَوْرَاتِنَا، وَقَدْ شُغِلَ عَنَّا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ فَقُمْ إِلَيْهِ فَاقْتُلْهُ، فَقَالَ: يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكِ يَا بِنْتَ عَبْدِالْمُطَّلِبِ، وَاللّٰهِ لَقَدْ عَرَفْتِ مَا أَنَا بِصَاحِبِ هٰذَا ." قَالَتْ صَفِيَّةُ: " فَلَمَّا قَالَ ذٰلِكَ وَلَمْ أَرَ عِنْدَهُ شَيْئًا احْتَجَزْتُ وَأَخَذْتُ عَمُودًا مِنَ الْحِصْنِ، ثُمَّ نَزَلْتُ مِنَ الْحِصْنِ إِلَيْهِ فَضَرَبْتُهُ بِالْعَمُودِ حَتّٰى قَتَلْتُهُ، ثُمَّ رَجَعْتُ إِلَى الْحِصْنِ، فَقُلْتُ: يَا حَسَّانُ، انْزِلْ فَاسْتَلِبْهُ، فَإِنَّهُ لَمْ يَمْنَعْنِي أَنْ أَسْلُبَهُ إِلَّا أَنَّهُ رَجُلٌ، فَقَالَ: مَا لِي بِسَلَبِهِ مِنْ حَاجَةٍ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 6867 – عروة لم يدرك صفية

✧✧ عروہ فرماتے ہیں: حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں وہ سب سے پہلی عورت ہوں جس نے کسی مرد کو قتل کیا، میں حسان بن ثابت کے فارع قلعہ میں تھی، جنگ خندق کے موقع پر حضرت حسان بھی عورتوں اور بچوں کے ہمراہ قلعہ میں تھے، حضرت صفیہ فرماتی ہیں: ہمارے پاس سے ایک یہودی شخص گزرا، اور وہ قلعے کے ارد گرد گھومنے لگ گیا، میں نے حسان سے کہا: آپ دیکھ رہے ہو، یہ یہودی قلعے کے گرد گھوم رہا ہے، مجھے خدشہ ہے کہ یہ شخص ہم عورتوں کی مخبری کر دے گا، جب کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنگ میں مصروف ہیں، تم اٹھو اور اس کو قتل کر ڈالو، حضرت حسان نے کہا: اے عبدالمطلب کی بیٹی! اللہ تعالیٰ تمہاری مغفرت کرے، اللہ کی قسم! آپ تو جانتی ہیں کہ میں اتنی جرات نہیں رکھتا ہوں، حضرت صفیہ فرماتی ہیں: جب حسان نے یہ بات کہی اور مجھے اس کے پاس کوئی ہتھیار بھی نظر نہ آیا، میں نے قلعہ کا ایک ستون اٹھا لیا، پھر میں قلعے نیچے اتری اور وہی ستون اس کو دے مارا اور اس یہودی کو قتل کر دیا، پھر میں قلعے میں واپس آئی، میں نے کہا: اے حسان! نیچے اترو اور اس کا ساز و سامان اتار لو، کیونکہ میں عورت ذات ہو کر اُس مرد کا سامان اتاروں، یہ اچھا نہیں لگتا۔ حضرت حسان نے کہا: مجھے اس کے سامان کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن ان دونوں نے اس کو نقل نہیں کیا۔

ذِكْرُ أَرْوَى بِنْتِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ عَمَّةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَلَمْ أَجِدْ إِسْلَامَهَا إِلَّا فِي كِتَابِ أَبِي عَبْدِاللّٰهِ الْوَاقِدِيِّ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی اروی بنت عبدالمطلب کا ذکر

امام حاکم کہتے ہیں: ان کے اسلام کا تذکرہ مجھے صرف ابو عبداللہ واقدی کی کتاب میں ملا۔

6868 – كَمَا حَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ بَطَّةَ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ الْجَهْمِ، ثنا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ بُخْتٍ، عَنْ عُمَيْرَةَ بِنْتِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبٍ، عَنْ أُمِّ دُرَّةَ، عَنْ بَرَّةَ بِنْتِ أَبِي تَجْرَاةٍ، قَالَتْ: كَانَتْ قُرَيْشٌ لَا تُنْكِرُ صَلَاةَ الضُّحَى إِنَّمَا تُنْكِرُ الْوَقْتَ وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

إِذَا جَاءَ وَقْتُ الْعَصْرِ تَفَرَّقُوا إِلَى الشِّعَابِ فَصَلَّوْا فُرَادَى وَمَثْنَى، فَمَشَى طُلَيْبُ بْنُ عُمَيْرٍ وَحَاطِبُ بْنُ عَبْدِشَمْسٍ يُصَلُّونَ بِشِعْبِ اَجْنَادٍ بَعْضُهُمْ يَنْظُرُ إِلَى الْبَعْضِ، إِذْ هَجَمَ عَلَيْهِمُ ابْنُ الْاُصَيْدِيِّ وَابْنُ الْقِبْطِيَّةِ، وَكَانَا فَاحِشَيْنِ فَرَمَوْهُمْ بِالْحِجَارَةِ سَاعَةً حَتّٰى خَرَجَا وَانْصَرَفَا وَهُمَا يَشْتَدَّانِ، وَاَتَيَا اَبَا جَهْلٍ وَاَبَا لَهَبٍ وَعُقْبَةَ بْنَ اَبِيْ مُعَيْطٍ، فَذَكَرُوا لَهُمُ الْخَبَرَ، فَانْطَلَقُوا لَهُمْ فِي الصُّبْحِ وَكَانُوا يَخْرُجُونَ فِي غَلَسِ الصُّبْحِ، فَيَتَوَضَّئُوْنَ وَيُصَلُّوْنَ، فَبَيْنَمَا هُمْ فِي شِعْبٍ إِذْ هَجَمَ عَلَيْهِمْ اَبُوْ جَهْلٍ وَعُقْبَةُ وَاَبُوْ لَهَبٍ وَعِدَّةٌ مِنْ سُفَهَائِهِمْ، فَبَطَشُوا بِهِمْ، فَنَالُوا مِنْهُمْ وَاَظْهَرَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْإِسْلَامَ وَتَكَلَّمُوا بِهِ وَنَادَوْهُمْ وَذَبُّوا عَنْ اَنْفُسِهِمْ، وَتَعَمَّدَ طُلَيْبُ بْنُ عُمَيْرٍ إِلٰى اَبِيْ جَهْلٍ، فَضَرَبَهُ فَشَجَّهُ، فَاَخَذُوْهُ وَاَوْثَقُوْهُ، فَقَامَ دُوْنَهُ اَبُوْ لَهَبٍ حَتّٰى حَلَّهُ، وَكَانَ ابْنَ اَخِيهِ فَقِيلَ لِاَرْوَى بِنْتِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ: اَلَا تَرَيْنَ إِلٰى ابْنِكِ طُلَيْبٍ قَدِ اتَّبَعَ مُحَمَّدًا وَصَارَ عَرَضًا لَهُ، وَكَانَتْ اَرْوَى قَدْ اَسْلَمَتْ، فَقَالَتْ: خَيْرُ اَيَّامِ طُلَيْبٍ يَوْمٌ يَذُبُّ عَنِ ابْنِ خَالِهِ وَقَدْ جَاءَ بِالْحَقِّ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ تَعَالَى فَقَالُوا: وَقَدِ اتَّبَعْتِ مُحَمَّدًا؟ قَالَتْ: نَعَمْ، فَخَرَجَ بَعْضُهُمْ إِلٰى اَبِيْ لَهَبٍ فَاَخْبَرَهُ، فَاَقْبَلَ حَتّٰى دَخَلَ عَلَيْهَا، فَقَالَ: عَجَبًا لَكِ وَلِاتِّبَاعِكِ مُحَمَّدًا وَتَرَكْتِ دِيْنَ عَبْدِالْمُطَّلِبِ، قَالَتْ: قَدْ كَانَ ذٰلِكَ فَقُمْ دُونَ ابْنِ اَخِيكَ فَاعْضُدْهُ وَامْنَعْهُ فَإِنْ ظَهَرَ اَمْرُهُ فَاَنْتَ بِالْخِيَارِ إِنْ شِئْتَ اَنْ تَدْخُلَ مَعَهُ اَوْ تَكُونَ عَلَى دِيْنِكَ، وَإِنْ لَّمْ تَكُنْ كُنْتَ قَدْ اَعْذَرْتَ ابْنَ اَخِيكَ، قَالَ: وَلَنَا طَاقَةٌ بِالْعَرَبِ قَاطِبَةً، ثُمَّ يَقُوْلُوْنَ: إِنَّهُ جَاءَ بِدِينٍ مُحْدَثٍ، قَالَ: ثُمَّ انْصَرَفَ اَبُوْ لَهَبٍ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6868 – لم أجد إسلامها إلا عند الواقدی

✧✧ برہ بنت ابی تجراۃ فرماتی ہیں: قریش نماز ظہر کا انکار نہیں کرتے تھے، وہ تو وقت کا انکار کرتے تھے، جب عصر کا وقت آتا تو وہ لوگ گھاٹیوں میں چلے جاتے اور اکیلے اکیلے نماز پڑھ لیتے، چنانچہ طلیب بن عمیر اور حاطب بن عبدشمس اجناد کی گھاٹی میں گئے وہاں نماز پڑھ رہے تھے اور ایک دوسرے کو دیکھ بھی رہے تھے، کہ اچانک ابن الاصیدی اور ابن القبطیہ نے ان پر حملہ کر دیا، یہ دونوں فحاش آدمی تھے، انہوں نے کچھ دیر ان پر سنگباری کی اور پھر ابوجہل اور ابولہب اور عقبہ بن ابی معیط کے پاس واپس چلے گئے، اور ان کو ساری بات سنائی، وہ لوگ صبح سویرے منہ اندھیرے ان کی طرف نکلے، ان لوگوں نے وضو کیا اور نماز پڑھی، ایک دن وہ لوگ اپنی گھاٹی میں تھے کہ ابوجہل، عقبہ، ابولہب اور چند دیگر بے وقوفوں نے ان پر حملہ کر دیا، اور ان کو گرفتار کرلیا، رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام نے اپنا اسلام ظاہر کر دیا، ان کو آواز دی اور خود کا دفاع کیا، طلیب بن عمیر نے ابوجہل پر حملہ کیا اور اس کو زخمی کر دیا، اس کو پکڑ کر باندھ لیا، ابولہب اٹھا اور اس نے اس کو کھول دیا، وہ اُس بھتیجا تھا۔ اروی بنت عبدالمطلب سے کہا گیا: تمہارا کیا خیال ہے، تمہارے بیٹے طلیب نے محمد ﷺ کی اتباع کر لی ہے اور وہ محمد کا محافظ بن گیا ہے، حضرت اروی رضی اللہ عنہا اس وقت اسلام لا چکی تھیں، انہوں نے کہا: طلیب کی زندگی کا سب سے قیمتی دن وہی تھا جس دن وہ اپنے ماموں کے بیٹے کا دفاع کر رہا تھا، پھر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے حق آ گیا، انہوں نے پوچھا: اور کیا تو نے بھی محمد ﷺ کی اتباع کر لی

ہے؟ انہوں نے کہا: جی ہاں۔ ایک آدمی وہاں سے ابولہب کے پاس گیا اوراس کو سارے معاملہ کی خبردی، ابولہب حضرت اروی رضی اللہ عنہا کے پاس آیا اور کہنے لگا: بہت تعجب ہے تجھ پر اوراس بات پر کہ تونے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کر لی ہے،اوراس بات پر کہ تونے اپنے آباء و اجداد کا دین چھوڑ دیا ہے،انہوں نے کہا: جی ہاں ایسا ہی ہے۔تو اٹھ اور اپنے بھتیجے کو پکڑ اوراس کو روک، کیونکہ اگر اس کی بات ظاہر ہوگئی تو تجھے اختیار ہوگا، اگر تم اس کے ساتھ داخل ہونا چاہوتو تب بھی ٹھیک ہے اوراگر تم اپنے دین پر قائم رہنا چاہوتو بھی ٹھیک ہے، اگر چہ تونے اپنے بھتیجے کا عذر قبول نہیں کیا۔انہوں نے کہا: اور ہمارے پاس عرب کی جمعیت کی طاقت ہے۔پھر وہ کہنے لگے: وہ ایک نیا دین لایا ہے، پھر ابولہب واپس آگیا۔

ذِكْرُ اُمِّ هَانِیءٍ فَاخِتَةَ بِنْتِ اَبِیْ طَالِبِ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ ابْنَةِ عَمِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاُخْتِ عَلِيٍّ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی چچا زاد اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی بہن

حضرت اُمّ ہانی فاختہ بنت ابی طالب بن عبدالمطلب کا ذکر

6869 – اَخْبَرَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُؤَمَّلِ بْنِ الْحَسَنِ، ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، قَالَ: اُمُّ هَانِیءٍ بِنْتُ اَبِیْ طَالِبٍ اسْمُهَا هِنْدٌ، وَاُمُّهَا فَاطِمَةُ بِنْتُ اَسَدِ بْنِ هَاشِمٍ هٰكَذَا ذَكَرَ الْاِمَامُ اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اسْمَ اُمِّ هَانِیءٍ، وَقَدْ تَوَاتَرَتِ الْاَخْبَارُ بِاَنَّ اسْمَهَا فَاخِتَةُ "

✧✧ امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں: ''ام ہانی بنت ابی طالب'' کا اصل نام ''ہند'' ہے۔ان کی والدہ ''فاطمہ بنت اسد بن ہاشم'' ہیں۔امام ابوعبداللہ نے ''حضرت اُمّ ہانی'' کا یہی نام بیان کیا ہے، اس بارے میں روایات حدتواتر تک پہنچی ہوئی ہیں کہ اُمّ ہانی کا نام ''فاختہ'' ہے۔

6870 – اَخْبَرَنَاهُ اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْمَحْبُوبِیُّ، ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَسْعُوْدٍ، ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ، أنبأ ابْنُ اَبِیْ ذِئْبٍ، ح واَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْعَدْلُ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ، ثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ الطَّيَالِسِیُّ، ثَنَا ابْنُ اَبِیْ ذِئْبٍ، عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِیِّ، عَنْ اَبِیْ مُرَّةَ، عَنْ فَاخِتَةَ وَهِیَ اُمُّ هَانِیءٍ ابْنَةُ اَبِیْ طَالِبٍ، رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: رَاَيْتُ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ صَلَّى الصُّبْحَ يَوْمَ الْفَتْحِ فِی ثَوْبٍ وَاحِدٍ، قَدْ خَالَفَ بَيْنَ طَرَفَيْهِ ثَمَانِ رَكَعَاتٍ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6870 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت فاختہ (ام ہانی بنت ابی طالب) فرماتی ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا،آپ نے فتح (مکہ) کی صبح ایک کپڑے میں ۸ رکعت نماز (چاشت) پڑھی، اس کپڑے کے دونوں کناروں کو مخالف کندھوں پر ڈال رکھا تھا۔(یعنی چادر کا دایاں کنارہ، بائیں کندھے پر اور بایاں کنارہ دائیں کندھے پر ڈالا ہوا تھا)

6871 – حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ الْاَصْبَهَانِيُّ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْجَهْمِ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: وَفِيمَا ذُكِرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ اِلٰى عَمِّهِ اَبِىْ طَالِبٍ اُمَّ هَانِئٍ قَبْلَ اَنْ يُوحَى اِلَيْهِ، وَخَطَبَهَا مَعَهُ هُبَيْرَةُ بْنُ اَبِىْ وَهْبٍ فَزَوَّجَهَا هُبَيْرَةَ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا عُمَرُ، زَوَّجْتَ هُبَيْرَةَ وَتَرَكْتَنِىْ، فَقَالَ: يَا ابْنَ اَخِى اَنَا صَاهَرْتُ اِلَيْهِمْ وَالْكَرِيمُ يُكَافِءُ الْكَرِيمَ، ثُمَّ اَسْلَمَتْ فَفَرَّقَ الْاِسْلَامُ بَيْنَهَا وَبَيْنَ هُبَيْرَةَ، فَخَطَبَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى نَفْسِهَا فَقَالَتْ: وَاللّٰهِ اِنِّى كُنْتُ لَاُحِبُّكَ فِى الْجَاهِلِيَّةِ فَكَيْفَ فِى الْاِسْلَامِ لَكِنِّى امْرَاَةٌ مُصْبِيَةٌ فَاَكْرَهُ اَنْ يُؤْذُوكَ الْحَدِيْثُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6871 – حذفه الذهبی من التلخيص

✧✧ محمد بن عمر فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے نزول وحی سے پہلے اپنے چچا ابوطالب سے (ان کی بیٹی) ''ام ہانی'' کا رشتہ مانگا، ساتھ ہی ہبیرہ بن ابی وہب نے بھی ابوطالب سے ان کا رشتہ مانگا، ابوطالب نے ہبیرہ کے ساتھ اُمّ ہانی کا نکاح کردیا، نبی اکرم ﷺ نے ان سے کہا: اے عمر! تم نے ہبیرہ کو رشتہ دے دیا اور مجھے چھوڑ دیا؟ ابوطالب نے کہا: اے میرے بھتیجے! میں نے یہ رشتہ ان کے ساتھ قائم کیا ہے، اور کریم، کریم کا کفو ہوتا ہے۔ پھر حضرت اُمّ ہانی رضی اللہ عنہا اسلام لے آئیں، اسلام نے اس کے اور ہبیرہ کے درمیان علیحدگی کروادی، رسول اللہ ﷺ نے اب کی بار ''ام ہانی'' سے نکاح کی بات کی، انہوں نے کہا: اللہ قسم! میں جاہلیت میں بھی آپ کو پسند کرتی تھی، تو اسلام میں آپ کو کیسے ناپسند کرسکتی ہوں، لیکن اصل بات یہ ہے کہ میں بچوں والی عورت ہوں، میں نہیں چاہتی کہ میری وجہ سے آپ کو کوئی تکلیف ہو۔ (اس کے بعد پوری حدیث بیان کی)

6872 – اَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ الْمَحْبُوبِيُّ، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَسْعُودٍ، ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى، عَنْ اِسْرَائِيلَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ، عَنْ اُمِّ هَانِئٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: خَطَبَنِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاعْتَذَرْتُ اِلَيْهِ فَعَذَرَنِىْ ثُمَّ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: (يَا اَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّا اَحْلَلْنَا لَكَ اَزْوَاجَكَ اللَّاتِى آتَيْتَ اُجُورَهُنَّ) (الأحزاب: 50)– اِلٰى قَوْلِهِ – (اللَّاتِى هَاجَرْنَ مَعَكَ) (الأحزاب: 50) قَالَتْ: فَلَمْ اُحِلَّ لَهُ لِاَنِّى لَمْ اُهَاجِرْ مَعَهُ، كُنْتُ مِنَ الطُّلَقَاءِ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6872 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت اُمّ ہانی رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ ﷺ نے مجھے پیغام نکاح بھیجا، میں نے معذرت کرلی، حضور ﷺ نے میری معذرت قبول فرمالی، پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرمائیں۔

يٰۤاَيُّهَا النَّبِىُّ اِنَّاۤ اَحْلَلْنَا لَكَ اَزْوٰجَكَ الّٰتِىۡۤ اٰتَيْتَ اُجُوْرَهُنَّ وَمَا مَلَكَتْ يَمِيْنُكَ مِمَّاۤ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلَيْكَ وَ بَنٰتِ عَمِّكَ وَ بَنٰتِ عَمّٰتِكَ وَ بَنٰتِ خَالِكَ وَ بَنٰتِ خٰلٰتِكَ الّٰتِىۡ هَاجَرْنَ مَعَكَ(الاحزاب:50)

''اے غیب بتانے والے (نبی) ہم نے تمہارے لئے حلال فرمائیں تمہاری وہ بیبیاں جن کو تم مہر دو اور تمہارے ہاتھ کا مال کنیزیں جو اللہ نے تمہیں غنیمت میں دیں، اور تمہارے چچا کی بیٹیاں اور پھپیوں کی بیٹیاں اور ماموں کی بیٹیاں اور خالاؤں

کی بیٹیاں جنہوں نے تمہارے ساتھ ہجرت کی" (ترجمہ کنز الایمان، امام احمد رضا)

آپ فرماتی ہیں: میں ان کے لئے حلال نہیں تھی کیونکہ میں نے ان کے ہمراہ ہجرت نہیں کی، میں طلاق یافتگان میں سے تھی۔

6873 - حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، وَاَبُو الْفَضْلِ بْنُ يَعْقُوبَ الْعَدْلُ، قَالَا: ثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِي طَالِبٍ، ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنِ عَطَاءٍ، انبأ سَعِيدُ بْنُ اَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ اَيُّوبَ بْنِ صَفْوَانَ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ، اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ كَانَ لَا يُصَلِّي الضُّحَى حَتّٰى اَدْخَلْنَاهُ عَلَى اُمِّ هَانِئٍ فَقُلْتُ لَهَا: اَخْبِرِي ابْنَ عَبَّاسٍ بِمَا اَخْبَرْتِينَا بِهِ، فَقَالَتْ اُمُّ هَانِئٍ: دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِي فَصَلَّى صَلَاةَ الضُّحَى ثَمَانَ رَكَعَاتٍ فَخَرَجَ ابْنُ عَبَّاسٍ، وَهُوَ يَقُوْلُ: لَقَدْ قَرَاْتُ مَا بَيْنَ اللَّوْحَيْنِ فَمَا عَرَفْتُ صَلَاةَ الْاِشْرَاقِ اِلَّا السَّاعَةَ (يُسَبِّحْنَ بِالْعَشِيِّ وَالْاِشْرَاقِ) (ص: 18)، ثُمَّ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: هٰذِهٖ صَلَاةُ الْاِشْرَاقِ وَقَدْ رَوَى عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ عَنْ اُمِّ هَانِئٍ حَدِيْثًا آخَرَ"

(التعليق – من تلخيص الذهبي)6873 – سكت عنه الذهبي في التلخيص

✧✧ عبداللہ بن حارث کہتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما چاشت نہ پڑھتے، یہاں تک کہ ہم ان کو حضرت اُمّ ہانی کے پاس لے جاتے۔ میں نے حضرت اُمّ ہانی رضی اللہ عنہا سے کہا: ابن عباس رضی اللہ عنہما کو بھی وہ بتاؤ جو آپ ہمیں بتایا کرتی ہو، حضرت اُمّ ہانی رضی اللہ عنہا نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر میں داخل ہوئے اور چاشت کی ۸ رکعتیں پڑھیں۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما وہاں سے نکلے تو یہ فرما رہے تھے "میں نے پورا قرآن پڑھا ہے میں تو اشراق کی نماز صرف ایک ساعت سمجھتا ہوں، قرآن کریم میں ہے

يُسَبِّحْنَ بِالْعَشِيِّ وَالْاِشْرَاقِ(ص:18)

"تسبیح کرتے شام کو اور سورج چمکتے" (ترجمہ کنز الایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

پھر حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: (اس سے مراد) "نماز اشراق ہی ہے"۔

حضرت اُمّ ہانی رضی اللہ عنہا کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی ایک اور حدیث بھی مروی ہے۔ (وہ حدیث درج ذیل ہے)

6874 – حَدَّثَنَاهُ اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ أنبأ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالْحَكَمِ، أنبأ ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِي عِيَاضُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ، عَنْ مَخْرَمَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ كُرَيْبٍ، مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّ اُمَّ هَانِئٍ بِنْتَ اَبِي طَالِبٍ، حَدَّثَتْهُ اَنَّهَا قَالَتْ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، يَزْعُمُ ابْنُ اُمِّي عَلِيٌّ اَنَّهُ قَاتِلٌ مَنْ اَجَرْتُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَدْ اَجَرْنَا مَنْ اَجَرْتِ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت اُمّ ہانی بنت ابی طالب بیان کرتی ہیں کہ انہوں نے عرض کی:

یارسول اللہ ﷺ میرا بھائی علی رضی اللہ عنہ اس آدمی کو قتل کرنا چاہتا ہے جس کو میں نے پناہ دی ہے، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کو تم نے پناہ دی، وہ ہماری طرف سے بھی پناہ یافتہ ہے۔

6875 – حَدِيْثٌ ثَالِثٌ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ اُمِّ هَانِیْءٍ "

حضرت اُمّ ہانی رضی اللہ عنہا سے روایت کردہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی تیسری حدیث

6875 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّوْرِيُّ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ بِشْرٍ الْهَمْدَانِيُّ، ثَنَا سَعْدَانُ بْنُ الْوَلِيْدِ، بَيَّاعُ السَّابِرِيِّ عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ اُمِّ هَانِیْءٍ بِنْتِ اَبِیْ طَالِبٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ لِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَلْ عِنْدَكِ طَعَامٌ آكُلُهُ؟ وَكَانَ جَائِعًا، فَقُلْتُ اِنَّ عِنْدِی لَكِسَرًا يَابِسَةً، وَاِنِّي لَاَسْتَحْيِي اَنْ اُقَرِّبَهَا اِلَيْكَ، فَقَالَ: هَلُمِّيهَا فَكَسَرْتُهَا وَنَثَرْتُ عَلَيْهَا الْمِلْحَ فَقَالَ: هَلْ مِنْ اِدَامٍ؟ فَقَالَتْ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، مَا عِنْدِي اِلَّا شَيْءٌ مِنْ خَلٍّ قَالَ: هَلُمِّيهِ فَلَمَّا جِئْتُهُ بِهِ صَبَّهُ عَلَى طَعَامِهِ فَاَكَلَ مِنْهُ ثُمَّ حَمِدَ اللّٰهَ تَعَالَى، ثُمَّ قَالَ: نِعْمَ الْاِدَامُ الْخَلُّ يَا اُمَّ هَانِیْءٍ، لَا يُقْفِرُ بَيْتٌ فِيْهِ خَلٌّ وَقَدْ رَوَى عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ اُمِّ هَانِیْءٍ "

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما حضرت اُمّ ہانی بنت ابی طالب رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں (وہ فرماتی ہیں) رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: تمہارے پاس کوئی کھانے کی چیز ہے، (نبی اکرم ﷺ کو اس وقت بھوک لگی ہوئی تھی) میں نے کہا: میرے پاس خشک گوشت ہے، اور یہ آپ کو پیش کرتے ہوئے مجھے تو شرم آتی ہے، حضور ﷺ نے فرمایا: لے آؤ، میں نے اس کو توڑا، اس پر نمک چھڑکا، حضور ﷺ نے پوچھا: کوئی سالن وغیرہ نہیں ہے؟ انہوں نے کہا: یارسول اللہ ﷺ میرے پاس اس وقت سرکہ کے سوا کوئی چیز نہیں ہے، حضور ﷺ نے فرمایا: وہی لے آؤ، میں نے سرکہ آپ ﷺ کو پیش کر دیا، حضور ﷺ نے وہ سرکہ کھانے پر انڈیلا، اس کو کھایا اور اللہ کا شکر ادا کیا، پھر فرمایا: اے اُم ہانی، سرکہ بہت اچھا سالن ہوتا ہے، وہ گھر کبھی برباد نہیں ہوتا جس گھر میں سرکہ موجود ہو۔

حضرت اُمّ ہانی رضی اللہ عنہا سے حضرت عبداللہ بن عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما نے بھی روایت کی ہے۔ (جیسا کہ درج ذیل ہے)

6876 – اَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى الرَّازِيُّ التَّاجِرُ، بِبَغْدَادَ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ الْجُنَيْدِ، ثَنَا الْمُعَافَى بْنُ سُلَيْمَانَ، ثَنَا حَكِيمُ بْنُ نَافِعٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى اُمِّ هَانِیْءٍ وَقِرْبَةٌ مُعَلَّقَةٌ فَشَرِبَ قَائِمًا وَقَدْ رُوِيَ حَدِيْثٌ لِوَلَدِ اُمِّ هَانِیْءٍ عَنْ آبَائِهِمْ عَنْهَا "

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ حضرت اُمّ ہانی رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لے گئے، ان کے ہاں ایک مشکیزہ لٹک رہا تھا، حضور ﷺ نے کھڑے ہو کر پانی پیا۔ (لٹکتے ہوئے مشکیزے سے بیٹھ کر پانی پینا ممکن نہیں ہے اور شاید اس وقت اس کو اتارنے میں دقت تھی)

ام ہانی کی اولاد امجاد نے اپنے آباء واجداد کے حوالے سے بھی ان کی حدیث روایت کی ہے۔ (جیسا کہ درج ذیل ہے)

6877 - اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ جَعْفَرٍ اَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْحَافِظُ الْاَسَدِيُّ بِهَمْدَانَ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ اَبِيْ مُصْعَبٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ رَوَّادٍ، قَالَا: ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ عَتِيقٍ، حَدَّثَنِيْ سَعِيدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ جَعْدَةَ بْنِ هُبَيْرَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ جَعْدَةَ بْنِ هُبَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ اُمِّيْ اُمَّ هَانِئٍ بِنْتَ اَبِيْ طَالِبٍ، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى فَضَّلَ قُرَيْشًا بِسَبْعِ خِصَالٍ لَمْ يُعْطِهَا اَحَدًا قَبْلَهُمْ وَلَا يُعْطِيهَا اَحَدًا بَعْدَهُمْ، **فِيْهِمُ النُّبُوَّةُ، وَفِيْهِمُ الْحِجَابَةُ، وَفِيْهِمُ السِّقَايَةُ، وَنَصَرَهُمْ عَلَى الْفِيلِ وَهُمْ لَا يَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰهَ، وَعَبَدُوا اللّٰهَ عَشْرَ سِنِيْنَ لَمْ يَعْبُدْهُ غَيْرُهُمْ، وَنَزَلَتْ فِيْهِمْ سُوْرَةٌ لَمْ يُشْرِكْ فِيْهَا غَيْرَهُمْ لِاِيلَافِ قُرَيْشٍ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ يَحْيَى بْنِ جَعْدَةَ بْنِ هُبَيْرَةَ، عَنْ جَدَّتِهِ اُمِّ هَانِئٍ**

✧✧ حضرت جعدہ بن ہبیرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میری والدہ حضرت اُمّ ہانی بنت ابی طالب بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے قریش کو ۷ وجوہات کی بناء پر فضیلت دی ہے، وہ چیزیں ان سے پہلے کسی کوعطانہیں ہوئی، اورنہ ہی ان کے بعد کسی کونصیب ہوئیں۔

- اس خاندان میں نبوت ہے۔
- (کعبۃ اللہ کی) دربانی کا پیشہ ان کے پاس ہے۔
- آب زم زم کی ذمہ داری ان کے پاس ہے۔
- اللہ تعالیٰ نے ہاتھیوں کے لشکر کے مقابلے میں ان کی مدد کی۔
- یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے سوااور کسی کبھی عبادت نہیں کرتے۔
- دس سال تک انہوں نے اللہ تعالیٰ کی عبادت کی جبکہ ان کے سوااور کوئی بھی اللہ تعالیٰ کی عبادت نہیں کرتا تھا۔
- ان کے بارے میں سورت ''لا یلاف قریش'' نازل ہوئی، اس سورت میں دوسرے کسی خاندان کا ذکر نہیں ہے۔

یحییٰ بن جعدہ بن ہبیرہ نے بھی اپنی دادی ''حضرت اُمّ ہانی رضی اللہ عنہا'' سے روایت کی ہے۔

6878 - حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ الزَّاهِدُ الْعَدْلُ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نَصْرٍ، ثَنَا ابْنُ نُعَيْمٍ، ثَنَا مِسْعَرٌ، عَنْ اَبِي الْعَلَاءِ الْعَبْدِيِّ وَهُوَ هِلَالُ بْنُ خَبَّابٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ جَعْدَةَ بْنِ هُبَيْرَةَ، عَنْ جَدَّتِهِ اُمِّ هَانِئٍ، قَالَتْ: اِنْ كُنْتُ لَاَسْمَعُ قِرَاءَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي اللَّيْلِ وَاَنَا عَلَى عَرِيْشِ اَهْلِيْ

✧✧ یحییٰ بن جعدہ بن ہبیرہ اپنی دادی حضرت اُمّ ہانی رضی اللہ عنہا کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: میں رات کے وقت اپنے گھر کی چھت سے رسول اللہ ﷺ کی قراءت کی آوازسنا کرتی تھی۔

وَمِنْ نِسَاءِ بَنَاتِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ بْنِ هَاشِمِ بْنِ عَبْدِمَنَافٍ اَرْوَى بِنْتُ عَبْدِالْمُطَّلِبِ وَهِيَ اِحْدَى عَمَّاتِ

رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا

حضرت عبدالمطلب بن ہاشم بن عبدمناف کی بیٹیوں میں سے حضرت اروی بنت عبدالمطلب بھی ہیں، یہ رسول اللہ ﷺ کی پھوپھی ہیں۔

6879 – حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْاَصْبَهَانِيُّ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْجَهْمِ بْنِ مَصْقَلَةَ الْاَصْبَهَانِيُّ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: كَانَتْ اَرْوَى بِنْتُ عَبْدِالْمُطَّلِبِ قَدْ اَسْلَمَتْ. فَحَدَّثَنِيْ سَلَمَةُ بْنُ بُخْتٍ، عَنْ عَمِيْرَةَ بِنْتِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبٍ، عَنْ اُمِّ دُرَّةَ، عَنْ بَرَّةَ بِنْتِ اَبِيْ تَجْرَاةٍ، قَالَتْ: كَانَتْ قُرَيْشٌ لَا تُنْكِرُ اَنْ تُصَلِّيَ الضُّحَى اِنَّمَا تُنْكِرُ الْوَقْتَ قُلْتُ: اَلْحَدِيْثُ كَمَا مَرَّ ذِكْرُهُ فَلَا نُعِيْدُهَا هُنَا لِتَامُّلٍ، قَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ رَوَاهُ الْمَدَنِيُّوْنَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ، وَالْوَاقِدِيُّ مُقَدَّمٌ فِيْ هٰذَا الْعِلْمِ قَدْ حَكَمَ بِهِ وَقَدْ اَنْكَرَ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ اَنْ يَكُوْنَ قَدْ اَسْلَمَ مِنْ بَنَاتِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ غَيْرُ صَفِيَّةَ اُمِّ الزُّبَيْرِ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ "

✧✧ محمد بن عمر فرماتے ہیں: حضرت اروی بنت عبدالمطلب رضی اللہ عنہا اسلام لائی تھیں۔

برہ بنت ابی تجراۃ بیان کرتی ہیں کہ قریش نماز چاشت کا انکار نہیں کرتے تھے بلکہ وہ وقت کا انکار کرتے تھے۔ میں نے کہا: اس حدیث کا ذکر پہلے گزر چکا ہے اس لئے اس کو یہاں دوبارہ بیان نہیں کیا۔

امام حاکم کہتے ہیں: اس حدیث کو مدنی راویوں نے اس اسناد کے ہمراہ روایت کیا ہے، جبکہ اس علم میں واقدی مقدم ہیں، انہوں نے اس کو صحیح قرار دیا ہے جبکہ ہشام بن عروہ کا موقف یہ ہے کہ حضرت عبدالمطلب کی بیٹیوں میں سے صرف حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا (جو کہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کی والدہ ہیں) اسلام لائیں تھیں۔ ان کے علاوہ اور کوئی بیٹی مسلمان نہیں ہوئی تھی۔

وَمِنْ نِسَاءِ قُرَيْشٍ اللَّاتِيْ رَوَيْنَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةُ بِنْتُ قَيْسِ بْنِ وَهْبِ بْنِ ثَعْلَبَةَ بْنِ وَائِلِ بْنِ عَمْرِو بْنِ شَيْبَانَ بْنِ مُحَارِبِ بْنِ فِهْرٍ

قریش کی وہ خواتین جنہوں نے رسول اللہ ﷺ کے فرامین روایت کئے ہیں ان میں سے ''حضرت فاطمہ بنت قیس بن وہب بن ثعلبہ بن وائل بن عمرو بن شیبان بن محارب بن فہر''۔

6880 – حَدَّثَنِيْ بِصِحَّةِ هٰذَا النَّسَبِ اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَرْبِيُّ، ثَنَا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الزُّبَيْرِيُّ

✧✧ مصعب بن عبداللہ زبیری نے یہ حدیث نقل کی ہے۔

6881 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، اَنْبَاَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالْحَكَمِ، اَنْبَاَ ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِي ابْنُ اَبِي الزِّنَادِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلٰى مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ، فَقُلْتُ لَهُ: اِنَّ امْرَاَةً مِنْ اَهْلِكَ طُلِّقَتْ فَمَرَرْتُ عَلَيْهَا وَهِيَ تَنْتَقِلُ فَعِبْتُ ذٰلِكَ عَلَيْهَا، فَقَالُوْا: اَمَرَتْنَا فَاطِمَةُ بِنْتُ قَيْسٍ،

وَاَخْبَرَتْنَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَهَا اَنْ تَنْتَقِلَ حِينَ طَلَّقَهَا زَوْجُهَا اِلَى ابْنِ اُمِّ مَكْتُومٍ فَقَالَ مَرْوَانُ: اَجَلْ هِيَ اَمَرَتْهُنَّ بِذَلِكَ قَالَ عُرْوَةُ: فَقُلْتُ: اَمَا وَاللّٰهِ لَقَدْ عَابَتْ ذٰلِكَ عَائِشَةُ، اَشَدَّ الْعَيْبِ، وَقَالَتْ: اِنَّ فَاطِمَةَ كَانَتْ مَعَ زَوْجِهَا فِي مَكَانٍ وَحْشٍ، فَخِيفَ عَلَى نَاحِيَتِهَا، وَلِذٰلِكَ اَرْخَصَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذِهِ السِّيَاقَةِ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6881 – صحيح

✧✧ ہشام بن عروہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ میں مروان بن حکم کے پاس گیا، میں نے اس سے کہا: تمہاری ایک رشتہ دار خاتون کو طلاق ہوگئی ہے، میں اس کے پاس گیا، وہ اس وقت منتقل ہورہی تھی، میں نے اس پر اس کی مذمت کی، لوگوں نے کہا: ہمیں فاطمہ بنت قیس نے یہی حکم دیا ہے اور انہوں نے بتایا ہے کہ جب اس کے شوہر نے اس کو طلاق دے دی تھی تب رسول اللہ ﷺ نے ان کو یہ حکم دیا تھا کہ وہ ابن اُمّ مکتوم کے پاس چلی جائے۔ مروان نے کہا: جی ہاں، فاطمہ بنت قیس نے اس کو یہی حکم دیا تھا۔ میں نے کہا: اللہ کی قسم! عائشہ نے تو بہت سخت عیب لگایا ہے، اور کہا ہے: فاطمہ اپنے شوہر کے ساتھ ایک ویران سے گھر میں رہتی تھی، اس کو ایسے گھر میں اکیلے چھوڑنا خطرے سے خالی نہ تھا۔ اس لئے رسول اللہ ﷺ نے ان کو (ابن اُمّ مکتوم کی طرف منتقل ہونے کی) اجازت دی تھی۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

6882 – اَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ الصَّنْعَانِيُّ، بِمَكَّةَ، ثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، اَنْبَاَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، اَنْبَاَ عَطَاءٌ، اَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَاصِمِ بْنِ ثَابِتٍ، اَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ، اُخْتَ الضَّحَّاكِ بْنِ قَيْسٍ اَخْبَرَتْهُ وَكَانَتْ عِنْدَ رَجُلٍ مِنْ بَنِي مَخْزُومٍ – وَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِطُولِهِ وَقَالَ فِي اٰخِرِهِ – فَلَمَّا انْقَضَتْ عِدَّتُهَا خَطَبَهَا اَبُوْ جَهْمٍ وَمُعَاوِيَةُ بْنُ اَبِي سُفْيَانَ، فَاسْتَاْمَرَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اَمَّا مُعَاوِيَةُ فَصُعْلُوكٌ لَا مَالَ لَهُ، وَاَمَّا اَبُوْ جَهْمٍ فَاِنِّي اَخَافُ عَلَيْكِ شَقَاشِقَهُ فَاَمَرَنِي بِاُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ فَتَزَوَّجْتُ اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ وَقَدْ رَوَى جَابِرُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6882 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ عبدالرحمٰن بن عاصم بن ثابت بیان کرتے ہیں کہ "فاطمہ بنت قیس (ضحاک بن قیس کی بہن) بنی مخزوم کے ایک آدمی کے عقد میں تھیں، انہوں نے ایک حدیث روایت کی ہے اور اس کے آخر میں یہ بیان کیا ہے کہ جب ان کی عدت ختم ہوگئی تو ابوجہم بن ابی سفیان نے ان کو پیغام نکاح بھیجا، حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا نے اس سلسلے میں نبی اکرم ﷺ سے مشورہ کیا، آپ نے فرمایا: معاویہ، تو فقیر ہے، اس کے پاس مال نہیں ہے، اور ابوجہم بولتا بہت زیادہ ہے، حضور ﷺ نے مجھے اسامہ بن زید سے شادی کا مشورہ دیا، چنانچہ میں نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے نکاح کرلیا۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بھی حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے احادیث روایت کی ہیں۔

6883 - حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيِّ الْخُطَبِيُّ، بِبَغْدَادَ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدُوسِ بْنِ كَامِلٍ، قَالَا: ثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ الْوَاسِطِيُّ، ثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ الضَّبِّيُّ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ، قَالَتْ: سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُسْتَحَاضَةِ، فَقَالَ: تَقْعُدُ اَيَّامَ اَقْرَائِهَا، ثُمَّ تَغْتَسِلُ وَتُصَلِّي عِنْدَ طُهْرِهَا وَقَدْ رَوَتْ عَائِشَةُ، وَاُمُّ سَلَمَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6883 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ سے مستحاضہ (وہ عورت جس کو بے وقت خون آتا رہتا ہے) کے بارے میں مسئلہ پوچھا، آپ ﷺ نے فرمایا: حیض کے ایام میں نماز نہ پڑھے، جب حیض کے ایام گزر جائیں تو غسل کر کے نماز پڑھا کرے۔ (اگرچہ ان ایام میں خون آتا ہو) ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اور ام المومنین حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے بھی حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے احادیث روایت کی ہیں۔

اَمَّا حَدِيْثُ اُمِّ سَلَمَةَ

✧✧ حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کی روایت کردہ حدیث درج ذیل ہے۔

6884 - فَحَدَّثَنَاهُ اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الصَّغَانِيُّ، ثَنَا سُرَيْجُ بْنُ النُّعْمَانِ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ سَالِمٍ اَبِي النَّضْرِ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ، عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: جَاءَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ قَيْسٍ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: اِنِّي اُسْتَحَاضُ، قَالَ: لَيْسَ ذَاكَ بِالْحَيْضِ اِنَّمَا هُوَ عِرْقٌ لِتَقْعُدْ اَيَّامَ اَقْرَائِهَا ثُمَّ تَغْتَسِلْ، ثُمَّ تَسْتَثْفِرْ بِثَوْبٍ وَتُصَلِّي

✧✧ ام المومنین حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کے پاس آئیں اور کہنے لگیں: مجھے حیض آتا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: وہ حیض نہیں ہے وہ تو بیماری کا خون ہے، تم اپنے حیض کے ایام شمار کر کے اتنے دن نماز روزہ نہیں کیا کرو، پھر غسل کر کے کسی کپڑے کا لنگوٹ باندھ کر (یعنی پیڈ وغیرہ رکھ کر، کپڑے پہن کر) نماز پڑھ لیا کرو۔

وَاَمَّا حَدِيْثُ عَائِشَةَ

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت کردہ حدیث درج ذیل ہے۔

6885 - فَاَخْبَرَنَاهُ اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الثَّقَفِيُّ، ثَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ التُّسْتَرِيُّ، ثَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بَزِيعٍ، ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، اَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ قَيْسٍ اسْتَفْتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: اِنِّي اُسْتَحَاضُ فَلَا اَطْهُرُ، اَفَاَدَعُ الصَّلَاةَ؟ قَالَ: اِنَّمَا ذٰلِكَ عِرْقٌ لَيْسَ بِالْحَيْضِ، وَغُسْلٌ وَاحِدٌ اَتَمُّ مِنَ الْوُضُوءِ

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم ﷺ سے مسئلہ دریافت کیا کہ

میں مجھے مسلسل حیض آتا رہتا ہے، میں پاک ہوتی ہی نہیں ہوں، تو کیا میں نماز چھوڑ اکروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ بیماری کا خون ہے، وہ حیض نہیں ہے۔ (نماز کے پورے وقت کے لئے) وضو کی بہ نسبت ایک غسل کافی ہے۔

ذِكْرُ الشِّفَاءِ بِنْتِ عَبْدِاللّٰهِ الْقُرَشِيَّةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا

شفاء بنت عبداللہ قرشیہ رضی اللہ عنہا کا ذکر

6886 – حَدَّثَنِي اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَرْبِيُّ، ثَنَا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الزُّبَيْرِيُّ، قَالَ: وَمِنْ نِسَاءِ قُرَيْشٍ اللَّاتِي صَحِبْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشِّفَاءُ بِنْتُ عَبْدِاللّٰهِ وَهِيَ اُمُّ سُلَيْمَانَ بْنِ اَبِيْ حَثْمَةَ الْقُرَشِيِّ وَجَدَّةُ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ اَبِيْ حَثْمَةَ

✧✧ قریش کی صحابیات میں "حضرت شفاء بنت عبداللہ رضی اللہ عنہا ہیں، آپ سلیمان بن ابی حثمہ قرشی رضی اللہ عنہ کی والدہ ہیں اور ابوبکر بن سلیمان بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ کی دادی ہیں۔

6887 – حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ الْاَصْبَهَانِيُّ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْجَهْمِ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: وَالشِّفَاءُ بِنْتُ عَبْدِاللّٰهِ اَسْلَمَتْ قَبْلَ الْفَتْحِ، وَبَايَعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✧✧ محمد بن عمر فرماتے ہیں: اور شفاء بنت عبداللہ رضی اللہ عنہا فتح مکہ سے پہلے اسلام لائیں، اور رسول اللہ ﷺ کی بیعت کی۔

6888 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ، ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ، ثَنَا اَبِي، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ، ثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ، اَنَّ اَبَا بَكْرِ بْنَ سُلَيْمَانَ بْنِ اَبِيْ حَثْمَةَ الْقُرَشِيَّ، حَدَّثَهُ اَنَّ رَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ خَرَجَتْ بِهِ نَمْلَةٌ فَدُلَّ اَنَّ الشِّفَاءَ بِنْتَ عَبْدِاللّٰهِ تَرْقِي مِنَ النَّمْلَةِ، فَجَاءَهَا فَسَاَلَهَا اَنْ تَرْقِيَهُ، فَقَالَتْ: وَاللّٰهِ مَا رَقِيتُ مُنْذُ اَسْلَمْتُ، فَذَهَبَ الْاَنْصَارِيُّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهُ بِالَّذِي قَالَتِ الشِّفَاءُ، فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشِّفَاءَ فَقَالَ: اعْرِضِي عَلَيَّ فَاَعْرَضَتْهَا عَلَيْهِ، فَقَالَ: اَرْقِيهِ وَعَلِّمِيهَا حَفْصَةَ كَمَا عَلَّمْتِيهَا الْكِتَابَ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَقَدْ سَمِعَهُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ سُلَيْمَانَ مِنْ جَدَّتِهِ"

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6888 – علی شرط البخاری ومسلم

✧✧ ابوبکر بن سلیمان بن ابی حثمہ قرشی رحمۃ اللہ علیہ ایک انصاری کے بارے میں بیان کرتے ہیں کہ اُس کو چیونٹی نے کاٹ لیا، کسی نے اس کو بتایا کہ شفاء بنت عبداللہ رضی اللہ عنہا چیونٹی کے کاٹے کا دم کرتی ہے، وہ حضرت شفاء بنت عبداللہ کے پاس آ گئے، اور ان سے دم کرنے کا کہا، (انہوں نے معذرت کرتے ہوئے کہا:) میں جب سے اسلام لائی ہوں، تب سے کبھی بھی دم نہیں کیا۔ وہ انصاری شخص رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو گیا، اور شفاء بنت عبداللہ کی شکایت کی۔ رسول اللہ ﷺ نے شفاء بنت عبداللہ کو بلوایا (جب وہ آ گئیں تو) آپ ﷺ نے فرمایا: وہ دم میرے سامنے پیش کرو، انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو وہ دم

سنایا۔ حضور ﷺ نے فرمایا: اس کو دم کردو (کیونکہ اس دم میں کوئی کفریہ کلمات نہیں تھے) اور یہ دم حفصہ کو بھی سکھا دو۔

یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے۔ ابوبکر بن سلیمان نے اپنے دادا سے حدیث کا سماع کیا ہے۔

6889 - كَمَا حَدَّثَنَاهُ اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الشَّيْبَانِيُّ، ثَنَا حَامِدُ بْنُ اَبِيْ حَامِدٍ الْمُقْرِءُ، ثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ الرَّازِيُّ، ثَنَا الْجَرَّاحُ بْنُ الضَّحَّاكِ الْكِنْدِيُّ، عَنْ كُرَيْبِ بْنِ سُلَيْمَانَ الْكِنْدِيِّ، قَالَ: اَخَذَ بِيَدِي عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ حَتّٰى انْطَلَقَ بِيْ اِلٰى رَجُلٍ مِنْ قُرَيْشٍ اَحَدِ بَنِيْ زُهْرَةَ، يُقَالُ لَهُ: ابْنُ اَبِيْ حَثْمَةَ وَهُوَ يُصَلِّي قَرِيبًا مِنْهُ حَتّٰى فَرَغَ ابْنُ اَبِيْ حَثْمَةَ مِنْ صَلَاتِهِ، ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ، فَقَالَ لَهُ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ: الْحَدِيثُ الَّذِي ذَكَرْتَ عَنْ اُمِّكَ فِي شَاْنِ الرُّقْيَةِ، فَقَالَ: نَعَمْ، حَدَّثَتْنِيْ اُمِّيْ، اَنَّهَا كَانَتْ تَرْقِيْ بِرُقْيَةٍ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، فَلَمَّا اَنْ جَاءَ الْاِسْلَامُ قَالَتْ: لَا اَرْقِيْ حَتّٰى اَسْتَاْمِرَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ارْقِيْ مَا لَمْ يَكُنْ شِرْكٌ بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ

کریب بن سلیمان الکندی فرماتے ہیں: علی بن حسین بن علی رضی اللہ عنہما نے میرا ہاتھ پکڑا اور بنی زہرہ سے تعلق رکھنے والے ایک قرشی آدمی کے پاس مجھے لے گئے، اس آدمی کو ابن ابی حثمہ کے نام سے پکارا جاتا ہے، وہ ان کے قریب ہی نماز پڑھ رہے تھے، جب ابن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ نماز سے فارغ ہوئے تو ہماری جانب متوجہ ہوئے، حضرت علی بن حسین نے ان سے کہا: دم کے بارے میں ایک حدیث، آپ اپنی والدہ کے حوالے سے بیان کرتے ہو، انہوں نے کہا: جی ہاں، وہ حدیث مجھے میری والدہ نے بتائی تھی، (وہ یہ ہے کہ میری والدہ) زمانہ جاہلیت میں دم کیا کرتی تھی، جب اسلام کا زمانہ آگیا تو انہوں نے فیصلہ کیا کہ میں رسول اللہ ﷺ سے مشورہ کروں گی (اگر حضور ﷺ اجازت دیں گے تو) میں دم کروں گی (ورنہ چھوڑ دوں گی، انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے مشورہ کیا تو) نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم دم کیا کرو، جب تک اس میں شرک کی آمیزش نہ ہو (تب تک دم کرنا جائز ہے)

6890 - حَدَّثَنَا بِالْحَدِيْثِ عَلٰى وَجْهِهِ اَبُوْ عَمْرٍو مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ مَطَرٍ الزَّاهِدُ الْعَدْلُ، اِمْلَاءً سَنَةَ سَبْعٍ وَثَلَاثِيْنَ وَثَلَاثِ مِائَةٍ، حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَاسِطِيُّ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ اَبُوْ اِسْحَاقَ الْهَرَوِيُّ، حَدَّثَنِيْ عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ اَبِيْ حَثْمَةَ الْقُرَشِيُّ الْعَدَوِيُّ، حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، عَنْ جَدِّيْ عُثْمَانَ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اُمِّهِ الشِّفَاءِ بِنْتِ عَبْدِاللّٰهِ، اَنَّهَا كَانَتْ تَرْقِيْ بِرُقًى فِي الْجَاهِلِيَّةِ، وَاَنَّهَا لَمَّا هَاجَرَتْ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَتْ عَلَيْهِ، فَقَالَتْ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ كُنْتُ اَرْقِيْ بِرُقًى فِي الْجَاهِلِيَّةِ، وَقَدْ رَاَيْتُ اَنْ اَعْرِضَهَا عَلَيْكَ، فَقَالَ: اعْرِضِيهَا فَعَرَضْتُهَا عَلَيْهِ، وَكَانَتْ مِنْهَا رُقْيَةُ النَّمْلَةِ، فَقَالَ: " ارْقِيْ بِهَا وَعَلِّمِيهَا حَفْصَةَ: بِسْمِ اللّٰهِ صَلُوْبٌ حِينَ يَعُوْدُ مِنْ اَفْوَاهِهَا وَلَا تَضُرُّ اَحَدًا، اللّٰهُمَّ اكْشِفِ الْبَاْسَ رَبَّ النَّاسِ " قَالَ: تَرْقِيْ بِهَا عَلٰى عُوْدِ كَرْمٍ سَبْعَ مَرَّاتٍ وَتَضَعُهُ مَكَانًا نَظِيفًا، ثُمَّ تَدْلُكُهُ عَلٰى حَجَرٍ وَتَطْلِيهِ عَلٰى

النُّوْرَةِ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)6890 – سئل ابن معين عن عثمان فلم يعرفه

✧✧ عثمان بن سلیمان اپنے والد کے حوالے سے ان کی والدہ حضرت شفاء بنت عبداللہ کے بارے میں بیان کرتے ہیں کہ وہ زمانہ جاہلیت میں دم کیا کرتی تھی، جب وہ ہجرت کر کے مدینہ منورہ آئیں تو وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں، اور عرض کی: یارسول اللہ ﷺ میں زمانہ جاہلیت میں دم کیا کرتی تھی، میں وہ دم آپ کو سنانا چاہتی ہوں، حضور ﷺ نے اجازت عطا فرمائی، انہوں نے حضور ﷺ کو دم سنایا۔ اس میں چیونٹی کے کاٹے کا بھی دم تھا، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ دم کر دیا کرو اور یہ حفصہ کو بھی سکھا دو، وہ دم یہ تھا

بِسْمِ اللّٰهِ صَلُوبٌ حِينَ يَعُودُ مِنْ اَفْوَاهِهَا وَلَا تَضُرُّ اَحَدًا، اللّٰهُمَّ اكْشِفِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ

''اللہ کے نام سے شروع وہ سختی والا ہے، جب وہ مونہوں سے لوٹے، اور کسی کو نقصان نہ دے، اے اللہ، اے انسانوں کے رب، تکلیف دور فرما دے''

راوی کہتے ہیں: یہ دعا سات مرتبہ پڑھ کر انگور کی ٹہنی پر دم کرتی، پھر اس کو ایک پاک صاف جگہ پر رکھ دیتی، پھر اس کو پتھر پر رگڑتی، اور اس کے اوپر قلعی کی لیپ کر دیتی۔ (پھر یہ لکڑی کاٹے کے مقام پر لگاتی تو درد فوراً ختم ہو جاتا۔)

6891 – اَخْبَرَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ، اَنْبَاَ عَلِیُّ بْنُ عَبْدِالْعَزِيزِ، ثَنَا اَبُوْ عُبَيْدَةَ، قَالَ: قَالَ الْاَصْمَعِيُّ: النَّمْلَةُ هِيَ قُرُوحٌ تَخْرُجُ فِي الْجَنْبِ وَغَيْرِهِ

✧✧ اصمعی کہتے ہیں: (مذکورہ دونوں حدیثوں میں جو چیونٹی کا ذکر ہے اس چیونٹی یعنی) نملہ سے مراد وہ کیڑا ہے جو بغلوں وغیرہ میں پیدا ہو جاتا ہے۔

6892 – اَخْبَرَنِیْ اِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ بْنِ مُحَمَّدِ الشَّعْرَانِيُّ، ثَنَا جَدِّی، ثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اَبِی اُوَيْسٍ، حَدَّثَنِی سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنْ عَبْدِالْمَجِيدِ بْنِ سُهَيْلٍ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِی سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ، عَنِ الشِّفَاءِ ابْنَةِ عَبْدِاللّٰهِ، قَالَتْ: جِئْتُ يَوْمًا حَتّٰى دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلْتُهُ وَشَكَوْتُ اِلَيْهِ، فَجَعَلَ يَعْتَذِرُ اِلَیَّ وَجَعَلْتُ اَلُومُهُ، قَالَتْ: "ثُمَّ حَانَتِ الصَّلَاةُ الْاُولٰى فَدَخَلْتُ بَيْتَ ابْنَتِی وَهِیَ عِنْدَ شُرَحْبِيلَ ابْنِ حَسَنَةَ، فَوَجَدْتُ زَوْجَهَا فِی الْبَيْتِ فَجَعَلْتُ اَلُومُهُ وَقُلْتُ: حَضَرَتِ الصَّلَاةُ وَاَنْتَ هَاهُنَا . فَقَالَ: يَا عَمَّةُ لَا تَلُومِينِی كَانَ لِی ثَوْبَانِ اسْتَعَارَ اَحَدُهُمَا النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ: بِاَبِی وَاُمِّی اَنَا اَلُومُهُ وَهٰذَا شَاْنُهُ، فَقَالَ شُرَحْبِيلُ: اِنَّمَا كَانَ اَحَدُهُمَا دِرْعًا فَرَقَّعْنَاهُ"

(التعليق – من تلخيص الذهبي)6892 – حذفه الذهبي من التلخيص

✧✧ حضرت شفاء بنت عبداللہ فرماتی ہیں: میں ایک دن نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئی، میں نے حضور ﷺ سے مسئلہ دریافت کیا، اور آپ کی بارگاہ میں (اپنی بیماری کی) شکایت پیش کی، آپ ﷺ میرے لئے عذر بتاتے رہے اور میں

مسلسل شکایت کرتی رہی، آپ فرماتی ہیں: پھر نماز کا وقت ہوگیا، میں اپنی بیٹی کے گھر چلی گئی، وہ اس وقت شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھی، اس وقت ان کے شوہر گھر میں تھے، میں اس کو ملامت کرنے لگ گئی کہ نماز کا وقت ہوگیا اور تم ابھی گھر میں ہو، اس نے کہا: پھوپھی جان مجھے ملامت مت کیجئے، کیونکہ میرے پاس صرف دو ہی کپڑے ہیں، ان میں سے بھی ایک کپڑا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ادھار لے لیا ہے، میں نے کہا: میرے ماں باپ قربان ہو جائیں، میں بلاوجہ ان کو شکایت کرتی رہی، حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ ان کے پاس کپڑے ہی نہیں تھے (تو وہ جماعت کے لئے کیسے جاتے) حضرت شرحبیل بن حسنہ نے کہا: ان میں سے ایک گھر میں پہننے کی بڑی چادر تھی (جو پھٹی ہوئی تھی اس وجہ سے ہم نے) اسے پیوند لگائے ہوئے تھے۔

ذِكْرُ أُمِّ عَبْدِاللهِ لَيْلَى بِنْتِ اَبِى حَثْمَةَ الْقُرَشِيَّةِ الْعَدَوِيَّةِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا

ام عبداللہ حضرت لیلیٰ بنت ابی حثمہ قرشیہ عدویہ رضی اللہ عنہا کا ذکر

6893 - حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِالْجَبَّارِ، ثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ، قَالَ: وَمِمَّنْ هَاجَرَ اِلَى الْحَبَشَةِ عَامِرُ بْنُ رَبِيعَةَ، وَمَعَهُ امْرَاَتُهُ لَيْلَى بِنْتُ اَبِى حَثْمَةَ بْنِ غَانِمِ بْنِ عَوْفِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُوَيْجِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ كَعْبٍ

✦✦ ابن اسحاق کہتے ہیں: جن لوگوں نے حبشہ کی جانب ہجرت کی تھی ان میں سے ''عامر بن ربیعہ'' بھی تھے، اور ان کے ہمراہ ان کی زوجہ ''لیلیٰ بنت ابی حثمہ بن غانم بن عوف بن عبید بن عویج بن عدی بن کعب'' بھی تھیں۔

6894 - حَدَّثَنَاهُ اَبُو عَبْدِاللهِ الْاَصْبَهَانِيُّ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْجَهْمِ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: فَحَدَّثَنِى مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ، قَالَ: مَا قَدِمَتِ الْمَدِينَةَ مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ اَوَّلُ مِنْ لَيْلَى بِنْتِ اَبِى حَثْمَةَ مَعَ اَبِى، وَهُوَ زَوْجُهَا عَامِرُ بْنُ رَبِيعَةَ

✦✦ زہری کہتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عامر فرماتے ہیں: مہاجرات میں سب سے پہلے مدینہ منورہ آنے والی خاتون حضرت لیلیٰ بنت ابی حثمہ رضی اللہ عنہا ہیں، انہوں نے اپنے والد کے ہمراہ ہجرت کی۔ ان کے شوہر عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ ہیں۔

6895 - حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِالْجَبَّارِ، ثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنِى عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَيَّاشٍ، عَنْ عَبْدِالْعَزِيزِ بْنِ عَبْدِاللهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اُمِّهِ اُمِّ عَبْدِاللهِ بِنْتِ اَبِى حَثْمَةَ، قَالَتْ: "وَاللّٰهِ اِنَّا لَنَرْحَلُ اِلَى اَرْضِ الْحَبَشَةِ، فَقَدْ ذَهَبَ عَامِرٌ فِى بَعْضِ حَاجَتِنَا اِذْ اَقْبَلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ حَتّٰى وَقَفَ عَلَيَّ وَهُوَ عَلَى شِرْكِهِ، وَكُنَّا نَلْقَى مِنْهُ الْبَلَاءَ وَالشِّدَّةَ عَلَيْنَا، فَقَالَ: اِنَّهُ الِانْطِلَاقُ يَا اُمَّ عَبْدِاللهِ؟ فَقُلْتُ: نَعَمْ وَاللّٰهِ لَنَخْرُجَنَّ فِى اَرْضِ اللّٰهِ آذَيْتُمُونَا وَقَهَرْتُمُونَا حَتّٰى يَجْعَلَ اللّٰهُ لَنَا مَخْرَجًا، فَقَالَ: صَحِبَكُمُ اللّٰهُ، وَرَاَيْتُ لَهُ رِقَّةً لَمْ اَكُنْ اَرَاهَا، ثُمَّ انْصَرَفَ وَقَدْ اَحْزَنَهُ فِيمَا اَرَى خُرُوجُنَا " قَالَ: فَجَاءَ عَامِرُ بْنُ رَبِيعَةَ مِنْ حَاجَتِهِ تِلْكَ فَقُلْتُ: " يَا اَبَا عَبْدِاللهِ لَوْ رَاَيْتَ عُمَرَ آنِفًا وَرِقَّتَهُ وَحُزْنَهُ عَلَيْنَا، قَالَ: فَتَطْمَعِى فِى اِسْلَامِهِ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: لَا يُسْلِمُ الَّذِى رَاَيْتِ حَتّٰى يُسْلِمَ جَمَلُ

الْخَطَّابِ، قَالَ يَائِسًا مِنْهُ مِمَّا كَانَ يَرَى مِنْ غِلْظَتِهِ وَقَسْوَتِهِ عَلَى الْإِسْلَامِ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي)6895 – سكت عنه الذهبي في التلخيص

✧✧ حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ اپنی والدہ اُمّ عبداللہ بنت ابی حثمہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں: اللہ کی قسم! ہم سرزمین حبشہ کی جانب روانہ ہوئے، عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ اپنے کسی کام سے گئے تھے، کہ اسی دوران حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ تشریف لے آئے، آپ میرے پاس کھڑے ہوگئے، آپ اپنے گھوڑے پر ہی تھے، جبکہ ہمیں ان کی جانب سے بہت سختیوں اور تکالیف کا سامنا تھا، آپ فرمانے لگے: اے اُمّ عبداللہ! اب تو آزاد ہورہی ہو، میں نے کہا: جی ہاں اللہ کی قسم! ہم اللہ کی زمین میں نکل جائیں گے، تم نے ہمیں بہت تکالیف دی ہیں اور ہم پر ظلم وستم کے بہت پہاڑ توڑے ہیں، بالآخر اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے نکلنے کا راستہ بنا ہی دیا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تمہارا ساتھ دیا ہے، میں نے اس دن حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو رقت کی جس کیفیت میں دیکھا اس سے پہلے کبھی آپ پر ایسی کیفیت نہیں دیکھی۔ پھر آپ چلے گئے اور ہمارے جانے پر آپ بہت غمگین تھے، راوی کہتے ہیں: پھر حضرت عامر بن ربیعہ اپنا کام کرکے واپس آگئے، میں نے کہا: اے ابوعبداللہ! کاش تم آج عمر کی حالت دیکھتے اور ہمارے جانے پر اس کی رقت والی کیفیت دیکھتے، عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا تم اس کے اسلام قبول کرنے کی لالچ رکھتی ہو؟ میں نے کہا: جی ہاں۔ انہوں نے (عمر کے اسلام سے مایوس ہوکر) کہا: تم جس شخص کو مسلمان دیکھنا چاہتی ہو، وہ اس وقت تک اسلام نہیں لائے گا جب تک خطاب کے اونٹ اسلام نہیں لے آئیں گے۔ (یہ باتیں انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اسلام سے مایوس ہوکر کہی تھیں کیونکہ وہ اسلام کے بارے میں حضرت عمر کی شدت اور سختی کو دیکھ چکے تھے)

ذِكْرُ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْخَطَّابِ بْنِ نُفَيْلٍ أُخْتِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی بہن حضرت فاطمہ بنت خطاب بن نفیل رضی اللہ عنہا کا ذکر

6896 – حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْحَاقَ الْحَرْبِيُّ، ثَنَا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِاللَّهِ الزُّبَيْرِيُّ، قَالَ: وَمِنْهُنَّ فَاطِمَةُ بِنْتُ الْخَطَّابِ بْنِ نُفَيْلٍ امْرَأَةُ سَعِيدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ، وَكَانَتْ قَدْ أَسْلَمَتْ قَبْلَ عُمَرَ، وَكَانَتْ مِنْ أَوَّلِ الْمُبَايِعَاتِ بِمَكَّةَ

✧✧ مصعب بن عبداللہ زبیری فرماتے ہیں: ان میں سے فاطمہ بنت خطاب بن نفیل رضی اللہ عنہا بھی ہیں، آپ سعید بن زید بن عمرو بن نفیل کی زوجہ محترمہ ہیں۔ آپ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے پہلے اسلام لے آئی تھیں۔ مکہ مکرمہ میں بیعت کرنے والی خواتین میں سب سے پہلی یہی خاتون ہیں۔

6897 – حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِئٍ، ثَنَا أَبُو عُمَرَ أَحْمَدُ بْنُ الْمُبَارَكِ الْمُسْتَمْلِيُّ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، ثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يُوسُفَ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عُثْمَانَ أَبِي الْعَلَاءِ الْبَصْرِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: " أَنَّ رَجُلًا مِنْ بَنِي زُهْرَةَ لَقِيَ عُمَرَ قَبْلَ أَنْ يُسْلِمَ وَهُوَ مُتَقَلِّدٌ بِالسَّيْفِ، فَقَالَ: إِلَى أَيْنَ تَعْمِدُ؟ قَالَ:

أُرِيدُ اَنْ اَقْتُلَ مُحَمَّدًا. قَالَ: اَفَلا اَدُلُّكَ عَلَى الْعَجَبِ يَا عُمَرُ، اِنَّ خَتَنَكَ سَعِيدًا وَاُخْتَكَ قَدْ صَبَوَا وَتَرَكَا دِينَهُمَا الَّذِي هُمَا عَلَيْهِ. قَالَ: فَمَشَى عُمَرُ اِلَيْهِمْ ذَامِرًا حَتَّى اِذَا دَنَا مِنَ الْبَابِ قَالَ: وَكَانَ عِنْدَهُمَا رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ: خَبَّابٌ يُقْرِئُهُمَا سُورَةَ طه، فَلَمَّا سَمِعَ خَبَّابٌ بِحِسِّ عُمَرَ دَخَلَ تَحْتَ سَرِيرٍ لَهُمَا، فَدَخَلَ عُمَرُ فَقَالَ: مَا هٰذِهِ الْهَيْنَمَةُ الَّتِي رَاَيْتُهَا عِنْدَكُمَا؟ قَالا: مَا عَدَا حَدِيثًا تَحَدَّثْنَاهُ بَيْنَنَا، قَالَ: لَعَلَّكُمَا صَبَوْتُمَا وَتَرَكْتُمَا دِينَكُمَا الَّذِي اَنْتُمَا عَلَيْهِ، فَقَالَ لَهُ خَتَنُهُ سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ: يَا عُمَرُ، اَرَاَيْتَ اِنْ كَانَ الْحَقُّ فِي غَيْرِ دِينِكَ، فَاَقْبَلَ عَلَى خَتَنِهِ فَوَطِئَهُ وَطْئًا شَدِيدًا قَالَ: فَدَفَعَتْهُ اُخْتُهُ عَنْ زَوْجِهَا، فَضَرَبَ وَجْهَهَا فَاَدْمَى وَجْهَهَا، فَقَالَتْ وَهِيَ غَضْبَى: يَا عُمَرُ اَرَاَيْتَ اِنْ كَانَ الْحَقُّ فِي غَيْرِ دِينِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ، قَالَ: فَلَمَّا يَئِسَ عُمَرُ، قَالَ: اَعْطُونِي هٰذَا الْكِتَابَ الَّذِي عِنْدَكُمْ فَاَقْرَاَهُ، فَقَالَتْ اُخْتُهُ: اِنَّكَ رِجْسٌ وَلَا يَمَسُّهُ اِلَّا الْمُطَهَّرُونَ، قُمْ فَاغْتَسِلْ اَوْ تَوَضَّاْ " الْحَدِيثَ

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 6897 – قد سقط منه

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: بنی زہرہ کا ایک آدمی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے قبول اسلام سے پہلے ان سے ملا حضرت عمر تلوار لٹکائے جا رہے تھے، اُس نے پوچھا: کہاں جا رہے ہو؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: محمد کو قتل کرنے جا رہا ہوں، اُس نے کہا: اے عمر! کیا میں تمہیں اس سے بھی زیادہ عجیب بات نہ بتاؤں؟ تمہارا بہنوئی سعید اور تمہاری بہن اپنے آباء کے دین کو چھوڑ کر صابی ہو چکے ہیں۔ راوی کہتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ اُسی وقت غصے کے عالم میں چلتے ہوئے بہن کے گھر آئے، جب وہ ان کے دروازے کے قریب پہنچے، ان لوگوں کے پاس خباب نامی ایک شخص ہوتا تھا، وہ ان دونوں کو سورۃ طہ کی تعلیم دے رہا تھا، جب خباب رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے قدموں کی آہٹ سنی، تو اُن کی چارپائی کے نیچے چھپ گئے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ اندر آئے اور کہنے لگے: یہ جو تم آہستہ آواز میں پڑھ رہے تھے جو ابھی میں نے تمہارے پاس دیکھا، یہ کیا ہے؟ ان کے بہنوئی حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ نے کہا: اے عمر! تمہارا کیا خیال ہے، اگر حق تیرے دین کے علاوہ کسی دوسرے دین میں ہو، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت زید کو مارنا شروع کر دیا، حضرت عمر کی بہن نے اپنے شوہر کا دفاع کرتے ہوئے حضرت عمر کا ہاتھ پکڑنا چاہا تو حضرت عمر نے اُن کے چہرے پر تھپڑ رسید کر دیا، ان کے چہرے پر تھپڑ کا نشان چھپ گیا، ان کی بہن نے جلال میں آکر کہا: اے عمر! اگر سچائی تمہارے دین کے خلاف میں ہو تو تمہارا کیا خیال ہے؟ میں گواہی دیتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے اور میں گواہی دیتی ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ (حضرت انس رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں: جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ مایوس ہو گئے، تو فرمایا: تم وہ تحریر مجھے دو جو تمہارے پاس ہے، میں اس کو پڑھنا چاہتا ہوں، ان کی بہن نے کہا: تم پلید ہو، اور اس تحریر کو صرف پاک شخص چھو سکتا ہے، اٹھو غسل کر و یا (کم از کم) وضو کر لو، (اس کے بعد مفصل حدیث بیان کی)

6898 – اَخْبَرَنَاهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ حَمْدَانَ الْجَلَّابُ، بِهَمْدَانَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بُرْدٍ الْاَنْطَاكِيُّ، ثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْحُنَيْنِيُّ، ثَنَا اُسَامَةُ بْنُ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عُمَرَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: " لَمَّا

فَتَحَتْ لِي أُخْتِي، قُلْتُ: يَا عَدُوَّةَ نَفْسِهَا أَصَبَوْتِ؟ قَالَتْ وَرَفَعَ شَيْئًا فَقَالَتْ: يَا ابْنَ الْخَطَّابِ مَا كُنْتَ صَانِعًا فَاصْنَعْهُ فَإِنِّي قَدْ أَسْلَمْتُ. قَالَ: فَدَخَلْتُ فَجَلَسْتُ عَلَى السَّرِيرِ فَإِذَا بِصَحِيفَةٍ وَسَطَ الْبَيْتِ فَقُلْتُ: مَا هٰذِهِ الصَّحِيفَةُ هَاهُنَا؟ فَقَالَتْ: دَعْنَا عَنْكَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ أَنْتَ لَا تَغْتَسِلُ مِنَ الْجَنَابَةِ وَلَا تَطْهُرُ وَهٰذَا لَا يَمَسُّهُ إِلَّا الْمُطَهَّرُونَ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6898 – قد سقط منه وهو واه منقطع

✦✦ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب میری بہن نے دروازہ کھولا تو میں نے (اندر آ کر ان سے) کہا: اے اپنی جان کی دشمن! کیا تم نے اپنا دین چھوڑ دیا ہے؟ پھر حضرت عمر نے ان پر تشدد کرنا شروع کر دیا، پھر ان کی بہن نے کہا: اے ابن خطاب! تم جتنا ظلم کر سکتے ہو کر لو، میں تو مسلمان ہو چکی ہوں، حضرت عمر فرماتے ہیں: میں اندر آیا اور چارپائی پر بیٹھ گیا، میں نے کمرے میں ایک صحیفہ دیکھا، میں نے پوچھا: یہ صحیفہ کیا ہے؟ ان کی بہن نے کہا: اے ابن الخطاب! اس کا خیال چھوڑ دو، تم جنابت کا غسل نہیں کرتے ہو اور نہ ہی طہارت حاصل کرتے ہو، اور اس پاک صحیفے کو صرف پاک شخص ہی چھو سکتا ہے۔

ذِكْرُ أَسْمَاءَ بِنْتِ سَعِيدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ وَهِيَ ابْنَةُ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ

حضرت اسماء بنت سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہا کا ذکر (یہ فاطمہ بنت خطاب کی صاحبزادی ہیں)

6899 – حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدِ بْنِ كَثِيرِ بْنِ عُفَيْرٍ، ثَنَا أَبِي، ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، عَنْ أَبِي ثِفَالٍ الْمُرِّيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ رَبَاحَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ، يَقُولُ: حَدَّثَتْنِي جَدَّتِي أَسْمَاءُ بِنْتُ سَعِيدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرٍو، أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَا وُضُوءَ لَهُ، وَلَا وُضُوءَ لِمَنْ لَمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ تَعَالَى عَلَيْهِ، وَلَا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ مَنْ لَا يُؤْمِنُ بِي وَلَا يُحِبُّ الْأَنْصَارَ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6899 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص فی هذا الموضع

✦✦ حضرت اسماء بنت سعید بن زید بن عمرو رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

○ جس کا وضو نہیں، اس کی نماز نہیں ہوتی،

○ جس نے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نہ پڑھی، اس کا وضو (کامل) نہیں ہے۔

○ اُس شخص کا اللہ تعالیٰ پر ایمان نہیں ہے جس کا مجھ پر ایمان نہیں ہے اور جو انصار سے محبت نہیں کرتا۔

ذِكْرُ أُمِّ نُبَيْهٍ بِنْتِ الْحَجَّاجِ أُمِّ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

حضرت عبداللہ بن عمرو کی والدہ حضرت اُمّ نُبیہ بنت حجاج رضی اللہ عنہا کا ذکر

6899: مسند احمد بن حنبل - مسند الانصار' مسند النساء - حديث جدة رباح بن عبد الرحمن' حديث: 26561

6900 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ سَلْمَانَ بْنِ الْحَسَنِ الْفَقِيهُ بِبَغْدَادَ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُكْرَمٍ، ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، اَنْبَاَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ قُدَامَةَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ الْجُمَحِيُّ، حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ شُعَيْبٍ، اَخُو عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ بِالشَّامِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: كَانَتْ اُمُّ نُبَيْهٍ بِنْتُ الْحَجَّاجِ اُمُّ عَبْدِاللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو امْرَاَةً تُهْدِي لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتُلْطِفُهُ، فَاَتَاهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا زَائِرًا، فَقَالَ: كَيْفَ اَنْتِ يَا اُمَّ عَبْدِاللّٰهِ؟ قَالَتْ: بِخَيْرٍ بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّي يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ: وَكَيْفَ عَبْدُ اللّٰهِ؟ قَالَتْ: بِخَيْرٍ بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّي، وَعَبْدُ اللّٰهِ رَجُلٌ قَدْ تَخَلَّى مِنَ الدُّنْيَا . قَالَ: كَيْفَ قَالَتْ: حَرَّمَ النَّوْمَ فَلَا يَنَامُ، وَلَا يُفْطِرُ، وَحَرَّمَ اللَّحْمَ فَلَا يَطْعَمُ اللَّحْمَ، وَلَا يُؤَدِّي اِلٰى اَهْلِهِ حَقَّهُمْ. قَالَ: اَيْنَ هُوَ؟ قَالَتْ: خَرَجَ آنِفًا يُوشِكُ اَنْ يَرْجِعَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَاِذَا جَاءَ كِ فَاحْبِسِيهِ عَلَيَّ فَلَمْ يَلْبَثْ عَبْدُ اللّٰهِ اَنْ جَاءَ ، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ لِنَفْسِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَاِنَّ لِاَهْلِكَ عَلَيْكَ حَقًّا

✧✧ عمر بن شعیب اپنے والد سے، وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ اُمّ نبیہ بنت حجاج اُمّ عبداللہ بن عمرو ایسی خاتون تھیں جو رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں تحائف بھیجا کرتی تھیں اور رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بہت اچھا سلوک کرتی تھی، ایک دن رسول اللہ ﷺ ان کے پاس ملاقات کے لئے تشریف لائے، آپ ﷺ نے ان کا حال دریافت فرمایا، انہوں نے کہا: یارسول اللہ ﷺ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہو جائیں، میں ٹھیک ہوں، آپ ﷺ نے پوچھا: عبداللہ کا کیا حال ہے؟ انہوں نے کہا: یارسول اللہ ﷺ وہ بھی ٹھیک ہے، (عبداللہ، دنیا سے بالکل الگ تھلگ ہو چکا تھا) آپ ﷺ نے اس کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ اس نے اپنے اوپر نیند کو حرام کیا ہوا ہے، وہ سوتا ہی نہیں ہے، نہ ہی وہ روزے میں ناغہ کرتا ہے، وہ گوشت نہیں کھاتا، اپنے گھر والوں کے حقوق پورے نہیں کرتا۔ حضور ﷺ نے پوچھا: وہ کہاں ہے؟ انہوں نے بتایا کہ ابھی ابھی باہر کہیں نکلے ہیں، یارسول اللہ ﷺ وہ واپس آنے ہی والے ہوں گے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب وہ آجائے تو اس کو میرے پاس بھیج دینا۔ لیکن ابھی زیادہ دیر نہیں گزری تھی کہ عبداللہ بھی آ گئے، رسول اللہ ﷺ نے اس کو فرمایا: تیری اپنی جان کا بھی تجھ پر حق ہے اور تیری بیوی کا بھی تجھ پر حق ہے۔

ذِكْرُ سَهْلَةَ بِنْتِ سُهَيْلٍ امْرَاَةِ اَبِي حُذَيْفَةَ بْنِ عُتْبَةَ

حضرت ابوحذیفہ بن عتبہ رضی اللہ عنہ کی بیوی حضرت سہلہ بنت سہیل رضی اللہ عنہا کا ذکر

6901 – حَدَّثَنِي اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَرْبِيُّ، ثَنَا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الزُّبَيْرِيُّ، قَالَ: وَمِنْ نِسَاءِ بَنِي عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ سَهْلَةُ بِنْتُ سُهَيْلِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَبْدِشَمْسِ بْنِ عَبْدِوُدِّ بْنِ نَصْرِ بْنِ مَالِكِ بْنِ حِسْلٍ، وَكَانَتْ مِمَّنْ هَاجَرَتْ مَعَ زَوْجِهَا اَبِي حُذَيْفَةَ اِلَى اَرْضِ الْحَبَشَةِ، فَوَلَدَتْ لَهُ بِالْحَبَشَةِ مُحَمَّدَ بْنَ اَبِي حُذَيْفَةَ

✧✧ مصعب بن عبداللہ زبیری فرماتے ہیں: عامر بن لوئ کی عورتوں میں سے ''سہلہ بنت سہیل بن عمرو بن عبد شمس بن عبدود بن نصر بن مالک بن حسل'' ہیں، انہوں نے اپنے شوہر ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ کے ہمراہ حبشہ کی جانب ہجرت کی تھی، حبشہ میں ان کے ہاں محمد بن ابی حذیفہ پیدا ہوئے تھے۔

6902 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، ثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ، عَنْ سَهْلَةَ، امْرَاَةِ اَبِىْ حُذَيْفَةَ اَنَّهَا ذَكَرَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَالِمًا مَوْلَى اَبِىْ حُذَيْفَةَ وَدُخُولَهُ عَلَيْهَا، فَزَعَمَتْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَهَا اَنْ تُرْضِعَهُ فَاَرْضَعَتْهُ وَهُوَ رَجُلٌ بَعْدَمَا شَهِدَ بَدْرًا

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6902 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ کی زوجہ حضرت سہلہ سے مروی ہے، انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ ابوحذیفہ کے غلام سالم کا ذکر کیا اور بتایا کہ وہ ان کے پاس آتے جاتے ہیں، وہ سمجھتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو کہا تھا کہ وہ سالم کو دودھ پلا دے، تو انہوں نے سالم کو دودھ پلایا تھا حالانکہ وہ (بڑی عمر کے) آدمی تھے۔ (یہ واقعہ جنگ بدر کے بعد کا ہے)[1]

6903 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِىْ سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، وَرَبِيعَةَ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: اَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَهْلَةَ امْرَاَةَ اَبِىْ حُذَيْفَةَ اَنْ تُرْضِعَ سَالِمًا مَوْلَى اَبِىْ حُذَيْفَةَ حَتّٰى تَذْهَبَ غَيْرَةُ اَبِىْ حُذَيْفَةَ فَاَرْضَعَتْهُ وَهُوَ رَجُلٌ قَالَ رَبِيعَةُ: وَكَانَ رُخْصَةً لِسَالِمٍ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6903 – صحيح

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوحذیفہ کی زوجہ سہلہ کو کہا تھا کہ تم ابوحذیفہ کے غلام سالم کو اپنا دودھ پلا دو (اور اس کو اپنا رضاعی بیٹا بنا لو) تاکہ ابوحذیفہ کی غیرت کو نقصان نہ ہو، چنانچہ سہلہ نے سالم کو دودھ پلایا اور اس وقت سالم (بڑی عمر کے) آدمی تھے۔ حضرت ربیعہ فرماتے ہیں: یہ فقط حضرت سالم کے لئے رخصت تھی، (کسی اور کے لئے یہ عمل جائز نہیں ہے)

ذِكْرُ اُمِّ حَبِيبَةَ وَاسْمُهَا حَمْنَةُ بِنْتُ جَحْشٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا

حضرت اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا کا ذکر ان کا نام حمنہ بنت جحش ہے۔

6904 – حَدَّثَنِىْ اَبُو بَكْرِ بْنُ بَالَوَيْهِ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَرْبِيُّ، ثَنَا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الزُّبَيْرِيُّ، قَالَ: وَمِنْ نِسَاءِ قُرَيْشٍ اُمُّ حَبِيبَةَ، وَاسْمُهَا حَمْنَةُ بِنْتُ جَحْشٍ، اُخْتُ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

[1] (یاد رہے کہ اڑھائی سال کے بعد دودھ پینے سے رضاعت ثابت نہیں ہوتی، اور اگر دودھ پلانا ثابت ہو بھی سہی تو اس کا محمل یہ ہوگا کہ انہوں نے کسی برتن وغیرہ میں دودھ نکال دیا ہوگا اور حضرت سالم نے اُس برتن سے پی لیا ہوگا اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ یہ حکم حضرت سالم کے ساتھ خاص ہو)

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهِيَ مِنْ اَسَدِ بْنِ خُزَيْمَةَ حَلِيفِ بَنِيْ عَبْدِشَمْسٍ

✧✧ مصعب بن عبداللہ زبیری فرماتے ہیں: قریش کی خواتین میں سے ''ام حبیبہ'' بھی ہیں، ان کا نام حمنہ بنت جحش ہے، آپ رسول اللہ ﷺ کی زوجہ محترمہ اُمّ المومنین حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کی بہن ہیں۔ آپ بنی عبد شمس کے حلیف اسد بن خزیمہ میں سے ہیں۔

6905 – حَدَّثَنِيْ عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذٍ الْعَدْلُ، ثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اِسْحَاقَ الْقَاضِيْ، ثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ عَارِمٌ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلَى، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاَى فِي الْمَسْجِدِ حَبْلًا مَمْدُوْدًا بَيْنَ سَارِيَتَيْنِ فَقَالَ: مَا هٰذَا الْحَبْلُ؟ فَقِيْلَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، حَمْنَةُ بِنْتُ جَحْشٍ تُصَلِّي فَاِذَا اَعْيَتْ تَعَلَّقَتْ بِالْحَبْلِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لِتُصَلِّ مَا اَطَاقَتْ فَاِذَا اَعْيَتْ فَلْتَقْعُدْ وَحَدَّثَنِيْ عَلِيٌّ، ثَنَا اِسْمَاعِيلُ، ثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ، ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ اَنَسٍ، بِمِثْلِهِ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)6905 – سكت عنه الذهبي في التلخيص

✧✧ حضرت عبدالرحمٰن ابن ابی لیلیٰ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مسجد میں دوستونوں کے درمیان ایک رسی بندھی ہوئی دیکھی اور پوچھا: یہ کیا ہے؟ آپ ﷺ کو بتایا گیا کہ حمنہ بنت جحش نماز پڑھتی ہے، جب وہ تھک جاتی ہے تو اس رسی کے ساتھ لٹک جاتی ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جتنی ہمت ہو اتنی نماز پڑھو اور جب تھک جاؤ تو بیٹھ جاؤ۔

امام حاکم فرماتے ہیں: یہی حدیث حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے بھی منقول ہے۔

6906 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ جَعْفَرِ بْنُ عُبَيْدٍ الْحَافِظُ، وَعَبْدَانُ بْنُ يَزِيدَ الدَّقَّاقُ، بِهَمْدَانَ قَالَا: ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحُسَيْنِ، ثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْمَاعِيلَ الْفَرْوِيُّ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ اَخِيهِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ جَحْشٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ حَمْنَةَ بِنْتِ جَحْشٍ، اَنَّهَا قِيْلَ لَهَا: قُتِلَ اَخُوكِ. قَالَتْ: رَحِمَهُ اللّٰهُ، اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُونَ، فَقِيْلَ لَهَا: قُتِلَ خَالُكِ حَمْزَةُ. فَقَالَتْ: اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُونَ، فَقِيْلَ لَهَا: قُتِلَ زَوْجُكِ، قَالَتْ: وَاحُزْنَاهُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ لِلزَّوْجِ مِنَ الْمَرْاَةِ لَشُعْبَةً مَا هِيَ لِشَيْءٍ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)6906 – سكت عنه الذهبي في التلخيص

✧✧ حضرت حمنہ بنت جحش رضی اللہ عنہا کے بارے میں مروی ہے کہ ان کو بتایا گیا کہ تمہارا بھائی شہید ہو گیا، انہوں نے کہا: اللہ تعالیٰ اس پر رحمت نازل فرمائے، انا للہ وانا الیہ راجعون، پھر ان کو بتایا گیا کہ تمہارے ماموں حضرت حمزہ شہید ہو گئے، انہوں نے کہا انا للہ وانا الیہ راجعون، ان کو بتایا گیا کہ تمہارا شوہر شہید ہو گیا ہے، انہوں نے کہا: واحزناہ، (ہائے افسوس) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عورت کے دل میں شوہر کے بارے میں ایسی محبت ہوتی ہے جو کسی دوسرے کے لئے ہوہی

6905: مسند احمد بن حنبل - ومن مسند بني هاشم' مسند انس بن مالك رضي الله تعالى عنه - حديث: 12689

نہیں سکتی۔

6907 – اَخْبَرَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ الدَّبَّاسُ، بِمَكَّةَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ الصَّائِغُ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ، ثَنَا عُمَرُ بْنُ عُثْمَانَ التَّيْمِيُّ، عَنْ اَبِيهِ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، اَخْبَرَنِي عُرْوَةُ، اَنَّ عَائِشَةَ، اَخْبَرَتْهُ اَنَّ اُمَّ حَبِيبَةَ بِنْتَ جَحْشٍ وَهِيَ امْرَاَةُ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، وَهِيَ اُخْتُ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، جَاءَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَحَدَّثَتْهُ اَنَّهَا اسْتُحِيضَتْ سَبْعَ سِنِينَ فَاسْتَفْتَتْهُ فِي ذَلِكَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ هٰذِهِ لَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ لَكِنْ هٰذَا عِرْقٌ فَاغْتَسِلِي ثُمَّ صَلِّي فَكَانَتْ تَغْتَسِلُ فِي مِرْكَنٍ حَتّٰى تَعْلُوَ الْمَاءَ حُمْرَةُ الدَّمِ ثُمَّ تَقُومُ فَتُصَلِّي

✧✧ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: اُمّ حبیبہ بنت جحش رضی اللہ عنہا حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کی بیوی ہیں، یہ اُمّ المومنین حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کی بہن ہیں، یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں آئیں اور عرض کی کہ ان کو گزشتہ سات سالوں سے مسلسل حیض آ رہا ہے، ان کے لئے نماز کا کیا حکم ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ حیض نہیں ہے بلکہ یہ بیماری کی وجہ سے خون آ رہا ہے، تم (ہر نماز کے وقت کے لئے) غسل کر کے نماز ادا کر لیا کرو۔ اس کے بعد وہ ایک ٹب میں نہایا کرتی تھیں، جب خون کی رنگت پر پانی غالب ہو جاتا تو ٹب سے باہر آ جاتیں اور نماز پڑھ لیتی تھیں۔

ذِكْرُ فَاطِمَةَ بِنْتِ اَبِي حُبَيْشٍ وَهِيَ مِنْ بَنِي اَسَدِ بْنِ عَبْدِالْعُزّٰى

وَهِيَ خَالَةُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِي مُلَيْكَةَ الْمَكِّيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا

حضرت فاطمہ بنت ابی حبیش رضی اللہ عنہا کا ذکر

آپ بنی اسد بن عبدالعزیٰ میں سے ہیں، آپ عبداللہ بن ابی ملیکہ کی خالہ ہیں۔

6908 – اَخْبَرَنَا اَبُو الْحُسَيْنِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ تَمِيمٍ الْحَافِظُ، بِبَغْدَادَ، ثَنَا اَبُو قِلَابَةَ، ثَنَا اَبُو عَاصِمٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْاَسْوَدِ، عَنِ ابْنِ اَبِي مُلَيْكَةَ، اَنَّ خَالَتَهُ فَاطِمَةَ بِنْتَ اَبِي حُبَيْشٍ، اَتَتْ عَائِشَةَ، فَقَالَتْ: اِنِّي اَخَافُ اَنْ اَكُونَ مِنْ اَهْلِ النَّارِ، لَمْ اُصَلِّ مُنْذُ نَحْوٍ مِنْ سَنَتَيْنِ، فَسَاَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: لِتَدَعِ الصَّلَاةَ فِي كُلِّ شَهْرٍ اَيَّامَ قُرُوئِهَا ثُمَّ تَتَوَضَّاُ لِكُلِّ صَلَاةٍ فَاِنَّمَا هُوَ عِرْقٌ

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 6908 – سكت عنه الذهبي في التلخيص

✧✧ابن ابی ملیکہ فرماتے ہیں: ان کی خالہ فاطمہ بنت ابی حبیش رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں اور عرض کی: مجھے ڈر لگتا ہے کہ کہیں میں دوزخی نہ ہو جاؤں، میں تقریباً دو سالوں سے نماز نہیں پڑھ سکی، انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر مہینے میں اپنے حیض کے دنوں کے برابر نماز کا ناغہ کیا کرو اور باقی دنوں میں ہر نماز (کے وقت) کے لئے تازہ وضو کر کے نماز پڑھ لیا کرو، یہ (حیض نہیں ہے بلکہ یہ) بیماری کی وجہ سے خون آتا ہے۔

ذِكْرُ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُجَلِّلِ الْقُرَشِيَّةِ أُمِّ جَمِيلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا

ام جمیل حضرت فاطمہ بنت مجلل قرشیہ رضی اللہ عنہا کا ذکر

6909 – حَدَّثَنَا اَبُو النَّضْرِ الْفَقِيهُ بِالطَّابَرَانِ، وَاَبُوْ يَحْيَى الْخَتَنُ الْفَقِيهُ بِبُخَارَى قَالَا: صَالِحُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَبِيبٍ الْبَغْدَادِيُّ، ثنا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْوَاسِطِيُّ، ثنا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ، ثنا اَبِى، عَنْ جَدِّى مُحَمَّدِ بْنِ حَاطِبٍ، عَنْ اُمِّهِ اُمِّ جَمِيلٍ، قَالَتْ: اَقْبَلْتُ بِكَ حَتّٰى اِذَا كُنْتُ مِنَ الْمَدِيْنَةِ بِلَيْلَةٍ اَوْ لَيْلَتَيْنِ طَبَخْتُ لَكَ طَبِيخًا فَفَنِيَ الْحَطَبُ فَخَرَجْتُ اَطْلُبُ الْحَطَبَ فَتَنَاوَلْتُ الْقِدْرَ فَانْكَفَاَتْ عَلَى ذِرَاعِكَ فَقَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ فَاَتَيْتُ بِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاطِبٍ وَهُوَ اَوَّلُ مَنْ سُمِّيَ بِكَ فَمَسَحَ عَلَى رَاْسِكَ وَدَعَا بِالْبَرَكَةِ ثُمَّ تَفَلَ فِي فِيكَ وَجَعَلَ يَتْفُلُ عَلَى يَدِكَ وَيَقُوْلُ: اَذْهِبِ الْبَاْسَ رَبَّ النَّاسِ، اشْفِ اَنْتَ الشَّافِي لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا قَالَتْ: فَمَا قُمْتُ بِكَ مِنْ عِنْدِهِ حَتّٰى بَرِئَتْ يَدُكَ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6909 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ محمد بن حاطب اپنی والدہ اُمّ جمیل کا یہ بیان نقل کرتے ہیں (وہ فرماتی ہیں) میں تجھے لے کر ہجرت کے لئے روانہ ہوئی، جب میں مدینہ منورہ سے ایک رات یا دوراتوں کے فاصلے پر تھی، میں تیرے لئے کھانا پکارہی تھی کہ ایندھن ختم ہوگیا، میں لکڑیاں جمع کرنے کے لئے نکلی تو مجھے ایک ہنڈیا ملی، (میں وہ اپنے ساتھ اپنے خیمے میں لے آئی) وہ ہنڈیا تیری ٹانگ پر گری تھی (جس کی وجہ سے زخم ہوگیا تھا) میں تجھے رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں لے گئی، میں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ یہ محمد بن حاطب ہے، یہ پہلا بچہ تھا جس کا یہ نام رکھا گیا تھا، حضور ﷺ نے تیرے سر پر اپنا دست مبارک پھیرااور برکت کی دعافرمائی، پھر تیرے منہ میں اپنا لعاب دہن مبارک ڈالا، اور تیرے ہاتھ پر بھی لعاب دہن مبارک لگایا تھا اور تیرے لئے یہ دعا بھی کی تھی۔

اَذْهِبِ الْبَاْسَ رَبَّ النَّاسِ، اشْفِ اَنْتَ الشَّافِي لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا

''اے اللہ، اے انسانوں کے پالنے والے، شفاء عطا فرما، تو ہی شفا دینے والا ہے، تیری شفاء کے علاوہ کوئی شفا نہیں ہے الٰہی ایسی شفاء عطا فرما کہ کوئی کمی باقی نہ رہے

آپ فرماتی ہیں: میں ابھی حضور ﷺ کی بارگاہ سے اٹھی نہیں تھی کہ (رسول اللہ ﷺ کے دم کی برکت سے) تیرا بازو ٹھیک ہوگیا تھا۔

ذِكْرُ اُمِّ اَيْمَنَ مَوْلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَاضِنَتِهِ

رسول اللہ ﷺ کی کنیز حضرت اُمّ ایمن رضی اللہ عنہا اوران کی دایہ کا ذکر

6910 – حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ الْاَصْبَهَانِيُّ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ الْجَهْمِ، ثنا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ

عُمَرَ، قَالَ: وَمِنْهُنَّ اُمُّ اَيْمَنَ مَوْلَاةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَاضِنَتُهُ وَاسْمُهَا بَرَكَةُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرِثَهَا خَمْسَةَ اَجْمَالٍ وَقِطْعَةَ غَنَمٍ فَاَعْتَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُمَّ اَيْمَنَ حِيْنَ تَزَوَّجَ خَدِيْجَةَ فَتَزَوَّجَهَا عُبَيْدُ بْنُ يَزِيْدَ مِنْ بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ فَوَلَدَتْ لَهُ اَيْمَنَ فَقُتِلَ يَوْمَ خَيْبَرَ شَهِيْدًا، وَكَانَ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ لِخَدِيْجَةَ فَوَهَبَتْهُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَعْتَقَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَزَوَّجَهُ اُمَّ اَيْمَنَ بَعْدَ النُّبُوَّةِ فَوَلَدَتْ لَهُ اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ

محمد بن عمر کہتے ہیں: اورام ایمن رسول اللہ ﷺ کی باندی اور آپ ﷺ کی حاضنہ (بچے کی پرورش کرنے والی دایہ) ان کا نام ''برکت'' ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کو پانچ اونٹ اور بکریوں کا ایک ریوڑ عطا فرمایا تھا، رسول اللہ ﷺ نے جب حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ نکاح کیا تو ان کو آزاد کر دیا تھا، اُمّ ایمن نے عبید بن یزید (جن کا تعلق بنی حارث بن خزرج کے ساتھ تھا) کے ساتھ نکاح کیا، ان کے ہاں ایک لڑکی ایمن پیدا ہوئی، جنگ خیبر میں عبید بن یزید شہید ہو گئے، حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ حضرت خدیجہ کے غلام تھے، انہوں نے یہ غلام رسول اللہ ﷺ کو تحفے میں دے دیا تھا، رسول اللہ ﷺ نے ان کو آزاد کر کے اُمّ ایمن کے ساتھ ان کا نکاح کر دیا، (ام ایمن کے ساتھ نکاح کا یہ واقعہ اعلان نبوت سے پہلے کا ہے) ام ایمن کے ہاں اس نکاح سے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے۔

6911 – فَحَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيْدِ بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ شَيْخٍ، مِنْ بَنِي سَعْدِ بْنِ بَكْرٍ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لِاُمِّ اَيْمَنَ: يَا اُمَّهْ وَكَانَ اِذَا نَظَرَ اِلَيْهَا قَالَ: هٰذِهٖ بَقِيَّةُ اَهْلِ بَيْتِي

✧✧ بنی سعد بن بکر کے ایک بزرگ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ حضرت اُمّ ایمن کو ''یا امہ'' کہہ کر پکارا کرتے تھے، اور رسول اللہ ﷺ جب بھی اُمّ ایمن کی طرف دیکھتے تو فرماتے: یہ میرے گھرانے کی بقیہ ہے:

6912 – اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ كَامِلٍ الْقَاضِيْ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوْحٍ الْمَدَايِنِيُّ، ثَنَا شَبَابَةُ، ثَنَا اَبُوْ مَالِكٍ النَّخَعِيُّ، عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ نُبَيْحٍ الْعَنَزِيِّ، عَنْ اُمِّ اَيْمَنَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّيْلِ اِلَى فَخَّارَةٍ مِنْ جَانِبِ الْبَيْتِ فَبَالَ فِيْهَا فَقُمْتُ مِنَ اللَّيْلِ وَاَنَا عَطْشَى فَشَرِبْتُ مِنْ فِي الْفَخَّارَةِ وَاَنَا لَا اَشْعُرُ، فَلَمَّا اَصْبَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: يَا اُمَّ اَيْمَنَ قُوْمِي اِلَى تِلْكَ الْفَخَّارَةِ فَاَهْرِيْقِي مَا فِيْهَا قُلْتُ: قَدْ وَاللّٰهِ شَرِبْتُ مَا فِيْهَا . قَالَ: فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ ثُمَّ قَالَ: اَمَا اِنَّكِ لَا يَفْجَعُ بَطْنُكِ بَعْدَهُ اَبَدًا

(التعليق – من تلخيص الذهبي)6912 – سكت عنه الذهبي في التلخيص

✧✧ حضرت اُمّ ایمن رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ایک دفعہ نبی اکرم ﷺ رات کے وقت بیدار ہوئے، کمرے کے کونے میں رکھے ہوئے ایک پیالے میں پیشاب کیا، رات میں میری آنکھ کھلی، مجھے اس وقت پیاس لگ رہی تھی، میں نے اس پیالے سے پی لیا، مجھے ذرا بھی اندازہ نہ ہوا کہ میں نے پیشاب پی لیا ہے، صبح ہوئی تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے اُمّ ایمن! اٹھو اور فلاں

پیالے میں جو کچھ ہے اس کو انڈیل دو، میں نے کہا: اللہ کی قسم! یارسول اللہ ﷺ میں نے تو اس کو پی لیا ہے، راوی کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ مسکرائے حتیٰ کہ آپ کے دندان مبارک ظاہر ہوگئے، آپ ﷺ نے فرمایا: آج کے بعد تجھے پیٹ کی بیماری کبھی نہیں لگے گی۔

6913 – حَدَّثَنِي اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَرْبِيُّ، ثَنَا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ، قَالَ: تُوُفِّيَتْ اُمُّ اَيْمَنَ مَوْلَاةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَاضِنَتُهُ فِي اَوَّلِ خِلَافَةِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

✧✧ مصعب بن عبداللہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ کی باندی اور حاضنہ (بچے کی پرورش کرنے والی دایہ) حضرت اُمّ ایمن رضی اللہ عنہا کا انتقال حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی خلافت کے اوائل میں ہوا۔

6914 – حَدَّثَنِي اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ رُمَيْحٍ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ، حَدَّثَنِي اَبِي، قَالَ: خَاصَمَ ابْنُ اَبِي الْفُرَاتِ مَوْلَى اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ الْحَسَنَ بْنَ اُمَيَّةَ وَنَازَعَهُ فَقَالَ لَهُ ابْنُ اَبِي الْفُرَاتِ فِي كَلَامِهِ: يَا ابْنَ بَرَكَةَ تُرِيدُ اُمَّ اَيْمَنَ فَقَالَ الْحَسَنُ: اشْهَدُوا وَرَفَعَهُ اِلَى اَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ وَهُوَ يَوْمَئِذٍ قَاضِي الْمَدِينَةِ وَقَصَّ عَلَيْهِ الْقِصَّةَ، فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ لِابْنِ اَبِي الْفُرَاتِ: مَا اَرَدْتَ بِقَوْلِكَ لَهُ يَا ابْنَ بَرَكَةَ فَقَالَ: سَمَّيْتُهَا بِاسْمِهَا . قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: اِنَّمَا اَرَدْتَ بِهٰذَا التَّصْغِيرَ بِهَا وَحَالُهَا مِنَ الْاِسْلَامِ حَالُهَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَهَا: يَا اُمَّهْ وَيَا اُمَّ اَيْمَنَ لَا اَقَالَنِي اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اِنْ اَقَلْتُكَ فَضَرَبَهُ سَبْعِينَ سَوْطًا

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 6914 – حذفه الذهبي من التلخيص

✧✧ یحییٰ بن محمد بن صاعد اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں، محمد بن صاعد بیان کرتے ہیں کہ اسامہ بن زید کے غلام ابن ابی فرات کا حسن بن امیہ کے ساتھ جھگڑا ہوگیا، ابن ابی فرات نے اپنی گفتگو میں اُسے کہا: اے ابن برکۃ! تو ام ایمن کا ارادہ رکھتا ہے؟ حسن نے اس بات پر گواہ قائم کئے اور اس کا معاملہ ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم کے پاس لے گئے، یہ ان دنوں مدینہ منورہ کے قاضی تھے، وہاں جا کر حسن نے پورا قصہ سنایا۔ ابوبکر نے ابن فرات سے کہا: تو نے اس کو ''یا ابن برکۃ'' کہا، اس سے تیری کیا مراد تھی؟ انہوں نے کہا: میں نے اس کا اصل نام لیا تھا، ابوبکر نے کہا: تو نے تصغیر کے اس لفظ کے ساتھ ان کا نام لیا ہے، حالانکہ وہ مسلمان ہیں، اور رسول اللہ ﷺ ان کو ''یا امہ'' اور یا ام ایمن'' کہا کرتے تھے، اگر میں تیرے قتل کی سزا سنا دوں تو اللہ تعالیٰ اس پر میری پکڑ نہیں فرمائے گا۔ پھر ان کو ستر کوڑوں کی سزا دی گئی۔

ذِكْرُ اَرْوَى بِنْتِ كَرِيزٍ الْقُرَشِيَّةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

حضرت اروی بنت کریز قرشیہ رضی اللہ عنہا کا ذکر

6915 – حَدَّثَنِي اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَرْبِيُّ، ثَنَا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الزُّبَيْرِيُّ، قَالَ: اَسْلَمَتْ اَرْوَى بِنْتُ كَرِيزِ بْنِ رَبِيعَةَ بْنِ حَبِيبِ بْنِ عَبْدِشَمْسٍ وَهَاجَرَتْ اِلَى الْمَدِينَةِ

وَمَاتَتْ فِي خِلَافَةِ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

✧✧ مصعب بن عبداللہ زبیری بیان کرتے ہیں کہ اروی بنت کریز بن ربیعہ بن حبیب بن عبدشمس اسلام لائیں، اور مدینہ منورہ کی جانب ہجرت بھی کی، حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں ان کا انتقال ہوا۔

ذِكْرُ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

حضرت اسماء بنت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہما کا ذکر

6916 – حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ الْاَصْبَهَانِيُّ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْجَهْمِ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: وَاَسْمَاءُ بِنْتُ اَبِي بَكْرٍ اُمُّهَا قُتَيْلَةُ بِنْتُ عَبْدِالْعُزَّى بْنِ اَسْعَدَ بْنِ جَابِرِ بْنِ مَالِكِ بْنِ حِسْلِ بْنِ عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ، وَهِيَ اُخْتُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِي بَكْرٍ لِاَبِيهِ وَاُمِّهِ، اَسْلَمَتْ قَدِيمًا بِمَكَّةَ وَبَايَعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَهَا الزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ فَوَلَدَتْ لَهُ عَبْدَ اللّٰهِ وَعُرْوَةَ وَعَاصِمًا وَالْمُهَاجِرَ وَخَدِيْجَةَ الْكُبْرَى وَاُمَّ الْحَسَنِ وَعَائِشَةَ بِنْتَ الزُّبَيْرِ سَبْعَةً

✧✧ محمد بن عمر فرماتے ہیں: اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما کی والدہ کا نام ''قتیلہ بنت عبدالعزیٰ بن اسعد بن جابر بن مالک بن حسل بن عامر بن لوئی'' ہے۔ آپ حضرت عبداللہ بن ابی بکر رضی اللہ عنہ کی حقیقی بہن ہیں، مکہ میں بہت پہلے پہل اسلام لے آئی تھیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت بھی کی، زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ سے ان کا نکاح ہوا، ان کے ہاں ''عبداللہ، عروہ اور عاصم، مہاجر، خدیجۃ الکبریٰ، ام حسن، اور عائشہ بنت زبیر'' سات بچے پیدا ہوئے۔

6917 – اَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحُسَيْنِ الْقَاضِي، بِمَرْوَ، ثَنَا الْحَارِثُ بْنُ اَبِي اُسَامَةَ، ثَنَا دَاوُدُ بْنُ الْمُحَبَّرِ، ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِي بَكْرٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهَا اتَّخَذَتْ خِنْجَرًا فِي زَمَنِ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ فِي الْفِتْنَةِ فَوَضَعَتْهُ تَحْتَ مِرْفَقِهَا فَقِيْلَ لَهَا: مَا تَصْنَعِيْنَ بِهٰذَا؟ قَالَتْ: اِنْ دَخَلَ عَلَيَّ لِصٌّ بَعَجْتُ بَطْنَهُ وَكَانَتْ عَمْيَاءَ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)917 – حذفه الذهبی من التلخيص

✧✧ حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما کے بارے میں منقول ہے کہ حضرت سعید بن عاص رضی اللہ عنہ کے فتنہ کے زمانہ انہوں نے ایک خنجر بنوا کر رکھا ہوا تھا، میں نے وہ خنجر ان کی کہنی کے نیچے رکھ دیا، ان سے کسی نے پوچھا: آپ اس خنجر کا کیا کریں گی؟ انہوں نے جواب دیا: اس لئے کہ اگر میرے پاس کوئی چور وغیرہ آ جائے تو میں اس کا پیٹ پھاڑ دوں گی۔ آپ آنکھوں سے معذور تھیں۔

6918 – اَخْبَرَنِي اَبُوْ بَكْرِ بْنُ بَالَوَيْهِ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ، ثَنَا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ، قَالَ: مَاتَتْ اَسْمَاءُ بِنْتُ اَبِي بَكْرٍ بَعْدَ قَتْلِ ابْنِهَا عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ بِلَيَالٍ، وَكَانَ قَتْلُهُ يَوْمَ الثُّلَاثَاءِ لِسَبْعَ عَشْرَةَ لَيْلَةً خَلَتْ مِنْ جُمَادَى الْاُوْلَى سَنَةَ ثَلَاثٍ وَسَبْعِيْنَ

✧✧ مصعب بن عبداللہ فرماتے ہیں: حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما اپنے بیٹے عبداللہ بن زبیر کے قتل کے چند دن بعد انتقال کر گئیں، ان کے بیٹے کا قتل سن ۷۳ ہجری میں ۱۷ جمادی الاولیٰ کو منگل کے دن ہوا۔

ذِكْرُ ضُبَاعَةَ بِنْتِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

حضرت ضباعہ بنت زبیر رضی اللہ عنہما کا ذکر

6919 – حَدَّثَنِي اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَرْبِيُّ، ثَنَا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الزُّبَيْرِيُّ، قَالَ: " وَضُبَاعَةُ بِنْتُ الزُّبَيْرِ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ بْنِ هَاشِمٍ زَوَّجَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمِقْدَادِ بْنِ عَمْرِو بْنِ ثَعْلَبَةَ فَوَلَدَتْ لَهُ عَبْدَ اللّٰهِ وَكَرِيمَةَ، وَقُتِلَ عَبْدُ اللّٰهِ يَوْمَ الْجَمَلِ مَعَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، فَمَرَّ بِهِ عَلِيٌّ قَتِيلًا فَقَالَ: بِئْسَ ابْنُ الْاُخْتِ "

✧✧ مصعب بن عبداللہ زبیری بیان کرتے ہیں: ضباعہ بنت زبیر بن عبدالمطلب بن ہاشم کا نکاح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقداد بن عمرو بن ثعلبہ رضی اللہ عنہ سے کیا، ان کے ہاں عبداللہ اور کریمہ پیدا ہوئے، اور عبداللہ جنگ جمل میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حمایت میں لڑتے ہوئے شہید ہوئے، ان کی نعش مبارک پڑی ہوئی تھی، حضرت علی رضی اللہ عنہ اس کے پاس سے گزرے تو فرمایا: میرا بھانجا کتنا برا ہے۔

6920 – حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الصَّفَّارُ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَهْدِيِّ بْنِ رُسْتُمٍ الْاَصْبَهَانِيُّ، ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِالْوَارِثِ، ثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيٰى، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ جَدَّتِهِ اُمِّ الْحَكَمِ، عَنْ اُخْتِهَا ضُبَاعَةَ بِنْتِ الزُّبَيْرِ، اَنَّهَا دَفَعَتْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَحْمًا فَنَهَسَ مِنْهُ ثُمَّ صَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّاْ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6920 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت ضباعہ بنت زبیر کے بارے میں منقول ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گوشت بھیجا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ گوشت کھایا، بعد میں بغیر وضو دہرائے نماز پڑھی۔

وَاَمَّا اُخْتُهَا اُمُّ الْحَكَمِ بِنْتِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا

ان کی بہن حضرت اُمّ حکم بنت زبیر رضی اللہ عنہما کا ذکر

6921 – فَحَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ الْاَصْبَهَانِيُّ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْجَهْمِ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: وَاُمُّ الْحَكَمِ بِنْتُ الزُّبَيْرِ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ بْنِ هَاشِمٍ تَزَوَّجَهَا رَبِيعَةُ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ فَوَلَدَتْ لَهُ مُحَمَّدًا وَعَبَّاسًا وَعَبْدَ الشَّمْسِ وَعَبْدَ الْمُطَّلِبِ وَاُمَيَّةَ وَاَرْوَى الْكُبْرٰى

✧✧ محمد بن عمر فرماتے ہیں: ''ام حکم بنت زبیر بن عبدالمطلب بن ہاشم رضی اللہ عنہا کی شادی ربیعہ بن حارث بن عبدالمطلب

سے ہوئی، ان کے ہاں محمد، عباس، عبدشمس، عبدالمطلب، امیہ اور اروی کبری پیدا ہوئے۔

6922 - حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمْرٍو عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ السَّمَّاكِ، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْحَارِثِيُّ، ثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، حَدَّثَنِي اَبِي، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ نَوْفَلٍ، عَنْ اُمِّ الْحَكَمِ بِنْتِ الزُّبَيْرِ، اَنَّهَا نَاوَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتِفًا مِنْ لَحْمٍ فَاَكَلَ مِنْهَا ثُمَّ صَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ قَدْ وَهِمَ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي هٰذَا الِاسْمِ فَقَالَ: اُمُّ حَكِيمٍ"

(التعليق - من تلخيص الذهبی) 6922 - روى حماد بن سلمة عن قتادة عن إسحاق بن عبد الله عنها ولم يصح

✧✧ ام حکم بنت زبیر کے بارے میں مروی ہے کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو گوشت پیش کیا، حضور ﷺ نے اس میں سے کھایا، پھر بغیر وضو دبرائے نماز پڑھی۔

اس حدیث میں حماد بن سلمہ کو ان کے نام میں وہم ہوا، انہوں نے ان کا نام "(ام حکم کی بجائے) ام حکیم بیان کیا ہے۔ (جیسا کہ درج ذیل حدیث سے واضح ہے)

6923 - كَمَا حَدَّثَنَاهُ اِبْرَاهِيمُ بْنُ عِصْمَةَ الْعَدْلُ. ثَنَا السَّرِيُّ بْنُ خُزَيْمَةَ، ثَنَا مُوسَى بْنُ اِسْمَاعِيلَ، ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَمَّارٍ، مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ، عَنْ اُمِّ حَكِيمٍ ابْنَةِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ، قَالَتْ: اَكَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدِي عَظْمًا فَجَاءَ بِلَالٌ فَاَذَّنَهُ بِالصَّلَاةِ فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ

(التعليق - من تلخيص الذهبی) 6923 - حذفه الذهبی من التلخيص

✧✧ حماد بن سلمہ، بنی ہاشم کے غلام عمار سے روایت کرتے ہیں کہ ام حکیم بنت عبدالمطلب فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے میرے پاس گوشت کھایا، حضرت بلال نے آکر اذان دی، حضور ﷺ نے نیا وضو کئے بغیر نماز پڑھائی (جس سے ثابت ہوتا ہے کہ گوشت کھانے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔)

ذِكْرُ اُمَامَةَ بِنْتِ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

حضرت امامہ بنت حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہما کا ذکر

6924 - حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ الْاَصْبَهَانِيُّ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْجَهْمِ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: وَاُمَامَةُ بِنْتُ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ بْنِ هَاشِمٍ، وَاُمُّهَا سَلْمَى بِنْتُ عُمَيْسِ بْنِ مَعْدِ بْنِ تَيْمٍ، اُخْتُ اَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ عَاشَتْ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ رَوَتْ عَنْهُ

✧✧ محمد بن عمر فرماتے ہیں: اور امامہ بنت حمزہ بن عبدالمطلب بن ہاشم۔ ان کی والدہ "سلمی بنت عمیس بن معد بن تیم" ہیں۔ آپ حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا کی بہن ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کے بعد زندہ رہیں اور آپ ﷺ سے روایت بھی کی ہے۔

6925 - حَدَّثَنَا اَبُو الْفَضْلِ مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْمُزَكِّيُ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ. ثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ. ثَنَا بَكْرُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ، حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ الْمُخْتَارِ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلَى، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ، وَهُوَ اَخُو اُمَامَةَ بِنْتِ حَمْزَةَ لِاُمِّهَا، عَنْ اُخْتِهِ اُمَامَةَ بِنْتِ حَمْزَةَ، اَنَّ مَوْلًى لَهَا تُوُفِّيَ وَلَمْ يَتْرُكْ اِلَّا ابْنَةً وَاحِدَةً، فَقَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ لِابْنَتِهِ النِّصْفَ وَلِابْنَةِ حَمْزَةَ النِّصْفَ

✧✧ عبداللہ بن شداد، امامہ بنت حمزہ کے ماں شریکی بھائی (اخیافی بھائی) ہیں، آپ اپنی بہن امامہ بنت حمزہ سے روایت کرتے ہیں کہ امامہ کا آزادکردہ غلام فوت ہوگیا، اوراس کی صرف ایک بیٹی ہی تھی، رسول اللہ ﷺ نے اس کی بیٹی کے لئے آدھامال اورحمزہ کی بیٹی کے لئے باقی آدھامال دینے کافیصلہ فرمایا۔

ذِكْرُ اُمِّ رِمْثَةَ

ام رمثہ رضی اللہ عنہا کا ذکر

وَقِيلَ رُمَيْثَةَ اُمِّ الْحَكِيمِ الْمُطَّلِبِيَّةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَسْلَمَتْ وَبَايَعَتْ، يُرْوٰى لَهَا حَدِيثُ اهْتَزَّ الْعَرْشُ لِمَوْتِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ

بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ ان کا نام رمیثہ اُمّ حکیم مطلبیہ رضی اللہ عنہا ہے، آپ اسلام بھی لائیں، اور حضور ﷺ کی بیعت بھی کی، وہ حدیث پاک انہی سے مروی ہے، جس میں یہ ہے کہ سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی وفات پر عرش بھی لرزاٹھا تھا۔

ذِكْرُ اُمِّ كُلْثُومٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا

حضرت اُمّ کلثوم رضی اللہ عنہا کا ذکر

6926 - حَدَّثَنِي اَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْحَرْبِيُّ، ثَنَا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الزُّبَيْرِيُّ، قَالَ: اُمُّ كُلْثُومٍ بِنْتُ عُقْبَةَ بْنِ اَبِيْ مُعَيْطٍ اُمُّهَا اَرْوٰى بِنْتُ كُرَيْزٍ اَسْلَمَتْ اُمُّ كُلْثُومٍ وَبَايَعَتْ قَبْلَ الْهِجْرَةِ وَهِيَ اَوَّلُ مَنْ هَاجَرَ مِنَ النِّسَاءِ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✧✧ مصعب بن عبداللہ زبیری بیان کرتے ہیں ''ام کلثوم بنت عقبہ بن ابی معیط''۔ ان کی والدہ اروی بنت کریز ہیں۔ حضرت اُمّ کلثوم اسلام ہجرت سے پہلے اسلام لائی تھیں اورانہوں نے حضور ﷺ کی بیعت بھی کی تھی، رسول اللہ ﷺ کے بعد ہجرت کرنے والی خواتین میں یہ سب سے پہلی خاتون ہیں۔

6927 - حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِاللّٰهِ الْاَصْبَهَانِيُّ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْجَهْمِ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: "لَا يُعْلَمُ قُرَشِيَّةٌ خَرَجَتْ مِنْ بَيْتِ اَبَوَيْهَا مُسْلِمَةً مُهَاجِرَةً اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ اِلَّا اُمُّ كُلْثُومٍ بِنْتُ عُقْبَةَ خَرَجَتْ مِنْ مَكَّةَ وَحْدَهَا وَصَاحَبَتْ رَجُلًا مِنْ خُزَاعَةَ حَتّٰى قَدِمَتِ الْمَدِيْنَةَ فِي هُدْنَةِ الْحُدَيْبِيَةِ فَخَرَجَ فِي اَثَرِهَا اَخَوَاهَا الْوَلِيدُ وَعُمَارَةُ فَقَدِمَا وَقْتَ قُدُومِهَا فَقَالَا: يَا مُحَمَّدُ لَنَا بِشَرْطِنَا وَمَا عَاهَدْتَنَا عَلَيْهِ وَفِيهَا نَزَلَتْ: (اِذَا

جَاءَ كُمُ الْمُؤْمِنَاتُ مُهَاجِرَاتٌ) (الممتحنة: 10) الْآيَةَ، وَلَمْ يَكُنْ لَهَا بِمَكَّةَ زَوْجٌ، فَلَمَّا قَدِمَتِ الْمَدِينَةَ تَزَوَّجَهَا زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ فَقُتِلَ عَنْهَا فَتَزَوَّجَهَا الزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ فَوَلَدَتْ لَهُ زَيْنَبَ فَطَلَّقَهَا، ثُمَّ تَزَوَّجَهَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ فَوَلَدَتْ لَهُ إِبْرَاهِيمَ وَحُمَيْدًا وَمَاتَ عَنْهَا فَتَزَوَّجَهَا عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ فَمَاتَتْ عَنْهُ "

✧✧ محمد بن عمر کہتے ہیں: اُمّ کلثوم بنت عقبہ رضی اللہ عنہا کے علاوہ اور کوئی قرشی خاتون ایسی نہیں ہے جو اپنے ماں باپ کے گھر سے اللہ اور اس کے رسول کی طرف مہاجر ہو کر نکلی ہو۔ آپ مکہ مکرمہ سے اکیلی تن تنہا نکل پڑی، بنی خزاعہ کا ایک آدمی ان کے ہمراہ ہو گیا، (یہ واقعہ صلح حدیبیہ کے موقعہ پر پیش آیا تھا) وہ لوگ چلتے چلتے مدینہ منورہ میں پہنچے تو ان کے بھائی ولید اور عمارہ بھی ان کے تعاقب میں نکل پڑے، جب حضرت اُمّ کلثوم مدینہ منورہ پہنچی، ساتھ ہی ان کے بھائی بھی مدینہ شریف آپہنچے، انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا: اے محمد! آپ نے ہمارے ساتھ جو معاہدہ اور شرائط طے کی تھیں ان پر عمل کیا جائے

انہی کے بارے میں سورہ ممتحنہ کی یہ آیت نازل ہوئی

يَآيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا جَآءَ كُمُ الْمُؤْمِنٰتُ مُهٰجِرٰتٍ فَامْتَحِنُوْهُنَّ اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِاِيْمَانِهِنَّ فَاِنْ عَلِمْتُمُوْهُنَّ مُؤْمِنٰتٍ فَلَا تَرْجِعُوْهُنَّ اِلَى الْكُفَّارِ لَا هُنَّ حِلٌّ لَّهُمْ وَ لَا هُمْ يَحِلُّوْنَ لَهُنَّ وَ اٰتُوْهُمْ مَّآ اَنْفَقُوْا وَ لَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اَنْ تَنْكِحُوْهُنَّ اِذَآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ وَ لَا تُمْسِكُوْا بِعِصَمِ الْكَوَافِرِ وَسْئَلُوْا مَآ اَنْفَقْتُمْ وَ لْيَسْئَلُوْا مَآ اَنْفَقُوْا ذٰلِكُمْ حُكْمُ اللّٰهِ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ وَ اللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ (الممتحنه:10)

''اے ایمان والو جب تمہارے پاس مسلمان عورتیں کفرستان سے اپنے گھر چھوڑ کر آئیں تو ان کا امتحان کر واللہ ان کے ایمان کا حال بہتر جانتا ہے پھر اگر تمہیں ایمان والیاں معلوم ہوں تو انہیں کافروں کو واپس نہ دو نہ یہ انہیں حلال نہ وہ انہیں حلال اور ان کے کافر شوہروں کو دے دو جو ان کا خرچ ہوا اور تم پر کچھ گناہ نہیں کہ ان سے نکاح کرلو جب ان کے مہر انہیں دو اور کافرنیوں کے نکاح پر جمے نہ رہو اور مانگ لو جو تمہارا خرچ ہوا اور کافر مانگ لیں جو انہوں نے خرچ کیا یہ اللہ کا حکم ہے وہ تم میں فیصلہ فرماتا ہے اور اللہ علم و حکمت والا ہے''(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

مکہ مکرمہ میں ان کی شادی نہیں ہوئی تھی، جب آپ مدینہ منورہ آئیں تو حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ نے ان سے نکاح کیا، حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ نے ان سے شادی کی، ان کے ہاں ایک لڑکی زینب پیدا ہوئی، حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ نے ان کو طلاق دے دی، ان کے بعد حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے ان سے شادی کی، ان کے ہاں ابراہیم اور حمید پیدا ہوئے، حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کا انتقال ہو گیا تو اس کے بعد انہوں نے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے نکاح کیا، انہیں کی زوجیت میں ان کا وصال ہوا۔

ذِكْرُ أُمِّ خَالِدٍ بِنْتِ خَالِدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا

ام خالد بن خالد رضی اللہ عنہا کا ذکر

6928 – حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْحَاقَ الْحَرْبِيُّ، ثَنَا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الزُّبَيْرِيُّ، قَالَ: وَأُمُّ خَالِدٍ اسْمُهَا أَمَةُ بِنْتُ خَالِدِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ بْنِ أُمَيَّةَ وَكَانَ خَالِدُ بْنُ سَعِيدٍ قَدْ هَاجَرَ إِلَى أَرْضِ الْحَبَشَةِ وَمَعَهُ امْرَأَتُهُ هُمَيْنَةُ بِنْتُ خَلَفٍ فَوَلَدَتْ لَهُ هُنَاكَ أَمَةَ بِنْتَ خَالِدٍ فَلَمْ يَزَلْ بِأَرْضِ الْحَبَشَةِ حَتَّى قَدِمُوا مَعَ أَهْلِ السَّفِينَتَيْنِ، وَقَدْ بَلَغَتْ أَمَةُ وَعَقَلَتْ وَتَزَوَّجَهَا الزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ فَوَلَدَتْ لَهُ عُمَرَ وَخَالِدًا ابْنَيِ الزُّبَيْرِ وَعَاشَتْ وَعَمَّرَتْ وَرَوَتْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✧✧مصعب بن عبداللہ زبیری بیان کرتے ہیں: اُمّ خالد کا نام ''امہ بنت خالد بن سعید بن العاص بن امیہ'' ہے۔ خالد بن سعید رضی اللہ عنہ سرزمین حبشہ کی جانب ہجرت کر گئے تھے، ان کے ہمراہ ان کی زوجہ ''ہمینہ بنت خلف'' بھی تھی، حبشہ میں ان کے ہاں امہ بنت خالد پیدا ہوئیں، یہ مسلسل حبشہ میں ہی رہے حتیٰ کہ دوکشتیوں والوں کے ہمراہ یہ واپس آ گئے، اس وقت ''امہ'' عاقل بالغ ہوچکی تھی، حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ نے ان سے شادی کی، ان کے ہاں حضرت زبیر کے دو بیٹے عمر اور خالد پیدا ہوئے، حضرت امہ رضی اللہ عنہا نے لمبی عمر پائی اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت بھی کی۔

6929 – حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِاللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الصَّفَّارُ، ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَهْدِيٍّ، ثَنَا أَبُو بَدْرٍ شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيدِ، ثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ أُمَّ خَالِدٍ بِنْتَ خَالِدِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ، تَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَعِيذُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ

✧✧ام خالد بنت خالد بن سعید بن العاص رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عذاب قبر سے پناہ مانگتے ہوئے سنا۔

ذِكْرُ فَاطِمَةَ بِنْتِ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ

حضرت فاطمہ بنت عتبہ بن ربیعہ رضی اللہ عنہا کا ذکر

6930 – أَخْبَرَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ، ثَنَا جَدِّي، ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ، حَدَّثَنِي أَخِي أَبُو بَكْرٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ أُمِّهِ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ عُتْبَةَ "أَنَّ أَبَا حُذَيْفَةَ، ذَهَبَ بِهَا وَبِأُخْتِهَا هِنْدٍ يُبَايِعَانِ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا اشْتَرَطَ عَلَيْهِنَّ قَالَتْ هِنْدٌ: أَوَ تَعْلَمُ فِي نِسَاءِ قَوْمِكَ مَنْ هٰذِهِ الْهَنَاتِ وَالْعَاهَاتِ شَيْئًا؟ فَقَالَ لَهَا أَبُو حُذَيْفَةَ: إِيهًا فَبَايِعِيهِ فَإِنَّهُ هَكَذَا يَشْتَرِطُ"

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6930 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧حضرت فاطمہ بنت عتبہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ابوحذیفہ ان کو ان کی بہن کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کرانے لے گیا،

جب رسول اللہ ﷺ نے ان کو اسلام کی شرائط بتائیں تو ہند نے کہا: کیا آپ جانتے ہیں کہ آپ کی قوم کی خواتین پر اس طرح کی مصیبتوں اور آفتوں میں سے کوئی آتی ہے؟ حضرت ابوحذیفہ نے فرمایا: ادھر آؤ اور ان کی بیعت کرلو، حضور ﷺ کی شرائط یہی ہوتی ہیں۔

ذِكْرُ حَمْنَةَ بِنْتِ جَحْشٍ وَلَيْسَتْ بِأُخْتِ زَيْنَبَ هٰذِهٖ غَيْرُهَا

حضرت حمنہ بنت جحش رضی اللہ عنہا کا ذکر

یہ حمنہ حضرت زینب کی بہن نہیں ہے، یہ کوئی دوسری حمنہ ہیں۔

6931 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ الْاَصْبَهَانِيُّ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْجَهْمِ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: وَحَمْنَةُ بِنْتُ جَحْشٍ كَانَتْ عِنْدَ مُصْعَبِ بْنِ عُمَيْرٍ وَقُتِلَ عَنْهَا يَوْمَ اُحُدٍ فَتَزَوَّجَهَا طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ فَوَلَدَتْ لَهُ مُحَمَّدَ بْنَ السَّجَّادِ، وَبِهٖ كَانَ يُكَنّٰى وَعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ طَلْحَةَ

✧✧ محمد بن عمر فرماتے ہیں: اور حمنہ بنت جحش حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں، مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ جنگ احد میں شہید ہو گئے، تو حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ نے ان سے شادی کی۔ ان کے ہاں محمد بن سجاد پیدا ہوئے، انہی کے نام سے ان کی کنیت رکھی گئی اور دوسرا بیٹا عبداللہ بن طلحہ پیدا ہوا۔

6932 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا اَبُوْ عُتْبَةَ بْنُ الْفَرَجِ، ثَنَا زَيْدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عُبَيْدٍ، حَدَّثَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ حَمْنَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اَلَا اِنَّ الدُّنْيَا حُلْوَةٌ خَضِرَةٌ فَرُبَّ مُتَخَوِّضٍ فِي الدُّنْيَا مِنْ مَالِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ لَيْسَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِلَّا النَّارُ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)6932 -- سكت عنه الذهبي في التلخيص

✧✧ حضرت حمنہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک دنیا سرسبز و شاداب اور میٹھی ہے، بہت سارے لوگ اللہ اور اس کے رسول کے مال (کی ادائیگی کئے بغیر) دنیا میں ڈوبے رہتے ہیں، قیامت کے دن ان کے لئے آگ کے سوا اور کچھ نہیں ہوگا۔

ذِكْرُ اُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا

ام قیس بنت محصن رضی اللہ عنہا کا ذکر

6933 – حَدَّثَنِي اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَرْبِيُّ، ثَنَا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الزُّبَيْرِيُّ، قَالَ: وَاُمُّ قَيْسٍ بِنْتُ مِحْصَنِ بْنِ خَوَّاتٍ اُخْتُ عُكَّاشَةَ بْنِ مِحْصَنٍ اَسْلَمَتْ قَدِيمًا بِمَكَّةَ وَهَاجَرَتْ اِلَى الْمَدِيْنَةِ مَعَ اَهْلِ بَيْتِهَا وَعَاشَتْ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَتْ عَنْهُ

✧✧ حضرت مصعب بن عبداللہ زبیری بیان کرتے ہیں: اورام قیس بنت محصن بن خوات۔ حضرت عکاشہ بن محصن کی بہن ہیں، آپ پہلے پہل مکہ مکرمہ میں ہی اسلام لے آئی تھیں، اوراپنے گھر والوں کے ہمراہ ہجرت کر کے مدینہ منورہ چلی گئی تھیں۔ رسول اللہ ﷺ کے وصال مبارک کے بعد زندہ رہیں اور حضور ﷺ سے روایت بھی کی۔

6934 – اَخْبَرَنِیْ اَبُوْ زَكَرِيَّا يَحْيٰى بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنْبَرِيُّ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقَبَّانِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى الْحَرَشِيُّ، ثَنَا سَعِيدُ اَبُوْ غَانِمٍ، مَوْلٰى سُلَيْمَانَ بْنِ عَلِيٍّ، ثَنَا نَافِعٌ، اَنَّ اُمَّ قَيْسٍ، حَدَّثَتْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ بِهَا آخِذًا بِيَدِهَا فِي سِكَّةِ الْمَدِينَةِ حَتّٰى انْتَهٰى اِلَى الْبَقِيعِ الْغَرْقَدِ فَقَالَ: يَا اُمَّ قَيْسٍ قُلْتُ: لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ. قَالَ: اَتَرَيْنَ هٰذِهِ الْمَقْبَرَةَ؟ قُلْتُ: نَعَمْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ. قَالَ: يُبْعَثُ مِنْهَا سَبْعُوْنَ اَلْفًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِصُوْرَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ فَقَامَ عُكَّاشَةُ فَقَالَ: وَاَنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: وَاَنْتَ فَقَامَ آخَرُ فَقَالَ: وَاَنَا. فَقَالَ: سَبَقَكَ بِهَا عُكَّاشَةُ

✧✧ ام قیس بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ان کا ہاتھ تھامے مدینہ منورہ کی ایک گلی میں نکلے اور چلتے چلتے بقیع غرقد تک جا پہنچے، (وہاں پہنچ کر) حضور ﷺ نے مجھے آواز دی، اے ام قیس! میں نے کہا: لبیک وسعدیک یارسول اللہ ﷺ، آپ ﷺ نے فرمایا: یہ قبرستان دیکھ رہی ہو؟ میں نے کہا: جی ہاں یارسول اللہ ﷺ آپ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن یہاں سے ستر ہزار افراد ایسے اٹھائے جائیں گے، جن کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح چمک رہے ہوں گے، وہ بلاحساب جنت میں داخل ہوں گے۔ حضرت عکاشہ رضی اللہ عنہ اٹھ کر کھڑے ہوئے اور عرض کی: یارسول اللہ ﷺ اور میں بھی (بغیر حساب کے جنت میں جاؤں گا؟) حضور ﷺ نے فرمایا: (جی ہاں) اور تم بھی (بغیر حساب کے جنت میں جاؤ گے) ایک اور آدمی نے کہا: اور میں؟ حضور ﷺ نے فرمایا: عکاشہ تم پر بازی لے گیا ہے۔

ذِكْرُ جُذَامَةَ بِنْتِ وَهْبٍ الْاَسَدِيَّةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا

حضرت جذامہ بنت وہب الاسدیہ رضی اللہ عنہا کا ذکر

6935 – حَدَّثَنِیْ اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَرْبِيُّ، ثَنَا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الزُّبَيْرِيُّ، قَالَ: جُذَامَةُ بِنْتُ جَنْدَلِ بْنِ وَهْبٍ الْاَسَدِيَّةُ اَسْلَمَتْ بِمَكَّةَ قَدِيمًا وَبَايَعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَاجَرَتْ اِلَى الْمَدِينَةِ مَعَ اَهْلِهَا

✧✧ مصعب بن عبداللہ زبیری بیان کرتے ہیں: جذامہ بنت جندل بن وہب اسدیہ رضی اللہ عنہا مکہ میں اسلام کے ابتدائی ایام میں اسلام لے آئی تھیں، اور رسول اللہ ﷺ کی بیعت کی۔ اوراپنے گھر والوں کے ہمراہ مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کی۔

6936 – حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ الْاَصْبَهَانِيُّ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْجَهْمِ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ، ثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ الْجَحْشِيُّ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: اَوْعَبَتْ بَنُو غَانِمِ بْنُ دُوْدَانَ فِي الْهِجْرَةِ رِجَالُهُمْ وَنِسَاءُهُمْ حَتّٰى غُلِّقَتْ اَبْوَابُهُمْ، فَخَرَجَ مِنَ النِّسَاءِ فِي الْهِجْرَةِ زَيْنَبُ وَاُمُّ حَبِيبَةَ وَحَمْنَةُ بَنَاتُ جَحْشٍ وَآمِنَةُ بِنْتُ

رُقَيْشٍ وَأُمُّ حَبِيبَةَ بِنْتُ بُنَانَةَ وَجُذَامَةُ بِنْتُ جَنْدَلٍ وَكَانَتْ جُذَامَةُ بِنْتُ جَنْدَلٍ تَحْتَ أُنَيْسِ بْنِ قَتَادَةَ بْنِ رَبِيعَةَ مِنَ الْأَوْسِ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا، وَقُتِلَ يَوْمَ أُحُدٍ شَهِيدًا وَعَاشَتْ جُذَامَةُ بَعْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَتْ عَنْهُ وَقَدْ رَوَتْ عَائِشَةُ عَنْ جُذَامَةَ

✧✧ عمرو بن عثمان جحشی اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: بنو غانم بن دودان نے ہجرت کے معاملے میں اپنے مردوں اور عورتوں کو روک لیا حتیٰ کہ ان کے دروازوں پر تالے لگا دیئے۔ چنانچہ ہجرت میں جحش کی تین بیٹیاں، زینب، ام حبیبہ اور حمنہ رضی اللہ عنہن نکلیں اور ام حبیبہ بنت بنانہ اور جذامہ بنت جندل رضی اللہ عنہن بھی نکلیں۔ حضرت جذامہ بنت جندل رضی اللہ عنہا، انیس بن قتادہ بن ربیعہ اوسی کے نکاح میں تھیں، انیس جنگ بدر میں شریک ہوئے تھے اور جنگ احد میں شہادت پائی، حضرت جذامہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد زندہ رہیں، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت بھی کی، اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بھی حضرت جذامہ سے روایت کی ہے۔

6937 – حَدَّثَنَاهُ أَبُو مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الشَّافِعِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ، وَمَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، قَالَا: ثَنَا أَبُو الْأَسْوَدِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ نَوْفَلٍ، حَدَّثَنِي عُرْوَةُ، عَنْ عَائِشَةَ، زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَنْ جُذَامَةَ ابْنَةِ وَهْبٍ الْأَسَدِيَّةِ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ هَمَّ أَنْ يَنْهَى عَنِ الْغِيَالِ. قَالَ: فَنَظَرْتُ فَإِذَا فَارِسُ وَالرُّومُ يُغِيلُوْنَ فَلَا يَضُرُّ ذٰلِكَ أَوْلَادَهُمْ. قَالَتْ: وَسُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْعَزْلِ؟ فَقَالَ: هُوَ الْوَأْدُ الْخَفِيُّ قَدِ اتَّفَقَ الشَّيْخَانِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَلَى إِخْرَاجِ حَدِيثِ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ دُونَ الزِّيَادَةِ فَإِنَّهَا لِيَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي)6937 – أخرجا أوله

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا، حضرت جذامہ بنت وہب اسدیہ سے روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حمل کی حالت میں بچے کو دودھ پلانے سے منع فرمایا، آپ فرماتے ہیں: میں نے تحقیق کی تو فارس اور روم کو بھی یہ عمل کرتے ہوئے پایا۔ لیکن اس چیز کا ان کی اولاد پر کوئی مضر اثر نہیں پایا۔ آپ فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عزل کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ بھی پوشیدہ درگور کرنا ہی ہے۔

6937: موطا مالك - كتاب الرضاع' باب جامع ما جاء في الرضاعة - حديث: 1284' صحيح مسلم - كتاب النكاح' باب جواز الغيلة - حديث: 2690' الجامع للترمذي ' ابواب الطب عن رسول الله صلى الله عليه وسلم - باب ما جاء في الغيلة' حديث: 2053' سنن ابي داود - كتاب الطب' باب في الغيل - حديث: 3402' سنن الدارمي - ومن كتاب النكاح' باب في الغيلة - حديث: 2187' سنن ابن ماجه - كتاب النكاح' باب الغيل - حديث: 2007' السنن للنسائي - كتاب النكاح' الغيلة - حديث: 3291' صحيح ابن حبان - كتاب الحج' باب الهدى - ذكر الإخبار عن جواز إرضاع المراة وإتيان زوجها إياها في حالتها' حديث: 4257' شرح معاني الآثار للطحاوي - كتاب النكاح' باب وطء الحبالى - حديث: 2851' مشكل الآثار للطحاوي - باب بيان مشكل ما روى عن رسول الله صلى الله عليه' حديث: 3103' مسند احمد بن حنبل - مسند الانصار' مسند النساء - حديث جدامة بنت وهب' حديث: 26457' المعجم الكبير للطبراني - باب الجيم' جدامة بنت وهب الاسدية - حديث: 20391

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے مالک بن انس کی ابی الاسود سے روایت کردہ حدیث نقل کی ہے البتہ اضافہ نقل نہیں کیا۔ کیونکہ وہ اضافہ یحییٰ بن ایوب کی جانب سے ہے۔

ذِكْرُ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ بْنِ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

حضرت صفیہ بنت شیبہ بن عثمان رضی اللہ عنہما کا ذکر

6938 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِالْجَبَّارِ، ثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ ثَوْرٍ، عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ بْنِ عُثْمَانَ، قَالَتْ: وَاللّٰهِ لَكَاَنِّي اَنْظُرُ اِلٰى نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ الْغَدَاةَ حِينَ دَخَلَ الْكَعْبَةَ ثُمَّ خَرَجَ مِنْهَا وَوَقَفَ عَلَى بَابِهَا وَاَنَّ فِي يَدِهِ لَحَمَامَةً مِنْ عِيدَانٍ كَانَتْ فِي الْكَعْبَةِ فَكَسَرَهَا فَخَرَجَ بِهَا حَتّٰى اِذَا كَانَ عَلَى بَابِ الْكَعْبَةِ رَمَى بِهَا

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6938 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ صفیہ بنت شیبہ بن عثمان فرماتی ہیں: اللہ کی قسم! جس دن صبح کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ میں داخل ہوئے اور پھر باہر نکلے (یوں لگتا ہے، جیسے) وہ صبح آج بھی میں دیکھ رہا ہوں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ کے دروازے پر کھڑے ہوئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں کعبہ میں موجود بتوں میں سے کبوتر کی ایک مورتی تھی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو توڑ کر باہر پھینک دیا۔

ذِكْرُ فَاطِمَةَ بِنْتِ اَبِيْ حُبَيْشٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا

حضرت فاطمہ بنت ابی حبیش رضی اللہ عنہا کا ذکر

6939 – حَدَّثَنِيْ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ بَالَوَيْهِ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَرْبِيُّ، ثَنَا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الزُّبَيْرِيُّ، قَالَ: فَاطِمَةُ بِنْتُ اَبِيْ حُبَيْشِ بْنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ اَسَدِ بْنِ عَبْدِالْعُزّٰى تَزَوَّجَهَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَحْشِ بْنِ رِيَابٍ فَوَلَدَتْ لَهُ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ جَحْشٍ عَاشَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ اَبِيْ حُبَيْشٍ وَرَاَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَتْ عَنْهُ

✧✧ مصعب بن عبداللہ زبیری بیان کرتے ہیں: فاطمہ بنت ابی حبیش بن مطلب بن اسد بن عبدالعزیٰ۔ حضرت عبداللہ بن جحش بن ریاب رضی اللہ عنہ نے ان سے شادی کی، ان کے ہاں محمد بن عبداللہ بن جحش پیدا ہوئے، حضرت فاطمہ بنت ابی حبیش نے اپنی زندگی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت بھی کی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت بھی کی۔

ذِكْرُ بُسْرَةَ بِنْتِ صَفْوَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا

حضرت بسرہ بنت صفوان رضی اللہ عنہا کا ذکر

6940 – حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ بَالَوَيْهِ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَرْبِيُّ، ثَنَا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ، قَالَ:

وَبُسْرَةُ بِنْتُ صَفْوَانَ بْنِ نَوْفَلِ بْنِ اَسَدِ بْنِ عَبْدِالْعُزّٰى بْنِ قُصَيٍّ، وَهِيَ اُخْتُ عُقْبَةَ بْنِ اَبِيْ مُعَيْطٍ لِاُمِّهِ، وَهُوَ جَدُّ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ مَرْوَانَ، وَاُمُّ عَبْدِالْمَلِكِ عَائِشَةُ بِنْتُ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ اَبِي الْعَاصِ بْنِ اُمَيَّةَ، عَاشَتْ بُسْرَةُ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَتْ عَنْهُ الْخَبَرَ فِي الْوُضُوْءِ لِمَنْ مَسَّ الذَّكَرَ مَشْهُوْرٌ

✧✧ مصعب بن عبداللہ نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے ''بسرہ بنت صفوان بن نوفل بن اسد بن عبدالعزیٰ بن قصی'' آپ عقبہ ابن ابی معیط کی اخیافی بہن (ماں شریکی بہن) ہیں۔ اورعقبہ بن ابی معیط عبدالملک بن مروان کے دادا ہیں۔ عبدالملک بن مروان کی والدہ عائشہ بنت معاویہ بن مغیرہ بن ابی العاص بن امیہ ہیں۔ حضرت بسرہ رسول اللہ ﷺ کے وصال کے بعد زندہ رہیں، اور حضور ﷺ سے روایت بھی کی ہے۔ ''جس نے ذکر کو چھوا، وہ وضو کرے'' (یہ مستحب ہے) یہ حدیث انہی کی روایت کردہ ہے۔

ذِكْرُ بَرَّةَ بِنْتِ اَبِيْ تَجْرَاةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا

حضرت برہ بنت ابی تجراۃ رضی اللہ عنہا کا ذکر

6941 – حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ الْاَصْبَهَانِيُّ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْجَهْمِ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: وَبَرَّةُ بِنْتُ اَبِيْ تَجْرَاةٍ مَوْلَى بَنِيْ عَبْدِالدَّارِ يَقُوْلُوْنَ نَحْنُ مِنَ الْيَمَنِ مِنَ الْاَزْدِ حُلَفَاءُ لِبَنِيْ عَبْدِالدَّارِ وَلَهُ فِيْهِمْ وِلَادَاتٌ وَاَبُوْ تَجْرَاةِ بْنُ اَبِيْ فُكَيْهَةَ وَاسْمُهُ يَسَارٌ، وَقَدْ رَوَتْ بَرَّةُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✧✧ محمد بن عمر فرماتے ہیں: برہ بنت ابی تجراۃ رضی اللہ عنہا بنی عبدالدار کے موالی میں سے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ یمنی ہیں، قبیلہ ازد سے ہمارا تعلق ہے، بنی عبدالدار کے حلیف ہیں، ان کے ہاں ان کے کئی بچوں کی ولادتیں بھی ہوئی ہیں۔

اورابوتجراۃ ابن ابی فکیہ کا نام ''یسار'' ہے۔ حضرت برہ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت بھی کی ہے۔

6942 – حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنِيْ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْعُمَرِيُّ، حَدَّثَنِيْ مَنْصُوْرُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ، عَنْ اُمِّهِ صَفِيَّةَ، عَنْ بَرَّةَ بِنْتِ اَبِيْ تَجْرَاةَ، قَالَتْ: "اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ اَرَادَ اللّٰهُ كَرَامَتَهُ وَابْتِدَاءَهُ بِالنُّبُوَّةِ كَانَ اِذَا خَرَجَ لِحَاجَتِهِ اَبْعَدَ حَتّٰى لَا يَرٰى بَيْتًا وَيَفْضِيْ اِلَى الشِّعَابِ وَبُطُوْنِ الْاَوْدِيَةِ فَلَا يَمُرُّ بِحَجَرٍ وَلَا بِشَجَرَةٍ اِلَّا قَالَتْ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، وَكَانَ يَلْتَفِتُ عَنْ يَمِيْنِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ وَخَلْفَهُ فَلَا يَرٰى اَحَدًا"

(التعليق – من تلخيص الذهبي)6942 – لم يصح يعني هذا الحديث

✧✧ حضرت برہ بن ابی تجراۃ فرماتی ہیں جب اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب ﷺ کو عزت وتکریم کا تاج پہنایا، اور آپ ﷺ کی نبوت کے ابتدائی ایام تھے، آپ جب قضائے حاجت کے لئے نکلتے تو بہت دور تک چلے جاتے، اتنے دور جاتے کہ جہاں کسی انسان کی نظر نہ پڑتی ہو، آپ پہاڑوں کی گھاٹیوں میں وادیوں کی گہرایوں میں قضائے حاجت فرماتے

تھے، آپ کسی بھی درخت یا پتھر کے قریب سے گزرتے تو ان پتھروں اور درختوں سے آواز آتی السلام علیک یارسول اللہ۔ آپ اپنے دائیں بائیں اور پیچھے مڑ کر دیکھتے تو کوئی انسان نظر نہ آتا (مطلب یہ کہ وہی درخت اور پتھر آپ ﷺ کی ذات اقدس پر سلام پڑھتے تھے۔

ذِكْرُ حَبِيبَةَ بِنْتِ اَبِي تَجْرَاةٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا

حضرت حبیبہ بنت ابی تجراۃ رضی اللہ عنہا کا ذکر

6943 – اَخْبَرَنِي مَخْلَدُ بْنُ جَعْفَرٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَرِيرٍ، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ عَلِيٍّ الْمُقَدَّمِيُّ، ثَنَا الْخَلِيلُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ اَبِي نُبَيْهٍ، يُحَدِّثُ عَنْ جَدَّتِهِ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ، عَنْ حَبِيبَةَ بِنْتِ اَبِي تَجْرَاةٍ، قَالَتْ: كَانَتْ لَنَا صُفَّةٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ قَالَتْ: فَاطَّلَعْتُ مِنْ كَوَّةٍ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَاَشْرَفْتُ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِذَا هُوَ يَسْعَى وَيَقُوْلُ لِاَصْحَابِهِ: اسْعَوْا فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى كَتَبَ عَلَيْكُمُ السَّعْيَ قَالَتْ: رَاَيْتُهُ فِي شِدَّةِ السَّعْيِ يَدُوْرُ الْاِزَارَ حَوْلَ بَطْنِهِ حَتّٰى رَاَيْتُ بَيَاضَ اِبْطَيْهِ وَفَخِذَيْهِ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6943 – لم يصح

✧✧ حضرت حبیبہ بنت تجراۃ فرماتی ہیں: زمانہ جاہلیت میں ہمارا ایک چبوترا ہوتا تھا میں نے اس کے روشن دان سے جھانک کر صفا اور مروہ کے درمیان دیکھا تو مجھے رسول اللہ ﷺ دکھائی دیے، آپ ﷺ اس وقت سعی کر رہے تھے اور اپنے صحابہ کرام سے فرما رہے تھے، سعی کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے تم پر سعی فرض کی ہے۔ آپ فرماتی ہیں: میں نے حضور ﷺ کو دیکھا کہ سعی کی شدت کی وجہ سے آپ نے اپنا ازار اپنے پیٹ کے گرد باندھ لیا تھا حتیٰ کہ میں نے آپ ﷺ کی بغلوں کی اور رانوں کی سفیدی دیکھی۔

6944 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْمُنَادِي، ثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُؤَدِّبُ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُؤَمَّلِ الْمَكِّيُّ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ مُحَيْصِنٍ، حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ اَبِي رَبَاحٍ، عَنْ حَبِيبَةَ بِنْتِ اَبِي تَجْرَاةٍ، قَالَتْ: دَخَلْتُ عَلَى دَارِ اَبِي حُسَيْنٍ فِي نِسْوَةٍ مِنْ قُرَيْشٍ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَطُوفُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَهُوَ يَسْعَى يَدُورُ بِهِ اِزَارُهُ مِنْ شِدَّةِ السَّعْيِ وَهُوَ يَقُوْلُ لِاَصْحَابِهِ: اسْعَوْا فَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ كَتَبَ عَلَيْكُمُ السَّعْيَ

✧✧ حبیبہ بنت ابی تجراۃ فرماتی ہیں: میں چند قریشی خواتین کے ہمراہ ابوحسین کی حویلی میں گئی، رسول اللہ ﷺ اس وقت صفا اور مروہ کے درمیان سعی کر رہے تھے، تیز دوڑنے سبب آپ ﷺ نے اپنا تہہ بند لپیٹے ہوئے تھے، اور آپ صحابہ کرام سے فرما رہے تھے سعی کرو، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے تم پر سعی لازم کی ہے۔

ذِكْرُ اُمِّ فَرْوَةَ بِنْتِ اَبِي قُحَافَةَ اُخْتِ اَبِي بَكْرِ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ

ابوقحافہ کی بیٹی، حضرت ابوبکرصدیق رضی اللہ عنہ کی بہن حضرت اُمّ فروہ رضی اللہ عنہا کا ذکر

6945 – حَدَّثَنِي اَبُوْ بَكْرِ بْنُ بَالَوَيْهِ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَرْبِيُّ، ثَنَا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ، قَالَ: وَاُمُّ فَرْوَةَ بِنْتُ اَبِي قُحَافَةَ اُخْتُ اَبِي بَكْرِ الصِّدِّيقِ عَمَّةُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا وَاُمُّهَا هِنْدُ بِنْتُ نُفَيْلِ بْنِ بُجَيْرِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ قُصَيٍّ زَوَّجَهَا اَبُوْ بَكْرٍ الْاَشْعَثَ بْنَ قَيْسٍ فَوَلَدَتْ لَهُ مُحَمَّدًا وَاِسْحَاقَ وَحُبَابَةَ وَقُرَيْبَةَ

✧✧ مصعب بن عبداللہ زبیری فرماتے ہیں: اورام فروہ بنت ابی قحافہ رضی اللہ عنہا حضرت ابوبکرصدیق رضی اللہ عنہ کی بہن اور اُمّ المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی پھوپھی ہیں۔ ان کی والدہ ''ہند بنت نفیل بن بجیر بن عبید بن قصی'' ہیں۔ حضرت ابوبکرصدیق رضی اللہ عنہ نے ان کا نکاح حضرت اشعث بن قیس رضی اللہ عنہ سے کیا، ان کے ہاں محمد، اسحاق، حبابہ اور قریبہ (چار بچے) پیدا ہوئے۔

ذِكْرُ اُمَيْمَةَ بِنْتِ رُقَيْقَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا

حضرت امیمہ بنت رُقیقہ رضی اللہ عنہا کا ذکر

6946 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِالْجَبَّارِ، ثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ اُمَيْمَةَ بِنْتِ رُقَيْقَةَ التَّمِيمِيَّةِ، قَالَتْ: بَايَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النِّسْوَةِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَقُلْنَا لَهُ: جِئْنَاكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ نُبَايِعُكَ عَلَى اَنْ لَّا نُشْرِكَ بِاللّٰهِ شَيْئًا، وَلَا نَسْرِقَ، وَلَا نَزْنِيَ، وَلَا نَقْتُلَ اَوْلَادَنَا، وَلَا نَاْتِيَ بِبُهْتَانٍ نَفْتَرِيهِ بَيْنَ اَيْدِينَا وَاَرْجُلِنَا، وَلَا نَعْصِيَكَ فِي مَعْرُوفٍ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فِيمَا اسْتَطَعْتُنَّ فَقُلْنَا: اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَرْحَمُ بِنَا مِنْ اَنْفُسِنَا فَقُلْنَا: بَايِعْنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ. قَالَ: اذْهَبْنَ قَدْ بَايَعْتُكُنَّ، اِنَّمَا قَوْلِي لِامْرَاَةٍ وَاحِدَةٍ كَقَوْلِي لِمِائَةِ امْرَاَةٍ وَمَا صَافَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَّا اَحَدًا

✧✧ حضرت امیمہ بنت رُقیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے مسلمان خواتین کے ہمراہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کی، ہم نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم آپ کی خدمت میں اس چیز کی بیعت کرنے کے لئے حاضر ہوئی ہیں کہ ہم اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے، چوری نہیں کریں گی، زناء نہیں کروائیں گی، اپنی اولادوں کو قتل نہیں کریں گی، کسی پاک باز پر بہتان نہیں لگائیں گی، نیکی کے کام میں آپ کی نافرمانی نہیں کریں گی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنی (یوں کہو کہ ہم اپنی) استطاعت کے مطابق (ان تمام گناہوں سے بچتی رہیں گی)، ہم نے کہا: اللہ اور اس کا رسول ہم پر ہم سے بھی زیادہ رحیم ہیں۔ ہم نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، آپ ہماری بیعت لے لیجئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ٹھیک ہے اب تم جاؤ، تمہاری بیعت ہو چکی ہے، میرا کسی ایک خاتون کو بات سمجھا دینا ایسا ہی ہے کہ میں نے سو عورتوں کو سمجھا دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم میں سے کسی کے ساتھ بھی ہاتھ نہیں ملایا۔

6947 – حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ الْاَصْبَهَانِيُّ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْجَهْمِ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: اُمَيْمَةُ بِنْتُ رُقَيْقَةَ وَرُقَيْقَةُ اُمُّهَا وَاَبُوْهَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بِجَادِ بْنِ عُمَيْرِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ حَارِثَةَ بْنِ سَعْدِ بْنِ تَيْمِ بْنِ مُرَّةَ، وَاُمُّهَا رُقَيْقَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدِ بْنِ اَسَدِ بْنِ عَبْدِالْعُزّٰى اُخْتُ خَدِيْجَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاعْتَزَبَتْ اُمَيْمَةُ فَتَزَوَّجَهَا حَبِيْبُ بْنُ كَعْبِ بْنِ عُتَيْرٍ الثَّقَفِيُّ فَوَلَدَتْ لَهُ النَّهْدِيَّةَ، وَعَاشَتْ اُمَيْمَةُ بِنْتُ رُقَيْقَةَ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَتْ عَنْهُ فَحَدَّثَنَا بِصِحَّةِ مَا ذَكَرَهُ اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ الْوَاقِدِيُّ "

✧✧ محمد بن عمر فرماتے ہیں: امیمہ بنت رُقیقہ رضی اللہ عنہا۔ رُقیقہ، ان کی والدہ ہیں، اوران کے والد کا نام ''عبداللہ بن بجاد بن عمیر بن حارث بن حارثہ بن سعد بن تیم بن مرہ'' ہے۔ ان کی والدہ ''رُقیقہ بنت خویلد بن اسد بن عبدالعزیٰ'' ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی بہن ہیں، ان کے شوہر کے انتقال کے بعد، حبیب بن کعب بن عتیر ثقفی سے ان کی شادی ہوئی، ان کے ہاں ''نہدیہ'' پیدا ہوئیں، حضرت امیمہ بنت رقیقہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد زندہ رہیں، اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت بھی کی۔

مذکورہ حدیث کی صحت کے حوالے سے ابوعبداللہ واقدی کی درج ذیل حدیث مروی ہے۔

6948 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِالْجَبَّارِ، ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنْ عِيسَى بْنِ عَبْدِاللّٰهِ التَّمِيمِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ اُمَيْمَةَ، خَالَةِ فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: سَمِعْتُهَا تَقُوْلُ: بَايَعْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخَذَ عَلَيْنَا اَنْ لَّا نُشْرِكَ بِاللّٰهِ شَيْئًا قَالَ: ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيْثِ ابْنِ اِسْحَاقَ عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ

✧✧ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی خالہ حضرت امیمہ فرماتی ہیں: ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کی، آپ نے ہم سے وعدہ لیا کہ ہم اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گی۔ اس کے بعد ابن اسحاق کی ابن المنکدر سے روایت کردہ حدیث کے موافق مفصل حدیث بیان کی۔

ذِكْرُ بَرِيرَةَ مَوْلَاةِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَدِ اتَّفَقَ الشَّيْخَانِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَلَى حَدِيْثِ يَزِيدَ بْنِ رُومَانَ

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی آزاد کردہ باندی حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کا ذکر

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے یزید بن رومان کی حدیث نقل کی ہے

6949 – عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ بَرِيرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا قَالَتْ: فِيَّ ثَلَاثٌ مِنَ السُّنَّةِ: تُصُدِّقَ عَلَيَّ بِلَحْمٍ فَاَهْدَيْتُ اِلَى عَائِشَةَ، الْحَدِيْثَ، وَكَانَتْ عَلَيَّ تِسْعُ اَوَاقٍ فَقَالَتْ عَائِشَةُ: اِنْ شَاءَ مَوَالِيكِ عَدَدْتُهَا اِلَيْهِمْ، فِي ذِكْرِ الْوَلَاءِ بِطُوْلِهِ "

✧✧ حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میرے بارے تین چیزیں سنت قرار پائی ہیں۔ میرے پاس صدقے کا گوشت آتا تھا، میں وہ گوشت اُمّ المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو تحفے میں بھیج دیتی تھی، میرے پاس ۹ اوقیہ چاندی تھی، ام المومنین نے

مجھے فرمایا: اگر تیرے موالی چاہیں تو ان کو اپنے اوپر گن سکتے ہیں۔ یہ حدیث ولاء کے ذکر میں ہے مفصل حدیث ہے۔

ذِكْرُ لَيْلَى مَوْلَاةِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی باندی لیلیٰ رضی اللہ عنہا کا ذکر

6950 – اَخْبَرَنِیْ مَخْلَدُ بْنُ جَعْفَرٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَرِيرٍ، ثَنَا مُوسَى بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْمَسْرُوقِيُّ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، ثَنَا الْمِنْهَالُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ، عَنْ لَيْلَى، مَوْلَاةِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِقَضَاءِ حَاجَتِهِ فَدَخَلْتُ فَلَمْ اَرَ شَيْئًا وَوَجَدْتُ رِيحَ الْمِسْكِ. فَقُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّي لَمْ اَرَ شَيْئًا قَالَ: اِنَّ الْاَرْضَ اُمِرَتْ اَنْ تَكْفِيَهُ مِنَّا مَعَاشِرَ الْاَنْبِيَاءِ قَالَ الْحَاكِمُ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالَى: قَدْ بَقِيَ عَلَيَّ فِي الصَّحَابِيَّاتِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُنَّ جَمَاعَةٌ لَمْ اَذْكُرْهُنَّ اِيثَارًا لِلتَّخْفِيفِ وَخَشْيَةَ تَطْوِيلِ الْكِتَابِ، وَاَيْضًا فَاِنِّي تَرْجَمْتُ كِتَابَ الصَّحَابَةِ لِلْفَضَائِلِ وَلَسْتُ اَجِدُ الْفَضَائِلَ بَعْدَ اَزْوَاجِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا لِبَعْضِهِنَّ، فَاسْتَخَرْتُ اللّٰهَ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى وَجَعَلْتُ اٰخِرَ الْكِتَابِ كِتَابَ مَنَاقِبِ الصَّحَابَةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَجْمَعِيْنَ

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 6950 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی باندی حضرت لیلیٰ فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضائے حاجت کے لئے (بیت الخلاء میں) داخل ہوئے، (جب آپ فارغ ہو کر نکل آئے تو بعد میں) میں وہاں گئی، مجھے وہاں کوئی فضلہ وغیرہ نظر نہیں آیا، البتہ مجھے مشک کی خوشبو آئی، میں نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے تو وہاں کوئی چیز نظر نہیں آئی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: زمین کو حکم ہے کہ وہ ہم گروہ انبیاء کے لئے کفایت کرے (یعنی ہمارے فضلات وغیرہ کو سنبھال لیتی ہے)

۞۞ امام حاکم کہتے ہیں: کچھ صحابیات کا ذکر ابھی ہمارے ذمہ باقی ہے، طوالت کے خوف سے اور تخفیف کے لئے ہم نے ان کا ذکر چھوڑ دیا ہے۔ اور میں نے اس کتاب کا عنوان ''کتاب فضائل الصحابۃ'' رکھا تھا، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کے بعد چند صحابیات کا ذکر مجھے ملا، میں نے اللہ تعالیٰ سے طلب خیر کی اور اس کتاب کے آخر میں ''کتاب مناقب الصحابۃ'' شامل کر دی۔

ذِكْرُ فَضَآئِلِ الْقَبَائِلِ

وَهِيَ تَرَاجِمُ لَمْ يَذْكُرْهَا الشَّيْخَانِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِي الْكِتَابَيْنِ فَمِنْهَاذِكْرُ فَضَائِلِ قُرَيْشٍ

قبائل کے فضائل کا ذکر

ان درج ذیل عنوانات پر امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے ابواب قائم نہیں کئے۔ان میں سے ایک عنوان یہ ہے

قریش کے فضائل کا ذکر

6951 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ، ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، ثَنَا ابْنُ اَبِي ذِئْبٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَوْفٍ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَزْهَرَ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لِلرَّجُلِ مِنْ قُرَيْشٍ مِنَ الْقُوَّةِ مَا لِلرَّجُلَيْنِ مِنْ قُرَيْشٍ قَالَ الزُّهْرِيُّ: يَعْنِي نَيْلَ الرَّاْيِ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 6951 – علی شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک قریشی میں دو (غیر) قریشیوں کے برابر قوت ہے۔امام زہری کہتے ہیں (رائے دہی کے لحاظ سے)

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے اس کو نقل نہیں کیا۔

6952 – اَخْبَرَنَا اَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُقْبَةَ الشَّيْبَانِيُّ، بِالْكُوْفَةِ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ الزُّهْرِيُّ، ثَنَا قَبِيصَةُ بْنُ عُقْبَةَ، ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ الزُّرَقِيِّ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ: يَا عُمَرُ، اجْمَعْ لِي قَوْمَكَ فَجَمَعَهُمْ ثُمَّ دَخَلَ عَلَيْهِ فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، قَدْ جَمَعْتُهُمْ فَيَدْخُلُوْنَ عَلَيْكَ اَمْ تَخْرُجُ اِلَيْهِمْ؟ فَقَالَ: بَلْ اَخْرُجُ اِلَيْهِمْ فَسَمِعَتْ بِذٰلِكَ الْمُهَاجِرُونَ وَالْاَنْصَارُ فَقَالُوا: لَقَدْ جَاءَ فِي قُرَيْشٍ وَحْيٌ فَحَضَرَ النَّاظِرُ وَالْمُسْتَمِعُ مَا يُقَالُ لَهُمْ، فَقَامَ بَيْنَ اَظْهُرِهِمْ، فَقَالَ: هَلْ فِيكُمْ غَيْرُكُمْ؟ قَالُوا: نَعَمْ، فِينَا حُلَفَاؤُنَا وَاَبْنَاءُ اِخْوَانِنَا وَمَوَالِينَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: حُلَفَاؤُنَا مِنَّا وَمَوَالِينَا مِنَّا ثُمَّ قَالَ: اَلَسْتُمْ تَسْمَعُونَ اَوْلِيَائِي مِنْكُمُ الْمُتَّقُونَ، فَاِنْ كُنْتُمْ اُولٰئِكَ فَذٰلِكَ وَاِلَّا فَابْصُرُوا ثُمَّ ابْصُرُوا لَا يَاْتِيَنَّ النَّاسُ بِالْاَعْمَالِ وَتَاْتُونَ بِالْاَثْقَالِ فَيُعْرَضُ عَنْكُمْ ثُمَّ نَادَى فَرَفَعَ صَوْتَهُ، فَقَالَ: اِنَّ قُرَيْشًا اَهْلُ اَمَانَةٍ مَنْ بَغَاهُمُ الْعَوَاثِرَ كَبَّهُ اللّٰهُ لِمَنْخَرِهِ قَالَهَا ثَلَاثًا هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 6952 – صحيح

✧✧ اسماعیل بن عبید بن رفاعہ بن رافع زرقی اپنے والد سے، وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے عمر! اپنی قوم کو میرے پاس جمع کرو، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سب کو جمع کیا اور حضور ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ میں نے سب کو جمع کر لیا ہے، وہ آپ کے پاس اندر آ جائیں یا آپ خود ان کے پاس تشریف لے جائیں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میں خود ان کے پاس جاتا ہوں، یہ بات مہاجرین اور انصار نے سن لی، وہ لوگ کہنے لگے: قریش میں وحی نازل ہوئی، تو دیکھنے والے اور سننے والے سب لوگ (یہ سننے کے لئے) حاضر ہو گئے کہ ان کو کیا حکم دیا جاتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم میں کوئی غیر شخص تو نہیں ہے؟ انہوں نے کہا: جی ہاں، ہمارے حلیف، ہمارے بیٹے، ہمارے بھائی اور ہمارے موالی موجود ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہمارے حلیف بھی ہم میں سے ہی ہیں اور ہمارے بھائی بھی ہم میں سے ہی ہیں۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم نے یہ بات نہیں سن رکھی کہ تم میں سے میرا ولی وہ شخص ہے جو پرہیزگار ہے، اگر تمہارے اندر پرہیزگاری ہے تو ٹھیک ہے۔ ورنہ تم بہت غور و فکر کر لو، لوگ اعمال ہر گز نہیں لائیں گے اور تم بوجھ لاتے ہو تو تم سے اعراض کر لیا جاتا ہے، پھر حضور ﷺ نے بلند آواز سے ندا دیتے ہوئے فرمایا" بے شک قریش اہل امانت ہیں، جس نے ان کے خلاف سازش کی، اللہ تعالیٰ اس کو منہ کے بل گرا دے گا۔ یہ بات حضور ﷺ نے تین مرتبہ دہرائی۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

6953 – حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ شَبِيْبٍ الْمَعْمَرِيُّ، ثَنَا اَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ، ثَنَا حَمَّادُ بْنُ وَاقِدٍ الصَّفَّارُ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ ذَكْوَانَ، خَالُ وَلَدِ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: بَيْنَا نَحْنُ جُلُوسٌ بِفِنَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ مَرَّتِ امْرَاَةٌ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: هٰذِهِ ابْنَةُ مُحَمَّدٍ، فَقَالَ اَبُوْ سُفْيَانَ: اِنَّ مَثَلَ مُحَمَّدٍ فِي بَنِيْ هَاشِمٍ مَثَلُ الرَّيْحَانَةِ فِي وَسَطِ التِّينِ، فَانْطَلَقَتِ الْمَرْاَةُ فَاَخْبَرَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْرَفُ الْغَضَبُ فِي وَجْهِهِ فَقَالَ: مَا بَالُ اَقْوَالٍ تَبْلُغُنِيْ عَنْ اَقْوَامٍ اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى خَلَقَ السَّمَاوَاتِ، فَاخْتَارَ الْعُلْيَا فَاَسْكَنَهَا مَنْ شَاءَ مِنْ خَلْقِهِ، ثُمَّ خَلَقَ الْخَلْقَ فَاخْتَارَ مِنَ الْخَلْقِ بَنِيْ آدَمَ وَاخْتَارَ مِنْ بَنِيْ آدَمَ الْعَرَبَ، وَاخْتَارَ مِنَ الْعَرَبِ مُضَرَ، وَاخْتَارَ مِنْ مُضَرَ قُرَيْشًا، وَاخْتَارَ مِنْ قُرَيْشٍ بَنِيْ هَاشِمٍ، وَاخْتَارَنِيْ مِنْ بَنِيْ هَاشِمٍ، فَاَنَا مِنْ بَنِيْ هَاشِمٍ مِنْ خِيَارٍ اِلَى خِيَارٍ، فَمَنْ اَحَبَّ الْعَرَبَ فَبِحُبِّي اَحَبَّهُمْ، وَمَنْ اَبْغَضَ الْعَرَبَ فَبِبُغْضِي اَبْغَضَهُمْ وَقَدْ قِيلَ فِي هٰذَا الْاِسْنَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ ذَكْوَانَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ،

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کے (گھر کے) صحن میں بیٹھے ہوئے تھے، کہ ایک عورت وہاں سے گزری، لوگوں میں سے ایک آدمی نے کہا: یہ محمد ﷺ کی بیٹی ہے۔ ابوسفیان نے کہا: بنی ہاشم میں محمد کی مثل ایسے ہے جیسے زیتون کے درخت کے درمیان گل ریحانہ ہو، وہ عورت گئی اور اس نے رسول اللہ ﷺ کو

بتا دیا، حضور ﷺ باہر تشریف لائے، آپ ﷺ کے چہرہ انور پر ناراضگی کے آثار تھے، آپ ﷺ نے فرمایا: کچھ لوگوں کے بارے میں ہمیں کئی باتوں کی شکایت ملی ہے۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے آسمانوں کو پیدا کیا، ان میں سے سب سے اوپر والے کا انتخاب کیا، اور اپنی مخلوقات میں سے جسے چاہا اُس کو اس پر ٹھہرایا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے مخلوقات کو پیدا کیا، ان میں سے بنی آدم کو چنا، پھر بنی آدم میں سے عرب کو چنا، اور عرب میں سے ''مضر'' کو چنا، مضر میں سے ''قریش'' کو چنا، قریش میں سے ''بنی ہاشم'' کو چنا، بنی ہاشم میں سے مجھے چنا۔ چنانچہ میں بنی ہاشم میں سے ہوں بہتر سے بہتر میں سے ہوں۔ لہٰذا جس نے عرب سے محبت کی، وہ میری محبت کی وجہ سے ان سے محبت کرے۔ اور جو ان سے بغض رکھے، وہ میرے بغض کی وجہ سے ان سے بغض رکھے،

❁❁ بعض محدثین نے کہا ہے کہ اس اسناد میں ''محمد بن ذکوان نے عمرو بن دینار کے واسطے سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔

6954 – حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِئٍ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَضْلِ الْبَجَلِيُّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ اَنَسٍ الْقُرَشِيُّ، قَالَا: ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَكْرٍ السَّهْمِيُّ، ثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَوَانَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ ذَكْوَانَ، قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَكْرٍ: وَلَا اَحْسِبُ مُحَمَّدًا، اِلَّا قَدْ حَدَّثَنِيهِ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ جُلُوسٌ بِفِنَاءِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِتَمَامِهِ نَحْوَهُ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے (گھر کے) صحن میں بیٹھے ہوئے تھے، اس کے بعد پوری حدیث بیان کی۔

6955 – حَدَّثَنَا اَبُو زَكَرِيَّا الْعَنْبَرِيُّ، وَاَبُو بَكْرِ بْنُ جَعْفَرٍ الْمُزَكِّي، فِي آخَرِينَ ثَنَا اَبُو عَبْدِاللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْعَبْدِيُّ، ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَفْصِ بْنِ عُمَرَ بْنِ مُوسَى بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَعْمَرٍ التَّيْمِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبِي، يَقُولُ: سَمِعْتُ عَمِّي عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ بْنِ مُوسَى، يَقُولُ: ثَنَا رَبِيعَةُ بْنُ اَبِي عَبْدِالرَّحْمَنِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ، قَالَ: قَالَ لِي اَبِي: يَا بُنَيَّ اِنْ وُلِّيتَ مِنْ اَمْرِ النَّاسِ شَيْئًا فَاَكْرِمْ قُرَيْشًا فَاِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ اَهَانَ قُرَيْشًا اَهَانَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)6955 – سكت عنه الذهبي في التلخيص

✧✧ عمرو بن عثمان بن عفان فرماتے ہیں: میرے والد نے مجھے کہا: اے میرے پیارے بیٹے! اگر تمہیں لوگوں کے کسی معاملہ کا والی بنایا جائے تو قریش کی عزت کرنا کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ''جس نے قریش کی بے عزتی کی، اسے اللہ تعالیٰ ذلیل کر دے گا''۔

6956 – اَخْبَرَنِي اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي نَصْرٍ الْمُزَكِّي، بِمَرْوَ مِنْ اَصْلِ كِتَابِهِ، ثَنَا الْحَارِثُ بْنُ اَبِي اُسَامَةَ، ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْهَاشِمِيُّ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، حَدَّثَنِي صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ

اَبِیْ سُفْيَانَ بْنِ الْعَلَاءِ بْنِ جَارِيَةَ الثَّقَفِيِّ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ الْحَكَمِ اَبِی الْحَجَّاجِ بْنِ يُوسُفَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ، عَنْ اَبِيهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ يُرِدْ هَوَانَ قُرَيْشٍ اَهَانَهُ اللّٰهُ وَقَدْ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اُسَامَةَ بْنِ الْهَادِی، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ، وَهُوَ مِنْ غُرَرِ الْحَدِيْثِ فِيمَا رَوَاهُ الْاَكَابِرُ عَنِ الْاَصَاغِرِ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6956 – صحيح

✧✧ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو قریش کو رسوا کرنے کا سوچے گا اللہ تعالیٰ اسے ذلیل کر دے گا۔

۞۞ یہی حدیث لیث بن سعد نے یزید بن عبداللہ بن اسامہ بن الہادی کے واسطے سے ابراہیم بن سعد سے روایت کی ہے، یہ ان شاندار احادیث میں سے ہے جن کو بڑوں نے چھوٹوں سے روایت کیا ہے۔

6957 – اَخْبَرَنَاهُ اَبُو النَّضْرِ الْفَقِيهُ، وَاَبُوْ اِسْحَاقَ الْقَارِءُ، وَاَبُو الْحَسَنِ الْعَنَزِيُّ، قَالُوا: ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِیُّ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ، وَيَحْيَى بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُكَيْرٍ، ثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، حَدَّثَنِیْ ابْنُ الْهَادِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِیْ سُفْيَانَ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ اَبِیْ عَقِيلٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ، رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَنْ يُرِدْ هَوَانَ قُرَيْشٍ اَهَانَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ يُوسُفُ بْنُ اَبِیْ عَقِيلٍ هُوَ: ابْنُ الْحَكَمِ بِلَا شَكٍّ وَقَدْ صَحَّتِ الرِّوَايَةُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ الْوَلَدَ لَا يَجْنِی عَلٰى اَبِيهِ "

✧✧ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو قریش کو رسوا کرنے کا سوچے گا اللہ تعالیٰ اسے ذلیل کر دے گا۔

۞۞ اس بات میں شک نہیں ہے کہ اس حدیث کے راوی یوسف بن ابی عقیل "ابن حکم" ہی ہیں۔ اور یہ حدیث بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے صحیح ہے کہ بیٹا اپنے باپ سے جرم کا بدلہ نہیں لے سکتا۔

6958 – اَخْبَرَنَا اَبُو الْحُسَيْنِ اَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ يَحْيَى الْمُقْرِءُ، بِبَغْدَادَ، ثَنَا اَبُوْ قِلَابَةَ الرَّقَاشِیُّ، ثَنَا اَبُوْ حُذَيْفَةَ، ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ، عَنْ حَمْزَةَ بْنِ اَبِیْ سَعِيدٍ الْخُدْرِیِّ، عَنْ اَبِيهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ عَلَى الْمِنْبَرِ: " مَا بَالُ اَقْوَامٍ يَقُوْلُوْنَ اِنَّ رَحِمِی لَا يَنْفَعُ، بَلٰى وَاللّٰهِ اِنَّ رَحِمِی مَوْصُولَةٌ فِی الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ، وَاِنِّی اَيُّهَا النَّاسُ فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ، فَاِذَا جِئْتُ قَامَ رِجَالٌ فَقَالَ هٰذَا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَا فُلَانٌ، وَقَالَ هٰذَا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَا فُلَانٌ، وَقَالَ هٰذَا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَا فُلَانٌ، فَاَقُوْلُ قَدْ عَرَفْتُكُمْ وَلٰكِنَّكُمْ اَحْدَثْتُمْ بَعْدِی وَرَجَعْتُمُ الْقَهْقَرٰى " هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6958 – صحيح

✧✧ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر بیان کرتے ہوئے سنا: ان لوگوں کا کیا حشر ہوگا جو کہتے ہیں کہ میری رشتہ داری نفع نہیں دے گی۔ کیوں نہیں، اللہ کی قسم! میری رشتہ داری دنیا اور آخرت میں فائدہ مند ہے۔ اے لوگو! میں حوض کوثر پر تمہارا انتظار کروں گا، جب میں آؤں گا تو لوگ کھڑے ہوجائیں گے، یہ شخص کہے گا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ میں ہوں، یہ کہے گا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ میں ہوں۔ وہ کہے گا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ میں ہوں۔ میں کہوں گا: میں نے تمہیں پہچان لیا ہے، لیکن تم نے میرے بعد بدعتیں ایجاد کرلی تھیں اور تم الٹے پاؤں پھر گئے تھے۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

6959 – اَخْبَرَنِی الشَّيْخُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، فِيمَا قَرَاتُهُ عَلَيْهِ مِنْ اَصْلِ كِتَابِهِ، أنبأ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ الْوَلِيدِ الْكَرَابِيسِيُّ، بِبَغْدَادَ، ثنَا اِسْحَاقُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ الْاَرْكُونِ الدِّمَشْقِيُّ، ثنَا خُلَيْدُ بْنُ دَعْلَجٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِیْ رَبَاحٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَمَانُ اَهْلِ الْاَرْضِ مِنَ الِاخْتِلَافِ الْمُوَالَاةُ لِقُرَيْشٍ، وَقُرَيْشٌ اَهْلُ اللّٰهِ فَاِذَا خَالَفَتْهَا قَبِيلَةٌ مِنَ الْعَرَبِ صَارَتْ حِزْبَ اِبْلِيسَ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6959 – واه وفي إسناده ضعيفان

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اہل زمین کے لئے اختلافات سے امان یہ ہے کہ امارت قریش کو سونپی جائے، اور قریش اللہ والے ہیں، جب عرب کا کوئی قبیلہ ان کا مخالف بنتا ہے وہ ابلیس کی جماعت بن جاتا ہے۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

6960 – اَخْبَرَنِی اَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ دُحَيْمٍ الشَّيْبَانِيُّ، بِالْكُوفَةِ، ثنَا اَحْمَدُ بْنُ حَازِمٍ الْغِفَارِيُّ، ثنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَرِيفٍ الْبَجَلِيُّ، ثنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِیْ سَبْرَةَ النَّخَعِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ، عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا نَلْقَى النَّفَرَ مِنْ قُرَيْشٍ وَهُمْ يَتَحَدَّثُونَ فَيَقْطَعُونَ حَدِيثَهُمْ، فَذَكَرْنَا ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: مَا بَالُ اَقْوَامٍ يَتَحَدَّثُونَ فَاِذَا رَاَوُا الرَّجُلَ مِنْ اَهْلِی قَطَعُوا حَدِيثَهُمْ، وَاللّٰهِ لَا يَدْخُلُ قَلْبَ رَجُلٍ الْاِيمَانُ حَتّٰى يُحِبَّهُمْ لِلّٰهِ تَعَالٰى وَلِقَرَابَتِی هٰذَا حَدِيثٌ يُعْرَفُ مِنْ حَدِيثِ يَزِيدَ بْنِ اَبِی زِيَادٍ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنِ الْعَبَّاسِ فَاِذَا حَصَلَ هٰذَا الشَّاهِدُ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ فُضَيْلٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ حَكَمْنَا لَهُ بِالصِّحَّةِ، وَاَمَّا حَدِيثُ يَزِيدَ بْنِ اَبِی زِيَادٍ "

✧✧ حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم لوگ قریش سے ملتے تھے، وہ لوگ بات چیت کررہے ہوتے، ان کو دیکھتے ہی وہ لوگ اپنی بات ختم کردیتے، اس عمل کا ذکر ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا: اس قوم کا کیا حشر ہوگا جو آپس میں بات چیت کرتے ہیں، جیسے ہی میرے کسی رشتہ دار کو دیکھتے ہیں تو اپنی بات ختم کر دیتے ہیں، اللہ کی قسم! کسی شخص کے دل میں اس وقت ایمان داخل نہیں ہوسکتا جب تک قریش کے ساتھ اللہ کی رضا کے لئے اور میری رشتہ داری کی بناء پر محبت نہ کرے۔

ⴲⴲ یہ حدیث یزید بن ابی زیاد عن عبداللہ بن الحارث عن العباس کی سند سے معروف ہے جب اس کا شاہد ہمیں ابن فضیل کی اعمش سے روایت کردہ حدیث میں مل گیا تو ہم نے اس کے صحیح ہونے کا فیصلہ کر دیا۔ یزید بن ابی زیاد کی حدیث درج ذیل ہے۔

6961 - فَحَدَّثْنَاهُ اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الصَّغَانِيُّ، ثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِي خَالِدٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِي زِيَادٍ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ: يَارَسُولَ اللّٰهِ، اِذَا لَقِيَ قُرَيْشٌ بَعْضُهَا بَعْضًا لَقَوْا بِالْبَشَاشَةِ، وَاِذَا لَقُوْنَا لَقُوْنَا بِوُجُوهٍ لَا نَعْرِفُهَا، قَالَ: فَغَضِبَ غَضَبًا شَدِيدًا ثُمَّ قَالَ: وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَا يَدْخُلُ قَلْبَ رَجُلٍ الْاِيمَانُ حَتّٰى يُحِبَّكُمْ لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهِ

(التعليق - من تلخيص الذهبی)6961 - سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ یزید ابن ابی زیاد، عبداللہ بن الحارث کے واسطے سے حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ میں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ جب قریش لوگ ایک دوسرے سے ملتے ہیں تو بہت خندہ پیشانی سے ملتے ہیں، لیکن جب وہ ہم سے ملتے ہیں تو ان کے چہروں پر ناگواری کے آثار ہوتے ہیں۔ حضرت عباس بن عبدالمطلب فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ بہت سخت ناراض ہوئے پھر فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں محمد کی جان ہے، کسی آدمی کے دل میں اس وقت تک ایمان داخل نہیں ہوسکتا جب تک وہ اللہ اور اس کے رسول کی رضا کے لئے تم سے محبت نہیں کرے گا۔

6962 -- حَدَّثَنَا اَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ حَمْدَانَ الْجَلَّابُ، بِهَمْدَانَ، ثَنَا اَبُو حَاتِمٍ الرَّازِيُّ، ثَنَا الْفَيْضُ بْنُ الْفَضْلِ الْبَجَلِيُّ، ثَنَا مِسْعَرُ بْنُ كِدَامٍ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ اَبِي صَادِقٍ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ نَاجِدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلْاَئِمَّةُ مِنْ قُرَيْشٍ اَبْرَارُهَا اُمَرَاءُ اَبْرَارِهَا، وَفُجَّارُهَا اُمَرَاءُ فُجَّارِهَا، وَلِكُلٍّ حَقٌّ فَآتُوا كُلَّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ، وَاِنْ اُمِّرَتْ عَلَيْكُمْ عَبْدًا حَبَشِيًّا مُجَدَّعًا فَاسْمَعُوا لَهُ وَاَطِيعُوا مَا لَمْ يُخَيَّرْ اَحَدُكُمْ بَيْنَ اِسْلَامِهِ وَضَرْبِ عُنُقِهِ، فَاِنْ خُيِّرَ بَيْنَ اِسْلَامِهِ وَضَرْبِ عُنُقِهِ، فَلْيُقَدِّمْ عُنُقَهُ فَاِنَّهُ لَا دُنْيَا لَهُ وَلَا آخِرَةَ بَعْدَ اِسْلَامِهِ

(التعليق - من تلخيص الذهبی)6962 - سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ائمہ، قریش میں سے ہوں گے، ان کے نیک لوگ، نیکوں کے امام ہوں گے، اور ان کے فجار، فاجروں کے امام ہوں گے، ہر ایک کا حق ہے اور ہر حق والے کو اس

کا حق دو، اگر میں کسی سیاہ فام غلام کو تم پر امیر مقرر کردوں تو تم اس کی بھی اطاعت کرنا اور اس کی اس وقت تک فرمانبرداری کرنا جب تک تمہیں اس کے اسلام اور اس کی گردن مارنے کے درمیان اختیار نہ دیا جائے، اور اس کے اسلام اور اس کی گردن مارنے میں کسی کو اختیار دیا جائے تو وہ اس کی گردن مارنے کو ترجیح دے، کیونکہ نہ تو اس کی دنیا ہے اور نہ اسلام کو چھوڑ کر اس کی کوئی آخرت ہے۔

ذِكْرُ فَضْلِ الْمُهَاجِرِينَ

مہاجرین کے فضائل

6963 – حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، ثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اِسْحَاقَ الْقَاضِيُّ، ثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ، ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، ثَنَا حَجَّاجُ الصَّوَّافُ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، اَنَّ الطُّفَيْلَ بْنَ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَلْ لَكَ فِي حِصْنٍ وَمَنَعَةٍ حِصْنِ دَوْسٍ، فَاَبَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَا ذُخِرَ لِلْاَنْصَارِ قَالَ: فَهَاجَرَ الطُّفَيْلُ وَهَاجَرَ مَعَهُ رَجُلٌ مِنْ قَوْمِهِ فَمَرِضَ الرَّجُلُ – قَالَ: فَضَجِرَ اَوْ كَلِمَةً شَبَهَهُ – فَجَاءَ اِلَى قَرْنٍ، فَاَخَذَ مِشْقَصًا، فَقَطَعَ رَوَاجِبَهُ فَمَاتَ، فَرَآهُ الطُّفَيْلُ فِي الْمَنَامِ، فَقَالَ: مَا فَعَلَ اللّٰهُ بِكَ؟ قَالَ: غَفَرَ لِي بِهِجْرَتِي اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: مَا شَاْنُ يَدَيْكَ؟ قَالَ: قِيلَ لِي: اِنَّا لَنْ نُصْلِحَ مِنْكَ مَا اَفْسَدْتَ مِنْ نَفْسِكَ، قَالَ: فَقَصَّهَا الطُّفَيْلُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ وَلِيَدَيْهِ فَاغْفِرْ وَرَفَعَ يَدَيْهِ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6963 – علی شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: طفیل بن عمرو رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی: کیا آپ دوس کے قلعہ اور اس کے چوکیداروں پر قبضہ کرنا چاہتے ہیں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کے فضائل کی بناء پر اس بات سے انکار کردیا۔ راوی نے فرمایا: طفیل نے ہجرت کی اور اس کے ہمراہ اس کی قوم کے ایک آدمی نے ہجرت کی، وہ آدمی بیمار ہوگیا، اور بہت بے قرار ہوا (اس مقام پر بے قراری کے لئے ''ضجر'' یا اس سے ملتا جلتا کوئی لفظ بولا) پھر وہ ''قرن'' میں چلا گیا اور وہاں پر اس نے چھری کے ساتھ اپنے ہاتھ کاٹ لئے انگلیاں کاٹ لیں، جس کی وجہ سے وہ مرگیا، طفیل نے اس کو خواب میں دیکھا اور اس سے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ نے تیرے ساتھ کیا سلوک کیا؟ اس نے کہا: اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب میری ہجرت کی برکت سے مجھے بخش دیا ہے، انہوں نے پوچھا: تیرے ہاتھوں کا کیا حال ہے؟ اس نے کہا: مجھے کہا گیا: جس چیز کو تم نے خود ناقص کرلیا ہے، ہم اس کو ٹھیک نہیں کریں گے۔ حضرت جابر فرماتے ہیں: اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو قصہ سنایا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں دعا مانگی ''اے اللہ اس کے ہاتھوں کی بھی بخشش فرمادے۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے اس کو نقل نہیں کیا۔

6964 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ الزَّاهِدِ الْاَصْبَهَانِيُّ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ، ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ

مُوسَى، ثَنَا اِسْرَائِيلُ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: (كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ) (آل عمران: 110) قَالَ: هُمُ الَّذِينَ هَاجَرُوا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6964 – صحيح

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما، اللہ تعالیٰ کے ارشاد

كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ

''تم بہترین اُمت ہو جسے لوگوں کے لئے نکالا گیا ہے''؟

کے بارے میں فرماتے ہیں: اس سے مراد وہ لوگ ہیں جنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مدینہ منورہ کی جانب ہجرت کی تھی۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

6965 – اَخْبَرَنِي اَبُو مُحَمَّدِ بْنُ زِيَادٍ، الْعَدْلُ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ وَهْبٍ، حَدَّثَنِي عَمِّي، اَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنْ اَبِيهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لِلْمُهَاجِرِينَ مَنَابِرُ مِنْ ذَهَبٍ يَجْلِسُونَ عَلَيْهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَدْ اَمِنُوا مِنَ الْفَزَعِ قَالَ: ثُمَّ يَقُولُ اَبُو سَعِيدٍ: وَاللّٰهِ لَوْ حَبَوْتُ بِهَا اَحَدًا لَحَبَوْتُ بِهَا قَوْمِي هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6965 – أحمد بن عبد الرحمن واه

✧✧ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مہاجرین کے لئے سونے کے منبر ہوں گے، قیامت کے دن یہ لوگ گھبراہٹ سے بے خوف ان منبروں پر جلوہ افروز ہوں گے۔ پھر ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! اگر میں یہ حصہ کسی کے لئے سنبھال کر رکھ سکتا ہوتا تو اپنے قوم کے لئے سنبھال کر رکھ لیتا۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

ذِكْرُ اَهْلِ بَدْرٍ

اہل بدر کا ذکر

6966 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ الْقَزَّازُ، ثَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ بْنِ الْقَاسِمِ الْيَمَامِيُّ، ثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ، ثَنَا اَبُو زُمَيْلٍ، قَالَ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: كَتَبَ حَاطِبُ بْنُ اَبِي بَلْتَعَةَ اِلَى اَهْلِ مَكَّةَ فَاَطْلَعَ اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ نَبِيَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَبَعَثَ عَلِيًّا وَالزُّبَيْرَ فِي اَثَرِ الْكِتَابِ فَاَدْرَكَا امْرَاَةً عَلَى بَعِيرٍ فَاسْتَخْرَجَاهُ مِنْ قَرْنٍ مِنْ قُرُونِهَا، فَاَتَيَا بِهِ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فَقُرِءَ عَلَيْهِ فَأَرْسَلَ إِلَى حَاطِبٍ فَقَالَ: يَا حَاطِبُ، إِنَّكَ كَتَبْتَ هٰذَا الْكِتَابَ؟ قَالَ: نَعَمْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: فَمَا حَمَلَكَ عَلَى ذٰلِكَ؟ قَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، إِنِّي وَاللّٰهِ لَنَاصِحٌ لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلٰكِنِّي كُنْتُ غَرِيبًا فِي أَهْلِ مَكَّةَ وَكَانَ أَهْلِي بَيْنَ ظَهْرَانَيْهِمْ فَخَشِيتُ عَلَيْهِمْ، فَكَتَبْتُ كِتَابًا لَا يَضُرُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ شَيْئًا، وَعَسَى أَنْ يَكُونَ فِيهِ مَنْفَعَةٌ لِأَهْلِي قَالَ عُمَرُ: فَاخْتَرَطْتُ سَيْفِي وَقُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، أَمْكِنِّي مِنْهُ فَإِنَّهُ قَدْ كَفَرَ، فَأَضْرِبُ عُنُقَهُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَا ابْنَ الْخَطَّابِ، وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ اللّٰهَ قَدِ اطَّلَعَ عَلَى أَهْلِ هٰذِهِ الْعِصَابَةِ مِنْ أَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ: اعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ فَإِنِّي قَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ هٰكَذَا، إِنَّمَا اتَّفَقَا عَلَى حَدِيثِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ عَلِيٍّ بَعَثَنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا مَرْثَدٍ وَالزُّبَيْرَ إِلَى رَوْضَةِ خَاخٍ بِغَيْرِ هٰذَا اللَّفْظِ

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 6966 – على شرط مسلم

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حاطب بن ابی بلتعہ نے اہل مکہ کی جانب خط لکھا، اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی اطلاع عطا فرما دی، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو خط کے تعاقب میں بھیجا، ان دونوں نے ایک عورت کو ایک اونٹ پر جاتے ہوئے پایا، اس کی مینڈھیوں میں سے خط نکال لیا، اور لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پیش کیا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں یہ خط پڑھ کر سنایا گیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حاطب کو بلوایا اور اس سے فرمایا: اے حاطب! یہ خط تو نے لکھا ہے؟ اس نے کہا: جی ہاں یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو نے ایسا کیوں کیا؟ اس نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، میں اللہ اور اس کے رسول کا خیر خواہ ہوں، لیکن میں اہل مکہ میں اجنبی تھا جبکہ میرے اہل وعیال انہیں لوگوں کے بیچ میں ہیں، مجھے اپنے بچوں کے بارے میں ڈر تھا، اس لئے میں نے ان کی جانب ایک خط لکھ دیا جس کا اللہ اور اس کے رسول کو کسی قسم کا کوئی نقصان نہیں تھا، ہاں البتہ میرے اہل وعیال کے لئے اس میں فائدہ ہوسکتا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے اپنی تلوار نکالی اور عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسے میرے قبضے میں دیجئے، اس نے کفر کیا ہے، میں اس کو قتل کئے دیتا ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابن خطاب! تجھے کیا معلوم، شاید کہ اللہ تعالیٰ نے اہل بدر کی ان کوتاہیوں سے آگاہ ہونے کی بناء پر ہی ان سے فرمایا تھا: تم جو چاہو عمل کرو، میں نے تمہیں بخش دیا ہے۔

✿✿ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو اس اسناد کے ہمراہ نقل نہیں کیا۔ البتہ دونوں نے عبداللہ بن ابی رافع رضی اللہ عنہ کی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کردہ حدیث نقل کی ہے جس میں (حضرت علی رضی اللہ عنہ) کا یہ فرمان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اور ابومرثد اور زبیر کو روضہ خاخ کی جانب بھیجا، اس حدیث کے الفاظ بھی کچھ مختلف ہیں۔

6967 – أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْحَسَنِ الْقَاضِي بِهَمْدَانَ، ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحُسَيْنِ، ثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي

اِيَاسٍ، حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِیْ فُدَيْكٍ الْمَدِينِیُّ، ثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ مُصْعَبٍ، عَنِ الزُّهْرِیِّ، عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ، عَنْ اَبِيهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَلَّمَ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَامِرَ بْنَ فُهَيْرَةَ بِشَیْءٍ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَهْلًا يَا طَلْحَةُ فَاِنَّهُ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا كَمَا شَهِدْتَ وَخَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِمَوَالِيهِ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6967 – صحيح

✦✦ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: طلحہ بن عبید اللہ کی عامر بن فہیرہ کے ساتھ کوئی تلخ کلامی ہوگئی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (طلحہ سے) فرمایا: اے طلحہ! اس کو چھوڑ دو، تمہاری طرح یہ بھی غزوہ بدر میں شریک ہوئے تھے۔ اور تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جو اپنے ماتحتوں کا خیرخواہ ہو۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

6968 – اَخْبَرَنِیْ اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْمَحْبُوبِیُّ، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَسْعُودٍ، ثنا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، اَنْبَاَ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ اَبِیْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى اطَّلَعَ عَلٰى اَهْلِ بَدْرٍ، فَقَالَ: اعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذَا اللَّفْظِ عَلَى الْيَقِينِ اَنَّ اللّٰهَ اطَّلَعَ عَلَيْهِمْ فَغَفَرَ لَهُمْ، اِنَّمَا اَخْرَجَاهُ عَلَى الظَّنِّ وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ اللّٰهَ تَعَالٰى اطَّلَعَ عَلٰى اَهْلِ بَدْرٍ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6968 – صحيح

✦✦ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے اہل بدر کو فضیلت بخشی، ان کے بارے میں فرمایا: تم جو چاہو، عمل کرو، میں نے تمہیں بخش دیا ہے۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو ان الفاظ (ان اللہ اطلع علیہم فغفرلہم) کے ساتھ نقل نہیں کیا۔ (اس حدیث میں اس بات کو ایسے الفاظ کے ساتھ تعبیر کیا گیا ہے جس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اہل بدر کو یہ سعادت یقینی طور پر مل چکی ہے، جبکہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کی روایت کردہ حدیث میں ''وما یدریک لعل اللہ تعالیٰ اطلع علی اہل بدر'' کے الفاظ ہیں، جن میں بدری صحابہ کرام کی حتمی مغفرت کے یقین کی بجائے ظن غالب اور امید ظاہر کی گئی ہے۔ جیسا کہ کہا گیا ہے ''تجھے کیا معلوم، ہوسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی مغفرت کر دی ہو'')

ذِكْرُ فَضَائِلِ الْاَنْصَارِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ

انصار کے فضائل

6969 – اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْقَطِيعِیُّ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِیْ اَبِی، ثنا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ وَهُوَ ابْنُ مَهْدِیٍّ، ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ، عَنِ الطُّفَيْلِ بْنِ اُبَیِّ بْنِ كَعْبٍ،

عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا كَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كُنْتُ اِمَامَ النَّبِيِّيْنَ وَخَطِيْبَهُمْ وَصَاحِبَ شَفَاعَتِهِمْ غَيْرَ فَخْرٍ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6969 – صحيح

ثُمَّ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: لَوْلَا الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَاً مِنَ الْاَنْصَارِ، وَلَوْ سَلَكَتِ الْاَنْصَارُ وَادِيًا اَوْ شِعْبًا لَكُنْتُ مَعَ الْاَنْصَارِ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذِهِ السِّيَاقَةِ "

✧✧ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن میں نبیوں کا امام ہوں گا، میں ان کا خطیب ہوں گا، شفاعت کرنے والا میں ہونگا، لیکن مجھے ان میں سے کسی بات پر بھی فخر نہیں ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا ہے کہ اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں انصار میں سے ہوتا، اور انصار جس راستے پر چلیں، میں بھی انہیں کے ساتھ ہوں۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

6970 – حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ كَامِلٍ الْقَاضِيْ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوْحٍ، ثنا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ، اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ اَبِيْهِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، اَنَّهُ قَالَ: اِنَّ اٰخِرَ خُطْبَةٍ خَطَبَنَاهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَا مَعْشَرَ الْمُهَاجِرِيْنَ، اِنَّكُمْ قَدْ اَصْبَحْتُمْ تَزِيْدُوْنَ وَاِنَّ الْاَنْصَارَ قَدِ انْتَهَوْا، وَاِنَّهُمْ عَيْبَتِي الَّتِيْ آوِيْ اِلَيْهَا، فَاَكْرِمُوْا مُحْسِنَهُمْ وَتَجَاوَزُوْا عَنْ مُسِيْئِهِمْ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6970 – صحيح

✧✧ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے آخری خطبہ میں ارشاد فرمایا: اے گروہ مہاجرین! تم بڑھتے جا رہے ہو اور انصار ختم ہو چکے ہیں، بے شک وہ انصار میرے مددگار ہیں، تم اپنے محسنوں کی عزت و توقیر کرو اور ان کی خطاؤں کو درگزر کرو۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

6971 – حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْحَافِظُ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيٰى، ثنا اَبُو الْوَلِيْدِ الطَّيَالِسِيُّ، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْغَسِيْلِ، ثنا عِكْرِمَةُ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَرَضِهِ وَقَدْ عَصَبَ رَاْسَهُ بِخِرْقَةٍ، فَقَالَ: اِنَّ النَّاسَ يَكْثُرُوْنَ وَيَقِلُّ الْاَنْصَارُ حَتّٰى يَكُوْنُوْا فِي النَّاسِ مِثْلَ الْمِلْحِ فِي الطَّعَامِ، فَمَنْ وَلِيَ مِنْكُمْ عَمَلًا فَلْيَقْبَلْ مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَيَتَجَاوَزْ عَنْ مُسِيْئِهِمْ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6971 – ذا فی البخاری

✦✦ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی مرض میں باہر تشریف لائے، آپ کے سر مبارک پر کپڑا بندھا ہوا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عام لوگ بڑھتے جائیں گے اور انصار کم ہوتے جائیں گے، یہاں تک کہ انصار کی تعداد باقی لوگوں کے مقابلے میں (آٹے میں) نمک کے برابر رہ جائے گے تم میں سے جس کسی کو بھی ان کے کسی معاملہ کا ذمہ دار بنایا جائے تو ان کے احسان کو قبول کرنا اور ان کی خطا کو درگزر کرنا۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

6972 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ، قَالَ: قُرِءَ عَلَى عَبْدِاللّٰهِ بْنِ وَهْبٍ، اَخْبَرَكَ اَبُو صَخْرٍ، اَنَّ يَحْيَى بْنَ النَّضْرِ الْاَنْصَارِيَّ، حَدَّثَهُ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا قَتَادَةَ، يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عَلَى الْمِنْبَرِ لِلْاَنْصَارِ: اَلَا اِنَّ النَّاسَ دِثَارِي، وَاِنَّ الْاَنْصَارَ شِعَارِي، وَلَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا وَسَلَكَتِ الْاَنْصَارُ شُعْبَةً لَاتَّبَعْتُ شُعْبَةَ الْاَنْصَارِ، فَمَنْ وَلِيَ اَمْرَ الْاَنْصَارِ فَلْيُحْسِنْ اِلٰى مُحْسِنِهِمْ وَلْيَتَجَاوَزْ عَنْ مُسِيئِهِمْ، وَمَنْ اَفْزَعَهُمْ فَقَدْ اَفْزَعَ الَّذِي بَيْنَ هٰذَيْنِ – وَاَشَارَ اِلٰى نَفْسِهِ – لَوْلَا الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَاً مِنَ الْاَنْصَارِ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ"

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 6972 – صحيح

✦✦ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر شریف پر انصار کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا: خبردار! بے شک لوگ غیر مشہور ہیں، جبکہ انصاری میری پہچان ہیں۔ اگر تمام لوگ ایک راستے پر چلیں اور انصار ایک راستے میں چلیں تو میں انصار کے راستے پر چلوں گا۔ جس کو ان میں سے کسی کے کسی معاملے کا ذمہ دار بنایا جائے تو وہ ان کے اچھائی کرنے والے کے ساتھ اچھائی کرے اور ان کے خطار کار کو معاف کرے، جس نے ان کو پریشان کیا تو اس نے مجھے پریشان کیا، اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں بھی انصاریوں میں سے ہوتا۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

6973 – اَخْبَرَنَا اَبُو عَمْرٍو عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ السَّمَّاكِ، بِبَغْدَادَ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ جَعْفَرِ بْنِ الزِّبْرِقَانِ، ثَنَا اَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ، وَعَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِالْوَارِثِ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ ثَابِتٍ الْبُنَانِيُّ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ اَبِي طَلْحَةَ، اَنَّهُ دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي وَجَعِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ، فَقَالَ: اَقْرِءْ قَوْمَكَ السَّلَامَ فَاِنَّهُمْ مَا عَلِمْتُ اَعِفَّةٌ صُبُرٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ"

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 6973 – صحيح

✦✦ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ، حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں بیان کرتے ہیں کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مرض وفات میں ان کے پاس آئے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: اپنی قوم کو میرا اسلام کہنا، کیونکہ وہ لوگ پاک دامن اور صابر ہیں۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

6974 – حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ، ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِالْوَهَّابِ، ثَنَا عَاصِمُ بْنُ سُوَيْدٍ، حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: جَاءَ أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ الْأَشْهَلِيُّ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ كَانَ قَسَمَ طَعَامًا فَذَكَرَ لَهُ أَهْلَ بَيْتٍ مِنَ الْأَنْصَارِ مِنْ بَنِي ظَفَرٍ فِيهِمْ حَاجَةٌ قَالَ: وَجُلُّ أَهْلِ ذَلِكَ الْبَيْتِ نِسْوَةٌ، قَالَ: فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَرَكْتَنَا يَا أُسَيْدُ حَتَّى ذَهَبَ مَا فِي أَيْدِينَا، فَإِذَا سَمِعْتَ بِشَيْءٍ قَدْ جَاءَنَا فَاذْكُرْ لِي أَهْلَ ذَلِكَ الْبَيْتِ قَالَ: فَجَاءَهُ بَعْدَ ذَلِكَ طَعَامٌ مِنْ خَيْبَرَ شَعِيرٌ وَتَمْرٌ، قَالَ: فَقَسَمَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ، وَقَسَمَ فِي الْأَنْصَارِ فَأَجْزَلَ، وَقَسَمَ فِي أَهْلِ ذَلِكَ الْبَيْتِ فَأَجْزَلَ قَالَ: فَقَالَ لَهُ أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ: مُتَشَكِّرٌ، أَجْزَاكَ اللّٰهُ أَيْ نَبِيَّ اللهِ عَنَّا أَفْضَلَ الْجَزَاءِ – أَوْ قَالَ: خَيْرًا – فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَأَنْتُمْ يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ، فَجَزَاكُمُ اللّٰهُ أَطْيَبَ الْجَزَاءِ – وَقَالَ خَيْرًا – فَإِنَّكُمْ مَا عَلِمْتُ أَعِفَّةٌ صُبُرٌ وَسَتَرَوْنَ بَعْدِي أَثَرَةً فِي الْأَمْرِ وَالْقَسْمِ فَاصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوْنِي عَلَى الْحَوْضِ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ"

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6974 – صحيح

✧✧ حضرت انس بن مالک فرماتے ہیں: حضرت اسید بن حضیر اشہلی رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے، اس وقت تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب طعام تقسیم فرما چکے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو انصار کے قبیلے بنی ظفر کے بارے میں بتایا گیا کہ وہ بہت ضرورت مند ہیں۔ اس گھرانے میں زیادہ عورتیں ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: اے اسید تم نے ہمیں چھوڑ دیا، اور جو کچھ ہمارے ہاتھ میں تھا سب چلا گیا، (آیندہ سے یوں کرنا کہ) جب بھی تمہیں پتا چلے کہ میرے پاس کوئی چیز آئی ہے تم مجھے اس گھرانے کے بارے میں یاد دلا دیا کرنا۔ راوی کہتے ہیں: اس کے بعد خیبر کے جو اور کھجوریں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ کھجوریں لوگوں میں تقسیم فرما دیں، اس تقسیم میں انصار کو اور اس گھرانے کو کافی زیادہ حصہ عطا فرمایا۔ حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ نے شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا: اے اللہ کے نبی! اللہ تعالیٰ آپ کو ہماری طرف سے بہت اچھی جزاء عطا فرمائے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے گروہ انصار! اللہ تعالیٰ تمہیں بھی جزائے خیر عطا فرمائے، کیونکہ میں نے تمہیں ہمیشہ پاکدامن اور صابر ہی پایا ہے، تم میرے بعد حکومت میں اور تقسیم میں کچھ (نامناسب) معاملات دیکھو گے، تم صبر سے کام لینا، یہاں تک کہ تم مجھے حوض کوثر پر آ ملو گے۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

6975 – أَخْبَرَنِي الْأُسْتَاذُ أَبُو الْوَلِيدِ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِالصَّمَدِ، حَدَّثَنِي أَبِي، حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي يَزِيدَ، عَنْ مُوسَى بْنِ أَنَسٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: إِنَّ الْأَنْصَارَ اشْتَدَّتْ عَلَيْهِمُ السَّوَانِي فَأَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَدْعُوَ لَهُمْ أَوْ يَحْفِرَ لَهُمْ نَهَرًا

أُعْطِيتُمْ فَلَمَّا سَمِعُوا مَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا: ادْعُ اللّٰهَ لَنَا بِالْمَغْفِرَةِ، قَالَ: اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْاَنْصَارِ وَلِاَبْنَاءِ الْاَنْصَارِ وَلِاَبْنَاءِ اَبْنَاءِ الْاَنْصَارِ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6975 – صحيح

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: دوردراز سے پانی بھر کر لانا انصار کے لئے بہت دشوار تھا، وہ لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے، تاکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے لئے دعا فرمادیں یا ان کے لئے نہر کھدوادیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے بارے میں بتایا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم آج مجھ سے جو کچھ بھی مانگو گے، میں تمہیں دوں گا۔ جب انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد عالی سنا تو کہنے لگے: آپ ہمارے لئے مغفرت کی دعا فرمادیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لئے یوں دعا مانگی ''اے اللہ انصار کی مغفرت فرما، انصار کی اولادوں کی مغفرت فرما، ان کی اولادوں کی اولادوں کی مغفرت فرما''۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

6976 – حَدَّثَنِی مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِیءٍ، ثَنَا السَّرِیُّ بْنُ خُزَیْمَةَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِیْرٍ، ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَقْبَلَ غِلْمَانًا مِنْ غِلْمَانِ الْاَنْصَارِ وَإِمَاءً وَعَبِیدًا فَقَالَ: وَاللّٰهِ اِنِّی لَاُحِبُّكُمْ هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ عَلٰی شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6976 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انصار کے کچھ بچوں، غلاموں اور لونڈیوں کی جانب متوجہ ہوئے اور فرمایا: اللہ کی قسم! میں تم سے محبت کرتا ہوں۔

❀❀ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

6977 – اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ يَعْقُوْبَ، الْعَدْلُ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِی طَالِبٍ، ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ اَبِی عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: " افْتَخَرَ الْحَيَّانِ مِنَ الْاَنْصَارِ الْاَوْسُ وَالْخَزْرَجُ، فَقَالَتِ الْاَوْسُ: مِنَّا مَنِ اهْتَزَّ لِمَوْتِهِ عَرْشُ الرَّحْمٰنِ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ، وَمِنَّا مَنْ حَمَتْهُ الدَّبْرُ عَاصِمُ بْنُ ثَابِتِ بْنِ الْاَفْلَحِ، وَمِنَّا مَنْ غَسَّلَتْهُ الْمَلَائِكَةُ حَنْظَلَةُ بْنُ الرَّاهِبِ، وَمِنَّا مَنْ اُجِيزَتْ شَهَادَتُهُ بِشَهَادَةِ رَجُلَيْنِ خُزَيْمَةُ بْنُ ثَابِتٍ، وَقَالَ الْخَزْرَجِيُّوْنَ: مِنَّا اَرْبَعَةٌ جَمَعُوا الْقُرْآنَ لَمْ يَجْمَعْهُ غَيْرُهُمْ اُبَیُّ بْنُ كَعْبٍ وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَاَبُوْ زَيْدٍ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰی شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6977 – على شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: انصار کے دو قبیلوں ''اوس'' اور ''خزرج'' نے فخر کیا۔

اوس نے کہا:

○ہم میں وہ شخصیت ہے جس کی موت پر اللہ تعالیٰ کا عرش بھی ہل گیا تھا، وہ ہیں ''سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ''۔

○اور ہم میں وہ شخصیت بھی ہے جس کا دفاع بھڑوں نے کیا۔ اور وہ ہے حضرت عاصم بن ثابت بن افلح رضی اللہ عنہ۔

○اور ہم میں وہ شخصیت بھی ہے جس کو فرشتوں نے غسل دیا تھا، وہ حضرت حنظلہ بن راہب رضی اللہ عنہ ہیں۔

○ہم میں وہ شخصیت بھی ہے جس کی اکیلے کی گواہی دو کے برابر قرار دی گئی ہے، وہ ہیں ''حضرت خزیمہ بن ثابت''۔

خزرجی لوگ کہنے لگے:

○وہ چاروں صحابی ہم میں سے ہیں جنہوں نے قرآن کریم جمع کیا ہے، ان کے علاوہ اور کوئی شخص اس کام میں شامل نہیں تھا۔ وہ چاروں صحابہ کرام یہ تھے'' حضرت ابی بن کعب، حضرت معاذ بن جبل، حضرت زید بن ثابت اور حضرت ابوزید رضی اللہ عنہم۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن ان دونوں نے ہی اس کو نقل نہیں کیا۔

6978 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، اَنْبَاَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالْحَكَمِ، اَنْبَاَ ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِي سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ سُلَيْمَانَ الْاَعْمَشِ، عَنْ مُوسَى بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ الْخَطْمِيِّ، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ هِلَالٍ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْمُهَاجِرُونَ وَالْاَنْصَارُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَاءُ بَعْضٍ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ، وَالطُّلَقَاءُ مِنْ قُرَيْشٍ وَالْعُرَفَاءُ مِنْ ثَقِيفٍ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَاءُ بَعْضٍ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي)6978 – صحيح

✧✧ حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مہاجرین اور انصار دنیا اور آخرت میں ایک دوسرے کے دوست اور مددگار ہیں۔ اور قریش کے طلقاء (جن لوگوں کو فتح مکہ کے موقع پر اسلام قبول کئے بغیر کوئی چارہ نہ تھا اور مورد احسان بنے۔) اور بنی ثقیف کے آزاد کردہ، دنیا اور آخرت میں ایک دوسرے کے دوست اور مددگار ہیں۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

ذِكْرُ فَضِيلَةِ اَسْلَمَ وَغِفَارٍ وَمُزَيْنَةَ وَغَيْرِهِمْ

قبیلہ اسلم، غفار، مزینہ اور دیگر قبائل کی فضیلت

6979 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ اَنْبَاَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالْحَكَمِ، اَنْبَاَ ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَائِذٍ الْاَزْدِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ السُّلَمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْرِضُ الْخَيْلَ وَعِنْدَهُ عُيَيْنَةُ بْنُ بَدْرٍ الْفَزَارِيُّ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَنَا اَعْلَمُ بِالْخَيْلِ مِنْكَ . فَقَالَ عُيَيْنَةُ: وَاَنَا اَعْلَمُ بِالرِّجَالِ مِنْكَ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَمَنْ خَيْرُ الرِّجَالِ؟ قَالَ: رِجَالٌ يَحْمِلُوْنَ سُيُوفَهُمْ عَلَى عَوَاتِقِهِمْ وَرِمَاحِهِمْ عَلَى مَنَاسِجِ خُيُولِهِمْ مِنْ رِجَالِ نَجْدٍ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " كَذَبْتَ بَلْ خَيْرُ الرِّجَالِ رِجَالُ الْيَمَنِ، وَالْاِيمَانُ يَمَانٍ اِلَى لَخْمٍ وَجُذَامٍ، وَمَاْكُولُ حِمْيَرَ خَيْرٌ مِنْ اُكُلِهَا، وَحَضْرَمُوتُ خَيْرٌ مِنْ بَنِي الْحَارِثِ، وَاللّٰهِ مَا اُبَالِي لَوْ هَلَكَ الْحَارِثَانِ جَمِيعًا، لَعَنَ اللّٰهُ الْمُلُوكَ الْاَرْبَعَةَ: جَمْدًا، وَمِخْوَسًا، وَاَبْضَعَةَ، وَاُخْتَهُمُ الْعَمَرَّدَةَ " ثُمَّ قَالَ: اَمَرَنِي رَبِّي اَنْ اَلْعَنَ قُرَيْشًا مَرَّتَيْنِ فَلَعَنْتُهُمْ، وَاَمَرَنِي اَنْ اُصَلِّيَ عَلَيْهِمْ فَصَلَّيْتُ عَلَيْهِمْ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ، ثُمَّ قَالَ: لَعَنَ اللّٰهُ تَمِيمَ بْنَ مُرَّةَ خَمْسًا، وَبَكْرَ بْنَ وَائِلٍ سَبْعًا، وَلَعَنَ اللّٰهُ قَبِيلَتَيْنِ مِنْ قَبَائِلِ بَنِي تَمِيمٍ مُقَاعِسَ وَمُلَادِسَ ثُمَّ قَالَ: عُصَيَّةُ عَصَتِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ، عَبْدُ قَيْسٍ، وَجَعْدَةُ، وَعِصْمَةُ ثُمَّ قَالَ: اَسْلَمُ وَغِفَارٌ وَمُزَيْنَةُ وَاَحْلَافُهُمْ مِنْ جُهَيْنَةَ خَيْرٌ مِنْ بَنِي اَسَدٍ وَتَمِيمٍ وَغَطَفَانَ وَهَوَازِنَ عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثُمَّ قَالَ: شَرُّ قَبِيلَتَيْنِ فِي الْعَرَبِ نَجْرَانُ وَبَنُو تَغْلِبَ، وَاَكْثَرُ الْقَبَائِلِ فِي الْجَنَّةِ مَذْحِجٍ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيبُ الْمَتْنِ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6979 – صحيح غريب

✧✧ حضرت عمرو بن عبسہ سلمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ غزوہ کے لئے تیار کئے گئے گھوڑوں کا معاینہ فرمارہے تھے، اس وقت آپ ﷺ کے پاس عیینہ بن بدرالفزاری موجود تھے، رسول اللہ ﷺ نے ان سے کہا: گھوڑوں کے بارے میں، تجھ سے زیادہ میں جانتاہوں، حضرت عیینہ نے کہا: اور میں مردوں کے بارے میں آپ سے زیادہ جانتاہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بتایئے، سب سے بہتر مرد کون ہے؟ عیینہ نے کہا: نجد کے وہ باشندے وہ جواپنی تلواریں اپنے کندھوں پر اٹھاتے ہیں، اپنے نیزے اپنے گھوڑوں کی زینوں پر رکھتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم نے جھوٹ بولا ہے (بہترین مرد نجد کے لوگ نہیں) بلکہ بہترین مرد، یمن کے مرد ہیں۔ اور یمن سے لخم اور جذام تک کے لوگوں کا ایمان قابل قدر ہے، اور وہاں کے کھانو ں میں سے بہترین کھانا حمیر کا کھانا ہے، اور حضرموت، بنی الحارث سے اچھے ہیں، اور اللہ کی قسم! مجھے کوئی پرواہ نہیں ہے کہ تمام حارثین ہلاک ہوجائیں۔ چار بادشاہوں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو۔ (وہ چار بادشاہ یہ ہے) جمدا، مخوسا، ابضعہ، ان کی بہن عمردہ۔ پھر فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے دومرتبہ حکم دیا کہ میں قریش پرلعنت کروں، میں نے ان پرلعنت کی، اور اللہ تعالیٰ نے دومرتبہ مجھے حکم دیا کہ میں ان کی نماز جنازہ پڑھوں، میں نے دونوں مرتبہ ان کی نماز جنازہ پڑھی، پھر حضور ﷺ نے تمیم بن مرہ پر پانچ مرتبہ اور بکربن وائل پر سات مرتبہ لعنت فرمائی۔ بنی تمیم کے قبیلوں میں سے مقاعس اور ملادس پرلعنت کی، پھر فرمایا: کچھ لوگ نافرمان ہیں، انہوں نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی ہے۔ وہ عبدقیس، جعدہ اور عصمہ ہیں۔ پھر فرمایا: قیامت کے دن قبیلہ اسلم، غفار اور مزینہ اور جہینہ میں سے ان کے حلیف قبائل، بنی اسد، تمیم اور غطفان اور ہوازن سے بہتر ہوں گے۔ پھر فرمایا: عرب کے قبیلوں میں سب سے برے دو قبیلے ہیں، نجران اور بنوتغلب۔

مذحج کے اکثر قبیلے جنتی ہوں گے۔

یہ حدیث غریب المتن اور صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

6980 – اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِسْحَاقَ الْخُرَاسَانِيُّ الْعَدْلُ، بِبَغْدَادَ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ جَعْفَرٍ، ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، اَنْبَاَ مَالِكٌ الْاَشْجَعِيُّ، عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ اَبِي اَيُّوبَ الْاَنْصَارِيِّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَسْلَمُ، وَغِفَارٌ، وَاَشْجَعُ، وَمُزَيْنَةُ، وَجُهَيْنَةُ وَمَنْ كَانَ مِنْ بَنِي كَعْبٍ مَوَالِي دُونَ النَّاسِ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ مَوْلَاهُمْ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ"

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6980 – علی شرط البخاری ومسلم

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قبیلہ اسلم، غفار، اشجع، مزینہ، جہینہ اور بنی کعب میں سے جس کا کوئی مولیٰ نہیں ہے اللہ اور اس کا رسول ان کا مولیٰ ہے۔

یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اس کو نقل نہیں کیا۔

6981 – اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ حَلِيمٍ الْمَرْوَزِيُّ، ثَنَا اَبُو الْمُوَجِّهِ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْعَزِيزِ بْنِ رِزْمَةَ، ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى، عَنْ خُثَيْمِ بْنِ عِرَاكٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: غِفَارٌ غَفَرَ اللّٰهُ لَهَا، وَاَسْلَمَ سَالَمَهَا اللّٰهُ، اَمَا اِنِّي لَمْ اَقُلْهُ وَلَكِنَّ اللّٰهَ قَالَهُ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذِهِ الزِّيَادَةِ، وَلِلزِّيَادَةِ شَاهِدٌ آخَرُ بِاِسْنَادٍ صَحِيحٍ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6981 – صحيح

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قبیلہ غفار، اللہ تعالیٰ اُن کی مغفرت فرمائے، اور قبیلہ اسلم، اللہ تعالیٰ ان کو سلامت رکھے۔ یہ باتیں میں نہیں کہہ رہا، یہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے ہے۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو اس اضافے کے ہمراہ نقل نہیں کیا۔ اور اضافے کی ایک دوسری شاہد صحیح حدیث بھی موجود ہے (جیسا کہ درج ذیل ہے)

6982 – اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ اَيُّوبَ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِي مَسَرَّةَ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ الْحُمَيْدِيُّ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ يَزِيدَ بْنِ اَبِي حَكِيمٍ الْاَسْلَمِيُّ، حَدَّثَنِي اِيَاسُ بْنُ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ، عَنْ اَبِيهِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُومُ فِي الصَّلَاةِ فَيَدْعُو عَلَى قَبَائِلَ مِنَ الْعَرَبِ فَيَقُولُ: لَعَنَ اللّٰهُ رِعْلًا، وَذَكْوَانَ، وَعُصَيَّةَ الَّتِي عَصَتِ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ، وَبَنِي لَحْيَانَ وَيَقُولُ: غِفَارٌ غَفَرَ اللّٰهُ لَهَا، وَاَسْلَمَ سَالَمَهَا اللّٰهُ، لَسْتُ اَنَا قُلْتُهُ وَلَكِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَهُ ثُمَّ يُكَبِّرُ بَعْدَ اَنْ يَدْعُوَ عَلَى مَنْ دَعَا

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6982 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

حضرت ایاس بن سلمہ بن اکوع اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں کھڑے ہو کر عرب

کے قبائل کے لئے یوں دعا مانگتے تھے'' اے اللہ! قبیلہ رعل، ذکوان اور عصیہ جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی ہے، اور بنی لحیان پر لعنت فرما''۔ اور آپ کہتے: غفار، کی اللہ تعالیٰ مغفرت فرمائے، اور قبیلہ اسلم کو اللہ تعالیٰ سلامت رکھے، یہ باتیں میں نے نہیں کیں بلکہ یہ اللہ تعالیٰ نے کی ہیں۔ جس جس قبیلے کے لئے دعا مانگی ہوتی، ان سب کے لئے مانگ کر آپ ﷺ تکبیر کہتے۔

ذِكْرُ فَضِيلَةٍ أُخْرَى لِلْاَوْسِ وَالْخَزْرَجِ لَمْ يُقَدَّرْ ذِكْرُهَا مِنْ فَضَائِلِ الْاَنْصَارِ

اوس اور خزرج کی مزید فضیلتیں جو کہ فضائل انصار کے ضمن میں نہیں آئیں

6983 – اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِىْ مَسَرَّةَ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ الْحُمَيْدِیُّ، ثَنَا عَلِیُّ بْنُ يَزِيدَ بْنِ اَبِىْ حَكِيمٍ، عَنْ اَبِيْهِ، وَغَيْرِهِ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ، اَنَّ عَامِرَ بْنَ الطُّفَيْلِ لَمْ يَدْخُلِ الْمَدِيْنَةَ اِلَّا بِاَمَانٍ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا جَاءَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا عَامِرُ، اَسْلِمْ تَسْلَمْ قَالَ: نَعَمْ عَلَى اَنَّ لِیَ الْوَبَرَ وَلَكَ الْمَدَرَ. قَالَ: هٰذَا لَا يَكُونُ اَسْلِمْ تَسْلَمْ ثُمَّ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا عَامِرُ، اذْهَبْ حَتّٰى نَنْظُرَ فِی اَمْرِكَ اِلٰى غَدٍ فَاَرْسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْاَنْصَارِ فَقَالَ: مَاذَا تَرَوْنَ؟ اِنِّی قَدْ دَعَوْتُ هٰذَا الرَّجُلَ فَاَبٰى اَنْ يُسْلِمَ اِلَّا اَنْ يَكُونَ لَهُ الْوَبَرُ وَلِیَ الْمَدَرُ فَقَالُوا: مَا شَاءَ اللّٰهُ، ثُمَّ شِئْتَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَا اَخَذُوا مِنَّا عِقَالًا اِلَّا اَخَذْنَا مِنْهُمْ عِقَالَيْنِ فَاللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ، فَرَجَعَ عَامِرٌ اِلَى النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ: اَسْلِمْ تَسْلَمْ يَا عَامِرُ قَالَ: لَيْسَ اِلَّا ذٰلِكَ، فَاَبٰى اِلَّا اَنْ يَكُونَ لَهُ الْوَبَرُ وَلِلنَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدَرُ، فَاَبَى النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَامِرٌ: اَمَا وَاللّٰهِ لَاَمْلَاَنَّهَا عَلَيْكَ خَيْلًا وَرِجَالًا . فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَاْبَى اللّٰهُ ذٰلِكَ عَلَيْكَ وَاَبْنَاءُ قَبِيْلَةِ الْاَوْسِ وَالْخَزْرَجِ ثُمَّ وَلّٰى عَامِرٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَللّٰهُمَّ اكْفِنِيْهِ فَرَمَاهُ اللّٰهُ بِالذِّبْحَةِ قَبْلَ اَنْ يَاْتِیَ اَهْلَهُ، فَقَالَ عَامِرٌ حِينَ اَخَذَتْهُ الذِّبْحَةُ: يَا آلَ عَامِرٍ، هٰذِهِ غُدَّةٌ كَغُدَّةِ الْبَكْرِ، فَهَلَكَ سَاعَةَ اَخَذَتْهُ دُوْنَ اَهْلِهِ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6983 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: عامر بن طفیل رسول اللہ ﷺ کی جانب سے امان کے بعد شہر میں داخل ہوا جب وہ نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا: اے عامر! اسلام لے آ، تو سلامتی پائے گا۔ اس نے کہا: جی ہاں، مگر اس شرط پر کہ میرے لئے دیہاتی علاقہ ہوگا اور آپ کے لئے شہری علاقہ۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ایسا نہیں ہوگا، تو اسلام قبول کر لے، سلامتی پائے گا، پھر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے عامر! ابھی فی الحال تم چلے جاؤ، کل تک ہم تیرے معاملے میں غور کرتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے انصار کی جانب پیغام بھیجا اور ان سے مشورہ کیا کہ میں نے اس آدمی کو دعوت دی تھی، اس نے اسلام لانے کو اس شرط کے ساتھ مشروط کر دیا ہے کہ اس کے لئے دیہاتی علاقہ ہوگا اور ہمارے

لئے شہری۔ انصار نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ جیسے اللہ تعالیٰ کی مرضی اور جیسے آپ مناسب سمجھیں، انہوں نے کہا: اگر اس نے ہم سے ایک عقال (اونٹ باندھنے کی رسی) لی ہے تو ہم نے بدلے میں دو عقال وصول کی ہیں۔ اس لئے اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ عامر (اگلے دن) دوبارہ رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں آیا، حضور ﷺ نے پھر کہا: اے عامر! اسلام لے آ، سلامتی پا جائے گا۔ اس نے کہا: میری وہی شرائط ہیں، کہ حضور ﷺ کے لئے مدر ہو اور اس کے لئے وبر۔ نبی اکرم ﷺ نے اس کی شرائط ماننے سے انکار کر دیا، عامر نے کہا: اللہ کی قسم! میں آپ کے پاس انسانوں اور گھوڑوں کی بھیڑ لگا دوں گا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہاری اس بات کو تسلیم نہیں کرتا اور نہ ہی قبیلہ اوس اور خزرج کے لوگ اس شرط کو قبول کرتے ہیں۔ عامر پلٹ کر چلا گیا تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے اللہ! اس سے میری کفایت فرما۔ اس کے اپنے گھر جانے سے پہلے اللہ تعالیٰ نے اس کو حلق کے درد میں مبتلا کر دیا، وہ کہنے لگا: اے آل عامر! میرے گلے میں وہ گلٹی بن گئی ہے جو بکریوں کے گلے میں بیماری کی وجہ سے بنا کرتی ہے، وہ شخص گھر پہنچنے سے پہلے، راستے میں ہی، اسی لمحے وہ ہلاک ہو گیا۔

6984 – حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمْرٍو عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ السَّمَّاكِ، ثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مُحَمَّدٍ، ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ، ثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ، ثَنَا اَبُو الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ يَصْعَدُ ثَنِيَّةَ الْمِرَارِ فَاِنَّهُ يُحَطُّ عَنْهُ مَا حُطَّ عَنْ بَنِي اِسْرَائِيلَ فَكَانَ اَوَّلَ مَنْ صَعِدَهَا خَيْلُ بَنِي الْخَزْرَجِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كُلُّكُمْ مَغْفُوْرٌ لَهُ اِلَّا صَاحِبَ الْجَمَلِ الْاَحْمَرِ قَالَ: وَاِذَا هُوَ اَعْرَابِيٌّ يَنْشُدُ ضَالَّةً لَهُ قُلْنَا لَهُ: تَعَالَ يَسْتَغْفِرْ لَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: لَاَنْ اَجِدَ ضَالَّتِي اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ يَسْتَغْفِرَ لِي صَاحِبُكُمْ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6984 – علی شرط مسلم

✧✧ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے "جو شخص ثنیۃ المرار پر چڑھے اس کو وہ چیز معاف کر دی جائے گی جو چیز بنی اسرائیل کو معاف کر دی گئی تھی، چنانچہ اس پہاڑی پر سب سے پہلے بنی خزرج کے گھوڑے چڑھے تھے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم سب کی مغفرت کر دی گئی ہے سوائے سرخ رنگ کے گھوڑے والے آدمی کے۔ راوی کہتے ہیں: وہ ایک دیہاتی شخص تھا، اپنا گمشدہ اونٹ ڈھونڈتا پھر رہا تھا، ہم نے اس سے کہا: آجا، رسول اللہ ﷺ تیرے لئے مغفرت کی دعا کر دیں، اس نے کہا: میرا گمشدہ اونٹ مجھے مل جائے، تمہارے نبی سے مغفرت کی دعا کروانے سے زیادہ خوشی مجھے اس بات کی ہوگی۔

✿✿ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے۔

6985 – حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الصَّفَّارُ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ، ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا ضَرَّ امْرَاَةً نَزَلَتْ بَيْنَ جَارِيَتَيْنِ مِنَ الْاَنْصَارِ اَوْ نَزَلَتْ بَيْنَ اَبَوَيْهَا هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ

الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 6985 – سكت عنه الذهبي في التلخيص

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ عورت نقصان میں نہیں ہے جو دو انصاری لونڈیوں کے درمیان یا اپنے ماں باپ کے درمیان اتری۔

یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن ان دونوں نے ہی اس کو نقل نہیں کیا۔

ذِكْرُ فَضِيلَةِ بَنِي تَمِيمٍ

بنی تمیم کے فضائل کا ذکر

6986 – اَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ عِيسَى الْحِيرِيُّ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ نَجْدَةَ الْقُرَشِيُّ، ثَنَا مَنْصُورٌ، ثَنَا مَسْلَمَةُ بْنُ عَلْقَمَةَ الْمَازِنِيُّ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِي هِنْدٍ، عَنْ عَامِرٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: " ثَلَاثٌ سَمِعْتُهُنَّ لِبَنِي تَمِيمٍ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا اَبْغَضُ تَمِيمًا بَعْدَهُنَّ اَبَدًا . كَانَ عَلَى عَائِشَةَ نَذْرٌ مُحَرَّرٌ مِنْ وَلَدِ اِسْمَاعِيلَ فَسُبِيَ سَبْيٌ مِنْ بَنِي الْعَنْبَرِ فَقَالَ لِعَائِشَةَ: اِنْ سَرَّكِ اَنْ تَفِي بِنَذْرِكِ فَاَعْتِقِي مُحَرَّرًا مِنْ هَؤُلَاءِ فَجَعَلَهُمْ مِنْ وَلَدِ اِسْمَاعِيلَ وَجِيءَ بِنَعَمٍ مِنْ نَعَمِ الصَّدَقَةِ لِبَنِي سَعْدٍ فَلَمَّا رَآهَا رَاعَهُ فَقَالَ: هٰذِهِ، نَعَمُ قَوْمِي فَجَعَلَهُمْ قَوْمَهُ، وَقَالَ: هُمْ اَشَدُّ النَّاسِ قِتَالًا فِي الْمَلَاحِمِ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 6986 – سكت عنه الذهبي في التلخيص

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے بنی تمیم کے لئے رسول اللہ ﷺ کی زبان سے تین باتیں سنی ہیں، جب سے وہ تین باتیں سنی ہیں اس کے بعد کبھی بھی ان کے بارے میں دل میں کوئی بغض نہیں رکھا۔

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ذمے ایک منت تھی، حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے ایک شخص آزاد کرنا تھا، بنی العنبر کا ایک آدمی قیدی ہو کر آیا، اس نے اُمّ المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا: اگر آپ اپنی نذر پوری کرنا چاہتی ہیں تو ان لوگوں میں سے کسی کو آزاد کر دیں، پھر اس شخص نے ان کو بنی اسماعیل سے ثابت کیا، پھر بنی سعد کے صدقہ کے اونٹوں میں سے کچھ اونٹ لائے گئے، جب انہوں نے ان کو دیکھا تو کہنے لگا: یہ میری قوم کے اونٹ ہیں، ان کو اپنی قوم قرار دیا، اور کہنے لگا: جنگوں میں یہ لوگ سخت قتال کرتے ہیں۔

یہ حدیث امام مسلم کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

ذِكْرُ فَضَائِلِ هٰذِهِ الْاُمَّةِ عَلَى سَائِرِ الْاُمَمِ

اِس امت کی دیگر تمام امتوں پر فضیلتیں

6987 – اَخْبَرَنِي اَبُو عَبْدِاللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الصَّنْعَانِيُّ، بِمَكَّةَ، ثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبَّادٍ، اَنْبَا

عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَنْبَاَ مَعْمَرٌ، عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمِ بْنِ مُعَاوِيَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ: (كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ) (آل عمران: 110) قَالَ: اَنْتُمْ تُتِمُّونَ سَبْعِينَ اُمَّةً اَنْتُمْ خَيْرُهَا وَاَكْرَمُهَا عَلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ " وَقَدْ تَابَعَ سَعِيدُ بْنُ اِيَاسٍ الْجُرَيْرِيُّ، بِهٰذَا فِي رِوَايَةٍ عَنْ حَكِيمِ بْنِ مُعَاوِيَةَ، وَاَتَى بِزِيَادَةٍ فِي الْمَتْنِ

(التعليق – من تلخيص الذهبى)6987 – صحيح

✧✧ بہز بن حکیم بن معاویہ اپنے والد سے، وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے اس آیت

: (كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ) (آل عمران: 110)

کے بارے میں فرمایا: تم ستر امتوں کو پورا کرنے والے ہو، تم ہی سب سے بہتر ہو اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سب سے زیادہ عزت والے ہو۔

۞۞ یہ صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم نے اس کو نقل نہیں کیا۔

اس حدیث کو حکیم بن معاویہ سے روایت کرنے میں سعید بن ایاس نے جریری کی متابعت کی ہے۔ اور متن میں کچھ اضافہ بیان کیا ہے۔

6988 – اَخْبَرَنَاهُ اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْمَحْبُوبِيُّ، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَسْعُودٍ، ح وَاَنْبَاَ اَبُو عَبْدِاللّٰهِ الصَّفَّارُ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، قَالَا: ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، اَنْبَاَ الْجُرَيْرِيُّ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ مُعَاوِيَةَ، عَنْ اَبِيهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَنْتُمْ تُوفُونَ سَبْعِينَ اُمَّةً اَنْتُمْ اَكْرَمُهُمْ عَلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَاَفْضَلُهُمْ

✧✧ جریری نے حکیم بن معاویہ کے واسطے سے ان کے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم ستر امتوں کو پورا کرو گے، اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں تم سب سے زیادہ باعزت اور سب سے زیادہ افضل ہو گے۔

6989 – اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، ثَنَا اَبُو الْمُثَنَّى، وَمُحَمَّدُ بْنُ اَيُّوبَ، قَالَا: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مَيْسَرَةَ الْاَشْجَعِيِّ، عَنْ اَبِي حَازِمٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: (كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ) (آل عمران: 110) تَجُرُّونَهُمْ بِالسَّلَاسِلِ فَتُدْخِلُونَهُمُ الْاِسْلَامَ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبى)6989 – صحيح

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ کے ارشاد

كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاس

(کا مطلب یہ ہے کہ) تم ان کو زنجیروں میں گھسیٹ کر لاؤ گے، اور ان کو اسلام میں داخل کرو گے۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

بَابٌ: فِي ذِكْرِ فَضَائِلِ التَّابِعِينَ

تابعین کے فضائل

6990 - اَخْبَرَنِىْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْحَسَنِ الْقَاضِىْ، بِهَمْدَانَ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحُسَيْنِ، ثَنَا آدَمُ بْنُ اَبِىْ اِيَاسٍ، ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا حَمْزَةَ، يُحَدِّثُ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ، قَالَ: قَالَتِ الْاَنْصَارُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ اَتْبَاعًا وَاِنَّا قَدِ اتَّبَعْنَاكَ فَادْعُ اللّٰهَ اَنْ يَجْعَلَ اَتْبَاعَنَا مِنَّا فَدَعَا لَهُمْ اَنْ يَجْعَلَ اَتْبَاعَهُمْ مِنْهُمْ قَالَ: فَنَمَيْتُ ذٰلِكَ اِلٰى عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِىْ لَيْلَى، فَقَالَ: قَدْ زَعَمَ ذٰلِكَ زَيْدُ بْنُ اَرْقَمَ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبى)6990 – صحيح

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: انصار نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر نبی کے کچھ پیروکار ہوتے ہیں، ہم نے آپ کی پیروی کی ہے، آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ ہم میں سے ہی ہمارے تابعین ہوں، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی، راوی فرماتے ہیں: میں نے اس بات کا تذکرہ عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے کیا تو انہوں نے کہا: زید بن ارقم کا یہ اپنا گمان ہے۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

6991 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ نَصْرٍ اَحْمَدُ بْنُ سَهْلٍ الْفَقِيهُ بِبُخَارَى، ثَنَا اَبُوْ عِصْمَةَ سَهْلُ بْنُ الْمُتَوَكِّلِ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِى الزِّنَادِ، ثَنَا عَمْرُو بْنُ اَبِىْ عَمْرٍو، ثَنَا سُهَيْلُ بْنُ اَبِىْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اُنَاسًا مِنْ اُمَّتِى يَاْتُونَ بَعْدِى يَوَدُّ اَحَدُهُمْ لَوِ اشْتَرَى رُؤْيَتِى بِاَهْلِهِ وَمَالِهِ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَالْحَدِيْثُ الْمُفَسَّرُ الصَّحِيْحُ فِى هٰذَا الْبَابِ قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِى ثُمَّ الَّذِينَ يَلُوْنَهُمْ قَدِ اتَّفَقَا عَلَى اِخْرَاجِهِ

(التعليق – من تلخيص الذهبى)6991 – صحيح

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے بعد میرے کچھ امتی پیدا ہوں گے، وہ اپنے اہل وعیال اور مال ودولت دے کر بھی میرا دیدار کرنے کو سعادت سمجھیں گے۔

یہ صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔ اور اس باب میں مفسر حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ فرمان ہے جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سب سے بہترین لوگ میرے زمانے کے ہیں، پھر وہ جن کا زمانہ ان لوگوں سے ملا ہوا ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں نے یہ حدیث نقل کی ہے۔

ذِكْرُ فَضَائِلِ الْاُمَّةِ بَعْدَ الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِينَ

صحابہ کرام اور تابعین کے بعد دیگر امت کے فضائل

6992 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفِ بْنِ سُفْيَانَ الطَّائِيُّ، بِحِمْصَ، ثَنَا عَبْدُ الْقُدُّوسِ بْنُ الْحَجَّاجِ، ثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ، ثَنَا اُسَيْدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ، حَدَّثَنِي صَالِحُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِي جُمُعَةَ، قَالَ: تَغَدَّيْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَنَا اَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ قَالَ: فَقُلْنَا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَحَدٌ خَيْرٌ مِنَّا اَسْلَمْنَا مَعَكَ وَجَاهَدْنَا مَعَكَ؟ قَالَ: نَعَمْ قَوْمٌ يَكُونُوْنَ بَعْدَكُمْ يُؤْمِنُوْنَ بِي وَلَمْ يَرَوْنِي هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي)6992 – صحيح

✧✧ حضرت ابوجمعہ فرماتے ہیں: ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ناشتہ کیا، ہمراہ ساتھ حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے، ہم نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ ہم آپ کے ہاتھ پر اسلام لائے، آپ کے ہمراہ غزوات میں شرکت کی، کیا کوئی لوگ ہم سے بھی زیادہ بہتر ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جی ہاں، تمہارے بعد کچھ لوگ ہوں گے جو مجھ پر بن دیکھے ایمان لائیں گے۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

6993 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ عُبَيْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الزَّاهِدُ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَهْدِيِّ بْنِ رُسْتُمَ، ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي حُمَيْدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عُمَرَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَتَدْرُونَ اَيُّ اَهْلِ الْاِيْمَانِ اَفْضَلُ اِيمَانًا؟ قَالُوا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ الْمَلَائِكَةُ؟ قَالَ: هُمْ كَذٰلِكَ وَيَحِقُّ ذٰلِكَ لَهُمْ وَمَا يَمْنَعُهُمْ وَقَدْ اَنْزَلَهُمُ اللّٰهُ الْمَنْزِلَةَ الَّتِي اَنْزَلَهُمْ بِهَا بَلْ غَيْرُهُمْ قَالُوا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَالْاَنْبِيَاءُ الَّذِينَ اَكْرَمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى بِالنُّبُوَّةِ وَالرِّسَالَةِ؟ قَالَ: هُمْ كَذٰلِكَ وَيَحِقُّ لَهُمْ ذٰلِكَ وَمَا يَمْنَعُهُمْ وَقَدْ اَنْزَلَهُمُ اللّٰهُ الْمَنْزِلَةَ الَّتِي اَنْزَلَهُمْ بِهَا بَلْ غَيْرُهُمْ قَالَ: قُلْنَا: فَمَنْ هُمْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: اَقْوَامٌ يَاْتُونَ مِنْ بَعْدِي فِي اَصْلَابِ الرِّجَالِ فَيُؤْمِنُوْنَ بِي وَلَمْ يَرَوْنِي وَيَجِدُونَ الْوَرَقَ الْمُعَلَّقَ فَيَعْمَلُوْنَ بِمَا فِيهِ فَهٰؤُلَاءِ اَفْضَلُ اَهْلِ الْاِيْمَانِ اِيمَانًا هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي)6993 – بل محمد بن أبي حميد ضعفوه

✧✧ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ اہل ایمان میں سب سے افضل ایمان کس کا ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ ''فرشتے''۔ آپ ﷺ نے فرمایا: بالکل، بات اسی طرح ہے، یہ ان کا حق ہے، ان کو اس حق سے کیا چیز روکے گی، جبکہ اللہ تعالیٰ نے ان کو یہ مقام خود عطا فرمایا ہے، میری مراد فرشتوں کے علاوہ ہے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا: تو پھر انبیاء کرام علیہم السلام ہیں، کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو نبوت

اوررسالت کے ساتھ سرفراز فرمایا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: بالکل، بات درست ہے، وہ لوگ اسی منصب کے حقدار ہیں، اوران اس سے کیا چیز روکے گی، جبکہ خود اللہ تبارک وتعالیٰ نے ان کو اس مقام پر پہنچایا ہے، میری مراد ان کے علاوہ ہے۔ راوی کہتے ہیں: ہم نے کہا: یارسول اللہ ﷺ پھر وہ کون لوگ ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کچھ لوگ فی الحال مردوں کی پشتوں میں ہیں، میرے بعد پیدا ہوں گے، وہ مجھے دیکھے بغیر مجھ پر ایمان لائیں گے۔ وہ (قرآن کریم کا) ایک کاغذ لٹکتا ہوا پائیں گے تو اس پر عمل شروع کر دیں گے، ایمان کے لحاظ سے وہ لوگ سب سے افضل ہوں گے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

6994 – حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ اِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْمَاعِيلَ، بِالرَّيِّ، ثَنَا اَبُوْ حَاتِمٍ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ الْوُحَاظِيُّ، ثَنَا جُمَيْعُ بْنُ ثَوْبٍ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُسْرٍ، صَاحِبُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: طُوبَى لِمَنْ رَآنِيْ وَطُوبَى لِمَنْ رَاى مَنْ رَآنِيْ وَلِمَنْ رَاى مَنْ رَاى مَنْ رَآنِيْ وَآمَنَ بِيْ هٰذَا حَدِيْثٌ قَدْ رُوِيَ بِاَسَانِيدَ قَرِيبَةٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِمَّا عَلَوْنَا فِي اَسَانِيدَ مِنْهَا وَاَقْرَبُ هٰذِهِ الرِّوَايَاتِ اِلَى الصِّحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي)6994 – جميع بن ثوب واه

✧✧ صحابی رسول حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: خوشخبری ہے ان لوگوں کے لئے جنہوں نے میرا دیدار کیا، اور خوشخبری ہے ان کے لئے جنہوں نے ان کا دیدار کیا جنہوں نے میرا دیدار کیا، اور خوشخبری ہے ان لوگوں کے لئے جنہوں نے ان کو دیکھا جنہوں نے میرا دیدار کرنے والوں کا دیدار کیا اور مجھ پر ایمان لے آیا۔

✿✿ یہ دیگر اسانید کے ہمراہ بھی منقول ہے جو کہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی سند کے بالکل قریب تر ہیں اور ہماری وہ اسانید ''عالیہ'' بھی ہیں۔ اور یہ روایات صحت کے لحاظ سے ہماری ذکر کردہ حدیث کے بہت قریب ہے۔

فَضْلُ كَافَّةِ الْعَرَبِ

تمام عرب کے فضائل

6995 – حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الزَّاهِدُ الْاَصْبَهَانِيُّ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَهْدِيِّ بْنِ رُسْتُمٍ، ثَنَا اَبُوْ بَدْرٍ شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيدِ، ثَنَا قَابُوسُ بْنُ اَبِيْ ظَبْيَانَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ سَلْمَانَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا سَلْمَانُ، لَا تُبْغِضْنِيْ فَتُفَارِقَ دِيْنَكَ فَقُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَيْفَ اُبْغِضُكَ وَبِكَ هَدَانِي اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ؟ قَالَ: تُبْغِضُ الْعَرَبَ فَتُبْغِضُنِيْ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي)6995 – قابوس بن أبي ظبيان تكلم فيه

✧✧ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: اے سلمان! میرے ساتھ بغض کر کے اپنا دین مت چھوڑ بیٹھنا، میں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ، یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ میں آپ ﷺ سے بغض کروں حالانکہ اللہ تعالیٰ نے

آپ ہی کی بدولت ہدایت عطا فرمائی ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا: اہل عرب سے بغض رکھنا، حقیقت میں مجھ سے بغض رکھنے کے مترادف ہے۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

6996 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ مُحَمَّدٍ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمِهْرِجَانِيُّ، ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُعَاوِيَةَ، ثَنَا اَبُوْ سُفْيَانَ زِيَادُ بْنُ سَهْلٍ الْحَارِثِيُّ، ثَنَا عُمَارَةُ بْنُ مِهْرَانَ الْمِعْوَلِيُّ، ثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ الْخَلْقَ اخْتَارَ الْعَرَبَ ثُمَّ اخْتَارَ مِنَ الْعَرَبِ قُرَيْشًا ثُمَّ اخْتَارَ مِنْ قُرَيْشٍ بَنِيْ هَاشِمٍ ثُمَّ اخْتَارَنِيْ مِنْ بَنِيْ هَاشِمٍ فَاَنَا خَيْرَةٌ مِنْ خَيْرَةٍ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)6996 – سكت عنه الذهبي في التلخيص

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کیا، تو ان میں سے عرب کو چنا، پھر عرب میں سے قریش کو چنا، پھر قریش میں سے بنی ہاشم کو چنا، پھر بنی ہاشم سے اللہ تعالیٰ نے مجھے پیدا کیا۔ چنانچہ میں ہر بہترین میں سے بہترین ہوں۔

6997 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الصَّغَانِيُّ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَكْرٍ السَّهْمِيُّ، ثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَوَانَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ ذَكْوَانَ، خَالِ وَلَدِ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ، قَدْ صَحَّتِ الرِّوَايَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ فَاِنْ كَانَ عَنْ سَالِمٍ فَهُوَ غَرِيبٌ صَحِيحٌ وَاِنْ كَانَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ فَقَدْ سَمِعَ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ مِنِ ابْنِ عُمَرَ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)6997 – حذفه الذهبي من التلخيص

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بھی نبی اکرم ﷺ کا ایسا ہی فرمان نقل کیا ہے۔

❁❁ حضرت عمرو بن دینار سے مروی روایات صحیح ہیں، اگر یہ سالم سے مروی ہے تو یہ غریب صحیح ہے۔ اور اگر یہ ابن عمر رضی اللہ عنہما مروی ہے تو درست ہے کیونکہ عمرو بن دینار کا عبداللہ بن عمر سے سماع ثابت ہے۔

6998 – حَدَّثَنِيْ عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذٍ الْعَدْلُ، اَنْبَاَ اَبُوْ مُسْلِمٍ اِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ، اَنَّ مَعْقِلَ بْنَ مَالِكٍ، حَدَّثَهُمْ قَالَ: ثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ حَمَّادٍ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: حُبُّ الْعَرَبِ اِيْمَانٌ وَبُغْضُهُمْ نِفَاقٌ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي)6998 – الهيثم بن حماد متروك

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: عرب کی محبت ایمان ہے اور ان سے بغض رکھنا منافقت ہے۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

6999 - حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ الْمُزَنِيُّ، وَأَبُو سَعِيدٍ الثَّقَفِيُّ، فِي آخَرِينَ قَالُوا: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللَّهِ بْنِ سُلَيْمَانَ الْحَضْرَمِيُّ، ثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ عَمْرٍو الْحَنَفِيُّ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ يَزِيدَ الْأَشْعَرِيُّ، أنبأ ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَحِبُّوا الْعَرَبَ لِثَلَاثٍ: لِأَنِّي عَرَبِيٌّ وَالْقُرْآنَ عَرَبِيٌّ وَكَلَامَ أَهْلِ الْجَنَّةِ عَرَبِيٌّ" تَابَعَهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری تین خصلتوں کی وجہ سے عرب میں مجھے محفوظ رکھو،

میں عربی ہوں

قرآن کریم عربی ہے

جنتیوں کی زبان عربی ہے۔

✧✧ ابن جریج سے روایت کرنے میں محمد بن فضل نے یحییٰ بن یزید اشعری کی متابعت کی ہے

7000 - حَدَّثَنَاهُ أَبُو عَبْدِاللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ بَطَّةَ الْأَصْبَهَانِيُّ، ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زَكَرِيَّا، ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَمْرٍو، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: احْفَظُونِي فِي الْعَرَبِ لِثَلَاثِ خِصَالٍ لِأَنِّي عَرَبِيٌّ وَالْقُرْآنَ عَرَبِيٌّ وَلِسَانَ أَهْلِ الْجَنَّةِ عَرَبِيٌّ قَالَ الْحَاكِمُ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى: حَدِيثُ يَحْيَى بْنِ يَزِيدَ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ حَدِيثٌ صَحِيحٌ، وَإِنَّمَا ذَكَرْتُ حَدِيثَ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ مُتَابِعًا لَهُ، وَالْمُتَأَمِّلُ بِقَوْلِ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلَامَ أَهْلِ الْجَنَّةِ عَرَبِيٌّ مُتَهَاوِنٌ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّ شَوَاهِدَهُ تُنْذِرُ بِالْوَعِيدِ مِنْهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَنْ يَخْتَارُ الْفَارِسِيَّةَ عَلَى الْعَرَبِيَّةِ نُطْقًا وَكِتَابَةً، وَقَدْ رُوِّينَا فِي ذَلِكَ أَحَادِيثَ فَمِنْهَا

(التعليق - من تلخيص الذهبي) 7000 - أظن الحديث موضوعا

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری تین خصلتوں کی وجہ سے عرب میں مجھے محفوظ رکھو،

میں عربی ہوں

قرآن کریم عربی ہے

جنتیوں کی زبان عربی ہے۔

✧✧ امام حاکم کہتے ہیں: یحییٰ بن زید کی ابن جریج کی ہوئی روایت صحیح ہے۔ میں نے محمد بن فضل کی حدیث اُس کی

6999: المعجم الاوسط للطبراني - باب العين' باب الميم من اسمه : محمد - حديث: 5687 'المعجم الكبير للطبراني - من اسمه عبد الله' وما اسند عبد الله بن عباس رضى الله عنهما - عطاء ' حديث: 11236

متابعت کے طور پر ذکر کی ہے۔

محمد مصطفی ﷺ کی حدیث ''جنتیوں کی زبان عربی ہوگی'' کو درست ماننے والا اللہ اور اس کے رسول پر تہاون کرنے والا ہے۔ کیونکہ اس کے شواہد رسول اللہ ﷺ کی جانب سے ایسے شخص کی وعید پر مشتمل ہیں جو شخص بولنے اور لکھنے کے لحاظ سے فارسی کو عربی پر ترجیح دیتا ہے۔ اس سلسلہ میں ہم نے چند احادیث نقل کی ہیں، ان میں سے ایک درج ذیل ہے۔

7001 - مَا حَدَّثَنِي اَبُوْ عَمْرٍو سَعِيدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ الْعَلَاءِ الْمُطَّوِّعِيُّ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اللَّيْثِ بْنِ الْخَلِيلِ، ثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْجُرَيْرِيُّ، بِبَلْخٍ، ثَنَا عَمْرُو بْنُ هَارُونَ، ثَنَا اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ اللَّيْثِيُّ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ اَحْسَنَ مِنْكُمْ اَنْ يَتَكَلَّمَ بِالْعَرَبِيَّةِ فَلَا يَتَكَلَّمَنَّ بِالْفَارِسِيَّةِ فَاِنَّهُ يُوَرِّثُ النِّفَاقَ وَمِنْهَا

(التعليق - من تلخيص الذهبي) 7001 - عمرو بن هارون كذبه ابن معين وتركه الجماعة

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص صحیح طور پر عربی بول سکتا ہو، وہ کوئی دوسری زبان نہ بولے، کیونکہ اس سے نفاق پیدا ہوتا ہے۔

7002 - مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَيْرُوتِيُّ، ثَنَا اَبُوْ فَرْوَةَ، حَدَّثَنِي اَبِي، حَدَّثَنِي طَلْحَةُ بْنُ زَيْدٍ، عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ تَكَلَّمَ بِالْفَارِسِيَّةِ زَادَتْ فِي خُبْثِهِ وَنَقَصَتْ مِنْ مُرُوءَتِهِ

(التعليق - من تلخيص الذهبي) 7002 - ليس بصحيح وإسناده واه بمرة

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو (بلاضرورت) غیر عربی زبان بولتا ہے، اس کے خبث میں اضافہ ہوتا ہے اور اس کی مروت میں کمی ہوتی ہے۔

كِتَابُ الْاَحْكَامِ

احکام کا بیان

7003 - اَخْبَرَنَا حَمْزَةُ بْنُ الْعَبَّاسِ الْعَقَبِيُّ، بِبَغْدَادَ، ثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدِ الدُّورِيُّ، ثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ، ثَنَا وَرْقَاءُ بْنُ عُمَرَ، عَنْ مُسْلِمٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْيَمَنِ عَلِيًّا فَقَالَ: عَلِّمْهُمُ الشَّرَائِعَ وَاقْضِ بَيْنَهُمْ قَالَ: لَا عِلْمَ لِي بِالْقَضَاءِ فَدَفَعَ فِي صَدْرِهِ فَقَالَ: اللّٰهُمَّ اهْدِهِ لِلْقَضَاءِ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق - من تلخيص الذهبی)7003 - علی شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یمن میں بھیجا اور فرمایا: ان کو دین کی تعلیم دو اور ان کے درمیان فیصلے بھی کرو۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میں قضاء کا علم نہیں رکھتا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے سینے پر ہاتھ پھیرتے ہوئے دعا مانگی ''اے اللہ اس کو قضاء کی ہدایت عطا فرما۔ (یعنی اس کو صحیح فیصلے کرنے کی صلاحیت عطا فرما)

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7004 - حَدَّثَنَا الشَّيْخُ اَبُو بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَا مُحَمَّدُ بْنُ شَاذَانَ الْجَوْهَرِيُّ، ثَنَا عَامِرُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْاَنْبَارِيُّ، ثَنَا فَرَجُ بْنُ فَضَالَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالْاَعْلَى، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، اَنَّ رَجُلَيْنِ اخْتَصَمَا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِعَمْرٍو: اقْضِ بَيْنَهُمَا فَقَالَ: اَقْضِي بَيْنَهُمَا وَاَنْتَ حَاضِرٌ يَارَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: نَعَمْ عَلَى اَنَّكَ اِنْ اَصَبْتَ فَلَكَ عَشْرُ اُجُورٍ وَاِنِ اجْتَهَدْتَ فَاَخْطَاْتَ فَلَكَ اَجْرٌ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذِهِ السِّيَاقَةِ "

(التعليق - من تلخيص الذهبی)7004 - فرج بن فضالة ضعفوه

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: دو آدمی اپنا جھگڑا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں لے گئے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمرو سے کہا: ان کے درمیان فیصلہ کر دو، حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کی موجودگی میں، میں کیسے فیصلہ کر سکتا ہوں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں، اگر تم نے صحیح فیصلہ کیا تو تمہیں دس اجر ملیں گے، اور اگر تجھ سے خطا ہو گئی تب بھی (کم از کم) ایک نیکی تو تمہیں مل ہی جائے گی۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو اس اسناد کے ہمراہ نقل نہیں کیا۔

7005 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِئٍ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى، ثنا اَبُوْ عُمَرَ الْحَوْضِيُّ، ثنا هَمَّامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، حَدَّثَنِي الْعَلَاءُ بْنُ زِيَادٍ، وَحَدَّثَنِي يَزِيدُ، اَخُو مُطَرِّفٍ، وَحَدَّثَنِي رَجُلَانِ آخَرَانِ نَسِيَ هَمَّامٌ اسْمَهُمَا، اَنَّ مُطَرِّفًا، حَدَّثَهُمْ اَنَّ عِيَاضَ بْنَ حَمَّادٍ، حَدَّثَهُ اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِي خُطْبَتِهِ: " اَصْحَابُ الْجَنَّةِ ثَلَاثَةٌ: ذُو سُلْطَانٍ مُصَدَّقٌ وَمُقْسِطٌ مُوَفَّقٌ وَرَجُلٌ رَحِيمٌ رَقِيْقُ الْقَلْبِ بِكُلِّ ذِي قُرْبَى وَرَجُلٌ فَقِيرٌ عَفِيفٌ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)7005 – رواه مسلم

✧✧ عیاض بن حماد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ کے دوران ارشاد فرمایا: تین آدمی جنتی ہیں،

- وہ بادشاہ جس کو لوگ سچا کہیں، جو انصاف کرنے والا ہو، جس کے ساتھ عوام موافقت کرے۔
- ایسا رحمدل اور رقیق القلب انسان جو رشتہ داروں کے لئے نرم گوشہ رکھتا ہو۔
- غریب سفید پوش انسان (جو کسی سے سوال نہیں کرتا)

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7006 - اَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُوسَى، ثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ قُتَيْبَةَ، ثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، ثَنَا عَبْدُ الْاَعْلَى، ثَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ الْمُقْسِطِينَ فِي الدُّنْيَا عَلَى مَنَابِرَ مِنْ لُؤْلُؤٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بَيْنَ يَدَيِ الرَّحْمٰنِ عَزَّ وَجَلَّ بِمَا اَقْسَطُوا فِي الدُّنْيَا هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَقَدْ اَخْرَجَاهُ جَمِيعًا "

(التعليق – من تلخيص الذهبي)7006 – قد أخرجاه

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: انصاف کرنے والے لوگ، دنیا میں انصاف کرنے کی بناء پر قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے سامنے موتیوں کے منبروں پر ہوں گے۔

7007 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، الْفَقِيهُ، اَنْبَا مُحَمَّدُ بْنُ اَيُّوبَ، اَنْبَا عِتْبَانُ بْنُ مَالِكٍ، ثَنَا عُيَيْنَةُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ، اَخْبَرَنِي مَرْوَانُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ، مَوْلَى صَفْوَانَ بْنِ حُذَيْفَةَ عَنْ اَبِيهِ، عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَهْلُ الْجَوْرِ وَاَعْوَانُهُمْ فِي النَّارِ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي)7007 – منكر

✧✧ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ظالم اور ظالموں معاونین دوزخی ہیں۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7008 – اَخْبَرَنِيْ اَبُو النَّضْرِ الْفَقِيهُ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الشَّامِيُّ، قَالَا: ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ حَمَّادٍ الْكُوفِيُّ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَدَوِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِالْعَزِيزِ، عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُوْلُ: حَدَّثَنِيْ عُبَادَةُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُبَادَةَ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اَلَا اَيُّهَا النَّاسُ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ صَلَاةَ اِمَامٍ حَكَمَ بِغَيْرِ مَا اَنْزَلَ اللّٰهُ وَذَكَرَ بَاقِيَ الْحَدِيْثِ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)7008 – سنده مظلم

حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اس حکمران کی نماز قبول نہیں کرتا جو قرآن وسنت کے خلاف فیصلے کرتا ہے۔ (اس کے بعد انہوں نے باقی حدیث بھی بیان کی)

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7009 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِيْ مَخْرَمَةُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ بِشْرِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا مِنْ اَحَدٍ يُؤَمَّرُ عَلَى عَشَرَةٍ فَصَاعِدًا لَا يُقْسِطُ فِيهِمْ اِلَّا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي الْاَصْفَادِ وَالْاَغْلَالِ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ وَلَسْنَا بِمَعْذُورِينَ فِي تَرْكِ اَحَادِيْثِ مَخْرَمَةَ بْنِ بُكَيْرٍ اَصْلًا "

(التعليق – من تلخيص الذهبي)7009 – صحيح

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس آدمی کو دس آدمیوں کا ذمہ دار بنایا گیا، (اگر) وہ ان کے درمیان انصاف نہیں کرے گا، قیامت کے دن اس کو طوق اور ہتھکڑیاں پہنا کر لیا جائے گا

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔ اور مخرمہ بن بکیر کی روایت چھوڑنے میں ہمارے پاس کوئی معقول عذر نہیں ہے۔

7010 – اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَلْمَانَ الْفَقِيهُ رَحِمَهُ اللّٰهُ بِبَغْدَادَ، ثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ سُلَيْمَانُ بْنُ الْاَشْعَثِ، وَجَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شَاكِرٍ، قَالَا: ثَنَا عَفَّانُ، ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ، اَنَّ نَاسًا سَاَلُوا اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ، اَنْ يُكَلِّمَ لَنَا هٰذَا الرَّجُلَ يَعْنِيْ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَدْ كَلَّمْنَاهُ مَا دُونَ اَنْ يَفْتَحَ بَابًا اَنْ لَا يَكُونَ اَوَّلَ مَنْ فَتَحَهُ مَا اَقُوْلُ: اُمَرَاؤُكُمْ خِيَارُكُمْ بَعْدَ شَيْءٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: " يُؤْتَى بِالْوَالِي الَّذِي كَانَ يُطَاعُ فِي مَعْصِيَةِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَيُؤْمَرُ بِهِ اِلَى النَّارِ فَيُقْذَفُ فِيهَا فَتَنْدَلِقُ بِهِ اَقْتَابُهُ – يَعْنِيْ اَمْعَاءَهُ – فَيَسْتَدِيرُ فِيهَا كَمَا يَسْتَدِيرُ الْحِمَارُ فِي الرَّحَا فَيَاْتِي عَلَيْهِ اَهْلُ طَاعَتِهِ مِنَ النَّاسِ فَيَقُوْلُوْنَ لَهُ: اَيْ فُلُ اَيْنَ مَا كُنْتَ تَاْمُرُنَا؟ فَيَقُوْلُ: كُنْتُ آمُرُكُمْ بِاَمْرٍ

وَاُخَالِفُكُمْ اِلٰى غَيْرِهِ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7010 – صحيح

✧✧ ابووائل فرماتے ہیں: کچھ لوگوں نے حضرت اسامہ بن زید سے گزارش کی کہ وہ اس آدمی (یعنی حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ) سے مذاکرات کریں، حضرت اسامہ نے کہا: ہم نے دروازہ کھلوائے بغیر ہی ان سے مذاکرات کر لئے ہیں، تاکہ وہ سب سے پہلے دروازہ کھولنے والے قرار نہ پائیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک ارشاد سننے کے بعد میرا موقف یہ نہیں ہے کہ تمہارے امراء ہی تم سب سے بہتر ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ (قیامت کے دن) ایسے حکمران کو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش کیا جائے گا جو لوگوں کو اچھے عمل کا حکم دیتا تھا اور وہ خود اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرتا تھا، اس کے بارے میں حکم دیا جائے گا اور اس کو دوزخ میں پھینک دیا جائے گا۔ جہاں پر اس کی انتڑیاں پھٹ جائیں گی اور وہ ان میں ایسے گھومے گا جیسے گدھا چکی میں گھومتا ہے پھر اس کے پاس وہ لوگ آئیں گے جو اس کی اطاعت کیا کرتے تھے، وہ کہیں گے: اے فلاں شخص! وہ اعمال کہاں ہیں جن کا تو ہمیں حکم دیا کرتا تھا، وہ کہے گا: میں تمہیں ایک کام کا حکم دیتا تھا اور خود اس کے خلاف عمل کیا کرتا تھا۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7011 – حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ الْفَارِسِيُّ، ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ سُفْيَانَ، ثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفَرْوِيُّ، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ الْمَوَالِ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ، عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "سِتَّةٌ لَعَنْتُهُمْ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ وَكُلُّ نَبِيٍّ مُجَابٌ: الْمُكَذِّبُ بِقَدَرِ اللّٰهِ، وَالزَّائِدُ فِي كِتَابِ اللّٰهِ، وَالْمُتَسَلِّطُ بِالْجَبَرُوْتِ لِيُذِلَّ مَا اَعَزَّ اللّٰهُ وَيُعِزَّ مَا اَذَلَّ اللّٰهُ، وَالْمُسْتَحِلُّ لِحَرَمِ اللّٰهِ، وَالْمُسْتَحِلُّ مِنْ عِتْرَتِي مَا حَرَّمَ اللّٰهُ، وَالتَّارِكُ لِسُنَّتِي هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7011 – الحديث منكر بمرة

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چھ آدمی ایسے ہیں جن پر میری لعنت ہے، اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے اور ہر نبی کی لعنت ہے (اور ہر نبی کی دعا بھی قبول ہوتی ہے)

○ اللہ تعالیٰ کی تقدیر کو جھٹلانے والا

○ کتاب اللہ میں (اپنی طرف سے) اضافہ کرنے والا۔

○ عوام پر زبردستی مسلط ہونے والا ظالم حکمران جو کہ ان لوگوں کو ذلیل کرے جن کو اللہ تعالیٰ نے عزت دی ہے اور ان لوگوں کو عزت دے جو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ذلیل ہیں۔

اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ چیزوں کو حلال سمجھنے والا۔

میری آل کا بے ادب

میری سنت کا تارک (یعنی جو شخص سنت کو حقیر جانتے ہوئے اس کو چھوڑے)

۞۞ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7012 – حَدَّثَنَا الشَّيْخُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنبأ مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ، ثَنَا شِهَابُ بْنُ عَبَّادٍ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ بِجُبَيْرٍ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " الْقُضَاةُ ثَلَاثَةٌ: قَاضِيَانِ فِي النَّارِ وَقَاضٍ فِي الْجَنَّةِ. قَاضٍ عَرَفَ الْحَقَّ فَقَضَى بِهِ فَهُوَ فِي الْجَنَّةِ، وَقَاضٍ عَرَفَ الْحَقَّ فَجَارَ مُتَعَمِّدًا فَهُوَ فِي النَّارِ، وَقَاضٍ قَضَى بِغَيْرِ عِلْمٍ فَهُوَ فِي النَّارِ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَلَهُ شَاهِدٌ بِاِسْنَادٍ صَحِيحٍ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7012 – ابن بكير الغنوی منكر الحديث قال و له شاهد صحيح

✧✧ حضرت عبداللہ بن بریدہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قاضی تین طرح کے ہوتے ہیں، ان میں سے دو قسم کے قاضی دوزخی ہیں اور ایک جنتی۔

○ ایسا قاضی جس نے حقیقتِ حال کو جانا اور اس کے مطابق انصاف پر مبنی فیصلہ کیا۔ یہ قاضی جنتی ہے۔

○ ایسا قاضی جو حقیقتِ حال کو جانتا ہے اور جان بوجھ کر غلط فیصلہ کرتا ہے۔ یہ قاضی دوزخی ہے۔

○ ایسا قاضی جو بے حقیقتِ حال جانے بغیر فیصلہ کرتا ہے۔ یہ قاضی بھی دوزخی ہے۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

اس حدیث کی ایک شاہد حدیث بھی موجود ہے اور وہ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے۔ (وہ حدیث درج ذیل ہے)

7013 – اَخْبَرَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ دُحَيْمٍ الشَّيْبَانِيُّ، بِالْكُوفَةِ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَازِمٍ الْغِفَارِيُّ، ثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ، وَعَلِيُّ بْنُ حَكِيمٍ، ثَنَا شَرِيكٌ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ اَبِيهِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَاضِيَانِ فِي النَّارِ وَقَاضٍ فِي الْجَنَّةِ . قَاضٍ قَضَى بِالْحَقِّ فَهُوَ فِي الْجَنَّةِ، وَقَاضٍ قَضَى بِجَوْرٍ فَهُوَ فِي النَّارِ، وَقَاضٍ قَضَى بِجَهْلِهِ فَهُوَ فِي النَّارِ قَالُوا: فَمَا ذَنْبُ هٰذَا الَّذِي يَجْهَلُ قَالَ: ذَنْبُهُ اَنْ لَّا يَكُوْنَ قَاضِيًا حَتّٰى يَعْلَمَ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7013 – على شرط مسلم

✧✧ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دو قاضی دوزخی ہیں اور ایک قاضی جنتی ہے۔ ایسا قاضی جو حق کے مطابق فیصلہ کرتا ہے وہ جنتی ہے۔ اور ایسا قاضی جو ناانصافی کرتا ہے، وہ دوزخی ہے اور ایسا قاضی جو جہالت میں فیصلہ کرتا ہے وہ بھی دوزخی ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا: یہ قاضی جو جہالت میں فیصلہ کرتا ہے، اس کا کیا قصور ہے؟ تو

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کا گناہ یہ ہے کہ جب اس کو قضاء کا علم ہی نہیں تھا تو وہ قاضی کیوں بنا؟

7014 - اَخْبَرَنِیْ اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْمَحْبُوبِيُّ، بِمَرْوَ، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَسْعُودٍ، ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى، ثَنَا اِسْرَائِيلُ، عَنْ عَامِرٍ الدُّهْنِيِّ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اُمِّ مَعْقِلٍ، عَنْ اَبِيهَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا مِنْ اَحَدٍ يَكُونُ عَلَى شَيْءٍ مِنْ اُمُورِ هٰذِهِ الْاُمَّةِ قَلَّتْ اَمْ كَثُرَتْ فَلَا يَعْدِلُ فِيهِمْ اِلَّا كَبَّهُ اللّٰهُ فِي النَّارِ هٰذِهِ اُمُّ مَعْقِلٍ بِنْتُ مَعْقِلِ بْنِ سِنَانٍ الْاَشْجَعِيِّ، وَهُوَ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7014 – صحيح

✧✧ حضرت اُمّ معقل اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص کو اس امت کے چھوٹے یا بڑے کسی بھی کام کا ذمہ دار بنایا جائے اور وہ اس میں انصاف نہ کرے، اللہ تعالیٰ اس کو اوندھے منہ دوزخ میں ڈالے گا۔

۞۞ یہ اُمّ معقل، حضرت معقل بن سنان اشجعی رضی اللہ عنہ کی بیٹی ہیں۔ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7015 - حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِاللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ الْعَدْلُ، ثَنَا السَّرِيُّ بْنُ خُزَيْمَةَ، ثَنَا مُوسَى بْنُ اِسْمَاعِيلَ، ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، اَنْبَاَ عَاصِمُ بْنُ بَهْدَلَةَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ شَرِيكٍ، اَنَّ الضَّحَّاكَ بْنَ قَيْسٍ بَعَثَ مَعَهُ بِكِسْوَةٍ اِلَى مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ فَقَالَ مَرْوَانُ لِلْبَوَّابِ: انْظُرْ مَنْ بِالْبَابِ؟ قَالَ: اَبُو هُرَيْرَةَ، فَاَذِنَ لَهُ فَقَالَ: يَا اَبَا هُرَيْرَةَ، حَدِّثْنَا شَيْئًا سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَيُوشِكُ رَجُلٌ اَنْ يَتَمَنَّى اَنَّهُ خَرَّ مِنَ الثُّرَيَّا وَلَمْ يَلِ مِنْ اَمْرِ النَّاسِ شَيْئًا صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7015 – صحيح

✧✧ یزید بن شریک کہتے ہیں: حضرت ضحاک بن قیس نے ان کو ایک جوڑا دے کر مروان بن حکم کے پاس بھیجا، مروان نے دربان سے کہا: دیکھو، دروازے پر کون ہے؟ اس نے کہا: ابوہریرہ، مروان نے اجازت دے دی، اور کہا: اے ابوہریرہ! ہمیں کوئی ایسی بات سنایئے جو آپ نے خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ آدمی یہ تمنا کرے گا "مجھے آسمان سے زمین پر گرا دیا جاتا لیکن مجھے لوگوں کے کسی کام کا ذمہ دار نہ بنایا جاتا"۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7016 - حَدَّثَنَا الْاُسْتَاذُ اَبُو الْوَلِيدِ، وَاَبُو بَكْرِ بْنُ قُرَيْشٍ، قَالَا: ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، ثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، حَدَّثَنِي اَبِي، عَنْ عَبَّادِ بْنِ اَبِي عَلِيٍّ، عَنْ اَبِي حَازِمٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: وَيْلٌ لِلْاُمَرَاءِ وَوَيْلٌ لِلْعُرَفَاءِ وَوَيْلٌ لِلْاُمَنَاءِ لَيَتَمَنَّيَنَّ اَقْوَامٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَنَّ ذَوَائِبَهُمْ كَانَتْ مُعَلَّقَةً بِالثُّرَيَّا يُدَلْدَلُوْنَ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ وَاَنَّهُمْ لَمْ يَلُوا عَمَلًا هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7016 – صحيح

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہلاکت ہے امراء کے لئے، ہلاکت ہے نجومیوں کے لئے، ہلاکت ہے امانت رکھنے والوں کے لئے،

7017 – اَخْبَرَنِیْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ الْخُزَاعِیُّ، بِمَكَّةَ حَرَسَهَا اللّٰهُ تَعَالٰى، ثنا اَبُوْ يَحْيَى بْنُ اَبِیْ مَسَرَّةَ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ الْمُقْرِءُ، ثنا سَعِيْدُ بْنُ اَبِیْ اَيُّوْبَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ جَعْفَرٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِیْ سَالِمٍ الْحَبْشَانِیِّ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ، رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا اَبَا ذَرٍّ، اِنِّیْ اَرَاكَ ضَعِيفًا فَلَا تَاَمَّرَنَّ عَلٰى اثْنَيْنِ وَلَا تُوَلَّيَنَّ مَالَ يَتِيمٍ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7017 – على شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے ابوذر! میں تجھے ضعیف دیکھ رہا ہوں، تجھے دو آدمیوں کا بھی ذمہ دار نہ بنایا جائے اور نہ ہی تجھے کسی یتیم کے مال کا ولی بنایا جائے۔

۞۞ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن انہوں نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7018 – حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمْرٍو عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ السَّمَّاكِ، ثنا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَنْصُوْرٍ، ثنا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، ثنا ابْنُ اَبِیْ ذِئْبٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْاَخْنَسِیِّ، عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِیِّ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ جُعِلَ قَاضِيًا فَكَاَنَّمَا ذُبِحَ بِغَيْرِ سِكِّيْنٍ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7018 – صحيح

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کو قاضی بنا دیا گیا، گویا کہ اس بغیر چھری کے ذبح کر دیا گیا۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7019 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالْحَكَمِ، ثنا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ، حَدَّثَنِیْ اَبِیْ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ يَزِيْدَ الْحَضْرَمِیِّ، اَنَّ اَبَا ذَرٍّ، رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَمِّرْنِیْ . فَقَالَ: اِنَّكَ ضَعِيْفٌ وَاِنَّهَا اَمَانَةٌ وَاِنَّهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ خِزْیٌ وَنَدَامَةٌ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ " وَقَدْ قِيْلَ: عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7019 – صحيح

✦✦ حارث بن یزید حضرمی بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے امیر بنا دیجئے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم کمزور ہو، اور امارت ایک امانت ہوتی ہے، اور (اگر اس کا حق پورا ادا نہ کیا جائے تو) قیامت کے دن یہ رسوائی اور ندامت کا باعث ہوگی۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

اس حدیث کی ایک اور سند بھی بیان کی گئی ہے اس کے مطابق یحییٰ بن سعید کے ذریعے سعید بن مسیّب کے واسطے سے حضرت ابوذر تک پہنچتی ہے۔

7020 – اَخْبَرَنَا اَبُو النَّضْرِ الْفَقِيْهُ، ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيْدٍ الدَّارِمِيُّ، ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، ثَنَا صَدَقَةُ بْنُ مُوسَى، ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَمِّرْنِي. قَالَ: اَلْاِمَارَةُ اَمَانَةٌ وَهِيَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ خِزْيٌ وَنَدَامَةٌ اِلَّا مَنْ اَمَرَ بِحَقٍّ وَاَدَّى بِالْحَقِّ عَلَيْهِ فِيْهَا

✦✦ یحییٰ بن سعید، سعید بن مسیّب کے واسطے سے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کا یہ ارشاد نقل کرتے ہیں (آپ فرماتے ہیں) میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے امیر بنا دیجئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: امارت، امانت ہوتی ہے (اور اگر اس کو صحیح طور پر ادا نہ کیا گیا تو) یہ قیامت کے دن رسوائی اور ندامت کا باعث ہوگی۔ البتہ جو شخص میرٹ پر قاضی مقرر ہوا اور اس نے حق کے مطابق فیصلہ کیا (وہ اس ہلاکت سے بچ جائے گا)

7021 – اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِيْهُ، اَنْبَاَ اَبُو الْمُثَنَّى، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ، ثَنَا اِسْرَائِيْلُ، عَنْ عَبْدِالْاَعْلَى، عَنْ بِلَالِ بْنِ اَبِيْ مُوسَى، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ الْحَجَّاجَ اَرَادَ اَنْ يَجْعَلَهُ عَلَى قَضَاءِ الْبَصْرَةِ فَقَالَ اَنَسٌ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَنْ طَلَبَ الْقَضَاءَ وَاسْتَعَانَ عَلَيْهِ وُكِلَ اِلَيْهِ وَمَنْ لَّمْ يَطْلُبْهُ وَلَمْ يَسْتَعِنْ عَلَيْهِ وُكِّلَ بِهِ مَلَكٌ يُسَدِّدُهُ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7021 – صحيح

✦✦ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حجاج نے ان کو بصرہ کا قاضی بنانا چاہا، حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جس نے قضاء کی طلب کی اور اس پر کسی مدد مانگی، وہ اسی کے سپرد کر دی جائے گی، اور جس نے اس کو طلب نہیں کیا اور نہ اس پر کسی سے مدد مانگی اس پر ایک فرشتہ مقرر کر دیا جاتا ہے جو فیصلوں میں اس کی مدد کرتا ہے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7022 – اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْقَطِيعِيُّ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِي اَبِي، ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، اَنَّ سُلَيْمَانَ بْنَ حَبِيبٍ، حَدَّثَهُمْ عَنْ اَبِي اُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَتُنْتَقَضُ عُرَى الْاِسْلَامِ عُرْوَةٌ عُرْوَةٌ فَكُلَّمَا انْتَقَضَتْ عُرْوَةٌ تَشَبَّثَتْ بِالَّتِي تَلِيهَا وَاَوَّلُ نَقْضِهَا الْحُكْمُ وَاٰخِرُهَا الصَّلَاةُ قَالَ الْحَاكِمُ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالَى: "عَبْدُ الْعَزِيزِ هٰذَا هُوَ: ابْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ حَمْزَةَ بْنِ صُهَيْبٍ، وَاِسْمَاعِيلُ هُوَ: ابْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُهَاجِرِ، وَالْاِسْنَادُ كُلُّهُ صَحِيحٌ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ"

✧✧ حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسلام کی رسی ایک ایک کر کے ٹوٹتی جائے گی، جب کبھی ایک رسی ٹوٹے گی، اس کا سارا بوجھ اس کے ساتھ والی پر آ جائے گا۔ سب سے پہلی رسی عدلیہ کی ٹوٹے گی اور سب سے آخری نماز۔ (یعنی اسلام اس وقت کمزور ہونا شروع ہو جائے گا جب جج کرپٹ ہو جائیں گے اور اسلام کی رسی کا آخری دھاگہ نماز ہے جب لوگ اس سے بھی لاپرواہ ہو جائیں گے تو ان کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں رہے گا)

❀❀ امام حاکم کہتے ہیں: یہ عبدالعزیز، عبید اللہ بن حمزہ بن صہیب کا بیٹا ہے اور اسماعیل جو ہے، وہ عبداللہ بن مہاجر کا بیٹا ہے۔ پوری اسناد صحیح ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7023 – اَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُوسَى الْعَدْلُ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَيُّوبَ، اَنْبَاَ يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ الطَّيَالِسِيُّ، ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْوَاسِطِيُّ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ قَيْسٍ الرَّحَبِيِّ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنِ اسْتَعْمَلَ رَجُلًا مِنْ عِصَابَةٍ وَفِي تِلْكَ الْعِصَابَةِ مَنْ هُوَ اَرْضَى لِلّٰهِ مِنْهُ فَقَدْ خَانَ اللّٰهَ وَخَانَ رَسُوْلَهُ وَخَانَ الْمُؤْمِنِينَ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ"

(التعليق – من تلخيص الذهبي)7023 – حذفه الذهبي من التلخيص

✧✧ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے کسی ایسے شخص کو کسی جماعت کا امیر بنایا کہ اس جماعت میں اس سے بھی زیادہ اہلیت کا حامل شخص موجود ہو، اس نے اللہ اور اس کے رسول اور مومنین کے ساتھ خیانت کی۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7024 – اَخْبَرَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ اَحْمَدَ الْحَرَّانِيُّ، ثَنَا جَدِّي، ثَنَا مُوسَى بْنُ اَعْيَنَ، عَنْ بَكْرِ بْنِ خُنَيْسٍ، عَنْ رَجَاءِ بْنِ حَيْوَةَ، عَنْ جُنَادَةَ بْنِ اَبِي اُمَيَّةَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِي سُفْيَانَ، قَالَ: قَالَ لِي اَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حِينَ بَعَثَنِي اِلَى الشَّامِ: يَا يَزِيدُ، اِنَّ لَكَ قَرَابَةً عَسَيْتَ اَنْ تُؤْثِرَهُمْ بِالْاِمَارَةِ ذٰلِكَ اَكْثَرُ مَا اَخَافُ عَلَيْكَ، فَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ وَلِيَ مِنْ اَمْرِ الْمُسْلِمِينَ شَيْئًا فَاَمَّرَ عَلَيْهِمْ اَحَدًا مُحَابَاةً فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا حَتّٰى يُدْخِلَهُ جَهَنَّمَ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ

الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ"

✧✧ حضرت یزید بن ابی سفیان فرماتے ہیں: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جب مجھے شام کی جانب بھیجا تو فرمایا: اے یزید! بے شک تیری رشتہ داریاں ہیں، ہوسکتا ہے کہ تم ان کو امارت میں ترجیح دو، اس چیز کا مجھے تم پر بہت خوف ہے، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جس کو مسلمانوں کے کسی کام کا ذمہ دار بنایا جائے، وہ محض اپنے تعلقات کی بناء پر کسی (نااہل) کو ان کا امیر بنادے، اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے، اللہ تعالیٰ اس کے فرائض ونوفل قبول نہیں کرتا اور اس کو دوزخ میں داخل کرے گا۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7025 – اَخْبَرَنِىْ اَبُوْ عَوْنٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ مَاهَانَ الْبَزَّارُ، بِمَكَّةَ حَرَسَهَا اللّٰهُ تَعَالَى عَلَى الصَّفَا، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُورٍ، ثَنَا شَرِيْكُ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ حَنَشٍ، عَنْ عَلِيٍّ، رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: بَعَثَنِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْيَمَنِ فَقُلْتُ: تَبْعَثُنِىْ اِلٰى قَوْمٍ ذَوِى اَسْنَانٍ وَاَنَا حَدَثُ السِّنِّ. قَالَ: اِذَا جَلَسَ اِلَيْكَ الْخَصْمَانِ فَلَا تَقْضِ لِاَحَدِهِمَا حَتّٰى تَسْمَعَ مِنَ الْآخَرِ كَمَا سَمِعْتَ مِنَ الْاَوَّلِ قَالَ عَلِيٌّ: فَمَا زِلْتُ قَاضِيًا هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)7025 – صحيح

✧✧ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یمن کا عامل بنا کر بھیجا، میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ مجھے ادھیڑ عمر کے لوگوں کا عامل بنا کر بھیج رہے ہیں جبکہ میں تو ابھی زیادہ عمر والا نہیں ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تیرے پاس دو آدمی اپنا جھگڑا لے کر آئیں تو صرف ایک پارٹی کی بات سن کر فیصلہ نہیں کر دینا بلکہ جس طرح پہلے کی بات سنی ہے اسی طرح دوسرے کی بھی پوری بات سن کر پھر فیصلہ کرنا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں آج تک قاضی ہوں۔

7026 – اَخْبَرَنَا اَزْهَرُ بْنُ حَمْدُوْنٍ الْمُنَادِى، بِبَغْدَادَ، ثَنَا اَبُوْ قِلَابَةَ، ثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ الْكِلَابِىُّ، ثَنَا اَبُو الْعَوَّامِ، عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ الشَّيْبَانِىِّ، عَنِ ابْنِ اَبِىْ اَوْفَى، رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الْقَاضِىْ مَا لَمْ يَجُرْ فَاِذَا جَارَ تَبَرَّاَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْهُ اَبُو الْعَوَّامِ هٰذَا: عِمْرَانُ بْنُ دَاوُدَ الْقَطَّانُ وَالْإِسْنَادُ صَحِيْحٌ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ"

(التعليق – من تلخيص الذهبي)7026 – صحيح

✧✧ ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ قاضی کے ساتھ ہوتا ہے جب تک کہ وہ ناانصافی نہ کرے، جب وہ ناانصافی کرتا ہے تب اللہ تعالیٰ اس سے اپنا ذمہ ختم کر دیتا ہے۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔ اس حدیث کے ایک راوی جو ابوالعوام ہیں، ان کا نام "عمران بن داؤد" ہے۔

7027 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، اَنْبَا اَبُو عُتْبَةَ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَرَجِ، ثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِي مَرْيَمَ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُخَيْمِرَةَ، عَنْ اَبِي مَرْيَمَ، صَاحِبِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ وَلِيَ مِنْ اَمْرِ الْمُسْلِمِينَ شَيْئًا فَاحْتَجَبَ دُونَ خَلَّتِهِمْ وَحَاجَتِهِمْ وَفَقْرِهِمْ وَفَاقَتِهِمْ احْتَجَبَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ دُونَ خَلَّتِهِ وَفَاقَتِهِ وَحَاجَتِهِ وَفَقْرِهِ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ وَاِسْنَادُهُ شَامِيٌّ صَحِيحٌ وَلَهُ شَاهِدٌ بِاِسْنَادِ الْبَصْرِيِّينَ صَحِيحٌ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ الْجُهَنِيِّ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 7027 – صحيح

✧✧ رسول اللہ ﷺ کے صحابی حضرت ابومریم فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس کو مسلمانوں کے کسی کام کا ذمہ دار بنایا جائے اور وہ ان کی رشتہ داریوں، ان کی ضروریات اور ان کے فقر وفاقہ کا خیال نہ رکھے، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی دوستی، اس کی ضروریات اور اس کے فقر وفاقہ کا کوئی لحاظ نہیں کرے گا۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔ اس کی اسناد شامی ہے، صحیح ہے۔ بصریین کی اسناد کے ہمراہ اس کی ایک شاہد حدیث بھی موجود ہے جو کہ عمرو بن مرہ جہنی رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی ہے۔ (وہ حدیث درج ذیل ہے)

7028 – اَخْبَرَنَاهُ اَبُو بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَا اَبُو الْمُثَنّٰى، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الْخُزَاعِيُّ، ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ اَبِي حَسَنٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، قَالَ: قُلْتُ لِمُعَاوِيَةَ بْنِ اَبِي سُفْيَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ اَغْلَقَ بَابَهُ دُونَ ذَوِي الْحَاجَةِ وَالْخَلَّةِ وَالْمَسْكَنَةِ اَغْلَقَ اللّٰهُ بَابَ السَّمَاءِ دُونَ خَلَّتِهِ وَحَاجَتِهِ وَفَقْرِهِ وَمَسْكَنَتِهِ

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 7028 – صحيح

✧✧ عمرو بن مرہ جہنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما سے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جس نے ضرورت مندوں، دوستوں اور مسکینوں پر اپنا دروازہ بند کر لیا، اللہ تعالیٰ اس کی دوستی، اس کی ضروریات اس کے فقر اور مسکنت سے آسمان کے دروازے بند کر لیتا ہے۔

7029 – اَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ حَلِيمٍ الْمَرْوَزِيُّ، اَنْبَا اَبُو الْمُوَجِّهِ، اَنْبَا عَبْدَانُ، اَخْبَرَنِي مُصْعَبُ بْنُ ثَابِتِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّ اَبَاهُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ كَانَتْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ اَخِيهِ عَمْرِو بْنِ الزُّبَيْرِ خُصُومَةٌ

7028: الجامع للترمذی - `ابواب الاحكام عن رسول الله صلى الله عليه وسلم - باب ما جاء فی إمام الرعية` حديث: `1290 سنن ابی داود - كتاب الخراج والإمارة والفیء `باب فيما يلزم الإمام من امر الرعية والحجبة عنه - حديث: `2574 الآحاد والمثانی لابن ابی عاصم - ابو مريم الازدی رضی الله عنه` حديث: 2044

فَدَخَلَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ عَلَى سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ وَعَمْرُو بْنُ الزُّبَيْرِ مَعَهُ عَلَى السَّرِيرِ فَقَالَ سَعِيدٌ، لِعَبْدِ اللّٰهِ: " هَاهُنَا . قَالَ: لَا، قَضَاءُ رَسُولِ اللّٰهِ وَسُنَّةُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ الْخَصْمَيْنِ يَقْعُدَانِ بَيْنَ يَدَيِ الْحَاكِمِ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7029 – صحيح

✧✧مصعب بن ثابت بن عبداللہ بن زبیر اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ ان کے والد عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ اور ان کے بھائی عمرو بن زبیر رضی اللہ عنہ کے درمیان کوئی ناراضگی تھی، حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ حضرت سعید بن العاص کے پاس گئے، اس وقت عمرو بن زبیر ان کے پاس چارپائی پر بیٹھے ہوئے تھے، حضرت سعید نے عبداللہ سے کہا: یہاں (بیٹھ جائیے) عبداللہ نے انکار کر دیا، اور کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان بھی ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ کار بھی ہے کہ فریقین حاکم کے سامنے بیٹھا کرتے ہیں۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7030 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ، ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ، قَالَ: مَنْ عُرِضَ لَهُ قَضَاءٌ فَلْيَقْضِ بِمَا فِي كِتَابِ اللّٰهِ، فَاِنْ جَاءَهُ اَمْرٌ لَيْسَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَلْيَقْضِ بِمَا قَضَى بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاِنْ جَاءَهُ اَمْرٌ لَيْسَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلَمْ يَقْضِ بِهِ نَبِيُّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْيَقْضِ بِمَا قَالَهُ الصَّالِحُونَ، فَاِنْ جَاءَهُ اَمْرٌ لَيْسَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ وَلَمْ يَقْضِ بِهِ نَبِيُّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَقْضِ بِهِ الصَّالِحُونَ فَلْيَجْتَهِدْ رَاْيَهُ فَاِنْ لَمْ يُحْسِنْ فَلْيُقِرَّ وَلَا يَسْتَحِي هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ " وَالْقَاسِمُ هُوَ: ابْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7030 – صحيح

✧✧حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جس سے فیصلہ کروایا جائے اس کو چاہئے کہ قرآن پاک کے مطابق فیصلہ کرے، اگر قرآن کریم میں اس کا فیصلہ نہ ملے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کیئے ہوئے فیصلوں کے مطابق فیصلہ کر دے، اور اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلوں میں بھی اس کا حل نہ ملے تو صالحین کے اقوال کی روشنی میں فیصلہ کرے، اور اگر صالحین کے اقوال میں بھی اس کا حل نہ ملے تو اپنی رائے سے اجتہاد کرے، اگر صحیح طرح اجتہاد بھی نہ کر سکے تو کسی قسم کی شرم وحیاء کیئے بغیر اقرار کرلے (کہ میں یہ فیصلہ نہیں کر سکتا)

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔ اور قاسم، عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن مسعود کے بیٹے ہیں۔

7031 – اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْعَدْلُ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ، ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنِ عَطَاءٍ، اَنْبَا

سَعِيدُ بْنُ اَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي بُرْدَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ اَبِي مُوسَى: اَنَّ رَجُلَيْنِ ادَّعَيَا بَعِيرًا اَوْ دَابَّةً اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْسَ لِوَاحِدٍ مِنْهُمَا بَيِّنَةٌ فَجَعَلَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمَا هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ وَقَدْ خَالَفَ هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدِ بْنِ اَبِي عَرُوبَةَ فِي مَتْنِ هٰذَا الْحَدِيثِ

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 7031 – على شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت ابوموسیٰ فرماتے ہیں: دو آدمیوں کے درمیان ایک اونٹ یا کسی اور جانور کے بارے میں جھگڑا ہو گیا دونوں اس کے دعویدار تھے، اس کا فیصلہ نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں پیش کیا گیا، ان میں سے کسی کے پاس بھی گواہ نہیں تھا، نبی اکرم ﷺ نے اس اونٹ میں دونوں کو برابر کے حصہ دار قرار دے دیا۔

۞۞ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے اس کو نقل نہیں کیا۔ ہمام بن یحییٰ بن سعید بن ابی عروبہ نے اس حدیث کا متن کچھ مختلف بیان کیا ہے۔ (جیسا کہ درج ذیل ہے)

7032 – اَخْبَرَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَ مُحَمَّدُ بْنُ اَيُّوبَ، ح وَاَخْبَرَنِي اَبُو الْوَلِيدِ، وَاَبُو بَكْرِ بْنُ قُرَيْشٍ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، ثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، ثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي بُرْدَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي مُوسَى: اَنَّ رَجُلَيْنِ ادَّعَيَا بَعِيرًا فَاَقَامَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا شَاهِدَيْنِ فَقَسَمَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمَا وَهٰذَا الْحَدِيثُ اَيْضًا صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ"

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 7032 – على شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت ابوموسیٰ فرماتے ہیں: دو آدمیوں کے درمیان ایک اونٹ کے بارے میں جھگڑا ہو گیا، دونوں نے گواہ پیش کر دیئے، نبی اکرم ﷺ نے وہ اونٹ دونوں میں برابر برابر تقسیم کر دیا۔

۞۞ یہ حدیث بھی امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7033 – اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ حَلِيمٍ الْمَرْوَزِيُّ، ثَنَا اَبُو الْمُوَجِّهِ، اَنْبَاَ عَبْدَانُ، اَنْبَاَ عَبْدُ اللّٰهِ، اَخْبَرَنِي اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ مَوْلَى اُمِّ سَلَمَةَ، عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: اَتَى رَجُلَانِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَدَارَانِ فِي مَوَارِيثَ بَيْنَهُمَا لَيْسَ لَهُمَا بَيِّنَةٌ فَاَمَرَهُمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَقْتَسِمَا وَيَتَوَخَّيَا ثُمَّ يَسْتَهِمَا وَلْيَحْلِلْ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا صَاحِبَهُ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ " وَمَوْلَى اُمِّ سَلَمَةَ هُوَ: عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِي رَافِعٍ الْمُخَرَّجُ لَهُ فِي الصَّحِيحَيْنِ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 7033 – صحيح

✧✧ ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ دو آدمی نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں آئے، ان کے درمیان وراثت کا کوئی جھگڑا تھا لیکن کسی کے پاس بھی گواہ نہیں تھے، نبی اکرم ﷺ نے ان کو حکم دیا کہ وہ آپس میں بھائی بندی کے

طور پر تقسیم کرلیں، اپنے اپنے حصے نکال لیں اور دونوں میں سے ہر ایک، اپنے بھائی کے لئے اس کا حصہ حلال کردے۔

ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے غلام ''عبید اللہ بن ابی رافع'' ہیں، ان کی مرویات، بخاری اور مسلم میں موجود ہیں۔

7034 - حَدَّثَنَا اَبُوْ نَصرٍ اَحْمَدُ بْنُ سَهْلٍ الْفَقِيهُ، بِبُخَارَى، ثَنَا صَالِحُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَبِيبٍ الْحَافِظُ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، وَاَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ، قَالَا: ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ، ثَنَا اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ، حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِي رَافِعٍ، مَوْلَى اُمِّ سَلَمَةَ قَالَ: سَمِعْتُ اُمَّ سَلَمَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا تَقُوْلُ: كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَهُ رَجُلَانِ يَخْتَصِمَانِ فِي مِيرَاثٍ بَيْنَهُمَا وَلَيْسَ لِوَاحِدٍ مِنْهُمَا بَيِّنَةٌ وَقَالَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا لِصَاحِبِهِ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ حَقِّي هٰذَا الَّذِي طَلَبْتُهُ مِنْ فُلَانٍ. قَالَ: لَا وَلٰكِنِ اذْهَبَا فَتَوَخَّيَا ثُمَّ اسْتَهِمَا ثُمَّ اقْتَسِمَا ثُمَّ لِيُحَلِّلْ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْكُمَا صَاحِبَهُ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق - من تلخيص الذهبي) 7034 - على شرط مسلم

ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دو آدمی آئے، وراثت کے سلسلے میں ان کے درمیان جھگڑا تھا، لیکن کسی کے پاس بھی گواہ نہیں تھے، ہر ایک کا موقف یہ تھا کہ یہ میرا حق ہے اور یہ میں نے فلاں سے لیا تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم دونوں چلے جاؤ، بردرانہ طور پر حصے بناؤ، تقسیم کرلو اور تم سے ہر ایک اپنے بھائی کو اس کا حصہ حلال کردے۔

یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7035 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الْحَافِظُ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى، ثَنَا مُسَدَّدٌ، ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ اَبِي يَحْيَى، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَجُلًا ادَّعَى عِنْدَ رَجُلٍ حَقًّا فَاخْتَصَمَا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهُ الْبَيِّنَةَ، فَقَالَ: مَا عِنْدِي بَيِّنَةٌ فَقَالَ لِلْآخَرِ: احْلِفْ فَحَلَفَ فَقَالَ: وَاللّٰهِ مَا لَهُ عِنْدِي شَيْءٌ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَلْ هُوَ عِنْدَكَ ادْفَعْ اِلَيْهِ حَقَّهُ ثُمَّ قَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: شَهَادَتُكَ بِاَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ كَفَّارَةٌ لِيَمِينِكَ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق - من تلخيص الذهبي) 7035 - صحيح

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ایک آدمی نے کسی شخص پر اپنے حق کا دعویٰ کردیا، وہ اپنا جھگڑا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں لے گئے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے گواہ طلب کئے، اس نے کہا: میرے پاس تو کوئی گواہ نہیں ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسرے سے فرمایا: تم قسم کھاؤ، اس نے قسم کھالی اور کہا: اللہ کی قسم! اس کا میرے ذمے کسی قسم کا کوئی حق نہیں ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کا حق تیرے پاس ہی ہے، تو اس کا حق اس کو ادا کردے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے

فرمایا: تیرا یہ گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے، یہ تیری قسم کا کفارہ ہے۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7036 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الزَّاهِدُ الْاَصْبَهَانِيُّ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى الْقَاضِيُ، ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ، وَاَبُوْ حُذَيْفَةَ، قَالَا: ثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا رَاَيْتَ اُمَّتِي تَهَابُ فَلَا تَقُوْلُ لِلظَّالِمِ يَا ظَالِمُ فَقَدْ تُوَدِّعَ مِنْهُمْ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق - من تلخيص الذهبی)7036 - صحيح

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم دیکھو کہ میری امت ظالم کو ''ظالم'' کہنے سے ڈر رہی ہے تو (سمجھ لو کہ دعاؤں کی قبولیت) ان سے رخصت ہو گئی ہے۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7037 - اَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ دُحَيْمٍ الشَّيْبَانِيُّ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَازِمٍ الْغِفَارِيُّ، ثَنَا مَالِكُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ النَّهْدِيُّ، ثَنَا الْاَجْلَحُ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْخَلِيلِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ، اَنَّ عَلِيًّا، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بَعَثَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْيَمَنِ فَارْتَفَعَ اِلَيْهِ ثَلَاثَةٌ يَتَنَازَعُونَ وَلَدًا كُلُّ وَاحِدٍ يَزْعُمُ اَنَّهُ ابْنُهُ قَالَ: فَخَلَا بِاثْنَيْنِ فَقَالَ: اَتَطِيبَانِ نَفْسًا لِهٰذَا الْبَاقِي؟ قَالَا: لَا، وَخَلَا بِاثْنَيْنِ فَقَالَ لَهُمَا مِثْلَ ذٰلِكَ. فَقَالَا: لَا، فَقَالَ: اَرَاكُمْ شُرَكَاءَ مُتَشَاكِسُونَ وَاَنَا مُقْرِعٌ بَيْنَكُمْ فَاَقْرَعَ بَيْنَهُمْ فَجَعَلَهُ لِاَحَدِهِمْ وَاَغْرَمَهُ ثُلُثَي الدِّيَةِ لِلْبَاقِينَ . قَالَ: فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَحِكَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ قَدْ اَعْرَضَ الشَّيْخَانِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ الْاَجْلَحِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ الْكِنْدِيِّ وَلَيْسَ فِي رِوَايَاتِهِ بِالْمَتْرُوكِ فَاِنَّ الَّذِي يُنْقَمُ عَلَيْهِ بِهِ مَذْهَبُهُ "

(التعليق - من تلخيص الذهبی)7037 - الأجلح ليس بالمتروك

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یمن کی جانب (قاضی بنا کر) بھیجا، آپ کی خدمت میں تین آدمیوں کا جھگڑا پیش کیا گیا، ایک بچے کے بارے میں تینوں کا دعویٰ تھا کہ وہ اس کا بیٹا ہے، آپ نے ان میں سے دو آدمیوں کو الگ کر کے پوچھا: کیا تم اس تیسرے آدمی کو سچا سمجھتے ہو؟ انہوں نے کہا: جی نہیں۔ آپ نے پھر (ان میں سے ایک آدمی لیا اور اس کے ساتھ تیسرے آدمی کو الگ کیا) ان سے بھی اسی طرح پوچھا، انہوں نے بھی انکار کر دیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم تینوں بدکردار شریک ہو، میں تمہارے درمیان قرعہ اندازی کروں گا، پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کے درمیان قرعہ اندازی کی، جس کے نام قرعہ نکلا، بچہ اس کو دے دیا اور باقی دو دعویداروں کو اس سے دو تہائی دیت دلوائی۔ حضرت زید بن ارقم فرماتے ہیں: اس بات کا ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں کیا گیا، آپ (حضرت علی رضی اللہ عنہ کے اس فیصلے پر خوش ہو کر) مسکرائے، اتنا مسکرائے کہ آپ کے دندان مبارک ظاہر ہو گئے۔

❁❁ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اجلح بن عبداللہ کندی کی روایت نقل نہیں کی ہیں۔ حالانکہ ان کی روایات میں کوئی متروک راوی نہیں ہے۔

7038 – حَدَّثَنَا اَبُو الْفَضْلِ مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْمُزَكِّي، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَلَمَةَ، ثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، اَنْبَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ يُوسُفَ، مَوْلَى الزُّبَيْرِ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، قَالَ: كَانَتْ جَارِيَةٌ لِزَمْعَةَ يَطَؤُهَا وَكَانَتْ تَظُنُّ بِرَجُلٍ آخَرَ اَنَّهُ كَانَ يَقَعُ عَلَيْهَا فَمَاتَ زَمْعَةُ وَهِيَ حَامِلٌ فَوَلَدَتْ غُلَامًا يُشْبِهُ الرَّجُلَ الَّذِي كَانَ يُظَنُّ بِهِ فَذَكَرَتْ سَوْدَةُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اَمَّا الْمِيرَاثُ فَلَهُ وَاَمَّا اَنْتِ فَاحْتَجِبِي مِنْهُ فَاِنَّهُ لَيْسَ لَكِ بِاَخٍ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7038 – صحيح

✧✧ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: زمعہ کی ایک لونڈی تھی، جس سے آپ وطی کیا کرتے تھے، اس لونڈی کے بارے میں گمان کیا جاتا تھا کہ کسی اور آدمی نے بھی اس سے وطی کی ہے، زمعہ کا وصال ہوا تو اس وقت وہ حاملہ تھی، اس کے ہاں بیٹا پیدا ہوا، اس کی شباہت اُس آدمی جیسی تھی جس کے بارے میں گمان کیا جاتا تھا کہ اُس نے اس لونڈی کے ساتھ وطی کی ہے، حضرت سودہ رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں اس کا ذکر کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ بچہ (زمعہ کا) وارث ہے۔ تم اس شخص سے پردہ کرو کیونکہ وہ تمہارا بھائی نہیں ہے۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7039 – اَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ حَلِيمٍ الْمَرْوَزِيُّ، اَنْبَا اَبُو الْمُوَجِّهِ، اَنْبَا عَبْدَانُ، اَنْبَا عَبْدُ اللّٰهِ، اَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ، اَخْبَرَنَا زِيَادُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ هِلَالِ بْنِ اُسَامَةَ، اَنَّ اَبَا مَيْمُونَةَ سُلَيْمَانَ، مِنْ اَهْلِ الْمَدِينَةِ رَجُلَ صِدْقٍ قَالَ: بَيْنَا اَنَا جَالِسٌ عِنْدَ اَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ جَاءَتْهُ امْرَاَةٌ فَارِسِيَّةٌ مَعَهَا ابْنٌ لَهَا وَقَدْ طَلَّقَهَا زَوْجُهَا فَقَالَتْ: يَا اَبَا هُرَيْرَةَ ثُمَّ رَطَنَتْ فَقَالَتْ بِالْفَارِسِيَّةِ زَوْجِي يُرِيدُ اَنْ يَذْهَبَ بِابْنِي قَالَ: فَجَاءَ زَوْجُهَا فَقَالَ: مَنْ يُجَافِنِي؟ فَقَالَ اَبُو هُرَيْرَةَ: اِنِّي لَا اَقُولُ فِي هٰذَا اِلَّا اَنِّي سَمِعْتُ اَنَّ امْرَاَةً جَاءَتْ اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا عِنْدَهُ فَقَالَتْ: فِدَاكَ اَبِي وَاُمِّي اِنَّ زَوْجِي يُرِيدُ اَنْ يَذْهَبَ بِابْنِي وَهُوَ يَسْقِينِي مِنْ بِئْرِ اَبِي عُتْبَةَ وَقَدْ نَفَعَنِي فَقَالَ: اسْتَهِمَا عَلَيْهِ فَقَالَ زَوْجُهَا: مَنْ يُجَافِنِي فِي وَلَدِي يَارَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا غُلَامُ هٰذَا اَبُوكَ وَهٰذِهِ اُمُّكَ فَخُذْ بِيَدِ اَيِّهِمَا شِئْتَ فَاَخَذَ الْغُلَامُ بِيَدِ اُمِّهِ فَانْطَلَقَتْ بِهِ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7039 – صحيح

✧✧ ابومیمونہ سلیمان اہل مدینہ میں سے ایک سچا آدمی ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا، اُن کے پاس ایک ایرانی عورت آئی، اس کے پاس اس کا ایک بچہ بھی تھا، اُس کا شوہر اس کو

طلاق دے چکا تھا، عورت نے کہا: یااباہریرہ، اس کے بعد اس نے عجمی زبان میں بات کرنا شروع کی (کہنے لگی) میرا شوہر میرا بیٹا لے جانا چاہتا ہے، ابومیمونہ کہتے ہیں: پھر اس کا شوہر آ گیا اور کہنے لگا: مجھے (میرے بچے سے) کون جدا کرے گا؟ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں موجود تھا، آپ کے پاس ایک عورت آئی اور کہنے لگی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوجائیں، میرا شوہر میرے بیٹے کو لے جانا چاہتا ہے جبکہ ابوعتبہ کے کنویں سے میرا یہی بیٹا مجھے پانی بھر کر لا کر دیتا ہے اور دیگر بہت سارے کام بھی کرتا ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قرعہ اندازی کرلو، اس کے شوہر نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے بیٹے کو مجھ سے کون جدا کرسکتا ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے لڑکے! یہ تیرا باپ ہے اور یہ تیری ماں ہے، تو جس کے ساتھ جانا چاہتا ہے، اس کا ہاتھ تھام لے۔ اس لڑکے نے ماں کا ہاتھ تھام لیا، چنانچہ وہ عورت لڑکا لے گئی۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7040 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، ثَنَا اَبُوْ كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ، ثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ يَحْيٰى، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّخْلَةِ وَالنَّخْلَتَيْنِ وَالثَّلَاثِ فَيَخْتَلِفُونَ فِي حُقُوْقِ ذٰلِكَ فَقَضٰى اَنَّ لِكُلِّ نَخْلَةٍ مُبْلَغَ جَرِيدِهَا حَرِيمًا هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق - من تلخيص الذهبي) 7040 - صحيح

✧✧ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک باغ، دو باغ اور تین باغوں کا فیصلہ کیا۔ تین آدمی اپنے اپنے حقوق کے بارے میں جھگڑ رہے تھے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ کیا کہ جس درخت باغ کے درخت کی شاخیں جہاں تک پہنچیں وہاں تک اسی باغ کی حدود ہیں۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7041 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَ اِسْمَاعِيلُ بْنُ قُتَيْبَةَ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى، أنبأ سُفْيَانُ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اُمَيَّةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، يَبْلُغُ بِهِ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: حَرِيمُ قَلِيبِ الْعَادِيَةِ خَمْسُونَ ذِرَاعًا وَحَرِيمُ قَلِيبِ النَّادِي خَمْسَةٌ وَعِشْرُونَ ذِرَاعًا وَصَلَهُ وَاَسْنَدَهُ عُمَرُ بْنُ قَيْسٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: حَرِيمُ الْبِئْرِ الْعَادِيَةِ خَمْسُونَ ذِرَاعًا وَحَرِيمُ الْبِئْرِ النَّادِيِّ خَمْسٌ وَعِشْرُونَ ذِرَاعًا

✧✧ حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چلتے ہوئے کنویں کی حدود پچاس ذراع ہے، اور نئے کنویں کی حدود پچیس ذراع ہے۔

7042 - حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ عِصْمَةَ الْعَدْلُ، ثَنَا الْمُسَيَّبُ بْنُ زُهَيْرٍ، ثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفُرَاتِ التَّمِيمِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ مُحَارِبَ بْنَ دِثَارٍ، يَقُوْلُ: اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّهُ

سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: شَاهِدُ الزُّوْرِ لَا تَزُوْلُ قَدَمَاهُ حَتّٰى يُوْجِبَ اللّٰهُ لَهُمَا النَّارَ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ"

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7042 – صحيح

✧✧ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جھوٹا گواہ، (اگر) جھوٹی گواہی پر قائم رہتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو دوزخ میں داخل کرتا ہے۔

7043 – اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُقْبَةَ الشَّيْبَانِيُّ، بِالْكُوْفَةِ، ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اِسْحَاقَ الزُّهْرِيُّ، ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ، ثَنَا بِشْرُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمُؤَذِّنُ، ثَنَا سَيَّارٌ اَبُو الْحَكَمِ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ، قَالَ: كُنَّا عِنْدَ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ تَسْلِيْمَ الْخَاصَّةِ وَفُشُوَّ التِّجَارَةِ حَتّٰى تُعِيْنَ الْمَرْاَةُ زَوْجَهَا عَلَى التِّجَارَةِ وَقَطْعَ الْاَرْحَامِ وَظُهُوْرَ شَهَادَةِ الزُّوْرِ وَكِتْمَانَ شَهَادَةِ الْحَقِّ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ"

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7043 – صحيح

✧✧ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قرب قیامت میں مخصوص لوگوں کو سلام کیا جائے گا، تجارت عام ہو جائے گی، حتیٰ کہ تجارت میں بیوی اپنے شوہر کی معاونت کرے گی، رشتہ داریوں کا احترام اٹھ جائے گا، جھوٹی گواہیوں کا دور دورہ ہو گا، سچی گواہی چھپائی جائے گی۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7044 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، اَنْبَاَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالْحَكَمِ، اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ اَيُّوْبَ السَّخْتِيَانِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: مَا كَانَ شَيْءٌ اَبْغَضَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْكَذِبِ وَمَا جَرَّبَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَحَدٍ وَاِنْ قَلَّ فَيَخْرُجَ لَهُ مِنْ نَفْسِهِ حَتّٰى يُجَدِّدَ لَهُ تَوْبَةً هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7044 – صحيح

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سب سے زیادہ غصہ جھوٹ پر آتا تھا، اور اگر کسی کا تھوڑا سا جھوٹ بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ثابت ہو جاتا، جب تک وہ توبہ نہ کر لیتا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دل سے اُس بات نہ جاتی۔

7042: مسند ابی یعلی الموصلی - مسند عبد الله بن عمر حدیث: 5539 مسند الحارث - كتاب الاحكام باب عظة الشاهد - حدیث: 458 السنن الكبرى للبيهقي - كتاب آداب القاضي باب وعظ القاضي الشهود , وتخويفهم وتعريفهم عند الريبة , بما - حدیث: 18955

7045 - حَدَّثَنَا اَبُوْ زَكَرِيَّا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنْبَرِيُّ، وَاَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْمُزَنِيُّ، قَالَا: ثَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْعَبْدِيُّ، ثَنَا عَمْرُو بْنُ مَالِكٍ الْبَصْرِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ مَسْمُولٍ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَمَةَ بْنِ وَهْرَامَ، عَنْ طَاوسٍ الْيَمَانِيِّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: ذُكِرَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّجُلَ يَشْهَدُ بِشَهَادَةٍ، فَقَالَ لِي: يَا ابْنَ عَبَّاسٍ، لَا تَشْهَدْ اِلَّا عَلَى مَا يُضِيءُ لَكَ كَضِيَاءِ هٰذَا الشَّمْسِ وَاَوْمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ اِلَى الشَّمْسِ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق - من تلخيص الذهبی)7045 - واه

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک ایسے آدمی کا ذکر کیا گیا جو گواہی دیا کرتا تھا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابن عباس! کسی کام کی گواہی اس وقت تک نہ دو (سورج کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا) جب تک وہ کام تمہاری نگاہ میں اس کی سورج کی اس روشنی کی طرح واضح نہ ہو جائے۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7046 - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ كَامِلِ بْنِ خَلَفِ بْنِ شَجَرَةَ الْقَاضِي، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعْدٍ الصُّوفِيُّ، ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِيْ مَرْيَمَ، عَنْ اَبِي الْجَوْزَاءِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: دَعْ مَا يَرِيبُكَ اِلَى مَا لَا يَرِيبُكَ فَاِنَّ الصِّدْقَ طُمَاْنِيْنَةٌ وَاِنَّ الْكَذِبَ رِيبَةٌ (التعليق - من تلخيص الذهبی)7046 - سنده قوی

✧✧ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شکوک وشبہات والی چیز کو چھوڑ دو اور یقین والی چیز کو اپنا لو، اس لئے کہ سچائی میں اطمنان ہے اور جھوٹ میں ذہنی پریشانی ہے۔

7047 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِئٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَنَسٍ الْقُرَشِيُّ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَكْرٍ السَّهْمِيُّ، ثنا هِشَامٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ، عَنْ زَائِدِ بْنِ سَلَّامٍ، عَنْ جَدِّهِ مَمْطُورٍ، عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الْاِثْمُ؟ قَالَ: اِذَا حَاكَ فِي صَدْرِكَ شَيْءٌ فَدَعْهُ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ " (التعليق - من تلخيص الذهبی)7047 - صحيح

✧✧ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گناہ کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو کام تیرے دل میں کھٹکے، اس کو چھوڑ دو۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7048 - اَخْبَرَنِيْ اَبُو الْحُسَيْنِ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْبَلْخِيُّ، بِبَغْدَادَ، ثَنَا اَبُوْ اِسْمَاعِيلَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ، ثَنَا نَافِعُ بْنُ يَزِيدَ، عَنِ ابْنِ الْهَادِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ عَطَاءِ بْنِ عَطَاءٍ،

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَجُوزُ شَهَادَةُ بَدَوِيٍّ عَلٰى صَاحِبِ قَرْيَةٍ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7048 – لم يصححه المؤلف وهو حديث منكر علی نظافة سنده

✦✦ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: دیہاتی کی گواہی شہری کے خلاف جائز نہیں ہے۔

7049 – اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْحَسَنِ الْقَاضِیُّ، بِهَمْدَانَ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحُسَيْنِ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ الْحُمَيْدِیُّ، ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ، ثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَجُوزُ شَهَادَةُ ذِی الظِّنَّةِ وَلَا ذِی الْحِنَّةِ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7049 – علی شرط البخاری

✦✦ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: تہمتیں لگانے والے کی گواہی اورمحبت رکھنے والے کی گواہی (اُس کے محبوب کے حق میں) جائز نہیں ہے۔

❁❁ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اورامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

7050 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ الصَّفَّارُ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسٰى، اَنْبَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ اَبِیْ مُلَيْكَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِی شَهَادَةِ الصِّبْيَانِ قَالَ: قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: (مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَاءِ) (البقرة: 282) قَالَ: لَيْسَ الصِّبْيَانُ مِمَّنْ يُرْضٰى هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7050 – علی شرط البخاری ومسلم

✦✦ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بچوں کی گواہی کے سلسلے میں فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَاءِ

''جن کی گواہی پر تم راضی ہو''۔

اور بچوں کی گواہی پر کوئی بھی راضی نہیں ہوتا۔

❁❁ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اورامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن انہوں نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7051 – اَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ قَاسِمُ بْنُ الْقَاسِمِ السَّيَّارِیُّ بِمَرْوَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسٰى بْنِ حَاتِمٍ، ثَنَا عَلِیُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيْقٍ، اَنْبَا اَبُوْ حَمْزَةَ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ الصَّائِغُ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِیْ مُسْلِمٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ اَعَانَ عَلٰى خُصُومَةٍ بِغَيْرِ حَقٍّ كَانَ فِی سَخَطِ اللّٰهِ حَتّٰى يَنْزِعَ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7051 – صحيح

✦✦ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جس نے کسی جھگڑے میں ناحق

معاونت کی، وہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی میں رہتا ہے، جب تک کہ وہ معاونت ختم نہ کردے (اور توبہ کرے)

7052 – حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ نُصَيْرٍ الْخُلْدِيُّ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، ثَنَا عَارِمٌ اَبُو النُّعْمَانِ، ثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبِي، يُحَدِّثُ عَنْ حَنَشٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: مَنْ اَعَانَ بَاطِلًا لِيُدْحِضَ بِبَاطِلِهِ حَقًّا فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ ذِمَّةُ اللّٰهِ وَذِمَّةُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي)7052 – حنش الرحبي ضعيف

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جس نے باطل کی معاونت کی تاکہ وہ باطل کے ساتھ حق کو مات دے دے، اس سے اللہ تعالیٰ کا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ذمہ ختم ہوگیا۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7053 – اَخْبَرَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَ مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ، ثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ الْمَدَائِنِيُّ، ثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ، عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْسَ عَلَى وَلَدِ الزِّنَا مِنْ وِزْرِ اَبَوَيْهِ شَيْءٌ (وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ اُخْرَى) (الانعام: 164) هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ وَقَدْ صَحَّ ضِدُّهُ بِاِسْنَادَيْنِ صَحِيحَيْنِ اَمَّا الْاِسْنَادُ الْاَوَّلُ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)7053 – صحيح وصح ضده

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: حرامی بچے پر اس کے ماں باپ کے گناہ کا کوئی بوجھ نہیں ہے۔ (قرآن کریم میں ارشاد باری تعالیٰ ہے)

7054 – فَحَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى الْقَاضِي، ثَنَا اَبُو حُذَيْفَةَ، ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، ثَنَا سُهَيْلٌ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ وَلَدِ الزِّنَا، قَالَ: هُوَ شَرُّ الثَّلَاثَةِ وَاَمَّا الْاِسْنَادُ الثَّانِي

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حرامی بچے کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ تین لوگوں کے گناہ کا نتیجہ ہوتا ہے۔ (دوسری اسناد درج ذیل ہے)

7055 – فَاَخْبَرَنَاهُ اَبُو النَّضْرِ الْفَقِيهُ، ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ، ثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ الْوَاسِطِيُّ، ثَنَا اَبُو عَوَانَةَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَلَدُ الزِّنَا شَرُّ الثَّلَاثَةِ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: زنا کے نتیجے میں پیدا ہونے والا بچہ (خود زنا کرنے والا مرد اور زنا کرنے والی عورت ان) تینوں میں سب سے برا ہوتا ہے۔

7056 - اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ يَعْقُوبَ الْعَدْلُ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِي طَالِبٍ، ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ، عَنْ عَطَاءٍ، ثَنَا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: " افْتَخَرَتِ الْاَوْسُ وَالْخَزْرَجُ فَقَالَتِ الْاَوْسُ: مِنَّا مَنْ اُجِيزَتْ شَهَادَتُهُ بِشَهَادَةِ رَجُلَيْنِ خُزَيْمَةُ بْنُ ثَابِتٍ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)7056 – على شرط البخاري ومسلم

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اوس اور خزرج قبیلے کے لوگ ایک دوسرے پر فخر جتانے لگے، اوس نے کہا: ہم میں حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ ہیں، جن کی اکیلے کی گواہی دو کے برابر قرار دی گئی۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن انہوں نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7057 - اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَسْلَمَةَ الْعَنَزِيُّ، ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ، ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الدِّمَشْقِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَسْرُوقٍ، عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ الْفُرَاتِ، عَنْ لَيْثِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَدَّ الْيَمِينَ عَلٰى طَالِبِ الْحَقِّ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي)7057 – لا أعرف محمدا وأخشى أن لا يكون الحديث باطلا

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حق کا مطالبہ کرنے والے کی قسم کو رد کر دیا (کیونکہ وہ مدعی تھا اور مدعی سے قسم نہیں لی جاتی بلکہ اس کے ذمے گواہ پیش کرنا ہوتا ہے)

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7058 - اَخْبَرَنِي اِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ بْنِ مُحَمَّدٍ الشَّعْرَانِيُّ، ثَنَا جَدِّي، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ، ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ زَيْدٍ. عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ رَبَاحٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الصُّلْحُ جَائِزٌ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ شَاهِدُهُ حَدِيثُ عَمْرِو بْنِ عَوْنٍ وَبِهِ يُعْرَفُ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)7058 – منكر

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صلح مسلمانوں میں جائز ہے۔

اس حدیث کی شاہد حضرت عمرو بن عوف کی مروی حدیث ہے اور انہی کے حوالے سے یہ حدیث معروف ہے۔

7059 - حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِاللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الشَّيْبَانِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْوَهَّابِ بْنِ حَبِيبٍ، ثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ، ثَنَا كَثِيرُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَوْنٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: الصُّلْحُ جَائِزٌ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ اِلَّا صُلْحًا حَرَّمَ حَلَالًا اَوْ اَحَلَّ حَرَامًا وَاِنَّ الْمُسْلِمِينَ عَلٰى

7059:سنن ابن ماجه - كتاب الاحكام' باب الصلح - حديث:2350'السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الصلح' باب صلح المعاوضة - حديث:10617

شُرُوطِهِمْ اِلَّا شَرْطًا حَرَّمَ حَلَالًا

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 7059 – واه

✧✧ کثیر بن عبداللہ بن عمرو بن عوف اپنے والد سے، وہ ان کے دادا کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مسلمانوں میں صلح جائز ہے، سوائے اس صلح کے جس میں کسی حلال کو حرام کیا گیا ہو، یا کسی حرام کو حلال کیا گیا ہو، اور بے شک مسلمان اپنی شرائط پر قائم رہتا ہے، سوائے ایسی شرط کے، جس میں کسی حلال کو حرام کیا گیا ہو۔

7060 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَ مُحَمَّدُ بْنُ حَيَّانَ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُعَاوِيَةَ اَبُوْ اِسْحَاقَ الْكَرَابِيسِيُّ، ثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ اَبِيهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجَرَ عَلَى مُعَاذٍ مَالَهُ وَبَاعَهُ بِدَيْنٍ كَانَ عَلَيْهِ

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 7060 – صحيح

✧✧ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو ان کے مال میں تصرف سے روک دیا اور ان کے ذمے جتنا قرضہ تھا اس کے بدلے ان کا مال بیچ دیا۔

7061 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي طَالِبٍ، ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ، ثَنَا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، اَنَّ رَجُلًا كَانَ عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْتَاعُ وَكَانَ فِي عُقْدَتِهِ ضَعْفٌ فَاَتَى اَهْلُهُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ احْجُرْ عَلَى فُلَانٍ فَاِنَّهُ يَبْتَاعُ وَفِي عُقْدَتِهِ ضَعْفٌ فَدَعَاهُ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَهَاهُ عَنِ الْبَيْعِ قَالَ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اِنِّي لَا اَصْبِرُ عَنِ الْبَيْعِ. فَقَالَ: اِنْ كُنْتَ غَيْرَ تَارِكِ الْبَيْعِ فَقُلْ هَا وَلَا خِلَابَةَ وَهٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 7061 – على شرط البخاري ومسلم

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں ایک آدمی تجارت کیا کرتا تھا، اس کو سودا کرنے کا صحیح طریقہ نہیں آتا تھا، اس کے گھر والے رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور کہنے لگے: اے اللہ کے نبی! فلاں شخص کے تصرفات پر پابندی لگا دیں، کیونکہ وہ خرید وفروخت کرتا ہے اور اس کی سودے بازی میں کمزوری پائی جاتی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے اس کو بلایا اور خرید فروخت سے منع کر دیا۔ اس نے کہا: یارسول اللہ ﷺ میں تجارت سے رک نہیں سکتا، حضور ﷺ نے فرمایا: اگر تم اس سے نہیں رہ سکتے تو سودے کے موقع پر کہہ دیا کرو "کوئی دھوکہ نہیں چلے گا"۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن انہوں نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7062 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَحْمَدَ بْنِ عَتَّابٍ الْعَبْدِيُّ، بِبَغْدَادَ، ثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مُحَمَّدٍ الرَّقَاشِيُّ، ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِالْوَارِثِ، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ،

عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْبَيْلَمَانِيِّ، قَالَ: رَاَيْتُ شَيْخًا بِالْإِسْكَنْدَرِيَّةِ يُقَالُ لَهُ سَرَقٌ، فَاَتَيْتُهُ وَسَاَلْتُهُ فَقَالَ لِي: سَمَّانِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ اَكُنْ لِاَدَعَ ذٰلِكَ اَبَدًا فَقُلْتُ: لِمَ سَمَّاكَ؟ قَالَ: قَدِمَ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الْبَادِيَةِ بِبَعِيرَيْنِ فَابْتَعْتُهُمَا مِنْهُ ثُمَّ دَخَلْتُ بَيْتِي وَخَرَجْتُ مِنْ خَلْفٍ فَبِعْتُهُمَا فَقَضَيْتُ بِهِمَا حَاجَتِي وَغِبْتُ حَتّٰى ظَنَنْتُ اَنَّ الْعِرَاقِيَّ قَدْ خَرَجَ فَاِذَا الْعِرَاقِيُّ مُقِيمٌ فَاَخَذَنِي فَذَهَبَ بِي اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَخْبَرَهُ الْخَبَرَ فَقَالَ: مَا حَمَلَكَ عَلٰى مَا صَنَعْتَ؟ قُلْتُ: قَضَيْتُ بِثَمَنِهِمَا حَاجَتِي يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ: اقْضِهِ قُلْتُ: لَيْسَ عِنْدِي. قَالَ: اَنْتَ سَرَقٌ اذْهَبْ يَا عِرَاقِيُّ فَبِعْهُ حَتّٰى تَسْتَوْفِيَ حَقَّكَ قَالَ: فَجَعَلَ النَّاسُ يَسُوْمُوْنَهُ بِي وَيَلْتَفِتُ اِلَيْهِمْ فَيَقُوْلُ: مَاذَا تُرِيدُوْنَ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: نُرِيدُ اَنْ نَفْدِيَهُ مِنْكَ. فَقَالَ: وَاللّٰهِ اِنِّي مِنْكُمْ اَحَقُّ وَاَحْوَجُ اِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اذْهَبْ فَقَدْ اَعْتَقْتُكَ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ عبدالرحمٰن بن بیلمانی فرماتے ہیں: میں نے اسکندریہ میں ایک بزرگ کو دیکھا لوگ اس کو ''سرق'' کے نام سے پکارتے تھے، میں اس کے پاس آیا اوراس کے اس نام کی وجہ پوچھی، اس نے بتایا کہ میرا یہ نام رسول اللہ ﷺ نے رکھا ہے،اور میں یہ نام کبھی بھی نہیں چھوڑوں گا۔میں نے پوچھا: حضور ﷺ نے تمہارا یہ نام کیوں رکھا؟ اس نے کہا: ایک دیہاتی شخص دواونٹ لے کر رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا، میں نے اس سے دونوں اونٹ خرید لئے، پھر میں اپنے گھر داخل ہوا،اورگھر کی پچھلی جانب سے نکل گیااور جاکر وہ اونٹ بیچ ڈالے، اس کی رقم سے میں نے اپنی ضرورت پوری کی، اور غائب ہوگیا، جب مجھے یہ غالب گمان ہوا کہ اب وہ عراقی شخص چلا گیا ہوگا، (تو میں آگیا) لیکن عراقی ابھی وہیں تھا۔ اس نے مجھے پکڑلیا اور رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں لے گیا اورساراقصہ سنایا، حضور ﷺ نے مجھ سے وجہ پوچھی، میں نے کہا: یارسول اللہ ﷺ میں نے اس رقم کے ساتھ اپنی ضرورت پوری کی ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: اس کواس کی رقم ادا کرو، میں نے کہا: میرے پاس تو کچھ نہیں ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم ''سرق'' ہو، اے عراقی تم اس کو لے جاؤ، اس کو بیچ کر اپنا حق وصول کرلو، لوگ میرا بھاؤ لگانے لگ گئے اور وہ لوگوں کی طرف متوجہ ہوگیا، اور کہنے لگا: تم کیا چاہتے ہو؟ لوگوں نے کہا: ہم تجھے اس کی طرف سے فدیہ دینا چاہتے ہیں، اس نے کہا: اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں، تم سے زیادہ میں اس چیز کا حاجت مند ہوں۔ جا میں نے تجھے آزاد کردیا۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7063 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَاتِمٍ الزَّاهِدُ، وَاَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الصَّنْعَانِيُّ، بِمَكَّةَ قَالَا: ثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، اَنْبَاَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَنْبَاَ مَعْمَرٌ، عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَبَسَ رَجُلًا فِي تُهْمَةٍ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ"

(التعليق – من تلخيص الذهبى)7063 – صحيح

✧✧ بہز بن حکیم اپنے والد سے، وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ ایک آدمی کو تہمت لگنے کی بناء

پر قید کروادیا۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7064 - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَ مُحَمَّدُ بْنُ اَيُّوبَ، أنبأ عَمَّارُ بْنُ هَارُونَ، وَاَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ الْعَدْلُ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ خُثَيْمٍ، حَدَّثَنِي اَبِي، عَنْ جَدِّي عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَبَسَ رَجُلًا فِي تُهْمَةٍ يَوْمًا وَلَيْلَةً اسْتِظْهَارًا وَاحْتِيَاطًا

(التعليق – من تلخيص الذهبي)7064 – إبراهيم بن خثيم متروك

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو تہمت لگنے کی وجہ سے ایک دن اور ایک رات کے لئے احتیاطاً قید کروایا۔

7065 – اَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ تَمِيمٍ الْقَنْطَرِيُّ، ثَنَا اَبُوْ قِلَابَةَ، ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ، عَنْ وَبْرِ بْنِ اَبِي دُلَيْلَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَيْمُونَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيُّ الْوَاجِدِ يُحِلُّ عِرْضَهُ وَعُقُوْبَتَهُ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي)7065 – صحيح

عمرو بن شرید اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: غنی کا قضائے دین سے ٹال مٹول کرنا قرض خواہ کے لئے اس کی عزت اچھالنا اور اس کو قید کروانا جائز کر دیتا ہے۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7066 – اَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْمَحْبُوبِيُّ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَيَّارٍ، ثَنَا الْقَعْنَبِيُّ، وَاَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، قَالَا: ثَنَا ابْنُ اَبِي ذِئْبٍ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّاشِيَ وَالْمُرْتَشِيَ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ وَشَاهِدُهُ الْحَدِيْثُ الْمَشْهُورُ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ وَحَدِيْثُ ثَوْبَانَ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)7066 – صحيح

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رشوت دینے والے پر اور لینے والے پر لعنت فرمائی۔

اَمَّا حَدِيْثُ اَبِي هُرَيْرَةَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث درج ذیل ہے

7067 – فَاَخْبَرَنَاهُ اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ، ثَنَا مُسَدَّدٌ، ثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

الرَّاشِيَ وَالْمُرْتَشِيَ فِي الْحُكْمِ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)7067 – سكت عنه الذهبي في التلخيص

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (فیصلہ کروانے کے لئے) رشوت دینے والے اور لینے والے پر لعنت فرمائی۔

وَاَمَّا حَدِيْثُ ثَوْبَانَ

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کی حدیث

7068 – فَحَدَّثَنَاهُ اَبُوْ عَوْنٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ مَاهَانَ الْخَزَّازُ بِمَكَّةَ حَرَسَهَا اللّٰهُ تَعَالَى، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِالْعَزِيزِ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ الْاَصْبَهَانِيُّ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِي زَكَرِيَّا بْنِ اَبِي زَائِدَةَ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ اَبِي زُرْعَةَ، عَنْ ثَوْبَانَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَعَنَ اللّٰهُ الرَّاشِيَ وَالْمُرْتَشِيَ وَالرَّائِشَ الَّذِي يَمْشِي بَيْنَهُمَا اِنَّمَا ذَكَرْتُ عُمَرَ بْنَ اَبِي سَلَمَةَ وَلَيْثَ بْنَ اَبِي سُلَيْمٍ فِي الشَّوَاهِدِ لَا فِي الْاُصُولِ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي)7068 – ذكر عمر وليث في الشواهد

✧✧ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے رشوت دینے والے اور رشوت لینے والے اور ان دونوں کے درمیان رشوت کا معاملہ طے کروانے والے پر لعنت فرمائی۔

❁❁ میں عمر بن ابی سلمہ اور لیث بن ابی سلیم کی روایات کو شواہد میں ذکر کیا ہے، اصول میں نہیں کیا۔

7069 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِي دَارِمٍ الْحَافِظُ، بِالْكُوفَةِ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُوسَى بْنِ اِسْحَاقَ التَّمِيمِيُّ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ بِشْرِ بْنِ مُسْلِمٍ، ثَنَا سَعْدَانُ بْنُ الْوَلِيدِ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ وُلِّيَ عَلَى عَشَرَةٍ فَحَكَمَ بَيْنَهُمْ بِمَا اَحَبُّوا اَوْ كَرِهُوا جِيءَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَغْلُولَةً يَدَاهُ اِلَى عُنُقِهِ فَاِنْ حَكَمَ بِمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ وَلَمْ يَرْتَشِ فِي حُكْمِهِ وَلَمْ يَحِفْ فَكَّ اللّٰهُ عَنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَوْمَ لَا غُلَّ اِلَّا غُلُّهُ وَاِنْ حَكَمَ بِغَيْرِ مَا اَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى وَارْتَشَى فِي حُكْمِهِ وَحَابَى شُدَّتْ يَسَارُهُ اِلَى يَمِينِهِ وَرُمِيَ بِهِ فِي جَهَنَّمَ فَلَمْ يَبْلُغْ قَعْرَهَا خَمْسَمِائَةِ عَامٍ سَعْدَانُ بْنُ الْوَلِيدِ الْبَجَلِيُّ كُوفِيٌّ قَلِيلُ الْحَدِيثِ وَلَمْ يُخَرِّجَا عَنْهُ "

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کو دس آدمیوں کا ذمہ دار بنایا گیا، اس نے ان کے درمیان ایسا فیصلہ کیا جو ان کو پسند تھا، یا ان کو ناپسند تھا، اس کو قیامت کے دن اس حال میں لایا جائے گا کہ اس کے ہاتھ اس کی گدی پر بندھے ہوں گے۔ اگر اس نے اللہ تعالیٰ کے احکام کے مطابق فیصلہ کیا ہوگا، اور رشوت نہ لی ہوگی، اور کسی قسم کا کوئی ظلم نہ کرے، قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کو قید سے آزاد رکھے گا جس دن اُس کے طوق کے سوا کسی کا طوق نہیں ہوگا۔ اور اگر اللہ تعالیٰ کے احکام کے خلاف فیصلہ کیا ہوگا اور فیصلے میں رشوت لی ہوگی، کسی کی طرف داری کی ہوگی۔ اس کا بایاں ہاتھ اس کے دائیں ہاتھ کے ساتھ باندھا ہوگا اور اس کو دوزخ میں پھینک دیا جائے گا۔ پانچ سو سال تک وہ جہنم میں نیچے

طرف گرتا رہے گا لیکن اتنے عرصے میں بھی وہ اس کی تہہ تک نہیں پہنچ پائے گا۔

❁❁ سعدان بن ولید بجلی، کوفی ہیں، ان کی مرویات بہت کم ہیں، اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے نقل نہیں کیا۔

7070 - اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ كَامِلٍ الْقَاضِيُ، ثَنَا اَبُوْ قِلَابَةَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الْاَنْصَارِيُّ، ثَنَا مَرْحُومُ بْنُ عَبْدِالْعَزِيزِ الْعَطَّارُ، ثَنَا سَهْلُ بْنُ عَطِيَّةَ، قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ بِلَالِ بْنِ اَبِي بُرْدَةَ بِالطَّفِّ فَجَاءَ الرِّعْلُ فَشَكَا اِلَيْهِ اَنَّ اَهْلَ الطَّفِّ لَا يُؤَدُّونَ الزَّكَاةَ فَبَعَثَ بِلَالٌ رَجُلًا يَسْاَلُ عَمَّا يَقُوْلُوْنَ فَوَجَدَ الرَّجُلَ يُطْعَنُ فِي نَسَبِهِ فَرَجَعَ اِلٰى بِلَالٍ فَاَخْبَرَهُ فَكَبَّرَ بِلَالٌ، وَقَالَ: حَدَّثَنِيْ اَبِي، عَنْ اَبِي مُوسَى، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ سَعَى بِالنَّاسِ فَهُوَ بِغَيْرِ رِشْدَةٍ وَفِيْهِ شَيْءٌ مِنْهُ هٰذَا حَدِيْثٌ عَنْ بِلَالِ بْنِ اَبِي بُرْدَةَ لَهُ اَسَانِيدُ هٰذَا اَمْثَلُهَا

(التعليق – من تلخيص الذهبي)7070 – ما صححه ولم يصح

✧✧ سہل بن عطیہ فرماتے ہیں: میں (مقام) طف میں بلال بن ابی بردہ، ان کے پاس رعل آیا اور شکایت کی کہ طف والے زکوٰۃ ادا نہیں کرتے، حضرت بلال نے ایک آدمی کو ان کا موقف جاننے کے لئے بھیجا، انہوں نے ایک آدمی کو دیکھا، اس کے نسب میں لوگ طعن کرتے تھے، وہ آدمی کی جانب لوٹ کر آیا اور ان کو اطلاع دی، حضرت بلال نے اللہ اکبر کہا، میرے والد نے حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا ہے "جو لوگوں کی غیبت کرتا ہے، وہ ناحق عمل کرتا ہے یا وہ برائی خود اسی میں پائی جاتی ہے"

❁❁ یہ حدیث بلال بن ابی بردہ سے مروی ہے اس کی کئی اسانید ہیں، اور یہ بھی اسی کی مثل ہے۔

7071 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَ مُحَمَّدُ بْنُ اَيُّوبَ، اَنْبَاَ غَسَّانُ بْنُ مَالِكٍ، ثَنَا عَنْبَسَةُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ، عَنْ عَلَّاقِ بْنِ اَبِي مُسْلِمٍ، قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ اَرْضَى سُلْطَانًا بِسَخَطِ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ خَرَجَ مِنْ دِيْنِ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى تَفَرَّدَ بِهِ عَلَّاقُ بْنُ اَبِي مُسْلِمٍ وَالرُّوَاةُ اِلَيْهِ كُلُّهُمْ ثِقَاتٌ اٰخِرُ كِتَابِ الْاَحْكَامِ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)7071 – تفرد به علاق والرواة إليه ثقات

✧✧ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے بادشاہ کو راضی کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ کو ناراض کیا وہ اللہ تعالیٰ کے دین سے (باہر) نکل جاتا ہے۔

❁❁ یہ حدیث روایت کرنے میں علاق بن ابی مسلم منفرد ہیں۔ اور اس کے تمام راوی ثقہ ہیں۔

كِتَابُ الْاَطْعِمَةِ

کھانے کا بیان

7072 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا اَبُوْ زُرْعَةَ الدِّمَشْقِيُّ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ خَالِدِ الْوَهْبِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ ثَوْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: اسْتَاْذَنْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ فِيْ مَشْرُبَةٍ وَاِنَّهُ لَمُضْطَجِعٌ عَلٰى خَصَفَةٍ وَاَنَّ بَعْضَهُ لَعَلَى التُّرَابِ وَتَحْتَ رَاْسِهِ وِسَادَةٌ مَحْشُوَّةٌ لِيفًا وَاَنَّ فَوْقَ رَاْسِهِ لَاَهَابٌ عَطِينٌ وَفِيْ نَاحِيَةِ الْمَشْرُبَةِ قَرَظٌ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ ثُمَّ جَلَسْتُ فَقُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَنْتَ نَبِيُّ اللّٰهِ وَصَفْوَتُهُ وَخِيَرَتُهُ مِنْ خَلْقِهِ وَكِسْرٰى وَقَيْصَرُ عَلٰى سُرُرِ الذَّهَبِ وَفُرُشِ الْحَرِيرِ وَالدِّيبَاجِ . فَقَالَ: يَا عُمَرُ اِنَّ اُولٰئِكَ قَدْ عُجِّلَتْ لَهُمْ طَيِّبَاتُهُمْ وَهِيَ وَشِيكَةُ الِانْقِطَاعِ وَاِنَّا قَوْمٌ قَدْ اُخِّرَتْ لَنَا طَيِّبَاتُنَا فِيْ اٰخِرَتِنَا هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7072 – على شرط مسلم

✧✧ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہونے کی اجازت لے کر بالا خانے میں آپ کے پاس پہنچا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنی خصف (کھال کی بنی ہوئی چٹائی) پر لیٹے ہوئے تھے، آپ کے جسم مبارک کا کچھ حصہ زمین پر لگ رہا تھا، آپ کے سر کے نیچے ایک تکیہ تھا جس میں لیف بھرا ہوا تھا، آپ کے سر پر دباغت دی ہوئی کھال تھی، اور چشمے کی ایک جانب اس درخت کے پتے پڑے ہوئے تھے جس کے ساتھ کھال کو رنگا جاتا ہے۔ میں نے آپ کو سلام کیا اور آپ کے قریب بیٹھ گیا، میں نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، آپ اللہ کے نبی ہیں، اللہ کی مخلوقات میں بزرگ تر ہیں، چنے ہوئے ہیں۔ قیصر اور کسریٰ سونے کے تخت اور ریشم کے بچھونوں پر ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عمر! ان کو آسائش کی چیزیں جلدی دے دی گئی ہیں، اور وہ سب بہت جلد ختم ہونے والا ہے جب کہ ہمارے لئے ہماری آسائش کی چیزیں آخرت کے لئے ذخیرہ کر کے رکھی گئی ہیں۔

✿✿ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7072:صحيح البخاری - كتاب تفسير القرآن' سورة البقرة - باب تبتغي مرضاة ازواجك' حديث: 4632'صحيح مسلم - كتاب الطلاق' باب في الإيلاء - حديث: 2782'سنن ابن ماجه - كتاب الزهد' باب ضجاع آل محمد صلى الله عليه وسلم - حديث: 4151

7073 – اَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْمَحْبُوبِيُّ، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَسْعُودٍ، ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى، اَنْبَاَ اِسْرَائِيلُ، عَنْ هِلَالٍ الْوَزَّانِ، عَنْ اَبِي بِشْرٍ، عَنْ اَبِي وَائِلٍ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ اَكَلَ طَيِّبًا وَعَمِلَ فِي سُنَّةٍ وَاَمِنَ النَّاسُ بَوَائِقَهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ قَالُوا: يَارَسُولَ اللّٰهِ اِنَّ هٰذَا فِي اُمَّتِكَ الْيَوْمَ كَثِيرٌ قَالَ: وَسَيَكُونُ فِي قُرُونٍ بَعْدِي هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي)7073 – صحيح

✧✧ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے لقمہ حلال کھایا اور سنت کے مطابق عمل کیا اور لوگ اس کے شر سے محفوظ ہیں، وہ جنتی ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسے لوگ تو آپ کی امت میں بہت سارے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اور میرے بعد بھی ایسے لوگ بہت زیادہ ہوں گے۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7074 – حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِئٍ، ثَنَا السَّرِيُّ بْنُ خُزَيْمَةَ، ثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ، ثَنَا الْاَعْمَشُ، حَدَّثَنِي ثَابِتُ بْنُ عُبَيْدٍ، حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ عَلَى بَعْضِ اَزْوَاجِهِ وَعِنْدَهَا عُكَّةٌ مِنْ عَسَلٍ فَيَلْعَقُ مِنْهَا لَعْقًا فَيَجْلِسُ عِنْدَهَا فَاَرَابَهُمْ ذٰلِكَ فَقَالَتْ عَائِشَةُ لِحَفْصَةَ وَلِبَعْضِ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْنَا لَهُ: اِنَّمَا نَجِدُ مِنْكَ رِيحَ الْمَغَافِيرِ. فَقَالَ: اِنَّهَا عَسَلُ الْعَقَّةُ عِنْدَ فُلَانَةَ وَلَسْتُ بِعَائِدٍ فِيهِ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)7074 – سكت عنه الذهبي في التلخيص

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ایک زوجہ محترمہ کے پاس تشریف لے جاتے، ان

7073:الجامع للترمذي - ابواب صفة القيامة والرقائق والورع عن رسول الله صلى الله عليه - باب' حديث:2504'المعجم الاوسط للطبراني - باب الحاء' من اسمه حفص - حديث:3601'شعب الإيمان للبيهقي - التاسع والثلاثون من شعب الإيمان' في طيب المطعم والملبس واجتناب الحرام واتقاء الشبهات - حديث:5496

7074:صحيح البخاري - كتاب تفسير القرآن' سورة البقرة - باب يا ايها النبي لم تحرم ما احل الله لك تبتغي' حديث:4631'صحيح البخاري - كتاب الطلاق' باب لم تحرم ما احل الله لك - حديث:4969'صحيح البخاري - كتاب الطلاق' باب لم تحرم ما احل الله لك - حديث:4970'صحيح مسلم - كتاب الطلاق' باب وجوب الكفارة على من حرم امراته - حديث:2772'صحيح ابن حبان - كتاب الحج' باب الهدي - ذكر ما يستحب للمرء ان لا يحرم عليه امراته من غير حديث:4244' سنن ابي داود - كتاب الاشربة' باب في شراب العسل - حديث:3245'السنن للنسائي - كتاب الطلاق' تاويل هذه الآية على وجه آخر - حديث:3384'السنن الكبرى للنسائي - كتاب الايمان والنذور' تحريم ما احل الله - حديث:4602'مسند احمد بن حنبل - مسند الانصار' الملحق المستدرك من مسند الانصار - حديث السيدة عائشة رضي الله عنها' حديث:25314'مسند ابي يعلى الموصلي - مسند عائشة' حديث:4769

کے پاس شہد کا ایک ڈبہ تھا،حضور ﷺ اس میں سے شہد استعمال کرتے تھے اوران کے پاس بیٹھ جاتے، یہ چیز (دیگرازواج) کوناگوارگزرتی تھی، اُمّ المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اُمّ المومنین حضرت حفصہ اوردیگرازواج سے مشورہ کیا،اورہم نے حضور ﷺ سے کہا: ہمیں آپ سے مغافیر (ایک درخت کا گوند ہے) کی بدبو آرہی ہے،حضور ﷺ نے فرمایا: میں نے تو ابھی فلاں زوجہ کے پاس شہد استعمال کیا تھا،اب میں اس کے پاس نہیں جاؤں گا۔

7075 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ الْمُحْرِمِ، بِبَغْدَادَ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِسْحَاقَ، ثَنَا ابْنُ صَالِحٍ الْوَزَّانُ، ثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ، ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، اَنْبَاَ ثَابِتٌ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ لِاُمِّ سُلَيْمٍ قَدَحٌ فَلَمْ اَدَعْ شَيْئًا مِنَ الشَّرَابِ اِلَّا قَدْ سَقَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهِ الْعَسَلَ وَاللَّبَنَ وَالنَّبِيذَ وَالْمَاءَ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7075 – علي شرط مسلم

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت اُمّ سلیم کے پاس ایک پیالہ ہوتا تھا،میں نے اس میں حضور ﷺ کو شہد،دودھ،نبیذ،پانی اور ہرطرح کے مشروبات پلائے ہیں۔

۞۞ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7076 – اَخْبَرَنِیْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحُسَيْنِ الْقَاضِیْ، بِمَرْوَ، ثَنَا الْحَارِثُ بْنُ اَبِیْ اُسَامَةَ، ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، ثَنَا بِسْطَامُ بْنُ مُسْلِمٍ، قَالَ: سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ قُرَّةَ، يَقُوْلُ: قَالَ اَبِیْ: لَقَدْ غَزَوْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا لَنَا طَعَامٌ اِلَّا الْاَسْوَدَانِ قَالَ: وَهَلْ تَدْرِیْ مَا الْاَسْوَدَانِ؟ قَالَ: لَا . قَالَ: الْمَاءُ وَالتَّمْرُ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7076 – صحيح

✧✧ معاویہ بن قرہ بیان کرتے ہیں کہ میرے والد نے بتایا ہے: ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ غزوات میں شرکت

7075:صحیح مسلم - کتاب الاشربة' باب إباحة النبیذ الذی لم یشتد ولم یصر مسکرا - حدیث:3841'صحیح ابن حبان - کتاب الاشربة' باب آداب الشرب - ذکر الإباحة للمرء شرب الاشربة وإن کان فیها نبیذ' حدیث:5471'مسند احمد بن حنبل - ومن مسند بنی هاشم' مسند انس بن مالک رضی الله تعالی عنه - حدیث:13344'مسند الطیالسی - احادیث النساء' وما اسند انس بن مالک الانصاری - ثابت البنانی عن انس بن مالک' حدیث:2129'مسند عبد بن حمید - مسند انس بن مالک' حدیث:1309'مسند ابی یعلی الموصلی - ثابت البنانی عن انس' حدیث: 3407'الشمائل المحمدیة للترمذی - باب ما جاء فی قدح رسول الله صلی الله علیه وسلم' حدیث:192'السنن الکبری للبیهقی - کتاب السرقة' کتاب الاشربة والحد فیها - باب ما جاء فی صفة نبیذهم الذی کانوا یشربونه' حدیث:16197

7076:مسند احمد بن حنبل - مسند المدنیین' حدیث قرة المزنی - حدیث:15953'مسند الرویانی - حدیث معاویة بن قرة المزنی عن ابیه' حدیث:921'المعجم الکبیر للطبرانی - باب الفاء' من اسمه قرة - بسطام بن مسلم العوذی' حدیث:15802

کی ہے ہمارے پاس کھانے کے لئے دو سیاہ چیزوں کے علاوہ کچھ نہیں ہوتا تھا، راوی کہتے ہیں: تمہیں پتا ہے کہ ''سیاہ چیزیں یہ ہیں؟'' انہوں نے کہا: جی نہیں۔ راوی نے کہا: پانی اور کھجور۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7077 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا بَكَّارُ بْنُ قُتَيْبَةَ الْقَاضِيُّ، ثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عِيسَى، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ، عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيمٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: اِنْ كَانَ لَيَاْتِي عَلَى آلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّهْرُ وَنِصْفَ الشَّهْرِ وَمَا يُوقَدُ فِي بُيُوتِهِمْ نَارٌ لِمُصْبَاحٍ وَلَا لِغَيْرِهِ قُلْتُ لَهَا: مَا كَانَ يُعِيشُكُمْ؟ قَالَتْ: التَّمْرُ وَالْمَاءُ هٰذَا حَدِيثٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7077 – على شرط مسلم

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر والوں پر آدھا آدھا اور پورا پورا مہینہ گزر جاتا تھا، ان کے پاس (کھانا پکانے اور) چراغ جلانے تک کے لئے آگ نہ ہوتی تھی۔ (قاسم بن محمد کہتے ہیں) میں نے پوچھا: آپ لوگ کھاتے پیتے کیا تھے؟ اُمّ المومنین رضی اللہ عنہا نے فرمایا: کھجور اور پانی۔

✿✿ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7078 – اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَحْمَدَ الْفَقِيهُ، بِبُخَارَى، ثَنَا صَالِحُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَبِيبٍ الْحَافِظُ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ، ثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ يُوسُفَ الْاَزْرَقُ، ثَنَا مِسْعَرٌ، عَنْ هِلَالٍ الْوَزَّانِ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: مَا اَكَلَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَوْمٍ اَكْلَتَيْنِ اِلَّا اَحَدُهُمَا تَمْرٌ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7078 – صحيح

✧✧ حضرت عروہ روایت کرتے ہیں کہ اُمّ المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دو وقت کے کھانے میں ایک وقت کھجور ضرور ہوتی تھی۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7079 – اَخْبَرَنَا اَبُو عَبْدِاللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى، ثَنَا مُسَدَّدٌ، ثَنَا عَبْدُ الْاَعْلَى، اَنْبَاَ سَعِيدٌ الْجُرَيْرِيُّ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ شَقِيقٍ، قَالَ: جَاوَرْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ، سَنَتَيْنِ فَقَالَ: يَا ابْنَ شَقِيقٍ اَتَرَى هٰذِهِ الْحَجَرَ لَحَجَرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ رَاَيْتَنَا عِنْدَهَا وَمَا لِاَحَدٍ مِنْ طَعَامٍ يَمْلَاُ بَطْنَهُ حَتّٰى اَنَّ اَحَدَنَا لَيَاْخُذُ الْحَجَرَ فَيَشُدُّهُ عَلَى اَخْمَصِهِ بِالْحَبْلِ اَوْ بِالْعُقْلَةِ مِنَ الْعُقَلِ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَدْ رَاَيْتُنِي وَقَسَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَنَا تَمْرًا فَاَصَابَ كُلَّ وَاحِدٍ مِنَّا سَبْعُ تَمَرَاتٍ وَكَانَ فِي سَبْعِي حَشَفَةٌ فَمَا يَسُرُّنِي تَمْرَةٌ جَيِّدَةٌ بِهَا قَالَ: قُلْتُ: لِمَ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ؟ قَالَ: لِاَنَّهَا شَدَّتْ لِي مِنْ مَضَاغِي فَجَعَلْتُ اَعْلُكُهَا هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ

عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبى)7079 – على شرط البخارى ومسلم

✧✧ حضرت عبداللہ بن شقیق فرماتے ہیں: میں دوسال تک حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس رہا، ایک آپ نے فرمایا: اے ابن شقیق! تم اس پتھر کو دیکھ رہے ہو؟ یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا پتھر ہے، تو نے یہ پتھر ہمارے پاس دیکھا ہے، ہمارے پاس اتنا کھانا نہیں ہوتا تھا جس سے پیٹ بھرا جاسکے، ہم پتھر لے کر کسی رسی یا کپڑے کے ساتھ اپنے پیٹ پر باندھ لیا کرتے تھے، اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، مجھے آج تک یاد ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے درمیان کھجوریں تقسیم کیں، ہر شخص کو سات سات کھجوریں ملیں، اور مجھے ساتویں کھجور کی جگہ حشفہ (کھجور کا بچا ہوا دھانسا) ملا، اس کے ملنے پر میں اتنا خوش ہوا، اس کے ملنے پر مجھے جو خوشی ہوئی، وہ عمدہ کھجور ملنے پر نہیں ہوئی تھی۔ (عبداللہ بن شقیق) کہتے ہیں: میں نے پوچھا: اے ابوہریرہ! اس کی وجہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا: اس لئے کہ اس کا چبانا مجھے دشوار ہو رہا تھا تو میں اس کو آہستہ آہستہ چباتا رہا۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن انہوں نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7080 – اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ عِيسَى، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقَبَّانِيُّ، ثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ، ثَنَا ابْنُ اَبِي عَدِيٍّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي حُمَيْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَتْ تَاْتِي عَلَيْنَا اَرْبَعُونَ لَيْلَةً وَمَا يُوقَدُ فِي بَيْتِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِصْبَاحٌ وَلَا غَيْرُهُ قَالَ: قُلْنَا: اَيْ اُمَّاهُ، فَبِمَ كُنْتُمْ تَعِيشُونَ؟ قَالَتْ: بِالْاَسْوَدَيْنِ التَّمْرِ وَالْمَاءِ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبى)7080 – صحيح

✧✧ حضرت عروہ روایت کرتے ہیں کہ اُمّ المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: (کبھی کبھی) ہم پر چالیس دن گزر جاتے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں چراغ تک جلانے کے لئے کچھ نہیں ہوتا تھا۔ (حضرت عروہ) کہتے ہیں: میں نے عرض کی: اے امی جان! تو آپ زندہ کیسے رہتے تھے؟ انہوں نے کہا: دوسیاہ چیزوں یعنی کھجور اور پانی کے ساتھ۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7081 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، ثَنَا الْخَصِيبُ بْنُ نَاصِحٍ، ثَنَا طَلْحَةُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَمِّي التَّمْرَ وَاللَّبَنَ الْاَطْيَبَانِ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبى)7081 – طلحة بن زيد ضعيف

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھجور اور دودھ کو "اطیبان" (دوعمدہ کھانے) کہا کرتے تھے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7082 - حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ اَبِي اُسَامَةَ، ثَنَا مَالِكُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ، ثَنَا قَيْسُ بْنُ الرَّبِيعِ، ثَنَا اَبُوْ هِشَامٍ الرُّمَّانِيُّ، عَنْ زَاذَانَ، عَنْ سَلْمَانَ، قَالَ: قَرَاْتُ فِي التَّوْرَاةِ: الْوُضُوءُ قَبْلَ الطَّعَامِ بَرَكَةُ الطَّعَامِ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: الْوُضُوءُ قَبْلَ الطَّعَامِ وَبَعْدَ الطَّعَامِ بَرَكَةُ الطَّعَامِ تَفَرَّدَ بِهِ قَيْسُ بْنُ الرَّبِيعِ، عَنْ اَبِي هَاشِمٍ وَانْفِرَادُهُ عَلَى عُلُوِّ مَحِلِّهِ اَكْثَرُ مِنْ اَنْ يُمْكِنَ تَرْكُهَا فِي هٰذَا الْكِتَابِ "

✧✧ حضرت سلمان فرماتے ہیں: میں نے توراۃ میں پڑھا ہے کہ کھانے سے پہلے وضو کرنا (یعنی ہاتھ دھونا) کھانے میں برکت (کا باعث) ہے۔ میں نے یہ بات نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں عرض کی: حضور ﷺ نے فرمایا: کھانے سے پہلے اور بعد میں وضو کرنا (یعنی ہاتھ دھونا) کھانے میں برکت (کا باعث) ہے۔

✿✿ یہ حدیث ابو ہاشم سے روایت کرنے میں قیس بن ربیع منفرد ہیں۔ ان کے منفرد ہونے کی وجہ سے ان کی روایات اس کتاب میں نہ لکھیں، اس سے کہیں زیادہ بہتر ہے (کہ ان کے مقام و مرتبہ کا لحاظ کرتے ہوئے ان کی روایت کتاب میں درج کی جائے)

7083 - اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْقَطِيعِيُّ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِي اَبِي، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اَبِي سَلَمَةَ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَا وَرَجُلَانِ رَجُلٌ مِنَّا وَرَجُلٌ مِنْ بَنِي اَسَدٍ اَحْسِبُ فَبَعَثَهُمَا وَجْهًا فَقَالَ: اِنَّكُمَا عِلْجَانِ فَعَالِجَا عَنْ دِينِكُمَا، ثُمَّ دَخَلَ الْمَخْرَجَ ثُمَّ خَرَجَ فَاَخَذَ حَفْنَةً مِنْ مَاءٍ فَتَمَسَّحَ بِهَا ثُمَّ جَاءَ فَقَرَاَ الْقُرْآنَ فَرَآنَا اَنْكَرْنَا ذٰلِكَ، فَقَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: " كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْتِي الْخَلَاءَ فَيَقْضِي الْحَاجَةَ ثُمَّ يَخْرُجُ فَيَاْكُلُ مَعَنَا الْخُبْزَ وَاللَّحْمَ وَيَقْرَاُ الْقُرْآنَ وَلَا يَحْجُبُهُ - وَرُبَّمَا قَالَ: وَلَا يَحْجِزُهُ - عَنْ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ شَيْءٌ سِوَى الْجَنَابَةِ - اَوِ اِلَّا الْجَنَابَةَ - هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 7083 – صحيح

✧✧ حضرت عبداللہ بن ابی سلمہ فرماتے ہیں: میں، ہمارے قبیلے کے دو آدمی اور ایک آدمی بنی اسد سے تعلق رکھنے والا ہم لوگ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے پاس گئے، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کو کسی علاقے کی جانب بھیجا، اور فرمایا: تم دونوں معالج ہو، ان کے دین کا علاج کرو، پھر آپ بیت الخلاء میں جا کر (قضائے حاجت کے بعد) واپس باہر آئے، آپ نے پانی کا ایک چلو بھرا، وہ ہاتھوں پر ملا، پھر آئے اور قرآن کریم کی تلاوت کرنے لگ گئے، یہ بات ہمیں بہت عجیب سی لگی، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ بیت الخلاء میں تشریف لے جاتے، قضائے حاجت فرماتے، پھر نکل کر آتے اور ہمارے ساتھ روٹی کھاتے، گوشت کھاتے، اور قرآن کریم کی تلاوت کرتے، اور اس پر غلاف بھی نہ ہوتا، بعض روایات میں ہے کہ جنابت کے علاوہ اور کوئی چیز حضور ﷺ کو تلاوت سے نہ روکتی تھی۔ (قرآن کریم کو چھوئے بغیر زبانی طور پر تلاوت کرنا ہو تو بغیر وضو کی جا سکتی ہے)

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7084 – اَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ قَاسِمُ بْنُ الْقَاسِمِ السَّيَّارِيُّ، بِمَرْوَ، اَنْبَاَ اَبُو الْمُوَجِّهِ، اَنْبَاَ عَبْدَانُ، اَنْبَاَ الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ كَيْسَانَ، ثَنَا عِكْرِمَةُ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَتَوْا بَيْتَ اَبِي اَيُّوبَ فَلَمَّا اَكَلُوا وَشَبِعُوا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خُبْزٌ وَلَحْمٌ وَتَمْرٌ وَبُسْرٌ وَرُطَبٌ اِذَا اَصَبْتُمْ مِثْلَ هٰذَا فَضَرَبْتُمْ بِاَيْدِيكُمْ فَكُلُوا بِسْمِ اللّٰهِ وَبَرَكَةِ اللّٰهِ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبى)7084 – صحيح

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ کے گھر تشریف لائے، جب یہ لوگ پیٹ بھر کر کھانا کھا چکے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: روٹی، گوشت، کھجور، بسر اور رطب کھجوریں جب تمہیں ملیں تو بسم اللہ و برکۃ اللہ کہہ کر کھانا شروع کیا کرو۔ (مطلب یہ کہ کھانے کی اشیاء کتنی بھی ہوں تم کبھی بھی بسم اللہ پڑھے بغیر نہ کھانا)

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7085 – اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنْبَرِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالسَّلَامِ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، اَنْبَاَ عِيسَى بْنُ يُونُسَ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَمْرٍو السَّكْسَكِيِّ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُسْرٍ، قَالَ: قَالَ اَبِي لِاُمِّي: لَوْ صَنَعْتِ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا فَصَنَعَتْ ثَرِيدَةً تُقَلِّلُ فَانْطَلَقَ اَبِي فَدَعَاهُ فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَيْهَا ثُمَّ قَالَ: كُلُوا بِسْمِ اللّٰهِ فَاَخَذُوا مِنْ نَحْوِهَا فَلَمَّا طَعِمُوا دَعَا لَهُمْ فَقَالَ: اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُمْ وَارْحَمْهُمْ وَبَارِكْ لَهُمْ وَارْزُقْهُمْ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبى)7085 – صحيح

حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میرے والد نے میری والدہ سے کہا: اگر تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کھانا تیار کرو (تو کتنی ہی اچھی بات ہے) انہوں نے تھوڑا سا ثرید (ایک خاص قسم کا کھانا) تیار کر لیا، میرے والد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بلا کر لے آئے، اس پر اپنا ہاتھ رکھا اور فرمایا: بسم اللہ پڑھ کر کھاؤ۔ سب نے اسی طرح کھایا، جب سب لوگ کھا چکے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لئے یوں دعا فرمائی "اے اللہ! ان کی مغفرت فرما، ان پر رحم فرما، ان کے لئے برکت فرما، ان کو رزق عطا فرما"۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7086 – اَخْبَرَنَا اَبُو عَبْدِاللّٰهِ الصَّفَّارُ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ، ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى، اَنْبَاَ اِسْرَائِيلُ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ. عَنْ اَبِي قُرَّةَ الْكِنْدِيِّ، عَنْ سَلْمَانَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: صَنَعْتُ طَعَامًا فَاَتَيْتُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ جَالِسٌ فَوَضَعْتُهُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ: مَا هٰذَا؟ قُلْتُ: هَدِيَّةٌ فَوَضَعَ يَدَهُ وَقَالَ لِاَصْحَابِهِ: كُلُوا بِسْمِ

اللّٰهِ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبى)7086 – صحيح

✧✧ حضرت سلیمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں کھانا تیار کروا کے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں لے آیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے، میں نے آپ کے سامنے کھانا رکھ دیا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: یہ کیا ہے؟ میں نے عرض کی: ہدیہ ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ اس پر رکھا اور صحابہ کرام سے فرمایا: بسم اللہ پڑھ کر کھانا شروع کرو۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7087 – حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذٍ الْعَدْلُ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْهَمْدَانِيِّ، ثَنَا عَفَّانُ، ثَنَا هِشَامٌ الدَّسْتُوَائِيُّ، عَنْ بُدَيْلِ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ اُمِّ كُلْثُومٍ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا اَكَلَ اَحَدُكُمْ طَعَامًا فَلْيَقُلْ بِسْمِ اللّٰهِ فَاِنْ نَسِيَ فِي اَوَّلِهِ فَلْيَقُلْ بِسْمِ اللّٰهِ فِي اَوَّلِهِ وَاٰخِرِهِ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبى)7087 – صحيح

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تک کھانا کھانے لگو تو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ لیا کرو، اور اگر شروع میں بسم اللہ پڑھنا بھول جاؤ، (تو جب یاد آئے) بسم اللہ فی اولہ وآخرہ پڑھ لیا کرو۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7088 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا هَارُوْنُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْاَصْبَهَانِيُّ، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، ثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ خَيْثَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِيْ حُذَيْفَةَ، عَنْ حُذَيْفَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ اُتِيَ بِطَعَامٍ فَجَاءَ اَعْرَابِيٌّ كَاَنَّمَا يُطْرَدُ فَتَنَاوَلَ فَاَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ، ثُمَّ جَاءَتْ جَارِيَةٌ فَكَاَنَّمَا تُطْرَدُ فَاَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهَا ثُمَّ قَالَ: اِنَّ الشَّيْطَانَ لَمَّا اَعْيَيْتُمُوْهُ جَاءَ الْاَعْرَابِيُّ وَالْجَارِيَةُ لِيَسْتَحِلَّ بِهِمَا الطَّعَامَ اِذَا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ بِسْمِ اللّٰهِ كُلُوا قَالَ الْحَاكِمُ: اَبُوْ حُذَيْفَةَ هٰذَا اسْمُهُ سَلَمَةُ بْنُ صُهَيْبٍ وَقَدْ رَوَى عَنْ عَائِشَةَ وَالْحَدِيْثُ صَحِيْحٌ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبى)7088 – صحيح

✧✧ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں کھانا پیش کیا گیا، ایک دیہاتی آیا، لگتا تھا کہ کہیں سے جلاوطن ہو کر آیا ہے، اس نے کھانے میں ہاتھ ڈال دیا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا پھر ایک لڑکی آئی وہ بھی کوئی جلاوطن ہی لگتی تھی، اس نے بھی ہاتھ ڈالا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا بھی ہاتھ پکڑ لیا، پھر فرمایا: جب تم نے شیطان کو اندھا کر دیا تو دیہاتی اور لڑکی آ گئی تاکہ وہ ان کے سبب سے اپنے لئے طعام حلال کر لے، اگر کھانا شروع کرتے وقت اس پر بسم اللہ نہ پڑھی جائے تو (جب یاد آئے تب) بسم اللہ پڑھ کر اس کو کھا لیا کرو۔

امام حاکم کہتے ہیں: اس ابوحذیفہ کا نام ''سلمہ بن صہیب'' ہے۔ انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے، یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7089 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيٰى، ثَنَا مُسَدَّدٌ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ صُبْحٍ، حَدَّثَنِي الْمُثَنّٰى بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْخُزَاعِيُّ، وَصَحِبْتُهُ اِلٰى وَاسِطٍ فَكَانَ يُسَمِّي فِي اَوَّلِ طَعَامِهِ وَاٰخِرِهِ فَسَاَلْتُهُ: رَاَيْتُ قَوْلَكَ فِي اٰخِرِ لُقْمَةٍ بِسْمِ اللّٰهِ فِي اَوَّلِهِ وَاٰخِرِهِ قَالَ: اُخْبِرُكَ عَنْ ذَاكَ اَنَّ جَدِّي اُمَيَّةَ بْنَ مَخْشِيٍّ، وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: اِنَّ رَجُلًا كَانَ يَاْكُلُ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْظُرُ فَلَمْ يُسَمِّ اللّٰهَ حَتّٰى كَانَ فِي اٰخِرِ طَعَامِهِ فَقَالَ: بِسْمِ اللّٰهِ اَوَّلِهِ وَاٰخِرِهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا زَالَ الشَّيْطَانُ يَاْكُلُ مَعَهُ حَتّٰى سَمّٰى فَمَا بَقِيَ فِي بَطْنِهِ شَيْءٌ اِلَّا قَاءَهُ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ"

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7089 – صحيح

جابر بن صبح فرماتے ہیں: مثنیٰ بن عبدالرحمٰن خزاعی نے مجھے حدیث بیان کی ہے، میں واسط میں ان کی صحبت میں تھا، وہ کھانے کے شروع میں بھی بسم اللہ پڑھتے تھے اور آخر میں بھی پڑھتے تھے، میں نے ان سے پوچھا کہ میں نے آپ کو آخری لقمہ کے ساتھ ''بسم اللہ فی اولی وآخرہ'' پڑھتے دیکھا ہے، (اس کی وجہ کیا ہے؟) انہوں نے کہا: میں تمہیں اس کی وجہ بتاتا ہوں، (بات یہ ہے کہ) میرا دادا ''امیہ بن مخشی'' صحابی رسول ہیں، آپ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ''ایک آدمی کھانا کھا رہا تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو دیکھ رہے تھے، اس نے شروع میں بسم اللہ نہ پڑھی، اور کھانے کے آخر میں ''بسم اللہ اولہ وآخرہ'' پڑھ لیا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تک اس نے بسم اللہ نہیں پڑھی تھی، شیطان مسلسل اس کے ہمراہ کھانا کھاتا رہا، اس نے تمام کھانے کی قے کر دی۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7090 – حَدَّثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ بَكْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّيْرَفِيُّ، بِمَرْوَ، ثَنَا اَبُوْ قِلَابَةَ الرَّقَاشِيُّ، ثَنَا اَبُوْ عَتَّابٍ سَهْلُ بْنُ حَمَّادٍ، ثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ اَبِي نَضْرَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ يَهُوْدِيَّةً اَهْدَتْ شَاةً اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِيطًا فَلَمَّا بَسَطَ الْقَوْمُ اَيْدِيَهُمْ قَالَ لَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كُفُّوا اَيْدِيَكُمْ فَاِنَّ عُضْوًا مِنْ اَعْضَائِهَا يُخْبِرُنِيْ اَنَّهَا مَسْمُوْمَةٌ قَالَ: فَاَرْسَلَ اِلٰى صَاحِبَتِهَا فَقَالَ: اَسَمَمْتِ طَعَامَكِ هٰذَا؟ قَالَتْ: نَعَمْ اَحْبَبْتُ اِنْ كُنْتَ كَاذِبًا اَنْ اُرِيحَ النَّاسَ مِنْكَ وَاِنْ كُنْتَ صَادِقًا عَلِمْتُ اَنَّ اللّٰهَ سَيُطْلِعُكَ عَلَيْهِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ وَكُلُوا فَاَكَلْنَا فَلَمْ يَضُرَّ اَحَدًا مِنَّا شَيْءٌ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7090 – صحيح

✧✧ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک یہودی خاتون نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بھنی ہوئی بکری تحفہ دی، جب صحابہ کرام اس کو کھانے لگے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: اپنے ہاتھ کو روک لو، کیونکہ بکری کے ایک عضو نے مجھے بتایا ہے کہ اس میں زہر ملی ہوئی ہے۔ راوی کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس خاتون کو بلوایا اور فرمایا: کیا تو نے اس کھانے میں زہر ملایا ہے؟ اس نے کہا: جی ہاں۔ میں چاہتی تھی کہ اگر تم جھوٹے ہو تو لوگوں کی تم سے جان چھوٹ جائے گی اور اگر تم سچے ہو تو میں جانتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اطلاع دے دے گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ کا نام لے کر اس کو کھالو۔ چنانچہ ہم نے اللہ کا نام لے کر اس کو کھالیا، کسی کو کچھ بھی نقصان نہیں ہوا۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7091 – حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شَاذَانَ الْجَوْهَرِيُّ، ثَنَا مُعَلَّى بْنُ مَنْصُورٍ، ثَنَا ابْنُ اَبِيْ زَائِدَةَ، ثَنَا اَبُوْ اَيُّوبَ الْاَفْرِيقِيُّ، عَنْ عَاصِمٍ عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ، عَنْ جَارِيَةَ بِنْتِ وَهْبٍ الْخُزَاعِيِّ، حَدَّثَتْنِيْ حَفْصَةُ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَجْعَلُ يَمِينَهُ لِطَعَامِهِ وَشَرَابِهِ وَثِيَابِهِ وَيَجْعَلُ يَسَارَهُ لِمَا سِوَى ذٰلِكَ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7091 – فی سنده مجهول

✧✧ ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دایاں ہاتھ کھانے، پینے اور کپڑے پہننے کے لئے مقرر کیا ہوا تھا اور دیگر کاموں کے لئے بایاں ہاتھ۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7092 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ الْعَدْلُ، ثَنَا السَّرِيُّ بْنُ خُزَيْمَةَ، وَالْحُسَيْنُ بْنُ الْفَضْلِ، قَالَا: ثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ، ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ اَبِي الْمُتَوَكِّلِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: كُنَّا اِذَا اَكَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا لَا نَبْدَاُ حَتّٰى يَكُونَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ يَبْدَاُ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7092 – صحيح

✧✧ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ کھانا کھاتے تو جب تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شروع نہ کرتے، ہم کھانے کا آغاز نہ کرتے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7093 – حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذٍ الْعَدْلُ، ثَنَا عُبَيْدُ بْنُ شَرِيكٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْعَزِيزِ الرَّمْلِيُّ، ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَلَّامٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي بَعْضِ اَصْحَابِهِ اِذْ اَقْبَلَ عُثْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُودُ بَعِيرًا عَلَيْهِ غِرَارَتَانِ مُحْتَجِزٌ بِعِقَالٍ

نَاقَتِهِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا مَعَكَ؟ قَالَ: دَقِيقٌ وَسَمْنٌ وَعَسَلٌ فَقَالَ: اَنِخْ فَاَنَاخَ فَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبُرْمَةٍ عَظِيمَةٍ فَجَعَلَ فِيهَا مِنْ ذَاكَ الدَّقِيقِ وَالسَّمْنِ وَالْعَسَلِ ثُمَّ أَنْضَجَهُ فَاَكَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَكَلُوا ثُمَّ قَالَ لَهُمْ: كُلُوا فَاِنَّ هٰذَا يُشْبِهُ خَبِيصَ اَهْلِ فَارِسَ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7093 – صحيح

✧✧ محمد بن حمزہ بن عبداللہ بن سلام اپنے والد سے، وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ اپنے صحابہ کرام میں موجود تھے، کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اونٹ چلاتے ہوئے وہاں پہنچے، ان پر دو بورے ڈالے ہوئے تھے، اونٹ کی لگام کو اپنی کمر سے باندھے ہوئے تھے، نبی اکرم ﷺ نے ان سے پوچھا: تمہارے پاس کیا ہے؟ انہوں نے کہا: آٹا، گھی اور شہد ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اونٹ کو بٹھاؤ، انہوں نے اونٹ کو بٹھایا، نبی اکرم ﷺ نے بڑا سا تھال منگوایا، اس میں کچھ آٹا، گھی اور شہد ڈالا، پھر ان کو پکالیا، اس میں سے نبی اکرم ﷺ نے بھی کھایا اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بھی کھایا، حضور ﷺ نے ان کو کہا: کھاؤ، کیونکہ یہ اہل فارس کے خبیص (کھانے سے ملتا جلتا ہے)

7094 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى، ثَنَا مُسَدَّدٌ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ الْمَكِّيُّ، ثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ كَثِيرٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ لَقِيطِ بْنِ صَبِرَةَ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: كُنْتُ وَافِدَ بَنِي الْمُنْتَفِقِ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدِمْنَا عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ نُصَادِفْهُ فِي مَنْزِلِهِ وَصَادَفْنَا عَائِشَةَ اُمَّ الْمُؤْمِنِينَ فَاَمَرَتْ لَنَا بِحَرِيرَةٍ فَصَنَعَتْ لَنَا وَاُتِينَا بِقِنَاعٍ – وَالْقِنَاعُ الطَّبَقُ فِيهِ تَمْرٌ – ثُمَّ جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: هَلْ اَصَبْتُمْ شَيْئًا اَوْ آمُرُ لَكُمْ بِشَيْءٍ؟ فَقُلْنَا: نَعَمْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ. قَالَ: فَبَيْنَمَا نَحْنُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُلُوسٌ قَالَ: فَرَفَعَ الرَّاعِي غَنَمَهُ اِلَى الْمُرَاحِ وَمَعَهُ سَخْلَةٌ يَنْفِرُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا وَلَدَتْ يَا فُلَانُ؟ قَالَ: بَهْمَةً. قَالَ: فَاذْبَحْ لَنَا مَكَانَهَا شَاةً ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَيْنَا فَقَالَ: لَا تَحْسَبَنَّ وَلَمْ يَقُلْ لَا يُحْسَبَنَّ اَنَّا مِنْ اَجْلِكُمْ ذَبَحْنَاهَا لَنَا غَنَمُ مِائَةٍ وَلَا نُرِيدُ اَنْ تَزِيدَ فَاِذَا وَلَّدَ الرَّاعِي بَهْمَةً ذَبَحْنَا مَكَانَهَا شَاةً قَالَ: قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ لِي امْرَاَةً فَذَكَرَ مِنْ طُولِ لِسَانِهَا وَبَذَائِهَا. فَقَالَ: طَلِّقْهَا فَقُلْتُ: اِنَّ لِي مِنْهَا وَلَدًا. قَالَ: فَمُرْهَا – يَقُوْلُ عِظْهَا – فَاِنْ يَكُ فِيهَا خَيْرٌ فَسَتَفْعَلُ وَلَا تَضْرِبْ ظَعِينَتَكَ كَضَرْبِكَ اَمَتَكَ قَالَ: قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَخْبِرْنِي عَنِ الْوُضُوءِ. قَالَ: اَسْبِغِ الْوُضُوءَ وَخَلِّلِ الْاَصَابِعَ وَبَالِغْ فِي الْاِسْتِنْشَاقِ اِلَّا اَنْ تَكُونَ صَائِمًا هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7094 – صحيح

✧✧ لقیط بن صبرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں بنی منتفق کے وفد کے ہمراہ رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے، رسول اللہ ﷺ ہمیں گھر میں نہ ملے، البتہ اُمّ المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا موجود تھیں، آپ نے ہمارے لئے حریرہ (دودھ گھی اور آٹے

سے بنا ہوا کھانا) بنوایا، اور کھجوروں والے تھال میں ڈال کر ہمیں عطا کیا، پھر رسول اللہ ﷺ تشریف لے آئے، آپ ﷺ نے ہم نے پوچھا: تمہیں (کھانے کے لئے) کوئی چیز مل گئی ہے یا میں تمہارے لئے کچھ تیار کرواؤں؟ ہم نے کہا: یارسول اللہ ﷺ ہمیں مل گیا ہے۔ (لقیط بن صبرہ) فرماتے ہیں: ہم لوگ ابھی رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک چرواہا اپنی بکریوں کو غلہ کی جانب لے جا رہا تھا، اس کے پاس ایک بکری کا بچہ بھی تھا جو کہ ادھر اُدھر اچھل رہا تھا، رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: اے فلاں، اس نے کیا جنا؟ اس نے کہا: بچہ، آپ ﷺ نے فرمایا: تم ہمارے لئے اس کی بجائے کوئی بکری ذبح کرلو، پھر وہ شخص، ہمارے پاس آیا اور اس نے کہا: لاتحسبن۔ (اس نے "لاتحسبن" نہیں کہا) یہ نہ سمجھنا کہ میں نے خاص طور پر یہ آپ کے لئے ذبح کی ہے۔ بلکہ اصل بات یہ ہے کہ، ہمارے پاس ۱۰۰ بکریاں ہیں اور ہم اس سے بڑھانا نہیں چاہتے۔ (اس لئے جو زائد ہے وہ میں نے ذبح کر کے آپ کو پیش کر دی ہے) چرواہا بھیڑ کے بچے کو پالنے کے لئے لے گیا اور ہم نے اس کی بجائے بکری ذبح کر لی۔ آپ فرماتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ، میری ایک بیوی ہے، پھر اس کی زبان درازی، اور بد خلقی کا ذکر کیا، حضور ﷺ نے فرمایا: اس کو طلاق دے دے۔ میں نے کہا: اس سے میری اولاد بھی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس کو کہو: رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: اس کو نصیحت کرو، اگر اس میں کوئی بھلائی ہوئی تو وہ سدھر جائے گی اور تم اپنی بیوی کو لونڈی کی طرح مت مارا کرو۔

آپ فرماتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ آپ مجھے وضو کے بارے میں کچھ بتائیے، آپ ﷺ نے فرمایا: وضو اچھے طریقے سے کرو، انگلیوں کے درمیاں خلال کرو، ناک جھاڑنے میں مبالغہ کرو، سوائے اس کے کہ تم روزے سے ہو (یعنی اگر روزہ رکھا ہوا ہو تو ناک میں پانی چڑھانے میں مبالغہ نہ کرو۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7095 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، ثَنَا اَسَدُ بْنُ مُوسَى، ثَنَا اَبُو هِلَالٍ مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمٍ، ثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِىْ طَلْحَةَ، عَنْ جَابِرٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: جَعَلْنَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَارَةً فَاَتَيْتُهُ بِهَا فَاطَّلَعَ فِي جَوْفِهَا فَقَالَ: حَسِبْتُهُ لَحْمًا هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ اِنْ كَانَ اِسْحَاقُ بْنُ اَبِىْ طَلْحَةَ سَمِعَ مِنْ جَابِرٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ وَفِيْهِ الْبَيَانُ الْوَاضِحُ لِمَحَبَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّحْمَ. وَشَاهِدُهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7095 – صحيح

✧✧ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم نے نبی اکرم ﷺ کے لئے مٹی کی ہنڈیا میں کھانا بنایا، پھر میں وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس لے آیا، آپ ﷺ نے اس کے درمیان جھانک کر دیکھا، پھر فرمایا: اس کے گوشت لئے میں کافی ہوں۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔ (لیکن یہ حکم اس صورت میں ہے کہ) اگر اسحاق بن ابی طلحہ کا جابر سے سماع ثابت ہو جائے۔ اور اس میں واضح بیان موجود ہے کہ رسول اللہ ﷺ

گوشت پسند کرتے تھے۔اس کی شاہد حدیث درج ذیل ہے۔

7096– مَا حَدَّثَنِيهِ اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ مَيْمُونٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ غَالِبِ بْنِ حَرْبٍ، قَالَا: ثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ، ثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ، عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ نُبَيْحٍ الْعَنَزِيِّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: – لَمَّا قُتِلَ اَبِي تَرَكَ عَلَيَّ دَيْنًا فَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِطُولِهِ وَذَكَرَ فِيهِ – قُلْتُ لِامْرَاَتِي: اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجِيئُنَا الْيَوْمَ نِصْفَ النَّهَارِ فَلَا تُؤْذِي رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا تُكَلِّمِيهِ قَالَ: فَدَخَلَ وَفَرَشَتْ لَهُ فِرَاشًا وَوِسَادَةً فَوَضَعَ رَاْسَهُ وَنَامَ فَقُلْتُ لِمَوْلًى لِي: اذْبَحْ هٰذِهِ الْعَنَاقَ وَهِيَ دَاجِنٌ سَمِينَةٌ وَالْوَحَا وَالْعَجَلَ افْرُغْ قَبْلَ اَنْ يَسْتَيْقِظَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا مَعَكَ فَلَمْ نَزَلْ فِيهَا حَتّٰى فَرَغْنَا وَهُوَ نَائِمٌ فَقُلْتُ لَهُ: اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اسْتَيْقَظَ يَدْعُو بِالطَّهُورِ وَاِنِّي اَخَافُ اِذَا فَرَغَ اَنْ يَقُومَ فَلَا يَفْرُغَنَّ مِنْ وُضُوئِهِ حَتّٰى نَضَعَ الْعَنَاقَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلَمَّا قَامَ قَالَ: يَا جَابِرُ ائْتِنِي بِطَهُورٍ فَلَمْ يَفْرُغْ مِنْ طُهُورِهِ حَتّٰى وَضَعْتُ الْعَنَاقَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَنَظَرَ اِلَيَّ فَقَالَ: كَاَنَّكَ عَمِلْتَ حَيْسًا بِلَحْمٍ ادْعُ لِي اَبَا بَكْرٍ ثُمَّ دَعَا حَوَارِيَّهُ الَّذِينَ مَعَهُ فَدَخَلُوا فَضَرَبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ وَقَالَ: بِسْمِ اللّٰهِ كُلُوا فَاَكَلُوا حَتّٰى شَبِعُوا وَفَضَلَ مِنْهَا لَحْمٌ كَثِيرٌ وَذَكَرَ بَاقِيَ الْحَدِيثِ. هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)7096 – صحيح

✧✧ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب میرے والد محترم شہید ہوئے تو انہوں نے مجھ پر بہت سارا قرضہ چھوڑا،اس کے بعد انہوں نے طویل حدیث بیان کی،اس میں یہ بھی ذکر کیا کہ میں نے اپنی بیوی سے کہا: آج دوپہر کے وقت رسول اللہ ﷺ ہمارے غریب خانہ پرتشریف لا رہے ہیں،تم رسول اللہ ﷺ کو تکلیف نہ دینا اور نہ ہی آپ ﷺ سے زیادہ باتیں کرنا۔ان کی زوجہ نے حضور ﷺ کے لئے بستر بچھا دیا اور تکیہ بھی رکھ دیا۔حضور ﷺ تشریف لائے اور تکیے پر سر رکھ کر سو گئے۔میں نے اپنے غلام سے کہا: اس عناق (بکری کا بچہ جو ابھی ایک سال کا نہیں ہوا) کو ذبح کرلو، یہ موٹی تازی بکری تھی۔اور یہ سب کام انتہائی تیزی کے ساتھ کرو اور رسول اللہ ﷺ کے بیدار ہونے سے پہلے سب کاموں سے فارغ ہو جاؤ، میں بھی تمہارے ساتھ کام کرواتا ہوں۔ہم مسلسل کام کرتے رہے،اور حضور ﷺ کے بیدار ہونے سے پہلے فارغ ہو گئے، میں نے اس سے کہا: رسول اللہ ﷺ جب بیدار ہوتے ہیں تو پانی طلب فرماتے ہیں،اور مجھ خدشہ ہے کہ حضور ﷺ وضو سے فارغ ہو کر تشریف نہ لے جائیں،اس لئے آپ ﷺ کے وضو سے فارغ ہونے سے پہلے ہمیں تھال دسترخوان پر رکھ دینا چاہئے۔ جب رسول اللہ ﷺ بیدار ہوئے تو آواز دی: اے جابر! پانی لاؤ، آپ ﷺ ابھی وضو سے فارغ نہیں ہوئے تھے کہ میں نے وہ تھال پیش کر دیا۔آپ ﷺ نے میری جانب دیکھا اور فرمایا: لگتا ہے تم نے گوشت میں حیس (خاص قسم کا کھانا) بنایا ہے۔ابوبکر کو بلا کر لاؤ، پھر آپ ﷺ نے ان کے ان ساتھیوں کو بھی بلالیا اور اکثر ان کے ہمراہ ہوتے ہیں۔یہ سب لوگ آ گئے، رسول

اللہ ﷺ نے ہاتھ بڑھایا اور فرمایا: بسم اللہ پڑھ کر کھانا شروع کرو۔ ان سب لوگوں نے پیٹ بھر کر کھایا (اس کے باوجود) بہت سارا گوشت بچ گیا تھا۔ اس کے بعد پوری حدیث بیان کی۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7097 – اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوبَ الشَّيْبَانِيُّ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى، ثَنَا مُسَدَّدٌ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، ثَنَا مِسْعَرٌ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي فَهْمٍ اُرَى اسْمَهُ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِالرَّحْمَنِ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ جَعْفَرٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَطْيَبُ اللَّحْمِ لَحْمُ الظَّهْرِ وَقَدْ رَوَاهُ رَقَبَةُ بْنُ مَصْقَلَةَ عَنْ هٰذَا الْفَهْمِيِّ وَلَمْ يَنْسِبْهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7097 – صحيح

حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: پشت کا گوشت سب سے اچھا ہوتا ہے۔

یہ حدیث کو رقبہ بن مصقلہ نے بھی اس فہمی آدمی سے روایت کیا ہے اور اس کی جانب منسوب نہیں کیا۔

7098 – اَخْبَرَنَاهُ اَبُو الْقَاسِمِ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ السَّكُونِيُّ، بِالْكُوفَةِ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللهِ الْحَضْرَمِيُّ، وَالْحُسَيْنُ بْنُ مُصْعَبٍ النَّخَعِيُّ، قَالَا: ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِالْحَمِيدِ، ثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ رَقَبَةَ بْنِ مَصْقَلَةَ، عَنْ رَجُلٍ، مِنْ بَنِي فَهْمٍ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ جَعْفَرٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَطْيَبُ اللَّحْمِ لَحْمُ الظَّهْرِ قَدْ صَحَّ الْخَبَرُ بِالْاِسْنَادَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

رقبہ بن مصقلہ بنی فہم کے ایک آدمی کے واسطے سے عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: سب سے اچھا گوشت پشت کا ہوتا ہے۔

مذکورہ حدیث دونوں سندوں کے ہمراہ صحیح ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7099 – اَخْبَرَنِي اَبُو عَلِيٍّ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحَافِظُ، ثَنَا اَبُو عَبْدِالرَّحْمَنِ اَحْمَدُ بْنُ شُعَيْبٍ النَّسَائِيُّ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نَاجِيَةَ، قَالَا: ثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ، ثَنَا اَبِي، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَرَامٍ، قَالَ: اَمَرَنِي اَبِي بِحَرِيرَةٍ فَصَنَعْتُ ثُمَّ اَمَرَنِي فَحَمَلْتُهَا اِلَى

7097:سنن ابن ماجه - كتاب الاطعمة' باب اطايب اللحم - حديث: 3306'السنن الكبرى للنسائي - كتاب الوليمة' لحم الظهر - حديث: 6457'مسند احمد بن حنبل - مسند العشرة المبشرين بالجنة' مسند اهل البيت رضوان الله عليهم اجمعين - حديث عبد الله بن جعفر بن ابی طالب رضی الله عنه' حديث: 1696'مسند الطيالسي - وما اسند عن عبد الله بن جعفر' حديث: 1017'مسند الحميدی - احاديث عبد الله بن جعفر رضی الله عنه' حديث: 523'البحر الزخار مسند البزار - شيخ من فهم يقال له محمد بن عبد الرحمن' حديث: 1994'المعجم الكبير للطبرانی - من اسمه عبد الله' ومما اسند عبد الله بن عمر رضی الله عنهما - شيخ من فهم حديث:13642'شعب الإيمان للبيهقي - التاسع والثلاثون من شعب الإيمان' اكل اللحم - حديث:5622

رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا هُوَ فِي مَنْزِلِهِ فَقَالَ: مَا هٰذَا يَا جَابِرُ اَلَحْمٌ هٰذَا؟ قُلْتُ: لَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَلٰكِنَّهَا حَرِيرَةٌ اَمَرَنِىْ بِهَا اَبِىْ فَصَنَعْتُ ثُمَّ اَمَرَنِىْ فَحَمَلْتُهَا اِلَيْكَ ثُمَّ رَجَعْتُ اِلٰى اَبِىْ فَقَالَ: هَلْ رَاَيْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قُلْتُ: نَعَمْ . قَالَ: فَمَا قَالَ لَكَ؟ قُلْتُ: قَالَ: اَلَحْمٌ هٰذَا يَا جَابِرُ؟ قَالَ اَبِى: عَسَى اَنْ يَكُوْنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَهَى اللَّحْمَ فَقَامَ اِلٰى دَاجِنٍ لَهُ فَذَبَحَهَا وَشَوَاهَا ثُمَّ اَمَرَنِىْ بِحَمْلِهَا اِلَيْهِ فَقَالَ: حَمَلْتُهَا اِلَيْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: جَزَى اللّٰهُ الْاَنْصَارَ عَنَّا خَيْرًا وَلَا سِيَّمَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ حَرَامٍ وَسَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7099 – صحيح

✦✦ حضرت جابر بن عبداللہ بن عمرو بن حرام بیان کرتے ہیں کہ میرے والد نے مجھے ''حریرہ'' تیار کرنے کا حکم دیا، میں نے حریرہ بنا دیا۔ پھر اپنے والد کے حکم کے مطابق میں وہ حریرہ رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں لے گیا، نبی اکرم ﷺ اس وقت گھر میں ہی تھے، آپ ﷺ نے فرمایا: اے جابر، یہ کیا ہے؟ کیا یہ گوشت ہے؟ میں نے کہا: جی نہیں یارسول اللہ ﷺ، یہ حریرہ ہے، والد صاحب کے حکم سے میں نے یہ بنایا ہے، پھر انہوں نے حکم دیا تو میں یہ آپ کی خدمت میں لے آیا ہوں۔ (میں وہ ''حریرہ'' رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیش کرنے کے بعد) وہاں سے اپنے والد کے پاس واپس آ گیا، میرے والد نے پوچھا: کیا تمہاری رسول اللہ ﷺ سے ملاقات ہوگئی؟ میں نے کہا: جی ہاں۔ والد صاحب نے پوچھا: رسول اللہ ﷺ نے تمہیں کیا کہا؟ میں نے بتایا کہ حضور ﷺ نے مجھ سے پوچھا: اے جابر کیا یہ گوشت ہے؟ میرے والد نے یہ سن کر کہا: لگتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو گوشت کی خواہش ہو رہی ہے۔ والد صاحب نے بکری ذبح کی، اس کو بھونا اور مجھے حکم دیا کہ یہ رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں پیش کر آؤ، آپ فرماتے ہیں: میں نے وہ بکری اٹھائی اور رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیش کر دی۔ رسول اللہ ﷺ نے (بکری قبول کرنے کے بعد) فرمایا: اللہ تعالیٰ ہماری طرف سے انصار کو جزائے خیر عطا فرمائے، بالخصوص عبداللہ بن عمرو بن حرام کو اور سعد بن عبادہ کو۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7100 – اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِسْحَاقَ الْخُرَاسَانِيُّ الْعَدْلُ، بِبَغْدَادَ، ثنا يَحْيَى بْنُ جَعْفَرِ بْنِ الزِّبْرِقَانِ، ثنا عَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ، ثنا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِىْ بَكْرِ بْنِ اَنَسٍ، قَالَ: سَمِعْتُ اَنَسًا، يَقُوْلُ: اَنْفَجْتُ اَرْنَبًا بِالْبَقِيعِ فَاشْتَدَّ فِي اَثَرِهَا فَكُنْتُ فِيمَنِ اشْتَدَّ فَسَبَقْتُهُمْ اِلَيْهَا فَاَخَذْتُهَا فَاَتَيْتُ بِهَا اَبَا طَلْحَةَ فَاَمَرَ بِهَا فَذُبِحَتْ ثُمَّ شُوِيَتْ فَاَعْجَزَ عَجُزَهَا فَاَرْسَلَ بِهِ مَعِي اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا هٰذَا؟ قُلْتُ: عَجُزُ اَرْنَبٍ بَعَثَ بِهَا اَبُوْ طَلْحَةَ اِلَيْكَ فَقَبِلَهُ مِنِّي هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7100 – صحيح

✦✦ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے بقیع میں ایک خرگوش کو دیکھا اس کو بھڑکا کر باہر نکالا، اور اس کے پیچھے

تیزی سے دوڑ پڑا، اس کے پیچھے بھاگنے والوں میں، میں بھی تھا۔ میں سب سے آگے بڑھ کر اس کو پکڑ لیا، اس کو لے کر ابوطلحہ کے پاس آ گیا، انہوں نے حکم دیا تو اس کو ذبح کر کے بھونا گیا، اس کی عجز کاٹ دی گئی۔ پھر وہ مجھے دے کر نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں بھیجا گیا، نبی اکرم ﷺ نے پوچھا: یہ کیا ہے؟ میں نے کہا: خرگوش کی پشت کا گوشت ہے، ابوطلحہ نے آپ کے لئے بھیجی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے وہ مجھ سے قبول کر لی۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7101 - حَدَّثَنَاهُ اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ اَنْبَاَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالْحَكَمِ، اَنْبَاَ ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، حَدَّثَنِیْ سَعِيْدُ بْنُ اَبِیْ هِلَالٍ، اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُبَيْدِ اللّٰهِ، حَدَّثَهُ عَنْ اَبِیْ غَطَفَانَ، عَنْ اَبِیْ رَافِعٍ، قَالَ: كُنْتُ اَشْوِیْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَطْنَ الشَّاةِ فَيَاْكُلُ مِنْهُ ثُمَّ يَخْرُجُ اِلَى الصَّلَاةِ

(التعليق - من تلخيص الذهبی)7101 - على شرط البخاری ومسلم

✦✦ ابورافع کہتے ہیں: میں رسول اللہ ﷺ کے لئے بکری کا سینہ بھون رہا تھا، حضور ﷺ اس میں سے تناول فرماتے اور (نیا وضو کئے بغیر) نماز کے لئے چلے جاتے۔

7102 - حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ فِیْ فَوَائِدِ ابْنِ عَبْدِالْحَكَمِ، اَنْبَاَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْحَكَمِ، اَخْبَرَنِیْ اَبِیْ، وَشُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ، ثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، ثَنَا خَالِدُ بْنُ يَزِيْدَ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِیْ هِلَالٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ رَافِعٍ، اَنَّ اَبَا غَطَفَانَ الْمُرِّیَّ، حَدَّثَهُ عَنْ اَبِیْ رَافِعٍ، قَالَ: كُنْتُ اَشْوِیْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَطْنَ الشَّاةِ وَقَدْ تَوَضَّاَ لِلصَّلَاةِ فَيَاْكُلُ مِنْهُ ثُمَّ يَخْرُجُ اِلَى الصَّلَاةِ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦✦ حضرت ابورافع فرماتے ہیں: میں رسول اللہ ﷺ کے لئے بکری کا سینہ بھونتا، آپ نماز کے لئے وضو کر چکے ہوتے، آپ ﷺ اس میں سے کھاتے اور (تازہ وضو کئے بغیر) نماز کے لئے تشریف لے جاتے۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے، لیکن انہوں نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7103 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الشَّيْبَانِیُّ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيٰى، ثَنَا مُسَدَّدٌ، ثَنَا اِسْمَاعِيْلُ، اَنْبَاَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِسْحَاقَ، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مُعَاوِيَةَ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِیْ سُلَيْمَانَ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ اُمَيَّةَ، قَالَ: رَآنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا آخُذُ اللَّحْمَ مِنَ الْعَظْمِ بِيَدِیْ فَقَالَ لِیْ: يَا صَفْوَانُ قُلْتُ: لَبَّيْكَ. قَالَ: قَرِّبِ اللَّحْمَ مِنْ فِيْكَ فَاِنَّهُ اَهْنَاُ وَاَمْرَاُ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق - من تلخيص الذهبی)7103 - صحيح

7103: مسند احمد بن حنبل - مسند المكيين' مسند صفوان بن امية الجمحی - حديث:15044' المعجم الكبير للطبرانی - باب الصاد' ما اسند صهيب - ما اسند صفوان بن امية' حديث:7165' السنن الكبرى للبيهقی - كتاب الصداق' جماع ابواب الوليمة - باب كيف ياكل اللحم' حديث:13677

✧✧ صفوان بن امیہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے مجھے دیکھا، میں ہاتھ کے ساتھ ہڈی سے گوشت توڑ توڑ کر کھا رہا تھا، حضور ﷺ نے فرمایا: اے صفوان! میں نے کہا: لبیک یا رسول اللہ ﷺ، آپ ﷺ نے فرمایا: بوٹی اپنے منہ سے توڑ کر کھاؤ۔ کیونکہ اس بوٹی لذیذ لگتی ہے، اور کھانا صحیح فائدہ دیتا ہے

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7104 – اَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُؤَمَّلِ، ثَنَا الْحَسَنُ، ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الشَّعْرَانِيُّ، ثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ، ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ، اَنْبَا مَعْمَرٌ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، وَابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تَاْكُلِ الشَّرِيطَةَ فَاِنَّهَا ذَبِيحَةُ الشَّيْطَانِ قَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ: وَالشَّرِيطَةُ اَنْ يَخْرُجَ الرُّوحُ مِنْهُ بِشَرْطٍ مِنْ غَيْرِ قَطْعِ الْحُلْقُومِ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7104 – صحيح

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: شریطہ مت کھاؤ، کیونکہ یہ شیطان کا ذبیحہ ہے۔ ابن مبارک کہتے ہیں، شریطہ یہ ہے کہ جانور کا حلقوم کاٹے بغیر کسی اور طریقے سے اس کی جان نکل جائے۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7105 – اَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْمَحْبُوبِيُّ، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَسْعُودٍ، ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى، اَنْبَا اِسْرَائِيلُ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: اِنَّ الشَّيَاطِينَ لَيُوحُونَ اِلٰى اَوْلِيَائِهِمْ فَيَقُولُونَ مَا ذُبِحَ لِلّٰهِ فَلَا تَاْكُلُوهُ وَمَا ذَبَحْتُمْ اَنْتُمْ فَكُلُوهُ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى: (وَلَا تَاْكُلُوا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ) (الأنعام: 121) هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7105 – على شرط مسلم

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: شیاطین اپنے ساتھیوں کو تلقین کرتے ہیں کہ جو چیز اللہ کے نام پر ذبح کی گئی ہو، وہ مت کھاؤ اور جو چیز تم خود مارو، اس کو کھا لیا کرو۔ تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

وَلَا تَاْكُلُوا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ

''وہ جانور نہ کھاؤ، جس پر ذبح کے وقت اللہ کا نام نہ لیا گیا ہو''

7106 – اَخْبَرَنَا اَبُو عَمْرٍو عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ السَّمَّاكِ، بِبَغْدَادَ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَلَّامٍ، ثَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ، ثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ، ثَنَا اَيُّوبُ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، فَلَقِيتُ زَيْدَ بْنَ اَسْلَمَ فَحَدَّثَنِي عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا اَرَادَتْ نَاقَتُهُ اَنْ تَمُوتَ فَذَبَحَهَا بِوَتِدٍ فَقُلْتُ لَهُ: حَدِيدٌ؟ قَالَ: لَا بَلْ خَشَبٌ، فَسَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَهُ بِاَكْلِهَا هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

وَالْإِسْنَادُ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَإِنَّمَا لَمْ أَحْكُمْ بِالصِّحَّةِ عَلَى شَرْطِهِمَا لِأَنَّ مَالِكَ بْنَ أَنَسٍ رَحِمَهُ اللهُ أَرْسَلَهُ فِي الْمُوَطَّأِ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7106 – صحيح غريب

✧✧ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی کی اونٹنی مرنے لگی تو اس نے اس کو وتد کے ساتھ ذبح کر دیا۔ میں نے اس سے پوچھا: وہ وتد لوہے کا تھا؟ اس نے کہا: نہیں۔لکڑی کا تھا۔اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کو کھالو۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔ اور یہ اسناد امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے۔ میں نے اس حدیث کے صحیح ہونے کا حکم نہیں لگایا کیونکہ مالک بن انس نے اس میں موطا میں زید بن اسلم سے ارسال کیا ہے۔

7107 – أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَاقَ، أَنْبَأَ مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ، ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، أَنْبَأَ شُعْبَةُ، ح وَقَالَ: أَنْبَأَ عَبْدُ اللهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِي أَبِي، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، ثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: سَمِعْتُ حَاضِرَ بْنَ مُهَاجِرٍ الْبَاهِلِيَّ، يَقُولُ: سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ يُحَدِّثُ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ ذِئْبًا نَيَّبَ فِي شَاةٍ فَذَبَحُوهَا بِمَرْوَةٍ فَرَخَّصَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَكْلِهَا هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7107 – صحيح

✧✧ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک بھیڑیئے نے ایک بکری پر حملہ کر کے اس کو زخمی کر دیا، ان لوگوں نے اس بکری کو مروہ میں ذبح کر دیا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے کھانے کی اجازت عطا فرما دی۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے، امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7108 – حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِئٍ، ثَنَا السَّرِيُّ بْنُ خُزَيْمَةَ، وَالْحَسَنُ بْنُ الْمُفَضَّلِ، ح وَأَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ الْخُطَبِيُّ، ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِسْحَاقَ الْقَاضِي، وَمُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ، قَالُوا: ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ بِشْرِ بْنِ سَالِمٍ، ثَنَا زُهَيْرٌ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ذَكَاةُ الْجَنِينِ ذَكَاةُ أُمِّهِ تَابَعَهُ مِنَ الثِّقَاتِ عُبَيْدُ اللهِ بْنُ أَبِي زِيَادٍ الْقَدَّاحُ الْمَكِّيُّ

✧✧ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جنین کا ذبح، اس کی ماں کا ذبح ہے۔ (یعنی ماں کو ذبح کر لیا تو اس کے پیٹ کا بچہ بھی ذبح ہی سمجھا جائے گا۔ جنین پیٹ کے بچے کو کہتے ہیں)

❀❀ اس حدیث کو ابوالزبیر سے روایت کرنے میں ثقہ راویوں میں سے عبیداللہ بن ابی زیادہ قداح مکی نے زہیر کی متابعت کی ہے۔

7109 – حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِاللهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا أَبِي، وَمُحَمَّدُ بْنُ نُعَيْمٍ، وَأَحْمَدُ بْنُ سَلَمَةَ، قَالُوا:

حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، اَنْبَأَ عَتَّابُ بْنُ بَشِيرٍ، ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِي زِيَادٍ الْقَدَّاحُ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ذَكَاةُ الْجَنِيْنِ ذَكَاةُ اُمِّهِ اَخْبَرَنِيْهِ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ التَّمِيمِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، حَدَّثَنِي اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ، فَذَكَرَهُ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ. وَاِنَّمَا يُعْرَفُ مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ اَبِي لَيْلٰى، وَحَمَّادِ بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، وَقَدْ رُوِيَ بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 7109 – على شرط مسلم

✧✧ عبیداللہ ابن ابی زیاد القداح، ابوالزبیر کے واسطے سے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کا بیان نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جنین کا ذبح، اس کی ماں کا ذبح ہے۔

حسین بن علی تمیمی بیان کرتے ہیں کہ محمد بن اسحاق نے محمد بن یحییٰ کے واسطے سے اسحاق بن ابراہیم حنظلی سے روایت کی ہے۔

✿✿ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔ یہ حدیث ابن ابی لیلیٰ اور حماد بن شعیب کے واسطے سے ابوالزبیر سے معروف ہے۔ جبکہ صحیح اسناد کے ساتھ یہ حدیث حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے۔ (جیسا کہ درج ذیل ہے)

7110 – حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيدِ الْفَقِيهُ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِالْجَبَّارِ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْاُمَوِيُّ، حَدَّثَنِي اَبِي، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ذَكَاةُ الْجَنِيْنِ ذَكَاةُ اُمِّهِ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جنین کا ذبح، اس کی ماں کا ذبح ہے۔

7111 – فَحَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيدِ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ سُفْيَانَ، ثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الْوَاسِطِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ذَكَاةُ الْجَنِيْنِ اِذَا اُشْعِرَ ذَكَاةُ اُمِّهِ وَلٰكِنَّهُ يُذْبَحُ حَتّٰى يَنْصَابَّ مَا فِيْهِ مِنَ الدَّمِ هٰذَا بَابٌ كَبِيْرٌ مَدَارُهُ عَلٰى طُرُقِ عَطِيَّةَ عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ لِذٰلِكَ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَرُبَّمَا تَوَهَّمَ مُتَوَهِّمٌ اَنَّ حَدِيْثَ اَبِي اَيُّوبَ صَحِيْحٌ وَلَيْسَ

7110: الجامع للترمذي -' ابواب الاطعمة - باب ما جاء في ذكاة الجنين' حديث: 1435' سنن ابي داود - كتاب الضحايا' باب ما جاء في ذكاة الجنين - حديث: 2460' سنن الدارقطني - كتاب الاشربة وغيرها' باب الصيد والذبائح والاطعمة وغير ذلك - حديث: 4163' مصنف عبد الرزاق الصنعاني - كتاب المناسك' باب الجنين - حديث: 8380' سنن الدارمي - من كتاب الاضاحي' باب في ذكاة الجنين ذكاة امه - حديث: 1961' صحيح ابن حبان - كتاب الحظر والإباحة' كتاب الذبائح - ذكر البيان بان الجنين إذا ذكيت امه حل اكله' حديث: 5973' السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الضحايا' جماع ابواب ما يحل ويحرم من الحيوانات - باب ذكاة ما في بطن الذبيحة' حديث: 18121' مسند احمد بن حنبل - ومن مسند بني هاشم' مسند ابي سعيد الخدري رضي الله عنه - حديث: 11130

كَذٰلِكَ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7111 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✦✦ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جنین کا ذبح، اس کی ماں کا ذبح ہے، لیکن بہتر ہے کہ اس کو بھی ذبح کر دیا جائے، تاکہ اس کے جسم میں جو خون ہے، وہ بھی نکل جائے۔

❀❀ یہ بہت عظیم باب ہے، اس کا مدار عطیہ کے ابوسعید کے طرق پر ہے۔ شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔ بعض لوگوں کو یہ وہم ہے کہ ابوایوب کی حدیث صحیح ہے لیکن حقیقت میں ایسا نہیں ہے۔

7112 – فَقَدْ حَدَّثَنَاهُ اَبُوْ عَلِيٍّ الْحَافِظُ، اَنْبَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، وَاَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ نَصْرٍ الرَّازِيُّ، فِي آخَرِينَ قَالُوا: ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوسَى، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْجَهْمِ الرَّازِيُّ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ شَيْبَةَ، ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ اَبِي لَيْلَى، عَنْ اَخِيهِ، عَنِ ابْنِ اَبِي لَيْلَى، عَنْ اَبِي اَيُّوبَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ذَكَاةُ الْجَنِينِ ذَكَاةُ اُمِّهِ وَحَدِيثُ اَبِي الْوَدَّاكِ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ، تَفَرَّدَ بِهِ عَلَّانُ وَفِيهِ زِيَادٌ وَهُوَ كَثِيرُ الْغَلَطِ لَا تَقُومُ بِهِ الْحُجَّةُ، وَمَنْ تَاَمَّلَ هٰذَا الْبَابَ مِنْ اَهْلِ الصَّنْعَةِ قَضَى فِي الْعَجَبِ اَنَّ الشَّيْخَيْنِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا لَمْ يُخَرِّجَاهُ فِي الصَّحِيحَيْنِ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7112 – ليس بصحيح

✦✦ حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جنین کا ذبح، اس کی ماں کا ذبح ہے۔

❀❀ ابووداک کی ابوسعید سے روایت کردہ حدیث میں ''علان'' منفرد ہیں۔ اس کی اسناد میں ''زیاد'' ہیں، روایت حدیث میں ان سے اکثر غلطی سرزد ہوتی ہے، ان کی روایت کو دلیل کے طور پر پیش نہیں کیا جا سکتا۔ اصول حدیث کا ماہر جب اس باب میں غور و فکر کرے گا تو وہ حیرانگی کے عالم میں یہی کہے گا کہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کو نقل نہیں کیا۔

7113 – اَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ دُحَيْمٍ الشَّيْبَانِيُّ، بِالْكُوفَةِ ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَازِمٍ الْغِفَارِيُّ، ثَنَا اَبُو نُعَيْمٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شَرِيكٍ الْمَكِّيُّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ اَبِي الشَّعْثَاءِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ اَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ يَاْكُلُوْنَ اَشْيَاءَ وَيَتْرُكُوْنَ اَشْيَاءَ تَقَذُّرًا فَبَعَثَ اللّٰهُ تَعَالَى نَبِيَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنْزَلَ كِتَابَهُ وَاَحَلَّ حَلَالَهُ وَحَرَّمَ حَرَامَهُ فَمَا اَحَلَّ فَهُوَ حَلَالٌ وَمَا حَرَّمَ فَهُوَ حَرَامٌ وَمَا سَكَتَ عَنْهُ فَهُوَ عَفْوٌ وَتَلَا هٰذِهِ الْآيَةَ: (قُلْ لَا اَجِدُ فِي مَا اُوحِيَ اِلَيَّ مُحَرَّمًا عَلَى طَاعِمٍ) (الأنعام: 145) الْآيَةَ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7113 – صحيح

✦✦ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: زمانہ جاہلیت میں لوگ کئی چیزیں کھا لیتے تھے اور کئی چیزیں (بلا وجہ

صرف) نفرت کی بناء پر چھوڑ دیتے تھے، اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کو بھیجا، اپنی کتاب نازل فرمائی، اس میں کچھ چیزوں کو حلال کیا اور کچھ کو حرام، چنانچہ جس چیز کو کتاب اللہ نے حلال قرار دیا، وہ حلال ہے، اور جن چیزوں کو حرام قرار دیا، وہ حرام ہیں۔ اور جن کے بارے میں خاموشی ہے وہ معاف ہیں۔ اس کے بعد یہ آیت نازل فرمائی۔

(قُلْ لَا اَجِدُ فِی مَا اُوحِیَ اِلَیَّ مُحَرَّمًا عَلٰی طَاعِمٍ) (الأنعام: 145)

''تم فرماؤ میں نہیں پاتا اس میں جو میری طرف وحی ہوئی کسی کھانے والے پر کوئی کھانا حرام''۔

(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا)

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7114 - حَدَّثَنِی عَلِیُّ بْنُ عِیسَی، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو الْحَرَشِیُّ، ثَنَا الْقَعْنَبِیُّ، ثَنَا عَلِیُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِی هِنْدٍ، عَنْ مَکْحُولٍ، عَنْ اَبِی ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِیِّ، رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اللّٰهَ حَدَّ حُدُودًا فَلَا تَعْتَدُوهَا وَفَرَضَ لَکُمْ فَرَائِضَ فَلَا تُضَیِّعُوهَا وَحَرَّمَ اَشْیَاءَ فَلَا تَنْتَهِکُوهَا وَتَرَکَ اَشْیَاءَ مِنْ غَیْرِ نِسْیَانٍ مِنْ رَبِّکُمْ وَلَکِنْ رَحْمَةٌ مِنْهُ لَکُمْ فَاقْبَلُوهَا وَلَا تَبْحَثُوا فِیهَا

(التعلیق - من تلخیص الذهبی)7114 - سکت عنه الذهبی فی التلخیص

✧✧ حضرت ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے کچھ حدود مقرر کی ہیں، ان سے آگے مت بڑھو، اور کچھ چیزیں تم پر فرض کی ہیں، ان کو ضائع مت کرو، کچھ چیزوں کو حرام کیا ہے، ان کی حرمت سے مت کھیلو، اور کچھ چیزوں کو وضاحت کئے بغیر چھوڑ دیا ہے، یہ اللہ تعالیٰ نے بھول کر نہیں کیا بلکہ اپنی رحمت سے ایسا کیا ہے، اس لئے ان چیزوں کو قبول کرلیا کرو، ان کے بارے میں بحث مت کیا کرو۔

7115 - حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ حَمْشَاذٍ الْعَدْلُ، ثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْفَضْلِ الْاَسْفَاطِیُّ، ثَنَا مِنْجَابُ بْنُ الْحَارِثِ، ثَنَا سَیْفُ بْنُ هَارُونَ الْبُرْجُمِیُّ، عَنْ سُلَیْمَانَ التَّیْمِیِّ، عَنْ اَبِی عُثْمَانَ، عَنْ سَلْمَانَ، رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ السَّمْنِ وَالْجُبْنِ وَالْفِرَا فَقَالَ: الْحَلَالُ مَا اَحَلَّ اللّٰهُ فِی کِتَابِهٖ وَالْحَرَامُ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ فِی کِتَابِهٖ وَمَا سَکَتَ عَنْهُ فَهُوَ مِمَّا عُفِیَ عَنْهُ هٰذَا حَدِیثٌ صَحِیحٌ مُفَسَّرٌ فِی الْبَابِ، وَسَیْفُ بْنُ هَارُونَ لَمْ یُخَرِّجَاهُ "

(التعلیق - من تلخیص الذهبی)7115 - سیف لم یخرجاه

✧✧ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے گھی، پنیر اور فراء (وہ پوستین جس کا اندرونی حصہ لومڑی بلی وغیرہ جانوروں کی کھال سے تیار کیا جاتا ہے) کے بارے میں پوچھا گیا، آپ ﷺ نے فرمایا: حلال وہ چیز ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں حلال قرار دیا ہے، اور حرام وہ چیز ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں حرام قرار دے دیا ہے۔ اور جس چیز کے بارے میں خاموشی ہے، وہ معاف ہے۔ (چاہو تو استعمال کرلو اور چاہو تو نہ کرو)

۞۞ یہ حدیث صحیح ہے اور اس باب میں مفسر ہے۔ سیف بن ہارون کی روایت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے نقل نہیں کی۔

7116 – حَدَّثَنِي اَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شَاذَانَ الْجَوْهَرِيُّ، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْوَاسِطِيُّ، ثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ اَنَسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُعْجِبُهُ الثُّفْلَ فَسَمِعْتُ اَبَا مُحَمَّدٍ، يَقُولُ: سَمِعْتُ اَبَا بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، يَقُولُ: الثُّفْلُ هُوَ الثَّرِيدُ

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ثفل کو پسند کرتے تھے۔ محمد بن اسحاق کہتے ہیں: ثفل ''ثرید'' کو کہتے ہیں۔

7117 – وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذٍ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِالْعَزِيزِ، ثَنَا الْحَضْرَمِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ شُجَاعٍ، اَنْبَاَ الْمُبَارَكُ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ اَحَبُّ الطَّعَامِ اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الثَّرِيدَ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ فَاِنَّ عُمَرَ بْنَ سَعِيدٍ هٰذَا اَخُو سُفْيَانَ وَالْمُبَارَكَ ابْنَا سَعِيدٌ " فَاَمَّا قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيدِ عَلَى سَائِرِ الطَّعَامِ فَاِنَّهُ مُخَرَّجٌ فِي الصَّحِيحَيْنِ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 7117 – صحيح

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کھانوں میں سب سے زیادہ ''ثرید'' پسند تھا۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔ اس حدیث کے راوی عمر بن سعید، سفیان اور مبارک کے بھائی ہیں، اور یہ دونوں بھی سعید کے بیٹے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد ''عائشہ کی فضیلت دیگر عورتوں پر ایسے ہی ہے جیسے ثرید کی فضیلت دوسرے کھانوں پر'' بخاری اور مسلم میں موجود ہے۔

7118 – حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِيهُ، وَعَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذٍ الْعَدْلُ، قَالَا: ثَنَا بِشْرُ بْنُ مُوسَى، ثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، قَالَ: دُعِينَا اِلَى طَعَامٍ وَمِنْ ثَمَّ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ ثُمَّ مِقْسَمٌ ثُمَّ فُلَانٌ ثُمَّ فُلَانٌ فَقَالَ لَهُمْ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ حِينَ وَضَعُوا الْجَفْنَةَ: اَكُلُّكُمْ قَدْ سَمِعَ مَا يُقَالُ فِي الطَّعَامِ؟ قَالَ مِقْسَمٌ: حَدِّثْهُمْ. قَالَ: اِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ، حَدَّثَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ الْبَرَكَةَ تَنْزِلُ فِي وَسَطِ الطَّعَامِ فَكُلُوا مِنْ حَافَّاتِهِ وَلَا تَاْكُلُوا مِنْ وَسَطِهِ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 7118 – صحيح

✧✧ عطاء بن السائب فرماتے ہیں: ہمیں ایک دعوت پر بلایا گیا، وہاں پر سعید بن جبیر تھے، مقسم تھے، فلاں، فلاں بھی تھے۔ جب کھانے کا تھال سامنے رکھا تو سعید بن جبیر نے ان سے کہا: کیا تم سب نے سنا ہے کہ کھاتے وقت کیا پڑھتے ہیں؟ مقسم نے کہا: آپ ان کو بتادیجئے، انہوں نے کہا: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

ارشادفرمایا: برکت کھانے کے درمیان نازل ہوتی ہے، اسلئے کھانے کے اطراف سے کھاؤ، درمیان سے مت کھاؤ۔

☆☆ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7119 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الصَّغَانِيُّ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُونُسَ التِّنِّيسِيُّ، ثَنَا خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ اَبِي مَالِكٍ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّهُ حَدَّثَهُ عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ، وَكَانَ مِنْ اَهْلِ الصُّفَّا قَالَ: اَقَمْنَا ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ وَكَانَ مَنْ يَخْرُجُ اِلَى الْمَسْجِدِ يَاْخُذُ بِيَدِ الرَّجُلَيْنِ وَالثَّلَاثَةِ بِقَدْرِ طَاقَةٍ وَيُطْعِمُهُمْ قَالَ: فَكُنْتُ فِيمَنْ اَخْطَاهُ ذٰلِكَ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ وَلَيَالِيهَا قَالَ: فَاَبْصَرْتُ اَبَا بَكْرٍ عِنْدَ الْعَتَمَةِ فَاَتَيْتُهُ فَاسْتَقْرَاْتُهُ مِنْ سُورَةِ سَبَاٍ فَبَلَغَ مَنْزِلَهُ وَرَجَوْتُ اَنْ يَدْعُوَنِي اِلَى الطَّعَامِ فَقَرَاَ عَلَيَّ حَتّٰى بَلَغَ بَابَ الْمَنْزِلِ، ثُمَّ وَقَفَ عَلَى الْبَابِ حَتّٰى قَرَاَ عَلَيَّ الْبَقِيَّةَ ثُمَّ دَخَلَ وَتَرَكَنِي، ثُمَّ تَعَرَّضْتُ لِعُمَرَ فَصَنَعْتُ بِهِ مِثْلَ ذٰلِكَ وَذَكَرَ اَنَّهُ صَنَعَ مِثْلَ مَا صَنَعَ اَبُو بَكْرٍ، فَلَمَّا اَصْبَحْتُ غَدَوْتُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْتُهُ فَقَالَ لِلْجَارِيَةِ: هَلْ مِنْ شَيْءٍ؟ قَالَتْ: نَعَمْ رَغِيفٌ وَكُتْلَةٌ مِنْ سَمْنٍ فَدَعَا بِهَا ثُمَّ فَتَّ الْخُبْزَ بِيَدِهِ ثُمَّ اَخَذَ تِلْكَ الْكُتْلَةَ مِنَ السَّمْنِ فَلَتَّ تِلْكَ الْخُبْزَةَ ثُمَّ جَمَعَهُ بِيَدِهِ حَتّٰى صَيَّرَهُ ثَرِيدَةً ثُمَّ قَالَ: اذْهَبِ ادْعُ لِي عَشَرَةً اَنْتَ عَاشِرُهُمْ فَدَعَوْتُ عَشَرَةً اَنَا عَاشِرُهُمْ ثُمَّ قَالَ: اجْلِسُوا وَوَضَعْتُ الْقَصْعَةَ ثُمَّ قَالَ: كُلُوا بِسْمِ اللّٰهِ كُلُوا مِنْ جَوَانِبِهَا وَلَا تَاْكُلُوا مِنْ فَوْقِهَا فَاِنَّ الْبَرَكَةَ تَنْزِلُ مِنْ فَوْقِهَا فَاَكَلْنَا حَتّٰى صَدَرْنَا فَكَاَنَّمَا خَطَطْنَا فِيهِ بِاَصَابِعِنَا ثُمَّ اَخَذَ مِنْهَا وَاَصْلَحَ مِنْهَا وَرَدَّهَا ثُمَّ قَالَ: ادْعُ لِي عَشَرَةً وَذَكَرَ اَنَّهُ دَعَا بَعْدَ ذٰلِكَ مَرَّتَيْنِ عَشَرَةً عَشَرَةً وَقَالَ: قَدْ فَضَلُوا فَضْلًا هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7119 – خالد وثقه بعضهم وقال النسائی ليس بثقة

✧✧ حضرت واثلہ بن اسقع اہل صفا میں سے ہیں، آپ فرماتے ہیں: ہم پر تین دن بہت سخت گزرے، (اس وقت یہ سلسلہ عام تھا کہ) جوصحابی نماز پڑھ کر مسجد سے نکلتا، وہ اپنی حیثیت کے مطابق ایک، یا دو یا تین (یا زیادہ) کا ہاتھ پکڑ کر اپنے ساتھ لے جاتا اور کھانا کھلا دیتا۔ آپ فرماتے ہیں: میں ان لوگوں میں سے ہوں کہ تین دن کوئی بھی میرا ہاتھ پکڑ کر ساتھ نہیں لے کر گیا۔ میں نے عشاء کی نماز میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو دیکھا، میں ان کے پاس آ گیا، میں یہ چاہتا تھا کہ آپ مجھے کھانے کی پیشکش کر دیں (اسی بہانے سے) میں نے ان کو سورت سبا سکھانے کو کہا، آپ نے سورۃ سبا سنانا شروع کی اور سناتے سناتے اپنے گھر تک پہنچ گئے، گھر کے دروازے پر رک کر انہوں نے سورت پوری کی اور اندر تشریف لے گئے۔ اور مجھے اسی طرح چھوڑ دیا، میں پھر حضرت عمر کے پیچھے لگ گیا، انہوں نے بھی حضرت ابوبکر کی طرح ہی کیا۔ (رات بھوکے ہی گزاری) صبح کے وقت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور رات کا ماجرا سنایا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے لونڈی سے پوچھا: کچھ کھانے کے لئے ہے؟ اس نے کہا: جی ہاں۔ روٹی اور ایک پیالہ گھی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ منگوائی، پھر اپنے ہاتھ سے روٹی کا چورا کیا، اور گھی کا پیالہ لے کر اس میں روٹی کو خوب مل دیا پھر اپنے ہاتھ سے اس کو جمع کیا، اور اس کو ثرید بنا دیا۔ پھر فرمایا: جاؤ،

اپنے سمیت دس صحابہ کو بلالاؤ، میں نے اپنے سمیت دس آدمیوں کو بلایا، حضور ﷺ نے فرمایا: بیٹھ جاؤ، میں نے وہ تھال رکھ دیا، حضور ﷺ نے فرمایا: بسم اللہ پڑھ کر اس کے کناروں سے کھاؤ، اوپر سے نہیں کھانا کیونکہ برکت اوپر سے نازل ہوتی ہے۔ پھر راوی نے بتایا کہ اس کے بعد پھر حضور ﷺ نے دومرتبہ دس دس آدمیوں کو بلایا، (سب نے پیٹ بھر کر کھایا اس کے باوجود) کافی سارا کھانا بچ گیا۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7120 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَفَّانَ، ثَنَا اَبُو اُسَامَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ اَبِيهِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ رَاَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَكَلَ طَعَامًا لَعِقَ اَصَابِعَهُ الثَّلَاثَ الَّتِي اَكَلَ بِهَا

(التعليق – من تلخيص الذهبي)7120 – سكت عنه الذهبي في التلخيص

✧✧ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو کھانا کھاتے ہوئے دیکھا ہے، حضور ﷺ جب کھانے سے فارغ ہوتے تو ان تینوں انگلیوں کو چاٹتے جن کے ساتھ کھانا کھایا ہوتا۔

7121 – اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحُسَيْنِ الْقَاضِي، بِمَرْوَ، ثَنَا الْحَارِثُ بْنُ اَبِي اُسَامَةَ، ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، اَنبا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ اَبِيهِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَكَلَ لَعِقَ اَصَابِعَهُ الثَّلَاثَ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)7121 – صحيح

✧✧ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ جب کھانا کھالیتے اپنی تینوں انگلیاں چاٹ لیتے۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7122 – اَخْبَرَنَا اَبُو عَبْدِاللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الْحَافِظُ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ، ثَنَا مُسَدَّدٌ، ثَنَا اِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ السَّائِبِ بْنِ بَرَكَةَ الْمَكِّيُّ، عَنْ اُمِّهِ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَخَذَ اَهْلَهُ الْوَعْكُ اَمَرَ بِالْحِسَاءِ فَصُنِعَ ثُمَّ يَاْمُرُهُ فَيَحْسُو مِنْهُ وَكَانَ يَقُولُ: اِنَّهُ

7121:صحيح مسلم - كتاب الاشربة' باب استحباب لعق الاصابع والقصعة - حديث:3882'صحيح ابن حبان - كتاب الاطعمة' باب آداب الاكل - ذكر ما يستحب للمرء ان يكون اكله باصابعه الثلاث' حديث:5327'سنن الدارمي - ومن كتاب الاطعمة' باب الاكل بثلاث اصابع - حديث:2011'سنن ابي داود - كتاب الاطعمة' باب في المنديل - حديث:3368'مصنف ابن ابي شيبة - كتاب الاطعمة' في لعق الاصابع - حديث:23934'السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الصداق' جماع ابواب الوليمة - باب الاكل بثلاث اصابع ولعقها' حديث:13666'مسند احمد بن حنبل - مسند المكيين' بقية حديث كعب بن مالك الانصاري - حديث:15487'المعجم الكبير للطبراني - باب الفاء ' ما اسند كعب بن مالك - سعد بن إبراهيم ' حديث:15939

لَيَرْبُو عَنْ فُؤَادِ السَّقِيمِ - اَوْ يَسْرُو عَنْ فُؤَادِ السَّقِيمِ - كَمَا تَسْرُو اِحْدَاكُنَّ الْوَسَخَ عَنْ وَجْهِهَا بِالْمَاءِ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ"

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7122 – صحيح

✦✦ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ ﷺ کے گھر والوں کو جب کھانسی آتی تو آپ شوربا بنانے کا حکم دیتے، جب وہ بنالیا جاتا تو آپ اسے پینے کا حکم دیتے اور خود بھی پیتے پھر آپ ﷺ فرمایا کرتے تھے

یہ بیمار کے دل کو بہت سکون دیتا ہے۔ جیسے تم پانی کے ساتھ اپنے چہرے سے میل کو صاف کر لیتی ہو۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7123 – اَخْبَرَنِی الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ التَّمِيمِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَفْصٍ، حَدَّثَنِی اَبِی، حَدَّثَنِی اِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ، عَنْ عَبْدِالْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ، عَنْ اَنَسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: لَقَدْ رَاَيْتُ الْمُهَاجِرِينَ وَالْاَنْصَارَ يَحْفِرُونَ الْخَنْدَقَ حَوْلَ الْمَدِينَةِ وَيَنْقُلُونَ التُّرَابَ عَلَى ظُهُورِهِمْ يَقُولُونَ:

نَحْنُ الَّذِينَ بَايَعُوا مُحَمَّدَا عَلَى الْاِسْلَامِ مَا بَقِينَا اَبَدَا

وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجِيبُهُمْ وَيَقُولُ: اللّٰهُمَّ لَا خَيْرَ اِلَّا خَيْرَ الْاٰخِرَةِ فَبَارِكْ فِي الْاَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَةْ فَيُجَاءُ بِالصَّحْفَةِ فِيهَا مِلْءُ كَفٍّ مِنْ شَعِيرٍ مَحْشُوشٍ قَدْ صُنِعَ بِاِهَالَةٍ سَنِخَةٍ فَتُوضَعُ بَيْنَ يَدَيِ الْقَوْمِ وَهُمْ جِيَاعٌ وَلَهَا بَشِعَةٌ فِي الْحَلْقِ وَلَهَا رِيحٌ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذِهِ الزِّيَادَةِ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7123 – على شرط البخاری ومسلم

✦✦ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے مہاجرین اور انصار کو دیکھا ہے وہ مدینہ منورہ کے اردگرد خندق کھود رہے تھے، اور اپنی پشت پر لاد لاد کر مٹی منتقل کر رہے تھے۔ اور ساتھ یہ اشعار بھی پڑھ رہے تھے۔

''ہم وہ لوگ ہیں جنہوں نے تمام زندگی کے لئے اسلام پر حضرت محمد ﷺ کی بیعت کی ہے، رسول اللہ ﷺ ان کو یوں جواب دے رہے تھے۔

اے اللہ کوئی بھلائی نہیں سوائے آخرت کی بھلائی کے۔ یا اللہ انصار اور مہاجرین کو برکت عطا فرما۔ آپ کے پاس ایک تھال لایا جاتا، اس میں مٹھی بھر خشک جو ہوتے جس کو باسی چربی میں پکایا گیا ہوتا، وہ تمام لوگوں کے سامنے رکھ دیا جاتا، وہ سب لوگ بھوکے ہوتے، بے مزہ ہونے کی وجہ سے وہ حلق میں پھنستا اور عجیب سی بو آ رہی ہوتی تھی۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن انہوں نے اسکو اس اسناد کے ہمراہ نقل نہیں کیا۔

7124 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ، ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِی قُرَّةُ بْنُ

عَبْدِالرَّحْمٰنِ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِىْ بَكْرٍ، رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهَا كَانَتْ اِذَا ثَرَدَتْ غَطَّتْهُ حَتّٰى يَذْهَبَ فَوْرُهُ وَتَقُوْلُ: اِنِّىْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اِنَّهُ اَعْظَمُ لِلْبَرَكَةِ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ فِى الشَّوَاهِدِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ وَلَهُ شَاهِدٌ مُفَسَّرٌ مِنْ حَدِيْثِ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْعَزْرَمِىِّ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7124 – علی شرط مسلم

✧✧ حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما فرماتی ہیں: جو وہ ثرید بناتی تو اس کا جوش ختم ہونے تک اس کو ڈھانپ کر رکھ دیتی تھی، آپ فرماتی ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ''اس میں برکت زیادہ ہے''۔

❀❀ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق شواہد میں صحیح ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔ محمد بن عبیداللہ عزرمی کی اسناد کے ہمراہ ایک مفسر حدیث بھی موجود ہے جو کہ اس کی شاہد ہے۔

7125 – اَخْبَرَنَاهُ اَبُوْ اِسْحَاقَ اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَاتِمٍ، الْفَقِيهُ الْبُخَارِىُّ بِنَيْسَابُورَ، ثَنَا صَالِحُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الْعَزْرَمِىِّ، حَدَّثَنِىْ اَبِىْ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرٍ، رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَبْرِدُوا الطَّعَامَ الْحَارَّ فَاِنَّ الطَّعَامَ الْحَارَّ غَيْرُ ذِىْ بَرَكَةٍ

✧✧ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کھانے کو ٹھنڈا کر لیا کرو، اس لئے کہ (بہت زیادہ) گرم کھانے میں برکت نہیں ہوتی۔

7126 – اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ تَمِيمٍ الْقَنْطَرِىُّ، ثَنَا اَبُوْ قِلَابَةَ، ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ، اَنْبَا ابْنُ جُرَيْجٍ، اَخْبَرَنِىْ اَبُو الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ، رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: لَا يَمْسَحُ اَحَدُكُمْ يَدَهُ بِالْمِنْدِيلِ حَتّٰى يَلْعَقَ يَدَهُ فَاِنَّ الرَّجُلَ لَا يَدْرِى فِى اَىِّ طَعَامِهِ يُبَارَكُ لَهُ وَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَرْصُدُ لِلنَّاسِ – اَوِ الْاِنْسَانِ – عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ حَتّٰى عِنْدَ طَعَامِهِ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذِهِ السِّيَاقَةِ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7126 – علی شرط مسلم

✧✧ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے ہاتھوں کو رومال کے ساتھ صاف کرنے سے پہلے چاٹ لیا کرو، کیونکہ انسان کو نہیں پتا کہ کھانے کے کون سے حصے میں برکت ہے اور شیطان تو انسان کے لئے ہر وقت ہر چیز میں حتیٰ کہ کھانے کے وقت بھی گھات میں رہتا ہے۔

7127 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ زَكَرِيَّا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنْبَرِىُّ، ثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ النَّضْرِ الْمَاوَرْدِىُّ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ، ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ الْوَلِيدِ، ثَنَا ابْنُ اَبِىْ ذِئْبٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِىْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِىِّ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ الشَّيْطَانَ حَسَّاسٌ لَحَّاسٌ فَاحْذَرُوْهُ

عَلَى اَنْفُسِكُمْ مَنْ بَاتَ وَفِي يَدِهِ رِيحٌ فَاَصَابَهُ شَيْءٌ فَلَا يَلُومَنَّ اِلَّا نَفْسَهُ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذِهِ الْاَلْفَاظِ "

(التعليق – من تلخيص الذهبى)7127 – بل موضوع

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: شیطان حساس ہے (بہت جلد محسوس کرنے والا) لحاس (چاٹنے والا) ہے، اس لئے خودکو اس سے بچایا کرو، جس شخص کے ہاتھ پر رات کے وقت (کھانے کی کسی چیز کی) خوشبورہ گئی ہو اور اسے کوئی نقصان پہنچ جائے (کیڑا وغیرہ کاٹ جائے) تو وہ اپنے سوا کسی کوملامت نہ کرے۔ (کیونکہ اس کا ذمہ داروہ خود ہے)

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اورامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن انہوں نے اس کو ان الفاظ کے ہمراہ نقل نہیں کیا۔

7128 – حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِيهُ، وَعَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، قَالَا: ثَنَا بِشْرُ بْنُ مُوسَى، ثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مُسْلِمٍ الْكُوفِيِّ الْاَعْوَرِ الْمُلَائِيِّ، اَنَّهُ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، يَقُولُ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرْدِفُ خَلْفَهُ، وَيَضَعُ طَعَامَهُ فِي الْاَرْضِ، وَيُجِيبُ دَعْوَةَ الْمَمْلُوكِ، وَيَرْكَبُ الْحِمَارَ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبى)7128 – مسلم ترك

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے پیچھے کسی نہ کسی کو بٹھایا کرتے تھے (اکیلے سفر نہیں کرتے تھے) کھانا زمین پر بیٹھ کر کھاتے تھے، غلاموں کی دعوت قبول کرتے تھے۔ گدھے پر سواری کرلیا کرتے تھے۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اورامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7129 – حَدَّثَنِي اَبُو الْقَاسِمِ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عُقْبَةَ بْنِ خَالِدٍ السَّكُونِيُّ، بِالْكُوفَةِ حَدَّثَنِي اَبِي، عَنْ اَبِيهِ الْحَسَنِ بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ اَبِيهِ عُقْبَةَ بْنِ خَالِدٍ السَّكُونِيِّ. ثَنَا مُوسَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيُّ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا اَكَلْتُمْ فَاخْلَعُوا نِعَالَكُمْ فَاِنَّهُ اَرْوَحُ لِاَبْدَانِكُمْ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبى)7129 – أحسبه موضوعا وإسناده مظلم

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جب کھانا کھانے لگوتو اپنے جوتے اتارلیا کرو کیونکہ اس سے بدن کوراحت ملتی ہے۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اورامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7130 – حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِاللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الزَّاهِدُ الْاَصْبَهَانِيُّ، اِمْلَاءً، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَهْدِيِّ بْنِ رُسْتُمٍ

الْاَصْبَهَانِيُّ، ثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ، ثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: نَهَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلَاتَيْنِ وَقِرَاءَ تَيْنِ وَاَكْلَتَيْنِ وَلِبْسَتَيْنِ. نَهَانِيْ اَنْ اُصَلِّيَ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰى تَرْتَفِعَ الشَّمْسُ وَبَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ، وَاَنْ آكُلَ وَاَنَا مُنْبَطِحٌ عَلٰى بَطْنِي، وَنَهَانِيْ اَنْ اَلْبَسَ الصَّمَّاءَ وَاَحْتَبِيَ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ لَيْسَ بَيْنَ فَرْجِي وَبَيْنَ السَّمَاءِ سَاتِرٌ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذِهِ السِّيَاقَةِ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7130 – عمر واہ

✦✦ حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دونمازوں سے، دوقراء توں سے، دوکھانوں سے اوردولباسوں سے منع فرمایا۔

○ نماز فجر کے بعد سورج بلند ہونے تک۔ اور عصر کے بعد مغرب تک نماز پڑھنے سے منع فرمایا۔

○ پیٹ کے بل لیٹے ہوئے کھانے سے منع کیا

○ صماء پہننے سے منع فرمایااورایک کپڑے میں یوں لپٹنا کہ شرمگاہ اورآسمان کے درمیان کوئی حجاب نہ رہے۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اورامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کواس اسناد کے ہمراہ نقل نہیں کیا۔

7131 – حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْفَقِيْهُ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ جَعْفَرِ بْنِ الزِّبْرِقَانِ، ثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ، ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْخَزَّازُ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ سَعِيْدٍ مَوْلَى اَبِيْ بَكْرٍ قَالَ: قُرِّبَتْ بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَمْرًا فَجَعَلُوْا يَقْرُنُوْنَ فَنَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْاِقْرَانِ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ هٰكَذَا "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7131 – صحيح

✦✦ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے غلام سعید بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کھجوریں پیش کی گئیں، صحابہ کرام ان کوجمع کرنے لگ گئے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کواس عمل سے منع فرمادیا۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اورامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کواس اسناد کے ہمراہ نقل نہیں کیا۔

7132 – اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّيْدَلَانِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَيُّوْبَ، اَنْبَا يَحْيَى بْنُ الْمُغِيْرَةِ السَّعْدِيُّ، ثَنَا جَرِيْرٌ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: " كُنْتُ فِي الصُّفَّةِ فَبَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَيْنَا بِتَمْرٍ عَجْوَةٍ فَسُكِبَ اِلَيْنَا فَكُنَّا نَقْرُنُ الِاثْنَتَيْنِ مِنَ الْجُوْعِ فَكُنَّا اِذْ قَرَنَ اَحَدُنَا قَالَ لِاَصْحَابِهِ: اِنِّيْ قَدْ قَرَنْتُ فَاقْرِنُوْا هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7132 – صحيح

✦✦ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں صفہ میں تھا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری طرف عجوہ کھجوریں بھیجیں، (لانے

والے نے) ساری کھجوریں ڈھیری کر دیں، ہم بھوک کی وجہ سے دو دو کھجوریں اکٹھی کر کر کے کھانے لگے، جب ہم کھجوریں جمع کر لیتے تو ہم اپنے ساتھی کو کہتے: میں نے جمع کر لی ہے، تم بھی کر لو۔

☼☼ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7133 - حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الصَّغَانِيُّ، ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِالْوَارِثِ، ثَنَا اِسْمَاعِيلُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ، عَنْ رَافِعِ بْنِ عَمْرٍو الْمُزَنِيِّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلْعَجْوَةُ وَالصَّخْرَةُ مِنَ الْجَنَّةِ هٰكَذَا حَدَّثَنَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)7133 – صحيح

✧✧ رافع بن عمرو مزنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عجوہ (کھجور) اور صخرہ (صخرۂ بیت المقدس، جس کو صخرۃ اللہ بھی کہا جاتا ہے) دونوں جنت سے آئے ہیں۔

7134 - وَقَدْ اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِيْ اَبِي، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، ثَنَا مُشْمَعِلُ بْنُ اِيَاسٍ، حَدَّثَنِيْ عَمْرُو بْنُ سُلَيْمٍ، قَالَ: سَمِعْتُ رَافِعَ بْنَ عَمْرٍو، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اَلْعَجْوَةُ وَالصَّخْرَةُ مِنَ الْجَنَّةِ هٰكَذَا حَدَّثَنَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)7134 – على شرط البخاري ومسلم

✧✧ حضرت رافع بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عجوہ اور صخرہ جنتی (پھل) ہیں۔

7135 - وَقَدْ اَخْبَرَنَاهُ اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِيْ اَبِي، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، ثَنَا مُشْمَعِلُ بْنُ اِيَاسٍ، حَدَّثَنِيْ عَمْرُو بْنُ سُلَيْمٍ، قَالَ: سَمِعْتُ رَافِعَ بْنَ عَمْرٍو، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اَلْعَجْوَةُ وَالصَّخْرَةُ مِنَ الْجَنَّةِ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ فَاِنَّ مُشْمَعِلَ هٰذَا هُوَ عَمْرُو بْنُ اِيَاسٍ شَيْخٌ مِنْ اَهْلِ الْبَصْرَةِ قَلِيلُ الْحَدِيْثِ "

✧✧ حضرت رافع بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عجوہ اور صخرہ جنتی (پھل) ہیں۔

☼☼ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔ اس حدیث کے راوی مشمعل ہیں، یہ عمرو بن ایاس ہیں، اہل بصرہ کے شیخ ہیں اور ان کی مرویات بہت کم ہیں۔

7136 - حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الصَّغَانِيُّ، ثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْفَضْلِ الْاَزْرَقُ، ثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ، عَنْ شُعَيْبِ بْنِ الْحَبْحَابِ، عَنْ اَنَسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَاْكُلُ الرُّطَبَ وَيُلْقِي النَّوَى عَلَى الْقِنْعِ وَالْقِنْعُ: الطَّبَقُ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7136 – علی شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رطب (تازہ پختہ کھجوریں) کھایا کرتے تھے اور کچی کھجوریں "قنع" میں ڈال دیا کرتے تھے۔ اور قنع کا مطلب ہے "بڑا تھال"۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن انہوں نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7137 – حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذٍ الْعَدْلُ، ثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اِسْحَاقَ، ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، وَعَمْرُو بْنُ مَرْزُوقٍ، قَالَا: ثَنَا يُوسُفُ بْنُ عَطِيَّةَ، ثَنَا مَطَرٌ الْوَرَّاقُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَاْخُذُ الرُّطَبَ بِيَمِينِهِ وَالْبِطِّيخَ بِيَسَارِهِ فَيَاْكُلُ الرُّطَبَ بِالْبِطِّيخِ وَكَانَ اَحَبَّ الْفَاكِهَةِ اِلَيْهِ هٰذَا حَدِيثٌ تَفَرَّدَ بِهِ يُوسُفُ بْنُ عَطِيَّةَ وَلَمْ يَحْتَجَّا بِهِ وَاِنَّمَا يُعْرَفُ هٰذَا الْمَتْنُ بِغَيْرِ هٰذَا اللَّفْظِ مِنْ حَدِيثِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7137 – تفرد به يوسف

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رطب (کھجوریں) اپنے دائیں ہاتھ میں پکڑ لیتے اور تربوز اپنے بائیں ہاتھ میں پکڑ لیتے۔ پھر رطب اور تربوز اکٹھے تناول فرماتے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ پھل سب سے زیادہ پسند تھے۔

❀❀ اس حدیث روایت کرنے میں یوسف بن عطیہ منفرد ہیں۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔ یہی متن چند الفاظ کی تبدیلی کے ساتھ اُمّ المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی مروی ہے۔ (جیسا کہ درج ذیل ہے)

7138 – حَدَّثَنَا اَبُو زَكَرِيَّا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنْبَرِيُّ، ثَنَا اَبُو عَبْدِاللّٰهِ مُحَمَّدٌ التَّيْمِيُّ، وَاَبُو الرَّبِيعِ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْعَتَكِيُّ، وَنَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ، قَالُوا، ثَنَا اَبُو زُكَيْرٍ يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ، قَالَ: سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ عُرْوَةَ، يَذْكُرُ عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كُلُوا الْبَلَحَ بِالتَّمْرِ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ اِذَا اَكَلَهُ ابْنُ آدَمَ غَضِبَ وَقَالَ بَقِيَ ابْنُ آدَمَ حَتّٰى اَكَلَ الْجَدِيدَ بِالْخَلَقِ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7138 – حديث منكر

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کچی کھجوروں کو پکی کھجور کے ساتھ کھایا کرو کیونکہ جب اس کو انسان کھاتا ہے تو شیطان کو بہت غصہ آتا ہے، اور وہ کہتا ہے: انسان اس وقت تک باقی رہے گا جب تک نئی جنس کو پرانی کے ساتھ ملا کر کھاتا رہے گا۔

7139 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، اَنْبَاَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالْحَكَمِ، اَنْبَاَ ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: وَاَخْبَرَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، قَالَ: سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ جَابِرٍ، يُحَدِّثُ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِي كَرِبَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا وَعَى ابْنُ آدَمَ وِعَاءً شَرًّا مِنْ بَطْنٍ حَسْبُ الْمُسْلِمِ اُكُلَاتٌ يُقِمْنَ صُلْبَهُ فَاِنْ كَانَ لَا مَحَالَةَ فَثُلُثٌ لِطَعَامِهِ وَثُلُثٌ لِشَرَابِهِ وَثُلُثٌ لِنَفَسِهِ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7139 – صحيح

✧✧ حضرت مقدام بن معدی کرب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ابن آدم پیٹ سے زیادہ برے کسی برتن کو نہیں بھرتا۔ مسلمان کو تین لقمے کافی ہیں جو اس کی پشت کو سیدھا رکھیں، اگر مجبوراً اس سے زیادہ کھانا پڑے تو (پیٹ کا) ایک تہائی حصہ کھانے کے لئے، ایک تہائی پانی کے لئے اور ایک تہائی سانس لینے کے لئے رکھو۔

7140 – اَخْبَرَنَا مُكْرَمُ بْنُ اَحْمَدَ الْقَاضِیُّ، ثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شَاكِرٍ، ثَنَا اَبُوْ رَبِيعَةَ فَهْدُ بْنُ عَوْفٍ، ثَنَا فَضْلُ بْنُ اَبِی الْفَضْلِ الْاَزْدِیُّ، اَخْبَرَنِی عُمَرُ بْنُ مُوسَى، اَخْبَرَنِی عَلِیُّ بْنُ الْاَقْمَرِ، عَنْ اَبِی جُحَيْفَةَ، قَالَ: اَكَلْتُ ثَرِيدَةً مِنْ خُبْزِ بُرٍّ وَلَحْمٍ سَمِينٍ ثُمَّ اَتَيْتُ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلْتُ اَتَجَشَّأُ فَقَالَ: مَا هٰذَا كُفَّ مِنْ جُشَائِكَ فَاِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ فِی الدُّنْيَا شِبَعًا اَكْثَرُهُمْ فِی الْاٰخِرَةِ جُوعًا هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7140 – فهد بن عوف قال المدينی كذاب وعمر هالك

✧✧ حضرت ابوجحیفہ فرماتے ہیں: میں نے گندم کی روٹی، چربی والے گوشت سے بنا ہوا ثرید کھایا، پھر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں آیا، مجھے ڈکار آنے لگے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: اپنے ڈکاروں کو روکو، کیونکہ جو شخص دنیا میں سب سے زیادہ پیٹ بھر کر کھاتا ہے وہ قیامت میں اتنا ہی زیادہ بھوکا ہوگا۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7141 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ، ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ، ثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا اِسْرَائِيلَ، يَقُولُ: سَمِعْتُ جَعْدَةَ، يَقُولُ: سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: وَرَاَى رَجُلًا مُشْبَعًا فَجَعَلَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُومِءُ بِيَدِهِ اِلٰى بَطْنِهِ وَيَقُولُ: لَوْ كَانَ هٰذَا فِی غَيْرِ هٰذَا كَانَ خَيْرًا لَهُ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7141 – صحيح

✧✧ حضرت جعدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو دیکھا جس نے پیٹ بھر کر کھانا کھایا ہوا تھا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ہاتھ کے ساتھ اس کے پیٹ کی طرف اشارہ کر کے فرمانے لگے: اگر یہ (کھانا) اس پیٹ کے علاوہ کسی

7139: الجامع للترمذی -' ابواب الزهد عن رسول الله صلى الله عليه وسلم - باب ما جاء فی كراهية كثرة الاكل' حديث: 2359' سنن ابن ماجه - كتاب الاطعمة' باب الاقتصاد فی الاكل - حديث: 3347' صحيح ابن حبان - كتاب الرقائق' باب الفقر - ذكر الإخبار عما يجب على المرء من ترك الفضول فی قوته' حديث: 675' السنن الكبرى للنسائی - كتاب الوليمة' ذكر القدر الذی يستحب للإنسان من الاكل - حديث: 6562' مسند احمد بن حنبل - مسند الشاميين' حديث المقدام بن معدی كرب الكندی ابی كريمة - حديث: 16876' المعجم الكبير للطبرانی - بقية الميم' ما اسند المقداد بن الاسود - يحيى بن جابر الطائی' حديث: 17439

اور (پیٹ) میں ہوتا تو اس کے حق میں یہ زیادہ بہتر ہوتا۔ (مطلب یہ تھوڑا کھاتا اور جو بچتا اُس کو کوئی دوسرا کھالیتا)

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7142 – اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الصَّنْعَانِيُّ، بِمَكَّةَ، ثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، اَنْبَاَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَنْبَاَ مَعْمَرٌ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عُمَرَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ائْتَدِمُوا بِالزَّيْتِ وَادَّهِنُوا بِهِ فَاِنَّهُ مِنْ شَجَرَةٍ مُبَارَكَةٍ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبى)7142 – على شرط البخارى ومسلم

✧✧ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: زیتون کے ساتھ سالن بنایا کرو اور اس کی مالش کیا کرو، کیونکہ یہ ''شجرۃ مبارکۃ'' میں سے ہے۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن انہوں نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7143 – حَدَّثَنَا اَبُوْ عَلِيٍّ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحَافِظُ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نَاجِيَةَ، ثَنَا عَبْدُ الْقُدُّوسِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالْكَبِيرِ بْنِ شُعَيْبِ بْنِ الْحَبْحَابِ، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْكَبِيرِ، حَدَّثَنِي عَمِّي عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ شُعَيْبٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَنَسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: اُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَعْبٍ فِيْهِ لَبَنٌ وَشَيْءٌ مِنْ عَسَلٍ فَقَالَ: اُدْمَانِ فِي اِنَاءٍ لَا آكُلُهُ وَلَا اُحَرِّمُهُ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبى)7143 – بل منكر واه

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ایک پیالہ لایا گیا، اس میں دودھ اور تھوڑا سا شہد تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک برتن میں دو سالن ہیں۔ میں ان کو نہیں کھاؤں گا اور نہ ہی ان کو حرام قرار دیتا ہوں۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7144 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ نَصْرٍ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِي اَبُوْ هَانِئٍ الْخَوْلَانِيُّ، عَنْ اَبِي عَلِيٍّ الْجُهَنِيِّ وَهُوَ عَمْرُو بْنُ مَالِكٍ، عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اَفْلَحَ مَنْ هُدِيَ اِلَى الْاِسْلَامِ وَكَانَ عَيْشُهُ كَفَافًا وَقَنِعَ بِهِ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبى)7144 – صحيح

✧✧ حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ شخص کامیاب ہے جس کو اسلام کی ہدایت دی گئی، اور اس کی روزی پوری پوری ہو، اور وہ اس پر قناعت کرے۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7145 – اَخْبَرَنِي اَبُوْ يَحْيَى اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْقَاسِمِ السَّمَرْقَنْدِيُّ، ثَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ نَصْرٍ،

ثَـنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَرْزُوقٍ الْبَاهِلِيُّ، ثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُبَارَكِ الرَّاسِبِيُّ، قَالَ: ذَهَبْتُ مَعَ جَدِّي فِي وَلِيمَةٍ فِيهَا غَـالِـبٌ الْـقَـطَّـانُ قَـالَ: فَـجِيءَ بِالْخِوَانِ فَوُضِعَ فَمَسَكَ الْقَوْمُ اَيْدِيَهُمْ فَسَمِعْتُ غَالِبًا الْقَطَّانَ يَقُولُ: مَا لَهُمْ لَا يَـاكُلُونَ؟ قَالُوا: يَنْتَظِرُونَ الْاُدُمَ . فَـقَـالَ غَـالِـبٌ: حَدَّثَتْنَا كَرِيمَةُ بِنْتُ هَمَّامٍ الطَّائِيَّةُ، عَنْ عَائِشَةَ، اُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِـيَ الـلّٰـهُ عَـنـهَـا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَكْرِمُوا الْخُبْزَ وَاِنَّ كَرَامَةَ الْخُبْزِ اَنْ لَّا يُنْتَظَرَ بِهِ فَاَكَلَهُ وَاَكَلْنَا هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 7145 – صحيح

✧✧ بشر بن مبارک راسبی بیان کرتے ہیں کہ میں اپنے دادا کے ہمراہ ایک ولیمے میں تھا، اس ولیمے میں غالب القطان بھی موجود تھے، بشر کہتے ہیں: دستر خوان لا کر بچھایا گیا، لوگوں نے اپنے ہاتھ روک لئے، غالب القطان نے کہا: کیا بات ہے؟ تم لوگ کھانا کیوں نہیں کھا رہے؟ لوگوں نے کہا: ہم سالن کا انتظار کر رہے ہیں۔ حضرت غالب القطان نے فرمایا: کریمہ بنت ہمام طائیہ نے ہمیں بتایا ہے کہ اُمّ المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: روٹی کا احترام کیا کرو، اور روٹی کا احترام یہ ہے کہ جب یہ آجائے تو پھر کسی اور چیز کا انتظار نہ کیا جائے۔ یہ کہہ کر غالب القطان (روکھی روٹی) کھانے لگ گئے، ہم نے بھی (اکیلی روٹیاں ہی) کھالیں۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7146 – اَخْبَـرَنَـا عَـلِـيُّ بْـنُ عَبْدِاللّٰهِ الْعَطَّارُ، بِبَغْدَادَ، ثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُـحَـمَّـدٍ الْمَرْوَذِيُّ، ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ قَرْمٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ شَقِيقٍ، قَالَ: دَخَلْتُ اَنَا وَصَاحِبٌ لِي عَلَى سَلْمَانَ، رَضِـيَ الـلّٰـهُ عَـنْـهُ فَقَرَّبَ اِلَيْنَا خُبْزًا وَمِلْحًا فَقَالَ: لَوْلَا اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا عَنِ التَّكَلُّفِ لَتَـكَـلَّـفْتُ لَكُمْ فَقَالَ صَاحِبِي: لَوْ كَانَ فِي مِلْحِنَا سَعْتَرٌ فَبَعَثَ بِمِطْهَرَتِهِ اِلَى الْبَقَّالِ فَرَهَنَهَا فَجَاءَ بِسَعْتَرٍ فَاَلْقَاهُ فِيهِ فَـلَـمَّـا اَكَـلْـنَـا قَالَ صَاحِبِي: الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي قَنَّعَنَا بِمَا رَزَقَنَا، فَقَالَ سَلْمَانُ: لَوْ قَنِعْتَ بِمَا رُزِقْتَ لَمْ تَكُنْ مِطْهَرَتِي مَرْهُونَةً عِنْدَ الْبَقَّالِ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ وَلَهُ شَاهِدٌ بِمِثْلِ هٰذَا الْاِسْنَادِ

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 7146 – صحيح

✧✧ حضرت شقیق فرماتے ہیں: میں اور میرا ایک دوست ہم لوگ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کے پاس گئے، انہوں نے ہمیں روٹی اور نمک پیش کیا اور فرمایا: اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں تکلف سے منع نہ کیا ہوتا تو میں آپ کے لئے تکلف کرتا۔ میرے دوست نے کہا: اگر ہمارے نمک میں پہاڑی پودینہ بھی ہوتا (تو بہت اچھا ہوتا) حضرت سلمان نے اپنا لوٹا سبزی فروش کے پاس بھیجا، وہ اس کے پاس رہن رکھوایا اور پہاڑی پودینہ منگوا کر ان کے نمک میں ڈالا، جب ہم نے کھالیا تو میرے دوست نے کہا: تمام تعریفیں اس ذات کے لئے ہیں جس نے ہمیں اس پر قناعت بخشی جو اس نے ہمیں دیا ہے۔ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تم اللہ کے دیئے پر قناعت کرتے تو آج میرا لوٹا سبزی فروش کے پاس گروی نہ ہوتا۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

اس حدیث کی ایک شاہد حدیث بھی موجود ہے جس کی اسناد مذکورہ اسناد کی طرح ہے (جیسا کہ درج ذیل ہے)

7147 - اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ، ثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّمَّاسِ، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَسْعُودٍ الْعَبْدِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ سَلْمَانَ الْفَارِسِيَّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ: نَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَتَكَلَّفَ لِلضَّيْفِ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7147 – سنده لين

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں مہمان کے لئے تکلف کرنے سے منع فرمایا۔

7148 - حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، اَنْبَاَ الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ اَيُّوبَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ زَحْرٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ اَبِي اُمَامَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ اَغْبَطَ النَّاسِ عِنْدِي لَمُؤْمِنٌ خَفِيفُ الْحَاذِ ذُو حَظٍّ مِنَ الصَّلَاةِ اَحْسَنَ عِبَادَةَ اللّٰهِ وَاَطَاعَهُ فِي السِّرِّ غَامِضًا فِي النَّاسِ لَا يُشَارُ اِلَيْهِ بِالْاَصَابِعِ وَكَانَ رِزْقُهُ كَفَافًا فَصَبَرَ عَلَى ذٰلِكَ ثُمَّ نَفَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاِصْبَعِهِ وَقَالَ: عُجِّلَتْ مَنِيَّتُهُ وَقَلَّتْ بَوَاكِيهِ وَقَلَّ تُرَاثُهُ هٰذَا اِسْنَادٌ لِلشَّامِيِّينَ صَحِيحٌ عِنْدَهُمْ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ"

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7148 – إلى الضعف هو

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے سب سے زیادہ پیارا وہ مومن لگتا ہے جو مختصر سامان رکھتا ہو، نمازیں کثرت سے پڑھتا ہو، اللہ تعالیٰ کی عبادت احسن انداز میں کرتا ہو، تنہائی میں اللہ تعالیٰ کا اطاعت گزار ہو، لوگوں میں نظریں جھکا کر رکھنے والا ہو، لوگ انگلیوں کے ساتھ اس کی جانب اشارے نہ کرتے ہوں (یعنی وہ مشہور و معروف نہ ہو) اس کا رزق پورا پورا ہو، اور وہ اس پر صبر کرے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگلی ہلاتے ہوئے فرمایا: اس کی موت جلدی آجائے، اور اس پر رونے والیاں کم ہوں، اور اس کی وراثت تھوڑی ہو۔

یہ اسناد شامیین کی ہے ان کے نزدیک صحیح ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7149 - اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ اَيُّوبَ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِي مَسَرَّةَ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيدَ الْمُقْرِءُ، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ اَبِي اَيُّوبَ، ثَنَا شُرَحْبِيلُ بْنُ شَرِيكٍ، عَنْ اَبِي عَبْدِالرَّحْمَنِ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: قَدْ اَفْلَحَ مَنْ اَسْلَمَ وَرُزِقَ كَفَافًا وَقَنَّعَهُ اللّٰهُ بِمَا آتَاهُ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ"

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7149 – على شرط البخاری ومسلم

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ شخص کامیاب ہے جو مسلمان ہوا،

اس کو گزارے لائق رزق ملا، اور اللہ تعالیٰ نے اس کو جو کچھ عطا کیا اس پر اس کو قناعت کرنے کی توفیق دی۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن انہوں نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7150 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَغْدَادِيُّ، ثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اِسْحَاقَ الْقَاضِي، ثنا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ، ثَنَا زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ اَبِي وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ، قَالَ: كَانَ النَّاسُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ قَبْلَ الْاِسْلَامِ يَجُبُّوْنَ اَسْنِمَةَ الْاِبِلِ وَيَقْطَعُونَ اَلْيَاتَ الْغَنَمِ فَيَاكُلُوْنَهَا وَيَحْمِلُوْنَ مِنْهَا الْوَدَكَ فَلَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاَلُوْهُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ: مَا قُطِعَ مِنَ الْبَهِيمَةِ وَهِيَ حَيَّةٌ فَهُوَ مَيِّتٌ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ " وَقَدْ قِيلَ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7150 – صحيح

✧✧ ابوواقد لیثی فرماتے ہیں: اسلام سے پہلے، زمانہ جاہلیت میں لوگ اونٹوں کی کوہانیں کاٹ لیتے تھے، اور بکریوں کی رانوں کا گوشت کاٹ کر کھالیتے تھے اور ان کی چربی سنبھال لیتے تھے، جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تشریف لائے تو انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں پوچھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو گوشت زندہ جانور سے کاٹ لیا گیا ہو وہ گوشت مردار ہے۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

اس حدیث کی سند زید بن اسلم کے بعد عطاء بن یسار کے واسطے سے بھی ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ تک پہنچتی ہے۔ (جیسا کہ درج ذیل ہے)

7151 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْحَكَمِ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ، ثَنَا مِسْوَرُ بْنُ الصَّلْتِ، وَسُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ جَبَّاتِ اَسْنِمَةِ الْاِبِلِ وَاَلْيَاتِ الْغَنَمِ فَقَالَ: مَا قُطِعَ مِنْ حَيٍّ فَهُوَ مَيِّتٌ رَوَاهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ مُرْسَلًا، وَقِيلَ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ

✧✧ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اونٹوں کی کوہانیں اور بکریوں کی رانیں کاٹنے کے بارے میں پوچھا گیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: زندہ جانور سے جو حصہ کاٹ لیا جاتا ہے وہ مردار ہے۔

❀❀ عبدالرحمٰن بن مہدی نے اس حدیث کو سلیمان بن بلال کے واسطے سے زید بن اسلم سے مرسلاً روایت کیا ہے۔

اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ زید بن اسلم نے اس حدیث کو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔ (جیسا کہ درج ذیل ہے)

7152 – حَدَّثَنَاهُ اَبُو الطَّيِّبِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْحِيرِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْوَهَّابِ الْعَبْدِيُّ، ثَنَا مُوسَى بْنُ هَارُونَ الْبُرْدِيُّ، ثَنَا مَعْنُ بْنُ مُوسَى، ثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا قُطِعَ مِنَ الْبَهِيمَةِ وَهِيَ حَيَّةٌ فَهُوَ مَيِّتٌ

✧✧ زید بن اسلم حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: زندہ جانور سے گوشت کا جو ٹکڑا کاٹ لیا گیا ہو، وہ مردار ہے۔

7153 - اَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُؤَمَّلِ بْنِ الْحَسَنِ، ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الشَّعْرَانِيُّ، ثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ، ثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ، ثَنَا حَمَّادُ بْنُ السَّائِبِ، ثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: ذَكَاةُ كُلِّ مَسْكٍ دِبَاغُهُ فَقُلْتُ لَهُ: اِنَّا نُسَافِرُ مَعَ هٰذِهِ الْاَعَاجِمِ وَمَعَهُمْ قُدُورٌ يَطْبُخُونَ فِيهَا الْمَيْتَةَ وَلَحْمَ الْخَنَازِيرِ، فَقَالَ: مَا كَانَ مِنْ فَخَّارٍ فَاغْلُوا فِيهَا الْمَاءَ ثُمَّ اغْسِلُوهَا وَمَا كَانَ مِنَ النُّحَاسِ فَاغْسِلُوهُ فَالْمَاءُ طَهُورٌ لِكُلِّ شَيْءٍ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق - من تلخيص الذهبي)7153 - صحيح

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر کھال کی صفائی یہ ہے کہ اس کو دباغت دے دی جائے، میں نے عرض کی: ہم ان عجمیوں کے ساتھ سفر کرتے رہتے ہیں، ان کے ساتھ ہانڈیاں ہوتی ہیں، یہ ان میں مرداراور خنزیر کا گوشت پکاتے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس میں جو پکی مٹی کے بنے ہوئے برتن ہوں، اس میں پانی ابال کر اس کو دھولیا کرو، اور جو برتن تانبے کے بنے ہوئے ہیں ان کو سادہ طریقے سے دھولیا کرو، پانی ہر چیز کے لئے پاک کنندہ ہے۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7154 - حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالْحَكَمِ، ثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ عَبْدِالْعَزِيزِ بْنِ الرَّبِيعِ بْنِ سَبْرَةَ الْجُهَنِيُّ، حَدَّثَنِي اَبِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الرَّبِيعِ بْنِ سَبْرَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَصْحَابِهِ حِينَ نَزَلَ الْحِجْرَ: مَنْ عَمِلَ مِنْ هٰذَا الْمَاءِ طَعَامًا فَلْيُلْقِهِ قَالَ: فَمِنْهُمْ مَنْ عَجَنَ الْعَجِينَ وَمِنْهُمْ مَنْ حَاسَ الْحَيْسَ فَاَلْقَوْهُ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق - من تلخيص الذهبي)7154 - وعلى شرط واحد منهما

✧✧ حضرت سبرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب صحابہ کرام (مقام) حجر میں اترے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: جس نے اس پانی سے کھانا بنایا ہے وہ اس کو گرادے، (حضرت سبرہ) فرماتے ہیں: ان میں سے بعض لوگوں نے اس پانی کے ساتھ آٹا گوندھا تھا، اور کچھ لوگوں نے ''حیس'' بنایا تھا۔ ان سب نے سب کچھ گرادیا۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن انہوں نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7155 - حَدَّثَنِي اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ، وَاِسْحَاقُ بْنُ الْحَسَنِ، قَالَا: ثَنَا عَفَّانُ، ثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: مَاتَتْ بَغْلٌ عِنْدَ رَجُلٍ

فَاَتَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَفْتِيهِ فَزَعَمَ جَابِرٌ عَنْ سَمُرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِصَاحِبِهَا: اَمَا لَكَ مَا يُغْنِيكَ عَنْهَا؟ قَالَ: لَا. قَالَ: اذْهَبْ فَكُلْهَا صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7155 – علی شرط مسلم

✧✧ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک آدمی کا خچر مر گیا، وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مسئلہ پوچھنے کے لئے آیا۔ جابر بن سمرہ کا خیال ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خچر کے مالک سے کہا: کیا تیرے پاس اور کوئی چیز نہیں ہے جو تجھے اس سے بے نیاز کر دے؟ اس نے کہا: جی نہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جا، تو اس کو کھا لے۔

۞۞ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7156 – حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّيْرَفِيُّ، بِمَرْوَ، ثَنَا اَبُوْ قِلَابَةَ الرَّقَاشِيُّ، ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ، ثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ، ثَنَا حَسَّانُ بْنُ عَطِيَّةَ، عَنْ اَبِي وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ، قَالَ: قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا بِاَرْضٍ مَخْمَصَةٍ فَمَا يَحِلُّ لَنَا مِنَ الْمَيْتَةِ؟ قَالَ: اِذَا لَمْ تَصْطَبِحُوا وَلَمْ تَغْتَبِقُوا وَلَمْ تَحْتَفِوا فَشَاْنُكُمْ بِهَا هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7156 – فيه انقطاع

✧✧ ابوواقد لیثی فرماتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگ بنجر علاقے میں رہتے ہیں، کیا ہمارے لئے کوئی مردار جائز نہیں ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تمہیں نہ صبح کو کچھ کھانے کو میسر ہو، نہ شام کے وقت کچھ میسر ہو، اور کھیتوں میں بھی کوئی چیز نہ ہو تو تمہیں اجازت ہے۔

۞۞ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن انہوں نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7157 – حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اِمْلَاءً، ثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ قُتَيْبَةَ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى، وَاَخْبَرَنِي اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَالِحٍ السَّمَرْقَنْدِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نَصْرٍ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى، اَنْبَا خَارِجَةُ، عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَا رَوَيْتَ اَهْلَكَ مِنَ اللَّبَنِ غَبُوقًا فَاجْتَنِبْ مَا نَهَى اللّٰهُ عَنْهُ مِنْ مَيْتَةٍ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ وَلَهُ اَصْلٌ بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7157 – صحيح

✧✧ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم اپنے گھر والوں کو اونٹنی کے دودھ سے سیراب کر لو تو اللہ تعالیٰ نے جس مردار کے کھانے منع کیا ہے، اس سے بچ کر رہو۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔ اس حدیث کی اصل بھی موجود ہے اور وہ ایسی اسناد کے ہمراہ مروی ہے جو کہ شیخین رحمۃ اللہ علیہما کے معیار کے مطابق صحیح ہے۔

7158 – حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، أنبأ اَبُوْ الْمُثَنّٰى، ثَنَا اَبِى، عَنْ اَبِيْهِ، ثَنَا ابْنُ عَوْنٍ، قَالَ: قَرَاْتُ عِنْدَ الْحَسَنِ كِتَابَ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ، اِلٰى بَنِيْهِ وَفِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يُجْزِءُ مِنَ الضَّرُوْرَةِ – اَوِ الضَّارُوْرَةِ – غَبُوْقٌ اَوْ صَبُوْحٌ

(التعليق – من تلخيص الذهبى)7158 – سكت عنه الذهبى فى التلخيص

✧✧ ابن عون کہتے ہیں: میں نے حسن کے پاس حضرت سمرہ بن جندب کا وہ خط پڑھا جوانہوں نے اپنے بیٹوں کے نام لکھا تھا، اس میں یہ بھی تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: صبح یا شام کا کھانا میسر ہوتو تم ضرورتمند کے زمرے میں نہیں آتے۔

7159 – حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذٍ الْعَدْلُ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ شَبِيْبٍ الْمَعْمَرِيُّ، ثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ خَارِجَةَ، ثَنَا الْمُعَافَى بْنُ عِمْرَانَ، عَنْ اَبِىْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِىْ مَرْيَمَ، عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ حَبِيْبٍ، عَنْ اُمِّ عَبْدِاللّٰهِ اُخْتِ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ اَنَّهَا بَعَثَتْ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَدَحِ لَبَنٍ عِنْدَ فِطْرِهِ وَذٰلِكَ فِىْ طُوْلِ النَّهَارِ وَشِدَّةِ الْحَرِّ فَرَدَّ اِلَيْهَا الرَّسُوْلُ: اَنّٰى لَكِ هٰذَا اللَّبَنُ؟ قَالَتْ: مِنْ شَاةٍ لِىْ . قَالَ: اَنّٰى لَكِ هٰذِهِ الشَّاةُ؟ قَالَتِ: اشْتَرَيْتُهَا مِنْ مَالِىْ، فَشَرِبَ فَلَمَّا اَنْ كَانَ مِنَ الْغَدِ اَتَتْ اُمُّ عَبْدِاللّٰهِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ بَعَثْتُ اِلَيْكَ بِذٰلِكَ اللَّبَنِ مُرْثِيَةً لَكَ مِنْ شِدَّةِ الْحَرِّ وَطُوْلِ النَّهَارِ فَرَدَدْتَهَا اِلَىَّ مَعَ الرَّسُوْلِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بِذٰلِكَ اُمِرَتِ الرُّسُلُ اَلَّا تَاْكُلَ اِلَّا طَيِّبًا وَلَا تَعْمَلَ اِلَّا صَالِحًا هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبى)7159 – ابن أبى مريم واه

✧✧ حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ کی بہن اُمّ عبداللہ کے بارے میں مروی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں دودھ کا پیالہ نذر بھیجا اس دن حضور ﷺ نے روزہ رکھا ہوا تھا، وہ دن بھی بہت لمبا تھا اور گرمی بھی بہت شدید تھی، رسول اللہ ﷺ نے واپس بھیجا اور پوچھا کہ یہ دودھ کہاں سے آیا؟ انہوں نے بتایا کہ میری اپنی بکری کا ہے۔ آپ ﷺ نے پچھوایا کہ وہ بکری تم نے کہاں سے لی؟ انہوں نے بتایا کہ میں نے اپنے مال سے خریدی تھی۔ تب رسول اللہ ﷺ نے وہ دودھ پی لیا۔ اگلے دن اُمّ عبداللہ، رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں آئیں تو عرض کی: یارسول اللہ ﷺ کل کا دن بہت لمبا تھا اور گرمی بھی بہت سخت تھی (آپ روزے سے بھی تھے) اس لئے میں نے آپ کی ہمدردی کے طور پر آپ کی خدمت میں دودھ کا نذرانہ پیش کیا تھا، لیکن آپ نے وہ واپس بھیج دیا، حضور ﷺ نے فرمایا: رسولوں کو یہی حکم دیا جاتا ہے کہ وہ صرف حلال چیز کھائیں اور صرف نیک عمل کریں۔

✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7160 – حَدَّثَنَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، ثَنَا اَسَدُ بْنُ مُوْسَى، ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنِىْ زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ، عَنْ سُمَيٍّ، عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا دَخَلَ اَحَدُكُمْ عَلٰى اَخِيهِ فَاَطْعَمَهُ طَعَامًا فَلْيَاْكُلْ مِنْهُ وَلَا يَسْاَلْهُ عَنْهُ وَاِنْ سَقَاهُ شَرَابًا فَلْيَشْرَبْ مِنْهُ وَلَا يَسْاَلْهُ عَنْهُ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَلَهُ شَاهِدٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَحْدَهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبى)7160 – صحيح

✦✦ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم اپنے کسی بھائی کے پاس جاؤ، وہ اس کو کھانا پیش کرے تو اس کو چاہئے کہ اس میں سے کھالے اور اس سے (تفصیل) نہ پوچھے (کہ یہ کھانا حلال کمائی سے بنایا گیا ہے یا حرام سے) اور جو مشروب پیش کرے وہ پی لے اور اس سے کوئی تحقیق نہ کرے۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔ اس کی ایک شاہد حدیث بھی موجود ہے جو کہ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے۔ (جیسا کہ درج ذیل ہے)

7161 – حَدَّثَنَاهُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، أنبأ بِشْرُ بْنُ مُوسَى ثنا الْحُمَيْدِيُّ، ثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ رِوَايَةً قَالَ: اِذَا دَخَلْتَ عَلٰى اَخِيكَ الْمُسْلِمِ فَاَطْعَمَكَ طَعَامًا فَكُلْ وَلَا تَسْاَلْهُ وَاِذَا سَقَاكَ شَرَابًا فَاشْرَبْهُ وَلَا تَسْاَلْهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبى)7161 – على شرط مسلم

✦✦ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تم اپنے کسی مسلمان بھائی کے پاس جاؤ، وہ تمہیں کھانے کو کچھ پیش کرے تو کھالو اور اس سے کوئی تحقیق نہ کرو، اور تمہیں پینے کے لئے کچھ پیش کریں تو پی لو اور کوئی سوال مت کرو۔

7162 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَغْدَادِيُّ، ثَنَا اَبُوْ زُرْعَةَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَمْرٍو الدِّمَشْقِيُّ، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ بَشِيرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَعَاذَكَ اللّٰهُ مِنْ اُمَرَاءَ يَكُوْنُوْنَ بَعْدِى قَالَ: وَمَا هُمْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: مَنْ دَخَلَ عَلَيْهِمْ فَصَدَّقَهُمْ وَاَعَانَهُمْ عَلٰى جَوْرِهِمْ فَلَيْسَ مِنِّى وَلَا يَرِدَ عَلَيَّ الْحَوْضَ

(التعليق – من تلخيص الذهبى)7162 – صحيح

✦✦ حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے بعد آنے والے امراء سے اللہ تعالیٰ تجھے بچائے، حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ کون ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص ان کے پاس جا کر ان کی تصدیق کرے، اور ظلم پر ان کی مدد کرے، وہ میرے طریقے پر نہیں ہے اور نہ ہی وہ میرے حوض کوثر پر آسکے گا۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

وَشَاهِدُهُ حَدِيْثُ جَابِرٍ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی (درج ذیل) حدیث اس حدیث کی شاہد ہے

7163 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الصَّنْعَانِيُّ، بِمَكَّةَ، ثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، أنبأ عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أنبأ مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ سَابِطٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَعَاذَكَ اللّٰهُ يَا كَعْبَ بْنَ عُجْرَةَ مِنْ اِمَارَةِ السُّفَهَاءِ قَالَ: وَمَا اِمَارَةُ السُّفَهَاءِ؟ قَالَ: "اُمَرَاءُ يَكُونُوْنَ بَعْدِي لَا يَقْتَدُوْنَ بِهُدَايَ وَلَا يَسْتَنُّوْنَ بِسُنَّتِي فَمَنْ صَدَّقَهُمْ بِكَذِبِهِمْ وَاَعَانَهُمْ عَلَى ظُلْمِهِمْ فَاُولَئِكَ لَيْسُوا مِنِّي وَلَسْتُ مِنْهُمْ وَلَا يَرِدُوْنَ عَلَى حَوْضِي، وَمَنْ لَمْ يُصَدِّقْهُمْ عَلَى كَذِبِهِمْ وَلَمْ يُعِنْهُمْ عَلَى ظُلْمِهِمْ فَاُولَئِكَ مِنِّي وَاَنَا مِنْهُمْ وَسَيَرِدُوْنَ عَلَى حَوْضِي. يَا كَعْبَ بْنَ عُجْرَةَ اِنَّهُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ لَحْمٌ نَبَتَ مِنْ سُحْتٍ، النَّارُ اَوْلَى بِهِ. يَا كَعْبَ بْنَ عُجْرَةَ، الصَّوْمُ جُنَّةٌ وَالصَّدَقَةُ تُطْفِءُ الْخَطِيئَةَ وَالصَّلَاةُ قُرْبَانٌ - اَوْ قَالَ: بُرْهَانٌ -" وَقَدْ رُوِيَ قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَحْمٌ نَبَتَ مِنْ سُحْتٍ، عَنْ اَبِي بَكْرٍ، وَعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا"

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 7163 – سكت عنه الذهبي في التلخيص

✧✧ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے کعب بن عجرہ! اللہ تعالیٰ تجھے بے وقوفوں کی امارت سے بچائے۔ انہوں نے پوچھا: بے وقوفوں کی امارت کیا ہے؟ فرمایا: میرے بعد کچھ امراء ہوں گے، میری ہدایت کو نہیں اپنائیں گے، نہ میری سنت پر عمل کریں گے، جس نے ان کے جھوٹ کو سچ کہا، اور ظلم پر ان کی مدد کی، وہ مجھ سے نہیں، میں ان سے نہیں، نہ ہی وہ لوگ میرے حوض کوثر پر آئیں گے۔ اور جس نے ان کے جھوٹ کو سچ نہ کہا، ظلم پر ان کی معاونت نہ کی، وہ مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں، وہ میرے حوض کوثر پر آئیں گے۔ اے کعب بن عجرہ وہ گوشت جنت میں نہیں جاسکتا، جس کی پرورش حرام سے ہوئی ہو، اس کو تو آگ ہی مناسب ہے۔ اے کعب بن عجرہ روزہ ڈھال ہے، اور صدقہ گناہوں کو مٹادیتا ہے، اور نماز قربان ہے یا (شاید فرمایا) برہان ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ الفاظ ''لحم نبت من سحت'' حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہیں۔

اَمَّا حَدِيْثُ اَبِي بَكْرٍ

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث (درج ذیل ہے)

7164 - فَحَدَّثَنَاهُ اَبُوْ عَمْرِو بْنِ السَّمَّاكِ، ثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شَاكِرٍ، ثَنَا قُرَّةُ بْنُ حَبِيبٍ، ثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ اَسْلَمَ الْكُوفِيِّ، عَنْ مُرَّةَ الطَّيِّبِ، عَنْ اَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ نَبَتَ لَحْمُهُ مِنَ السُّحْتِ فَالنَّارُ اَوْلَى بِهِ

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 7164 – سكت عنه الذهبي في التلخيص

✧✧ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس کا گوشت حرام سے پلا ہوگا، وہ دوزخ کے زیادہ لائق ہے۔

وَاَمَّا حَدِيْثُ عُمَرَ

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث درج ذیل ہے

7165 - فَاَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ دَرَسْتَوَيْهِ، ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ سُفْيَانَ، ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الْاُوَيْسِيُّ، اَنْبَاَ يَزِيدُ بْنُ عَبْدِالْمَلِكِ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُصَيْفَةَ، عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: مَنْ نَبَتَ لَحْمُهُ مِنَ السُّحْتِ فَالَى النَّارِ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)7165 – سكت عنه الذهبي في التلخيص

✧✧ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جس کا گوشت حرام سے پلا، وہ دوزخ کا مستحق ہے۔

7166 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذٍ الْعَدْلُ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَهْلٍ الْمُجَوِّزُ، ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ مُوسَى: حَدَّثَنِيْ وَقَّاصُ بْنُ رَبِيعَةَ، عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَّادٍ، اَخِي بَنِيْ فِهْمٍ اَخْبَرَهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ اَكَلَ بِمُسْلِمٍ اُكْلَةً اَطْعَمَهُ اللّٰهُ بِهَا اُكْلَةً مِنْ نَارِ جَهَنَّمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ اَقَامَ بِمُسْلِمٍ مَقَامَ سُمْعَةٍ اَقَامَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَقَامَ سُمْعَةٍ وَرِيَاءٍ، وَمَنِ اكْتَسَى بِمُسْلِمٍ ثَوْبًا كَسَاهُ اللّٰهُ ثَوْبًا مِنْ نَارِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي)7166 – صحيح

✧✧ بنی فہم کے بھائی مستورد بن شداد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے کسی مسلمان کی بدخواہی کر کے ایک لقمہ بھی کھایا، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے برابر دوزخ کی آگ (کے کھانوں میں) سے کھلائے گا۔ اور جس نے کسی کو ریا کاری اور دکھلاوے کے مقام پر کھڑا کیا، قیامت کے دن اللہ تعالیٰ بھی اس کو ریاء اور دکھلاوے کے مقام پر کھڑا کرے گا۔ (یعنی جس نے کسی مالدار کی اس لئے تعریف کی کہ یہ خوش ہوکر مجھے نوازے گا۔ تو اس نے اس مال دار کو ریاء کاری جگہ کھڑا کر دیا۔) اور جس نے کسی مسلمان کو تکلیف دے کر کپڑا پہنا، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی مثل اس کو دوزخ کی آگ کا لباس پہنائے گا۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7167 - حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ، ثَنَا اللَّيْثُ، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ عَلَى الْمِنْبَرِ: اُحَرِّجُ مَالَ الضَّعِيفَيْنِ الْيَتِيمِ وَالْمَرْاَةِ هٰذَا حَدِيْثٌ

صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ"

(التعليق – من تلخيص الذهبى)7167 – سكت عنه الذهبى فى التلخيص

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر فرمایا کرتے تھے: میں دو کمزوروں (یتیم اور عورت) کے مال کی ذمہ داری کو بہت اہم سمجھتا ہوں۔

۞۞ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7168 – اَخْبَرَنِىْ اِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ بْنِ مُحَمَّدٍ الشَّعْرَانِىُّ، ثَنَا جَدِّى، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ، ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ حَازِمٍ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ حَرْمَلَةَ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ نِيَارٍ الْاَسْلَمِىِّ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، قَالَ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ، رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا تَقُوْلُ: اَهْدَتْ اُمُّ سُنْبُلَةَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبَنًا فَدَخَلَتْ عَلَىَّ بِهِ فَلَمْ تَجِدْهُ فَقُلْتُ لَهَا: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا اَنْ نَاْكُلَ طَعَامَ الْاَعْرَابِ، فَدَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْ بَكْرٍ فَقَالَ: يَا اُمَّ سُنْبُلَةَ مَا هٰذَا مَعَكِ؟ فَقَالَتْ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ لَبَنٌ اَهْدَيْتُهُ لَكَ. قَالَ: اسْكُبِىْ يَا اُمَّ سُنْبُلَةَ فَنَاوَلَ اَبَا بَكْرٍ ثُمَّ قَالَ: اسْكُبِىْ يَا اُمَّ سُنْبُلَةَ فَتَنَاوَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَرِبَ قَالَتْ: فَقُلْتُ: يَا بَرْدَهَا عَلَى الْكَبِدِ. قَالَتْ عَائِشَةُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ حَدَّثْتَنَا اَنَّكَ نَهَيْتَ عَنْ طَعَامِ الْاَعْرَابِ. فَقَالَ: يَا عَائِشُ اِنَّهُمْ لَيْسُوا بِاَعْرَابٍ هُمْ اَهْلُ بَادِيَتِنَا وَنَحْنُ اَهْلُ حَاضِرَتِهِمْ وَاِذَا دُعُوا اَجَابُوا فَلَيْسُوا بِاَعْرَابٍ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ"

(التعليق – من تلخيص الذهبى)7168 – صحيح

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: اُمّ سنبلہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دودھ ہدیہ دیا، (قصہ یوں ہے کہ) وہ دودھ لے کر میرے پاس آئیں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں موجود نہ تھے، میں نے اُمّ سنبلہ سے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں دیہاتیوں کے کھانے کھانے سے منع فرمایا ہے، (کچھ ہی دیر میں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تشریف لے آئے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اُمّ سنبلہ! یہ تیرے پاس کیا ہے؟ اس نے کہا؛ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دودھ ہے، میں آپ کے لئے ہدیہ کے طور پر لائی ہوں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اُمّ سنبلہ! اس کو انڈیل دو، یہ دودھ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے تھام لیا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر فرمایا: اے اُمّ سنبلہ اس کو انڈیل دو، پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ دودھ لیا اور پیا، اُمّ سلمہ کہتی ہیں: میں نے کہا: دل ٹھنڈا ہو گیا۔ اُمّ المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے تو ہمیں دیہاتیوں کے کھانے کھانے سے منع کیا ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عائشہ! یہ لوگ دیہاتی نہیں ہیں، یہ ہمارے قرب و جوار کے لوگ ہیں اور ہم ان کے شہری ہیں۔ ان کو جب بھی بلایا جاتا ہے، یہ آتے ہیں۔ اس لئے یہ دیہاتی نہیں ہیں۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7169 – حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْحَافِظُ، رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى، ثَنَا حُسَامُ بْنُ الصِّدِّيْقِ، ثَنَا

عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيدَ الْمُقْرِءُ، حَدَّثَنِي حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ غَيْلَانَ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ قَيْسٍ التُّجِيبِيِّ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تَصْحَبْ اِلَّا مُؤْمِنًا وَلَا يَاْكُلْ طَعَامَكَ اِلَّا تَقِيٌّ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7169 – صحيح

✧✧ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: دوستی صرف مومن کے ساتھ کرو، اور تمہارا کھانا کسی پرہیز گار کے پیٹ میں جانا چاہئے۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7170 – اَخْبَرَنِي الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، ثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ، اَخْبَرَنِي اَبِي، عَنْ هَارُونَ بْنِ مُوسَى النَّحْوِيِّ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ طَعَامِ الْمُتَبَارِيَيْنِ اَنْ يُؤْكَلَ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7170 – صحيح

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقابلہ بازی (سے حاصل شدہ مال سے بنایا ہوا) کھانا کھانے سے منع فرمایا ہے۔ (یعنی شرط لگا کر مقابلہ کیا، اور شرط جیت کر جو مال حاصل ہوا، اس سے پکایا ہوا کھانا نہیں کھانا چاہئے، کیونکہ شرط لگانا حرام ہے)

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7171 – اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحُسَيْنِ الْقَاضِي، بِمَرْوَ، ثَنَا الْحَارِثُ بْنُ اَبِي اُسَامَةَ، ثَنَا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ، ثَنَا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ اَبِيهِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: " نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ مَطْعَمَيْنِ: الْجُلُوسُ عَلَى مَائِدَةٍ يُشْرَبُ عَلَيْهَا الْخَمْرُ اَوْ يَاْكُلُ الرَّجُلُ وَهُوَ مُنْبَطِحٌ عَلَى بَطْنِهِ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7171 – على شرط مسلم

✧✧ حضرت سالم اپنے والد کے حوالے سے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو جگہوں پر کھانے سے منع فرمایا ہے۔

(۱) ایسے دستر خوان پر بیٹھ کر کھانا جس پر شراب پی جاتی ہو۔

(۲) پیٹ کے بل لیٹ کر کھانے سے بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا۔

۞۞ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7172 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُنْقِذٍ الْخَوْلَانِيُّ، بِمِصْرَ، ثَنَا اِدْرِيسُ بْنُ

يَحْيَى الْخَوْلَانِيُّ، حَدَّثَنِي رَجَاءُ بْنُ اَبِي عَطَاءٍ، عَنْ وَاهِبِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ الْكَعْبِيِّ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ اَطْعَمَ اَخَاهُ خُبْزًا حَتّٰى يُشْبِعَهُ وَسَقَاهُ مَاءً حَتّٰى يَرْوِيَهُ بَعَدَهُ اللّٰهُ عَنِ النَّارِ سَبْعَ خَنَادِقَ بُعْدُ مَا بَيْنَ خَنْدَقَيْنِ مَسِيْرَةُ خَمْسِمِائَةِ سَنَةٍ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7172 – صحيح

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے اپنے بھائی کو پیٹ بھر کر روٹی کھلائی اور پیٹ بھر کر پانی پلایا، اللہ تعالیٰ اس کے دوزخ سے سات خندقیں دور کر دے گا، دو خندقوں کے درمیان پانچ سو سال کی مسافت ہے۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7173 – اَخْبَرَنِي اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الثَّقَفِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الْحَضْرَمِيُّ، ثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ الْحَنَفِيِّ، ثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي حُمَيْدٍ، عَنْ اَبِي الْمَلِيحِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْكَفَّارَاتُ اِطْعَامُ الطَّعَامِ وَاِفْشَاءُ السَّلَامِ وَالصَّلَاةُ بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7173 – عبيد الله بن أبی حميد قال أحمد تركوا حديثه

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: گناہوں کو مٹانے والی یہ چیزیں ہیں۔ کھانا کھلانا، سلام عام کرنا، اور رات کے اس پہر میں عبادت کرنا جس وقت لوگ سو رہے ہوتے ہیں۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7174 – اَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْمَحْبُوبِيُّ، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَسْعُودٍ، ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُوْنَ، أنبأ هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَبِي مَيْمُونَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَنْبِئْنِي عَنْ اَمْرٍ اِذَا اَخَذْتُ بِهِ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ؟ قَالَ: اَفْشِ السَّلَامَ وَاَطْعِمِ الطَّعَامَ وَصِلِ الْاَرْحَامَ وَقُمْ بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ وَادْخُلِ الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7174 – صحيح

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ مجھے کوئی ایسا عمل بتا دیجئے کہ اگر میں اس پر پابندی سے عمل کر لوں تو جنت میں چلا جاؤں، حضور ﷺ نے فرمایا: سلام کو عام کر، کھانا کھلا، صلہ رحمی کر، رات کو عبادت کر جس وقت لوگ سو رہے ہوتے ہیں، تو سلامتی کے ساتھ جنت میں جائے گا۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7175 - اَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، أنبأ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالْحَكَمِ، أنبأ ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِىْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، اِنَّ اَبَا السَّمْحِ، حَدَّثَهُ اَنَّ اَبَا الْهَيْثَمِ، حَدَّثَهُ عَنْ اَبِىْ سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ: اَيُّمَا رَجُلٍ كَسَبَ مَالًا مِنْ حَلَالٍ فَاَطْعَمَ نَفْسَهُ وَكَسَاهَا فَمَنْ دُونَهُ مِنْ خَلْقِ اللّٰهِ لَهُ زَكَاةٌ

اَيُّمَا رَجُلٍ مُسْلِمٍ لَمْ يَكُنْ لَهُ صَدَقَةٌ فَلْيَقُلْ فِى دُعَائِهِ اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ وَصَلِّ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ فَاِنَّهَا لَهُ زَكَاةٌ

وَقَالَ: لَا يَشْبَعُ مُؤْمِنٌ يَسْمَعُ خَيْرًا حَتّٰى يَكُونَ مُنْتَهَاهُ الْجَنَّةَ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبى)7175 – صحيح

✧✧ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جوشخص حلال کمائی کر کے اس میں سے خودکھالے، اور پہن لے وہ بھی اس کے لئے صدقہ کی حیثیت رکھتی ہے، اگرچہ وہ دوسروں کو نہ دے۔

جس مسلمان کے پاس صدقہ دینے کے لئے کوئی چیز نہ ہو، اس کو چاہئے کہ وہ یہ درودشریف پڑھ لیا کرے اس کے لئے یہی صدقہ ہے۔ (درودشریف یہ ہے)

اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ وَصَلِّ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ

اورفرمایا: مومن نیکی کی بات سننے سے سیرنہیں ہوتا حتیٰ کہ وہ جنت میں پہنچ جاتا ہے۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اورامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کونقل نہیں کیا۔

7176 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذٍ الْعَدْلُ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحُسَيْنِ الْقَاضِىْ، قَالَا: ثَنَا الْحَارِثُ بْنُ اَبِىْ اُسَامَةَ، ثَنَا اَبُو النَّضْرِ هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ، ثَنَا فَضْلُ بْنُ مَرْزُوقٍ، ثَنَا عَدِىُّ بْنُ ثَابِتٍ، عَنْ اَبِىْ حَازِمٍ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: اَتَى رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَصَابَنِى الْجَهْدُ فَاَرْسَلَ اِلٰى نِسَائِهِ فَلَمْ يَجِدْ عِنْدَهُنَّ شَيْئًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلَا رَجُلٌ يُضِيفُ هٰذَا اللَّيْلَةَ يَرْحَمُهُ اللّٰهُ فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ: اَنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَذَهَبَ اِلٰى اَهْلِهِ فَقَالَ لِامْرَاَتِهِ: ضَيْفُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَدَّخِرُ مِنْهُ شَيْئًا قَالَتْ: وَاللّٰهِ مَا عِنْدِى اِلَّا قُوتُ الصِّبْيَةِ قَالَ: فَاِذَا اَرَادَ الصِّبْيَةُ الْعَشَاءِ فَنَوِّمِيهِمْ وَتَعَالَىْ فَاَطْفِئِى السِّرَاجَ وَنَطْوِى بُطُونَنَا اللَّيْلَةَ فَفَعَلَتْ ثُمَّ غَدَا الرَّجُلُ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " لَقَدْ عَجِبَ اللّٰهُ - اَىْ: لَقَدْ ضَحِكَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ - مِنْ فُلَانٍ وَفُلَانَةَ " وَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى (وَيُؤْثِرُونَ عَلَى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ) (الحشر: 9) هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبى)7176 – على شرط مسلم

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے بہت سخت بھوک لگی ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج کی جانب پیغام بھیجا تو پتا چلا کہ ان کے ہاں بھی کھانے کی کوئی چیز نہیں ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہے کوئی شخص جو آج رات اس مہمان کی مہمان نوازی کرے اللہ تعالیٰ اُس پر رحمت کرے گا۔ ایک انصاری صحابی اٹھ کر کھڑا ہوا اور کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں یہ خدمت کروں گا۔ وہ اس کو اپنے گھر لے گئے، اپنی بیوی سے کہا: یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مہمان ہیں، ہم اس سے کوئی چیز بھی بچا کر نہیں رکھیں گے۔ بیوی نے کہا: اللہ کی قسم! بچوں کی غذا کے علاوہ گھر میں کچھ بھی نہیں ہے، جب بچوں کے شام کے کھانے کا وقت ہوگا تو ہم انہیں سُلا دیں گے تم اٹھ کر چراغ گل کر دینا، ہم آج رات صبر کریں گے۔ ان کی زوجہ نے ایسا ہی کیا، اگلی صبح وہ آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کو یہ شخص اور اس کی بیوی بہت اچھے لگے، اللہ تعالیٰ (اپنی شان کے لائق) ان پر مسکرایا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمادی

وَيُؤْثِرُونَ عَلَى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ (الحشر: ۹)

''اور اپنی جانوں پر ان کو ترجیح دیتے ہیں، اگرچہ انہیں شدید محتاجی ہو'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا)

✿✿ یہ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7177 - حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِیْءٍ، ثَنَا السَّرِیُّ بْنُ خُزَیْمَةَ، ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِیمَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضَاءٍ، حَدَّثَنِیْ اَبِیْ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ الْمُزَنِیِّ، عَنْ اَبِیْهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا اشْتَرَی اَحَدُكُمْ لَحْمًا فَاَكْثِرْ مَرَقَهُ فَاِنْ لَّمْ یُصِبْ اَحَدُكُمْ لَحْمًا اَصَابَ مَرَقًا وَهُوَ اَحَدُ اللَّحْمَیْنِ هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ "

(التعلیق - من تلخیص الذهبی) 7177 - محمد بن فضاء الأزدی ضعفه ابن معین

✧✧ علقمہ بن عبداللہ مزنی اپنے والد کے حوالے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص گوشت خریدے تو (پکاتے وقت) اس میں شوربا زیادہ کرے، کیونکہ کسی کو بوٹی ملے نہ ملے، شوربا تو مل ہی جائے گا۔ اور گوشت کا شوربا بھی ایک قسم کا گوشت ہی ہوتا ہے۔

7178 - اَخْبَرَنَا عَبْدَانُ بْنُ زَیْدِ بْنِ یَعْقُوْبَ الدَّقَّاقُ، بِهَمْدَانَ، ثَنَا اِبْرَاهِیمُ بْنُ الْحُسَیْنِ بْنِ دِیزِیلَ، ثَنَا آدَمُ بْنُ اَبِیْ اِیَاسٍ الْعَسْقَلَانِیُّ، ثَنَا شَیْبَانُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ، ثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَیْرٍ، عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ سَاعَةٍ لَا یَخْرُجُ فِیْهِ وَلَا یَلْقَاهُ فِیْهَا اَحَدٌ فَاَتَاهُ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ: مَا جَاءَ بِكَ یَا اَبَا بَكْرٍ؟ فَقَالَ: خَرَجْتُ لِلِقَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّظَرِ فِیْ وَجْهِهٖ وَالسَّلَامِ عَلَیْهِ فَلَمْ یَلْبَثْ اَنْ جَاءَ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ لَهٗ: مَا جَاءَ بِكَ یَا عُمَرُ؟ قَالَ: الْجُوعُ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ. قَالَ: وَاَنَا قَدْ وَجَدْتُ بَعْضَ ذَاكَ فَانْطَلَقُوْا اِلٰی مَنْزِلِ اَبِی الْهَیْثَمِ بْنِ التَّیِّهَانِ

الْاَنْصَارِيِّ وَكَانَ رَجُلًا كَثِيرَ النَّخْلِ وَالشَّاءِ وَلَمْ يَكُنْ اَحَدٌ مِنْ خَدَمٍ فَلَمْ يَجِدُوهُ فَقَالُوا لِامْرَاَتِهِ: اَيْنَ صَاحِبُكِ؟ فَقَالَتْ: انْطَلَقَ يَسْتَعْذِبُ لَنَا الْمَاءَ، فَلَمْ يَلْبَثُوا اَنْ جَاءَ اَبُو الْهَيْثَمِ بِقِرْبَةٍ يَزْعَبُهَا فَوَضَعَهَا ثُمَّ جَاءَ فَالْتَزَمَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيُفَدِّيهِ بِاَبِيهِ وَاُمِّهِ فَانْطَلَقَ بِهِمْ اِلٰى حَدِيقَةٍ فَبَسَطَ لَهُمْ بِسَاطًا ثُمَّ انْطَلَقَ اِلٰى نَخْلَةٍ فَجَاءَ بِقِنْوٍ فَوَضَعَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَفَلَا انْتَقَيْتَ لَنَا مِنْ رُطَبِهِ؟ فَقَالَ: يَارَسُولَ اللّٰهِ اِنِّي اَرَدْتُ اَنْ تُخَيِّرُوا مِنْ بُسْرِهِ وَرُطَبِهِ فَاَكَلُوا وَشَرِبُوا مِنْ ذٰلِكَ الْمَاءِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هٰذَا وَاللّٰهِ النَّعِيمُ الَّذِي اَنْتُمْ عَنْهُ مَسْئُولُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ظِلٌّ بَارِدٌ وَرُطَبٌ طَيِّبٌ وَمَاءٌ بَارِدٌ فَانْطَلَقَ اَبُو الْهَيْثَمِ لِيَصْنَعَ لَهُمْ طَعَامًا فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَذْبَحَنَّ ذَاتَ دَرٍّ فَذَبَحَ لَهُمْ عَنَاقًا اَوْ جَدْيًا فَاَتَاهُمْ بِهِ فَاَكَلُوا فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَلْ لَكَ خَادِمٌ؟ قَالَ: لَا، قَالَ: فَاِذَا اَتَانِي سَبْيٌ فَاْتِنَا فَاُتِيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَاْسَيْنِ لَيْسَ مَعَهُمَا ثَالِثٌ فَاَتَاهُ اَبُو الْهَيْثَمِ فَقَالَ: يَارَسُولَ اللّٰهِ خَادِمٌ فَقَالَ لَهُ: اخْتَرْ مِنْهُمَا فَقَالَ: يَارَسُولَ اللّٰهِ اخْتَرْ لِي، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلْمُسْتَشَارُ مُؤْتَمَنٌ خُذْ هٰذَا فَاِنِّي رَاَيْتُهُ يُصَلِّي وَاسْتَوْصِ بِهِ مَعْرُوفًا فَانْطَلَقَ اَبُو الْهَيْثَمِ بِالْخَادِمِ اِلٰى امْرَاَتِهِ فَاَخْبَرَهَا بِقَوْلِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ لَهُ امْرَاَتُهُ: مَا اَنْتَ بِبَالِغٍ مَا قَالَ فِيهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا اَنْ تُعْتِقَهُ فَقَالَ: هُوَ عَتِيقٌ. فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى لَمْ يَبْعَثْ نَبِيًّا وَلَا خَلِيفَةً اِلَّا وَلَهُ بِطَانَتَانِ بِطَانَةٌ تَاْمُرُهُ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَاهُ عَنِ الْمُنْكَرِ وَبِطَانَةٌ لَا تَاْلُوهُ خَبَالًا مَنْ يوق بِطَانَةَ السُّوءِ فَقَدْ وُقِيَ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ " وَقَدْ رَوَاهُ يُونُسُ بْنُ عُبَيْدٍ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ كَيْسَانَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَتَمَّ وَاَطْوَلَ مِنْ حَدِيثِ اَبِي هُرَيْرَةَ هٰذَا

(التعليق – من تلخيص الذهبي)7178 – على شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک دفعہ کا ذکر ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسے وقت میں گھر سے نکلے کہ عموماً اس وقت آپ باہر نہیں نکلا کرتے تھے، اور نہ ہی اس وقت میں آپ سے کوئی ملاقات کے لئے جاتا تھا، اسی وقت حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ گئے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: اے ابوبکر! تم کیوں آئے ہو؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات، ان کی زیارت اور سلام کے لئے آیا ہوں، ابھی زیادہ دیر نہیں گزری تھی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی آ گئے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: اے عمر! تم کس لئے آئے ہو؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھوک بہت لگی ہے۔ (حضرت ابوہریرہ) فرماتے ہیں: بھوک تو مجھے بھی لگی ہوئی تھی، یہ سب لوگ حضرت ابوہیثم بن تیہان انصاری رضی اللہ عنہ کے گھر تشریف لے گئے، اس صحابی کے بہت باغات اور کافی بکریاں تھیں، ان کا کوئی خادم نہیں تھا، یہ لوگ گھر گئے تو ابوہیثم گھر میں موجود نہ تھے، ان لوگوں نے ان کی زوجہ سے کہا: تمہارے شوہر کہاں ہیں؟ انہوں نے کہا: پانی بھرنے گئے ہیں، ابھی زیادہ وقت نہیں گزرا تھا کہ ابوہیثم مشکیزہ اٹھائے آ گئے، انہوں نے مشکیزہ رکھا اور آ کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بغلگیر ہو گئے، اور کہنے لگے:

یارسول اللہ ﷺ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوجائیں، پھروہ ان سب کو ایک باغ میں لے گئے، ان کیلئے چادر بچھائی اور خود ایک درخت کی طرف چلے گئے، اور کھجوروں کا ایک گچھہ توڑ کر لائے اوران کو پیش کردیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم ہمارے لئے صرف تازہ کھجوریں ہی چن کر کیوں نہ لے آئے؟ انہوں نے کہا: یارسول اللہ ﷺ میرا ارادہ تھا کہ آپ اپنی مرضی سے جو چاہیں، لے لیں۔ ان سب نے کھجوریں کھائیں اور وہ پانی پیا، پھر رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ کی قسم! یہی نعمتیں ہیں، جن کے بارے میں قیامت کے دن تم سے پوچھا جائے گا، ٹھنڈا سایہ، عمدہ تازہ کھجوریں، ٹھنڈا پانی۔ حضرت ابوہیثم ان لوگوں کے لئے کھانا بنوانے گئے، رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: کوئی دودھ والی بکری ذبح مت کرنا، چنانچہ ابوہیثم نے ان کے لئے عناق (بکری کا بچہ جس کی عمر ابھی ایک سال نہ ہوئی ہو) یا جدی (بکری کا بچہ جو ایک سال کا ہو چکا ہو) ذبح کر کے (بھون کر) ان کے پاس لے آئے، ان لوگوں نے اس کو کھایا، رسول اللہ ﷺ نے ان سے پوچھا: کیا تمہارے پاس کوئی خادم ہے؟ ابوہیثم رضی اللہ عنہ نے کہا: جی نہیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا: اب جب میرے پاس قیدی آئیں گے تو تم میرے پاس آجانا (میں تمہیں خادم دے دوں گا) رسول اللہ ﷺ کے پاس دو قیدی آئے، ان کے ساتھ کوئی تیسرا نہیں تھا۔ ابوہیثم، حضور ﷺ کے پاس آئے اور خادم مانگا، حضور ﷺ نے فرمایا: ان دونوں میں سے جو چاہو لے لو، انہوں نے کہا: یارسول اللہ ﷺ آپ خود ہی میرے لئے چن دیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس سے مشورہ لیا جائے وہ امین ہوتا ہے، تم یہ غلام لے جاؤ کیونکہ میں نے اس کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے اور اس کے ساتھ بہت اچھا سلوک کرنا۔ حضرت ابوہیثم خادم کو لے کر اپنی بیوی کی طرف لوٹے، گھر پہنچ کر بیوی کو سارا ماجرا سنایا اور رسول اللہ ﷺ کی ہدایت بھی سنائی۔ ان کی زوجہ نے ان سے کہا: تم وہ بات سمجھ ہی نہیں سکے جو رسول اللہ ﷺ نے تمہیں کہی ہے، جب تک تم اس کو آزاد نہیں کردیتے تب تک تم حضور ﷺ کے فرمان کی حقیقی فرمانبرداری کو پہنچ ہی نہیں سکتے۔ ابوہیثم نے اس کو آزاد کردیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے جس نبی یا خلیفہ کو بھیجا ہے اس کے دو ساتھی ہوتے ہیں، ایک ساتھی اس کو بھلائی کا حکم دیتا اور برائی سے روکتا ہے اور دوسرا اس کو نقصان پہنچانے میں کوئی کسر نہیں چھوڑتا اور جو برے رازداں سے بچ گیا، وہ واقعی بچ گیا۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

اس حدیث کو یونس بن عبید اور عبداللہ بن کیسان نے عکرمہ کے واسطے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے، ان کی روایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت کی بہ نسبت زیادہ طویل اور تام ہے۔

7178 – وَرَوَاهُ بَكَّارُ السِّيرِينِيُّ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْعُمَرِيُّ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ فِي سَاعَةٍ لَمْ يَكُنْ يَخْرُجُ فِيهَا وَخَرَجَ اَبُو بَكْرٍ فَقَالَ: مَا اَخْرَجَكَ يَا اَبَا بَكْرٍ؟ قَالَ: الْجُوعُ – الْحَدِيثَ رَوَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7178 – علی شرط البخاری ومسلم

✧✧ نافع حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایسے وقت میں گھر سے نکلے کہ عام طور

پر اس وقت آپ باہر نہیں نکلا کرتے تھے اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بھی نکلے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: اے ابوبکر! تم اس وقت کیوں آئے ہوں۔ انہوں نے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھوک لگی ہے۔

7178 – ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ اَبِي الزَّعْرَاءِ، عَنْ عَمِّهِ اَبِي الْاَحْوَصِ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: كُنَّا نَعُدُّ الْإِمَّعَةَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ الرَّجُلُ يُدْعَى اِلَى الطَّعَامِ فَيَذْهَبُ بِآخَرَ مَعَهُ لَمْ يُدْعَ وَهُوَ الْيَوْمَ فِيكُم الْمُحْقِبُ دِينَهُ الرِّجَالَ صَحِيحٌ رَوَاهُ

✧✧ حضرت عبداللہ فرماتے ہیں: ہم جاہلیت میں بن بلائے دعوت پر چلے جایا کرتے تھے، ایک آدمی کو دعوت پر بلایا جاتا تو وہ ایک اور آدمی کو بھی اپنے ساتھ لے جاتا جس کو دعوت نہیں دی گئی ہوتی۔ اور وہ عادت آج بھی تم میں موجود ہے، جیسے کوئی شخص اپنا دین کسی دوسرے کے پیچھے سوار کرا دے۔

7178 – شُعْبَةُ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ الْهَجَرِيِّ، عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ، هٰذَا صَحِيحٌ اَيْضًا "

ابراہیم ہجری نے یہ حدیث ابوالاحوص سے روایت کی ہے، یہ حدیث بھی صحیح ہے۔

7178 – مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ اَبِي طَلْحَةَ وَهُوَ نُعَيْمُ بْنُ زِيَادٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ: اَيُّمَا ضَيْفٍ نَزَلَ بِقَوْمٍ فَاَصْبَحَ الضَّيْفُ مَحْرُومًا فَلَهُ اَنْ يَاْخُذَ بِقَدْرِ قِرَاهُ وَلَا حَرَجَ عَلَيْهِ صَحِيحٌ اَمَّا حَدِيثُ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی مہمان کسی قوم کے پاس جائے، اور وہ لوگ مہمان کو نہ پوچھیں تو وہ اپنی ضرورت کے مطابق میزبان کی ہنڈیا سے اس کی اجازت کے بغیر لے سکتا ہے۔ اس پر کوئی گناہ نہیں ہے۔

۞۞ یہ حدیث صحیح ہے۔ یونس بن عبید کی روایت کردہ حدیث درج ذیل ہے۔

7179 – فَاَخْبَرَنِيهِ عَمَّارُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ، ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ اَبِي الْجُودِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُهَاجِرِ، عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ اَبِي كَرِيمَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَيُّمَا مُسْلِمٍ ضَافَ قَوْمًا فَاَصْبَحَ الضَّيْفُ مَحْرُومًا كَانَ حَقًّا عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ نَصْرُهُ حَتّٰى يَاْخُذَ بِقِرَى لَيْلَتِهِ مِنْ زَرْعِهِ وَمَالِهِ

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 7179 – صحيح

✧✧ مقدام بن ابی کریمہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو مسلمان کسی قوم کے پاس مہمان جائے، اور مہمان ان کی ضیافت سے محروم رہ جائے، تو ہر مسلمان پر فرض ہے کہ اُس مہمان کی مدد کرے۔ یہاں تک کہ مہمان اسی رات ان کی ہنڈیا سے، ان کی فصل سے اور اس کے مال سے بقدر ضرورت لے سکتا ہے۔

7180 – اَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْمَحْبُوبِيُّ، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَسْعُودٍ، ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، اَنْبَاَ الْجُرَيْرِيُّ، عَنْ اَبِي نَضْرَةَ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَا

اَتَيْتَ عَلَى رَاعٍ فَنَادِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَإِنْ اَجَابَكَ وَإِلَّا فَاشْرَبْ مِنْ غَيْرِ اَنْ تُفْسِدَ، وَإِذَا اَتَيْتَ عَلَى حَائِطِ بُسْتَانٍ فَنَادِ صَاحِبَ الْبُسْتَانِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَإِنْ اَجَابَكَ وَإِلَّا فَكُلْ مِنْ غَيْرِ اَنْ تُفْسِدَ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7180 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم کسی کنویں پر آؤ تو اس کے مالک کو تین آوازیں ضرور دو، اگر وہ جواب دے تو ٹھیک ہے ورنہ اس کی اجازت کے بغیر وہاں سے پی سکتے ہو، لیکن اس کا بقیہ پانی خراب نہ ہونے دینا۔ اور جب تم کسی باغ میں جاؤ، باغ کے مالک کو تین مرتبہ آواز دو، اگر وہ تمہیں جواب دے دے تو ٹھیک ہے، ورنہ تم (اجازت کے بغیر) کھا سکتے ہو، لیکن کچھ بھی خراب نہ کیا جائے۔

❀❀ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7181 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيٰى، ثَنَا مُسَدَّدٌ، ثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِيْهِ اِسْحَاقَ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَمِّهِ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ، عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ يَزِيْدَ، عَنْ عُمَيْرٍ، مَوْلٰى آبِي اللَّحْمِ وَكَانَ عُمَيْرٌ مَوْلًى لِبَنِيْ غِفَارَةَ قَالَ: اَقْبَلْتُ مَعَ سَادَاتِيْ نُرِيْدُ الْهِجْرَةَ حَتّٰى دَنَوْنَا مِنَ الْمَدِيْنَةِ تَرَكُوْنِيْ فِيْ ظُهُوْرِهِمْ وَدَخَلُوا الْمَدِيْنَةَ فَاَصَابَتْنِيْ مَجَاعَةٌ شَدِيْدَةٌ فَقَالَ لِيْ بَعْضُ مَنْ مَرَّ بِيْ مِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ: لَوْ دَخَلْتَ بَعْضَ حَوَائِطِ الْمَدِيْنَةِ فَاَصَبْتَ مِنْ تَمْرِهَا فَدَخَلْتُ حَائِطًا فَاَتَيْتُ نَخْلَةً فَقَطَعْتُ مِنْهَا قِنْوَيْنِ فَإِذَا صَاحِبُ الْحَائِطِ فَخَرَجَ بِيْ حَتّٰى اَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَنِيْ عَنْ اَمْرِيْ فَاَخْبَرْتُهُ فَقَالَ: اَيُّهُمَا اَفْضَلُ؟ فَاَشَرْتُ اِلٰى اَحَدِهِمَا فَاَمَرَنِيْ بِاَخْذِهِ وَاَمَرَ صَاحِبَ الْحَائِطِ بِاَخْذِ الْآخَرِ وَخَلّٰى سَبِيْلِيْ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7181 – صحيح

✧✧ آبی اللحم کے غلام حضرت عمیر رضی اللہ عنہ بنی غفارہ کے غلام تھے، آپ فرماتے ہیں: میں اپنے آقاؤں کے ہمراہ ہجرت کر کے آ رہے تھے، ہم لوگ مدینہ منورہ کے قریب پہنچ چکے تھے، کہ ان لوگوں نے مجھے اپنے پیچھے چھوڑ دیا اور خود مدینہ شریف پہنچ گئے، مجھے بہت سخت بھوک لگ گئی، مدینہ کے کوئی لوگ میرے پاس سے گزرے تو انہوں نے مجھے کہا: اگر تم مدینے کے کسی باغ میں چلے جاؤ تو تمہیں کھانے کے لئے کھجوریں مل سکتی ہیں۔ میں ایک باغ میں چلا گیا، ایک درخت پر چڑھا اور دو گچھے توڑ

7188:سنن ابن ماجه - كتاب اللباس' باب البس ما شئت - حديث:3603'مسند احمد بن حنبل - ومن مسند بنی هاشم' مسند عبد الله بن عمرو بن العاص رضی الله عنهما - حديث:6531'مسند الطيالسی - احاديث النساء' احاديث عبد الله بن عمرو بن العاص - شعيب بن محمد عن عبد الله بن عمرو' حديث:2361'مصنف ابن ابی شيبة - كتاب اللباس والزينة' من قال : البس ما شئت ما اخطاك سرف - حديث:24356'شعب الإيمان للبيهقی - الثالث والثلاثون من شعب الإيمان وهو باب فی تعديد نعم الله حديث:4381

لئے، اچانک باغ کا مالک آ گیا، وہ مجھے لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پہنچ گیا، حضور ﷺ نے مجھ سے کھجوریں توڑنے کی وجہ پوچھی تو میں نے سارا ماجرا کہہ سنایا، حضور ﷺ نے فرمایا: ان دونوں گچھوں میں سے اچھا کون سا ہے؟ میں نے ان میں سے ایک کی طرف اشارہ کر دیا، حضور ﷺ نے مجھے حکم دیا کہ وہ گچھہ میں لے لوں، اور باغ کے مالک کو کہا کہ دوسرا تم لے لو، اور اس کا پیچھا چھوڑ دو۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7182 – حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ سَلْمَانَ الْفَقِيهُ بِبَغْدَادَ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ النَّرْسِيُّ، ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ اَبِي بِشْرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبَّادَ بْنَ شُرَحْبِيلَ، قَالَ: اَصَابَتْنَا مَجَاعَةٌ فَاَتَيْتُ الْمَدِينَةَ فَدَخَلْتُ حَائِطًا مِنْ حِيطَانِهَا، فَاَخَذْتُ سُنْبُلًا فَفَرَكْتُهُ فَاَكَلْتُ مِنْهُ وَجَعَلْتُ مِنْهُ فِي ثَوْبِي فَجَاءَ صَاحِبُ الْحَائِطِ فَضَرَبَنِي وَاَخَذَ ثَوْبِي فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: مَا عَلَّمْتَهُ اِذَا كَانَ جَاهِلًا وَلَا اَطْعَمْتَهُ اِذَا كَانَ سَاغِبًا اَوْ جَائِعًا قَالَ: فَرَدَّ عَلَيَّ الثَّوْبَ وَاَمَرَ لِي بِنِصْفِ وَسْقٍ اَوْ وَسْقٍ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبى)7182 – صحيح

✧✧ حضرت عباد بن شرحبیل فرماتے ہیں: ہمیں بہت سخت بھوک لگی، میں مدینہ میں آیا، اور مدینے کے ایک باغ میں چلا گیا، وہاں سے (کھجوروں کا ایک) خوشہ لیا، اس کو چیرا، اور اس میں سے کچھ کھالیا اور کچھ اپنے کپڑے میں ڈال لیا، اچانک باغ کا مالک آ گیا، اس نے پکڑ کر مجھے مارا، اور میرا کپڑا بھی چھین لیا، میں رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا، حضور ﷺ نے فرمایا: جب وہ جاہل تھا تو تم نے اس کو بتایا کیوں نہیں؟ اور جب وہ بھوکا تھا تو تم نے اسے کھلایا کیوں نہیں؟

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7183 – اَخْبَرَنَا السَّيَّارِيُّ، ثَنَا اَبُو الْمُوَجِّهِ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَا: اَنْبَاَ عَلِيُّ بْنُ حَجَرٍ السَّعْدِيُّ، ثَنَا عَاصِمُ بْنُ سُوَيْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُوسَى بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: اَتَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ يَوْمَ الْاَرْبِعَاءِ فَرَاَى شَيْئًا لَمْ يَكُنْ رَآهَا قَبْلَ ذٰلِكَ مِنْ حِصْنِهِ عَلَى النَّخِيلِ فَقَالَ: لَوْ اَنَّكُمْ اِذَا جِئْتُمْ عِيدَكُمْ هٰذَا مَكَثْتُمْ حَتّٰى تَسْمَعُوا مِنْ قَوْلِي قَالُوا: نَعَمْ بِآبَائِنَا اَنْتَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَاُمَّهَاتِنَا. قَالَ: فَلَمَّا حَضَرُوا الْجُمُعَةَ صَلّٰى بِهِمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجُمُعَةَ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ فِي الْمَسْجِدِ وَكَانَ يَنْصَرِفُ اِلٰى بَيْتِهِ قَبْلَ ذٰلِكَ الْيَوْمِ ثُمَّ اسْتَوٰى فَاسْتَقْبَلَ النَّاسَ بِوَجْهِهِ فَتَبِعَتْ لَهُ الْاَنْصَارُ اَوْ مَنْ كَانَ مِنْهُمْ حَتّٰى وَفِيَ بِهِمْ اِلَيْهِ فَقَالَ: يَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ قَالُوا: لَبَّيْكَ اَيْ رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ: كُنْتُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ اِذْ لَا تَعْبُدُونَ اللّٰهَ تَحْمِلُونَ الْكَلَّ وَتَفْعَلُونَ فِي اَمْوَالِكُمُ الْمَعْرُوفَ وَتَفْعَلُونَ اِلَى ابْنِ السَّبِيلِ حَتّٰى اِذَا مَنَّ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ بِالْاِسْلَامِ وَمَنَّ عَلَيْكُمْ بِنَبِيِّهِ اِذَا اَنْتُمْ تُحَصِّنُونَ اَمْوَالَكُمْ وَفِيمَا يَاْكُلُ ابْنُ آدَمَ اَجْرٌ وَفِيمَا يَاْكُلُ السَّبُعُ اَوِ الطَّيْرُ اَجْرٌ فَرَجَعَ الْقَوْمُ فَمَا مِنْهُمْ اَحَدٌ اِلَّا هَدَمَ مِنْ حَدِيقَتِهِ ثَلَاثِينَ بَابًا هٰذَا حَدِيثٌ

صَحِيحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَفِيهِ النَّهْيُ الْوَاضِحُ عَنْ تَحْصِينِ الْحِيطَانِ وَالنَّخِيلِ وَغَيْرِهَا مِنْ اَنْوَاعِ الثِّمَارِ عَنِ الْمُحْتَاجِينَ وَالْجَائِعِينَ اَنْ يَاْكُلُوا مِنْهَا وَقَدْ خَرَّجَ الشَّيْخَانِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا حَدِيثَ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا دَخَلَ اَحَدُكُمْ حَائِطَ اَخِيهِ فَلْيَاْكُلْ مِنْهُ وَلَا يَتَّخِذْ خُبْنَةً

✧✧ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بدھ کے دن بنی عمرو بن عوف میں تشریف لائے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں کھجوروں کے باغ کے اطراف میں دیوار دیکھی جو اس سے پہلے نہیں دیکھی تھی، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر ایسا ہو کہ جب تمہارا عید کا دن آئے تو تم اس کو روک لو، یہاں تک کہ تم میری آواز سن لو، انہوں نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ماں باپ آپ پر قربان ہو جائیں، ہمیں منظور ہے۔ راوی کہتے ہیں: جب وہ لوگ جمعہ کے لئے آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو جمعہ پڑھایا پھر مسجد میں دو رکعتیں مزید ادا فرمائیں، حالانکہ اس سے پہلے معمول یہ تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے بعد گھر تشریف لے جایا کرتے تھے، پھر لوگ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب متوجہ ہونے لگے، انصار حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے چلے، یا جو لوگ بھی وہاں موجود تھے (سب چل پڑے) یہاں تک کہ سب لوگ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچ گئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کو آواز دی، انصار نے کہا: لبیک یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم جاہلیت میں تھے، جب تم اللہ کی عبادت نہیں کرتے تھے، اس وقت بھی تم غریبوں کی مدد کیا کرتے تھے، اپنا مال نیک راستے میں خرچ کرتے تھے، اور تم مسافروں کے ساتھ حسن سلوک کرتے تھے، پھر اللہ تعالیٰ نے تم پر احسان کیا، تمہیں اسلام کی دولت سے نوازا، تمہیں اپنا نبی عطا فرمایا۔ اب تم اپنے مالوں کے اطراف میں دیواریں بنانے لگ گئے ہو، ہر وہ چیز جس سے انسان نے کھایا تمہارے لئے اجر ہے، جو چیزیں درندے یا پرندے کھا جاتے ہیں، اس میں بھی اجر ہے۔ لوگ واپس گئے، ہر شخص نے اپنے باغ کے تیس تیس دروازے گرا دیئے۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔ اس حدیث میں واضح حکم ہے کہ بھوکوں اور غریبوں سے اپنی کھجوریں، اور دیگر پھل بچانے کے لئے باغات کے گرد چاردیواری نہ کی جائے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے کہ "جب تم اپنے بھائی کے باغ میں جاؤ، تو اس میں سے کھا سکتے ہو، اور ساتھ لے جانے کی اجازت نہیں ہے۔

7184 – اَخْبَرَنِي اَبُو عَبْدِاللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الصَّنْعَانِيُّ، بِمَكَّةَ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ الصَّنْعَانِيُّ، ثَنَا يَزِيدُ بْنُ الْمُبَارَكِ الصَّنْعَانِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ مَسْمُولٍ، ثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مُخَوَّلٍ النَّهْدِيُّ، سَمِعَ اَبَاهُ، يَقُولُ: قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ الْإِبِلُ نَلْقَاهَا وَبِهَا اللَّبَنُ وَهِيَ مُصَرَّاةٌ وَنَحْنُ مُحْتَاجُونَ فَقَالَ: نَادِ صَاحِبَ الْإِبِلِ ثَلَاثًا فَاِنْ جَاءَ وَاِلَّا فَاحْلُبْ وَاحْتَلِبْ وَاَحْلِلْ ثُمَّ صُرَّ وَبَقِّ اللَّبَنَ لِدَوَاعِيهِ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)7184 – سكت عنه الذهبي في التلخيص

✧✧ قاسم بن مخول نہدی بیان کرتے ہیں کہ میرے والد نے مجھے بتایا کہ میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اونٹوں سے ہماری ملاقات ہوتی ہے، ان میں دودھ بھی ہوتا ہے، اونٹی دودھ والی بھی ہوتی ہے، جبکہ ہمیں ضرورت بھی ہوتی ہے۔

حضور ﷺ نے فرمایا: اونٹ کے مالک کو تین آوازیں دے دیا کرو، اگر وہ آجائے تو ٹھیک ہے ورنہ تم دودھ دوہ کر پی لیا کرو، اور کچھ دودھ تھنوں میں چھوڑ دیا کرو۔

7185 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الشَّيْبَانِيُّ، بِالْكُوفَةِ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَازِمٍ، ثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ، ثَنَا يُونُسُ بْنُ عُبَيْدٍ، عَنْ زِيَادِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ سَعْدٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا بَايَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النِّسَاءَ قَامَتْ اِلَيْهِ امْرَاَةٌ جَلِيلَةٌ كَاَنَّهَا مِنْ نِسَاءِ مُضَرَ فَقَالَتْ: يَارَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّا كَلٌّ عَلَى آبَائِنَا وَاَبْنَائِنَا وَاَزْوَاجِنَا فَمَا يَحِلُّ لَنَا مِنْ اَمْوَالِهِمْ؟ قَالَ: الرُّطَبُ تَاْكُلِيهِ وَتُهْدِيهِ وَقَدْ رَوَاهُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)7185 – على شرط البخاري ومسلم

✧✧ حضرت سعد ؓ فرماتے ہیں: جب نبی اکرم ﷺ نے عورتوں کی بیعت لی تو ایک درازقد خاتون اٹھ کر کھڑی ہوئیں، یوں لگتا تھا گویا کہ وہ قبیلہ مضر کی کوئی خاتون ہیں۔ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! ہم خواتین کا سارا دارومدار اپنے آباء، اپنے بیٹوں اور شوہروں پر ہوتا ہے، ان کے اموال سے ہمارے لئے کیا کیا چیزیں جائز ہیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا: تازہ کھجوریں کھا بھی سکتی ہو اور ہدیہ بھی کر سکتی ہو۔

اس حدیث کو سفیان ثوری نے یونس بن عبید سے روایت کیا ہے

7186 - حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الصَّفَّارُ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ، ثَنَا اَبُوْ هَمَّامٍ مُحَمَّدُ بْنُ حَبِيبٍ، ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ يُونُسَ، عَنْ زِيَادِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِي وَقَّاصٍ، قَالَ: قَالَتِ امْرَاَةٌ: يَارَسُولَ اللّٰهِ اِنَّا كَلٌّ عَلَى اَبْنَائِنَا وَاِخْوَانِنَا فَمَا يَحِلُّ لَنَا مِنْ اَمْوَالِهِمْ؟ قَالَ: الرُّطَبُ مَا تَاْكُلِينَ وَتُهْدِينَ حَدِيثُ عَبْدِالسَّلَامِ بْنِ حَرْبٍ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

✧✧ حضرت سعد بن ابی وقاص ؓ فرماتے ہیں: ایک عورت نے کہا: یارسول اللہ ﷺ ہمارا دارومدار اپنے باپ، بیٹوں اور بھائیوں پر ہوتا ہے، ان کے مال میں سے ہمارے لئے کیا جائز ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: رطب کھجوریں جو تم خود بھی کھا سکتی ہو اور کسی کو ہدیہ بھی دے سکتی ہو۔

✿✿ عبدالسلام بن حرب کی روایت کردہ حدیث امام بخاری ؒ اور امام مسلم ؒ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7187 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ الصَّفَّارُ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ بَحْرٍ الْبُرِّيُّ، ثَنَا اَبِي، ثَنَا سُوَيْدُ بْنُ عَبْدِالْعَزِيزِ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " اِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى لَيُدْخِلُ بِلُقْمَةِ الْخُبْزِ وَقَبْضَةِ التَّمْرِ وَمِثْلِهِ مِمَّا يَنْفَعُ الْمِسْكِينَ ثَلَاثَةً الْجَنَّةَ: الْآمِرُ بِهِ وَالزَّوْجَةُ الْمُصْلِحَةُ وَالْخَادِمُ الَّذِي يُنَاوِلُ الْمِسْكِينَ " وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِى لَمْ يَنْسَ خَدَمَنَا هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبى)7187 – سويد بن عبد العزيز متروك

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ صرف ایک لقمے کے بدلے میں، صرف ایک مٹھی کھجوروں کے بدلے میں اوراسی طرح کی کوئی چیز جو مسکینوں کے لئے نفع بخش ہو، کے بدلے میں تین آدمیوں کو جنت عطا کر دیتا ہے۔اس کام کا حکم دینے والے کو، اس بیوی کو جو یہ تیار کرتی ہے،اوراس خادم کو جو یہ طعام وغیرہ مساکین تک پہنچاتا ہے۔اوررسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: اس اللہ کا شکر ہے جو ہماری خدمات کو بھولتا نہیں ہے۔

❀❀ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7188 – اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْعَدْلُ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْخَلِيلِ، ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِالْوَارِثِ، ثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: كُلُوا وَاشْرَبُوا وَتَصَدَّقُوا فِي غَيْرِ سَرَفٍ وَلَا مَخِيلَةٍ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يُحِبُّ اَنْ يَرَى اَثَرَ نِعْمَتِهِ عَلٰى عَبْدِهِ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبى)7188 – صحيح

✧✧ حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے، وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: کھاؤ، پیو، اورصدقہ بھی کرو،لیکن فضول خرچی نہ کرو،اورنہ ریاء کاری کرو، بے شک اللہ تعالیٰ اس چیز کو پسند کرتا ہے کہ اس کے بندے پر نعمت کا نشان نظر آئے۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اورامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7189 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، اَنْبَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالْحَكَمِ، أنبا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِى عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ بَكْرِ بْنِ سَوَادَةَ، اَنَّ سُفْيَانُ بْنُ وَهْبٍ، حَدَّثَهُ عَنْ اَبِى اَيُّوبَ الْاَنْصَارِيِّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ اَرْسَلَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِطَعَامٍ مِنْ خَضِرَةٍ فِيْهِ بَصَلٌ اَوْ كُرَّاثٌ فَلَمْ يَرَ فِيْهِ اَثَرَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَبَى اَنْ يَاكُلَهُ فَقَالَ لَهُ: مَا يَمْنَعُكَ اَنْ تَاكُلَهُ؟ قَالَ: لَمْ اَرَ اَثَرَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَسْتَحْيِى مِنْ مَلَائِكَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَلَيْسَ بِمُحَرَّمٍ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبى)7189 – على شرط البخارى ومسلم

✧✧ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی جانب کچھ سبزیات بھیجیں، ان میں پیاز یا کراث (ایک بدبودارقسم کی ترکاری، جس کی بعض قسمیں پیاز اور بعض لہسن کے مشابہ ہوتی ہیں اور بعض کے سرے نہیں ہوتے، المنجد) موجود تھے۔ان کوان سبزیات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی نشانی نظرنہیں آئی، اس لئے انہوں نے اس کے

کھانے سے انکار کر دیا، دینے والے نے پوچھا کہ آپ نے اس کو کھایا کیوں نہیں؟ حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس لئے کہ مجھے اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (کے دست مبارک) کی خوشبو نہیں آئی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے تو فرشتوں سے حیاء کی وجہ سے نہیں کھایا، تاہم یہ حرام نہیں ہے۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7190 – حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذٍ الْعَدْلُ، ثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْفَضْلِ الْاَسْفَاطِيُّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ، قَالَا: ثَنَا عَمْرُو بْنُ حَكَّامٍ، ثَنَا شُعْبَةُ، اَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا الْمُتَوَكِّلِ، يُحَدِّثُ عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: اَهْدَى مَلِكُ الْهِنْدِ اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَرَّةً فِيهَا زَنْجَبِيلٌ فَاَطْعَمَ اَصْحَابَهُ قِطْعَةً قِطْعَةً وَاَطْعَمَنِي مِنْهَا قِطْعَةً قَالَ الْحَاكِمُ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالَى: لَمْ اُخَرِّجْ مِنْ اَوَّلِ هٰذَا الْكِتَابِ اِلَى هُنَا لِعَلِيِّ بْنِ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ الْقُرَشِيِّ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالَى حَرْفًا وَاحِدًا وَلَمْ اَحْفَظْ فِي اَكْلِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الزَّنْجَبِيلَ سِوَاهُ فَخَرَّجْتُهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7190 – هذا مما ضعفوا به عمرا تركه أحمد

✧✧ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہندوستان کے بادشاہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ایک مٹکا بھیجا جس میں سونٹھ تھی، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا ایک ایک ٹکڑا اپنے صحابہ کرام کو کھلایا اور ایک ٹکڑا مجھے بھی کھلایا۔

✿✿ امام حاکم کہتے ہیں: میں نے کتاب کے شروع سے لے کر ابھی تک علی بن زید بن جدعان قرشی کا روایت کردہ کوئی ایک حرف بھی نقل نہیں کیا۔ جب کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سونٹھ کھانے کے حوالے سے ان کے علاوہ اور کسی راوی کی کوئی روایت بھی مجھے نہیں ملی، اس لئے اب میں نے ان کی یہ روایت نقل کر دی ہے۔

7191 – اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ يَعْقُوبَ الْعَدْلُ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِي طَالِبٍ، ثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، ثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، ثَنَا عَامِرٌ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، قَالَ: شَهِدْتُ وَلِيمَةً فِي مَنْزِلِ عَبْدِالْاَعْلَى وَمَعَنَا اَبُو اُمَامَةَ الْبَاهِلِيُّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَلَمَّا اَنْ فَرَغْنَا مِنَ الطَّعَامِ قَامَ فَقَالَ: مَا اُرِيدُ اَنْ اَكُونَ خَطِيبًا وَلٰكِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ فَرَاغِهِ مِنَ الطَّعَامِ يَقُولُ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ غَيْرَ مُوَدَّعٍ وَلَا مُسْتَغْنًى عَنْهُ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَشَاهِدُهُ اَصَحُّ وَاَشْهَرُ رُوَاةً مِنْهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7191 – صحيح

✧✧ حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھانے سے فارغ ہو کر یوں دعا مانگی:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ غَيْرَ مُوَدَّعٍ وَلَا مُسْتَغْنًى عَنْهُ

اللہ تعالیٰ کا بہت بہت شکر ہے، اس میں برکت ڈالی گئی ہے، نہ اس کو چھوڑا جا سکتا ہے اور نہ اس سے بے نیاز رہا جا سکتا ہے۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔ اس کی ایک شاہد حدیث بھی موجود ہے جو کہ اس سے زیادہ صحیح ہے اور اس کے راوی اس سے زیادہ مشہور ہیں۔ (وہ روایت درج ذیل ہے)

7192 – اَخْبَرَنَاهُ اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيٰى، ثَنَا مُسَدَّدٌ، ثَنَا يَحْيٰى، ثَنَا ثَوْرٌ، ثَنَا خَالِدُ بْنُ مَعْدَانَ، عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رُفِعَتِ الْمَائِدَةُ مِنْ بَيْنَ يَدَيْهِ يَقُوْلُ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيْهِ غَيْرَ مُوَدَّعٍ وَلَا مُسْتَغْنًى عَنْهُ رَبَّنَا

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7192 – صحيح

✧✧ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ (کھانے کے بعد) جب دسترخوان اٹھالیا جاتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا پڑھتے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيْهِ غَيْرَ مُوَدَّعٍ وَلَا مُسْتَغْنًى عَنْهُ رَبَّنَا

''تمام تر تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہیں، ایسی حمد جو زیادہ ہو، پاکیزہ ہو، اس میں برکت موجود ہو، اُس کو رخصت نہ کیا گیا ہو اور ہمارا پروردگار اس سے بے نیاز نہ ہو''۔

7193 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، ثَنَا اَسَدُ بْنُ مُوْسٰى، ثَنَا اِسْرَائِيْلُ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِيْ مَيْسَرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَتْ لَنَا شَاةٌ فَخَشِيْنَا اَنْ تَمُوْتَ فَقَتَلْنَاهَا وَقَسَّمْنَاهَا اِلَّا كَتِفَهَا هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7193 – صحيح

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ہماری ایک بکری تھی، ہمیں اس کے مرجانے کا خدشہ ہوا تو ہم نے اس کو ذبح کرلیا اور اس کا گوشت تقسیم کردیا، سوائے کندھے کے گوشت کے، (وہ گھر میں اپنے کھانے کے لئے رکھ لیا)

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7194 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَاتِمٍ مُحَمَّدُ بْنُ حَيَّانَ الْقَاضِيْ، ثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى السَّاجِيُّ، ثَنَا بِشْرُ بْنُ هِلَالٍ، ثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ الْمُقَدَّمِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ مَعْنَ بْنَ مُحَمَّدٍ، يُحَدِّثُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ، قَالَ: كُنْتُ اَنَا وَحَنْظَلَةُ بِالْبَقِيْعِ مَعَ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَحَدَّثَنَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ، بِالْبَقِيْعِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ: الطَّاعِمُ الشَّاكِرُ مِثْلُ الصَّائِمِ الصَّابِرِ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7194 – صحيح

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کھانا کھا کر شکر ادا کرنے والا، ایسے ہی ہے جیسے روزہ رکھ کر صبر کرنے والا۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7195 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِيْ

سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِیْ حُرَّةَ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ اَبِیْ حُرَّةَ، عَنْ سَلْمَانَ الْاَغَرِّ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: وَلَا اَعْلَمُهُ اِلَّا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ لِلطَّاعِمِ الشَّاكِرِ مِنَ الْاَجْرِ مِثْلَ الصَّائِمِ الصَّابِرِ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7195 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک کھانا کھا کر شکر ادا کرنے والا، روزہ دار صابر کی طرح ہے۔

7196 – اَخْبَرَنِیْ اَزْهَرُ بْنُ حَمْدُونِ الْمُنَادِی، بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِیُّ، ثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُؤَدِّبُ، ثَنَا مُفَضَّلُ بْنُ فَضَالَةَ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرٍ، رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخَذَ بِيَدِ مَجْذُومٍ فَوَضَعَهَا مَعَهُ فِی الْقَصْعَةِ ثُمَّ قَالَ: بِسْمِ اللّٰهِ ثِقَةً بِاللّٰهِ وَتَوَكُّلًا عَلَيْهِ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7196 – صحيح

✧✧ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک موقعہ پر) ایک مجذوم (برص کی بیماری والے) کا ہاتھ پکڑ کر اپنے ہمراہ تھال میں اس کا ہاتھ ڈالا اور یہ دعا پڑھی ''بسم اللہ ثقۃ باللہ وتوکلا علیہ''۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7197 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ الصَّغَانِیُّ، ثَنَا اَبُوْ حَفْصٍ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْمَدَائِنِیُّ، ثَنَا مَنْصُورُ بْنُ اَبِی الْاَسْوَدِ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ بَاتَ وَفِی يَدِهِ غَمَرٌ فَعَرَضَ لَهُ عَارِضٌ فَلَا يَلُومَنَّ اِلَّا نَفْسَهُ هٰذِهِ الْاَسَانِيدُ كُلُّهَا صَحِيحَةٌ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رات کو سوتے وقت جس کے ہاتھ میں کھانے کی کوئی چیز لگی ہوئی ہو، اس کی وجہ سے اس کو کوئی نقصان پہنچ جائے تو وہ صرف اپنے آپ کو ملامت کرے۔

✿✿ یہ تمام اسانید صحیح ہیں، لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7198 – حَدَّثَنَا اَبُو الْحَسَنِ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ، ثَنَا اَبِی، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ، ثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ الْوَلِيدِ الْمَدَنِیُّ، ثَنَا ابْنُ اَبِیْ ذِئْبٍ، عَنِ الْمَقْبُرِیِّ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ الشَّيْطَانَ حَسَّاسٌ لَحَّاسٌ فَاحْذَرُوهُ عَلَى اَنْفُسِكُمْ مَنْ بَاتَ وَفِی يَدِهِ غَمَرٌ فَاَصَابَهُ شَیْءٌ فَلَا يَلُومَنَّ اِلَّا نَفْسَهُ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک شیطان حساس ہے لحاس (چاٹنے

والا) ہے، خود کو اس سے بچا کر رکھو، جس شخص کے ہاتھوں میں سوتے وقت کھانے کی کوئی آلائش موجود ہو اور اس کو رات میں کوئی نقصان پہنچ جائے تو اپنے سوا کسی کو ملامت نہ کرے۔ (کیونکہ اپنے نقصان کا وہ خود ذمہ دار ہے)

7199 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ تَمِيمٍ الْقَنْطَرِيُّ، ثَنَا اَبُوْ قِلَابَةَ، ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ، عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ حُصَيْنِ الْحِمْيَرِيِّ، عَنْ اَبِيْ سَعِيدِ الْخَيْرِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ اَكَلَ فَمَا لَاكَ بِلِسَانِهِ فَلْيَبْلَعْ وَمَا تَخَلَّلَ فَلْيَلْفِظْ مَنْ فَعَلَ فَقَدْ اَحْسَنَ وَمَنْ لَّا فَلَا حَرَجَ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ اٰخِرُ كِتَابِ الْاَطْعِمَةِ

(التعليق - من تلخيص الذهبی)7199 - صحيح

✧✧ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کھاتے وقت جو چیز زبان کے ساتھ ہو، اس نگل لیں اور جو دانتوں میں پھنس جائے اس کو گرا دو، جس نے ایسا کیا، اس نے اچھا کیا اور جس نے ایسا نہ کیا، اس کو بھی کوئی گناہ نہیں ہے۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

كِتَابُ الْاَشْرِبَةِ

پینے کے احکام

7200 - حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ اِمْلَاءً وَقِرَاءَ ةً، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ شَيْبَانَ الرَّمْلِيُّ، ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ اَحَبُّ الشَّرَابِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحُلْوَ الْبَارِدَ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ فَاِنَّهُ لَيْسَ عِنْدَ الْيَمَانِيِّيْنَ عَنْ مَعْمَرٍ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7200 – علی شرط البخاری ومسلم

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مشروبات میں ٹھنڈا اور میٹھا مشروب سب سے زیادہ پسند تھا۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ یمانیین کے نزدیک اس سند میں "معمر" کا ذکر نہیں ہے۔

وَشَاهِدُهُ حَدِيْثُ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ

ہشام بن عروہ کے ان کے والد سے مروی حدیث، مذکورہ حدیث کی شاہد ہے

7201 - حَدَّثَنِيْهِ مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِئٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ رَجَاءٍ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، ثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ اَحَبُّ الشَّرَابِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحُلْوَ الْبَارِدَ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7201 – عبد الله بن محمد بن يحيى هالك

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مشروبات میں ٹھنڈا اور میٹھا مشروب سب سے زیادہ پسند تھا۔

7202 - حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِاللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْحَافِظُ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْوَهَّابِ الْعَبْدِيُّ، ثَنَا خَلَفُ بْنُ الْوَلِيْدِ الْجَوْهَرِيُّ، ثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ عَبْدِالْحَمِيدِ بْنِ صَيْفِيِّ بْنِ صُهَيْبٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَلَا اِنَّ سَيِّدَ الْاَشْرِبَةِ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ الْمَاءُ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ

يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبى)7202 – صحيح

✧✧ عبدالحمید بن صیفی بن صہیب اپنے والد سے، وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: خبردار دنیا اور آخرت میں تمام مشروبات کا سردار "پانی" ہے۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7203 – حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ كَامِلِ بْنِ خَلَفٍ الْقَاضِيُّ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوْحِ الْمَدَائِنِيُّ، ثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ، ثَنَا اَبُوْ زَبْرٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ زَبْرٍ، ثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَرْزَبٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اِنَّ اَوَّلَ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَنْ يُقَالَ لَهُ: اَلَمْ اُصِحَّ لَكَ جِسْمَكَ وَاَرْوِكَ مِنَ الْمَاءِ الْبَارِدِ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبى)7203 – صحيح

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن بندے سے سب سے پہلے جو حساب لیا جائے گا وہ یہ ہوگا کہ (بندے سے کہا جائے گا) کیا ہم نے تیرے جسم کو صحت نہیں دی تھی؟ اور تجھے ٹھنڈا پانی عطا نہیں کیا تھا؟

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7204 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ زِيَادٍ، ثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اَبِيْ اُوَيْسٍ، ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، اَخْبَرَنِيْ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُسْتَسْقٰى لَهُ الْمَاءُ الْعَذْبُ مِنْ بُيُوْتِ السُّقْيَا هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبى)7204 – سكت عنه الذهبى فى التلخيص

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے لئے کنویں والے گھروں سے ٹھنڈا پانی لایا جاتا تھا۔

۞۞ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن انہوں نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7205 – حَدَّثَنَا اَبُوْ سَهْلٍ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ زِيَادٍ النَّحْوِيُّ، بِبَغْدَادَ، ثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شَاكِرٍ، ثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ، ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ، ثَنَا اَبُوْ عِصَامٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَنَفَّسُ فِي الْاِنَاءِ ثَلَاثًا وَيَقُوْلُ: هُوَ اَرْوٰى وَاَبْرَاُ وَاَمْرَاُ قَالَ اَنَسٌ: وَاَنَا اَتَنَفَّسُ

7205: صحيح مسلم - كتاب الاشربة' باب كراهة التنفس فى نفس الإناء - حديث: 3875' الجامع للترمذى - ' ابواب الاشربة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم - باب ما جاء فى التنفس فى الإناء ' حديث: 1854

فِي الشَّرَابِ ثَلَاثًا هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذِهِ الزِّيَادَةِ وَاِنَّمَا اتَّفَقَا عَلَى حَدِيْثِ ثُمَامَةَ عَنْ اَنَسٍ كَانَ يَتَنَفَّسُ فِي الْاِنَاءِ ثَلَاثًا "

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 7205 – صحیح

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پانی پینے کے دوران تین سانس لیا کرتے تھے، اور فرماتے تھے "اس طریقہ کار سے پینے سے زیادہ سیرابی ہوتی ہے، زیادہ شفاء ملتی ہے، اور زیادہ مفید ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں بھی پانی پینے کے دوران تین سانس لیتا ہوں۔

۞۞ یہ حدیث صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو اس زیادتی کے ساتھ نقل نہیں کیا۔ تاہم انہوں نے حضرت ثمامہ کی حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث نقل کی ہے کہ "(حضور صلی اللہ علیہ وسلم) پانی پینے کے دوران تین سانس لیا کرتے تھے۔

7206 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ، ثَنَا مُسَدَّدٌ، ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ، ثَنَا خَالِدٌ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُتَنَفَّسَ فِي الْاِنَاءِ وَاَنْ يُشْرَبَ مِنْ فِي السِّقَاءِ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ، وَقَدِ اتَّفَقَا عَلٰى حَدِيْثِ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ قَتَادَةَ، عَنْ اَبِيْهِ فِي النَّهْيِ عَنِ التَّنَفُّسِ فِي الْاِنَاءِ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 7206 – علی شرط البخاری

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے برتن میں سانس لینے سے منع فرمایا اور اس مشکیزے کے منہ کے ساتھ منہ لگا کر پینے سے بھی منع فرمایا۔

۞۞ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے۔ جبکہ شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے یحییٰ بن ابی کثیر کی عبداللہ ابن ابی قتادہ کے حوالے سے ان کے والد سے "برتن میں سانس لینے سے ممانعت" والی حدیث نقل کی ہے۔

7207 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، اَنْبَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالْحَكَمِ، اَنْبَا اَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الدَّوْسِيِّ، عَنْ عَمِّهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَتَنَفَّسْ اَحَدُكُمْ فِي الْاِنَاءِ اِذَا كَانَ يَشْرَبُ مِنْهُ وَلٰكِنْ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَتَنَفَّسَ فَلْيُؤَخِّرْهُ عَنْهُ ثُمَّ يَتَنَفَّسُ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 7207 – صحیح

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی شخص کوئی چیز بھی پیتے وقت برتن میں سانس نہ لے، جب سانس لینا ہو تو برتن منہ سے ہٹا کر سانس لے۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7207 – اَبَانُ بْنُ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ، عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ قَتَادَةَ،

عَنْ اَبِيْهِ، مَرْفُوعًا: اِذَا شَرِبَ اَحَدُكُمْ فَلْيَشْرَبْ بِنَفَسٍ وَاحِدٍ عَلٰى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ وَمُسْلِمٍ "

✧✧ حضرت عبداللہ ابن ابی قتادہ اپنے والد سے مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ ''جب کوئی چیز پیو تو ایک ہی سانس میں پیو''

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے۔

7208 - اَخْبَرَنَا اَبُو النَّضْرِ الْفَقِيهُ، ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ، وَاَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحُسَيْنِ الْقَاضِيُّ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى الْبِرْتِيُّ قَالَا: ثَنَا الْقَعْنَبِيُّ، فِيمَا قَرَاَ عَلٰى مَالِكٍ، عَنْ اَيُّوبَ بْنِ حَبِيبٍ، مَوْلٰى بَنِي زُهْرَةَ، عَنْ اَبِي الْمُثَنّٰى الْجُهَنِيِّ، قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ فَدَخَلَ اَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ لَهُ مَرْوَانُ: سَمِعْتَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهٰى عَنِ النَّفْخِ فِي الشَّرَابِ؟ قَالَ: نَعَمْ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: اِنِّي لَا اَرْتَوِي بِنَفَسٍ وَاحِدٍ. قَالَ: اَمِطِ الْاِنَاءَ عَنْ فِيكَ ثُمَّ تَنَفَّسْ، قَالَ: فَاِنْ رَاَيْتُ قَذًى؟ قَالَ: اَهْرِقْهُ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي)7208 – صحيح

✧✧ ابوالمثنیٰ جہنی فرماتے ہیں: میں مروان بن حکم کے پاس بیٹھا ہوا تھا، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ ان کے پاس آئے، مروان نے ان سے کہا: کیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پینے کی چیز میں پھونکنے سے منع کیا ہے؟ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جی ہاں۔ ایک آدمی بولا: میں ایک سانس میں سیر نہیں ہو پاتا۔ آپ نے فرمایا: برتن اپنے منہ سے ہٹا کر سانس لے سکتے ہو۔ اس نے کہا: اگر ہمیں اس میں کوئی ناپسندیدہ چیز دکھائی دے تو؟ انہوں نے فرمایا: تو تم وہ پانی گرا دو۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7209 - اَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ السَّيَّارِيُّ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ هِلَالٍ، اَنْبَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيقٍ، اَنْبَا الْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ، حَدَّثَنِي اَبُو نَهِيكٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ اَخْطَبَ قَالَ: اسْتَسْقَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَيْتُهُ بِمَاءٍ فَكَانَتْ فِيهِ شَعْرَةٌ فَاَخَذْتُهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللّٰهُمَّ جَمِّلْهُ قَالَ: فَرَاَيْتُهُ وَهُوَ ابْنُ اَرْبَعٍ وَتِسْعِينَ سَنَةً وَمَا فِي رَاْسِهِ طَاقَةً بَيْضَاءَ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي)7209 – صحيح

✧✧ حضرت عمرو بن اخطب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی طلب فرمایا، میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پانی لایا، اس میں ایک بال تھا، میں نے وہ بال نکال دیا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یوں دعا دی ''اے اللہ! اس کو حسین کر دے''۔ (ابونہیک) فرماتے ہیں: میں ان کو دیکھا ہے، ان کی عمر ۹۴ سال ہوگئی تھی، اور ان کے سر ایک بال بھی سفید نہیں تھا۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7210 - اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَلْمَانَ الْفَقِيهُ بِبَغْدَادَ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُكْرَمٍ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ، اَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: اُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَنُوبٍ مِنْ مَاءٍ فَكَرَعَ فِيْهِ وَهُوَ قَائِمٌ فَشَرِبَ مِنْهُ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق - من تلخيص الذهبی)7210 - علی بن عاصم واه

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پانی کا بھرا ہوا ایک ڈول پیش کیا گیا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں سے ایک گھونٹ بھرا، اس وقت آپ کھڑے ہوئے تھے، پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پی لیا۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7211 - اَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحُسَيْنِ الْقَاضِي، ثَنَا الْحَارِثُ بْنُ اَبِي اُسَامَةَ، ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى اَنْ يُشْرَبَ مِنْ فِي السِّقَاءِ لِاَنَّ ذٰلِكَ يُنْتِنُهُ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق - من تلخيص الذهبی)7211 - علی شرط مسلم

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مشکیزے کے منہ سے منہ لگا کر پینے سے منع کیا، کیونکہ اس سے مشکیزہ بدبودار ہو سکتا ہے۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7212 - حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الصَّغَانِيُّ، ثَنَا اَبُو عَامِرٍ الْغِفَارِيُّ، ثَنَا زَمْعَةُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ وَهْرَامَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اخْتِنَاثِ الْاَسْقِيَةِ وَاَنَّ رَجُلًا بَعْدَمَا نَهَى عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ بِاللَّيْلِ اِلٰى سِقَاءٍ فَاخْتَنَثَهُ فَخَرَجَتْ عَلَيْهِ مِنْهُ حَيَّةٌ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق - من تلخيص الذهبی)7212 - علی شرط البخاری

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشکیزے کے ساتھ منہ لگا کر پانی پینے سے منع فرمایا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منع کرنے کے بعد کا واقعہ ہے کہ ایک آدمی رات کو اٹھا اور اس نے مشکیزے کو منہ لگا کر پانی پیا، تو اس مشکیزے سے سانپ نکل آیا تھا۔

یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7213 - اَخْبَرَنَا اَبُو عَبْدِاللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الْحَافِظُ، حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى، ثَنَا مُسَدَّدٌ، ثَنَا اِسْمَاعِيلُ، اَنْبَاَ اَيُّوبُ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نَهَى اَنْ يُشْرَبَ مِنْ فِي السِّقَاءِ قَالَ اَيُّوبُ: فَاُنْبِئْتُ اَنَّ رَجُلًا شَرِبَ مِنْ فِي السِّقَاءِ فَخَرَجَتْ حَيَّةٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي)7213 – على شرط البخاري

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشکیزے کے منہ سے منہ لگا کر پینے سے منع فرمایا ہے۔ ایوب کہتے ہیں: مجھے پتا چلا ہے کہ ایک آدمی نے مشکیزے کے منہ سے منہ لگا کر پیا تھا، اس میں سے سانپ نکل آیا تھا۔

۞۞ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7214 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَغْدَادِيُّ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ الصَّنْعَانِيُّ، ثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِالْكَرِيمِ اَبُوْ هِشَامٍ الصَّنْعَانِيُّ، حَدَّثَنِي اِبْرَاهِيمُ بْنُ عَقِيلِ بْنِ مَعْقِلِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ اَبِيهِ عَقِيلٍ، عَنْ وَهْبٍ، قَالَ: هٰذَا مَا سَاَلْتُ عَنْهُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ الْاَنْصَارِيَّ، وَاَخْبَرَنِي اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ. اَوْكِئُوا الْاَسْقِيَةَ وَغَلِّقُوا الْاَبْوَابَ اِذَا رَقَدْتُمْ بِاللَّيْلِ وَخَمِّرُوا الشَّرَابَ وَالطَّعَامَ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَاْتِي فَاِنْ لَّمْ يَجِدِ الْبَابَ مُغْلَقًا دَخَلَهُ وَاِنْ لَّمْ يَجِدِ السِّقَى مُوكَئًا شَرِبَ مِنْهُ وَاِنْ وَجَدَ الْبَابَ مُغْلَقًا وَالسِّقَاءَ مُوكَئًا لَمْ يَحِلَّ وِكَاءً وَلَمْ يَفْتَحْ بَابًا مُغْلَقًا وَاِنْ لَّمْ يَجِدْ اَحَدُكُمْ لِاِنَائِهِ مَا يُخَمِّرُهُ بِهِ فَلْيَعْرِضْ عَلَيْهِ عُودًا صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)7214 – صحيح

✧✧ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرمایا کرتے تھے "رات کو جب سونے لگو تو مشکیزے کا منہ بند کر دیا کرو، دروازے بند کر دیا کرو اور کھانے پینے کی اشیاء ڈھانپ دیا کرو، کیونکہ شیطان آتا ہے، اگر دروازہ بند نہ ہو تو وہ اندر آ جاتا ہے اور اگر مشکیزے کا منہ بند نہ ہو تو وہ اس سے پی لیتا ہے اور اگر دروازہ بند ہو اور مشکیزے کا منہ بندھا ہوا ہو تو وہ مشکیزے کا منہ نہیں کھول سکتا اور بند دروازہ نہیں کھول سکتا۔ اگر تمہیں برتن ڈھانپنے کے لئے اور کچھ نہ ملے تو (کم از کم) کوئی لکڑی ہی اس کے اوپر رکھ دو۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7215 – حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعْدٍ الْحَافِظُ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعِيدٍ الْعَبْدِيُّ، ثنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ، ثَنَا حَرَمِيُّ بْنُ عُمَارَةَ، حَدَّثَنِي الْحُرَيْشِيُّ بْنُ الْحُرَيْثِ، حَدَّثَنِي ابْنُ اَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا قَالَتْ: كُنَّا نَصَعُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةَ اَوَانٍ مُخَمَّرَةً اِنَاءٌ لِطَهُورِهِ وَاِنَاءٌ لِسِوَاكِهِ وَاِنَاءٌ لِشَرَابِهِ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي)7215 – صحيح

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ہم رات کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے تین برتن ڈھانپ کر رکھتے تھے۔ ایک برتن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کے لئے، ایک برتن آپ کی مسواک کے لئے اور ایک برتن آپ کے پانی پینے کے لئے۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7216 - حَدَّثَنَا مُكْرَمُ بْنُ اَحْمَدَ الْقَاضِيُّ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْهَيْثَمِ الْبَلَدِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُبَارَكِ الصُّورِيُّ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ، حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ وَاقِدٍ، اَنَّ خَالِدَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ حُسَيْنٍ، حَدَّثَهُ قَالَ: حَدَّثَنِي اَبُو هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ لَبِسَ الْحَرِيرَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْاٰخِرَةِ، وَمَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَشْرَبْهُ فِي الْاٰخِرَةِ، وَمَنْ شَرِبَ فِي آنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَشْرَبْ بِهَا فِي الْاٰخِرَةِ ثُمَّ قَالَ: لِبَاسُ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَشَرَابُ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَآنِيَةُ اَهْلِ الْجَنَّةِ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7216 – صحيح

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے دنیا میں ریشم پہنا، وہ آخرت میں نہیں پہنے گا، اور جس نے دنیا میں شراب پی، وہ آخرت میں نہیں پیئے گا، اور جس نے دنیا میں سونے چاندی کے برتنوں میں کھایا پیا، وہ آخرت میں ان میں نہیں کھائے پیئے گا۔ پھر فرمایا: (یہ سب) جنتیوں کا لباس، جنتیوں کے مشروبات اور جنتیوں کے برتن'' (ہے)

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7217 - حَدَّثَنَا اَبُو عَمْرٍو عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ السَّمَّاكِ، بِبَغْدَادَ، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَنْصُورٍ الْحَارِثِيُّ، حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، حَدَّثَنِي اَبِي، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ جَوْنِ بْنِ قَتَادَةَ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْمُحَبِّقِ، اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ دَعَا بِمَاءٍ عِنْدَ امْرَاَةٍ، فَقَالَتْ: مَا عِنْدِي مَاءٌ اِلَّا فِي قِرْبَةٍ لِي مَيْتَةٍ، قَالَ: اَلَيْسَ قَدْ دَبَغْتِيهَا؟ قَالَتْ: بَلَى. قَالَ: فَاِنَّ ذَكَاتَهَا دِبَاغُهَا هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7217 – صحيح

حضرت سلمہ بن محبق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ تبوک کے موقع پر ایک خاتون سے پانی مانگا، اس نے کہا: میرے پاس پانی نہیں ہے، ہاں ایک مشکیزے میں ہے اور وہ مشکیزہ مردار کی کھال کا بنا ہوا ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم نے اس کو دباغت نہیں دی (یعنی اس کو رنگا نہیں؟) اس نے کہا: جی ہاں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دباغت کے عمل سے وہ پاک ہو جاتی ہے۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7218 - اَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ السَّبِيعِيُّ، بِالْكُوفَةِ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَازِمٍ الْغِفَارِيُّ، ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى، اَنْبَاَ شَيْبَانُ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الزَّبِيبُ وَالتَّمْرُ هُوَ الْخَمْرُ يَعْنِي اِذَا انْتُبِذَا جَمِيعًا هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7218 – علی شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: منقع اور کھجور شراب ہے۔ یعنی جب کہ ان کا رس نچوڑ کر ان کو جوش دیا جائے۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن انہوں نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7219 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الشَّافِعِيُّ، بِبَغْدَادَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَرَجِ، ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ، ثَنَا رَبِيعَةُ بْنُ كُلْثُومِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ اَبِيهِ كُلْثُومِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: " نَزَلَ تَحْرِيمُ الْخَمْرِ فِي قَبِيلَتَيْنِ مِنْ قَبَائِلِ الْاَنْصَارِ شَرِبُوا حَتّٰى اِذَا ثَمِلُوا عَبَثَ بَعْضُهُمْ بِبَعْضٍ فَلَمَّا صَحَوْا جَعَلَ الرَّجُلُ يَرَى الْاَثَرَ بِوَجْهِهِ وَبِرَاْسِهِ وَلِحْيَتِهِ فَيَقُوْلُ: فَعَلَ بِي هٰذَا اَخِي فُلَانٌ وَاللّٰهِ لَوْ كَانَ بِي رَءُوفًا رَحِيمًا مَا فَعَلَ هٰذَا بِي قَالَ: وَكَانُوا اِخْوَةً لَيْسَ فِي قُلُوبِهِمْ ضَغَائِنُ فَوَقَعَتْ فِي قُلُوبِهِمُ الضَّغَائِنُ "، فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: (اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ) (المائدة: 90)– اِلٰى قَوْلِهِ – (فَهَلْ اَنْتُمْ مُنْتَهُونَ) (المائدة: 91) " فَقَالَ نَاسٌ مِنَ الْمُتَكَلِّفِينَ: هِيَ رِجْسٌ وَهِيَ فِي بَطْنِ فُلَانٍ قُتِلَ يَوْمَ بَدْرٍ وَفُلَانٍ قُتِلَ يَوْمَ اُحُدٍ "، فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: (لَيْسَ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جُنَاحٌ فِيمَا طَعِمُوا) (المائدة: 93)– حَتّٰى بَلَغَ – (وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ) (آل عمران: 134)

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7219 – علی شرط مسلم

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: شراب کی حرمت دو انصار کے دو قبیلوں کے بارے میں نازل ہوئی تھی۔ انہوں نے شراب پی، جب ان کو نشہ چڑھ گیا تو ایک دوسرے پر بے ہودہ گفتگو کرنے لگے، جب ان کا نشہ اترا تو انہوں نے اپنے چہرے، اپنے سر اور داڑھیوں کو دیکھا، ان میں اس کا اثر موجود تھا، وہ ایک دوسرے پر الزام دیتے ہوئے کہنے لگے: یہ فلاں آدمی نے میرے ساتھ کیا ہے۔ اللہ کی قسم! اگر اس کو میرے ساتھ کوئی ہمدردی ہوتی تو میرے ساتھ ایسا نہ کرتا۔ وہ لوگ پہلے بھائیوں کی طرح رہتے تھے، ان کے دل میں کسی قسم کی کوئی میل نہیں تھی، لیکن اس شراب کی وجہ سے ان کے دلوں میں ایک دوسرے کے بارے میں میل آ گئی، تو اللہ تبارک وتعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَ الْاَنْصَابُ وَ الْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ اِنَّمَا يُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ يُّوْقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ فِي الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَيَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَعَنِ الصَّلٰوةِ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ(المائدہ:90,91)

''اے ایمان والو شراب اور جوا اور بت اور پانسے ناپاک ہی ہیں شیطانی کام تو ان سے بچتے رہنا کہ تم فلاح پاؤ شیطان

یہی چاہتا ہے کہ تم میں بیر اور دشمنی ڈلوا دے شراب اور جوئے میں اور تمہیں اللہ کی یاد اور نماز سے روکے تو کیا تم باز آئے ''(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

کچھ لوگوں نے کہا: یہ تو ناپاک ہے اور فلاں آدمی جنگ بدر میں قتل ہوا ہے، اس کے پیٹ میں یہ ناپاک چیز موجود تھی، فلاں آدمی جنگ احد میں قتل ہوا ہے اس کے پیٹ میں بھی یہ موجود تھی۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمادی۔

لَيْسَ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جُنَاحٌ فِيْمَا طَعِمُوْٓا اِذَا مَا اتَّقَوْا وَّ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ثُمَّ اتَّقَوْا وَّ اٰمَنُوْا ثُمَّ اتَّقَوْا وَّ اَحْسَنُوْا وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ

''جو ایمان لائے اور نیک کام کئے ان پر کچھ گناہ نہیں جو کچھ انہوں نے چکھا جب کہ ڈریں اور ایمان رکھیں اور نیکیاں کریں پھر ڈریں اور ایمان رکھیں پھر ڈریں اور نیک رہیں اور اللہ نیکوں کو دوست رکھتا ہے (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا)

7220 – حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْحَافِظُ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْوَلِيدِ، ثَنَا سُفْيَانُ، وَحَدَّثَنَا اَبُوْ زَكَرِيَّا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنْبَرِيُّ، ثَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ الْبُوْشَنْجِيُّ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، ثَنَا وَكِيعٌ، ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ اَبِي عَبْدِالرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ، عَنْ عَلِيٍّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: " دَعَانَا رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ قَبْلَ اَنْ تُحَرَّمَ الْخَمْرُ فَتَقَدَّمَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ وَصَلَّى بِهِمُ الْمَغْرِبَ فَقَرَاَ: قُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُونَ فَالْتَبَسَ عَلَيْهِ فِيهَا " فَنَزَلَتْ: (لَا تَقْرَبُوا الصَّلَاةَ وَاَنْتُمْ سُكَارَى) (النساء: 43) هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَقَدِ اخْتُلِفَ فِيْهِ عَلَى عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ مِنْ ثَلَاثَةِ اَوْجُهٍ هٰذَا اَوَّلُهَا وَاَصَحُّهَا

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7220 – صحيح

✧✧ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: شراب کی حرمت کا حکم نازل ہونے سے پہلے (کا واقعہ ہے کہ) ایک انصاری صحابی نے ہماری دعوت کی، (کھانا کھانے اور شراب پینے کے بعد) حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے نماز مغرب کی امامت کروائی، سورہ کافرون کی قراءت کی اور الفاظ آگے پیچھے ہوگئے، اس موقع پر یہ آیت نازل ہوئی

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ سُكٰرٰى حَتّٰى تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ

''اے ایمان والو نشہ کی حالت میں نماز کے پاس نہ جاؤ جب تک اتنا ہوش نہ ہو کہ جو کہو اسے سمجھو'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا)

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔ عطاء بن سائب تک یہ اسناد تین طریقوں سے پہنچی ہے، یہ مذکورہ سند ان میں سے پہلی ہے اور یہی سب سے زیادہ صحیح بھی ہے۔

دوسری اسناد یہ ہے

7221 – حَدَّثَنَاهُ اَبُوْ زَكَرِيَّا الْعَنْبَرِيُّ، ثَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ الْبُوْشَنْجِيُّ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمَنِ، عَنْ عَلِيٍّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ " اَنَّهُ

كَانَ هُوَ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ وَرَجُلٌ آخَرُ يَشْرَبُونَ الْخَمْرَ فَصَلَّى بِهِمْ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ فَقَرَاَ. قُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُونَ فَخَلَطَ فِيْهَا فَنَزَلَتْ (لَا تَقْرَبُوا الصَّلَاةَ وَاَنْتُمْ سُكَارَى) (النساء. 43) "

✧✧ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے، حضرت عبدالرحمن رضی اللہ عنہ اور ایک تیسرے آدمی نے شراب پی ہوئی تھی، حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے ان کو نماز پڑھائی، نماز میں سورہ کافرون کی تلاوت کی، دوران تلاوت آپ بھول گئے. تب یہ آیت نازل ہوئی

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ سُكٰرٰى حَتّٰى تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ(النساء:43)

''اے ایمان والو نشہ کی حالت میں نماز کے پاس نہ جاؤ جب تک اتنا ہوش نہ ہو کہ جو کہو اسے سمجھو''۔

(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا)

تیسری اسناد یہ ہے

7222 - حَدَّثَنَاهُ اَبُوْ زَكَرِيَّا الْعَنْبَرِيُّ، ثَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ الْبُوْشَنْجِيُّ، ثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ، اَنْبَاَ خَالِدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ اَبِيْ عَبْدِالرَّحْمَنِ، اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ صَنَعَ طَعَامًا قَالَ: " فَدَعَا نَاسًا مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهِمْ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَرَاَ: (قُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ لَا اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ) (الكافرون: 2) وَنَحْنُ عَابِدُوْنَ مَا عَبَدْتُمْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ (يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلَاةَ وَاَنْتُمْ سُكَارَى حَتّٰى تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ) (النساء: 43) هٰذِهِ الْاَسَانِيْدُ كُلُّهَا صَحِيْحَةٌ وَالْحُكْمُ لِحَدِيْثِ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ فَاِنَّهُ اَحْفَظُ مِنْ كُلِّ مَنْ رَوَاهُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ

✧✧ ابوعبدالرحمن بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے کھانا پکایا اور کچھ صحابہ کرام کو دعوت پہ بلایا، ان میں حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ بھی تھے (کھانے سے فراغت کے بعد شراب نوشی کے بعد نماز پڑھنے لگے تو نماز کے دوران سورت کافروں کی تلاوت کی اور بھولنے کی وجہ سے الفاظ یوں ادا ہوئے)

قُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ لَا اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ) (الكافرون: 2) وَنَحْنُ عَابِدُوْنَ مَا عَبَدْتُمْ

''فرمادیجئے اے کافو. میں اس کی عبادت نہیں کرتا جس کی تم کرتے ہو اور ہم اس کی عبادت کرتے ہیں جس کی تم کرتے ہو''

تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نارل فرمائی۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ سُكٰرٰى حَتّٰى تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ(النساء:43)

''اے ایمان والو نشہ کی حالت میں نماز کے پاس نہ جاؤ جب تک اتنا ہوش نہ ہو کہ جو کہو اسے سمجھو'' (ترجمہ کنزالایمان. امام احمد رضا)

۞۞ یہ تمام اسانید صحیح ہیں۔ اور یہ حکم سفیان ثوری کی حدیث کے بارے میں ہے۔ کیونکہ عطا بن سائب کے شاگردوں میں یہ سب سے زیادہ مضبوط حافظے والے ہیں۔

7223 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الشَّيْبَانِيُّ، بِالْكُوْفَةِ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَازِمٍ، ثنا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى، اَنْبَاَ اِسْرَائِيلُ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِيْ مَيْسَرَةَ، عَنْ عُمَرَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: "كَانَ مُنَادِي رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ فِي الصَّلَاةِ قَالَ: (لَا تَقْرَبُوا الصَّلَاةَ وَاَنْتُمْ سُكَارَى) (النساء 43) هذا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7223 – صحيح

✧✧ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا منادی جب نماز پڑھنے لگتا تو یہ اعلان کرتا "اے ایمان والو نشہ کی حالت میں نماز کے قریب مت جاؤ"

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7224 – اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ يَحْيٰى اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ السَّمَرْقَنْدِيُّ، بِبُخَارَى، ثَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ نَصْرٍ الْاِمَامُ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ، ثَنَا حُمَيْدُ بْنُ حَمَّادٍ، عَنْ اَبِي الْجَوْزَاءِ ثَنَا حَمْزَةُ الزَّيَّاتُ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرِّبٍ، قَالَ قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ. اللّٰهُمَّ بَيِّنْ لَنَا فِي الْخَمْرِ فَنَزَلَتْ: (يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلَاةَ وَاَنْتُمْ سُكَارَى حَتّٰى تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ) (النساء 43) اِلَى آخِرِ الْآيَةِ، فَدَعَا النَّبِيُّ صلى اللّٰه عليه وسلم عُمَرَ فَتَلَاهَا عَلَيْهِ فَكَاَنَّهَا لَمْ تُوَافِقْ مِنْ عُمَرَ الَّذِي اَرَادَ فَقَالَ: اللّٰهُمَّ بَيِّنْ لَنَا فِي الْخَمْرِ فَنَزَلَتْ: (يَسْاَلُوْنَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ قُلْ فِيْهِمَا اِثْمٌ كَبِيْرٌ وَمَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَاِثْمُهُمَا اَكْبَرُ مِنْ نَفْعِهِمَا) (البقرة: 219)، فَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمَرَ فَتَلَاهَا عَلَيْهِ فَكَاَنَّهَا لَمْ تُوَافِقْ مِنْ عُمَرَ الَّذِي اَرَادَ فَقَالَ: اللّٰهُمَّ بَيِّنْ لَنَا فِي الْخَمْرِ فَنَزَلَتْ. (يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاجْتَنِبُوْهُ) (المائدة 90) حَتّٰى انْتَهَى اِلَى قَوْلِهِ: (فَهَلْ اَنْتُمْ مُنْتَهُوْنَ) (المائدة 91) فَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمَرَ فَتَلَاهَا عَلَيْهِ فَقَالَ عُمَرُ: انْتَهَيْنَا يَا رَبِّ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7224 – هذا صحيح

✧✧ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دعا مانگی "اے اللہ ہمیں شراب سے بچا" اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمادی

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ سُكٰرٰى حَتّٰى تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ (النساء 43)

"اے ایمان والو نشہ کی حالت میں نماز کے پاس نہ جاؤ جب تک اتنا ہوش نہ ہو کہ جو کہو اسے سمجھو"۔

(ترجمہ کنز الایمان، امام احمد رضا)

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بلایا اور ان کو یہ آیت پڑھ کر سنائی۔ لیکن لگتا تھا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جس

ارادے سے دعا مانگی تھی وہ ابھی پورا نہیں ہوا تھا، انہوں نے پھر دعا مانگی ''اے اللہ! ہمیں شراب سے دور فرما دے'' تب یہ آیت نازل ہوئی

يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ قُلْ فِيْهِمَآ اِثْمٌ كَبِيْرٌ وَّ مَنٰفِعُ لِلنَّاسِ وَ اِثْمُهُمَآ اَكْبَرُ مِنْ نَّفْعِهِمَا

(البقرہ:219)

''تم سے شراب اور جوئے کا حکم پوچھتے ہیں تم فرما دو کہ ان دونوں میں بڑا گناہ ہے اور لوگوں کے کچھ دنیوی نفع بھی اور ان کا گناہ ان کے نفع سے بڑا ہے''۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بلایا اور یہ آیت پڑھ کر سنائی، لیکن ابھی بھی لگتا تھا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ارادے کے مطابق حکم نازل نہیں ہوا تھا، انہوں نے پھر دعا مانگی ''اے اللہ ہمیں شراب سے دور فرما'' تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَ الْاَنْصَابُ وَ الْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ (المائدہ:90)

''اے ایمان والو شراب اور جوا اور بت اور پانسے ناپاک ہی ہیں شیطانی کام تو ان سے بچتے رہنا کہ تم فلاح پاؤ''۔

(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بلایا اور یہ آیات پڑھ کر ان کو سنائیں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے ہمارے رب، ہم اس سے رک گئے۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7225 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الصَّفَّارُ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ، ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنِ مُوْسَى، ثَنَا اِسْرَائِيلُ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: "لَمَّا نَزَلَتْ تَحْرِيمُ الْخَمْرِ قَالُوا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ اِخْوَانُنَا الَّذِينَ مَاتُوا وَهُمْ يَشْرَبُوْنَهَا؟ قَالَ: فَنَزَلَتْ: (لَيْسَ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جُنَاحٌ فِيْمَا طَعِمُوا) (المائدة: 93) اَلْآيَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ"

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7225 – صحيح

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب شراب کی حرمت کا حکم نازل ہوا تو کچھ لوگ کہنے لگے: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے جو بھائی شراب نوشی کے زمانے میں فوت ہوئے ان کا کیا بنے گا؟ تو یہ آیت نازل ہوئی

لَيْسَ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جُنَاحٌ فِيْمَا طَعِمُوْٓا اِذَا مَا اتَّقَوْا وَّ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ثُمَّ اتَّقَوْا وَّ اٰمَنُوْا ثُمَّ اتَّقَوْا وَّ اَحْسَنُوْا وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ

''جو ایمان لائے اور نیک کام کئے ان پر کچھ گناہ نہیں جو کچھ انہوں نے چکھا جب کہ ڈریں اور ایمان رکھیں اور نیکیاں کریں پھر ڈریں اور ایمان رکھیں پھر ڈریں اور نیک رہیں اور اللہ نیکوں کو دوست رکھتا ہے'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا)

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7226 – حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ كَامِلٍ الْقَاضِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعْدِ بْنِ الْحَسَنِ الْعَوْفِيُّ، ثَنَا اَبِيْ سَعْدِ بْنُ الْحَسَنِ، ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ قَرْمٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ تَحْرِيمُ الْخَمْرِ قَالَتِ الْيَهُودُ: اَلَيْسَ اِخْوَانُكُمُ الَّذِينَ مَاتُوا كَانُوا يَشْرَبُونَهَا؟ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ (لَيْسَ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جُنَاحٌ فِيمَا طَعِمُوا) (المائدة: 93)، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قِيلَ لِي اَنْتَ مِنْهُمْ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ اِنَّمَا اتَّفَقَا عَلَى حَدِيثِ شُعْبَةَ عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ مُخْتَصَرًا هٰذَا الْمَعْنَى "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7226 – صحيح

✦✦ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب شراب کی حرمت کا حکم نازل ہوا تو یہودی کہنے لگے: تمہارے کئی بھائی جو فوت ہو گئے ہیں، کیا وہ شراب نہیں پیتے تھے؟ تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی

لَيْسَ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جُنَاحٌ فِيْمَا طَعِمُوْٓا اِذَا مَا اتَّقَوْا وَّ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ثُمَّ اتَّقَوْا وَّ اٰمَنُوْا ثُمَّ اتَّقَوْا وَّ اَحْسَنُوْا وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ

''جو ایمان لائے اور نیک کام کئے ان پر کچھ گناہ نہیں جو کچھ انہوں نے چکھا جب کہ ڈریں اور ایمان رکھیں اور نیکیاں کریں پھر ڈریں اور ایمان رکھیں پھر ڈریں اور نیک رہیں اور اللہ نیکوں کو دوست رکھتا ہے'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے کہا گیا ہے تم بھی ان میں سے ہو (یعنی محسنین میں سے)

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔ تاہم دونوں نے شعبہ کی اسی سے ملتی جلتی مختصر حدیث نقل کی ہے جو انہوں نے ابواسحاق کے واسطے سے براء سے روایت کی ہے۔

7227 – اَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نُصَيْرٍ الْخُلْدِيُّ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ بِشْرٍ الْمَرْثَدِيُّ، ثَنَا اَبُو دَاوُدَ سُلَيْمَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُبَارَكِيُّ، ثَنَا اَبُو شِهَابٍ الْحَنَّاطُ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَمْرٍو الْفُقَيْمِيُّ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: " لَمَّا نَزَلَ تَحْرِيمُ الْخَمْرِ مَشَى اَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْضُهُمْ اِلَى بَعْضٍ وَقَالُوا: حُرِّمَتِ الْخَمْرُ وَجُعِلَتْ عِدْلًا لِلشِّرْكِ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7227 – على شرط البخاری ومسلم

✦✦ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب شراب کی حرمت کا حکم نازل ہوا تو صحابہ کرام ایک دوسرے کے پاس جا کر کہنے لگے: شراب حرام کر دی گئی ہے اور اس کا گناہ شرک کے برابر قرار دیا گیا ہے۔

❁❁ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7228 - حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، اَنْبَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالْحَكَمِ، اَنْبَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ شُرَيْحٍ الْخَوْلَانِيُّ، اَنَّهُ كَانَ لَهُ عَمٌّ يَبِيعُ الْخَمْرَ وَكَانَ يَتَصَدَّقُ بِثَمَنِهِ فَنَهَيْتُهُ عَنْهَا فَلَمْ يَنْتَهِ فَقَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فَلَقِيتُ ابْنَ عَبَّاسٍ، فَسَاَلْتُهُ عَنِ الْخَمْرِ وَثَمَنِهَا فَقَالَ: هِيَ حَرَامٌ وَثَمَنُهَا حَرَامٌ، ثُمَّ قَالَ: يَا مَعْشَرَ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهُ لَوْ كَانَ كِتَابٌ بَعْدَ كِتَابِكُمْ اَوْ نَبِيٌّ بَعْدَ نَبِيِّكُمْ لَاُنْزِلَ فِيكُمْ كَمَا اُنْزِلَ فِيمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ، وَلٰكِنْ اُخِّرَ ذٰلِكَ مِنْ اَمْرِكُمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَلَعَمْرِي لَهُوَ اَشَدُّ عَلَيْكُمْ

قَالَ: ثُمَّ لَقِيتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ، فَسَاَلْتُهُ عَنْ ثَمَنِ الْخَمْرِ فَقَالَ: سَاُخْبِرُكَ عَنِ الْخَمْرِ اِنِّي كُنْتُ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ فَبَيْنَمَا هُوَ مُحْتَبٍ حَلَّ حَبْوَتَهُ ثُمَّ قَالَ: مَنْ كَانَ عِنْدَهُ مِنَ الْخَمْرِ شَيْءٌ فَلْيُؤْذِنِّي بِهِ فَجَعَلَ النَّاسُ يَاْتُونَهُ فَيَقُولُ اَحَدُهُمْ عِنْدِي رَاوِيَةُ خَمْرٍ، وَيَقُولُ الْآخَرُ عِنْدِي رَاوِيَةٌ، وَيَقُولُ الْآخَرُ عِنْدِي زِقٌّ اَوْ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَكُونَ عِنْدَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اجْمَعُوهُ بِبَقِيعِ كَذَا وَكَذَا ثُمَّ آذِنُونِي فَفَعَلُوا ثُمَّ آذَنُوهُ قَالَ: فَقُمْتُ فَمَشَيْتُ وَهُوَ مُتَّكِءٌ عَلَيَّ فَلَحِقَنَا اَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَاَخَذَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَنِي عَنْ يَسَارِهِ وَجَعَلَ اَبَا بَكْرٍ مَكَانِي ثُمَّ لَحِقَنَا عُمَرُ فَاَخَذَنِي وَجَعَلَنِي عَنْ يَسَارِهِ فَمَشَى بَيْنَهُمَا حَتّٰى اِذَا وَقَفَ عَلَى الْخَمْرِ قَالَ لِلنَّاسِ: اَتَعْرِفُونَ هٰذِهِ؟ قَالُوا: نَعَمْ يَارَسُولَ اللّٰهِ هٰذِهِ الْخَمْرُ. قَالَ: صَدَقْتُمْ ثُمَّ قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى لَعَنَ الْخَمْرَ وَعَاصِرَهَا وَمُعْتَصِرَهَا وَشَارِبَهَا وَسَاقِيَهَا وَحَامِلَهَا وَالْمَحْمُولَةَ اِلَيْهِ وَبَايِعَهَا وَمُشْتَرِيَهَا وَآكِلَ ثَمَنِهَا ثُمَّ دَعَا بِسِكِّينٍ فَقَالَ. اشْحَذُوهَا فَفَعَلُوا ثُمَّ اَخَذَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرِقُ بِهَا الزِّقَاقَ فَقَالَ النَّاسُ: اِنَّ فِي هٰذِهِ الزِّقَاقِ لَمَنْفَعَةً فَقَالَ: اَجَلْ وَلٰكِنْ اِنَّمَا اَفْعَلُ غَضَبًا لِلّٰهِ لِمَا فِيهَا مِنْ سَخَطِهِ فَقَالَ عُمَرُ: اَنَا اَكْفِيكَ يَارَسُولَ اللّٰهِ. قَالَ. لَا وَبَعْضُهُمْ يَزِيدُ عَلٰى بَعْضٍ فِي الْحَدِيثِ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ"

✧✧ عبدالرحمن بن شریح خولانی بیان کرتے ہیں کہ ان کا چچا شراب بیچا کرتا تھا، اوراس کے منافع میں سے کچھ رقم صدقہ بھی کیا کرتا تھا، میں نے اس کو اس کام سے منع کیا لیکن وہ باز نہ آیا، میں مدینہ منورہ آیا اور حضرت عبداللہ بن عباس ؓ سے ملا، میں ان سے شراب اور اس کی کمائی کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا: شراب بھی حرام ہے اور اس کی کمائی بھی حرام ہے۔ پھر فرمایا: اے محمد ﷺ کے امتیو! اگر تمہاری کتاب کے بعد کوئی کتاب ہوتی یا تمہارے نبی کے بعد کوئی نبی ہوتا تو تمہارے اندر بھی اسی طرح احکام نازل ہوتے جیسے تم سے پہلے لوگوں میں نازل ہوئے، لیکن تمہارا معاملہ قیامت تک کے لئے موخر کر دیا گیا ہے (اب قیامت تک نہ کوئی اور کتاب نازل ہوگی اور نہ کوئی نبی آئے گا)، اور یہ تمہارے اوپر زیادہ سخت ہے۔

آپ فرماتے ہیں: پھر میں حضرت عبداللہ بن عمر ؓ کی خدمت میں حاضر ہوا، اور ان سے شراب کی کمائی کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا: میں مسجد میں رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر تھا، آپ چادر لپیٹے بیٹھے تھے، آپؐ نے

چادر کو کھولا، پھر فرمایا: جس کسی کے پاس تھوڑی سی بھی شراب ہو وہ مجھے اطلاع دے، لوگ آ آ کر بتانے لگے، کوئی کہتا: میرے پاس شراب کا ایک مٹکا ہے، دوسرا کہتا: میرے پاس بھی مٹکا ہے، کوئی کہتا: میرے پاس اتنی شراب ہے، الغرض جس کے پاس جو تھا، اس نے آ کر بتا دیا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سب اپنی اپنی شراب بقیع میں فلاں جگہ پر جمع کرو اور پھر مجھے بتاؤ، سب نے ایک جگہ پر شراب جمع کی اور آ کر رسول اللہ ﷺ کو اطلاع دی۔ راوی کہتے ہیں: میں اٹھ کر چل دیا اور رسول اللہ ﷺ میرے ساتھ ٹیک لگائے چل پڑے، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بھی ہمارے ہمراہ ہو لیئے، رسول اللہ ﷺ نے مجھے اپنے بائیں جانب کرلیا اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو میری جگہ کرلیا، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی ہمارے ساتھ آ گئے، انہوں نے مجھے پکڑ کر اپنے بائیں جانب کر لیا اور خود میرے اور رسول اللہ ﷺ کے درمیان ہو گئے، ہم چلتے چلتے اُس (جمع شدہ) شراب کے پاس جا پہنچے، حضور ﷺ نے فرمایا: تم اس چیز کو پہچانتے ہو؟ لوگوں نے کہا: جی ہاں یا رسول اللہ ﷺ، یہ شراب ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا: تم سچ کہہ رہے ہو، پھر فرمایا: اللہ تعالیٰ نے لعنت کی ہے شراب پر، اس کے بنانے والے پر، اس کے بنوانے والے پر، اس کے پینے والے پر، اس کے پلانے والے پر، اس کے اٹھانے والے پر، جس کی طرف اٹھائی گئی اس پر، اس کے بیچنے والے پر، اس کے خریدنے والے پر اور اس کی کمائی کھانے والے پر۔ پھر حضور ﷺ نے چھری منگوائی اور فرمایا: اس کو چیر ڈالو، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اس کو چیر دیا، پھر رسول اللہ ﷺ نے پکڑ کر شراب کے برتن توڑ ڈالے، لوگوں نے کہا: یہ برتن تو کام کے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جی ہاں، لیکن میں نے اللہ کی رضامندی کے لئے غصے میں ایسا کیا ہے کیونکہ اس میں اللہ تعالیٰ کی ناراضگی ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ آپ کی طرف سے یہ کام میں کر دیتا ہوں۔ حضور ﷺ نے فرمایا: نہیں۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔ اس حدیث میں بعض راویوں نے دیگر بعض کی بہ نسبت الفاظ زیادہ بیان کیئے ہیں۔

7229 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ، اَنْبَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ، اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِیْ مَالِكُ بْنُ حُسَيْنٍ الزِّيَادِيُّ، اَنَّ مَالِكَ بنَ سَعْدِ التُّجِيبِيَّ، حَدَّثَهُ اَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ: "اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَاهُ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ اِنَّ اللّٰهَ لَعَنَ الْخَمْرَ وَعَاصِرَهَا وَمُعْتَصِرَهَا وَحَامِلَهَا وَالْمَحْمُولَةَ اِلَيْهِ وَشَارِبَهَا وَبَايِعَهَا وَمُبْتَاعَهَا وَسَاقِيَهَا وَمُسْقَاهَا هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 7229 – صحيح

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ کے پاس حضرت جبریل امین علیہ السلام آئے اور کہا: اے محمد ﷺ! اللہ تعالیٰ نے شراب پر، اس کے بنانے والے پر، اس کے بنوانے والے پر، اس کے لانے والے پر، منگوانے والے پر، پینے والے پر، پلانے والے پر، بیچنے والے پر اور خریدنے والے پر لعنت کی ہے۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7230 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ سَهْلٍ زِيَادُ بْنُ الْقَطَّانِ، ثَنَا اَبُوْ قِلَابَةَ، ثَنَا بَدَلُ بْنُ الْمُحَبَّرِ، ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَشْرَبْهَا فِي الْاٰخِرَةِ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِنْ حَدِيْثِ شُعْبَةَ وَقَدِ اتَّفَقَ الشَّيْخَانِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَلٰى حَدِيْثِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ جُرَيْجٍ عَنْ نَافِعٍ فِي هٰذَا الْبَابِ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7230 – غريب من حديث شعبة

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے دنیا میں شراب نوشی کی، وہ آخرت میں شراب سے محروم رہے گا۔

❀❀ یہ حدیث صحیح ہے اور شعبہ کی اسناد کے ہمراہ یہ غریب ہے۔ جبکہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس باب میں عبیداللہ بن عمرو بن جریج کی نافع سے روایت کردہ حدیث نقل کی ہے

7231 - اَخْبَرَنِیْ اِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ بْنِ مُحَمَّدِ الشَّعْرَانِيُّ، ثَنَا جَدِّی، ثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ، ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيُّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبِیْ عَمْرٍو، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اجْتَنِبُوا الْخَمْرَ فَاِنَّهَا مِفْتَاحُ كُلِّ شَرٍّ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7231 – صحيح

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شراب سے بچو، کیونکہ یہ ہر گناہ کی چابی ہے۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7232 - اَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْمَحْبُوبِيُّ، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَسْعُودٍ، ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، اَنْبَاَ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ نَافِعِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَسَكِرَ مِنْهَا لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلَاةٌ اَرْبَعِينَ يَوْمًا ثُمَّ اِنْ شَرِبَ مِنْهَا حَتّٰى يَسْكَرَ مِنْهَا لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلَاةٌ اَرْبَعِينَ يَوْمًا ثُمَّ اِنْ شَرِبَهَا فَسَكِرَ مِنْهَا لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلَاةٌ اَرْبَعِينَ يَوْمًا ثُمَّ اِنْ شَرِبَهَا الرَّابِعَةَ فَسَكِرَ مِنْهَا كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُسْقِيَهُ مِنْ عَيْنِ الْخَبَالِ قِيلَ: وَمَا عَيْنُ الْخَبَالِ؟ قَالَ: صَدِيدُ اَهْلِ النَّارِ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7232 – صحيح

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے شراب کا نشہ کیا، چالیس دن تک اس کی نماز قبول نہیں کی جاتی، اگر دوبارہ وہ شراب کا نشہ کرے تو پھر چالیس دن تک اس کی نماز قبول نہیں ہوگی، پھر اگر

شراب کا نشہ کرے تو چالیس دن تک اس کی نماز قبول نہیں ہوگی، اگر پھر چوتھی مرتبہ بھی شراب کا نشہ کرے تو اللہ تعالیٰ پر حق ہے کہ وہ اس کو عین الخبال سے پلائے۔ پوچھا گیا کہ ''عین الخبال'' کیا ہے؟ تو فرمایا: دوزخیوں کی پیپ۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7233 - حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْحَكَمِ، اَنْبَاَ ابْنُ وَهْبٍ، اَنْبَاَ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، اَنَّ عَمْرَو بْنَ الْحَارِثِ، حَدَّثَهُ اَنَّ عَمْرَو بْنَ شُعَيْبٍ، حَدَّثَهُ عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ تَرَكَ الصَّلَاةَ سَكْرًا مَرَّةً وَاحِدَةً فَكَاَنَّمَا كَانَتْ لَهُ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا فَسُلِبَهَا، وَمَنْ تَرَكَ الصَّلَاةَ اَرْبَعَ مَرَّاتٍ سَكْرًا كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ تَعَالَى اَنْ يُسْقِيَهُ مِنْ طِينَةِ الْخَبَالِ قِيلَ: وَمَا طِينَةُ الْخَبَالِ؟ قَالَ: عُصَارَةُ اَهْلِ جَهَنَّمَ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي)7233 – سمعه ابن وهب عنه وهو غريب جدا

✦✦ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے شراب کے نشے کی وجہ سے ایک نماز چھوڑی، گویا کہ اس کے پاس دنیا ومافیہا سب کچھ تھا جو اس سے چھین لیا گیا ہے۔ اور جس نے شراب کے نشے کی بناء پر چار نمازیں چھوڑ دیں اللہ تعالیٰ پر یہ حق ہے کہ وہ اس کو ''طینۃ الخبال'' پلائے۔ پوچھا گیا: ''طینۃ الخبال'' کیا ہے؟ فرمایا: دوزخیوں کا پسینہ۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7234 - اَخْبَرَنَا اَبُو عَبْدِاللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الشَّيْبَانِيُّ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى، ثَنَا مُسَدَّدٌ، ثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: قَرَاْتُ عَلَى الْفُضَيْلِ، عَنْ اَبِي جَرِيرٍ، اَنَّ اَبَا بُرْدَةَ، حَدَّثَهُ عَنْ حَدِيثِ اَبِي مُوسَى، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " ثَلَاثَةٌ لَا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ: مُدْمِنُ الْخَمْرِ وَقَاطِعُ الرَّحِمِ وَمُصَدِّقٌ بِالسِّحْرِ وَمَنْ مَاتَ مُدْمِنَ الْخَمْرِ سَقَاهُ اللّٰهُ مِنْ نَهْرِ الْغُوطَةِ " قِيلَ: وَمَا نَهْرُ الْغُوطَةِ؟ قَالَ: نَهْرٌ يَخْرُجُ مِنْ فُرُوجِ الْمُومِسَاتِ يُؤْذِي اَهْلَ النَّارِ رِيحُ فُرُوجِهِمْ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي)7234 – صحيح

✦✦ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین آدمی جنت میں نہیں جائیں گے۔ شراب نوشی کرنے والا، قطع رحمی کرنے والا، جادوگر کی تصدیق کرنے والا۔ اور جو شخص شراب نوشی کی حالت میں (توبہ کئے بغیر) مرے گا، اللہ تعالیٰ اس کو ''نہر غوطہ'' سے پلائے گا۔ پوچھا گیا: ''نہر غوطہ'' کیا چیز ہے؟ فرمایا: ایک نہر ہے جو زناکار عورتوں کی شرمگاہوں سے نکلتی ہے، ان کی شرمگاہوں کی بدبو دوزخیوں کو بھی تکلیف دیتی ہے۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7235 – حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَ الْعَبَّاسُ بْنُ الْفَضْلِ الْاَسْفَاطِيُّ، ثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اَبِیْ اُوَيْسٍ، حَدَّثَنِیْ اَخِیْ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ يَسَارِ الْاَعْرَجِ، اَنَّهُ سَمِعَ سَالِمًا، يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ " ثَلَاثَةٌ لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ اِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: عَاقٌّ وَالِدَيْهِ وَمُدْمِنُ الْخَمْرِ وَمَنَّانٌ بِمَا اَعْطٰى هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7235 – صحيح

✧✧ حضرت سالم اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین آدمی ایسے ہیں کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ان پر نظر رحمت نہیں فرمائے گا۔

○ ماں باپ کا نافرمان۔

○ شراب نوشی کرنے والا۔

○ کچھ دے کر احسان جتانے والا۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7236 – حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، ثَنَا عُبَيْدُ بْنُ شَرِيكٍ، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ اَبِیْ مَرْيَمَ، اَنْبَاَ الدَّرَاوَرْدِيُّ، حَدَّثَنِیْ دَاوُدُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ اَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ، وَعُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، وَنَاسًا مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَسُوا بَعْدَ وَفَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرُوا اَعْظَمَ الْكَبَائِرِ فَلَمْ يَكُنْ عِنْدَهُمْ فِيهَا عِلْمٌ يَنْتَهُونَ اِلَيْهِ فَاَرْسَلُوْنِیْ اِلٰى عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، اَسْاَلُهُ عَنْ ذٰلِكَ فَاَخْبَرَنِیْ اَنَّ اَعْظَمَ الْكَبَائِرِ شُرْبُ الْخَمْرِ فَاَتَيْتُهُمْ فَاَخْبَرْتُهُمْ فَاَنْكَرُوا ذٰلِكَ وَوَثَبُوا اِلَيْهِ جَمِيعًا حَتّٰى اَتَوْهُ فِی دَارِهِ فَاَخْبَرَهُمْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ مَلِكًا مِنْ مُلُوكِ بَنِیْ اِسْرَائِيلَ اَخَذَ رَجُلًا فَخَيَّرَهُ بَيْنَ اَنْ يَشْرَبَ الْخَمْرَ اَوْ يَقْتُلَ نَفْسًا اَوْ يَزْنِیَ اَوْ يَاْكُلَ لَحْمَ الْخِنْزِيرِ اَوْ يَقْتُلُوهُ اِنْ اَبٰى فَاخْتَارَ اَنْ يَشْرَبَ الْخَمْرَ وَاَنَّهُ لَمَّا شَرِبَهَا لَمْ يَمْتَنِعْ مِنْ شَیْءٍ اَرَادُوهُ مِنْهُ وَاَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَنَا مُجِيبًا: مَا مِنْ اَحَدٍ يَشْرَبُهَا فَيَقْبَلَ اللّٰهُ لَهُ صَلَاةً اَرْبَعِينَ لَيْلَةً وَلَا يَمُوتُ وَفِی مَثَانَتِهِ مِنْهَا شَیْءٌ اِلَّا حُرِّمَتْ عَلَيْهِ بِهَا الْجَنَّةُ، فَاِنْ مَاتَ فِی اَرْبَعِينَ لَيْلَةً مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7236 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے ظاہری وصال کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور کچھ دیگر صحابہ کرام بیٹھے تھے اور اس موضوع پر بات کر رہے تھے کہ کبیرہ گناہوں میں سب سے بڑا کونسا ہے۔ ان کے پاس اتنا علم نہ تھا کہ وہ کسی نتیجے تک پہنچ سکتے، انہوں نے اس بابت دریافت کرنے کے لئے مجھے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کے پاس بھیجا، انہوں نے بتایا کہ سب سے بڑا گناہ ''شراب نوشی'' ہے۔ میں واپس ان کے پاس آیا اور بتایا

(کہ سب سے بڑا گناہ شراب نوشی ہے) وہ لوگ یہ بات نہ مانے اور سب لوگ بھاگتے ہوئے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کے گھر آ گئے، حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے ان کو بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بنی اسرائیل کے ایک باشاہ نے ایک آدمی کو پکڑا اور اس کا اختیار دیا کہ شراب پیئے یا قتل کرے، یا زنا کرے، یا خنزیر کا گوشت کھائے، ورنہ وہ اس کو قتل کروا دے گا۔ اس آدمی نے شراب کو اختیار کیا، جب اس نے شراب پی لی تو پھر وہ کسی بھی گناہ سے نہ بچ سکا جس میں وہ لوگ اس کو پھنسانا چاہتے تھے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں فرمایا: جو شخص شراب پیتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی چالیس دن کی عبادت قبول نہیں کرتا، اور مرتے وقت جس کے پیٹ میں شراب ہوگی، اس پر جنت حرام ہے۔ اور اگر وہ (شراب پینے کے بعد) چالیس دن کے اندر اندر مر گیا تو وہ جاہلیت کی موت مرا۔

❁❁ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7237 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ، ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي هِلَالٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللهِ بْنِ مُسْلِمٍ، اَنَّ اَبَا مُسْلِمٍ الْخَوْلَانِيَّ حَجَّ فَدَخَلَ عَلَى عَائِشَةَ، زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَتْ تَسْاَلُهُ عَنِ الشَّامِ وَعَنْ بَرْدِهَا فَجَعَلَ يُخْبِرُهَا فَقَالَتْ: كَيْفَ يَصْبِرُونَ عَلَى بَرْدِهَا؟ قَالَ: يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِينَ اِنَّهُمْ يَشْرَبُونَ شَرَابًا لَهُمْ يُقَالُ لَهُ الطِّلَا . قَالَتْ: صَدَقَ اللّٰهُ وَبَلَّغَ حُبِّي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ: اِنَّ نَاسًا مِنْ اُمَّتِي يَشْرَبُونَ الْخَمْرَ يُسَمُّونَهَا بِغَيْرِ اسْمِهَا هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 7237 – علی شرط البخاری ومسلم

✧✧ محمد بن عبداللہ بن مسلم بیان کرتے ہیں کہ ابومسلم خولانی حج پر گئے اور ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے، ام المومنین ان سے شام کے حالات اور وہاں کے موسم کے بارے میں پوچھنے لگ گئیں، اور وہ اُمّ المومنین کو وہاں کے حالات بتاتے رہے، اُمّ المومنین نے کہا: وہ لوگ وہاں کی سردی کیسے برداشت کرتے ہیں؟ ابومسلم خولانی نے کہا: اے اُمّ المومنین! وہ لوگ طلاء نامی شراب پیتے ہیں۔ ام المومنین نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے سچ فرمایا: میرے محبوب نے ہم تک پہنچایا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت کے کچھ لوگ ایسے ہوں گے جو شراب کا نام بدل کر اسے پئیں گے۔

❁❁ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن انہوں نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7238 – اَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُوسَى الْعَدْلُ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ اَيُّوبَ، اَنْبَاَ يَحْيَى بْنُ الْمُغِيرَةِ السَّعْدِيُّ، ثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ اَبِي حَيَّانَ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ مَرْيَمَ بِنْتِ طَارِقٍ امْرَاَةٍ مِنْ قَوْمِهِ قَالَتْ: كُنْتُ فِي نِسْوَةٍ مِنَ النِّسَاءِ الْمُهَاجِرَاتِ حَجَجْنَا فَدَخَلْنَا عَلَى عَائِشَةَ، اُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: فَجَعَلَ النِّسَاءُ يَسْاَلْنَهَا عَنِ الظُّرُوفِ. فَقَالَتْ: يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ اِنَّكُنَّ لَتَذْكُرْنَ ظُرُوفًا مَا كَانَ كَثِيرٌ مِنْهَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاتَّقِينَ اللّٰهَ وَاجْتَنِبْنَ مَا يُسْكِرُكُنَّ فَاِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: كُلُّ

مُسْكِرٍ حَرَامٌ وَاِنْ اَسْكَرَ مَاءُ حِبِّهَا فَلْتَجْتَنِبَنَّهُ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7238 – صحيح

✧✧ مریم بنت طارق فرماتی ہیں: میں ہجرت کرنے والی خواتین کے ہمراہ حج کرنے گئی، ہم اُمّ المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئیں، عورتیں ان سے برتنوں وغیرہ کے بارے میں پوچھنے لگ گئیں، اُمّ المومنین نے فرمایا: اے خواتین! تم ایسے برتنوں کا ذکر کررہی ہو، جن میں سے اکثر ایسے ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں نہیں تھے۔ تم اللہ تعالیٰ سے ڈرتی رہو اور نشہ آور چیز سے بچو، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے "ہر نشہ آور چیز حرام ہے، اگر تمہیں تمہارے مٹکے کا پانی نشہ دے تو اس سے بھی بچو۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7239 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالْحَكَمِ، ثَنَا اَبِی، وَشُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ، قَالَا: ثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِیْ حَبِيْبٍ، اَنَّ خَالِدَ بْنَ كَثِيْرٍ الْهَمْدَانِیَّ، حَدَّثَهُ اَنَّ السَّرِیَّ بْنَ اِسْمَاعِيلَ الْكُوْفِیَّ، حَدَّثَهُ اَنَّ الشَّعْبِیَّ، حَدَّثَهُ اَنَّهُ سَمِعَ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيْرٍ، رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ مِنَ الْحِنْطَةِ خَمْرًا وَمِنَ الشَّعِيرِ خَمْرًا وَمِنَ الزَّبِيْبِ خَمْرًا وَمِنَ التَّمْرِ خَمْرًا وَمِنَ الْعَسَلِ خَمْرًا وَاَنَا اَنْهَاكُمْ عَنْ كُلِّ مُسْكِرٍ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ اٰخِرُ كِتَابِ الْاَشْرِبَةِ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7239 – السری تركوه

✧✧ نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گندم کی بھی شراب ہوتی ہے، جو کی شراب ہوتی ہے، منقع کی شراب بنتی ہے، کھجوروں کی شراب بنتی ہے اور شہد کی بھی شراب بنتی ہے۔ میں تمہیں ہر نشہ آور چیز سے منع کرتا ہوں۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

كِتَابُ الْبِرِّ وَالصِّلَةِ

نیکی اور بھلائی کے احکام

7240 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ دَرَسْتَوَيْهِ الْفَارِسِيُّ، ثَنَا اَبُوْ يُوسُفَ يَعْقُوْبُ بْنُ سُفْيَانَ، ثَنَا اَبُوْ تَوْبَةَ الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ الْحَلَبِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُهَاجِرِ، عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ اَبِي اُمَامَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ، قَالَ: اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي اَوَّلِ مَا بُعِثَ وَهُوَ بِمَكَّةَ وَهُوَ حِينَئِذٍ مُسْتَخْفٍ فَقُلْتُ: مَا اَنْتَ؟ قَالَ: اَنَا نَبِيٌّ قُلْتُ: وَمَا النَّبِيُّ؟ قَالَ: رَسُوْلُ اللّٰهِ قُلْتُ: بِمَا اَرْسَلَكَ؟ قَالَ: بِاَنْ يُعْبَدَ اللّٰهُ وَتُكْسَرَ الْاَوْثَانُ وَتُوصَلَ الْاَرْحَامُ بِالْبِرِّ وَالصِّلَةِ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7240 – على شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ کے اعلان نبوت کے بالکل اوائل میں جب آپ مکہ مکرمہ میں تھے، میں آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، ان دنوں آپ ﷺ خفیہ تبلیغ فرماتے تھے، میں نے حضور ﷺ سے پوچھا: آپ کیا ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میں نبی ہوں، میں نے کہا: نبی کیا ہوتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کا رسول ہوتا ہے، میں نے پوچھا: اللہ تعالیٰ نے آپ کو کیا پیغام دے کر بھیجا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ کہ اللہ کی عبادت کی جائے، بتوں کو توڑ دیا جائے، رشتہ داروں کے ساتھ نیکی اور صلہ رحمی کا سلوک کیا جائے۔

یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن انہوں نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7241 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الزَّاهِدُ الْاَصْبَهَانِيُّ، ثَنَا اَبُوْ اِسْمَاعِيلَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ يَحْيَى بْنِ مُحَمَّدٍ الْمَدَنِيُّ الشَّجَرِيُّ، حَدَّثَنِي اَبِي، عَنْ عَبْدِبْنِ يَحْيٰى، عَنْ مُعَاذِ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ الزُّرَقِيِّ، عَنْ اَبِيهِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ، وَكَانَ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ خَرَجَ وَابْنُ خَالَتِهِ مُعَاذُ بْنُ عَفْرَاءَ حَتّٰى قَدِمَا مَكَّةَ فَلَمَّا هَبَطَا مِنَ الثَّنِيَّةِ رَاَيَا رَجُلًا تَحْتَ شَجَرَةٍ – قَالَ: وَهٰذَا قَبْلَ خُرُوجِ السِّتَّةِ الْاَنْصَارِيِّينَ – قَالَ: فَلَمَّا رَاَيْنَاهُ كَلَّمْنَاهُ فَقُلْنَا: نَاْتِي هٰذَا الرَّجُلَ نَسْتَوْدِعُهُ حَتّٰى نَطُوفَ بِالْبَيْتِ فَسَلَّمْنَا عَلَيْهِ تَسْلِيمَ الْجَاهِلِيَّةِ فَرَدَّ عَلَيْنَا بِسَلَامِ اَهْلِ الْاِسْلَامِ، وَقَدْ سَمِعْنَا بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَنْكَرْنَا فَقُلْنَا: مَنْ اَنْتَ؟ قَالَ: انْزِلُوا فَنَزَلْنَا فَقُلْنَا: اَيْنَ الرَّجُلُ الَّذِي يَدَّعِي وَيَقُوْلُ مَا يَقُوْلُ؟ فَقَالَ: اَنَا فَقُلْتُ: فَاعْرِضْ عَلَيَّ فَعَرَضَ عَلَيْنَا الْاِسْلَامَ وَقَالَ: مَنْ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضَ وَالْجِبَالَ؟ قُلْنَا: خَلَقَهُنَّ اللّٰهُ. قَالَ:

فَمَنْ خَلَقَكُمْ؟ قُلْنَا: اللّٰهُ. قَالَ: فَمَنْ عَمِلَ هٰذِهِ الْاَصْنَامَ الَّتِي تَعْبُدُونَهَا؟ قُلْنَا: نَحْنُ. قَالَ: فَالْخَالِقُ اَحَقُّ بِالْعِبَادَةِ اَمِ الْمَخْلُوْقِ فَاَنْتُمْ اَحَقُّ اَنْ تَعْبُدَكُمْ وَاَنْتُمْ عَمِلْتُمُوهَا وَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ تَعْبُدُوهُ مِنْ شَيْءٍ عَمِلْتُمُوهُ وَاَنَا اَدْعُو اِلٰى عِبَادَةِ اللّٰهِ وَشَهَادَةِ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّي رَسُوْلُ اللّٰهِ وَصِلَةِ الرَّحِمِ وَتَرْكِ الْعُدْوَانِ بِغَصْبِ النَّاسِ قُلْنَا: لَا وَاللّٰهِ لَوْ كَانَ الَّذِي تَدْعُو اِلَيْهِ بَاطِلًا لَكَانَ مِنْ مَعَالِي الْاُمُوْرِ وَمَحَاسِنِ الْاَخْلَاقِ فَاَمْسِكْ رَاحِلَتَنَا حَتّٰى نَاْتِيَ بِالْبَيْتِ فَجَلَسَ عِنْدَهُ مُعَاذُ بْنُ عَفْرَاءَ قَالَ: فَجِئْتُ الْبَيْتَ فَطُفْتُ وَاَخْرَجْتُ سَبْعَةَ اَقْدَاحٍ فَجَعَلْتُ لَهُ مِنْهَا قَدَحًا فَاسْتَقْبَلْتُ الْبَيْتَ فَقُلْتُ: اللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ مَا يَدْعُو اِلَيْهِ مُحَمَّدٌ حَقًّا فَاَخْرِجْ قَدَحَهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ فَضَرَبْتُ بِهَا فَخَرَجَ سَبْعَ مَرَّاتٍ فَصِحْتُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ فَاجْتَمَعَ النَّاسُ عَلَيَّ وَقَالُوا: مَجْنُوْنٌ رَجُلٌ صَبَاَ. قُلْتُ: بَلْ رَجُلٌ مُؤْمِنٌ، ثُمَّ جِئْتُ اِلٰى اَعْلٰى مَكَّةَ فَلَمَّا رَآنِي مُعَاذٌ قَالَ: لَقَدْ جَاءَ رِفَاعَةُ بِوَجْهٍ مَا ذَهَبَ بِمِثْلِهِ فَجِئْتُ وَآمَنْتُ وَعَلَّمَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُوْرَةَ يُوْسُفَ، وَاقْرَاْ بِسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ ثُمَّ خَرَجْنَا رَاجِعِيْنَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ فَلَمَّا كُنَّا بِالْعَقِيْقِ قَالَ مُعَاذٌ: اِنِّي لَمْ اَطْرُقْ اَهْلِي لَيْلًا قَطُّ فَبِتْ بِنَا حَتّٰى نُصْبِحَ فَقُلْتُ: اَبِيْتُ وَمَعِي مَا مَعِي مِنَ الْخَبَرِ مَا كُنْتُ لِاَفْعَلَ، وَكَانَ رِفَاعَةُ اِذَا خَرَجَ سَفَرًا ثُمَّ قَدِمَ عَرَضَ قَوْمُهُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 7241 – يحيى الشجری صاحب مناكير

✧✧ حضرت رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ غزوہ بدر میں شریک ہوئے ہیں۔آپ اور ان کے خالہ زاد بھائی معاذ بن عفراء نکلے اور مکہ مکرمہ میں آ گئے، جب یہ لوگ ثنیہ پہاڑی سے نیچے اترے تو انہوں نے ایک آدمی کو درخت کے نیچے دیکھا،، اوی کہتے ہیں: یہ واقعہ ۶ انصاریوں کے نکلنے سے پہلے کا ہے، آپ فرماتے ہیں: جب ہم نے اس آدمی کو دیکھا تو ہم نے (آپس میں) گفتگو کی اور ہم نے فیصلہ کیا کہ ہم اس آدمی کے پاس جاتے ہیں اور اپنا سامان اس کے پاس رکھوا کر بیت اللہ کا طواف کر آتے ہیں، ہم اس کے پاس گئے، جاہلیت کے رواج کے مطابق اس کو سلام کیا، اس نے اسلام کے طریقے کے مطابق ہمیں سلام کا جواب دیا، ہم نبی کے بارے میں سن تو چکے تھے لیکن ابھی تک تسلیم نہیں کیا تھا۔ ہم نے اس سے پوچھا: آپ کون ہیں؟ اس نے کہا: نیچے اتر آؤ (تسلی سے بات کرتے ہیں) ہم نے پوچھا: وہ آدمی کہاں ہے جو نبوت کا دعویدار ہے، اور جو عجیب عجیب باتیں کرتا ہے؟ اُس نے کہا: وہ میں ہی ہوں۔ میں نے کہا: آپ مجھ پر اسلام پیش کریں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم پر اسلام پیش کیا اور فرمایا: زمین، آسمان اور پہاڑوں کو کس نے بنایا ہے؟ ہم نے کہا: اللہ تعالیٰ نے۔ اُس نے پوچھا: تمہیں کس نے پیدا کیا ہے؟ ہم نے کہا: اللہ تعالیٰ نے۔ اُس نے کہا: یہ بت کس نے بنائے ہیں جن کی تم عبادت کرتے ہو؟ ہم نے کہا: ہم نے خود ہی بنائے ہیں۔ اُس نے کہا: پیدا کرنے والا عبادت کا زیادہ حقدار ہے یا پیدا ہونے والا؟ تب تو تم اس بات کے زیادہ حقدار ہو کہ تمہاری عبادت کی جائے کیونکہ تم بتوں کے پیدا کرنے والے ہو، اور جس چیز کو تم نے اپنے ہاتھوں سے بنایا ہے اس کی بہ نسبت اللہ تعالیٰ اس بات کا زیادہ حق رکھتا ہے کہ تم اُس کی عبادت کرو۔ میں تمہیں اس بات کی دعوت دیتا ہوں کہ تم

صرف اللہ کی عبادت کرو، اور گواہی دو کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے، اور یہ بھی گواہی دو کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔ صلہ رحمی کرو، لوگوں کے ساتھ غصہ کی وجہ سے دشمنی چھوڑ دو۔ ہم نے کہا: نہیں، اللہ کی قسم! اگر تمہاری دعوت باطل بھی ہوئی تو (کوئی بات نہیں) اس طرح حسن سلوک سے پیش آنا بڑے اخلاق کی بات ہے۔ آپ ہماری سواری کا خیال کریں، ہم طواف کر کے آتے ہیں، معاذ بن عفراء اس کے پاس بیٹھ گئے اور میں نے جا کر بیت اللہ کا طواف کیا۔ میں نے ۷ تیر نکالے، ان میں سے ایک تیر میں نے اُس لئے مقرر کر دیا، پھر میں بیت اللہ کی جانب متوجہ ہوا، اور دعا مانگی "اے اللہ! محمد جس چیز کی طرف بلاتا ہے، اگر وہ حق ہے تو ساتوں مرتبہ اُسی کا تیر نکلے، پھر میں نے سات مرتبہ پانسہ ڈالا، ہر مرتبہ اسی کا تیر نکلا، میں نے چیخ کر کہا:

اشهد ان لااله الا الله وان محمد عبده ورسوله

میری یہ بات سن کر لوگ میرے اردگرد جمع ہو گئے اور کہنے لگے: یہ مجنون آدمی ہے، اپنے دین سے منحرف ہو گیا ہے، میں نے کہا: (مجنون نہیں ہے) بلکہ یہ مومن شخص ہے۔ پھر میں مکہ کے بالائی علاقے میں آ گیا، جب معاذ نے مجھے دیکھا تو کہنے لگے: رفاعہ چہرے کی وہ نورانیت لے کر آ رہا ہے جو جاتے وقت اس کے چہرے پر نہیں تھی۔ میں آیا، اور اسلام قبول کیا، رسول اللہ ﷺ نے ہمیں سورہ یوسف، اور اقراء بسم ربك الذی خلق پڑھائی۔ پھر ہم لوگ مدینہ کی جانب واپسی کے لئے نکلے، جب ہم مقام عقیق میں پہنچے تو معاذ نے کہا: میں کبھی بھی رات کے وقت اپنے گھر نہیں گیا، اس لئے تم رات میرے ساتھ یہیں گزارو، میں نے کہا: میرے پاس ایک ایسی خبر ہے کہ میں رات اس طرح گزار ہی نہیں سکتا، حضرت رفاعہ کی عادت تھی کہ جب سفر سے واپس آتے تو ان کا قبیلہ ان کا استقبال کیا کرتا تھا۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7242 – حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَلْمَانَ الْفَقِيهُ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُكْرَمٍ، ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، وَثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هِشَامِ بْنِ مَلَّاسٍ النُّمَيْرِيُّ، ثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْفَزَارِيُّ، وَثَنَا اَبُو عَبْدِاللّٰهِ الشَّيْبَانِيُّ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ، ثَنَا اَبُو عَاصِمٍ، وَمَكِّيُّ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالُوا: ثَنَا بَهْزُ بْنُ حَكِيمٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ اَبَرُّ؟ قَالَ: اُمَّكَ، قُلْتُ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: اُمَّكَ قُلْتُ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: اَبَاكَ قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: ثُمَّ الْاَقْرَبَ فَالْاَقْرَبَ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ عَلٰى شَرْطِهِمَا فِي حَكِيمِ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَنْ جَدِّهِ عَنْ اَبِيهِ قَالَ: قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ اَبَرُّ؟ قَالَ: اُمَّكَ قُلْتُ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: اُمَّكَ قُلْتُ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: اُمَّكَ قُلْتُ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: ثُمَّ اَبَاكَ ثُمَّ الْاَقْرَبَ فَالْاَقْرَبَ قَالَ الْحَاكِمُ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى: ثُمَّ وَجَدْنَا لِهٰذَا الْحَدِيثِ شواهدَ فَمِنْهَا

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 7242 – صحيح

✧✧ بہز بن حکیم اپنے والد سے، وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں (فرماتے ہیں کہ) میں نے پوچھا: یارسول

اللہ ﷺ میری خدمت کا سب سے زیادہ حقدار کون ہے؟ حضور ﷺ نے فرمایا: تیری ماں۔ میں نے پوچھا: پھر کون؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تیری ماں۔ میں نے پوچھا: پھر کون؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تیرا باپ۔ میں نے پوچھا: یارسول اللہ ﷺ پھر کون؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جو زیادہ قریبی رشتہ دار ہو۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔ حکیم بن معاویہ نے اپنے والد سے، انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی ہے (اور یہ روایت شیخین کے معیار کے مطابق صحیح ہے) فرماتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ میں کس کی خدمت کروں؟ فرمایا: اپنی ماں کی۔ میں نے پوچھا: پھر کس کی؟ فرمایا: اپنی ماں کی۔ میں نے پوچھا: پھر کس کی؟ اپنی ماں کی۔ میں نے پوچھا: پھر کس کی: فرمایا: اپنے باپ کی، پھر جو زیادہ قریبی رشتہ دار ہو۔

امام حاکم کہتے ہیں: اس حدیث کے ہمیں شواہد بھی مل گئے۔ ان میں سے ایک درج ذیل ہے

7243 – مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ النَّضْرِ، ثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو، ثَنَا زَائِدَةُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ خِدَاشِ بْنِ سَلَامَةَ، رَجُلٍ مِنَ الصَّحَابَةِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اُوْصِي امْرَاً بِاُمِّهِ اُوْصِي امْرَاً بِاُمِّهِ وَاُوْصِي امْرَاً بِاَبِيْهِ وَاُوْصِي امْرَاً بِمَوْلَاهُ الَّذِي يَلِيهِ وَاِنْ كَانَ عَلَيْهِ فِيْهِ اَذًى يُؤْذِيهِ وَمِنْهَا "

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 7243 – له شواهد

✧✧ خداش بن سلامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں آدمی کو اس کی ماں کی خدمت کی تاکید کرتا ہوں، میں آدمی کو اس کی ماں کی خدمت کی تاکید کرتا ہوں، میں آدمی کو اس کے باپ کی خدمت کی تاکید کرتا ہوں، میں آدمی کو اس کے غلام کے ساتھ حسن سلوک کی تاکید کرتا ہوں، اگرچہ اس کو ان معاملات میں تکلیف ہی اٹھانی پڑے۔

دوسری شاہد حدیث یہ ہے

7244 – مَا حَدَّثَنِي اَبُو الْقَاسِمِ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ السَّكُونِيِّ، بِالْكُوفَةِ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ غَنَّامٍ، حَدَّثَنِي اَبِي، ثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ، ثَنَا مِسْعَرُ بْنُ كِدَامٍ، عَنْ اَبِي عُتْبَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّ النَّاسِ اَعْظَمُ حَقًّا عَلَى الْمَرْاَةِ؟ قَالَ: زَوْجُهَا قُلْتُ: فَاَيُّ النَّاسِ اَعْظَمُ حَقًّا عَلَى الرَّجُلِ؟ قَالَ: اُمُّهُ وَمِنْهَا "

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں عرض کی: یارسول اللہ ﷺ عورت پر کس کی خدمت کرنے کا سب سے زیادہ حق ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اپنے شوہر کی۔ میں نے پوچھا: مرد پر سب سے زیادہ کس کی خدمت کرنے کا حق ہے؟ فرمایا: اپنی ماں کی۔

تیسری شاہد حدیث یہ ہے

7245 – مَا اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْوَهَّابِ، اَنْبَاَ جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ، اَنْبَاَ

الْمَسْعُودِيُّ، عَنْ إِيَادِ بْنِ لَقِيطٍ، عَنْ أَبِي رِمْثَةَ، قَالَ: انْتَهَيْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: بَرَّ أُمَّكَ وَأَبَاكَ وَأُخْتَكَ وَأَخَاكَ ثُمَّ أَدْنَاكَ أَدْنَاكَ وَمِنْهَا "

✧✧ حضرت ابورمثہ فرماتے ہیں میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اپنی ماں کے ساتھ، اپنے باپ کے ساتھ، اپنی بہن کے ساتھ، اپنے بھائی کے ساتھ حسن سلوک کر (اور رشتہ داری کے قرب کے مراتب کا لحاظ کرتے ہوئے) جو زیادہ قریبی ہو، وہ زیادہ حسن سلوک کا مستحق ہے۔

چوتھی شاہد حدیث یہ ہے

7246 - مَا حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، ثَنَا أَسَدُ بْنُ مُوسَى، ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ بَحِيرِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِي كَرِبَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يُوصِيكُمْ بِالْأَقْرَبِ فَالْأَقْرَبِ إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ أَحَدُ أَئِمَّةِ أَهْلِ الشَّامِ إِنَّمَا نَقَمَ عَلَيْهِ سُوءُ الْحِفْظِ فَقَطْ. وَمِنْهَا "

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 7246 – إنما نقم على إسماعيل سوء الحفظ فقط

✧✧ مقدام بن معدی کرب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہیں حکم دیتا ہے کہ جو زیادہ قریبی رشتہ دار ہو، اس کے ساتھ اتنا زیادہ حسن سلوک کرو۔

❀❀ اسماعیل بن عیاش اہل شام کے ائمہ میں سے ہیں، ان کے اوپر سوء حفظ کا الزام ہے۔

پانچویں شاہد حدیث یہ ہے

7247 - مَا أَخْبَرَنَاهُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الصَّغَانِيُّ، بِمَكَّةَ، ثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، أَنْبَأَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَنْبَأَ مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "نِمْتُ فَرَأَيْتُنِي فِي الْجَنَّةِ فَسَمِعْتُ صَوْتَ قَارِءٍ يَقْرَأُ فَقُلْتُ: مَنْ هَذَا؟ قَالُوا: حَارِثَةُ بْنُ النُّعْمَانِ " فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَذَلِكَ الْبِرُّ وَكَانَ أَبَرَّ النَّاسِ بِأُمِّهِ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهَذِهِ السِّيَاقَةِ قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ وَغَيْرُهُ قَالُوا فِيهِ: دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجَنَّةَ وَلَمْ يَذْكُرُوا فِيهِ النَّوْمَ وَلَا بِرَّ أُمِّهِ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 7247 – على شرط البخاری ومسلم

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں سویا تو میں نے خود کو خواب میں جنت میں دیکھا، میں نے ایک قاری کی آواز سنی، میں نے پوچھا: وہ کون ہے؟ فرشتوں نے بتایا کہ وہ "حارثہ بن نعمان" ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خدمت کا یہی صلہ ملا کرتا ہے، وہ اپنی ماں کی بہت خدمت کیا کرتا تھا۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن انہوں نے اس کو اس اسناد کے ہمراہ

نقل نہیں کیا۔

ابن عیینہ اور دیگر محدثین نے یہی حدیث روایت کی ہے، انہوں نے یہ بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ جنت میں داخل ہوئے، اس میں انہوں نے یہ خواب کا ذکر نہیں کی اور نہ ہی ماں کی خدمت کا ذکر ہے۔

7248 - حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّيْرَفِيُّ، بِمَرْوَ، ثَنَا اَبُوْ قِلَابَةَ، ح وَثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَهْلٍ الْمُجَوِّزُ، ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ جَاهِمَةَ، اَنَّ جَاهِمَةَ، اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اِنِّي اَرَدْتُ اَنْ اَغْزُوَ وَجِئْتُ اَسْتَشِيْرُكَ فَقَالَ: اَلَكَ وَالِدَةٌ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: اذْهَبْ فَالْزَمْهَا فَاِنَّ الْجَنَّةَ عِنْدَ رِجْلَيْهَا هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7248 – صحيح

حضرت جاہمہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی: میں جہاد میں جانا چاہتا ہوں، میں آپ کے پاس اس بابت مشورہ لینے کے لئے آیا ہوں، حضور ﷺ نے فرمایا: کیا تیری والدہ حیات ہے؟ انہوں نے کہا: جی ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جا، جا کر ان کی خدمت میں لگ جا، کیونکہ جنت ماں کے قدموں میں ملتی ہے۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7249 - حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا هَارُوْنُ بْنُ سُلَيْمَانَ، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، وَاَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ، ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: رِضَا الرَّبِّ فِيْ رِضَا الْوَالِدِ وَسَخَطُ الرَّبِّ فِيْ سَخَطِ الْوَالِدِ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7249 – على شرط مسلم

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی رضا، والد کی رضا میں ہے اور اللہ تعالیٰ کی ناراضگی، والد کی ناراضگی میں ہے۔

یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7250 - اَخْبَرَنِيْ اَبُو الْحُسَيْنِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْقَنْطَرِيُّ، ثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مُحَمَّدٍ الرَّقَاشِيُّ، ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ، عَنْ سُفْيَانَ، وَاَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ الصَّفَّارُ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِيْسَى الْقَاضِيْ، ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ، وَاَبُوْ حُذَيْفَةَ، ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اِنِّيْ جِئْتُ اُبَايِعُكَ عَلَى الْهِجْرَةِ وَتَرَكْتُ اَبَوَيَّ يَبْكِيَانِ، قَالَ: فَارْجِعْ

اِلَيْهِمَا فَاَضْحِكْهُمَا كَمَا اَبْكَيْتَهُمَا هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7250 – صحيح

✦✦ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ایک آدمی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اورعرض کی: میں آپ کے پاس ہجرت پر بیعت کرنے کے لئے آیا ہوں اور میں اپنے ماں باپ کو روتے ہوئے چھوڑ کر آگیا ہوں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو واپس لوٹ جا، اور جیسے تو نے ان کو رلایا ہے اسی طرح ان کو خوش کر۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اورامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7251 – اَخْبَرَنَا الشَّيْخُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَ بِشْرُ بْنُ مُوسَى، ثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ اَبِيْ عَبْدِالرَّحْمَنِ، قَالَ: تَزَوَّجَ رَجُلٌ فَكَرِهَتْ اُمُّهُ ذٰلِكَ فَجَاءَ يَسْاَلُ اَبَا الدَّرْدَاءِ، فَقَالَ: طَلِّقِ الْمَرْاَةَ وَاَطِعْ اُمَّكَ فَاِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: الْوَالِدَةُ اَوْسَطُ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ فَاَضِعْ ذٰلِكَ اَوِ احْفَظْهُ رَوَاهُ شُعْبَةُ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، مُفَسَّرًا بِالشَّرْحِ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7251 – صحيح

✦✦ ابوعبدالرحمٰن فرماتے ہیں: ایک آدمی کی شادی ہوئی لیکن اس کی والدہ کو یہ شادی پسند نہ تھی، وہ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کے پاس مسئلہ پوچھنے کے لئے گیا، حضرت ابوالدرداء نے فرمایا: اپنی بیوی کو طلاق دے دے اور اپنی ماں کی فرمانبرداری کر کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ''والدہ جنت کا درمیانی دروازہ ہے، چاہے تو اس کو ضائع کر لے اور چاہے تو اس کی حفاظت کر لے''

❁❁ شعبہ نے عطاء بن سائب سے یہ حدیث تفصیل کے ساتھ روایت کی ہے۔

7252 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيٰى، ثَنَا مُسَدَّدٌ، ثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ، ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ اَبِيْ عَبْدِالرَّحْمَنِ، اَنَّ رَجُلًا اَمَرَهُ اَبَوَاهُ اَوْ اَحَدُهُمَا اَنْ يُطَلِّقَ امْرَاَتَهُ فَجَعَلَ اَلْفَ مُحَرَّرٍ اَوْ مِائَةَ مُحَرَّرٍ وَمَا لَهُ هَدْيًا اِنْ فَعَلَ فَاَتَى اَبَا الدَّرْدَاءِ ، فَذَكَرَ اَنَّهُ صَلَّى الضُّحٰى ثُمَّ سَاَلَهُ فَقَالَ: اَوْفِ بِنَذْرِكَ وَبَرَّ وَالِدَيْكَ فَاِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: الْوَالِدُ اَوْسَطُ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ فَاِنْ شِئْتَ فَحَافِظْ عَلَى الْبَابِ اَوِ اتْرُكْ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7252 – صحيح

✦✦ ابوعبدالرحمٰن کہتے ہیں: ایک آدمی کو اس کے ماں باپ نے یا ان میں سے کسی ایک نے حکم دیا کہ وہ اپنی بیوی کو طلاق دے، اور کہا کہ اگر وہ اس کو طلاق دے گا تو اس کو ایک ہزار یا ایک سو غلام اور بہت سارا مال ہدیہ دیا جائے گا۔ وہ شخص حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کے پاس مسئلہ پوچھنے کے لئے آیا، انہوں نے کہا: انہوں نے چاشت کی نماز پڑھ کر ان سے مسئلہ پوچھا: حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اپنی قسم کو پورا کر اور اپنے ماں باپ کی بات مان۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے

ہوئے سنا ہے کہ ''والد جنت کا درمیانی دروازہ ہے چاہے تو اس کی حفاظت کر لے یا چھوڑ دے۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7253 – اَخْبَرَنِی الْحَسَنُ بْنُ حَلِيمٍ الْمَرْوَزِيُّ، اَنْبَاَ اَبُو الْمُوَجِّهِ، اَنْبَاَ عَبْدَانُ، اَنْبَاَ عَبْدُ اللّٰهِ، اَخْبَرَنِی ابْنُ اَبِیْ ذِئْبٍ، حَدَّثَنِیْ خَالِي الْحَارِثُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ، عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: كَانَتْ تَحْتِي امْرَاَةٌ تُعْجِبُنِیْ وَكَانَ عُمَرُ يَكْرَهُهَا فَقَالَ لِی: طَلِّقْهَا فَاَبَيْتُ فَاَتٰى عُمَرُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّ عِنْدَ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ امْرَاَةً قَدْ كَرِهْتُهَا فَاَمَرْتُهُ اَنْ يُطَلِّقَهَا فَاَبٰى فَقَالَ لِی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ طَلِّقِ امْرَاَتَكَ وَاَطِعْ اَبَاكَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: فَطَلَّقْتُهَا هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7253 – على شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک عورت میرے نکاح میں تھی، مجھے اس سے بہت پیار تھا، جبکہ میرے والد محترم حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس کو بہت ناپسند کرتے تھے، والد صاحب نے مجھے فرمایا: تو اس کو طلاق دے دے۔ میں نے انکار کر دیا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عبداللہ بن عمر کے پاس ایک عورت ہے (جو کہ اس کی بیوی ہے) وہ مجھے اچھی نہیں لگتی، میں نے اُسے طلاق دینے کو کہا تو عبداللہ نے انکار کر دیا۔ (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: اے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنی بیوی کو طلاق دے دے اور اپنے والد کی اطاعت کر۔ حضرت عبداللہ فرماتے ہیں: میں نے اس کو طلاق دے دی۔

۞۞ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن انہوں نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7254 – حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الثَّقَفِيُّ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ اِسْحَاقَ الْحُلْوَانِيُّ، ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ حَمْزَةَ، ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ اَبِیْ حَازِمٍ، عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ هَانِئٍ، مَوْلٰى عَلِيِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ، اَنَّ عَلِيًّا، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: يَا هَانِءُ مَاذَا يَقُوْلُ النَّاسُ؟ قَالَ: يَزْعُمُوْنَ اَنَّ عِنْدَكَ عِلْمًا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُظْهِرُهُ، قَالَ: دُوْنَ النَّاسِ؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: اَرِنِی السَّيْفَ فَاَعْطَيْتُهُ السَّيْفَ فَاسْتَخْرَجَ مِنْهُ صَحِيْفَةً فِيْهَا كِتَابٌ، قَالَ: هٰذَا مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ ذَبَحَ لِغَيْرِ اللّٰهِ وَمَنْ تَوَلّٰى غَيْرَ مَوَالِيهِ وَلَعَنَ اللّٰهُ الْعَاقَّ لِوَالِدَيْهِ وَلَعَنَ اللّٰهُ مُنْتَقِصَ مَنَارِ الْاَرْضِ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7254 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام حضرت ہانی بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: اے ہانی! لوگ کیا کہتے ہیں؟ انہوں نے کہا: لوگ سمجھتے ہیں کہ آپ کے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دیا ہوا علم ہے جس کو آپ ظاہر نہیں کرتے، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سبھی لوگ کہتے ہیں؟ انہوں نے کہا: جی ہاں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے میری تلوار دو،

میں نے ان کو تلوار دی، آپ نے اس میں سے ایک صحیفہ نکالا جس کے اندر کوئی تحریر موجود تھی۔ پھر فرمایا: یہ ہے جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ "اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے اس شخص پر جو ذبح کے وقت جانور پر غیر اللہ کا نام لے، اور جو اپنے موالی کو چھوڑ کر دوسروں کو والی بنائے، اور اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے ماں باپ کے نافرمان پر اور اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے اس پر جو زمین کی حدود کو توڑے۔

7255 – اَخْبَرَنِیْ اَبُوْ بَكْرٍ اِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفَقِيهُ بِالرَّيِّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَرَجِ، ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ، ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبَايِعُهُ عَلَى الْهِجْرَةِ فَقَالَ: اِنِّي جِئْتُ اُبَايِعُكَ عَلَى الْهِجْرَةِ وَتَرَكْتُ اَبَوَيَّ يَبْكِيَانِ، فَقَالَ: ارْجِعْ اِلَيْهِمَا فَاَضْحِكْهُمَا كَمَا اَبْكَيْتَهُمَا هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ"

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ایک آدمی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ہجرت پر بیعت کرنے کے لئے آیا اور کہا: میں آپ کی خدمت میں ہجرت پر بیعت کرنے کے لئے آیا ہوں۔ اور اپنے ماں باپ کو روتا ہوا چھوڑ آیا ہوں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو واپس چلا جا، اور جیسے ان کو رلایا ہے ویسے ہی ان کو ہنسا۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7256 – حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحٍ، وَاِبْرَاهِيمُ بْنُ عِصْمَةَ، قَالَا: ثَنَا السَّرِيُّ، عَنْ خُزَيْمَةَ، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ اَبِي مَرْيَمَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هِلَالٍ، حَدَّثَنِيْ سَعْدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: احْضَرُوا الْمِنْبَرَ فَحَضَرْنَا فَلَمَّا ارْتَقَى دَرَجَةً قَالَ: آمِينَ، فَلَمَّا ارْتَقَى الدَّرَجَةَ الثَّانِيَةَ قَالَ: آمِينَ فَلَمَّا ارْتَقَى الدَّرَجَةَ الثَّالِثَةَ قَالَ: آمِينَ، فَلَمَّا نَزَلَ قُلْنَا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ لَقَدْ سَمِعْنَا مِنْكَ الْيَوْمَ شَيْئًا مَا كُنَّا نَسْمَعُهُ قَالَ: "اِنَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَرَضَ لِي فَقَالَ: بُعْدًا لِمَنْ اَدْرَكَ رَمَضَانَ فَلَمْ يَغْفَرْ لَهُ قُلْتُ: آمِينَ، فَلَمَّا رَقِيتُ الثَّانِيَةَ قَالَ: بُعْدًا لِمَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْكَ قُلْتُ: آمِينَ، فَلَمَّا رَقِيتُ الثَّالِثَةَ قَالَ: بُعْدًا لِمَنْ اَدْرَكَ اَبَوَاهُ الْكِبَرَ عِنْدَهُ اَوْ اَحَدُهُمَا فَلَمْ يُدْخِلَاهُ الْجَنَّةَ قُلْتُ: آمِينَ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7256 – صحيح

✧✧ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: منبر کے پاس جمع ہو جاؤ، ہم لوگ جمع ہو گئے، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر کی ایک سیڑھی پر چڑھے تو کہا: آمین۔ جب دوسری سیڑھی پر چڑھے تو کہا: آمین۔ اور جب تیسری سیڑھی پر چڑھے پھر کہا: آمین۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم منبر شریف سے نیچے اترے تو ہم نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم نے آج آپ سے ایسی بات سنی ہے جو آج سے پہلے کبھی نہیں سنی، (اس کی کیا وجہ ہے؟) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک جبریل امین علیہ السلام میرے پاس آئے تھے اور انہوں نے کہا: اللہ کرے کہ (جنت سے) دور رہے ایسا شخص جو رمضان کا مہینہ پائے اور اپنی

مغفرت نہ کرواسکے، میں نے کہا: آمین۔ جب میں دوسری سیڑھی پر چڑھا تو جبریل نے کہا: اللہ کرے کہ (وہ شخص جنت سے) دور رہے جس کے پاس آپ کا نام لیا جائے اور وہ آپ پر درود نہ پڑھے، میں نے کہا: آمین۔ جب میں تیسری سیڑھی پر چڑھا جو جبریل نے کہا: اللہ کرے کہ وہ شخص (جنت سے) دور رہے جس نے اپنے ماں باپ دونوں کو یا ان میں سے کسی ایک کو بڑھاپے کے عالم میں پایا اور وہ ان کو جنت میں داخل نہ کرواسکیں۔ (یعنی یہ شخص ان کی خدمت کر کے جنت کا مستحق نہ ہوا) میں نے کہا: آمین۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7257 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ نَصْرٍ الْخَوْلَانِيُّ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ اَيُّوبَ، عَنْ زَبَّانَ بْنِ فَائِدٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذٍ، عَنْ اَبِيهِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ بَرَّ وَالِدَيْهِ طُوبَى لَهُ زَادَ اللّٰهُ فِي عُمْرِهِ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 7257 – صحيح

✦✦ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے اپنے ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک کیا اس کو خوشخبری ہو، اللہ تعالیٰ اُس کی عمر لمبی فرمائے۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7258 – حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِئٍ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اَبِي طَالِبٍ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ، وَاِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الصَّرَّافُ، قَالَا: ثَنَا سُوَيْدٌ اَبُو حَاتِمٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَبِي رَافِعٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عِفُّوا عَنْ نِسَاءِ النَّاسِ تَعِفَّ نِسَاؤُكُمْ وَبَرُّوا آبَاءَكُمْ تَبَرَّكُمْ اَبْنَاؤُكُمْ وَمَنْ اَتَاهُ اَخُوهُ مُتَنَصِّلًا فَلْيَقْبَلْ ذٰلِكَ مِنْهُ مُحِقًّا كَانَ اَوْ مُبْطِلًا فَاِنْ لَمْ يَفْعَلْ لَمْ يَرِدْ عَلَيَّ الْحَوْضَ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 7258 – بل سويد ضعيف

✦✦ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگوں کی عورتوں کو پاکدامن رکھو، (بدلے میں) تمہاری عورتوں کو پاکدامن رکھا جائے گا، تم اپنے ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک کرو، تمہاری اولادیں تمہارے ساتھ حسن سلوک کریں گی، جس شخص کے پاس اس کا بھائی لاچار ہو کر آئے، اس کو چاہئے کہ اپنے بھائی کی بات کو مانے خواہ حق پر ہو یا ناحق ہو۔ اگر وہ ایسا نہیں کرے گا تو میرے حوض کوثر پر مجھ سے نہیں مل سکے گا۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7259 – حَدَّثَنَا اَبُو جَعْفَرٍ اَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْاَسَدِيُّ الْحَافِظُ، وَعَبْدَانُ بْنُ يَزِيدَ الدَّقَّاقُ الْهَمَدَانِيَّانِ، بِهَمَدَانَ قَالَا: ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ دِيزِيلَ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ قُتَيْبَةَ الرِّفَاعِيُّ، ثَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ

عَنْ جَابِرٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَرُّوا آبَاءَ كُمْ تَبَرَّكُمْ اَبْنَاؤُكُمْ وَعِفُّوا عَنْ نِسَاءِ النَّاسِ تَعِفَّ نِسَاؤُكُمْ وَمَنْ تُنُصِّلَ اِلَيْهِ فَلَمْ يَقْبَلْ لَمْ يَرِدْ عَلَيَّ الْحَوْضَ

✧✧ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: تم اپنے ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک کرو تمہارے اولادیں تمہاری خدمت کریں گی، لوگوں کی عورتوں کو پاکدامن رکھو، تمہاری عورتوں کو پاکدامن رکھا جائے گا اور جس شخص کے پاس کوئی شخص معذرت کرتے ہوئے آیا، لیکن اس نے قبول نہ کیا۔ وہ میرے پاس میرے حوض پر نہیں آئے گا۔

7260 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ الْعَدْلُ، وَاَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الْمُفِيْدُ، قَالَا: ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نَصْرٍ، ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْغَسِيْلِ بْنِ سُلَيْمَانَ، ح وَاَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ حَلِيْمٍ الْمَرْوَزِيُّ، ثَنَا اَبُو الْمُوَجِّهِ، اَخْبَرَنَا عَبْدَانُ، اَنْبَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ اُسَيْدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ عُبَيْدٍ السَّاعِدِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا اُسَيْدٍ مَالِكَ بْنَ رَبِيْعَةَ السَّاعِدِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ: بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ مِنْ بَنِيْ سَلَمَةَ فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ بَقِيَ مِنْ بِرِّ اَبَوَيَّ شَيْءٌ اَبَرُّهُمَا بِهِ مِنْ بَعْدِ مَوْتِهِمَا؟ قَالَ: نَعَمْ، الصَّلَاةُ عَلَيْهِمَا وَالْاِسْتِغْفَارُ لَهُمَا وَاِنْفَاذُ عُهُوْدِهِمَا وَاِكْرَامُ صَدِيْقِهِمَا وَصِلَةُ الرَّحِمِ الَّتِيْ لَا رَحِمَ لَكَ اِلَّا مِنْ قِبَلِهِمَا هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي)7260 – صحيح)

✧✧ ابواسید مالک بن ربیعہ ساعدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں موجود تھے کہ بنی سلمہ کا ایک آدمی آیا اور عرض کرنے لگا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا ماں باپ کی وفات کے بعد بھی کسی طریقے سے میں ان کی خدمت کرسکتا ہوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں۔ ان کی نماز جنازہ پڑھو، ان کے لئے مغفرت کی دعا کرو، ان کے کئے ہوئے وعدوں کو پورا کرو، اور ان کے رشتہ داروں کے ساتھ حسن سلوک کرو۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7261 – حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ دَاوُدَ الزَّاهِدُ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ جُنَيْدٍ، ثَنَا سَهْلُ بْنُ عُثْمَانَ الْعَسْكَرِيُّ، ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُوْقَةَ، عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ حَفْصٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اَذْنَبْتُ ذَنْبًا كَثِيْرًا فَهَلْ لِيْ مِنْ تَوْبَةٍ؟ قَالَ: اَلَكَ وَالِدَانِ؟ قَالَ: لَا . قَالَ: فَلَكَ خَالَةٌ؟ قَالَ: نَعَمْ . فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَبَرَّهَا اِذًا هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي)7261 – على شرط البخاري ومسلم

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ایک آدمی آیا اور کہنے لگا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے بہت گناہ کئے ہیں، کیا میرے لئے توبہ کی کوئی صورت ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تیرے ماں باپ

حیات ہیں؟ اس نے کہا: نہیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا: کیا تیری خالہ ہے؟ اس نے کہا: جی ہاں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جا اپنی خالہ کی خدمت کر۔

یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن انہوں نے اس نقل نہیں کیا۔

7262 – اَخْبَرَنِی عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِی الزِّنَادِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا قَالَتْ: قَدِمَتِ امْرَاَةٌ مِنْ اَهْلِ دُومَةِ الْجَنْدَلِ عَلَیَّ جَاءَ تْ تَبْتَغِی رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ مَوْتِهِ حَدَاثَةَ ذٰلِكَ تَسْاَلُهُ عَنْ شَیْءٍ دَخَلَتْ فِيهِ مِنْ اَمْرِ السَّحَرَةِ لَمْ تَعْمَلْ بِهِ . قَالَتْ عَائِشَةُ لِعُرْوَةَ: "يَا ابْنَ اُخْتِی فَرَاَيْتُهَا تَبْكِی حِينَ لَمْ تَجِدْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَشْفِيهَا حَتّٰى اِنِّی لَاَرْحَمُهَا وَهِیَ تَقُولُ: اِنِّی لَاَخَافُ اَنْ اَكُونَ قَدْ هَلَكْتُ كَانَ لِی زَوْجٌ فَغَابَ عَنِّی فَدَخَلَتْ عَلَیَّ عَجُوزٌ فَشَكَوْتُ اِلَيْهَا فَقَالَتْ: اِنْ فَعَلْتِ مَا آمُرُكِ فَلَعَلَّهُ يَاْتِيكِ فَلَمَّا اَنْ كَانَ اللَّيْلُ جَاءَ تْنِی بِكَلْبَيْنِ اَسْوَدَيْنِ فَرَكِبْتُ اَحَدَهُمَا وَرَكِبَتِ الْآخَرَ فَلَمْ يَكُنْ مُكْثِی حَتّٰى وَقَفْنَا بِبَابِلَ فَاِذَا اَنَا بِرَجُلَيْنِ مُعَلَّقَيْنِ بِاَرْجُلِهِمَا فَقَالَا: مَا جَاءَ بِكِ؟ فَقُلْتُ: اَتَعَلَّمُ السِّحْرَ. فَقَالَا: اِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرِی وَارْجِعِی فَاَبَيْتُ وَقُلْتُ: لَا، قَالَا: فَاذْهَبِی اِلٰى ذٰلِكَ التَّنُّورِ فَبُولِی فِيهِ فَذَهَبْتُ وَفَزِعْتُ فَلَمْ اَفْعَلْ فَرَجَعْتُ اِلَيْهِمَا فَقَالَا لِی: فَعَلْتِ؟ قُلْتُ: نَعَمْ . قَالَا: هَلْ رَاَيْتِ شَيْئًا؟ فَقُلْتُ: لَمْ اَرَ شَيْئًا. فَقَالَا: لَمْ تَفْعَلِی ارْجِعِی اِلٰى بِلَادِكِ وَلَا تَكْفُرِی فَاَبَيْتُ فَقَالَا: اذْهَبِی اِلٰى ذٰلِكَ التَّنُّورِ فَبُولِی فِيهِ فَذَهَبْتُ فَاقْشَعَرَّ جِلْدِی وَخِفْتُ ثُمَّ رَجَعْتُ اِلَيْهِمَا فَقَالَا: مَا رَاَيْتِ؟ فَقُلْتُ: لَمْ اَرَ شَيْئًا . فَقَالَا: كَذَبْتِ لَمْ تَفْعَلِی ارْجِعِی اِلٰى بِلَادِكِ وَلَا تَكْفُرِی فَاِنَّكِ عَلٰى رَاْسِ اَمْرِكِ فَاَبَيْتُ فَقَالَا: اذْهَبِی اِلٰى ذٰلِكَ التَّنُّورِ فَبُولِی فِيهِ فَذَهَبْتُ فَبُلْتُ فِيهِ فَرَاَيْتُ فَارِسًا مُتَقَنِّعًا بِحَدِيدٍ خَرَجَ مِنِّی حَتّٰى ذَهَبَ فِی السَّمَاءِ فَغَابَ عَنِّی حَتّٰى مَا اُرَاهُ فَاَتَيْتُهُمَا فَقُلْتُ: قَدْ فَعَلْتُ، فَقَالَا: فَمَا رَاَيْتِ؟ قُلْتُ: رَاَيْتُ فَارِسًا مُتَقَنِّعًا بِحَدِيدٍ خَرَجَ مِنِّی فَذَهَبَ فِی السَّمَاءِ فَغَابَ عَنِّی حَتّٰى مَا اَرٰى شَيْئًا. قَالَا: صَدَقْتِ ذٰلِكِ اِيمَانُكِ خَرَجَ مِنْكِ اذْهَبِی، فَقُلْتُ لِلْمَرْاَةِ: وَاللّٰهِ مَا اَعْلَمُ شَيْئًا وَمَا قَالَا لِی شَيْئًا فَقَالَا: بَلٰى اِنْ تُرِيدِينَ شَيْئًا اِلَّا كَانَ خُذِی هٰذَا الْقَمْحَ فَابْذُرِی فَبَذَرْتُ فَقُلْتُ: اطْلُعِی فَطَلَعَتْ وَقُلْتُ: اَحْقِلِی فَحَقَلَتْ ثُمَّ قُلْتُ: اَفْرِخِی فَاَفْرَخَتْ ثُمَّ قُلْتُ: اِيبَسِی فَيَبِسَتْ ثُمَّ قُلْتُ: اطْحَنِی فَطَحَنَتْ ثُمَّ قُلْتُ: اخْبِزِی فَخَبَزَتْ، فَلَمَّا رَاَيْتُ اَنِّی لَا اُرِيدُ شَيْئًا اِلَّا كَانَ سَقَطَ فِی يَدِی وَنَدِمْتُ، وَاللّٰهِ يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِينَ مَا فَعَلْتُ شَيْئًا قَطُّ وَلَا اَفْعَلُهُ اَبَدًا، فَسَاَلَتْ اَصْحَابَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَاثَةَ وَفَاةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُمْ يَوْمَئِذٍ مُتَوَافِرُونَ فَمَا دَرَوْا مَا يَقُولُونَ لَهَا وَكُلُّهُمْ هَابَ وَخَافَ اَنْ يُفْتِيَهَا بِمَا لَا يَعْلَمُ اِلَّا اَنَّهُمْ قَالُوا: لَوْ كَانَ اَبَوَاكِ حَيَّيْنِ اَوْ اَحَدُهُمَا لَكَانَا يَكْفِيَانِكِ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ وَالْغَرَضُ فِی اِخْرَاجِهِ فِی هٰذَا الْمَوْضِعِ اِجْمَاعُ الصَّحَابَةِ حِدْثَانُ وَفَاةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ الْاَبَوَيْنِ يَكْفِيَانِهَا

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7262 – صحيح

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد کا واقعہ ہے کہ دومۃ الجندل کی ایک خاتون حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ملنے کے لئے میرے پاس آئی، اس پر جادو کے کچھ اثرات تھے اور وہ اسی بارے میں آپ سے پوچھنے آئی تھی، ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضرت عروہ سے کہا: اے میرے بھانجے! جب اس کو معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو حیات نہیں ہیں جہاں سے اس کو شفا ملنا تھی، اس وقت اس کے رونے کی کیفیت کو میں نے دیکھا ہے، مجھے اس پر بہت رحم آ رہا تھا، وہ کہہ رہی تھی: مجھے خدشہ ہے کہ میں ہلاک ہوگئی ہوں، میرا شوہر کافی عرصہ سے غائب تھا، ایک بوڑھی خاتون میرے پاس آئی تو میں نے اس کو اپنی پریشانی بتائی، اس نے کہا: اگر تم میری بات مانو گی تو تیرا شوہر واپس آ جائے گا۔ (اس وقت تو وہ خاتون چلی گئی) اور رات کے وقت دوبارہ آ گئی وہ اپنے ساتھ کالے رنگ کے دو کتے لے کر آئی، ایک پر میں سوار ہوگئی اور دوسرے پر وہ۔ یہ کتے چلتے چلتے بابل میں پہنچ گئے، وہاں دو آدمی الٹے لٹکائے ہوئے تھے، وہ پوچھنے لگے: تم کیا کرنے آئی ہو؟ میں نے کہا: جادو سیکھنے کے لئے، انہوں نے کہا: ہم تو آزمائش ہیں، تم کفر مت کرو، اور واپس چلی جاؤ، میں نہ مانی، انہوں نے کہا: ٹھیک ہے، اُس تنور کے پاس جاؤ اور اس میں پیشاب کر کے آؤ، میں وہاں گئی، مجھے ڈر لگنے لگا، میں گھبرا کر واپس آ گئی، انہوں نے پوچھا: تو نے پیشاب کر دیا؟ میں نے کہا: جی ہاں۔ انہوں نے پوچھا: تجھے کوئی چیز دکھائی دی ہے؟ میں نے کہا: نہیں۔ انہوں نے کہا: تو نے پیشاب ہی نہیں کیا۔ تو واپس اپنے وطن چلی جا اور کفر مت کر۔ لیکن میں پھر نہ مانی، انہوں نے پھر کہا: کہ اُس تنور میں پیشاب کر کے آؤ، میں پھر گئی، لیکن خوف کی وجہ سے میرے رونگٹے کھڑے ہوگئے، (اب بھی میں پیشاب کئے بغیر) واپس چلی گئی۔ انہوں نے پوچھا: تو نے کچھ دیکھا؟ میں نے کہا: میں نے تو کچھ نہیں دیکھا، انہوں نے کہا: تو جھوٹ بول رہی ہے، تو نے پیشاب نہیں کیا، تو اپنے وطن واپس چلی جا اور کفر مت کر۔ یہ تیرے بس کی بات نہیں ہے۔ میں پھر نہ مانی، انہوں نے کہا: جا اُس تنور میں پیشاب کر کے آ، میں گئی اور اس کنویں میں پیشاب کر دیا۔ میں نے دیکھا کہ لوہے میں لپٹا ہوا ایک گھڑ سوار شخص میرے اندر سے نکلا اور آسمانوں کی جانب پرواز کر گیا اور میری نگاہوں سے اوجھل ہوگیا، میں لوٹ کر ان لوگوں کے پاس آئی، اور ان کو بتایا کہ میں نے پیشاب کر دیا ہے، انہوں نے پوچھا: تو پھر تو نے کیا دیکھا؟ میں نے کہا: میں نے لوہے میں ڈوبا ہوا، ایک گھڑ سوار دیکھا ہے، جو میرے اندر سے نکلا ہے اور آسمانوں کی طرف جا کر غائب ہوگیا، انہوں نے کہا: اب تو سچ کہہ رہی ہے۔ وہ تیرا ایمان تھا جو تجھ سے روانہ ہوگیا، اب تو چلی جا، میں نے اس عورت سے کہا: اللہ کی قسم! مجھے کسی چیز کا پتا نہیں چلا اور نہ ہی انہوں نے مجھے کچھ بتایا ہے۔ ان لوگوں نے کہا: کیوں نہیں؟ اب تو جو چاہے گی، وہی ہوگا، (تجربے کے طور پر) یہ گندم کا دانہ لے اور اس کو کاشت کر دے، میں نے اس کو کاشت کیا اور اس کو کہا: اُگ۔ تو وہ اگ آیا، میں نے کہا: بالی نکال، اس نے بالی نکال لیا، میں نے کہا: بڑا ہو جا، وہ بڑا ہوگیا، میں نے کہا: پھل نکال، اس نے پھل نکال لئے، میں نے کہا: پھل بڑھا، اس نے پھل بڑھا دیئے، میں نے کہا: پک جا، وہ پک گئے، میں نے کہا: آٹا بن جا، وہ آٹا بن گیا، میں نے کہا: روٹی بن جا، تو وہ روٹی بن گئی، پھر جب میں نے دیکھا کہ میں جس چیز کا ارادہ کرتی ہوں وہ ہو جاتی ہے، تو میں بہت نادم ہوئی۔ اللہ کی قسم! اے اُمّ المومنین! میں نے اس میں سے کچھ بھی نہیں کیا اور نہ کبھی کروں گی، میں نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے

رسول اللہ ﷺ کی وفات کے واقعہ کے بارے میں پوچھا، اس وقت صحابہ کرام کی تعداد بہت زیادہ تھی، لیکن کسی کو سمجھ نہ آئی کہ وہ میرے معاملے میں کیا فتویٰ دیں۔ اور وہ لوگ بغیر علم کے فتویٰ دینے سے بہت گھبراتے تھے، البتہ انہوں نے یہ کہا کہ اگر تیرے ماں باپ یا ان دونوں میں سے کوئی ایک زندہ ہوتا تو تیرا مسئلہ حل ہو جاتا۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس نقل نہیں کیا۔

(امام حاکم کہتے ہیں) اس حدیث کو اس مقام پر ذکر کرنے کا مقصد یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی وفات کے وقت صحابہ کرام کا اس بات پر اجماع تھا کہ اس خاتون کو اس کے ماں باپ کافی تھے۔

7263 – حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذٍ، الْعَدْلُ – رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالَىٰ – وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحَسَنِ الْقَاضِيُّ، قَالَا: ثَنَا الْحَارِثُ بْنُ اَبِیْ اُسَامَةَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى بْنِ الطَّبَّاعِ، ثَنَا بَكَّارُ بْنُ عَبْدِالْعَزِيزِ بْنِ اَبِیْ بَكْرَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبِیْ، يُحَدِّثُ عَنْ اَبِیْ بَكْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: كُلُّ الذُّنُوبِ يُؤَخِّرُ اللّٰهُ مَا شَاءَ مِنْهَا اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ اِلَّا عُقُوْقَ الْوَالِدَيْنِ فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يُعَجِّلُهُ لِصَاحِبِهٖ فِي الْحَيَاةِ قَبْلَ الْمَمَاتِ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7263 – بكار بن عبد العزيز ضعيف

✧✧ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر گناہ (کی سزا کو) قیامت تک کے لئے مؤخر کیا جاسکتا ہے لیکن ماں باپ کے نافرمان کی سزا اس کے مرنے سے پہلے ہی شروع ہو جاتی ہے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7264 – حَدَّثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ، ثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ اِيَاسٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: " كَانُوا يَكْرَهُوْنَ اَنْ يُرَخِّصُوا لِاَنْسَابِهِمْ وَهُمْ مُشْرِكُونَ فَنَزَلَتْ: (لَيْسَ عَلَيْكَ هُدَاهُمْ) (البقرة: 272)– حَتّٰى بَلَغَ – (وَمَا تُنْفِقُوا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيمٌ) (البقرة: 273) فَرُخِّصَ لَهُمْ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7264 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام کو اپنے غیر مسلم رشتہ داروں کے ساتھ حسن سلوک ناگوار گزرتا تھا، تب یہ آیت نازل ہوئی

لَيْسَ عَلَيْكَ هُدٰىهُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ فَلِاَنْفُسِكُمْ وَمَا تُنْفِقُوْنَ اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ اللّٰهِ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ يُّوَفَّ اِلَيْكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ(البقرہ:272)

''انہیں راہ دینا تمہارے ذمہ لازم نہیں ہاں اللہ راہ دیتا ہے جسے چاہتا ہے اور تم جو اچھی چیز دو تو تمہارا ہی بھلا ہے اور تمہیں خرچ کرنا مناسب نہیں مگر اللہ کی مرضی چاہنے کے لئے اور جو مال دو تمہیں پورا ملے گا اور نقصان نہ دیئے

جاؤ گے'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا)

چنانچہ اس آیت کی وجہ سے ان کو (اپنے رشتہ داروں کے ساتھ حسن سلوک کی) رخصت دے دی گئی۔

7265 – حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ أَحْمَدُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ هَارُونَ، أَنْبَأَ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: أَنَا الرَّحْمَنُ وَهِيَ الرَّحِمُ فَمَنْ وَصَلَهَا وَصَلْتُهُ وَمَنْ قَطَعَهَا قَطَعْتُهُ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ وَقَدْ رُوِيَ بِأَسَانِيدَ وَاضِحَةٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، وَسَعِيدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ، وَعَائِشَةَ، وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو"

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7265 – علی شرط مسلم

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں رحمن ہوں، اور اس سے مراد ''رحم'' ہے۔ جس نے اس کو ملایا، میں اس کو ملاؤں گا، اور جس نے اسے توڑا، میں اُسے توڑ دوں گا۔

✪✪ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔ اسی حدیث کو واضح اسانید کے ہمراہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف، سعید بن زید بن عمرو بن نفیل، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے بھی روایت کیا گیا ہے۔

أَمَّا حَدِيثُ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ

حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث درج ذیل ہے

7266 – فَأَخْبَرَنَاهُ أَبُو جَعْفَرٍ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ، أَنْبَأَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحُسَيْنِ، وَأَخْبَرَنِي أَبُو مُحَمَّدٍ الْمُزَنِيُّ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجِعَانِيُّ، قَالَا: ثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي الْحُسَيْنِ، ثَنَا نَوْفَلُ بْنُ مُسَاحِقٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الرَّحِمُ شَجْنَةٌ مِنَ الرَّحْمَنِ فَمَنْ وَصَلَهَا وَصَلَهُ اللَّهُ وَمَنْ قَطَعَهَا قَطَعَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7266 – صحيح

✧✧ سعید بن زید بن عمرو بن نفیل فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''رحم'' اللہ تعالیٰ کا ''شجنہ'' (ٹہنی) ہے، جس نے اس کو ملایا، اللہ تعالیٰ اس کو ملائے گا اور جس نے اس کو توڑا، اللہ تعالیٰ اُس کو توڑے گا۔

أَمَّا حَدِيثُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث درج ذیل ہے

7267 – فَحَدَّثَنَاهُ أَحْمَدُ بْنُ سَلْمَانَ الْفَقِيهُ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُكْرَمٍ، ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، أَنْبَأَ هِشَامٌ

الدَّسْتُوَائِيُّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ قَارِظٍ، أَنَّ أَبَاهُ، أَخْبَرَهُ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَهُوَ مَرِيضٌ، فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ: وَصَلَتْكَ رَحِمٌ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: أَنَا الرَّحْمَنُ وَهِيَ الرَّحِمُ شَقَقْتُ لَهَا اسْمًا مِنَ اسْمِي فَمَنْ وَصَلَهَا وَصَلْتُهُ وَمَنْ قَطَعَهَا قَطَعْتُهُ وَمَنْ بَتَّهَا أَبُتُّهُ"

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 7267 – صحيح

✧✧ ابراہیم بن عبداللہ بن قارظ بیان کرتے ہیں کہ ان کے والد محترم حضرت عبدالرحمن بن عوف کی عیادت کرنے کے لئے گئے، تو عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے ان کو بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں ''رحمن'' ہوں، اور یہ ''رحم'' (رشتہ داریاں) ہیں۔ میں نے اسی سے اپنا نام نکالا ہے، لہٰذا جس نے اس (رشتہ داری) کو ملایا میں اس سے ملوں گا اور جس نے اس (رشتہ داری) کو توڑا میں اس کو (خود سے) دور کردوں گا۔

7268 – وَأَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِالْحَمِيدِ الصَّنْعَانِيُّ، بِمَكَّةَ، ثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، أَنْبَأَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَنْبَأَ مَعْمَرٌ، أَخْبَرَنِي الزُّهْرِيُّ، حَدَّثَنِي أَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ، أَنَّ رَدَّادَ اللَّيْثِيَّ، أَخْبَرَهُ عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: أَنَا الرَّحْمَنُ خَلَقْتُ الرَّحِمَ وَشَقَقْتُ لَهَا مِنِ اسْمِي فَمَنْ وَصَلَهَا وَصَلْتُهُ وَمَنْ قَطَعَهَا بَتَتُّهُ هٰذَا أَبُوْ رَدَّادٍ اللَّيْثِيُّ قَدْ أَضَافَ فِيهِ سُفْيَانَ بْنَ عُيَيْنَةَ، وَمُحَمَّدَ بْنَ أَبِي عَتِيقٍ، وَشُعَيْبَ بْنَ أَبِي حَمْزَةَ، وَسُفْيَانَ بْنَ حُسَيْنٍ

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 7268 – صحيح

✧✧ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں ''رحمن'' ہوں، میں نے ''رحم'' کو پیدا کیا، اور اپنے نام سے اُس کا نام رکھا، لہٰذا جس نے اس کو ملایا، میں اس سے ملوں گا، اور جس نے اس کو توڑا، میں اس کو (اپنی رحمت سے) دور کردوں گا۔

✿✿ یہ ابورداد لیثی ہیں، انہوں نے اس اسناد میں سفیان بن عیینہ کا، محمد بن ابی عتیق کا، شعیب بن ابی حمزہ کا اور سفیان بن حسین کا اضافہ کیا ہے

أَمَّا حَدِيثُ ابْنِ عُيَيْنَةَ

ابن عیینہ سے مروی حدیث

7269 – فَحَدَّثَنَاهُ الشَّيْخُ أَبُوْ بَكْرِ بْنُ إِسْحَاقَ الْإِمَامُ. وَعَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، قَالَا: ثَنَا بِشْرُ بْنُ مُوسَى، ثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، ثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، قَالَ: اشْتَكَى أَبُو الرَّدَّادِ فَجَاءَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَائِدًا فَقَالَ: خَيْرُهُمْ وَأَوْصَلُهُمْ مَا عَلِمْتُ أَبَا مُحَمَّدٍ فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: أَنَا اللّٰهُ وَأَنَا الرَّحْمَنُ خَلَقْتُ الرَّحِمَ وَشَقَقْتُ لَهَا مِنِ اسْمِي فَمَنْ وَصَلَهَا

وَصَلْتُهُ وَمَنْ قَطَعَهَا قَطَعْتُهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7269 – صحيح

✧✧ حضرت ابوسلمہ بیان کرتے ہیں کہ ابوالرداد بیمار ہوگئے، حضرت عبدالرحمٰن ان کی عیادت کے لئے آئے، ابوالرداد نے کہا: اے ابومحمد! سب سے بہتر اور سب سے زیادہ صلہ رحمی کرنے والا کون ہے؟ حضرت عبدالرحمٰن نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "میں اللہ ہوں اور میں رحمٰن ہوں، میں نے اُس (رحم یعنی رشتہ داری) کے لئے اپنے نام سے نام رکھا، لہٰذا جس نے اس کو ملایا، میں اس سے ملوں گا، اور جس نے اس کو کاٹا، میں اس کو (جنت کے راستے سے) کاٹوں گا۔

وَاَمَّا حَدِيْثُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِیْ عَتِيقٍ

محمد بن ابی عتیق رضی اللہ عنہ کی حدیث

7270 – فَاَخْبَرَنَاهُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَ الْعَبَّاسُ بْنُ الْفَضْلِ الْاَسْفَاطِیُّ، وَالْحَسَنُ بْنُ زِيَادٍ، قَالَا: ثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اَبِیْ اُوَيْسٍ، حَدَّثَنِیْ اَخِی اَبُوْ بَكْرٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِیْ عَتِيقٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ، اَنَّ اَبَا رَدَّادٍ اللَّيْثِیَّ، اَخْبَرَهُ عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: " قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: اَنَا الرَّحْمَنُ خَلَقْتُ الرَّحِمَ وَشَقَقْتُ لَهَا مِنِ اسْمِی فَمَنْ وَصَلَهَا وَصَلْتُهُ وَمَنْ قَطَعَهَا اَبَتُّهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7270 – صحيح

✧✧ حضرت ابوسلمہ فرماتے ہیں: ابورداد لیثی سے مروی ہے، حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں رحمٰن ہوں، میں نے "رحم" کو پیدا کیا ہے، اور اس کے لئے اپنے نام سے نام رکھا ہے، جس نے اس کو ملایا، میں اس سے ملوں گا اور جس نے اس کو توڑا، میں اس کو (اپنی رحمت سے) الگ کر دوں گا۔

وَاَمَّا حَدِيْثُ شُعَيْبِ بْنِ اَبِیْ حَمْزَةَ

شعیب ابن ابی حمزہ سے مروی حدیث

7271 – فَاَخْبَرَنِیْ اَبُوْ سَهْلِ بْنُ زِيَادٍ النَّحْوِیُّ، بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ الْهَيْثَمِ، ثَنَا اَبُو الْيَمَانِ. ثَنَا شُعَيْبٌ، ح وَثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، وَاللَّفْظُ لَهُ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ خَلِیٍّ، ثَنَا بِشْرُ بْنُ شُعَيْبٍ، حَدَّثَنِیْ اَبِی، عَنِ الزُّهْرِیِّ، حَدَّثَنِیْ اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ، اَنَّ اَبَا الرَّدَّادِ اللَّيْثِیَّ، اَخْبَرَهُ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ، يَذْكُرُ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: " قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: اَنَا الرَّحْمَنُ خَلَقْتُ الرَّحِمَ وَشَقَقْتُ لَهَا مِنِ اسْمِی فَمَنْ وَصَلَهَا وَصَلْتُهُ وَمَنْ قَطَعَهَا قَطَعْتُهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 7271 – صحيح

✧✧ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں ''رحمٰن'' ہوں، میں نے ''رحم'' (رشتہ داری) کو پیدا کیا اور اپنے نام سے اس کا نام رکھا، لہٰذا جس نے اس کو ملایا، میں اس کو ملاؤں گا اور جس نے اس کو توڑا، میں اس کو توڑوں گا۔

وَاَمَّا حَدِيْثُ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ

حضرت سفیان بن حسین سے مروی حدیث

7272 – فَاَخْبَرَنَاهُ اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْمَحْبُوبِيُّ، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَسْعُودٍ، ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، اَنْبَاَ سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ، قَالَ: عَادَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ، اَبَا الرَّدَّادِ اللَّيْثِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: اَنَا الرَّحْمٰنُ خَلَقْتُ الرَّحِمَ وَشَقَقْتُ لَهَا شُعْبَةً مِنِ اسْمِي فَمَنْ وَصَلَهَا وَصَلْتُهُ وَمَنْ قَطَعَهَا قَطَعْتُهُ رَجَعْتُ اِلٰى ذِكْرِ الصَّحَابَةِ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 7272 – صحيح

✧✧ سفیان بن حسین اپنی سند کے ہمراہ حضرت ابوالرداد لیثی کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں ''رحمٰن'' ہوں، میں نے ''رحم'' کو پیدا کیا، اور اپنے نام سے اس کا نام رکھا، لہٰذا جس نے اس کو ملایا، میں اُس کو ملاؤں گا اور جس نے اس کو توڑا، میں اس کو توڑوں گا۔

اب ہم ذکر صحابہ کی جانب لوٹ کر آتے ہیں۔

وَاَمَّا حَدِيْثُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث

7273 – فَاَخْبَرَنَاهُ اَبُوْ نَصْرٍ اَحْمَدُ بْنُ سَهْلٍ الْفَقِيهُ، ثَنَا اَبُوْ عِصْمَةَ سَهْلُ بْنُ الْمُتَوَكِّلِ، ثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اَبِي اُوَيْسٍ، حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ اَبِي مُزَرِّدٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ رُومَانَ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الرَّحِمُ شَجْنَةٌ مِنَ اللّٰهِ – اَرَادَ شَجْنَةً مِنَ اسْمِ اللّٰهِ الْاِسْمُ الَّذِي هُوَ الرَّحْمٰنُ – مَنْ وَصَلَهَا وَصَلَهُ وَمَنْ قَطَعَهَا قَطَعَهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 7273 – صحيح

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''رحم'' اللہ تعالیٰ کے نام ''رحمٰن'' کی ایک شاخ ہے جس نے اس کو ملایا، اللہ تعالیٰ اس کو ملائے گا اور جس نے اس کو توڑا، اللہ تعالیٰ اس کو توڑے گا۔

وَاَمَّا حَدِيثُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث

7274 - فَاَخْبَرَنَاهُ اَبُو النَّضْرِ الْفَقِيهُ، وَاَبُو الْحَسَنِ الْعَنَزِيُّ، قَالَا: ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ، ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ اَبِي قَابُوسٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو، يَرْفَعُهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الرَّاحِمُونَ يَرْحَمُهُمُ اللّٰهُ ارْحَمُوا اَهْلَ الْاَرْضِ يَرْحَمْكُمْ اَهْلُ السَّمَاءِ الرَّحِمُ شُجْنَةٌ مِنَ الرَّحْمٰنِ فَمَنْ وَصَلَهَا وَصَلَهُ وَمَنْ قَطَعَهَا قَطَعَهُ قَالَ الْحَاكِمُ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى: وَهٰذِهِ الْاَحَادِيثُ كُلُّهَا صَحِيحَةٌ وَاِنَّمَا اسْتَقْصَيْتُ فِي اَسَانِيدِهَا بِذِكْرِ الصَّحَابَةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ لِئَلَّا يَتَوَهَّمَ مُتَوَهِّمٌ اَنَّ الشَّيْخَيْنِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا لَمْ يُهْمِلَا الْاَحَادِيثَ الصَّحِيحَةَ

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 7274 – صحيح

❖❖ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رحم کرنے والوں پر اللہ تعالیٰ رحم کرتا ہے، تم زمین والوں پر رحم کرو، تم پر آسمان والا رحم کرے گا۔ رحم، رحمٰن کی ایک شاخ ہے، جس نے اس کو ملایا، اللہ تعالیٰ اُس کو ملاتا ہے اور جس نے اس کو توڑا، اللہ تعالیٰ اُس کو توڑتا ہے۔

امام حاکم کہتے ہیں: یہ تمام احادیث صحیح ہیں، میں نے بہت محنت اور کوشش کر کے صحابہ کرام کے اسمائے گرامی کے ساتھ اس کی سند بیان کی ہے تاکہ یہ ثابت ہو جائے کہ شیخین رحمہما اللہ نے واقعۃً بہت ساری صحیح احادیث کو چھوڑا ہے۔

7275 - اَخْبَرَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الزَّاهِدُ الْاَصْبَهَانِيُّ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى الْقَاضِي، ثَنَا اَبُو نُعَيْمٍ، وَاَبُو حُذَيْفَةَ، قَالَا: ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ، عَنْ اَبِيهِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: انْتَهَيْتُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي قُبَّةٍ مِنْ اَدَمٍ حَمْرَاءَ فِي

7274: الجامع للترمذی - ابواب البر والصلة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم - باب ما جاء في رحمة المسلمين حديث 1896 مصنف ابن ابي شيبة - كتاب الادب ما ذكر في الرحمة من الثواب - حديث 24835 مسند احمد بن حنبل - ومن مسند بني هاشم مسند عبد الله بن عمرو بن العاص رضي الله عنهما - حديث: 6322 مسند عبد الله بن المبارك - من الفتن حديث: 273 السنن الكبرى للبيهقي - كتاب السير باب ما على الوالي من امر الجيش - حديث: 16648 مسند الحميدي - احاديث عبد الله بن عمرو بن العاص رضي الله عنه حديث: 574 المعجم الاوسط للطبراني - باب العين من اسمه مقدام - حديث: 9188

7275: صحيح ابن حبان - كتاب السير باب الغنائم وقسمتها - ذكر الإخبار عما يجب على المسلمين استعماله عند فتوح الدنيا عليهم حديث: 4878 السنن الكبرى للنسائي - كتاب الزينة اتخاذ القباب الحمر - حديث: 9494 مسند احمد بن حنبل - ومن مسند بني هاشم مسند عبد الله بن مسعود رضي الله تعالى عنه - حديث: 3688 مسند الطيالسي - ما اسند عبد الله بن مسعود رضي الله عنه حديث: 331 البحر الزخار مسند البزار - سماك بن حرب حديث: 1768 السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الجمعة باب ما يستدل به على ان عدد الاربعين له تاثير فيما - حديث: 5237

نَحْوٍ مِنْ اَرْبَعِيْنَ رَجُلًا فَقَالَ: اِنَّهُ مَفْتُوحٌ لَكُمْ وَاَنْتُمْ مَنْصُوْرُوْنَ مُصِيْبُوْنَ فَمَنْ اَدْرَكَ ذٰلِكَ مِنْكُمْ فَلْيَتَّقِ اللّٰهَ وَلْيَأْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَلْيَنْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَلْيَصِلْ رَحِمَهُ وَمَثَلُ الَّذِي يُعِيْنُ قَوْمَهُ عَلٰى غَيْرِ الْحَقِّ كَمَثَلِ الْبَعِيْرِ يَتَرَدّٰى فَهُوَ يُمَدُّ بِذَنَبِهِ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ"

(التعليق – من تلخيص الذهبي)7275 – صحيح

✧✧ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت چالیس صحابہ کرام کے ہمراہ چمڑے کے سرخ رنگ کے خیمے میں موجود تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عنقریب تمہیں فتوحات نصیب ہونگی، تم مدد کئے جاؤ گے، (بہت مال ودولت) پاؤ گے، جو شخص وہ زمانہ پائے، اس کو چاہئے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے ڈرے، اور بھلائی کا حکم کرے، برائی سے منع کرے، صلہ رحمی کرے، اور جو شخص ظلم کے معاملے میں اپنی قوم سے تعاون کرتا ہے وہ اس اونٹ کی طرح ہے جو گر پڑے، تو اس کو دم سے پکڑ کر کھینچا جاتا ہے۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7276 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَغْدَادِيُّ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ الصَّنْعَانِيُّ، ثَنَا زَيْدُ بْنُ الْمُبَارَكِ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ مَسْمُوْلٍ، ثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مُخَوَّلٍ النَّهْدِيُّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، سَمِعَ اَبَاهُ، يَقُوْلُ: قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَوْصِنِي. قَالَ: اَقِمِ الصَّلَاةَ وَاَدِّ الزَّكَاةَ وَصُمْ رَمَضَانَ وَحُجَّ الْبَيْتَ وَاعْتَمِرْ وَبَرَّ وَالِدَيْكَ وَصِلْ رَحِمَكَ وَاَقْرِ الضَّيْفَ وَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَزُلْ مَعَ الْحَقِّ حَيْثُ زَالَ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ بِشُيُوْخِ الْيَمَنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ"

(التعليق – من تلخيص الذهبي)7276 – ابن مسمول ضعيف

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے کوئی وصیت فرمائیے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نماز قائم کرو، زکاۃ ادا کرو، رمضان المبارک کے روزے رکھو، بیت اللہ کا حج اور عمرہ کرو، اپنے ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک کرو، صلہ رحمی کرو، اور مہمانوں کی خدمت کرو، بھلائی کا حکم دو، برائی سے منع کرو، ہمیشہ اہل حق کا ساتھ دو۔

❀❀ اس کی سند میں یمن کے شیوخ کے اسمائے گرامی موجود ہیں، اور یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7277 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَمْرٍو عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ السَّمَّاكِ، بِبَغْدَادَ، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَنْصُوْرٍ الْحَارِثِيُّ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ، عَنْ عَوْفٍ، وَاَبِي الْحَسَنِ بْنِ يَعْقُوْبَ الْعَدْلِ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِي طَالِبٍ، ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ، اَنْبَاَ عَوْفُ بْنُ اَبِي جَمِيْلَةَ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَوْفٰى، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَلَّامٍ، قَالَ: لَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَفَلَ النَّاسُ اِلَيْهِ وَقِيْلَ: قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجِئْتُ فِي النَّاسِ لِاَنْظُرَ اِلَيْهِ فَلَمَّا اسْتَبَنْتُ وَجْهَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرَفْتُ اَنَّ وَجْهَهُ لَيْسَ بِوَجْهِ

كَذَّابٍ فَكَانَ اَوَّلُ شَيْءٍ تَكَلَّمَ بِهِ اَنْ قَالَ: يَا اَيُّهَا النَّاسُ اَفْشُوا السَّلَامَ وَاَطْعِمُوا الطَّعَامَ وَصِلُوا الْاَرْحَامَ وَصَلُّوا بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں جب آپ کا دیدار کرلیتا ہوں تو میرے دل کو قرار آجاتا ہے، میری آنکھیں ٹھنڈی ہوجاتی ہیں، آپ مجھے ہر چیز کے بارے میں بتایئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر چیز پانی سے بنائی گئی ہے۔ آپ فرماتے ہیں: میں نے کہا: مجھے کوئی ایسا کام بتادیجئے کہ اگر میں اس پر عمل کروں تو جنت میں جاؤں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سلام کو عام کرو، کھانا کھلاؤ، صلہ رحمی کرو، رات کے جس پہر میں لوگ سورہے ہوتے ہیں، اس وقت عبادت کیا کرو، پھر تم سلامتی کے ساتھ جنت میں چلے جاؤ گے۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7278 – اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحُسَيْنِ الْقَاضِيْ، ثَنَا الْحَارِثُ بْنُ اَبِيْ اُسَامَةَ، ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ، اَنْبَاَ هَمَّامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَبِيْ مَيْمُوْنَةَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اِذَا رَاَيْتُكَ طَابَتْ نَفْسِيْ وَقَرَّتْ عَيْنِيْ فَاَنْبِئْنِيْ عَنْ كُلِّ شَيْءٍ قَالَ: كُلُّ شَيْءٍ خُلِقَ مِنْ مَاءٍ قَالَ: قُلْتُ: اَنْبِئْنِيْ عَنْ اَمْرٍ اِذَا عَمِلْتُ بِهِ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ قَالَ: اَفْشِ السَّلَامَ وَاَطْعِمِ الطَّعَامَ وَصِلِ الْاَرْحَامَ وَقُمْ بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ ثُمَّ ادْخُلِ الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 7278 – صحيح

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تورات میں لکھا ہوا ہے" جو شخص اپنی عمر لمبی اور رزق وسیع کرنا چاہتا ہے، اس کو چاہئے کہ وہ رشتہ داروں سے تعلقات قائم رکھے۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو اس اسناد کے ہمراہ نقل نہیں کیا۔ البتہ دونوں نے یونس کی زہری کے واسطے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کردہ حدیث نقل کی ہے۔

7279 – حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ فِرَاسٍ الْفَقِيْهُ بِمَكَّةَ حَرَسَهَا اللّٰهُ تَعَالٰى، ثَنَا بَكْرُ بْنُ سَهْلٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارِ بْنِ بِلَالٍ، ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ بَشِيْرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَكْتُوْبٌ فِي التَّوْرَاةِ مَنْ سَرَّهُ اَنْ تَطُوْلَ حَيَاتُهُ وَيُزَادَ فِيْ رِزْقِهِ فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ هٰذَا حَدِيْثٌ

7277: الجامع للترمذي - ابواب صفة القيامة والرقائق والورع عن رسول الله صلى الله عليه - باب حديث: 2469 سنن ابن ماجه - كتاب إقامة الصلاة ' باب ما جاء في قيام الليل - حديث: 1330 مصنف ابن ابي شيبة - كتاب الادب ' ما قالوا في البر وصلة الرحم - حديث: 24867 السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الصلاة ' جماع ابواب صلاة التطوع - باب الترغيب في قيام الليل ' حديث: 4315 مسند احمد بن حنبل - مسند الانصار ' حديث عبد الله بن سلام - حديث: 23176 مسند عبد بن حميد - عبد الله بن سلام ' حديث: 497 المعجم الاوسط للطبراني - باب العين ' باب الميم من اسمه : محمد - حديث: 5514 المعجم الكبير للطبراني - من اسمه عبد الله ' ومما اسند عبد الله بن عمر رضي الله عنهما - زرارة بن اوفى ' حديث: 13805

صَحِيحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذِهِ السِّيَاقَةِ إِنَّمَا اتَّفَقَا عَلَى حَدِيثِ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسٍ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7279 – صحيح

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تورات میں لکھا ہوا ہے'' جو شخص اپنی عمر میں اضافہ اور رزق میں فراخی چاہتا ہے، اس کو صلہ رحمی کرنی چاہئے۔

7280 – فَحَدَّثَنَاهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ الْعَشْرِيُّ، ثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنِي مَهْدِيُّ بْنُ أَبِي مَهْدِيٍّ الْمَكِّيُّ، ثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ الصَّنْعَانِيُّ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَاصِمٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَمُدَّ اللّٰهُ فِي عُمْرِهِ وَيُوَسِّعَ لَهُ فِي رِزْقِهِ وَيَدْفَعَ عَنْهُ مِيتَةَ السُّوءِ فَلْيَتَّقِ اللّٰهَ وَلْيَصِلْ رَحِمَهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7280 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت عاصم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی عمر میں اضافہ کرے، اور اس کے رزق میں وسعت کرے اور اس کو بری موت سے بچائے، اس کو چاہئے کہ اللہ تعالیٰ سے ڈرے اور صلہ رحمی کیا کرے۔

7281 – حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِئٍ، ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الشَّعْرَانِيُّ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، حَدَّثَنِي ابْنُ الْهَادِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ الصَّرَارِيِّ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: مَنْ سَرَّهُ أَنْ يُنْسَأَ لَهُ فِي أَجَلِهِ وَيُوَسَّعَ عَلَيْهِ فِي رِزْقِهِ فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ مَوْقُوفٌ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7281 – موقوف

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو شخص موت میں آسانی اور رزق میں وسعت چاہتا ہے، اس کو صلہ رحمی کرنی چاہئے۔ (یہ حدیث موقوف ہے)

7282 – أَخْبَرَنَا أَبُو جَعْفَرٍ الْبَغْدَادِيُّ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ الْبَصْرِيُّ، ثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى الرَّمْلِيُّ وَهُوَ ابْنُ أَبِي عِمْرَانَ، ثَنَا أَبُو خَالِدٍ سُلَيْمَانُ بْنُ حَيَّانَ الْأَحْمَرُ، حَدَّثَنِي دَاوُدُ بْنُ أَبِي هِنْدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اللّٰهَ لَيَعْمُرُ بِالْقَوْمِ الزَّمَانَ وَيُكْثِرُ لَهُمُ الْأَمْوَالَ وَمَا نَظَرَ إِلَيْهِمْ مُنْذُ خَلَقَهُمْ بُغْضًا لَهُمْ قَالُوا: كَيْفَ ذٰلِكَ يَارَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: بِصِلَتِهِمْ لِأَرْحَامِهِمْ قَالَ الْحَاكِمُ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالَى: عِمْرَانُ الرَّمْلِيُّ مِنْ زُهَّادِ الْمُسْلِمِينَ وَعُبَّادِهِمْ كَانَ حَفِظَ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ أَبِي

7280: المعجم الاوسط للطبرانی - باب الالف' من اسمه إسحاق - حديث: 3082

7281: مشكل الآثار للطحاوی - باب بيان مشكل ما روى عن رسول الله صلى الله عليه' حديث: 2608' مسند ابی يعلى الموصلی - شهر بن حوشب ' حديث: 6483' المعجم الاوسط للطبرانی - باب الالف' من اسمه احمد - حديث: 249

خَالِدِ الْاَحْمَرِ فَاِنَّهٗ غَرِيبٌ صَحِيحٌ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)7282 – تفرد به عمران بن موسى الرملي وإن كان حفظه فهو صحيح

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ کچھ لوگوں کی عمر بڑھا دیتا ہے، ان کے مال میں اضافہ فرما دیتا ہے حالانکہ ان سے اس قدر ناراض ہوتا ہے کہ ان کی پیدائش کے دن سے ان کی جانب نظر نہیں فرماتا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، وہ (اللہ تعالیٰ کی اتنی ناراضگی کے باوجود ان پر اتنی رحمت) کس بناء پر؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس لئے کہ وہ اپنے رشتہ داروں کے ساتھ حسن سلوک کرتے ہیں۔

۞۞ امام حاکم کہتے ہیں: عمران رملی بہت عبادت گزار اور دنیا سے بے نیاز بزرگ تھے، انہوں نے یہ حدیث ابوخالد الاحمر سے یاد کی ہے۔ یہ حدیث غریب صحیح ہے۔

7283 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا بَكَّارُ بْنُ قُتَيْبَةَ الْقَاضِي، ثَنَا اَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ، ثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، حَدَّثَنِي اَبِي، قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَاَتَاهُ رَجُلٌ فَمَتَّ اِلَيْهِ بِرَحِمٍ بَعِيدَةٍ، فَقَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اعْرِفُوا اَنْسَابَكُمْ تَصِلُوا اَرْحَامَكُمْ فَاِنَّهٗ لَا قُرْبَ لِرَحِمٍ اِذَا قُطِعَتْ وَاِنْ كَانَتْ قَرِيبَةً وَلَا بُعْدَ لَهَا اِذَا وُصِلَتْ وَاِنْ كَانَتْ بَعِيدَةً هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي)7283 – على شرط البخاري ومسلم

✧✧ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس موجود تھا، ان کے پاس ایک آدمی آیا، اس نے ان کے ساتھ بہت دور دراز کی رشتہ داری ثابت کی۔ اور کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنے نسب پہچانو، اپنے رشتہ داروں کے ساتھ حسن سلوک کرو، اس لئے کہ جب رشتہ داری ختم ہو جائے تو کوئی رشتہ قریب کا نہیں رہتا، اگرچہ وہ بہت قریبی ہو، اور جب رشتہ داری میں میل ملاقات ہوتی رہے تو اس میں کوئی دوری نہیں ہوتی اگرچہ رشتہ داری بہت دور کی ہو۔

۞۞ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7284 – اَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ السَّيَّارِيُّ، اَنْبَا اَبُو الْمُوَجِّهِ، اَنْبَا عَبْدَانُ، اَنْبَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ عِيسَى الثَّقَفِيِّ، عَنْ يَزِيدَ، مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: تَعَلَّمُوا مِنْ اَنْسَابِكُمْ مَا تَصِلُونَ بِهٖ اَرْحَامَكُمْ فَاِنَّ صِلَةَ الرَّحِمِ مَحَبَّةٌ فِي الْاَهْلِ مَثْرَاةٌ فِي الْمَالِ مَنْسَاَةٌ فِي الْاَثَرِ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

7283: مسند الطيالسي - احاديث النساء، وما اسند عبد الله بن العباس بن عبد المطلب - وسعيد الاموي، حديث: 2870، السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الشهادات، باب وجوه العلم بالشهادة - حديث: 19154، شعب الإيمان للبيهقي - السادس والخمسون من شعب الإيمان : وهو باب في صلة الارحام - حديث: 7689

(التعليق - من تلخيص الذهبی)7284 - صحيح

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے نسب سیکھو، تاکہ تم اس کی بناء پر اپنے رشتہ داروں کے ساتھ صلہ رحمی کر سکو، صلہ رحمی کی وجہ سے گھر والوں میں محبت پیدا ہوتی ہے، مال میں اضافہ ہوتا ہے، اور اچھی یادگار ہوتی ہے

☼☼ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7285 - حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرِ بْنِ سَابِقٍ الْخَوْلَانِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ اَيُّوبَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ زَحْرٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: لَقِيتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَدَرْتُهُ فَاَخَذْتُ بِيَدِهِ وَبَدَرَنِي فَاَخَذَ بِيَدِي فَقَالَ: يَا عُقْبَةُ، اَلا اُخْبِرُكَ بِاَفْضَلِ اَخْلَاقِ اَهْلِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ. تَصِلُ مَنْ قَطَعَكَ وَتُعْطِي مَنْ حَرَمَكَ وَتَعْفُو عَمَّنْ ظَلَمَكَ اَلا وَمَنْ اَرَادَ اَنْ يُمَدَّ فِي عُمْرِهِ وَيُبْسَطَ فِي رِزْقِهِ فَلْيَصِلْ ذَا رَحِمِهِ

(التعليق - من تلخيص الذهبی)7285 - سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا، میں نے آگے بڑھ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا دست مبارک تھام لیا، اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ تھام لیا، اور فرمایا: اے عقبہ! کیا میں تمہیں دنیا اور آخرت میں سب سے اچھے اخلاق کے بارے میں نہ بتاؤں؟ (پھر فرمایا) جو تجھ سے قطع تعلق کرے، تو اس سے مل، جو تجھے محروم رکھے، تو اس کو دے، جو تجھ پر ظلم کرے، تو اس کو معاف کر۔ خبردار! جو شخص چاہتا ہو کہ اس کی عمر میں اضافہ ہو جائے اور اس کے رزق میں برکت ہو اس کو چاہئے کہ رشتہ داروں کے ساتھ حسن سلوک کرے۔

7286 - اَخْبَرَنَا اَبُو الْحُسَيْنِ اَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ الْبَزَّازُ، بِبَغْدَادَ، ثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ، ثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِالْمَجِيدِ الْحَنَفِيُّ، حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ اَبِي مُزَرِّدٍ، حَدَّثَنِي عَمِّي اَبُو الْحُبَابِ سَعِيدُ بْنُ يَسَارٍ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمَّا فَرَغَ مِنَ الْخَلْقِ قَامَتِ الرَّحِمُ فَاَخَذَتْ بِحَقْوِ الرَّحْمٰنِ فَقَالَ: مَهْ، فَقَالَتْ: هٰذَا مَقَامُ الْعَائِذِ بِكَ مِنَ الْقَطِيعَةِ. فَقَالَ: اَمَا تَرْضَيْنَ اَنْ اَصِلَ مَنْ وَصَلَكِ وَاَقْطَعَ مَنْ قَطَعَكِ" اقْرَءُوا اِنْ شِئْتُمْ (فَهَلْ عَسَيْتُمْ اِنْ تَوَلَّيْتُمْ اَنْ تُفْسِدُوا فِي الْاَرْضِ وَتُقَطِّعُوا اَرْحَامَكُمْ) (محمد: 22) اِلَي قَوْلِهِ: (اَفَلَا يَتَدَبَّرُونَ الْقُرْآنَ) (النساء: 82) إلخ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق - من تلخيص الذهبی)7286 - ذا فی البخاری

7286: صحيح البخاری - كتاب تفسير القرآن' سورة القرة - باب وتقطعوا ارحامكم' حديث: 4555' مسند احمد بن حنبل - ومن مسند بنی هاشم' مسند ابی هريرة رضی الله عنه - حديث: 8183' شعب الإيمان للبيهقی - ' السادس والخمسون من شعب الإيمان وهو باب فی صلة الارحام - حديث: 7678

✧✧ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب اللہ تعالیٰ مخلوقات کی تخلیق سے فارغ ہوا تو رحم نے کھڑے ہو کر اللہ تعالیٰ کا دامن قدرت تھام لیا، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اس کو چھوڑ، اس نے کہا: یہ اس آدمی کے کھڑا ہونے کی جگہ ہے جو قطع رحمی سے تیری پناہ مانگے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کیا تو اس بات پر راضی نہیں ہے کہ میں اس سے ملوں جو تجھ سے ملے اور اس سے قطع تعلقی کروں جو تجھے توڑے۔ اگر چاہو تو قرآن کریم کی یہ آیت پڑھ کر دیکھ لو،

فَهَلْ عَسَيْتُمْ اِنْ تَوَلَّيْتُمْ اَنْ تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ وَ تُقَطِّعُوْٓا اَرْحَامَكُمْ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فَاَصَمَّهُمْ وَ اَعْمٰٓى اَبْصَارَهُمْ اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ اَمْ عَلٰى قُلُوْبٍ اَقْفَالُهَا (محمد 22,23,24)

''تو کیا تمہارے یہ چھن نظر آتے ہیں کہ اگر تمہیں حکومت ملے تو زمین میں فساد پھیلاؤ اور اپنے رشتے کاٹ دو یہ ہیں وہ لوگ جن پر اللہ نے لعنت کی اور انہیں حق سے بہرا کر دیا اور ان کی آنکھیں پھوڑ دیں تو کیا وہ قرآن کو سوچتے نہیں یا بعضے دلوں پر ان کے قفل لگے ہیں (ترجمہ کنز الایمان امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

۞۞ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن انہوں نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7287 – حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَ مُحَمَّدُ بْنُ شَاذَانَ الْجَوْهَرِيُّ، ثَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْزُوْقٍ، اَنْبَاَ شُعْبَةُ، وَاَخْبَرَنِيْ اَحْمَدُ بْنُ مُوْسَى الْفَقِيْهُ، ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى، وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَا: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، ثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِالْجَبَّارِ يُحَدِّثُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اِنَّ الرَّحِمَ شَجْنَةٌ مِنَ الرَّحْمٰنِ تَقُوْلُ: يَا رَبِّ اِنِّيْ قُطِعْتُ اِنِّيْ اُسِيْءَ اِلَيَّ يَا رَبِّ فَيُجِيْبُهَا رَبُّهَا فَيَقُوْلُ: اَلَا تَرْضَيْنَ اَنْ اَصِلَ مَنْ وَصَلَكِ وَاَقْطَعَ مَنْ قَطَعَكِ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 7287 – صحيح

✧ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''رحم'' رحمٰن کی ایک شاخ ہے، وہ کہتا ہے: یا اللہ! مجھے کاٹا گیا ہے، مجھے تکلیف دی گئی ہے، اللہ تعالیٰ اس کو جواب دیتا ہے: کیا تو اس بات پر راضی نہیں ہے کہ میں اس سے ملوں جو تجھے ملائے اور میں اُس سے تعلق ختم کر دوں جو تجھے توڑے۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7288 – اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْحُسَيْنِ الْقَاضِيْ، بِهَمْدَانَ، ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحُسَيْنِ، ثَنَا حِبَّانُ، وَحَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ، قَالَا: ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ الثَّقَفِيِّ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَجِيْءُ الرَّحِمُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَهُ حُجْنَةٌ كَحُجْنَةِ الْمِغْزَلِ، فَيَتَكَلَّمُ

7288: مسند احمد بن حنبل - ومن مسند بنی هاشم' مسند عبد الله بن عمرو بن العاص رضی الله عنهما - حدیث: 6613' مصنف ابن ابی شیبة - کتاب الادب' ما قالوا فی البر وصلة الرحم - حدیث: 24871'

بِلِسَانٍ طَلْقٍ ذَلْقٍ فَيَصِلُ مَنْ وَصَلَهَا وَيَقْطَعُ مَنْ قَطَعَهَا هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7288 – صحيح

✦✦ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن ''رحم'' آئے گا اور تکلے کے سرے پر مڑے ہوئے لوہے کی طرح اس میں گھاؤ ہوگا اور یہ فصیح و بلیغ زبان میں گفتگو کرے گا، چنانچہ جس نے اس کو ملایا ہوگا، اس کو ملا دیا جائے گا اور جس نے اس کو کاٹا ہوگا اس کو کاٹ دیا جائے گا۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7289 – اَخْبَرَنَا مُكْرَمُ بْنُ اَحْمَدَ الْقَاضِیُّ، حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ سَهْلِ بْنِ كَثِيْرٍ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ، ثَنَا عُيَيْنَةُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ جَوْشَنٍ الْغَطَفَانِیُّ، حَدَّثَنِیْ اَبِیْ، عَنْ اَبِیْ بَكْرَةَ، رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا مِنْ ذَنْبٍ اَجْدَرَ اَنْ يَّجْعَلَ اللّٰهُ لِصَاحِبِهِ الْعُقُوْبَةَ مَعَ مَا يَدَّخِرُ لَهٗ فِی الْاٰخِرَةِ مِنَ الْبَغْیِ وَقَطِيْعَةِ الرَّحِمِ وَقَدْ رَوَاهُ شُعْبَةُ، عَنْ عُيَيْنَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7289 – حذفه الذهبی من التلخيص

✦✦ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بغاوت اور قطع رحمی کے علاوہ اور کوئی گناہ ایسا نہیں ہے جس کے مرتکب کے لئے اخروی عذاب کے ساتھ ساتھ دنیاوی سزا بھی رکھی گئی ہو۔

۞۞ شعبہ نے اس حدیث کو عیینہ بن عبدالرحمٰن سے روایت کیا ہے (جیسا کہ درج ذیل ہے)

7290 – حَدَّثَنَا اَبُوْ عَلِیٍّ الْحَافِظُ، ثَنَا عَبْدَانُ الْاَهْوَازِیُّ، ثَنَا مَعْمَرُ بْنُ سَهْلٍ، ثَنَا عِيسَى، عَنْ يُوْنُسَ، ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عُيَيْنَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبِیْ، يُحَدِّثُ عَنْ اَبِیْ بَكْرَةَ الثَّقَفِیِّ، رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا مِنْ ذَنْبٍ اَحْرَى وَاَجْدَرَ اَنْ يَّجْعَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى لِصَاحِبِهٖ فِيْهِ الْعُقُوْبَةَ فِی الدُّنْيَا مَعَ مَا يَدَّخِرُ لَهٗ فِی الْاٰخِرَةِ مِنْ قَطِيْعَةِ الرَّحِمِ وَالْبَغْیِ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7290 – حذفه الذهبی من التلخيص

✦✦ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بغاوت اور قطع رحمی کے علاوہ اور کوئی گناہ ایسا نہیں ہے جس کے مرتکب کے لئے اخروی عذاب کے ساتھ ساتھ دنیاوی سزا بھی رکھی گئی ہو۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7289'الجامع للترمذی -' ابواب صفة القيامة والرقائق والورع عن رسول الله صلى الله عليه - باب' حديث: 2495'سنن ابی داود - كتاب الادب' باب فی النهی عن البغی - حديث: 4277'سنن ابن ماجه - كتاب الزهد' باب البغی - حديث: 4209'مسند احمد بن حنبل - اول مسند البصريين' حديث ابی بكرة نفيع بن الحارث بن كلدة - حديث: 19899'مسند عبد الله بن المبارك حديث: 15'مسند الطيالسی - ابو بكرة' حديث: 911'البحر الزخار مسند البزار - بقية حديث ابی بكرة' حديث: 3101'مشكل الآثار للطحاوی - باب بيان مشكل ما روی عن رسول الله صلى الله عليه' حديث: 5236

رَةٍ مِنْ قَطِيعَةِ الرَّحِمِ وَالْبَغْيِ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ"

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 7290 – حذفه الذهبی من التلخيص

7291 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، ثَنَا اَسَدُ بْنُ مُوسَى، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ شُرَحْبِيلَ يَعْنِي ابْنَ مُسْلِمٍ، اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ، يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَحِلُّ الْهِجْرَةُ فَوْقَ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ فَاِنِ الْتَقَيَا فَسَلَّمَ اَحَدُهُمَا عَلَى الْآخَرِ فَرَدَّ عَلَيْهِ الْآخَرُ السَّلَامَ اشْتَرَكَا فِي الْاَجْرِ وَاِنْ اَبَى الْآخَرُ اَنْ يَرُدَّ السَّلَامَ بَرِءَ هٰذَا مِنَ الْاِثْمِ وَبَاءَ بِهِ الْآخَرُ – وَاَحْسِبُهُ قَالَ – وَاِنْ مَاتَا وَهُمَا مُتَهَاجِرَانِ لَا يَجْتَمِعَانِ فِي الْجَنَّةِ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ"

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 7291 – صحيح

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین دن سے زیادہ قطع تعلقی جائز نہیں ہے۔ اگر (روٹھے ہوئے) دونوں افراد کا آمنا سامنا ہو، اوران میں سے ایک فرد سلام میں پہل کرے اوردوسرا جواب دے، تو دونوں کو برابر ثواب ملے گا، اوراگر سامنے والا اسلام کا جواب نہ دے تو یہ پہل کرنے والا گناہ سے بری ہوگیا اور دوسرا گنہ گار ٹھہرا۔ راوی کہتے ہیں میرا خیال ہے کہ اس کے بعد یہ بھی فرمایا کہ: اگر وہ دونوں ناراضگی کے عالم میں فوت ہوجائیں تو وہ دونوں جنت میں جمع نہیں ہوسکتے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اورامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7292 – اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ اَيُّوبَ، ثَنَا اَبُوْ يَحْيَى بْنُ اَبِي مَسَرَّةَ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُقْرِءُ، ثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ، حَدَّثَنِي اَبُوْ عُثْمَانَ بْنُ اَبِي الْوَلِيدِ، اَنَّ عِمْرَانَ بْنَ اَبِي اَنَسٍ، حَدَّثَهُ عَنْ اَبِي خِرَاشٍ السُّلَمِيِّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَنْ هَجَرَ اَخَاهُ سَنَةً فَهُوَ كَسَفْكِ دَمِهِ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ"

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 7292 – صحيح

✧✧ حضرت ابوخراش رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے اپنے بھائی سے ایک سال تک قطع تعلقی رکھی، گویا کہ اس نے اُس کو قتل کردیا۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اورامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7293 – اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ سَعْدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ سُفْيَانَ، بِنَسَا، ثَنَا جَدِّي، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ الْجَوْهَرِيُّ، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ:

7292: سنن ابی داود - كتاب الادب' باب فيمن يهجر اخاه المسلم - حديث: 4290'مسند احمد بن حنبل - مسند الشاميين' حديث ابی خراش السلمی عن النبی صلى الله عليه وسلم - حديث: 17630'المعجم الكبير للطبرانی - باب الياء' من اسمه يعيش - من يكنى ابا خراش' حديث: 18614'الآحاد والمثانی لابن ابی عاصم - ابو خراش رضی الله عنه' حديث: 2404

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ سَيِّدُكُمْ يَا بَنِيْ عُبَيْدٍ؟ قَالُوا: الْجَدُّ بْنُ قَيْسٍ عَلَى اَنَّ فِيْهِ بُخْلًا قَالَ: وَاَيُّ دَاءٍ اَدْوَى مِنَ الْبُخْلِ بَلْ سَيِّدُكُمْ وَابْنُ سَيِّدِكُمْ بِشْرُ بْنُ الْبَرَاءِ بْنِ مَعْرُوْرٍ هٰذَا الْحَدِيْثُ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَسَعِيْدُ بْنُ مُحَمَّدٍ هُوَ الْوَرَّاقُ ثِقَةٌ مَاْمُوْنٌ، وَقَدْ كَتَبْنَاهُ مِنْ حَدِيْثِ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ"

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے بنی عبید! تمہارا سردار کون ہے؟ انہوں نے کہا: جد بن قیس ہے اور اس میں بخل کی عادت ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بخل سے بڑی بیماری اور کون سی ہے؟ تمہارا سردار اور تمہارے سردار کا بیٹا "بشر بن البراء بن معرور" ہے۔

❁❁ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7294 - حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْحَافِظُ، ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ، ثَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ، اَنْبَاَ جَعْفَرُ بْنُ يَحْيَى بْنِ ثَوْبَانَ، عَنْ عَمِّهِ عُمَارَةَ بْنِ ثَوْبَانَ، عَنْ اَبِي الطُّفَيْلِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: " رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْجِعِرَّانَةِ فَجَاءَتْهُ امْرَاَةٌ وَاَنَا يَوْمَئِذٍ غُلَامٌ فَلَمَّا دَنَتْ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَسَطَ لَهَا رِدَاءَهُ فَجَلَسَتْ عَلَيْهِ فَقُلْتُ: مَنْ هٰذِهِ؟ قَالُوا: هٰذِهِ اُمُّهُ الَّتِيْ اَرْضَعَتْهُ هٰذَا الْحَدِيْثُ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبى) 7294 – حذفه الذهبى من التلخيص

✧✧ حضرت ابوالطفیل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جعرانہ میں دیکھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک خاتون آئی، میں ان دنوں چھوٹا بچہ تھا، وہ خاتون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب آئی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لئے چادر بچھادی، اور وہ اس پر تشریف فرما ہوئی، میں نے پوچھا: یہ کون ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بتایا کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رضاعی والدہ ہیں۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7295 - اَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ حَلِيْمٍ الْمَرْوَزِيُّ، ثَنَا اَبُو الْمُوَجِّهِ، اَخْبَرَنَا عَبْدَانُ، اَنْبَاَ عَبْدُ اللّٰهِ، اَنْبَاَ حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ، حَدَّثَنِيْ شُرَحْبِيْلُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خَيْرُ الْاَصْحَابِ عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرُهُمْ لِصَاحِبِهِ وَخَيْرُ الْجِيْرَانِ عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرُهُمْ لِجَارِهِ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ"

7294: سنن ابى داود - كتاب الادب، ابواب النوم - باب فى بر الوالدين، حديث: 4499، مسند ابى يعلى الموصلى - مسند ابى الطفيل، حديث: 864، البحر الزخار مسند البزار - حديث ابى الطفيل عامر بن واثلة الكنانى، حديث: 2411، المعجم الاوسط للطبرانى - باب الالف، باب من اسمه ابراهيم - حديث: 2469، الادب المفرد للبخارى - باب حسن العهد، حديث: 1336، صحيح ابن حبان - كتاب الرضاع، ذكر ما يستحب للمرء إكرام من ارضعته فى صباه - حديث: 4292

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7295 – علی شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سب سے اچھا وہ شخص ہے جو اپنے دوستوں کے حق میں اچھا ہو، اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سب سے اچھا پڑوسی وہ ہے جو اپنے پڑوسی کے حق میں اچھا ہو۔

۞۞ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن انہوں نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7296 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالْحَكَمِ، اَنْبَاَ ابْنُ وَهْبٍ، اَنْبَاَ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ، وَاَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ حَمْدَانَ الْجَلَّابُ، بِهَمْدَانَ، ثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ مِهْرَانَ، اَنْبَاَ اِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ مَالِكَ بْنَ اَنَسٍ، يُحَدِّثُ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ اَبِي شُرَيْحٍ الْكَعْبِيِّ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ جَائِزَتُهُ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ وَالضِّيَافَةُ ثَلَاثَةُ اَيَّامٍ وَمَا بَعْدَهَا فَهُوَ صَدَقَةٌ وَلَا يَحِلُّ لَهُ اَنْ يَثْوِيَ عِنْدَهُ حَتّٰى يُخْرِجَهُ – زَادَ ابْنُ وَهْبٍ فِي حَدِيْثِهِ – وَجَائِزَتُهُ اَنْ يُتْحِفَهُ فِي الْيَوْمِ اَفْضَلَ مَا يَجِدُ وَقَالَ: "يَثْوِي: يُقِيمُ عِنْدَهُ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ. وَقَدْ صَحَّتِ الرِّوَايَةُ فِيْهِ اَيْضًا عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ وَاَظُنُّهُمَا قَدْ خَرَّجَاهُ، وَالَّذِي عِنْدِي اَنَّ الشَّيْخَيْنِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَهْمَلَا حَدِيْثَ اَبِي شُرَيْحٍ لِرِوَايَةِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اِسْحَاقَ، عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7296 – وصح من طريق أبی هريرة وأظن أخرجاه

✧✧ ابوشریح الکعبی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو اللہ تعالیٰ کی ذات پر اور آخرت پر ایمان رکھتا ہو، وہ اپنے مہمان کی عزت کرے، ایک دن، رات تو انعام کے طور پر خدمت کرے، تین دن رات مہمانی ہے اور اس کے بعد صدقہ ہے۔ اور مہمان کے ساتھ ایسا سلوک نہیں کرنا چاہئے کہ مہمان تنگ آ کر خود ہی گھر سے چلا جائے

ابن وہب نے اپنی حدیث میں یہ بھی اضافہ کیا ہے کہ "جائزہ" کا مطلب یہ ہے کہ ایک دن اس کے لئے اپنی استطاعت کے مطابق اچھے سے اچھا کھانا کھلائے۔

7295: الجامع للترمذی - ابواب البر والصلة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم - باب ما جاء فی حق الجوار' حديث: 1916' سنن الدارمی - ومن كتاب السير' باب في حسن الصحابة - حديث: 2399' صحيح ابن خزيمة - كتاب المناسك' باب حسن الصحابة فی السفر - حديث: 2363' صحيح ابن حبان - كتاب البر والإحسان' باب الجار - ذكر البيان بان خير الجيران عند الله من كان خيرا لجاره' حديث: 519' سنن سعيد بن منصور - كتاب الجهاد' باب ما جاء في خير الجيوش - حديث: 2210' مسند احمد بن حنبل - ومن مسند بنی هاشم' مسند عبد الله بن عمرو بن العاص رضی الله عنهما - حديث: 6394' مسند عبد بن حميد - مسند عبد الله بن عمرو رضی الله عنه' حديث: 343' مشكل الآثار للطحاوی - باب بيان مشكل ما روی عن رسول الله صلى الله عليه' حديث: 2341' مسند الشهاب القضاعی - خير الاصحاب عند الله خيرهم لصاحبه' حديث: 1139' المعجم الكبير للطبرانی - من اسمه عبد الله' ومما اسند عبد الله بن عمر رضی الله عنهما - ابو عبد الرحمن الحبلی

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔
اس موضوع پر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث بھی صحیح ہے۔ اور میرا خیال ہے کہ شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل کیا ہے۔
اور میں سمجھتا ہوں کہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے ابوشریح والی حدیث کو اس لئے چھوڑا ہے کہ اس کو عبدالرحمٰن بن اسحاق نے سعید المقبری کے واسطے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ (جیسا کہ درج ذیل ہے)

7297 – كَمَا اَخْبَرَنَاهُ اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ الشَّيْبَانِيُّ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيٰى، ثَنَا مُسَدَّدٌ، ثَنَا بِشْرُ بْنُ مُفَضَّلٍ، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ اِسْحَاقَ، عَنْ سَعِيدِ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيُكْرِمْ جَارَهُ وَذَكَرَ الْحَدِيْثَ اِلٰى اٰخِرِهِ قَالَ الْحَاكِمُ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالَى: "فَسَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ عِيسَى يَقُوْلُ: سَمِعْتُ اَبَا بَكْرٍ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْحَاقَ يَقُوْلُ: مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ حَفِظَ فِي هٰذِهِ الْاِسْنَادِ مِنْ عَدَدٍ مِثْلِ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ اِسْحَاقَ " وَقَدْ تَابَعَ عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ مَالِكَ بْنَ اَنَسٍ، فِي رِوَايَتِهِ

✧✧ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ پر اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے مہمان کی عزت کرے۔ اس کے بعد آخر تک حدیث بیان کی۔

۞۞ امام حاکم کہتے ہیں: علی بن عیسیٰ بیان کرتے ہیں کہ ابوبکر محمد بن اسحاق فرماتے ہیں: حضرت مالک بن انس رضی اللہ عنہ نے اس اسناد میں متعدد راویوں کا ذکر کیا ہے مثلاً عبدالرحمٰن بن اسحاق۔ اور اس حدیث کو روایت کرنے میں عبدالحمید بن جعفر نے مالک بن انس کی متابعت کی ہے (جیسا کہ درج ذیل ہے)

7298 – حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ، ثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ، ثَنَا عَبْدُ الْمَجِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ، ثَنَا سَعِيدٌ الْمَقْبُرِيُّ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا شُرَيْحٍ، يَقُوْلُ: سَمِعَتْهُ اُذُنَايَ وَاَبْصَرَتْهُ عَيْنِيْ وَوَعَاهُ قَلْبِيْ حِينَ تَكَلَّمَ بِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ذَكَرَ الْحَدِيْثَ مِثْلَ حَدِيْثِ مَالِكٍ سَوَاءً فَاَمَّا الشَّيْخَانِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَاِنَّهُمَا لَمْ يَحْتَجَّا وَلَا وَاحِدٌ مِنْهُمَا بِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ اِسْحَاقَ

✧✧ ابوشریح کہتے ہیں: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرما رہے تھے تب میرے کانوں نے سنا ہے، میری آنکھوں نے

7297: صحيح البخاري - كتاب الادب' باب : من كان يؤمن بالله واليوم الآخر فلا يؤذ جاره - حديث: 5680'صحيح مسلم - كتاب الإيمان' باب الحث على إكرام الجار والضيف - حديث: 92'صحيح ابن حبان - كتاب الاطعمة' باب الضيافة - ذكر الزجر عن ان يثوى الضيف عند من يضيفه حتى يحرجه' حديث: 5363'موطا مالك - كتاب صفة النبي صلى الله عليه وسلم' باب جامع ما جاء في الطعام والشراب - حديث: 1676'سنن الدارمي - ومن كتاب الاطعمة' باب في الضيافة - حديث: 2012' مسند احمد بن حنبل - مسند المدنيين' حديث ابي شريح الخزاعي - حديث: 16077'مسند الطيالسي - احاديث النساء' ما اسند ابو هريرة - وما روى ابو سلمة بن عبد الرحمن' حديث: 2456'المعجم الاوسط للطبراني - باب العين' من اسمه : مطلب - حديث: 8825'المعجم الكبير للطبراني - باب الخاء' باب من اسمه خزيمة - عبد الله بن يزيد الخطمي' حديث: 3775

دیکھا ہے اور میرے دل نے یاد کیا ہے۔ اس کے بعد بالکل حضرت مالک بن انس کی روایت کردہ حدیث کی طرح حدیث بیان کی۔

امام بخاری اور امام مسلم دونوں نے اور نہ ان میں سے ایک نے اس حدیث کو عبدالرحمن بن اسحاق کے واسطے سے نقل نہیں کیا۔

7299 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرِ بْنِ سَابِقٍ الْخَوْلَانِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِيْ ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: وَاللّٰهِ لَا يُؤْمِنُ وَاللّٰهِ لَا يُؤْمِنُ وَاللّٰهِ لَا يُؤْمِنُ قَالُوا: وَمَا ذَاكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: جَارٌ لَا يَاْمَنُ جَارُهُ بَوَائِقَهُ قَالُوا: فَمَا بَوَائِقُهُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: شَرُّهُ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذِهِ السِّيَاقَةِ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7299 – علی شرط البخاری و مسلم

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ کی قسم! وہ مومن نہیں ہے، اللہ کی قسم وہ مومن نہیں ہے، اللہ کی قسم وہ مومن نہیں ہے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کون؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایسا شخص جس کے بوائق سے اس کے پڑوسی پریشان ہوں، صحابہ کرام نے پوچھا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بوائق کا کیا مطلب؟ فرمایا: شرارتیں۔

یہ حدیث امام بخاری اور امام مسلم کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن انہوں نے اس کو اس اسناد کے ہمراہ نقل نہیں کیا۔

7300 – وَحَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ، عَلٰى اَثَرِهِ قَالَ: وَحَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ، ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِيْ سَعِيدُ بْنُ اَبِيْ اَيُّوبَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ، عَنْ سِنَانِ بْنِ سَعْدٍ الْكِنْدِيِّ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَيْسَ بِمُؤْمِنٍ مَنْ لَا يَاْمَنُ جَارُهُ غَوَائِلَهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7300 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ شخص (کامل) مومن نہیں ہے، جس کی بری عادتوں سے اس کے پڑوسی پریشان ہوں۔

7301 – اَخْبَرَنَا اَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُقْبَةَ الشَّيْبَانِيُّ، بِالْكُوْفَةِ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ الزُّهْرِيُّ، ثَنَا يَعْلَى، وَمُحَمَّدٌ، ابْنَا عُبَيْدٍ، ثَنَا اَبَانُ بْنُ اِسْحَاقَ، عَنِ الصَّبَّاحِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْبَجَلِيِّ، عَنْ مُرَّةَ

7299:صحيح البخاری - كتاب الادب' باب إثم من لا يامن جاره بوايقه - حديث: 5677'مسند احمد بن حنبل - ومن مسند بنی هاشم' مسند ابی هريرة رضی الله عنه - حديث: 7696'مسند الطيالسی - ابو شريح' حديث: 1422'المعجم الكبير للطبرانی - باب الهاء' ابو سعيد هو سعيد بن ابی سعيد المقبری - حديث:18339

7301:مسند احمد بن حنبل - ومن مسند بنی هاشم' مسند عبد الله بن مسعود رضی الله تعالى عنه - حديث: 3566'المعجم الكبير للطبرانی - من اسمه عبد الله' عبد الله بن مسعود الهذلی - باب' حديث:8855

الْهَمْدَانِيِّ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اللّٰهَ قَسَمَ بَيْنَكُمْ اَخْلَاقَكُمْ كَمَا قَسَمَ بَيْنَكُمْ اَرْزَاقَكُمْ وَاِنَّ اللّٰهَ يُعْطِي الْمَالَ مَنْ يُحِبُّ وَمَنْ لَّا يُحِبُّ وَلَا يُعْطِي الْاِيْمَانَ اِلَّا مَنْ يُحِبُّ فَمَنْ اَعْطَاهُ اللّٰهُ الْاِيْمَانَ فَقَدْ اَحَبَّهُ، وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَا يُسْلِمُ عَبْدٌ حَتّٰى يُسْلِمَ قَلْبُهُ وَلَا يُسْلِمُ عَبْدٌ حَتّٰى يَاْمَنَ جَارُهُ بَوَائِقَهُ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي)7301 – صحيح

✧✧ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ جس طرح تمہارے رزق تقسیم کردیئے ہیں اسی طرح تمہارے اخلاق بھی بانٹ دیئے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ دنیا کا مال ہر شخص کو دے دیتا ہے خواہ اللہ تعالیٰ اُس سے محبت کرتا ہو یا نہ کرتا ہو، جبکہ ایمان صرف ان لوگوں کو عطا کرتا ہے جن سے وہ محبت کرتا ہے۔ لہٰذا جس کو اس نے ایمان کی دولت سے نوازا ہے، اس سے وہ محبت بھی کرتا ہے، اور اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے، بندہ اس وقت تک مسلمان نہیں ہوسکتا جب تک اس کا دل مسلمان نہ ہو، اور بندہ اس وقت تک مسلمان نہیں ہوسکتا جب تک اس کا پڑوسی اس کے شر سے محفوظ نہ ہو۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

(خرد نے کہہ بھی دیا لا الہ تو کیا حاصل   دل ونگاہ مسلماں نہیں تو کچھ بھی نہیں)

7302 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ الْقَاضِيْ، ثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عِيسَى الْقَاضِيْ، اَنْبَا ابْنُ عَجْلَانَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَكَا اِلَيْهِ جَارَهُ، فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ جَارِي يُؤْذِينِي . فَقَالَ: اَخْرِجْ مَتَاعَكَ فَضَعْهُ عَلَى الطَّرِيْقِ فَاَخْرَجَ مَتَاعَهُ فَوَضَعَهُ عَلَى الطَّرِيْقِ فَجَعَلَ كُلُّ مَنْ مَرَّ عَلَيْهِ قَالَ: مَا شَاْنُكَ؟ قَالَ: اِنِّي شَكَوْتُ جَارِي اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَنِيْ اَنْ اُخْرِجَ مَتَاعِي فَاَضَعَهُ عَلَى الطَّرِيْقِ فَجَعَلُوا يَقُوْلُوْنَ: اَللّٰهُمَّ الْعَنْهُ اَللّٰهُمَّ اَخْزِهِ، قَالَ: فَبَلَغَ ذٰلِكَ الرَّجُلَ فَاَتَاهُ فَقَالَ: ارْجِعْ فَوَاللّٰهِ لَا اُؤْذِيكَ اَبَدًا هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ وَلَهُ شَاهِدٌ آخَرُ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي)7302 – سكت عنه الذهبي في التلخيص

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک آدمی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں آیا اور اپنے پڑوسی کی شکایت کی۔ اور عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرا پڑوسی مجھے بہت ستاتا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنا سامان نکال کر باہر گلی میں رکھ دو، اس نے سارا سامان نکال کر راستے میں رکھ دیا، جو شخص بھی وہاں سے گزرتا، وہ (اس طرح سامان گلی میں رکھنے کی وجہ) پوچھتا، تو وہ کہتا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں اپنے پڑوسی کی شکایت کی تھی، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا کہ میں گھر کا سامان نکال کر باہر رکھ دوں، تو میں نے سامان نکال کر باہر رکھ دیا ہے۔ لوگ اس (کے پڑوسی) کے بارے میں کہنے لگ گئے "اے اللہ اس پر لعنت

کر، اے اللہ اس کو رسوا کر۔ اُس (پڑوسی) تک اس بات کی خبر پہنچ گئی، وہ وہاں آیا اور کہنے لگا: تم اپنا سامان واپس گھر لے جاؤ، اللہ کی قسم! میں آئندہ سے تمہیں کبھی تنگ نہیں کروں گا۔

❁❁ یہ حدیث امام مسلم کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔ اس حدیث کی ایک اور بھی شاہد حدیث موجود ہے وہ بھی امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے۔

7303 – اَخْبَرَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ الشَّيْبَانِيُّ، بِالْكُوفَةِ، ثنَا اَحْمَدُ بْنُ حَازِمِ بْنِ اَبِي غَرَزَةَ، ثنَا عَلِيُّ بْنُ حَكِيمٍ، حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ اَبِي عُمَرَ الْاَزْدِيِّ، عَنْ اَبِي جُحَيْفَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْكُو جَارَهُ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اطْرَحْ مَتَاعَكَ فِي الطَّرِيقِ قَالَ: فَجَعَلَ النَّاسُ يَمُرُّونَ بِهِ فَيَلْعَنُونَهُ، فَجَاءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَارَسُولَ اللّٰهِ، مَا لَقِيتُ مِنَ النَّاسِ قَالَ: وَمَا لَقِيتَهُ مِنْهُمْ؟ قَالَ: يَلْعَنُونِي قَالَ: فَقَدْ لَعَنَكَ اللّٰهُ قَبْلَ النَّاسِ قَالَ: يَارَسُولَ اللّٰهِ، فَاِنِّي لَا اَعُودُ، قَالَ: فَجَاءَ الَّذِي شَكَا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَدْ اَمِنْتَ اَوْ قَدْ لَعَنْتَ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)7303 – على شرط مسلم

✧✧ حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں اپنے پڑوسی کی شکایت لے کر آیا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنے گھر کا سامان نکال کر گلی میں رکھ دو، (اس نے ایسا ہی کیا) اب لوگ وہاں سے گزرتے اور اس (پڑوسی) پر لعنتیں بھیجتے، وہ آدمی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں آیا اور کہنے لگا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگ مجھ پر لعنتیں بھیجتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (انہوں نے تو بعد میں تجھ پر لعنت کی ہے،) ان سے پہلے اللہ تعالیٰ نے تجھ پر لعنت کی ہے، اس نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں آیندہ سے ایسی حرکت نہیں کروں گا۔ راوی کہتے ہیں: جس نے شکایت کی تھی، وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں آیا، تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو امن میں ہوگیا ہے یا (شاید یہ) فرمایا کہ تو نے بھی لعنت کی ہے۔

7304 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ، ثنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِي يَحْيَى، مَوْلَى جَعْدَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ: قِيلَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ فُلَانَةَ تُصَلِّي اللَّيْلَ وَتَصُومُ النَّهَارَ وَفِي لِسَانِهَا شَيْءٌ يُؤْذِي جِيرَانَهَا سَلِيطَةٌ، قَالَ: لَا خَيْرَ فِيهَا هِيَ فِي النَّارِ وَقِيلَ لَهُ: اِنَّ فُلَانَةَ تُصَلِّي الْمَكْتُوبَةَ وَتَصُومُ رَمَضَانَ وَتَتَصَدَّقُ بِالْاَثْوَارِ وَلَيْسَ لَهَا شَيْءٌ غَيْرُهُ وَلَا تُؤْذِي اَحَدًا قَالَ: هِيَ فِي الْجَنَّةِ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي)7304 – صحيح

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی گئی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! فلاں عورت رات کو قیام

7304: صحيح ابن حبان - كتاب الحظر والإباحة' باب الغيبة - ذكر الإخبار عما يجب على المرء من ترك الوقيعة في المسلمين' حديث: 5843' مسند احمد بن حنبل - ومن مسند بني هاشم' مسند ابي هريرة رضي الله عنه - حديث: 9483' سند إسحاق بن راهويه - ما يروى عن ابي يحيى مولى جعدة ' حديث: 246

کرتی ہے اوردن کوروزہ رکھتی ہے، جبکہ وہ گفتگو سے اپنے پڑوسیوں کوتکلیف دیتی ہے، بہت زبان دراز ہے، حضور ﷺ نے فرمایا: اس میں کوئی بھلائی نہیں ہے، وہ دوزخی ہے۔ یونہیں ایک دوسری عورت کے بارے میں عرض کی گئی: یارسول اللہ ﷺ فلاں عورت صرف فرضی نمازیں پڑھتی ہے، صرف رمضان کے روزے رکھتی ہے اور پنیر کے ٹکڑے صدقہ کرتی ہے، اس کے علاوہ اس کی کوئی خاص عبادت نہیں ہے۔ اور وہ اپنی زبان سے کسی کوتکلیف نہیں دیتی، حضور ﷺ نے فرمایا: وہ جنتی ہے۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7305 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ حَمْدَانَ الْجَلَّابُ، بِهَمْدَانَ، ثَنَا هِلَالُ بْنُ الْعَلَاءِ الرَّقِّيُّ، ثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ الرَّقِّيُّ، ثَنَا مُوسَى بْنُ اَعْيَنَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِي يَحْيٰى، مَوْلٰى جَعْدَةَ بِنْتِ هُبَيْرَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قِيلَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ فُلَانَةَ تَصُومُ النَّهَارَ وَتَقُومُ اللَّيْلَ وَتُؤْذِي جِيرَانَهَا بِلِسَانِهَا فَقَالَ: لَا خَيْرَ فِيهَا هِيَ فِي النَّارِ، قِيلَ: فَاِنَّ فُلَانَةَ تُصَلِّي الْمَكْتُوبَةَ وَتَصُومُ رَمَضَانَ وَتَتَصَدَّقُ بِاَثْوَارٍ مِنْ اَقِطٍ وَلَا تُؤْذِي اَحَدًا بِلِسَانِهَا قَالَ: هِيَ فِي الْجَنَّةِ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ سے عرض کیا گیا: یارسول اللہ ﷺ فلاں عورت دن بھر روزہ رکھتی ہے ساری ساری رات عبادت کرتی ہے، لیکن اپنی زبان سے پڑوسیوں کوتکلیف دیتی ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا: اس میں کوئی بھلائی نہیں ہے، وہ دوزخی ہے۔ اور آپ سے عرض کی گئی: یارسول اللہ ﷺ فلاں عورت صرف فرضی نمازیں پڑھتی ہے، صرف رمضان کے روزے رکھتی ہے اور پنیر کے ٹکڑے، صدقہ کرتی ہے، لیکن وہ اپنی زبان کے ساتھ کسی کوتکلیف نہیں دیتی، حضور ﷺ نے فرمایا: وہ جنتی ہے۔

7306 - حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَيَّاشٍ الرَّمْلِيُّ، ثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ، ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ اَبِي ثَابِتٍ، عَنْ جَمِيلٍ، عَنْ نَافِعِ بْنِ عَبْدِالْحَارِثِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مِنْ سَعَادَةِ الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ فِي الدُّنْيَا الْجَارُ الصَّالِحُ وَالْمَنْزِلُ الْوَاسِعُ وَالْمَرْكَبُ الْهَنِيءُ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ فَاِنَّ جَمِيلَ مَوْلٰى عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ الْاَنْصَارِيِّ رَوٰى عَنْهُ حَبِيبُ بْنُ ثَابِتٍ غَيْرَ حَدِيثٍ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7306 – صحيح

✧✧ نافع بن عبدالحارث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا: نیک پڑوسی، کھلا مکان اور آرام دہ سواری بھی ایک مسلمان کے لئے دنیامیں سعادت کی بات ہے

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے، عبداللہ بن الحارث کے غلام جمیل سے حبیب بن ثابت نے اس کے علاوہ بھی کئی

7306:الآحاد و المثانی لابن ابی عاصم - نافع بن الحارث الخزاعی رضی اللہ عنہ' حدیث: 2063'مشکل الآثار للطحاوی - باب بیان مشکل ما روی عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ' حدیث: 2328'مسند احمد بن حنبل - مسند المکیین' نافع بن عبد الحارث - حدیث: 15105'مسند عبد بن حمید - نافع بن عبد الحارث' حدیث: 387'مسند الرویانی - نافع بن عبد الحارث' حدیث: 1493

احادیث روایت کی ہے

7307 حدثنا يحيى بن منصور القاضي، ثنا احمد بن سلمة، ثنا محمد بن المثنى، ثنا ابو احمد الزبيري، ثنا سفيان، عن عبد الملك بن ابي بشير، عن عبد الله بن ابي مساور، قال: سمعت ابن عباس، وهو يبخل ابن الزبير ويقول: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: ليس المؤمن الذي يبيت وجاره الى جنبه جائع هذا حديث صحيح الاسناد ولم يخرجاه، وشاهده حديث عمر مع سعد لما بنى القصر الذي "

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 7307 – صحيح

✧✧ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ شخص (کامل) مومن نہیں ہے جو اس حال میں رات گزارے کہ اس کے پہلو میں اس کا پڑوسی بھوکا ہو۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔ اس کی شاہد وہ حدیث ہے جس میں حضرت سعد کے محل بنانے کا اور حضرت عمر کی گفتگو کا ذکر ہے۔ (وہ حدیث درج ذیل ہے)

7308 – اخبرناه احمد بن جعفر القطيعي، ثنا عبد الله بن احمد بن حنبل، حدثني ابي، ثنا عبد الرحمن، عن سفيان، عن ابيه، عن عباية بن رفاعة، قال: بلغ عمر ان سعدا لما بنى القصر قال: انقطع الصوت فبعث اليه محمد بن مسلمة – الحديث وقال في اخره – قال عمر رضي الله عنه: اني كرهت ان آمر لك فيكون لك البارد ولي الحار وحولي اهل المدينة قد قتلهم الجوع، وقد سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: لا يشبع الرجل دون جاره

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 7308 – سنده جيد

✧✧ حضرت عبایہ بن رفاعہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اطلاع ملی کہ جب حضرت سعد نے محل بنوایا تو فرمایا: آواز ختم ہوگئی ہے۔ پھر ان کی جانب محمد بن مسلمہ کو بھیجا۔ اس کے بعد پوری حدیث بیان کی، اس کے آخر میں ہے "حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے یہ بات اچھی نہ لگی کہ میں تجھے حکم دوں اور تیرے لیے ٹھنڈا ہو اور میرے لئے گرم۔ اور میرے اردگرد مدینہ والے ہیں، وہ بھوک سے مر رہے ہیں، اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ آدمی اپنے پڑوسی کے بغیر شکم سیر نہیں ہوسکتا۔

7309 – اخبرنا احمد بن يعقوب الثقفي، ثنا موسى بن هارون، ثنا ابو الربيع الزهراني، ثنا جعفر بن

7307: مسند ابي يعلى الموصلي - اول مسند ابن عباس' حديث: 2636'مسند عبد بن حميد - مسند ابن عباس رضي الله عنه' حديث: 695'شرح معاني الآثار للطحاوي - باب التسمية على الوضوء' حديث: 75'مصنف ابن ابي شيبة - كتاب الإيمان والرؤيا' باب - حديث: 29748'المعجم الكبير للطبراني - من اسمه عبد الله' وما اسند عبد الله بن عباس رضي الله عنهما - عبيد الله بن المساور' حديث: 12530

سُلَيْمَانَ، عَنْ اَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ بَابَنُوسَ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ لِي جَارَيْنِ بِاَيِّهِمَا اَبْدَاُ؟ قَالَ: بِاَقْرَبِهِمَا مِنْكِ بَابًا هٰكَذَا يَرْوِيهِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ اَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ، وَالصَّحِيحُ رِوَايَةُ شُعْبَةَ، عَنْ اَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَجُلٍ مِنْ بَنِي تَيْمِ اللّٰهِ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ لِي جَارَيْنِ فَاِلٰى اَيِّهِمَا اُهْدِي؟ قَالَ: اِلٰى اَقْرَبِهِمَا مِنْكِ بَابًا هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ فَاِنَّ طَلْحَةَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَوْفٍ مِمَّنَ اتَّفَقَا عَلٰى اِخْرَاجِهِ"

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7309 – علی شرط البخاری ومسلم

✧✧ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے دو پڑوسی ہیں، میں ان میں سے کس سے (حسن سلوک کا) آغاز کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کا دروازہ تمہارے دروازے کے زیادہ قریب ہے۔

✿✿ یہ حدیث اسی طرح جعفر بن سلیمان کے واسطے سے ابوعمران جونی سے بھی مروی ہے۔ جبکہ شعبہ نے ابوعمران جونی، پھر طلحہ بن عبداللہ جو کہ بنی تیم اللہ کا ایک شخص تھا، کے واسطے سے اُمّ المومنین حضرت عائشہ سے روایت کیا ہے، آپ فرماتی ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے دو پڑوسی ہیں، میں ان میں سے کس کی جانب تحفہ بھیجا کروں؟ فرمایا: جس کا دروازہ تمہارے دروازے کے زیادہ قریب ہے۔

✿✿ یہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے، طلحہ بن عبداللہ بن عوف ان راویوں میں سے ہیں جن کی مرویات امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے بھی نقل کی ہیں اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے بھی نقل کی ہیں۔

7310 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، اَنْبَاَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالْحَكَمِ، اَنْبَاَ ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِي حَيْوَةُ، عَنِ ابْنِ الْهَادِ، اَنَّ الْوَلِيدَ بْنَ اَبِي هِشَامٍ، حَدَّثَهُ عَنْ اَبِي مُوسَى الْاَشْعَرِيِّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَنْ تُؤْمِنُوا حَتّٰى تَحَابُّوا اَفَلَا اَدُلُّكُمْ عَلٰى مَا تَحَابُّوا عَلَيْهِ؟ قَالُوا: بَلٰى يَارَسُوْلَ اللّٰهِ. قَالَ: اَفْشُوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ تَحَابُّوا، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ حَتّٰى تَرَاحَمُوا قَالُوا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ كُلُّنَا رَحِيمٌ. قَالَ: اِنَّهُ لَيْسَ بِرَحْمَةِ اَحَدِكُمْ وَلٰكِنْ رَحْمَةُ الْعَامَّةِ رَحْمَةُ الْعَامَّةِ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ"

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7310 – صحيح

✧✧ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتے جب تک تم آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ محبت نہ کرو، کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں، جس سے تمہیں آپس میں محبت ہو جائے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی: کیوں نہیں یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم آپس میں سلام کو عام کرو، تمہارے درمیان محبت پیدا ہو جائے گی، اور اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، تم اس وقت تک

7310: السنن الكبرى للنسائى - كتاب القضاء ' حكم الحاكم فى داره - حديث: 5786'

جنت میں نہیں جاسکتے جب تک تم آپس میں ایک دوسرے پر رحم نہیں کروگے، صحابہ کرام نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ ہم تو سب ہی رحیم ہیں، حضور ﷺ نے فرمایا: کسی ایک پر رحم کرنا، رحم نہیں ہے، رحمت وہ ہے جو سب لوگوں کے لئے عام ہو۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اورامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7311 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، اَنْبَاَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ، اَنْبَاَ ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِي اَبُو هَانِئٍ حُمَيْدُ بْنُ هَانِئٍ الْخَوْلَانِيُّ، حَدَّثَنِي اَبُو سَعِيدٍ الْغِفَارِيُّ، اَنَّهُ قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: سَيُصِيبُ اُمَّتِي دَاءُ الْاُمَمِ فَقَالُوا: يَارَسُولَ اللّٰهِ، وَمَا دَاءُ الْاُمَمِ؟ قَالَ: الْاَشَرُ وَالْبَطَرُ وَالتَّكَاثُرُ وَالتَّنَاجُشُ فِي الدُّنْيَا وَالتَّبَاغُضُ وَالتَّحَاسُدُ حَتّٰى يَكُونَ الْبَغْيُ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 7311 – صحيح

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری امت میں سابقہ امتوں والی بیماریاں ہونگی، صحابہ کرام نے پوچھا: یارسول اللہ ﷺ سابقہ امتوں والی بیماریاں کیا ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اکڑ، اترانا، مال جمع کرنا، دنیا میں زیادہ دلچسپی، ایک دوسرے کے ساتھ چھپی ہوئی دشمنی رکھنا، ایک دوسرے کے ساتھ حسد کرنا، بغاوت کرنا۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اورامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7312 – اَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْحَسَنِ الْقَاضِي، بِهَمْدَانَ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحُسَيْنِ، ثَنَا آدَمُ بْنُ اَبِي اِيَاسٍ، ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ اَبِي بَلْجٍ يَحْيَى بْنِ اَبِي سُلَيْمٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ مَيْمُونٍ، يُحَدِّثُ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ سَرَّهُ اَنْ يَجِدَ طَعْمَ الْاِيمَانِ فَلْيُحِبَّ الْمَرْءَ لَا يُحِبُّهُ اِلَّا لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 7312 – صحيح

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص ایمان کی حلاوت محسوس کرنا چاہتا ہے کہ اپنے مسلمان بھائی کے ساتھ فقط اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر محبت کرے۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اورامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7313 – حَدَّثَنَا الْاُسْتَاذُ اَبُو الْوَلِيدِ، وَاَبُو بَكْرِ بْنُ قُرَيْشٍ، قَالَا: ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْقُطَيْعِيُّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ، وَنَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ، قَالُوا: ثَنَا رَوْحُ بْنُ عَطَاءٍ، ثَنَا سَيَّارٌ اَبُو

7312: مشكل الآثار للطحاوي - باب بيان مشكل ما روى عن رسول الله صلى الله عليه' حديث: 3201' مسند احمد بن حنبل - ومن مسند بني هاشم' مسند ابي هريرة رضي الله عنه - حديث: 10521' مسند الطيالسي - احاديث النساء ' ما اسند ابو هريرة - وعمرو بن ميمون' حديث: 2606' مسند ابن الجعد - ابو بلج يحيى بن ابي سليم الواسطي' حديث: 1387' مسند إسحاق بن راهويه - ما يروى حديث: 211

الْحَكَمِ، أَنَّهُ شَهِدَ خَالِدَ بْنَ عَبْدِاللَّهِ الْقَسْرِيَّ، وَهُوَ يَخْطُبُ عَلَى مِنْبَرِ الْبَصْرَةِ وَهُوَ يَقُولُ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ جَدِّي، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا يَزِيدَ بْنَ أَسَدٍ، أَتُحِبُّ الْجَنَّةَ؟ قُلْتُ: نَعَمْ . قَالَ: فَأَحِبَّ لِأَخِيكَ الْمُسْلِمِ مَا تُحِبُّ لِنَفْسِكَ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَيَزِيدُ بْنُ أَسَدِ بْنِ كُرْزٍ صَحَابِيٌّ سَكَنَ الْبَصْرَةَ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7313 – صحيح

✧✧ خالد بن عبداللہ قسری اپنے والد سے، وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے یزید بن اسد! کیا تم جنت سے محبت کرتے ہو؟ میں نے کہا: جی ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تو تم اپنے مسلمان بھائی کے لئے وہی چیز پسند کرو جو تم اپنے لئے پسند کرتے ہو۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔ اور یزید بن اس بن کرز صحابی رسول ہیں، بصرہ میں رہا کرتے تھے۔

7314 – أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِاللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا حَامِدُ بْنُ أَبِي حَامِدٍ الْمُقْرِءُ، وَأَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ حَمْدَانَ الْهَمْدَانِيُّ، ثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْخَرَّازُ، قَالَا: ثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ الرَّازِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ مَالِكَ بْنَ أَنَسٍ، يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي حَازِمِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ، قَالَ: دَخَلْتُ مَسْجِدَ دِمَشْقَ فَإِذَا فَتًى بَرَّاقُ الثَّنَايَا وَإِذَا النَّاسُ مَعَهُ إِذَا اخْتَلَفُوا فِي شَيْءٍ أَسْنَدُوا إِلَيْهِ وَصَدَرُوا عَنْ رَأْيِهِ فَسَأَلْتُ عَنْهُ فَقِيلَ: هٰذَا مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ هَجَّرْتُ فَوَجَدْتُهُ قَدْ سَبَقَنِي وَوَجَدْتُهُ يُصَلِّي قَالَ: فَانْتَظَرْتُهُ حَتَّى قَضَى صَلَاتَهُ ثُمَّ جِئْتُهُ مِنْ قِبَلِ وَجْهِهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ وَقُلْتُ: وَاللَّهِ إِنِّي لَأُحِبُّكَ فِي اللَّهِ فَقَالَ: آللَّهُ؟ فَقُلْتُ: آللَّهُ؟ فَقَالَ: آللَّهُ فَقُلْتُ: آللَّهُ قَالَ: فَأَخَذَ بِحُبْوَةِ رِدَائِي وَجَذَبَنِي إِلَيْهِ وَقَالَ: أَبْشِرْ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: " قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: وَجَبَتْ مَحَبَّتِي لِلْمُتَحَابِّينَ فِيَّ وَالْمُتَجَالِسِينَ فِيَّ وَالْمُتَبَاذِلِينَ فِيَّ وَالْمُتَزَاوِرِينَ فِيَّ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ وَقَدْ جَمَعَ أَبُو إِدْرِيسَ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ بَيْنَ مُعَاذٍ وَعُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ فِي هٰذَا الْمَتْنِ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7314 – على شرط البخاری ومسلم

✧✧ ابوادریس خولانی بیان کرتے ہیں: میں جامع مسجد دمشق میں داخل ہوا، میں نے ایک نوجوان کو دیکھا، اس کے دانت انتہائی چمکدار تھے، کچھ لوگ بھی اس کے پاس موجود تھے، لوگوں میں جب کسی بات میں اختلاف ہوتا تو سب اپنا معاملہ اُس نوجوان کے سپرد کر دیتے اور اس کی رائے کو تسلیم کرتے۔ میں نے اس کے بارے میں دریافت کیا تو مجھے بتایا گیا کہ یہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ ہیں، اگلے دن میں تہجد کے وقت اٹھ کر مسجد میں گیا لیکن اس دن بھی وہ مجھ سے پہلے وہاں پر موجود تھے اور نماز پڑھ رہے تھے، آپ فرماتے ہیں: میں ان کا انتظار کرنے لگا: جب انہوں نے نماز مکمل کر لی تو میں ان کے

سامنے کی جانب سے ان کے پاس آیا، میں نے ان کو سلام کیا اور کہا: اللہ کی قسم! میں اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے تم سے محبت کرتا ہوں، اس نے کہا: کیا تم اللہ کی قسم کھا کر یہ بات کہتے ہو؟ میں نے کہا: جی ہاں میں اللہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں، انہوں نے پھر پوچھا: کیا تم اللہ کی قسم کھا کر کہتے ہو؟ میں نے کہا: جی ہاں میں اللہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں، انہوں نے میری چادر کا پلّو پکڑ کر مجھے اپنے ساتھ چپکا لیا اور فرمایا: تجھے خوشخبری ہو، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: میں ان دو آدمیوں سے محبت کرتا ہوں، جو میری خوشی کے لئے ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں، اور میری خوشی کے لئے ایک دوسرے پر خرچ کرتے ہیں اور میری خوشی کی خاطر ایک دوسرے سے ملنے کے لئے جاتے ہیں۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن انہوں نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7315 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، اَنْبَاَ الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ مَزْيَدٍ، اَخْبَرَنِي اَبِي، حَدَّثَنِي الْاَوْزَاعِيُّ، عَنِ ابْنِ حَلْبَسٍ، عَنْ اَبِي اِدْرِيسَ عَائِذِ اللّٰهِ، قَالَ: مَرَّ رَجُلٌ فَقُمْتُ اِلَيْهِ فَقُلْتُ: اِنَّ هٰذَا حَدَّثَنِي بِحَدِيثِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَلْ سَمِعْتَهُ؟ يَعْنِي مُعَاذًا، قَالَ: مَا كَانَ يُحَدِّثُكَ اِلَّا حَقًّا، فَاَخْبَرْتُهُ قَالَ: قَدْ سَمِعْتُ هٰذَا مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِي فِي الْمُتَحَابِّينَ فِي اللّٰهِ يُظِلُّهُمُ اللّٰهُ فِي ظِلِّ عَرْشِهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّهُ، وَمَا هُوَ اَفْضَلُ مِنْهُ . قُلْتُ: اَيْ رَحِمَكَ اللّٰهُ وَمَا هُوَ اَفْضَلُ مِنْهُ: قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْثُرُ عَنِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ: حَقَّتْ مَحَبَّتِي لِلْمُتَحَابِّينَ فِيَّ، وَحَقَّتْ مَحَبَّتِي لِلْمُتَوَاصِلِينَ فِيَّ، وَحَقَّتْ مَحَبَّتِي لِلْمُتَزَاوِرِينَ فِيَّ، وَحَقَّتْ مَحَبَّتِي لِلْمُتَبَاذِلِينَ فِيَّ وَلَا اَدْرِي بِاَيَّتِهِمَا بَدَاَ. قُلْتُ: مَنْ اَنْتَ رَحِمَكَ اللّٰهُ؟ قَالَ: اَنَا عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ، وَهٰذَا اِسْنَادٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)7315 – سكت عنه الذهبي في التلخيص

✧✧ ابوادریس عائذ اللہ فرماتے ہیں: ایک آدمی میرے قریب سے گزرا، میں اس کے لئے کھڑا ہو گیا، میں نے کہا: اس شخص نے مجھے رسول اللہ ﷺ کی ایک حدیث سنائی ہے، کیا تم نے وہ سنی ہے؟ اس نے کہا: وہ جو کچھ بھی تمہیں سناتا تھا سب حق ہوتا تھا، میں نے ان کو بتایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی یہ حدیث اس سے سنی ہے (وہ حدیث یہ ہے) ''جو لوگ اللہ کی رضا کی خاطر ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں اللہ تعالیٰ قیامت کے دن جب اس کو اپنے عرش کے سائے میں جگہ عطا فرمائے گا جس دن اس کے سائے کے علاوہ دوسرا کوئی سایہ نہ ہوگا''۔ اور ایک حدیث اس سے بھی زیادہ فضیلت والی سنی ہے، میں نے کہا: اللہ تعالیٰ تجھ پر رحمت فرمائے، اس سے بھی زیادہ فضیلت والی بات کیا ہے؟ اس نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے ''وہ دو آدمی میری محبت کے حقدار ہیں جو میری رضا کے لئے ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں، اور میری محبت کے حقدار ہیں وہ لوگ جو میری رضا کی خاطر ایک دوسرے سے ملتے ہیں، اور میری محبت کے حقدار ہیں وہ لوگ جو میری رضا کے لئے ایک دوسرے سے ملنے جاتے ہیں، اور میری محبت کے حقدار ہیں وہ لوگ جو مجھے خوش کرنے کے لئے ایک دوسرے پر خرچ کرتے ہیں۔ راوی کہتے ہیں: مجھے یہ یاد نہیں ہے کہ ان جملوں میں سے

کس سے آپ ﷺ نے گفتگو کا آغاز فرمایا تھا۔ میں نے پوچھا: اللہ تعالیٰ تم پر رحمت فرمائے، تم کون ہو؟ انہوں نے کہا: میں عبادہ بن صامت ہوں۔

یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن انہوں نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7316 – حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ كَامِلٍ الْقَاضِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ سَعْدٍ الْعَوْفِيُّ، ثنا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ، ثنا شُعْبَةُ، اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْقَطِيعِيُّ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِي اَبِي، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، ثنا شُعْبَةُ، عَنْ يَعْلَى، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ، عَنْ اَبِي اِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ، قَالَ: جَلَسْتُ مَجْلِسًا فِيهِ عِشْرُونَ مِنْ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاِذَا فِيهِمْ شَابٌّ حَسَنُ الْوَجْهِ حَسَنُ السِّنِّ اَدْعَجُ الْعَيْنَيْنِ اَغَرُّ الثَّنَايَا، فَاِذَا اخْتَلَفُوا فِي شَيْءٍ اَوْ قَالُوا قَوْلًا انْتَهَوْا اِلَى قَوْلِهِ، فَاِذَا هُوَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ جِئْتُ فَاِذَا هُوَ يُصَلِّي عِنْدَ سَارِيَةٍ، فَحَذَفَ صَلَاتَهُ ثُمَّ احْتَبَى فَسَكَتَ، فَقُلْتُ: اِنِّي لَاُحِبُّكَ مِنْ جَلَالِ اللّٰهِ، فَقَالَ: آللّٰهُ، فَقُلْتُ: آللّٰهُ، فَقَالَ: "فَاِنَّ الْمُتَحَابِّينَ فِي اللّٰهِ – قَالَ: اَحْسِبُ اَنَّهُ قَالَ – فِي ظِلِّ اللّٰهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّهُ"، ثُمَّ قَالَ – لَيْسَ فِي بَقِيَّتِهِ شَكٌّ –: يُوضَعُ لَهُمْ كَرَاسِيٌّ مِنْ نُورٍ يَغْبِطُهُمْ بِمَجْلِسِهِمْ مِنَ الرَّبِّ تَبَارَكَ وَتَعَالَى النَّبِيُّونَ وَالصِّدِّيقُونَ وَالشُّهَدَاءُ قَالَ: فَحَدَّثْتُ بِهِ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ، فَقَالَ: لَا اُحَدِّثُكَ اِلَّا مَا سَمِعْتُ عَلَى لِسَانِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَنَّهُ قَالَ: حَقَّتْ مَحَبَّتِي لِلْمُتَحَابِّينَ فِيَّ، وَحَقَّتْ مَحَبَّتِي لِلْمُتَبَاذِلِينَ فِيَّ، وَحَقَّتْ مَحَبَّتِي لِلْمُتَصَادِقِينَ فِيَّ، وَحَقَّتْ مَحَبَّتِي لِلْمُتَزَاوِرِينَ فِيَّ، وَحَقَّتْ مَحَبَّتِي لِلْمُتَوَاصِلِينَ فِيَّ شَكَّ شُعْبَةُ فِي الْمُتَوَاصِلِينَ وَالْمُتَزَاوِرِينَ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ وَقَدْ رَوَاهُ عَطَاءٌ الْخُرَاسَانِيُّ، عَنْ اَبِي اِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ (ص:188)،

ابوادریس خولانی فرماتے ہیں: میں ایک مجلس میں بیٹھا تھا، اس مجلس میں بیس کے قریب اصحاب رسول موجود تھے، ان میں ایک نوجوان حسین وجمیل شخص بھی موجود تھا، جس کے دانت بھی خوبصورت اور چمکیلے تھے، آنکھیں بڑی بڑی اور کالی تھیں، سامنے کے دانت چمکدار تھے۔ جب ان لوگوں کا کسی سلسلہ میں اختلاف ہوتا یا کوئی بات کرتے تو اس کی انتہاء اسی نوجوان کی بات پر ہوتی، وہ نوجوان حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ تھے، جب اگلا دن ہوا تو میں وہاں آیا، وہ مجھ سے بھی پہلے وہاں پر ایک ستون کے قریب محو نماز تھے، انہوں نے نماز مختصر کی، اور چادر لپیٹ کر خاموش ہو کر بیٹھ گئے، میں نے ان سے کہا: میں اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے تم سے محبت کرتا ہوں، انہوں نے کہا: کیا تم اللہ کی قسم کھا کر یہ کہتے ہو؟ میں نے کہا: جی ہاں، میں اللہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں۔ انہوں نے کہا: جو لوگ اللہ کی رضا کے لئے ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں (راوی کہتے ہیں میرا خیال ہے کہ انہوں نے اس موقع پر یہ لفظ کہے تھے) وہ لوگ قیامت کے دن اللہ کے (عرش کے) سائے میں ہوں گے جبکہ اس کے (عرش کے) سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا۔ (اس کے آگے جو حدیث بیان کی ہے اس میں ان کو کوئی شک نہیں ہے وہ یہ ہے) ان کے لئے نور کی کرسیاں رکھی جائیں گی، اللہ تبارک وتعالیٰ کی بارگاہ میں ان کو جو مقام ملے گا اس پر نبی، صدیقین

اور شہداء بھی رشک کریں گے۔ پھر میں نے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کو حدیث سنائی۔ انہوں نے کہا: میں تمہیں صرف وہ چیز سنا رہا ہوں جو میں نے زبان مصطفیٰ کریم ﷺ سے سنی ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: جو لوگ میری رضا کے لئے آپس میں محبت کرتے ہیں، وہ میری محبت کے حقدار ہو گئے، اور جو لوگ میری خوشی کے لئے ایک دوسرے پر مال خرچ کرتے ہیں وہ میری محبت کے حقدار ہو گئے، اور جو لوگ میری رضا کے لئے ایک دوسرے کو تحائف دیتے ہیں، وہ میری محبت کے حقدار ہو گئے، اور جو لوگ مجھے خوش کرنے کے لئے ایک دوسرے سے ملنے جاتے ہیں، وہ میری محبت کے حقدار ہو گئے، اور جو لوگ میری رضا کی خاطر ایک دوسرے سے ملتے ہیں، وہ میری محبت کے حقدار ہو گئے، حضرت شعبہ کو متواصلین اور متزاورین کے الفاظ میں شک ہے۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن انہوں نے اس کو نقل نہیں کیا۔

اسی حدیث کو عطاء خراسانی نے بھی ابوادریس خولانی سے روایت کیا ہے (جیسا کہ درج ذیل ہے)

7317 - حَدَّثَنَاهُ اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، ثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ، حَدَّثَنِي ابْنُ جَابِرٍ، ثَنَا عَطَاءٌ الْخُرَاسَانِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا اِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيَّ يَقُوْلُ: دَخَلْتُ مَسْجِدَ حِمْصَ فَجَلَسْتُ فِي حَلْقَةٍ كُلُّهُمْ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَفِيهِمْ فَتًى شَابٌّ اِذَا تَكَلَّمَ اَنْصَتَ لَهُ الْقَوْمُ، وَاِذَا حَدَّثَ رَجُلًا مِنْهُمْ اَنْصَتَ لَهُ، فَتَفَرَّقُوا وَلَمْ اَعْلَمْ مَنْ ذٰلِكَ الْفَتَى، ثُمَّ ذَكَرَ الْحَدِيثَ بِطُولِهِ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7316 – على شرط البخاری ومسلم

✧✧ عطاء خراسانی کہتے ہیں: میں نے ابوادریس خولانی کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے "میں حمص کی مسجد میں داخل ہوا، میں ایک حلقے میں بیٹھا، اس حلقے میں سب لوگ رسول اللہ ﷺ کی احادیث بیان کر رہے تھے، ان میں ایک نوجوان بھی موجود تھا، جب وہ بولتا تو سب خاموش ہو جاتے، اور اگر مجلس میں سے کوئی اور شخص بولتا تو اس کو اُس نوجوان کی خاطر خاموش کروا دیا جاتا، یہ حلقہ ختم ہو گیا لیکن مجھے ابھی تک یہ پتا نہ چل سکا تھا کہ وہ نوجوان کون ہے، اس کے بعد انہوں نے پوری حدیث بیان کی ہے۔

7318 - حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الزَّاهِدُ الْاَصْبَهَانِيُّ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ الضَّبِّيُّ، بِاَصْبَهَانَ، ثَنَا اَبُوْ بَدْرٍ شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيدِ، قَالَ: سَمِعْتُ زِيَادَ بْنَ خَيْثَمَةَ، يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ لِلّٰهِ عِبَادًا لَيْسُوا بِاَنْبِيَاءَ وَلَا شُهَدَاءَ يَغْبِطُهُمُ الشُّهَدَاءُ وَالنَّبِيُّونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لِقُرْبِهِمْ مِنَ اللّٰهِ تَعَالَى وَمَجْلِسِهِمْ مِنْهُ فَجَثَا اَعْرَابِيٌّ عَلَى رُكْبَتَيْهِ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، صِفْهُمْ لَنَا وَحَلِّهِمْ لَنَا. قَالَ: قَوْمٌ مِنْ اَفْنَاءِ النَّاسِ مِنْ نُزَّاعِ الْقَبَائِلِ تَصَادَقُوا فِي اللّٰهِ وَتَحَابُّوا فِيهِ، يَضَعُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنَابِرَ مِنْ نُورٍ يَخَافُ النَّاسُ وَلَا يَخَافُونَ، هُمْ اَوْلِيَاءُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ الَّذِينَ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ"

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 7318 – صحيح

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ کے کچھ ایسے بندے بھی ہیں، جو نہ تو نبی ہیں اور نہ ہی شہید ہیں، لیکن قیامت کے دن ان کو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں جو قرب کا مقام ملے گا، اس پر نبی اور شہید رشک کریں گے۔ ایک دیہاتی شخص اپنے گھٹنوں اور پاؤں کی انگلیوں کے بل دوزانوں ہو کر کہنے لگا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، آپ ان لوگوں کی نشانیاں بھی ہمیں بتا دیجئے، اور اور ان کا حلیہ بھی ہمیں بتا دیجئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ لوگ قبائل کے جھگڑوں میں اللہ کی رضا پر راضی رہنے والے ہوں گے، وہ اللہ کی رضا کی خاطر ایک دوسرے کو تحائف دیں گے، اللہ کی رضا کی خاطر ایک دوسرے سے محبت کریں گے، قیامت کے دن ان کے لئے نور کے منبر بچھائے گا، لوگ اس دن خوفزدہ ہوں گے لیکن یہ لوگ نہیں گھبرائیں گے، یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے وہ دوست ہوں گے جن کو نہ اس دنیا میں کوئی خوف ہے اور نہ وہ قیامت میں پریشان ہوں گے۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے کو نقل نہیں کیا۔

7319 – حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمْرٍو عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ الدَّقَّاقُ بِبَغْدَادَ، ثَنَا جَعْفَرُ بْنُ الزِّبْرِقَانِ، ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ، ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنَزِيُّ، حَدَّثَنِيْ مُوسَى بْنُ وَرْدَانَ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْمَرْءُ عَلَى دِيْنِ خَلِيلِهِ فَلْيَنْظُرْ اَحَدُكُمْ مَنْ يُخَالِلُ وَقَدْ رَوَى عَنْ اَبِی الْحُبَابِ سَعِيدُ بْنُ يَسَارٍ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدمی اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے، اس لئے دوست بناتے وقت اس کے دینی معاملات دیکھ لینے چاہئیں۔

یہی حدیث ابوحباب سعید بن یسار نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

7320 – حَدَّثَنَاهُ اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عِيسَى اللَّخْمِيُّ، ثَنَا عَمْرُو بْنُ اَبِیْ سَلَمَةَ، ثَنَا صَدَقَةُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْاَنْصَارِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْمَرْءُ عَلَى دِيْنِ خَلِيلِهِ فَلْيَنْظُرْ اَحَدُكُمْ مَنْ يُخَالِلُ حَدِيْثُ اَبِی الْحُبَابِ صَحِيْحٌ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالَى وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 7320 – صحيح إن شاء الله

✧✧ حضرت سعید بن یسار سے مروی ہے، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدمی

7319: الجامع للترمذی - ابواب الزهد عن رسول الله صلی الله علیه وسلم - باب' حدیث: 2357' سنن ابی داود - کتاب الادب' باب من یؤمر ان یجالس - حدیث: 4214' مسند احمد بن حنبل - ومن مسند بنی هاشم' مسند ابی هریرة رضی الله عنه - حدیث: 7842' مسند الطیالسی - احادیث النساء' ما اسند ابو هریرة - موسی بن وردان' حدیث: 2685' سند إسحاق بن راهویه - ما یروی' حدیث: 299' مسند عبد بن حمید - من مسند ابی هریرة رضی الله عنه' حدیث: 1434

اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے، اس لئے دوست بنانے سے پہلے اس کے دینی معاملات پر غور کر لینا چاہئے۔

ابوالحباب کی حدیث صحیح ہے، لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7321 - اَخْبَرَنِی عَبْدَانُ بْنُ يَزِيدَ الدَّقَّاقُ، بِهَمْدَانَ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحُسَيْنِ، ثَنَا مُوسَى بْنُ دَاوُدَ الضَّبِّيُّ، ثَنَا الْمُبَارَكُ بْنُ فَضَالَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: مَرَّ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ، فَقَالَ رَجُلٌ: اِنِّي لَاُحِبُّهُ فِي اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ . فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَاَعْلَمْتَهُ؟ قَالَ: لَا . قَالَ: فَاَعْلِمْهُ . قَالَ: فَلَقِيتُ الرَّجُلَ فَاَعْلَمْتُهُ. فَقَالَ: اَحَبَّكَ اللّٰهُ الَّذِي اَحْبَبْتَنِي لَهُ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ وَشَاهِدُهُ حَدِيثُ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِي كَرِبَ

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 7321 – صحيح

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ایک آدمی گزرا، ایک شخص نے کہا: میں اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے اُس سے محبت کرتا ہوں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تو نے اُس کو اس بات سے آگاہ کیا ہے؟ اُس نے کہا: نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو اس کو بتا دے، وہ فرماتے ہیں: میں اُس آدمی سے ملا، اور اس کو بتا دیا (کہ میں تجھ سے محبت کرتا ہوں) اُس نے کہا: اللہ تعالیٰ تیرے ساتھ محبت فرمائے جس کی رضا کی خاطر تم مجھ سے محبت کرتے ہو۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔ اور اس کی شاہد حدیث حضرت مقدام بن معدی کرب کی روایت کردہ درج ذیل حدیث ہے۔

7322 - اَخْبَرَنَاهُ اَبُو عَبْدِاللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الشَّيْبَانِيُّ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى، ثَنَا مُسَدَّدٌ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، ثَنَا ثَوْرُ بْنُ يَزِيدَ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِي كَرِبَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَا اَحَبَّ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ فَلْيُعْلِمْهُ اِيَّاهُ

حضرت مقداد بن معدی کرب فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کسی کو اپنے بھائی سے محبت ہو جائے تو اسے چاہئے کہ اپنے بھائی کو آگاہ کر دے۔

7323 - حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ الْقَزَّازُ، ثَنَا اَبُو عَاصِمٍ، ثَنَا مُبَارَكُ بْنُ فَضَالَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا تَحَابَّ رَجُلَانِ فِي اللّٰهِ تَعَالَى اِلَّا كَانَ اَفْضَلُهُمَا اَشَدَّ حُبًّا لِصَاحِبِهِ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 7323 – صحيح

7321: صحيح ابن حبان - كتاب البر والإحسان' باب الصحبة والمجالسة - ذكر الخبر المدحض قول من زعم ان هذا الخبر لا اصل' حديث: 572'سنن ابى داود - كتاب الادب' ابواب النوم - باب إخبار الرجل الرجل بمحبته إياه' حديث: 4481'السنن الكبرى للنسائى - كتاب عمل اليوم والليلة' ما يقول لاخيه إذا قال : إني لاحبك - حديث: 9669'مسند احمد بن حنبل - ومن مسند بنى هاشم' مسند انس بن مالك رضى الله تعالى عنه - حديث: 12211'مسند ابى يعلى الموصلى - ثابت البنانى عن انس' حديث: 3346

✦✦ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو دو شخص ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں، ان میں جو زیادہ محبت کرتا ہے وہ دوسرے سے افضل ہے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7324 – حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُغِيرَةِ السُّكَّرِيُّ، ثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ الْحَكَمِ الْعُرَنِيُّ، ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ اَبِي سُلَيْمَانَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَتِ امْرَاَةٌ اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: يَارَسُولَ اللّٰهِ، اَنَا فُلَانَةُ بِنْتُ فُلَانٍ، قَالَ: قَدْ عَرَفْتُكِ، فَمَا حَاجَتُكِ؟ قَالَتْ: حَاجَتِي اَنَّ ابْنَ عَمِّي فُلَانًا الْعَابِدَ، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَدْ عَرَفْتُهُ قَالَتْ: يَخْطُبُنِي فَاَخْبِرْنِي مَا حَقُّ الزَّوْجِ عَلَى الزَّوْجَةِ فَاِنْ كَانَ شَيْءٌ اُطِيقُهُ تَزَوَّجْتُهُ وَاِنْ لَمْ اُطِقْهُ لَا اَتَزَوَّجُ، قَالَ: مِنْ حَقِّ الزَّوْجِ عَلَى الزَّوْجَةِ اِنْ سَالَ دَمًا وَقَيْحًا وَصَدِيدًا فَلَحَسَتْهُ بِلِسَانِهَا مَا اَدَّتْ حَقَّهُ، وَلَوْ كَانَ يَنْبَغِي لِبَشَرٍ اَنْ يَسْجُدَ لِبَشَرٍ لَاَمَرْتُ الزَّوْجَةَ اَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا اِذَا دَخَلَ عَلَيْهَا لِمَا فَضَّلَهُ اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهَا قَالَتْ: وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا اَتَزَوَّجُ مَا بَقِيتُ فِي الدُّنْيَا هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 7324 – بل سليمان هو اليمانی ضعفوه

✦✦ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک خاتون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں آئی، اور کہنے لگی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں فلانہ بنت فلاں ہوں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تجھے پہچانتا ہوں، تم کس لئے آئی ہو؟ اس نے کہا: میرا کام یہ ہے کہ میرے چچا کا فلاں بیٹا عبادت گزار ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں اسے بھی جانتا ہوں، اس خاتون نے کہا: اُس نے مجھے پیغام نکاح بھیجا ہے، آپ مجھے بتایئے کہ بیوی پر اپنے شوہر کے کیا حقوق ہیں؟ اگر وہ میرے بس میں ہوئے تو میں نکاح کروں گی ورنہ نہیں کروں گی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بیوی پر شوہر کے حقوق میں سے یہ بھی ہے کہ اگر شوہر کے جسم سے خون اور پیپ بہہ رہی ہو اور بیوی اپنی زبان کے ساتھ اسے چاٹے، تب بھی وہ اس کا حق ادا نہیں کر پائی۔ اُس نے کہا: اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے میں ساری زندگی شادی نہیں کروں گی۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7325 – اَخْبَرَنَا اَبُو عَبْدِاللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الصَّفَّارُ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَهْدِيِّ بْنِ رُسْتُمِ الْاَصْفَهَانِيُّ، ثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ الدَّسْتُوَائِيُّ، حَدَّثَنِي اَبِي، حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ عَوْفٍ الشَّيْبَانِيُّ، ثَنَا مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّهُ اَتَى الشَّامَ فَرَاَى النَّصَارَى يَسْجُدُونَ لِاَسَاقِفَتِهِمْ وَقِسِّيسِيهِمْ وَبَطَارِقَتِهِمْ، وَرَاَى الْيَهُودَ يَسْجُدُونَ لِاَحْبَارِهِمْ وَرُهْبَانِهِمْ وَرَبَّانِيهِمْ وَعُلَمَائِهِمْ وَفُقَهَائِهِمْ، فَقَالَ: لِاَيِّ شَيْءٍ تَفْعَلُونَ هٰذَا؟ قَالُوا: هٰذِهِ تَحِيَّةُ الْاَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ. قُلْتُ: فَنَحْنُ اَحَقُّ اَنْ نَصْنَعَ بِنَبِيِّنَا، فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّهُمْ كَذَبُوا عَلَى اَنْبِيَائِهِمْ كَمَا حَرَّفُوا كِتَابَهُمْ، لَوْ اَمَرْتُ اَحَدًا اَنْ يَسْجُدَ لِاَحَدٍ لَاَمَرْتُ الْمَرْاَةَ اَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا مِنْ

عَظِيمِ حَقِّهِ عَلَيْهَا، وَلَا تَجِدُ امْرَاَةٌ حَلَاوَةَ الْإِيمَانِ حَتّٰى تُؤَدِّيَ حَقَّ زَوْجِهَا وَلَوْ سَاَلَهَا نَفْسَهَا وَهِيَ عَلٰى ظَهْرِ قَتَبٍ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7325 – علی شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: وہ ملک شام میں گئے توانہوں نے دیکھا وہاں پر نصاریٰ اپنے اساقفہ، قسیسین اور بطارق کو سجدے کرتے ہیں، اور یہودیوں کو دیکھا کہ وہ اپنے احبار، رہبان، ربانیین، علماء اور فقہاء کو سجدے کرتے ہیں، آپ نے پوچھا کہ وہ لوگ ان کو سجدے کیوں کرتے ہیں؟ لوگوں نے بتایا کہ یہ انبیاء کی عبادت کا طریقہ ہے میں نے کہا: تب تو ہم زیادہ حق رکھتے ہیں کہ ہم اپنے نبی کے ساتھ ایسا کریں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انہوں نے اپنے نبیوں کے بارے میں جھوٹ بولا ہے جیسا کہ انہوں نے ان کی کتابوں میں تحریف کی ہے۔ اگر میں کسی غیر اللہ کو سجدہ کرنے کی اجازت دیتا تو بیوی کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے کیونکہ اُس پر شوہر کا بہت زیادہ حق ہے۔ اور کوئی عورت عبادت کی حلاوت نہیں پاسکتی جب تک کہ وہ اپنے شوہر کا حق ادا نہ کرے، اگرچہ شوہر اپنی بیوی کی خواہش اس حال میں کرے جب کہ وہ عورت کجاوہ میں بیٹھی ہو۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن انہوں نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7326 – حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِئٍ، ثَنَا السَّرِيُّ بْنُ خُزَيْمَةَ، ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْخَطَّابِ، ثَنَا حِبَّانُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ صَالِحِ بْنِ حِبَّانَ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ عَلِّمْنِيْ شَيْئًا اَزْدَادُ بِهِ يَقِينًا. قَالَ: فَقَالَ: اُدْعُ تِلْكَ الشَّجَرَةَ. فَدَعَا بِهَا فَجَاءَتْ حَتّٰى سَلَّمَتْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ قَالَ لَهَا: ارْجِعِي، فَرَجَعَتْ، قَالَ: ثُمَّ اَذِنَ لَهُ فَقَبَّلَ رَاْسَهُ وَرِجْلَيْهِ، وَقَالَ: لَوْ كُنْتُ آمُرُ اَحَدًا اَنْ يَسْجُدَ لِاَحَدٍ لَاَمَرْتُ الْمَرْاَةَ اَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7326 – بل واه

✧✧ حضرت عبداللہ بن بریدہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ ایک آدمی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا، اور کہنے لگا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے کوئی ایسی چیز سکھائیے جس کے ساتھ میرے یقین میں اضافہ ہو جائے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اُس درخت کو میرے پاس بلاؤ، اس نے بلایا تو وہ درخت چل کر بارگاہِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہو گیا اور آکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام پڑھنے لگ گیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا: واپس چلا جا، تو وہ واپس چلا گیا، راوی کہتے ہیں: پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آدمی کو اجازت دی تو اس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سر اور پاؤں کو بوسہ دیا۔ اور فرمایا: اگر میں کسی کو غیر خدا کے لئے سجدہ کرنے کا حکم دیتا تو عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7327 – حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ، ثَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ اَنَسٍ الْقُرَشِيُّ

اَبُوْ عَاصِمٍ، ثَنَا جَعْفَرُ بْنُ يَحْيٰى، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ ثَوْبَانَ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِلنِّسَاءِ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7327 – صحيح

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جو عورتوں (یعنی اپنی بیویوں) کے حق میں اچھا ہو۔

✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7328 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِالْجَبَّارِ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الضَّبِّيُّ، ثَنَا مُسَاوِرُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الْحِمْيَرِيُّ، عَنْ اُمِّهِ، قَالَتْ: سَمِعْتُ اُمَّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، تَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اَيُّمَا امْرَاَةٍ مَاتَتْ وَزَوْجُهَا عَنْهَا رَاضٍ دَخَلَتِ الْجَنَّةَ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7328 – صحيح

✧✧ ام المومنین حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو عورت اس حال میں فوت ہو کہ اس کا شوہر اس پر راضی ہو، وہ عورت جنتی ہے۔

✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7329 – اَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الشَّيْبَانِيُّ، بِالْكُوْفَةِ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَازِمِ بْنِ اَبِيْ غَرَزَةَ، ثَنَا قَبِيْصَةُ بْنُ

7328:الجامع للترمذی -' - باب ما جاء فی حق الزوج علی المراۃ' حدیث: 1117'سنن ابن ماجه - کتاب النکاح' باب حق الزوج علی المراۃ - حدیث: 1850'مصنف ابن ابی شیبۃ - کتاب النکاح' ما حق الزوج علی امراته ؟ - حدیث: 13123'مسند عبد بن حمید - حدیث ام سلمة رضی الله عنها' حدیث: 1545'مسند ابی یعلی الموصلی - مسند ام سلمة زوج النبی صلی الله علیه وسلم' حدیث: 6749'المعجم الکبیر للطبرانی - باب الیاء ' ومن نساء اهل البصرة - ام مساور الحمیری ' حدیث:19713

7329:صحیح البخاری - کتاب النکاح' باب صوم المراۃ بإذن زوجها تطوعا - حدیث: 4899'صحیح مسلم - کتاب الزکاۃ' باب ما انفق 'العبد من مال مولاه - حدیث: 1766'الجامع للترمذی - ' ابواب الصوم عن رسول الله صلی الله علیه وسلم - باب ما جاء فی کراهیة صوم المراۃ إلا بإذن زوجها' حدیث: 747'سنن الدارمی - کتاب الصلاۃ' باب النهی عن صوم المراۃ تطوعا إلا بإذن زوجها - حدیث: 1721'سنن ابی داود - کتاب الصوم' باب المراۃ تصوم بغیر إذن زوجها - حدیث: 2115'سنن ابن ماجه - کتاب الصیام' باب فی المراۃ تصوم بغیر إذن زوجها - حدیث: 1757'صحیح ابن حبان - کتاب الصوم' باب الصوم المنهی عنه - ذکر الزجر عن ان تصوم المراۃ إلا بإذن زوجها إن کان' حدیث: 3631'صحیح ابن خزیمة - کتاب الصیام' جماع ابواب صوم التطوع - باب النهی عن صوم المراۃ تطوعا بغیر إذن زوجها إذا کان' حدیث: 2014'مسند ابی یعلی الموصلی - الاعرج' حدیث: 6141'مسند الحمیدی - احادیث ابی هریرة رضی الله عنه' حدیث: 979'مسند احمد بن حنبل - ومن مسند بنی هاشم' مسند ابی هریرة رضی الله عنه - حدیث: 8005'مشکل الآثار للطحاوی - باب بیان مشکل ما روی عن رسول الله صلی الله علیه' حدیث:1725'السنن الکبری للنسائی - کتاب الصیام' سرد الصیام - صوم المراۃ بغیر إذن زوجها ' حدیث: 2857'مصنف عبد الرزاق الصنعانی - کتاب الصیام' باب صیام المراۃ بغیر إذن زوجها - حدیث:7630'

عُقْبَةَ، ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ اَبِي الزِّنَادِ، عَنْ مُوسَى بْنِ اَبِي عُثْمَانَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَصُومُ الْمَرْاَةُ وَزَوْجُهَا شَاهِدٌ اِلَّا بِاِذْنِهِ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7329 – صحيح

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب شوہر گھر میں ہو تو عورت اس کی اجازت کے بغیر (نفلی) روزہ نہ رکھے۔

۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7330 – اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفَقِيهُ بِالرَّيِّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْدَهِ الْاَصْبَهَانِيُّ، ثَنَا بَكْرُ بْنُ بَكَّارٍ، ثَنَا عُمَرُ بْنُ عُبَيْدٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " اثْنَانِ لَا تُجَاوِزُ صَلَاتُهُمَا رُءُوسَهُمَا: عَبْدٌ آبِقٌ مِنْ مَوَالِيهِ حَتّٰى يَرْجِعَ، وَامْرَاَةٌ عَصَتْ زَوْجَهَا حَتّٰى تَرْجِعَ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7330 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دو شخص ایسے ہیں کہ ان کی عبادات ان کے سر سے اوپر بھی نہیں جاتیں،

○ اپنے آقا سے بھاگنے والا غلام، جب تک کہ وہ واپس نہ آ جائے۔

○ شوہر کی نافرمان بیوی، جب تک کہ وہ فرمانبرداری کی طرف واپس نہ آ جائے۔

7331 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَيَّاشٍ الرَّمْلِيُّ، ثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ، ثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ، عَنْ اَبِي اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اَبْصَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْرَاَةً مَعَهَا صَبِيَّتَانِ قَدْ حَمَلَتْ اِحْدَاهُمَا وَهِيَ تَقُودُ الْاُخْرَى، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَالِدَاتٌ حَامِلَاتٌ رَحِيمَاتٌ لَوْلَا مَا يَاْتِينَ اِلَى اَزْوَاجِهِنَّ لَدَخَلَ مُصَلِّيَاتُهُنَّ الْجَنَّةَ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ " وَقَدْ اَعْضَلَهُ شُعْبَةُ، عَنِ الْاَعْمَشِ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7331 – على شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم نے ایک عورت کو دیکھا، اس کے پاس دو بچے تھے، ایک کو اس نے گود میں اٹھایا ہوا تھا اور دوسرے کو ساتھ ساتھ چلا رہی تھی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مائیں، بردبار اور رحمدل ہوتی ہیں، اگر ان میں

7330: المعجم الصغير للطبرانی - من اسمه سهل' حديث: 479' المعجم الاوسط للطبرانی - باب السين' من اسمه سهل - حديث: 3713

شوہر کی نافرمانی نہ ہوتو سب عبادت گزار عورتیں جنت میں جائیں۔

یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن انہوں نے اس کو نقل نہیں کیا۔ جبکہ شعبہ نے اس کو اعمش سے روایت کرنے میں منفصل رکھا ہے۔

7332 – اَخْبَرَنَا الشَّيْخُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، ثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اِسْحَاقَ الْقَاضِيُ، ثَنَا اَبُو الْوَلِيدِ، وَمُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، قَالَا: ثَنَا شُعْبَةُ، وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ بَالَوَيْهِ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِيْ اَبِي، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ، قَالَ: ذُكِرَ لِي عَنْ اَبِي اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ امْرَاَةً اَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهَا وَلَدَانِ فَاَعْطَاهَا ثَلَاثَ تَمَرَاتٍ. فَاَعْطَتْ كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا تَمْرَةً تَمْرَةً، ثُمَّ اِنَّ اَحَدَ الصَّبِيَّيْنِ بَكَى فَشَقَقَتْهَا فَاَعْطَتْ كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا النِّصْفَ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَالِدَاتٌ حَامِلَاتٌ رَحِيمَاتٌ بِاَوْلَادِهِنَّ لَوْلَا مَا يَصْنَعْنَ بِاَزْوَاجِهِنَّ دَخَلَ مُصَلِّيَاتُهُنَّ الْجَنَّةَ

✧✧ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک عورت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں آئی، اس کے ہمراہ اس کے دو بچے بھی تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت کو تین کھجوریں عطا فرمائیں، اس خاتون نے دونوں بچوں کو ایک ایک کھجور دے دی، پھر ایک بچہ رویا تو اس نے تیسری کھجور بھی توڑ کر آدھی آدھی دونوں بچوں میں تقسیم کر دی (اور خود کچھ نہ کھایا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ عورتیں بچوں کو جنم دینے والیاں ہیں، ان کو اٹھانے والیاں ہیں، اپنی اولاد پر رحم کرنے والیاں ہیں، اگر ان میں شوہروں کی نافرمانی کا عنصر نہ ہوتو ان میں سے عبادت گزار عورتیں سیدھی جنت میں جائیں۔

7333 – اَخْبَرَنِي اَبُوْ سَهْلٍ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ النَّحْوِيُّ بِبَغْدَادَ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُكْرَمٍ، ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ، عَنْ عَوْفٍ، عَنْ اَبِي رَجَاءٍ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَلَا اِنَّ الْمَرْاَةَ خُلِقَتْ مِنْ ضِلَعٍ وَاَنَّكَ اِنْ تُرِدْ اِقَامَتَهَا تَكْسِرْهَا فَدَارِهَا تَعِشْ بِهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7333 – علی شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خبردار! عورت ٹیڑھی پسلی سے پیدا ہوئی ہے تم اگر اس کو سیدھا کرنے چلو گے تو توڑ بیٹھو گے، اس لئے اس ٹیڑھی کے ساتھ ہی گزارا کر لینا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ الفاظ تین مرتبہ دہرائے۔

۞۞ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح الاسناد ہے لیکن انہوں نے اس کو نقل نہیں

7333:صحيح ابن حبان - كتاب الحج' باب الهدى - ذكر الامر بالمداراة للرجل مع امراته إذ لا حيلة له فيها' حديث: 4239'مصنف ابن ابی شيبة - كتاب الطلاق' فی مداراة النساء - حديث: 15697'مسند احمد بن حنبل - اول مسند البصريين' ومن حديث سمرة بن جندب - حديث: 19649'المعجم الاوسط للطبرانی - باب العين' من بقية من اول اسمه ميم من اسمه موسى - من اسمه : معاذ' حديث:8652

کیا۔

7334 – وَشَاهِدُهُ حَدِيْثُ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَلْمَرْاَةُ خُلِقَتْ مِنْ ضِلَعٍ اَعْوَجَ وَاِنَّكَ اِنْ اَقَمْتَهَا كَسَرْتَهَا، وَاِنْ تَرَكْتَهَا تَعِشْ بِهَا وَفِيْهَا عِوَجٌ وَهٰذَا اِسْنَادٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ"

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 7334 – علی شرط مسلم

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عورت ٹیڑھی پسلی سے پیدا کی گئی ہے، تم اگر اس کو سیدھا کرنے کی کوشش کرو گے تو اس کو توڑ بیٹھو گے، اس لئے اس ٹیڑھی کے ساتھ ہی گزارا کر لینا۔

❀❀ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7335 – حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَمْدَانَ الصَّيْرَفِيُّ، بِمَرْوَ، ثَنَا اَبُوْ قِلَابَةَ الرَّقَاشِيُّ، ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِالْوَارِثِ، ثَنَا عُمَرُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ اِلٰى امْرَاَةٍ لَا تَشْكُرُ لِزَوْجِهَا وَهِيَ لَا تَسْتَغْنِيْ عَنْهُ وَقَدْ قِيلَ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، مُتَّصِلًا

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اُس عورت پر نگاہ رحمت نہیں کرتا، جو اپنے شوہر کی شکر گزار نہیں ہے، کیونکہ عورت کا شوہر کے بغیر گزارا ہی نہیں ہے۔

7336 – حَدَّثَنَاهُ اَبُوْ عَلِيٍّ الْحَافِظُ، اَنْبَاَ عَلِيُّ بْنُ الْعَبَّاسِ الْبَجَلِيُّ، ثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ يَزِيدَ الْبَحْرَانِيُّ، ثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ اِلٰى امْرَاَةٍ لَا تَشْكُرُ لِزَوْجِهَا وَهِيَ لَا تَسْتَغْنِيْ عَنْ زَوْجِهَا هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ اِنْ حَفِظَهُ الْعَبَّاسُ، فَاِنِّي سَمِعْتُ اَبَا عَلِيٍّ يَقُوْلُ: اَلْمَحْفُوْظُ مِنْ حَدِيْثِ شُعْبَةَ"

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اس عورت کی طرف نگاہ رحمت نہیں فرماتا جو عورت اپنے شوہر کی شکر گزار نہیں ہوتی، کیونکہ عورت اپنے شوہر کے بغیر گزارا نہیں کر سکتی۔

❀❀ اگر حضرت عباس تک یہ اسناد محفوظ ہے تو یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے۔ میں نے ابوعلی کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ یہ حدیث شعبہ کی روایت کے لحاظ سے محفوظ ہے۔

7337 – مَا حَدَّثَنَاهُ اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، ثَنَا اَبُوْ مُوسَى، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيِّبِ، يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّهُ قَالَ: لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ اِلٰى امْرَاَةٍ لَا تَشْكُرُ لِزَوْجِهَا وَهِيَ لَا تَسْتَغْنِيْ عَنْهُ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ اُس عورت کی طرف نظرِرحمت نہیں فرماتا جوعورت اپنے شوہر کا شکریہ ادانہیں کرتی، کیونکہ وہ شوہر سے بے نیاز ہوہی نہیں سکتی۔

7338 - اَخْبَرَنَا اَبُو الْقَاسِمِ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ بْنِ عُقْبَةَ بْنِ خَالِدٍ السَّكُونِيُّ، بِالْكُوفَةِ، ثَنَا عُبَيْدُ بْنُ غَنَّامِ بْنِ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ، ثَنَا اَبِي، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ مِسْعَرٍ، عَنْ اَبِي عُتْبَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ اَعْظَمُ النَّاسِ حَقًّا عَلَى الْمَرْاَةِ؟ قَالَ: زَوْجُهَا قُلْتُ: مَنْ اَعْظَمُ النَّاسِ حَقًّا عَلَى الرَّجُلِ؟ قَالَ اُمُّهُ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق - من تلخيص الذهبی)7338 - حذفه الذهبی من التلخيص

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ عورت پر سب سے زیادہ کس کا حق ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اس کے شوہر کا۔ میں نے پوچھا: مرد پر سب سے زیادہ کس کا حق ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اُس کی ماں کا۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7339 - حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، ثَنَا اَسَدُ بْنُ مُوسَى، ثَنَا مُبَارَكُ بْنُ فَضَالَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اُتِيَ بِشَيْءٍ يَقُوْلُ: اذْهَبُوا بِهِ اِلٰى فُلَانَةَ فَاِنَّهَا كَانَتْ صَدِيقَةَ خَدِيْجَةَ، اذْهَبُوا بِهِ اِلٰى فُلَانَةَ فَاِنَّهَا كَانَتْ تُحِبُّ خَدِيْجَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق - من تلخيص الذهبی)7339 - صحيح

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کے پاس جب کوئی چیز لائی جاتی تو آپ فرماتے: یہ فلاں خاتون کو دے آؤ، کیونکہ وہ خدیجہ کی سہیلی تھی۔ یہ فلاں خاتون کو دے آؤ، وہ خدیجہ سے بہت محبت کرتی تھی۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7340 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِئٍ، ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الشَّعْرَانِيُّ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ، ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَذْبَحُ الشَّاةَ فَيَتَتَبَّعُ بِهَا صَدَائِقَ خَدِيْجَةَ بِنْتِ خُوَيْلِدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق - من تلخيص الذهبی)7340 - على شرط مسلم

7339:الادب المفرد للبخاری - باب قول المعروف' حديث: 235'صحيح ابن حبان - كتاب إخباره صلى الله عليه وسلم عن مناقب الصحابة' ذكر خبر ثان يصرح بصحة ما ذكرناه - حديث: 7117'الآحاد والمثانی لابن ابی عاصم - خديجة بنت خويلد رضی الله عنه' حديث: 2652'المعجم الكبير للطبرانی - باب الياء' ذكر ازواج رسول الله صلى الله عليه وسلم منهن - مناقب خديجة رضی الله عنها' حديث: 18940

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب بکری ذبح کرتے تو حضرت خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا کی سہیلیوں کو اہتمام کے ساتھ گوشت بھجواتے تھے۔

۞۞ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7341 – حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ كَامِلٍ الْقَاضِيْ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ النَّرْسِيُّ، ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، ثَنَا عَوْنٌ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْلَا بَنُو اِسْرَائِيلَ لَمْ يَخْنَزِ اللَّحْمُ، وَلَوْلَا حَوَّاءُ لَمْ تَخُنْ اُنْثٰى زَوْجَهَا هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 7341 – على شرط البخاري ومسلم

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر بنی اسرائیل نہ ہوتے تو گوشت خراب نہ ہوتا، اور اگر حضرت حواء نہ ہوتیں تو کوئی عورت اپنے شوہر سے خیانت نہ کرتی۔

۞۞ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن انہوں نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7342 – حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِئٍ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَضْلِ الْبَجَلِيُّ، ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، ثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ، ثَنَا دَاوُدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الْاَوْدِيُّ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ الْمَكِّيِّ، عَنِ الْاَشْعَثِ بْنِ قَيْسٍ، قَالَ: تَضَيَّفْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَامَ فِي بَعْضِ اللَّيْلِ فَتَنَاوَلَ امْرَاَتَهُ فَضَرَبَهَا ثُمَّ نَادَانِيْ: يَا اَشْعَثُ. قُلْتُ: لَبَّيْكَ، قَالَ: احْفَظْ عَنِّيْ ثَلَاثًا حَفِظْتُهُنَّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَسْاَلِ الرَّجُلَ فِيْمَ يَضْرِبُ امْرَاَتَهُ، وَلَا تَسْاَلْهُ عَمَّنْ يَعْتَمِدُ مِنْ اِخْوَانِهِ وَلَا يَعْتَمِدُهُمْ، وَلَا تَنَمْ اِلَّا عَلٰى وِتْرٍ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 7342 – صحيح

✧✧ حضرت اشعث بن قیس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا مہمان بنا، آپ نے ایک رات اپنی بیوی کو مارنا شروع کر دیا، پھر آپ رضی اللہ عنہ نے مجھے آواز دی، اے اشعث! میں نے کہا: لبیک، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میری تین باتیں ہمیشہ یاد رکھنا، یہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یاد کی ہیں،

7341: صحيح البخاري - كتاب احاديث الانبياء ' باب خلق آدم صلوات الله عليه وذريته - حديث: 3167 'صحيح البخاري - كتاب احاديث الانبياء ' باب قول الله تعالى : وواعدنا موسى ثلاثين ليلة واتممناها بعشر - حديث: 3234 'صحيح مسلم - كتاب الرضاع' باب لولا حواء لم تخن انثى زوجها الدهر - حديث: 2751 'صحيح مسلم - كتاب الرضاع' باب لولا حواء لم تخن انثى زوجها الدهر - حديث: 2752 'صحيح ابن حبان - كتاب الحج' باب الهدي - ذكر بعض السبب الذي من اجله تخون النساء ازواجهن' حديث: 4230 'مسند احمد بن حنبل - ومن مسند بني هاشم' مسند ابي هريرة رضي الله عنه - حديث: 7846 'سند إسحاق بن راهويه - ما يروى عن خلاس بن عمرو ' حديث: 88 'مسند الحارث - كتاب النكاح' باب في قوله : "لولا بنو إسرائيل ولولا حواء - حديث 492

○ کبھی مرد سے یہ نہیں پوچھنا کہ تم نے اپنی بیوی کو کیوں مارا؟

○ کبھی یہ نہیں پوچھنا کہ کس بھائی پر اعتماد ہے اور کس پر نہیں۔

○ وتر پڑھے بغیر کبھی نہ سونا۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7343 – اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِسْحَاقَ الْخُرَاسَانِيُّ الْعَدْلُ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ النَّحْوِيُّ، ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ التَّيْمِيُّ، قَالَ: عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَجُلًا مِنَ الْعَرَبِ كَانَ يَغْشَى اَبَا بَكْرٍ يُقَالُ لَهُ عُفَيْرٌ، فَقَالَ لَهُ اَبُوْ بَكْرٍ: يَا عُفَيْرُ، مَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِي الْوُدِّ؟ قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: الْوُدُّ يَتَوَارَثُ وَالْبُغْضُ يَتَوَارَثُ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ " وَقَدْ رَوَاهُ يُوْسُفُ بْنُ عَطِيَّةَ، عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 7343 – في الخبر انقطاع

محمد بن طلحہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ ایک عربی شخص اکثر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ ساتھ رہتا تھا، اس کو "عفیر" کے نام سے پکارا جاتا تھا، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا: اے عفیر! تو نے محبت کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کون سا فرمان سن رکھا ہے؟ اس نے بتایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ "محبت بھی موروثی چیز ہے اور بغض بھی موروثی چیز ہے"۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔ اسی حدیث کو یوسف بن عطیہ نے ابوبکر بن عبداللہ ابن ابی ملیکہ کے حوالے سے بھی بیان کیا ہے۔

7344 – حَدَّثَنَا اَبُو الْفَضْلِ مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْمُزَكِّيْ، ثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى، ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَطِيَّةَ، عَنْ اَبِيْ بَكْرٍ الْمُلَيْكِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ، قَالَ: لَقِيَ اَبُوْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ رَجُلًا مِنَ الْعَرَبِ يُقَالُ لَهُ: عُفَيْرٌ، فَقَالَ لَهُ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: مَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِي الْوُدِّ؟ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اِنَّ الْوُدَّ وَالْعَدَاوَةَ يَتَوَارَثَانِ

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 7344 – يوسف بن عطية هالك

حضرت عبدالرحمن بن ابی بکر فرماتے ہیں: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی ملاقات ایک عفیر نامی عربی شخص سے ہوئی، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس سے پوچھا: تو نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے محبت کے حوالے سے کیا سن رکھا ہے؟ اس نے بتایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ "محبت اور عداوت دونوں موروثی چیزیں ہیں"۔

7343: الآحاد والمثاني لابن ابي عاصم - عفير رضي الله عنه' حديث: 2416' مسند الشهاب القضاعي - الود يتوارث' حديث: 209

7345 - اَخْبَرَنِي اَزْهَرُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَمْدُوْنِ الْحَرَمِيُّ، بِبَغْدَادَ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ جَعْفَرِ بْنِ الزِّبْرِقَانِ، ثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، ثَنَا مُوسَى بْنُ عَلِيِّ بْنِ رَبَاحٍ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبِيْ يَذْكُرُ، عَنْ سُرَاقَةَ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلَا اَدُلُّكَ عَلَى الصَّدَقَةِ اَوْ مِنْ اَعْظَمِ الصَّدَقَةِ ابْنَتُكَ مَرْدُوْدَةٌ عَلَيْكَ لَيْسَ لَهَا كَاسِبٌ غَيْرُكَ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7345 – على شرط مسلم

✧✧ حضرت سراقہ بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں سب سے بڑے صدقے کے بارے میں تمہاری رہنمائی نہ کروں، (تیرے لئے سب سے بڑا صدقہ) تیری وہ بیٹی ہے جو (شادی کے بعد شوہر کے فوت ہو جانے یا طلاق دینے کی وجہ سے) واپس تیرے پاس آ گئی ہو، تیرے سوا اس کا کوئی سہارا نہ ہو۔

۞۞ یہ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7346 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ الْقَزَّازُ، ثَنَا حَمَّادُ بْنُ مَسْعَدَةَ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ نَبْهَانَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ كُنَّ لَهُ ثَلَاثُ بَنَاتٍ فَصَبَرَ عَلٰى لَأْوَائِهِنَّ وَضَرَّائِهِنَّ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ بِرَحْمَتِهِ اِيَّاهُنَّ، قَالَ: فَقَالَ رَجُلٌ: وَابْنَتَانِ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: وَاِنِ ابْنَتَانِ قَالَ رَجُلٌ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، وَوَاحِدَةٌ؟ قَالَ: وَوَاحِدَةٌ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7346 – صحيح

✧✧ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کے ہاں تین بیٹیاں ہوں، اور وہ ان کے خرچہ وغیرہ پر صبر اختیار کرے، اللہ تعالیٰ ان بیٹیوں پر رحم کرنے کی بناء پر اس آدمی کو جنت میں داخل فرمائے گا۔ راوی کہتے ہیں: ایک آدمی نے پوچھا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس کی دو بیٹیاں ہوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ بھی جنتی ہے، ایک آدمی نے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ایک والا؟ فرمایا: اور ایک والا بھی جنتی ہے۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7345 سنن ابن ماجه - كتاب الادب' باب بر الوالد - حديث: 3665'مسند احمد بن حنبل - مسند الشاميين' حديث سراقة بن مالك بن جعشم - حديث 17275' المعجم الكبير للطبراني - من اسمه سراقة' سراقة بن مالك بن جعشم المدلجي كان ينزل في ناحية المدينة - على بن رباح عن سراقة بن مالك' حديث: 6446'الادب المفرد للبخاری - باب فضل من عال ابنته المردودة' حديث: 81

7346: مسند احمد بن حنبل - ومن مسند بني هاشم' مسند ابي هريرة رضي الله عنه - حديث: 8238'مصنف ابن ابي شيبة - كتاب الادب' في العطف على البنات - حديث: 24918'المعجم الاوسط للطبراني - باب العين' باب الميم من اسمه : محمد - حديث: 6310

7347 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدُ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْحَافِظُ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيٰى، ثَنَا مُسَدَّدٌ، ثَنَا الْمُعْتَمِرُ، قَالَ: سَمِعْتُ حُمَيْدًا، يُحَدِّثُ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاُنَاسٍ مِنْ اَصْحَابِهٖ وَصَبِيٌّ بَيْنَ ظَهْرَانَيِ الطَّرِيْقِ، فَلَمَّا رَاَتْ اُمُّهُ الدَّوَابَّ خَشِيَتْ عَلَى ابْنِهَا اَنْ يُوْطَاَ، فَسَعَتْ وَالِهَةً فَقَالَتْ: ابْنِي ابْنِي فَاحْتَمَلَتِ ابْنَهَا، فَقَالَ الْقَوْمُ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ مَا كَانَتْ هٰذِهٖ لِتُلْقِيَ ابْنَهَا فِي النَّارِ . فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا وَاللّٰهِ لَا يُلْقِي اللّٰهُ حَبِيْبَهٗ فِي النَّارِ قَالَ: فَخَصَمَهُمْ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7347 – علی شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کچھ صحابہ کے پاس سے گزرے، ایک بچہ گزرگاہ میں موجود تھا، جب اس کی ماں نے سواریوں کو آتے دیکھا تو اس کے کچلے جانے کا خوف اس کو دامن گیر ہوا، وہ میرا بیٹا، میرا بیٹا پکارتی ہوئی بے ساختہ دوڑی اور آکر اپنے بچے کو گود میں اٹھالیا، لوگوں نے کہا: اے اللہ کے نبی! یہ اپنے بچے کسی بھی طور آگ میں ڈالنا گوارا نہیں کرسکتی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں، اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ اپنے دوست کو کبھی بھی آگ میں نہیں ڈالے گا۔ راوی کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس بات پر ان سے بحث کی۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن انہوں نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7348 – حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ يَعْقُوْبَ بْنِ يُوْسُفَ، الْعَدْلُ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْوَهَّابِ، اَنْبَاَ جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ، اَنْبَاَ اَبُوْ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيُّ، عَنْ زِيَادِ بْنِ حُدَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ وُلِدَتْ لَهٗ اُنْثٰى فَلَمْ يَئِدْهَا وَلَمْ يَنْهَهَا وَلَمْ يُؤْثِرْ وَلَدَهٗ – يَعْنِي الذَّكَرَ – عَلَيْهَا، اَدْخَلَهُ اللّٰهُ بِهَا الْجَنَّةَ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7348 – صحيح

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کے ہاں دو بیٹیاں پیدا ہوئیں، اس نے ان کو زندہ دفن نہ کیا، ان کو برا نہ جانا، اور نہ ہی بیٹوں کو ان پر ترجیح دی، اللہ تعالیٰ اس کے بدلے میں اس کو جنت میں داخل فرمائے گا۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7347:مسند احمد بن حنبل - ومن مسند بنی هاشم' مسند انس بن مالك رضی الله تعالٰی عنه - حديث: 11809'مسند ابی يعلی الموصلی - حميد الطويل ' حديث: 3645

7348: سنن ابی داود - كتاب الادب' ابواب النوم - باب فی فضل من عال يتيما' حديث: 4501'مسند احمد بن حنبل - ومن مسند بنی هاشم' مسند عبد الله بن العباس بن عبد المطلب - حديث: 1904'مصنف ابن ابی شيبة - كتاب الادب' فی العطف علی البنات - حديث: 24913

7349 - اَخْبَرَنَا اَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ بَكْرٍ الْعَدْلُ ابْنُ ابْنَةِ اِبْرَاهِيمَ بْنِ هَانِئٍ، ثَنَا السَّرِيُّ بْنُ خُزَيْمَةَ، ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ فَضَالَةَ، ثَنَا بَكْرُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الْمُزَنِيُّ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَ تِ امْرَاَةٌ اِلٰى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا تَسْاَلُ وَمَعَهَا صِبْيَانٌ فَاَعْطَتْهَا ثَلَاثَ تَمَرَاتٍ، فَاَعْطَتْ كُلَّ صَبِيٍّ تَمْرَةً تَمْرَةً، وَاَمْسَكَتْ لِنَفْسِهَا تَمْرَةً، فَاَكَلَ الصِّبْيَانُ التَّمْرَتَيْنِ، فَعَمَدَتْ اِلَى التَّمْرَةِ فَشَقَّتْهَا نِصْفَيْنِ فَاَعْطَتْ كُلَّ صَبِيٍّ لَهَا نِصْفَ تَمْرَةٍ، فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَتْهُ فَقَالَ: وَمَا يُعْجِبُكَ مِنْهَا لَقَدْ رَحِمَهَا اللّٰهُ بِرَحْمَتِهَا صَبِيَّهَا هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ"

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7349 – صحيح

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک عورت اُمّ المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں کوئی مسئلہ پوچھنے کے لئے آئی، اس کے ہمراہ اس کے دو بچے بھی تھے، اُمّ المومنین نے اس کو تین کھجوریں عطا کیں، اس نے دونوں بچوں کو ایک ایک کھجور دے دی، اور ایک کھجور اپنے لئے رکھ لی، دونوں بچوں نے اپنی اپنی کھجوریں کھالیں، اس عورت نے تیسری کھجور بھی توڑ کر دونوں کو آدھی آدھی دے دی (اور خود کچھ نہ کھایا) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو ام المومنین نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ واقعہ سنایا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو چیز تجھے اس عورت کی اچھی لگی ہے، اللہ تعالیٰ اس کے اپنے بچوں پر رحم کرنے کی وجہ سے اس عورت پر رحم کرے گا۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7350 - اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُقْبَةَ الشَّيْبَانِيُّ، بِالْكُوفَةِ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْقَاضِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الطَّنَافِسِيُّ، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْعَزِيزِ الرَّاسِبِيُّ، عَنْ اَبِي بَكْرِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَنَسٍ، عَنْ اَنَسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ عَالَ جَارِيَتَيْنِ حَتّٰى تُدْرِكَا دَخَلْتُ الْجَنَّةَ اَنَا وَهُوَ كَهَاتَيْنِ – وَاَشَارَ بِاِصْبَعَيْهِ السَّبَّابَةِ وَالْوُسْطٰى – وَبَابَانِ مُعَجَّلَانِ عُقُوْبَتُهُمَا فِي الدُّنْيَا الْبَغْيُ وَالْعُقُوْقُ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ"

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7350 – صحيح

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے دو بیٹیوں کی کفالت کی حتیٰ کہ ان کی شادی کر دی، میں اور وہ جنت میں یوں داخل ہوں گے (یہ فرماتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی درمیانی اور شہادت کی

7349:الادب المفرد للبخاری - باب الوالدات رحیمات' حدیث:89'المعجم الکبیر للطبرانی - باب الصاد' من روی - سالم بن ابی الجعد ' حدیث:7870

7350:صحیح مسلم - کتاب البر والصلة والآداب' باب فضل الإحسان إلى البنات - حدیث:4872'الجامع للترمذی ' ابواب البر والصلة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم - بـاب مـا جـاء فی النفقة علی البنات والاخوات' حدیث:1886'مصنف ابن ابی شیبة - کتاب الادب' فی العطف علی البنات - حدیث:24917

انگلی ملا کر اشارہ فرمایا) اور دو گناہ ایسے ہیں جن کی سزا دنیا میں بھی ملتی ہے۔ اور وہ ہے "بغاوت اور ماں باپ کی نافرمانی"۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7351 – اَخْبَرَنَا اَبُو الطَّيِّبِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنُ الْحُسَيْنِ الْحِيرِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْوَهَّابِ بْنِ حَبِيبٍ، ثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ، ثَنَا فِطْرُ بْنُ خَلِيفَةَ، قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ زَيْدِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِالْمَدِينَةِ فَمَرَّ عَلَيْهِ شَيْخٌ يُقَالُ لَهُ شُرَحْبِيلُ اَبُو سَعْدٍ، فَقَالَ لَهُ زَيْدٌ: مِنْ اَيْنَ جِئْتَ يَا اَبَا سَعْدٍ؟ قَالَ: مِنْ عِنْدَ اَمِيرِ الْمَدِينَةِ حَدَّثْتُهُ بِحَدِيثٍ قَالَ: فَحَدِّثْ بِهِ الْقَوْمَ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا مِنْ مُسْلِمٍ تُدْرِكُ لَهُ ابْنَتَانِ فَيُحْسِنُ اِلَيْهِمَا مَا صَحِبَتَاهُ اَوْ صَحِبَهُمَا اِلَّا اَدْخَلَتَاهُ الْجَنَّةَ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

فطر بن خلیفہ بیان کرتے ہیں: میں مدینہ منورہ میں امام زید رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا، ان کے پاس سے شرحبیل ابوسعد نامی ایک بزرگ کا گزر ہوا، حضرت زید نے ان سے پوچھا: اے ابوسعد تم کہاں سے آ رہے ہو؟ انہوں نے بتایا کہ میں امیر مدینہ کے پاس سے آ رہا ہوں، میں نے ان کو ایک حدیث سنائی ہے، انہوں نے کہا: تو وہ حدیث آپ دیگر لوگوں کو بھی سنا دیجئے، انہوں نے کہا: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس مسلمان کی دو بیٹیاں ہوں، وہ ان کی اچھی کفالت کرے، ان کے ساتھ حسن سلوک کرے، وہ لڑکیاں اس کو جنت میں لے جائیں گی۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7352 – وَقَدْ حَدَّثَنَاهُ اَبُو عَبْدِاللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ، وَاَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الْحَفِيدُ، قَالَا: ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نَصْرٍ، ثَنَا اَبُو نُعَيْمٍ، ثَنَا فِطْرٌ، عَنْ شُرَحْبِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ " هٰذَا وَهْمٌ فَاِنَّ شُرَحْبِيلَ هٰذَا هُوَ: اَبُو سَعْدٍ شُرَحْبِيلُ بْنُ سَعْدٍ شَيْخٌ مِنْ اَهْلِ الْمَدِينَةِ "

7351: مسند احمد بن حنبل - ومن مسند بنی هاشم' مسند عبد الله بن العباس بن عبد المطلب - حديث: 3321

7352: الجامع للترمذی - ابواب البر والصلة عن رسول الله صلی الله عليه وسلم - باب ما جاء فی رحمة الصبيان' حديث: 1891' الادب المفرد للبخاری - باب فضل الكبير' حديث: 366' سنن ابی داود - كتاب الادب' باب فی الرحمة - حديث: 4313' مصنف ابن ابی شيبة - كتاب الادب' ما ذكر فی الرحمة من الثواب - حديث: 24838' معرفة السنن والآثار للبيهقی - كتاب المكاتب' باب المكاتب - احاديث للشافعی لم يذكرها فی الكتاب' حديث: 6349' مسند احمد بن حنبل - ومن مسند بنی هاشم' مسند عبد الله بن عمرو بن العاص رضی الله عنهما - حديث: 6568' مسند الحميدی - احاديث عبد الله بن عمرو بن العاص رضی الله عنه' حديث: 569' مسند عبد بن حميد - مسند ابن عباس رضی الله عنه' حديث: 586' مسند الحارث - كتاب الادب' باب توقير الكبير ورحمة الصغير - حديث: 785' البحر الزخار مسند البزار - حديث عبادة بن الصامت' حديث: 2357' مسند ابی يعلی الموصلی - ابو عمران الجونی' حديث: 4130' المعجم الكبير للطبرانی - باب الصاد' ما اسند ابو امامة - ابو عبد الرحيم خالد بن ابی يزيد' حديث: 7776

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7351 – شرحبيل بن سعد واه

✧✧ شرحبیل بن مسلم نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مذکورہ فرمان نقل کیا ہے، امام حاکم کہتے ہیں: یہ غلطی ہے، کیونکہ یہ شرحبیل ''ابوسعید شرحبیل بن سعد'' ہیں، اہل مدینہ کے شیوخ میں سے ہیں۔

7353 – حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ الْخَوْلَانِيُّ، ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي أَبُو صَخْرٍ، عَنِ ابْنِ قُسَيْطٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ لَمْ يَرْحَمْ صَغِيرَنَا وَيَعْرِفْ حَقَّ كَبِيرِنَا فَلَيْسَ مِنَّا هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ " آخِرُ كِتَابِ الْبِرِّ وَالصِّلَةِ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7353 – صحيح

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو ہمارے بچوں پر رحم نہیں کرتا اور ہمارے بڑوں کا احترام نہیں کرتا، وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

☆☆☆

المستدرک للحاکم کی جلد چہارم کی تصحیح کے دوران بشری تقاضے کے تحت کوتاہی کی وجہ سے ایک حدیث شائع ہونے سے رہ گئی تھی۔ اسے یہاں نقل کیا جا رہا ہے۔

4584 – حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَفَّانَ الْعُمَرِيُّ، وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَارِمٍ الْحَافِظُ، ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْعَبْسِيُّ، قَالَا: ثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى، ثَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْأَسَدِيِّ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: إِنِّي عَبْدُ اللهِ، وَأَخُو رَسُولِهِ، وَأَنَا الصِّدِّيقُ الْأَكْبَرُ لَا يَقُولُهَا بَعْدِي إِلَّا كَاذِبٌ، صَلَّيْتُ قَبْلَ النَّاسِ بِسَبْعِ سِنِينَ قَبْلَ أَنْ يَعْبُدَهُ أَحَدٌ مِنْ هٰذِهِ الْأُمَّةِ

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 4584 – حديث باطل فتدبره

✧✧ حضرت عباد بن عبداللہ اسدی سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اللہ کا بندہ ہوں اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا بھائی ہوں۔ اور میں ''صدیق اکبر'' ہوں۔ یہ لقب میرے علاوہ جس کے لئے بھی بولا جائے گا جھوٹ ہوگا۔ اس

4584: سنن ابن ماجه - المقدمة' باب في فضائل اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم - فضل علي بن ابي طالب رضي الله عنه' حديث: 119'مصنف ابن ابي شيبة - كتاب الفضائل' فضائل علي بن ابي طالب رضي الله عنه - حديث: 31441'مصنف ابن ابي شيبة - كتاب الفضائل' فضائل علي بن ابي طالب رضي الله عنه - حديث: 31446'الآحاد والمثاني لابن ابي عاصم - ومن ذكر علي بن ابي طالب' حديث: 177'السنن الكبرى للنسائي - كتاب الخصائص' ذكر اختلاف الناقلين لهذا الخبر عن شعبة - حديث: 8125'السنن الكبرى للنسائي - كتاب الخصائص' ذكر الاخوة - حديث: 8183